

بے وُضو (یا جس پر غُسل فرض ہو اُس)
کیلئے قراٰن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھُونا حرام ہے۔
بے وُضو (جب کہ غسل فرض نہ ہو) بے چھُوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
(بہار شریعت، ج ۰۱ حصّہ ۰۲
ص ۳۲٦ مکتبۃ المدینہ)



ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''کنز الایمان شریف'' کے چودہ حروف کی نسبت سے اس ''کنزالایمان'' کے بارے میں ۱۴ وَضاحتی مدنی پھول

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدددین وملت، عاشقِ ماہِ نبوت، پروانۂ شمعِ رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمۂ قرآن ''**کنزالایمان**'' کو جملہ اردو تراجمِ قرآن میں جو بلند مقام اور خصوصی امتیاز حاصل ہے وہ اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْس ہے، نیز اس پر صدرالافاضل، مفسرِ شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد نعیم الدین** مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی مختلف عربی تفاسیر کی جامع نہایت ہی علمی وتحقیقی تفسیر ''**خزائن العرفان**'' نے ''**کنزالایمان**'' کی اہمیت وافادیت کو مزید بارہ چاند لگا دیے ہیں، اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ ''**کنزالایمان**'' کی تلاوت کی سعادت حاصل کرتے ہوں گے۔ الحمدُ لِلّٰہ عزّوجل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فیضان سے ''**دعوتِ اسلامی**'' نے سارے جہان میں ''**کنزالایمان**'' کی دھوم مچادی ہے۔

الحمدُ لِلّٰہ علی احسانہٖ۔۔۔! اس غیر معمولی اہمیت وافادیت اور عالمگیر مقبولیت کے پیشِ نظر ''**دعوتِ اسلامی**'' کے علمی وتحقیقی شعبے ''**المدینۃ العلمیۃ**'' نے ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' پر جدید انداز میں کام کرنے کی سعی کی ہے اور کم وبیش چھ ماہ کے قلیل عرصے میں اس تاریخی وعظیم الشان کام کی تکمیل ہوئی۔ اِن مدنی پھولوں کے تحت اس پر کام کیا گیا:

﴿1﴾.....مَتْن، ترجَمہ اور تفسیر تینوں پر عالمی معیار کے مطابق جدید فارمیٹِشن/فارمیٹنگ کی گئی ہے اور حتی المقدور ہر اعتبار سے انتہائی احتیاط کے ساتھ اس کے حسنِ صُوَرِی (یعنی ظاہری حُسن وجمال) کا اہتمام کیا گیا ہے۔

﴿2﴾.....متنِ قرآن کا بِالاستیعاب تقابل کم وبیش آٹھ بار کروایا گیا ہے۔ تقابل میں نفسِ متن، رُمُوز واَوقاف، اطراف کی علامات وعبارات، عَرَبی رسم الخط کا خصوصی التزام اور کم وبیش چار بار تقابل بالکتاب بھی شامل ہے۔

﴿3﴾.....متن کے تقابل کے لیے پاک وہند کے مختلف اداروں کے کئی نسخے پیشِ نظر رکھے گئے۔

﴿4﴾.....رسم الخط کے حوالے سے رہنمائی اور اغلاط کی درستی کے لیے ''**الاتقان**''، ''**فتاوی رضویہ**'' اور دیگر کتبِ علمائے اہلسنت سے استفادہ اور دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کے جید مفتیانِ عظام کثرھم اللہ تعالٰی سے شرعی رہنمائی بھی لی گئی ہے۔

﴿5﴾.....متن کے تقابل کے دوران عرب شریف کے مطبوعہ متعدد نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے اور ان نسخوں کے علاوہ ''المکتبۃ الشاملہ''، ''المصحف الرقمی''، ''مصحف المدینۃ النبویہ''، ''Quran Searcher''، ''خزائن الھدایت''، ''القرآن الکریم بالرسم العثمانی'' اور اس جیسے دیگر قرآنی سافٹ ویئرز کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿6﴾.....متن کے تقابل کیلئے المدینۃ العلمیۃ کے ماہر حُفّاظ وغیر حُفّاظ مدنی اسلامی بھائیوں کثرھم اللہ تعالٰی کی خدمات لی گئی ہیں، نیز جید قراء وحفاظ زِیْدَمَجْدُھُم سے مشاورت کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے۔

﴿7﴾.....ترجمہ وتفسیر کے تقابل کیلئے رضا اکیڈمی بمبئی (ہند) کے مطبوعہ تصحیح شدہ نسخے کو معیار بنایا گیا ہے، اور پاک وہند کے قدیم وجدید کئی نسخوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

﴿8﴾.....ترجمہ وتفسیر کے تقابل کے دوران پاک وہند کے مطبوعہ کم وبیش بارہ نسخوں کی تقریباً 500 سے زائد لفظی، کتابت، طباعت، قدیم رسم الخط اور نظرِ ثانی میں رہ جانے والی اغلاط کی تصحیح بھی کی گئی ہے۔

﴿9﴾.....تفسیر کے تقابل کے بعد نظرِ ثانی، علاماتِ ترقیم، تسہیل اور غیر معروف الفاظ پر اعراب کی ترکیب بھی بنائی گئی ہے، نیز ایسے

الفاظ جن کی ہیئت اعراب کی وجہ سے بدل جاتی ہے ان کے رسم الخط کو تبدیل کر کے ان پر بھی اعراب لگا دیے گئے ہیں۔

﴿10﴾......اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کے اس نسخے میں کم وبیش 2000 مشکل وحل طلب مقامات کی تسہیل بھی کی گئی ہے۔

﴿11﴾......قاری کی سہولت کیلئے ترجمے کے مشکل الفاظ کی تسہیل ترجمہ ہی میں کر دی گئی ہے اور مشکل لفظ کو برقرار رکھتے ہوئے اس کی تسہیل کو ہلالین '' ( ) '' میں واضح کر دیا گیا ہے تا کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے الفاظِ مبارکہ بعینہٖ ترجمہ میں موجود رہیں اور قاری کو بھی ترجمہ سمجھنے میں کوئی دشواری محسوس نہ ہو، نیز ترجمے کی تسہیل کرتے وقت خلیفہ مفتی اعظم ہند، ادیبِ شہیر حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تسہیلِ کنزالایمان'' سے بھی مدد لی گئی ہے۔

﴿12﴾......ترجمہ وتفسیر کی تسہیل کرتے ہوئے عربی واُردو لغات، لغات القرآن، معجم القرآن، مفردات القرآن، عربی تفاسیر، معروف سنی تراجم وتفاسیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے عبارات کے ربط پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

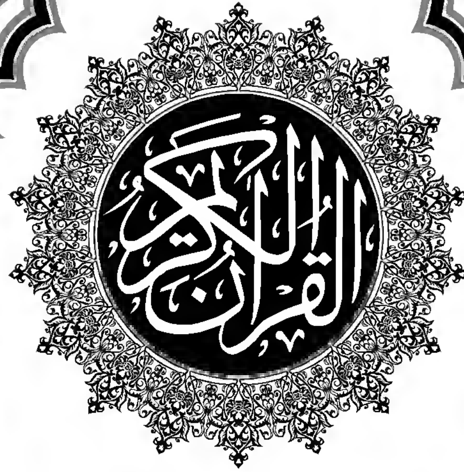
﴿13﴾......تسہیل کرتے وقت متوسط طبقے کو سامنے رکھا گیا ہے، چونکہ تفسیر خزائن العرفان ایک مختصر، جامع، علمی وتحقیقی تفسیر ہے اور صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تفسیر میں علمی اصطلاحات کا بکثرت استعمال فرمایا ہے جسے عوام الناس کا سمجھنا نہایت ہی دشوار ہے، لہٰذا حتی المقدور انہی مقامات کی تسہیل کی گئی ہے جن کا تعلق عوام سے ہے، اور ایسی دقیق، خالص علمی ابحاث جن کا تعلق علماء سے ہے ان کی تسہیل نہیں کی گئی۔

﴿14﴾......حتی المقدور قاری کی آسانی کیلئے فارمیشن/فارمیٹنگ اس انداز پر کی گئی ہے کہ ترجمے میں جو تفسیری حاشیہ نمبر ہے اُس کی تفسیر اُسی صفحہ سے شروع ہو، دیگر نسخوں کی طرح آخری صفحات پر تفسیر کی ترکیب نہیں بنائی گئی، اسی وجہ سے ہر صفحہ پر متنِ قرآن کی لائنوں کو مخصوص نہیں کیا گیا بلکہ تفسیر وترجمہ کی مناسبت سے جتنے متن کی حاجت تھی اتنا ہی لایا گیا ہے۔ اسی طرح ہر پارہ نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے۔

مدنی التجا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزوجل ہماری اس کاوش میں جو حسن وخوبی نظر آئے وہ قرآنِ پاک کا خاص اعجاز اور اعلیٰ حضرت و صدرالافاضل رحمہما اللہ تعالیٰ اور امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی فیضان ہے اور جہاں کوئی خامی ہو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین واہلِ علم حضرات سے مدنی التجا ہے کہ جہاں کہیں کتابت، طباعت یا کوئی اور غلطی دیکھیں تو بذریعہ ای میل یا مکتوب ہماری رہنمائی فرمائیں ان شاء اللہ عزوجل آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

''کنزالایمان اور دعوتِ اسلامی''، ''تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول'' اور ''مطالبُ القرآن'' آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔ یاربِّ مصطفےٰ! دعوتِ اسلامی'' کے علمی وتحقیقی شعبے ''المدینۃ العلمیۃ'' کی اس عظیم کاوش کو قبول فرما، اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام اسلامی بھائیوں کو دو جہاں کی بھلائیاں عطا فرما اور ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بشمول مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن پچیسویں، رات چھبیسویں ترقی عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت
Email: ilmia@dawateislami.net
تاریخ: ۲۹ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ



ترجمہ کنز الایمان

مع

تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت پروانۂ شمعِ رسالت شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد **محمد نعیم الدین** مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

ایاتھا ۷ | ۱ سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۵ | رکوعھا ۱

سورۂ فاتحہ مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا روزِ جزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ

سورۂ فاتحہ کے اسماء:۔اس سورۃ کے متعدد نام ہیں: فَاتِحَه، فَاتِحَةُ الْكِتَاب، اُمُّ الْقُرْآن، سُوْرَةُ الْكَنْز، كَافِيَه، وَافِيَه، شَافِيَه، شِفَاء، سَبْعِ مَثَانِی، نُوْر، رُقْيَه، سُوْرَةُ الْحَمْد، سُوْرَةُ الدُّعَا، تَعْلِيْمُ الْمَسْئَلَه، سُوْرَةُ الْمُنَاجَاة، سُوْرَةُ التَّفْوِيْض، سُوْرَةُ السُّؤَال، اُمُّ الْكِتَاب، فَاتِحَةُ الْقُرْآن، سُوْرَةُ الصَّلٰوة۔اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے، ایک سو چالیس حرف ہیں، کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔**شانِ نزول:** یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ، یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عَمرو بن شُرَحْبِیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا: ''میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں ''اِقْرَاْ'' کہا جاتا ہے۔'' وَرَقہ بن نَوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا: جب یہ ندا آئے آپ بااطمینان سنیں۔اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا: فرمایئے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن''۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نُزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ''سورۂ اِقْرَاْ'' نازل ہوئی۔اس سورت میں تَعْلِیْمًا بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے۔**احکام:**۔**مسئلہ:** نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے امام ومُنْفَرِد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءتِ حُکْمِیہ یعنی امام کی زبان سے۔صحیح حدیث میں ہے: '' قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ '' امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔قرآنِ پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قراءت سننے کا حکم دیا ہے: '' اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ)۔'' مسلم شریف کی حدیث ہے: '' اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا '' جب امام قرأت کرے تم خاموش رہو۔اور بہت اَحادیث میں یہی مضمون ہے۔**مسئلہ:** نمازِ جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۂ فاتحہ بہ نیتِ دعا پڑھنا جائز ہے، بہ نیتِ قراءت جائز نہیں۔ (عالمگیری) **سورۂ فاتحہ کے فضائل:** اَحادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں حضور نے فرمایا: توریت وانجیل وزبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی۔(ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضور سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے: ایک سورۂ فاتحہ، دوسرے سورۂ بقر کی آخری آیتیں۔(مسلم شریف) ''سورۂ فاتحہ'' ہر مرض کے لئے شِفاء ہے۔(دارمی) ''سورۂ فاتحہ'' سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے۔(دارمی) **اِستِعاذہ:**۔**مسئلہ:** تلاوت سے پہلے '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم '' پڑھنا سنت ہے۔(خازن) لیکن شاگرد اُستاد سے پڑھتا ہو تو اسکے لئے سنت نہیں۔(شامی) **مسئلہ:** نماز میں امام ومُنْفَرِد کے لئے ''سُبحان'' (ثنا) سے فارغ ہو کر آہستہ ''اَعُوْذُ...الخ'' پڑھنا سنت ہے۔(شامی) **تَسْمِیَہ:**۔**مسئلہ:** ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۂ فاتحہ یا اور کسی سورۃ کا جز نہیں اسی لئے نماز میں جَہر (بلند آواز) کے ساتھ نہ پڑھی جائے، بخاری ومُسلم میں مَروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما نماز '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن '' سے شروع فرماتے تھے۔**مسئلہ:** تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ ''بِسْمِ اللّٰه'' جَہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے۔**مسئلہ:** قرآنِ پاک کی ہر سورت ''بِسْمِ اللّٰه'' سے شروع کی جائے سوائے سورۂ برأت کے۔**مسئلہ:** سورۂ نَمل میں آیتِ سجدہ کے بعد جو ''بِسْمِ اللّٰه'' آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جُزوِ آیت ہے بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی! نمازِ جہری میں جہراً، سِرّی میں سراً۔**مسئلہ:** ہر مُباح کام ''بِسْمِ اللّٰه'' سے شروع کرنا مُستَحَب ہے، ناجائز کام پر ''بِسْمِ اللّٰه'' پڑھنا ممنوع ہے۔**سورۂ فاتحہ کے مَضامین:** اس سورت میں اللہ تعالٰی کی حمد وثنا، ربوبیت، رحمت، مالکیّت، اِستحقاقِ عبادت، توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، تَوَجُّه اِلَی اللّٰه، اِختِصاصِ عبادت، اِستِعانت، طلبِ رُشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے مُوافقت، گمراہوں سے اِجتِناب ونفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور رُوزِ جزاء کا مُصَرَّح ومُفَصَّل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اِجمالاً۔**حمد:**۔**مسئلہ:** ہر کام کی

الدِّيْنِ ﴿٣﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿٤﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ﴿٥﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

راستہ چلا راستہ اُن کا جن پر تُو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر غضب

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ ع ١

ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

ابتداء میں تَسمِیَہ کی طرح حمدِ الٰہی بجالانا چاہئے۔مسئلہ: کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے خطبۂ جمعہ میں، کبھی مُستحَب جیسے خطبۂ نکاح ودعاو ہر اَمرِ ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد، کبھی سنتِ مُؤ کّدَہ جیسے چھینک آنے کے بعد۔(طحطاوی) ''رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللّٰہ تعالٰی کے واجب، قدیم، اَزَلی، اَبَدی، حَی، قَیُّوم، قادر، علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو ''رَبِّ الْعٰـلَمِين'' مُسْتَلزِم ہے، دولفظوں میں علمِ اِلٰہیات کے اہم مَباحِث طے ہوگئے۔ ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' مِلک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللّٰہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مَملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا۔ اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دارُ العمل ہے اور اس کے لئے ایک آخر ہے، جہان کے سلسلہ کو اَزَلی وقدیم کہنا باطل ہے۔ اِختِتامِ دنیا کے بعد ایک جزاء کا دن ہے، اس سے تَناسُخ باطل ہوگیا۔ ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ'' ذکرِ ذات وصِفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اِعتِقادِ عمل پر مُقدَّم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر مَوقوف ہے۔مسئلہ: ''نَعْبُدُ'' کے صِیغۂ جمع سے ادائے جماعت بھی مُستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجۂ قبول پاتی ہیں۔ مسئلہ: اس میں ردِّ شرک بھی ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی۔ ''وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' میں یہ تعلیم فرمائی کہ اِستِعانت خواہ بَواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے حقیقی مُستَعان (مددگار) وہی ہے، باقی آلات وخُدّام واَحباب وغیرہ سب عَونِ الٰہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء واَنبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدۂ باطلہ ہے کیونکہ مُقرَّبانِ حق کی امداد، امدادِ الٰہی ہے اِستِعانت بِالغیر نہیں۔ اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآنِ پاک میں ''اَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ'' (میری مدد طاقت سے کرو) اور ''اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ'' (صبر اور نماز سے مدد چاہو) کیوں وارد ہوتا، اور اَحادیث میں اهلُ اللّٰہ سے اِستِعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی۔ ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' مَعرِفتِ ذات وصِفات کے بعد عبادت، اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغولِ دعا ہونا چاہئے، حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے۔(الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن) ''صراطِ مستقیم'' سے مراد اِسلام یا قرآن، یا خُلقِ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم یا حضور، یا حضور کے آل واَصحاب ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریقِ اہلِ سنت ہے جو اہلِ بیت واَصحاب اور سنت وقرآن وسَوادِ اَعظم سب کو مانتے ہیں۔ ''صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ'' جملۂ اُولٰی کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریقِ مُسلِمین مراد ہے۔ اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن اُمور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراطِ مستقیم میں داخل ہے۔ ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' اس میں ہدایت ہے کہ مسئلہ: طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اِجتِناب اور ان کے راہ ورسم وَضع واَطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی کی رِوایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے یہود، اور ضَآلِّيْن سے نصاریٰ مراد ہیں۔مسئلہ: ''ضاد'' اور ''ظاء'' میں مبائنت ذاتی ہے بعض صِفات کا اِشتِراک انہیں متحد نہیں کرسکتا لہٰذا غَيْرِ الْمَغْظُوْب ''بظا'' پڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریفِ قرآن وکفر ہے، ورنہ ناجائز۔ مسئلہ: جو شخص ''ضاد'' کی جگہ ''ظا'' پڑھے اس کی امامت جائز نہیں۔(محیط برہانی) ''اٰمِيْن'' اس کے معنی ہیں: ایسا ہی کر، یا قبول فرما۔مسئلہ: یہ کلمہ قرآن نہیں۔ مسئلہ: سورۂ فاتحہ کے ختم پر ''آمین کہنا'' سنت ہے نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی۔مسئلہ: حضرت امام اَعظم کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں ''آمین'' اِخفاء کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے۔ تمام اَحادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جَہر کی روایتوں میں صرف وائل کی رِوایت صحیح ہے اس میں ''مَدَّ بِهَا'' کا لفظ ہے جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مدِ ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہوسکتی۔ دوسری روایتیں جن میں جہر و رَفع کے الفاظ ہیں ان کی اِسناد میں کلام ہے، علاوہ بَریں وہ روایت بِالمعنٰی ہیں اور فہمِ راوی حدیث نہیں لہٰذا ''آمین'' کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

اٰیاتہا ۲۸۶ ۲ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۸۷ رکوعاتہا ۴۰

سورۂ بقرہ مدنیہ ہے، اس میں دو سو چھیاسی آیتیں اور چالیس رکوع ہیں ف۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۚ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚۛ فِيْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ۝۲ الَّذِيْنَ

ف۲ وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں ف۳ اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو ف۴ وہ جو

ف۱ سورۂ بقرہ: یہ سورت مدنی ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورت نازل ہوئی سوائے آیت "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ" کے کہ حجِ وِداع میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی۔ (خازن) اس سورت میں دو سو چھیاسی آیتیں، چالیس رکوع، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے، پچیس ہزار پانچ سو حرف ہیں۔ (خازن) پہلے قرآنِ پاک میں سورتوں کے نام نہ لکھے جاتے تھے یہ طریقہ حَجاج نے نکالا۔ ابنِ عربی کا قول ہے کہ سورۂ بقر میں ہزار اَمر، ہزار نَہی، ہزار حکم، ہزار خبریں ہیں، اس کے اَخذ میں برکت، ترک میں حسرت ہے، اہلِ باطل جادوگر اس کی اِستطاعت نہیں رکھتے، جس گھر میں یہ سورت پڑھی جائے تین دن تک سرکش شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں یہ سورت پڑھی جائے۔ (جمل) بیہقی و سعید بن منصور نے حضرت مُغیرہ سے روایت کی کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے گا قرآن شریف کو نہ بھولے گا، وہ آیتیں یہ ہیں: چار آیتیں اول کی اور آیت الکرسی اور دو اس کے بعد کی، اور تین آخرِ سورت کی۔ مسئلہ: طبرانی و بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میت کو دفن کر کے قبر کے سرہانے سورۂ بقر کے اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف آخر کی آیتیں پڑھو۔ شانِ نزول: اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ایک ایسی کتاب نازل فرمانے کا وعدہ فرمایا تھا جو نہ پانی سے دھو کر مٹائی جا سکے نہ پرانی ہو، جب قرآن پاک نازل ہوا تو فرمایا: "ذٰلِكَ الْكِتٰبُ" کہ وہ کتابِ مَوعُود (جس کا وعدہ کیا گیا تھا) یہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل سے ایک کتاب نازل فرمانے اور بنی اسمٰعیل میں سے ایک رسول بھیجنے کا وعدہ فرمایا تھا جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی جہاں یہود بکثرت تھے تو "الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ" نازل فرما کر اس وعدے کے پورے ہونے کی خبر دی۔ (خازن) ف۲ "الٓمّٓ" سورتوں کے اول جو حروفِ مُقَطَّعَہ آتے ہیں ان کی نسبت قولِ راجح یہی ہے کہ وہ اَسرارِ الٰہی اور مُتَشابِہات سے ہیں ان کی مراد اللہ اور رسول جانیں ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ ف۳ اسلئے کہ شک اس میں ہوتا ہے جس پر دلیل نہ ہو، قرآنِ پاک ایسی واضح اور قوی دلیلیں رکھتا ہے جو عاقل، مُنصِف کو اس کے کتابِ الٰہی اور حق ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہیں تو یہ کتاب کسی طرح قابلِ شک نہیں جس طرح اندھے کے انکار سے آفتاب کا وجود مُشتَبَہ نہیں ہوتا ایسے ہی مُعانِد سیاہ دل کے شک و انکار سے یہ کتاب مشکوک نہیں ہو سکتی۔ ف۴ "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ" (اس میں ہدایت ہے ڈر والوں) اگرچہ قرآن کریم کی ہدایت ہر ناظر کے لئے عام ہے مومن ہو یا کافر جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "هُدًى لِّلنَّاسِ" (لوگوں کے لئے ہدایت) لیکن چونکہ اِنتِفاع اس سے اہلِ تقویٰ کو ہوتا ہے اسلئے "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ" ارشاد ہوا، جیسے کہتے ہیں بارش سبزہ کے لئے ہے یعنی مُنتَفِع اس سے سبزہ ہوتا ہے اگرچہ برستی کلر و زمینِ بے گیاہ (بیکار و بنجر) پر بھی ہے۔ تقویٰ کے کئی معنی آتے ہیں: نفس کو خوف کی چیز سے بچانا، اور عُرفِ شرع میں ممنوعات چھوڑ کر نفس کو گناہ سے بچانا، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مُتّقی وہ ہے جو شرک و کبائر و فواحش سے بچے۔ بعضوں نے کہا: مُتّقی وہ ہے جو اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھے۔ بعض کا قول ہے: تقویٰ حرام چیزوں کا ترک اور فرائض کا ادا کرنا ہے۔ بعض کے نزدیک مَعصِیَت پر اِصرار اور طاعت پر غرور کا ترک تقویٰ ہے۔ بعض نے کہا: تقویٰ یہ ہے کہ تیرا مولیٰ تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کی پیروی کا نام ہے۔ (خازن) یہ تمام معنی باہم مناسبت رکھتے ہیں اور مآل (یعنی اصل) کے اعتبار سے ان میں کچھ مخالفت نہیں۔ تقویٰ کے مَراتِب بہت ہیں: عوام کا تقویٰ ایمان لا کر کفر سے بچنا، مُتَوَسِّطین کا اَوامر و نَواہی کی اطاعت، خواص کا ہر ایسی چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالٰی سے غافل کرے۔ (جمل) حضرت مُترجِم قدس سرہٗ نے فرمایا: تقویٰ سات قسم ہے: (۱) کفر سے بچنا، یہ بِفَضْلہٖ تعالٰی ہر مسلمان کو حاصل ہے (۲) بدمذہبی سے بچنا، یہ ہر سنی کو نصیب ہے (۳) ہر کبیرہ سے بچنا (۴) صَغائر سے بھی بچنا (۵) شُبہات سے اِحتِراز (۶) شہوات سے بچنا (۷) غیر کی طرف اِلتِفات سے بچنا، یہ اَخَصُّ الخواص کا منصب ہے۔ اور قرآن عظیم ساتوں مرتبوں کا ہادی ہے۔

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ۙ

بے دیکھے ایمان لائیں ف۵ اور نماز قائم رکھیں ف٦ اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں ف٧

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَۚ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۸

ف۵ ''اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ'' یہاں سے ''مُفْلِحُوْنَ'' تک آیتیں مومنین باِاخلاص کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً ایماندار ہیں، اس کے بعد دو آیتیں کھلے کافروں کے حق میں ہیں جو ظاہراً و باطناً کافر ہیں۔ اس کے بعد ''وَمِنَ النَّاسِ'' سے تیرہ آیتیں منافقین کے حق میں ہیں جو باطن میں کافر ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ (جمل) ''غَیب'' مصدر، یا اسمِ فاعل کے معنی میں ہے اس تقدیر پر ''غیب'' وہ ہے جو حَواس و عقل سے بَدیہی طور پر معلوم نہ ہوسکے، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جس پر کوئی دلیل نہ ہو، یہ علمِ غیب ذاتی ہے، اور یہی مراد ہے آیہ'' عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ '' (اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے) میں اور اُن تمام آیات میں جن میں علمِ غیب کی غیرِ خدا سے نفی کی گئی ہے، اس قسم کا علمِ غیب یعنی ذاتی جس پر کوئی دلیل نہ ہو اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ ''غیب'' کی دوسری قسم وہ ہے جس پر دلیل ہو جیسے صانِع عالَم اور اس کے صِفات، نُبوّات اور ان کے متعلقات، احکام و شَرائع و روزِ آخر اور اس کے اَحوال، بَعْث، نَشر، حساب، جزا وغیرہ کا علم جس پر دلیلیں قائم ہیں، اور جو تعلیمِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔ اس دوسرے قسم کے غُیوب جو ایمان سے عَلاقہ رکھتے ہیں ان کا علم و یقین ہر مومن کو حاصل ہے، اگر نہ ہو آدمی مومن نہ ہوسکے، اور اللّٰہ تعالیٰ اپنے مُقَرَّب بندوں انبیاء و اَولیاء پر جو غیوب کے دروازے کھولتا ہے وہ اِسی قسم کا غیب ہے۔ یا ''غیب'' معنیٔ مَصدری میں رکھا جائے اور غیب کا صِلَہ '' مُؤْمَنٌ بِهٖ'' قرار دیا جائے، یا ''باء'' کو مُتَلَبِّسِين محذُوف کے متعلق کر کے حال قرار دیا جائے۔ پہلی صورت میں آیت کے معنی یہ ہونگے جو بے دیکھے ایمان لائیں جیسا کہ حضرت مُتَرجِم قدس سرہ نے ترجمہ کیا ہے۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہونگے جو مؤمنین کے پسِ غَیبت ایمان لائیں یعنی ان کا ایمان منافقوں کی طرح مومنین کے دکھانے کے لئے نہ ہو بلکہ وہ مخلص ہوں، غائب، حاضر ہر حال میں مومن رہیں۔ ''غیب'' کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ غیب سے قَلب یعنی دل مراد ہے، اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وہ دل سے ایمان لائیں۔ (جمل) ''ایمان'' جن چیزوں کی نسبت ہدایت و یقین سے معلوم ہے کہ یہ دِینِ محمدی سے ہیں ان سب کو ماننے اور دل سے تصدیق اور زبان سے اِقرار کرنے کا نام ایمانِ صحیح ہے، عمل ایمان میں داخل نہیں اسی لئے ''يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ'' کے بعد '' يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ'' فرمایا۔ ف٦ نماز کے قائم رکھنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر مُداوَمت کرتے ہیں اور ٹھیک وقتوں پر پابندی کے ساتھ اس کے اَرکان پورے پورے ادا کرتے، اور فرائض، سُنَن، مُستَحَبّات کی حفاظت کرتے ہیں کسی میں خَلَل نہیں آنے دیتے، مُفسِدات و مکروہات سے اس کو بچاتے ہیں اور اس کے حُقوق اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ نماز کے حقوق دو طرح کے ہیں: ایک ظاہری وہ تو یہی ہیں جو ذکر ہوئے، دوسرے باطنی وہ خُشوع اور حُضور یعنی دل کو فارغ کر کے ہَمہ تن بارگاہِ حق میں متوجہ ہوجانا اور عرض و نیاز و مُناجات میں مَحوِیَّت پانا۔ ف٧ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسا دوسری جگہ فرمایا:'' يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ '' یا مُطلَق اِنفاق خواہ فرض و واجب ہو جیسے زکوٰۃ، نذر، اپنا اور اپنے اہل کا نَفَقہ وغیرہ، خواہ مُستَحَب جیسے صدَقاتِ نافلہ، اَموات کا ایصالِ ثواب۔ مسئلہ: گیارہویں، فاتحہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ بھی اس میں داخل ہیں کہ وہ سب صدَقاتِ نافلہ ہیں اور قرآن پاک و کلمہ شریف کا پڑھنا نیکی کے ساتھ اور نیکی ملا کر اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ مسئلہ: ''مِمَّا'' میں ''مِن'' تَبعِيضِيَہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اِنفاق میں اِسراف ممنوع ہے یعنی اِنفاق خواہ اپنے نفس پر ہو، یا اپنے اہل پر، یا کسی اور پر اِعتِدال کے ساتھ ہو اِسراف نہ ہونے پائے۔ '' رَزَقْنٰهُمْ '' کی تقدِیم اور رزق کو اپنی طرف نسبت فرما کر ظاہر فرمایا کہ مال تمہارا پیدا کیا ہوا نہیں ہمارا عطا فرمایا ہوا ہے، اس کو اگر ہمارے حکم سے ہماری راہ میں خرچ نہ کرو تو تم نہایت ہی بخیل ہو، اور یہ بخل نہایت قبیح۔ ف۸ اس آیت میں اہلِ کتاب سے وہ مومنین مراد ہیں جو اپنی کتاب اور تمام پچھلی آسمانی کتابوں اور اَنبیاء علیہم السلام کی وَحیوں پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی، اور '' مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ '' سے تمام قرآن پاک اور پوری شریعت مراد ہے۔ (جمل) مسئلہ: جس طرح قرآن پاک پر ایمان لانا ہر مُکَلَّف پر فرض ہے اسی طرح کُتُبِ سابِقہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائی، البتہ ان کے جو اَحکام ہماری شریعت میں مَنسُوخ ہوگئے ان پر عمل درست نہیں مگر ایمان ضروری ہے مثلاً پچھلی شریعتوں میں بَیتُ المَقدِس قبلہ تھا اس پر ایمان لانا تو ہمارے لئے ضروری ہے مگر عمل یعنی نماز میں بیت المَقدِس کی طرف منہ کرنا جائز نہیں منسوخ ہو چکا۔ مسئلہ: قرآن کریم سے پہلے جو کچھ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے انبیاء پر نازل ہوا اُن سب پر اِجمالاً ایمان لانا فرضِ عَین ہے اور قرآن شریف پر تَفصِیلاً فرضِ کِفایَہ ہے لہٰذا عوام پر اس کی تفصیلات کے علم کی تحصیل فرض نہیں جبکہ علماء موجود ہوں جنہوں نے اس کی تحصیلِ علم میں پوری جُہد صَرف کی ہو۔

وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ

اور آخرت پر یقین رکھیں ف۹ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

مراد کو پہنچنے والے بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ

یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ نے اُن کے دِلوں پر اور کانوں پر مہر کردی

وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ٘ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۷﴾ ع وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ ع ۱

اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان کے لیے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۲

یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾ ۘ یُخٰدِعُوْنَ وقف لازم

کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں

اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ؕ

اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳ اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں

ف۹ یعنی دارِ آخرت اور جو کچھ اس میں ہے جزا و حساب وغیرہ سب پر ایسا یقین و اِطمینان رکھتے ہیں کہ ذرا شک و شُبہ نہیں۔ اس میں اہلِ کتاب وغیرہ کفّار پر تَعرِیض ہے جن کے اِعتِقاد آخرت کے متعلق فاسد ہیں۔ ف۱۰ اَولیاء کے بعد اَعداء کا ذکر فرمانا حکمتِ ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اس کے نتائج پر نظر ہو جائے۔ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل، ابولَہَب وغیرہ کفّار کے حق میں نازل ہوئی جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لیے ان کے حق میں اللہ تعالیٰ کی مخالَفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں انہیں نفع نہ ہوگا مگر حضور کی سَعی بیکار نہیں کیونکہ منصبِ رسالتِ عامہ کا فرض رہنمائی و اِقامتِ حُجت و تبلیغ علٰی وَجہِ الکمال ہے۔ مسئلہ: اگر قوم پند پذیر نہ ہو (یعنی نصیحت قبول نہ کرے) تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا۔ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی اور دلجوئی) ہے کہ کفّار کے ایمان نہ لانے سے آپ مَغمُوم نہ ہوں آپ کی سَعیِ تبلیغ کامل ہے اس کا اجر ملے گا، محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ ''کفر'' کے معنٰی اللہ تعالیٰ کے وجود یا اس کی وَحدانیت، یا کسی نبی کی نبوّت، یا ضروریاتِ دین سے کسی امر کا انکار، یا کوئی ایسا فعل جو عِندَ الشَّرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔ ف۱۱ خُلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفّار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے، سننے، سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اَفعال بھی تحتِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں اُن کے لیے اوّل ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ ان کے کفر و عِناد اور سرکشی و بے دینی اور مخالفتِ حق و عداوتِ انبیاء علیھم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہرِ قاتل کھا لے اور اس کے لیے دوا سے اِنتفاع کی صورت نہ رہے تو خود ہی مستحقِ ملامت ہے۔ ف۱۳ شانِ نزول: یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مَاهُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ'' وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا، اسلام کا مُدَّعی ہونا، نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لیے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اِعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اِسلام ہیں، شَرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضَرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے۔ ''مِنَ النَّاسِ'' فرمانے میں لطیف رَمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صِفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اس کا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا، یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے۔ اس لیے قرآن پاک میں جا بجا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا

ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴ تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہے بدلہ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا

ان کے جھوٹ کا ف۱۵ اور جو ان سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا

ہم تو سنوارنے والے ہیں سنتا ہے وہی فسادی ہیں مگر انہیں

يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

شعور نہیں اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم

كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں ف۱۹

انبیاءِ کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا، اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کُفّار کا دستور ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا: ''مِنَ النَّاسِ'' سامعین کو تعجب دلانے کے لیے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مَکار اور ایسے اَحمق بھی آدمیوں میں ہیں۔ ف۱۴ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو کوئی دھوکا دے سکے وہ اَسرار و مَخفیات کا جاننے والا ہے۔ مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں، یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اس کے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو اَسرار کا علم عطا فرمایا ہے وہ ان منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان ان کے اطلاع دینے سے باخبر، تو ان بے دینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیّہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بِنا تقیّہ پر ہو وہ باطل ہے، تقیّہ والے کا حال قابلِ اعتماد نہیں ہوتا، توبہ نا قابلِ اطمینان ہوتی ہے اس لیے علماء نے فرمایا: ''لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيْقِ'' (زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی)۔ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذابِ اَلیم مُرتّب ہوتا ہے۔ ف۱۶ مسئلہ: کفّار سے میل جول، ان کی خاطر دِین میں مُداہنت (باوجودِ قدرت انہیں باطل سے نہ روکنا) اور اہلِ باطل کے ساتھ تملّق و چاپلوسی اور ان کی خوشی کے لیے صُلحِ کل بن جانا اور اظہارِ حق سے باز رہنا شانِ منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا۔ آج کل بہت لوگوں نے یہ شیوہ کرلیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہوگئے اسلام میں اس کی مُمانعت ہے، ظاہر و باطن کا یکساں نہ ہونا بڑا عیب ہے۔ ف۱۷ یہاں ''اَلنَّاسُ'' سے یا صحابۂ کرام مراد ہیں یا مومنین کیونکہ خدا شناسی، فرمانبرداری و عاقبت اندیشی کی بدَولت وہی انسان کہلانے کے مستحق ہیں۔ مسئلہ: ''اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ'' (ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں) سے ثابت ہوا کہ صالحین کا اِتباع محمود و مَطلوب ہے۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ مذہب اہلِ سنت حق ہے کیونکہ اس میں صالحین کا اِتباع ہے۔ مسئلہ: باقی تمام فرقے صالحین سے مُنْحَرِف ہیں لہٰذا گمراہ ہیں۔ مسئلہ: بعض علماء نے اس آیت کو ''زندیق'' کی توبہ مقبول ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ (بیضاوی) ''زندیق'' وہ ہے جو نبوت کا مُقِرّ (اقرار کرتا) ہو، شعائرِ اسلام کا اظہار کرے اور باطن میں ایسے عقیدے رکھے جو بالاتفاق کفر ہوں یہ بھی منافقوں میں داخل ہے۔ ف۱۸ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کو برا کہنا اہلِ باطل کا قدیم طریقہ ہے، آج کل کے باطل فِرقے بھی پچھلے بزرگوں کو برا کہتے ہیں روافض خلفائے راشدین اور بہت سے صحابہ کو، خَوارِج حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رُفقاء کو، غیر مُقلّد ائمۂ مُجتہدین بالخصوص امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو، وہابیہ بکثرت اولیاء و مقبولانِ بارگاہ کو، مرزائی انبیاءِ سابقین تک کو، قُرآنی (چکڑالی) صحابہ و مُحدّثین کو، نیچری تمام اَکابرِ دین کو برا کہتے اور زبانِ طعن دراز کرتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ سب گمراہی میں ہیں۔ اس میں دیندار عالموں کے لیے تسلّی ہے کہ وہ گمراہوں کی بدزبانیوں سے بہت رنجیدہ نہ ہوں سمجھ لیں کہ یہ اہلِ باطل کا قدیم دستور ہے۔ (مدارک) ف۱۹ منافقین کی یہ بدزبانی مسلمانوں کے سامنے نہ تھی ان سے تو وہ یہی کہتے تھے کہ ہم باِخلاص مومن ہیں جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ

اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں ف۲۰

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں ف۲۱ اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے ف۲۲ (جیسا اس

وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی

بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

خریدی ف۲۳ تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے ف۲۴ ان کی کہاوت

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ

اس کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو جب اس سے آس پاس سب جگمگا اٹھا اللہ ان کا

اٰمَنَّا یہ تبرّا بازیاں اپنی خاص مجلسوں میں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کا پردہ فاش کردیا۔ (خازن) اسی طرح آج کل کے گمراہ فرقے مسلمانوں سے اپنے خیالاتِ فاسِدہ کو چھپاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی کتابوں اور تحریروں سے ان کے راز فاش کردیتا ہے۔ اس آیت سے مسلمانوں کو خبردار کیا جاتا ہے کہ بے دینوں کی فریب کاریوں سے ہوشیار رہیں دھوکا نہ کھائیں۔ ف۲۰ یہاں ''شَیاطین'' سے کفّار کے وہ سردار مُراد ہیں جو اِغواء (ورغلانے) میں مصروف رہتے ہیں۔ (خازن وبیضاوی) یہ منافق جب ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے ملنا محض بَراہِ فریب و اِستہزاء، اس لیے ہے کہ ان کے راز معلوم ہوں اور ان میں فساد انگیزی کے مَواقع ملیں۔ (خازن) ف۲۱ یعنی اظہارِ ایمان تمسخُر کے طور پر کیا۔ یہ اسلام کا انکار ہوا۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام اور دین کے ساتھ اِستہزاء و تمسخُر کفر ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عبداللہ بن اُبَی وغیرہ منافقین کے حق میں نازل ہوئی ایک روز انہوں نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت کو آتے دیکھا تو ابن اُبَی نے اپنے یاروں سے کہا دیکھو تو میں انہیں کیسا بناتا ہوں؟ جب وہ حضرات قریب پہنچے تو ابنِ اُبَی نے پہلے حضرت صدیق اکبر کا دستِ مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر آپ کی تعریف کی پھر اسی طرح حضرت عمر اور حضرت علی کی تعریف کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابن اُبَی خدا سے ڈر نفاق سے باز آ کیونکہ منافقین بدترین خَلق ہیں، اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ باتیں نِفاق سے نہیں کی گئیں بَخدا ہم آپ کی طرح مومنِ صادق ہیں، جب یہ حضرات تشریف لے گئے تو آپ اپنے یاروں میں اپنی چالبازی پر فخر کرنے لگا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ منافقین مومنین سے ملتے وقت اظہارِ ایمان واِخلاص کرتے ہیں اور ان سے علیحدہ ہوکر اپنی خاص مجلسوں میں ان کی ہنسی اڑاتے اور اِستہزاء کرتے ہیں۔ (اخرجه الثعلبی والواحدی و ضعفه ابن حجر و السیوطی فی لباب النقول) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام وپیشوایانِ دین کا تمسخُر اڑانا کفر ہے۔ ف۲۲ اللہ تعالیٰ اِستہزاء اور تمام نَقائص وعُیوب سے مُنَزَّہ و پاک ہے، یہاں ''جزاءِ استہزاء'' کو استہزاء فرمایا گیا تاکہ خوب دل نشین ہوجائے کہ یہ سزا اس ناکردَنی فعل کی ہے۔ ایسے موقع پر جزاء کو اسی فعل سے تعبیر کرنا آئینِ فصاحت ہے جیسے ''جَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ'' میں۔ کمالِ حسنِ بیان یہ ہے کہ اس جملہ کو جملۂ سابقہ پر معطوف نہ فرمایا کیونکہ وہاں استہزاء حقیقی معنی میں تھا۔ ف۲۳ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنا یعنی بجائے ایمان کے کفر اختیار کرنا نہایت خسارہ اور ٹوٹے کی بات ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت یا ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے، یا یہود کے حق میں جو پہلے سے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ایمان رکھتے تھے مگر جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو منکر ہوگئے، یا تمام کفّار کے حق میں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فطرتِ سلیمہ عطا فرمائی، حق کے دلائل واضح کیے، ہدایت کی راہیں کھولیں لیکن انہوں نے عقل وانصاف سے کام نہ لیا اور گمراہی اختیار کی۔ مسئلہ: اس آیت سے بَیعِ تَعاطی کا جواز ثابت ہوا یعنی خرید وفروخت کے الفاظ کہے بغیر محض رضامندی سے ایک چیز کے بدلے دوسری چیز لینا جائز ہے۔ ف۲۴ کیونکہ اگر تجارت کا طریقہ جانتے تو اصل پونجی (ہدایت) نہ کھو بیٹھتے۔

بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ

نور لے گیا اور انہیں اندھیریوں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں سوجھتا ف۲۵ بہرے گونگے اندھے تو وہ

لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ

پھر آنے والے نہیں یا جیسے آسمان سے اُترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک ف۲۶

یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ

اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں کڑک کے سبب موت کے ڈر سے ف۲۷ اور اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ف۲۸ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اُچک لے جائے گی ف۲۹ جب کچھ چمک ہوئی

مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ

اس میں چلنے لگے ف۳۰ اور جب اندھیرا ہوا کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے

ف۲۵ یہ ان کی مثال ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ ہدایت دی یا اس پر قدرت بخشی پھر انہوں نے اس کو ضائع کر دیا اور اَبدی دولت کو حاصل نہ کیا، ان کا مآل (انجام) حسرت وافسوس، حیرت وخوف ہے۔ اس میں وہ منافق بھی داخل ہیں جنہوں نے اظہارِ ایمان کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا، اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مُرتد ہو گئے، اور وہ بھی جنہیں فطرتِ سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق کو واضح کیا مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب حق سننے ماننے کہنے، راہِ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہیں۔ ف۲۶ ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والوں کی یہ دوسری تمثیل ہے کہ جیسے بارش زمین کی حیات کا سبب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ خوفناک تاریکیاں اور مُہیب گرج اور چمک ہوتی ہے اسی طرح ''قرآن واسلام'' قلوب کی حیات کا سبب ہیں، اور ذکرِ ''کفر وشرک ونِفاق'' ظلمت کے مُشابہ جیسے تاریکی رہرَو (راہ چلنے والے) کو منزل تک پہنچنے سے مانع ہوتی ہے ایسے ہی کفر ونفاق راہ یابی (راہ پانے) سے مانع ہیں، اور ''وَعِیدات'' گرج کے، اور ''حُجَجِ بیّنہ'' چمک کے مشابہ ہیں۔ شانِ نزول: منافقوں میں سے دو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے پاس سے مشرکین کی طرف بھاگے راہ میں یہی بارش آئی جس کا آیت میں ذکر ہے اس میں شدت کی گرج، کڑک اور چمک تھی جب گرج ہوتی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں یہ کانوں کو پھاڑ کر مار نہ ڈالے، جب چمک ہوتی چلنے لگتے، جب اندھیری ہوتی اندھے رہ جاتے، آپس میں کہنے لگے: خدا خیر سے صبح کرے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دستِ اقدس میں دیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ اُن کے حال کو اللہ تعالیٰ نے منافقین کے لئے مَثَل (کہاوت) بنایا جو مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے کہ کہیں حضور کا کلام ان میں اثر نہ کر جائے جس سے مر ہی جائیں، اور جب ان کے مال واولاد زیادہ ہوتے اور فُتُوح وغَنیمت ملتی تو بجلی کی چمک والوں کی طرح چلتے اور کہتے کہ اب تو دینِ محمدی سچا ہے، اور جب مال واولاد ہلاک ہوتے اور کوئی بلا آتی تو بارش کی اندھیریوں میں ٹھٹک رہنے والوں کی طرح کہتے کہ یہ مصیبتیں اسی دین کی وجہ سے ہیں اور اسلام سے پلٹ جاتے۔ (لباب النقول للسیوطی) ف۲۷ جیسے اندھیری رات میں کالی گھٹا چھائی ہو اور بجلی کی گرج وچمک جنگل میں مسافر کو حیران کرتی ہو، اور وہ کڑک کی وحشت ناک آواز سے باندیشۂ ہلاک کانوں میں انگلیاں ٹھونستا ہو۔ ایسے ہی کفّار قرآن پاک کے سننے سے کان بند کرتے ہیں اور انہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کے دلنشین مَضامین اسلام وایمان کی طرف مائل کر کے باپ دادا کا کفری دین ترک نہ کرا دیں جو ان کے نزدیک موت کے برابر ہے۔ ف۲۸ لہٰذا یہ گریز انہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر قہرِ الٰہی سے خَلاص (چھٹکارا) نہیں پا سکتے۔ ف۲۹ جیسے بجلی کی چمک معلوم ہوتا ہے کہ بینائی کو زائل کر دے گی ایسے ہی دلائلِ باہرہ کے اَنوار ان کی بَصَر وبصیرت کو خیرہ (تاریک) کرتے ہیں۔ ف۳۰ جس طرح اندھیری رات اور اَبر وبارش کی تاریکیوں میں مسافر مُتَحیّر ہوتا ہے جب بجلی چمکتی ہے تو کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے کھڑا رہ جاتا ہے اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں

بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۲۰ ع يٰۤاَيُّهَا ع ۱۲ ۲

کان اور آنکھیں لے جاتا ف۳۱ بے شک اللّٰہ سب کچھ کر سکتا ہے ف۳۲ اے

النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

لوگو ف۳۳ اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے

تَتَّقُوْنَ ۲۱ لا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

کہ تمہیں پرہیزگاری ملے ف۳۴ اور جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ج فَلَا

اور آسمان سے پانی اتارا ف۳۵ تو اس سے کچھ پھل نکالے تمہارے کھانے کو تو

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۲۲ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا

اللّٰہ کے لیے جان بوجھ کر برابر والے نہ ٹھہراؤ ف۳۶ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو

نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ

ہم نے اپنے ان خاص بندے ف۳۷ پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ ف۳۸ اور اللّٰہ کے سوا اپنے سب

اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں، اسی مضمون کو دوسری آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا: ''اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ O وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْٓا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ O'' (خازن صاوی وغیرہ) ف۳۱ یعنی اگرچہ منافقین کا طرزِ عمل اس کا مُقتضِی تھا مگر اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے سمع وبَصر کو باطل نہ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اَسباب کی تاثیر مَشِیَّتِ اِلٰہِیَہ کے ساتھ مشروط ہے، بغیر مَشِیَّت تنہا اسباب کچھ نہیں کر سکتے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مَشِیَّت اسباب کی محتاج نہیں وہ بے سبب جو چاہے کر سکتا ہے۔ ف۳۲ ''شیٔ'' اسی کو کہتے ہیں جسے اللّٰہ چاہے اور جو تحتِ مَشِیَّت آسکے، تمام مُمکِنات ''شیٔ'' میں داخل ہیں اس لئے وہ تحتِ قدرت ہیں، اور جو ممکن نہیں واجب یا مُمتَنِع ہے اس سے قدرت واِرادہ متعلق نہیں ہوتا جیسے اللّٰہ تعالیٰ کی ذات وصِفات واجب ہیں اس لئے مَقدور نہیں۔ مسئلہ: باری تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور تمام عیوب محال ہیں اسی لئے قدرت کو اِن سے کچھ واسطہ نہیں۔ ف۳۳ اولِ سورۃ میں کچھ بتایا گیا کہ یہ کتاب مُتّقین کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی، پھر متقین کے اَوصاف کا ذکر فرمایا، اس کے بعد اس سے مُنْحَرِف ہونے والے فرقوں کا اور ان کے احوال کا ذکر فرمایا کہ سعادت مند انسان ہدایت وتقویٰ کی طرف راغب ہو اور نافرمانی وبغاوت سے بچے، اب طریقِ تحصیلِ تقویٰ تعلیم فرمایا جاتا ہے۔ ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ'' (اے لوگو) کا خطاب اکثر اہلِ مکہ کو اور ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' (اے ایمان والو) کا اہلِ مدینہ کو ہوتا ہے مگر یہاں یہ خطاب مومن، کافر سب کو عام ہے، اس میں اشارہ ہے کہ انسانی شرافت اسی میں ہے کہ آدمی تقویٰ حاصل کرے اور مصروفِ عبادت رہے۔ ''عبادت'' وہ غایَت تعظیم ہے جو بندہ اپنی عَبدِیَت اور معبود کی اُلوہِیَّت کے اعتقاد واعتراف کے ساتھ بجالائے، یہاں عبادت عام ہے اپنے تمام اَنواع واَقسام واُصول وفُروع کو شامل ہے۔ مسئلہ: کفّار عبادت کے مامُور ہیں جس طرح بے وضو ہونا نماز کے فرض ہونے کا مانع نہیں اسی طرح کافر ہونا وُجوبِ عبادت کو منع نہیں کرتا، اور جیسے بے وضو شخص پر نماز کی فرضیت رفعِ حَدث لازم کرتی ہے ایسے ہی کافر پر وجوبِ عبادت سے ترکِ کفر لازم آتا ہے۔ ف۳۴ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کا فائدہ عابد ہی کو ملتا ہے، اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو عبادت یا اور کسی چیز سے نفع حاصل ہو۔ ف۳۵ پہلی آیت میں نعمتِ اِیجاد کا بیان فرمایا کہ تمہیں اور تمہارے آباء کو مَعدُوم سے موجود کیا اور دوسری آیت میں اَسبابِ مَعِیشَت وآسائش وآب وغذا کا بیان فرما کر ظاہر کر دیا کہ وہی ولیٔ نعمت ہے تو غیر کی پرستش محض باطل ہے۔ ف۳۶ توحیدِ الٰہی کے بعد حضور سیّد انبیاء صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نبوت اور قرآن کریم کے کتابِ الٰہی ومُعجِز (عاجز کر دینے والی کتاب) ہونے کی وہ قاہر دلیل بیان فرمائی جاتی ہے جو طالبِ صادق کو اطمینان بخشے اور منکروں کو عاجز کر دے۔ ف۳۷ بندۂ خاص سے حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں۔ ف۳۸ یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت وبلاغت اور حسنِ نظم

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا

حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو

النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَبَشِّرِ

اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ف۳۹ تیار رکھی ہے کافروں کے لیے ف۴۰ اورخوشخبری دے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ

نہریں رواں ف۴۱ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ

رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا ف۴۲ اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لیے ان باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں ف۴۳

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا

اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ف۴۴ بے شک اللّٰہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر ف۴۵ تو وہ جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف

رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

وقف لازم

سے حق ہے ف۴۶ رہے کافر وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللّٰہ کا کیا مقصود ہے

وترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآن پاک کی مثل ہو۔ ف۳۹ پتھر سے وہ بُت مراد ہیں جنہیں کفّار پوجتے ہیں اور ان کی محبت میں قرآن پاک اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا عِناداً انکار کرتے ہیں۔ ف۴۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔ مسئلہ: یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین کے لئے بِکَرَمِہٖ تعالٰی خُلُودِ نار یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنا نہیں۔ ف۴۱ سنتِ الٰہی ہے کہ کتاب میں ترہیب کے ساتھ ترغیب ذکر فرماتا ہے اسی لیے کفّار اور ان کے اعمال وعذاب کے ذکر کے بعد مومنین اور ان کے اعمال کا ذکر فرمایا اور انہیں جنّت کی بشارت دی۔ ''صَالِحَاتْ'' یعنی نیکیاں وہ عمل ہیں جو شرعاً اچھے ہوں، ان میں فرائض ونوافل سب داخل ہیں۔ (جلالین) مسئلہ: عملِ صالح کا ایمان پر عَطف دلیل ہے اس کی کہ عمل جزوِ ایمان نہیں۔ مسئلہ: یہ بشارت مومنین صالحین کے لیے بلاقید ہے اور گنہگاروں کو جو بشارت دی گئی ہے وہ مُقیّد بَمشیّتِ الٰہی ہے کہ چاہے اَزراہِ کرم معاف فرمائے، چاہے گناہوں کی سزا دے کر جنّت عطا کرے۔ (مدارک) ف۴۲ جنت کے پھل باہم مُشابَہ ہوں گے اور ذائقے ان کے جدا جدا، اس لیے جنّتی کہیں گے کہ یہی پھل تو ہمیں پہلے مل چکا ہے، مگر کھانے سے نئی لذت پائیں گے تو ان کا لُطف بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ف۴۳ جنّتی بیبیاں، خواہ حوریں ہوں یا اور، سب زنانے عوارض اور تمام ناپاکیوں اور گندگیوں سے مُبرّا ہوں گی، نہ جسم پر میل ہوگا نہ بول و براز، اس کے ساتھ ہی وہ بدمزاجی و بدخُلقی سے بھی پاک ہوں گی۔ (مدارک وخازن) ف۴۴ یعنی اہلِ جنت نہ کبھی فنا ہوں گے نہ جنت سے نکالے جائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جنت واہلِ جنت کے لیے فنا نہیں۔ ف۴۵ شانِ نزول: جب اللّٰہ تعالٰی نے آیہ ''مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ'' اور آیہ ''اَوْ كَصَيِّبٍ'' میں

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيۡرًا ۙ وَّيَهۡدِىۡ بِهٖ كَثِيۡرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِيۡنَ ۙ ﴿۲۶﴾
اللّٰہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے ف۴۷ اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں ف۴۸

الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ ۖ وَيَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ
وہ جو اللّٰہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں ف۴۹ پکا ہونے کے بعد اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَيُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾
جوڑنے کا خدا نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۵۰ (الف) وہی نقصان میں ہیں

كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡيَاكُمۡ ۚ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ
بھلا تم کیوں کر خدا کے منکر ہو گے حالانکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر

يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ
تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے ف۵۰ (ب) وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا جو کچھ زمین

منافقوں کی دو مثالیں بیان فرمائیں تو منافقوں نے یہ اعتراض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہے کہ ایسی مثالیں بیان فرمائے، اس کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۴۶ چونکہ مثالوں کا بیان مُقتضائے حکمت اور مضمون کو دلنشیں کرنے والا ہوتا ہے اور فُصحائے عرب کا دستور ہے اس لیے اس پر اعتراض غلط و بے جا ہے اور بیانِ اَمثِلہ حق ہے۔ ف۴۷ ”يُضِلُّ بِهٖ“ کفّار کے اس مَقُولہ کا جواب ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اس مَثَل سے کیا مقصود ہے اور ”اَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا“ اور ”اَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا“ جو دو جملے اوپر ارشاد ہوئے ان کی تفسیر ہے کہ اس مَثَل سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے جن کی عقلوں پر جَہل نے غلبہ کیا ہے اور جن کی عادت مُکابَرہ و عِناد (تکبر وسرکشی) ہے اور جو اَمرِ حق اور کھلی حکمت کے انکار و مخالفت کے خوگر ہیں، اور باوجودیکہ یہ مَثَل نہایت ہی برمحل ہے پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور اس سے اللّٰہ تعالیٰ بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے جو غور و تحقیق کے عادی ہیں اور انصاف کے خلاف بات نہیں کہتے وہ جانتے ہیں کہ حکمت یہی ہے کہ عظیمُ المرتبہ چیز کی تمثیل کسی قدر والی چیز سے اور حقیر چیز کی ادنیٰ شے سے دی جائے جیسا کہ اوپر کی آیت میں حق کی نور سے اور باطل کی ظُلمت سے تمثیل دی گئی۔ ف۴۸ شرع میں فاسق اس نافرمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ کا مُرتکِب ہو، فِسق کے تین درجے ہیں: ایک ”تغابی“ وہ یہ کہ آدمی اتفاقیہ کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا اور اس کو برا ہی جانتا رہا۔ دوسرا ”اِنْہماک“ کہ کبیرہ کا عادی ہو گیا اور اس سے بچنے کی پرواہ نہ رہی۔ تیسرا ”جُحود“ کہ حرام کو اچھا جان کر اِرتکاب کرے، اس درجہ والا ایمان سے محروم ہو جاتا ہے، پہلے دو درجوں میں جب تک اَکبرِ کبائر (کفر و شرک) کا ارتکاب نہ کرے اس پر مومن کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں ”فاسقین“ سے وہی نافرمان مراد ہیں جو ایمان سے خارج ہو گئے، قرآن کریم میں کفّار پر بھی فاسق کا اِطلاق ہوا ہے: ”اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ“۔ بعض مفسرین نے یہاں فاسق سے کافر مراد لیے، بعض نے منافق، بعض نے یہود۔

ف۴۹ اس سے وہ عہد مراد ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے کتبِ سابقہ میں حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر ایمان لانے کی نسبت فرمایا۔ ایک قول یہ ہے کہ عہد تین ہیں: پہلا عہد وہ جو اللّٰہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدم سے لیا کہ اس کی رَبوبیت کا اقرار کریں، اس کا بیان اس آیت میں ہے ”وَاِذۡ اَخَذَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَنِىۡۤ اٰدَمَ ...الاٰية“۔ دوسرا عہد انبیاء کے ساتھ مخصوص ہے کہ رسالت کی تبلیغ فرمائیں اور دین کی اِقامت کریں، اس کا بیان آیۂ ”وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ“ میں ہے۔ تیسرا عہد علماء کے ساتھ خاص ہے کہ حق کو نہ چھپائیں، اس کا بیان ”وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ“ میں ہے۔ ف۵۰ (الف) رشتہ و قَرابت کے تعلقات، مسلمانوں کی دوستی و محبت، تمام انبیاء کا ماننا، کتبِ الٰہی کی تصدیق، حق پر جمع ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ملانے کا حکم فرمایا گیا ان میں قطع کرنا، بعض کو بعض سے ناحق جدا کرنا، تفرُّقوں کی بِنا ڈالنا ممنوع فرمایا گیا۔ ف۵۰ (ب) دلائلِ توحید و نبوت اور جزائے کفر و ایمان کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عام و خاص نعمتوں کا اور آثارِ قدرت و عجائب و حکمت کا ذکر فرمایا اور قَباحتِ کفر دلنشیں کرنے کے لیے کفّار کو خطاب فرمایا کہ تم کس طرح خدا کے منکر ہوتے ہو باوجودیکہ تمہارا اپنا حال اس پر ایمان لانے کا مُقتضی ہے کہ تم مردہ تھے۔ مردہ سے جسمِ بے جان مراد ہے، ہمارے عُرف میں بھی بولتے ہیں زمین مردہ ہو گئی، عربی میں بھی موت اس معنی میں آئی، خود قرآن پاک

جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ

اور وہ سب بنائے آسمان سات ٹھیک تو فرمایا (قصد) استوا کی طرف آسمان پھر وا۵ ہے میں

ع ۹/۳ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

بنانے نائب اپنا میں زمین میں فرمایا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے و۵۲ ہے جانتا کچھ

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ

و۵۴ کرے خونریزیاں اور پھیلائے فساد میں اس جو گا کرے نائب کو ایسے کیا بولے و۵۳ ہوں والا

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا

تم جو ہے معلوم مجھے فرمایا ہیں بولتے پاکی تیری اور کرتے تسبیح تیری ہوئے سراہتے تجھے ہم اور

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ

کے کر پیش پر ملائکہ اشیاء سب پھر و۵۶ اور اللّٰہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے و۵۵ جانتے نہیں

میں ارشاد ہوا: ’’ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ‘‘ تو مطلب یہ ہے کہ تم بے جان جسم تھے عُنصُر کی صورت میں، پھر غذا کی شکل میں، پھر اَخلاط کی شان میں، پھر نطفے کی حالت میں اس نے تم کو جان دی، زندہ فرمایا، پھر عمر کی میعاد پوری ہونے پر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا اس سے یا قبر کی زندگی مراد ہے جو سوال کے لیے ہوگی یا حشر کی، پھر تم حساب و جزاء کے لیے اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے، اپنے اس حال کو جان کر تمہارا کفر کرنا نہایت عجیب ہے۔ ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ کا خطاب مومنین سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم کس طرح کافر ہو سکتے ہو در آنحالیکہ تم جَہل کی موت سے مردہ تھے اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں علم و ایمان کی زندگی عطا فرمائی، اس کے بعد تمہارے لیے وہی موت ہے جو عمر گذرنے کے بعد سب کو آیا کرتی ہے، اس کے بعد وہ تمہیں حقیقی دائمی حیات عطا فرمائے گا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں ایسا ثواب دے گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل پر اس کا خطرہ گذرا۔ و۵۱ یعنی کانیں، سبزے، جانور، دریا، پہاڑ جو کچھ زمین میں ہے سب اللّٰہ تعالیٰ نے تمہارے دینی و دُنیوی نفع کے لیے بنائے دینی نفع اس طرح کہ زمین کے عجائبات دیکھ کر تمہیں اللّٰہ تعالیٰ کی حکمت و قدرت کی معرِفت ہو، اور دنیوی مَنافع یہ کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ، تو ان نعمتوں کے باوجود تم کس طرح کفر کرو گے۔ مسئلہ: کَرخی و ابو بکر رازی وغیرہ نے ’’ خَلَقَ لَکُمْ ‘‘ کو قابلِ اِنتفاع اَشیاء کے مُباحُ الْاَصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ و۵۲ یعنی یہ خلقت و اِیجاد اللّٰہ تعالیٰ کے عالِمِ جمیعِ اَشیاء ہونے کی دلیل ہے کیونکہ ایسی پُر حکمت مخلوق کا پیدا کرنا بغیر علمِ مُحیط کے ممکن و مُتصوَّر نہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا کافر محال جانتے تھے ان آیتوں میں ان کے بُطلان پر قوی بُرہان قائم فرمادی کہ جب اللّٰہ تعالیٰ قادر ہے، علیم ہے اور اَبدان کے مادے جمع و حیات کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں تو موت کے بعد حیات کیسے محال ہو سکتی ہے؟ پیدائشِ آسمان و زمین کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے آسمان میں فرشتوں کو اور زمین میں جِنّات کو سکونت دی، جنات نے فساد انگیزی کی تو ملائکہ کی ایک جماعت بھیجی جس نے انہیں پہاڑوں اور جزیروں میں نکال بھگایا۔ و۵۳ ’’ خلیفہ ‘‘ اَحکام و اَوامر کے اِجراء و دیگر تَصرُّفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے، یہاں خلیفہ سے حضرت آدم علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ اور تمام انبیاء بھی اللّٰہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں، حضرت داود علیہ السلام کے حق میں فرمایا: ’’ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ‘‘۔ فرشتوں کو خلافتِ آدم کی خبر اس لیے دی گئی کہ وہ ان کے خلیفہ بنائے جانے کی حکمت دریافت کر کے معلوم کرلیں اور ان پر خلیفہ کی عظمت و شان ظاہر ہو کہ ان کو پیدائش سے قبل ہی خلیفہ کا لقب عطا ہوا اور آسمان والوں کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی۔ مسئلہ: اس میں بندوں کو تعلیم ہے کہ وہ کام سے پہلے مشورہ کیا کریں اور اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کو مشورہ کی حاجت ہو۔ و۵۴ ملائکہ کا مقصد اِعتراض یا حضرت آدم پر طعن نہیں بلکہ حکمتِ خلافت دریافت کرنا ہے اور انسانوں کی طرف فساد انگیزی کی نسبت کرنا اس کا علم یا انہیں اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہو، یا لوحِ محفوظ سے حاصل ہوا ہو، اور یا خود انہوں نے جِنات پر قیاس کیا ہو۔ و۵۵ یعنی میری حکمتیں تم پر ظاہر نہیں۔ بات یہ ہے کہ انسانوں میں انبیاء بھی ہوں گے، اولیاء بھی، علماء بھی اور وہ علمی و عملی دونوں فضیلتوں کے جامع ہوں گے۔ و۵۶ اللّٰہ تعالیٰ نے

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا

فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ف۵۷ بولے

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾

پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے ف۵۸

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ

فرمایا اے آدم بتا دے انہیں سب اشیاء کے نام جب آدم نے انہیں سب کے نام بتا دیئے ف۵۹ فرمایا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا

میں نہ کہتا تھا کہ میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ

تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ف۶۰ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا

تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا ف۶۱ اور ہم نے فرمایا

حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اَشیاء و جملہ مُسَمَّیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اَسماء وصفات واَفعال وخواص واُصولِ عُلوم وصناعات سب کا علم بطریق اِلہام عطا فرمایا۔ ف۵۷ یعنی اگر تم اپنے اس خیال میں سچے ہو کہ میں کوئی مخلوق تم سے زیادہ عالم پیدا نہ کروں گا اور خلافت کے تم ہی مستحق ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ کیونکہ خلیفہ کا کام تَصَرُّف وتدبیر اور عدل وانصاف ہے اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خلیفہ کو ان تمام چیزوں کا علم ہو جن پر اس کو مُتَصَرِّف فرمایا گیا اور جن کا اس کو فیصلہ کرنا ہے۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ملائکہ پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے ثابت ہوا کہ علمِ اَسماء خَلوَتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ سے افضل ہیں۔ ف۵۸ اس میں ملائکہ کی طرف سے اپنے عجز وقصور کا اِعتراف اور اس امر کا اظہار ہے کہ ان کا سوال اِستِفساراً تھا نہ کہ اعتراضاً۔ اور اب انہیں انسان کی فضیلت اور اس کی پیدائش کی حکمت معلوم ہو گئی جس کو وہ پہلے نہ جانتے تھے۔ ف۵۹ یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے ہر چیز کا نام اور اس کی پیدائش کی حکمت بتا دی۔ ف۶۰ ملائکہ نے جو بات ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ انسان فساد انگیزی وخون ریزی کرے گا اور جو بات چھپائی تھی وہ یہ تھی کہ مستحقِ خلافت وہ خود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے افضل واَعلَم کوئی مخلوق پیدا نہ فرمائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو مُعلِّم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلّم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لُغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ مسئلہ: یہ بھی ثابت ہوا کہ ملائکہ کے عُلوم وکمالات میں زیادتی ہوتی ہے۔ ف۶۱ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مَوجودات کا نمونہ اور عالَمِ رُوحانی وجسمانی کا مجموعہ بنایا اور ملائکہ کے لیے حصولِ کمالات کا وسیلہ کیا تو انہیں حکم فرمایا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں کیونکہ اس میں شکر گزاری اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے اِعتراف اور اپنے مَقُولہ کی معذرت کی شان پائی جاتی ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تھا، ان کی سَنَد یہ آیت ہے: "فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ط" (بیضاوی)۔ سجدہ کا حکم تمام ملائکہ کو دیا گیا تھا یہی اَصَح ہے۔ (خازن) مسئلہ: سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک سجدۂ عبادت جو بقصدِ پرستش کیا جاتا ہے، دوسرا سجدۂ تَحِیَّت جس سے مَسجُود کی تعظیم منظور ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔ مسئلہ: سجدۂ عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے کسی اور کے لیے نہیں ہو سکتا، نہ کسی شریعت میں کبھی جائز ہوا۔ یہاں جو مفسرین سجدۂ عبادت مراد لیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ سجدہ خاص اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم علیہ السلام قبلہ بنائے گئے تھے تو وہ

يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۖ

اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا

مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا ف٦٢ کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے ف٦٣ تو شیطان نے

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

جنّت سے اُنہیں لغزش دی اور جہاں رہتے تھے وہاں سے انہیں الگ کر دیا ف٦٤ اور ہم نے فرمایا نیچے اُترو ف٦٥ آپس میں ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقّٰٓى

تمہارا دوسرے کا دشمن اور تمہیں ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے ف٦٦ پھر سیکھ لیے

اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا

آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ف٦٧ بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہم نے فرمایا

مَسجُود اِلَیہ تھے نہ کہ مَسجُود لَہٗ مگر یہ قول ضعیف ہے کیونکہ اس سجدہ سے حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل وشرف ظاہر فرمانا مقصود تھا اور مَسجُود اِلَیہ کا ساجد سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں۔ جیسا کہ کعبہ مُعَظَّمَہ حضور سیّد انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا قبلہ ومَسجُود اِلَیہ ہے باوجودیکہ حضور اس سے افضل ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ عبادت نہ تھا سجدۂ تَحِیَّت تھا اور خاص حضرت آدم علیہ السلام کے لئے تھا، زمین پر پیشانی رکھ کر تھا نہ کہ صرف جھکنا، یہی قول صحیح ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ (مدارک) مسئلہ: سجدۂ تَحِیّت پہلی شریعتوں میں جائز تھا، ہماری شریعت میں مَنسُوخ کیا گیا اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ جب حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اَقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالٰی کے سوا کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک) ملائکہ میں سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت جبریل ہیں پھر میکائیل پھر اِسرافیل پھر عزرائیل پھر اور ملائکہ مقربین، یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زَوال سے عصر تک کیا گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مُقَرَّبین سو برس اور ایک قول میں پانچ سو برس سجدہ میں رہے، شیطان نے سجدہ نہ کیا اور براہِ تکبر یہ اِعتقاد کرتا رہا کہ وہ حضرت آدم سے افضل ہے، اس کے لئے سجدہ کا حکم مَعَاذَ اللّٰہ تعالٰی خلافِ حکمت ہے، اس اعتقادِ باطل سے وہ کافر ہوگیا۔ مسئلہ: آیت میں دلالت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام فرشتوں سے افضل ہیں کہ ان سے انہیں سجدہ کرایا گیا۔ مسئلہ: تکبر نہایت قبیح ہے اس سے کبھی مُتَکَبِّر کی نَوبت کفر تک پہنچتی ہے۔ (بیضاوی وجمل) ف٦٢ اس سے گندم یا انگور وغیرہ مراد ہے۔ (جلالین) ف٦٣ ظلم کے معنی ہیں: کسی شے کو بے محل وَضع کرنا، یہ ممنوع ہے اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا، یہاں ظلم خلافِ اَولٰی کے معنی میں ہے۔ مسئلہ: انبیاء علیھم السلام کو ظالم کہنا اِہانت وکفر ہے جو کہے وہ کافر ہوجائے گا، اللّٰہ تعالٰی مالک ومولٰی ہے جو چاہے فرمائے اس میں ان کی عزت ہے، دوسرے کی کیا مَجال کہ خلافِ ادب کلمہ زبان پر لائے اور خطابِ حضرتِ حق کو اپنی جرأت کے لئے سَند بنائے، ہمیں تعظیم وتَوقیر اور ادب وطاعت کا حکم فرمایا ہم پر یہی لازم ہے۔ ف٦٤ شیطان نے کسی طرح حضرت آدم وحوا (علیھما السلام) کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں شجرِ خُلد بتادوں! حضرت آدم علیہ السلام نے انکار فرمایا، اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیرخواہ ہوں، انہیں خیال ہوا کہ اللّٰہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے؟ بایں خیال حضرت حوّا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت آدم کو دیا انہوں نے بھی تناوُل کیا، حضرت آدم کو خیال ہوا کہ لَاتَقْرَبَا کی نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں کیونکہ اگر وہ تحریمی سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں، یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اِجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اِجتہادی مَعصِیَت نہیں ہوتی۔ ف٦٥ حضرت آدم وحوا اور ان کی ذُرِّیَّت کو جو اُن کے صُلب میں تھی جنت سے زمین پر جانے کا حکم ہوا، حضرت آدم علیہ السلام زمینِ ہند میں ''سراندیپ'' کے پہاڑوں پر اور حضرت حوا ''جدے'' میں اتارے گئے۔ (خازن) حضرت آدم علیہ السلام کی برکت سے زمین کے اَشجار میں پاکیزہ خوشبو پیدا ہوئی۔ (روح البیان) ف٦٦ اس سے اِختتامِ عمر یعنی موت کا وقت مراد ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے لئے بشارت ہے کہ وہ دنیا میں صرف اتنی مدت کے لئے ہیں اس کے بعد پھر انہیں جنت کی طرف رُجوع فرمانا ہے اور آپ کی اولاد کے لئے مَعاد پر دلالت ہے کہ دنیا کی زندگی مُعَیَّن وقت تک ہے عمر تمام ہونے کے بعد انہیں آخرت کی طرف رُجوع کرنا ہے۔ ف٦٧ آدم علیہ السلام

اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا

تم سب جنّت سے اُتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا اسے

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۳۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ

نہ کوئی اندیشہ نہ کچھ غم ف۶۸ اور وہ جو کفر کریں اور میری آیتیں جھٹلائیں گے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۳۹ ع يٰبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا ع ۴

وہ دوزخ والے ہیں ان کو ہمیشہ اس میں رہنا اے یعقوب کی اولاد ف۶۹ یاد کرو

نِعْمَتِىَ الَّتِىْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا ف۷۰ اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ف۷۱ اور خاص میرا

نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اگر چہ حضرت داود علیہ السلام ''کَثِیْرُ الْبُکَاء'' (یعنی بہت زیادہ رونے والے) تھے، آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داود علیہ السلام اور تمام اہلِ زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے۔ (خازن) طبرانی وحاکم وابونعیم وبیہقی نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرفوعاً روایت کی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عِتاب ہوا تو آپ فکرِ توبہ میں حیران تھے، اس پریشانی کے عالَم میں یاد آیا کہ وقتِ پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّـا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' میں سمجھا تھا کہ بارگاہِ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو مُیَسَّر نہیں جو حضرت محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو حاصل ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے ان کا نام اپنے نامِ اَقدس کے ساتھ عرش پر مَکتُوب فرمایا، لہٰذا آپ نے اپنی دعا میں ''رَبَّنَا ظَلَمْنَا۔۔۔الآیہ'' کے ساتھ یہ عرض کیا: ''اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔'' ابنِ مُنذِر کی روایت میں یہ کلمے ہیں: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِهٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ'' یعنی یارب! میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے جاہ و مَرتَبَت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ یہ دعا کرنی تھی کہ حق تعالٰی نے ان کی مغفرت فرمائی۔ مسئلہ: اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولانِ بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحقِ فلاں اور بجاہِ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ مسئلہ: اللّٰہ تعالٰی پر کسی کا حق واجب نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے مقبولوں کو اپنے فضل وکرم سے حق دیتا ہے اسی تَفَضُّلی حق کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے، صحیح اَحادیث سے یہ حق ثابت ہے جیسے وارد ہوا: ''مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ'' (جو ایمان لایا اللّٰہ پر اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اللّٰہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے)۔ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ دسویں محرم کو قبول ہوئی۔ جنت سے اِخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ عربی زبان بھی آپ سے سَلب کر لی گئی تھی بجائے اس کے زبان مبارک پر سُریانی جاری کر دی گئی تھی قبولِ توبہ کے بعد پھر زبانِ عربی عطا ہوئی۔ (فتح العزیز) مسئلہ: توبہ کی اصل ''رُجُوْع اِلَی اللّٰه'' ہے، اس کے تین رکن ہیں: ایک اعترافِ جرم، دوسرے ندامت، تیسرے عزمِ ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہو تو اس کی تلافی بھی لازم ہے مثلاً تارکِ صلوٰۃ کی توبہ کے لئے پچھلی نمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ توبہ کے بعد حضرت جبرئیل نے زمین کے تمام جانوروں میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا اعلان کیا اور سب پر ان کی فرماں برداری لازم ہونے کا حکم سنایا، سب نے قبولِ طاعت کا اظہار کیا۔ (فتح العزیز) ف۶۸ یہ مؤمنینِ صالحین کے لیے بشارت ہے کہ نہ انہیں فَزعِ اکبر (سب سے بڑی گھبراہٹ) کے وقت خوف ہو نہ آخرت میں غم، وہ بے غم جنّت میں داخل ہوں گے۔ ف۶۹ اسرائیل بمعنی عَبْدُ اللّٰه عبری زبان کا لفظ ہے، یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (مدارک) کلبی مُفسِّر نے کہا: اللّٰہ تعالٰی نے ''یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا'' (اے لوگو! اپنے رب کو پوجو) فرما کر پہلے تمام انسانوں کو عموماً دعوت دی، پھر ''اِذْ قَالَ رَبُّکَ'' فرما کر ان کے مَبْدَء (پیدائش) کا ذکر کیا، اس کے بعد خُصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل کو دعوت دی، یہ لوگ یہودی ہیں اور یہاں سے ''سَيَقُوْلُ'' تک ان سے کلام جاری ہے۔ کبھی بُملاطَفَت (عنایت ومہربانی کرتے ہوئے) انعام یاد دلا کر دعوت دی جاتی ہے کبھی خوف دلایا جاتا ہے، کبھی حجت قائم کی جاتی ہے کبھی ان کی بدعملی پر تَوبیخ ہوتی ہے، کبھی گذشتہ عُقوبات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ف۷۰ یہ احسان کہ تمہارے آباء کو فرعون سے نجات دلائی، دریا کو پھاڑا، اَبر کو سائبان بنایا، ان کے علاوہ اور احسانات جو آگے آتے ہیں ان سب کو یاد کرو، اور یاد کرنا یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی اطاعت وبندگی کر کے شکر بجا لاؤ کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا ہی اس کا بھلانا ہے۔ ف۷۱ یعنی تم ایمان و

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا

اور سب سے ہی ڈر رکھو ف۷۲ اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اُتارا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے ساتھ ہے

اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

پہلے اس کے منکر نہ بنو ف۷۳ اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو ف۷۴ اور مجھی سے ڈرو

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ف۷۵ کیا لوگوں کو

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا

بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى

عقل نہیں ف۷۶ اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر

الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ

جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ف۷۷ جنہیں یقین ہے کہ انھیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی

طاعت بجالا کر میرا عہد پورا کرو، میں جزاء وثواب دے کر تمہارا عہد پورا کروں گا، اس عہد کا بیان آیہ ''وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ''میں ہے۔ ف۷۲ مسئلہ: اس آیت میں شکرِ نعمت ووَفاءِ عہد کے واجب ہونے کا بیان ہے اور یہ بھی کہ مومن کو چاہئے کہ اللّٰہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ ف۷۳ یعنی قرآن پاک اور توریت وانجیل پر جو تمہارے ساتھ ہیں ایمان لاؤ اور اہلِ کتاب میں پہلے کافر نہ بنو کہ جو تمہارے اِتباع میں کفر اختیار کرے اس کا وبال بھی تم پر ہو۔ ف۷۴ ان آیات سے توریت وانجیل کی وہ آیات مراد ہیں جن میں حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نعت وصِفت ہے، مقصد یہ ہے کہ حضور کی نعت دولتِ دنیا کے لیے مت چھپاؤ کہ متاعِ دنیا ثمنِ قلیل اور نعمتِ آخرت کے مُقابل بے حقیقت ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے رؤساء وعلماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقد مالوں میں اپنے حق مُعیَّن کر لیے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نعت وصفت ہے اگر اس کو ظاہر کریں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پرسش نہ رہے گی، یہ تمام مَنافع جاتے رہیں گے، اس لیے انہوں نے اپنی کتابوں میں تغیِیر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا، جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں حضور کے کیا اَوصاف مذکور ہیں؟ تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وغیرہ) ف۷۵ اس آیت میں نماز وزکوٰۃ کی فرضِیَت کا بیان ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ نمازوں کو ان کے حقوق کی رعایت اور اَرکان کی حفاظت کے ساتھ ادا کرو۔ مسئلہ: جماعت کی تَرغیب بھی ہے، حدیث شریف میں ہے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ف۷۶ شانِ نزول: علماءِ یہود سے ان کے مسلمان رشتہ داروں نے دینِ اسلام کی نسبت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم اس دین پر قائم رہو حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین حق اور کلام سچا ہے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ آیت ان یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مشرکینِ عرب کو حضور کے مَبعُوث ہونے کی خبر دی تھی اور حضور کی اِتباع کرنے کی ہدایت کی تھی پھر جب حضور مبعوث ہوئے تو یہ ہدایت کرنے والے حسد سے خود کافر ہوگئے اور اس پر انہیں توبیخ کی گئی۔ (خازن ومدارک) ف۷۷ یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد

رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ ع

طرف پھرنا ف۷۸ اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

وَاَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ

اور یہ کہ اس سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی ف۷۹ اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ

نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡہَا عَدۡلٌ وَّلَا ہُمۡ

نہ ہو سکے گی ف۸۰ اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی

یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ

مدد ہو ف۸۱ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی ف۸۲ کہ تم پر بُرا عذاب کرتے تھے ف۸۳

یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ف۸۴ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

چاہو۔ سبحان اللّٰہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے! صبر مصیبتوں کا اَخلاقی مقابلہ ہے انسان عدل وعزم، حق پرستی پر بغیر اس کے قائم نہیں رہ سکتا۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) شدت و مصیبت پر نفس کو روکنا۔ (۲) طاعت وعبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا۔ (۳) مَعصِیَت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا۔ بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے، وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے۔ اس آیت میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ اِستعانت کی تعلیم بھی فرمائی کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے، حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم اَہم اُمور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہوجاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اوروں پر نماز گراں ہے۔ ف۷۸ اس میں بشارت ہے کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی کی نعمت ملے گی۔ ف۷۹ ''اَلۡعٰلَمِیۡنَ'' کا اِستِغراق حقیقی نہیں مراد یہ ہے کہ میں نے تمہارے آباء کو ان کے زمانہ والوں پر فضیلت دی یا فضلِ جُزئی مراد ہے جو اور کسی امت کی فضیلت کا نافی نہیں ہوسکتا، اسی لیے امتِ محمدیہ کے حق میں ارشاد ہوا: ''کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ'' (روح البیان جمل وغیرہ) ف۸۰ وہ روزِ قیامت ہے۔ آیت میں نَفس دو مرتبہ آیا ہے پہلے سے نفسِ مومن دوسرے سے نفسِ کافر مراد ہے۔ (مدارک) ف۸۱ یہاں سے رکوع کے آخر تک دس نعمتوں کا بیان ہے جو اُن بنی اسرائیل کے آباء کو ملیں۔ ف۸۲ قومِ قِبط وعَمالیق سے جو مصر کا بادشاہ ہوا اس کو فرعون کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مُصعَب بن رَیّان ہے، یہاں اسی کا ذکر ہے، اس کی عمر چار سو برس سے زیادہ ہوئی، آلِ فرعون سے اس کے مُتَّبِعین مراد ہیں۔ (جمل وغیرہ) ف۸۳ عذاب سب برے ہوتے ہیں ''سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ'' وہ کہلائے گا جو اور عذابوں سے شدید ہو اس لیے حضرت مُتَرجِم قدس سرہٗ نے ''برا عذاب'' ترجمہ کیا۔ (کمافی الجلالین وغیرہ) فرعون نے بنی اسرائیل پر نہایت بے دردی سے محنت ومشقت کے دشوار کام لازم کیے تھے، پتھروں کی چٹانیں کاٹ کر ڈھوتے ڈھوتے ان کی کمریں گردنیں زخمی ہوگئیں تھیں، غریبوں پر ٹیکس مقرر کیے تھے جو غروبِ آفتاب سے قبل بَجَبر (زبردستی) وصول کیے جاتے تھے، جو نادار کسی دن ٹیکس ادا نہ کرسکا اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جاتے تھے اور مہینہ بھر تک اسی مصیبت میں رکھا جاتا تھا اور طرح طرح کی بے رَحمانہ سختیاں تھیں۔ (خازن وغیرہ) ف۸۴ فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المَقدِس کی طرف سے آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام قِبطیوں کو جلا ڈالا بنی اسرائیل کو کچھ ضرر نہ پہنچایا اس سے اس کو بہت وحشت ہوئی، کاہنوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوالِ سلطنت کا باعث ہوگا، یہ سن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو قتل کردیا جائے، دائیاں تفتیش کے لیے مقرر ہوئیں، بارہ ہزار وبرِ وایتے (اور ایک روایت کے مطابق) ستّر ہزار لڑکے قتل کر ڈالے گئے اور نوے ہزار حمل گرا دیئے گئے، اور مَشِیَّتِ الٰہی سے اس قوم کے بوڑھے جلد جلد مرنے لگے، قومِ قِبط کے رؤساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے، اس پر ان کے بچے بھی قتل کیے جاتے ہیں تو ہمیں خدمت گار کہاں سے مُیَسَّر آئیں گے؟ فرعون نے حکم دیا کہ ایک سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال چھوڑے جائیں تو جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں حضرت ہارون پیدا ہوئے اور قتل کے سال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ
بڑی بلا تھی یا بڑا انعام ف۸۵ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا پھاڑ دیا تو تمہیں بچا لیا اور فرعون

فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ
والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا ف۸۶ اور جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا وعدہ فرمایا پھر

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ
اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم ظالم تھے ف۸۷ پھر اس کے بعد ہم نے

بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ
تمھیں معافی دی ف۸۸ کہ کہیں تم احسان مانو ف۸۹ اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں تمیز کر دینا

ولادت ہوئی۔ **ف۸۵** ''بَلا'' امتحان و آزمائش کو کہتے ہیں، آزمائش نعمت سے بھی ہوتی ہے اور شدت و محنت سے بھی، نعمت سے بندہ کی شکر گزاری اور محنت سے اس کے صبر کا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ''ذٰلِکُمْ'' کا اشارہ فرعون کے مَظالم کی طرف ہو تو ''بَلا'' سے محنت و مصیبت مراد ہوگی اور اگر ان مَظالم سے نجات دینے کی طرف ہو تو نعمت۔ **ف۸۶** یہ دوسری نعمت کا بیان ہے جو بنی اسرائیل پر فرمائی کہ انہیں فرعونیوں کے ظلم و ستم سے نجات دی اور فرعون کو مَع اس کی قوم کے ان کے سامنے غرق کیا، یہاں ''آلِ فرعون'' سے فرعون مَع اپنی قوم کے مراد ہے جیسے کہ ''کَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ'' میں حضرت آدم و اولادِ آدم دونوں داخل ہیں۔ (جمل) مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکمِ الٰہی شب میں بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر روانہ ہوئے، صبح کو فرعون ان کی جستجو میں لشکرِ گراں لے کر چلا اور انہیں دریا کے کنارے جا پایا، بنی اسرائیل نے لشکرِ فرعون دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی، آپ نے بحکمِ الٰہی دریا میں اپنا عصا مارا، اس کی برکت سے عین دریا میں بارہ خشک رستے پیدا ہوگئے، پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا، ان آبی دیواروں میں جالی کی مثل روشندان بن گئے، بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان رستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔ فرعون دریائی رستے دیکھ کر ان میں چل پڑا جب اس کا تمام لشکر دریا کے اندر آگیا تو دریا حالتِ اصلی پر آیا اور تمام فرعونی اس میں غرق ہوگئے۔ دریا کا عَرض چار فرسنگ (بارہ میل سے زائد فاصلہ) تھا یہ واقعہ بحرِ قُلزُم کا ہے جو بحرِ فارس کے کنارہ پر ہے، یا بحر ماورائے مصر کا جس کو اِساف کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل لبِ دریا فرعونیوں کے غرق کا منظر دیکھ رہے تھے۔ یہ غرق محرم کی دسویں تاریخ ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکر کا روزہ رکھا، سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے زمانہ تک بھی یہود اس دن کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے بھی اس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حق دار ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ عاشورہ کا روزہ سنت ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء پر جو انعامِ الٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا مَسنُون ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے اُمور میں دن کا تعیُّن سنتِ رسول اللّٰہ ہے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ **مسئلہ:** یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کی یادگار اگر کفّار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا۔ **ف۸۷** فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللّٰہ تعالٰی نے عطائے توریت کا وعدہ فرمایا اور اس کے لیے مِیقات مُعیَّن کیا جس کی مدت مع اضافہ ایک ماہ دس روز تھی مہینہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے، حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین بنا کر توریت حاصل کرنے کے لیے کوہِ طور پر تشریف لے گئے چالیس شب وہاں ٹھہرے اس عرصہ میں کسی سے بات نہ کی، اللّٰہ تعالٰی نے زبرجدی اَلواح میں توریت آپ پر نازل فرمائی۔ یہاں سامری نے سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع بچھڑا بنا کر قوم سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے؟ وہ لوگ ایک ماہ حضرت کا انتظار کر کے سامری کے بہکانے سے بچھڑا پوجنے لگے سوائے حضرت ہارون علیہ السلام اور آپ کے بارہ ہزار ہمراہیوں کے، تمام بنی اسرائیل نے گوسالہ (بچھڑے) کو پوجا۔ (خازن) **ف۸۸** ''عَفْو'' کی کیفیت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی ہے وہ پرستش کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم بَرضا و تسلیم سکون کے ساتھ قتل ہوجائیں، وہ اس پر راضی ہوگئے، صبح سے شام تک ستر ہزار قتل ہوگئے، تب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام بتضرُّع و زاری (روتے گڑگڑاتے) بارگاہِ حق کی طرف ملتجی ہوئے، وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے شہید ہوئے، باقی مغفور فرمائے گئے، ان میں کے قاتل و مقتول سب جنّتی ہیں۔ **مسئلہ:** شرک سے مسلمان مُرتَد

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ

کہ کہیں تم راہ پر آؤ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم نے بچھڑا بنا

اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ

کر اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع لاؤ تو آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو ف۹۰

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىٕكُمْؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِیْمُ ﴿٥٤﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً

مہربان و۹۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے جب تک علانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

تو تمہیں کڑک نے آ لیا اور تم دیکھ رہے تھے پھر مرے پیچھے ہم نے تمہیں

مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ

زندہ کیا کہ کہیں تم احسان مانو اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا و۹۲ اور تم پر

ہو جاتا ہے۔ مسئلہ: مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت قتل وخونریزی سے سخت تر جرم ہے۔ فائدہ: گو سالہ بنا کر پوجنے میں بنی اسرائیل کے کئی جُرم تھے ایک تصویر سازی جو حرام ہے، دوسرے حضرت ہارون علیہ السلام کی نافرمانی، تیسرے گوسالہ پوج کر مشرک ہو جانا، یہ ظلم آلِ فرعون کے مَظالم سے بھی زیادہ شدید ہیں کیونکہ یہ اَفعال ان سے بعدِ ایمان سرزد ہوئے اس لیے مستحق تو اس کے تھے کہ عذابِ الٰہی انہیں مہلت نہ دے اور فی الفَور ہلاکت سے کفر پر ان کا خاتمہ ہو جائے لیکن حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی بَدَولت انہیں توبہ کا موقع دیا گیا، یہ اللّٰہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ و۸۹ اس میں اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی اِستِعداد فرعونیوں کی طرح باطل نہ ہوئی تھی اور ان کی نسل سے صالحین پیدا ہونے والے تھے چنانچہ ان میں ہزارہا نبی وصالح پیدا ہوئے۔ ف۹۰ یہ قتل ان کے لیے کفارہ تھا۔ و۹۱ جب بنی اسرائیل نے توبہ کی اور کفارہ میں اپنی جانیں دے دیں تو اللّٰہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں گوسالہ پرستی کی عذرخواہی کے لیے حاضر لائیں، حضرت ان میں سے ستر آدمی منتخب کر کے طُور پر لے گئے وہاں وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم آپ کا یقین نہ کریں گے جب تک خدا کو علانیہ نہ دیکھ لیں، اس پر آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس کی ہیبت سے وہ مر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بَتَضَرُّع (عاجزی کے ساتھ) عرض کی کہ میں بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں یکے بعد دیگرے زندہ فرما دیا۔ مسئلہ: اس سے شانِ انبیاء معلوم ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ''لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ'' (ہم ہرگز تمہارا یقین نہ لائیں گے) کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے عہد والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ انبیاء کی جناب میں ترکِ ادب غضبِ الٰہی کا باعث ہوتا ہے اس سے ڈرتے رہیں۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے مقبولانِ بارگاہ کی دعا سے مردے زندہ فرماتا ہے۔ و۹۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام فارغ ہو کر لشکرِ بنی اسرائیل میں پہنچے اور آپ نے انہیں حکمِ الٰہی سنایا کہ ملکِ شام حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا مَدفَن ہے، اسی میں بیت المَقدِس ہے، اس کو عمالقہ سے آزاد کرانے کے لیے جہاد کرو اور مصر چھوڑ کر وہیں وطن بناؤ، مصر کا چھوڑنا بنی اسرائیل پر نہایت شاق تھا اول تو انہوں نے اسی میں پس و پیش کیا اور جب بَجَبر و اِکراہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کی رکابِ سعادت میں روانہ ہوئے تو راہ میں جو کوئی سختی و دشواری پیش آتی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایتیں کرتے، جب اس صحرا میں پہنچے جہاں نہ سبزہ تھا نہ سایہ نہ غلہ ہمراہ تھا وہاں دھوپ کی گرمی اور بھوک کی شکایت کی، اللّٰہ تعالیٰ نے بدُعائے حضرت موسیٰ علیہ السلام اَبرِ سفید کو ان کا سائبان بنایا جو رات دن ان کے ساتھ چلتا، شب کو ان کے لئے نوری ستون اترتا جس کی روشنی

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؕ کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ

من اور سلویٰ اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں ۹۳ اور انھوں نے کچھ ہمارا نہ بگاڑا ہاں

کَانُوْۤا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا ھٰذِہِ الْقَرْیَۃَ فَکُلُوْا

اپنی ہی جانوں کا بگاڑ کرتے تھے اور جب ہم نے فرمایا اس بستی میں جاؤ ۹۴ پھر اس میں

مِنْھَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّۃٌ

جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو ۹۵ اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں

نَّغْفِرْ لَکُمْ خَطٰیٰکُمْ ؕ وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں ۹۶ تو ظالموں نے اور بات بدل دی

قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا ۹۷ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب

السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ فَقُلْنَا

اتارا ۹۸ بدلہ ان کی بے حکمی کا اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا

میں کام کرتے، ان کے کپڑے میلے اور پرانے نہ ہوتے، ناخن اور بال نہ بڑھتے، اس سفر میں جولڑکا پیدا ہوتا اس کا لباس اس کے ساتھ پیدا ہوتا جتنا وہ بڑھتا لباس بھی بڑھتا۔ ۹۳ ''مَنّ'' تُرنجبین کی طرح ایک شیریں چیز تھی روزانہ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کی قدر آسمان سے نازل ہوتی، لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے۔ ''سَلْوٰی'' ایک چھوٹا پرند ہوتا ہے اس کو ''ہوا'' لاتی، یہ شکار کر کے کھاتے دونوں چیزیں شَنبہ کو تو مُطلَق نہ آتیں، باقی ہر روز پہنچتیں جمعہ کو اور دنوں سے دونی آتیں۔ حکم یہ تھا کہ جمعہ کو شنبہ کے لئے بھی حسبِ ضرورت جمع کر لو مگر ایک دن سے زیادہ کا جمع نہ کرو، بنی اسرائیل نے ان نعمتوں کی ناشکری کی، ذخیرے جمع کئے، وہ سڑ گئے اور ان کی آمد بند کر دی گئی، یہ انہوں نے اپنا ہی نقصان کیا کہ دنیا میں نعمت سے محروم اور آخرت میں سزاوار عذاب کے ہوئے۔ ۹۴ اس بستی سے بیت المَقدِس مراد ہے یا اَرِیحَا جو بیت المَقدِس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے اور اس کو خالی کر گئے، وہاں غلے میوے بکثرت تھے۔ ۹۵ یہ دروازہ ان کے لئے بمَنزِلَہ کعبہ کے تھا کہ اس میں داخل ہونا اور اس کی طرف سجدہ کرنا سبب کفّارۂ ذُنوب قرار دیا گیا۔ ۹۶ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ زبان سے اِستغفار کرنا اور بدنی عبادت سجدہ وغیرہ بجالانا توبہ کا مُتَمِّم (کامل و پورا کرنے والا) ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مشہور گناہ کی توبہ بِاعلان ہونی چاہئے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقاماتِ مُتَبَرَّکہ جو رحمتِ الٰہی کے مَورِد ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثَمراتِ نیک اور سُرعتِ قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (فتح العزیز) اسی لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء و اولیاء کے مَوالِد (پیدائش گاہ) و مزارات پر حاضر ہو کر اِستغفار و طاعت بجالاتے ہیں۔ عرس و زیارت میں بھی یہ فائدہ مُتَصَوَّر ہے۔ ۹۷ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے ''حِطَّۃٌ'' کلمۂ توبہ واستغفار کہتے جائیں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی، داخل تو ہوئے سرینوں کے بل گھسٹتے اور بجائے کلمۂ توبہ کے تمسخر سے ''حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ'' کہا جس کے معنی ہیں بال میں دانہ۔ ۹۸ یہ عذاب طاعون تھا جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار ہلاک ہو گئے۔ مسئلہ: صحاح کی حدیث میں ہے کہ طاعون پچھلی امتوں کے عذاب کا بقیہ ہے جب تمہارے شہر میں واقع ہو وہاں سے نہ بھاگو، دوسرے شہر میں ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ مسئلہ: صحیح حدیث میں ہے کہ جو لوگ مقامِ وباء میں رضائے الٰہی پر صابر رہیں اگر وہ وباء سے محفوظ رہیں جب بھی انہیں شہادت کا ثواب ملے گا۔

اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ

اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے ف۹۹ ہر

عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا

گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا ف۱۰۰ اور

تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی

زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو ف۱۰۱ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ف۱۰۲ ہم سے تو ایک کھانے پر ف۱۰۳

طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ

ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے

بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ

کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا کیا ادنیٰ چیز

الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا

کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو ف۱۰۴ اچھا مصر ف۱۰۵ یا کسی شہر میں اترو وہاں تمہیں ملے گا

سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

جو تم نے مانگا ف۱۰۶ اور ان پر مقرر کر دی گئی خواری اور ناداری ف۱۰۷ اور خدا کے غضب میں

ف۹۹ جب بنی اسرائیل نے سفر میں پانی نہ پایا شدتِ پیاس کی شکایت کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو آپ کے پاس ایک مُرَبَّع پتھر تھا جب پانی کی ضرورت ہوتی آپ اس پر عصا مارتے اس سے بارہ چشمے جاری ہو جاتے اور سب سیراب ہوتے۔ یہ بڑا معجزہ ہے لیکن سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے انگشت مبارک سے چشمے جاری فرما کر جماعتِ کثیرہ کو سیراب فرمانا اس سے بہت اَعظم واَعلیٰ ہے کیونکہ عُضوِ انسانی سے چشمے جاری ہونا پتھر کی نسبت زیادہ اَعْجَب (تعجب خیز) ہے۔ (خازن ومدارک) ف۱۰۰ یعنی آسمانی طعام ''مَنّ و سَلویٰ'' کھاؤ اور اس پتھر کے چشموں کا پانی پیو جو تمہیں فضلِ الٰہی سے بے محنت مُیَسَّر ہے۔ ف۱۰۱ نعمتوں کے ذکر کے بعد بنی اسرائیل کی نالیاقتی (نااہلی)، دوں ہمتی (بزدلی) اور نافرمانی کے چند واقعات بیان فرمائے جاتے ہیں۔ ف۱۰۲ بنی اسرائیل کی یہ ادا بھی نہایت بے ادبانہ تھی کہ پیغمبرِ اُولُو العزم کو نام لے کر پکارا، یانبی اللّٰہ، یارسول اللّٰہ! یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا۔ (فتح العزیز) جب انبیاء کا خالی نام لینا بے ادبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا! غرض انبیاء کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔ ف۱۰۳ ''ایک کھانے'' سے ایک قسم کا کھانا مراد ہے۔ ف۱۰۴ جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی ارشاد ہوا ''اِهْبِطُوْا''۔ ف۱۰۵ ''مصر'' عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو، اور خاص شہر یعنی مصرِ موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہو سکتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہرِ مصر مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لیے یہ لفظ غیر مُنصَرِف ہو کر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: ''اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ'' اور ''اُدْخُلُوْا مِصْرَ'' مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اَوسط کی وجہ سے لفظِ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے۔ علاوہ بریں حُسن وغیرہ کی قرأت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحفِ حضرت عثمان اور مصحفِ اُبَیّ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم میں بھی ایسا ہی ہے اسی لیے حضرت مُترجِم قدس سرہٗ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اخذ فرمایا ہے اور شہرِ معیّن کے اِحتمال کو مقدم کیا۔ ف۱۰۶ یعنی ساگ، ککڑی وغیرہ کو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

لوٹے ف۱۰۸ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء کو ناحق شہید

بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ع ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ٧ ٢ ٧

کرتے ف۱۰۹ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا بے شک ایمان والے

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

نیز یہودیوں اور نصرانیوں اور ستارہ پرستوں میں سے وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا

کچھ غم ف۱۱۰ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا ف۱۱۱ اور تم پر طُور کو اونچا کیا ف۱۱۲ لو جو کچھ

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

ہم تم کو دیتے ہیں زور سے ف۱۱۳ اور اس کے مضمون یاد کرو اس امید پر کہ تمہیں پرہیزگاری ملے پھر اس کے

تھی لیکن ''مَن و سلویٰ'' جیسی نعمتِ بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے، ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا، اور حضرت موسیٰ و ہارون وغیرہ جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی لئیمی (کمینگی) وکم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا، اور تسلُّطِ جالوت وحادثۂ بُختِ نَصَّر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل وخوار ہو گئے، اس کا بیان ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ'' میں ہے۔ ف۱۰۷ یہود کی ذلت تو یہ کہ دنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں۔ ف۱۰۸ انبیاء وصُلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہوگئے، اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے اَرضی پیداوار کی خواہش کی یا اسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں صادر ہوئیں بلکہ عہدِ نبوت سے دور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی اِستعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح اَفعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے، یہ ان کی اس ذلت وخواری کا باعث ہوئے۔ ف۱۰۹ جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا ویحییٰ وشَعْیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل ایسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے۔ ف۱۱۰ شانِ نزول: ابنِ جریر وابنِ ابی حاتم نے سُدِّی سے روایت کی کہ یہ آیت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی۔ (لباب النقول) ف۱۱۱ کہ تم توریت مانو گے اور اس پر عمل کرو گے۔ پھر تم نے اس کے احکام کو شاق وگراں جان کر قبول سے انکار کر دیا باوجودیکہ تم نے خود بَالْحاح (گڑگڑا کر) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسی آسمانی کتاب کی اِستدعا کی تھی جس میں قوانینِ شریعت وآئینِ عبادت مُفَصَّل مذکور ہوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تم سے بار بار اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا، جب وہ کتاب عطا ہوئی تم نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عہد پورا نہ کیا۔ ف۱۱۲ بنی اسرائیل کی عہد شکنی کے بعد حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے سروں پر قدرِ قامت فاصلہ پر معلق کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یا تو تم عہد قبول کرو، ورنہ پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا اور تم کچل ڈالے جاؤ گے، اس میں صورۃً وفائے عہد پر اِکراہ تھا اور درحقیقت پہاڑ کا سروں پر مُعلّق کر دینا آیتِ الٰہی اور قدرتِ حق کی برہانِ قوی ہے، اس سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ بیشک یہ رسول مظہرِ قدرتِ الٰہی ہیں۔ یہ اطمینان ان کو ماننے اور عہد پورا کرنے کا اصل سبب ہے۔ ف۱۱۳ یعنی بکوششِ تمام۔

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

بعد تم پھر گئے تو اگر اللّٰہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ٹوٹے (نقصان)

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا

والوں میں ہو جاتے ف۱۱۴ اور بے شک ضرور تمہیں معلوم ہے تم میں کے وہ جنہوں نے ہفتہ میں سرکشی کی ف۱۱۵ تو ہم نے اُن

لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا

سے فرمایا کہ ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے تو ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اس کے آگے اور

خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ

پیچھے والوں کے لیے عبرت کردیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں

يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ

حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو ف۱۱۶ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں ف۱۱۷ فرمایا خدا کی

بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں ف۱۱۸ بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے گائے

ف۱۱۴ یہاں فضل ورحمت سے یا توفیقِ توبہ مراد ہے یا تاخیرِ عذاب۔ (مدارک وغیرہ) ایک قول یہ ہے کہ فضلِ الٰہی ورحمتِ حق سے حضور سرورِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی ذات پاک مراد ہے معنی یہ ہیں کہ اگر تمہیں خاتَمُ المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے وجود کی دولت نہ ملتی اور آپ کی ہدایت نصیب نہ ہوتی تو تمہارا انجام ہلاک وخُسران ہوتا۔ ف۱۱۵ شہرِ ''ایلَہ'' میں بنی اسرائیل آباد تھے انہیں حکم تھا کہ شَنبہ کا دن عبادت کے لیے خاص کردیں، اس روز شکار نہ کریں اور دنیاوی مَشاغل ترک کردیں، ان کے ایک گروہ نے یہ چال کی کہ جمعہ کو دریا کے کنارے کنارے بہت سے گڑھے کھودتے اور شنبہ کی صبح کو دریا سے ان گڑھوں تک نالیاں بناتے جن کے ذریعہ پانی کے ساتھ آکر مچھلیاں گڑھوں میں قید ہو جاتیں، یک شنبہ (اتوار) کو انہیں نکالتے اور کہتے کہ ہم مچھلی کو پانی سے شنبہ (ہفتہ) کے روز نہیں نکالتے، چالیس یا ستر سال تک یہی عمل رہا، جب حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کا عہد آیا آپ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا قید کرنا ہی شکار ہے جو شنبہ کو کرتے ہو اس سے باز آؤ ورنہ عذاب میں گرفتار کیے جاؤ گے، وہ باز نہ آئے، آپ نے دعا فرمائی اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں بندروں کی شکل میں مسخ کردیا، عقل وحواس تو ان کے باقی رہے مگر قوتِ گویائی زائل ہوگئی، بدنوں سے بدبو نکلنے لگی، اپنے اس حال پر روتے روتے تین روز میں سب ہلاک ہوگئے ان کی نسل باقی نہ رہی، یہ ستر ہزار کے قریب تھے۔ بنی اسرائیل کا دوسرا گروہ جو بارہ ہزار کے قریب تھا انہیں اس عمل سے منع کرتا رہا جب یہ نہ مانے تو انہوں نے ان کے اور اپنے محلوں کے درمیان دیوار بنا کر علیحدگی کرلی ان سب نے نجات پائی۔ بنی اسرائیل کا تیسرا گروہ ساکت (خاموش) رہا۔ اس کے حق میں حضرت ابنِ عباس کے سامنے عِکرِمہ نے کہا کہ وہ مَغفور ہیں کیونکہ اَمرٌ بِالمعروف فرضِ کفایہ ہے بعض کا ادا کرنا کل کا حکم رکھتا ہے، ان کے سُکوت کی وجہ یہ تھی کہ یہ ان کے پند پذیر ہونے (نصیحت قبول کرنے) سے مایوس تھے عکرمہ کی یہ تقریر حضرت ابن عباس کو بہت پسند آئی اور آپ نے سُرور سے اٹھ کر ان سے مُعانَقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (فتح العزیز) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ سرور کا معانقہ سنتِ صحابہ ہے اس کے لیے سفر سے آنا اور غَیبت کے بعد ملنا شرط نہیں۔ ف۱۱۶ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک مالدار تھا اس کے چچا زاد بھائی نے بطمعِ وراثت اس کو قتل کرکے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس کے خون کا مُدَّعی بنا، وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللّٰہ تعالیٰ حقیقتِ حال ظاہر فرمائے، اس پر حکم صادر ہوا کہ ایک گائے ذبح کرکے اس کا کوئی حصہ مقتول کے ماریں وہ زندہ ہوکر قاتل کو بتادے گا۔ ف۱۱۷ کیونکہ مقتول کا حال معلوم ہونے اور گائے کے ذبح میں کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ ف۱۱۸ ایسا جواب جو سوال سے ربط نہ رکھے جاہلوں کا کام ہے یا یہ معنی ہیں کہ مُحاکَمہ (انصاف طلبی)

هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ

کیسی ہے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے نہ بوڑھی اور نہ اوسر(بچھیا) بلکہ ان دونوں کے

ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا

بیچ میں تو کرو جس کا تمہیں حکم ہوتا ہے بولے اپنے رب سے دعا کیجئے ہمیں بتا دے اس

لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

کا رنگ کیا ہے کہا وہ فرماتا ہے وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈہڈہاتی (گہری چمکدار)

النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ

دیکھنے والوں کو خوشی دیتی بولے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لیے صاف بیان کرے وہ گائے کیسی ہے بے شک گائیوں میں ہم کو

عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ

شبہ پڑ گیا اور اللّٰہ چاہے تو ہم راہ پا جائیں گے ف۱۱۹ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے ہے

لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ

جس سے خدمت نہیں لی جاتی کہ زمین جوتے اور نہ کھیتی کو پانی دے بے عیب ہے جس میں کوئی داغ نہیں

ع ۸ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَاِذْ

بولے اب آپ ٹھیک بات لائے ف۱۲۰ تو اسے ذبح کیا اور ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۲۱ اور جب

کے موقع پر اِستہزاء جاہلوں کا کام ہے انبیاء کی شان اس سے برتر ہے ۔ اَلقصہ جب ہی بنی اسرائیل نے سمجھ لیا کہ گائے کا ذبح کرنا لازم ہے تو انہوں نے آپ سے اس کے اَوصاف دریافت کیے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر بنی اسرائیل بحث نہ نکالتے تو جو گائے ذبح کر دیتے کافی ہو جاتی ۔ **ف۱۱۹** حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللّٰہ نہ کہتے تو کبھی وہ گائے نہ پاتے ۔ مسئلہ: ہر نیک کام میں ان شاء اللّٰہ کہنا مستحب و باعثِ برکت ہے ۔ **ف۱۲۰** یعنی اب تشفی ہوئی اور پوری شان و صفت معلوم ہوئی ۔ پھر انہوں نے گائے کی تلاش شروع کی ، ان اَطراف میں ایسی صرف ایک گائے تھی اس کا حال یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح شخص تھے ان کا ایک صَغیر السِّن بچہ تھا اور ان کے پاس سوائے ایک گائے کے بچے کے کچھ نہ رہا تھا ، انہوں نے اس کی گردن پر مہر لگا کر اللّٰہ کے نام پر چھوڑ دیا اور بارگاہِ حق میں عرض کیا: یارب ! میں اس بچھیا کو اس فرزند کے لیے تیرے پاس وَدِیعت (امانت) رکھتا ہوں جب یہ فرزند بڑا ہو یہ اس کے کام آئے ان کا تو انتقال ہو گیا ، بچھیا جنگل میں بحفظِ الٰہی پرورش پاتی رہی ۔ یہ لڑکا بڑا ہوا اور بِفضلہٖ صالح و متقی ہوا ، ماں کا فرماں بردار تھا ، ایک روز اس کی والدہ نے کہا: اے نورِ نظر ! تیرے باپ نے تیرے لیے فلاں جنگل میں خدا کے نام ایک بچھیا چھوڑ دی ہے ، وہ اب جوان ہو گئی اس کو جنگل سے لا اور اللّٰہ سے دعا کر کہ وہ تجھے عطا فرمائے ، لڑکے نے گائے کو جنگل میں دیکھا اور والدہ کی بتائی ہوئی علامتیں اس میں پائیں اور اس کو اللّٰہ کی قسم دے کر بلایا وہ حاضر ہوئی ، جوان اس کو والدہ کی خدمت میں لایا ، والدہ نے بازار میں لے جا کر تین دینار پر فروخت کرنے کا حکم دیا اور یہ شرط کی کہ سودا ہونے پر پھر اس کی اجازت حاصل کی جائے ، اس زمانہ میں گائے کی قیمت ان اَطراف میں تین دینار ہی تھی جوان جب اس گائے کو بازار میں لایا تو ایک فرشتہ خریدار کی صورت میں آیا اور اس نے گائے کی قیمت چھ دینار لگا دی مگر اس شرط سے کہ جوان والدہ کی اجازت کا پابند نہ ہو ، جوان نے یہ منظور نہ کیا اور والدہ سے تمام قصہ کہا ، اس کی والدہ نے چھ دینار قیمت منظور کرنے کی تو اجازت دی مگر بیع میں پھر دوبارہ اپنی مرضی دریافت کرنے کی شرط کی ۔ جوان پھر بازار میں آیا اس مرتبہ فرشتہ نے بارہ دینار قیمت لگائی اور کہا کہ والدہ کی اجازت پر مَوقوف نہ رکھو ، جوان نے

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا ۚ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾

تم نے ایک خون کیا تو ایک دوسرے پر اس کی تہمت ڈالنے لگے اور اللّٰہ کو ظاہر کرنا جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ

توہم نے فرمایا اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو ف۱۲۲ اللّٰہ یونہی مردے جلائے گا اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ

کہ کہیں تمہیں عقل ہو ف۱۲۳ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے ف۱۲۴ تو وہ

كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ

پتھروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ کرّے (سخت) اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ

الْاَنْهٰرُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ۚ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا

نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ اَفَتَطْمَعُونَ

اللّٰہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱۲۵ اور اللّٰہ تمہارے کوتکوں (بُرے کاموں) سے بے خبر نہیں تو اے مسلمانو! کیا تمہیں یہ طمع ہے

نہ مانا اور والدہ کو اطلاع دی وہ صاحبِ فراست سمجھ گئی کہ یہ خریدار نہیں کوئی فرشتہ ہے جو آزمائش کے لیے آتا ہے، بیٹے سے کہا کہ اب کی مرتبہ اس خریدار سے یہ کہنا کہ آپ ہمیں اس گائے کے فروخت کرنے کا حکم دیتے ہیں یا نہیں؟ لڑکے نے یہی کہا، فرشتہ نے جواب دیا کہ ابھی اس کو روکے رہو، جب بنی اسرائیل خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال میں سونا بھر دیا جائے، جوان گائے کو گھر لایا اور جب بنی اسرائیل جستجو کرتے ہوئے اس کے مکان پر پہنچے تو یہی قیمت طے کی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ضمانت پر وہ گائے بنی اسرائیل کے سپرد کی۔ **مسائل:** اس واقعہ سے کئی مسئلے معلوم ہوئے (۱) جو اپنے عیال کو اللّٰہ کے سپرد کرے اللّٰہ تعالیٰ اس کی ایسی عمدہ پرورش فرماتا ہے۔ (۲) جو اپنا مال اللّٰہ کے بھروسہ پر اس کی امانت میں دے اللّٰہ اس میں برکت دیتا ہے۔ (۳) والدین کی فرمانبرداری اللّٰہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (۴) غیبی فیض قربانی وخیرات کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ (۵) راہِ خدا میں نفیس مال دینا چاہیے۔ (۶) گائے کی قربانی افضل ہے۔ **ف۱۲۱** بنی اسرائیل کے مسلسل سوالات اور اپنی رسوائی کے اندیشہ اور گائے کی گرانی قیمت سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ذبح کا قصد نہیں رکھتے مگر جب ان کے سوالات شافی جوابوں سے ختم کر دیے گئے تو انہیں ذبح کرنا ہی پڑا۔ **ف۱۲۲** بنی اسرائیل نے گائے ذبح کر کے اس کے کسی عُضْو سے مردہ کو مارا وہ بحکمِ الٰہی زندہ ہوا اس کے حَلق سے خون کے فوارے جاری تھے اس نے اپنے چچازاد بھائی کا بتایا کہ اِس نے مجھے قتل کیا، اب اس کو بھی اقرار کرنا پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر قِصاص کا حکم فرمایا، اس کے بعد شَرع کا حکم ہوا کہ **مسئلہ:** قاتل مقتول کی میراث سے محروم رہے گا۔ **مسئلہ:** لیکن اگر عادل نے باغی کو قتل کیا یا کسی حملہ آور سے جان بچانے کے لیے مُدافعت کی اس میں وہ قتل ہوگیا تو مقتول کی میراث سے محروم نہ ہوگا۔ **ف۱۲۳** اور تم سمجھو کہ بیشک اللّٰہ تعالیٰ مردے زندہ کرنے پر قادر ہے اور روزِ جزا مردوں کو زندہ کرنا اور حساب لینا حق ہے۔ **ف۱۲۴** اور ایسے بڑے نشانہائے قدرت سے تم نے عبرت حاصل نہ کی۔ **ف۱۲۵** بایں ہمہ تمہارے دل اثر پذیر نہیں، پتھروں میں بھی اللّٰہ نے اِدراک وشُعور دیا ہے انہیں خوفِ الٰہی ہوتا ہے وہ تسبیح کرتے ہیں ''اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ۔'' مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بِعثَت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔'' ترمذی میں حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے: میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ اَطرافِ مکہ میں گیا جو درخت یا پہاڑ سامنے آتا تھا ''السلام علیك یارسولَ اللّٰہ'' (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم) عرض کرتا تھا۔

اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

کہ یہ یہودی تمہارا یقین لائیں گے اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللّٰہ کا کلام سنتے پھر

يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے ف۱۲۶ اور جب مسلمانوں سے

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے ف۱۲۷ اور جب آپس میں اکیلے ہوں تو کہیں وہ علم جو اللّٰہ نے تم پر کھولا مسلمانوں

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦

سے بیان کیے دیتے ہو کہ اس سے تمہارے رب کے یہاں تمہیں پر حجت لائیں کیا تمہیں عقل نہیں

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَمِنْهُمْ

کیا نہیں جانتے کہ اللّٰہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ

النصف

اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨

اَن پڑھ ہیں جو کتاب ف۱۲۸ کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا ف۱۲۹ یا کچھ اپنی من گھڑت اور وہ نرے گمان میں ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

تو خرابی ہے ان کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں ف۱۳۰ تو خرابی ہے ان کے لیے ان کے

ف۱۲۶ جیسے انہوں نے توریت میں تحرِیف کی اور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نعت بدل ڈالی۔ ف۱۲۷ شانِ نزول: یہ آیت ان یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی جو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں تھے۔ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہودی منافق جب صحابہ کرام سے ملتے تو کہتے کہ جس پر تم ایمان لائے اس پر ہم بھی ایمان لائے، تم حق پر ہو اور تمہارے آقا محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سچے ہیں ان کا قول حق ہے، ہم ان کی نعت وصفت اپنی کتاب توریت میں پاتے ہیں ان لوگوں پر رؤساءِ یہود ملامت کرتے تھے، اس کا بیان '' وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ '' میں ہے۔ (خازن) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے اوصاف کا چھپانا اور کمالات کا انکار کرنا یہود کا طریقہ ہے آج کل کے بہت سے گمراہوں کی یہی عادت ہے۔ ف۱۲۸ کتاب سے توریت مراد ہے۔ ف۱۲۹ '' اَمَانِی '' اُمْنِیَّہ کی جمع ہے اور اس کے معنی زبانی پڑھنے کے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مَروِی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کو نہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنی سمجھے۔ (خازن) بعض مفسّرین نے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ اَمَانِی سے وہ جھوٹی گھڑی ہوئی باتیں مراد ہیں جو یہودیوں نے اپنے علماء سے سن کر بے تحقیق مان لی تھیں۔ ف۱۳۰ شانِ نزول: جب سیّدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلّم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علماءِ توریت و رُؤساءِ یہود کو قوی اندیشہ ہوگیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حضور کا حُلیہ اور اوصاف مذکور ہیں جب لوگ حضور کو اس کے مطابق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علماء و رُؤساء کو چھوڑ دیں گے، اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحرِیف و تَغْیِیر کر ڈالی اور حلیہ شریف بدل دیا مثلاً توریت میں

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ
ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر
اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ
گنتی کے دن ف۱۳۱ تم فرمادو کیا خدا سے تم نے کوئی عہد لے رکھا ہے جب تو اللّٰہ ہرگز اپنا عہد خلاف نہ
عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً
کرے گا ف۱۳۲ یا خدا پر وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ہاں کیوں نہیں جو گناہ کمائے
وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾
اور اس کی خطا اسے گھیر لے ف۱۳۳ وہ دوزخ والوں میں ہے انہیں ہمیشہ اس میں رہنا
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا
اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ
خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا ۹ ع۱۱ ۹
اس میں رہنا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللّٰہ کے سوا کسی کو نہ
اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
پُوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو ف۱۳۴ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے

آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رُو ہیں، بال خوبصورت، آنکھیں سُرمگیں، قد میانہ ہے، اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بہت دراز قامت ہیں، آنکھیں کنجی نیلی، بال الجھے ہیں یہی عوام کو سناتے یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حضور کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔ ف۱۳۱ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کہتے تھے کہ وہ دوزخ میں ہرگز داخل نہ ہوں گے مگر صرف اتنی مدت کے لیے جتنے عرصے ان کے آباء واَجداد نے گوسالہ (بچھڑا) پوجا تھا اور وہ چالیس روز ہیں اس کے بعد وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۳۲ کیونکہ کِذب بڑا عیب ہے اور عیب اللّٰہ تعالیٰ پر مُحال لہٰذا اس کا کذب تو ممکن نہیں لیکن جب اللّٰہ تعالیٰ نے تم سے صرف چالیس روز کے عذاب کے بعد چھوڑ دینے کا وعدہ ہی نہیں فرمایا تو تمہارا قول باطل ہوا۔ ف۱۳۳ اس آیت میں گناہ سے شرک وکفر مراد ہے اور اِحاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر وشرک ہی پر اس کو موت آئے کیونکہ مومن خواہ کیسا بھی گناہ گار ہو گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا اس لیے کہ ایمان جو اَعظم طاعت ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔ ف۱۳۴ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدَین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے۔ والدَین کے ساتھ بھلائی کے یہ معنی ہیں کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جس سے انہیں اِیذا ہو اور اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔ مسئلہ: اگر والدین اپنی خدمت کے لیے نَوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو چھوڑ دے ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔ مسئلہ: واجِبات والدین کے حکم سے ترک نہیں کیے جاسکتے۔ والدین کے ساتھ احسان کے طریقے جو اَحادیث سے ثابت ہیں یہ ہیں کہ تہ دل سے ان کے ساتھ محبت رکھے رفتار وگفتار میں، نشست و برخاست میں ادب لازم جانے، ان کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے، ان کو راضی کرنے کی سَعی کرتا رہے، اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے، ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے، ان کے لیے فاتحہ، صدقات، تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

اور لوگوں سے اچھی بات کہو ۱۳۵ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر تم پھر گئے ۱۳۶

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

مگر تم میں کے تھوڑے ۱۳۷ اور تم رو گرداں ہو ۱۳۸ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو پھر یہ جو تم ہو اپنوں کو قتل کرنے لگے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

اور اپنے میں ایک گروہ کو ان کے وطن سے نکالتے ہو ان پر مدد دیتے ہو (ان کے مخالف کو) گناہ

وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ

اور زیادتی میں اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور ان کا نکالنا تم پر

اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا

حرام ہے ۱۳۹ تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو

کرے، اللّٰہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے، ہفتہ وار اُن کی قبر کی زیارت کرے۔ (فتح العزیز) والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو بہ نرمی اصلاح وتقویٰ اور عقیدۂ حقہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔ (خازن) ۱۳۵ اچھی بات سے مراد نیکیوں کی ترغیب اور بدیوں سے روکنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی شان میں حق اور سچ بات کہو، اگر کوئی دریافت کرے تو حضور کے کمالات واوصاف سچائی کے ساتھ بیان کردو، آپ کی خوبیاں نہ چھپاؤ۔ ۱۳۶ عہد کے بعد ۱۳۷ جو ایمان لے آئے مثل حضرت عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے انہوں نے تو عہد پورا کیا۔ ۱۳۸ اور تمہاری قوم کی عادت ہی اِعراض کرنا اور عہد سے پھر جانا ہے۔ ۱۳۹ شانِ نزول: توریت میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں، وطن سے نہ نکالیں اور جو بنی اسرائیل کسی کی قید میں ہو اس کو مال دے کر چھڑا لیں، اس عہد پر انہوں نے اقرار بھی کیا، اپنے نفس پر شاہد بھی ہوئے لیکن قائم نہ رہے اور اس سے پھر گئے۔ صورتِ واقعہ یہ ہے کہ نواحِ مدینہ میں یہود کے دو فرقے ''بنی قُرَیْظَہ'' اور ''بنی نَضِیر'' سکونت رکھتے تھے اور مدینہ شریف میں دو فرقے ''اَوْس و خَزْرَج'' رہتے تھے، بنی قُرَیْظَہ اَوْس کے حلیف تھے اور بنی نَضِیر خَزْرَج کے یعنی ہر ایک قبیلہ نے اپنے حلیف کے ساتھ قسما قسمی کی تھی (یقین دہانی کرائی تھی) کہ اگر ہم میں سے کسی پر کوئی حملہ آور ہو تو دوسرا اس کی مدد کرے گا۔ اوس اور خزرج باہم جنگ کرتے تھے بنی قُرَیْظَہ اَوْس کی اور بنی نَضِیر خزرَج کی مدد کے لیے آتے تھے اور حلیف کے ساتھ ہو کر آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے بنی قُرَیْظَہ بنی نَضِیر کو اور وہ بنی قُرَیْظَہ کو قتل کرتے تھے اور ان کے گھر ویران کر دیتے تھے، انہیں ان کے مَساکن سے نکال دیتے تھے لیکن جب ان کی قوم کے لوگوں کو ان کے حلیف قید کرتے تھے تو وہ ان کو مال دے کر چھڑا لیتے تھے۔ مثلاً اگر بنی نَضِیر کا کوئی شخص اَوْس کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا تو بنی قُرَیْظَہ اَوْس کو مالی مُعاوَضہ دے کر اس کو چھڑا لیتے باوجودیکہ اگر وہی شخص لڑائی کے وقت ان کے موقع پر آجاتا تو اس کے قتل میں ہرگز دریغ نہ کرتے۔

جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو ف١٤٠

وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (برے کاموں) سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز

بے خبر نہیں ف١٤١ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى ع ١٠

تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا اور نہ ان کی مدد کی جائے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

کتاب عطا کی ف١٤٢ اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے ف١٤٣ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

کھلی نشانیاں عطا فرمائیں ف١٤٤ اور پاک روح سے ف١٤٥ اس کی مدد کی ف١٤٦ تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے

اس فعل پر ملامت کی جاتی ہے کہ جب تم نے اپنوں کی خونریزی نہ کرنے، ان کو بستیوں سے نہ نکالنے، ان کے اسیروں کو چھڑانے کا عہد کیا تھا تو اس کے کیا معنیٰ کہ قتل و اِخراج میں تو درگذر نہ کرو اور گرفتار ہو جائیں تو چھڑاتے پھرو، عہد میں سے کچھ ماننا اور کچھ نہ ماننا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ جب تم قتل و اِخراج سے باز نہ رہے تو تم نے عہد شکنی کی اور حرام کے مُرتکِب ہوئے اور اس کو حلال جان کر کافر ہو گئے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ظلم و حرام پر امداد کرنا بھی حرام ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ حرامِ قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابِ الٰہی کے ایک حکم کا نہ ماننا بھی ساری کتاب کا نہ ماننا اور کفر ہے۔ فائدہ: اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ جب اَحکامِ الٰہی میں سے بعض کا ماننا بعض کا نہ ماننا کفر ہوا تو یہود کا حضرت سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کا انکار کرنے کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو ماننا کفر سے نہیں بچا سکتا۔ ف١٤٠ دنیا میں تو یہ رسوائی ہوئی کہ بنی قُرَیظَہ ۳ ہجری میں مارے گئے، ایک روز میں ان کے سات سو آدمی قتل کیے گئے تھے اور بنی نَضِیر اس سے پہلے ہی جلاوطن کر دیئے گئے، حلیفوں کی خاطر عہدِ الٰہی کی مخالفت کا یہ وبال تھا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا علاوہ اُخروِی عذاب کے دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔ ف١٤١ اس میں جیسی نافرمانوں کے لیے وعیدِ شدید ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ تمہارے اَفعال سے بے خبر نہیں ہے تمہاری نافرمانیوں پر عذابِ شدید فرمائے گا ایسے ہی اس آیت میں مومنین و صالحین کے لیے مژدہ ہے کہ اُنہیں اعمالِ حسنہ کی بہترین جزا ملے گی۔ (تفسیر کبیر)
ف١٤٢ اس کتاب سے توریت مراد ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام عہد مذکور تھے سب سے اہم عہد یہ تھے کہ ہر زمانہ کے پیغمبروں کی اطاعت کرنا، ان پر ایمان لانا اور ان کی تعظیم و توقیر کرنا۔ ف١٤٣ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک مُتواتِر انبیاء آتے رہے، ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے یہ سب حضرات شریعتِ مُوسَوِی کے محافظ اور اس کے احکام جاری کرنے والے تھے چونکہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لیے شریعتِ محمدیہ کی حفاظت و اِشاعت کی خدمت رَبّانی علماء اور مجدّدِ دینِ ملت کو عطا ہوئی۔ ف١٤٤ ان نشانیوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں جیسے مردے زندہ کرنا، اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا، پرند پیدا کرنا، غیب کی خبر دینا وغیرہ۔ ف١٤٥ ''رُوحِ قُدُس'' سے حضرت جبریل مراد ہیں کہ روحانی ہیں وحی لاتے ہیں جس سے قُلوب کی حیات ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے پر مامُور تھے، آپ ۳۳ سال کی عمر شریف میں آسمان پر اٹھا لیے گئے اس وقت تک حضرت جبریل سفر، حضر میں کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے، تائیدِ رُوحُ القدس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جلیل فضیلت ہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے صدقہ میں حضور کے بعض امتیوں کو بھی تائیدِ روحُ القُدُس مُیَسَّر ہوئی۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللّٰہ عنہ کے لیے منبر بچھایا جاتا وہ نعت شریف پڑھتے، حضور ان کے لیے فرماتے:

اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ ۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوۡا

نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو ف۱۴۷ اور یہودی بولے ہمارے

قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَ

دلوں پر پردے پڑے ہیں ف۱۴۸ بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں ف۱۴۹ اور

لَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ

جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرماتی ہے ف۱۵۰ اور اس سے پہلے اسی نبی

يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا

کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ف۱۵۱ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو

بِهٖ ۡ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾ بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ

بیٹھے ف۱۵۲ تو اللہ کی لعنت منکروں پر کس بُرے مولوں انھوں نے اپنی جانوں کو خریدا کہ

يَّكۡفُرُوۡا بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ

اللہ کے اُتارے سے منکر ہوں ف۱۵۳ اس کی جلن سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے

مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ

وحی اتارے ف۱۵۴ تو غضب پر غضب کے سزا وار ہوئے ف۱۵۵ اور کافروں کے لیے ذلت کا

''اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ'' (اے اللہ! حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے ان کی مدد فرما) ف۱۴۶ پھر بھی اے یہود! تمہاری سرکشی میں فرق نہ آیا۔ ف۱۴۷ یہود پیغمبروں کے اُحکام اپنی خواہشوں کے خلاف پا کر انہیں جھٹلاتے اور موقع پاتے تو قتل کر ڈالتے تھے جیسے کہ انہوں نے حضرت شَعْیا وزَکریا (علیہما السلام) اور بہت سے انبیاء کو شہید کیا، سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے بھی درپے رہے، کبھی آپ پر جادو کیا، کبھی زہر دیا، طرح طرح کے فریب بارادۂ قتل کیے۔ ف۱۴۸ یہود نے یہ اِستہزاءً کہا تھا ان کی مراد یہ تھی کہ حضور کی ہدایت کو ان کے دلوں تک راہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا کہ بے دین جھوٹے ہیں قلوب اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا فرمائے ان میں قبولِ حق کی لیاقت رکھی، ان کے کفر کی شامت ہے کہ انہوں نے سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے بعد انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی اس کا اثر ہے کہ قبولِ حق کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ ف۱۴۹ یہی مضمون دوسری جگہ ارشاد ہوا: '' بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔'' (بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے) ف۱۵۰ سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت اور حضور کے اوصاف کے بیان میں۔ (کبیر وخازن) ف۱۵۱ شانِ نزول: سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اس طرح دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ'' یارب! ہمیں نبی اُمّی کے صدقہ میں فتح و نصرت عطا فرما۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق کے وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہان میں حضور کی تشریف آوری کا شُہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خَلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ ف۱۵۲ یہ انکار عِناد و حسد اور حُبِّ ریاست کی وجہ سے تھا۔ ف۱۵۳ یعنی آدمی کو اپنی جان کی خَلاصی کے لیے وہی کرنا چاہیے جس سے رہائی کی امید ہو۔ یہود نے یہ برا سودا کیا کہ اللہ کے نبی اور اس کی کتاب کے منکر ہوگئے۔ ف۱۵۴ یہود کی خواہش تھی کہ ختمِ نبوت کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا جب دیکھا کہ وہ محروم رہے، بنی اسمٰعیل نوازے گئے تو حسد سے منکر ہوگئے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ حسد حرام اور محرومیوں کا باعث ہے۔ ف۱۵۵ یعنی اَنواع

مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ

عذاب ہے ف۱۵۶ اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر ایمان لاؤ ف۱۵۷ تو کہتے ہیں وہ جو ہم پر اترا

بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

اس پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۸ اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے ان کے پاس والے کی تصدیق

مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

فرماتا ہوا ف۱۵۹ تم فرماؤ کہ پھر اگلے انبیاء کو کیوں شہید کیا اگر تمہیں اپنی کتاب

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

پر ایمان تھا ف۱۶۰ اور بے شک تمہارے پاس موسیٰ کھلی نشانیاں لے کر تشریف لایا پھر تم نے اس کے بعد ف۱۶۱ بچھڑے

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

کو معبود بنا لیا اور تم ظالم تھے ف۱۶۲ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے پیمان لیا ف۱۶۳ اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر

الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ط قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق

بلند کیا لو جو ہم تمہیں دیتے ہیں زور سے اور سنو بولے ہم نے سنا اور نہ مانا

وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ

اور ان کے دلوں میں بچھڑا رچ رہا تھا ان کے کفر کے سبب تم فرما دو کیا بُرا حکم دیتا ہے تم کو

اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

تمہارا ایمان اگر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۴ تم فرماؤ اگر پچھلا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اَوروں کے لیے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر

واَقسام کے غضب کے سزاوار ہوئے۔ ف۱۵۶ اس سے معلوم ہوا کہ ذلت و اِہانت والا عذاب کفّار کے ساتھ خاص ہے، مومنین کو گناہوں کی وجہ سے عذاب ہوا بھی تو ذلت و اِہانت کے ساتھ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔'' (اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے) ف۱۵۷ اس سے قرآن پاک اور تمام وہ کتابیں اور صحائف مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے یعنی سب پر ایمان لاؤ۔ ف۱۵۸ اس سے ان کی مراد توریت ہے۔ ف۱۵۹ یعنی توریت پر ایمان لانے کا دعویٰ غلط ہے چونکہ قرآن پاک جو توریت کا مُصَدِّق (تصدیق کرنے والا) ہے اس کا انکار توریت کا انکار ہوگیا۔ ف۱۶۰ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ اگر توریت پر ایمان رکھتے تو انبیاء علیھم السلام کو ہرگز شہید نہ کرتے۔ ف۱۶۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور پر تشریف لے جانے کے بعد۔ ف۱۶۲ اس میں بھی ان کی تکذیب ہے کہ شریعتِ مُوسَوِی کے ماننے کا دعویٰ جھوٹا ہے اگر تم مانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اور ید بیضا وغیرہ کھلی نشانیوں کے دیکھنے کے بعد گوسالہ پرستی (بچھڑے کی پوجا) نہ کرتے۔ ف۱۶۳ توریت کے احکام پر عمل کرنے کا۔ ف۱۶۴ اس میں بھی ان کے دعوائے ایمان کی تکذیب ہے۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

سچے ہو ف۱۶۵ اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ف۱۶۶ ان بداعمالیوں کے سبب جو آگے کرچکے ف۱۶۷ اور اللّٰہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

ظالموں کو اور بے شک تم ضرور انھیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے ف۱۶۸ اور وہ اسے عذاب

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ

سے دور نہ کرے گا اتنی عمر دیا جانا اور اللّٰہ ان کے کوتک (بُرے عمل) دیکھ رہا ہے تم فرما دو جو کوئی

عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

جبریل کا دشمن ہو ف۱۶۹ تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللّٰہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی

يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو ف۱۷۰ جو کوئی دشمن ہو اللّٰہ اور اس کے فرشتوں

معانقة ۲ =ن=

ف۱۶۵ یہود کے باطل دَعاوِی (جھوٹے دعوؤں) میں سے ایک یہ دعویٰ تھا کہ جنّت خاص انہیں کے لیے ہے اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے کہ اگر تمہارے زُعم میں جنّت تمہارے لیے خاص ہے اور آخرت کی طرف سے تمہیں اطمینان ہے اعمال کی حاجت نہیں تو جنّتی نعمتوں کے مقابلہ میں دُنیَوی مَصائب کیوں برداشت کرتے ہو؟ موت کی تمنا کرو کہ تمہارے دعویٰ کی بنا پر تمہارے لیے باعث راحت ہے، اگر تم نے موت کی تمنا نہ کی تو یہ تمہارے کِذب کی دلیل ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ موت کی تمنا کرتے تو سب ہلاک ہوجاتے اور روئے زمین پر کوئی یہودی باقی نہ رہتا۔ ف۱۶۶ یہ غیب کی خبر اور معجزہ ہے کہ یہود باوجود نہایت ضد اور شدتِ مخالفت کے بھی تمنائے موت کا لفظ زبان پر نہ لا سکے۔ ف۱۶۷ جیسے نبی آخر الزمان اور قرآن کے ساتھ کفر اور توریت کی تحریف وغیرہ۔ مسئلہ: موت کی محبت اور لِقائے پروردگار کا شوق اللّٰہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ ہر نماز کے بعد دعا فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَوَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ'' یارب! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر میں وفات نصیب فرما۔ بالعُموم تمام صحابۂ کِبار اور بالخصوص شہدائے بدر و اُحد و اصحابِ بیعت رضوان موت فی سبیل اللّٰہ کی محبت رکھتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ عنہ نے لشکرِ کفّار کے سردار رُستم بن فَرخ زاد کے پاس جو خط بھیجا اس میں تحریر فرمایا تھا: ''اِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُّحِبُّوْنَ الْمَوْتَ کَمَا یُحِبُّ الْاَعَاجِمُ الْخَمْرَ'' یعنی میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو موت کو اتنا محبوب رکھتی ہے جتنا عجمی شراب کو۔ اس میں لطیف اشارہ تھا کہ شراب کی ناقص مستی کو محبت دنیا کے دیوانے پسند کرتے ہیں اور اھل اللّٰہ موت کو محبوبِ حقیقی کے وصال کا ذریعہ سمجھ کر محبوب جانتے ہیں۔ فی الجُملہ اہلِ ایمان آخرت کی رغبت رکھتے ہیں اور اگر طولِ حیات کی تمنا بھی کریں تو وہ اس لیے ہوتی ہے کہ نیکیاں کرنے کے لیے کچھ اور عرصہ مل جائے جس سے آخرت کے لیے ذخیرۂ سعادت زیادہ کرسکیں اگر گذشتہ اَیام میں گناہ ہوئے ہیں تو ان سے توبہ و اِستغفار کرلیں۔ مسئلہ: صِحاح کی حدیث میں ہے کوئی دنیوی مصیبت سے پریشان ہوکر موت کی تمنا نہ کرے۔ اور درحقیقت حوادثِ دنیا سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و تَوَکّل کے خلاف و ناجائز ہے۔ ف۱۶۸ مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحِیّت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں: ''زِہ ھزار سال'' یعنی ہزار برس جیو، مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا رکھتے ہیں، یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص و زندگانی سب سے زیادہ ہے۔ ف۱۶۹ شانِ نزول: یہود کے عالم عبد اللّٰہ بن صُورِیَا نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سے کہا: آپ کے پاس آسمان سے کون فرشتہ آتا ہے؟ فرمایا: جبریل۔ ابنِ صوریا نے کہا: وہ ہمارا دشمن ہے، عذاب شدت اور خسف اتارتا ہے، کئی مرتبہ ہم سے عداوت کرچکا ہے، اگر آپ کے پاس میکائیل آتے تو ہم آپ پر ایمان لے آتے۔ ف۱۷۰ تو یہود کی عداوت جبریل کے ساتھ بے معنی ہے بلکہ اگر انہیں انصاف ہوتا تو وہ جبریل امین سے

وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا ف۱۷۱ اور بے شک

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَاۤ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں اتاریں ف۱۷۲ اور ان کے منکر نہ ہوں گے مگر فاسق لوگ اور کیا جب کبھی

عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کوئی عہد کرتے ہیں ان میں ایک فریق اسے پھینک دیتا ہے بلکہ ان میں بہتیروں کو ایمان نہیں ف۱۷۳

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللہ کے یہاں سے ایک رسول ف۱۷۴ ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ف۱۷۵ تو کتاب

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

والوں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی ف۱۷۶ گویا وہ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ

کچھ علم ہی نہیں رکھتے ف۱۷۷ اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں ف۱۷۸ اور

محبت کرتے اور ان کے شکر گزار ہوتے کہ وہ ایسی کتاب لائے جس سے ان کی کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور ''بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ'' (بشارت مسلمانوں کو) فرمانے میں یہود کا رد ہے کہ اب تو جبریل ہدایت و بشارت لا رہے ہیں پھر بھی تم عداوت سے باز نہیں آتے۔ **ف۱۷۱** اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضبِ الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔ **ف۱۷۲ شانِ نزول:** یہ آیت ابنِ صوریا یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جس نے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اے محمد! آپ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہ لائے جسے ہم پہچانتے اور نہ آپ پر کوئی واضح آیت نازل ہوئی جس کا ہم اِتباع کرتے۔ **ف۱۷۳ شانِ نزول:** یہ آیت مالک بن صَیف یہودی کے جواب میں نازل ہوئی جب حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود کو اللہ تعالٰی کے وہ عہد یاد دلائے جو حضور پر ایمان لانے کے متعلق کئے تھے تو ابنِ صیف نے عہد ہی کا انکار کر دیا۔ **ف۱۷۴** یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم۔ **ف۱۷۵** سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم توریت و زَبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کتابوں میں بھی حضور کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ کے اوصاف و احوال کا بیان تھا اس لیے حضور کی تشریف آوری اور آپ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے تو حال اس کا مُقتَضِی تھا کہ حضور کی آمد پر اہلِ کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا۔ سُدِّی کا قول ہے کہ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو یہود نے توریت سے مقابلہ کر کے توریت و قرآن کو مطابق پایا تو توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ **ف۱۷۶** یعنی اس کتاب کی طرف بے اِلتفاتی کی۔ سفیان بن عُیَینہ کا قول ہے کہ یہود نے توریت کو حَریر و دِیبا کے ریشمی غلافوں میں زر و سیم کے ساتھ مُطلّا و مُزَیَّن کر کے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ **ف۱۷۷** ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے چار فرقے تھے: **ایک** توریت پر ایمان لایا اور اس نے اس کے حقوق کو بھی ادا کیا، یہ مؤمنین اہلِ کتاب ہیں ان کی تعداد تھوڑی ہے اور ''اَکْثَرُهُمْ'' سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ **دوسرا فرقہ** جس نے بالاعلان توریت کے عہد توڑے اس کی حدود سے باہر ہوئے، سرکشی اختیار کی ''نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ'' (ایک گروہ نے اللہ کی کتاب اپنے پیٹھ پیچھے پھینک دی) میں ان کا بیان ہے۔ **تیسرا فرقہ** وہ جس نے عہد شکنی کا اعلان تو نہ کیا لیکن اپنی جہالت سے عہد شکنی کرتے رہے ان کا ذکر ''بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ'' (بلکہ ان میں سے بہتیروں کو ایمان نہیں) میں ہے۔ **چوتھے** فرقے نے ظاہری طور پر تو عہد مانے اور باطن میں بغاوت و عِناد سے مخالفت کرتے رہے یہ تَصَنُّع سے جاہل بنتے تھے ''کَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ'' (گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے) میں ان پر دلالت ہے۔ **ف۱۷۸ شانِ نزول:** حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ نے ان کو اس سے روکا

مَا كَفَرَ سُلَيۡمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ كَفَرُوۡا يُعَلِّمُوۡنَ النَّاسَ السِّحۡرَ ق

سلیمان نے کفر نہ کیا ف۱۷۹ ہاں شیطان کافر ہوئے ف۱۸۰ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

وَمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَكَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اُترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ

مِنۡ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ فَلَا تَكۡفُرۡ ؕ فَيَتَعَلَّمُوۡنَ

نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو ف۱۸۱ تو ان سے

مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ ؕ وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ

سیکھتے وہ جس سے جُدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے

مِنۡ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوۡنَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ ؕ وَ

کسی کو مگر خدا کے حکم سے ف۱۸۲ اور وہ سیکھتے ہیں جو انھیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور

لَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ ؕ قف وَلَبِئۡسَ مَا

بے شک ضرور انھیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بے شک کیا بُری چیز ہے وہ

شَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۰۲ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا وَاتَّقَوۡا

جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انھیں علم ہوتا ف۱۸۳ اور اگر وہ ایمان لاتے ف۱۸۴ اور پرہیز گاری کرتے

ع ۱۲ ۷ ۱۲ لَمَثُوۡبَةٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ خَيۡرٌ ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۱۰۳ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

تو اللّٰہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انھیں علم ہوتا اے ایمان والو ف۱۸۵

اوران کی کتابیں لے کراپنی کرسی کے نیچے دفن کردیں، حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکلوا کرلوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے، بنی اسرائیل کے صُلحاء وعلماء نے تواس کا انکار کیا لیکن ان کے جُہّال جادو کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا علم بتا کراس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے انبیاء کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر ملامت شروع کی، سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے زمانہ تک اسی حال پر رہے اللّٰہ تعالیٰ نے حضور پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۷۹ کیونکہ وہ نبی ہیں اورانبیاء کفر سے قطعاً معصوم ہوتے ہیں ان کی طرف سحر کی نسبت باطل و غلط ہے کیونکہ سحر کا کفریات سے خالی ہونا نادر ہے۔ ف۱۸۰ جنھوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر جادوگری کی جھوٹی تہمت لگائی۔ ف۱۸۱ یعنی جادو سیکھ کراور اس پر عمل واعتقاد کر کے اوراس کو مُباح جان کر کافر نہ بن۔ یہ جادو فرمانبردار و نافرمان کے درمیان اِمتیاز و آزمائش کے لیے نازل ہوا جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اس جادو میں مُنافیٔ ایمان کلمات وافعال ہوں اور جو اس سے بچے نہ سیکھے، یا سیکھے اوراس پر عمل نہ کرے اوراس کے کفریات کا مُعتقِد نہ ہو وہ مومن رہے گا یہی امام ابومنصور ماتُریدی کا قول ہے۔ مسئلہ: جو سحر کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو قتل کر دیا جائے گا۔ مسئلہ: جو سحر کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں اس کا عامل قُطّاعِ طریق (ڈاکو، راہزنوں) کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ مسئلہ: جادوگر کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک) ف۱۸۲ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا مؤثِرِ حقیقی اللّٰہ تعالیٰ ہے اور تاثیرِ اَسباب تحتِ مَشیّت ہے۔ ف۱۸۳ اپنے انجامِ کار و شدتِ عذاب کا۔ ف۱۸۴ حضرت سیّد کائنات صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اور قرآن پاک پر ف۱۸۵ شانِ نزول: جب

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو ف۱۸۶ اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۱۸۷

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ

وہ جو کافر ہیں کتابی یا مشرک ف۱۸۸ وہ نہیں چاہتے

عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

کہ تم پر کوئی بھلائی اترے تمہارے رب کے پاس سے ف۱۸۹ اور اللّٰہ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ

اور اللّٰہ بڑے فضل والا ہے جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں ف۱۹۰ تو اس سے

مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے کیا تجھے خبر نہیں کہ اللّٰہ سب کچھ کر سکتا ہے کیا تجھے خبر نہیں

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

کہ اللّٰہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور اللّٰہ کے سوا تمہارا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے: ''رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ'' اس کے یہ معنی تھے کہ یارسول اللہ! ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلامِ اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجیے، یہود کی لُغت میں یہ کلمہ سُوءِ ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اِصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم پر اللّٰہ کی لعنت، اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا، یہود نے کہا: ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں، اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ''رَاعِنَا'' کہنے کی مُمانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''اُنْظُرْنَا'' (حضور ہم پر نظر رکھیں) کہنے کا حکم ہوا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلماتِ ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع۔ ف۱۸۶ اور ہمہ تن گوش ہو جاؤ (انتہائی توجہ کے ساتھ سنو) تاکہ یہ عرض کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے کہ حضور! توجہ فرمائیں، کیونکہ دربارِ نبوت کا یہی ادب ہے۔ مسئلہ: دربارِ انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مَراتِب کا لحاظ لازم ہے۔ ف۱۸۷ مسئلہ: ''لِلْكٰفِرِیْنَ'' (اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے) میں اشارہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔ ف۱۸۸ شانِ نزول: یہود کی ایک جماعت مسلمانوں سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کرتی تھی ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفّار خیر خواہی کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔ (جمل) ف۱۸۹ یعنی کفّار اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں مسلمانوں سے بُغض رکھتے ہیں اور اس رنج میں ہیں کہ ان کے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و وَحی عطا ہوئی اور مسلمانوں کو یہ نعمتِ عظمیٰ ملی۔ (خازن وغیرہ) ف۱۹۰ شانِ نزول: قرآن کریم نے شرائعِ سابقہ (پہلی شریعتوں) و کتبِ قدیمہ کو منسوخ فرمایا تو کفّار کو بہت تَوَحُّش (دکھ) ہوا اور انہوں نے اس پر طعن کیے، اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ منسوخ بھی اللّٰہ کی طرف سے ہے اور ناسخ بھی دونوں عین حکمت ہیں۔ اور ناسخ کبھی منسوخ سے زیادہ سہل و اَنفع (آسان اور فائدہ مند) ہوتا ہے قدرتِ الٰہی پر یقین رکھنے والے کو اس میں جائے تَرَدُّد نہیں کائنات میں مُشاہدہ کیا جاتا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی دن سے رات کو، گرما سے سرما کو، جوانی سے بچپن کو، بیماری سے تندرستی کو، بہار سے خزاں کو منسوخ فرماتا ہے، یہ تمام نسخ و تبدیل اس کی قدرت کے دلائل ہیں تو ایک آیت اور ایک حکم کے منسوخ ہونے میں کیا تعجب؟ نسخ درحقیقت حکمِ سابق کی مدت کا بیان ہوتا ہے کہ وہ حکم اس مدت کے لیے تھا اور عین حکمت تھا کفّار کی نافہمی کہ نسخ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور اہلِ کتاب کا اعتراض ان کے مُعتَقِدات کے لحاظ

وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ

نہ کوئی حمایتی نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسا سوال کرو جو پہلے

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

موسیٰ سے ہوا تھا ف۱۹۱ اور جو ایمان کے بدلے کفر لے ف۱۹۲ وہ ٹھیک راستہ (سے)

السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

بہک گیا بہت کتابیوں نے چاہا ف۱۹۳ کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی

اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے ف۱۹۴ بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو

الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

چکا ہے تو تم چھوڑو اور در گزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بے شک اللہ ہر

سے بھی غلط ہے انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت کے اَحکام کی منسوخیت تسلیم کرنا پڑے گی، یہ ماننا ہی پڑے گا کہ شنبہ کے روز دنیوی کام ان سے پہلے حرام نہ تھے ان پر حرام ہوئے، یہ بھی اقرار ناگزیر ہوگا کہ توریت میں حضرت نوح (علیہ السلام) کی امت کے لیے تمام چوپائے حلال ہونا بیان کیا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بہت سے حرام کردیئے گئے، ان اُمور کے ہوتے ہوئے نسخ کا انکار کس طرح ممکن ہے۔ **مسئلہ:** جس طرح آیت دوسری آیت سے منسوخ ہوتی ہے اسی طرح حدیثِ مُتَواتِر سے بھی ہوتی ہے۔ **مسئلہ:** نسخ کبھی صرف تلاوت کا ہوتا ہے کبھی صرف حکم کا، کبھی تلاوت و حکم دونوں کا۔ بیہقی نے ابواُمامہ سے روایت کی کہ ایک انصاری صحابی شب کو تہجد کے لیے اٹھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت ہمیشہ پڑھا کرتے تھے اس کو پڑھنا چاہا لیکن وہ بالکل یاد نہ آئی اور سوائے "بِسْمِ اللّٰهِ" کے کچھ نہ پڑھ سکے، صبح کو دوسرے اصحاب سے اس کا ذکر کیا ان حضرات نے فرمایا ہمارا بھی یہی حال ہے وہ سورت ہمیں بھی یاد تھی اور اب ہمارے حافظہ میں بھی نہ رہی، سب نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا، حضور اکرم نے فرمایا: آج شب وہ سورت اٹھالی گئی اس کے حکم و تلاوت دونوں منسوخ ہوئے، جن کاغذوں پر وہ لکھی گئی تھی ان پر نقش تک باقی نہ رہے۔ **ف۱۹۱ شانِ نزول:** یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہمارے پاس آپ ایسی کتاب لائیے جو آسمان سے ایک بارگی نازل ہو، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۲** یعنی جو آیتیں نازل ہوچکی ہیں ان کے قبول کرنے میں بے جا بحث کرے اور دوسری آیتیں طلب کرے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس سوال میں مَفْسَدَہ (فساد) ہو وہ بزرگوں کے سامنے پیش کرنا جائز نہیں اور سب سے بڑا مفسدہ یہ ہے کہ اس سے نافرمانی ظاہر ہوتی ہو۔ **ف۱۹۳ شانِ نزول:** جنگِ اُحد کے بعد یہود کی جماعت نے حضرت حذیفہ بن یَمان اور عَمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تمہیں شکست نہ ہوتی، تم ہمارے دین کی طرف واپس آجاؤ، حضرت عمار نے فرمایا تمہارے نزدیک عہد شکنی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا نہایت بری۔ آپ نے فرمایا میں نے عہد کیا ہے کہ زندگی کے آخر لمحہ تک سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم سے نہ پھروں گا اور کفر نہ اختیار کروں گا اور حضرتِ حذیفہ نے فرمایا میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے، محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے، قرآن کے امام ہونے، کعبہ کے قبلہ ہونے، مؤمنین کے بھائی ہونے سے، پھر یہ دونوں صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ کی خبر دی، حضور نے فرمایا: تم نے بہتر کیا اور فلاح پائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۹۴** اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہود کا مسلمانوں کے کفر و اِرتِداد کی تمنا کرنا اور یہ چاہنا کہ وہ ایمان سے محروم ہو جائیں حسداً تھا، حسد بڑا ہی عیب ہے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: "حسد سے بچو وہ نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔" **مسئلہ:** حسد حرام ہے۔ **مسئلہ:** اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وَجاہت سے گمراہی و بے دینی پھیلاتا ہو تو اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے اس کے زَوالِ نعمت کی تمنا حسد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔

النّصف

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

چیز پر قادر ہے اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو ف۱۹۵ اور اپنی جانوں کے لیے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بے شک اللہ تمہارے کام

بَصِیْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

دیکھ رہا ہے اور اہلِ کتاب بولے ہرگز جنت میں نہ جائے گا مگر وہ جو یہودی یا نصرانی ہو ف۱۹۶

تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۗ مَنْ

یہ ان کی خیال بندیاں ہیں تم فرماؤ لاؤ اپنی دلیل ف۱۹۷ اگر سچے ہو ہاں کیوں نہیں جس نے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ

اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکو کار ہے ف۱۹۸ تو اس کا نیگ (بدلہ) اس کے رب کے پاس ہے اور انھیں

عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى ع ۳ ۱۴

نہ کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم ف۱۹۹ اور یہودی بولے نصرانی کچھ

شَیْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ وَّهُمْ یَتْلُوْنَ

نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں ف۲۰۰ حالانکہ وہ کتاب

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ

پڑھتے ہیں ف۲۰۱ اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی بات کہی ف۲۰۲ تو اللہ قیامت

ف۱۹۵ مومنین کو یہود سے درگزر کا حکم دینے کے بعد انہیں اپنے اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ فرماتا ہے۔ ف۱۹۶ یعنی یہود کہتے ہیں کہ جنّت میں صرف یہودی داخل ہوں گے اور نصرانی کہتے ہیں کہ فقط نصرانی اور یہ مسلمانوں کو دین سے مُنْحرِف کرنے کے لیے کہتے ہیں جیسے نسخ وغیرہ کے لچر (بیہودہ) شُبہات انہوں نے اس امید پر پیش کیے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دین میں کچھ تردُّد ہو جائے، اسی طرح ان کو جنت سے مایوس کر کے اسلام سے پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آخرِ پارہ میں ان کا یہ مَقُولہ مذکور ہے: "وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا" (اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے) اللہ تعالیٰ ان کے اس خیالِ باطل کا رد فرماتا ہے۔ ف۱۹۷ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفی کے مُدَّعی کو بھی دلیل لانا ضرور ہے بغیر اس کے دعویٰ باطل و نامَسْمُوع (نامقبول) ہوگا۔ ف۱۹۸ خواہ وہ کسی زمانہ، کسی نسل، کسی قوم کا ہو۔ ف۱۹۹ اس میں اشارہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ کہ جنّت کے فقط وہی مالک ہیں بالکل غلط ہے کیونکہ دخولِ جنّت مُرَتَّب ہے عقیدۂ صحیحہ و عملِ صالح پر اور یہ انہیں مُیَسّر نہیں۔ ف۲۰۰ شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ کا وفد سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آیا تو علمائے یہود آئے اور دونوں میں مناظرہ شروع ہو گیا آوازیں بلند ہوئیں شور مچا یہود نے کہا کہ نصاریٰ کا دین کچھ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف کا انکار کیا، اسی طرح نصاریٰ نے یہود سے کہا کہ تمہارا دین کچھ نہیں اور توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۰۱ یعنی باوجود علم کے انہوں نے ایسی جاہلانہ گفتگو کی۔ حالانکہ انجیل شریف جس کو نصاریٰ مانتے ہیں اس میں توریت شریف و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق ہے، اسی طرح توریت جس کو یہودی

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑ رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ف۲۰۳ جو

مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا

اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لیے جانے سے ف۲۰۴ اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ف۲۰۵ ان کو نہ

كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ لَهُمْ

پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۰۶ اور ان کے لیے

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا

آخرت میں بڑا عذاب ف۲۰۷ اور پورب وپچھم (مشرق ومغرب) سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْهُ اللّٰه

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

(خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے بے شک اللہ وسعت والا علم والا ہے اور بولے خدا نے اپنے لیے اولاد رکھی

مانتے ہیں اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نبوت اور ان تمام احکام کی تصدیق ہے جو آپ کو اللہ تعالٰی کی طرف سے عطا ہوئے۔ ف۲۰۲ علمائے اہلِ کتاب کی طرح۔ ان جاہلوں نے جو نہ علم رکھتے تھے نہ کتاب جیسا کہ بت پرست، آتش پرست وغیرہ انہوں نے ہر ایک دین والے کی تکذیب شروع کی اور کہا کہ وہ کچھ نہیں، انہیں جاہلوں میں سے مشرکینِ عرب بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے دین کی شان میں ایسے ہی کلمات کہے۔ ف۲۰۳ شانِ نزول: یہ آیت بیت المقدِس کی بے حرمتی کے متعلق نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ رُوم کے نصرانیوں نے بنی اسرائیل پر فوج کشی کی ان کے مردانِ کارآزما کو قتل کیا، ذُرِّیَّت کو قید کیا، توریت شریف کو جلایا، بیتُ المقدِس کو ویران کیا اس میں نجاستیں ڈالیں، خنزیر ذبح کیے معاذ اللہ بیت المقدِس خلافتِ فاروقی تک اسی ویرانی میں رہا آپ کے عہدِ مبارک میں مسلمانوں نے اس کو بِنا (آباد) کیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آیت مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے ابتدائے اسلام میں حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکا تھا اور جنگِ حُدَیبِیَہ کے وقت اس میں نماز و حج سے منع کیا تھا۔ ف۲۰۴ ''ذِکر'' نماز، خطبہ، تسبیح، وعظ، نعت شریف سب کو شامل ہے اور ''ذکر اللہ'' کو منع کرنا ہر جگہ برا ہے خاص کر مسجدوں میں جو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔ مسئلہ: جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے مُعطَّل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔ ف۲۰۵ مسئلہ: مسجد کی ویرانی جیسے ذکر و نماز کے روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نقصان پہنچانے اور بے حرمتی کرنے سے بھی۔ ف۲۰۶ دنیا میں انہیں یہ رسوائی پہنچی کہ قتل کیے گئے، گرفتار ہوئے، جلاوطن کیے گئے، خلافتِ فاروقی وعثمانی میں ملکِ شام ان کے قبضہ سے نکل گیا، بیت المقدِس سے ذلت کے ساتھ نکالے گئے۔ ف۲۰۷ شانِ نزول: صحابہ کرام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ایک اندھیری رات سفر میں تھے، جہتِ قبلہ معلوم نہ ہو سکی ہر ایک شخص نے جس طرف اس کا دل جما نماز پڑھی، صبح کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جہتِ قبلہ معلوم نہ ہو سکے تو جس طرف دل جمے کہ یہ قبلہ ہے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ اس مسافر کے حق میں نازل ہوئی جو سواری پر نفل ادا کرے اس کی سواری جس طرف متوجہ ہو جائے اسی طرف اس کی نماز درست ہے بخاری و مسلم کی اَحادیث سے یہ ثابت ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ جب تَحوِیلِ قبلہ کا حکم دیا گیا تو یہود نے مسلمانوں پر طعنہ زنی کی ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی بتایا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے، جس طرف چاہے قبلہ مُعیَّن فرمائے کسی کو اعتراض کا کیا حق۔ (خازن) ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت دعا کے حق میں وارد ہوئی حضور سے دریافت کیا گیا کہ کس طرف منہ کر کے دعا کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حق سے گریز و فرار میں ہے اور '' اَيْنَمَا تُوَلُّوْا'' (تو تم جدھر منہ کرو ادھر وَجْهُ اللّٰهِ ہے) کا خطاب ان لوگوں کو ہے جو ذکرِ الٰہی سے روکتے اور مسجدوں کی ویرانی میں سَعی کرتے ہیں وہ دنیا کی رسوائی اور عذابِ آخرت سے کہیں بھاگ نہیں سکتے کیونکہ مشرق و مغرب سب اللہ کا ہے جہاں بھاگیں گے وہ گرفت فرمائے گا۔ اس تقدیر پر '' وَجْهُ اللّٰهِ '' کے معنی خدا کا قُرب و حضور ہے۔ (فتح)

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

پاکی ہے اسے ف۲۰۸ بلکہ اسی کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲۰۹ سب اس کے حضور گردن ڈالے ہیں

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ف۲۱۰ اور جب کسی بات کا حکم فرمائے تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

وہ فوراً ہوجاتی ہے ف۲۱۱ اور جاہل بولے ف۲۱۲ اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا ف۲۱۳ یا ہمیں کوئی

اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ

نشانی ملے ف۲۱۴ ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات اِن کے اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

ایک سے ہیں ف۲۱۵ بے شک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے ف۲۱۶ بے شک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ لَنْ تَرْضٰی

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا ف۲۱۷ اور ہر گز تم سے

عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ

یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو ف۲۱۸ تم فرما دو کہ اللہ ہی کی ہدایت

ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کفّار خانۂ کعبہ میں نماز سے منع کریں تو تمہارے لیے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے جہاں سے چاہو قبلہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھو۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: یہود نے حضرت عزیر (علیہ السلام) کو اور نصاریٰ نے حضرت مسیح (علیہ السلام) کو خدا کا بیٹا کہا، مشرکینِ عرب نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتایا ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی فرمایا: ''سُبْحٰنَهٗ'' وہ پاک ہے اس سے کہ اس کے اولاد ہو، اس کی طرف اولاد کی نسبت کرنا اس کو عیب لگانا اور بے ادبی ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابنِ آدم نے مجھے گالی دی میرے لیے اولاد بتائی، میں اولاد اور بیوی سے پاک ہوں۔ ف۲۰۹ اور مَملوک ہونا اولاد ہونے کے مُنافی ہے جب تمام جہان اس کا مملوک ہے تو کوئی اولاد کیسے ہوسکتا ہے۔ مسئلہ: اگر کوئی اپنی اولاد کا مالک ہوجائے وہ اسی وقت آزاد ہوجائے گی۔ ف۲۱۰ جس نے بغیر کسی مثالِ سابق کے اَشیاء کو عدم سے وجود عطا فرمایا۔ ف۲۱۱ یعنی کائنات اس کے ارادہ فرماتے ہی وجود میں آجاتی ہے۔ ف۲۱۲ یعنی اہلِ کتاب یا مشرکین۔ ف۲۱۳ یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ وانبیاء سے کلام فرماتا ہے۔ یہ ان کا کمالِ تکبر اور نہایت سرکشی تھی انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء وملائکہ کے برابر سمجھا۔ شانِ نزول: رافع بن خُزَیمہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ سے فرمائیے وہ ہم سے کلام کرے ہم خود سنیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۱۴ یہ ان آیات کا عِناداً انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائیں۔ ف۲۱۵ کوری و نابینائی اور کفر و قساوَت میں۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کی سرکشی اور مُعانِدانہ (دشمنانہ) انکار سے رنجیدہ نہ ہوں پچھلے کفّار بھی انبیاء کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے۔ ف۲۱۶ یعنی آیاتِ قرآنی ومعجزاتِ باہرات انصاف والے کو سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوّت کا یقین دلانے کے لیے کافی ہیں مگر جو طالبِ یقین نہ ہو وہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ف۲۱۷ کہ وہ کیوں ایمان نہ لائے؟ اس لیے کہ آپ نے اپنا فرضِ تبلیغ پورے طور پر ادا فرما دیا۔ ف۲۱۸ اور یہ ناممکن کیونکہ وہ باطل

هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

ہدایت ہے ف۲۱۹ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

وقف منزل

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ مددگار ف۲۲۰ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے

یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ

وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی

ع ۱۴ ۹ ۱۴

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ

زیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں ف۲۲۱ اے اولادِ یعقوب یاد کرو میرا احسان جو میں نے

عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ

تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر تمہیں بڑائی دی اور ڈرو اُس دن سے کہ کوئی

نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ

جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی اور نہ اُس کو کچھ لے کر چھوڑیں اور نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے ف۲۲۲

وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ

اور نہ ان کی مدد ہو اور جب ف۲۲۳ ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا ف۲۲۴ تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں ف۲۲۵ فرمایا

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ

میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا میرا عہد

پر ہیں۔ ف۲۱۹ وہی قابلِ اتباع ہے اور اس کے سوا ہر ایک راہ باطل وضَلالت۔ ف۲۲۰ یہ خطاب امتِ محمدیہ کو ہے کہ جب تم نے جان لیا کہ سیّد انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلّم تمہارے پاس حق و ہدایت لائے تو تم ہرگز کفّار کی خواہشوں کا اتباع نہ کرنا، اگر ایسا کیا تو تمہیں کوئی عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ (خازن) ف۲۲۱ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اہلِ سَفینہ کے باب میں نازل ہوئی جو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تھے، ان کی تعداد چالیس تھی، بتیس اہل حبشہ اور آٹھ شامی راہب، ان میں بَحیرا راہب بھی تھے۔ معنی یہ ہیں کہ درحقیقت توریت شریف پر ایمان لانے والے وہی ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں اور بغیر تحریف وتبدیل پڑھتے ہیں اور اس کے معنی سمجھتے اور مانتے ہیں اور اس میں حضور سیّد کائنات محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت دیکھ کر حضور پر ایمان لاتے ہیں اور جو حضور کے منکر ہوتے ہیں وہ توریت شریف پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۲۲۲ اس میں یہود کا ردّ ہے جو کہتے تھے ہمارے باپ دادا بزرگ گزرے ہیں ہمیں شفاعت کر کے چھڑا لیں گے انہیں مایوس کیا جاتا ہے کہ شفاعت کافر کے لیے نہیں۔ ف۲۲۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سرزمینِ اَہواز میں بمقامِ سُوس ہوئی، پھر آپ کے والد آپ کو بابل ملکِ نمرود میں لے آئے، یہود ونصارٰی ومشرکین عرب سب آپ کے فضل وشرف کے معترف اور آپ کی نسل میں ہونے پر فخر کرتے ہیں، اللّٰہ تعالٰی نے آپ کے وہ حالات بیان فرمائے جن سے سب پر اسلام کا قبول کرنا لازم ہو جاتا ہے کیونکہ جو چیزیں اللّٰہ تعالٰی نے آپ پر واجب کیں وہ اسلام کے خصائص میں سے ہیں۔ ف۲۲۴ خدائی آزمائش یہ ہے کہ بندے پر کوئی پابندی لازم فرما کر دوسروں پر اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا اظہار کر دے۔ ف۲۲۵ جو باتیں

عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ

ظالموں کو نہیں پہنچتا ف۲۲۶ اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو ف۲۲۷ لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا ف۲۲۸ اور

اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ ف۲۲۹ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ

طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ

میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لیے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ

ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں ف۲۳۰ فرمایا اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر

اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کروں گا اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ

اس گھر کی نیویں (بنیادیں) اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے کہ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما ف۲۳۱ بے شک تو ہی ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں ان میں مفسرین کے چند قول ہیں قتادہ کا قول ہے کہ وہ مناسکِ حج ہیں۔ مجاہد نے کہا اس سے وہ دس چیزیں مراد ہیں جو اگلی آیات میں مذکور ہیں۔ حضرت ابنِ عباس کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس چیزیں یہ ہیں: (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) موئے زیرِ ناف کی صفائی (۹) ختنہ (۱۰) پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں بعض سنت۔ ف۲۲۶ مسئلہ: یعنی آپ کی اولاد میں جو ظالم (کافر) ہیں وہ امامت کا منصب نہ پائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمانوں کا پیشوا نہیں ہوسکتا اور مسلمانوں کو اس کا اتباع جائز نہیں۔ ف۲۲۷ ''بیت'' سے کعبہ شریف مراد ہے اور اس میں تمام حرم شریف داخل ہے۔ ف۲۲۸ امن بنانے سے یہ مراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے یا یہ کہ وہاں شکار تک کو امن ہے یہاں تک کہ حرم شریف میں شیر بھیڑیے بھی شکار کا پیچھا نہیں کرتے چھوڑ کر لوٹ جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ مومن اس میں داخل ہو کر عذاب سے مامون ہو جاتا ہے۔ ''حرم'' کو حرم اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل، ظلم، شکار حرام و ممنوع ہے۔ (احمدی) اگر کوئی مجرم بھی داخل ہو جائے تو وہاں اس سے تعرُّض نہ کیا جائے گا۔ (مدارک) ف۲۲۹ مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ معظّمہ کی بنا (تعمیر) فرمائی اور اس میں آپ کے قدم مبارک کا نشان تھا، اس کو نماز کا مَقام بنانے کا امر اِستحباب کے لیے ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کی دو رکعتیں مراد ہیں۔ (احمدی وغیرہ) ف۲۳۰ چونکہ امامت کے باب میں ''لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ'' (میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا) ارشاد ہو چکا تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا میں مومنین کو خاص فرمایا اور یہی شانِ ادب تھی، اللہ تعالیٰ نے کرم کیا دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ رزق سب کو دیا جائے گا مومن کو بھی کافر کو بھی لیکن کافر کا رزق تھوڑا ہے یعنی صرف دنیوی زندگی میں وہ بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ ف۲۳۱ پہلی مرتبہ کعبہ معظّمہ کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی اور بعد طوفانِ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٢٧﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

سنتا جانتا اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے ف۲۳۲ اور ہماری اولاد میں سے

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما ف۲۳۳ بے شک تو ہی ہے

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ف۲۳۴ ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت

اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

فرمائے اور انہیں تیری کتاب ف۲۳۵ اور پختہ علم سکھائے ف۲۳۶ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے ف۲۳۷ بے شک تو ہی ہے غالب

الْحَكِيْمُ ﴿١٢٩﴾ ع وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ ١٥ ع ٨ ١٥

حکمت والا اور ابراہیم کے دین سے کون منہ پھیرے ف۲۳۸ سوا اس کے جو دل کا احمق ہے اور بے شک ضرور

نوح پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی، یہ تعمیر خاص آپ کے دستِ مبارک سے ہوئی، اس کے لیے پتھر اٹھا کر لانے کی خدمت وسعادت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مُیَسَّر ہوئی، دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ یارب ہماری یہ طاعت وخدمت قبول فرما۔ ف۲۳۲ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کے مطیع ومخلص بندے تھے پھر بھی یہ دعا اس لیے ہے کہ طاعت واخلاص میں اور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں، ذَوقِ طاعت سیر نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ ۔فِکرِ ہر کس بَقَدرِ ہِمَّتِ اُوست (ہرکوئی اپنی استطاعت کے مطابق ہی غور وفکر کرتا ہے)۔ ف۲۳۳ حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لیے تعلیم ہے۔ مسئلہ: کہ یہ مقام قبولِ دعا کا ہے اور یہاں دعا وتوبہ سنتِ ابراہیمی ہے۔ ف۲۳۴ یعنی حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل کی ذُرِّیَّت میں۔ یہ دعا سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے تھی یعنی کعبہ معظّمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم واسمٰعیل نے یہ دعا کی کہ یاربّ! اپنے محبوب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت کر، یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں صاحبوں کی نسل میں حضور کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا، اولادِ حضرت ابراہیم میں باقی انبیاء حضرت اسحٰق کی نسل سے ہیں۔ مسئلہ: سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا میلاد شریف خود بیان فرمایا امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک "خَاتَمُ النَّبِيّٖن" لکھا ہوا تھا بحالیکہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پتلا کا خمیر ہورہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارتِ عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کی اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک نورِ ساطع (پھیلتا ہوا نور) ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے اِیوان وقُصور اُن کے لیے روشن ہوگئے۔ اس حدیث میں دعائے ابراہیم سے یہی دعا مراد ہے جو اس آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور آخر زمانہ میں حضور سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کو مبعوث فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ۔ (جمل وخازن) ف۲۳۵ اس کتاب سے قرآن پاک اور اس کی تعلیم سے اس کے حقائق ومعانی کا سکھانا مراد ہے۔ ف۲۳۶ حکمت کے معنی میں بہت اقوال ہیں بعض کے نزدیک حکمت سے فِقہ مراد ہے، قتادہ کا قول ہے کہ حکمت سنت کا نام ہے، بعض کہتے ہیں کہ حکمت علمِ اَحکام کو کہتے ہیں خلاصہ یہ کہ حکمت علمِ اَسرار ہے۔ ف۲۳۷ ستھرا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ لَوحِ نُفوس واَرواح کو کدورات (آلودگیوں) سے پاک کرکے حجاب اٹھادیں اور آئینۂ اِستِعداد کی جِلا فرما کر انہیں اس قابل کردیں کہ ان میں حقائق کی جلوہ گری ہوسکے۔ ف۲۳۸ شانِ نزول: علماءِ یہود میں سے حضرت عبد اللہ بن سلام نے اسلام لانے کے بعد اپنے دو بھتیجوں مہاجر وسَلَمَہ کو اسلام کی دعوت دی اور ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توریت میں فرمایا ہے کہ میں اولادِ اسمٰعیل سے ایک نبی پیدا کروں گا جن کا نام احمد ہوگا جو ان پر ایمان لائے گا راہ یاب (راستہ پانے والا) ہوگا، جو ان پر ایمان نہ لائے گا ملعون ہے، یہ سن کر سلمہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے اسلام سے انکار کردیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ظاہر کردیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود اس رسولِ مُعَظَّم کے مَبعوث

اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ

ہم نے دنیا میں اُسے چُن لیا ف۲۳۹ اور بے شک وہ آخرت میں ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے ف۲۴۰ جب کہ اس سے

لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ

اس کے رب نے فرمایا گردن رکھ عرض کی میں نے گردن رکھی اس کے لیے جو رب ہے سارے جہان کا اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے

بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چُن لیا تو نہ مرنا

وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

مگر مسلمان بلکہ تم میں کے خود موجود تھے ف۲۴۱ جب یعقوب کو موت آئی جب کہ

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ

اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی پوجا کرو گے بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے

اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ

والدوں ابراہیم و اسمٰعیل ف۲۴۲ و اسحاق کا ایک خدا اور ہم اس کے

مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا

حضور گردن رکھے ہیں یہ ف۲۴۳ ایک امت ہے کہ گذر چکی ف۲۴۴ ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو

كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا

تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی اور کتابی بولے ف۲۴۵ یہودی

ہونے کی دعا فرمائی تو جو ان کے دین سے پھرے وہ حضرت ابراہیم کے دین سے پھرا۔ اس میں یہود و نصاریٰ و مشرکینِ عرب پر تعریض ہے جو اپنے آپ کو افتخاراً (فخر کرتے ہوئے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے تھے جب ان کے دین سے پھر گئے تو شرافت کہاں رہی؟ ف۲۳۹ رسالت و خُلّت کے ساتھ رسول و خلیل بنایا۔ ف۲۴۰ جن کے لیے بلند درجے ہیں۔ تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کرامتِ دارین کے جامع ہیں تو ان کی طریقت و ملت سے پھرنے والا ضرور نادان و احمق ہے۔ ف۲۴۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی وفات کے روز اپنی اولاد کو یہودی رہنے کی وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہتان کے ردّ میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (خازن) معنی یہ ہیں کہ اے بنی اسرائیل! تمہارے پہلے لوگ حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخر وقت ان کے پاس موجود تھے جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر ان سے اسلام و توحید کا اقرار لیا تھا اور یہ اقرار لیا تھا جو آیت میں مذکور ہے۔ ف۲۴۲ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے آباء میں داخل کرنا تو اس لیے ہے کہ آپ ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ اور آپ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق علیہ السلام سے چودہ سال بڑے ہیں، دوسرے اس لیے کہ آپ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جَدّ ہیں۔ ف۲۴۳ یعنی حضرت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام اور ان کی مسلمان اولاد۔ ف۲۴۴ اے یہود! تم ان پر بہتان مت اٹھاؤ۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت رؤساءِ یہود اور نجران کے نصرانیوں کے

اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے تم فرماؤ بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین لیتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى

سے نہ تھے ف۲۴۶ یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اُتارا گیا

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا کیے گئے موسیٰ

وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

و عیسیٰ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء اپنے رب کے پاس سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق

مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ

نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہیں پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو

اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ

وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نری ضد میں ہیں ف۲۴۷ تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ ؕ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫

سنتا جانتا ف۲۴۸ ہم نے اللہ کی رَینی (رنگائی) لی ف۲۴۹ اور اللہ سے بہتر کس کی رَینی (رنگائی)

جواب میں نازل ہوئی یہودیوں نے تو مسلمانوں سے یہ کہا تھا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں اور توریت تمام کتابوں سے افضل ہے اور یہودی دین تمام اَدیان سے اعلیٰ ہے، اس کے ساتھ انہوں نے حضرت سیّد کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور انجیل شریف وقرآن شریف کے ساتھ کفر کر کے مسلمانوں سے کہا تھا کہ یہودی بن جاؤ، اسی طرح نصرانیوں نے بھی اپنے ہی دین کو حق بتا کر مسلمانوں سے نصرانی ہونے کو کہا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۴۶ اس میں یہود ونصارٰی وغیرہ پر تعرِیض ہے کہ تم مشرک ہو اس لیے ملتِ ابراہیم پر ہونے کا دعویٰ جو تم کرتے ہو وہ باطل ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود ونصارٰی سے یہ کہہ دیں" قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا... اَلْاٰیَة" ف۲۴۷ اور ان میں طلبِ حق کا شائبہ بھی نہیں۔ ف۲۴۸ یہ اللہ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے کہ آئندہ حاصل ہونے والی فتح وظفر کا پہلے سے اظہار فرمایا، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ذمہ پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی، کفّار کے حسد وعِنا د اور ان کے مَکائد (مکروفریب) سے حضور کو ضرر نہ پہنچا، حضور کی فتح ہوئی، بنی قُرَیْظَہ قتل ہوئے، بنی نَضِیْر جلاوطن کئے گئے، یہود ونصارٰی پر جزیہ مقرر ہوا۔ ف۲۴۹ یعنی جس طرح رنگ کپڑے کے ظاہر و باطن میں نُفوذ (سرایت) کرتا ہے اسی طرح دینِ الٰہی کے اِعتقاداتِ حقہ ہمارے رگ و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر و باطن قلب وقالب اس کے رنگ میں رنگ گیا ہمارا رنگ ظاہری رنگ نہیں جو کچھ فائدہ نہ دے بلکہ یہ نُفوس کو پاک کرتا ہے، ظاہر میں اس کے آثار اَوضاع واَفعال سے نمودار ہوتے ہیں۔ نصارٰی جب اپنے دین میں کسی کو داخل کرتے یا ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو پانی میں زرد رنگ ڈال کر اس میں اس شخص یا بچہ کو غوطہ دیتے اور کہتے کہ اب یہ سچا نصرانی ہوا اس کا اس آیت میں ردّ فرمایا کہ یہ ظاہری رنگ کسی کام کا نہیں۔

وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ

اور ہم اسی کو پوجتے ہیں تم فرماؤ کیا اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو ف۲۵۰ حالانکہ وہ ہمارا بھی مالک اور تمہارا بھی ف۲۵۱

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ

اور ہماری کرنی ہمارے ساتھ اور تمہاری کرنی تمہارے ساتھ اور ہم نرے اسی کے ہیں ف۲۵۲ بلکہ

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

تم یوں کہتے ہو کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کے بیٹے

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ

یہودی یا نصرانی تھے تم فرماؤ کیا تمہیں علم زیادہ ہے یا اللہ کو ف۲۵۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

جس کے پاس اللہ کی طرف کی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے ف۲۵۴ اور خدا تمہارے کوتکوں (بُرے اعمال) سے بے خبر نہیں

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ

وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا ان کے لیے ان کی کمائی اور تمہارے لیے تمہاری کمائی اور ان کے کاموں کی

عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶ ۱۶

تم سے پرسش نہ ہوگی

ف۲۵۰ شانِ نزول: یہود نے مسلمانوں سے کہا ہم پہلی کتاب والے ہیں ہمارا قبلہ پرانا ہے ہمارا دین قدیم ہے، انبیاء ہم میں سے ہوئے ہیں، اگر سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم نبی ہوتے تو ہم میں سے ہی ہوتے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۵۱ اسے اختیار ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے نبی بنائے عرب میں سے ہو یا دوسروں میں سے۔ ف۲۵۲ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتے اور عبادت وطاعت خالص اسی کے لیے کرتے ہیں تو ہم مستحقِ اکرام ہیں۔ ف۲۵۳ اس کا قطعی جواب یہی ہے کہ اللہ ہی اَعلم (زیادہ علم والا) ہے تو جب اس نے فرمایا: ''مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا'' (ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی) تو تمہارا یہ قول باطل ہوا۔ ف۲۵۴ یہ یہود کا حال ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی شہادتیں چھپائیں جو توریت شریف میں مذکور تھیں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے نبی ہیں اور ان کی یہ نعت وصفات ہیں اور حضرت ابراہیم مسلمان ہیں اور دینِ مقبول اسلام ہے نہ یہودیت ونصرانیت۔

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا

اب کہیں گے ف۲۵۵ بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر

عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

تھے ف۲۵۶ تم فرما دو کہ پورب پچھّم (مشرق ومغرب) سب اللّٰہ ہی کا ہے ف۲۵۷ جسے چاہے سیدھی راہ

مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

چلاتا ہے اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر

النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ

گواہ ہو ف۲۵۸ اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ف۲۵۹ اور اے محبوب تم پہلے جس

ف۲۵۵ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جب بجائے بَیتُ المَقدِس کے کعبہ مُعَظّمہ کوقبلہ بنایا گیا اس پرانہوں نے طعن کئے کیونکہ یہ انہیں ناگوار تھا اور وہ نَسخ کے قائل نہ تھے۔ایک قول پر یہ آیت مشرکینِ مکہ کے اور ایک قول پر منافقین کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے کفار کے یہ سب گروہ مراد ہوں کیونکہ طعن و تشنیع میں سب شریک تھے اور کفار کے طعن کرنے سے قبل قرآن پاک میں اس کی خبر دے دینا غیبی خبروں میں سے ہے۔طعن کرنے والوں کو بے وقوف اس لیے کہا گیا کہ وہ نہایت واضح بات پر مُعتَرِض ہوئے باوجودیکہ انبیاءِ سابقین نے نبیِّ آخرالزماں کے خصائص میں آپ کا لقب ذُو القِبلَتَین (دوقبلوں والا) ذکر فرمایا اور تحویلِ قبلہ (قبلہ کا تبدیل ہونا) اس کی دلیل ہے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کی پہلے انبیاء خبر دیتے آئے! ایسے روشن نشان سے فائدہ نہ اٹھانا اور مُعتَرِض ہونا کمالِ حماقت ہے۔ ف۲۵۶ قبلہ اس جہت کو کہتے ہیں جس کی طرف آدمی نماز میں منہ کرتا ہے، یہاں قبلہ سے بَیتُ المَقدِس مراد ہے۔ ف۲۵۷ اسے اختیار ہے جسے چاہے قبلہ بنائے کسی کو کیا جائے اعتراض! بندے کا کام فرماں برداری ہے۔ ف۲۵۸ دنیا و آخرت میں۔ مسئلہ: دنیا میں تو یہ کہ مسلمان کی شہادت مومن کافر سب کے حق میں شرعاً مُعتَبَر ہے اور کافر کی شہادت مسلمان پر معتبر نہیں۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس امت کا اِجماع حجتِ لازمُ القبول ہے۔ مسئلہ: اَموات کے حق میں بھی اس امت کی شہادت معتبر ہے رحمت وعذاب کے فرشتے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔صحاح کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی تعریف کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا صحابہ نے اس کی برائی کی حضور نے فرمایا: واجب ہوئی حضرت عمر نے دریافت کیا کہ حضور کیا چیز واجب ہوئی؟ فرمایا: پہلے جنازہ کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوئی، دوسرے کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی، تم زمین میں اللّٰہ کے شہداء (گواہ) ہو، پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ مسئلہ: یہ تمام شہادتیں صُلَحاءِ امت اور اہلِ صدق کے ساتھ خاص ہیں اور ان کے معتبر ہونے کے لیے زبان کی نگہداشت شرط ہے۔ جو لوگ زبان کی احتیاط نہیں کرتے اور بے جا خلافِ شَرع کلمات ان کی زبان سے نکلتے ہیں اور ناحق لعنت کرتے ہیں صحاح کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت نہ وہ شافع ہوں گے نہ شاہد۔اس امت کی ایک شہادت یہ بھی ہے کہ آخرت میں جب تمام اَوَّلین وآخرین جمع ہوں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا: کیا تمہارے پاس میری طرف سے ڈرانے اور احکام پہنچانے والے نہیں آئے؟ تو وہ انکار کریں گے اور کہیں گے کوئی نہیں آیا۔حضراتِ انبیاء سے دریافت فرمایا جائے گا: وہ عرض کریں گے کہ یہ جھوٹے ہیں ہم نے انہیں تبلیغ کی، اس پر ان سے اِقَامَةً لِّلْحُجَّةِ دلیل طلب کی جائے گی! وہ عرض کریں گے کہ اُمتِ محمد یہ ہماری شاہد ہے، یہ اُمت پیغمبروں کی شہادت دے گی کہ اِن حضرات نے تبلیغ فرمائی، اس پر گذشتہ اُمت کے کفار کہیں گے انہیں کیا معلوم یہ ہم سے بعد ہوئے تھے، دریافت فرمایا جائے گا: تم کیسے جانتے ہو؟ یہ عرض کریں گے یارب! تونے ہماری طرف اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بھیجا، قرآن پاک نازل فرمایا، ان کے ذریعہ سے ہم قطعی ویقینی طور پر جانتے ہیں کہ حضراتِ انبیاء نے فرضِ تبلیغ عَلٰی وَجْهِ الْكَمَالِ ادا کیا۔ پھر سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے آپ کی اُمت کی نسبت دریافت فرمایا جائے گا حضور ان کی تصدیق فرمائیں گے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اشیاءِ مَعرُوفہ میں شہادت تَسَامُع (سننے) کے ساتھ بھی معتبر ہے یعنی جن چیزوں کا علم یقینی سننے سے حاصل ہو اس پر بھی شہادت دی جاسکتی ہے۔ ف۲۵۹ امت کو تو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اطلاع کے ذریعہ سے اَحوالِ اُمم و تبلیغِ انبیاء کا علم قطعی ویقینی حاصل ہے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم بکرمِ الٰہی نورِ نبوت سے ہر شخص

كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ

قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لیے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے ف۲۶۰

وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور بے شک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ کی شان نہیں

لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى

کہ تمہارا ایمان اکارت (ضائع) کرے ف۲۶۱ بے شک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان مہر (رحم) والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا ف۲۶۲ تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو ف۲۶۳

وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ

اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے ضرور جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے ف۲۶۴ اور اللہ ان کے

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

کوتکوں (برے اعمال) سے بے خبر نہیں اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس ہر نشانی لے کر

کے حال اور اس کی حقیقتِ ایمان اور اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطَّلَعْ ہیں۔ مسئلہ: اسی لیے حضور کی شہادت دنیا میں بحکمِ شرع اُمت کے حق میں مقبول ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نے اپنے زمانہ کے حاضرین کے متعلق جو کچھ فرمایا مثلاً صحابہ و ازواج و اہلِ بیت کے فضائل و مناقب یا غائبوں اور بعد والوں کے لیے مثل حضرت اویس و امام مہدی وغیرہ کے اس پر اِعتقاد واجب ہے۔ مسئلہ: ہر نبی کو ان کی امت کے اعمال پر مُطَّلَعْ کیا جاتا ہے تاکہ روزِ قیامت شہادت دے سکیں چونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت عام ہوگی اس لیے حضور تمام امتوں کے احوال پر مُطَّلَعْ ہیں۔ فائدہ: یہاں شہید بمعنی مُطَّلَع بھی ہوسکتا ہے کیونکہ شہادت کا لفظ علم و اِطلاع کے معنی میں بھی آیا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللّٰہ ہر چیز پر گواہ ہے)۔
ف۲۶۰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے تھے، بعد ہجرت بَیْتُ المَقدِس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا، سترہ مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی، پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔ اس تَحوِیل (قبلہ تبدیل کرنے) کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و اِمتیاز ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف۲۶۱ شانِ نزول: بَیْتُ المَقدِس کی طرف نماز پڑھنے کے زمانہ میں جن صحابہ نے وفات پائی ان کے رشتہ داروں نے تحویلِ قبلہ کے بعد ان کی نمازوں کا حکم دریافت کیا! اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اطمینان دلایا گیا کہ ان کی نمازیں ضائع نہیں ان پر ثواب ملے گا۔ فائدہ: نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ اس کی ادا اور بجماعت پڑھنا دلیلِ ایمان ہے۔ ف۲۶۲ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کا قبلہ بنایا جانا پسندِ خاطر (محبوب) تھا اور حضور اس امید میں آسمان کی طرف نظر فرماتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، آپ نماز ہی میں کعبہ کی طرف پھر گئے مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طرف رخ کیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو آپ کی رضا منظور ہے اور آپ ہی کی خاطر کعبہ کو قبلہ بنایا گیا۔ ف۲۶۳ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں رُو بقبلہ ہونا فرض ہے۔ ف۲۶۴ کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور کے اوصاف کے سلسلہ میں یہ بھی مذکور تھا کہ آپ بیتُ المَقدِس سے کعبہ کی طرف پھریں گے اور ان کے انبیاء نے بشارتوں

اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

آ ۔ وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے ف۲۶۵ اور نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو ف۲۶۶ اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے

قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

کے قبلہ کے تابع نہیں ف۲۶۷ اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا

اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا وقف لازم

تو اس وقت تو ضرور ستم گار (ظالم) ہوگا جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۲۶۸ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ

آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے ف۲۶۹ اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَلِكُلٍّ ع ۱۷ وقف منزل

ہیں ف۲۷۰ (اے سننے والے) یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے (یا حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو) تو خبردار تو شک نہ کرنا اور ہر ایک کے لیے توجہ کی

وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک سمت ہے کہ وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے تو یہ چاہو کہ نیکیوں میں اوروں سے آگے نکل جائیں تم کہیں ہو اللہ تم سب کو

اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

اکٹھا لے آئے گا ف۲۷۱ بے شک اللہ جو چاہے کرے اور جہاں سے آؤ ف۲۷۲

کے ساتھ حضور کا یہ نشان بتایا تھا کہ آپ بیت المقدِس اور کعبہ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے۔ ف۲۶۵ کیونکہ نشانی اس کو نافع ہوسکتی ہے جو کسی شُبہ کی وجہ سے منکر ہو، یہ تو حسد وعِناد سے انکار کرتے ہیں انہیں اس سے کیا نفع ہوگا۔ ف۲۶۶ معنی یہ ہیں کہ یہ قبلہ منسوخ نہ ہوگا تو اب اہلِ کتاب کو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کہ آپ ان میں سے کسی کے قبلہ کی طرف رخ کریں گے۔ ف۲۶۷ ہر ایک کا قبلہ جدا ہے۔ یہود تو صَخرَہ بیتُ المقدِس (بیت المقدس میں رکھی ایک چٹان) کو اپنا قبلہ قرار دیتے ہیں اور نصاریٰ بیتُ المقدِس کے اس مکانِ شَرقی کو جہاں نفخِ روحِ حضرت مسیح (حضرت عیسی علیہ السلام کی روح مبارک پھونکنا) واقع ہوا۔ (فتح) ف۲۶۸ یعنی علماءِ یہود ونصاریٰ۔ ف۲۶۹ مطلب یہ ہے کہ کتبِ سابقہ میں نبی آخر الزماں حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف ایسے واضح اور صاف بیان کیے گئے ہیں جن سے علماءِ اہلِ کتاب کو حضور کے خاتَم الانبیاء ہونے میں کچھ شک وشبہ باقی نہیں رہ سکتا اور وہ حضور کے اس منصبِ عالی کو اَتَم (پورے) یقین کے ساتھ جانتے ہیں۔ اَحبارِ یہود (یہودیوں کے علماء) میں سے عبداللہ بن سلام مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آیۂ "یَعْرِفُوْنَهٗ" (یعنی علماءِ یہود ونصاریٰ وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے) میں جو مَعرِفت بیان کی گئی ہے اس کی کیا شان ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اِشتِباہ (بغیر کسی شک وشبہ کے) پہچان لیا اور میرا حضور کو پہچاننا اپنے بیٹوں کے پہچاننے سے بدَرجہا زیادہ اَتم واَکمل ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اللہ کی طرف سے اس کے بھیجے رسول ہیں، ان کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے ہماری کتاب توریت میں بیان فرمائے ہیں، بیٹے کی طرف سے ایسا یقین کس طرح ہو! عورتوں کا حال ایسا قطعی کس طرح معلوم ہوسکتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا سر چوم لیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ غیرِ محلِ شہوت میں دینی محبت سے پیشانی چومنا جائز ہے۔ ف۲۷۰ یعنی توریت وانجیل میں جو حضور کی نعت وصفت ہے علماءِ اہلِ کتاب کا ایک گروہ اس کو حسداً وعِناداً دیدہ ودانستہ چھپاتا ہے۔ مسئلہ: حق کا چھپانا معصیت وگناہ ہے۔ ف۲۷۱ روزِ قیامت سب کو جمع فرمائے گا اور اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۷۲ یعنی خواہ کسی شہر سے سفر کے لیے نکلو نماز میں

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور وہ ضرور تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ اپنا منہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا

کہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے ف۲۷۳ مگر جو ان میں نا انصافی کریں ف۲۷۴ تو ان سے نہ

تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ۛ

ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یہ اس لیے ہے کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور کسی طرح تم ہدایت پاؤ

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ

جیسے ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے ف۲۷۵ کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ف۲۷۶

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ ۛ معانقة ۳

اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے ف۲۷۷ اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۱۸ ۵ ۲

تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا ف۲۷۸ اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو اے ایمان

اپنا منہ مسجدِ حرام (کعبہ) کی طرف کرو۔ ف۲۷۳ اور کفار کو یہ طعن کرنے کا موقع نہ ملے کہ انہوں نے قریش کی مخالفت میں حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کا قبلہ بھی چھوڑ دیا باوجودیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہیں اور ان کی عظمت و بزرگی مانتے بھی ہیں۔ ف۲۷۴ اور براہِ عناد بیجا اعتراض کریں ف۲۷۵ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ف۲۷۶ نجاستِ شرک و ذُنوب سے۔ ف۲۷۷ حکمت سے مُفَسّرین نے فقہ مراد لی ہے۔ ف۲۷۸ ذکر تین طرح کا ہوتا ہے: (۱) لسانی (۲) قلبی (۳) بِالجوارح۔ ذکرِ لسانی: تسبیح، تقدیس، ثناوغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، اِستغفار، دعاوغیرہ اس میں داخل ہیں۔ ذکرِ قلبی: اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا، علماء کا اِستنباط، مسائل میں غور کرنا بھی اسی میں داخل ہے۔ ذکر بالجوارح: یہ ہے کہ اعضا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لیے سفر کرنا یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے تسبیح و تکبیر ثناء و قراءت تو ذکرِ لسانی ہے، اور خُشُوع و خُضوع اخلاص ذکرِ قلبی، اور قیام رکوع و سجود وغیرہ ذکر بِالجوارح ہے۔ ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم طاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صَحِیحَین کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسے ہی یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ قرآن و حدیث میں ذکر کے بہت فضائل وارد ہیں اور یہ ہر

اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا

والو صبر اور نماز سے مدد چاہو ف۲۷۹ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے اور جو

تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا

خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو ف۲۸۰ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں

تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ

خبر نہیں ف۲۸۱ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے ف۲۸۲ اور کچھ

الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ

مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے ف۲۸۳ اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر

اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ

کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ف۲۸۴ یہ لوگ ہیں

طرح کے ذکر کو شامل ہیں ذکر بِالْجَہر (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو بھی اور بِالْاِ خفاء کو بھی۔ ف۲۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مُہم پیش آتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نمازِ اِستِسقاء وصلوٰۃِ حاجت داخل ہے۔ ف۲۸۰ شانِ نزول: یہ آیت شُہداءِ بدر کے حق میں نازل ہوئی۔ لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا وہ دُنیوی آسائش سے محروم ہو گیا! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۸۱ موت کے بعد ہی اللہ تعالیٰ شہداء کو حیات عطا فرماتا ہے، ان کی اَرواح پر رزق پیش کیے جاتے ہیں، انہیں راحتیں دی جاتی ہیں، ان کے عمل جاری رہتے ہیں، اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب (روپ) میں جنت کی سیر کرتی اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کو قبر میں جنتی نعمتیں ملتی ہیں۔ شہید وہ مسلمان مُکلف طاہر ہے جو تیز ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو، یا مَعرِکہ ٔ جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی۔ اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ نہ اس کو غسل دیا جائے، نہ کفن اپنے کپڑوں میں ہی رکھا جائے، اسی طرح اس پر نماز پڑھی جائے، اسی حالت میں دفن کیا جائے۔ آخرت میں شہید کا بڑا رتبہ ہے۔ بعض شہداء وہ ہیں کہ ان پر دنیا کے یہ احکام تو جاری نہیں ہوتے لیکن آخرت میں ان کے لیے شہادت کا درجہ ہے جیسے ڈوب کر یا جل کر، یا دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا، طلبِ علم، سفرِ حج، غرض راہِ خدا میں مرنے والا، اور نِفاس میں مرنے والی عورت، اور پیٹ کے مرض اور طاعون اور ذاتُ الجَنب اور سِل (پسلی کے درد اور پھیپھڑوں کی بیماری و پرانے بخار) میں، اور جمعہ کے روز مرنے والے وغیرہ۔ ف۲۸۲ آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ ف۲۸۳ امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر، بھوک سے رمضان کے روزے، مالوں کی کمی سے زکوٰۃ و صدقات دینا، جانوں کی کمی سے اَمراض کے ذریعہ موتیں ہونا، پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یا رب! پھر فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ عرض کرتے ہیں ہاں یا رب! فرماتا ہے: اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا! فرماتا ہے: اس کے لیے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام "بَیْتُ الْحَمْد" رکھو۔ حکمت: مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقتِ مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے۔ ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بَلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور اِستقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو۔ ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبلِ وُقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء (مصیبت میں مبتلا ہونے) کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں اِمتیاز ہو جائے۔ ف۲۸۴ حدیث شریف میں ہے کہ وقتِ مصیبت کے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ"

عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾ اِنَّ

جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک

الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا

صفا اور مروہ ف۲۸۵ اللّٰہ کے نشانوں سے ہیں ف۲۸۶ تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ

جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے ف۲۸۷ اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللّٰہ نیکی کا صلہ دینے والا

عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ

خبردار ہے بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں ف۲۸۸

بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ

بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللّٰہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں

پڑھنا رحمتِ الٰہی کا سبب ہوتا ہے، یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللّٰہ تعالیٰ کفارۂ گناہ بناتا ہے۔ ف۲۸۵ صفا و مروہ مکہ مکرمہ کے دو پہاڑ ہیں جو کعبہ مُعظّمہ کے مقابل جانبِ شرق واقع ہیں، مَروہ شمال کی طرف مائل، اور صفا جنوب کی طرف جبلِ اَبی قُبیس کے دامن میں ہے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ان دونوں پہاڑوں کے قریب اس مقام پر جہاں چاہِ زمزم ہے بحکمِ الٰہی سکونت اختیار فرمائی، اس وقت یہ مقام سنگلاخ بیابان تھا نہ یہاں سبزہ تھا نہ پانی نہ خورد ونوش کا کوئی سامان رضائے الٰہی کے لئے ان مقبول بندوں نے صبر کیا۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بہت خُرد سال (کم عمر) تھے تشنگی سے جب ان کی جاں لبی کی حالت ہوئی تو حضرت ہاجرہ بیتاب ہوکر کوہِ صَفا پر تشریف لے گئیں وہاں بھی پانی نہ پایا تو اُتر کر نشیب کے میدان میں دوڑتی ہوئی مَروہ تک پہنچیں اس طرح سات مرتبہ گردش ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" کا جلوہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ غیب سے ایک چشمہ "زمزم" نمودار کیا اور ان کے صبر و اخلاص کی برکت سے ان کے اِتباع میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دوڑنے والوں کو مقبولِ بارگاہ کیا اور ان دونوں کو محلِ اِجابتِ دعا بنایا۔ ف۲۸۶ "شَعَائِرِ اللّٰه" سے دین کے اَعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں جیسے کعبہ، عرفات، مُزدلفہ، جمارِ ثَلٰثہ، صفا، مَروہ، منیٰ، مساجد۔ یا اَزْمِنَہ جیسے رمضان، اَشْہُرِ حرام، عیدِ فطر و اَضحیٰ، جمعہ، ایامِ تشریق۔ یا دوسرے علامات جیسے اذان، اقامت، نماز با جماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، ختنہ یہ سب شعائرِ دین ہیں۔ ف۲۸۷ **شانِ نزول:** زمانۂ جاہلیت میں صفا و مَروہ پر دو بُت رکھے تھے صفا پر جو بُت تھا اس کا نام اَساف اور جو مَروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مَروہ کے درمیان سَعی کرتے تو اِن بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے، عہدِ اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مُشرِکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفا و مَروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے۔ اس آیت میں ان کا اطمینان فرمادیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادتِ الٰہی کی ہے تمہیں اندیشۂ مشابہت نہیں! اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانۂ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے، اب عہدِ اسلام میں بُت اُٹھادیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائرِ دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مَروہ کے شعائرِ دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا۔ **مسئلہ:** سعی (یعنی صفا و مَروہ کے درمیان دوڑنا) واجب ہے حدیث سے ثابت ہے سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس پر مُداوَمت فرمائی ہے، اس کے ترک سے دَم دینا یعنی قربانی واجب ہوتی ہے۔ **مسئلہ:** صفا و مَروہ کے درمیان سعی حج و عمرہ دونوں میں لازم ہے۔ فرق یہ ہے کہ حج کے اندر عرفات میں جانا اور وہاں سے طوافِ کعبہ کے لئے آنا شرط ہے، اور عمرہ کے لئے عرفات میں جانا شرط نہیں۔ **مسئلہ:** عمرہ کرنے والا اگر بیرونِ مکہ سے آئے اس کو براہِ راست مکہ مکرمہ میں آکر طواف کرنا چاہئے اور اگر مکہ کا ساکن (رہنے والا) ہو تو اس کو چاہئے کہ حرم سے باہر جائے وہاں سے طوافِ کعبہ کا اِحرام باندھ کر آئے۔ حج و عمرہ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ حج سال میں ایک ہی مرتبہ ہوسکتا ہے کیونکہ عرفات میں عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو جانا جو حج میں شرط ہے سال میں ایک ہی مرتبہ ممکن ہے اور عمرہ ہر دن ہوسکتا ہے اس کے لئے کوئی وقت مُعیّن نہیں۔ ف۲۸۸ یہ آیت ان علماءِ یہود کی شان میں نازل ہوئی جو سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نعت شریف اور آیتِ رَجم اور توریت کے دوسرے احکام کو چھپایا کرتے تھے۔

اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ لا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ

کی لعنت ف۲۸۹ مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں (اصلاح کریں) اور ظاہر کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول

عَلَیْهِمْ ج وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ

فرماؤں گا اور میں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر

كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ لا

ہی مرے ان پر لعنت ہے اللّٰہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی ف۲۹۰

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ج لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے

ع ۱۹ ۱۱ ۳ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع اِنَّ فِیْ خَلْقِ

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۲۹۱ اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ

آسمانوں ف۲۹۲ اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ

مسئلہ: علومِ دین کا اظہار فرض ہے۔ **ف۲۸۹** لعنت کرنے والوں سے ملائکہ ومومنین مراد ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ کے تمام بندے مراد ہیں۔ **ف۲۹۰** مومن تو کافروں پر لعنت کریں گے ہی، کافر بھی روزِ قیامت باہم ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ **مسئلہ:** اس آیت میں ان پر لعنت فرمائی گئی جو کفر پر مرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کی موت کفر پر معلوم ہو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔ **مسئلہ:** گنہگار مسلمان پر بِالتَّعیِیْن (اس کا نام لے کر) لعنت کرنا جائز نہیں لیکن علَی الْاِطلاق جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں چور اور سود خوار وغیرہ پر لعنت آئی ہے۔ **ف۲۹۱** **شانِ نزول:** کفار نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنے رب کی شان وصفت بیان فرمائیے! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتادیا گیا کہ معبود صرف ایک ہے، نہ وہ مُتَجَزِّی ہوتا ہے نہ مُنْقَسِم، نہ اِس کے لیے مثل نہ نظیر، اُلوہیت ورَبُوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں، مصنوعات کو تنہا اسی نے بنایا، وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اس کا قَسِیم (شریک) نہیں، اپنے صفات میں یگانہ ہے کوئی اس کا شبیہ نہیں۔ ابوداود وترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کا اسمِ اَعظم ان دو آیتوں میں ہے ایک یہی آیت "وَاِلٰـهُكُمْ" دوسری "الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"... الآیہ۔ **ف۲۹۲** کعبہ مُعَظَّمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ معبود اِعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ معبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں! اس لیے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی آیت طلب کی جس سے وَحدانیت پر اِستدلال صحیح ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر کسی ستون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام، اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مَفْرُوش (بچھا ہوا) ہونا، اور پہاڑ دریا چشمے، مَعادِن جواہر درخت سبزہ پھل، اور شب وروز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا، کشتیاں اور ان کا مُسَخَّر ہونا باوجود بہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب (پانی کی سطح) پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری (وزن اٹھانے) کا کام لینا، اور بارش اور اس سے خشک ومردہ ہوجانے کے بعد زمین کا سرسبز وشاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا، اور زمین کو اَنواع و اَقسام کے جانوروں سے بھر دینا جن میں بے شمار عجائبِ حکمت وَدِیعت (رکھے ہوئے) ہیں، اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات، اور اَبر (بادل) اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان وزمین کے درمیان مُعلَّق رہنا، یہ آٹھ اَنواع ہیں جو حضرت قادرِ مختار کے علم وحکمت اور اس کی وَحدانیت پر بُرہانِ قوی (مضبوط دلائل) ہیں اور ان کی دلالت وحدانیت پر بیشمار وجوہ سے ہے۔ اِجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب اُمورِ ممکنہ ہیں اور ان کا وجود بہت سے مختلف

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللّٰہ نے آسمان سے پانی اتار کر

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ

مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

تَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان سب میں عقلمندوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللّٰہ کے سوا اور معبود بنا

اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ

لیتے ہیں کہ انہیں اللّٰہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللّٰہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسی ہو اگر

يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ

دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اس لیے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لیے کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اللّٰہ کا عذاب بہت سخت ہے جب بیزار ہوں گے پیشوا اپنے پیرووں سے ف۲۹۳

طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وجود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لیے مُوجِد ہے قادر وحکیم جو بمُقتَضائے حکمت ومَشِیَّت جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دَخل واِعتراض کی مجال نہیں۔ وہ معبود بالیقین واحِد ویکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی ان مقدُورات پر قادر ماننا پڑے گا! اب دو حال سے خالی نہیں یا تو اِیجاد وتاثیر میں دونوں متفقُ الاِرادہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شے کے وجود میں دو مؤثّروں کا تاثیر کرنا لازم آئے گا اور یہ محال ہے کیونکہ یہ مُستَلزِم ہے مَعلول کے دونوں سے مستغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مُفتَقِر ہونے کو۔ کیونکہ علّت جب مُستَقِلَّہ ہو تو معلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا، اور دونوں کو علّتِ مُستَقِلَّہ فرض کیا گیا ہے تو لازم آئے گا کہ معلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نَقِیضَین مجتمع ہو گئیں اور یہ محال ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو تَرجِیح بلامُرَجِّح لازم آئے گی اور دوسرے کا عجز لازم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے مُنافی ہے۔ اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تَمانُع وتَطارُد لازم آئے گا کہ ایک کسی شے کے وجود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدم کا تو وہ شے ایک ہی حال میں موجود ومعدُوم دونوں ہوگی یا دونوں نہ ہوگی یہ دونوں تقدیریں باطل ہیں تو ضرور ہے کہ یا موجود گی ہوگی یا معدُوم ایک ہی بات ہوگی، اگر موجود ہوئی تو عدم کا چاہنے والا عاجز ہوا اِلٰہ نہ رہا اور اگر معدُوم ہوئی تو وجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اِلٰہ نہ رہا! ثابت ہو گیا کہ اِلٰہ ایک ہی ہو سکتا ہے اور یہ تمام اَنواع بے نہایت وُجوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۲۹۳ یہ روزِ قیامت کا بیان ہے جب مشرکین اور ان کے پیشوا جنہوں نے انہیں کفر کی ترغیب دی تھی ایک جگہ جمع ہوں گے اور عذاب نازل ہوتا ہوا دیکھ کر ایک دوسرے سے بیزار ہو جائیں گے۔

وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا

اور دیکھیں گے عذاب اور کٹ جائیں گی ان سب کی ڈوریں ۲۹۴ اور کہیں گے پیرو

لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ

کاش ہمیں لوٹ کر جانا ہوتا (دنیا میں) تو ہم ان سے توڑ دیتے (جدا ہوجاتے) جیسے انہوں نے ہم سے توڑ دی یونہی اللہ انہیں دکھائے گا

اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا ۲۰

ان کے کام ان پر حسرتیں ہو کر ۲۹۵ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے

النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں ۲۹۶ حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ

بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ

تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ

اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں اور جب ان سے کہا جائے اللہ کے اتارے پر

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا

چلو ۲۹۷ تو کہیں بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ

يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ

کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت ۲۹۸ اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو

۲۹۴ یعنی وہ تمام تعلقات جو دنیا میں ان کے مابین تھے خواہ وہ دوستیاں ہوں یا رشتہ داریاں، یا باہمی مُوافقت کے عہد۔ ۲۹۵ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال ان کے سامنے کرے گا تو انہیں نہایت حسرت ہوگی کہ انہوں نے یہ کام کیوں کئے تھے، ایک قول یہ ہے کہ جنت کے مقامات دکھا کر ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے تو یہ تمہارے لیے تھے، پھر وہ مَساکن و مَنازِل مومنین کو دیئے جائیں گے اس پر انہیں حسرت و ندامت ہوگی۔ ۲۹۶ یہ آیت ان اَشخاص کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے بحِار (زمانۂ جاہلیت کے نامزد مخصوص جانوروں) وغیرہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دینا اس کی رَزّاقیت سے بغاوت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو مال میں اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے، اور اسی میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو باطل سے بے تعلق پیدا کیا، پھر ان کے پاس شَیاطین آئے اور انہوں نے دین سے بہکایا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اس کو حرام ٹھہرایا۔ ایک اور حدیث میں ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے یہ آیت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت کی تو حضرت سعد بن اَبی وقاص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رَسُول اللہ! دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مُستَجَابُ الدَّعوَاۃ کردے! حضور نے فرمایا: اے سعد اپنی خوراک پاک کرو مُستَجَابُ الدَّعواۃ ہو جاؤ گے! اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک قبولیت سے محرومی رہتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر) ۲۹۷ توحید و قرآن پر ایمان لاؤ اور پاک چیزوں کو حلال جانو جنہیں اللہ نے حلال کیا۔ ۲۹۸ جب باپ دادا

يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا

پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے ف۲۹۹ بہرے گونگے اندھے تو انہیں

يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ

سمجھ نہیں ف۳۰۰ اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور

اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف۳۰۱ اس نے یہی تم پر حرام کیے ہیں مردار ف۳۰۲

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور خون ف۳۰۳ اور سور کا گوشت ف۳۰۴ اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا ف۳۰۵ تو جو ناچار ہو ف۳۰۶ نہ یوں کہ

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

خواہش سے کھائے اور نہ یوں کہ ضرورت سے آگے بڑھے تو اس پر گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ جو

يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ

چھپاتے ہیں ف۳۰۷ اللہ کی اتاری کتاب اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لے لیتے ہیں ف۳۰۸

دین کے اُمور کو نہ سمجھتے ہوں اور راہِ راست پر نہ ہوں تو ان کی پیروی کرنا حماقت و گمراہی ہے۔ ف۲۹۹ یعنی جس طرح چوپائے چرانے والے کی صرف آواز ہی سنتے ہیں کلام کے معنی نہیں سمجھتے یہی حال ان کفار کا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صدائے مبارک کو سنتے ہیں لیکن اس کے معنی دلنشین کر کے ارشادِ فیض بنیاد سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ف۳۰۰ یہ اس لیے کہ وہ حق بات سن کر مُنتَفِع نہ ہوئے کلامِ حق ان کی زبان پر جاری نہ ہوا، نصیحتوں سے انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ ف۳۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ ف۳۰۲ جو حلال جانور بغیر ذبح کیے مرجائے یا اس کو طریقِ شَرع کے خلاف مارا گیا ہو مثلاً گلا گھونٹ کر، یا لاٹھی پتھر ڈھیلے غُلّے گولی سے مار کر ہلاک کیا گیا ہو، یا وہ گر کر مر گیا ہو، یا کسی جانور نے سینگ سے مارا ہو، یا کسی درندے نے ہلاک کیا ہو اس کو مردار کہتے ہیں اور اسی کے حکم میں داخل ہے زندہ جانور کا وہ عُضو جو کاٹ لیا گیا ہو۔ مسئلہ: مردار جانور کا کھانا حرام ہے مگر اس کا پکا ہوا چمڑہ کام میں لانا اور اس کے بال، سینگ، ہڈی، پٹھے، سُم (کھر) سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مسئلہ: خون ہر جانور کا حرام ہے اگر بہنے والا ہو دوسری آیت میں فرمایا: "اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا"۔ ف۳۰۴ مسئلہ: خنزیر نجس العَین (بالکل ناپاک) ہے اس کا گوشت، پوست، بال، ناخن وغیرہ تمام اَجزاء نَجس و حرام ہیں کسی کو کام میں لانا جائز نہیں۔ چونکہ اوپر سے کھانے کا بیان ہو رہا ہے اس لیے یہاں گوشت کے ذکر پر اِکتفا فرمایا گیا۔ ف۳۰۵ مسئلہ: جس جانور پر وقتِ ذبح غیرِ خدا کا نام لیا جائے خواہ تنہا یا خدا کے نام کے ساتھ عطف سے ملا کر (مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰه) وہ حرام ہے۔ مسئلہ: اور اگر نامِ خدا کے ساتھ غیر کا نام بغیر عطف ملایا (مثلاً: بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه) تو مکروہ ہے۔ مسئلہ: اگر ذبح فقط اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کا دنبہ، یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا، یا جن اولیاء کے لیے ایصالِ ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۳۰۶ "مُضْطَر" (ناچار) وہ ہے جو حرام چیز کے کھانے پر مجبور ہو اور اس کو نہ کھانے سے خوفِ جان ہو خواہ شدت کی بھوک یا ناداری کی وجہ سے جان پر بن جائے اور کوئی حلال چیز ہاتھ نہ آئے، یا کوئی شخص حرام کھانے پر جبر کرتا ہو اور اس سے جان کا اندیشہ ہو ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے حرام چیز کا قدرِ ضرورت یعنی اتنا کھا لینا جائز ہے کہ خوفِ ہلاکت نہ رہے۔ ف۳۰۷ شانِ نزول: یہود کے علماء و رُؤساء جو امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے مَبعُوث ہوں گے جب انہوں نے دیکھا کہ سیدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قوم میں سے مبعوث فرمائے گئے تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت و انجیل میں حضور کے اوصاف دیکھ کر آپ

أُولَٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں و۳۰۹ اور اللہ قیامت کے دن ان سے بات نہ کرے گا

وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

اور نہ انہیں ستھرا کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے

بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ

گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب تو کس درجہ انہیں آگ کی سہار (برداشت) ہے یہ

بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ

اس لیے کہ اللہ نے کتاب حق کے ساتھ اتاری اور بے شک جو لوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگے ف۳۱۰ وہ ضرور

ع ۲۱ ۵ ۹ نصف شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ۧ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

پرلے سرے کے جھگڑالو ہیں کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف

وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

کرو و۳۱۱ ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

اور کتاب اور پیغمبروں پر و۳۱۲ اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور

کی فرمانبرداری کی طرف جھک پڑیں گے اور ان کے نذرانے ہدیئے تحفے تحائف سب بند ہوجائیں گے حکومت جاتی رہے گی! اس خیال سے انہیں حسد پیدا ہوا اور توریت و انجیل میں جو حضور کی نعت وصفت اور آپ کے وقتِ نبوت کا بیان تھا انہوں نے اس کو چھپایا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مُطّلع نہ ہونے دیا جائے نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے، اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کر کے معنی بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنی پر پردہ ڈالا جائے۔ و۳۰۸ یعنی دنیا کے حقیر نفع کے لیے اِخفاءِ حق کرتے ہیں۔ و۳۰۹ کیونکہ یہ رشوتیں اور یہ مالِ حرام جو حق پوشی کے عوض انہوں نے لیا ہے انہیں آتشِ جہنّم میں پہنچائے گا۔ ف۳۱۰ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت میں اختلاف کیا بعض نے اس کو حق کہا، بعض نے باطل، بعض نے غلط تاویلیں کیں، بعض نے تحریفیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی! اس صورت میں کتاب سے قرآن مراد ہے، اور ان کا اِختلاف یہ ہے کہ بعض ان میں سے اس کو شعر کہتے تھے، بعض سحر، بعض کہانت۔ و۳۱۱ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ یہود نے بیتُ المَقدِس کے مشرق کو اور نصارٰی نے اس کے مغرب کو قبلہ بنا رکھا تھا، اور ہر فریق کا گمان تھا کہ صرف اس قبلہ ہی کی طرف منہ کرنا کافی ہے اس آیت میں ان کا رد فرما دیا گیا کہ بیتُ المَقدِس کا قبلہ ہونا مَنسوخ ہوگیا۔ (مدارک) مُفَسِّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ خطاب اہلِ کتاب اور مومنین سب کو عام ہے اور معنی یہ ہیں کہ صرف رُوبقبلہ ہونا اصل نیکی نہیں جب تک عقائد درست نہ ہوں اور دل اِخلاص کے ساتھ ربِ قبلہ کی طرف متوجہ نہ ہو۔ و۳۱۲ اس آیت میں نیکی کے چھ طریقے ارشاد فرمائے (۱) ایمان لانا (۲) مال دینا (۳) نماز قائم کرنا (۴) زکوٰۃ دینا (۵) عہد پورا کرنا (۶) صبر کرنا۔ ایمان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک تو اللّٰہ تعالٰی پر ایمان لائے کہ وہ حَیّ و قَیُّوم، علیم، حکیم، سمیع، بصیر، غَنی، قدیر، اَزَلی، اَبَدی، واحد، لَاشَرِیْکَ لَہٗ ہے۔ دوسرے قیامت پر ایمان لائے کہ وہ حق ہے اس میں بندوں کا حساب ہوگا، اعمال کی جزا دی جائے گی، مقبولانِ حق شفاعت کریں گے، سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سعادت مندوں کو حوضِ کوثر پر سیراب فرمائیں گے، پل صراط پر گزر ہوگا، اور اس روز کے تمام احوال جو قرآن میں آئے یا سیدِ انبیاء نے بیان فرمائے سب حق ہیں۔ تیسرے فرشتوں پر

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں ف۳۱۳ اور نماز قائم رکھے

وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي

اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے

الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

یہی پرہیزگار ہیں اے ایمان والو تم پر فرض ہے ف۳۱۴ کہ جو ناحق مارے جائیں

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى

ان کے خون کا بدلہ لو ف۳۱۵ آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے

بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ

بدلے عورت ف۳۱۶ تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی ف۳۱۷ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور

ایمان لائے کہ وہ اللّٰہ کی مخلوق اور فرمانبردار بندے ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت ان کی تعداد اللّٰہ جانتا ہے، چار اُن میں سے بہت مُقرَّب ہیں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیھم السلام۔ چوتھے کتبِ اِلٰہیہ پر ایمان لانا کہ جو کتاب اللّٰہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حق ہے، ان میں چار بڑی کتابیں ہیں (۱) توریت جو حضرت موسیٰ پر (۲) انجیل جو حضرت عیسیٰ پر (۳) زبور حضرت داود پر (۴) قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل ہوئیں، اور پچاس صحیفے حضرت شِیث پر، تیس حضرت ادریس پر، دس حضرت آدم پر، دس حضرت ابراہیم پر نازل ہوئے۔ علیھم الصلوٰۃ والسلام۔ پانچویں تمام انبیاء پر ایمان لانا کہ وہ سب اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور معصوم یعنی گناہوں سے پاک ہیں، ان کی صحیح تعداد اللّٰہ جانتا ہے، ان میں سے تین سو تیرہ رسول ہیں۔ "نَبِیّٖنَ" بصیغہ جمع مذکر سالم ذکر فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ انبیاء مرد ہوتے ہیں کوئی عورت کبھی نبی نہیں ہوئی جیسا کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا... الآیہ سے ثابت ہے۔ ایمانِ مجمل یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِجَمِيْعِ مَاجَآءَ بِهِ النَّبِيُّ (صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی میں اللّٰہ پر ایمان لایا اور ان تمام اُمور پر جو سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہ کے پاس سے لائے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۱۳ ایمان کے بعد اعمال کا اور اس سلسلہ میں مال دینے کا بیان فرمایا، اس کے چھ مَصرَف ذکر کیے۔ گردنیں چھڑانے سے غلاموں کا آزاد کرنا مراد ہے، یہ سب مُستَحب طور پر مال دینے کا بیان تھا۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بَحالتِ تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے۔ (كَذَا فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ رشتہ دار کو صدقہ دینے میں دو ثواب ہیں: ایک صدقہ کا، ایک صلۂ رحم کا۔ (نسائی شریف) ف۳۱۴ شانِ نزول: یہ آیت اَوس و خَزرَج کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک قبیلہ دوسرے سے قوت تعداد، مال و شرف میں زیادہ تھا اس نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنے غلام کے بدلے دوسرے قبیلہ کے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو، اور ایک کے بدلے دو کو قتل کرے گا! زمانۂ جاہلیت میں لوگ اس قسم کی تَعدّی (زیادتی) کے عادی تھے، عہدِ اسلام میں یہ معاملہ حضور سیّدِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور عدل و مُساوات کا حکم دیا گیا اور اس پر وہ لوگ راضی ہوئے۔ قرآن کریم میں قِصاص (خون کے بدلہ لینے) کا مسئلہ کئی آیتوں میں بیان ہوا ہے، اس آیت میں قصاص و عفو دونوں کے مسئلہ ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کے اس احسان کا بیان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو قصاص و عفو میں مختار کیا چاہیں قصاص لیں یا عفو کریں۔ آیت کے اول میں قصاص کے وُجوب کا بیان ہے۔ ف۳۱۵ اس سے ہر قاتل بِالعَمد (جان بوجھ کر قتل کرنے والے) پر قصاص کا وجوب ثابت ہوتا ہے خواہ اس نے آزاد کو قتل کیا ہو یا غلام کو، مسلمان کو یا کافر کو، مرد کو یا عورت کو کیونکہ قَتْلٰی جو قَتِیْل کی جمع ہے وہ سب کو شامل ہے، ہاں جس کو دلیلِ شرعی خاص کرے وہ مخصوص ہو جائے گا۔ (احکام القرآن) ف۳۱۶ اس آیت میں بتایا گیا جو قتل کرے گا وہی قتل کیا

اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى

اچھی طرح ادا یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت تو اس کے بعد جو زیادتی

بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي

کرے ف۳۱۸ اس کے لیے درد ناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے

الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

عقلمندو ف۳۱۹ کہ تم کہیں بچو تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں کسی کو موت آئے

اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لیے مُوافق دستور ف۳۲۰ یہ واجب ہے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ

پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن سنا کر بدل دے ف۳۲۱ اس کا گناہ انہیں بدلنے

يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ

والوں پر ہے ف۳۲۲ بے شک اللہ سنتا جانتا ہے پھر جسے اندیشہ ہوا کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا

اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا ع ۲۲

گناہ کیا تو اس نے ان میں صلح کرادی اس پر کچھ گناہ نہیں ف۳۲۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے

جائے گا خواہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، اور اہلِ جاہلیت کا یہ طریقہ ظلم ہے جو ان میں رائج تھا کہ آزادوں میں لڑائی ہوتی تو وہ ایک کے بدلے دو کو قتل کرتے، غلاموں میں ہوتی تو بجائے غلام کے آزاد کو مارتے، عورتوں میں ہوتی تو عورت کے بدلے مرد کو قتل کرتے اور محض قاتل کے قتل پر اِکتفا نہ کرتے، اس کو منع فرمایا گیا۔ ف۳۱۷ معنی یہ ہیں کہ جس قاتل کو ولیٔ مقتول کچھ معاف کریں اور اس کے ذمہ مال لازم کیا جائے اس پر اولیاءِ مقتول تقاضا کرنے میں نیک رَوِش اختیار کریں اور قاتل خوں بہا خوش مُعامَلگی کے ساتھ ادا کرے اس میں صلح بر مال (مال پر صلح کرنے) کا بیان ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: ولیٔ مقتول کو اختیار ہے کہ خواہ قاتل کو بے عوض معاف کرے یا مال پر صلح کرے، اگر وہ اس پر راضی نہ ہو اور قصاص چاہے تو قصاص ہی فرض رہے گا۔ (جمل) مسئلہ: اگر مقتول کے تمام اَولیاء قصاص معاف کر دیں تو قاتل پر کچھ لازم نہیں رہتا۔ مسئلہ: اگر مال پر صلح کریں تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے اور مال واجب ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) مسئلہ: ولیٔ مقتول کو قاتل کا بھائی فرمانے میں دلالت ہے اس پر کہ قتل اگرچہ بڑا گناہ ہے مگر اس سے اُخُوَّتِ ایمانی قطع نہیں ہوتی، اس میں خوارج کا اِبطال ہے جو مُرتکِبِ کبیرہ کو کافر کہتے ہیں۔ ف۳۱۸ یعنی بدستورِ جاہلیت غیر قاتل کو قتل کرے، یا دیت قبول کرنے اور معاف کرنے کے بعد قتل کرے ف۳۱۹ کیونکہ قصاص مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی۔ ف۳۲۰ یعنی موافق دستورِ شریعت کے عدل کرے اور ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے، اور محتاجوں پر مالداروں کو ترجیح نہ دے۔ مسئلہ: ابتدائے اسلام میں یہ وصیت فرض تھی، جب میراث کے احکام نازل ہوئے منسوخ کی گئی، اب غیر وارث کے لیے تہائی سے کم میں وصیت کرنا مُستحب ہے بشرطیکہ وارث محتاج نہ ہوں یا ترکہ ملنے پر محتاج نہ رہیں، ورنہ ترکہ وصیت سے افضل ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۲۱ خواہ وصی ہو یا ولی یا شاہد۔ اور وہ تبدیل کتابت میں کرے یا تقسیم میں یا ادائے شہادت میں، اگر وہ وصیّت مُوافقِ شرع ہے تو بدلنے والا گنہگار ہے۔ ف۳۲۲ اور دوسرے خواہ وہ مُوصی ہوں یا مُوصٰی لَہٗ بری ہیں۔ ف۳۲۳ معنی یہ ہیں کہ وارث، یا وصی، یا امام، یا قاضی جس کو بھی مُوصی کی طرف سے ناانصافی یا ناحق کارروائی کا اندیشہ ہو وہ اگر موصٰی لَہٗ یا وارثوں میں شرع کے موافق

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ

ایمان والو ؁۳۲۴ تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے ؁۳۲۵ گنتی کے دن ہیں ؁۳۲۶ تو تم میں جو کوئی

مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

بیمار یا سفر میں ہو ؁۳۲۷ تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ

وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا ؁۳۲۸ پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے ؁۳۲۹ تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور

تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ

روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو ؁۳۳۰ رمضان کا مہینہ جس میں

فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

قرآن اترا ؁۳۳۱ لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی

صلح کرادے تو گنہگار نہیں کیونکہ اس نے حق کی حمایت کے لیے باطل کو بدلا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مراد وہ شخص ہے جو وقتِ وصیت دیکھے کہ موصی حق سے تجاوُز کرتا اور خلافِ شرع طریقہ اختیار کرتا ہے تو اس کو روک دے اور حق و انصاف کا حکم کرے۔ ؁۳۲۴ اس آیت میں روزوں کی فرضیّت کا بیان ہے۔ روزہ شرع میں اس کا نام ہے کہ مسلمان خواہ مرد ہو یا حیض و نفاس سے خالی عورت صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک بہ نیتِ عبادت خورد و نوش و مُجامَعت (کھانا پینا اور جماع کرنا) ترک کرے۔ (عالمگیری وغیرہ) رمضان کے روزے ۱۰ شعبان ۲ھ کو فرض کیے گئے۔ (درمختار و خازن) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادتِ قدیمہ ہیں زمانۂ آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ اَیّام و اَحکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے۔ ؁۳۲۵ اور تم گناہوں سے بچو۔ کیونکہ یہ کسرِ نفس کا سبب اور متقین کا شِعار ہے۔ ؁۳۲۶ یعنی صرف رمضان کا ایک مہینہ۔ ؁۳۲۷ سفر سے وہ مراد ہے جس کی مَسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مریض و مسافر کو رخصت دی کہ اگر اس کو رمضان مبارک میں روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی یا ہلاک کا اندیشہ ہو، یا سفر میں شدت و تکلیف کا تو وہ مرض و سفر کے اَیّام میں اِفطار کرے اور بجائے اس کے اَیّامِ مَنْہِیَّہ کے سوا اور دنوں میں اس کی قضا کرے، اَیّامِ مَنْہِیَّہ پانچ دن ہیں جن میں روزہ رکھنا جائز نہیں دونوں عیدیں اور ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخیں۔ مسئلہ: مریض کو محض وہم پر روزے کا افطار جائز نہیں جب تک دلیل یا تجرِبہ یا غیر ظاہرُ الفِسق طبیب کی خبر سے اس کا غلبۂ ظَن حاصل نہ ہو کہ روزہ مرض کے طول یا زیادتی کا سبب ہوگا۔ مسئلہ: جو بِالفعل بیمار نہ ہو لیکن مسلمان طبیب یہ کہے کہ وہ روزہ رکھنے سے بیمار ہو جائے گا وہ بھی مریض کے حکم میں ہے۔ مسئلہ: حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی جان کا یا اس کے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو بھی اِفطار جائز ہے۔ مسئلہ: جس مسافر نے طلوعِ فجر سے قبل سفر شروع کیا اس کو تو روزے کا افطار جائز ہے لیکن جس نے بعد طلوع سفر کیا اس کو اس دن کا افطار جائز نہیں۔ ؁۳۲۸ مسئلہ: جس بوڑھے مرد یا عورت کو پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے ضُعف سے روزہ رکھنے کی قدرت نہ رہے اور آئندہ قوت حاصل ہونے کی امید بھی نہ ہو اس کو شیخِ فانی کہتے ہیں اس کے لیے جائز ہے کہ افطار کرے اور ہر روزے کے بدلے نِصف صاع یعنی ایک سو چھتر روپیہ اور ایک اٹھنی بھر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا اس سے دونے جَو یا اس کی قیمت بطورِ فدیہ دے۔ مسئلہ: اگر فدیہ دینے کے بعد روزہ رکھنے کی قوت آ گئی تو روزہ واجب ہوگا۔ مسئلہ: اگر شیخِ فانی نادار ہو اور فدیہ دینے کی قدرت نہ رکھے تو اللّٰہ تعالیٰ سے اِستغفار کرے اور اپنے عَفوِ تقصیر (کوتاہی کی بخشش) کی دعا کرتا رہے۔ ؁۳۲۹ یعنی فدیہ کی مقدار سے زیادہ دے ؁۳۳۰ اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ مسافر و مریض کو افطار کی اجازت ہے لیکن زیادہ بہتر و افضل روزہ رکھنا ہی ہے۔ ؁۳۳۱ اس کے معنی میں مفسّرین کے چند اقوال ہیں:

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ

تو اتنے روزے اور دنوں میں اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری

الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو ف۳۳۲ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ

حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں ف۳۳۳ دعا قبول کرتا ہوں

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ

پکارنے والے کی جب مجھے پکارے ف۳۳۴ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں

يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ

راہ پائیں روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا ف۳۳۵ وہ

(۱) یہ کہ رمضان وہ ہے جس کی شان وشرافت میں قرآن پاک نازل ہوا (۲) یہ کہ قرآن کریم کے نزول کی اِبتداء رمضان میں ہوئی (۳) یہ کہ قرآن کریم بِتَمامِہٖ رمضان مبارک کی شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا اور بیتُ العزّت میں رہا، یہ اسی آسمان پر ایک مقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسبِ اِقتضائے حکمت جتنا جتنا منظورِ الٰہی ہوا جبریل امین لاتے رہے، یہ نُزول تیئس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔ ف۳۳۲ حدیث میں ہے حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو، اگر ۲۹ رمضان کو چاند کی رویت نہ ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ ف۳۳۳ اس میں طالبانِ حق کی طلبِ مولیٰ کا بیان ہے جنہوں نے عشقِ الٰہی پر اپنے حَوائج کو قربان کر دیا وہ اسی کے طلبگار ہیں انہیں قرب و وِصال کے مژدہ سے شاد کام فرمایا۔ شانِ نزول: ایک جماعتِ صحابہ نے جذبۂ عشقِ الٰہی میں سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہمارا رب کہاں ہے؟ اس پر نویدِ قُرب سے سرفراز کر کے بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالٰی مکان سے پاک ہے جو چیز کسی سے مکانی قرب رکھتی ہو وہ اس کے دُور والے سے ضرور بُعد رکھتی ہے اور اللّٰہ تعالٰی سب بندوں سے قریب ہے مکانی کی یہ شان نہیں۔ مَنازلِ قُرب میں رسائی بندہ کو اپنی غفلت دور کرنے سے مُیَسَّر آتی ہے۔ دوست نزدیک تر از مَن بمَن است۔ وین عجب تر که من ازوے دورم (دوست تو مجھ سے بھی زیادہ میرے قریب ہے۔ اور یہ عجب تر ہے کہ میں اس سے دور ہوں)۔ ف۳۳۴ ''دعا'' عرضِ حاجت ہے، اور اِجابت یہ ہے کہ پروردگار اپنے بندے کی دعا پر ''لَبَّیْکَ عَبْدِی'' فرماتا ہے۔ مُراد عطا فرمانا دوسری چیز ہے وہ بھی کبھی اس کے کرم سے فی الفور ہوتی ہے کبھی بمقتضائے حکمت کسی تاخیر سے، کبھی بندے کی حاجت دنیا میں روا فرمائی جاتی ہے کبھی آخرت میں، کبھی بندے کا نفع دوسری چیز میں ہوتا ہے وہ عطا کی جاتی ہے کبھی بندہ محبوب ہوتا ہے اس کی حاجت روائی میں اس لیے دیر کی جاتی ہے کہ وہ عرصہ تک دعا میں مشغول رہے، کبھی دعا کرنے والے میں صدق و اِخلاص وغیرہ شرائطِ قبول نہیں ہوتے اسی لیے اللّٰہ کے نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرائی جاتی ہے۔ مسئلہ: ناجائز اَمر کی دعا کرنا جائز نہیں۔ دعا کے آداب میں سے ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ قبول کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرے اور شکایت نہ کرے کہ میری دعا قبول نہ ہوئی، ترمِذی کی حدیث میں ہے کہ نماز کے بعد حمد وثنا اور درود شریف پڑھے پھر دعا کرے۔ ف۳۳۵ شانِ نزول: شَرائعِ سابقہ میں اِفطار کے بعد کھانا پینا مُجامَعَت کرنا نمازِ عشاء تک حلال تھا بعد نمازِ عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہو جاتی تھیں، یہ حکم زمانۂ اَقدس تک باقی تھا، بعض صحابہ سے رمضان کی راتوں میں بعد عشاء مُباشَرت وقوع میں آئی ان میں حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ بھی تھے

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا

ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا ف۳۳۶ تو اب ان سے صحبت کرو ف۳۳۷ اور طلب کرو جو اللہ نے

كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ

تمہارے نصیب میں لکھا ہو ف۳۳۸ اور کھاؤ اور پیو ف۳۳۹ یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہوجائے سفیدی کا ڈورا

مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا

سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر ف۳۴۰ پھر رات آنے تک روزے پورے کرو ف۳۴۱ اور

تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو ف۳۴۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے

تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا

پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے اور

اس پر وہ حضرات نادم ہوئے اور درگاہِ رسالت میں عرضِ حال کیا اللہ تعالٰی نے معاف فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی، اور بیان کردیا گیا کہ آئندہ کے لیے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مجامعت کرنا حلال کیا گیا۔ ف۳۳۶ اس خیانت سے وہ مجامعت مراد ہے جو قبلِ اِباحت رمضان کی راتوں میں مسلمانوں سے سرزد ہوئی تھی اس کی معافی کا بیان فرما کر ان کی تسکین فرمادی گئی۔ ف۳۳۷ یہ اَمر اِباحت کے لیے ہے کہ اب وہ مُمانعت اٹھادی گئی اور لَیالی رمضان (رمضان کی راتوں) میں مُباشرت مُباح کردی گئی۔ ف۳۳۸ اس میں ہدایت ہے کہ مباشرت نسل و اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہیے جس سے مسلمان بڑھیں اور دین قوی ہو۔ مفسّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مباشرت مُوافقِ حکمِ شرع ہو جس محل میں جس طریقہ سے مباح فرمائی اس سے تجاوُز نہ ہو۔ (تفسیرِ احمدی) ایک قول یہ بھی ہے جو اللہ نے لکھا اس کو طلب کرنے کے معنی ہیں رمضان کی راتوں میں کثرتِ عبادت اور بیدار رہ کر شبِ قدر کی جستجو کرنا۔ ف۳۳۹ یہ آیت صِرمَہ بن قَیس کے حق میں نازل ہوئی آپ محنتی آدمی تھے ایک دن بَحالتِ روزہ دن بھر اپنی زمین میں کام کرکے شام کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں یہ تھکے تھے آنکھ لگ گئی جب کھانا تیار کرکے انہیں بیدار کیا انہوں نے کھانے سے انکار کردیا کیونکہ اس زمانہ میں سوجانے کے بعد روزہ دار پر کھانا پینا ممنوع ہوجاتا تھا اور اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا، ضُعف اِنتہا کو پہنچ گیا تھا دوپہر کو غشی آگئی ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور رمضان کی راتوں میں ان کے سبب سے کھانا پینا مُباح فرمایا گیا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اِنابَت و رُجوع کے باعث قربت حلال ہوئی۔ ف۳۴۰ رات کو سیاہ ڈورے سے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تَشبیہ دی گئی معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کھانا پینا رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبح صادق تک مباح فرمایا گیا۔ (تفسیر احمدی) **مسئلہ:** صبح صادق تک اجازت دینے میں اشارہ ہے کہ جَنابَت روزے کے مُنافی نہیں جس شخص کو بَحالتِ جنابت صبح ہوئی وہ غسل کرلے اس کا روزہ جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) **مسئلہ:** اسی سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا کہ رمضان کے روزے کی نیت دن میں جائز ہے۔ ف۳۴۱ اس سے روزے کی آخر حد معلوم ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ بحالتِ روزہ خورد و نوش و مُجامَعت میں سے ہر ایک کے اِرتِکاب سے کفارہ لازم ہوجاتا ہے۔ (مدارک) **مسئلہ:** علماء نے اس آیت کو صَومِ وِصال یعنی تہ کے روزے کے ممنوع ہونے کی دلیل قرار دیا ہے۔ ف۳۴۲ اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لیے جماع حلال ہے جبکہ وہ مُعتکِف نہ ہو۔ **مسئلہ:** اِعتکاف میں عورتوں سے قربت اور بوس و کنار حرام ہے۔ **مسئلہ:** مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے۔ **مسئلہ:** معتکف کو مسجد میں کھانا پینا سونا جائز ہے۔

تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا

آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا

فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۸۸ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ ع ۲۲ ۷

کچھ مال ناجائز طور پر کھالو ف۳۴۳ جان بوجھ کر تم سے نئے چاند

الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا

کو پوچھتے ہیں ف۳۴۴ تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے ف۳۴۵ اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ ف۳۴۶ گھروں میں

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ

پچھیت (پچھلی دیوار) توڑ کر آؤ ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں

اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۸۹ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

سے آؤ ف۳۴۷ اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور اللّٰہ کی راہ میں لڑو ف۳۴۸

مسئلہ: عورتوں کا اعتکاف ان کے گھروں میں جائز ہے۔ مسئلہ: اِعتکاف ہر ایسی مسجد میں جائز ہے جس میں جماعت قائم ہو۔ مسئلہ: اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

ف۳۴۳ اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر یا چوری سے، یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے، یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع وحرام ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ناجائز فائدہ کے لیے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حُکّام تک لے جانا ناجائز وحرام ہے، اسی طرح اپنے فائدہ کی غرض سے دوسرے کو ضَرر پہنچانے کے لیے حکام پر اثر ڈالنا رشوتیں دینا حرام ہے۔ جو حُکّام رَس لوگ ہیں (یعنی جن کی پہنچ حکمرانوں تک ہے) وہ اس آیت کے حکم کو پیشِ نظر رکھیں، حدیث شریف میں مسلمانوں کے ضرر پہنچانے والے پر لعنت آئی ہے۔ ف۳۴۴ شانِ نزول: یہ آیت حضرت مَعاذ بن جَبَل اور ثَعلَبہ بن غَنْم اَنصاری کے جواب میں نازل ہوئی ان دونوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم! چاند کا کیا حال ہے؟ ابتداء میں بہت باریک نکلتا ہے پھر روز بروز بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا روشن ہوجاتا ہے، پھر گھٹنے لگتا ہے اور یہاں تک گھٹتا ہے کہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے ایک حال پر نہیں رہتا۔ اس سوال سے مقصد چاند کے گھٹنے بڑھنے کی حکمتیں دریافت کرنا تھا۔ بعض مُفَسِّرین کا خیال ہے کہ سوال کا مقصود چاند کے اختلافات کا سبب دریافت کرنا تھا۔ ف۳۴۵ چاند کے گھٹنے بڑھنے کے فوائد بیان فرمائے کہ وہ وقت کی علامتیں ہیں اور آدمیوں کے ہزارہا دینی ودنیاوی کام اس سے متعلق ہیں زراعت، تجارت لین دین کے معاملات، روزے اور عید کے اوقات، عورتوں کی عدتیں، حیض کے ایام، حمل اور دودھ پلانے کی مدتیں اور دودھ چھڑانے کے وقت، اور حج کے اَوقات اس سے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ اوّل میں جب چاند باریک ہوتا ہے تو دیکھنے والا جان لیتا ہے کہ یہ ابتدائی تاریخیں ہیں اور جب چاند پورا روشن ہوتا ہے تو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ مہینے کی درمیانی تاریخ ہے اور جب چاند چھپ جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مہینہ ختم پر ہے اسی طرح ان کے مابَین اَیام میں چاند کی حالتیں دلالت کیا کرتی ہیں، پھر مہینوں سے سال کا حساب ہوتا ہے۔ یہ وہ قدرتی جنتری ہے جو آسمان کے صفحہ پر ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور ہر ملک اور ہر زبان کے لوگ پڑھے بھی اور بے پڑھے بھی سب اس سے اپنا حساب معلوم کرلیتے ہیں۔ ف۳۴۶ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لیے اِحرام باندھتے تو کسی مکان میں اس کے دروازے سے داخل نہ ہوتے، اگر ضرورت ہوتی تو پچھیت (مکان کی پچھلی دیوار) توڑ کر آتے اور اس کو نیکی جانتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۷ خواہ حالتِ احرام ہو یا غیر اِحرام۔ ف۳۴۸ ۶ھ میں حُدَیبِیَہ کا واقعہ پیش آیا اس سال سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم مدینہ طیّبہ سے بقصدِ عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے مشرکین نے حضور صلی اللّٰہ علیہ الہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا اور اس پر صلح ہوئی کہ آپ سالِ آئندہ تشریف لائیں تو آپ کے لیے تین روز مکہ مکرمہ خالی کردیا جائے گا! چنانچہ اگلے سال ۷ھ میں حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم عمرۂ قضاء کے لیے تشریف لائے اب حضور کے ساتھ ایک ہزار چار سو کی جماعت تھی مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کفار وفاء عہد نہ کریں گے اور حرمِ مکہ میں شَہرِ حرام یعنی ماہِ ذی القعدہ میں جنگ کریں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ف۳۴۹ اور حد سے نہ بڑھو ف۳۵۰ اللّٰہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ

اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو ف۳۵۱ اور انہیں نکال دو ف۳۵۲ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا ف۳۵۳

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور ان کا فساد تو قتل سے بھی سخت ہے ف۳۵۴ اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو

حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ

جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں ف۳۵۵ اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو ف۳۵۶ کافروں کی یہی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى

سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں ف۳۵۷ تو بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى

کوئی فتنہ نہ رہے اور ایک اللّٰہ کی پوجا ہو پھر اگر وہ باز آئیں ف۳۵۸ تو زیادتی نہیں مگر

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ

ظالموں پر ماہِ حرام کے بدلے ماہِ حرام اور ادب کے بدلے ادب ہے ف۳۵۹

گے اور مسلمان بحالتِ احرام ہیں، اس حالت میں جنگ کرنا گراں ہے کیونکہ زمانۂ جاہلیت سے ابتدائے اسلام تک نہ حرم میں جنگ جائز تھی نہ ماہِ حرام میں نہ حالتِ احرام میں تو انہیں تردّد ہوا کہ اس وقت جنگ کی اجازت ملتی ہے یا نہیں! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جو کفار تم سے لڑیں یا جنگ کی اِبتدا کریں تم ان سے دین کی حمایت اور اِعزاز کے لیے لڑو! یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا پھر منسوخ کیا گیا اور کفار سے قتال کرنا واجب ہوا خواہ وہ اِبتدا کریں یا نہ کریں، یا یہ معنی ہیں کہ جو تم سے لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ بات سارے ہی کفار میں ہے کیونکہ وہ سب دین کے مخالف اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، خواہ انہوں نے کسی وجہ سے جنگ نہ کی ہو لیکن موقع پانے پر چوکنے والے نہیں۔ یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ جو کافر میدان میں تمہارے مقابل آئیں اور تم سے لڑنے والے ہوں ان سے لڑو! اس صورت میں ضعیف، بوڑھے، بچے، مجنون، اپاہج، اندھے، بیمار، عورتیں وغیرہ جو جنگ کی قدرت نہیں رکھتے اس حکم میں داخل نہ ہوں گے ان کو قتل کرنا جائز نہیں۔ ف۳۵۰ جو جنگ کے قابل نہیں ان سے نہ لڑو، یا جن سے تم نے عہد کیا ہو، یا بغیر دعوت کے جنگ نہ کرو کیونکہ طریقۂ شرع یہ ہے کہ پہلے کفار کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر انکار کریں تو جزیہ طلب کیا جائے، اس سے بھی منکر ہوں تب جنگ کی جائے! اس معنی پر آیت کا حکم باقی ہے منسوخ نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۳۵۱ خواہ حرم ہو یا غیر حرم ف۳۵۲ مکہ مکرمہ سے ف۳۵۳ سالِ گذشتہ۔ چنانچہ روزِ فتحِ مکہ جن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا ان کے ساتھ یہی کیا گیا۔ ف۳۵۴ فساد سے شرک مراد ہے یا مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکنا۔ ف۳۵۵ کیونکہ یہ حُرمتِ حرم (حرم کی تعظیم) کے خلاف ہے۔ ف۳۵۶ کہ انہوں نے حرم شریف کی بے حرمتی کی۔ ف۳۵۷ قتل وشرک سے ف۳۵۸ کفر و باطل پرستی سے ف۳۵۹ جب گذشتہ سال ذی القعدہ ۶ھ میں مشرکینِ عرب نے ماہِ حرام کی حرمت و ادب کا لحاظ نہ رکھا اور تمہیں ادائے عمرہ سے روکا تو یہ بے حرمتی ان سے واقع ہوئی اور اس کے بدلے بتوفیقِ الٰہی ۷ھ کے ذی القعدہ میں تمہیں

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪

تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو اتنی ہی جتنی اس نے کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈر والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ

مع اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

کرو ف۳۶۰ اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو ف۳۶۱ اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

اللہ کے محبوب ہیں اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ف۳۶۲ پھر اگر تم روکے جاؤ ف۳۶۳ تو قربانی بھیجو

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ

جو مُیَسَّر آئے ف۳۶۴ اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے ف۳۶۵

موقع ملا کہ تم عمرۂ قضا کو ادا کرو۔ ف۳۶۰ اس سے تمام دینی امور میں طاعت و رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنا مراد ہے خواہ جہاد ہو یا اور نیکیاں۔ ف۳۶۱ راہِ خدا میں اِنفاق کا ترک بھی سببِ ہلاک ہے اور اِسرافِ بیجا بھی، اور اس طرح اور چیز بھی جو خطرہ و ہلاک کا باعث ہو ان سب سے باز رہنے کا حکم ہے حتیٰ کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا۔ مسئلہ: علماء نے اس سے یہ مسئلہ بھی اَخذ کیا ہے کہ جس شہر میں طاعون ہو وہاں نہ جائیں اگرچہ وہاں کے لوگوں کو وہاں سے بھاگنا ممنوع ہے۔ ف۳۶۲ اور ان دونوں کو ان کے فرائض و شرائط کے ساتھ خاص اللّٰہ کے لیے بے سستی و نقصان کامل کرو۔ حج نام ہے اِحرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ مُعَظَّمہ کے طواف کا۔ اس کے لیے خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ مسئلہ: حج بقولِ راجح ۹ھ میں فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض یہ ہیں (۱) اِحرام (۲) عرفہ میں وُقوف (۳) طوافِ زیارت۔ حج کے واجبات (۱) مزدلفہ میں وقوف (۲) صفا و مَروہ کے درمیان سَعی (۳) رَمیِ جمار (شَیاطین کو کنکریاں مارنا) اور (۴) آفاقی (مکہ کے باہر رہنے والے) کے لیے طوافِ رُجوع اور (۵) حلق یا تقصیر (سر کے بال مونڈنا یا چھوٹے کروانا)۔ عمرہ کے رُکن طواف و سَعی ہیں، اور اس کی شرط اِحرام و حلق ہے۔ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں (۱) اِفراد بالحج: وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل، میقات سے یا اس سے پہلے حج کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے خواہ زبان سے تَلبِیَہ کے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔ (۲) اِفراد بِالعمرہ: وہ یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہُرِ حج میں یا ان سے قبل عمرہ کا اِحرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے خواہ وقتِ تلبِیَہ زبان سے اس کا ذکر کرے یا نہ کرے، اور اس کے لیے اشہرِ حج میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال میں حج کرے یا نہ کرے مگر حج و عمرہ کے درمیان اِلمامِ صحیح کرے اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہو کر واپس ہو۔ (اِلمامِ صحیح یہ ہے کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے۔) (۳) قِران: یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے وہ احرام میقات سے باندھا ہو یا اس سے پہلے، اَشہُرِ حج میں یا اس سے قبل، اوّل سے حج و عمرہ دونوں کی نیت ہو خواہ وقتِ تلبِیَہ زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے، پہلے عمرہ کے اَفعال ادا کرے پھر حج کے۔ (۴) تَمَتُّع: یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے پہلے اَشہُرِ حج میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور اَشہُرِ حج میں عمرہ کرے یا اکثر طواف اس کے اَشہُرِ حج میں ہوں! اور حلال ہو کر حج کے لیے اِحرام باندھے اور اسی سال حج کرے، اور حج و عمرہ کے درمیان اپنے اہل کے ساتھ اِلمامِ صحیح نہ کرے۔ (مسکین و فتح) مسئلہ: اس آیت سے علماء نے قِران ثابت کیا ہے۔ ف۳۶۳ حج یا عمرہ سے۔ بعد شروع کرنے اور گھر سے نکلنے اور مُحرِم ہو جانے کے یعنی تمہیں کوئی مانع ادائے حج یا عمرہ سے پیش آئے خواہ وہ دشمن کا خوف ہو یا مرض وغیرہ ایسی حالت میں تم اِحرام سے باہر آ جاؤ۔ ف۳۶۴ اونٹ یا گائے یا بکری اور یہ قربانی بھیجنا واجب ہے۔ ف۳۶۵ یعنی حرم میں جہاں اس کے ذبح کا حکم ہے۔ مسئلہ: یہ قربانی بیرونِ حرم نہیں ہو سکتی۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے ف۳۶۶ تو بدلہ دے روزے ف۳۶۷

اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ۫ وقفة فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

یا خیرات ف۳۶۸ یا قربانی پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے ف۳۶۹

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى

اس پر قربانی ہے جیسی مُیَسَّر آئے ف۳۷۰ پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں

الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ

رکھے ف۳۷۱ اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے یہ حکم اس

يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ

کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو ف۳۷۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۱۹۶ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ ع ۲۴ ۸ ۸

اللہ کا عذاب سخت ہے حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے ف۳۷۳ تو جو اُن میں حج کی نیت

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ

کرے ف۳۷۴ تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا ف۳۷۵ حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی

ف۳۶۶ جس سے وہ سر منڈانے کے لیے مجبور ہو اور سر منڈا لے ف۳۶۷ تین دن کے ف۳۶۸ چھ مسکینوں کا کھانا ہر مسکین کے لیے پونے دو سیر گیہوں۔ (دوکلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ ''فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی'') ف۳۶۹ یعنی تَمَتُّع کرے ف۳۷۰ یہ قربانی تَمَتُّع کی ہے حج کے شکر میں واجب ہوئی خواہ تَمَتُّع کرنے والا فقیر ہو، عیدِ اضحیٰ کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔ ف۳۷۱ یعنی یکم شوّال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے خواہ ایک ساتھ یا مُتَفَرَّق کر کے، بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ ذی الحجہ کو رکھے۔ ف۳۷۲ مسئلہ: اہلِ مکہ کے لیے نہ تَمَتُّع ہے نہ قِران، اور حدودِ مواقیت کے اندر کے رہنے والے اہلِ مکہ میں داخل ہیں۔ **مواقیت:** پانچ ہیں (۱) ذوالحُلَیفَه (۲) ذاتِ عِرق (۳) جُحفَه (۴) قَرن (۵) یلملم۔ ''ذوالحُلَیفَه'' اہلِ مدینہ کے لیے، ''ذاتِ عِرق'' اہلِ عراق کے لیے، ''جُحفَه'' اہلِ شام کے لیے، ''قَرن'' اہلِ نجد کے لیے، ''یَلَملم'' اہلِ یمن کے لیے۔ ف۳۷۳ شوال، ذوالقعدہ اور دس تاریخیں ذی الحجہ کی۔ حج کے اَفعال انہی ایام میں درست ہیں۔ مسئلہ: اگر کسی نے ان اَیام سے پہلے حج کا احرام باندھا تو جائز ہے لیکن بکراہت۔ ف۳۷۴ یعنی حج کو اپنے اوپر لازم و واجب کرے اِحرام باندھ کر یا تلبِیَہ کہہ کر یا ہَدی (قربانی کا جانور) چلا کر۔ اس پر یہ چیزیں لازم ہیں جن کا آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۷۵ ''رَفَث'' جماع یا عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع یا کلامِ فحش کرنا ہے، نکاح اس میں داخل نہیں۔ مسئلہ: مُحرِم و مُحرِمہ (احرام والے اجنبی مرد و عورت) کا نکاح جائز ہے مُجامَعت جائز نہیں۔ ''فُسُوق'' سے مَعاصی و سَیِّئات، اور ''جِدال'' سے جھگڑا مراد ہے خواہ وہ اپنے رفیقوں یا خادموں کے ساتھ ہو یا غیروں کے ساتھ۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ز وَ اتَّقُوْنِ

کرو اللہ اسے جانتا ہے ف۳۷۶ اور توشہ (سفر کا خرچ) ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے ف۳۷۷ اور مجھ سے ڈرتے رہو

یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

اے عقل والو ف۳۷۸ تم پر کچھ گناہ نہیں ف۳۷۹ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَ

تو جب عرفات سے پلٹو ف۳۸۰ تو اللہ کی یاد کرو ف۳۸۱ مشعر حرام کے پاس ف۳۸۲ اور

اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ج وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ

اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور بے شک تم اس سے پہلے بہکے ہوئے تھے ف۳۸۳ پھر بات

اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں ف۳۸۴ اور اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿١٩٩﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مہربان ہے پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو ف۳۸۵ تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے ف۳۸۶ بلکہ

ف۳۷۶ بدیوں کی ممانعت کے بعد نیکیوں کی ترغیب فرمائی کہ بجائے فِسق کے تقویٰ اور بجائے جدال کے اَخلاقِ حمیدہ اختیار کرو۔ ف۳۷۷ شانِ نزول: بعض یمنی حج کے لیے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل کہتے تھے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر سوال شروع کرتے اور کبھی غصب وخیانت کے مُرتکِب ہوتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو! اَوروں پر بار نہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ تقویٰ کا توشہ ساتھ لو جس طرح دُنیَوی سفر کے لیے توشہ ضروری ہے ایسے ہی سفرِ آخرت کے لیے پرہیزگاری کا توشہ لازم ہے۔ ف۳۷۸ یعنی عقل کا مُقتضیٰ خوفِ الٰہی ہے جو اللہ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ ف۳۷۹ شانِ نزول: بعض مسلمانوں نے خیال کیا کہ راہِ حج میں جس نے تجارت کی یا اونٹ کرایہ پر چلائے اس کا حج ہی کیا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: جب تک تجارت سے افعالِ حج کی ادا میں فرق نہ آئے اس وقت تک تجارت مُباح ہے۔ ف۳۸۰ ''عَرفات'' ایک مقام کا نام ہے جو مَوقِف (حاجیوں کے ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔ ضَحّاک کا قول ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا جدائی کے بعد ۹ ذی الحجہ کو عرفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تعارُف ہوا اس لیے اس دن کا نام عَرفہ اور مقام کا نام عرفات ہوا۔ ایک قول یہ ہے کہ چونکہ اس روز بندے اپنے گناہوں کا اِعتراف کرتے ہیں اس لئے اس دن کا نام عرفہ ہے۔ مسئلہ: عرفات میں وُقوف فرض ہے کیونکہ اِفاضہ (مَشْعَرِ حرام کی طرف جانا) بلا وقوف مُتَصَوَّر نہیں۔ ف۳۸۱ تلبیہ وتہلیل (''لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ'' اور ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنا) وتکبیر وثنا ودعا کے ساتھ یا نمازِ مغرب وعشاء کے ساتھ ف۳۸۲ مَشْعَرِ حرام جَبَلِ قُزَح ہے جس پر امام وُقوف کرتا ہے۔ مسئلہ: وادیٔ مُحَسِّر کے سوا تمام مُزدلفہ مَوقِف ہے اس میں وقوف واجب ہے بے عذر ترک کرنے سے دَم لازم آتا ہے، اور مَشْعَرِ حرام کے پاس وُقوف افضل ہے۔ ف۳۸۳ طریقِ ذکر و عبادت کچھ نہ جانتے تھے۔ ف۳۸۴ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے اور سب لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف نہ کرتے، جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ پلٹیں یہی حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی سنت ہے۔ ف۳۸۵ طریقِ حج کا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی ۸ ذی الحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو وہاں عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کی فجر تک ٹھہرے، اسی روز منیٰ سے عرفات آئے۔ بعدِ زَوال امام دو خطبے پڑھے یہاں حاجی ظہر وعصر کی نماز امام کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع کرکے پڑھے ان دونوں نمازوں کے لئے اذان ایک ہوگی اور تکبیریں دو اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتِ ظہر کے سوا کوئی نفل نہ پڑھا جائے، اس جمع کے

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی

اس سے زیادہ اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا

آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں

حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ النصف

بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ۳۸۷ ایسوں کو ان کی کمائی سے

مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۲۰۲ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ

بھاگ ہے ۳۸۸ اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ۳۸۹ اور اللہ کی یاد کرو گنے ہوئے

مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ

دنوں میں ۳۹۰ تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس

اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳

پر گناہ نہیں پرہیزگار کے لیے ۳۹۱ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

لئے امامِ اعظم ضروری ہے اگر امامِ اعظم نہ ہو، یا گمراہ بدمذہب ہو تو ہر ایک نماز علیحدہ اپنے اپنے وقت میں پڑھی جائے۔ اور عرفات میں غروب تک ٹھہرے پھر مزدلفہ کی طرف لوٹے اور جبلِ قُزَح کے قریب اترے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے عشاء کے وقت پڑھے اور فجر کی نماز خوب اوّل وقت اندھیرے میں پڑھے۔ وادی مُحَسِّر کے سوا تمام مزدلفہ اور بطنِ عُرَنہ کے سوا تمام عرفات مَوقِف ہے۔ جب صبح خوب روشن ہو تو روزِ نحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کی طرف آئے اور بطنِ وادی سے جَمرہ عَقَبہ کی ۷ مرتبہ رَمی کرے۔ پھر اگر چاہے قربانی کرے پھر بال منڈائے یا کترائے، پھر اَیامِ نَحر میں سے کسی دن طوافِ زیارت کرے۔ پھر منیٰ آ کر تین روز اِقامت کرے اور گیارہویں کے زَوال کے بعد تینوں جمروں کی رَمی کرے اس جمرہ سے شروع کرے جو مسجد کے قریب ہے پھر جو اس کے بعد ہے پھر جمرہ عقبہ، ہر ایک کی سات سات مرتبہ، پھر اگلے روز ایسا ہی کرے، پھر اگلے روز ایسا ہی، پھر مکہ مکرمہ کی طرف چلا آئے۔ (تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے)۔ ۳۸۶ زمانۂ جاہلیت میں عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت وخودنمائی کی بیکار باتیں ہیں بجائے اس کے ذوق وشوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ مسئلہ: اس آیت سے ذکرِ جہر وذکرِ جماعت ثابت ہوتا ہے۔ ۳۸۷ دعا کرنیوالوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں: ایک وہ کافر جن کی دعا میں صرف طلبِ دنیا ہوتی تھی آخرت پر ان کا اِعتقاد نہ تھا ان کے حق میں ارشاد ہوا کہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ دوسرے وہ ایماندار جو دنیا وآخرت دونوں کی بہتری کی دعا کرتے ہیں۔ مسئلہ: مومن دنیا کی بہتری جو طلب کرتا ہے وہ بھی اَمرِ جائز اور دین کی تائید وتقوِیت کے لئے اس لئے اس کی یہ دعا بھی اُمورِ دین سے ہے۔ ۳۸۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا کسب واَعمال میں داخل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہی دعا فرماتے تھے "اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط"۔ ۳۸۹ عنقریب قیامت قائم کر کے بندوں کا حساب فرمائے گا۔ تو چاہئے کہ بندے ذکر ودُعا وطاعت میں جلدی کریں۔ (مدارک وخازن) ۳۹۰ ان دنوں سے اَیامِ تَشریق (ذی الحجۃ کے تین دن ۱۱، ۱۲، ۱۳)، اور ذِكْرُ اللّٰه سے نمازوں کے بعد اور رَمیٔ جمار کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے۔ ۳۹۱ بعض مفسرین کا قول ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ دو فریق تھے بعض جلدی کرنے والوں کو گنہگار بتاتے تھے، بعض رہ جانے والوں کو۔ قرآن پاک نے بیان فرمادیا کہ ان دونوں میں کوئی گنہگار نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا

اور بعض آدمی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس کی بات تجھے بھلی لگے ف۳۹۲ اور اپنے دل کی بات پر اللہ کو

فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ

گواہ لائے اور وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب پیٹھ پھیرے تو زمین میں فساد ڈالتا

فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ

پھرے اور کھیتی اور جانیں تباہ کرے اور اللہ فساد سے راضی نہیں اور جب اس سے کہا

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾

جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور ضد چڑھے گناہ کی ف۳۹۳ ایسے کو دوزخ کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا بچھونا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ

اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے ف۳۹۴ اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا

مہربان ہے اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو ف۳۹۵ اور شیطان

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

کے قدموں پر نہ چلو ف۳۹۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر اس کے بعد بھی بچلو (بہکو) کہ

ف۳۹۲ شانِ نزول: یہ اور اس سے اگلی آیت اَخْنَس بن شُرَیق منافق کے حق میں نازل ہوئی جو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بہت لَجاجَت (خوشامد) سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا اور اپنے اسلام اور آپ کی محبت کا دعویٰ کرتا اور اس پر قسمیں کھاتا، اور درپردہ فساد انگیزی میں مصروف رہتا تھا، مسلمانوں کے مویشی کو اس نے ہلاک کیا اور ان کی کھیتی کو آگ لگادی۔ ف۳۹۳ گناہ سے ظلم و سرکشی اور نصیحت کی طرف اِلتفات نہ کرنا مراد ہے۔ (خازن)

ف۳۹۴ شانِ نزول: حضرت صُہَیب ابنِ سِنان رومی مکہ مُعظّمہ سے ہجرت کر کے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے مشرکینِ قریش کی ایک جماعت نے آپ کا تعاقُب کیا تو آپ سواری سے اترے اور ترکش سے تیر نکال کر فرمانے لگے کہ اے قریش! تم میں سے کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ میں تیر مارتے مارتے تمام ترکش خالی نہ کردوں، اور پھر جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے اس سے ماروں! اس وقت تک تمہاری جماعت کا کھیت (خاتمہ) ہوجائے گا! اگر تم میرا مال چاہو جو مکہ مکرمہ میں مَدفون ہے تو میں تمہیں اس کا پتہ بتادوں تم مجھ سے تَعَرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو! وہ اس پر راضی ہوگئے اور آپ نے اپنے تمام مال کا پتہ بتادیا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی حضور نے تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری یہ جان فروشی بڑی نافع تجارت ہے۔ ف۳۹۵ شانِ نزول: اہلِ کتاب میں سے عبد اللہ بن سلام اور ان کے اَصحاب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد شریعتِ مُوسَوی کے بعض احکام پر قائم رہے شَنبہ (ہفتہ کے دن) کی تعظیم کرتے اس روز شکار سے اِجتناب لازم جانتے، اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے، اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام میں تو مُباح ہیں اِن کا کرنا ضروری نہیں اور توریت میں ان سے اِجتناب لازم کیا گیا ہے تو ان کے ترک کرنے میں اسلام کی مخالفت بھی نہیں ہے اور شریعتِ موسوی پر عمل بھی ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ اسلام کے اَحکام کا پورا اتباع کرو یعنی توریت کے احکام منسوخ ہوگئے اب ان سے تَمَسُّک (یعنی ان پر عمل) نہ کرو۔ (خازن) ف۳۹۶ اس کے وَساوِس و شُبہات میں نہ آؤ۔

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

تمہارے پاس روشن حکم آچکے ف۳۹۷ تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے کاہے کے انتظار میں ہیں ف۳۹۸

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ

مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے بادلوں میں اور فرشتے اتریں ف۳۹۹ اور کام ہو چکے

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ ع ۲۵ ۱۴ ۹

اور سب کاموں کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

دیں ف۴۰۰ اور جو اللہ کی آئی ہوئی نعمت کو بدل دے ف۴۰۱ تو بے شک اللہ کا عذاب

الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

سخت ہے کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی آراستہ کی گئی ف۴۰۲ اور مسلمانوں سے ہنستے

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ وقف لازم

ہیں ف۴۰۳ اور ڈر والے ان سے اوپر ہوں گے قیامت کے دن ف۴۰۴ اور خدا جسے

يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

چاہے بے گنتی دے لوگ ایک دین پر تھے ف۴۰۵ پھر اللہ نے انبیاء بھیجے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

خوشخبری دیتے ف۴۰۶ اور ڈر سناتے ف۴۰۷ اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری ف۴۰۸ کہ وہ لوگوں میں

ف۳۹۷ اور باوجود واضح دلیلوں کے اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو ف۳۹۸ ملتِ اسلام کے چھوڑنے اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والے ف۳۹۹ جو عذاب پر مامور ہیں۔ ف۴۰۰ کہ ان کے انبیاء کے معجزات کو اُن کے صدقِ نبوت کی دلیل بنایا، ان کے ارشاد اور ان کی کتابوں کو دینِ اسلام کی حقانیت کا شاہد کیا۔ ف۴۰۱ اللّٰہ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو سببِ رُشد و ہدایت ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہیں میں سے وہ آیات ہیں جن میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت اور حضور کی نبوّت و رسالت کا بیان ہے۔ یہود و نصارٰی کی تحریفیں اس نعمت کی تبدیل ہے۔ ف۴۰۲ وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں ف۴۰۳ اور سامانِ دُنیوی سے ان کی بے رغبتی دیکھ کر ان کی تحقیر کرتے ہیں جیسا کہ حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صُہیب و بلال رضی اللہ تعالٰی عنہم کو دیکھ کر کفار تمسخُر (مذاق) کرتے تھے اور دولتِ دنیا کے غرور میں اپنے آپ کو اونچا سمجھتے تھے۔ ف۴۰۴ یعنی ایماندار روزِ قیامت جنّاتِ عالیہ میں ہوں گے اور مغرور کفار جہنم میں ذلیل و خوار۔ ف۴۰۵ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے عہدِ نوح تک سب لوگ ایک دین اور ایک شریعت پر تھے پھر ان میں اختلاف ہوا تو اللّٰہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، یہ بعثت میں پہلے رسول ہیں۔ (خازن) ف۴۰۶ ایمانداروں اور فرمانبرداروں کو ثواب کی۔ (مدارک وخازن) ف۴۰۷ کافروں اور نافرمانوں کو عذاب کا۔ (خازن) ف۴۰۸ جیسا کہ حضرت آدم و شیث و ادریس پر صحائف اور حضرت موسیٰ پر توریت، حضرت داود پر زبور، حضرت عیسیٰ پر انجیل اور خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن۔

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

ان کے اختلافوں کا فیصلہ کر دے اور کتاب میں اختلاف انہیں نے ڈالا جن کو دی گئی تھی ف٤٠٩ بعد اس کے کہ

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا

ان کے پاس روشن حکم آچکے ف٤١٠ آپس کی سرکشی سے تو اللّٰہ نے ایمان والوں کو وہ حق بات سوجھا دی

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

جس میں جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اور اللّٰہ جسے چاہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ

سیدھی راہ دکھائے کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر

مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا

اگلوں کی سی روداد نہ آئی ف٤١١ پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے

حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول ف٤١٢ اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کب آئے گی اللّٰہ کی مدد ف٤١٣ سن لو بے شک

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

اللّٰہ کی مدد قریب ہے تم سے پوچھتے ہیں ف٤١٤ کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ

کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے

ف٤٠٩ یہ اختلاف تبدیل وتحریف اور ایمان وکفر کے ساتھ تھا جیسا کہ یہود ونصارٰی سے واقع ہوا۔ (خازن) ف٤١٠ یعنی یہ اختلاف نادانی سے نہ تھا بلکہ ف٤١١ اور جیسی سختیاں ان پر گذر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ شانِ نزول: یہ آیت غزوۂ اَحزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت خبّاب بن اَرَت رضی اللّٰہ عنہ سے مَروی ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سایۂ کعبہ میں اپنی چادر مبارک سے تکیہ کیے ہوئے تشریف فرما تھے ہم نے حضور سے عرض کی کہ حضور! ہمارے لیے کیوں دعا نہیں فرماتے، ہماری کیوں مدد نہیں کرتے؟ فرمایا: تم سے پہلے لوگ گرفتار کیے جاتے تھے، زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دبائے جاتے تھے، آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر ڈالے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت نوچے جاتے تھے، اور ان میں کی کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔ ف٤١٢ یعنی شدت اس نہایت (حد) کو پہنچ گئی کہ ان امتوں کے رسول اور ان کے فرمانبردار مومن بھی طلبِ مدد میں جلدی کرنے لگے باوجودیکہ رسول بڑے صابر ہوتے ہیں اور ان کے اَصحاب بھی۔ لیکن باوجود ان اِنتہائی مصیبتوں کے وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت وبلا اُن کے حال کو مُتَغَیَّر نہ کرسکی۔ ف٤١٣ اس کے جواب میں انہیں تسلّی دی گئی اور یہ ارشاد ہوا ف٤١٤ شانِ نزول: یہ آیت عَمْرو بن جَمُوح کے جواب میں نازل ہوئی جو بوڑھے شخص تھے اور بڑے مالدار تھے انہوں نے حضور سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ کیا خرچ کریں اور

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

اور جو بھلائی کرو ﴿٤١٥﴾ بے شک اللہ اسے جانتا ہے ﴿٤١٦﴾ تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا

وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ

اور وہ تمہیں ناگوار ہے ﴿٤١٧﴾ اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ

تُحِبُّوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ع ٢٦ ١٠

کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ﴿٤١٨﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم ﴿٤١٩﴾ تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے ﴿٤٢٠﴾

وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ

اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بسنے

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا

والوں کو نکال دینا ﴿٤٢١﴾ اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد ﴿٤٢٢﴾ قتل سے سخت تر ہے ﴿٤٢٣﴾ اور

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ

ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے ﴿٤٢٤﴾ اور تم میں

کس پر خرچ کریں؟ اس آیت میں انہیں بتادیا گیا کہ جس قسم کا اور جس قدر مال قلیل یا کثیر خرچ کرو اس میں ثواب ہے اور مصارف اس کے یہ ہیں۔ مسئلہ: آیت میں صدقۂ نافلہ کا بیان ہے، ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں۔ (جمل وغیرہ) ﴿٤١٥﴾ یہ ہر نیکی کو عام ہے اِنفاق ہو یا اور کچھ، اور باقی مصارِف بھی اس میں آگئے۔ ﴿٤١٦﴾ اس کی جزا عطا فرمائے گا۔ ﴿٤١٧﴾ مسئلہ: جہاد فرض ہے جب اس کی شرائط پائی جائیں، اگر کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھائی کریں تو جہاد فرضِ عین ہوتا ہے ورنہ فرضِ کفایہ۔ ﴿٤١٨﴾ کہ تمہارے حق میں کیا بہتر ہے۔ تو تم پر لازم ہے حکمِ الٰہی کی اطاعت کرو اور اسی کو بہتر سمجھو چاہے وہ تمہارے نفس پر گراں ہو۔ ﴿٤١٩﴾ شانِ نزول: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں مجاہدین کی ایک جماعت روانہ فرمائی تھی اس نے مشرکین سے قتال کیا، ان کا خیال تھا کہ وہ روز جُمادَی الاُخریٰ کا آخر دن ہے مگر درحقیقت چاند ۲۹ کو ہوگیا تھا اور وہ رجب کی پہلی تاریخ تھی، اس پر کفار نے مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم نے ماہِ حرام میں جنگ کی اور حضور سے اس کے متعلق سوال ہونے لگے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿٤٢٠﴾ مگر صحابہ سے یہ گناہ واقع نہیں ہوا کیونکہ انہیں چاند ہونے کی خبر ہی نہ تھی ان کے نزدیک وہ دن ماہِ حرام رجب کا نہ تھا۔ مسئلہ: ماہہائے حرام میں جنگ کی حرمت کا حکم آیۂ "فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ" (تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ) سے منسوخ ہوگیا۔ ﴿٤٢١﴾ جو مشرکین سے واقع ہوا کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو سالِ حُدَیبیہ کعبہ مُعَظَّمہ سے روکا اور آپ کے زمانۂ قیامِ مکہ معظمہ میں آپ کو اور آپ کے اَصحاب کو اتنی ایذائیں دیں کہ وہاں سے ہجرت کرنا پڑی ﴿٤٢٢﴾ یعنی مشرکین کا۔ کہ وہ شرک کرتے ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو مسجدِ حرام سے روکتے اور طرح طرح کی ایذائیں دیتے ہیں ﴿٤٢٣﴾ کیونکہ قتل تو بعض حالات میں مُباح ہوتا ہے اور کفر کسی حال میں مباح نہیں، اور یہاں تاریخ کا مشکوک ہونا عذرِ مَعقُول ہے اور کفار کے کفر کے لیے تو کوئی عذر ہی نہیں۔ ﴿٤٢٤﴾ اس میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے کبھی اس کے خلاف نہ ہوگا اور جہاں تک ان سے ممکن ہوگا وہ مسلمانوں کو دین سے مُنحَرِف کرنے کی سَعی کرتے رہیں گے۔ "اِنِ اسْتَطَاعُوْا"

يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

دنیا میں اور آخرت میں ف۴۲۵ (الف) اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لیے اپنے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے

اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۴۲۵ (ب) تم سے شراب

عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَ

اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور

اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۗ

ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ف۴۲۶ اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں ف۴۲۷ تم فرماؤ جو فاضل بچے ف۴۲۸

سے مُستفاد ہوتا ہے کہ بکرَمِہٖ تعالیٰ وہ اپنی اس مراد میں ناکام رہیں گے۔ ف۴۲۵ (الف) **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اِرتِداد (دین سے پھر جانے) سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اَجر و ثواب نہیں، اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مُرتَد کے قتل کا حکم دیتی ہے، اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح وثنا و اِمداد جائز نہیں۔ (روح البیان وغیرہ) ف۴۲۵ (ب) **شانِ نزول:** عبداللہ بن جحش کی سرکردگی میں جو مجاہدین بھیجے گئے تھے ان کی نسبت بعض لوگوں نے کہا کہ چونکہ انہیں خبر نہ تھی کہ یہ دن رجب کا ہے اس لیے اس روز قتال کرنا گناہ تو نہ ہوا لیکن اس کا کچھ ثواب بھی نہ ملے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ان کا یہ عملِ جہاد مقبول ہے اور اس پر انہیں امیدوارِ رحمتِ الٰہی رہنا چاہیے اور یہ امید قطعاً پوری ہوگی۔ (خازن) **مسئلہ:** "يَرْجُوْنَ" سے ظاہر ہوا کہ عمل سے اَجر واجب نہیں ہوتا بلکہ ثواب دینا محض فضلِ الٰہی ہے۔ ف۴۲۶ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوئیں میں گر جائے پھر اس جگہ منارہ بنایا جائے تو میں اس پر اذان نہ کہوں، اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے پھر دریا خشک ہو اور وہاں گھاس پیدا ہو اس میں اپنے جانوروں کو نہ چراؤں سُبْحَانَ اللّٰہ! گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِتِّبَاعَهُمْ (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اتباع نصیب فرمائے)۔ شراب ۳ھ میں غزوۂ اَحزاب سے چند روز بعد حرام کی گئی اس سے قبل یہ بتایا گیا تھا کہ جوئے اور شراب کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ نفع تو یہی ہے کہ شراب سے کچھ سُرور پیدا ہوتا ہے یا اس کی خرید وفروخت سے تجارتی فائدہ ہوتا ہے، اور جوئے میں کبھی مفت کا مال ہاتھ آتا ہے۔ اور گناہوں اور مَفسدوں کا کیا شمار! عقل کا زَوال، غیرت وحَمِیَّت کا زوال، عبادات سے محرومی، لوگوں سے عداوتیں، سب کی نظر میں خوار ہونا، دولت و مال کی اِضاعت۔ **ایک روایت میں ہے** کہ جبریلِ امین نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو جعفر طیار کی چار خصلتیں پسند ہیں حضور نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا: انہوں نے عرض کیا کہ **ایک** تو یہ ہے کہ میں نے شراب کبھی نہیں پی یعنی حکمِ حرمت سے پہلے بھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ اس سے عقل زائل ہوتی ہے اور میں چاہتا تھا کہ عقل اور بھی تیز ہو، **دوسری خصلت** یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی میں نے کبھی بت کی پوجا نہیں کی کیونکہ میں جانتا تھا کہ یہ پتھر ہے نہ نفع دے سکے نہ ضرر، **تیسری خصلت** یہ ہے کہ کبھی میں زنا میں مبتلا نہ ہوا کہ اس کو بے غیرتی سمجھتا تھا، **چوتھی خصلت** یہ کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا کیونکہ میں اس کو کمینہ پن خیال کرتا تھا۔ **مسئلہ:** شطرنج، تاش وغیرہ ہار جیت کے کھیل اور جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں۔ (روح البیان) ف۴۲۷ **شانِ نزول:** سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ مقدار ارشاد فرمائیں کتنا مال راہ خدا میں دیا جائے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ فِى الدُّنْيَا وَ

اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم دنیا اور آخرت کے کام سوچ

الْاٰخِرَةِ ؕ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ اِنْ

کر کرو ف۴۲۹ اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں ف۴۳۰ تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے اور اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ

تو تمہیں مشقت میں ڈالتا بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو

حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا

جب تک مسلمان نہ ہوجائیں ف۴۳۱ اور بے شک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ف۴۳۲ اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو اور

تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ف۴۳۳ اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا

ف۴۲۸ یعنی جتنا تمہاری حاجت سے زائد ہو۔ ابتدائے اسلام میں حاجت سے زائد مال کا خرچ کرنا فرض تھا صحابہ کرام اپنے مال میں سے اپنی ضرورت کی قدر لے کر باقی سب راہِ خدا میں تَصَدُّق کردیتے تھے! یہ حکم آیتِ زکوٰۃ سے منسوخ ہوگیا۔ ف۴۲۹ کہ جتنا تمہاری دُنیوی ضرورت کے لیے کافی ہو وہ لے کر باقی سب اپنے نفعِ آخرت کے لیے خیرات کردو۔ (خازن) ف۴۳۰ کہ ان کے اَموال کو اپنے مال سے ملانے کا کیا حکم ہے۔ شانِ نزول: آیت ''اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا'' کے نُزول کے بعد لوگوں نے یتیموں کے مال جدا کردیئے اور ان کا کھانا پینا علیحدہ کردیا، اس میں یہ صورتیں بھی پیش آئیں کہ جو کھانا یتیم کے لیے پکایا اور اس میں سے کچھ بچ رہا وہ خراب ہوگیا اور کسی کے کام نہ آیا اس میں یتیموں کا نقصان ہوا، یہ صورتیں دیکھ کر حضرت عبداللہ بن رَواحہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر یتیم کے مال کی حفاظت کی نظر سے اس کا کھانا اس کے اَولیاء اپنے کھانے کے ساتھ ملالیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یتیموں کے فائدے کے لیے ملانے کی اجازت دی گئی۔ ف۴۳۱ شانِ نزول: حضرت مَرثَد غَنَوی ایک بہادر شخص تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ مکرمہ روانہ فرمایا تاکہ وہاں سے تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو نکال لائیں! وہاں عَناق نامی ایک مشرِکہ عورت تھی جو زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ محبت رکھتی تھی حسین اور مالدار تھی جب اس کو ان کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور طالبِ وصال ہوئی، آپ نے بَخوفِ الٰہی اس سے اِعراض کیا اور فرمایا کہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا! تب اس نے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا کہ یہ بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر مَوقوف ہے، اپنے کام سے فارغ ہو کر جب آپ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو حال عرض کرکے نکاح کی بابت دریافت کیا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) بعض علماء نے فرمایا: جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرے وہ مُشرک ہے خواہ اللہ کو واحد ہی کہتا ہو اور توحید کا مُدَّعی ہو۔ (خازن) ف۴۳۲ شانِ نزول: ایک روز حضرت عبداللہ بن رَواحہ نے کسی خطا پر اپنی باندی کے طمانچہ مارا پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اس کا ذکر کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت کیا: عرض کیا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی گواہی دیتی ہے، رمضان کے روزے رکھتی ہے، خوب وضو کرتی اور نماز پڑھتی ہے! حضور نے فرمایا: وہ مؤمنہ ہے۔ آپ نے عرض کیا تو اس کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر مَبعُوث فرمایا میں اس کو آزاد کرکے اس کے ساتھ نکاح کروں گا! اور آپ نے ایسا ہی کیا، اس پر لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ تم نے ایک سیاہ فام باندی کے ساتھ نکاح کیا باوجودیکہ فلاں مُشرِکہ حُرَّہ (آزاد) عورت تمہارے لیے حاضر ہے وہ حسین بھی ہے مالدار بھی ہے، اس پر نازل ہوا ''وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ'' یعنی مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے خواہ مشرکہ آزاد ہو اور حسن و مال کی وجہ سے اچھی معلوم ہوتی ہو۔ ف۴۳۳ یہ عورت کے اَولیاء کو

وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ

اگرچہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ف۴۳۴ اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف

وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع ۲۷ ۵ ۱۱

بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی

اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم ف۴۳۵ تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو

الْمَحِیْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى یَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ

حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ

حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾

جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو ف۴۳۶ اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو ف۴۳۷

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور اے محبوب بشارت دو ایمان والوں کو اور

تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنا لو ف۴۳۸ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے

خطاب ہے۔ مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مشرک و کافر کے ساتھ باطل و حرام ہے۔ ف۴۳۴ تو ان سے اِجتناب ضروری اور ان کے ساتھ دوستی و قرابت ناروا۔ ف۴۳۵ شانِ نزول: عرب کے لوگ یہود و مجوس کی طرح حائضہ عورتوں سے کمال نفرت کرتے تھے ساتھ کھانا پینا ایک مکان میں رہنا گوارا نہ تھا بلکہ شدت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ ان کی طرف دیکھنا اور ان سے کلام کرنا بھی حرام سمجھتے تھے، اور نصاریٰ اس کے برعکس حیض کے اَیام میں عورتوں کے ساتھ بڑی محبت سے مشغول ہوتے تھے اور اِختِلاط (میل جول) میں بہت مُبالغہ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے حضور سے حیض کا حکم دریافت کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِفراط وتفرِیط کی راہیں چھوڑ کر اِعتدال کی تعلیم فرمائی گئی اور بتا دیا گیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے مُجامَعت ممنوع ہے۔ ف۴۳۶ یعنی عورتوں کی قربت سے نسل کا قصد کرو نہ قضاءِ شہوت کا۔ ف۴۳۷ یعنی اعمالِ صالحہ یا جماع سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھنا۔ ف۴۳۸ حضرت عبداللّٰہ بن رَواحہ نے اپنے بہنوئی نعمان بن بشیر کے گھر جانے اور ان سے کلام کرنے اور ان کے خُصوم (دشمنوں) کے ساتھ ان کی صلح کرانے سے قسم کھالی تھی، جب اس کے متعلق ان سے کہا جاتا تھا تو کہہ دیتے تھے کہ میں قسم کھا چکا ہوں اس لیے یہ کام کر ہی نہیں سکتا! اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی اور نیک کام کرنے سے قسم کھا لینے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہیے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی اَمر پر قسم کھالی پھر معلوم ہوا کہ خیر اور بہتری اس کے خلاف میں ہے تو چاہیے کہ اس امرِ خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ مسئلہ: بعض مُفسّرین نے یہ بھی کہا ہے

النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ

کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دل نے کیے ف۴۳۹ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ

وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کر لیا تو اللہ سنتا

عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا

جانتا ہے ف۴۴۰ اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک ف۴۴۱ اور

يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ

انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا ف۴۴۲ اگر اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ

قیامت پر ایمان رکھتی ہیں ف۴۴۳ اور ان کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر

کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ ف۴۳۹ مسئلہ: قسم تین طرح کی ہوتی ہے (۱) لَغو (۲) غَمُوس (۳) مُنعقِدہ۔ لغو: یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے اَمر پر اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ اس کے خلاف ہو! یہ معاف ہے اور اس پر کفارہ نہیں۔ غموس: یہ ہے کہ کسی گذرے ہوئے اَمر پر دانستہ جھوٹی قسم کھائے! اس میں گنہگار ہوگا۔ منعقدہ: یہ ہے کہ کسی آئندہ اَمر پر قصد کر کے قسم کھائے! اس قسم کو اگر توڑے تو گنہگار بھی ہے اور کفارہ بھی لازم۔

ف۴۴۰ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ اپنی عورتوں سے مال طلب کرتے اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو ایک سال دو سال تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ ان کے پاس نہ جانے اور صحبت ترک کرنے کی قسم کھا لیتے تھے اور انہیں پریشانی میں چھوڑ دیتے تھے نہ وہ بیوہ ہی تھیں کہ کہیں اپنا ٹھکانا کر لیتیں نہ شوہر دار کہ شوہر سے آرام پاتیں، اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے چار مہینے کی مدت مُعیَّن فرما دی کہ اگر عورت سے چار مہینے یا اس سے زائد عرصہ کے لیے یا غیر معیّن مدت کے لیے ترکِ صحبت کی قسم کھا لے جس کو ''اِیلاء'' کہتے ہیں تو اس کے لیے چار ماہ اِنتظار کی مہلت ہے اس عرصہ میں خوب سوچ سمجھ لے کہ عورت کو چھوڑنا اس کے لیے بہتر ہے یا رکھنا اگر رکھنا بہتر سمجھے اور اس مدت کے اندر رُجوع کرے تو نکاح باقی رہے گا اور قسم کا کفارہ لازم ہوگا، اور اگر اس مدت میں رُجوع نہ کیا اور قسم نہ توڑی تو عورت نکاح سے باہر ہوگئی اور اس پر طلاقِ بائن واقع ہوگئی۔ مسئلہ: اگر مرد صحبت پر قادر ہو تو رُجوع صحبت ہی سے ہوگا اور اگر کسی وجہ سے قدرت نہ ہو تو بعد قدرت صحبت کا وعدہ رجوع ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴۴۱ اس آیت میں مُطلَّقہ عورتوں کی عِدّت کا بیان ہے جن عورتوں کو ان کے شوہروں نے طلاق دی اگر وہ شوہر کے پاس نہ گئی تھیں اور ان سے خَلوَتِ صحیحہ نہ ہوئی تھی جب تو ان پر طلاق کی عدّت ہی نہیں ہے جیسا کہ آیہ ''مَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ'' میں ارشاد ہے۔ اور جن عورتوں کو خوردسالی (کم عمری) یا کِبر سنی (بڑھاپے) کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا جو حاملہ ہو ان کی عدّت کا بیان سورۂ طلاق میں آئے گا، باقی جو آزاد عورتیں ہیں یہاں ان کی عدّت و طلاق کا بیان ہے کہ ان کی عدّت تین حیض ہے۔ ف۴۴۲ وہ حمل ہو یا خونِ حیض۔ کیونکہ اس کے چھپانے سے رَجعت اور وَلد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔ ف۴۴۳ یعنی یہی مُقتضائے ایمانداری ہے۔

اَرَادُوۡۤا اِصۡلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۪ وَ

ملاپ چاہیں ف۴۴۴ اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق ف۴۴۵ اور

لِلرِّجَالِ عَلَیۡهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ ع ۲۸ ۷ ۱۲

مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق ف۴۴۶ دو بار تک ہے

فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَکُمۡ اَنۡ

پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے ف۴۴۷ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ف۴۴۸ اور تمہیں روا نہیں کہ

تَاۡخُذُوۡا مِمَّاۤ اٰتَیۡتُمُوۡهُنَّ شَیۡـًٔا اِلَّاۤ اَنۡ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ

جو کچھ عورتوں کو دیا ف۴۴۹ اس میں سے کچھ واپس لو ف۴۵۰ مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں

اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِمَا فِیۡمَا

گے ف۴۵۱ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ

افۡتَدَتۡ بِهٖ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَعۡتَدُوۡهَا ۚ وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ

دے کر عورت چھٹی لے ف۴۵۲ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے

اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی

بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک

ف۴۴۴ یعنی طلاقِ رَجعی میں عدّت کے اندر شوہر عورت سے رُجوع کرسکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو لیکن اگر شوہر کو ملاپ منظور ہو تو ایسا کرے ضرر رَسانی کا قصد نہ کرے جیسا کہ اہلِ جاہلیت عورت کو پریشان کرنے کے لیے کرتے تھے۔ ف۴۴۵ یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادا واجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت لازم ہے۔ ف۴۴۶ یعنی طلاق رَجعی۔ شانِ نزول: ایک عورت نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس کے شوہر نے کہا ہے کہ وہ اس کو طلاق دیتا اور رَجعت کرتا رہے گا ہر مرتبہ جب طلاق کی عدّت گزرنے کے قریب ہوگی رجعت کرلے گا پھر طلاق دے دے گا اسی طرح عمر بھر اس کو قید رکھے گا! اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ارشاد فرمادیا کہ طلاقِ رَجعی دو بار تک ہے اس کے بعد پھر طلاق دینے پر رَجعت کا حق نہیں۔ ف۴۴۷ رجعت کرکے ف۴۴۸ اس طرح کہ رجعت نہ کرے اور عدّت گذر کر عورت بائنہ ہوجائے۔ ف۴۴۹ یعنی مہر ف۴۵۰ طلاق دیتے وقت ف۴۵۱ جو حقوقِ زوجین کے متعلق ہیں۔ ف۴۵۲ یعنی طلاق حاصل کرے۔ شانِ نزول: یہ آیت جمیلہ بنتِ عبداللہ کے باب میں نازل ہوئی یہ جمیلہ ثابت ابن قَیس ابن شَمّاس کے نکاح میں تھیں اور شوہر سے کمال نفرت رکھتی تھیں، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے شوہر کی شکایت لائیں اور کسی طرح ان کے پاس رہنے پر راضی نہ ہوئیں تب ثابت نے کہا کہ میں نے ان کو ایک باغ دیا ہے اگر یہ میرے پاس رہنا گوارا نہیں کرتیں اور مجھ سے علیحدگی چاہتی ہیں تو وہ باغ مجھے واپس کریں میں ان کو آزاد کردوں! جمیلہ نے اس کو منظور کیا! ثابت نے باغ لے لیا اور طلاق دے دی۔ اس طرح کی طلاق کو خُلع کہتے ہیں۔ مسئلہ: خُلع طلاقِ بائن ہوتا ہے۔ مسئلہ: خُلع میں لفظِ ''خلع'' کا ذکر ضروری ہے۔ مسئلہ: اگر جدائی کی طلبگار عورت ہو تو خُلع میں مقدارِ مہر سے زائد لینا مکروہ ہے، اور اگر عورت کی طرف سے نُشُوز (نااتفاقی) نہ ہو مرد ہی علیحدگی چاہے تو مرد کو طلاق کے عوض مال لینا مُطلَقاً مکروہ ہے۔

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ

دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے ف۴۵۳ پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں ف۴۵۴ اگر

ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ

سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نباہیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

دانش مندوں کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے ف۴۵۵ تو اس وقت تک یا بھلائی کے

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ

ساتھ روک لو ف۴۵۶ یا نکوئی (اچھے سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو ف۴۵۷ اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫

اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے ف۴۵۸ اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو ف۴۵۹

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ

اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے ف۴۶۰ اور وہ جو تم پر کتاب

وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ

و حکمت ف۴۶۱ اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ ۲۹ ع ۱۳

جانتا ہے ف۴۶۲ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے ف۴۶۳ تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ

يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ

اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں ف۴۶۴ جب کہ آپس میں موافقِ شرع رضا مند ہو جائیں ف۴۶۵ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے

ف۴۵۳ مسئلہ: تین طلاقوں کے بعد عورت شوہر پر بحرمتِ مُغلَّظہ حرام ہو جاتی ہے اب نہ اس سے رجوع ہو سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ حلالہ نہ ہو یعنی بعد عدّت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعدِ صحبت طلاق دے پھر عدت گذرے۔ ف۴۵۴ دوبارہ نکاح کرلیں۔ ف۴۵۵ یعنی عدت تمام ہونے کے قریب ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت ثابت بن یَسار انصاری کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی عورت کو طلاق دی تھی اور جب عدت قریبِ ختم ہوتی تھی رَجعت کر لیا کرتے تھے تاکہ عورت قید میں پڑی رہے۔ ف۴۵۶ یعنی نباہنے اور اچھا معاملہ کرنے کی نیت سے رجعت کرو ف۴۵۷ اور عدّت گذر جانے دو تاکہ بعد عدّت وہ آزاد ہو جائیں۔ ف۴۵۸ کہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کرکے گنہگار ہوتا ہے۔ ف۴۵۹ کہ ان کی پرواہ نہ کرو اور ان کے خلاف عمل کرو۔ ف۴۶۰ کہ تمہیں مسلمان کیا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ ف۴۶۱ کتاب سے قرآن اور حکمت سے احکامِ قرآن و سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔ ف۴۶۲ اس سے کچھ مخفی نہیں۔ ف۴۶۳ یعنی ان کی عدّت گذر چکے ف۴۶۴ جن کو انہوں نے اپنے نکاح کے لیے تجویز کیا ہو خواہ وہ نئے ہوں یا یہی طلاق دینے والے، یا ان سے پہلے جو طلاق دے چکے تھے۔ ف۴۶۵ اپنے کفو میں مہرِ مثل

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَ

جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور

اَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں دودھ پلائیں اپنے

اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى

بچوں کو ف۴۶۶ پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے ف۴۶۷ اور جس کا

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

بچہ ہے ف۴۶۸ اس پر عورتوں کا کھانا پہننا ہے حسب دستور ف۴۶۹ کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى

مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے ف۴۷۰ اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے ف۴۷۱ یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو ف۴۷۲ اور جو

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضا

پر۔ کیونکہ اس کے خلاف کی صورت میں اَولیاء اعتراض و تَعَرُّض کا حق رکھتے ہیں۔ شانِ نزول: مَعقِل بِن یَسار مُزَنی کی بہن کا نکاح عاصم بن عدِی کے ساتھ ہوا تھا انہوں نے طلاق دی اور عدّت گذرنے کے بعد پھر عاصم نے درخواست کی تو معقل بن یسار مانع ہوئے! ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (بخاری شریف)

ف۴۶۶ بیانِ طلاق کے بعد یہ سوال طبعًا سامنے آتا ہے کہ اگر طلاق والی عورت کی گود میں شیر خوار بچہ ہو تو اس جدائی کے بعد اس کی پرورش کا کیا طریقہ ہوگا؟ اس لیے یہ قرینِ حکمت ہے کہ بچہ کی پرورش کے متعلق ماں باپ پر جو اَحکام ہیں وہ اس موقع پر بیان فرما دیئے جائیں! لہٰذا یہاں ان مسائل کا بیان ہوا۔ **مسئلہ:** ماں خواہ مُطَلَّقَہ ہو یا نہ ہو اس پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے بشرطیکہ باپ کو اجرت پر دودھ پلوانے کی قدرت و اِستطاعت نہ ہو یا کوئی دودھ پلانے والی مُیَسَّر نہ آئے یا بچہ ماں کے سوا اور کسی کا دودھ قبول نہ کرے، اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی بچہ کی پرورش خاص ماں کے دودھ پر مَوقوف نہ ہو تو ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں مُستَحَب ہے۔ (تفسیر احمدی و جمل وغیرہ) ف۴۶۷ یعنی اس مدت کا پورا کرنا لازم نہیں۔ اگر بچہ کو ضرورت نہ رہے اور دودھ چھڑانے میں اس کے لیے خطرہ نہ ہو تو اس سے کم مدت میں بھی چھڑانا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی خازن وغیرہ) ف۴۶۸ یعنی والد۔ اس اندازِ بیان سے معلوم ہوا کہ نسب باپ کی طرف رُجوع کرتا ہے۔ ف۴۶۹ **مسئلہ:** بچہ کی پرورش اور اس کو دودھ پلوانا باپ کے ذمہ واجب ہے اس کے لیے وہ دودھ پلانے والی مقرر کرے لیکن اگر ماں اپنی رغبت سے بچہ کو دودھ پلائے تو مستحب ہے۔ **مسئلہ:** شوہر اپنی زوجہ پر بچہ کے دودھ پلانے کے لیے جبر نہیں کرسکتا اور نہ عورت شوہر سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت طلب کرسکتی ہے جب تک کہ اس کے نکاح یا عدّت میں رہے۔ **مسئلہ:** اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور عدّت گذر چکی تو وہ اس سے بچہ کے دودھ پلانے کی اجرت لے سکتی ہے۔ **مسئلہ:** اگر باپ نے کسی عورت کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے پر بہ اجرت مقرر کیا اور اس کی ماں اسی اجرت پر یا بے معاوضہ دودھ پلانے پر راضی ہوئی تو ماں ہی دودھ پلانے کی زیادہ مستحق ہے، اور اگر ماں نے زیادہ اجرت طلب کی تو باپ کو اس سے دودھ پلوانے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔ (تفسیر احمدی و مدارک) "اَلْمَعْرُوْف" سے مراد یہ ہے کہ حسبِ حیثیت ہو بغیر تنگی اور فضول خرچی کے۔ ف۴۷۰ یعنی اس کو اس کے خلافِ مرضی دودھ پلانے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ف۴۷۱ زیادہ اجرت طلب کر کے ف۴۷۲ ماں کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے، اور باپ کا بچہ کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ دائیوں سے اپنے بچوں کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَ

دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مُضائقہ نہیں جب کہ جو دینا ٹھہرا تھا بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کردو اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ

اللّٰہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور تم میں جو

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

روکے رہیں ف۴۷۳ تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر مُواخذہ نہیں اس کام میں

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا

جو عورتیں اپنے معاملہ میں موافق شرع کریں اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ

تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں

اَنْفُسِكُمْ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

چھپا رکھو ف۴۷۴ اللّٰہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ف۴۷۵ ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ

سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى

کر رکھو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک

ف۴۷۳ حاملہ کی عدّت تو وَضعِ حمل ہے جیسا کہ سورۂ طلاق میں مذکور ہے۔ یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عدّت چار ماہ دس روز ہے اس مدت میں نہ وہ نکاح کرے نہ اپنا مَسکن چھوڑے نہ بے عذر تیل لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سنگار کرے نہ رنگین اور ریشمیں کپڑے پہنے نہ مہندی لگائے نہ جدید نکاح کی بات چیت کھل کر کرے، اور جو طلاقِ بائن کی عدّت میں ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ البتہ جو عورت طلاقِ رَجعی کی عدّت میں ہو اس کو زینت اور سنگار کرنا مستحب ہے۔ ف۴۷۴ یعنی عدّت میں نکاح اور نکاح کا کھلا ہوا پیام تو ممنوع ہے لیکن پردہ کے ساتھ خواہشِ نکاح کا اِظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے۔ ف۴۷۵ اور تمہارے دلوں میں خواہش ہوگی اسی لیے تمہارے واسطے تعرِیض مُباح کی گئی۔

یَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ

لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے ف۴۷۶ اور جان لو کہ اللّٰہ تمہارے دل کی جانتا ہے

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ ۳۰ ع ۱۴

تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللّٰہ بخشنے والا حلم والا ہے تم پر کچھ مطالبہ نہیں ف۴۷۷ اگر

طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۖۚ

تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو ف۴۷۸

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا

اور ان کو کچھ برتنے کو دو ف۴۷۹ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر ف۴۸۰ اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے

تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ

طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں

یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ

کچھ چھوڑ دیں ف۴۸۱ یا وہ زیادہ دے ف۴۸۲ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ف۴۸۳ اور اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے

لِلتَّقْوٰی ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۳۷﴾

نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بے شک اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۴۸۴

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنْ

نگہبانی کرو سب نمازوں ف۴۸۵ اور بیچ کی نماز کی ف۴۸۶ اور کھڑے ہو اللّٰہ کے حضور ادب سے ف۴۸۷ پھر اگر

ف۴۷۶ یعنی عدّت گذر چکے۔ ف۴۷۷ مہر کا ف۴۷۸ شانِ نزول: یہ آیت ایک انصاری کے باب میں نازل ہوئی جنہوں نے قبیلہ بنی حَنِیفہ کی ایک عورت سے نکاح کیا اور کوئی مہر مُعَیَّن نہ کیا پھر ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہوا گر اس کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی تو مہر لازِم نہیں۔ ہاتھ لگانے سے مُجامَعت مراد ہے، اور خَلوَتِ صحیحہ اسی کے حکم میں ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بے ذکرِ مہر بھی نکاح درست ہے مگر اس صورت میں بعد نکاح مہر مُعَیَّن کرنا ہوگا اگر نہ کیا تو بعدِ دُخول مہرِ مثل لازم ہو جائے گا۔ ف۴۷۹ تین کپڑوں کا ایک جوڑا۔ ف۴۸۰ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہوا اور اس کو قبلِ دخول طلاق دی ہو اس کو تو جوڑا دینا واجب ہے، اور اس کے سوا ہر مُطَلَّقَہ کے لیے مستحب ہے۔ (مدارک) ف۴۸۱ اپنے اس نصف میں سے ف۴۸۲ نصف سے۔ جو اس صورت میں واجب ہے۔ ف۴۸۳ یعنی شوہر۔ ف۴۸۴ اس میں حسنِ سلوک و مَکارِمِ اخلاق (اچھے اخلاق) کی ترغیب ہے۔ ف۴۸۵ یعنی پنجگانہ فرض نمازوں کو ان کے اَوقات پر اَرکان و شرائط کے ساتھ ادا کرتے رہو۔ اس میں پانچوں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے اور اولاد و اَزواج کے مسائل و اَحکام کے درمیان میں نماز کا ذکر فرمانا اس نتیجہ پر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا
خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللّٰہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو

لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ

اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ
جائیں وہ اپنی عورتوں کے لیے وصیت کر جائیں ف۴۸۸ سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی بے نکالے ف۴۸۹ پھر اگر

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ
وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى
اور اللّٰہ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے یہ واجب ہے

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٤١﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٤٢﴾ ع اَلَمْ ٣١ ع ٧ ١٥
پرہیزگاروں پر اللّٰہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے اپنی آیتیں کہ کہیں تمہیں سمجھ ہو اے محبوب کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠
تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
تو اللّٰہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بے شک اللّٰہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں ف۴۹۰ اور لڑو اللّٰہ کی راہ میں ف۴۹۱ اور جان لو

پہنچاتا ہے کہ ان کو ادائے نماز سے غافل نہ ہونے دو اور نماز کی پابندی سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے جس کے بغیر معاملات کا درست ہونا مُتَصَوَّر نہیں۔ ف۴۸۶ حضرت امام ابوحنیفہ اور جمہور صحابہ رضی اللّٰہ عنہم کا مذہب یہ ہے کہ اس سے نمازِ عصر مراد ہے اور اَحادیث بھی اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۴۸۷ اس سے نماز کے اندر قیام کا فرض ہونا ثابت ہوا۔ ف۴۸۸ اپنے اَقارب کو ف۴۸۹ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدّت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی پھر ایک سال کی عدّت تو "يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا" سے مَنسُوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدّت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی، اور سال بھر کا نفقہ آیتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا! لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا۔ حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مُورِث (یعنی مرنے والے) کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لیے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدّت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی! لہٰذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔ ف۴۹۰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تھی جس کے بلاد (شہروں) میں

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

کہ اللّٰہ سنتا جانتا ہے ہے کوئی جو اللّٰہ کو قرضِ حسن دے ف۴۹۲

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ يَقْبِضُ وَ يَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَيْهِ

تو اللّٰہ اس کے لیے بہت گنا بڑھا دے اور اللّٰہ تنگی اور کشائش کرتا ہے ف۴۹۳ اور تمہیں اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ وقف لازم

پھر جانا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا ف۴۹۴

اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ

جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لیے کھڑا کر دو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں نبی نے فرمایا کیا

عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا

تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ

نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا

ہم اللّٰہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے ف۴۹۵ تو پھر جب

طاعون ہوا تو وہ موت کے ڈر سے اپنی بستیاں چھوڑ بھاگے اور جنگل میں جا پڑے بحکمِ الٰہی سب وہیں مر گئے! کچھ عرصہ کے بعد حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا سے انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور وہ مدتوں زندہ رہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بیکار ہے جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی بندے کو چاہیے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے، مجاہدین کو بھی سمجھنا چاہیے کہ جہاد سے بیٹھ رہنا موت کو دفع نہیں کر سکتا لہٰذا دل مضبوط رکھنا چاہیے۔ ف۴۹۱ اور موت سے نہ بھاگو جیسا بنی اسرائیل بھاگے تھے کیونکہ موت سے بھاگنا کام نہیں آتا۔ ف۴۹۲ یعنی راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرے۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمالِ لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مَجازی مِلک رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اِطمینان رکھنا چاہیے کہ وہ اس اِنفاق کی جزا بالیقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔ ف۴۹۳ جس کے لیے چاہے روزی تنگ کرے جس کے لیے چاہے وسیع فرمائے تنگی و فراخی اس کے قبضہ میں ہے اور وہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے سے وسعت کا وعدہ کرتا ہے۔
ف۴۹۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور انہوں نے عہدِ الٰہی کو فراموش کیا بت پرستی میں مبتلا ہوئے سرکشی اور بدافعالی اِنتہا کو پہنچی ان پر قومِ جالوت مُسَلَّط ہوئی جس کو عَمالِقَہ کہتے ہیں کیونکہ جالوت عَمْلِیق بن عاد کی اولاد سے ایک نہایت جابر بادشاہ تھا اس کی قوم کے لوگ مصر و فلسطین کے درمیان بحرِ روم کے ساحل پر رہتے تھے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے شہر چھین لیے آدمی گرفتار کیے طرح طرح کی سختیاں کیں، اس زمانہ میں کوئی نبی قومِ بنی اسرائیل میں موجود نہ تھے خاندانِ نبوت سے صرف ایک بی بی باقی رہی تھیں جو حاملہ تھیں ان کے فرزند تَوَلُّد (پیدا) ہوئے ان کا نام اشمویل رکھا جب وہ بڑے ہوئے تو انہیں علم توریت حاصل کرنے کے لیے بیتُ المَقدِس میں ایک کبیرُ السِن (بزرگ) عالم کے سپرد کیا وہ آپ کے ساتھ کمال شفقت کرتے اور آپ کو فرزند کہتے، جب آپ سنِ بُلوغ کو پہنچے تو ایک شب آپ اس عالم کے قریب آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اسی عالم کی آواز میں یا اشمویل کہہ کر پکارا آپ عالم کے پاس گئے اور فرمایا کہ آپ نے مجھے پکارا ہے؟ عالم نے بایں خیال کہ انکار کرنے سے کہیں آپ ڈر نہ جائیں یہ کہہ دیا کہ فرزند تم سو جاؤ! پھر دوبارہ حضرت جبریل نے اسی طرح پکارا اور حضرت اشمویل علیہ السلام عالم کے پاس گئے عالم نے کہا اے فرزند اب اگر میں تمہیں پھر پکاروں تو تم جواب نہ دینا،

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے ف۴۹۶ اور اللّٰہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

ظالموں کو اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللّٰہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر

مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ

بھیجا ہے ف۴۹۷ بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہوگی ف۴۹۸ اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق

مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ

ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی ف۴۹۹ فرمایا اسے اللّٰہ نے تم پر چن لیا ف۵۰۰ اور

زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ف۵۰۱ اور اللّٰہ اپنا ملک جسے چاہے دے ف۵۰۲ اور

اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اللّٰہ وسعت والا علم والا ہے ف۵۰۳ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ

تابوت ف۵۰۴ جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز

تیسری مرتبہ میں حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ہوگئے اور انہوں نے بشارت دی کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو نبوت کا منصب عطا فرمایا آپ اپنی قوم کی طرف جائیے اور اپنے رب کے احکام پہنچائیے جب آپ قوم کی طرف تشریف لائے انہوں نے تکذیب کی اور کہا کہ آپ اتنی جلدی نبی بن گئے! اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے لیے ایک بادشاہ قائم کیجئے۔ (خازن وغیرہ) ف۴۹۵ کہ قوم جالوت نے ہماری قوم کے لوگوں کو ان کے وطن سے نکالا ان کی اولاد کو قتل وغارت کیا چار سو چالیس شاہی خاندان کے فرزندوں کو گرفتار کیا جب حالت یہاں تک پہنچ چکی تو اب ہمیں جہاد سے کیا چیز مانع ہوسکتی ہے؟ تب نبی اللّٰہ کی دعا سے اللّٰہ تعالٰی نے ان کی درخواست قبول فرمائی اور ان کے لیے ایک بادشاہ مقرر کیا اور جہاد فرض فرمایا (خازن) ف۴۹۶ جن کی تعداد اہلِ بدر کے برابر تین سو تیرہ تھی۔ ف۴۹۷ "طالوت" بنیامین بن حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں آپ کا نام طولِ قامت کی وجہ سے طالوت ہے، حضرت اشمویل علیہ السلام کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے ایک عصا ملا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جو شخص تمہاری قوم کا بادشاہ ہوگا اس کا قد اس عصا کے برابر ہوگا! آپ نے اس عصا سے طالوت کا قد ناپ کر فرمایا کہ میں تم کو بحکمِ الٰہی بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرتا ہوں! اور بنی اسرائیل سے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ (خازن وجمل) ف۴۹۸ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی حضرت اشمویل علیہ السلام سے کہا کہ نبوت تو لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں چلی آتی ہے اور سلطنت یہود بن یعقوب کی اولاد میں، اور طالوت ان دونوں خاندانوں میں سے نہیں ہیں تو بادشاہ کیسے ہوسکتے ہیں۔ ف۴۹۹ وہ غریب شخص ہیں بادشاہ کو صاحبِ مال ہونا چاہیے ف۵۰۰ یعنی سلطنت ورثہ نہیں کہ کسی نسل وخاندان کے ساتھ خاص ہو یہ محض فضلِ الٰہی پر ہے۔ اس میں شیعہ کا رد ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت وراثت ہے۔ ف۵۰۱ یعنی "نسل ودولت" پر سلطنت کا اِستحقاق نہیں "علم وقوت" سلطنت کے لئے بڑے مُعین ہیں۔ اور طالوت اس زمانہ میں تمام بنی اسرائیل سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے جسیم اور توانا تھے۔ ف۵۰۲ اس میں وراثت کو کچھ دخل نہیں۔ ف۵۰۳ جسے چاہے غنی کردے اور وسعتِ مال عطا فرمادے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت اشمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر اللّٰہ تعالٰی نے انہیں سلطنت کے لیے مقرر فرمایا ہے تو اس کی نشانی کیا ہے۔ (خازن ومدارک) ف۵۰۴ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود (سونے کا

هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ۟۠ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ ع ٣٢ ١٢

ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا ف۵۰۵ بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے

بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ

آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے وہ میرا ہے

اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا

مگر وہ جو ایک چلّو اپنے ہاتھ سے لے لے ف۵۰۶ تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے ف۵۰۷ پھر جب

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ

طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت نہیں جالوت

کام کیا ہوا) صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا اس کو اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں تھیں ان کے مَساکن و مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیّد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور کی دولتِ سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوتِ سرخ میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ کے آپ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام تصویروں کو دیکھا، یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توریت بھی رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اس تابوت میں اَلواحِ توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا عصا اور آپ کے کپڑے اور آپ کی نعلین شریفین اور حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ اور ان کا عصا اور تھوڑا سا ''مَنّ'' جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں مُتَوارِث (بطورِ وراثت منتقل) ہوتا چلا آیا جب انہیں کوئی مشکل درپیش ہوتی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی برکت سے فتح پاتے، جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے ان پر عمالِقہ کو مُسلّط کیا تو وہ ان سے تابوت چھین کر لے گئے اور اس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے اَمراض و مَصائب میں مبتلا ہوئے ان کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اِہانت ان کی بربادی کا باعث ہے تو انہوں نے تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لیے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اس کی بادشاہی کے مُقِر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لیے آمادہ ہو گئے کیونکہ تابوت پا کر انہیں اپنی فتح کا یقین ہو گیا، طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان مُنتخب کیے جن میں حضرت داود علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین و جمل و خازن و مدارک وغیرہ) فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرُّکات کا اِعزاز و اِحترام لازم ہے ان کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حرمتی گمراہوں کا طریقہ اور بربادی کا سبب ہے۔ فائدہ: تابوت میں انبیاء کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں اللّٰہ کی طرف سے آئی تھیں۔ ف۵۰۵ یعنی بیتُ المَقدِس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدّت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے ف۵۰۶ یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدتِ تشنگی کے وقت جو اِطاعتِ حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مَغلوب ہوا اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔ ف۵۰۷ جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلّو اُن کے اور ان کے جانوروں کے لیے کافی ہو گیا اور ان کے قلب و ایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گذر گئے، اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔

وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا کہ بارہا کم

قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا

جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے ف۵۰۸ پھر جب

بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾ؕ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ

پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے

اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ

حکم سے اور قتل کیا داود نے جالوت کو ف۵۰۹ اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت ف۵۱۰ عطا فرمائی اور اسے جو

مِمَّا یَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

چاہا سکھایا ف۵۱۱ اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے ف۵۱۲ تو ضرور زمین

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل کرنے والا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم اے محبوب

عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۵۲﴾

تم پر ٹھیک ٹھیک پڑھتے ہیں اور تم بے شک رسولوں میں ہو

ف۵۰۸ ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے۔ ف۵۰۹ حضرت داود علیہ السلام کے والد "ایشا" طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی حضرت داود علیہ السلام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے، جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا وہ اس کی قوت جسامت دیکھ کر گھبرائے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہزور عظیم الجُثّہ (بڑے اور موٹے جسم والا) قد آور تھا، طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت اشمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں، آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داود علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے، طالوت نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ جالوت کو قتل کریں تو میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں اور نصف ملک پیش کروں! آپ نے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے صفِ قِتال قائم ہوئی اور حضرت داود علیہ السلام دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکنے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے، جالوت کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی مگر اس نے باتیں بہت متکبّرانہ کیں اور آپ کو اپنی قوت سے مرعوب کرنا چاہا آپ نے فلاخن میں پتھر رکھ کر مارا وہ اس کی پیشانی کو توڑ کر پیچھے سے نکل گیا اور جالوت مر کر گر گیا حضرت داود علیہ السلام نے اس کو لا کر طالوت کے سامنے ڈال دیا، تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت داود علیہ السلام کو حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا آپ کے ساتھ نکاح کر دیا، ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی تمام ملک پر حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت ہوئی۔ (جمل وغیرہ) ف۵۱۰ حکمت سے نبوت مراد ہے۔ ف۵۱۱ جیسے کہ زرہ بنانا اور جانوروں کا کلام سمجھنا۔ ف۵۱۲ یعنی اللّٰہ تعالٰی

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ ؎۵۱۳ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ؎۵۱۴ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا ؎۵۱۵ اور کوئی وہ ہے

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ

جسے سب پر درجوں بلند کیا ؎۵۱۶ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسٰی کو کھلی نشانیاں دیں ؎۵۱۷ اور پاکیزہ روح سے

الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

اس کی مدد کی ؎۵۱۸ اور اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے بعد اس کے کہ

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ

ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکیں ؎۵۱۹ لیکن وہ تو مختلف ہوگئے ان میں کوئی ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا ؎۵۲۰

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہے کرے ؎۵۲۱ اے

نیکوں کے صدقہ میں دوسروں کی بلائیں بھی دفع فرماتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک صالح مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سوگھر والوں کی بلا دفع فرماتا ہے۔ سبحان اللہ نیکوں کا قرب بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ (خازن) ؎۵۱۳ یہ حضرات جن کا ذکر ماسبق (گزشتہ آیات) میں اور خاص آیۂ "اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ" میں فرمایا گیا۔ ؎۵۱۴ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کے مراتب جداگانہ ہیں، بعض حضرات سے بعض افضل ہیں اگرچہ نبوت میں کوئی تفرقہ نہیں، وصفِ نبوت میں سب شریکِ یک دِگر (برابر کے شریک) ہیں مگر خصائص و کمالات میں درجے متفاوت (الگ الگ) ہیں، یہی آیت کا مضمون ہے اور اسی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ (خازن ومدارک) ؎۵۱۵ یعنی بے واسطہ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طور پر کلام سے مشرف فرمایا اور سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کو معراج میں۔ (جمل) ؎۵۱۶ وہ حضور پرنور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں کہ آپ کو بدرجاتِ کثیرہ تمام انبیاء علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نام مبارک کی تصریح (وضاحت) نہ کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عُلُوِّ شان (مراتب کی بلندی) کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق و افضل ہیں اور آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا: "درجوں بلند کیا۔" ان درجوں کی کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذکر نہیں فرمائی، تو اب کون حد لگا سکتا ہے۔ ان بے شمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی و مختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رسالت عامہ ہے، تمام کائنات آپ کی امت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ط"، دوسری آیت میں فرمایا: "لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا" مسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلَآئِقِ کَآفَّةً" اور آپ پر نبوت ختم کی گئی۔ قرآن پاک میں آپ کو خاتم النبیین فرمایا۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" آیات بینات و معجزات باہرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا، آپ کی امت کو تمام امتوں پر افضل کیا گیا، شفاعت کبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قرب خاص معراج آپ کو ملا، علمی و عملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (مدارک، جمل، خازن، بیضاوی وغیرہ) ؎۵۱۷ جیسے مردے کو زندہ کرنا، بیماروں کو تندرست کرنا، مٹی سے پرند بنانا، غیب کی خبریں دینا وغیرہ۔ ؎۵۱۸ یعنی جبریل علیہ السلام سے جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ ؎۵۱۹ یعنی انبیاء علیہم السلام کے معجزات۔ ؎۵۲۰ یعنی انبیاء سابقین کی امتیں بھی ایمان و کفر میں مختلف رہیں یہ نہ ہوا کہ تمام امت مطیع ہوجاتی۔ ؎۵۲۱ اس کے ملک میں اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید فروخت

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

ہے نہ کافروں کے لیے دوستی نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں ۵۲۲ اللہ ہے جس

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي

کے سوا کوئی معبود نہیں ۵۲۳ وہ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا ۵۲۴ اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند ۵۲۵ اسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ۵۲۶ وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے ۵۲۷

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ۵۲۸ اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ

مگر جتنا وہ چاہے ۵۲۹ اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ۵۳۰ اور اسے بھاری نہیں

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ

ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا ۵۳۱ کچھ زبردستی نہیں دین میں ۵۳۲ بے شک خوب جدا ہوگئی ہے

۵۲۲ کہ انہوں نے زندگانی دنیا میں روزِ حاجت یعنی قیامت کے لئے کچھ نہ کیا۔ ۵۲۳ اس میں اللہ تعالیٰ کی اُلُوْہِیَّت اور اس کی توحید کا بیان ہے۔ اس آیت کو آیت الکرسی کہتے ہیں، احادیث میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔ ۵۲۴ یعنی واجب الوجود اور عالَم کا اِیجاد کرنے اور تدبیر فرمانے والا۔ ۵۲۵ کیونکہ یہ نقص ہے اور وہ نقص وعیب سے پاک۔ ۵۲۶ اس میں اس کی مالکیت اور نفاذِ امر وتصرف کا بیان ہے اور نہایت لطیف پیرایہ میں ردِ شرک ہے کہ جب سارا جہان اس کی مِلک ہے تو شریک کون ہوسکتا ہے! مشرکین یا تو کواکب کو پوجتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں یا دریاؤں، پہاڑوں، پتھروں، درختوں، جانوروں، آگ وغیرہ کو جو زمین میں ہیں۔ جب آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کی مِلک ہے تو یہ کیسے پوجنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ ۵۲۷ اس میں مشرکین کا رد ہے جن کا گمان تھا کہ بت شفاعت کریں گے، انہیں بتا دیا گیا کہ کفار کے لیے شفاعت نہیں۔ اللہ کے حضور ماذونین (اجازت یافتہ لوگوں) کے سوا کوئی شفاعت نہیں کرسکتا اور اذن والے انبیاء و ملائکہ ومؤمنین ہیں۔ ۵۲۸ یعنی ماقبل ومابعد یا امورِ دنیا وآخرت۔ ۵۲۹ اور جن کو وہ مطلع فرمائے وہ انبیاء ورسل ہیں جن کو غیب پر مطلع فرمانا ان کی نبوت کی دلیل ہے۔ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ”فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ“ (خازن) ۵۳۰ اس میں اس کی عظمتِ شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم وقدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور ممکن ہے کہ یہ وہی ہو جو ”فَلَكُ الْبُرُوْج“ کے نام سے مشہور ہے۔ ۵۳۱ اس آیت میں الٰہیات کے اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے، الٰہیت میں واحد ہے، حیات کے ساتھ متصف ہے، واجب الوجود اپنے ماسوا کا موجد ہے، تحیّز وحلول سے منزّہ اور تغیر اور فتور سے مبرّا ہے، نہ کسی کو اس سے مشابہت، نہ عوارضِ مخلوق کو اس تک رسائی، مُلک وملکوت کا مالک، اصول وفروع کا مُبدِع، قوی گرفت والا، جس کے حضور سوائے ماذون (اجازت یافتہ) کے کوئی شفاعت کے لیے لب نہ ہلا سکے، تمام اشیاء کا جاننے والا، جلی (ظاہر) کا بھی اور خفی کا بھی، کلی کا بھی اور جزئی کا بھی، وَاسِعُ الْمُلْكِ وَالْقُدْرَةِ، اِدراک ووہم وفہم سے برتر وبالا۔ ۵۳۲ صفاتِ الٰہیہ کے بعد ”لَاۤ اِكْرَاهَ

الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ

نیک راہ گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللّٰہ پر ایمان لائے ف۵۳۳ اس نے

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٥٦

بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللّٰہ سنتا جانتا ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۵

اللّٰہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے ف۵۳۴ نور کی طرف نکالتا ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى

اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف

۳۴ ع ۲ الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٥٧ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا

وقف لازم الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارے میں اس پر ف۵۳۵ کہ اللّٰہ نے اسے بادشاہی دی ف۵۳۶ جب کہ ابراہیم نے کہا کہ

رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے ف۵۳۷ بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں ف۵۳۸ ابراہیم نے فرمایا

فِــي الـدِّيْــنِ ''فرمانے میں یہ اِشعار (بتا دینا) ہے کہ اب عاقل کے لیے قبولِ حق میں تأمل کی کوئی وجہ باقی نہ رہی۔ ف۵۳۳ اس میں اشارہ ہے کہ کافر کے لیے اوّل اپنے کفر سے توبہ و بیزاری ضرور ہے، اس کے بعد ایمان لانا صحیح ہوتا ہے۔ ف۵۳۴ کفر و ضلالت کی، ایمان و ہدایت کی روشنی اور ف۵۳۵ غرور و تکبر پر۔ ف۵۳۶ اور تمام زمین کی سلطنت عطا فرمائی، اس پر اس نے بجائے شکر و طاعت کے تکبر و تجبر کیا اور ربوبیت کا دعویٰ کرنے لگا۔ اس کا نام نمرود بن کنعان تھا۔ سب سے پہلے سر پر تاج رکھنے والا یہی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو خدا پرستی کی دعوت دی، خواہ آگ میں ڈالے جانے سے قبل یا اس کے بعد تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا رب کون ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو؟ ف۵۳۷ یعنی اجسام میں موت و حیات پیدا کرتا ہے۔ ایک خدا ناشناس کے لیے یہ بہترین ہدایت تھی اور اس میں بتایا گیا تھا کہ خود تیری زندگی اس کے وجود کی شاہد ہے کہ تو ایک بے جان نطفہ تھا، جس (ذات) نے اس کو انسانی صورت دی اور حیات عطا فرمائی وہ رب ہے اور زندگی کے بعد پھر زندہ اجسام کو جو موت دیتا ہے وہ پروردگار ہے، اس کی قدرت کی شہادت خود تیری اپنی موت و حیات میں موجود ہے، اس کے وجود سے بے خبر رہنا کمال جہالت و سفاہت (بے وقوفی) اور انتہائی بدنصیبی ہے۔ یہ دلیل ایسی زبردست تھی کہ اس کا جواب نمرود سے بن نہ پڑا اور اس خیال سے کہ مجمع کے سامنے اس کو لاجواب اور شرمندہ ہونا پڑتا ہے اس نے کج بحثی (فضول تکرار) اختیار کی۔ ف۵۳۸ نمرود نے دو شخصوں کو بلایا، ان میں سے ایک کو قتل کیا، ایک کو چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ میں بھی جِلاتا مارتا ہوں، یعنی کسی کو گرفتار کر کے چھوڑ دینا اس کو جِلانا ہے، یہ اس کی نہایت احمقانہ بات تھی، کہاں قتل کرنا اور چھوڑنا اور کہاں موت و حیات پیدا کرنا! قتل کیے ہوئے شخص کو زندہ کرنے سے عاجز رہنا اور بجائے اس کے زندہ کے چھوڑنے کو جِلانا کہنا ہی اس کی ذلت کے لیے کافی تھا۔ عقلاء پر اسی سے ظاہر ہو گیا کہ جو حجت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم فرمائی وہ قاطع ہے اور اس کا جواب ممکن نہیں، لیکن چونکہ نمرود کے جواب میں شانِ دعویٰ پیدا ہو گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر مناظرانہ گرفت فرمائی کہ موت و حیات کا پیدا کرنا تو تیرے مقدور (اختیار) میں نہیں، اے ربوبیت کے جھوٹے مدعی! تو اس سے سہل (آسان) کام ہی کر

فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ

تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ ف۵۳۹ تو ہوش اُڑ گئے

الَّذِيْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۲۵۸ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى

کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو یا اس کی طرح جو گزرا

قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ

ایک بستی پر ف۵۴۰ اور وہ ڈھئی (گری) پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۵۴۱ بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی

دکھا جو ایک متحرک جسم کی حرکت کا بدلنا ہے۔ ف۵۳۹ یہ بھی نہ کر سکے تو ربوبیت کا دعویٰ کس منہ سے کرتا ہے! مسئلہ: اس آیت سے علم کلام میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔ ف۵۴۰ بقولِ اکثر یہ واقعہ حضرت عزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بَیْتُ الْمَقْدِس مراد ہے۔ جب بخت نصر بادشاہ نے بَیْتُ الْمَقْدِس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا، تباہ کر ڈالا، پھر حضرت عزیر علیہ السلام وہاں گذرے، آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا: ''اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا'' (اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد!) اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا، اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے، اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گذر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا، پہلے آنکھوں میں جان آئی، ابھی تک تمام جسم مردہ تھا، وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا۔ یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہاں کتنے دن ٹھہرے؟ آپ نے اندازہ سے عرض کیا کہ ایک دن یا کچھ کم۔ آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم سو برس ٹھہرے، اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے۔ دیکھا تو وہ مر گیا تھا، گل گیا، اعضاء بکھر گئے تھے، ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں، آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے، اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے، ہڈیوں پر گوشت چڑھا، گوشت پر کھال آئی، بال نکلے، پھر اس میں روح پھونکی، وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، پھر آپ اپنی اس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلّہ میں تشریف لائے، سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے، عمر وہی چالیس سال کی تھی، کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا۔ اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیف بڑھیا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے، وہ نابینا ہوگئی تھی، وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے آپ کو دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا مکان ہے؟ اس نے کہا: ہاں، اور عزیر کہاں! انہیں مفقود (گم) ہوئے سو برس گذر گئے یہ کہہ کر خوب روئی۔ آپ نے فرمایا: میں عزیر ہوں۔ اس نے کہا: سبحان اللہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے سو برس مردہ رکھا، پھر زندہ کیا۔ اس نے کہا: حضرت عزیر ''مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات'' تھے، جو دعا کرتے قبول ہوتی، آپ دعا کیجئے کہ میں بینا ہو جاؤں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھوں۔ آپ نے دعا فرمائی، وہ بینا ہوئی، آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اٹھ خدا کے حکم سے یہ فرماتے ہی اس کے مارے ہوئے پاؤں درست ہوگئے۔ اس نے آپ کو دیکھ کر پہچانا اور کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بیشک حضرت عزیر ہیں۔ وہ آپ کو بنی اسرائیل کے محلّہ میں لے گئی وہاں ایک مجلس میں آپ کے فرزند تھے جن کی عمر ایک سو اٹھارہ سال کی ہو چکی تھی اور آپ کے پوتے بھی تھے جو بوڑھے ہو چکے تھے، بڑھیا نے مجلس میں پکارا کہ یہ حضرت عزیر تشریف لے آئے، اہل مجلس نے اس کو جھٹلایا اس نے کہا: مجھے دیکھو! آپ کی دعا سے میری یہ حالت ہوگئی۔ لوگ اٹھے اور آپ کے پاس آئے آپ کے فرزند نے کہا کہ میرے والد صاحب کے شانوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال تھا۔ جسم مبارک کھول کر دکھایا گیا تو وہ موجود تھا۔ اس زمانہ میں توریت کا کوئی نسخہ نہ رہا تھا، کوئی اس کا جاننے والا موجود نہ تھا، آپ نے تمام توریت حفظ پڑھ دی۔ ایک شخص نے کہا کہ مجھے اپنے والد سے معلوم ہوا کہ بخت نصر کی ستم انگیزیوں کے بعد گرفتاری کے زمانہ میں میرے دادا نے توریت ایک جگہ دفن کر دی تھی اس کا پتہ مجھے معلوم ہے، اس پتہ پر جستجو کر کے توریت کا وہ مدفون نسخہ نکالا گیا اور حضرت عزیر علیہ السلام نے اپنی یاد سے جو توریت لکھائی تھی اس سے مقابلہ کیا گیا تو ایک حرف کا فرق نہ تھا۔ (جمل) ف۵۴۱ کہ پہلے چھتیں گریں پھر ان پر دیواریں آ پڑیں۔

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ

موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی

لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں بلکہ تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے

طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۗ وَلِنَجْعَلَكَ

کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ (کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں) اور یہ اس لیے کہ تجھے ہم لوگوں

اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ

کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اُٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ

جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جب عرض کی

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى

ابراہیم نے ۵۴۲ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مُردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں ۵۴۳ عرض کی یقین کیوں نہیں

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ

مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے ۵۴۴ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ

اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ

ہلا لے ۵۴۵ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ۵۴۶

ف۵۴۲ مفسرین نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا۔ جوار بھاٹے میں سمندر کا پانی چڑھتا اترتا رہتا ہے، جب پانی چڑھتا تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں، جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے، جب درندے جاتے تو پرند کھاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کئے جائیں گے؟ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: یارب! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا، لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا، ملک الموت حضرت رب العزت سے اذن لے کر آپ کو یہ بشارت سنانے آئے، آپ نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول فرمائے اور آپ کے سوال پر مردے زندہ کرے۔ تب آپ نے یہ دعا کی۔ (خازن) ف۵۴۳ اللہ تعالیٰ عالمِ غیب وشہادت ہے اُس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کمالِ ایمان ویقین کا علم ہے باوجود اِس کے یہ سوال فرمانا کہ کیا تجھے یقین نہیں؟ اس لئے ہے کہ سامعین کو سوال کا مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک وشبہ کی بناء پر نہ تھا۔ (بیضاوی وجمل وغیرہ) ف۵۴۴ اور انتظار کی بے چینی رفع ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔ ف۵۴۵ تاکہ اچھی طرح شناخت ہو جائے۔ ف۵۴۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندلیے: مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انہیں بحکم الٰہی ذبح کیا، ان کے پر

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦٠﴾ ع مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ ع ٣٥ ٣

اور جان رکھ کہ اللّٰہ غالب حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللّٰہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ

خرچ کرتے ہیں ف۵۴۷ اس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ف۵۴۸ ہر بال میں سو

حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ

دانے ف۵۴۹ اور اللّٰہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللّٰہ وسعت والا علم والا ہے وہ جو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ

اپنے مال اللّٰہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۵۵۰ پھر دیے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ

اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تکلیف دیں ف۵۵۱ ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ

کچھ غم اچھی بات کہنا اور در گزر کرنا ف۵۵۲ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد

اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط کر دیے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کیے۔ ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا: چلے آؤ! حکمِ الٰہی سے۔ یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اڑ گئے۔ سبحان اللّٰہ **ف۵۴۷** خواہ خرچ کرنا واجب ہو یا نفل، تمام ابوابِ خیر کو عام ہے خواہ کسی طالبِ علم کو کتاب خرید کر دی جائے یا کوئی شفا خانہ بنا دیا جائے یا اموات کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسویں، بیسویں، چالیسویں کے طریقہ پر مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ **ف۵۴۸** اُگانے والا حقیقت میں اللّٰہ ہی ہے دانہ کی طرف اس کی نسبت مجازی ہے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ اسناد مجازی جائز ہے جبکہ اسناد کرنے والا غیرِ خدا کو ''مُسْتَقِل فِي التَّصَرُّف'' اعتقاد نہ کرتا ہو۔ اسی لیے یہ کہنا جائز ہے کہ یہ دوا نافع ہے، یہ مضر ہے، یہ درد کی دافع ہے، ماں باپ نے پالا، عالم نے گمراہی سے بچایا، بزرگوں نے حاجت روائی کی وغیرہ، سب میں اسناد مجازی ہے اور مسلمان کے اعتقاد میں فاعلِ حقیقی صرف اللّٰہ تعالیٰ ہے باقی سب وسائل۔ **ف۵۴۹** تو ایک دانہ کے سات سو دانے ہو گئے، اسی طرح راہِ خدا میں خرچ کرنے سے سات سو گنا اجر ہو جاتا ہے۔ **ف۵۵۰ شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عثمانِ غنی و حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ عنہما کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکرِ اسلام کے لیے ایک ہزار اونٹ مع سامان پیش کیے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم صدقہ کے بارگاہِ رسالت میں حاضر کیے اور عرض کیا کہ میرے پاس کل آٹھ ہزار درہم تھے، نصف میں نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے رکھ لیے اور نصف راہِ خدا میں حاضر ہیں، سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو تم نے دیے اور جو تم نے رکھے اللّٰہ تعالیٰ دونوں میں برکت فرمائے۔ **ف۵۵۱** احسان رکھنا تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کیے اور اس کو مُکَدَّر (رنجیدہ و غمگین) کریں اور تکلیف دینا یہ کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا، ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں، یہ ممنوع فرمایا گیا۔ **ف۵۵۲** یعنی اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے اچھی بات کہنا اور خوش خلقی کے ساتھ جواب دینا جو اس کو ناگوار نہ گذرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کرنا۔

اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا

ستانا ہو ف۵۵۳ اور اللّٰہ بے پروا حلم والا ہے اے ایمان والو اپنے صدقے

صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا

باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر ف۵۵۴ اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرے اور

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

اللّٰہ اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک چٹان کہ اس پر مٹی ہے

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۗ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۗ

اب اس پر زور کا پانی پڑا جس نے اسے نرا پتھر کر چھوڑا ف۵۵۵ اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہ پائیں گے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

اور اللّٰہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اور ان کی کہاوت جو اپنے مال

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ

اللّٰہ کی رضا چاہنے میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے دل جمانے کو ف۵۵۶ اس باغ کی سی ہے

بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

جو بھوڑ (ریتلی زمین) پر ہو اس پر زور کا پانی پڑا تو دونے میوے لایا پھر اگر زور کا مینھ اسے نہ پہنچے

فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ

تو اوس کافی ہے ف۵۵۷ اور اللّٰہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۵۵۸ کیا تم میں کوئی اسے پسند رکھے گا ف۵۵۹ کہ اس کے پاس

جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ

ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا ف۵۶۰ جس کے نیچے ندیاں بہتیں اس کے لیے اس میں ہر قسم کے

ف۵۵۳ عار دلا کر یا احسان جتا کر یا اور کوئی تکلیف پہنچا کر۔ ف۵۵۴ یعنی جس طرح منافق کو رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ اپنا مال ریاکاری کے لئے خرچ کر کے ضائع کر دیتا ہے اس طرح تم احسان جتا کر اور ایذا دے کر اپنے صدقات کا اجر ضائع نہ کرو۔ ف۵۵۵ یہ منافق ریاکار کے عمل کی مثال ہے کہ جس طرح پتھر پر مٹی نظر آتی ہے لیکن بارش سے وہ سب دور ہو جاتی ہے خالی پتھر رہ جاتا ہے، یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روز قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے۔ ف۵۵۶ راہ خدا میں خرچ کرنے پر۔ ف۵۵۷ یہ مومن مخلص کے اعمال کی ایک مثال ہے کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی با اخلاص مومن کا صدقہ اور انفاق خواہ کم ہو یا زیادہ ہو، اللّٰہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ ف۵۵۸ اور تمہاری نیت و اخلاص کو جانتا ہے۔ ف۵۵۹ یعنی کوئی پسند نہ کرے گا کیونکہ یہ بات کسی عاقل کے گوارا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ف۵۶۰ گرچہ اس باغ میں بھی قسم قسم کے درخت ہوں مگر کھجور اور انگور کا ذکر اس لیے کیا کہ یہ نفیس میوے ہیں۔

الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

پھلوں سے ہے ف۵۶۱ اور اسے بڑھاپا آیا ف۵۶۲ اور اس کے ناتواں بچے ہیں ف۵۶۳ تو آیا اس پر ایک بگولا (انتہائی تیز ہوا کا چکر)

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جس میں آگ تھی تو جل گیا ف۵۶۴ ایسا ہی بیان کرتا ہے اللہ تم سے اپنی آیتیں کہ کہیں تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

دھیان لگاؤ ف۵۶۵ اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو ف۵۶۶

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا ف۵۶۷ اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

دو تو اس میں سے ف۵۶۸ اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ

غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ

بے پرواہ سراہا گیا ہے شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے ف۵۶۹ محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا ف۵۷۰

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ ۖۙ يُّؤْتِي

اور اللہ تم سے وعدہ فرماتا ہے بخشش اور فضل کا ف۵۷۱ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اللہ

ف۵۶۱ یعنی وہ باغ فرحت انگیز ودلکشا بھی ہے اور نافع اور عمدہ جائداد بھی۔ ف۵۶۲ جو حاجت کا وقت ہوتا ہے اور آدمی کسب ومعاش کے قابل نہیں رہتا۔ ف۵۶۳ جو کمانے کے قابل نہیں اور ان کی پرورش کی حاجت ہے۔ غرض وقت نہایت شدت حاجت کا ہے اور دار ومدار صرف باغ پر اور باغ بھی نہایت عمدہ ہے۔ ف۵۶۴ وہ باغ۔ تو اس وقت اس کے رنج وغم اور حسرت ویاس کی کیا انتہا ہے، یہی حال اس کا ہے جس نے اعمال حسنہ تو کیے ہوں مگر رضائے الٰہی کے لیے نہیں بلکہ ریا کی غرض سے، اور وہ اس گمان میں ہو کہ میرے پاس نیکیوں کا ذخیرہ ہے مگر جب شدتِ حاجت کا وقت یعنی قیامت کا دن آئے تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کو نامقبول کردے، اس وقت اس کو کتنا رنج اور کتنی حسرت ہوگی۔ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آپ کے علم میں یہ آیت کس باب میں نازل ہوئی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ مثال ہے ایک دولت مند شخص کے لیے جو نیک عمل کرتا ہو پھر شیطان کے اغوا سے گمراہ ہوکر اپنی تمام نیکیوں کو ضائع کردے۔ (مدارک وخازن) ف۵۶۵ اور سمجھو کہ دنیا فانی اور عاقبت آنی ہے۔ ف۵۶۶ مسئلہ: اس سے کسب کی اباحت اور اموال تجارت میں زکوٰۃ ثابت ہوتی ہے۔ (خازن ومدارک) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آیت صدقہ نافلہ وفرضیہ دونوں کو عام ہو۔ (تفسیر احمدی) ف۵۶۷ خواہ وہ غلے ہوں یا پھل یا معادن وغیرہ۔ ف۵۶۸ شان نزول: بعض لوگ خراب مال صدقہ میں دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ مسئلہ: مصدق یعنی صدقہ وصول کرنے والے کو چاہیے کہ وہ متوسط مال لے، نہ بالکل خراب نہ سب سے اعلیٰ۔ ف۵۶۹ کہ اگر خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو نادار ہوجاؤ گے۔ ف۵۷۰ یعنی بخل کا اور زکوٰۃ وصدقہ نہ دینے کا۔ اس آیت میں یہ لطیفہ ہے کہ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشین نہیں کرسکتا اس لیے وہ یہی کرتا ہے کہ خرچ کرنے سے ناداری کا اندیشہ دلا کر روکے۔ آج کل جو لوگ خیرات کو روکنے پر مُصر (ڈٹے ہوئے) ہیں وہ بھی اسی حیلہ سے کام لیتے ہیں۔ ف۵۷۱ صدقہ دینے پر اور خرچ کرنے پر۔

الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

حکمت دیتا ہے ف۵۷۲ جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ

اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے اور تم جو خرچ کرو ف۵۷۳ یا منت

مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ اِنْ تُبْدُوا

مانو ف۵۷۴ اللہ کو اس کی خبر ہے ف۵۷۵ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر خیرات

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے ف۵۷۶

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ

اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے انہیں راہ

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ف۵۷۷ ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو

خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تو تمہارا ہی بھلا ہے ف۵۷۸ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو

مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ

تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیے جاؤ گے ان فقیروں کے لیے جو

ف۵۷۲ حکمت سے یا قرآن وحدیث وفقہ کا علم مراد ہے یا تقویٰ یا نبوت۔ (مدارک وخازن) ف۵۷۳ نیکی میں خواہ بدی میں۔ ف۵۷۴ طاعت کی یا گناہ کی۔ "نذر" عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے، اسی لیے اگر کسی نے گناہ کرنے کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لئے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے صرف کا محل (خرچ کرنے کی جگہ) مقرر کرے، مثلاً کسی نے یہ کہا: یارب! میں نے نذر مانی کہ اگر تو میرا فلاں مقصد پورا کردے کہ فلاں بیمار کو تندرست کردے تو میں فلاں ولی کے آستانہ کے فقراء کو کھانا کھلاؤں یا وہاں کے خدام کو روپیہ پیسہ دوں یا ان کی مسجد کے لیے تیل یا بوریا حاضر کروں تو یہ نذر جائز ہے۔ (ردالمحتار) ف۵۷۵ وہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ ف۵۷۶ صدقہ خواہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے اللہ کے لیے دیا جائے اور ریا سے پاک ہو تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں بہتر ہیں۔ مسئلہ: لیکن صدقہ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفل کا چھپا کر۔ مسئلہ: اور اگر نفل صدقہ دینے والا دوسروں کو خیرات کی ترغیب دینے کے لیے ظاہر کر کے دے تو یہ اظہار بھی افضل ہے۔ (مدارک) ف۵۷۷ آپ بشیر ونذیر و داعی بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ کا فرض دعوت پر تمام ہو جاتا ہے اس سے زیادہ جُہد (کوشش کرنا) آپ پر لازم نہیں۔ شان نزول: قبلِ اسلام مسلمانوں کی یہود سے رشتہ داریاں تھیں اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ سلوک کیا کرتے تھے، مسلمان ہونے کے بعد انہیں یہود کے ساتھ سلوک کرنا ناگوار ہونے لگا اور انہوں نے اس لیے ہاتھ روکنا چاہا کہ ان کے اس طرز عمل سے یہود اسلام کی طرف مائل ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۷۸ تو دوسروں پر اس کا احسان نہ جتاؤ۔

أُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ

راہ خدا میں روکے گئے ف۵۷۹ زمین میں چل نہیں سکتے ف۵۸۰ نادان انہیں

الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ‌ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ۚ لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ

تونگر سمجھے بچنے کے سبب ف۵۸۱ تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا ف۵۸۲ لوگوں سے سوال

النَّاسَ اِلۡحَافًا ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيۡنَ

نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللّٰہ اسے جانتا ہے وہ جو

يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ

اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ف۵۸۳ ان کے لیے ان کا نیگ (اجر) ہے

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيۡنَ

ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم وہ جو

يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ

سود کھاتے ہیں ف۵۸۴ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے

ف۵۷۹ یعنی صدقات مذکورہ جو آیۂ "وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ" میں ذکر ہوئے ان کا بہترین مصرف وہ فقراء ہیں جنہوں نے اپنے نفوس کو جہاد وطاعت الٰہی پر روکا۔ شانِ نزول: یہ آیت اہل صفہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے نہ یہاں ان کا مکان تھا، نہ قبیلہ کنبہ، نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا، دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔ آیت میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔ ف۵۸۰ کیونکہ انہیں دینی کاموں سے اتنی فرصت نہیں کہ وہ چل پھر کر کسب معاش کر سکیں۔ ف۵۸۱ یعنی چونکہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتے اس لیے ناواقف لوگ انہیں مالدار خیال کرتے ہیں۔ ف۵۸۲ کہ مزاج میں تواضع و انکسار ہے، چہروں پر ضعف کے آثار ہیں، بھوک سے رنگ زرد پڑ گئے ہیں۔ ف۵۸۳ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا نہایت شوق رکھتے ہیں اور ہر حال میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب کہ آپ نے راہِ خدا میں چالیس ہزار دینار خرچ کیے تھے، دس ہزار رات میں اور دس ہزار دن میں اور دس ہزار پوشیدہ اور دس ہزار ظاہر۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللّٰہ تعالٰی وجهه کے حق میں نازل ہوئی، جب کہ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا۔ آپ نے ان چاروں کو خیرات کر دیا، ایک رات میں، ایک دن میں، ایک کو پوشیدہ، ایک کو ظاہر۔ فائدہ: آیت کریمہ میں نفقۂ لیل کو نفقۂ نہار (رات کے خرچ کرنے کو دن کے خرچ کرنے) پر اور نفقۂ سر کو نفقۂ علانیہ (چھپا کر خرچ کرنے کو دکھا کر خرچ کرنے) پر مقدم فرمایا گیا۔ اس میں اشارہ ہے کہ چھپا کر دینا ظاہر کر کے دینے سے افضل ہے۔ ف۵۸۴ اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے۔ سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں، بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل و عوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے۔ دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہوا تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا۔ چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون (مقروضوں) کی تباہی و بربادی کا خواہش مند رہتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے سود خوار اور اس کے کار پرداز اور سودی

وقف لازم

الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ
چھو کر مخبوط بنا دیا ہو وف۵۸۵ یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
اور اللہ نے حلال کیا بیع اور حرام کیا سود تو جسے اس کے رب کے پاس سے نصیحت آئی

فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا وف۵۸۶ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے وف۵۸۷ اور جو اَب ایسی حرکت کرے گا تو وہ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ
دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے وف۵۸۸ اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو وف۵۸۹ اور بڑھاتا ہے خیرات کو وف۵۹۰

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی ناشکر بڑا گنہگار بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے رب کے پاس ہے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم اے ایمان والو اللہ سے

اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ
ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو وف۵۹۱ پھر اگر ایسا

دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ وف۵۸۵ معنی یہ ہیں کہ جس طرح آسیب زدہ سیدھا کھڑا نہیں ہوسکتا گرتا پڑتا چلتا ہے قیامت کے روز سود خوار کا ایسا ہی حال ہوگا کہ سود سے اس کا پیٹ بہت بھاری اور بوجھل ہوجائے گا اور وہ اس کے بوجھ سے گرگر پڑے گا۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ علامت اس سود خوار کی ہے جو سود کو حلال جانے۔ وف۵۸۶ یعنی حرمت نازل ہونے سے قبل جو لیا اس پر مواخذہ نہیں۔ وف۵۸۷ جو چاہے امر فرمائے، جو چاہے ممنوع و حرام کرے، بندے پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ وف۵۸۸ مسئلہ: جو سود کو حلال جانے وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا کیونکہ ہر ایک حرام قطعی کا حلال جاننے والا کافر ہے۔ وف۵۸۹ اور اس کو برکت سے محروم کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے نہ صدقہ قبول کرے، نہ حج، نہ جہاد، نہ صلہ (رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا)۔ وف۵۹۰ اس کو زیادہ کرتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے دنیا میں اور آخرت میں اس کا اجر و ثواب بڑھاتا ہے۔ وف۵۹۱ شانِ نزول: یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سود کی حرمت نازل ہونے سے قبل سودی لین دین کرتے تھے اور ان کی گراں قدر سودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں۔ اس میں حکم دیا گیا کہ سود کی حرمت نازل ہونے کے بعد سابق کے مطالبہ بھی واجب الترک ہیں اور پہلا مقرر کیا ہوا سود بھی اب لینا جائز نہیں۔

تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ

نہ کرو تو یقین کرلو اللّٰہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا ۵۹۲ اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا

رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ

اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ ۵۹۳ نہ تمہیں نقصان ہو ۵۹۴ اور اگر قرضدار

عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

جانو ۵۹۵ اور ڈرو اس دن سے جس میں اللّٰہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ع ٣٨ ٨ ٢

اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۵۹۶ اے ایمان والو جب

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ

تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو ۵۹۷ تو اسے لکھ لو ۵۹۸ اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا

بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

ٹھیک ٹھیک لکھے ۵۹۹ اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللّٰہ نے سکھایا ہے ف۶۰۰ تو اسے لکھ دینا چاہیے

۵۹۲ یہ وعید وتہدید میں مبالغہ وتشدید ہے، کس کی مجال کہ اللّٰہ اور اس کے رسول سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ ان اصحاب نے اپنے سودی مطالبہ چھوڑے اور یہ عرض کیا کہ اللّٰہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی ہمیں کیا تاب! اور تائب ہوئے۔ ۵۹۳ زیادہ لے کر۔ ۵۹۴ راس المال گھٹا کر۔ ۵۹۵ قرضدار اگر تنگدست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جز و یا کل معاف کر دینا سبب اجر عظیم ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللّٰہ تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ۵۹۶ یعنی نہ ان کی نیکیاں گھٹائی جائیں نہ بدیاں بڑھائی جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ سب سے آخری آیت ہے جو حضور پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلّم اکیس روز دنیا میں تشریف فرما رہے اور ایک قول میں نو شب اور ایک میں سات، لیکن شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ سب سے آخر آیتِ ربوٰا نازل ہوئی۔ ۵۹۷ خواہ وہ دَین مبیع ہو یا ثمن، حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے بیع سلم مراد ہے۔ بیع سلم یہ ہے کہ کسی چیز کو پیشگی قیمت لے کر فروخت کیا جائے اور مبیع مشتری (خریدار) کو سپرد کرنے کے لیے ایک مدت معین کر لی جائے۔ اس بیع کے جواز کے لیے جنس، نوع، صفت، مقدار، مدت اور مکانِ ادا اور مقدار راس المال ان چیزوں کا معلوم ہونا شرط ہے۔ ۵۹۸ یہ لکھنا مستحب ہے۔ فائدہ اس کا یہ ہے کہ بھول چوک اور مدیون کے انکار کا اندیشہ نہیں رہتا۔ ۵۹۹ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کرے، نہ فریقین میں سے کسی کی رورعایت۔ ف۶۰۰ حاصل معنی یہ کہ کوئی کاتب لکھنے سے منع نہ کرے، جیسا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس کو وثیقہ نویسی (عہد و پیمان لکھنے) کا علم دیا، بے تغییر وتبدیل دیانت وامانت کے ساتھ لکھے۔ یہ کتابت ایک قول پر فرض کفایہ ہے، اور ایک قول پر فرض عین بشرط فراغ کاتب جس صورت میں اس کے سوا اور نہ پایا جائے، اور ایک قول پر مستحب، کیونکہ اس میں مسلمان کی حاجت برآری (حاجت پوری کرنے) اور نعمتِ علم کا شکر ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ پہلے یہ کتابت فرض تھی پھر "لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ" سے منسوخ ہوئی۔

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ

اور جس پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ

شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ

چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ

اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ

سکے ۶۰۱ تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے

رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

مردوں میں سے ۶۰۲ پھر اگر دو مرد نہ ہوں ۶۰۳ تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

پسند کرو ۶۰۴ کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا

اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں ۶۰۵ اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین چھوٹا ہو

اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کر لو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست

۶۰۱ یعنی اگر مدیون مجنون یا ناقص العقل یا بچہ یا شیخ فانی ہو یا گونگا ہونے یا زبان نہ جاننے کی وجہ سے اپنے مدعا کا بیان نہ کرسکتا ہو۔ ۶۰۲ گواہ کے لیے حریت و بلوغ مع اسلام شرط ہے۔ کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے۔ ۶۰۳ مسئلہ: تنہا عورتوں کی شہادت جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں مگر جن امور پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب ان میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے۔ مسئلہ: حدود و قصاص میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں، صرف مردوں کی شہادت ضروری ہے۔ اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے۔ (مدارک واحمدی) ۶۰۴ جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد رکھتے ہو۔ ۶۰۵ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادائے شہادت فرض ہے۔ جب مدعی گواہوں کو طلب کرے تو انہیں گواہی کا چھپانا جائز نہیں۔ یہ حکم حدود کے سوا اور امور میں ہے، لیکن حدود میں گواہ کو اظہار و اخفاء کا اختیار ہے بلکہ اخفا افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستاری کرے گا، لیکن چوری میں مال لینے کی شہادت دینا واجب ہے تاکہ جس کا مال چوری گیا ہے اس کا حق تلف نہ ہو۔ گواہ اتنی احتیاط کرسکتا ہے کہ چوری کا لفظ نہ کہے، گواہی میں یہ کہنے پر اکتفا کرے کہ یہ مال فلاں شخص نے لیا۔

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا
(ہاتھوں ہاتھ) ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں ف۶۰۶ اور جب خرید و فروخت
تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
کرو تو گواہ کرلو ف۶۰۷ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) ف۶۰۸ اور جو ایسا کرو تو یہ
فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ
عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ
جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو ف۶۰۹ اور لکھنے والا نہ پاؤ ف۶۱۰ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا ف۶۱۱
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ
اور اگر تم میں ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ جسے اس نے امین سمجھا تھا ف۶۱۲ اپنی امانت ادا کرے ف۶۱۳ اور اللہ سے ڈرے جو
رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ
اس کا رب ہے اور گواہی نہ چھپاؤ ف۶۱۴ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے ف۶۱۵ اور اللہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ ع ۳۹ ۲ ۷
تمہارے کاموں کو جانتا ہے اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر

ف۶۰۶ چونکہ اس صورت میں لین دین ہو کر معاملہ ختم ہوگیا اور کوئی اندیشہ باقی نہ رہا نیز ایسی تجارت اور خرید و فروخت بکثرت جاری رہتی ہے، اس میں کتابت و اشہاد (لکھت پڑھت اور گواہ بنانے) کی پابندی شاق و گراں ہوگی۔ ف۶۰۷ یہ مستحب ہے، کیونکہ اس میں احتیاط ہے۔ ف۶۰۸ ''یُضَآرَّ'' میں دو احتمال ہیں مجہول و معروف ہونے کے، قراءۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اوّل کی اور قراءۃ عمر رضی اللہ عنہ ثانی کی مؤید ہے۔ پہلی تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ اہل معاملہ کاتبوں اور گواہوں کو ضرر نہ پہنچائیں، اس طرح کہ وہ اگر اپنی ضرورتوں میں مشغول ہوں تو انہیں مجبور کریں اور ان کے کام چھڑائیں یا حقِ کتابت نہ دیں یا گواہ کو سفرِ خرچ نہ دیں اگر وہ دوسرے شہر سے آیا ہو۔ دوسری تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ کاتب و شاہد اہل معاملہ کو ضرر نہ پہنچائیں اس طرح کہ باوجود فرصت و فراغت کے نہ آئیں یا کتابت میں تحریف و تبدیل، زیادتی و کمی کریں۔ ف۶۰۹ اور قرض کی ضرورت پیش آئے۔ ف۶۱۰ اور وثیقہ و دستاویز کی تحریر کا موقع نہ ملے تو اطمینان کے لیے۔ ف۶۱۱ یعنی کوئی چیز دائن (قرض دینے والے) کے قبضہ میں گروی کے طور پر دے دو۔ مسئلہ: یہ مستحب ہے اور حالت سفر میں رہن آیت سے ثابت ہوا اور غیر سفر کی حالت میں حدیث سے ثابت ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مدینہ طیبہ میں اپنی زرہ مبارک یہودی کے پاس گروی رکھ کر بیس صاع جَو لیے۔ مسئلہ: اس آیت سے رہن کا جواز اور قبضہ کا شرط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ف۶۱۲ یعنی مدیون جس کو دائن نے امین سمجھا تھا۔ ف۶۱۳ اس امانت سے دَین مراد ہے۔ ف۶۱۴ کیونکہ اس میں صاحبِ حق کے حق کا اِبطال ہے۔ یہ خطاب گواہوں کو ہے کہ وہ جب شہادت کی اقامت و اَدا کے لیے طلب کیے جائیں تو حق کو نہ چھپائیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب مدیونوں کو ہے کہ وہ اپنے نفس پر شہادت دینے میں تامل نہ کریں۔ ف۶۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور گواہی کو چھپانا ہے۔

تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

تم ظاہر کرو جو کچھ ف۶۱۶ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف۶۱۷ تو جسے چاہے گا

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٨٤﴾ اٰمَنَ

بخشے گا ف۶۱۸ اور جسے چاہے گا سزا دے گا ف۶۱۹ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول

الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا ف۶۲۰ اللہ اور اس کے

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ قف

فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ف۶۲۱ یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف۶۲۲

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ

اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا ف۶۲۳ تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی

ف۶۱۶ بدی۔ ف۶۱۷ انسان کے دل میں دو طرح کے خیالات آتے ہیں: ایک بطور وسوسہ کے، اُن سے دل کا خالی کرنا انسان کی مَقدِرَت (طاقت واختیار) میں نہیں، لیکن وہ ان کو برا جانتا ہے اور عمل میں لانے کا ارادہ نہیں کرتا ان کو حدیث نفس اور وسوسہ کہتے ہیں، اس پر مؤاخذہ نہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری امت کے دلوں میں جو وسوسے گذرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تجاوز فرماتا ہے جب تک کہ وہ انہیں عمل میں نہ لائیں یا ان کے ساتھ کلام نہ کریں، یہ وسوسے اس آیت میں داخل نہیں۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد و ارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہوگا، اور انہیں کا بیان اس آیت میں ہے۔ **مسئلہ:** کفر کا عزم کرنا کفر ہے اور گناہ کا عزم کر کے اگر آدمی اس پر ثابت رہے اور اس کا قصد و ارادہ رکھے لیکن اس گناہ کو عمل میں لانے کے اسباب اس کو بہم نہ پہنچیں اور مجبوراً وہ اس کو کر نہ سکے تو جمہور کے نزدیک اس سے مؤاخذہ کیا جائے گا۔ شیخ ابو منصور ماتریدی اور شمس الائمہ حلوانی اسی طرف گئے ہیں اور ان کی دلیل آیۂ ''اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ '' اور حدیثِ حضرت عائشہ ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ جس گناہ کا قصد کرتا ہے اگر وہ عمل میں نہ آئے جب بھی اس پر عقاب کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** اگر بندے نے کسی گناہ کا ارادہ کیا، پھر اس پر نادم ہوا، استغفار کیا تو اللہ اس کو معاف فرمائے گا۔ ف۶۱۸ اپنے فضل سے اہلِ ایمان کو۔ ف۶۱۹ اپنے عدل سے۔ ف۶۲۰ زجاج نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں نماز، زکوٰۃ، روزے، حج کی فرضیت اور طلاق، ایلاء، حیض و جہاد کے احکام اور انبیاء کے واقعات بیان فرمائے تو سورت کے آخر میں یہ ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور مومنین نے اس تمام کی تصدیق فرمائی اور قرآن اور اس کے جملہ شرائع واحکام کے مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰه (اللہ کی طرف سے نازل) ہونے کی تصدیق کی۔ ف۶۲۱ یہ اصول وضروریات ایمان کے چار مرتبے ہیں: (۱) ''**اللہ پر ایمان لانا**'' یہ اس طرح کہ اعتقاد و تصدیق کرے کہ اللہ واحِد، اَحَد ہے، اس کا کوئی شریک و نظیر نہیں، اس کے تمام اسمائے حسنٰی و صفات عُلیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شے پر قدیر ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ (۲) ''**ملائکہ پر ایمان لانا**'' یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں، معصوم ہیں، پاک ہیں، اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان احکام و پیام کے وسائط (واسطے) ہیں۔ (۳) ''**اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا**'' اس طرح کہ جو کتابیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریق وحی بھیجیں بیشک وشبہ سب حق و صدق اور اللہ کی طرف سے ہیں اور قرآن کریم تغییر، تبدیل، تحریف سے محفوظ ہے اور محکم اور متشابہ پر مشتمل ہے۔ (۴) ''**رسولوں پر ایمان لانا**'' اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں جنہیں اس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا، اس کی وحی کے امین ہیں، گناہوں سے پاک معصوم ہیں، ساری خلق سے افضل ہیں، ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ ف۶۲۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے، بعض کا انکار کیا۔ ف۶۲۳ تیرے حکم وارشاد کو۔

اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا

جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ۶۲۴ اے رب ہمارے

تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا

ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں ۶۲۵ یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (طاقت)

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٚ وَاغْفِرْ لَنَا ٚ وَارْحَمْنَا ٚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر (رحم) کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع ع۴٠ ٨

کافروں پر ہمیں مدد دے

آیاتہا ۲۰۰ ﴿۳ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ ۸۹﴾ رکوعاتہا ۲۰

سورۂ آل عمران مدنیہ ہے ف۱، اس میں دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؕ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں ف۲ آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا اس نے تم پر یہ سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ﴿۳﴾ مِنْ

اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل

ف۶۲۴ یعنی ہر جان کو عمل نیک کا اجر و ثواب اور عمل بد کا عذاب و عقاب ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو طریق دعا کی تلقین فرمائی کہ وہ اس طرح اپنے پروردگار سے عرض کریں۔ ف۶۲۵ اور سہو سے تیرے کسی حکم کی تعمیل میں قاصر رہیں۔ ف۱ سورۂ آل عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، اس میں دو سو آیتیں، تین ہزار چار سو اسی کلمہ، چودہ ہزار پانچ سو بیس حروف ہیں۔ ف۲ شان نزول: مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت وفدِ نجران کے حق میں نازل ہوئی جو ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا، اس میں چودہ سردار تھے اور تین اس قوم کے بڑے اکابر و مقتدا، ایک عاقب جس کا نام عبد المسیح تھا، یہ شخص امیر قوم تھا اور بغیر اس کی رائے کے نصاریٰ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ دوسرا سیّد جس کا نام اَیہم تھا، یہ شخص اپنی قوم کا معتمد اعظم اور مالیات کا افسر اعلیٰ تھا۔ خورد و نوش اور رَسَدوں (ذخیرہ اندوزی) کے تمام انتظامات اسی کے حکم سے ہوتے تھے۔ تیسرا ابوحارثہ ابن علقمہ تھا، یہ شخص نصاریٰ کے تمام علماء اور پادریوں کا پیشوائے اعظم تھا۔ سلاطینِ روم اس کے علم اور اس کی دینی عظمت کے لحاظ سے اس کا اکرام و ادب کرتے تھے۔ یہ تمام لوگ عمدہ اور قیمتی پوشاکیں پہن کر بڑی شان و شکوہ سے حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مناظرہ کرنے کے

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اتاری لوگوں کو راہ دکھاتی اور فیصلہ اتارا بے شک وہ جو اللّٰہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ف۳

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللّٰہ غالب بدلہ لینے والا ہے اللّٰہ پر کچھ چھپا

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؕ ۝۵ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي

نہیں زمین میں نہ آسمان میں وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے

الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِيْٓ

ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے ف۴ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ف۵ وہی ہے جس نے

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں ف۶ وہ کتاب کی اصل ہیں ف۷ اور دوسری وہ ہیں جن کے

قصد سے آئے اور مسجدِ اقدس میں داخل ہوئے، حضور اقدس علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات اس وقت نمازِ عصر ادا فرما رہے تھے، ان لوگوں کی نماز کا وقت بھی آ گیا اور انہوں نے بھی مسجد شریف ہی میں جانب شرق متوجہ ہو کر نماز شروع کر دی۔ فراغ کے بعد حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سے گفتگو شروع کی۔ حضور علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات نے فرمایا: تم اسلام لاؤ! کہنے لگے: ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے۔ حضور علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات نے فرمایا: یہ غلط ہے، یہ دعویٰ جھوٹا ہے، تمہیں اسلام سے تمہارا یہ دعویٰ روکتا ہے کہ اللّٰہ کی اولاد ہے، اور تمہاری صلیب پرستی روکتی ہے اور تمہارا خنزیر کھانا روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہ ہوں تو بتائیے ان کا باپ کون ہے؟ اور سب کے سب بولنے لگے۔ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ بیٹا باپ سے ضرور مشابہ ہوتا ہے! انہوں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حَیّ لَایَمُوت ہے، اس کے لیے موت محال ہے اور عیسیٰ علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات پر موت آنے والی ہے! انہوں نے اس کا بھی اقرار کیا۔ پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب بندوں کا کارساز اور ان کا حافظِ حقیقی اور روزی دینے والا ہے! انہوں نے کہا: ہاں۔ حضور نے فرمایا: کیا حضرت عیسیٰ بھی ایسے ہی ہیں؟ کہنے لگے نہیں۔ فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللّٰہ تعالیٰ پر آسمان و زمین کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں! انہوں نے اقرار کیا۔ حضور (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم) نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بغیر تعلیم الٰہی اس میں سے کچھ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ حمل میں رہے، پیدا ہونے والوں کی طرح پیدا ہوئے، بچوں کی طرح غذا دیے گئے، کھاتے، پیتے تھے، عوارض بشری رکھتے تھے، انہوں نے اس کا اقرار کیا۔ حضور نے فرمایا: پھر وہ کیسے الٰہ ہو سکتے ہیں! جیسا کہ تمہارا گمان ہے۔ اس پر وہ سب ساکت رہ گئے اور ان سے کوئی جواب بن نہ آیا۔ اس پر سورۂ آل عمران کی اول سے کچھ اوپر اسی آیتیں نازل ہوئیں۔ **فائدہ:** صفاتِ الٰہیہ میں "حَیّ"، بمعنی دائم باقی کے ہے یعنی ایسا ہمیشگی رکھنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو۔ قیّوم وہ ہے جو قائم بالذات ہو اور خلق اپنی دنیوی اور اُخروی زندگی میں جو حاجتیں رکھتی ہے اس کی تدبیر فرمائے۔ **ف۳** اس میں وفدِ نجران کے نصرانی بھی داخل ہیں **ف۴** مرد، عورت، گورا، کالا، خوبصورت، بدشکل وغیرہ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تمہارا مادۂ پیدائش ماں کے پیٹ میں چالیس روز جمع ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن علقہ یعنی خون بستہ (جمے ہوئے خون) کی شکل میں ہوتا ہے، پھر اتنے ہی دن پارۂ گوشت کی صورت میں رہتا ہے، پھر اللّٰہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا انجام کار یعنی اس کی سعادت و شقاوت لکھتا ہے، پھر اس میں روح ڈالتا ہے۔ تو اُس کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں آدمی جنتیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں ہاتھ بھر کا یعنی بہت ہی کم فرق رہ جاتا ہے تو کتاب سبقت کرتی ہے اور وہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور داخل جہنم ہوتا ہے، اور کوئی ایسا ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور دوزخ میں ایک ہاتھ کا فرق رہ جاتا ہے پھر کتاب سبقت کرتی ہے اور اس کی زندگی کا نقشہ بدلتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے عمل کرنے لگتا ہے، اسی پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے اور داخل جنت ہو جاتا ہے۔ **ف۵** اس میں بھی نصاریٰ کا ردّ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ **ف۶** جس میں کوئی احتمال واشتباہ نہیں۔ **ف۷** کہ احکام میں ان

مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ
معنی میں اشتباہ ہے ف۸ وہ جن کے دلوں میں کجی ہے ف۹ وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے
مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں ف۱۰ گمراہی چاہنے ف۱۱ اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو ف۱۲ اور اس کا ٹھیک پہلو اللّٰہ ہی کو معلوم
اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وقف لازم وقف منزل
ہے ف۱۳ اور پختہ علم والے ف۱۴ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے ف۱۵ سب ہمارے رب کے پاس سے ہے ف۱۶
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے ف۱۷ اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے
هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ
ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا اے رب ہمارے بے شک تو
جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾ ع ع۹ ۱
سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے ف۱۸ اس دن کے لیے جس میں کوئی شبہہ نہیں ف۱۹ بے شک اللّٰہ کا وعدہ نہیں بدلتا ف۲۰
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ
بے شک وہ جو کافر ہوئے ف۲۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللّٰہ سے انہیں کچھ
اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿١٠﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ
نہ بچا سکیں گے اور وہی دوزخ کے ایندھن ہیں جیسے فرعون والوں

کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، اور حلال وحرام میں انہیں پر عمل۔ ف۸ وہ چند وجوہ کا احتمال رکھتی ہیں۔ ان میں سے کونسی وجہ مراد ہے یہ اللّٰہ ہی جانتا ہے، یا جس کو اللّٰہ تعالیٰ اس کا علم دے۔ ف۹ یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو ہوائے نفسانی کے پابند ہیں۔ ف۱۰ اور اس کے ظاہر پر حکم کرتے ہیں یا تاویل باطل کرتے ہیں اور یہ نیک نیتی سے نہیں بلکہ (جمل) ف۱۱ اور شک وشبہ میں ڈالنے (جمل) ف۱۲ اپنی خواہش کے مطابق باوجودیکہ وہ تاویل کے اہل نہیں۔ (جمل وخازن) ف۱۳ حقیقت میں (جمل) اور اپنے کرم وعطا سے جس کو وہ نوازے۔ ف۱۴ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: آپ فرماتے تھے کہ میں "رَاسِخِين فِي العِلْم" سے ہوں، اور مجاہد سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو، اور ایک قول مفسرین کا یہ ہے کہ "راسخ فی العلم" وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں: تقویٰ اللّٰہ کا، تواضع لوگوں سے، زہد دنیا سے، مجاہدہ نفس کے ساتھ۔ (خازن) ف۱۵ کہ وہ اللّٰہ کی طرف سے ہے اور جو معنی اس کی مراد ہیں حق ہیں اور اس کا نازل فرمانا حکمت ہے۔ ف۱۶ محکم ہو یا متشابہ۔ ف۱۷ اور راسخ علم والے کہتے ہیں۔ ف۱۸ حساب یا جزا کے واسطے۔ ف۱۹ وہ روز قیامت ہے۔ ف۲۰ تو جس کے دل میں کجی ہو وہ ہلاک ہوگا اور جو تیرے منت واحسان سے ہدایت پائے وہ سعید ہوگا، نجات پائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کِذب "مُنافی اُلُوهِيَّت" ہے، لہٰذا حضرت قدوس قدیر کا کذب محال اور اس کی طرف اس کی نسبت سخت بے ادبی۔ (مدارک وابوسعود وغیرہ) ف۲۱ رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم سے منحرف ہوکر۔

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

اور ان سے اگلوں کا طریقہ انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اللہ نے ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ

اور اللہ کا عذاب سخت فرما دو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہو گے

وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ

اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے ف۲۲ اور وہ بہت ہی برا بچھونا بے شک تمہارے لیے نشانی تھی ف۲۳

فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ

دو گروہوں میں جو آپس میں بھڑ پڑے ف۲۴ ایک جتھا (گروہ) اللہ کی راہ میں لڑتا ف۲۵ اور دوسرا کافر ف۲۶

يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دُونا سمجھیں اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے ف۲۷

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ

بے شک اس میں عقل مندوں کے لیے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت ف۲۸

مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ

اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی

ف۲۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب بدر میں کفار کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم شکست دے کر مدینہ طیبہ واپس ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہود کو جمع کر کے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے اسلام لاؤ کہ تم پر ایسی مصیبت نازل ہو جیسی بدر میں قریش پر ہوئی، تم جان چکے ہو میں نبی مرسل ہوں، تم اپنی کتاب میں یہ لکھا پاتے ہو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ قریش تو فنونِ حرب (جنگی ہُنر ومہارت) سے ناآشنا ہیں، اگر ہم سے مقابلہ ہوا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں خبر دی گئی کہ وہ مغلوب ہونگے اور قتل کیے جائیں گے، گرفتار کیے جائیں گے، ان پر جزیہ مقرر ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک روز میں چھ سو کی تعداد کو قتل فرمایا اور بہتوں کو گرفتار کیا اور اہل خیبر پر جزیہ مقرر فرمایا۔ **ف۲۳** اس کے مخاطب یہود ہیں اور بعض کے نزدیک تمام کفار اور بعض کے نزدیک مومنین (جمل) **ف۲۴** جنگ بدر میں۔ **ف۲۵** یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب ان کی کل تعداد تین سو تیرہ تھی، ستتر مہاجر اور دو سو چھتیس انصار، مہاجرین کے صاحبِ رایَت (جن کے ہاتھ میں پرچم تھا وہ) حضرت علی مرتضی تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما۔ اس کل لشکر میں دو گھوڑے ستر اونٹ اور چھ زرہ، آٹھ تلواریں تھیں اور اس واقعہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے، چھ مہاجر اور آٹھ انصار۔ **ف۲۶** کفار کی تعداد نو سو پچاس تھی ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس سو گھوڑے تھے اور سات سو اونٹ اور بکثرت زرہ اور ہتھیار تھے۔ (جمل) **ف۲۷** خواہ اس کی تعداد قلیل ہی ہو اور سر و سامان کی کتنی ہی کمی ہو۔ **ف۲۸** تاکہ شہوت پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق و امتیاز ظاہر ہو،

الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ مِّنْ

ہے ف۲۹ اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ف۳۰ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے ف۳۱ بہتر چیز

ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بتادوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں ف۳۲ اور اللہ کی خوشنودی ف۳۳ اور اللہ بندوں کو

بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ ۚ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

دیکھتا ہے ف۳۴ وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف کر

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ

اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے صبر والے ف۳۵ اور سچے ف۳۶ اور ادب والے اورراہ خدامیں خرچنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ

اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے ف۳۷ اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ف۳۸

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ

اور فرشتوں نے اور عالموں نے ف۳۹ انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: ''اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَ هُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً ''۔ ف۲۹ اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ متاعِ دنیا کو ایسے کام میں خرچ کرے جس میں اس کی عاقبت کی درستی اور سعادتِ آخرت ہو۔ ف۳۰ جنت۔ تو چاہیے کہ اس کی رغبت کی جائے اور دنیائے ناپائیدار کی فانی مرغوبات سے دل نہ لگایا جائے۔ ف۳۱ متاعِ دنیا سے۔ ف۳۲ جو زنانہ عوارض اور ہر ناپسند و قابلِ نفرت چیز سے پاک۔ ف۳۳ اور یہ سب سے اعلیٰ نعمت ہے۔ ف۳۴ اور ان کے اعمال و احوال جانتا اور ان کی جزا دیتا ہے۔ ف۳۵ جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں۔ ف۳۶ جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔ ف۳۷ اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا و استغفار کرنے والے بھی، یہ وقت خلوت و اجابتِ دعا کا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو۔ ف۳۸ **شانِ نزول:** اَحبارِ شام میں سے دو شخص سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ نبی آخر الزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے۔ جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور کے شکل و شمائل توریت کے مطابق دیکھ کر حضور کو پہچان لیا اور عرض کیا: آپ محمد ہیں؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کیا کہ آپ احمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ نے ٹھیک جواب دے دیا تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا: سوال کرو! انہوں نے عرض کیا کہ کتابُ اللہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس کو سن کر وہ دونوں حَبر (یہودی عالم) مسلمان ہوگئے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کعبہ معظّمہ میں تین سو ساٹھ بت تھے، جب مدینہ طیبہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو کعبہ کے اندر وہ سب سجدہ میں گر گئے۔ ف۳۹ یعنی انبیاء و اولیاء نے۔

النصف

الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

حکمت والا بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے ف۴۰ اور پھوٹ میں نہ پڑے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ

کتابی ف۴۱ مگر بعد اس کے کہ انہیں علم آچکا ف۴۲ اپنے دلوں کی جلن سے ف۴۳ اور جو اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ

آیتوں کا منکر ہو تو بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے پھر اے محبوب اگر وہ تم سے حجت کریں تو فرمادو میں اپنا منہ اللہ

وَجْهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ

کے حضور جھکائے ہوں اور جو میرے پیرو ہوئے ف۴۴ اور کتابیوں اور ان پڑھوں سے فرماؤ ف۴۵

ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

کیا تم نے گردن رکھی ف۴۶ پس اگر وہ گردن رکھیں جب تو راہ پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو تم پر تو یہی حکم پہنچا

ع ١٠ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

دینا ہے ف۴۷ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوتے

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ

اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے ف۴۸ اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

قتل کرتے ہیں انہیں خوشخبری دو دردناک عذاب کی یہ ہیں وہ جن کے

ف۴۰ اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں۔ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں اس آیت میں ان کے دعوے کو باطل کر دیا۔ ف۴۱ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی، جنہوں نے اسلام کو چھوڑا اور انہوں نے سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت میں اختلاف کیا۔ ف۴۲ وہ اپنی کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت دیکھ چکے اور انہوں نے پہچان لیا کہ یہی وہ نبی ہیں جن کی کتب الٰہیہ میں خبریں دی گئی ہیں۔ ف۴۳ یعنی ان کے اختلاف کا سبب ان کا حسد اور منافعِ دنیویہ کی طمع ہے۔ ف۴۴ یعنی میں اور میرے متبعین ہمہ تن (یکسوئی سے پورے طور پر) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مطیع ہیں، "ہمارا دین" دینِ توحید ہے، جس کی صحت تمہیں خود اپنی کتابوں سے بھی ثابت ہو چکی ہے تو اس میں تمہارا ہم سے جھگڑا کرنا بالکل باطل ہے۔ ف۴۵ جتنے کافر غیر کتابی ہیں وہ اُمّیّن میں داخل ہیں، انہیں میں سے عرب کے مشرکین بھی ہیں۔ ف۴۶ اور دین اسلام کے حضور سرِ نیاز خم کیا یا باوجود براہین بیّنہ قائم ہونے کے تم ابھی تک اپنے کفر پر ہو۔ یہ دعوت اسلام کا ایک پیرایہ ہے، اور اس طرح انہیں دینِ حق کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ف۴۷ وہ تم نے پورا کر ہی دیا اس سے انہوں نے نفع نہ اٹھایا تو نقصان میں وہ رہے۔ اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ف۴۸ جیسا کہ بنی اسرائیل نے صبح کو ایک ساعت کے اندر تینتالیس نبیوں کو قتل کیا، پھر جب ان میں سے ایک سو بارہ عابدوں نے اُٹھ کر انہیں نیکیوں کا حکم دیا اور بدیوں سے منع کیا تو اسی روز شام کو انہیں بھی قتل کر دیا۔ اس آیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ کے یہود کو توبیخ ہے کیونکہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی ہیں۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ

عمل اکارت گئے دنیا و آخرت میں ف۴۹ اور ان کا کوئی مددگار نہیں ف۵۰ کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ

انہیں نہ دیکھا جنھیں کتاب کا ایک حصہ ملا ف۵۱ کتابُ اللّٰہ کی طرف بلائے جاتے ہیں

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ

کہ وہ ان کا فیصلہ کرے پھر ان میں کا ایک گروہ اس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے ف۵۲ یہ جرأت ف۵۳

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ فِيْ

انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے دنوں ف۵۴ اور ان کے

دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ

دین میں انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو باندھتے تھے ف۵۵ تو کیسی ہوگی جب ہم انہیں اکٹھا کریں گے اس دن کے لیے جس میں شک

فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ

نہیں ف۵۶ اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا یوں عرض کر

ف۴۹ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ ف۵۰ کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچائے۔ ف۵۱ یعنی یہود کو کہ انہیں توریت شریف کے علوم و احکام سکھائے گئے تھے جن میں سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے اوصاف و احوال اور دینِ اسلام کی حقانیت کا بیان ہے۔ اس سے لازم آتا تھا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں اور انہیں قرآن کریم کی طرف دعوت دیں تو وہ حضور پر اور قرآن شریف پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی تعمیل کریں لیکن ان میں سے بہتوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس تقدیر پر آیت میں ''مِنَ الْكِتَابِ'' سے توریت اور ''كتابُ اللّٰه'' سے قرآن شریف مراد ہے۔ ف۵۲ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما سے ایک روایت یہ آئی ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بیت المدراس میں تشریف لے گئے اور وہاں یہود کو اسلام کی دعوت دی۔ نُعیم ابن عمرو اور حارث ابن زید نے کہا کہ اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلّم) آپ کس دین پر ہیں؟ فرمایا: ملت ابراہیمی پر۔ وہ کہنے لگے: حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہودی تھے۔ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: توریت لاؤ! ابھی ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ اس پر نہ جمے اور منکر ہو گئے، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت میں ''كتابُ اللّٰه'' سے توریت مراد ہے۔ اِنہیں حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ یہودِ خیبر میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور توریت میں ایسے گناہ کی سزا پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا ہے لیکن چونکہ یہ لوگ یہودیوں میں اونچے خاندان کے تھے اس لیے انہوں نے ان کا سنگسار کرنا گوارا نہ کیا اور اس معاملہ کو بایں امید سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کے پاس لائے کہ شاید آپ سنگسار کرنے کا حکم نہ دیں مگر حضور نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا حکم دیا، اس پر یہود طیش میں آئے اور کہنے لگے کہ اس گناہ کی یہ سزا نہیں آپ نے ظلم کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فیصلہ توریت پر رکھو۔ کہنے لگے: یہ انصاف کی بات ہے۔ توریت منگائی گئی اور عبداللّٰہ بن صوریا یہود کے بڑے عالم نے اس کو پڑھا، اس میں آیت رجم آئی، جس میں سنگسار کرنے کا حکم تھا، عبداللّٰہ نے اس پر ہاتھ رکھ لیا اور اس کو چھوڑ گیا۔ حضرت عبداللّٰہ بن سلام نے اس کا ہاتھ ہٹا کر آیت پڑھ دی یہودی ذلیل ہوئے اور وہ یہودی مرد و عورت جنہوں نے زنا کیا تھا حضور کے حکم سے سنگسار کیے گئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۳ کتاب الٰہی سے روگردانی کرنے کی۔ ف۵۴ یعنی چالیس دن یا ایک ہفتہ پھر کچھ غم نہیں۔ ف۵۵ اور ان کا یہ قول تھا کہ ہم اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، وہ ہمیں گناہوں پر عذاب نہ کرے گا مگر بہت تھوڑی مدت ف۵۶ اور وہ روز قیامت ہے۔

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت
تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ
چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی
سب کچھ کر سکتا ہے ف۵۷ تو رات کا حصہ دن میں ڈالے اور دن کا حصہ رات میں
الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘
ڈالے ف۵۸ اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے ف۵۹
وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ
اور جسے چاہے بے گنتی دے مسلمان کافروں کو اپنا دوست
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ
نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا ف۶۰ اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ (تعلق)
فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةًؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ وَ اِلَى
نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو ف۶۱ اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ
اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ
ہی کی طرف پھرنا ہے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے جی کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب

ف۵۷ شانِ نزول: فتح مکہ کے وقت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت کو ملکِ فارس وروم کی سلطنت کا وعدہ دیا تو یہود و منافقین نے اس کو بہت بعید سمجھا اور کہنے لگے: کہاں محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلّم) اور کہاں فارس وروم کے ملک! وہ بڑے زبردست اور نہایت محفوظ ہیں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور آخر کار حضور کا وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ ف۵۸ یعنی کبھی رات کو بڑھائے دن کو گھٹائے اور کبھی دن کو بڑھا کر رات کو گھٹائے یہ تیری قدرت ہے، تو فارس وروم سے ملک لے کر غلامانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم) کو عطا کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے! ف۵۹ ''مُردہ سے زندہ کا نکالنا'' اس طرح ہے جیسے کہ زندہ انسان کو نطفۂ بے جان سے، اور پرند کے زندہ بچے کو بے روح انڈے سے، اور زندہ دل مومن کو مردہ دل کافر سے، اور ''زندہ سے مردہ نکالنا'' اس طرح جیسے کہ زندہ انسان سے نطفۂ بے جان، اور زندہ پرند سے بے جان انڈا، اور زندہ دل ایمان دار سے مردہ دل کافر۔ ف۶۰ شانِ نزول: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے جنگ اُحزاب کے دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ میرے ساتھ پانچ سو یہودی ہیں جو میرے حلیف ہیں، میری رائے ہے کہ میں دشمن کے مقابل ان سے مدد حاصل کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور کافروں کو دوست اور مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی۔ ف۶۱ کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے موالات کرنا ناجائز ہے، اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔

اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
معلوم ہے اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہر چیز پر اللّٰہ کا

قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا
قابو ہے جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا حاضر پائے گی ف۶۲ اور جو

عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ معانقة ۲
بُرا کام کیا امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا ف۶۳

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ ع ۳ / ۱۱
اور اللّٰہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور بندوں پر مہربان ہے اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
اللّٰہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللّٰہ تمہیں دوست رکھے گا ف۶۴ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللّٰہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
بخشنے والا مہربان ہے تم فرما دو کہ حکم مانو اللّٰہ اور رسول کا ف۶۵ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللّٰہ

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ
کو خوش نہیں آتے کافر بے شک اللّٰہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل

وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ
اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ف۶۶ یہ ایک نسل ہے ایک دوسرے سے ف۶۷ اور اللّٰہ

ف۶۲ یعنی روزِ قیامت ہر نفس کو اعمال کی جزا ملے گی اور اس میں کچھ کمی و کوتاہی نہ ہوگی۔ ف۶۳ یعنی میں نے یہ برا کام نہ کیا ہوتا۔ ف۶۴ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہوسکتا ہے جب آدمی سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کا متبع ہو اور حضور کی اطاعت اختیار کرے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قریش کے پاس ٹھہرے، جنہوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کیے تھے اور انہیں سجا سجا کر ان کو سجدہ کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا: اے گروہ قریش! خدا کی قسم! تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے دین کے خلاف ہوگئے۔ قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللّٰہ کی محبت میں پوجتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللّٰہ سے قریب کریں۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ محبت الٰہی کا دعویٰ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی اتباع و فرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہیں، جو اس دعوے کا ثبوت دینا چاہے حضور کی غلامی کرے۔ اور حضور نے بت پرستی کو منع فرمایا تو بت پرستی کرنے والا حضور کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ ف۶۵ یہی اللّٰہ کی محبت کی نشانی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت بغیر اطاعتِ رسول نہیں ہوسکتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللّٰہ کی نافرمانی کی۔ ف۶۶ یہود نے کہا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم و اسحٰق و یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ہیں اور انہیں کے دین پر ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اسلام کے ساتھ برگزیدہ کیا تھا اور تم اے یہود! اسلام پر نہیں ہو تو تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ ف۶۷ ان میں باہم نسلی تعلقات بھی ہیں اور آپس میں یہ حضرات ایک دوسرے کے معاون و مددگار بھی۔

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ

سنتا جانتا ہے جب عمران کی بی بی نے عرض کی ف۶۸ اے رب میرے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ

بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا

میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے ف۶۹ تو تُو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا پھر جب

وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

اسے جنا بولی اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی ف۷۰ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ

اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں ف۷۱ اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ف۷۲ اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ

پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے تو اُسے اس کے رب نے اچھی طرح قبول کیا ف۷۳

وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اور اسے اچھا پروان چڑھایا ف۷۴ اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا جب زکریا اس کے پاس اس کی

ف۶۸ عمران دو ہیں: ایک عمران بن یَصہُر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب یہ تو حضرت موسیٰ و ہارون کے والد ہیں، دوسرے عمران بن ماثان یہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی والدہ مریم کے والد ہیں۔ دونوں عمرانوں کے درمیان ایک ہزار آٹھ سو برس کا فرق ہے۔ یہاں دوسرے عمران مراد ہیں، ان کی بی بی صاحبہ کا نام حَنّہ بنت فاقوذا ہے، یہ مریم علیہا السلام کی والدہ ہیں۔ ف۶۹ اور تیری عبادت کے سوا دنیا کا کوئی کام اس کے متعلق نہ ہو، بیت المقدس کی خدمت اس کے ذمہ ہو۔ علماء نے واقعہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ حضرت زکریا وعمران دونوں ہم زلف تھے۔ فاقوذا کی دختر ایشاع جو حضرت یحیٰی کی والدہ ہیں اور ان کی بہن حَنّہ جو فاقوذا کی دوسری دختر اور حضرت مریم کی والدہ ہیں، وہ عمران کی بی بی تھیں۔ ایک زمانہ تک حَنّہ کے اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا اور مایوسی ہوگئی۔ یہ صالحین کا خاندان تھا اور یہ سب لوگ اللّٰہ کے مقبول بندے تھے۔ ایک روز حَنّہ نے ایک درخت کے سایہ میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچے کو بھرا (کھلا) رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یا رب! اگر تو مجھے بچہ دے تو میں اس کو بیت المقدس کا خادم بناؤں اور اس خدمت کے لیے حاضر کردوں۔ جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر نے فرمایا کہ یہ تم نے کیا کیا؟ اگر لڑکی ہوگئی تو! وہ اس قابل کہاں ہے؟ اس زمانہ میں لڑکوں کو خدمت بیت المقدس کے لیے دیا جاتا تھا اور لڑکیاں عوارض نسائی اور زنانہ کمزوریوں اور مردوں کے ساتھ نہ رہ سکنے کی وجہ سے اس قابل نہیں سمجھی جاتی تھیں، اس لیے ان صاحبوں کو شدید فکر لاحق ہوئی اور حَنّہ کے وضع حمل سے قبل عمران کا انتقال ہوگیا۔ ف۷۰ حَنّہ نے یہ کلمہ اعتذار کے طور پر (یعنی عذر بیان کرتے ہوئے) کہا اور ان کو حسرت وغم ہوا کہ لڑکی ہوئی تو نذر کس طرح پوری ہوسکے گی؟ ف۷۱ کیونکہ یہ لڑکی اللّٰہ کی عطا ہے اور اس کے فضل سے فرزند سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے۔ یہ صاحبزادی حضرت مریم تھیں اور اپنے زمانہ کی عورتوں میں سب سے اجمل وافضل تھیں۔ ف۷۲ مریم کے معنی عابدہ ہیں۔ ف۷۳ اور نذر میں لڑکے کی جگہ حضرت مریم کو قبول فرمایا۔ حَنّہ نے ولادت کے بعد حضرت مریم کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر بیت المقدس میں احبار کے سامنے رکھدیا۔ یہ احبار حضرت ہارون کی اولاد میں تھے اور بیت المقدس میں ان کا منصب ایسا تھا جیسا کہ کعبہ شریف میں حجبہ کا، چونکہ حضرت مریم ان کے امام اور ان کے صاحب قُربان کی دختر تھیں اور ان کا خاندان بنی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور اہل علم کا خاندان تھا، اس لیے ان سب نے جن کی تعداد ستائیس تھی، حضرت مریم کو لینے اور ان کا تکفُّل (دیکھ بھال) کرنے کی رغبت کی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کا سب سے زیادہ حق دار ہوں کیونکہ میرے گھر میں ان کی خالہ ہیں۔ معاملہ اس پر ختم ہوا کہ قرعہ ڈالا جائے، قرعہ حضرت زکریا ہی کے نام پر نکلا۔ ف۷۴ حضرت مریم

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ

نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے ف۷۵ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

وہ اللہ کے پاس سے ہے بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے ف۷۶

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً

یہاں ف۷۷ پکارا زکریا اپنے رب کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری

طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي

اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز

الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

پڑھ رہا تھا ف۷۸ بے شک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی ف۷۹ تصدیق کرے گا

وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ

اور سردار ف۸۰ اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے ف۸۱ بولا اے میرے رب میرے لڑکا کہاں

غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا

سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا ف۸۲ اور میری عورت بانجھ ف۸۳ فرمایا اللہ یوں ہی کرتا ہے جو

ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔ ف۷۵ بے فصل میوے جو جنت سے اترتے اور حضرت مریم نے کسی عورت کا دودھ نہ پیا۔ ف۷۶ حضرت مریم نے صغرسنی میں کلام کیا جبکہ وہ پالنے (جھولے) میں پرورش پا رہی تھیں، جیسا کہ ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حال میں کلام فرمایا۔ مسئلہ: یہ آیت کرامات اولیاء کے ثبوت کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر خوارق (کرامات) ظاہر فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا: جو ذات پاک مریم کو بے وقت، بے فصل اور بغیر سبب کے میوہ عطا فرمانے پر قادر ہے، وہ بے شک اس پر قادر ہے کہ میری بانجھ بی بی کو نئی تندرستی دے اور مجھے اس بڑھاپے کی عمر میں امید منقطع ہو جانے کے بعد فرزند عطا کرے۔ بایں خیال آپ نے دعا کی جس کا اگلی آیت میں بیان ہے۔ ف۷۷ یعنی محراب بیت المقدس میں دروازے بند کر کے دعا کی۔ ف۷۸ حضرت زکریا علیہ السلام عالم کبیر تھے۔ قربانیاں بارگاہ الٰہی میں آپ ہی پیش کیا کرتے تھے اور مسجد شریف میں بغیر آپ کے اذن کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ جس وقت محراب میں آپ نماز میں مشغول تھے اور باہر آدمی دخول کی اجازت کا انتظار کر رہے تھے، دروازہ بند تھا، اچانک آپ نے ایک سفید پوش جوان دیکھا، وہ حضرت جبریل تھے، انہوں نے آپ کو فرزند کی بشارت دی، جو ''اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ'' میں بیان فرمائی گئی۔ ف۷۹ کلمہ سے مراد حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ''کُن'' فرما کر بغیر باپ کے پیدا کیا، اور ان پر سب سے پہلے ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ ہیں، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ یہ دونوں حضرات خالہ زاد بھائی تھے۔ حضرت یحییٰ کی والدہ اپنی بہن حضرت مریم سے ملیں تو انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا۔ حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا: اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔ ف۸۰ ''سید'' اس رئیس کو کہتے ہیں جو مخدوم و مطاع ہو۔ حضرت یحییٰ مومنین کے سردار اور علم و حلم و دین میں ان کے رئیس تھے۔ ف۸۱ حضرت زکریا علیہ السلام نے براہِ تعجب عرض کیا: ف۸۲ اور عمر ایک سو بیس سال کی ہو چکی۔ ف۸۳ ان کی عمر اٹھانوے سال کی۔ مقصود سوال سے یہ ہے کہ بیٹا

يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

چاہے ۸۴ عرض کی اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے ۸۵ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن تو لوگوں

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ

سے بات نہ کرے مگر اشارہ سے اور اپنے رب کی بہت یاد کر ۸۶ اور کچھ دن رہے (شام) اور تڑکے (صبح)

ع ۴ ۱۲ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اس کی پاکی بول اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا ۸۷ اور خوب ستھرا کیا ۸۸

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ

اور آج سارے جہاں کی عورتوں سے تجھے پسند کیا ۸۹ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو ۹۰ اور اس کے لیے سجدہ کر

وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں ۹۱

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا

اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم

كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ

ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے ۹۲ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ

يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي

تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی ۹۳ جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار ہوگا ۹۴

کس طرح عطا ہوگا؟ آیا میری جوانی لوٹائی جائے گی اور بی بی کا بانجھ ہونا دور کیا جائے گا یا ہم دونوں اپنے حال پر رہیں گے۔ ۸۴ بڑھاپے میں فرزند عطا کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔ ۸۵ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حمل کا وقت معلوم ہوتا کہ میں اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہوں۔ ۸۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آدمیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان مبارک تین روز تک بند رہی اور تسبیح و ذکر پر آپ قادر رہے اور یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح (اعضاء) صحیح وسالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے اور یہ علامت اس لیے مقرر کی گئی کہ اس نعمت عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔ ۸۷ کہ باوجود عورت ہونے کے بیت المقدس کی خدمت کے لیے نذر میں قبول فرمایا اور یہ بات ان کے سوا کسی عورت کو میسر نہ آئی۔ اسی طرح ان کے لیے جنتی رزق بھیجنا، حضرت زکریا کو ان کا کفیل بنانا، یہ حضرت مریم کی برگزیدگی ہے۔ ۸۸ مرد رسیدگی سے اور گناہوں سے اور بقول بعضے زنانے عوارض سے۔ ۸۹ کہ بغیر باپ کے بیٹا دیا اور ملائکہ کا کلام سنوایا۔ ۹۰ جب فرشتوں نے یہ کہا تو حضرت مریم نے اتنا طویل قیام کیا کہ آپ کے قدم مبارک پر ورم آگیا اور پاؤں پھٹ کر خون جاری ہوگیا۔ ۹۱ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلّم کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ ۹۲ باوجود اس کے آپ کا ان واقعات کی اطلاع دینا دلیل قوی ہے اس کی کہ آپ کو غیبی علوم عطا فرمائے گئے۔ ۹۳ یعنی ایک فرزند کی۔ ۹۴ صاحب جاہ و منزلت۔

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ
دنیا اور آخرت میں اور قرب والا ف۹۵ اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے (جھولے) میں ف۹۶
وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ
اور پکی عمر میں ف۹۷ اور خاصوں میں ہوگا بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا مجھے تو
يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا
کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا ف۹۸ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا وہ فوراً ہو جاتا ہے اور اللہ اسے سکھائے گا کتاب اور حکمت
وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ
اور توریت اور انجیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ
جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ
میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ف۹۹ تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے ف۱۰۰ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید (سفید) داغ والے کو ف۱۰۱
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ
اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے ف۱۰۲ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع

ف۹۵ بارگاہِ الٰہی میں۔ ف۹۶ بات کرنے کی عمر سے قبل ف۹۷ آسمان سے نزول کے بعد۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے، جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور دجال کو قتل کریں گے۔ ف۹۸ اور دستور یہ ہے کہ بچہ عورت و مرد کے اختلاط (ملاپ) سے ہوتا ہے، تو مجھے بچہ کس طرح عطا ہوگا نکاح سے یا یونہی بغیر مرد کے؟ ف۹۹ جو میرے دعوائے نبوت کے صدق کی دلیل ہے۔ ف۱۰۰ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگادڑ پیدا کریں۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی، پھر اس میں پھونک ماری، تو وہ اڑنے لگی۔ چمگادڑ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بہت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے ابلغ (زیادہ قوی ہے) کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔ ف۱۰۱ جس کا برص عام ہو گیا ہو اور اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوں، چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی اور اس کے ماہرین امر علاج میں یدِ طولیٰ (بڑی مہارت) رکھتے تھے، اس لیے ان کو اسی قسم کے معجزے دکھائے گئے تاکہ معلوم ہو کہ طب کے طریقہ سے جس کا علاج ممکن نہیں ہے اس کو تندرست کر دینا یقیناً معجزہ اور نبی کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ وہب کا قول ہے کہ اکثر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا، ان میں جو چل سکتا تھا وہ حاضر خدمت ہوتا تھا اور جسے چلنے کی طاقت نہ ہوتی اس کے پاس خود حضرت تشریف لے

بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ۚ وَ مُصَدِّقًا
کر رکھتے ہو ف۱۰۳ بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور تصدیق کرتا

لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ
آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کروں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں ف۱۰۴

وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ
اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک میرا تمہارا

وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰى
سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پوجو ف۱۰۵ یہ ہے سیدھا راستہ پھر جب عیسٰی نے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ
ان سے کفر پایا ف۱۰۶ بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ف۱۰۷ ہم

جاتے اور دعا فرما کر اس کو تندرست کرتے اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی شرط کر لیتے۔ ف۱۰۲ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا: ایک عازر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا، جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا، جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے، آپ نے اس کی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور مدت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا، آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی، وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا، اولاد ہوئی۔ ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اس کو زندہ کیا۔ ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے، لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے: ''اَجِبْ رُوْحَ اللّٰهِ'' (یعنی عیسٰی علیہ السلام کو جواب دیں) یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوفزدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوگئی، اس ہول (خوف) سے ان کا نصف سر سفید ہوگیا، پھر وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہوگیا، اور باذن اللّٰہ فرمانے میں رد ہے نصارٰی کا جو حضرت مسیح کی اُلُوْہِیَّت کے قائل تھے۔ ف۱۰۳ جب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بیماروں کو اچھا کیا اور مردوں کو زندہ کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے اور کوئی معجزہ دکھائیے! تو آپ نے فرمایا کہ جو تم کھاتے ہو اور جو جمع کر رکھتے ہو، میں اس کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اسی سے ثابت ہوا کہ غیب کے علوم انبیاء کا معجزہ ہیں، اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دست مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہر ہوا، آپ آدمی کو بتا دیتے تھے جو وہ کل کھا چکا اور آج کھائے گا اور جو اگلے وقت کے لیے تیار کر رکھا۔ آپ کے پاس بچے بہت سے جمع ہو جاتے تھے، آپ انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے، تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے، فلاں چیز تمہارے لیے اٹھا رکھی ہے، بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا؟ بچے کہتے: حضرت عیسٰی علیہ السلام نے، تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ کے پاس آنے سے روکا اور کہا: وہ جادوگر ہیں، ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: وہ یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے؟ انہوں نے کہا: سؤر ہیں۔ فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سؤر ہی سؤر تھے۔ الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیاء کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیاء کوئی بشر امور غیب پر مطلع نہیں ہوسکتا۔ ف۱۰۴ جو شریعتِ موسٰی علیہ السلام میں حرام تھیں جیسے کہ اونٹ کے گوشت، مچھلی، کچھ پرند۔ ف۱۰۵ یہ اپنی عبدیت کا اقرار اور اپنی ربوبیت کی نفی ہے۔ اس میں نصارٰی کا رد ہے۔ ف۱۰۶ یعنی جب حضرت عیسٰی

اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ

دین خدا کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ف۱۰۸ اے رب ہمارے ہم اس پر ایمان لائے جو

اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ

تو نے اُتارا اور رسول کے تابع ہوئے تو ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ لے اور کافروں نے مکر کیا ف۱۰۹ اور اللہ نے ان کے ہلاک کی

اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ع اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ ع ٥ ١٤

خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے ف۱۱۰ یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا ف۱۱۱

وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ

اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا ف۱۱۲ اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے

اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ

پیروؤں کو ف۱۱۳ قیامت تک تیرے منکروں پر ف۱۱۴ غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے

فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو میں تم میں فیصلہ فرما دوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو تو وہ جو کافر ہوئے

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ یہود اپنے کفر پر قائم ہیں اور آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں اور اتنی آیات باہرات اور معجزات سے اثر پذیر نہیں ہوئے اور اس کا سبب یہ تھا کہ انہوں نے پہچان لیا تھا کہ آپ ہی وہ مسیح ہیں جن کی توریت میں بشارت دی گئی ہے اور آپ ان کے دین کو منسوخ کریں گے تو جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوت کا اظہار فرمایا تو یہ ان پر بہت شاق گزرا اور وہ آپ کے ایذا و قتل کے درپے ہوئے اور آپ کے ساتھ انہوں نے کفر کیا۔ ف۱۰۷ حواری وہ مخلصین ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کے مددگار تھے اور آپ پر اول ایمان لائے یہ بارہ اشخاص تھے۔ ف۱۰۸ مسئلہ: اس آیت سے ایمان و اسلام کے ایک ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے انبیاء کا دین اسلام تھا نہ کہ یہودیت و نصرانیت۔ ف۱۰۹ یعنی کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مکر کیا کہ دھوکے کے ساتھ آپ کے قتل کا انتظام کیا اور اپنے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کر دیا۔ ف۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کا یہ بدلہ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شباہت (شکل و صورت) اس شخص پر ڈال دی جو ان کے قتل کے لیے آمادہ ہوا تھا چنانچہ یہود نے اس کو اسی شبہ پر قتل کر دیا۔ مسئلہ: لفظ ''مکر'' لغت عرب میں ''سِتر'' یعنی پوشیدگی کے معنی میں ہے۔ اسی لیے خفیہ تدبیر کو بھی مکر کہتے ہیں اور وہ تدبیر اگر اچھے مقصد کے لیے ہو تو محمود اور کسی قبیح غرض کے لیے ہو تو مذموم ہوتی ہے، مگر اردو زبان میں یہ لفظ فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، اس لیے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا، اور اب چونکہ عربی میں بھی بمعنی خداع کے معروف ہو گیا ہے، اس لیے عربی میں بھی شان الٰہی میں اس کا اطلاق جائز نہیں آیت میں جہاں کہیں وارد ہوا وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔ ف۱۱۱ یعنی تمہیں کفار قتل نہ کر سکیں گے۔ (مدارک وغیرہ) ف۱۱۲ آسمان پر محل کرامت اور مقر ملائکہ میں بغیر موت کے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ میری امت پر خلیفہ ہو کر نازل ہوں گے، صلیب توڑیں گے، خنازیر کو قتل کریں گے، چالیس سال رہیں گے، نکاح فرمائیں گے، اولاد ہو گی، پھر آپ کا وصال ہو گا، وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں ہوں اور آخر عیسیٰ اور وسط میں میرے اہل بیت میں سے مہدی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارۂ شرقی دمشق پر نازل ہوں گے۔ یہ بھی وارد ہوا کہ حجرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں مدفون ہوں گے۔ ف۱۱۳ یعنی مسلمانوں کو جو آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ ف۱۱۴ جو یہود ہیں۔

فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب کروں گا اور ان کا کوئی
نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
مددگار نہ ہوگا اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اللّٰہ ان کا نیگ (اجر)
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ
انھیں بھرپور دے گا اور ظالم اللّٰہ کو نہیں بھاتے یہ ہم تم پر پڑھتے ہیں کچھ
الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ
آیتیں اور حکمت والی نصیحت عیسٰی کی کہاوت اللّٰہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے و۱۱۵
خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو
تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ
شک والوں میں نہ ہونا پھر اے محبوب جو تم سے عیسٰی کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم
الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ
آ چکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى
اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مُباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللّٰہ کی
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
لعنت ڈالیں و۱۱۶ یہی بے شک سچا بیان ہے و۱۱۷ اور اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں و۱۱۸

و۱۱۵ شانِ نزول: نصارٰی نجران کا ایک وفد سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی خدمت میں آیا اور وہ لوگ حضور سے کہنے لگے: آپ گمان کرتے ہیں کہ عیسٰی اللّٰہ کے بندے ہیں؟ فرمایا: ہاں، اس کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمے جو کنواری بتول عذراء کی طرف القاء کیے گئے۔ نصارٰی یہ سن کر بہت غصہ میں آئے اور کہنے لگے یا محمد! کیا تم نے کبھی بے باپ کا انسان دیکھا ہے؟ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ (مَعَاذَاللّٰہ) اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یہ بتایا گیا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام صرف بغیر باپ ہی کے ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام تو ماں اور باپ دونوں کے بغیر مٹی سے پیدا کیے گئے۔ تو جب انہیں اللّٰہ کی مخلوق اور بندہ مانتے ہو تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللّٰہ کی مخلوق و بندہ ماننے میں کیا تعجب ہے۔ و۱۱۶ جب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلّم نے نصارٰی نجران کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور مُباہلہ کی دعوت دی (یعنی فریقین کا ایک دوسرے کیلئے اس طرح بددعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو جائے مباہلہ کہلاتا ہے۔) تو کہنے لگے کہ ہم غور اور مشورہ کرلیں کل آپ کو جواب دیں گے۔ جب وہ جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سب سے بڑے عالم اور صاحبِ رائے شخص عاقب سے کہا کہ اے عبد المسیح آپ

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ
اور بے شک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ فسادیوں کو
بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا ع ۶ ۹ ۱۴
جانتا ہے تم فرماؤ اے کتابیو ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں
وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا
یکساں ہے ف۱۱۹ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں ف۱۲۰ اور ہم میں کوئی ایک دوسرے
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا ف۱۲۱ پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم
مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ
مسلمان ہیں اے کتاب والو ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو توریت و
التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ
انجیل تو نہ اُتری مگر ان کے بعد تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ سنتے ہو یہ جو

کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا کہ اے جماعت نصاریٰ تم پہچان چکے کہ محمد نبی مرسل تو ضرور ہیں اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اب اگر نصرانیت پر قائم رہنا چاہتے ہو تو انہیں چھوڑو اور گھر کو لوٹ چلو۔ یہ مشورہ ہونے کے بعد وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کی گود میں تو امام حسین ہیں اور دست مبارک میں حسن کا ہاتھ اور فاطمہ اور علی حضور کے پیچھے ہیں (رضی اللہ تعالٰی عنہم) اور حضور ان سب سے فرما رہے ہیں کہ جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ نجران کے سب سے بڑے نصرانی عالم (پادری) نے جب ان حضرات کو دیکھا تو کہنے لگا: اے جماعت نصاریٰ! میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ لوگ اللہ سے پہاڑ کو ہٹا دینے کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کو جگہ سے ہٹا دے۔ ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک روئے زمین پر کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔ یہ سن کر نصاریٰ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مباہلہ کی تو ہماری رائے نہیں ہے۔ آخر کار انہوں نے جزیہ دینا منظور کیا مگر مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! نجران والوں پر عذاب قریب آ ہی چکا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو بندروں اور سوروں کی صورت میں مسخ کر دیے جاتے اور جنگل آگ سے بھڑک اٹھتا، اور نجران اور وہاں کے رہنے والے پرند تک نیست و نابود ہو جاتے اور ایک سال کے عرصہ میں تمام نصاریٰ ہلاک ہو جاتے۔ ف۱۱۷ کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور ان کا وہ حال ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ ف۱۱۸ اس میں نصاریٰ کا بھی رد ہے اور تمام مشرکین کا بھی۔ ف۱۱۹ اور قرآن اور توریت اور انجیل اس میں مختلف نہیں۔ ف۱۲۰ نہ حضرت عیسیٰ کو نہ حضرت عزیر کو نہ اور کسی کو۔ ف۱۲۱ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے احبار و رہبان (یہودی علماء و عیسائی راہبوں) کو بنایا کہ انہیں سجدے کرتے اور ان کی عبادتیں کرتے۔ (جمل) ف۱۲۲ شان نزول: نجران کے نصاریٰ اور یہود کے احبار میں مباحثہ ہوا یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نصرانیوں کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ نصرانی تھے۔ یہ نزاع بہت بڑھا تو فریقین نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حَکَم مانا اور آپ سے فیصلہ چاہا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور علمائے توریت و انجیل پر ان کا کمال جہل ظاہر کر دیا گیا کہ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ان کے کمال جہل کی دلیل ہے۔ یہودیت و نصرانیت توریت و انجیل کے نزول کے بعد پیدا ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ جن پر توریت نازل ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے صدہا برس بعد ہے اور حضرت عیسیٰ جن پر انجیل نازل ہوئی، ان کا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دو ہزار برس کے قریب ہوا ہے اور توریت و انجیل کسی میں آپ کو یہودی یا نصرانی نہیں فرمایا گیا باوجود اس کے آپ کی نسبت یہ دعویٰ جہل و حماقت کی انتہا ہے۔

هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ

تم ہو ف۱۲۳ اس میں جھگڑے جس کا تمہیں علم تھا ف۱۲۴ تو اس میں ف۱۲۵ مجھ سے کیوں جھگڑتے ہو جس کا

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ

تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ف۱۲۶ ابراہیم نہ

يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا

نہ تھے ف۱۲۷ بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے ف۱۲۸ اور یہ

النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ

نبی ف۱۲۹ اور ایمان والے ف۱۳۰ اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے کتابیوں کا ایک گروہ

مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کر دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور

يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

انہیں شعور نہیں ف۱۳۱ اے کتابیو اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود

تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ

گواہ ہو ف۱۳۲ اے کتابیو حق میں باطل کیوں ملاتے ہو ف۱۳۳ اور حق کیوں

ع ٨ / ١٥ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا

چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے اور کتابیوں کا ایک گروہ بولا ف۱۳۴ وہ جو

ف۱۲۳ اے اہل کتاب! تم ف۱۲۴ اور تمہاری کتابوں میں اس کی خبر دی گئی تھی یعنی نبی آخر الزماں صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور اور آپ کی نعت وصفت کی جب یہ سب کچھ جان پہچان کر بھی تم حضور پر ایمان نہ لائے اور تم نے اس میں جھگڑا کیا۔ ف۱۲۵ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی کہتے ہیں۔ ف۱۲۶ حقیقت حال یہ ہے کہ ف۱۲۷ تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہوسکتا ہے نہ کسی مشرک کا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصارٰی پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔ ف۱۲۸ اور ان کے عہد نبوت میں ان پر ایمان لائے اور ان کی شریعت پر عامل رہے۔ ف۱۲۹ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۱۳۰ اور آپ کے امتی۔ ف۱۳۱ شانِ نزول: یہ آیت حضرت معاذ بن جبل وحذیفہ بن یمان اور عمار بن یاسر (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کے حق میں نازل ہوئی جن کو یہود اپنے دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے اور یہودیت کی دعوت دیتے تھے۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ ان کی ہوس خام (فضول خواہش) ہے، وہ ان کو گمراہ نہ کر سکیں گے۔ ف۱۳۲ اور تمہاری کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت موجود ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہیں اور ان کا دین سچا دین۔ ف۱۳۳ اپنی کتابوں میں تحریف وتبدیل کر کے۔

بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَ اكْفُرُوْۤا اٰخِرَهٗ

ایمان والوں پر اُترا ف۱۳۵ صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ۚۖ وَ لَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْؕ قُلْ اِنَّ

شاید وہ پھر جائیں ف۱۳۶ اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہے تم فرما دو کہ

الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ

اللّٰہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۳۷ (یقین کا ہے کا نہ لاؤ) اس کا کہ کسی کو ملے ف۱۳۸ جیسا تمہیں ملا یا کوئی تم پر حجت لا سکے

عِنْدَ رَبِّكُمْؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ

تمہارے رب کے پاس ف۱۳۹ تم فرما دو کہ فضل تو اللّٰہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللّٰہ

وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۷۳﴾ۚۙ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

وسعت والا علم والا ہے اپنی رحمت سے ف۱۴۰ خاص کرتا ہے جسے چاہے ف۱۴۱ اور اللّٰہ بڑے فضل

الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ

والا ہے اور کتابیوں میں کوئی وہ ہے کہ اگر تو اس کے پاس ایک ڈھیر امانت رکھے تو وہ تجھے ادا

اِلَیْكَۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ

کردے گا ف۱۴۲ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اس کے پاس امانت رکھے تو وہ تجھے پھیر کر نہ دے گا مگر جب تک تو اس کے

عَلَیْهِ قَآىٕمًاؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌۚ

سر پر کھڑا رہے ف۱۴۳ یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اَن پڑھوں ف۱۴۴ کے معاملہ میں ہم پر کوئی مؤاخذہ نہیں

ف۱۳۴ اور انہوں نے باہم مشورہ کر کے یہ مکر سوچا۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف۔ ف۱۳۶ شان نزول: یہود اسلام کی مخالفت میں رات دن نئے نئے مکر کیا کرتے تھے۔ خیبر کے علماءِ یہود کے بارہ شخصوں نے باہمی مشورہ سے ایک یہ مکر سوچا کہ ان کی ایک جماعت صبح کو اسلام لے آئے اور شام کو مرتد ہو جائے اور لوگوں سے کہے کہ ہم نے اپنی کتابوں میں جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم وہ نبی موعود نہیں ہیں جن کی ہماری کتابوں میں خبر ہے تاکہ اس حرکت سے مسلمانوں کو دین میں شبہ پیدا ہو، لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان کا یہ راز فاش کر دیا اور ان کا یہ مکر نہ چل سکا اور مسلمان پہلے سے خبردار ہو گئے۔ ف۱۳۷ اور جو اس کے سوا ہے وہ باطل و گمراہی ہے۔ ف۱۳۸ دین و ہدایت اور کتاب و حکمت اور شرفِ فضیلت۔ ف۱۳۹ روزِ قیامت۔ ف۱۴۰ یعنی نبوت و رسالت سے۔ ف۱۴۱ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللّٰہ کے فضل سے ملتی ہے، اس میں استحقاق کا دخل نہیں۔ (خازن) ف۱۴۲ شان نزول: یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں ظاہر فرمایا گیا کہ ان میں دو قسم کے لوگ ہیں: امین و خائن۔ بعض تو ایسے ہیں کہ کثیر مال ان کے پاس امانت رکھا جائے تو بے کم و کاست وقت پر ادا کر دیں جیسے حضرت عبداللّٰہ بن سلام جن کے پاس ایک قریشی نے بارہ سو اُوقیہ (تقریباً ۲ من ۱۲ کلو) سونا امانت رکھا تھا آپ نے اس کو ویسا ہی ادا کیا اور بعض اہل کتاب میں اتنے بددیانت ہیں کہ تھوڑے پر بھی ان کی نیت بگڑ جاتی ہے جیسے کہ فِنحاص بن عازوراء جس کے پاس کسی نے ایک اشرفی امانت رکھی تھی، مانگتے وقت اس سے مکر گیا۔ ف۱۴۳ اور جب ہی دینے والا اس کے پاس سے ہٹے وہ مال امانت ہضم کر جاتا ہے۔ ف۱۴۴ یعنی غیر کتابیوں۔

وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ
اور اللّٰہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں ف١٤٥ ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا عہد پورا کیا
وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧٦ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور پرہیزگاری کی اور بے شک پرہیزگار اللّٰہ کو خوش آتے ہیں وہ جو اللّٰہ کے عہد اور اپنی قسموں کے
وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ف١٤٦ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللّٰہ نہ ان سے بات
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ
کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک
اَلِيْمٌ ۝٧٧ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ
عذاب ہے ف١٤٧ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو
مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور کہتے ہیں یہ اللّٰہ کے پاس سے ہے اور
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٨ مَا
وہ اللّٰہ کے پاس سے نہیں اور اللّٰہ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھتے ہیں ف١٤٨ کسی
كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ
آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللّٰہ اُسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے ف١٤٩ پھر وہ لوگوں

ف١٤٥ کہ اس نے اپنی کتابوں میں دوسرے دین والوں کے مال ہضم کر جانے کا حکم دیا ہے، باوجودیکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں کوئی ایسا حکم نہیں۔
ف١٤٦ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے اَحبار اور ان کے رؤساء ابورافع و کِنانہ بن ابی الحُقیق اور کعب بن اشرف و حُیَی بن اخطب کے حق میں نازل ہوئی، جنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کا وہ عہد چھپایا تھا جو سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے کے متعلق ان سے توریت میں لیا گیا۔ انہوں نے اس کو بدل دیا اور بجائے اس کے اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللّٰہ کی طرف سے ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور زر حاصل کرنے کے لیے کیا۔ ف١٤٧ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ روزِ قیامت اللّٰہ تعالیٰ نہ ان سے کلام فرمائے اور نہ ان کی طرف نظرِ رحمت کرے، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے اور انہیں دردناک عذاب ہے۔ اس کے بعد سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اس آیت کو تین مرتبہ پڑھا۔ حضرت ابوذر راوی نے کہا کہ وہ لوگ ٹوٹے اور نقصان میں رہے، یارسول اللّٰہ! وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا: ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور احسان جتانے والا اور اپنے تجارتی مال کو جھوٹی قسم سے رواج دینے والا۔ حضرت ابوامامہ کی حدیث میں ہے: سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا حق مارنے کے لئے قسم کھائے، اللّٰہ اس پر جنت حرام کرتا ہے اور دوزخ لازم کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! اگرچہ تھوڑی ہی چیز ہو۔ فرمایا: اگرچہ ببول کی شاخ ہی کیوں نہ ہو۔ ف١٤٨ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ دونوں کے حق میں نازل ہوئی کہ انہوں نے توریت و

لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا
سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ ف۱۵۰ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ف۱۵۱ ہوجاؤ اس سبب سے کہ

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ
تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو ف۱۵۲ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا ف۱۵۳ کہ

تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھیرالو کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ ع ٨ ٩ ١٦
تم مسلمان ہولیے ف۱۵۴ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا ف۱۵۵ جو میں تم کو

كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ
کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ف۱۵۶ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے ف۱۵۷ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا

وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا
اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی

اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى
ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں تو جو کوئی

بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ
اس ف۱۵۸ کے بعد پھرے ف۱۵۹ تو وہی لوگ فاسق ہیں ف۱۶۰ تو کیا اللہ کے دین کے سوا اور دین چاہتے ہیں ف۱۶۱ اور اسی کے حضور

انجیل کی تحریف کی اور کتاب اللہ میں اپنی طرف سے جو چاہا ملایا۔ ف۱۴۹ اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔ ف۱۵۰ یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شانِ نزول: نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرورِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کہا: یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں؟ حضور نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں، نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا، نہ مجھے اس لیے بھیجا۔ ف۱۵۱ ربانی کے معنی عالم فقیہ اور عالم باعمل اور نہایت دیندار کے ہیں۔ ف۱۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہیے کہ آدمی اللہ والا ہوجائے جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہوا اس کا علم ضائع اور بیکار ہے۔ ف۱۵۳ اللہ تعالیٰ یا اس کا کوئی نبی۔ ف۱۵۴ ایسا کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ ف۱۵۵ حضرت علی مرتضیٰ (کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔ ف۱۵۶ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ف۱۵۷ اس طرح کہ ان کے صفات و احوال اس کے مطابق ہوں جو کتب انبیاء میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ ف۱۵۸ عہد ف۱۵۹ اور آنے

اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ

گردن رکھے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۱۶۲ خوشی سے ف۱۶۳ اور مجبوری سے ف۱۶۴ اور اسی کی طرف

يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ

پھیریں گے یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو اترا ابراہیم

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر اور جو کچھ ملا موسیٰ اور عیسیٰ

وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ

اور انبیاء کو ان کے رب سے ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے ف۱۶۵ اور ہم اسی کے حضور

مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ

گردن جھکائے ہیں اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

لا کر کافر ہوگئے ف۱۶۶ اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول ف۱۶۷ سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں ف۱۶۸

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ

لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے

والے نبی محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے سے اعراض کرے۔ ف۱۶۰ خارج از ایمان۔ ف۱۶۱ بعد عہد لیے جانے کے اور دلائل واضح ہونے کے باوجود۔ ف۱۶۲ ملائکہ اور انسان و جنات۔ ف۱۶۳ دلائل میں نظر کر کے اور انصاف اختیار کر کے اور یہ اطاعت ان کو فائدہ دیتی اور نفع پہنچاتی ہے۔ ف۱۶۴ کسی خوف سے یا عذاب کے دیکھ لینے سے، جیسا کہ کافر عندالموت وقتِ یاس (مرتے وقت زندگی سے مایوس ہوکر) ایمان لاتا ہے، یہ ایمان اس کو قیامت میں نفع نہ دے گا۔ ف۱۶۵ جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے کیا کہ بعض پر ایمان لائے، بعض کے منکر ہوگئے۔ ف۱۶۶ شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضور کی بعثت سے قبل آپ کے وسیلہ سے دعائیں کرتے تھے اور آپ کی نبوت کے مُقر (ماننے اور تسلیم کرنے والے) تھے، اور آپ کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے۔ جب حضور کی تشریف آوری ہوئی تو حسداً آپ کا انکار کرنے لگے اور کافر ہوگئے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے توفیقِ ایمان دے کہ جو جان پہچان کر اور مان کر منکر ہوگئی۔ ف۱۶۷ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ ف۱۶۸ اور وہ روشن معجزات دیکھ چکے تھے۔

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ

عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کی و۱۶۹

وَاَصْلَحُوْا ۫ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ

اور آپا (خودکو) سنبھالا تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک وہ جو ایمان لا کر

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۱۷۰ ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی و۱۷۱ اور وہی ہیں

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ

بہکے ہوئے وہ جو کافر ہوئے اور کافر ہی مرے ان میں کسی سے

اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

زمین بھر سونا ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اگرچہ اپنی خلاصی کو دے اُن کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹/۱۷

درد ناک عذاب ہے اور ان کا کوئی یار نہیں

و۱۶۹ اور کفر سے باز آئے۔ **شان نزول:** حارث ابن سُوَید انصاری کو کفار کے ساتھ جا ملنے کے بعد ندامت ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کے پاس پیام بھیجا کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کریں کہ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تب وہ مدینہ منورہ میں تائب ہوکر حاضر ہوئے اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ ف۱۷۰ **شان نزول:** یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی، جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کیا، پھر کفر میں اور بڑھے، اور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کے ساتھ کفر کیا، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت سے قبل تو اپنی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت دیکھ کر آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کے ظہور کے بعد کافر ہوگئے اور پھر کفر میں اور شدید ہوگئے۔ و۱۷۱ اس حال میں یا وقتِ موت یا اگر وہ کفر پر مرے۔

الجزء الرابع (4)

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ

تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو ف١٧٢ اور تم جو کچھ خرچ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا

اللہ کو معلوم ہے سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو

حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا

یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا توریت اترنے سے پہلے تم فرماؤ توریت

بِالتَّوۡرٰىةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

لا کر پڑھو اگر سچے ہو ف١٧٣ تو اس کے بعد جو

وقف جبرئیل علیہ السلام

الۡكَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹۴﴾ قُلۡ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ قف

اللہ پر جھوٹ باندھے ف١٧٤ تو وہی ظالم ہیں تم فرماؤ اللہ سچا ہے

فَاتَّبِعُوۡا مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ

تو ابراہیم کے دین پر چلو ف١٧٥ جو ہر باطل سے جدا تھے اور شرک والوں میں نہ تھے بے شک سب میں پہلا

ف١٧٢ "بِرّ" سے تقویٰ وطاعت مراد ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنا عام ہے تمام صدقات کا یعنی واجبہ ہوں یا نافلہ سب اس میں داخل ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اور اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرے وہ اس آیت میں داخل ہے خواہ ایک کھجور ہی ہو۔ (خازن) عمر بن عبدالعزیز شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے، ان سے کہا گیا: اس کی قیمت ہی کیوں نہیں صدقہ کر دیتے؟ فرمایا: شکر مجھے محبوب ومرغوب ہے یہ چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں پیاری چیز خرچ کروں۔ (مدارک) بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری مدینے میں بڑے مالدار تھے انہیں اپنے اموال میں بیرحا (باغ) بہت پیارا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: مجھے اپنے اموال میں بیرحا سب سے پیارا ہے میں اس کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں، حضور نے اس پر مسرت کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوطلحہ نے بایمائے حضور (آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلم کے کہنے پر) اپنے اقارب اور بنی عم (چچا کی اولاد) میں اس کو تقسیم کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری کو لکھا کہ میرے لیے ایک باندی خرید کر بھیج دو! جب وہ آئی تو آپ کو بہت پسند آئی، آپ نے یہ آیت پڑھ کر اللہ کے لیے اس کو آزاد کر دیا۔ **ف١٧٣ شانِ نزول:** یہود نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حضور اپنے آپ کو ملّتِ ابراہیمی پر خیال کرتے ہیں باوجودیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے، آپ کھاتے ہیں! تو آپ ملّتِ ابراہیمی پر کیسے ہوئے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم پر حلال تھیں، یہود کہنے لگے کہ یہ حضرت نوح پر بھی حرام تھیں، حضرت ابراہیم پر بھی حرام تھیں اور ہم تک حرام ہی چلی آئیں، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا گیا کہ یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے بلکہ یہ چیزیں حضرت ابراہیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب پر حلال تھیں حضرت یعقوب نے کسی سبب سے ان کو اپنے اوپر حرام فرمایا اور یہ حرمت ان کی اولاد میں باقی رہی، یہود نے اس کا انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت اس مضمون پر ناطق ہے اگر تمہیں انکار ہے تو توریت لاؤ اس پر یہود کو اپنی فضیحت ورسوائی کا خوف ہوا اور وہ توریت نہ لا سکے، ان کا کذب ظاہر ہو گیا اور انہیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔ فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ پچھلی شریعتوں میں احکام منسوخ ہوتے تھے اس میں یہود کا ردّ ہے جو نسخ کے قائل نہ تھے۔ فائدہ: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے باوجود اس کے یہود کو توریت سے الزام دینا اور توریت کے مضامین سے استدلال فرمانا آپ کا معجزہ اور نبوت کی دلیل ہے اور اس سے آپ کے وہبی اور غیبی علوم کا پتہ چلتا ہے۔ ف١٧٤ اور کہے کہ ملّتِ ابراہیمی میں اونٹوں کے گوشت اور دودھ اللہ تعالیٰ نے حرام کئے تھے۔ ف١٧٥ کہ وہی اسلام اور

بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ ج

گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما ف۱۷۶

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ف۱۷۷ ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ف۱۷۸ اور جو اس میں آئے امان میں ہو ف۱۷۹ اور اللہ کے لیے

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے ف۱۸۰ اور جو منکر ہو تو اللہ

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ

سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔ ف۱۸۱ تم فرماؤ اے کتابیو اللہ کی آیتیں کیوں نہیں مانتے ف۱۸۲

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

اور تمہارے کام اللہ کے سامنے ہیں تم فرماؤ اے کتابیو کیوں اللہ کی راہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ

سے روکتے ہو ف۱۸۳ اسے جو ایمان لائے اسے ٹیڑھا کیا چاہتے ہو اور تم خود اس پر گواہ ہو ف۱۸۴ اور اللہ

دینِ محمدی ہے۔ **ف۱۷۶ شانِ نزول:** یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ بیتُ المَقْدِس ہمارا قبلہ ہے کعبہ سے افضل اور اس سے پہلا ہے انبیاء کا مقامِ ہجرت وقبلۂ عبادت ہے، مسلمانوں نے کہا کہ کعبہ افضل ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللّٰہ تعالیٰ نے طاعت وعبادت کے لیے مقرر کیا نماز کا قبلہ حج اور طواف کا موضع بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظّمہ ہے جو شہر مکّہ معظّمہ میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ کعبہ معظّمہ بیتُ المَقْدِس سے چالیس سال قبل بنایا گیا۔ **ف۱۷۷** جو اس کی حرمت وفضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں اسی سے انہیں شفا ہوتی ہے اور وُحُوش (جنگلی جانور) ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتیٰ کہ کتے اس سرزمین میں ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے اور لوگوں کے دل کعبہ معظّمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اولیاء اس کے گرد حاضر ہوتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ انہیں آیات (نشانیوں) میں سے مقامِ ابراہیم وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن کا آیت میں بیان فرمایا گیا۔ (مدارک وخازن واحمدی) **ف۱۷۸** مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوتے تھے اور اس میں آپ کے قدم مبارک کے نشان تھے جو باوجود طویل زمانہ گزرنے اور بکثرت ہاتھوں سے مس ہونے کے ابھی تک کچھ باقی ہیں۔ **ف۱۷۹** یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجنایت کر کے حرم میں داخل ہو تو وہاں نہ اس کو قتل کیا جائے نہ اس پر حد قائم کی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں اپنے والد خطّاب کے قاتل کو بھی حرم شریف میں پاؤں تو اس کو ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ وہ وہاں سے باہر آئے۔ **ف۱۸۰ مسئلہ:** اس آیت میں حج کی فرضیت کا بیان ہے اور اس کا کہ استطاعت شرط ہے۔ حدیث شریف میں سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر زاد وراحِلہ سے فرمائی۔ زاد یعنی توشہ کھانے پینے کا انتظام اس قدر ہونا چاہیے کہ جا کر واپس آنے تک کے لیے کافی ہو اور یہ واپسی کے وقت تک اہل وعیال کے نفقہ کے علاوہ ہونا چاہیے، راہ کا امن بھی ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ **ف۱۸۱** اس سے اللّٰہ تعالیٰ کی ناراضی ظاہر ہوتی ہے اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ فرضِ قطعی کا منکر کافر ہے۔ **ف۱۸۲** جو سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صدقِ نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ **ف۱۸۳** نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تکذیب کر کے اور آپ کی نعت وصفت چھپا کر جو توریت میں مذکور ہے۔ **ف۱۸۴** کہ سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا

تمہارے کوتکوں (برے کاموں) سے بے خبر نہیں اے ایمان والو اگر تم کچھ

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَكَيْفَ

کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے ۱۸۵ اور تم کیونکر

تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ

کفر کرو گے تم پر تو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اورتم میں اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے

ع ١٠ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ کا سہارا لیا تو ضرور وہ سیدھی راہ دکھایا گیا اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾

والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو ۱۸۶ سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا) ۱۸۷ اور اللہ کا احسان

عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ

اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا (دشمنی تھی) اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں

کی نعت توریت میں مکتوب ہے اور اللہ کو جو دین مقبول ہے وہ صرف دینِ اسلام ہی ہے۔ ۱۸۵ شانِ نزول: اَوس وخَزرج کے قبیلوں میں پہلے بڑی عداوت تھی اور مدّتوں ان کے درمیان جنگ جاری رہی، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں ان قبیلوں کے لوگ اسلام لاکر باہم شیر وشکر ہوئے۔ ایک روز وہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے اُنس ومحبت کی باتیں کر رہے تھے، شاس بن قیس یہودی جو بڑا دشمن اسلام تھا اس طرف سے گزرا اور ان کے باہمی روابط دیکھ کر جل گیا اور کہنے لگا کہ جب یہ لوگ آپس میں مل گئے تو ہمارا کیا ٹھکانا ہے، ایک جوان کو مقرر کیا کہ ان کی مجلس میں بیٹھ کر ان کی پچھلی لڑائیوں کا ذکر چھیڑے اور اس زمانہ میں ہر ایک قبیلہ جو اپنی مدح اور دوسروں کی حقارت کے اشعار لکھتا تھا پڑھے۔ چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا اور اس کی شرانگیزی سے دونوں قبیلوں کے لوگ طیش میں آگئے اور ہتھیار اٹھا لیے قریب تھا کہ خونریزی ہو جائے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر پاکر مہاجرین کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے جماعتِ اہلِ اسلام یہ کیا جاہلیت کی حرکات ہیں میں تمہارے درمیان ہوں اللہ تعالیٰ نے تم کو اسلام کی عزت دی، جاہلیت کی بلا سے نجات دی، تمہارے درمیان الفت ومحبت ڈالی تم پھر زمانۂ کفر کی حالت کی طرف لوٹتے ہو، حضور کے ارشاد نے ان کے دلوں پر اثر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب اور دشمن کا مکر تھا انہوں نے ہاتھوں سے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرمانبردارانہ چلے آئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۸۶ حَبْلِ اللّٰهِ کی تفسیر میں مفسرین کے چند قول ہیں بعض کہتے ہیں اس سے قرآن مراد ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن پاک "حَبْلُ اللّٰه" (اللہ کی رسی) ہے جس نے اس کا اتباع کیا وہ ہدایت پر ہے جس نے اس کو چھوڑا وہ گمراہی پر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حَبْلُ اللّٰه سے جماعت مراد ہے اور فرمایا کہ تم جماعت کو لازم کرلو کہ وہ حَبْلُ اللّٰه ہے جس کو مضبوط تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۸۷ جیسے کہ یہود ونصاریٰ متفرق ہوگئے، اس آیت میں ان افعال وحرکات کی ممانعت کی گئی جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں، طریقۂ مسلمین مذہبِ اہلِ سنت ہے اس کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفریق اور

اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ

بھائی ہوگئے و۱۸۸ اور تم ایک غار دوزخ کے کنارے پر تھے و۱۸۹ تو اس نے تمہیں اس سے بچادیا ف۱۹۰ اللہ تم

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم ہدایت پاؤ اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں و۱۹۱

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا

اور یہی لوگ مراد کو پہنچے و۱۹۲ اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑگئی و۱۹۳

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ ۙ يَّوْمَ

بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں و۱۹۴ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے جس دن

تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ قف

کچھ منہ اونجالے (چمکتے) ہوں گے اور کچھ منہ کالے تو وہ جن کے منہ کالے ہوئے و۱۹۵

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

کیا تم ایمان لاکر کافر ہوئے و۱۹۶ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ

ممنوع ہے۔ و۱۸۸ اور اسلام کی بدولت عداوت دور ہوکر آپس میں دینی محبت پیدا ہوئی حتیٰ کہ اوس اور خزرج کی وہ مشہور لڑائی جو ایک سو بیس سال سے جاری تھی اور اس کے سبب رات دن قتل و غارت کی گرم بازاری رہتی تھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مٹادی اور جنگ کی آگ ٹھنڈی کردی اور جنگجو قبیلوں میں اُلفت و محبت کے جذبات پیدا کردیئے۔ و۱۸۹ یعنی حالت کفر میں کہ اگر اسی حال پر مرجاتے تو دوزخ میں پہنچتے۔ ف۱۹۰ دولتِ ایمان عطا کرکے۔ و۱۹۱ اس آیت سے امر معروف و نہی منکر کی فرضیت اور اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا گیا ہے۔ و۱۹۲ حضرت علی مرتضٰی نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ و۱۹۳ جیسا کہ یہود و نصاریٰ آپس میں مختلف ہوئے اور ان میں ایک دوسرے کے ساتھ عناد و دشمنی راسخ ہوگئی یا جیسا کہ خود تم زمانۂ اسلام سے پہلے جاہلیت کے وقت میں متفرق تھے تمہارے درمیان بغض و عناد تھا۔ مسئلہ: اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور جماعت مسلمین سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے جو فرقہ پیدا ہوتا ہے اس حکم کی مخالفت کرکے ہی پیدا ہوتا ہے اور جماعت مسلمین میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حسبِ ارشادِ حدیث وہ شیطان کا شکار ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْہُ۔ و۱۹۴ اور حق واضح ہوچکا تھا۔ و۱۹۵ یعنی کفار۔ اُن سے توبیخاً (جھڑکتے ہوئے) کہا جائے گا: و۱۹۶ اس کے مخاطب یا تو تمام کفار ہیں اس صورت میں ایمان سے روزِ میثاق کا ایمان مراد ہے جب اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے بَلٰی کہا تھا اور ایمان لائے تھے اب جو دنیا میں کافر ہوئے تو ان سے فرمایا جاتا ہے کہ روزِ میثاق ایمان لانے کے بعد تم کافر ہوگئے۔ حسن کا قول ہے کہ اس سے منافقین مراد ہیں جنہوں نے زبان سے اظہار ایمان کیا تھا اور ان کے دل منکر تھے۔ عِکْرِمَہ نے کہا کہ وہ اہلِ کتاب ہیں جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تو حضور پر ایمان لائے اور حضور کے ظہور کے بعد آپ کا انکار کرکے کافر ہوگئے، ایک قول یہ ہے کہ اس کے مخاطب مرتدین ہیں جو اسلام لاکر پھر گئے اور کافر ہوگئے۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا
اور وہ جن کے منہ اونجالے (روشن) ہوئے و۱۹۷ وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ ہمیشہ اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم ٹھیک ٹھیک تم پر پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر

ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ
ظلم نہیں چاہتا و۱۹۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ ہی کی

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ ع ۱۱/۲
طرف سب کاموں کی رجوع ہے تم بہتر ہو و۱۹۹ ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ
بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر کتابی ایمان

الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
لاتے ف۲۰۰ تو ان کا بھلا تھا اُن میں کچھ مسلمان ہیں و۲۰۱ اور زیادہ کافر

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ قف ثُمَّ
وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے مگر یہی ستانا و۲۰۲ اور اگر تم سے لڑیں تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے و۲۰۳ پھر

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ
ان کی مدد نہ ہوگی ان پر جما دی گئی خواری (ذلت) جہاں ہوں امان نہ پائیں و۲۰۴ مگر اللہ کی ڈور و۲۰۵

و۱۹۷ یعنی اہلِ ایمان، کہ اس روز بکرمہٖ تعالٰی وہ فرحان وشاداں ہوں گے اور ان کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے، داہنے بائیں اور سامنے نور ہوگا۔ و۱۹۸ اور کسی کو بے جرم عذاب نہیں دیتا اور کسی کی نیکی کا ثواب کم نہیں کرتا۔ و۱۹۹ اے اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! **شانِ نزول:** یہودیوں میں سے مالک بن صیف اور وہب بن یہودا نے حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اصحاب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم تم سے افضل ہیں اور ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے جس کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالٰی میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور اللہ تعالٰی کا دستِ رحمت جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا دوزخ میں گیا۔ ف۲۰۰ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر و۲۰۱ جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب یہود میں سے اور نجاشی اور ان کے اصحاب نصارٰی میں سے۔ و۲۰۲ زبانی طعن وتشنیع اور دھمکی وغیرہ سے۔ **شانِ نزول:** یہود میں سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ہمراہی رؤساء یہود اُن کے دشمن ہوگئے اور انہیں ایذا دینے کی فکر میں رہنے لگے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالٰی نے ایمان لانے والوں کو مطمئن کردیا کہ زبانی قیل وقال کے سوا وہ مسلمانوں کو کوئی آزار نہ پہنچا سکیں گے، غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا اور یہود کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔ و۲۰۳ اور تمہارے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں گے، یہ غیبی خبریں ایسی ہی واقع ہوئیں۔ و۲۰۴ ہمیشہ ذلیل ہی رہیں گے عزت کبھی نہ پائیں گے اسی کا اثر ہے کہ آج تک یہود کو کہیں کی سلطنت میسر نہ آئی جہاں رہے رعایا وغلام ہی بن کر رہے۔ و۲۰۵ تھام کر یعنی ایمان لاکر۔

اللّٰهِ وَحَبۡلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتۡ عَلَيۡهِمُ

اور آدمیوں کی ڈور سے ف۲۰۶ اور غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوئے اور اُن پر جما دی گئی

الۡمَسۡكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ

محتاجی ف۲۰۷ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے اور پیغمبروں

الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوۡا وَّكَانُوۡا يَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيۡسُوۡا

کو ناحق شہید کرتے یہ اس لیے کہ نافرمانبردار اور سرکش تھے سب ایک

سَوَآءً ؕ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتۡلُوۡنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيۡلِ

سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں ف۲۰۸ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں

وَهُمۡ يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ

اور سجدہ کرتے ہیں ف۲۰۹ اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی

بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَ يُسَارِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ

کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں ف۲۱۰ اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلَنۡ يُّكۡفَرُوۡهُ ؕ

اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا

وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ

اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے ف۲۱۱ وہ جو کافر ہوئے ان کے مال اور اولاد ف۲۱۲

اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ

ان کو اللہ سے کچھ نہ بچائیں گے اور وہ جہنمی ہیں ان کو

ف۲۰۶ یعنی مسلمانوں کی پناہ لے کر اور انہیں جزیہ دے کر۔ ف۲۰۷ چنانچہ یہودی کو مالدار ہو کر بھی غناءِ قلبی میسر نہیں ہوتا۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: جب حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب ایمان لائے تو احبارِ یہود نے جل کر کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ہم میں سے جو ایمان لائے ہیں وہ برے لوگ ہیں اگر برے نہ ہوتے تو اپنے باپ دادا کا دین نہ چھوڑتے، اس پر یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ عطاء کا قول ہے کہ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتَابِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ (کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں) سے چالیس مرد اہلِ نجران کے، بتیس حبشہ کے، آٹھ روم کے مراد ہیں جو دینِ عیسوی پر تھے پھر سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ف۲۰۹ یعنی نماز پڑھتے ہیں، اس سے یا تو نمازِ عشاء مراد ہے جو اہلِ کتاب نہیں پڑھتے یا نمازِ تہجد۔ ف۲۱۰ اور دین میں مُدَاهَنَت (حق بات کہنے میں کسی کی پرواہ) نہیں کرتے۔ ف۲۱۱ یہود نے عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب سے کہا تھا کہ تم دینِ اسلام قبول کر کے ٹوٹے (نقصان) میں پڑے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ وہ درجاتِ عالیہ کے مستحق ہوئے اور اپنی نیکیوں کی جزا پائیں گے یہود کی بکواس بیہودہ ہے۔ ف۲۱۲ جن پر انہیں بہت ناز ہے۔

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ

ہمیشہ اس میں رہنا ف۲۱۳ کہاوت اُس کی جو اس دنیا کی زندگی میں ف۲۱۴ خرچ کرتے ہیں اس ہوا

رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا

کی سی ہے جس میں پالا (سخت ٹھنڈک) ہو وہ ایک ایسی قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنا ہی برا کرتے تھے تو اسے بالکل مار گئی ف۲۱۵ اور

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہ خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں اے ایمان والو غیروں کو

تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

اپنا راز دار نہ بناؤ ف۲۱۶ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ

بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ ف۲۱۷ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا

ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو ف۲۱۸ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو ف۲۱۹ اور

يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا

وہ تمہیں نہیں چاہتے ف۲۲۰ اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو ف۲۲۱ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے ف۲۲۲ اور

ف۲۱۳ **شانِ نزول:** یہ آیت بنی قُرَیْظَه و بنی نُضَیر کے حق میں نازل ہوئی، یہود کے رؤساء نے تحصیلِ ریاست و مال کی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے وہ رسول کی دشمنی میں ناحق اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکین قریش کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ ابوجہل کو اپنی دولت و مال پر بڑا فخر تھا اور ابوسفیان نے بدر و اُحد میں مشرکین پر بہت کثیر مال خرچ کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت تمام کفار کے حق میں عام ہے ان سب کو بتایا گیا کہ مال و اولاد میں سے کوئی بھی کام آنے والا اور عذابِ الٰہی سے بچانے والا نہیں۔ ف۲۱۴ مفسرین کا قول ہے کہ اس سے یہود کا وہ خرچ مراد ہے جو اپنے علماء اور رؤساء پر کرتے تھے ایک قول یہ ہے کہ کفار کے تمام نفقات و صدقات مراد ہیں ایک قول یہ ہے کہ ریا کار کا خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ ان سب لوگوں کا خرچ کرنا یا نفع دنیوی کے لیے ہوگا یا نفع اخروی کے لیے اگر محض نفع دنیوی کے لیے ہو تو آخرت میں اس سے کیا فائدہ اور ریا کار کو تو آخرت اور رضائے الٰہی مقصود ہی نہیں ہوتی اس کا عمل دکھاوے اور نمود کے لیے ہوتا ہے ایسے عمل کا آخرت میں کیا نفع اور کافر کے تمام عمل اکارت ہیں وہ اگر آخرت کی نیت سے بھی خرچ کرے تو نفع نہیں پا سکتا ان لوگوں کے لیے وہ مثال بالکل مطابق ہے جو آیت میں ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۲۱۵ یعنی جس طرح کہ برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اسی طرح کفر انفاق کو باطل کر دیتا ہے۔ ف۲۱۶ ان سے دوستی نہ کرو، محبت کے تعلقات نہ رکھو، وہ قابل اعتماد نہیں ہیں۔ **شانِ نزول:** بعض مسلمان یہود سے قرابت اور دوستی اور پڑوس وغیرہ تعلقات کی بناء پر میل جول رکھتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **مسئلہ:** کفار سے دوستی و محبت کرنا اور انہیں اپنا راز دار بنانا ناجائز و ممنوع ہے۔ ف۲۱۷ غیظ و عناد ف۲۱۸ تو ان سے دوستی نہ کرو۔ ف۲۱۹ رشتہ داری اور دوستی وغیرہ تعلقات کی بناء پر ف۲۲۰ اور دینی مخالفت کی بنا پر تم سے دشمنی رکھتے ہیں۔ ف۲۲۱ اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہیں رکھتے۔ ف۲۲۲ یہ منافقین کا حال ہے۔

خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ

اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرما دو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن (قلبی جلن) میں ف۲۲۳

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ز

اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے ف۲۲۴

وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو ف۲۲۵ تو ان کا

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ ع ۱۲ ۱۱ ۲

داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں اور یاد کرو اے محبوب جب تم صبح کو ف۲۲۶

اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ لا

اپنے دولت خانہ سے برآمد ہوئے مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر قائم کرتے ف۲۲۷ اور اللہ سنتا جانتا ہے

ف۲۲۳ بِمِیر تا بِرہی اے حُسودکِیں رَنجیست ۔که اَزمُشقتِ او جزبمَرگ نَتَواں رَست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے نجات حاصل کرنے کیلئے مرجا کیونکہ موت کے سوا اس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل ہے)۔ ف۲۲۴ اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں۔ ف۲۲۵ اور ان سے دوستی و محبت نہ کرو۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں صبر و تقویٰ کام آتا ہے۔ ف۲۲۶ بمقام مدینہ طیبہ بقصدِ احد ف۲۲۷ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ بیان جنگِ اُحد کا ہے جس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا اس لیے اُنہوں نے بقصدِ انتقام لشکر گراں مرتب کر کے فوج کشی کی، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ لشکرِ کفار اُحد میں اُترا ہے تو آپ نے اصحاب سے مشورہ فرمایا اس مشورت میں عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورت کے لیے بلایا نہ گیا تھا اکثر انصار کی اور اس عبداللہ کی یہ رائے ہوئی کہ حضور مدینہ طیبہ میں ہی قائم رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے، یہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہئے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے اور اسلحہ زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے اب حضور کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی اس کو معاف فرمائیے اور جو مرضیٔ مبارک ہو وہی کیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ نبی کے لیے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر قبلِ جنگ اتار دے۔ مشرکینِ اُحد میں چہارشنبہ (بدھ) پنجشنبہ (جمعرات) کو پہنچے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ روز یکشنبہ (اتوار کے دن) اُحد میں پہنچے یہاں نزول فرمایا اور پہاڑ کا ایک درہ جو لشکرِ اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آ کر حملہ کرے اس لیے حضور نے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر اندازوں کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اس کو دفع کر دیا جائے اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست ہو عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی اپنی رائے کے خلاف کیے جانے کی وجہ سے برہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوعمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروا نہ کی اس عبد اللہ بن اُبَیّ کے ساتھ تین سو منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ جب دشمن لشکرِ اسلام کے مقابل آ جائے اس وقت بھاگ پڑو تا کہ لشکرِ اسلام میں اَبتَری (انتشار و گڑبڑ) ہو جائے۔ اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگ نکلیں، مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقین کے ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار، مقابلہ ہوتے ہی عبداللہ بن اُبَیّ منافق اپنے تین سو منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور حضور کے سات سو اصحاب حضور کے ساتھ رہ گئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ثابت رکھا یہاں تک کہ مشرکین کو ہزیمت ہوئی اب صحابہ بھاگتے ہوئے مشرکین کے پیچھے پڑ گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قائم رہنے کے لیے فرمایا تھا وہاں قائم نہ رہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ دکھا دیا کہ بدر میں اللہ اور اس کے

اِذْ هَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَاۙ وَاللّٰهُ وَلِیُّهُمَاؕ وَعَلَى اللّٰهِ

جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی کر جائیں ف۲۲۸ اور اللہ ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو

فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌۚ

اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے ف۲۲۹

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ

تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں

اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُنْزَلِیْنَؕ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰۤىۙ اِنْ

کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آپڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ف۲۳۰ اور یہ فتح اللہ نے نہ کی مگر تمہاری خوشی

لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ

کے لیے اور اسی لیے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے ف۲۳۱ اور مدد نہیں مگر اللہ غالب حکمت

الْحَكِیْمِۙ ﴿۱۲۶﴾ لِیَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْ یَكْبِتَهُمْ فَیَنْقَلِبُوْا

والے کے پاس سے ف۲۳۲ اس لیے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے ف۲۳۳ یا انہیں ذلیل کرے کہ نامراد

خَآىِٕبِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اَوْ

پھر (لوٹ) جائیں یہ بات تمہارے ہاتھ نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا

رسول کی فرمانبرداری کی برکت سے فتح ہوئی تھی یہاں حضور کے حکم کی مخالفت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالٰی نے مشرکین کے دلوں سے رعب وہیبت دور فرمائی اور وہ پلٹ پڑے اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جماعت رہی جس میں حضرت ابوبکر وعلی وعباس وطلحہ وسعد تھے اسی جنگ میں دندانِ اقدس شہید ہوا اور چہرۂ اقدس پر زخم آیا، اسی کے متعلق یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۲۸ یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک بنی سلمہ خزرج میں سے اور ایک بنی حارثہ اَوس میں سے یہ دونوں لشکر کے بازو تھے جب عبد اللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق بھاگا تو انہوں نے بھی واپس جانے کا قصد کیا اللہ تعالٰی نے کرم کیا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور وہ حضور کے ساتھ ثابت رہے یہاں اس نعمت واحسان کا ذکر فرمایا ہے۔ ف۲۲۹ تمہاری تعداد بھی کم تھی تمہارے پاس ہتھیاروں اور سواروں کی بھی کمی تھی۔ ف۲۳۰ چنانچہ مؤمنین نے روزِ بدر صبر وتقویٰ سے کام لیا اللہ تعالٰی نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔ ف۲۳۱ اور دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے پریشانی اور اضطراب نہ ہو۔ ف۲۳۲ تو چاہیے کہ بندہ مُسَبِّبُ الْاَسْباب (ربّ عزوجل) پر نظر رکھے اور اسی پر توکل رکھے۔ ف۲۳۳ اس طرح

يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ ع ١٣ ٩

جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا

اے ایمان والو سود دونا دون نہ کھاؤ ف۲۳۴ اور اللہ سے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ ج وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ ج

ڈرو اس امید پر کہ تمہیں فلاح ملے اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۵

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ ج وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو ف۲۳۶ اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ اور دوڑو ف۲۳۷ اپنے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ ۙ

بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں ف۲۳۸ پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے ف۲۳۹

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں ف۲۴۰ اور غصہ پینے والے اور لوگوں

کہ ان کے بڑے بڑے سردار مقتول ہوں اور گرفتار کیے جائیں جیسا کہ بدر میں پیش آیا۔ ف۲۳۴ مسئلہ: اس آیت میں سود کی ممانعت فرمائی گئی مع توبیخ کے اس زیادتی پر جو اس زمانہ میں معمول تھی کہ جب میعاد آجاتی تھی اور قرض دار کے پاس ادا کی کوئی شکل نہ ہوتی تو قرض خواہ مال زیادہ کر کے مدت بڑھا دیتا اور ایسا بار بار کرتے جیسا کہ اس ملک کے سود خوار کرتے ہیں اور اس کو سود در سود کہتے مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا گناہ کبیرہ سے آدمی ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ ف۲۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس میں ایمانداروں کو تہدید (خبردار کرنا) ہے کہ سود وغیرہ جو چیزیں اللہ نے حرام فرمائیں ان کو حلال نہ جانیں کیونکہ حرام قطعی کو حلال جاننا کفر ہے۔ ف۲۳۶ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت طاعتِ الٰہی ہے اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اللہ کا فرمانبردار نہیں ہوسکتا۔ ف۲۳۷ توبہ و ادائے فرائض وطاعات واخلاص عمل اختیار کر کے۔ ف۲۳۸ یہ جنت کی وسعت کا بیان ہے اس طرح کہ لوگ سمجھ سکیں کیونکہ انہوں نے سب سے وسیع چیز جو دیکھی ہے وہ آسمان و زمین ہی ہے اس سے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اگر آسمان و زمین کے طبقے طبقے اور پرت پرت بنا کر جوڑ دیئے جائیں اور سب کا ایک پرت کر دیا جائے اس سے جنت کے عرض کا اندازہ ہوتا ہے کہ جنت کتنی وسیع ہے ہرقل بادشاہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھا کہ جب جنت کی یہ وسعت ہے کہ آسمان و زمین اس میں آجائیں تو پھر دوزخ کہاں ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں ہوتی ہے، اس کلام بلاغت نظام کے معنی نہایت دقیق ہیں ظاہر پہلو یہ ہے کہ دورۂ فلکی سے ایک جانب میں دن حاصل ہوتا ہے تو اس کے جانبِ مقابل میں شب ہوتی ہے اسی طرح جنت جانبِ بالا میں ہے اور دوزخ جہت پستی میں، یہود نے یہی سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا تو آپ نے بھی یہی جواب دیا تھا، اس پر انہوں نے کہا کہ توریت میں بھی اسی طرح سمجھایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اللہ کی قدرت و اختیار سے کچھ بعید نہیں جس شے کو جہاں چاہے رکھے یہ انسان کی تنگیٔ نظر ہے کہ کسی چیز کی وسعت سے حیران ہوتا ہے تو پوچھنے لگتا ہے کہ ایسی بڑی چیز کہاں سمائے گی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جنت آسمان میں ہے یا زمین میں؟ فرمایا: کون سی زمین اور کون سا آسمان ہے جس میں جنت سما سکے۔ عرض کیا گیا: پھر کہاں ہے؟ فرمایا: آسمانوں کے اوپر زیر عرش۔ ف۲۳۹ اس آیت اور اس

عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ ج وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف

بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۲۴۱ اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں ف۲۴۲

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

جائیں ایسوں کا بدلہ اُن کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں ف۲۴۳ جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ ط قَدْ خَلَتْ

نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (بدلہ) ہے ف۲۴۴ تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آچکے ہیں ف۲۴۵ تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

جھٹلانے والوں کا ف۲۴۶ یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے

سے اوپر کی آیت "وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ" سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکیں موجود ہیں۔ ف۲۴۰ یعنی ہر حال میں خرچ کرتے ہیں۔ بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا، یعنی خدا کی راہ میں دو تمہیں اللہ کی رحمت سے ملے گا۔ ف۲۴۱ یعنی ان سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو۔ ف۲۴۲ اور توبہ کریں اور گناہ سے باز آئیں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہنے کا عزم پختہ کریں کہ یہ توبۂ مقبولہ کے شرائط میں سے ہے۔ ف۲۴۳ **شانِ نزول:** تیہان خُرما فروش (کھجور بیچنے والے) کے پاس ایک حسین عورت خُرمے خریدنے آئی اس نے کہا: یہ خُرمے تو اچھے نہیں ہیں عمدہ خرمے مکان کے اندر ہیں اس حیلے سے اس کو مکان میں لے گیا اور پکڑ کر لپٹا لیا اور منہ چوم لیا، عورت نے کہا: خدا سے ڈر! یہ سنتے ہی اس کو چھوڑ دیا اور شرمندہ ہوا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا، اس پر یہ آیت "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا" نازل ہوئی، ایک قول یہ ہے کہ ایک انصاری اور ایک ثَقَفِی دونوں میں محبت تھی اور ہر ایک نے ایک دوسرے کو بھائی بنایا تھا ثَقَفِی جہاد میں گیا تھا اور اپنے مکان کی نگرانی اپنے بھائی انصاری کے سپرد کر گیا تھا ایک روز انصاری گوشت لایا جب ثَقَفِی کی عورت نے گوشت لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انصاری نے اس کا ہاتھ چوم لیا اور چومتے ہی اس کو سخت ندامت و شرمندگی ہوئی اور وہ جنگل میں نکل گیا اپنے سر پر خاک ڈالی اور منہ پر طمانچے مارے جب ثَقَفِی جہاد سے واپس آیا تو اس نے اپنی بی بی سے انصاری کا حال دریافت کیا: اس نے کہا: خدا ایسے بھائی نہ بڑھائے اور واقعہ بیان کیا، انصاری پہاڑوں میں روتا و استغفار و توبہ کرتا پھرتا تھا ثَقَفِی اُس کو تلاش کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اس کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۲۴۴ یعنی اطاعت شعاروں کے لیے بہتر جزا ہے۔ ف۲۴۵ پچھلی اُمتوں کے ساتھ جنہوں نے حرص دنیا اور اس کے لذّات کی طلب میں انبیاء و مرسلین کی مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے انہیں مہلتیں دیں پھر بھی وہ راہِ راست پر نہ آئے تو انہیں ہلاک و برباد کر دیا۔ ف۲۴۶ تاکہ تمہیں عبرت ہو۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ ف۲۴۷ تمہیں غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو اگر

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

تمہیں ف۲۴۸ کوئی تکلیف پہنچی تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پاچکے ہیں ف۲۴۹ اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں ف۲۵۰ اور اس لیے کہ اللہ پہچان کرادے ایمان والوں کی ف۲۵۱ اور تم میں سے کچھ لوگوں

شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کو شہادت کا مرتبہ دے اور اللہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور اس لیے کہ اللہ مسلمانوں کا نکھار کر دے ف۲۵۲

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اور کافروں کو مٹادے ف۲۵۳ کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی ف۲۵۴ اور تم تو موت کی تمنا کیا

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع وَمَا ع ۱۴ ۱۴ ۵

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمہیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے اور

مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ

محمد تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا

ف۲۴۷ اس کا جو جنگِ اُحد میں پیش آیا۔ ف۲۴۸ جنگِ اُحد میں ف۲۴۹ جنگِ بدر میں، باوجود اس کے انہوں نے پست ہمتی نہ کی اور تم سے مقابلہ کرنے میں سستی سے کام نہ لیا تو تمہیں بھی سستی و کم ہمتی نہ چاہئے۔ ف۲۵۰ کبھی کسی کی باری ہے کبھی کسی کی۔ ف۲۵۱ صبر و اخلاص کے ساتھ کہ ان کو مشقت و ناکامی جگہ سے نہیں ہٹا سکتی اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آسکتی۔ ف۲۵۲ اور انہیں گناہوں سے پاک کردے۔ ف۲۵۳ یعنی کافروں سے جو مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچتی ہیں وہ تو مسلمانوں کے لیے شہادت و تَطْهِیر (گناہوں سے پاکی) ہیں اور مسلمان جو کفار کو قتل کریں تو یہ کفار کی بربادی اور ان کا اِسْتِیْصال (خاتمہ کرنا) ہے۔ ف۲۵۴ کہ اللہ کی رضاء کے لیے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اٹھاتے ہیں اس میں ان پر عتاب ہے جو روزِ اُحد کفار کے مقابلہ سے بھاگے۔ ف۲۵۵ **شانِ نزول:** جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انہیں حسرت ہوئی اور انہوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انہیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں، انہیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد پر جانے کے لیے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔ ف۲۵۷ اور ان کے متبعین ان کے بعد ان کے دین پر باقی رہے۔ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کرام کی ایک جماعت

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ

شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ

شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ

کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان بے حکمِ خدا مر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ

نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور جو دنیا کا انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اسے دیں

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ

اور جو آخرت کا انعام چاہے ہم اس میں سے اسے دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور

كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ

کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سست پڑے ان مصیبتوں سے جو

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

اللہ کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْۤ

وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے

اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ

کام میں کیں ف۲۶۵ اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے ف۲۶۶ تو اللہ نے انہیں

واپس آئی حضور نے انہیں ہزیمت پر ملامت کی، انہوں نے عرض کیا: ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی اُمتوں پر ان کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضور کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔ ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنے ثبات سے نعمت اسلام کا شکر ادا کیا۔ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اَمِیْنُ الشَّاکِرِیْن ہیں۔ ف۲۵۹ اس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جَری (بہادر) بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مَہالِک ومَعارِک (خوفناک جگہوں اور جنگوں) میں گھس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی۔ ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل وطاعت سے حصول دنیا مقصود ہو۔ ف۲۶۲ اس سے ثابت ہوا کہ مدار نیّت پر ہے جیسا کہ بخاری ومسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے۔ ف۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے۔ ف۲۶۴ یعنی حمایتِ دین ومقاماتِ حَرب (جنگ کے میدانوں) میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ اِستِقلال (مضبوطی) کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے ف۲۶۵ یعنی تمام صغائر وکبائر باوجودیکہ وہ لوگ ربانی یعنی اتقیا تھے پھر بھی گناہوں کا اپنی طرف نسبت کرنا شانِ تواضع وانکسار اور آدابِ عبدیت میں سے ہے۔ ف۲۶۶ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طلبِ حاجت سے قبل توبہ واستغفار آداب دعا میں سے ہے۔

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ
دنیا کا انعام دیا و۲۶۷ اور آخرت کے ثواب کی خوبی و۲۶۸ اور نیکی والے اللہ کو
الْمُحْسِنِيْنَ ع ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ۱۵ ۵ ۶
پیارے ہیں اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہے پر چلے و۲۶۹
يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج
تو وہ تمہیں الٹے پاؤں لوٹا دیں گے ف۲۷۰ پھر ٹوٹا کھا کے (نقصان اٹھا کے) پلٹ جاؤ گے و۲۷۱ بلکہ اللہ تمہارا مولا ہے
وَ هُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
اور وہ سب سے بہتر مددگار کوئی دم جاتا ہے کہ ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالیں گے و۲۷۲
بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ج وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ
کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا جس پر اس نے کوئی سمجھ نہ اُتاری اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا برا
مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
ٹھکانا ناانصافوں کا اور بے شک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو
بِاِذْنِهٖ ج حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَ عَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
قتل کرتے تھے و۲۷۳ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا و۲۷۴ اور نافرمانی کی و۲۷۵ بعد اس کے
مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ
کہ اللہ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات و۲۷۶ تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا و۲۷۷ اور تم میں کوئی آخرت

و۲۶۷ یعنی فتح وظفر اور دشمنوں پر غلبہ و۲۶۸ مغفرت و جنت اور استحقاق سے زیادہ انعام و اکرام و۲۶۹ خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا منافق و مشرک ف۲۷۰ کفر و بے دینی کی طرف و۲۷۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کفار سے علیحدگی اختیار کریں اور ہرگز ان کی رائے و مشورے پر عمل نہ کریں اور ان کے کہے پر نہ چلیں۔ و۲۷۲ جنگِ اُحد سے واپس ہو کر جب ابوسفیان وغیرہ اپنے لشکریوں کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سے روانہ ہوئے تو انہیں اس پر افسوس ہوا کہ ہم نے مسلمانوں کو بالکل ختم کیوں نہ کر ڈالا آپس میں مشورہ کر کے اس پر آمادہ ہوئے کہ چل کر انہیں ختم کر دیں جب یہ قصد پختہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور انہیں خوف شدید پیدا ہوا اور وہ مکّہ مکرّمہ ہی کی طرف واپس ہو گئے اگرچہ سبب تو خاص تھا لیکن رعب تمام کفار کے دلوں میں ڈال دیا گیا کہ دنیا کے سارے کفار مسلمانوں سے ڈرتے ہیں اور بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی دینِ اسلام تمام ادیان پر غالب ہے۔ و۲۷۳ جنگِ اُحد میں و۲۷۴ کفار کی ہزیمت کے بعد۔ حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ جو تیر انداز تھے وہ آپس میں کہنے لگے کہ مشرکین کو ہزیمت ہو چکی اب یہاں ٹھہر کر کیا کریں چلو کچھ مال غنیمت حاصل کرنے کی کوشش کریں بعض نے کہا: مرکز مت چھوڑ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا کید حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی جگہ قائم رہنا کسی حال میں مرکز نہ چھوڑنا جب تک میرا حکم نہ آئے مگر لوگ غنیمت کے لیے چل پڑے اور حضرت عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ دس سے کم اصحاب رہ گئے۔ و۲۷۵ کہ مرکز چھوڑ دیا اور غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ و۲۷۶ یعنی کفار کی ہزیمت۔ و۲۷۷ جو مرکز چھوڑ کر غنیمت کے لیے چلا گیا۔

الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

چاہتا تھا ف۲۷۸ پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے ف۲۷۹ اور بے شک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّ

مسلمانوں پر فضل کرتا ہے جب تم منہ اٹھائے چلے جاتے تھے اور پیٹھ پھیر کر کسی کو نہ دیکھتے اور

الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى

دوسری جماعت میں ہمارے رسول تمہیں پکار رہے تھے ف۲۸۰ تو تمہیں غم کا بدلہ غم دیا ف۲۸۱ اور معافی اس لیے سنائی کہ جو ہاتھ

مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ

سے گیا اور جو افتاد (مصیبت) پڑی اس کا رنج نہ کرو اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے پھر غم کے بعد

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَ

تم پر چین کی نیند اُتاری ف۲۸۲ کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی ف۲۸۳ اور

طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

ایک گروہ کو ف۲۸۴ اپنی جان کی پڑی تھی ف۲۸۵ اللہ پر بے جا گمان کرتے تھے ف۲۸۶ جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ

سے گمان کہتے کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے تم فرما دو کہ اختیار تو

كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

سارا اللہ کا ہے ف۲۸۷ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ف۲۸۸ جو تم پر ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں

ف۲۷۸ جو اپنے امیر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رہ کر شہید ہو گیا۔ ف۲۷۹ اور مصیبتوں پر تمہارے صابر و ثابت رہنے کا امتحان ہو۔ ف۲۸۰ کہ خدا کے بندو میری طرف آؤ۔ ف۲۸۱ یعنی تم نے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کر کے آپ کو غم پہنچایا تھا اس کے بدلے تم کو ہزیمت کے غم میں مبتلا کیا۔

ف۲۸۲ جو رعب و خوف دلوں میں تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے دور کیا اور امن و راحت کے ساتھ ان پر نیند اتاری یہاں تک کہ مسلمانوں کو غنودگی آ گئی اور نیند نے ان پر غلبہ کیا۔ حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ روزِ اُحد نیند ہم پر چھا گئی ہم میدان میں تھے تلوار ہمارے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے پھر چھوٹ جاتی تھی۔

ف۲۸۳ اور وہ جماعت مومنین صادق الایمان کی تھی۔ ف۲۸۴ جو منافق تھے۔ ف۲۸۵ اور وہ خوف سے پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں مومنین کو منافقین سے اس طرح ممتاز کیا تھا کہ مومنین پر تو امن و اطمینان کی نیند کا غلبہ تھا اور منافقین خوف و ہراس میں اپنی جانوں کے خوف سے پریشان تھے اور یہ آیتِ عظیمہ اور معجزۂ باہرہ تھا۔ ف۲۸۶ یعنی منافقین کو یہ گمان ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ فرمائے گا یا یہ کہ حضور شہید ہو گئے اب آپ کا دین باقی نہ رہے گا۔

ف۲۸۷ فتح و ظفر قضا و قدر سب اس کے ہاتھ ہے۔ ف۲۸۸ منافقین اپنا کفر اور وعدۂ الٰہی میں اپنا متردّد ہونا اور جہاد میں مسلمانوں کے ساتھ چلے آنے پر مُتَاَسِّفْ (افسردہ) ہونا۔

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ

ہمارا کچھ بس ہوتا وف۲۸۹ تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تم فرما دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے جب بھی

الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ

جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا اپنی قتل گاہوں تک نکل کر آتے وف۲۹۰ اور اس لیے کہ اللہ تمہارے

صُدُوْرِكُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ

سینوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے وف۲۹۱ اسے کھول دے اور اللہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا

جانتا ہے وف۲۹۲ بے شک وہ جو تم میں سے پھر گئے وف۲۹۳ جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں

اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ

انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث وف۲۹۴ اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا بے شک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ ع ١٦/٧

اللہ بخشنے والا حلم والا ہے اے ایمان والو ان کافروں وف۲۹۵ کی طرح

كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى

نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے وف۲۹۶

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ

کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا

قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ

افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے وف۲۹۷ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور

وف۲۸۹ اور ہمیں سمجھ ہوتی تو ہم گھر سے نہ نکلتے، مسلمانوں کے ساتھ اہلِ مکّہ سے لڑائی کے لیے نہ آتے اور ہمارے سردار نہ مارے جاتے۔ پہلے مقولہ کا قائل عبد اللہ بن اُبَیّ بن سَلُول منافق ہے اور اس مقولہ کا قائل مُعَتِّب بن قُشَیر۔ وف۲۹۰ اور گھروں میں بیٹھ رہنا کچھ کام نہ آتا کیونکہ قضا و قدر کے سامنے تدبیر و حیلہ بیکار ہے۔ وف۲۹۱ اخلاص یا نفاق وف۲۹۲ اس سے کچھ چھپا نہیں اور یہ آزمائش دوسروں کو خبردار کرنے کے لیے ہے۔ وف۲۹۳ اور جنگِ اُحد میں بھاگ گئے اور نبی کریم کے ساتھ تیرہ یا چودہ اصحاب کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ وف۲۹۴ کہ انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف مرکز چھوڑا۔ وف۲۹۵ یعنی ابن اُبَیّ وغیرہ منافقین وف۲۹۶ اور اس سفر میں مر گئے یا جہاد میں شہید ہو گئے۔ وف۲۹۷ موت و حیات اسی کے اختیار میں ہے، وہ چاہے تو مسافر و غازی کو سلامت لائے اور محفوظ گھر میں بیٹھے ہوئے کو موت دے ان منافقین کے پاس بیٹھ رہنا کیا کسی کو موت سے بچا سکتا ہے اور جہاد میں جانے سے کب موت لازم ہے اور اگر آدمی جہاد میں مارا جائے تو وہ موت گھر

لَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ

بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ ف۲۹۸ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ف۲۹۹ ان کے

مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝۱۵۷ وَ لَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۱۵۸ فَبِمَا

سارے دھن دولت سے بہتر ہے اور اگر تم مرو یا مارے جاؤ تو اللہ ہی کی طرف اٹھنا ہے ف۳۰۰ تو کیسی کچھ

رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا

اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے ف۳۰۱ اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے ف۳۰۲ تو وہ ضرور تمہارے گرد

مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ

سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو ف۳۰۳ اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ف۳۰۴

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝۱۵۹ اِنْ

اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو ف۳۰۵ بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں اگر

یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ

اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا ف۳۰۶ اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو پھر

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶۰ وَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ

تمہاری مدد کرے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور کسی نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ

یَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

وہ کچھ چھپا رکھے ف۳۰۷ اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے گا پھر ہر جان کو ان کی

کی موت سے بدرجہا بہتر، لہٰذا منافقین کا یہ قول باطل اور فریب دہی ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو جہاد سے نفرت دلانا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۹۸ اور بالفرض وہ صورت پیش ہی آجائے جس کا تمہیں اندیشہ دلایا جاتا ہے۔ ف۲۹۹ جو راہِ خدا میں مرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۰۰ یہاں مقاماتِ عبدیت کے تینوں مقاموں کا بیان فرمایا گیا۔ پہلا مقام تو یہ ہے کہ بندہ بخوفِ دوزخ اللہ کی عبادت کرے تو اس کو عذابِ نار سے اَمن دی جاتی ہے اس کی طرف "لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ" میں اشارہ ہے۔ دوسری قسم وہ بندے ہیں جو جنت کے شوق میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اس کی طرف "وَرَحْمَةٌ" میں اشارہ ہے کیونکہ رحمت بھی جنت کا ایک نام ہے تیسری قسم وہ مخلص بندے ہیں جو عشقِ الٰہی اور اس کی ذات پاک کی محبت میں اس کی عبادت کرتے ہیں اور ان کا مقصود اس کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے انہیں حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے دائرۂ کرامت میں اپنی تجلّی سے نوازے گا اس کی طرف "لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ" میں اشارہ ہے۔ ف۳۰۱ اور آپ کے مزاج میں اس درجہ لطف و کرم اور رأفت و رحمت ہوئی کہ روزِ اُحد غضب نہ فرمایا۔ ف۳۰۲ اور شدت و غلظت سے کام لیتے ف۳۰۳ تاکہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ ف۳۰۴ کہ اس میں ان کی دلداری بھی ہے اور عزت افزائی بھی اور یہ فائدہ بھی کہ مشورہ سنت ہو جائے گا اور آئندہ امت اس سے نفع اٹھاتی رہے گی۔ مشورہ کے معنی ہیں کسی امر میں رائے دریافت کرنا۔ مسئلہ: اس سے اِجتہاد کا جواز اور قیاس کا حجت ہونا ثابت ہوا۔ (مدارک وخازن) ف۳۰۵ توکل کے معنی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ پر اعتماد کرنا اور کاموں کو اس کے سپرد کر دینا۔ مقصود یہ ہے کہ بندے کا اعتماد تمام کاموں میں اللہ پر ہونا چاہئے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ ف۳۰۶ اور مددِ الٰہی وہی پاتا ہے

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ

کمائی بھر پور دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا تو کیا جو اللہ کی مرضی پر چلا ف۳۰۸ وہ اس جیسا ہو گا جس نے

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ

اللہ کا غضب اوڑھا (حقدار بنا) ف۳۰۹ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا بُری جگہ پلٹنے کی وہ اللہ کے یہاں

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

درجہ درجہ ہیں ف۳۱۰ اور اللہ ان کے کام دیکھتا ہے بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ف۳۱۱ مسلمانوں پر

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

کہ ان میں انہیں میں سے ف۳۱۲ ایک رسول ف۳۱۳ بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے ف۳۱۴ اور انہیں پاک کرتا ف۳۱۵

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ

اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے ف۳۱۶ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى النصف

میں تھے ف۳۱۷ کیا جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۳۱۸ کہ اس سے دُونی تم پہنچا چکے ہو ف۳۱۹ تو کہنے لگو کہ یہ کہاں

هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

سے آئی ف۳۲۰ تم فرمادو کہ وہ تمہاری ہی طرف سے آئی ف۳۲۱ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے

جو اپنی قوت وطاقت پر بھروسہ نہیں کرتا اللہ تعالٰی کی قدرت و رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ف۳۰۷ کیونکہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے اور انبیاء سب معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن نہیں نہ وحی میں نہ غیر وحی میں اور جو کوئی شخص کچھ چھپا رکھے اس کا حکم اسی آیت میں آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۰۸ اور اس کی اطاعت کی نافرمانی سے بچا جیسے کہ مہاجرین وانصار و صالحین اُمت ف۳۰۹ یعنی اللہ کا نافرمان ہوا جیسے منافقین و کفار ف۳۱۰ ہر ایک کی منزلت اور اس کا مقام جُدا، نیک کا الگ، بد کا الگ ف۳۱۱ مِنَّتْ نعمتِ عظیمہ کو کہتے ہیں اور بے شک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت نعمتِ عظیمہ ہے کیونکہ خلق کی پیدائش جہل وعدمِ دِرایت وقلتِ فہم ونقصانِ عقل پر ہے تو اللہ تعالٰی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں مبعوث فرما کر انہیں گمراہی سے رہائی دی اور حضور کی بدولت انہیں بینائی عطا فرما کر جہل سے نکالا اور آپ کے صدقہ میں راہِ راست کی ہدایت فرمائی اور آپ کے طفیل میں بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ ف۳۱۲ یعنی ان کے حال پر شفقت و کرم فرمانے والا اور ان کے لیے باعثِ فخر و شرف جس کے احوال، زہد، ورع، راست بازی، دیانتداری، خصائلِ جمیلہ، اخلاقِ حمیدہ سے وہ واقف ہیں۔ ف۳۱۳ سید عالم خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ف۳۱۴ اور اس کی کتابِ مجید، فرقانِ حمید ان کو سناتا ہے باوجودیکہ ان کے کان پہلے کبھی کلامِ حق و وحیِ سماوی سے آشنا نہ ہوئے تھے۔ ف۳۱۵ کفر و ضلالت اور ارتکابِ محرمات و معاصی اور خصائلِ ناپسندیدہ و مَلَکاتِ رَذیلہ (بری عادتوں) وظلماتِ نفسانیہ (گمراہیوں) سے ف۳۱۶ اور نفس کی قوت عملیہ اور علمیہ دونوں کی تکمیل فرماتا ہے۔ ف۳۱۷ کہ حق و باطل و نیک و بد میں امتیاز نہ رکھتے تھے اور جہل و نابینائی میں مبتلا تھے۔ ف۳۱۸ جیسی کہ جنگِ اُحد میں پہنچی کہ تم میں سے ستر قتل ہوئے۔ ف۳۱۹ بدر میں کہ تم نے ستر کو قتل کیا ستر کو گرفتار کیا۔ ف۳۲۰ اور کیوں پہنچی جبکہ ہم مسلمان ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ف۳۲۱ کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے پر اصرار کیا پھر وہاں پہنچنے کے بعد باوجود حضور کی شدید ممانعت کے غنیمت کے لیے مرکز چھوڑا یہ سبب تمہارے قتل و ہزیمت کا ہوا۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ ۙ

اور وہ مصیبت جو تم پر آئی ف۳۲۲ جس دن دونوں فوجیں ف۳۲۳ ملی تھیں وہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ایمان والوں کی

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اس لیے کہ پہچان کرا دے ان کی جو منافق ہوئے ف۳۲۴ اور ان سے ف۳۲۵ کہا گیا کہ آؤ ف۳۲۶ اللہ کی راہ میں لڑو

اَوِ ادْفَعُوْا ۗ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

یا دشمن کو ہٹاؤ ف۳۲۷ بولے اگر ہم لڑائی ہوتی جانتے تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ

کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں اپنے منہ سے کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اور اللہ کو معلوم ہے جو چھپا رہے ہیں ف۳۲۸ وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ف۳۲۹ کہا اور آپ بیٹھ رہے کہ

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۗ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

وہ ہمارا کہنا مانتے ف۳۳۰ تو نہ مارے جاتے تم فرما دو تو اپنی ہی موت ٹال دو اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۗ بَلْ

سچے ہو ف۳۳۱ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ف۳۳۲ ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ

اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿١٦٩﴾ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ

وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں ف۳۳۳ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۳۳۴

ف۳۲۲ اُحد میں ف۳۲۳ مومنین ومشرکین کی ف۳۲۴ یعنی مومن ومنافق ممتاز ہو گئے ف۳۲۵ یعنی عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلُول وغیرہ منافقین سے ف۳۲۶ مسلمانوں کی تعداد بڑھاؤ اور حفاظت دین کے لیے ف۳۲۷ اپنے اہل و مال کو بچانے کے لیے ف۳۲۸ یعنی نفاق۔ ف۳۲۹ یعنی شہدائے اُحد، جو نسبی طور پر ان کے بھائی تھے ان کے حق میں عبداللہ بن اُبَیّ وغیرہ منافقین نے ف۳۳۰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہ جاتے یا وہاں سے پھر آتے۔ ف۳۳۱ مروی ہے کہ جس روز منافقین نے یہ بات کہی اسی دن ستر منافق مر گئے۔ ف۳۳۲ **شانِ نزول:** اکثر مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت شہداءِ اُحد کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی اُحد میں شہید ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالِب (جسم) عطا فرمائے وہ جنتی نہروں پر سیر کرتے پھرتے ہیں جنتی میوے کھاتے ہیں طلائی قنادیل جو زیرِ عرش معلق ہیں ان میں رہتے ہیں جب انہوں نے کھانے پینے رہنے کے پاکیزہ عیش پائے تو کہا کہ ہمارے بھائیوں کو کون خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے بیٹھ نہ رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں تمہاری خبر پہنچاؤں گا، پس یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابوداؤد) اس سے ثابت ہوا کہ ارواح باقی ہیں جسم کے فنا کے ساتھ فنا نہیں ہوتیں۔ ف۳۳۳ اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں۔ سیاقِ آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح و جسم دونوں کے لیے ہے۔ علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم

وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ

اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی اُن سے نہ ملے ف۳۳۵ کہ ان پر نہ کچھ

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٧٠﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وقف لازم

اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللّٰہ کی نعمت اور فضل کی

وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٧١﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ ع ١٧

اور یہ کہ اللّٰہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا ف۳۳۶ وہ جو اللّٰہ و رسول کے بلانے پر

وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ مع

حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ف۳۳۷ ان کے نکوکاروں

وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ

اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے وہ جن سے لوگوں نے کہا ف۳۳۸ کہ لوگوں نے ف۳۳۹

جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ

تمہارے لیے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللّٰہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا

الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ

کارساز ف۳۴۰ تو پلٹے اللّٰہ کے احسان اور فضل سے ف۳۴۱ کہ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور

تروتازہ پائے گئے۔ (خازن وغیرہ) ف۳۳۴ فضل و کرامت اور انعام و احسان، موت کے بعد حیات دی، اپنا مقرب کیا، جنت کا رزق اور اس کی نعمتیں عطا فرمائیں اور ان منازل کے حاصل کرنے کے لیے توفیق شہادت دی۔ ف۳۳۵ اور دنیا میں وہ ایمان و تقوٰی پر ہیں جب شہید ہوں گے ان کے ساتھ ملیں گے اور روزِ قیامت امن اور چین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ ف۳۳۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: حضور نے فرمایا: جس کسی کے راہِ خدا میں زخم لگا وہ روزِ قیامت ویسا ہی آئے گا جیسا زخم لگنے کے وقت تھا اس کے خون میں خوشبو مشک کی ہوگی اور رنگ خون کا۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ شہید کو قتل سے تکلیف نہیں ہوتی مگر ایسی جیسی کسی کو ایک خراش لگے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ ف۳۳۷ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے فارغ ہونے کے بعد جب ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے مقام رَوحاء میں پہنچے تو انہیں افسوس ہوا کہ وہ واپس کیوں آگئے مسلمانوں کا بالکل خاتمہ ہی کیوں نہ کر دیا یہ خیال کر کے انہوں نے پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لیے اپنی روانگی کا اعلان فرما دیا صحابہ کی ایک جماعت جن کی تعداد ستر تھی اور جو جنگِ اُحد کے زخموں سے چور ہو رہے تھے حضور کے اعلان پر حاضر ہو گئے اور حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم اس جماعت کو لے کر ابوسفیان کے تعاقب میں روانہ ہو گئے جب حضور مقام حمراء الاسد پر پہنچے جو مدینہ سے آٹھ میل ہے تو وہاں معلوم ہوا کہ مشرکین مرعوب و خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۳۸ یعنی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی نے۔ ف۳۳۹ یعنی ابوسفیان وغیرہ مشرکین نے ف۳۴۰ **شانِ نزول:** جنگِ اُحد سے واپس ہوتے ہوئے ابوسفیان نے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے پکار کر کہہ دیا تھا کہ اگلے سال ہماری آپ کی مقامِ بدر میں جنگ ہوگی حضور نے ان کے جواب میں فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰہ، جب وہ وقت آیا اور ابوسفیان اہلِ مکّہ کو لے کر جنگ کے لیے روانہ ہوئے تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالا اور انہوں نے واپس ہو جانے کا ارادہ کیا اس موقع پر ابوسفیان کی نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی سے ملاقات ہوئی جو عمرہ کرنے آیا تھا ابوسفیان نے اس سے کہا کہ اے نُعَیم! اس زمانہ میں میری لڑائی مقامِ بدر میں محمد مصطفٰے صلی

اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ

اللہ کی خوشی پر چلے ف۳۴۲ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ف۳۴۳ وہ تو شیطان ہی ہے کہ

يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾

اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے ف۳۴۴ تو ان سے نہ ڈرو ف۳۴۵ اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو ف۳۴۶

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ

اور اے محبوب تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر دوڑتے ہیں ف۳۴۷ وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں

شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

گے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے ف۳۴۸ اور ان کے لیے بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ

عذاب ہے وہ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا ف۳۴۹ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ وہ جو ہم انہیں ڈھیل دیتے ہیں

خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کچھ ان کے لیے بھلا ہے ہم تو اسی لیے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ اور گناہ میں بڑھیں ف۳۵۰ اور ان کے لیے ذلت کا

اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ طے ہوچکی ہے اور اس وقت مجھے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں جنگ میں نہ جاؤں واپس جاؤں تو مدینہ جا اور تدبیر کے ساتھ مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں جانے سے روک دے اس کے عوض میں تجھ کو دس اونٹ دوں گا، نعیم نے مدینہ پہنچ کر دیکھا کہ مسلمان جنگ کی تیاری کررہے ہیں ان سے کہنے لگا کہ تم جنگ کے لیے جانا چاہتے ہو اہلِ مکہ نے تمہارے لیے بڑے لشکر جمع کیے ہیں، خدا کی قسم! تم میں سے ایک بھی پھر کر نہ آئے گا۔ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ضرور جاؤں گا چاہے میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہو۔ پس حضور ستر سواروں کو ہمراہ لے کر ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ“ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے بدر میں پہنچے وہاں آٹھ شب قیام کیا مالِ تجارت ساتھ تھا اس کو فروخت کیا خوب نفع ہوا اور سالم غانم مدینہ طیبہ واپس ہوئے جنگ نہیں ہوئی چونکہ ابوسفیان اور اہلِ مکہ خوفزدہ ہوکر مکہ شریف کو واپس ہوگئے تھے اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۱ بامن و عافیت منافع تجارت حاصل کرکے ف۳۴۲ اور دشمن کے مقابلہ کے لیے جرأت سے نکلے اور جہاد کا ثواب پایا۔ ف۳۴۳ کہ اس نے اطاعتِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور آمادگی جہاد کی توفیق دی اور مشرکین کے دلوں کو خوفزدہ کردیا کہ وہ مقابلہ کی ہمت نہ کرسکے اور راہ میں سے واپس ہوگئے۔ ف۳۴۴ اور مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے جیسا کہ نُعَیم بن مسعود اَشْجَعِی نے کیا۔ ف۳۴۵ یعنی منافقین و مشرکین جو شیطان کے دوست ہیں ان کا خوف نہ کرو۔ ف۳۴۶ کیونکہ ایمان کا مقتضا ہی یہ ہے کہ بندے کو خدا ہی کا خوف ہو۔ ف۳۴۷ خواہ وہ کفار قریش ہوں یا منافقین یا رؤساء یہود یا مرتدین وہ آپ کے مقابلہ کے لیے کتنے ہی لشکر جمع کریں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۳۴۸ اس میں قدریہ و معتزلہ کا رَدّ ہے اور آیت دلیل ہے اس پر کہ خیر و شر بہ ارادۂ الٰہی ہے۔ ف۳۴۹ یعنی منافقین جو کلمۂ ایمان پڑھنے کے بعد کافر ہوئے یا وہ لوگ جو باوجود ایمان پر قادر ہونے کے کافر ہی رہے اور ایمان نہ لائے۔ ف۳۵۰ حق سے عناد اور رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے خلاف کرکے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون شخص اچھا ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل اچھے ہوں، عرض کیا گیا اور بدتر کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر دراز ہو اور عمل خراب۔

مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى
عذاب ہے اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو ف۳۵۱ جب تک
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ
جدا نہ کر دے گندے کو ف۳۵۲ ستھرے سے ف۳۵۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ
ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے ف۳۵۴ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اور اگر ایمان لاؤ ف۳۵۵ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے اور جو بخل کرتے ہیں ف۳۵۶ اس چیز میں
يَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ
جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لیے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا ف۳۵۷ اور اللہ ہی وارث ہے آسمانوں

ف۳۵۱ اے کلمہ گویانِ اسلام! ف۳۵۲ یعنی منافق کو ف۳۵۳ مومن مخلص سے یہاں تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے احوال پر مطلع کر کے مومن و منافق ہر ایک کو ممتاز فرما دے۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش (پیدائش) سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا، کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ان پر ایمان لائے گا، کون کفر کرے گا باوجود یکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں! آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں۔ عبد اللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہو کر کہا: میرا باپ کون ہے؟ یارسولَ اللہ! فرمایا: حذافہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے کہا: یارسولَ اللہ! ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے، قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے، آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے، ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اتر آئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے اور حضور کے علمِ غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔ ف۳۵۴ تو ان برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید انبیاء حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سب سے افضل اور اعلٰی ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیوب کے علوم عطا فرمائے اور غیوب کے علم آپ کا معجزہ ہیں۔ ف۳۵۵ اور تصدیق کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب پر مطلع کیا ہے۔ ف۳۵۶ بخل کے معنی میں اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ واجب کا ادا نہ کرنا بخل ہے اسی لیے بخل پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں بھی ایک وعید آ رہی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: بخل اور بدخلقی یہ دو خصلتیں ایماندار میں جمع نہیں ہوتیں، اکثر مفسرین نے فرمایا کہ یہاں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے۔ ف۳۵۷ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی روزِ قیامت وہ مال سانپ بن کر اس کو طوق کی طرح لپٹے گا اور یہ کہہ کر ڈستا جائے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ ع ۱۸ ۹

اور زمین کا ف۳۵۸ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے بے شک اللہ نے سنا

الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وقف لازم

جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ف۳۵۹ اب ہم لکھ رکھیں گے ان کا کہا ف۳۶۰

وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

اور انبیاء کو ان کا ناحق شہید کرنا ف۳۶۱ اور فرمائیں گے کہ چکھو آگ کا عذاب

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ

یہ بدلا ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا

اَلَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا

وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے قرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی

بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ

قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے ف۳۶۲ تم فرما دو مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں

وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر سچے ہو ف۳۶۳ تو اے محبوب اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ

تو تم سے اگلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں ف۳۶۴ اور صحیفے اور چمکتی کتاب ف۳۶۵

ف۳۵۸ وہی دائم باقی ہے اور سب مخلوق فانی ان سب کی ملک باطل ہونے والی ہے تو نہایت نادانی ہے کہ اس مال ناپائیدار پر بخل کیا جائے اور راہِ خدا میں نہ دیا جائے۔ ف۳۵۹ یہود نے یہ آیت "مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" سن کر کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود ہم سے قرض مانگتا ہے تو ہم غنی ہوئے وہ فقیر ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۶۰ اعمال ناموں میں ف۳۶۱ قتل انبیاء کو اس مقولہ پر معطوف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی میں بے ادب ہو جاتا ہے۔ ف۳۶۲ **شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم سے توریت میں عہد لیا گیا ہے کہ جو مدعیٔ رسالت ایسی قربانی نہ لائے جس کو آسمان سے سفید آگ اُتر کر کھائے اس پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس کذب محض اور افتراء خالص کا ابطال کیا گیا کیونکہ اس شرط کا توریت میں نام و نشان بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نبی کی تصدیق کے لیے معجزہ کافی ہے کوئی معجزہ ہو جب نبی نے کوئی معجزہ دکھایا اس کے صدق پر دلیل قائم ہوگئی اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کی نبوت کو ماننا لازم ہوگیا اب کسی خاص معجزہ کا اصرار حجت قائم ہونے کے بعد نبی کی تصدیق کا انکار ہے۔ ف۳۶۳ جب تم نے یہ نشانی لانے والے انبیاء کو قتل کیا اور ان پر ایمان نہ لائے تو ثابت ہوگیا کہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ ف۳۶۴ یعنی معجزاتِ باہرہ (روشن اور لاجواب کر دینے والے معجزات) ف۳۶۵ توریت و انجیل۔

الْمُنِيْرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ

لے کر آئے تھے ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے

الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا

ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ قف

دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے ف۳۶۶ بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں ف۳۶۷

وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ

اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں ف۳۶۸ اور مشرکوں سے

اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ

بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو ف۳۶۹ تو یہ بڑی ہمت کا

الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ

کام ہے اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے

لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا ف۳۷۰ تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ

حاصل کیے ف۳۷۱ تو کتنی بری خریداری ہے ف۳۷۲ ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے

ف۳۶۶ دنیا کی حقیقت اس مبارک جملہ نے بے حجاب کردی آدمی زندگانی پر مفتون (شیدائی ودیوانہ) ہوتا ہے اسی کو سرمایہ سمجھتا ہے اور اس فرصت کو بیکار ضائع کر دیتا ہے وقت اخیر اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بقا نہ تھی اور اس کے ساتھ دل لگانا حیاتِ باقی اور اُخروی زندگی کے لیے سخت مضرّت رساں (نقصان دہ ثابت) ہوا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ دنیا طالبِ دنیا کے لیے متاعِ غرور اور دھوکے کا سرمایہ ہے لیکن آخرت کے طلبگار کے لیے دولت باقی کے حصول کا ذریعہ اور نفع دینے والا سرمایہ ہے، یہ مضمون اس آیت کے اوپر کے جملوں سے مستفاد ہوتا ہے۔ ف۳۶۷ حقوق وفرائض اور نقصان اور مصائب اور امراض وخطرات وقتل ورنج وغم وغیرہ سے تاکہ مومن وغیر مومن میں امتیاز ہو جائے، مسلمانوں کو یہ خطاب اس لیے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب وشدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے۔ ف۳۶۸ یہود ونصاریٰ ف۳۶۹ معصیت سے ف۳۷۰ اللہ تعالیٰ نے علماءِ توریت وانجیل پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح مشرح (واضح تشریح) کر کے سمجھا دیں اور ہرگز نہ چھپائیں۔ ف۳۷۱ اور رشوتیں لے کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو چھپایا جو توریت وانجیل میں مذکور تھے۔ ف۳۷۲ علم دین کا چھپانا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں آیا کہ جس شخص سے کچھ دریافت کیا گیا جس کو وہ جانتا ہے اور اس نے اس کو چھپایا روزِ قیامت اس کے آگ کی لگام لگائی جائے گی۔ مسئلہ: علماء پر واجب ہے کہ اپنے علم سے فائدہ پہنچائیں اور حق ظاہر کریں اور کسی غرضِ فاسد کے لیے اس میں سے کچھ نہ چھپائیں۔

اٰتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

کیے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو ف۳۷۳ ایسوں کو ہرگز عذاب سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

دور نہ جاننا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں

ع ١٩ ١٠ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اور زمین کی بادشاہی ف۳۷۴ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بے شک آسمانوں اور زمین

وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ

کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں ف۳۷۵ عقل مندوں کے لیے ف۳۷۶ جو

یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ

اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ف۳۷۷ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا

میں غور کرتے ہیں ف۳۷۸ اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ف۳۷۹ پاکی ہے تجھے تو ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ وَ مَا

دوزخ کے عذاب سے بچالے اے رب ہمارے بے شک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی اور

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کو سنا ف۳۸۰ کہ ایمان کے لیے ندا فرماتا ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما (مٹا) دے

ف۳۷۳ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو دھوکا دینے اور گمراہ کرنے پر خوش ہوتے اور باوجود نادان ہونے کے یہ پسند کرتے کہ انہیں عالم کہا جائے۔ مسئلہ: اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے۔ جو لوگ بغیر علم اپنے آپ کو عالم کہلواتے ہیں یا اسی طرح اور کوئی غلط وصف اپنے لیے پسند کرتے ہیں انہیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ ف۳۷۴ اس میں ان گستاخوں کا ردّ ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ فقیر ہے۔ ف۳۷۵ صانع، قدیم، علیم، حکیم، قادر کے وجود پر دلالت کرنے والی ف۳۷۶ جن کی عقل کدورت سے پاک ہو اور مخلوقات کے عجائب و غرائب کو اعتبار و استدلال کی نظر سے دیکھتے ہوں۔ ف۳۷۷ یعنی تمام احوال میں۔ مسلم شریف میں مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام احیان (اوقات) میں اللہ کا ذکر فرماتے تھے۔ بندہ کا کوئی حال یادِ الٰہی سے خالی نہ ہونا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے: جو بہشتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اسے چاہیے کہ ذکرِ الٰہی کی کثرت کرے۔ ف۳۷۸ اور اس سے ان کے صانع کی قدرت و حکمت پر استدلال کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ف۳۷۹ بلکہ اپنی معرفت کی دلیل بنایا۔ ف۳۸۰ اس منادی سے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر ف۳۸۱ اے رب ہمارے اور ہمیں دے وہ ف۳۸۲ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت اور ہمیں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ
قیامت کے دن رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ
لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو ف۳۸۳
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا
تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے
وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا
اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے
الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا
نہریں رواں ف۳۸۴ اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے اے سننے
يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ
والے کافروں کا شہروں میں اہلے گہلے (اتراتے) پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ف۳۸۵ تھوڑا برتنا ہے پھر
مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ
ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی برا بچھونا لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ
جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کی طرف کی مہمانی

مراد یا سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی شان میں ''دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ'' وارد ہے یا قرآن کریم ف۳۸۱ انبیاء وصالحین کے۔ کہ ہم ان کے فرمانبرداروں میں داخل کیے جائیں۔ ف۳۸۲ وہ فضل ورحمت ف۳۸۳ اور جزائے اعمال میں عورت ومرد کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ شانِ نزول: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت میں عورتوں کا کچھ ذکر ہی نہیں سنتی یعنی مردوں کے فضائل تو معلوم ہوئے لیکن یہ بھی معلوم ہو کہ عورتوں کو بھی ہجرت کا کچھ ثواب ملے گا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کی تسکین فرما دی گئی کہ ثواب عمل پر مرتب ہے عورت کا ہو یا مرد کا۔ ف۳۸۴ یہ سب اللہ کا فضل وکرم ہے۔ ف۳۸۵ شانِ نزول: مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ کفار ومشرکین اللہ کے دشمن تو عیش وآرام میں ہیں اور ہم تنگی ومشقت میں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش متاعِ قلیل ہے اور انجام خراب۔

الثلث

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لیے سب سے بھلا و۳۸۶ اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر

بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ

ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا و۳۸۷ ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے و۳۸۸ اللہ کی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

آیتوں کے بدلے ذلیل دام نہیں لیتے و۳۸۹ یہ وہ ہیں جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ قف

حساب کرنے والا ہے اے ایمان والو صبر کرو ف۳۹۰ اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو

ع ٢٠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو

اٰياتها ١٧٦ | ٤ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ٩٢ | رکوعاتها ٢٤

ف۱ سورۂ نساء مدنیہ ہے، اس میں ایک سو چھہتر آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

و۳۸۶ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ سلطان کونین ایک بوریئے پر آرام فرما ہیں چمڑہ کا تکیہ جس میں ناریل کے ریشے بھرے ہوئے ہیں زیر سر مبارک ہے جسمِ اقدس میں بوریئے کے نقش ہوگئے ہیں، یہ حال دیکھ کر حضرت فاروق رو پڑے، سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سببِ گریہ دریافت کیا تو عرض کیا: یارسولَ اللہ! قیصر و کسریٰ تو عیش و راحت میں ہوں اور آپ رسولِ خدا ہو کر اس حالت میں، فرمایا: کیا تمہیں پسند نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت۔ و۳۸۷ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت نجاشی بادشاہ حبشہ کے باب میں نازل ہوئی، ان کی وفات کے دن سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: چلو اور اپنے بھائی کی نماز پڑھو جس نے دوسرے ملک میں وفات پائی ہے حضور بقیع شریف میں تشریف لے گئے اور زمین حبشہ آپ کے سامنے کی گئی اور نجاشی بادشاہ کا جنازہ پیش نظر ہوا اس پر آپ نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز پڑھی اور اس کے لیے استغفار فرمایا۔ سبحان اللہ! کیا نظر ہے کیا شان ہے سرزمینِ حبشہ حجاز میں سامنے پیش کردی جاتی ہے۔ منافقین نے اس پر طعن کیا اور کہا دیکھو حبشہ کے نصرانی پر نماز پڑھتے ہیں جس کو آپ نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور وہ آپ کے دین پر بھی نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ و۳۸۸ عجز و انکسار اور تواضع و اخلاص کے ساتھ۔ و۳۸۹ جیسا کہ یہود کے رؤساء لیتے ہیں۔ ف۳۹۰ اپنے دین پر اور اس کو کسی شدت و تکلیف وغیرہ کی وجہ سے نہ چھوڑو۔ صبر کے معنی میں حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبر نفس کو ناگوار امر پر روکنا ہے بغیر جزع کے۔ بعض حکماء نے کہا صبر کی تین قسمیں ہیں: (۱) ترکِ شکایت (۲) قبولِ قضا (۳) صدقِ رضا۔ ف۱ سورۂ نساء مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر آیتیں ہیں اور تین ہزار پینتالیس کلمے اور سولہ ہزار تیس حرف ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
اے لوگو ف۲ اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف۳ اور اسی میں
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ
سے اُس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا
نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو ف۴ بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے اور
الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْۤا
یتیموں کو ان کے مال دو ف۵ اور ستھرے ف۶ کے بدلے گندا نہ لو ف۷ اور ان کے
اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا
مال اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بے شک یہ بڑا گناہ ہے اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ

ف۲ یہ خطاب عام ہے تمام بنی آدم کو۔ ف۳ ابوالبشر حضرت آدم سے جن کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا تھا۔ انسان کی ابتدائے پیدائش کا بیان کر کے قدرت الٰہیہ کی عظمت کا بیان فرمایا گیا اگرچہ دنیا کے بے دین بدعقلی و نافہمی سے اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں لیکن اصحاب فہم وخرد جانتے ہیں کہ یہ مضمون ایسی زبردست برہان سے ثابت ہے جس کا انکار محال ہے۔ مردم شماری کا حساب پتہ دیتا ہے کہ آج سے سو برس قبل دنیا میں انسانوں کی تعداد آج سے بہت کم تھی اور اس سے سو برس پہلے اور بھی کم تو اس طرح جانب ماضی میں چلتے چلتے اس کمی کی حد ایک ذات قرار پائے گی یا یوں کہیے کہ قبائل کی کثیر تعدادیں ایک شخص کی طرف منتہی ہو جاتی ہیں مثلاً سید دنیا میں کروڑوں پائے جائیں گے مگر جانب ماضی میں ان کی نہایت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات پر ہوگی اور بنی اسرائیل کتنے بھی کثیر ہوں مگر اس تمام کثرت کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک ذات ہوگی اسی طرح اور اوپر کو چلنا شروع کریں تو انسان کے تمام شعوب وقبائل کی انتہا ایک ذات پر ہوگی اس کا نام کتبِ الٰہیہ میں آدم علیہ السلام ہے اور ممکن نہیں کہ وہ ایک شخص توالد وتناسل کے معمولی طریقہ سے پیدا ہو سکے اگر اس کے لیے باپ فرض بھی کیا جائے تو ماں کہاں سے آئے لہٰذا ضروری ہے کہ اس کی پیدائش بغیر ماں باپ کے ہو اور جب بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا تو بالیقین اُنہیں عناصر سے پیدا ہوگا جو اس کے وجود میں پائے جاتے ہیں پھر عناصر میں سے جو عنصر اس کا مسکن ہو اور جس کے سوا دوسرے میں وہ نہ رہ سکے لازم ہے کہ وہی اس کے وجود میں غالب ہو اس لیے پیدائش کی نسبت اسی عنصر کی طرف کی جائے گی یہ بھی ظاہر ہے کہ توالد وتناسل کا معمولی طریقہ ایک شخص سے جاری نہیں ہوسکتا اس لیے اس کے ساتھ ایک اور بھی ہو کہ جوڑا ہو جائے اور وہ دوسرا شخص انسانی جو اس کے بعد پیدا ہو مقتضائے حکمت یہی ہے کہ اسی کے جسم سے پیدا کیا جائے کیونکہ ایک شخص کے پیدا ہونے سے نوع موجود ہو چکی مگر یہ بھی لازم ہے اس کی خلقت پہلے انسان سے توالد معمولی کے سوا کسی اور طریقہ سے ہو کیونکہ توالد معمولی بغیر دو کے ممکن ہی نہیں اور یہاں ایک ہی ہے لہٰذا حکمتِ الٰہیہ نے حضرت آدم کی ایک بائیں پسلی ان کے خواب کے وقت نکالی اور ان سے ان کی بی بی حضرت حوا کو پیدا کیا چونکہ حضرت حوا بطریقِ توالد معمولی (عام بچوں کی طرح) پیدا نہیں ہوئیں اس لیے وہ اولاد نہیں ہوسکتیں جس طرح کہ اس طریقہ کے خلاف جسم انسانی سے بہت سے کیڑے پیدا ہوا کرتے ہیں وہ اس کی اولاد نہیں ہوسکتے ہیں خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم نے اپنے پاس حضرت حوا کو دیکھا تو محبتِ جنسیت دل میں موجزن ہوئی ان سے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا: عورت۔ فرمایا: کس لیے پیدا کی گئی ہو؟ عرض کیا: آپ کی تسکین خاطر کے لیے تو آپ ان سے مانوس ہوئے۔ ف۴ انہیں قطع نہ کرو۔ حدیث شریف میں ہے: جو رزق کی کشائش چاہے اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور رشتہ داروں کے حقوق کی رعایت رکھے۔ ف۵ شانِ نزول: ایک شخص کی نگرانی میں اس کے یتیم بھتیجے کا کثیر مال تھا جب وہ یتیم بالغ ہوا اور اس نے اپنا مال طلب کیا تو چچا نے دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس کو سن کر اس شخص نے یتیم کا مال اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۶ یعنی اپنے حلال مال ف۷ یتیم کا مال جو تمہارے لیے حرام ہے اس کو اچھا سمجھ کر اپنے

تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے ف۸ تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ

اور چار چار ف۹ پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳ ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ف۱۰ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو ف۱۱ پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۴ وَلَا تُؤْتُوا

وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (خوش گوار اور مزے سے) ف۱۲ اور بے عقلوں

السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ

کو ف۱۳ ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ

ردی مال سے نہ بدلو کیونکہ وہ ردی تمہارے لیے حلال وطیب ہے اور یہ حرام وخبیث۔ ف۸ اور ان کے حقوق کی رعایت نہ رکھ سکو گے ف۹ آیت کے معنی میں چند قول ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرِ ولایت یتیم لڑکی سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کر لیتے باوجودیکہ اس کی طرف رغبت نہ ہوتی پھر اس کے ساتھ صحبت ومعاشرت میں اچھا سلوک نہ کرتے اور اس کے مال کے وارث بننے کے لیے اس کی موت کے منتظر رہتے، اس آیت میں انہیں اس سے روکا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت سے تو بے انصافی ہو جانے کے اندیشہ سے گھبراتے تھے اور زنا کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ انہیں بتایا گیا کہ اگر تم ناانصافی کے اندیشہ سے یتیموں کی ولایت سے گریز کرتے ہو تو زنا سے بھی خوف کرو اور اس سے بچنے کے لیے جو عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں ان سے نکاح کرو اور حرام کے قریب مت جاؤ۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ یتیموں کی ولایت وسرپرستی میں تو ناانصافی کا اندیشہ کرتے تھے اور بہت سے نکاح کرنے میں کچھ باک (خوف) نہیں رکھتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ جب زیادہ عورتیں نکاح میں ہوں تو ان کے حق میں ناانصافی سے بھی ڈرو۔ اتنی ہی عورتوں سے نکاح کرو جن کے حقوق ادا کر سکو۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ قریش دس دس بلکہ اس سے زیادہ عورتیں کرتے تھے اور جب ان کا بار نہ اٹھ سکتا تو جو یتیم لڑکیاں ان کی سرپرستی میں ہوتیں ان کے مال خرچ کر ڈالتے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ اپنی استطاعت دیکھ لو اور چار سے زیادہ نہ کرو تاکہ تمہیں یتیموں کا مال خرچ کرنے کی حاجت پیش نہ آئے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے خواہ وہ حرہ (آزاد) ہوں یا اَمہ یعنی باندی۔ **مسئلہ:** تمام اُمت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے ان کی آٹھ بیبیاں تھیں حضور نے فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غَیلان بن سَلَمہ ثَقَفی اسلام لائے ان کے دس بیبیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں حضور نے حکم دیا کہ ان میں سے چار رکھو۔ ف۱۰ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ بیبیوں کے درمیان عدل فرض ہے نئی، پرانی، باکرہ (کنواری)، ثَیِّبہ (شادی شدہ) سب اس استحقاق (حق داری) میں برابر ہیں۔ یہ عدل لباس میں، کھانے پینے میں، سکنیٰ یعنی رہنے کی جگہ میں اور رات کو رہنے میں لازم ہے اِن امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ ف۱۱ اس سے معلوم ہوا کہ مہر کی مستحق عورتیں ہیں نہ کہ ان کے اولیاء اگر اولیاء نے مہر وصول کر لیا ہو تو انہیں لازم ہے کہ وہ مہر اس کی مستحق عورت کو پہنچا دیں۔ ف۱۲ **مسئلہ:** عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جز و ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا ان کے ساتھ بدخلقی کرنا نہ چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے طِبْنَ لَكُمْ فرمایا جس کے معنی ہیں دل کی خوشی سے معاف کرنا۔ ف۱۳ جو اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کا مصرف پہچانیں اس کو بے محل خرچ کرتے ہیں اور اگر ان پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے۔

وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ

اور ان سے اچھی بات کہو ف۱۴ اور یتیموں کو آزماتے رہو ف۱۵ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ

تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو اور انہیں نہ کھاؤ

اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ

حد سے بڑھ کر اور اس جلدی میں کہ کہیں بڑے نہ ہو جائیں اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے ف۱۶ اور جو

كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے پھر جب تم ان کے مال اُنہیں سپرد کرو

فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا

تو ان پر گواہ کر لو اور اللہ کافی ہے حساب لینے کو مردوں کے لیے حصہ ہے

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَاِذَا حَضَرَ

اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا ف۱۷ پھر بانٹتے وقت

الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا

اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین ف۱۸ آ جائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو ف۱۹ اور ان سے

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً

اچھی بات کہو ف۲۰ اور ڈریں ف۲۱ وہ لوگ کہ اگر اپنے بعد ناتوان اولاد چھوڑتے تو ان کا کیسا انہیں

ف۱۴ جس سے ان کے دل کو تسلی ہو اور وہ پریشان نہ ہوں مثلاً یہ کہ مال تمہارا ہے اور تم ہوشیار ہو جاؤ گے تو تمہیں سپرد کیا جائے گا۔ ف۱۵ کہ ان میں ہوشیاری اور معاملہ فہمی پیدا ہوئی یا نہیں ف۱۶ یتیم کا مال کھانے سے ف۱۷ زمانۂ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہ دیتے تھے اس آیت میں اس رسم کو باطل کیا گیا۔ ف۱۸ اجنبی جن میں سے کوئی میت کا وارث نہ ہو ف۱۹ قبل تقسیم اور یہ دینا مستحب ہے۔ ف۲۰ اس میں عذر جمیل، وعدہ حسنہ اور دعائے خیر سب داخل ہیں۔ اس آیت میں میت کے ترکہ سے غیر وارث رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو کچھ بطورِ صدقہ دینے اور قولِ معروف (اچھی بات) کہنے کا حکم دیا، زمانۂ صحابہ میں اس پر عمل تھا۔ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کے والد نے تقسیم میراث کے وقت ایک بکری ذبح کرا کے کھانا پکایا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کو کھلایا اور یہ آیت پڑھی، ابن سیرین نے اسی مضمون کی عبیدہ سلمانی سے بھی روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ کہا کہ اگر یہ آیت نہ آئی ہوتی تو یہ صدقہ میں اپنے مال سے کرتا۔ تیجہ جس کو سوئم کہتے ہیں اور مسلمانوں میں معمول ہے وہ بھی اسی آیت کا اتباع ہے کہ اس میں رشتہ داروں یتیموں و مسکینوں پر تصدق ہوتا ہے اور کلمہ کا ختم اور قرآن پاک کی تلاوت

ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ⑨ اِنَّ

خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں ف۲۲ اور سیدھی بات کریں ف۲۳ وہ

الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ

جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں ف۲۴

ع ۱۲ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ⑩ ع يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ

اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے (بھڑکتی آگ) میں جائیں گے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے ف۲۵ تمہاری اولاد کے بارے میں ف۲۶ بیٹے کا حصہ

الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ

دو بیٹیوں برابر ف۲۷ پھر اگر نِری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر ف۲۸ تو ان کو ترکہ کی دو تہائی

وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

اور اگر ایک لڑکی تو اُس کا آدھا ف۲۹ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ

اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو ف۳۰ پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ

اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ

چھوڑے ف۳۱ تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ف۳۲ تو ماں کا چھٹا ف۳۳ بعد اس

اور دعا قول معروف ہے اس میں بعض لوگوں کو بے جا اصرار ہوگیا ہے جو بزرگوں کے اس عمل کا ماخذ تو تلاش نہ کرسکے باوجودیکہ اتنا صاف قرآن پاک میں موجود تھا لیکن انہوں نے اپنی رائے کو دین میں دخل دیا اور عمل خیر کو روکنے پر مصر ہوگئے۔ اللہ ہدایت کرے۔ ف۲۱ وصی اور یتیموں کے ولی اور وہ لوگ جو قریب موت مرنے والے کے پاس موجود ہوں۔ ف۲۲ اور مرنے والے کی ذریت کے ساتھ خلاف شفقت کوئی کارروائی نہ کریں جس سے اس کی اولاد پریشان ہو۔ ف۲۳ مریض کے پاس اس کی موت کے قریب موجود ہونے والوں کی سیدھی بات تو یہ ہے کہ اسے صدقہ و وصیت میں یہ رائے دیں کہ وہ اتنے مال سے کرے جس سے اس کی اولاد تنگ دست نادار نہ رہ جائے اور وصی و ولی کی سیدھی بات یہ ہے کہ وہ مرنے والے کی ذرّیت سے حسن خلق کے ساتھ کلام کریں جیسا اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی یتیموں کا مال ناحق کھانا گویا آگ کھانا ہے کیونکہ وہ سبب ہے عذاب کا۔ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت یتیموں کا مال کھانے والے اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کی قبروں سے اور ان کے منہ سے اور ان کے کانوں سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والا ہے۔ ف۲۵ ورثہ کے متعلق ف۲۶ اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو ف۲۷ یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال ان کا۔ ف۲۸ یا دو ف۲۹ اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دونا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اس سے دونا ہوا اور وہ کل ہے۔ ف۳۰ خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے۔ ف۳۱ یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی۔ ف۳۲ سگے خواہ سوتیلے ف۳۳ اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھٹا سکتا۔

وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ
وصیت کے جو کر گیا اور دَین کے ف۳۴ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون
اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾
تمہارے زیادہ کام آئے گا ف۳۵ یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللّٰہ کی طرف سے بے شک اللّٰہ علم والا حکمت والا ہے
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ
ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین
اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے ف۳۶ اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں ف۳۷ جو وصیت تم کر جاؤ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ
اور دَین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا
اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ
تو سب تہائی میں شریک ہیں ف۳۸ میت کی وصیّت اور دَین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ
مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
پہنچایا ہو ف۳۹ یہ اللّٰہ کا ارشاد ہے اور اللّٰہ علم والا حلم والا ہے یہ اللّٰہ کی حدیں ہیں

ف۳۴ کیونکہ وصیت اور دَین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور دَین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے "اِنَّ الدَّیْنَ قَبْلَ الْوَصِیَّة"۔ ف۳۵ اس لیے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔ ف۳۶ خواہ ایک بی بی ہو یا کئی، ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی، کئی ہوں گی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا۔ ف۳۷ خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ۔ ف۳۸ کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لیے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے۔ ف۳۹ اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے

وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۳

اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے خواری کا عذاب ہے ف۴۰

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں کے ف۴۱ چار مردوں کی

مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ

گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند رکھو ف۴۲ یہاں تک کہ انہیں موت اٹھا لے

میں وصیت کر کے۔ **مسائلِ فرائض:۔** وارث کئی قسم ہیں، **اصحاب فرائض:** یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک، زیادہ ہوں تو سب کے لیے دو تہائی، پوتی اور پرپوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ بنا دے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتا نہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاتی بہنیں جو باپ میں شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی علاتی و حقیقی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے۔ باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتا یا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی، یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا جو اصحاب فرض کو دے کر بچے۔ دادا یعنی باپ کا باپ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ثلث ماںقی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پرپوتے کی اولاد یا بہن بھائی میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سگے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لیے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محجوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے محجوب ہوتی ہیں اس صورت میں کچھ نہ ملے گا زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے پوتے پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی۔ **عصبات:** وہ وارث ہیں جن کے لیے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے، پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا یعنی باپ شریک بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا، پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر دادا کے چچا پھر آزاد کرنے والا پھر اس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام اصحاب فرض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کی مثل ہے۔ ف۴۰ کیونکہ کل حدوں سے تجاوز کرنے والا کافر ہے اس لیے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہو ایمان کی حد سے تو نہ گذرے گا۔ ف۴۱ یعنی مسلمانوں

اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ

یا اللّٰہ اُن کی کچھ راہ نکالے ف۴۳ اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں ان کو ایذا دو ف۴۴

فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾

پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نیک ہو جائیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو بے شک اللّٰہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴۵

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللّٰہ نے اپنے فضل سے لازم کر لیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے بُرائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں

مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾

توبہ کر لیں ف۴۶ ایسوں پر اللّٰہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللّٰہ علم و حکمت والا ہے

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۗ اُولٰٓئِكَ

موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی ف۴۸ اور نہ ان کی جو کافر مریں ان کے لیے

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

ہم نے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۴۹ اے ایمان والو تمہیں حلال نہیں کہ

تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

عورتوں کے وارث بن جاؤ زبردستی ف۵۰ اور عورتوں کو روکو نہیں اس نیت سے کہ جو مہر ان کو دیا تھا اس میں سے کچھ لے لو ف۵۱

میں کے ف۴۲ کہ وہ بدکاری نہ کرنے پائیں ف۴۳ یعنی حد مقرر فرمائے یا توبہ اور نکاح کی توفیق دے۔ جو مفسرین اس آیت میں ''اَلْفَاحِشَةَ'' (بدکاری) سے زنا مراد لیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حبس (عورتوں کو گھر قید میں رکھنے) کا حکم حدود نازل ہونے سے قبل تھا حدود کے ساتھ منسوخ کیا گیا۔ (خازن وجلالین واحمدی) ف۴۴ جھڑکو گھڑکو برا کہو شرم دلاؤ جوتیاں مارو۔ (جلالین ومدارک وخازن وغیرہ) ف۴۵ حسن کا قول ہے کہ زنا کی سزا پہلے ایذا مقرر کی گئی پھر حبس پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ ابن بحر کا قول ہے کہ پہلی آیت ''وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ'' ان عورتوں کے باب میں ہے جو عورتوں کے ساتھ (بطریق مساحقت) بدکاری کرتی ہیں اور دوسری آیت ''وَالَّذٰنِ'' لواطت کرنے والوں کے حق میں ہے اور زانی اور زانیہ کا حکم سورہ نور میں بیان فرمایا گیا اس تقدیر پر یہ آیتیں غیر منسوخ ہیں اور ان میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللّٰہ علیہ کے لیے دلیل ظاہر ہے اس پر جو وہ فرماتے ہیں کہ لواطت میں تعزیر ہے حد نہیں۔ ف۴۶ ضحاک کا قول ہے کہ جو توبہ موت سے پہلے ہو وہ قریب ہے۔ ف۴۷ اور توبہ میں تاخیر کرتے جاتے ہیں۔ ف۴۸ قبول توبہ کا وعدہ جو اوپر کی آیت میں گزرا وہ ایسے لوگوں کے لیے نہیں ہے۔ اللّٰہ مالک ہے جو چاہے کرے ان کی توبہ قبول کرے یا نہ کرے بخشے یا عذاب فرمائے اس کی مرضی۔ (احمدی) ف۴۹ اس سے معلوم ہوا کہ وقت موت کافر کی توبہ اور اس کا ایمان مقبول نہیں۔ ف۵۰ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت کے لوگ مال کی طرح اپنے اقارب کی بیبیوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو بے مہر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کردیتے اور خود مہر لے لیتے یا انہیں قید کر رکھتے کہ جو ورثہ انہوں نے پایا ہے وہ دے کر رہائی حاصل کریں یا مر جائیں تو یہ ان کے وارث ہو جائیں غرض وہ عورتیں بالکل ان کے ہاتھ میں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ
مگر اس صورت میں کہ صریح بے حیائی کا کام کریں ف۵۲ اور ان سے اچھا برتاؤ کرو ف۵۳ پھر اگر
كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا
وہ تمہیں پسند نہ آئیں ف۵۴ تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں نا پسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی
كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ
رکھے ف۵۵ اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو ف۵۶ اور اُسے ڈھیروں
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا
مال دے چکے ہو ف۵۷ تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو ف۵۸ کیا اسے واپس لو گے جھوٹ باندھ کر اور کھلے
مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ
گناہ سے ف۵۹ اور کیوں کر اُسے واپس لو گے حالانکہ تم میں ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو لیا اور وہ تم
مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا
سے گاڑھا عہد لے چکیں ف۶۰ اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو ف۶۱ مگر جو
قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۲۲﴾ ع حُرِّمَتْ ع۸ ۲ ۱۴
ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ف۶۲ اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ ف۶۳ حرام ہوئیں

مجبور ہوتی تھیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔ ف۵۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ اس کے متعلق ہے جو اپنی بی بی سے نفرت رکھتا ہو اور اس لیے بدسلوکی کرتا ہو کہ عورت پریشان ہو کر مہر واپس کر دے یا چھوڑ دے اس کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ عورت کو طلاق دیتے پھر رجعت کرتے پھر طلاق دیتے اس طرح اس کو معلق رکھتے تھے کہ نہ وہ ان کے پاس آرام پاسکتی نہ دوسری جگہ ٹھکانا کر سکتی اس کو منع فرمایا گیا۔ ایک قول یہ ہے کہ میت کے اولیاء کو خطاب ہے کہ وہ اپنے مورث کی بی بی کو نہ روکیں۔ ف۵۲ شوہر کی نافرمانی یا اس کی یا اس کے گھر والوں کی ایذاء و بدزبانی یا حرام کاری ایسی کوئی حالت ہو تو خلع چاہنے میں مضائقہ نہیں۔ ف۵۳ کھلانے پہنانے میں بات چیت میں اور زوجیت کے امور میں ف۵۴ بدخلقی یا صورت ناپسند ہونے کی وجہ سے تو صبر کرو اور جدائی مت چاہو۔ ف۵۵ ولدِ صالح وغیرہ۔ ف۵۶ یعنی ایک کو طلاق دے کر دوسری سے نکاح کرنا۔ ف۵۷ اس آیت سے گراں مہر مقرر کرنے کے جواز پر دلیل لائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ عورتوں کے مہر گراں نہ کرو ایک عورت نے یہ آیت پڑھ کر کہا کہ اے ابن خطاب! اللہ ہمیں دیتا ہے اور تم منع کرتے ہو اس پر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تجھ سے ہر شخص زیادہ سمجھ دار ہے جو چاہو مقرر کرو، سبحان اللہ! خلیفۂ رسول کے شان انصاف اور نفس شریف کی پاکی رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهٗ۔ آمین۔ ف۵۸ کیونکہ جدائی تمہاری طرف سے ہے۔ ف۵۹ یہ اہلِ جاہلیت کے اس فعل کا رد ہے کہ جب انہیں کوئی دوسری عورت پسند آتی تو وہ اپنی بی بی پر تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس دے دے اس طریقہ کو اس آیت میں منع فرمایا اور جھوٹ اور گناہ بتایا۔ ف۶۰ وہ عہد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے "فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ۔" مسئلہ: یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ خلوت صحیحہ سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے۔ ف۶۱ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں رواج تھا کہ اپنی ماں کے سوا باپ کے بعد اس کی دوسری عورت کو بیٹا بیاہ لیتا تھا۔ ف۶۲ کیونکہ باپ کی بی بی بمنزلہ ماں کے ہے، کہا گیا ہے نکاح سے وطی مراد ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی موطوءہ یعنی جس سے اس نے صحبت کی ہو خواہ نکاح کر کے یا بطریق زنا یا وہ باندی ہو اس کا وہ مالک ہو کر ان میں سے ہر صورت میں بیٹے کا اس سے نکاح حرام ہے۔ ف۶۳ اب اس کے بعد جس قدر

عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

تم پر تمہاری مائیں ف٦٤ اور بیٹیاں ف٦٥ اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں ف٦٦ اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا ف٦٧ اور دودھ کی بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَرَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ

اور عورتوں کی مائیں ف٦٨ اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ف٦٩ ان بیبیوں سے جن سے

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘

تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں ف٧٠

وَحَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ

اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیاں ف٧١ اور دو بہنیں اکٹھی

الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاۙ (٢٣)

کرنا ف٧٢ مگر جو ہو گزرا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

عورتیں حرام ہیں ان کا بیان فرمایا جاتا ہے ان میں سات تو نسب سے حرام ہیں۔ ف٦٤ اور ہر عورت جس کی طرف باپ یا ماں کے ذریعہ سے نسب رجوع کرتا ہو یعنی دادیاں و نانیاں خواہ قریب کی ہوں یا دور کی سب مائیں ہیں اور اپنی والدہ کے حکم میں داخل ہیں۔ ف٦٥ پوتیاں اور نواسیاں کسی درجہ کی ہوں بیٹیوں میں داخل ہیں۔ ف٦٦ یہ سب سگی ہوں یا سوتیلی۔ ان کے بعد ان عورتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو سبب سے حرام ہیں۔ ف٦٧ دودھ کے رشتے: شیر خواری کی مدت میں قلیل دودھ پیا جائے یا کثیر اس کے ساتھ حرمت متعلق ہوتی ہے۔ شیر خواری کی مدت حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تیس ماہ اور صاحبین کے نزدیک دو سال ہیں۔ شیر خواری کی مدت کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے حرمت متعلق نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) کو نسب کے قائم مقام کیا ہے اور دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبلِ شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اس کی بہن اس کی خالہ اور اس شوہر سے اس کے جو بچے پیدا ہوں وہ شیر خوار کے رضاعی بھائی بہن اور اس شوہر کے علاوہ دوسرے شوہر سے جو ہوں وہ اس کے سوتیلے بھائی بہن۔ اس میں اصل یہ حدیث ہے کہ رضاع سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہیں اس لیے شیر خوار پر اس کے رضاعی ماں باپ اور ان کے نسبی و رضاعی اصول و فروع سب حرام ہیں۔ ف٦٨ یہاں سے محرمات بالصہریۃ (سسرالی رشتہ داری کی وجہ سے جو عورتیں حرام ہیں ان) کا بیان ہے وہ تین ذکر فرمائی گئیں بیبیوں کی مائیں بیبیوں کی بیٹیاں اور بیٹوں کی بیبیاں، بیبیوں کی مائیں صرف عقد نکاح سے حرام ہو جاتی ہیں خواہ وہ بیبیاں مدخولہ ہوں یا غیر مدخولہ (یعنی ان سے ہم بستری ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو)۔ ف٦٩ گود میں ہونا غالب حال کا بیان ہے حرمت کے لیے شرط نہیں۔ ف٧٠ ان کی ماؤں سے طلاق یا موت وغیرہ کے ذریعہ سے قبل صحبت جدائی ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ ف٧١ اس سے مُتَبَنّٰی (منہ بولے بیٹے) نکل گئے۔ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بی بی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی کے حکم میں ہے اور پوتے پر پوتے بیٹوں میں داخل ہیں۔ ف٧٢ یہ بھی حرام ہے خواہ دونوں بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے یا ملک یمین کے ذریعہ سے وطی میں اور حدیث شریف میں پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کا نکاح میں

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ ۚ

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں ف۴۳ یہ اللہ کا نوشتہ (مقرر کردہ) ہے تم پر

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ

اور اُن ف۴۴ کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے ف۴۵ نہ

مُسٰفِحِیْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ

پانی گراتے ف۴۶ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو

وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور قرارداد (طےشدہ) کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضا مندی ہوجائے تو اس میں گناہ نہیں ف۴۷ بے شک اللہ

كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ

علم و حکمت والا ہے اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ

آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی مِلک ہیں ایمان والی

جمع کرنا بھی حرام فرمایا گیا اور ضابطہ یہ ہے کہ نکاح میں ہر ایسی دو عورتوں کا جمع کرنا حرام ہے جن میں سے ہر ایک کو مرد فرض کرنے سے دوسری اس کے لیے حلال نہ ہو جیسے کہ پھوپھی بھتیجی کہ اگر پھوپھی کو مرد فرض کیا جائے تو چچا ہوا بھتیجی اس پر حرام ہے اور اگر بھتیجی کو مرد فرض کیا جائے تو بھتیجا ہوا پھوپھی اس پر حرام ہے حرمت دونوں طرف ہے اور اگر صرف ایک طرف سے ہو تو جمع حرام نہ ہوگی جیسے کہ عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی ان دونوں کو جمع کرنا حلال ہے کیونکہ شوہر کی لڑکی کو مرد فرض کیا جائے تو اس کے لیے باپ کی بی بی تو حرام رہتی ہے۔ مگر دوسری طرف سے یہ بات نہیں ہے یعنی شوہر کی بی بی کو اگر مرد فرض کیا جائے تو یہ اجنبی ہوگا اور کوئی رشتہ ہی نہ رہے گا۔ **ف۴۳** گرفتار ہو کر بغیر اپنے شوہروں کے وہ تمہارے لیے بعد اِستبراء (یعنی حیض آجانے اور بچہ جننے کے بعد) حلال ہیں اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر موجود ہوں کیونکہ تَبایُنِ دارین (ملک بدل جانے) کی وجہ سے ان کی شوہروں سے فرقت ہوچکی۔ **شانِ نزول:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ایک روز بہت سی قیدی عورتیں پائیں جن کے شوہر دارالحرب میں موجود تھے تو ہم نے ان سے قربت میں تأمّل کیا اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مسئلہ دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۴۴** محرماتِ مذکورہ **ف۴۵** نکاح سے یا ملکِ یمین سے اس آیت سے کئی مسئلے ثابت ہوئے۔ **مسئلہ:** نکاح میں مہر ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اگر مہر معین نہ کیا ہو جب بھی واجب ہوتا ہے۔ **مسئلہ:** مہر مال ہی ہوتا ہے نہ کہ خدمت و تعلیم وغیرہ جو چیزیں مال نہیں ہیں۔ **مسئلہ:** اتنا قلیل جس کو مال نہ کہا جائے مہر ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت جابر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم ہیں اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ **ف۴۶** اس سے حرام کاری مراد ہے اور اس تعبیر (معنی بیان کرنے) میں تنبیہ ہے کہ زانی محض شہوت رانی کرتا اور مستی نکالتا ہے اور اس کا فعل غرضِ صحیح اور مقصدِ حَسَن سے خالی ہوتا ہے نہ اولاد حاصل کرنا نہ نسل و نسب محفوظ رکھنا نہ اپنے نفس کو حرام سے بچانا ان میں سے کوئی بات اس کو مدِّ نظر نہیں ہوتی وہ اپنے نطفہ و مال کو ضائع کرکے دین و دنیا کے خسارہ میں گرفتار ہوتا ہے۔ **ف۴۷** خواہ عورت مہر مقرر شدہ سے کم کردے یا بالکل بخش دے یا مرد مقدار مہر کی اور زیادہ کردے۔

الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ

کنیزیں ف۷۸ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے توان سے نکاح کروف۷۹

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ

ان کے مالکوں کی اجازت سے ف۸۰ اور حسبِ دستور ان کے مہر انہیں دو ف۸۱ قید میں آتیاں نہ

مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ

مستی نکالتی اور نہ یار بناتی ف۸۲ جب وہ قید میں آجائیں ف۸۳ پھر بُرا کام کریں

فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ

تو ان پر اُس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے ف۸۴ یہ ف۸۵ اس کے لیے جسے تم میں سے زنا کا

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾ یُرِیْدُ ع ٤ / ١

اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے ف۸۶ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اللہ چاہتا

اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ

ہے کہ اپنے احکام تمہارے لیے صاف بیان کردے اور تمہیں اگلوں کی رَوِشیں (طورطریقے) بتادے ف۸۷ اورتم پر اپنی رحمت سے

عَلَیْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ

رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور

یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ﴿۲۷﴾ یُرِیْدُ

جو اپنے مزوں کے پیچھے پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت الگ ہوجاؤ ف۸۸ اللہ چاہتا

ف۷۸ یعنی مسلمانوں کی ایمان دار کنیزیں کیونکہ نکاح اپنی کنیز سے نہیں ہوتا وہ بغیر نکاح ہی مولیٰ کے لیے حلال ہے معنی یہ ہیں کہ جو شخص حرۂ مؤمنہ سے نکاح کی مَقدِرَت (طاقت) ووسعت نہ رکھتا ہو وہ ایماندار کنیز سے نکاح کرے یہ بات عار کی نہیں ہے۔ مسئلہ: جو شخص حرہ سے نکاح کی وسعت رکھتا ہو اس کو بھی مسلمان باندی سے نکاح کرنا جائز ہے، یہ مسئلہ اس آیت میں تو نہیں ہے مگر اوپر کی آیت "وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ" (اور ان حرام کی گئیں عورتوں کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں) سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ایسے ہی کتابیہ باندی سے بھی نکاح جائز ہے اور مؤمنہ کے ساتھ افضل و مستحب ہے جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوا۔ ف۷۹ یہ کوئی عار کی بات نہیں فضیلت ایمان سے ہے اسی کو کافی سمجھو۔ ف۸۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ باندی کو اپنے مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کا حق نہیں، اسی طرح غلام کو ف۸۱ اگرچہ مالک ان کے مہر کے مولیٰ ہیں لیکن باندیوں کو دینا مولیٰ ہی کو دینا ہے کیونکہ خود وہ اور جو کچھ ان کے قبضہ میں ہو سب مولیٰ کی ملک ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے مالکوں کی اجازت سے مہر انہیں دو۔ ف۸۲ یعنی علانیہ وخفیہ کسی طرح بدکاری نہیں کرتیں ف۸۳ اور شوہر دار ہو جائیں ف۸۴ جو شوہر دار نہ ہوں یعنی پچاس تازیانے (کوڑے) کیونکہ حرہ کے لیے سو تازیانے ہیں اور باندیوں کو رَجم نہیں کیا جاتا کیونکہ "رجم" قابلِ تنصیف (دو حصوں میں تقسیم کے قابل) نہیں ہے۔ ف۸۵ باندی سے نکاح کرنا ف۸۶ باندی کے ساتھ نکاح کرنے سے کیونکہ اس سے اولا دمَملوک (غلام) پیدا ہوگی۔ ف۸۷ انبیاء و صالحین کی ف۸۸ اور حرام میں مبتلا ہو کر انہیں کی طرح ہو جاؤ۔

اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ہے کہ تم پر تخفیف (آسانی) کرے ف۸۹ اور آدمی کمزور بنایا گیا ف۹۰ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ف۹۱ مگر یہ کہ کوئی سودا

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾

تمہاری باہمی رضامندی کا ہو ف۹۲ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو ف۹۳ بے شک اللّٰہ تم پر مہربان ہے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ

اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخل کریں گے اور یہ

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

اللّٰہ کو آسان ہے اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے ف۹۴ تو تمہارے

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

اورگناہ ف۹۵ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللّٰہ

اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ

نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی ف۹۶ مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصّہ ہے اور

ف۸۹ اور اپنے فضل سے احکام سہل (آسان) کرے۔ ف۹۰ اس کو عورتوں سے اور شہوات سے صبر دشوار ہے۔ حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: عورتوں میں بھلائی نہیں اور ان کی طرف سے صبر بھی نہیں ہوسکتا، نیکوں پر وہ غالب آتی ہیں، بد ان پر غالب آجاتے ہیں۔ ف۹۱ چوری، خیانت، غصب، جوا، سود جتنے حرام طریقے ہیں سب ناحق ہیں سب کی مُمانعت ہے ف۹۲ وہ تمہارے لیے حلال ہے ف۹۳ ایسے افعال اختیار کرکے جو دنیا یا آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں، اس میں مسلمانوں کو قتل کرنا بھی آگیا اور مومن کا قتل خود اپنا ہی قتل ہے کیونکہ تمام مومن نفسِ واحد کی طرح ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے خودکشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی اور نفس کا اِتّباع کرکے حرام میں مبتلا ہونا بھی اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔ ف۹۴ اور جن پر وعید آئی یعنی وعدۂ عذاب دیا گیا مثلِ قتل، زنا، چوری وغیرہ کے۔ ف۹۵ صغائر۔ مسئلہ: کفر وشرک تو نہ بخشا جائے گا اگر آدمی اسی پر مرا (اللّٰہ کی پناہ) باقی تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ اللّٰہ کی مَشیّت میں ہیں چاہے ان پر عذاب کرے چاہے معاف فرمائے۔ ف۹۶ خواہ دنیا کی جہت سے یا دین کی کہ آپس میں حسد وبغض نہ پیدا ہو۔ حسد نہایت بری صفت ہے حسد والا دوسرے کو اچھے حال میں دیکھتا ہے تو اپنے لیے اس کی خواہش کرتا ہے اور ساتھ میں یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کا بھائی اس نعمت سے محروم ہوجائے یہ ممنوع ہے، بندے کو چاہیے کہ اللّٰہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے اس نے جس بندے کو جو فضیلت دی خواہ دولت وغنا کی یا دینی مناصب ومدارج کی یہ اس کی حکمت ہے۔ شانِ نزول: جب آیت میراث میں ”لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ“ (بیٹوں کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے) نازل ہوا اور میت کے ترکہ میں مرد کا حصہ عورت سے دونا مقرر کیا گیا تو مردوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ آخرت میں نیکیوں کا ثواب بھی ہمیں عورتوں سے دونا ملے گا اور عورتوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ گناہ کا عذاب ہمیں مردوں سے آدھا ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جس کو جو فضل دیا وہ عین حکمت ہے بندے کو چاہیے کہ وہ اس کی قضا پر راضی رہے۔

لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ف۹۷ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ

سب کچھ جانتا ہے اور ہم نے سب کے لیے مال کے مستحق بنادیے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ

وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ

اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا ف۹۸ انہیں ان کا حصہ دو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا ع ٤/٢

ہر چیز اللہ کے سامنے ہے مرد افسر ہیں عورتوں پر ف۹۹ اس لیے کہ

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ

اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ف۱۰۰ اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے ف۱۰۱ تو نیک بخت عورتیں

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں ف۱۰۲ جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو

فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

تو انہیں سمجھاؤ ف۱۰۳ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو ف۱۰۴ پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں

ف۹۷ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزاء۔ شانِ نزول: اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم بھی اگر مرد ہوتے تو جہاد کرتے اور مردوں کی طرح جان فدا کرنے کا ثوابِ عظیم پاتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ مرد جہاد سے ثواب حاصل کر سکتے ہیں تو عورتیں شوہروں کی اطاعت اور پاک دامنی سے ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔ ف۹۸ اس سے عقدِ مُوالات مراد ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مجہولُ النسب شخص (جس کے نسب کا کچھ پتا نہ ہو وہ) دوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مرجاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور میں کوئی جنایت کروں تو تجھے دیت دینی ہوگی دوسرا کہے میں نے قبول کیا اس صورت میں یہ عقد صحیح ہوجاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دیت بھی اس پر آجاتی ہے اور دوسرا بھی اسی کی طرح سے مجہولُ النسب ہو اور ایسا ہی کہے اور یہ بھی قبول کرلے تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث اور اس کی دیت کا ذمہ دار ہوگا یہ عقد ثابت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے قائل ہیں۔ ف۹۹ تو عورتوں کو ان کی اطاعت لازم ہے اور مردوں کو حق ہے کہ وہ عورتوں پر رعایا کی طرح حکمرانی کریں اور ان کے مَصالح اور تدابیر اور تادِیب وحفاظت کی سرانجام دہی کریں۔ شانِ نزول: حضرت سعد بن ربیع نے اپنی بی بی حبیبہ کو کسی خطا پر ایک طمانچہ مارا ان کے والد انہیں سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی خدمت میں لے گئے اور ان کے شوہر کی شکایت کی اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ یعنی مردوں کو عورتوں پر عقل و دانائی اور جہاد اور نبوت وخلافت وامامت واذان وخطبہ وجماعت و جمعہ وتکبیر وتشریق اور حد وقصاص کی شہادت کے اور وِرثہ میں دونے حصے اور تعصیب اور نکاح وطلاق کے مالک ہونے اور نسبوں کے ان کی طرف نسبت کیے جانے اور نماز وروزہ کے کامل طور پر قابل ہونے کے ساتھ کہ ان کے لیے کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے کہ نماز وروزہ کے قابل نہ ہوں اور داڑھیوں اور عماموں کے ساتھ فضیلت دی۔ ف۱۰۱ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے نفقے مردوں پر واجب ہیں۔ ف۱۰۲ اپنی عِفّت اور شوہروں کے گھر، مال اور ان کے راز کی ف۱۰۳ انہیں شوہر کی نافرمانی اور اس کے اطاعت نہ کرنے اور اس کے حقوق کا لحاظ نہ رکھنے کے نتائج سمجھاؤ جو دنیا وآخرت میں پیش آتے ہیں اور اللہ کے عذاب کا

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَ اِنْ خِفْتُمْ
تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللّٰہ بلند بڑا ہے ف۱۰۵ اور اگر تم کو میاں بی بی کے
شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ
جھگڑے کا خوف ہو ف۱۰۶ تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے ف۱۰۷ یہ دونوں
يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾
اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللّٰہ ان میں میل (موافقت پیدا) کردے گا بے شک اللّٰہ جاننے والا خبردار ہے ف۱۰۸
وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی
اور اللّٰہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ ف۱۰۹ اور ماں باپ سے بھلائی کرو ف۱۱۰ اور
الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ
رشتہ داروں ف۱۱۱ اور یتیموں اور محتاجوں ف۱۱۲ اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے ف۱۱۳
وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اور کروٹ کے ساتھی ف۱۱۴ اور راہ گیر ف۱۱۵ اور اپنی باندی غلام سے ف۱۱۶ بے شک اللّٰہ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ
کو خوش (پسند) نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا ف۱۱۷ جو آپ بخل کریں اور اوروں

خوف دلاؤ اور بتاؤ کہ ہمارا تم پر شرعاً حق ہے اور ہماری اطاعت تم پر فرض ہے اگر اس پر بھی نہ مانیں ف۱۰۴ ضربِ غیر شدید ف۱۰۵ اور تم گناہ کرتے ہو پھر بھی وہ تمہاری توبہ قبول فرماتا ہے تو تمہاری زیرِ دست عورتیں اگر قصور کرنے کے بعد معافی چاہیں تو تمہیں بطریقِ اَولیٰ معاف کرنا چاہئے اور اللّٰہ کی قدرت و برتری کا لحاظ رکھ کر ظلم سے مُجتَنِب (بچتے) رہنا چاہیے۔ ف۱۰۶ اور تم دیکھو کہ سمجھانا، علیحدہ سونا، مارنا کچھ بھی کار آمد نہ ہوا اور دونوں کی نااتفاقی رفع نہ ہوئی۔ ف۱۰۷ کیونکہ اقارب اپنے رشتہ داروں کے خانگی حالات سے واقف ہوتے ہیں اور زوجین کے درمیان موافقت کی خواہش بھی رکھتے ہیں اور فریقین کو ان پر اطمینان بھی ہوتا ہے اور ان سے اپنے دل کی بات کہنے میں تامُّل بھی نہیں ہوتا ہے۔ ف۱۰۸ جانتا ہے کہ زوجین میں ظالم کون ہے۔ مسئلہ: پنچوں (کسی بھی برادری میں فیصلے کیلئے مقرر کردہ افراد) کو زوجین میں تفریق کر دینے کا اختیار نہیں۔ ف۱۰۹ نہ جاندار کو نہ بے جان کو نہ اس کی رَبوبیت میں نہ اس کی عبادت میں۔ ف۱۱۰ ادب و تعظیم کے ساتھ اور ان کی خدمت میں مُستعد رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں کمی نہ کرو۔ مسلم شریف کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے تین مرتبہ فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کیا: کس کی یا رسول اللّٰہ؟ فرمایا: جس نے بوڑھے ماں باپ پائے یا ان میں سے ایک کو پایا اور جنتی نہ ہوگیا۔ ف۱۱۱ حدیث شریف میں ہے: رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کرنے والوں کی عمر دراز اور رزق وسیع ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۲ حدیث: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میں اور یتیم کی سرپرستی کرنے والا ایسے قریب ہوں گے جیسے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی۔ (بخاری شریف) حدیث: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کی اِمداد و خبرگیری کرنے والا مجاہد فی سبیل اللّٰہ کے مثل ہے۔ ف۱۱۳ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایوں کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کرتے رہے اس حد تک کہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو وارث قرار دیں۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۴ یعنی بی بی یا جو صحبت میں رہے یا رفیقِ سفر ہو یا ساتھ پڑھے یا مجلس و مسجد میں برابر بیٹھے ف۱۱۵ اور مسافر و مہمان۔ حدیث: جو اللّٰہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھے اسے چاہیے کہ مہمان کا اِکرام کرے۔ (بخاری و مسلم) ف۱۱۶ کہ انہیں ان کی طاقت سے زیادہ

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا
سے بخل کے لیے کہیں ف۱۱۸ اور اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپائیں ف۱۱۹ اور کافروں کے لیے
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ
ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں ف۱۲۰
وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ
اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مُصاحب (ساتھی و مشیر) شیطان ہوا ف۱۲۱
قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
تو کتنا برا مصاحب ہے اور ان کا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ اور قیامت پر
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
اور اللہ کے دیئے میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ف۱۲۲ اور اللہ ان کو جانتا ہے اللہ ایک ذرہ بھر
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا
ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب
عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ
دیتا ہے تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں ف۱۲۳ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان
شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى وقف النبی علیہ السلام
بنا کر لائیں ف۱۲۴ اس دن تمنا کریں گے وہ جنھوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کاش انہیں مٹی میں

تکلیف نہ دو اور سخت کلامی نہ کرو اور کھانا کپڑا بقدرِ ضرورت دو۔ حدیث: رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جنت میں بَدخُلق داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی) ف۱۱۷ مُتکبر خودبیں جو رشتہ داروں اور ہمسایوں کو ذلیل سمجھے۔ ف۱۱۸ بخل یہ ہے کہ خود کھائے دوسرے کو نہ دے۔ ''شُحّ'' یہ ہے کہ نہ کھائے نہ کھلائے، سخا یہ ہے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جُود یہ ہے کہ آپ نہ کھائے دوسرے کو کھلائے۔ شانِ نزول: یہ آیت یہود کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صفت بیان کرنے میں بخل کرتے اور چھپاتے تھے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ علم کو چھپانا مذموم ہے۔ ف۱۱۹ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اس کی نعمت ظاہر ہو۔ مسئلہ: اللہ کی نعمت کا اظہار اخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے اور اس لیے آدمی کو اپنی حیثیت کے لائق جائز لباسوں میں بہتر پہننا مستحب ہے۔ ف۱۲۰ بخل کے بعد صَرفِ بے جا کی برائی بیان فرمائی کہ جو لوگ محض نمود و نمائش اور نام آوری کے لیے خرچ کرتے ہیں اور رضائے الٰہی انہیں مقصود نہیں ہوتی جیسے کہ مشرکین و منافقین یہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں جن کا حکم اوپر گزر گیا۔ ف۱۲۱ دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں تو اس طرح کہ وہ شیطانی کام کر کے اس کو خوش کرتا رہا اور آخرت میں اس طرح کہ ہر کافر ایک شیطان کے ساتھ آتشی زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا (خازن) ف۱۲۲ اس میں سراسر ان کا نفع ہی تھا۔ ف۱۲۳ اس نبی کو اور وہ اپنی امت کے ایمان و کفر و نفاق اور تمام افعال پر گواہی دیں کیونکہ انبیاء اپنی امتوں کے اَفعال سے باخبر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۴ کہ تم نبی الانبیاء اور سارا عالَم تمہاری امت۔

بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۟۴۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ٦ ع ٩ ٢

دبا کر زمین برابر کردی جائے اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے ف۱۲۵ اے ایمان والو

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ ف۱۲۶ جب تک اتنا ہوش نہ ہوکہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی

اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں ف۱۲۷ اور اگر تم بیمار ہو ف۱۲۸ یا سفر میں یا تم میں

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا

سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ف۱۲۹ یا تم نے عورتوں کو چھوا ف۱۳۰ اور پانی نہ پایا ف۱۳۱ تو پاک مٹی

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

سے تَیَمُّم کرو ف۱۳۲ تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو ف۱۳۳ بے شک اللہ معاف فرمانے والا

ف۱۲۵ کیونکہ جب وہ اپنی خطاء سے مُکریں گے اور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہم نے خطا نہ کی تھی تو ان کے مونہوں پر مہر لگادی جائے گی اور ان کے اعضاء و جوارح کو گویائی دی جائے گی، وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے۔ ف۱۲۶ شانِ نزول: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک جماعتِ صحابہ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی، بعضوں نے پی کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی پھر مغرب کی نماز پڑھی امام نشہ میں "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ" پڑھ گئے اور دونوں جگہ "لَا" ترک کردیا اور نشہ میں خبر نہ ہوئی اور معنی فاسد ہوگئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمادیا گیا تو مسلمانوں نے نماز کے اوقات میں شراب ترک کردی اس کے بعد شراب بالکل حرام کردی گئی۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ آدمی نشہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوتا اس لیے کہ "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" میں دونوں جگہ "لَا" کا ترک کفر ہے لیکن اس حالت میں حضور نے اس پر کفر کا حکم نہ فرمایا بلکہ قرآن پاک میں ان کو "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" سے خطاب فرمایا گیا۔ ف۱۲۷ جبکہ پانی نہ پاؤ تیمّم کرلو ف۱۲۸ اور پانی کا استعمال ضرر کرتا ہو ف۱۲۹ یہ کِنایہ ہے بے وضو ہونے سے ف۱۳۰ یعنی جماع کیا ف۱۳۱ اس کے استعمال پر قادر نہ ہونے، خواہ پانی موجود نہ ہونے کے باعث یا دور ہونے کے سبب یا اس کے حاصل کرنے کا آلہ نہ ہونے کے سبب یا سانپ، درندہ، دشمن وغیرہ کوئی مانع ہونے کے باعث ف۱۳۲ یہ حکم مریضوں، مسافروں، جَنابت اور حَدَث والوں کو شامل ہے جو پانی نہ پائیں یا اس کے استعمال سے عاجز ہوں۔ (مدارک) مسئلہ: حیض و نفاس سے طہارت کے لیے بھی پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ف۱۳۳ طریقۂ تیمّم: تیمّم کرنے والا دل سے پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے تیمّم میں نیت بِالاِجماع شرط ہے کیونکہ وہ نص سے ثابت ہے، جو چیز مٹی کی جنس سے ہو جیسے گرد، ریتا، پتھر اِن سب پر تیمّم جائز ہے خواہ پتھر پر غبار بھی نہ ہو لیکن پاک ہونا ان چیزوں کا شرط ہے۔ تیمّم میں دو ضربیں ہیں: ایک مرتبہ ہاتھ مار کر چہرہ پر پھیرلیں دوسری مرتبہ ہاتھوں پر۔ مسئلہ: پانی کے ساتھ طہارت اصل ہے اور تیمّم پانی سے عاجز ہونے کی حالت میں اس کا پورا پورا قائم مقام ہے جس طرح حدث پانی سے زائل ہوتا ہے اسی طرح تیمّم سے حتیٰ کہ ایک تیمّم سے بہت سے فرائض و نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔ مسئلہ: تیمّم کرنے والے کے پیچھے غسل اور وضو کرنے والے کی اِقتداء صحیح ہے۔ شانِ نزول: غزوۂ بَنی المُصطَلِق میں جب لشکرِ اسلام شب کو ایک بیابان میں اترا جہاں پانی نہ تھا اور صبح وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ تھا وہاں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا اس کی تلاش کے لیے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وہاں اقامت فرمائی، صبح ہوئی تو پانی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے یعنی تمہاری برکت سے مسلمانوں کو بہت آسانیاں ہوئیں اور بہت فوائد پہنچے پھر اونٹ اٹھایا گیا تو اس کے نیچے ہار ملا۔ ہار گم ہونے اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نہ بتانے میں بہت حکمتیں ہیں، حضرت صدیقہ کے ہار کی وجہ سے قیام ان کی فضیلت و منزلت کا مُشعِر (ظاہر کرنے والا) ہے، صحابہ کا جستجو فرمانا، اس میں ہدایت ہے کہ

غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ

بخشنے والا ہے کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کو کتاب سے ایک حصہ ملا ف۱۳۴ گمراہی مول

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ

لیتے ہیں ف۱۳۵ اور چاہتے ہیں ف۱۳۶ کہ تم بھی راہ سے بہک جاؤ اور اللہ خوب جانتا ہے تمہارے دشمنوں کو ف۱۳۷

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۫ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اور اللہ کافی ہے والی ف۱۳۸ اور اللہ کافی ہے مددگار کچھ یہودی کلاموں (ارشاداتِ خداوندی)

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں ف۱۳۹ اور ف۱۴۰ کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور ف۱۴۱ سنئے

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ

آپ سنائے نہ جائیں ف۱۴۲ اور رَاعِنا کہتے ہیں ف۱۴۳ زبانیں پھیر کر ف۱۴۴ اور دین میں طعنہ کے لیے ف۱۴۵ اور اگر وہ ف۱۴۶

قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ

کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لیے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا

وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا ف۱۴۷ اے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ

کتاب والو ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے اتارا تمہارے ساتھ والی کتاب ف۱۴۸ کی تصدیق فرماتا قبل اس کے

حضور کی اَزواج کی خدمت مومنین کی سعادت ہے اور پھر حکم تیمّم ہونا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی ازواج کی خدمت کا ایسا صِلہ ہے جس سے قیامت تک مسلمان مُنتَفِع ہوتے رہیں گے، سبحان اللہ۔ ف۱۳۴ وہ یہ کہ توریت سے انہوں نے صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو پہچانا اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو اس میں بیان تھا اس حصہ سے وہ محروم رہے اور آپ کی نبوت کے منکر ہوگئے۔ شانِ نزول: یہ آیت رِفاعہ بن زید اور مالک بن دُخشُم یہودیوں کے حق میں نازل ہوئی یہ دونوں جب رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بات کرتے تو زبان ٹیڑھی کر کے بولتے ف۱۳۵ حضور کی نبوت کا انکار کر کے۔ ف۱۳۶ اے مسلمانو! ف۱۳۷ اور اس نے تمہیں بھی ان کی عداوت پر خبردار کردیا تو چاہیے کہ ان سے بچتے رہو۔ ف۱۳۸ اور جس کا کارساز اللہ ہو اسے کیا اندیشہ۔ ف۱۳۹ جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت میں فرمائے ف۱۴۰ جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم انہیں کچھ حکم فرماتے ہیں تو ف۱۴۱ کہتے ہیں: ف۱۴۲ یہ کلمہ ذوجہتین ہے (یعنی) مدح و ذم کے دونوں پہلو رکھتا ہے۔ مدح کا پہلو تو یہ ہے کہ کوئی ناگوار بات آپ کے سننے میں نہ آئے اور ذم کا پہلو یہ کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو۔ ف۱۴۳ باوجودیکہ اس کلمہ کے ساتھ خطاب کی مُمانَعت کی گئی ہے کیونکہ یہ ان کی زبان میں خراب معنیٰ رکھتا ہے۔ ف۱۴۴ حق سے باطل کی طرف۔ ف۱۴۵ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے خبثِ ضمائر کو ظاہر فرمادیا۔ ف۱۴۶ بجائے ان کلمات کے اہلِ اَدب کے طریقہ پر ف۱۴۷ اتنا کہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور روزی دی اور اس قدر کافی نہیں جب تک کہ تمام ایمانیات کو نہ مانیں اور سب کی تصدیق نہ کریں۔ ف۱۴۸ توریت۔

أَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى أَدْبَارِهَاۤ أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

کہ ہم بگاڑدیں کچھ مونہوں کو ف۱۴۹ تو انہیں پھیردیں ان کی پیٹھ کی طرف یا انہیں لعنت کریں جیسی لعنت کی

أَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ

ہفتہ والوں پر ف۱۵۰ اور خدا کا حکم ہو کر رہے بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۱۵۱ اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا

فَقَدِ افْتَرٰۤى إِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ ؕ

اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو خود اپنی ستھرائی بیان کرتے ہیں ف۱۵۲

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ أُنْظُرْ كَيْفَ

بلکہ اللہ جسے چاہے ستھرا کرے اور ان پر ظلم نہ ہوگا دانہ خرما کے ڈورے برابر ف۱۵۳ دیکھو کیسا

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ إِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى

اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں ف۱۵۴ اور یہ کافی ہے صریح (کھلا) گناہ کیا تم نے وہ نہ دیکھے

الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

جنہیں کتاب کا ایک حصّہ ملا ایمان لاتے ہیں بت اور شیطان پر

ف۱۴۹ آنکھ، ناک، ابرو وغیرہ نقشہ مٹا کر ف۱۵۰ ان دونوں باتوں میں سے ایک ضرور لازم ہے اور لعنت تو ان پر ایسی پڑی کہ دنیا انہیں ملعون کہتی ہے، یہاں مفسرین کے چند اقوال ہیں: بعض اس وعید کا وقوع دنیا میں بتاتے ہیں، بعض آخرت میں، بعض کہتے ہیں کہ لعنت ہوچکی اور وعید واقع ہوگئی، بعض کہتے ہیں: ابھی انتظار ہے، بعض کا قول ہے کہ یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہود میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہود ایمان لے آئے اس لیے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اٹھ گئی۔ حضرت عبداللہ بن سلام جو اعظم علمائے یہود سے ہیں انہوں نے ملکِ شام سے واپس آتے ہوئے راہ میں یہ آیت سنی اور اپنے گھر پہنچنے سے پہلے اسلام لاکر سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں خیال کرتا تھا کہ میں اپنا منہ پیٹھ کی طرف پھر جانے سے پہلے اور چہرہ کا نقشہ مٹ جانے سے قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکوں گا یعنی اس خوف سے انہوں نے ایمان لانے میں جلدی کی کیونکہ توریت شریف سے انہیں آپ کے رسولِ برحق ہونے کا یقینی علم تھا، اسی خوف سے حضرت کعب احبار جو علماء یہود میں بڑی مَنزلت رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ آیت سن کر مسلمان ہوگئے۔ ف۱۵۱ معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گناہگار، مُرتکبِ کبائر ہو اور بے توبہ بھی مرجائے تو اس کے لیے خلود نہیں اس کی مغفرت اللہ کی مشیّت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے۔ اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب ہے اور اس پر بھی دلالت ہے کہ یہود پر عرفِ شرع میں مشرک کا اطلاق درست ہے۔ ف۱۵۲ یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے آپ کو اللہ کا بیٹا اور اس کا پیارا بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہود و نصارٰی کے سوا کوئی جنت میں نہ داخل ہوگا۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ انسان کا دینداری اور صلاح وتقوٰی اور قرب ومقبولیت کا مدّعی ہونا اور اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا کام نہیں آتا۔ ف۱۵۳ یعنی بالکل ظلم نہ ہوگا وہی سزا دی جائے گی جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۱۵۴ اپنے آپ کو بے گناہ اور مقبولِ بارگاہ بتا کر۔

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ

سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ

پر ہیں یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز

تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

اس کا کوئی یار نہ پائے گا ف۱۵۵ کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے ف۱۵۶ ایسا ہو تو لوگوں

النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ۙ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ

کو تل بھر نہ دیں یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں ف۱۵۷ اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ف۱۵۸

فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

تو ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا ف۱۵۹

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾

تو ان میں کوئی اس پر ایمان لایا ف۱۶۰ اور کسی نے اس سے منہ پھیرا ف۱۶۱ اور دوزخ کافی ہے بھڑکتی آگ ف۱۶۲

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ

جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں

جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ

ف۱۵۵ شانِ نزول: یہ آیت کعب بن اشرف وغیرہ علماءِ یہود کے حق میں نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیّت لے کر قریش سے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جنگ کرنے پر حلف لینے پہنچے، قریش نے ان سے کہا چونکہ تم کتابی ہو اس لیے تم سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دلانا ہو تو ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے بتوں کو سجدہ کیا، پھر ابوسفیان نے کہا کہ ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا محمد مصطفٰے! (صلّی اللہ علیہ وسلّم)۔ کعب بن اشرف نے کہا: تم ہی ٹھیک راہ پر ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے حضور کی عداوت میں مشرکین کے بتوں تک کو پوجا۔ ف۱۵۶ یہود کہتے تھے کہ ہم مُلک و نبوّت کے زیادہ حق دار ہیں تو ہم کیسے عربوں کا اتباع کریں! اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کو جھٹلا دیا کہ ان کا ملک میں حصہ ہی کیا ہے اور اگر بالفرض کچھ ہوتا تو ان کا بخل اس درجہ کا ہے کہ ف۱۵۷ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم اور اہلِ ایمان سے ف۱۵۸ نبوت و نصرت و غلبہ و عزت وغیرہ نعمتیں۔ ف۱۵۹ جیسا کہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو تو پھر اگر اپنے حبیب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر کرم کیا تو اس سے کیوں جلتے اور حسد کرتے ہو۔ ف۱۶۰ جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ ف۱۶۱ اور ایمان سے محروم رہا ف۱۶۲ اس کے لیے جو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے۔

عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ

غالب حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں

جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِيۡهَاۤ

باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں

اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّنُدۡخِلُهُمۡ ظِلًّا ظَلِيۡلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ

ستھری بیبیاں ہیں و۱۶۳ اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا و۱۶۴ بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ

تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا

امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو و۱۶۵ اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے

بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۵۸﴾

ساتھ فیصلہ کرو و۱۶۶ بے شک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا و۱۶۷ اور ان کا جو تم میں حکومت

مِنۡكُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ

والے ہیں و۱۶۸ پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر

و۱۶۳ جو ہر نجاست و گندگی اور قابلِ نفرت چیز سے پاک ہیں۔ و۱۶۴ یعنی سایۂ جنت جس کی راحت و آسائش، رسائیِ فہم و اِحاطۂ بیان سے بالاتر ہے۔ و۱۶۵ اصحابِ امانات اور حکام کو امانتیں دیانتداری کے ساتھ حق دار کو ادا کرنے اور فیصلوں میں انصاف کرنے کا حکم دیا، بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرائض بھی اللّٰہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں ان کی ادا بھی اس حکم میں داخل ہے۔ و۱۶۶ فریقین میں سے اصلاً کسی کی رعایت نہ ہو۔ علماء نے فرمایا کہ حاکم کو چاہیے کہ پانچ باتوں میں فریقین کے ساتھ برابر سلوک کرے (۱) اپنے پاس آنے میں جیسے ایک کو موقع دے دوسرے کو بھی دے۔ (۲) نشست دونوں کو ایک سی دے (۳) دونوں کی طرف برابر متوجہ رہے (۴) کلام سننے میں ہر ایک کے ساتھ ایک ہی طریقہ رکھے (۵) فیصلہ دینے میں حق کی رعایت کرے جس کا دوسرے پر حق ہو پورا پورا دلائے۔ حدیث شریف میں ہے: انصاف کرنے والوں کو قربِ الٰہی میں نوری منبر عطا ہوں گے۔ شانِ نزول: بعض مفسرین نے اس کے شانِ نزول میں اس واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے عثمان بن طلحہ خادمِ کعبہ سے کعبہ معظّمہ کی کلید (چابی) لے لی، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے وہ کلید انہیں واپس دی اور فرمایا کہ اب یہ کلید ہمیشہ تمہاری نسل میں رہے گی اس پر عثمان بن طلحہ حجبی اسلام لائے اگرچہ یہ واقعہ تھوڑے تھوڑے تغیرات کے ساتھ بہت سے محدثین نے ذکر کیا ہے مگر احادیث پر نظر کرنے سے یہ قابلِ وثوق (قابلِ یقین) نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ابنِ عبد اللہ اور ابنِ مندہ اور ابنِ اثیر کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن طلحہ ۸ھ میں مدینۂ طیبہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے اور انہوں نے فتح مکہ کے روز کنجی خود اپنی خوشی سے پیش کی تھی، بخاری اور مسلم کی حدیثوں سے یہی مُستفاد ہوتا ہے۔ و۱۶۷ کہ رسول کی اطاعت اللّٰہ ہی کی اطاعت ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللّٰہ کی نافرمانی کی۔ و۱۶۸ اسی حدیث میں حضور فرماتے ہیں: جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم اُمراء و حُکّام کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ حق کے مُوافق

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۟ع ﴿۵۹﴾ اَلَمْ ع ۹ ۵

اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو ف۱۶۹ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ

انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور اس پر جو تم

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ

سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ

يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا

اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے ف۱۷۰ اور جب

قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۚ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا

تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں کیسی ہوگی جب ان پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے ف۱۷۱ بدلہ اس کا

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖۗ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا

جواُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۷۲ پھر اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اللہ کی قسم کھاتے کہ ہمارا مقصود تو بھلائی

رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ ف۱۶۹ اس آیت سے معلوم ہوا کہ احکام تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو ظاہر کتاب یعنی قرآن سے ثابت ہوں، ایک وہ جو ظاہر حدیث سے، ایک وہ جو قرآن وحدیث کی طرف بطریقِ قیاس رجوع کرنے سے۔ ''اُولی الْاَمر'' میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی سب داخل ہیں، خلافتِ کاملہ تو زمانۂ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافتِ ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لیے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات میں معدوم ہے لیکن سلطنت و اِمارت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اُولی الامر میں داخل ہیں اس لیے ہم پر ان کی اطاعت بھی لازم ہے۔ ف۱۷۰ شانِ نزول: بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی نے کہا: چلو سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے طے کرالیں منافق نے خیال کیا کہ حضور تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لیے اس نے باوجود مدعئ ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو پنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اس لیے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو پنچ (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کیا ناچار (مجبوراً) منافق کو فیصلہ کے لیے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور آنا پڑا۔ حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا، یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم طے فرما چکے لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے، فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔ ف۱۷۱ جس سے بھاگنے بچنے کی کوئی راہ نہ ہو جیسی کہ بشر منافق پر پڑی کہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔ ف۱۷۲ کفر و نفاق اور معاصی، جیسا کہ بشر منافق نے رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلہ سے اِعراض کر کے کیا۔

وَّتَوۡفِيۡقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُ اللّٰهُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ فَاَعۡرِضۡ

اور میل ہی تھا ف۱۷۳ ان کے دلوں کی تو بات اللہ جانتا ہے تو تم ان سے چشم پوشی

عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُلۡ لَّهُمۡ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَوۡلًاۢ بَلِيۡغًا ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا

کرو اور انہیں سمجھاؤ اور ان کے معاملہ میں اُن سے رسا (اثر کرنے والی) بات کہو ف۱۷۴ اور ہم نے کوئی

مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذْ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ

رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ف۱۷۵ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں ف۱۷۶

جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت

تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ

توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں ف۱۷۷ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں

بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا

حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے

تَسۡلِيۡمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ

مان لیں ف۱۷۸ اور اگر ہم اُن پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کردو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر

ف۱۷۳ اور وہ عذر وندامت کچھ کام نہ دے جیسا کہ بشر منافق کے مارے جانے کے بعد اس کے اولیاء اس کے خون کا بدلہ طلب کرنے آئے اور بے جا معذرتیں کرنے اور باتیں بنانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں دلایا کیونکہ وہ کُشْتَنِی ہی (قتل ہی کے لائق) تھا۔ ف۱۷۴ جو ان کے دل میں اثر کر جائے۔ ف۱۷۵ جبکہ رسول کا بھیجنا ہی اس لیے ہے کہ وہ مُطاع (لائق اِطاعت) بنائے جائیں اور ان کی اِطاعت فرض ہو تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہو اس نے رسالت کو تسلیم نہ کیا وہ کافر واجب القتل ہے۔ ف۱۷۶ معصیت و نافرمانی کر کے ف۱۷۷ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار بُر آری (حاجت روائی) کا ذریعہ ہے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاکِ پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ''وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذْ ظَّلَمُوۡۤا'' میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے، اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اس سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرضِ حاجت کے لیے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔ مسئلہ: قبر پر حاجت کے لیے جانا بھی ''جَآءُوۡكَ'' میں داخل اور ''خَیۡرُ الۡقُرُوۡن'' کا معمول ہے۔ مسئلہ: بعدِ وفات مقبولانِ حق کو ''یَا'' کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: مقبولانِ حق مدد فرماتے ہیں اور ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدقِ دل سے نہ مان لیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ سبحان اللہ! اس سے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شان معلوم ہوتی ہے۔ شانِ نزول: پہاڑ سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں آب رسانی کرتے ہیں اس میں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا معاملہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور پیش کیا گیا، حضور نے فرمایا: اے زبیر! تم اپنے باغ کو پانی دے کر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو یہ انصاری کو گراں گزرا اور اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں،

دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ
نکل جاؤ وف۱۷۹ تو اُن میں تھوڑے ہی ایسا کرتے اور اگر وہ کرتے جس بات کی انہیں نصیحت دی جاتی

بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا
ہے وف۱۸۰ تو اس میں اُن کا بھلا تھا اور ایمان پر خوب جمنا اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا

عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
ثواب دیتے اور ضرور ان کو سیدھی راہ کی ہدایت کرتے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء وف۱۸۱ اور صدیق وف۱۸۲

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ
اور شہید وف۱۸۳ اور نیک لوگ وف۱۸۴ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا

مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ ع
فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو وف۱۸۵

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ
پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو اور تم میں کوئی وہ ہے کہ ضرور دیر لگائے گا وف۱۸۶

باوجودیکہ فیصلہ میں حضرت زبیر کو انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اس کی قدر نہ کی تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت زبیر کو حکم دیا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۱۷۹ جیسا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے اور توبہ کے لیے اپنے آپ کو قتل کا حکم دیا تھا۔ **شانِ نزول:** ثابت بن قیس بن شمّاس سے ایک یہودی نے کہا کہ اللہ نے ہم پر اپنا قتل اور گھربار چھوڑنا فرض کیا تھا ہم اس کو بجالائے ثابت نے فرمایا کہ اگر اللہ ہم پر فرض کرتا تو ہم بھی ضرور بجالاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۱۸۰ یعنی رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری کی۔ وف۱۸۱ تو انبیاء کے مخلص فرمانبردار جنت میں ان کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ وف۱۸۲ ”صدیق“ انبیاء کے سچے مُتَّبِعِین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر قائم رہیں مگر اس آیت میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اَفاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق۔ وف۱۸۳ جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں۔ وف۱۸۴ وہ دیندار جو حق العباد اور حق اللہ دونوں ادا کریں اور ان کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ **شانِ نزول:** حضرت ثوبان سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کمال محبت رکھتے تھے جدائی کی تاب نہ تھی ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرہ کا رنگ بدل گیا تھا، حضور نے فرمایا: آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد، بجز اس کے کہ جب حضور سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہوجاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسکین دی گئی کہ باوجود فرقِ مَنازل کے فرمانبرداروں کو باریابی اور مَعِیَّت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ وف۱۸۵ دشمن کے گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو، ایک قول یہ بھی ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھو۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تدبیریں جائز ہیں وف۱۸۶ یعنی منافقین۔

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

پھر اگر تم پر کوئی افتاد (مصیبت) پڑے تو کہے خدا کا مجھ پر احسان تھا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ

حاضر نہ تھا اور اگر تمہیں اللّٰہ کا فضل ملے و۱۸۷ تو ضرور کہے و۱۸۸ گویا

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧٣﴾

تم میں اس میں کوئی دوستی نہ تھی اے کاش میں ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی مراد پاتا

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط

تو انہیں اللّٰہ کی راہ میں لڑنا چاہئے جو دنیا کی زندگی بیچ کر آخرت لیتے ہیں

وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور جو اللّٰہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا

عَظِيْمًا ﴿٧٤﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

ثواب دیں گے اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللّٰہ کی راہ میں و۱۸۹ اور کمزور

الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ

مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کررہے ہیں کہ اے رب ہمارے ہمیں اس بستی

هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ

سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ط ﴿٧٥﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ

اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے ایمان والے اللّٰہ کی راہ میں لڑتے ہیں ف۱۹۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ

اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو شیطان کے دوستوں

و۱۸۷ تمہاری فتح ہو اور غنیمت ہاتھ آئے و۱۸۸ وہی جس کے مقولہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ و۱۸۹ یعنی جہاد فرض ہے اور اس کے ترک کا تمہارے پاس کوئی عذر نہیں
ف۱۹۰ اس آیت میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی گئی تاکہ وہ ان کمزور مسلمانوں کو کفار کے پنجۂ ظلم سے چھڑائیں جنہیں مکہ مکرمہ میں مشرکین نے قید کرلیا تھا اور طرح طرح کی ایذائیں دے رہے تھے اور ان کی عورتوں اور بچوں تک پر بے رحمانہ مظالم کرتے تھے اور وہ لوگ ان کے ہاتھوں میں مجبور تھے اس حالت میں وہ اللّٰہ تعالٰی سے اپنی خلاصی اور مددِ الٰہی کی دعائیں کرتے تھے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو ان کا ولی و ناصر کیا اور انہیں مشرکین کے

الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝٧٦ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ ع ۱۰ / ۷

سے و۱۹۱ لڑو بےشک شیطان کا داؤ کمزور ہے و۱۹۲ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا

كُفُّوْۤا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

اپنے ہاتھ روک لو و۱۹۳ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ

کیا گیا و۱۹۴ تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللّٰہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد و۱۹۵

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور بولے اے رب ہمارے تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا و۱۹۶ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ وَلَا

دیا ہوتا تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے و۱۹۷ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی اور تم

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝٧٧ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

پر تاگے برابر ظلم نہ ہوگا و۱۹۸ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی و۱۹۹ اگرچہ

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ

مضبوط قلعوں میں ہو اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے و۲۰۰ تو کہیں یہ اللّٰہ کی طرف سے

اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

ہے اور انہیں کوئی بُرائی پہنچے و۲۰۱ تو کہیں یہ حضور کی طرف سے آئی و۲۰۲ تم فرمادو سب اللّٰہ کی

ہاتھوں سے چھڑایا اور مکہ مکرمہ فتح کرکے ان کی زبردست مدد فرمائی۔ و۱۹۱ اِعلاءِ دین اور رضائے الٰہی کے لیے و۱۹۲ یعنی کافروں کا، اور وہ اللّٰہ کی مدد کے مقابلہ میں کیا چیز ہے۔ و۱۹۳ قتال سے۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے ہجرت سے قبل اصحابِ رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی ایک جماعت نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں کافروں سے لڑنے کی اجازت دیجئے انہوں نے ہمیں بہت ستایا ہے اور بہت ایذائیں دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ روکو، نماز اور زکوٰۃ جو تم پر فرض ہے وہ ادا کرتے رہو۔ فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نماز وزکوٰۃ جہاد سے پہلے فرض ہوئیں۔ و۱۹۴ مدینہ طیبہ میں اور بدر کی حاضری کا حکم دیا گیا۔ و۱۹۵ یہ خوف طبعی تھا کہ انسان کی جِبلّت (فطرت) ہے کہ موت وہلاکت سے گھبراتا اور ڈرتا ہے۔ و۱۹۶ اس کی حکمت کیا ہے؟ یہ سوال وجہِ حکمت دریافت کرنے کے لیے تھا نہ بطریقِ اعتراض، اسی لیے ان کو اس سوال پر توبیخ وزجر نہ فرمایا گیا بلکہ جواب تسکین بخش عطا فرما دیا گیا۔ و۱۹۷ زائل وفانی ہے۔ و۱۹۸ اور تمہارے اجر کم نہ کیے جائیں گے تو جہاد میں اندیشہ وتأمّل نہ کرو۔ و۱۹۹ اور اس سے رہائی پانے کی کوئی صورت نہیں اور جب موت ناگزیر ہے تو بستر پر مرجانے سے راہِ خدا میں جان دینا بہتر ہے کہ یہ سعادت آخرت کا سبب ہے۔ و۲۰۰ ارزانی وکثرتِ پیداوار وغیرہ کی و۲۰۱ گرانی قحط سالی وغیرہ و۲۰۲ یہ حال منافقین کا ہے کہ جب انہیں کوئی سختی پیش آتی تو اس کو سیدِ عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی طرف نسبت کرتے اور کہتے جب سے یہ آئے ہیں ایسی ہی سختیاں پیش آیا کرتی ہیں۔

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ

طرف سے ہے ف۲۰۳ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھتے معلوم ہی نہیں ہوتے اے سننے والے

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ٝ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ

تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللّٰہ کی طرف سے ہے ف۲۰۴ اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے ف۲۰۵

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ

اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بھیجا ف۲۰۶ اور اللّٰہ کافی ہے گواہ ف۲۰۷ جس نے رسول کا حکم مانا

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ﴿۸۰﴾ ؕ وَ

بے شک اس نے اللّٰہ کا حکم مانا ف۲۰۸ اور جس نے منہ پھیرا ف۲۰۹ تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا اور

یَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ٝ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَیَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَیْرَ

کہتے ہیں ہم نے حکم مانا ف۲۱۰ پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا

الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ یَكْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ

اس کے خلاف رات کو منصوبے گانٹھتا ہے اور اللّٰہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے ف۲۱۱ تو اے محبوب تم ان سے چشم پوشی کرو اور اللّٰہ

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

پر بھروسہ رکھو اور اللّٰہ کافی ہے کام بنانے کو تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں ف۲۱۲ اور اگر وہ

ف۲۰۳ گرانی ہو یا اَرزانی، قحط ہو یا فراخ حالی، رنج ہو یا راحت، آرام ہو یا تکلیف، فتح ہو یا شکست، حقیقت میں سب اللّٰہ کی طرف سے ہے۔ ف۲۰۴ اس کا فضل و رحمت ہے ف۲۰۵ کہ تو نے ایسے گناہوں کا اِرتِکاب کیا کہ تو اس کا مستحق ہوا۔ مسئلہ: یہاں برائی کی نسبت بندے کی طرف مجاز ہے اور اوپر جو مذکور ہوا وہ حقیقت تھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ بدی کی نسبت بندے کی طرف بَرسبیلِ اَدب ہے۔ خلاصہ یہ کہ بندہ جب فاعلِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامتِ نفس کے سبب سے سمجھے۔ ف۲۰۶ عرب ہوں یا عجم آپ تمام خَلق کے لیے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا اُمتی کیا گیا، یہ سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی جلالت منصب اور رفعتِ منزلت کا بیان ہے ف۲۰۷ آپ کی رسالتِ عامہ پر، تو سب پر آپ کی اطاعت اور آپ کا اِتباع فرض ہے۔ ف۲۰۸ شانِ نزول: رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللّٰہ سے محبت کی۔ اس پر آج کل کے گستاخ بددینوں کی طرح اس زمانہ کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد مصطفٰے صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصارٰی نے عیسٰی بن مریم کو رب مانا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے ان کے رَدّ میں یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللّٰہ کی اطاعت ہے۔ ف۲۰۹ اور آپ کی اطاعت سے اِعراض کیا۔ ف۲۱۰ شانِ نزول: یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کے حضور میں ایمان و اطاعت شعاری کا اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم حضور پر ایمان لائے ہیں، ہم نے حضور کی تصدیق کی ہے، حضور جو ہمیں حکم فرمائیں اس کی اطاعت ہم پر لازم ہے۔ ف۲۱۱ ان کے اعمال ناموں میں اور اس کا انہیں بدلہ دے گا۔ ف۲۱۲ اور اس کے علوم و حکم کو نہیں دیکھتے کہ اس نے اپنی فصاحت سے تمام خَلق کو عاجز کر دیا ہے اور غیبی خبروں سے منافقین کے احوال اور ان کے مکر و کید کا افشائے راز کر دیا ہے اور اوّلین و آخرین کی خبریں دی ہیں۔

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا جَآءَهُمْ
غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے ف۲۱۳ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ
کوئی بات اطمینان ف۲۱۴ یا ڈر ف۲۱۵ کی آتی ہے اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں ف۲۱۶ اور اگر اس میں رسول

وَ اِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا
اور اپنے ذی اختیار لوگوں ف۲۱۷ کی طرف رجوع لاتے ف۲۱۸ تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بات میں کاوش کرتے ہیں ف۲۱۹ اور اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ
تم پر اللّٰہ کا فضل ف۲۲۰ اور اس کی رحمت ف۲۲۱ نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے ف۲۲۲ مگر تھوڑے ف۲۲۳ تو اے محبوب

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى
اللّٰہ کی راہ میں لڑو ف۲۲۴ تم تکلیف نہ دیئے جاؤ گے مگر اپنے دم کی ف۲۲۵ اور مسلمانوں کو آمادہ کرو ف۲۲۶ قریب ہے

اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ
کہ اللّٰہ کافروں کی سختی روک دے ف۲۲۷ اور اللّٰہ کی آنچ (گرفت) سب سے سخت تر ہے اور اس کا عذاب سب

ف۲۱۳ اور زمانۂ آئندہ کے متعلق غیبی خبریں مطابق نہ ہوتیں اور جب ایسا نہ ہوا اور قرآن پاک کی غیبی خبروں سے آئندہ پیش آنے والے واقعات مطابقت کرتے چلے گئے تو ثابت ہوا کہ یقیناً وہ کتاب اللّٰہ کی طرف سے ہے نیز اس کے مضامین میں بھی باہم اختلاف نہیں اسی طرح فصاحت و بلاغت میں بھی کیونکہ مخلوق کا کلام فصیح بھی ہو تو سب یکساں نہیں ہوتا کچھ بلیغ ہوتا ہے تو کچھ رکیک ہوتا ہے جیسا کہ شعراء اور زبان دانوں کے کلام میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی بہت ملیح (دلچسپ) اور کوئی نہایت پھیکا۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ ہی کے کلام کی شان ہے کہ اس کا تمام کلام فصاحت و بلاغت کی اعلیٰ مَرتَبت پر ہے۔ ف۲۱۴ یعنی فتحِ اسلام ف۲۱۵ یعنی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر ف۲۱۶ جو مفسدے (فتنے فساد) کا مُوجِب ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی فتح کی شہرت سے تو کفار میں جوش پیدا ہوتا ہے اور شکست کی خبر سے مسلمانوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ ف۲۱۷ اکابر صحابہ جو صاحبِ رائے اور صاحبِ بصیرت ہیں ف۲۱۸ اور خود کچھ دخل نہ دیتے ف۲۱۹ مسئلہ: مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں دلیل ہے جواز قیاس پر اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک علم تو وہ ہے جو بہ نصِ قرآن و حدیث حاصل ہو، اور ایک علم وہ ہے جو قرآن و حدیث سے استنباط و قیاس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ اُمورِ دینیہ میں ہر شخص کو دخل دینا جائز نہیں جو اہل ہو اس کو تفویض (سپرد) کرنا چاہئے۔ ف۲۲۰ رسولِ کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی بعثت ف۲۲۱ نزولِ قرآن ف۲۲۲ اور کفر و ضلال میں گرفتار رہتے ف۲۲۳ وہ لوگ جو سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی بعثت اور قرآن پاک کے نزول سے پہلے آپ پر ایمان لائے جیسے زید بن عَمرو بن نُفَیل اور وَرَقہ بن نوفل اور قیس بن ساعِدہ ف۲۲۴ خواہ کوئی تمہارا ساتھ دے یا نہ دے اور تم اکیلے رہ جاؤ ف۲۲۵ شانِ نزول: بدرِ صغریٰ کی جنگ جو ابوسفیان سے ٹھہر چکی تھی جب اس کا وقت آپہنچا تو رسول کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے وہاں جانے کے لیے لوگوں کو دعوت دی بعضوں پر یہ گراں ہوا تو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اپنے حبیب صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کو حکم دیا کہ وہ جہاد نہ چھوڑیں اگرچہ تنہا ہوں اللّٰہ آپ کا ناصر ہے اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے یہ حکم پا کر رسول کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم بدرِ صغریٰ کی جنگ کے لیے روانہ ہوئے صرف ستر سوار ہمراہ تھے۔ ف۲۲۶ انہیں جہاد کی ترغیب دو اور بس۔ ف۲۲۷ چنانچہ، ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا لشکر کامیاب آیا اور کفار ایسے مرعوب ہوئے کہ وہ مسلمانوں کے مقابل میدان میں نہ آسکے۔ فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ سید عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم شجاعت میں سب سے اعلیٰ ہیں کہ آپ کو تنہا کفار کے مقابل تشریف لے جانے کا حکم ہوا اور آپ آمادہ ہوگئے۔

تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَ
سے کڑا (زبردست سخت) جو اچھی سفارش کرے وٰ۲۲۸ اس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وٰ۲۲۹ اور

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
جو بُری سفارش کرے اُس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے وٰ۲۳۰ اور اللّٰہ ہر چیز پر

شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ
قادر ہے اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا

رُدُّوْهَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ النصف
وہی کہہ دو بےشک اللّٰہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے وٰ۲۳۱ اللّٰہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ
اور وہ ضرور تمہیں اکٹھا کرے گا قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں اور اللّٰہ سے زیادہ کس کی بات

حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا ع ۱۱ ۸
سچی وٰ۲۳۲ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہوگئے وٰ۲۳۳ اور اللّٰہ نے انہیں اوندھا کردیا وٰ۲۳۴ ان کے

كَسَبُوْا ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
کوتکوں (برے اعمال) کے سبب وٰ۲۳۵ کیا یہ چاہتے ہو کہ اسے راہ دکھاؤ جسے اللّٰہ نے گمراہ کیا اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے

وٰ۲۲۸ کسی سے کسی کی کہ اس کو نفع پہنچائے یا کسی مصیبت و بلا سے خلاص کرائے اور ہو وہ موافقِ شرع تو وٰ۲۲۹ اجر و جزا وٰ۲۳۰ عذاب و سزا وٰ۲۳۱ مسائلِ سلام: سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض اور جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص وعلیکم السلام ورحمۃ اللّٰہ کہے اور اگر پہلے نے ورحمۃ اللّٰہ بھی کہا تھا تو یہ وبرکاتہ اور بڑھائے پس اس سے زیادہ سلام و جواب میں اور کوئی اضافہ نہیں ہے۔ کافر، گمراہ، فاسق اور استنجا کرتے مسلمانوں کو سلام نہ کریں۔ جو شخص خطبہ یا تلاوتِ قرآن یا حدیث یا مذاکرۂ علم یا اذان یا تکبیر میں مشغول ہو، اس حال میں ان کو سلام نہ کیا جائے اور اگر کوئی سلام کرے تو ان پر جواب دینا لازم نہیں اور جو شخص شطرنج، چوسر، تاش، گنجفہ وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو یا پاخانہ یا غسل خانہ میں ہو یا بےعذر برہنہ ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔ مسئلہ: آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو بی بی کو سلام کرے۔ ہندوستان میں یہ بڑی غلط رسم ہے کہ زن و شو کے اتنے گہرے تعلقات ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو سلام سے محروم کرتے ہیں باوجودیکہ سلام جس کو کیا جاتا ہے اس کے لیے سلامتی کی دعا ہے۔ مسئلہ: بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ وٰ۲۳۲ یعنی اس سے زیادہ سچا کوئی نہیں اس لیے کہ اس کا کذب ناممکن و محال ہے کیونکہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللّٰہ پر محال ہے وہ جملہ عیوب سے پاک ہے۔ وٰ۲۳۳ شانِ نزول: منافقین کی ایک جماعت سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے رک گئی تھی ان کے باب میں اصحابِ کرام کے دو فرقے ہوگئے ایک فرقہ قتل پر مُصِر تھا اور ایک ان کے قتل سے انکار کرتا تھا اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وٰ۲۳۴ کہ وہ حضور کے ساتھ جہاد میں جانے سے محروم رہے۔ وٰ۲۳۵ ان کے کفر و اِرتِداد اور مشرکین کے ساتھ ملنے کے باعث تو چاہیے کہ مسلمان بھی ان کے کفر میں اختلاف نہ کریں۔

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ

تو ہرگز تو اس کے لیے کوئی راہ نہ پائے گا وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب

سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

ایک سے ہو جاؤ تو ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ ف۲۳۶ جب تک اللّٰہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں ف۲۳۷

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا

پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۲۳۸ تو اُنہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں کسی کو

مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ

نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار ف۲۳۹ مگر وہ جو ایسی قوم سے علاقہ (تعلق) رکھتے ہیں کہ تم میں

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ

ان میں معاہدہ ہے ف۲۴۰ یا تمہارے پاس یوں آئے کہ ان کے دلوں میں سکت (طاقت) نہ رہی کہ تم سے لڑیں ف۲۴۱ یا

يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

اپنی قوم سے لڑیں ف۲۴۲ اور اللّٰہ چاہتا تو ضرور اُنہیں تم پر قابو دیتا تو وہ بے شک تم سے لڑتے ف۲۴۳ پھر اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

وہ تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیام ڈالیں تو اللّٰہ نے تمہیں ان پر کوئی

عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ

راہ نہ رکھی ف۲۴۴ اب کچھ اور تم ایسے پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امان میں رہیں

وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ

اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں ف۲۴۵ جب کبھی ان کی قوم انہیں فساد ف۲۴۶ کی طرف پھیرے تو اس پر اوندھے گرتے ہیں پھر اگر

ف۲۳۶ اس آیت میں کفار کے ساتھ مُوالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں ف۲۳۷ اور اس سے ان کے ایمان کی تحقیق نہ ہو لے۔ ف۲۳۸ ایمان و ہجرت سے اور اپنی حالت پر قائم رہیں۔ ف۲۳۹ اور اگر تمہاری دوستی کا دعویٰ کریں اور مدد کے لیے تیار ہوں تو ان کی مدد نہ قبول کرو۔ ف۲۴۰ یہ اِستثناء قتل کی طرف راجع ہے کیونکہ کفار و منافقین کے ساتھ مُوالات کسی حال میں جائز نہیں اور عہد سے یہ عہد مراد ہے کہ اس قوم کو اور جو اس قوم سے جا ملے اس کو امن ہے جیسا کہ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے وقت ہِلال بن عُوَیْمِر اَسْلَمِی سے معاملہ کیا تھا۔ ف۲۴۱ اپنی قوم کے ساتھ ہو کر ف۲۴۲ تمہارے ساتھ ہو کر ف۲۴۳ لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ ف۲۴۴ کہ تم ان سے جنگ کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ حکم آیت ''اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ'' (انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو) سے منسوخ ہو گیا۔ ف۲۴۵ شانِ نزول: مدینہ طیبہ میں قبیلہ اَسد و غطفان کے لوگ رِیاءً کلمۂ اسلام پڑھتے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے اور جب ان میں سے کوئی اپنی قوم سے ملتا اور وہ لوگ ان سے کہتے کہ تم کس چیز پر ایمان لائے تو

يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ

وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور ۲۴۷ صلح کی گردن نہ ڈالیں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو انہیں پکڑو اور

اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

جہاں پاؤ قتل کرو اور یہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں صریح (کھلا)

مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ ع ۹ ۱۲

اختیار دیا ۲۴۸ اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر ۲۴۹ اور جو کسی مسلمان کو

مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ

نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان (مسلم غلام) کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے ۲۵۰ مگر

اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ

یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ ۲۵۱ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے ۲۵۲ اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ۲۵۳ اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا ۲۵۴ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے ۲۵۵ وہ لگاتار

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

دو مہینے کے روزے رکھے ۲۵۶ یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

وہ لوگ کہتے کہ بندروں بچھوؤں وغیرہ پر، اس انداز سے ان کا مطلب یہ تھا کہ دونوں طرف سے رسم و راہ رکھیں اور کسی جانب سے انہیں نقصان نہ پہنچے یہ لوگ منافقین تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۴۶ شرک یا مسلمانوں سے جنگ ۲۴۷ جنگ سے باز آکر ۲۴۸ ان کے کفر، غدر اور مسلمانوں کی ضرر رسانی کے سبب ۲۴۹ یعنی مومن کافر کی مثل مباحُ الدَّم نہیں ہے جس کا حکم اوپر کی آیت میں مذکور ہو چکا تو مسلمان کا قتل کرنا بغیر حق کے روا نہیں اور مسلمان کی شان نہیں کہ اس سے کسی مسلمان کا قتل سرزد ہو بجز اس کے کہ خطاءً ہو اس طرح کہ مارتا تھا شکار کو یا کافر حربی کو اور ہاتھ بہک کر زد پڑی مسلمان پر یا یہ کہ کسی شخص کو کافر حربی جان کر مارا اور تھا وہ مسلمان۔ ۲۵۰ یعنی اس کے وارثوں کو دی جائے وہ اسے مثل میراث کے تقسیم کرلیں۔ دِیَت مقتول کے ترکہ کے حکم میں ہے اس سے مقتول کا دَین بھی ادا کیا جائے گا، وصیت بھی جاری کی جائے گی۔ ۲۵۱ جو خطاءً قتل کیا گیا ۲۵۲ یعنی کافر ۲۵۳ لازم ہے اور دِیَت نہیں ۲۵۴ یعنی اگر مقتول ذِمّی ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو مسلمان کا۔ ۲۵۵ یعنی وہ کسی غلام کا مالک نہ ہو ۲۵۶ لگاتار روزہ رکھنا یہ ہے کہ ان روزوں کے درمیان رمضان اور ایامِ تشریق نہ ہوں اور درمیان میں روزوں کا سلسلہ بعذر یا بلا عذر کسی طرح توڑا نہ جائے۔ شانِ نزول: یہ آیت عَیَّاش بن رَبِیْعَہ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی وہ قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں اسلام لائے اور گھر والوں کے خوف سے مدینہ طیبہ جا کر پناہ گزیں ہوئے ان کی ماں کو اس سے بہت بیقراری ہوئی اور اس نے حارث اور ابوجہل اپنے دونوں بیٹوں سے جو عَیَّاش کے سوتیلے بھائی تھے یہ کہا کہ خدا کی قسم نہ میں سایہ میں بیٹھوں نہ کھانا چکھوں نہ پانی پیوں جب تک تم عَیَّاش کو میرے پاس نہ لے آؤ۔ وہ دونوں حارث بن زید بن ابی اُنَیْسَہ کو

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے و٢٥٧ اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لیے تیار رکھا بڑا عذاب اے ایمان والو جب

ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ

تم جہاد کو چلو تو تحقیق کرلو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ

السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ

کہو کہ تو مسلمان نہیں و٢٥٨ تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس

مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

بہتیری غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے و٢٥٩ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا ف٢٦٠ تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے و٢٦١

ساتھ لے کر تلاش کے لیے نکلے اور مدینہ طیبہ پہنچ کر عیّاش کو پالیا اور ان کو ماں کی جزع فزع بیقراری اور کھانا پینا چھوڑنے کی خبر سنائی اور اللہ کو درمیان دے کر یہ عہد کیا کہ ہم دین کے باب میں تجھ سے کچھ نہ کہیں گے، اس طرح وہ عیّاش کو مدینہ سے نکال لائے اور مدینہ سے باہر آکر اس کو باندھا اور ہر ایک نے سو سو کوڑے مارے پھر ماں کے پاس لائے تو ماں نے کہا کہ میں تیری مشکیں نہ کھولوں گی جب تک تو اپنا دین ترک نہ کرے پھر عیاش کو دھوپ میں بندھا ہوا ڈال دیا اور ان مصیبتوں میں مبتلا ہو کر عیّاش نے ان کا کہا مان لیا اور اپنا دین ترک کر دیا تو حارث بن زید نے عیّاش کو ملامت کی اور کہا تو اسی دین پر تھا اگر یہ حق تھا تو تو نے حق کو چھوڑ دیا اور اگر باطل تھا تو تو باطل دین پر رہا یہ بات عیّاش کو بڑی ناگوار گزری اور عیاش نے کہا کہ میں تجھ کو اکیلا پاؤں گا تو خدا کی قسم ضرور قتل کر دوں گا۔ اس کے بعد عیاش اسلام لائے اور انہوں نے مدینہ ہجرت کی اور ان کے بعد حارث بھی اسلام لائے اور ہجرت کر کے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پہنچے لیکن اس روز عیاش موجود نہ تھے نہ انہیں حارث کے اسلام کی اطلاع ہوئی۔ قباء کے قریب عیاش نے حارث کو دیکھ پایا اور قتل کر دیا تو لوگوں نے کہا کہ اے عیاش! تم نے بہت برا کیا حارث اسلام لا چکے تھے اس پر عیاش کو بہت افسوس ہوا اور انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا اور کہا کہ مجھے تا وقتِ قتل ان کے اسلام لانے کی خبر ہی نہ ہوئی اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ و٢٥٧ مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔ پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے۔ فائدہ: خُلُود مدّتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدّتِ دراز کے لیے جہنم ہے۔ فائدہ: خُلُود کا لفظ مُدّتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآن کریم میں اس کے ساتھ لفظِ اَبَد مذکور نہیں ہوتا اور کفار کے حق میں خُلُود بمعنی دوام (ہمیشگی) آیا ہے تو اس کے ساتھ اَبَد بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت مقیس بن صُبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکمِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم دِیَت ادا کر دی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مُرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مُرتد ہوا۔ و٢٥٨ یا جس میں اسلام کی علامت ونشانی پاؤ اس سے ہاتھ روکو اور جب تک اس کا کفر ثابت نہ ہو جائے اس پر ہاتھ نہ ڈالو۔ ابوداؤد و ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے حکم دیتے کہ اگر تم مسجد دیکھو یا اذان سنو تو قتل نہ کرنا۔ مسئلہ: اکثر فقہاء نے فرمایا کہ اگر یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں مؤمن ہوں تو اس کو مؤمن نہ مانا جائے گا کیونکہ وہ اپنے عقیدہ ہی کو ایمان کہتا ہے اور اگر ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہے جب بھی اس کے مسلمان ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ اپنے دین سے بیزاری کا اظہار اور اس کے باطل ہونے کا اعتراف نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کفر میں مبتلا ہو اس کے لیے اس کفر سے بیزاری اور اس کو کفر جاننا ضروری ہے۔ و٢٥٩ یعنی جب تم اسلام میں داخل ہوئے تھے تو تمہاری زبان سے کلمۂ شہادت سن کر تمہارے جان و مال محفوظ کر دیئے گئے تھے اور

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسۡتَوِى الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ

بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے برابر نہیں وہ مسلمان کہ

الۡمُؤۡمِنِيۡنَ غَيۡرُ أُولِى الضَّرَرِ وَالۡمُجٰهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِأَمۡوَالِهِمۡ

بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں

وَأَنۡفُسِهِمۡ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ بِأَمۡوَالِهِمۡ وَأَنۡفُسِهِمۡ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ

سے جہاد کرتے ہیں ف۲۶۲ اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد والوں کا درجہ بیٹھنے والوں

دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ عَلَى

سے بڑا کیا ف۲۶۳ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ف۲۶۴ اور اللہ نے جہاد والوں کو ف۲۶۵ بیٹھنے والوں پر

الۡقٰعِدِيۡنَ أَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَكَانَ

بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت ف۲۶۶ اور

اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۹۶﴾ ع إِنَّ الَّذِيۡنَ تَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِىۡٓ أَنۡفُسِهِمۡ ع ۱۳ ۵ ۱۰

اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

قَالُوۡا فِيۡمَ كُنۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡأَرۡضِ ؕ قَالُوۡٓا أَلَمۡ

ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کاہے میں تھے کہتے ہیں ہم زمین میں کمزور تھے ف۲۶۷ کہتے ہیں کیا

تمہارا اظہار بے اعتبار نہ قرار دیا گیا تھا، ایسا ہی اسلام میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تمہیں بھی سلوک کرنا چاہیے۔ شانِ نزول: یہ آیت مِرۡ دَاس بن نَہِیۡک کے حق میں نازل ہوئی جو اہلِ فِدَک میں سے تھے اور ان کے سوا ان کی قوم کا کوئی شخص اسلام نہ لایا تھا اس قوم کو خبر ملی کہ لشکرِ اسلام ان کی طرف آ رہا ہے تو قوم کے سب لوگ بھاگ گئے مگر مِرۡ دَاس ٹھیرے رہے جب انہوں نے دور سے لشکر کو دیکھا تو بایں خیال کہ مبادا (ایسا نہ ہو کہ) کوئی غیر مسلم جماعت ہو یہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریاں لے کر چڑھ گئے جب لشکر آیا اور انہوں نے اللہ اکبر کے نعروں کی آوازیں سنیں تو خود بھی تکبیر پڑھتے ہوئے اتر آئے اور کہنے لگے ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُم“ مسلمانوں نے خیال کیا کہ اہلِ فِدَک تو سب کافر ہیں یہ شخص مُغالَطہ دینے کے لیے اظہارِ ایمان کرتا ہے بایں خیال اسامہ بن زید نے ان کو قتل کر دیا اور بکریاں لے آئے جب سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور میں حاضر ہوئے تو تمام ماجرا عرض کیا، حضور کو نہایت رنج ہوا اور فرمایا: تم نے اس کے سامان کے سبب اس کو قتل کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اسامہ کو حکم دیا کہ مقتول کی بکریاں اس کے اہل کو واپس کریں۔ ف۲۶۰ کہ تم کو اسلام پر استقامت بخشی اور تمہارا مومن ہونا مشہور کیا۔ ف۲۶۱ تاکہ تمہارے ہاتھ سے کوئی ایماندار قتل نہ ہو۔ ف۲۶۲ اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے کہ بیٹھ رہنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، مجاہدین کے لیے بڑے درجات و ثواب ہیں اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ بیماری یا پیری و ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ فضیلت سے محروم نہ کیے جائیں گے اگر نیت صالح رکھتے ہوں۔ حدیثِ بخاری میں ہے: سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ تبوک سے واپسی کے وقت فرمایا: کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں ہم کسی گھاٹی یا آبادی میں نہیں چلتے مگر وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں انہیں عذر نے روک لیا ہے۔ ف۲۶۳ جو عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہو سکے اگرچہ وہ نیت کا ثواب پائیں گے لیکن جہاد کرنے والوں کو عمل کی فضیلت اس سے زیادہ حاصل ہے۔ ف۲۶۴ جہاد کرنے والے ہوں یا عذر سے رہ جانے والے۔ ف۲۶۵ بغیر عذر کے ف۲۶۶ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے جنت

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ
اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ
اور بہت بُری جگہ پلٹنے کی ف۲۶۸ مگر وہ جو دبا لیے گئے مرد اور عورتیں
وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ
اور بچے جنہیں نہ کوئی تدبیر بن پڑے ف۲۶۹ نہ راستہ جانیں تو
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ
قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف فرمائے ف۲۷۰ اور اللہ معاف فرمانے والا بخشنے والا ہے اور جو
يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ
اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا
وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
اور جو اپنے گھر سے نکلا ف۲۷۱ اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَ ع ۱۴/۱۱
نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا ف۲۷۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور

میں سو درجے مہیا فرمائے، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان و زمین میں۔ ف۲۶۷ **شانِ نزول:** یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کلمۂ اسلام تو زبان سے ادا کیا مگر جس زمانہ میں ہجرت فرض تھی اس وقت ہجرت نہ کی اور جب مشرکین جنگِ بدر میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے گئے تو یہ لوگ ان کے ساتھ ہوئے اور کفار کے ساتھ ہی مارے بھی گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار کے ساتھ ہونا اور فرض ہجرت ترک کرنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ ف۲۶۸ **مسئلہ:** یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کر سکے گا اس پر ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔ حدیث میں ہے: جو شخص اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا گرچہ ایک بالشت ہی کیوں نہ ہو اس کے لئے جنت واجب ہوئی اور اس کو حضرت ابراہیم اور سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی رفاقت میسر ہوگی۔ ف۲۶۹ زمینِ کفر سے نکلنے اور ہجرت کرنے کی۔ ف۲۷۰ کہ وہ کریم ہے اور کریم جو امید دلاتا ہے پوری کرتا ہے اور یقیناً معاف فرمائے گا۔ ف۲۷۱ **شانِ نزول:** اس سے پہلی آیت جب نازل ہوئی تو جُندَع بن ضَمْرَۃُ اللَّیْثِی نے اس کو سنا یہ بہت بوڑھے شخص تھے کہنے لگے کہ میں مستثنی لوگوں میں تو ہوں نہیں کیونکہ میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے مدینہ طیبہ ہجرت کر کے پہنچ سکتا ہوں، خدا کی قسم! مکہ مکرمہ میں اب ایک رات نہ ٹھہروں گا مجھے لے چلو۔ چنانچہ، ان کو چارپائی پر لے کر چلے مقام تَنْعِیم میں آ کر ان کا انتقال ہو گیا، آخر وقت انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا: یارب! یہ تیرا اور یہ تیرے رسول کا، میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر تیرے رسول نے بیعت کی، یہ خبر پا کر صحابہ کرام نے فرمایا: کاش! وہ مدینہ پہنچتے تو ان کا اجر کتنا بڑا ہوتا اور مشرک ہنسے اور کہنے لگے کہ جس مطلب کے لیے نکلے تھے وہ نہ ملا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷۲ اس کے وعدے اور اسکے فضل و کرم سے کیونکہ بطریقِ استحقاق کوئی چیز اس پر واجب نہیں اس کی شان اس سے عالی ہے۔ **مسئلہ:** جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے وہ اس طاعت کا ثواب پائے گا۔ **مسئلہ:** طلبِ علم، جہاد، حج، زیارت، طاعت، زہد و قناعت اور رزقِ حلال کی طلب کے لیے ترکِ وطن کرنا خدا اور رسول

اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر

الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا

سے پڑھو ف۲۷۳ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے ف۲۷۴ بے شک کفار

لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿١٠١﴾ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

تمہارے کھلے دشمن ہیں اور اے محبوب جب تم اُن میں تشریف فرما ہو ف۲۷۵ پھر نماز میں ان کی امامت کرو ف۲۷۶ تو چاہیے کہ

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو ف۲۷۷ اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں ف۲۷۸ پھر جب وہ سجدہ کرلیں ف۲۷۹ تو ہٹ کر

مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

تم سے پیچھے ہوجائیں ف۲۸۰ اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی ف۲۸۱ اب وہ تمہارے مقتدی ہوں

کی طرف ہجرت ہے، اس راہ میں مرجانے والا اجر پائے گا۔ ف۲۷۳ یعنی چار رکعت والی دو رکعت۔ ف۲۷۴ مسئلہ: خوفِ کفار قصر کے لیے شرط نہیں۔ حدیث: یعلی بن اُمیہ نے حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ سے کہا کہ ہم تو امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا: اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا: حضور نے فرمایا: کہ تمہارے لیے یہ اللّٰہ کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو، اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں چار رکعت والی نماز کو پورا پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں قابلِ تملیک نہیں ہیں ان کا صدقہ اسقاطِ محض ہے رد کا احتمال نہیں رکھتا، آیت کے نزول کے وقت سفر اندیشہ سے خالی نہ ہوتے تھے اس لیے آیت میں اس کا ذکر بیانِ حال ہے شرطِ قصر نہیں حضرت عبداللّٰہ بن عمر کی قراءت بھی اس کی دلیل ہے جس میں ''اَنْ يَّفْتِنَكُمْ'' بغیر ''اِنْ خِفْتُمْ'' کے ہے، صحابہ کا بھی یہی عمل تھا کہ امن کے سفروں میں بھی قصر فرماتے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے اور پوری چار پڑھنے میں اللّٰہ تعالیٰ کے صدقہ کا رد کرنا لازم آتا ہے لہٰذا قصر ضروری ہے۔ مدّتِ سفر: ۔ مسئلہ: جس سفر میں قصر کیا جاتا ہے اس کی ادنیٰ مدت تین رات دن کی مسافت ہے جو اونٹ یا پیدل کی متوسط رفتار سے طے کی جاتی ہو اور اس کی مقداریں خشکی اور دریا اور پہاڑوں میں مختلف ہوجاتی ہیں جو مسافت متوسط رفتار سے چلنے والے تین روز میں طے کرتے ہوں اس کے سفر میں قصر ہوگا۔ مسئلہ: مسافر کی جلدی اور دیر کا اعتبار نہیں خواہ وہ تین روز کی مسافت تین گھنٹہ میں طے کرے جب بھی قصر ہوگا اور اگر ایک روز کی مسافت تین روز سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہ ہوگا، غرض اعتبار مسافت کا ہے۔ ف۲۷۵ یعنی اپنے اصحاب میں ف۲۷۶ اس میں باجماعت نمازِ خوف کا بیان ہے۔ شانِ نزول: جہاد میں جب رسولِ کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مشرکین نے دیکھا کہ آپ نے مع تمام اصحاب کے نمازِ ظہر بجماعت ادا فرمائی تو انہیں افسوس ہوا کہ انہوں نے اس وقت میں کیوں نہ حملہ کیا اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ کیا ہی اچھا موقع تھا، بعضوں نے ان میں سے کہا: اس کے بعد ایک اور نماز ہے جو مسلمانوں کو اپنے ماں باپ سے زیادہ پیاری ہے یعنی نمازِ عصر جب مسلمان اس نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پوری قوت سے حملہ کرکے انہیں قتل کردو، اس وقت حضرت جبریل نازل ہوئے اور انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! یہ نمازِ خوف ہے اور اللّٰہ عزوجل فرماتا ہے: ''وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ'' الآیہ۔ ف۲۷۷ یعنی حاضرین کو دو جماعتوں میں تقسیم کردیا جائے ایک ان میں سے آپ کے ساتھ رہے آپ انہیں نماز پڑھائیں اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے۔ ف۲۷۸ یعنی جو لوگ دشمن کے مقابل ہوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر جماعت کے نمازی مراد ہوں تو وہ لوگ ایسے ہتھیار لگائے رہیں جن سے نماز میں کوئی خلل نہ ہو جیسے تلوار خنجر وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ ہتھیار ساتھ رکھنے کا حکم دونوں فریقوں کے لیے ہے اور یہ احتیاط کے قریب ہے۔ ف۲۷۹ یعنی دونوں سجدے کرکے رکعت پوری کرلیں۔ ف۲۸۰ تاکہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہوسکیں۔ ف۲۸۱ اور اب تک دشمن کے مقابل تھی۔

وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ

اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں ۲۸۲ کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے

عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ

ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہوجاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں ۲۸۳

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى

اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ (بارش) کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو

اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ

کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو ۲۸۴ بے شک اللہ نے کافروں کے لیے خواری (ذلت)

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ

اور کروٹوں پر لیٹے ۲۸۵ پھر جب مطمئن ہوجاؤ تو حسبِ دستور نماز قائم کرو بے شک نماز

ف۲۸۲ پناہ سے زرہ وغیرہ ایسی چیزیں مراد ہیں جن سے دشمن کے حملے سے بچا جا سکے ان کا ساتھ رکھنا بہرحال واجب ہے جیسا کہ قریب ہی ارشاد ہوگا "وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ" اور ہتھیار ساتھ رکھنا مستحب ہے۔ **نمازِ خوف کا مختصر طریقہ** یہ ہے کہ پہلی جماعت امام کے ساتھ ایک رکعت پوری کرکے دشمن کے مقابل جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے مقابل کھڑی تھی وہ آکر امام کے ساتھ دوسری رکعت پڑھے پھر فقط امام سلام پھیرے اور پہلی جماعت آکر دوسری رکعت بغیر قراءت کے پڑھے اور سلام پھیر دے اور دشمن کے مقابل چلی جائے پھر دوسری جماعت اپنی جگہ آکر ایک رکعت جو باقی رہی تھی اس کو قرأت کے ساتھ پورا کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں اور پہلے لاحق۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسی طرح نماز خوف ادا فرمانا مروی ہے۔ حضور کے بعد بھی نمازِ خوف صحابہ پڑھتے رہے ہیں حالتِ خوف میں دشمن کے مقابل اس اہتمام کے ساتھ نماز ادا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کس قدر ضروری ہے۔ **مسائل:** حالتِ سفر میں اگر صورتِ خوف پیش آئے تو اس کا یہ بیان ہوا لیکن اگر مقیم کو ایسی حالت پیش آئے تو وہ چار رکعت والی نمازوں میں ہر ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائے اور تین رکعت والی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک۔ **ف۲۸۳ شانِ نزول:** نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم غزوۂ ذات الرِّقاع سے جب فارغ ہوئے اور دشمن کے بہت آدمیوں کو گرفتار کیا اور اموالِ غنیمت ہاتھ آئے اور کوئی دشمن مقابل باقی نہ رہا تو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم قضائے حاجت کے لیے جنگل میں تنہا تشریف لے گئے تو دشمن کی جماعت میں سے غورث بن حرث محاربی یہ خبر پاکر تلوار لیے ہوئے چھپا چھپا پہاڑ سے اترا اور اچانک حضرت کے پاس پہنچا اور تلوار کھینچ کر کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اور دعا فرمائی، جب ہی اس نے حضور پر تلوار چلانے کا ارادہ کیا اوندھے منہ گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضور نے وہ تلوار لے کر فرمایا کہ تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا: میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: "اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ تو تیری تلوار تجھے دے دوں گا، اس نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی آپ سے نہ لڑوں گا اور زندگی بھر آپ کے کسی دشمن کی مدد نہ کروں گا، آپ نے اس کی تلوار اس کو دے دی، کہنے لگا: یا محمد! (صلّی اللہ علیہ وسلّم) آپ مجھ سے بہت بہتر ہیں۔ فرمایا: ہاں ہمارے لیے یہی سزاوار ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ہتھیار اور بچاؤ ساتھ رکھنے کا حکم دیا گیا (احمدی) **ف۲۸۴** کہ اس کا ساتھ رکھنا ہمیشہ ضروری ہے۔ **شانِ نزول:** ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عبدالرحمٰن بن عوف زخمی تھے اور اس وقت ہتھیار رکھنا ان کے لیے بہت تکلیف اور بار تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حالتِ عذر میں ہتھیار کھول رکھنے کی اجازت دی گئی۔ **ف۲۸۵** یعنی ذکرِ الٰہی کی ہر حال میں مداومت کرو اور کسی حال

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط

مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے ف۲۸۶ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو

اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ج وَتَرْجُوْنَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللہ سے

اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٠٤﴾ ع اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ع ١٥ / ١٢

وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف۲۸۷ اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ

سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو ف۲۸۸ جس طرح تمہیں اللہ دکھائے ف۲۸۹ اور دغا والوں

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ لا وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کی طرف سے نہ جھگڑو اور اللہ سے معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ ج وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ

مہربان ہے اور ان کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں ف۲۹۰ بے شک اللہ

میں اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد معین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی۔ فرمایا: ذکر کرو کھڑے، بیٹھے، کروٹوں پر لیٹے، رات میں ہو یا دن میں، خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں اور حضر میں، غنا میں اور فقر میں، تندرستی اور بیماری میں، پوشیدہ اور ظاہر۔ مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمۂ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثناء، دعا سب داخل ہیں۔ ف۲۸۶ تو لازم ہے کہ اس کے اوقات کی رعایت کی جائے۔ ف۲۸۷ شانِ نزول: اُحد کی جنگ سے جب ابوسفیان اور ان کے ساتھی واپس ہوئے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو صحابہ اُحد میں حاضر ہوئے تھے انہیں مشرکین کے تعاقب میں جانے کا حکم دیا۔ اصحاب زخمی تھے انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۸۸ شانِ نزول: انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے ایک شخص طُعْمَہ بن اُبَیْرِق نے اپنے ہمسایہ قتادہ بن نعمان کی زرہ چرا کر آٹے کی بوری میں زید بن سمین یہودی کے یہاں چھپائی جب زرہ کی تلاش ہوئی اور طُعْمَہ پر شبہ کیا گیا تو وہ انکار کر گیا اور قسم کھا گیا۔ بوری پھٹی ہوئی تھی اور آٹا اس میں سے گرتا جاتا تھا اس کے نشان سے لوگ یہودی کے مکان تک پہنچے اور بوری وہاں پائی گئی یہودی نے کہا کہ طُعْمَہ اس کے پاس رکھ گیا ہے اور یہود کی ایک جماعت نے اس کی گواہی دی اور طُعْمَہ کی قوم بنی ظفر نے یہ عزم کرلیا کہ یہودی کو چور بتائیں گے اور اس پر قسم کھالیں گے تاکہ قوم رسوا نہ ہو اور ان کی خواہش تھی کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم طُعْمَہ کو بری کردیں اور یہودی کو سزا دیں اسی لیے انہوں نے حضور کے سامنے طُعْمَہ کے موافق اور یہودی کے خلاف جھوٹی گواہی دی اور اس گواہی پر کوئی جرح وقدح نہ ہوئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (اس واقعہ کے متعلق متعدد روایات آئی ہیں اور ان میں باہم اختلافات بھی ہیں) ف۲۸۹ اور علم عطا فرمائے۔ علم یقینی کو قوت ظہور کی وجہ سے رویت سے تعبیر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہرگز کوئی نہ کہے جو اللہ نے مجھے دکھایا اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو عطا فرمایا آپ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق وحوادث آپ کے پیشِ نظر کردیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے۔ ف۲۹۰ معصیت کا ارتکاب کرکے۔

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ لَا

نہیں چاہتا کسی بڑے دغا باز گنہگار کو آدمیوں سے چھپتے ہیں اور اللّٰه

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

سے نہیں چھپتے ۲۹۱ اور اللّٰه ان کے پاس ہے ۲۹۲ جب دل میں وہ بات تجویز کرتے ہیں جو اللّٰه

الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

کو ناپسند ہے ۲۹۳ اور اللّٰه ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے سنتے ہو یہ جو تم ہو ۲۹۴

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ

دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑے تو ان کی طرف سے کون جھگڑے گا اللّٰه سے قیامت کے دن یا کون

يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ

ان کا وکیل ہوگا اور جو کوئی بُرائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر

يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا

اللّٰه سے بخشش چاہے تو اللّٰه کو بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو گناہ کمائے تو

يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ

اس کی کمائی اسی کی جان پر پڑے اور اللّٰه علم و حکمت والا ہے ۲۹۵ اور جو کوئی

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا

خطا یا گناہ کمائے ۲۹۶ پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے اس نے ضرور بہتان اور کھلا گناہ

مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ١٦ ع ٨ ١٣

اٹھایا اور اے محبوب اگر اللّٰه کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا ۲۹۷ تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے

اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں ۲۹۸ اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ۲۹۹

۲۹۱ حیا نہیں کرتے ۲۹۲ ان کا حال جانتا ہے اس پر ان کا کوئی راز چھپ نہیں سکتا ۲۹۳ جیسے طُعْمَہ کی طرفداری میں جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت ۔ ۲۹۴ اے قوم طُعْمَہ! ۲۹۵ کسی کو دوسرے کے گناہ پر عذاب نہیں فرماتا ۔ ۲۹۶ صغیرہ یا کبیرہ ۲۹۷ تمہیں نبی و معصوم کرکے اور رازوں پر مطلع فرما کے ۲۹۸ کیونکہ اس کا وبال انہیں پر ہے ۲۹۹ کیونکہ اللّٰه نے آپ کو ہمیشہ کے لیے معصوم کیا ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ
اور اللّٰہ نے تم پر کتاب ف۳۰۰ اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے ف۳۰۱
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا الثلث
اور اللّٰہ کا تم پر بڑا فضل ہے ف۳۰۲ ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں ف۳۰۳ مگر
مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ
جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللّٰہ کی رضا
ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ
چاہنے کو ایسا کرے اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو
يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ
رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے
ع ١٧ ١٤ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع اِنَّ
جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی ف۳۰۴
اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ
اللّٰہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے ف۳۰۵
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ
اور جو اللّٰہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا یہ شرک والے اللّٰہ کے

ف۳۰۰ یعنی قرآن کریم ف۳۰۱ امورِ دین واحکامِ شرع وعلوم غیب۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اَسرار وحقائق پر مطّلع کیا۔ یہ مسئلہ قرآن کریم کی بہت آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ ف۳۰۲ کہ تمہیں ان نعمتوں کے ساتھ ممتاز کیا۔ ف۳۰۳ یہ سب لوگوں کے حق میں عام ہے۔ ف۳۰۴ یہ آیت دلیل ہے اس کی کہ اجماع حجت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے کہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں۔ (مدارک) اور اس سے ثابت ہوا کہ طریقِ مسلمین ہی صراطِ مستقیم ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ جماعت پر اللّٰہ کا ہاتھ ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعتِ مسلمین سے جدا ہوا وہ دوزخی ہے۔ اس سے واضح ہے کہ حق مذہب اہلِ سنت و جماعت ہے۔ ف۳۰۵ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ یہ آیت ایک کُہن سال (عمر رسیدہ) اعرابی کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا نبی اللّٰہ! میں بوڑھا ہوں، گناہوں میں غرق ہوں بجز اِس کے کہ جب سے میں نے اللّٰہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لایا اس وقت سے کبھی میں نے اس کے ساتھ شرک نہ کیا اور اس کے سوا کسی اور کو ولی نہ بنایا اور جرأت کے ساتھ گناہوں میں مبتلا نہ ہوا اور ایک پل بھی میں نے یہ گمان نہ کیا کہ میں اللّٰہ سے بھاگ سکتا ہوں۔ شرمندہ ہوں، تائب ہوں، مغفرت چاہتا ہوں، اللّٰہ کے یہاں میرا کیا حال ہوگا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی یہ آیت نصِ صریح ہے اس پر کہ شرک بخشا نہ جائے گا اگر مشرک اپنے شرک پر مرے کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مشرک جو اپنے شرک سے توبہ کرے اور ایمان لائے تو اس کی توبہ وایمان مقبول ہے۔

دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًاۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًاۙ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُۘ

سو انہیں پوجتے مگر کچھ عورتوں کو ف۳۰۶ اور نہیں پوجتے مگر سرکش شیطان کو ف۳۰۷ جس پر اللہ نے لعنت کی

وقف لازم

وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًاۙ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ

اور بولا ف۳۰۸ قسم ہے میں ضرور تیرے بندوں میں سے کچھ ٹھہرایا ہوا حصہ لوں گا ف۳۰۹ قسم ہے میں ضرور انہیں بہکا دوں گا

وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا ف۳۱۰ اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے ف۳۱۱ اور ضرور انہیں کہوں گا

فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز بدل دیں گے ف۳۱۲ اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًاؕ﴿۱۱۹﴾ یَعِدُهُمْ وَ یُمَنِّیْهِمْؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ

وہ صریح ٹوٹے (کھلے نقصان) میں پڑا شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ف۳۱۳ اور شیطان انہیں

الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ٘ وَ لَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا

وعدے نہیں دیتا مگر فریب کے ف۳۱۴ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے بچنے کی

مَحِیْصًا﴿۱۲۱﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

جگہ نہ پائیں گے اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کچھ دیر جاتی ہے کہ ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّاؕ وَ مَنْ

جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں اللہ کا سچا وعدہ اور

ف۳۰۶ یعنی مؤنث بتوں کو جیسے لات، عُزّٰی، منات وغیرہ یہ سب مؤنث ہیں اور عرب کے ہر قبیلے کا بت تھا جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور اس کو اس قبیلہ کی اُنثٰی (عورت) کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قراءت میں اِلَّآ اَوْثَانًا اور حضرت ابن عباس کی قراءت میں ''اِلَّا اُثُنًا'' آیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ''اُناث'' سے مراد بت ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مشرکین عرب اپنے باطل معبودوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ مشرکین بتوں کو زیور وغیرہ پہنا کر عورتوں کی طرح سجاتے تھے ف۳۰۷ کیونکہ اسی کے اِغواء (بہکانے) سے بت پرستی کرتے ہیں ف۳۰۸ شیطان ف۳۰۹ انہیں اپنا مطیع بناؤں گا ف۳۱۰ طرح طرح کی کبھی عمرِ طویل کی کبھی لذّاتِ دنیا کی کبھی خواہشاتِ باطلہ کی کبھی اور کبھی اور ف۳۱۱ چنانچہ، انہوں نے ایسا کیا کہ اونٹنی جب پانچ مرتبہ بیاہ لیتی تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور اس سے نفع اٹھانا اپنے اوپر حرام کر لیتے اور اس کا دودھ بتوں کے لیے کر لیتے اور اس کو بَحِیرَہ کہتے تھے شیطان نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا تھا کہ ایسا کرنا عبادت ہے۔ ف۳۱۲ مردوں کا عورتوں کی شکل میں زنانہ لباس پہننا، عورتوں کی طرح بات چیت اور حرکات کرنا، جسم کو گود کر سرمہ یا سیندور (سرخ رنگ کا ایک پاؤڈر جسے ہندو مانگ میں لگاتے ہیں) وغیرہ جلد میں پیوست کر کے نقش و نگار بنانا، بالوں میں بال جوڑ کر بڑی بڑی جٹیں بنانا بھی اس میں داخل ہے۔ ف۳۱۳ اور دل میں طرح طرح کی امیدیں اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ انسان گمراہی میں پڑے ف۳۱۴ کہ جس چیز کے نفع اور فائدہ کی توقع دلاتا ہے درحقیقت اس میں سخت ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ
اللّٰہ سے زیادہ کس کی بات سچی کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے و۳۱۵ اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر و۳۱۶

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
جو بُرائی کرے گا و۳۱۷ اس کا بدلہ پائے گا اور اللّٰہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ

نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
مددگار و۳۱۸ اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان و۳۱۹

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ
تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا اور اس سے بہتر

دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
کس کا دین جس نے اپنا منہ اللّٰہ کے لیے جھکا دیا و۳۲۰ اور وہ نیکی والا ہے اور ابراہیم کے دین پر چلا و۳۲۱

حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
جو ہر باطل سے جدا تھا اور اللّٰہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا و۳۲۲ اور اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵
اور جو کچھ زمین میں اور ہر چیز پر اللّٰہ کا قابو ہے و۳۲۳ اور تم سے عورتوں کے بارے

فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
میں فتویٰ پوچھتے ہیں و۳۲۴ تم فرما دو کہ اللّٰہ تمہیں ان کا فتویٰ دیتا ہے اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے

و۳۱۵ جو تم نے سوچ رکھا ہے کہ بت تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ و۳۱۶ جو کہتے کہ ہم اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ہمیں آگ چند روز سے زیادہ نہ جلائے گی، یہود و نصاریٰ کا یہ خیال بھی مشرکین کی طرح باطل ہے۔ و۳۱۷ خواہ مشرکین میں سے ہو یا یہود و نصاریٰ میں سے و۳۱۸ یہ وعید کفار کے لیے ہے و۳۱۹ مسئلہ: اس میں اشارہ ہے کہ اعمال داخلِ ایمان نہیں۔ و۳۲۰ یعنی اطاعت و اخلاص اختیار کیا و۳۲۱ جو ملّتِ اسلام کے موافق ہے۔ حضرت ابراہیم کی شریعت و ملّت سید انبیاء صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی ملّت میں داخل ہے اور خصوصیات دینِ محمدی کہ اس کے علاوہ ہیں دینِ محمدی کا اتباع کرنے سے شرع و ملّتِ ابراہیم علیہ السلام کا اتباع حاصل ہوتا ہے چونکہ عرب اور یہود و نصاریٰ سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اِنتساب (نسبت رکھنے) پر فخر کرتے تھے اور آپ کی شریعت ان سب کو مقبول تھی اور شرعِ محمدی اس پر حاوی ہے تو ان سب کو دینِ محمدی میں داخل ہونا اور اس کو قبول کرنا لازم ہے۔ و۳۲۲ خُلّت صفائے مَوَدّت (سچی محبت) اور غیر سے انقطاع کو کہتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات یہ اوصاف رکھتے تھے اس لیے آپ کو خلیل کہا گیا، ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیل اس محبّ کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو، یہ معنی بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات میں پائے جاتے ہیں۔ تمام انبیاء کے جو کمالات ہیں سب سید انبیاء صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو حاصل ہیں۔ حضور اللّٰہ کے خلیل بھی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: اور حبیب بھی جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے کہ میں اللّٰہ کا حبیب ہوں اور یہ فخراً نہیں کہتا۔ و۳۲۳ اور وہ اس کے احاطۂ علم و قدرت میں ہے۔ احاطہ بالعلم یہ ہے کہ کسی شے کے لیے جتنے وجوہ ہو سکتے ہیں ان میں

فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ
اُن یتیم لڑکیوں کے بارے میں کہ تم انہیں نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے ف۳۲۵ اور انہیں نکاح میں بھی
تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى
لانے سے منہ پھیرتے ہو اور کمزور ف۳۲۶ بچوں کے بارے میں اور یہ کہ یتیموں کے حق میں
بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ
انصاف پر قائم رہو ف۳۲۷ اور تم جو بھلائی کرو تو اللہ کو اس کی خبر ہے اور اگر
امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ
کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے ف۳۲۸ تو ان پر گناہ نہیں کہ
يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ
آپس میں صلح کرلیں ف۳۲۹ اور صلح خوب ہے ف۳۳۰ اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں ف۳۳۱
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ
اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو ف۳۳۲ تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ف۳۳۳ اور تم سے
تَسْتَطِيْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ
ہرگز نہ ہوسکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو ف۳۳۴ تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا

سے کوئی وجہ علم سے خارج نہ ہو۔ ف۳۲۴ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت اور چھوٹے بچوں کو میت کے مال کا وارث نہیں قرار دیتے تھے جب آیتِ میراث نازل ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت اور چھوٹے بچے وارث ہوں گے؟ آپ نے ان کو اس آیت سے جواب دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یتیموں کے اولیاء کا دستور یہ تھا کہ اگر یتیم لڑکی صاحبِ مال و جمال ہوتی تو اس سے تھوڑے مہر پر نکاح کر لیتے اور اگر حسن و مال نہ رکھتی تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر حسنِ صورت نہ رکھتی اور ہوتی مالدار تو اس سے نکاح نہ کرتے اور اس اندیشہ سے دوسرے کے نکاح میں بھی نہ دیتے کہ وہ مال میں حصہ دار ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر انہیں ان عادتوں سے منع فرمایا۔ ف۳۲۵ میراث سے ف۳۲۶ یتیم ف۳۲۷ ان کے پورے حقوق ان کو دو۔ ف۳۲۸ زیادتی تو اس طرح کہ اس سے علیحدہ رہے کھانے پہننے کو نہ دے یا کمی کرے یا مارے یا بدزبانی کرے اور اِعراض یہ کہ محبت نہ رکھے بول چال ترک کردے یا کم کردے۔ ف۳۲۹ اور اس صلح کے لیے اپنے حقوق کا بار کم کرنے پر راضی ہو جائیں۔ ف۳۳۰ اور زیادتی اور جدائی دونوں سے بہتر ہے۔ ف۳۳۱ ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ ف۳۳۲ اور باوجود نامرغوب ہونے کے اپنی موجودہ عورتوں پر صبر کرو اور بَرعایتِ حقِ صحبت ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں ایذا اور رنج دینے سے اور جھگڑا پیدا کرنے والی باتوں سے بچتے رہو اور صحبت و معاشرت میں نیک سلوک کرو اور یہ جانتے رہو کہ وہ تمہارے پاس امانتیں ہیں ف۳۳۳ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ ف۳۳۴ یعنی اگر کئی بیبیاں ہوں تو یہ تمہاری مَقدِرت (طاقت) میں نہیں کہ ہر امر میں تم انہیں برابر رکھو اور کسی امر میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ ہونے دو نہ میل و محبت میں نہ خواہش و رغبت میں نہ عشرت و اختلاط میں نہ نظر و توجہ میں تم کوشش کر کے یہ تو کر نہیں سکتے لیکن اگر اتنا تمہارے مَقدور میں نہیں ہے اور اس وجہ سے ان تمام پابندیوں کا بار تم پر نہیں رکھا گیا اور محبتِ قلبی اور میلِ طبعی جو تمہارا اختیاری نہیں ہے اس میں برابری کرنے کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔

الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جھک جاؤ کہ دوسری کو اَدھر (درمیان) میں لٹکتی چھوڑ دو ف۳۳۵ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر وہ دونوں ف۳۳۶ جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کردے گا ف۳۳۷ اور

اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِیْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ

اللہ کشائش والا حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور بے شک

وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو ف۳۳۸

وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور اگر کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۳۳۹ اور اللہ

غَنِیًّا حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بے نیاز ہے ف۳۴۰ سب خوبیوں والا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ کافی ہے

وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

کارساز (کام بنانے والا) اے لوگو وہ چاہے تو تمہیں لے جائے ف۳۴۱ اور اوروں کو لے آئے اور اللہ کو

عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ

اس کی قدرت ہے جو دنیا کا انعام چاہے تو اللہ ہی کے پاس دنیا و آخرت

الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۹ ۸ ۱۲

دونوں کا انعام ہے ف۳۴۲ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے اے ایمان والو

ف۳۳۵ بلکہ یہ ضرور ہے کہ جہاں تک تمہیں قدرت و اختیار ہے وہاں تک یکساں برتاؤ کرو محبت اختیاری شے نہیں تو بات چیت حسن و اخلاق کھانے، پہننے، پاس رکھنے اور ایسے امور میں برابری کرنا اختیاری ہے ان امور میں دونوں کے ساتھ یکساں سلوک کرنا لازم و ضروری ہے۔ ف۳۳۶ زن و شو (میاں بیوی) باہم صلح نہ کریں اور وہ جدائی ہی بہتر سمجھیں اور خُلع کے ساتھ تفریق ہو جائے، یا مرد عورت کو طلاق دے کر اس کا مہر اور عدت کا نفقہ ادا کردے اور اس طرح وہ ف۳۳۷ اور ہر ایک کو بہتر بدل عطا فرمائے گا ف۳۳۸ اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو، توحید و شریعت پر قائم رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم قدیم ہے تمام امتوں کو اس کی تاکید ہوتی رہی ہے۔ ف۳۳۹ تمام جہان اس کے فرماں برداروں سے بھرا ہے تمہارے کفر سے اس کا کیا ضرر۔ ف۳۴۰ تمام خَلق سے اور ان کی عبادت سے۔ ف۳۴۱ معدوم کردے ف۳۴۲ معنٰی یہ ہیں کہ جس کو اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو اور اس کی مراد اتنی ہے جو اللہ اس کو دے دیتا ہے اور ثوابِ آخرت سے وہ محروم رہتا ہے اور جس نے عمل رضائے الٰہی اور ثوابِ آخرت کے لیے کیا تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے تو جو شخص اللہ سے فقط دنیا کا طالب ہو

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ

انصاف پر خوب قائم ہوجاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا

وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا

یارشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو ف۳۴۳ بہرحال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے

الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو ف۳۴۴ یا منہ پھیرو ف۳۴۵ تو اللہ کو تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

کاموں کی خبر ہے ف۳۴۶ اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر ف۳۴۷

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ

اور اس کتاب پر جو اپنے اُن رسول پر اُتاری اور اُس کتاب پر جو پہلے

قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اُتاری ف۳۴۸ اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو ف۳۴۹

فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

کافر ہوئے پھر اور کفر میں بڑھے ف۳۵۰ اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے ف۳۵۱ نہ انہیں راہ

وہ نادان خسیس اور کم ہمت ہے۔ ف۳۴۳ کسی کی رعایت وطرفداری میں انصاف سے نہ ہٹو اور کوئی قرابت و رشتہ حق کہنے میں مُخل نہ ہونے پائے۔ ف۳۴۴ حق کے بیان میں اور جیسا چاہیے نہ کہو ف۳۴۵ ادائے شہادت سے ف۳۴۶ جیسے عمل ہوں گے ویسا بدلہ دے گا۔ ف۳۴۷ یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنیٰ اس صورت میں ہیں کہ ''یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا'' کا خطاب مسلمانوں سے ہو اور اگر خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے بعض کتابوں بعض رسولوں پر ایمان لانے والو تمہیں یہ حکم ہے، اور اگر خطاب منافقین سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ یہاں رسول سے سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم اور کتاب سے قرآنِ پاک مراد ہے۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت عبد اللہ بن سلام اور اَسد و اُسید اور ثعلبہ بن قیس اور سلام و سلمہ و یامین کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ مؤمنین اہلِ کتاب میں سے تھے، رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ پر اور آپ کی کتاب پر اور حضرت موسیٰ پر اور توریت پر اور عُزیر پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے سوا باقی کتابوں اور رسولوں پر ایمان نہ لائیں گے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے فرمایا کہ تم اللہ پر اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور قرآن پر اور اس سے پہلی ہر کتاب پر ایمان لاؤ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۴۸ یعنی قرآن پاک پر اور ان تمام کتابوں پر ایمان لاؤ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن سے پہلے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں۔ ف۳۴۹ یعنی ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے کہ ایک رسول اور ایک کتاب کا انکار بھی سب کا انکار ہے۔ ف۳۵۰ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت یہود کے حق میں

سَبِيْلًا ۝۱۳۷ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳۸ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ

دکھائے خوش خبری دو منافقوں کو کہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے وہ جو مسلمانوں کو

الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں و۳۵۲ کیا ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝۱۳۹ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ

ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لیے ہے و۳۵۳ اور بےشک اللہ تم پر کتاب و۳۵۴ میں اتار چکا

اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا

کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ

نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں و۳۵۵ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو و۳۵۶ بےشک اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝۱۴۰ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ

کافروں اور منافقوں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا وہ جو تمہاری حالت تکا (دیکھا)

بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ وَ

کرتے ہیں تو اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح ملے کہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے و۳۵۷ اور

اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ

اگر کافروں کا حصہ ہو تو ان سے کہیں کیا ہمیں تم پر قابو نہ تھا و۳۵۸ اور ہم نے تمہیں

نازل ہوئی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے پھر بچھڑا پوج کر کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہو گئے پھر سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ایمان کے بعد پھر ایمان لائے یعنی انہوں نے اپنے ایمان کا اظہار کیا تا کہ ان پر مؤمنین کے احکام جاری ہوں پھر کفر میں بڑھے یعنی کفر پر ان کی موت ہوئی۔ و۳۵۱ جب تک کفر پر رہیں اور کفر پر مریں کیونکہ کفر بخشا نہیں جاتا مگر جبکہ کافر توبہ کرے اور ایمان لائے جیسا کہ فرمایا: "قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ" (تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا) و۳۵۲ یہ منافقین کا حال ہے جن کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا اور اس لیے وہ کفار کو صاحبِ قوت اور شوکت سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے باوجودیکہ کفار کے ساتھ دوستی ممنوع اور ان کے ملنے سے طلبِ عزت باطل۔ و۳۵۳ اور اس کے لیے جس کو وہ عزت دے جیسے کہ انبیاء و مؤمنین۔ و۳۵۴ یعنی قرآن و۳۵۵ کفار کی ہم نشینی اور ان کی مجلسوں میں شرکت کرنا ایسے ہی اور بے دینوں اور گمراہوں کی مجلسوں کی شرکت اور ان کے ساتھ یارانہ و مصاحبت ممنوع فرمائی گئی۔ و۳۵۶ اس سے ثابت ہوا کہ کفر کے ساتھ راضی ہونے والا بھی کافر ہے۔ و۳۵۷ اس سے ان کی مراد غنیمت میں شرکت کرنا اور حصہ چاہنا ہے۔ و۳۵۸ کہ ہم تمہیں قتل کرتے گرفتار کرتے مگر ہم نے یہ کچھ نہیں کیا۔

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ
مسلمانوں سے بچایا وف۳۵۹ تو اللہ تم سب میں وف۳۶۰ قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا وف۳۶۱ اور اللہ کافروں کو
اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ ع ۲۰ ۱۷
مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا وف۳۶۲ بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے
اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ
ہیں وف۳۶۳ اور وہی انہیں غافل کرکے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں وف۳۶۴ تو ہارے جی سے وف۳۶۵ لوگوں کا
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ
دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا وف۳۶۶ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں وف۳۶۷
لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے وف۳۶۸ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے لیے کوئی راہ نہ
سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
پائے گا اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾
مسلمانوں کے سوا وف۳۶۹ کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے صریح حُجت کر لو وف۳۷۰
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں وف۳۷۱ اور تو ہر گز اُن کا کوئی

وف۳۵۹ اور انہیں طرح طرح کے حیلوں سے روکا اور ان کے رازوں پر تمہیں مطلع کیا تو اب ہمارے اس سلوک کی قدر کرو اور حصہ دو۔ (یہ منافقوں کا حال ہے) وف۳۶۰ اے ایماندارو اور منافقو! وف۳۶۱ کہ مؤمنین کو جنت عطا کرے گا اور منافقوں کو داخلِ جہنم کرے گا۔ وف۳۶۲ یعنی کافر نہ مسلمانوں کو مٹا سکیں گے نہ حجت میں غالب آسکیں گے۔ علماء نے اس آیت سے چند مسائل مُستنبط کئے ہیں (۱) کافر مسلمان کا وارث نہیں۔ (۲) کافر مسلمان کے مال پر استیلاء پا کر مالک نہیں ہوسکتا۔ (۳) کافر، مسلمان غلام کے خریدنے کا مجاز نہیں (۴) ذمی کے عوض مسلمان قتل نہ کیا جائے گا۔ (جمل) وف۳۶۳ کیونکہ حقیقت میں تو اللہ کو فریب دینا ممکن نہیں۔ وف۳۶۴ مؤمنین کے ساتھ وف۳۶۵ کیونکہ ایمان تو ہے نہیں جس سے ذوقِ طاعت اور لطفِ عبادت حاصل ہو محض ریاکاری ہے اس لیے منافق کو نماز بار معلوم ہوتی ہے۔ وف۳۶۶ اس طرح کہ مسلمانوں کے پاس ہوئے تو نماز پڑھ لی اور علیحدہ ہوئے تو ندارد (چھوڑ دی)۔ وف۳۶۷ کفر و ایمان کے وف۳۶۸ نہ خالص مؤمن نہ کھلے کافر۔ وف۳۶۹ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست بنانا منافقین کی خصلت ہے تم اس سے بچو۔ وف۳۷۰ اپنے نفاق کی اور مستحقِ جہنم ہو جاؤ۔ وف۳۷۱ منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہارِ اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء (مذاق) کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا
مددگار نہ پائے گا مگر وہ جنہوں نے توبہ کی ف۳۷۲ اور سنورے (اپنی اصلاح کی) اور اللّٰہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص

دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللّٰہ کے لیے کر لیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں ف۳۷۳ اور عنقریب اللّٰہ مسلمانوں کو

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط
بڑا ثواب دے گا اور اللّٰہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ

وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾
اور اللّٰہ ہے صلہ دینے والا جاننے والا

ف۳۷۲ نفاق سے ف۳۷۳ دارین میں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا ۳۷۴ مگر مظلوم سے ۳۷۵ اور اللہ

سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ
سنتا جانتا ہے اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزرو تو بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ
اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے ۳۷۶ وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ
چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں ۳۷۷ اور کہتے ہیں ہم کسی پر ایمان لائے اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓىِٕكَ
کسی کے منکر ہوئے ۳۷۸ اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں کوئی راہ نکال لیں یہی

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِیْنَ
ہیں ٹھیک کافر ۳۷۹ اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓىِٕكَ سَوْفَ
اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب

ف۳۷۴ یعنی کسی کے پوشیدہ حال کا ظاہر کرنا۔ اس میں غیبت بھی آ گئی چغل خوری بھی۔ عاقل وہ ہے جو اپنے عیبوں کو دیکھے، ایک قول یہ بھی ہے کہ بری بات سے گالی مراد ہے۔ **ف۳۷۵** کہ اس کو جائز ہے کہ ظالم کے ظلم کا بیان کرے وہ چور یا غاصب کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ اس نے میرا مال چرایا، غصب کیا۔ **شانِ نزول:** ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی جب وہ وہاں سے نکلا تو ان کی شکایت کرتا نکلا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی، بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے باب میں نازل ہوئی ایک شخص سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی شان میں زبان درازی کرتا رہا آپ نے کئی بار سکوت کیا مگر وہ باز نہ آیا تو ایک مرتبہ آپ نے اس کو جواب دیا اس پر حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یہ شخص مجھ کو برا کہتا رہا تو حضور نے کچھ نہ فرمایا میں نے ایک مرتبہ جواب دیا تو حضور اٹھ گئے، فرمایا: ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۳۷۶** تم اس کے بندوں سے درگزر کرو وہ تم سے درگزر فرمائے گا۔ **حدیث:** تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ **ف۳۷۷** اس طرح کہ اللہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسولوں پر نہ لائیں۔ **ف۳۷۸** **شانِ نزول:** یہ آیت یہود و نصارٰی کے حق میں نازل ہوئی کہ یہود حضرت موسٰی علیہ السلام پر ایمان لائے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور نصارٰی حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے اور انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ کفر کیا۔ **ف۳۷۹** بعض رسولوں پر ایمان لانا انہیں کفر سے نہیں بچاتا کیونکہ ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء کے انکار کے برابر ہے۔

يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؑ ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ ع ۲۱/۱۱

اللّٰه ان کے ثواب دے گا ف۳۸۰ اور اللّٰه بخشنے والا مہربان ہے ف۳۸۱ اے محبوب اہل کتاب ف۳۸۲ تم

الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

سے سوال کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو ف۳۸۳ تو وہ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

سوال کر چکے ف۳۸۴ کہ بولے ہمیں اللّٰه کو علانیہ (ظاہر کرکے) دکھا دو تو انہیں کڑک نے آلیا ان کے گناہوں پر پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ

بچھڑا لے بیٹھے ف۳۸۵ بعد اس کے کہ روشن آیتیں ف۳۸۶ ان کے پاس آچکیں تو ہم نے یہ معاف فرما دیا ف۳۸۷

وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ

اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ دیا ف۳۸۸ پھر ہم نے ان پر طور کو اونچا کیا ان سے عہد لینے کو

وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ

اور ان سے فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ ہفتہ میں حد سے نہ بڑھو ف۳۸۹

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ

اور ہم نے ان سے گاڑھا (پختہ) عہد لیا ف۳۹۰ تو ان کی کیسی بدعہدیوں کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی اور اس لئے کہ وہ

ف۳۸۰ مُرتکِبِ کبیرہ بھی اس میں داخل ہے کیونکہ وہ اللّٰه اور اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھتا ہے۔ ''معتزلہ'' صاحبِ کبیرہ (کبیرہ گناہ کرنے والے) کے خُلودِ عذاب (ہمیشہ جہنم میں رہنے) کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس آیت سے ان کے اس عقیدہ کا بُطلان ثابت ہوا۔ ف۳۸۱ مسئلہ: یہ آیت صِفاتِ فعلیہ (جیسے کہ مغفرت و رحمت) کے قدیم ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حُدوث کے قائل کو کہنا پڑتا ہے کہ اللّٰه تعالیٰ ازل میں غفور و رحیم نہیں تھا پھر ہوگیا (معاذ اللّٰه)۔ اس کے اس قول کو یہ آیت باطل کرتی ہے۔ ف۳۸۲ براہِ سرکشی ف۳۸۳ یکبارگی۔ شانِ نزول: یہود میں سے کَعب بن اشرف، فِنحاص بن عازُوراء نے سید عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم سے کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے یکبارگی کتاب لائیے جیسا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام توریت لائے تھے۔ یہ سوال ان کا طلب ہدایت و اتباع کے لئے نہ تھا بلکہ سرکشی و بغاوت سے تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۸۴ یعنی یہ سوال ان کا کمالِ جَہل (انتہائی جہالت کے سبب) سے ہے اور اس قسم کی جہالتوں میں ان کے باپ دادا بھی گرفتار تھے۔ اگر سوال طلبِ رُشد (ہدایت طلب کرنے) کے لئے ہوتا تو پورا کر دیا جاتا مگر وہ تو کسی حال میں ایمان لانے والے نہ تھے۔ ف۳۸۵ اس کو پوجنے لگے ف۳۸۶ توریت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات جو اللّٰه تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صِدق پر واضِحُ الدَّلَالَہ (واضح دلیل) تھے اور باوجودیکہ توریت ہم نے یکبارگی ہی نازل کی تھی لیکن '' خُوئے بَد را بَہانَہ بِسیار'' (بدخصلت کے لئے بہانے بہت) بجائے اطاعت کرنے کے انہوں نے خدا کے دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۳۸۷ جب انہوں نے توبہ کی۔ اس میں حضور کے زمانہ کے یہودیوں کے لئے توقّع ہے کہ وہ بھی توبہ کریں تو اللّٰه انہیں بھی اپنے فضل سے معاف فرمائے۔ ف۳۸۸ ایسا تَسَلُّط عطا فرمایا کہ جب آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کے لئے خود ان کے اپنے قتل کا حکم دیا وہ انکار نہ کر سکے اور انہوں نے اطاعت کی۔ ف۳۸۹ یعنی مچھلی کا شکار وغیرہ جو عمل اس روز تمہارے لئے حلال نہیں نہ کرو۔ سورۂ بقر میں ان تمام احکام کی تفصیلیں گزر چکیں۔ ف۳۹۰ کہ جو انہیں حکم دیا گیا ہے وہ کریں اور جس کی مُمانعت کی گئی ہے اس سے باز رہیں پھر انہوں نے اس عہد کو توڑا۔

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ

آیاتِ الٰہی کے منکر ہوئے ف۳۹۱ اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے ف۳۹۲ اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ف۳۹۳ بلکہ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۪ ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ

اللّٰہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر تھوڑے اور اس لئے کہ انہوں نے کفر کیا ف۳۹۴

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۙ ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

اور مریم پر بڑا بہتان اٹھایا (باندھا) اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

عیسیٰ بن مریم اللّٰہ کے رسول کو شہید کیا ف۳۹۵ اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ اُن کے لئے اِس کی شبیہ (شکل وصورت) کا

لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

ایک بنا دیا گیا ف۳۹۶ اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں ف۳۹۷ انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں ف۳۹۸

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ

مگر یہی گمان کی پیروی ف۳۹۹ اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہ کیا ف۴۰۰ بلکہ اللّٰہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ف۴۰۱ اور

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

اللّٰہ غالب حکمت والا ہے کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

اس پر ایمان نہ لائے ف۴۰۲ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا ف۴۰۳ تو یہودیوں کے بڑے

ف۳۹۱ جو انبیاء کے صِدق پر دلالت کرتے تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات۔ ف۳۹۲ انبیاء کا قتل کرنا تو ناحق ہے ہی کسی طرح حق ہو ہی نہیں سکتا لیکن یہاں مقصود یہ ہے کہ ان کے زُعم میں بھی انہیں اس کا کوئی اِستِحقاق (حق حاصل) نہ تھا۔ ف۳۹۳ لہٰذا کوئی پَنْد (نصیحت) و وَعظ کارگر نہیں ہوسکتا۔ ف۳۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی۔ ف۳۹۵ یہود نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا اور نصاریٰ نے اس کی تصدیق کی تھی، اللّٰہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تکذیب فرما دی۔ ف۳۹۶ جس کو انہوں نے قتل کیا اور خیال کرتے رہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں، باوجودیکہ ان کا یہ خیال غلط تھا۔ ف۳۹۷ اور یقینی نہیں کہہ سکتے کہ وہ مقتول کون ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ یہ مقتول عیسیٰ ہیں، بعض کہتے ہیں کہ یہ چہرہ تو عیسیٰ کا ہے اور جسم عیسیٰ کا نہیں، لہٰذا یہ وہ نہیں۔ اسی تَرَدُّد (شش و پنج) میں ہیں۔ ف۳۹۸ جو حقیقتِ حال ہے۔ ف۳۹۹ اور اٹکلیں دوڑانا۔ ف۴۰۰ ان کا دعوائے قتل جھوٹا ہے۔ ف۴۰۱ صحیح وسالم بسوئے آسمان (آسمان کی طرف)۔ احادیث میں اس کی تفصیلیں وارد ہیں، سورۂ آل عمران میں اس واقعہ کا ذکر گزر چکا ہے۔ ف۴۰۲ اس آیت کی تفسیر میں چند قول ہیں: **ایک قول** یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کو اپنی موت کے وقت جب عذاب کے فرشتے نظر آتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آتے ہیں جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا تھا اور اس وقت کا ایمان مقبول و معتبر نہیں۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ قریبِ قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہلِ کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعتِ محمدیہ کے مطابق حکم کریں گے، اور اسی دین کے ائمہ میں سے

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ

ظلم کے ف۴۰۴ سبب ہم نے وہ بعض ستھری چیزیں کہ ان کے لئے حلال تھیں ف۴۰۵ ان پر حرام فرما دیں اور اس لئے کہ انہوں نے بہتوں

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ﴿۱۶۰﴾ وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ

(بہت سے لوگوں) کو اللہ کی راہ سے روکا اور اس لئے کہ وہ سود لیتے حالانکہ وہ اس سے منع کئے گئے تھے اور لوگوں کا

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

مال ناحق کھا جاتے ف۴۰۶ اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ

ہاں جو ان میں علم میں پکے ف۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا ف۴۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب

ع ۲۲ / ۲ عَظِيْمًا ۧ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ

دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو

بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

بھیجی ف۴۰۹ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

ایک امام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصاریٰ نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا اِبطال (رَدّ) فرمائیں گے، دینِ محمدی کی اشاعت کریں گے، اس وقت یہود و نصاریٰ کو یا تو اسلام قبول کرنا ہوگا یا قتل کر ڈالے جائیں گے۔ جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کرنے کے وقت تک ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لے آئے گا۔ چوتھا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا لیکن وقتِ موت کا ایمان مقبول نہیں، نافع نہ ہوگا۔ ف۴۰۳ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام یہود پر تو یہ گواہی دیں گے کہ انہوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے حق میں زبانِ طَعن دراز کی اور نصاریٰ پر یہ کہ انہوں نے آپ کو رب ٹھہرایا اور خدا کا شریک گردانا اور اہلِ کتاب میں سے جو لوگ ایمان لے آئیں ان کے ایمان کی بھی آپ شہادت دیں گے۔ ف۴۰۴ نقضِ عہد (وعدہ خلافی) وغیرہ جن کا اوپر آیات میں ذکر ہو چکا۔ ف۴۰۵ جن کا سورۂ انعام کی آیہ "وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا" میں بیان ہے۔ ف۴۰۶ رشوت وغیرہ حرام طریقوں سے۔ ف۴۰۷ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے، جو علمِ راسخ (زبردست علم) اور عقلِ صافی (یعنی شکوک و شبہات سے پاک عقل) اور بصیرتِ کاملہ رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیقت کو جانا اور سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ ف۴۰۸ پہلے انبیاء پر۔ ف۴۰۹ شانِ نزول: یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا

وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ
اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا فرمائی

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
اور اور رسولوں کو جن کا ذکر آگے ہم تم سے فرما چکے ف۴۱۰ اور ان کو جن کا ذکر تم سے

عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ
نہ فرمایا ف۴۱۱ اور اللّٰہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا ف۴۱۲ رسول خوشخبری دیتے ف۴۱۳ اور ڈر سناتے ف۴۱۴

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
کہ رسولوں کے بعد اللّٰہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے ف۴۱۵ اور اللّٰہ غالب

حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ
حکمت والا ہے لیکن اے محبوب اللّٰہ اس کا گواہ ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا وہ اس نے اپنے علم سے اتارا ہے اور

الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۱۶۶﴾ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
فرشتے گواہ ہیں اور اللّٰہ کی گواہی کافی وہ جنہوں نے کفر کیا ف۴۱۶ اور

صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اللّٰہ کی راہ سے روکا ف۴۱۷ بے شک وہ دور کی گمراہی میں پڑے بے شک جنہوں

بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس وپیش نہ ہوا تو سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خَلق کی ہدایت اور ان کو اللّٰہ تعالٰی کی توحید ومعرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طریقِ عبادت کی تعلیم ہے۔ کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروَجہِ اَتَم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمالِ حماقت (انتہائی بے وقوفی) ہے۔ ف۴۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں۔ ف۴۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی۔ ف۴۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادِح (عیب لگانے والا) نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا، ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادِح نہیں ہوسکتا۔ ف۴۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو ف۴۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو ف۴۱۵ اور یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ اگر ہمارے پاس رسول آتے تو ہم ضرور ان کا حکم مانتے اور اللّٰہ کے مطیع و فرماں بردار ہوتے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی رسولوں کی بعثت سے قبل خَلق پر عذاب نہیں فرماتا جیسا دوسری جگہ ارشاد فرمایا: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" (اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں)۔ اور یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ معرفتِ الٰہی بیانِ شرع وزبانِ انبیاء ہی سے حاصل ہوتی ہے عقلِ محض (صرف عقل) سے اس منزل تک پہنچنا مُیَسَّر نہیں ہوتا۔ ف۴۱۶ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نبوت کا انکار کرکے۔ ف۴۱۷ حضور صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت چھپا کر اور لوگوں کے دلوں میں شُبہ ڈال کر (یہ حال یہود کا ہے۔)

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا

نے کفر کیا ۴۱۸ اور حد سے بڑھے ۴۱۹ اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا ۴۲۰ نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر

طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول ۴۲۱ حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے تو ایمان لاؤ

لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو ۴۲۲ تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا

علم و حکمت والا ہے اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو ۴۲۳ اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نہ کہو مگر سچ ۴۲۴ مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا ۴۲۵ اللہ کا رسول ہی ہے

وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَ

اور اس کا ایک کلمہ ۴۲۶ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۴۲۷ اور

۴۱۸ اللہ کے ساتھ ۴۱۹ کتابِ الٰہی میں حضور کے اوصاف بدل کر اور آپ کی نبوت کا انکار کر کے ۴۲۰ جب تک وہ کفر پر قائم رہیں یا کفر پر مریں۔ ۴۲۱ سید انبیاء محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم ۴۲۲ اور سید انبیاء محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کی رسالت کا انکار کرو تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں اور اللہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے۔ ۴۲۳ شانِ نزول: یہ آیت نصاریٰ کے حق میں نازل ہوئی جن کے کئی فرقے ہو گئے تھے اور ہر ایک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جداگانہ کفری عقیدہ رکھتا تھا۔ نَسطُوری آپ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے، مَرقوسی کہتے کہ وہ تین میں کے تیسرے ہیں۔ اور اس کلمہ کی توجیہات میں بھی اختلاف تھا: بعض تین اُقنوم مانتے تھے اور کہتے تھے کہ باپ، بیٹا، روح القدس۔ باپ سے ذات، بیٹے سے عیسیٰ، روح القدس سے ان میں حُلول کرنے والی حیات مراد لیتے تھے۔ تو ان کے نزدیک ''الٰہ'' تین تھے اور اس تین کو ایک بتاتے تھے ''تَوحِیدُ فِی التَّثلِیث'' (تینوں کے مجموعہ کو خدا سمجھنے) اور ''تَثلِیثُ فِی التَوحِید'' (تینوں میں سے ہر ایک کو خدا سمجھنے) کے چکر میں گرفتار تھے۔ بعض کہتے تھے کہ عیسیٰ ناسوتیّت (بشریت) اور اُلوہیّت (معبودیت) کے جامع ہیں، ماں کی طرف سے ان میں ''ناسوتیت'' آئی، اور باپ کی طرف سے ''الوہیت'' آئی، تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)۔ یہ فرقہ بندی نصاریٰ میں ایک یہودی نے پیدا کی جس کا نام بُولُص تھا اور اس نے انہیں گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کے عقیدوں کی تعلیم کی۔ اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باب میں اِفراط و تفریط (کمی زیادتی) سے باز رہیں، خدا اور خدا کا بیٹا بھی نہ کہیں اور ان کی تنقیص (شان میں کمی) بھی نہ کریں۔ ۴۲۴ اللہ کا شریک اور بیٹا بھی کسی کو نہ بناؤ اور حلول و اِتّحاد (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات میں خدا کے اُتر آنے اور اللہ عزوجل، حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مریم علیہا السلام کا ملکر ایک خدا ہونے) کا عیب بھی مت لگاؤ اور اس اعتقادِ حق پر رہو کہ ۴۲۵ ہے اور اس محترم کے لئے اس کے سوا کوئی نسب نہیں ۴۲۶ کہ ''کُن'' فرمایا اور وہ بغیر باپ اور بغیر نطفہ کے محض امرِ الٰہی سے پیدا ہو گئے۔ ۴۲۷ اور تصدیق کرو کہ اللہ واحد ہے بیٹے اور اولاد سے پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کرو اور اس کی کہ حضرت عیسیٰ

لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

تین نہ کہو ف۴۲۸ باز رہو اپنے بھلے کو اللّٰه تو ایک ہی خدا ہے ف۴۲۹ پاکی اُسے

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى وقف لازم

اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۴۳۰ اور اللّٰه کافی

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا ع ٢٣ ٣

کارساز (کام بنانے والا) ہے ہرگز مسیح اللّٰه کا بندہ بننے سے کچھ نفرت نہیں کرتا ف۴۳۱ اور نہ

الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

مُقرّب فرشتے اور جو اللّٰه کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ان سب کو اپنی طرف ہانکے گا ف۴۳۲ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اُن کی مزدوری انہیں بھر پور دے کر اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے ف۴۳۳ نفرت

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور تکبر کیا تھا انہیں درد ناک سزا دے گا اور اللّٰه کے سوا نہ اپنا کوئی

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ

حمایتی پائیں گے نہ مددگار اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللّٰه کی طرف سے واضح دلیل آئی ف۴۳۴ اور

اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا ف۴۳۵ تو وہ جو اللّٰه پر ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط

علیہ الصلوۃ والسلام اللّٰه کے رسولوں میں سے ہیں ف۴۲۸ جیسا کہ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ کفرِ محض (خالص کفر) ہے ف۴۲۹ کوئی اس کا شریک نہیں۔ ف۴۳۰ اور وہ سب کا مالک ہے اور جو مالک ہو وہ باپ نہیں ہوسکتا۔ ف۴۳۱ شانِ نزول: نصاریٰ نجران کا ایک وفد سید عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے حضور سے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰ کو عیب لگاتے ہیں کہ وہ اللّٰه کے بندے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے لئے یہ عار کی بات نہیں۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ ف۴۳۲ یعنی آخرت میں اس تکبر کی سزا دے گا۔ ف۴۳۳ عبادت الٰہی بجالانے سے ف۴۳۴ دلیلِ واضح سے سید عالم صلّی اللّٰه علیہ وسلّم کی ذات گرامی مراد ہے جن کے صدق پر ان کے معجزے شاہد ہیں اور منکرین کی عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ ف۴۳۵ یعنی قرآن پاک۔

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا

تھامی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کرے گا وف۴۳۶ اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ

مُّسْتَقِيْمًا ۭ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا

دکھائے گا اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلالہ وف۴۳۷ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد

هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ

کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے وف۴۳۸ اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں سے اس کی بہن کا آدھا ہے وف۴۳۹ اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ

اگر بہن کی اولاد نہ ہو وف۴۴۰ پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی

وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

ع ٢٤ ٥ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع

اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے

اٰياتها ١٢٠	٥ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٢	ركوعاتها ١٦

سورۂ مائدہ مدنیہ ہے، اس میں ایک سو بیس آیات اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا وف۱

وف۴۳۶ اور جنت و درجاتِ عالیہ عطا فرمائے گا۔ وف۴۳۷ ''کلالہ'' اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد۔ وف۴۳۸ **شان نزول:** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت جابر بے ہوش تھے حضرت نے وضو فرما کر آبِ وضو اُن پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں، عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (بخاری و مسلم)، ابوداود کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔ **مسئلہ:** بزرگوں کا آبِ وضو تبرّک ہے اور اس کو حصولِ شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے۔ **مسئلہ:** مریضوں کی عیادت سنت ہے۔ **مسئلہ:** سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے علومِ غیب عطا فرمائے ہیں، اس لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔ وف۴۳۹ اگر وہ بہن سگی یا باپ شریک ہو۔ وف۴۴۰ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اس کے کل مال کا وارث ہوگا۔ وف۱ سورۂ مائدہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی سوائے آیت ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' کے، یہ آیت روزِ عرفہ، حَجَّةُ الْوَدَاع میں نازل ہوئی اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ میں اس کو پڑھا اس میں ایک سو بیس آیتیں اور بارہ ہزار چار سو چونسٹھ حرف ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ۬ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ

اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو ف۲ تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ

مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو ف۳ لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو ف۴ بے شک اللہ حکم فرماتا ہے

مَا يُرِيْدُ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ

جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرا لو اللہ کے نشان ف۵ اور نہ ادب

الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ

والے مہینے ف۶ اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ ف۷ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ف۸ اور نہ ان کا مال آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں ف۹

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اپنے رب کا فضل اور اس کی خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو ف۱۰ اور تمہیں کسی

شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ

قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے ف۱۱

وقف لازم

ف۲ عُقود کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں: ابن جریر نے کہا کہ اہل کتاب کو خطاب فرمایا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ اے مؤمنینِ اہلِ کتاب میں نے کتبِ مُتقدِّمہ (سابقہ آسمانی کتابوں) میں سید عالم محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے اور آپ کی اطاعت کرنے کے متعلق جو تم سے عہد لئے ہیں وہ پورے کرو۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ خطاب مؤمنین کو ہے انہیں عُقود کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ان عُقود سے مراد ایمان اور وہ عہد ہیں جو حرام و حلال کے متعلق قرآن پاک میں لئے گئے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس میں مؤمنین کے باہمی معاہدے مراد ہیں۔ ف۳ یعنی جن کی حُرمت شریعت میں وارِد ہوئی ان کے سوا تمام چوپائے تمہارے لئے حلال کئے گئے۔ ف۴ مسئلہ: کہ خشکی کا شکار حالتِ احرام میں حرام ہے اور دریائی شکار جائز ہے جیسا کہ اس سورت کے آخر میں آئے گا۔ ف۵ اس کے دین کے معالم (ارکانِ حج یا احکامِ اسلام)۔ معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ ف۶ ماہ ہائے حج جن میں ''قتال'' زمانۂ جاہلیت میں بھی ممنوع تھا اور اسلام میں بھی یہ حکم باقی رہا۔ ف۷ وہ قربانیاں۔ ف۸ عرب کے لوگ قربانیوں کے گلے میں حرم شریف کے اشجار کی چھالوں وغیرہ سے گلوبند بُن کر ڈالتے تھے تاکہ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں ہیں اور ان سے تعَرُّض (چھیڑ چھاڑ) نہ کریں ف۹ حج و عمرہ کرنے کے لیے۔ شانِ نزول: شُریح بن ہند ایک مشہور شقی (بدبخت) تھا وہ مدینہ طیبہ میں آیا اور سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ خلقِ خدا کو کیا دعوت دیتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کے ساتھ ایمان لانے اور اپنی رسالت کی تصدیق کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی، کہنے لگا بہت اچھی دعوت ہے میں اپنے سرداروں سے رائے لے لوں تو میں بھی اسلام لاؤں گا اور انہیں بھی لاؤں گا یہ کہہ کر چلا گیا حضور سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے اصحاب کو خبر دے دی تھی کہ قبیلۂ ربیعہ کا ایک شخص آنے والا ہے جو شیطانی زبان بولے گا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضور نے فرمایا کہ کافر کا چہرہ لے کر آیا اور غادِر و بدعہد کی طرح پیٹھ پھیر کر گیا، یہ اسلام لانے والا نہیں۔ چنانچہ اُس نے غَدَر (دھوکہ) کیا اور مدینہ شریف سے نکلتے ہوئے وہاں کے مویشی اور اموال لے گیا۔ اگلے سال یَمامَہ کے حاجیوں کے ساتھ تجارت کا کثیر سامان اور حج کی قلادہ پوش (ہار و گلوبند پہنائی ہوئی) قربانیاں لے کر بارادۂ حج نکلا، سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلّم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے راہ میں صحابہ نے شُریح کو دیکھا اور چاہا کہ مویشی اس سے واپس لے لیں رسول کریم صلَّی اللہ علیہ وسلّم نے منع فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ جس کی ایسی شان ہو اس سے تعَرُّض نہ چاہیے۔ ف۱۰ یہ بیانِ اِباحت ہے کہ احرام کے بعد شکار مباح ہو جاتا ہے۔ ف۱۱ یعنی اہلِ مکہ نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ وسلّم کو اور آپ کے اصحاب

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠
اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو ف۱۲

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ
اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے تم پر حرام ہے ف۱۳ مردار

وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَ
اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

الْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا
بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں

ذَكَّیْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ
تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان (باطل معبودوں کے مخصوص نشانات) پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا یہ گناہ

فِسْقٌ ؕ اَلْیَوْمَ یَىٕسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
کا کام ہے آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی ف۱۴ تو ان سے نہ ڈرو

کو روزِ حدیبیہ عمرہ سے روکا، ان کے اس مُعاندانہ (دشمنانہ) فعل کا تم انتقام نہ لو۔ ف۱۲ بعض مفسرین نے فرمایا جس کا حکم دیا گیا اس کا بجالانا "بِرّ" (نیکی) اور جس سے منع فرمایا گیا اس کو ترک کرنا "تقویٰ" اور جس کا حکم دیا گیا اس کو نہ کرنا "اِثْم" (گناہ) اور جس سے منع کیا گیا اس کو کرنا "عدوان" (زیادتی) کہلاتا ہے۔ ف۱۳ آیت "اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْكُمْ" میں جو اِستثناء ذکر فرمایا گیا تھا یہاں اس کا بیان ہے اور گیارہ چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے ایک مردار یعنی جس جانور کے لئے شریعت میں ذبح کا حکم ہو اور وہ بے ذبح مرجائے۔ دوسرے بہنے والا خون۔ تیسرے سوّر کا گوشت اور اس کے تمام اجزاء۔ چوتھے وہ جانور جس کے ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے، اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیرِ خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے کہ عبداللہ کی گائے، عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور، یا وہ جانور جن سے اولیاء کی ارواح کو ثواب پہنچانا منظور ہو ان کو غیرِ وقتِ ذبح میں اولیاء کے ناموں کے ساتھ نامزد کیا جائے مگر ذبح ان کا فقط اللہ کے نام پر ہو، اس وقت کسی دوسرے کا نام نہ لیا جائے وہ حلال وطیب ہیں۔ اس آیت میں صرف اسی کو حرام فرمایا گیا ہے جس کو ذبح کرتے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو، وہابی جو ذبح کی قید نہیں لگاتے وہ آیت کے معنی میں غلطی کرتے ہیں اور ان کا قول تمام تفاسیرِ مُعتبَرہ کے خلاف ہے اور خود آیت ان کے معنی کو بننے نہیں دیتی کیونکہ "مَآ اُهِلَّ بِهٖ" کو اگر وقتِ ذبح کے ساتھ مُقیّد نہ کریں تو "اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ" کا استثناء اس کو لاحق ہوگا اور وہ جانور جو غیرِ وقتِ ذبح میں غیرِ خدا کے نام سے مَوسوم رہا ہو وہ "اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ" سے حلال ہوگا۔ غرض وہابی کو آیت سے سند لانے کی کوئی سبیل نہیں۔ پانچواں گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور۔ چھٹے وہ جانور جو لاٹھی، پتھر، ڈھیلے، گولی، چھرّے یعنی بغیر دھار دار چیز سے مارا گیا ہو۔ ساتویں جو گر کر مرا ہو خواہ پہاڑ سے یا کنوئیں وغیرہ میں۔ آٹھویں وہ جانور جسے دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو اور وہ اس کے صدمے سے مرگیا ہو۔ نویں وہ جسے کسی درندے نے تھوڑا سا کھایا ہو اور وہ اس کے زخم کی تکلیف سے مرگیا ہو۔ لیکن اگر یہ جانور مر نہ گئے ہوں اور بعد ایسے واقعات کے زندہ بچ رہے ہوں پھر تم انہیں باقاعدہ ذبح کرلو تو وہ حلال ہیں۔ دسویں وہ جو کسی تھان پر عِبادَۃً ذبح کیا گیا ہو جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر نصب کئے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لئے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم وتقرب کی نیت کرتے تھے۔ گیارہویں حصہ اور حکم معلوم کرنے کے لئے پانسہ (قرعہ) ڈالنا زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کو جب سفر یا جنگ یا تجارت یا نکاح وغیرہ کام درپیش ہوتے تو وہ تین تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو نکلتا اس کے مطابق عمل کرتے اور اس کو حکمِ الٰہی جانتے، ان سب کی ممانعت فرمائی گئی۔ ف۱۴ یہ آیت حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز جو جمعہ کو تھا بعدِ عصر نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ کفار تمہارے دین پر غالب آنے سے مایوس ہوگئے۔

وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

اور مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ف۱۵ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ف۱۶

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ف۱۷ تو جو بھوک پیاس کی شدت میں ناچار (مجبور) ہو یوں کہ

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ

گناہ کی طرف نہ جھکے ف۱۸ تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا

لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ

حلال ہوا تم فرما دو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں ف۱۹ اور جو شکاری جانور تم نے سدھا (سکھا) لئے ف۲۰ اُنہیں شکار پر دوڑاتے

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَ

جو علم تمہیں خدا نے دیا اس میں سے اُنہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمہارے لئے رہنے دیں ف۲۱ اور

ف۱۵ اور اُمورِ تکلیفیّہ (بندوں پر لازم چیزوں) میں حرام وحلال کے جو احکام ہیں وہ اور قیاس کے قانون سب مکمل کر دیئے اسی لئے اس آیت کے نزول کے بعد بیانِ حلال وحرام کی کوئی آیت نازل نہ ہوئی اگرچہ "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ" نازل ہوئی مگر وہ آیت موعظت ونصیحت ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ دین کامل کرنے کے معنی اسلام کو غالب کرنا ہے۔ جس کا یہ اثر ہے کہ حجۃ الوداع میں جب یہ آیت نازل ہوئی کوئی مشرک مسلمانوں کے ساتھ حج میں شریک نہ ہوسکا۔ ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں نے تمہیں دشمن سے امن دی، ایک قول یہ ہے کہ دین کا اِکمال یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ **شانِ نزول:** بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کی کتاب میں ایک آیت ہے اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم روزِ نزول کو عید مناتے، فرمایا: کون سی آیت؟ اس نے یہی آیت "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ" پڑھی، آپ نے فرمایا: میں اس دن کو جانتا ہوں جس میں یہ نازل ہوئی تھی اور اس کے مقامِ نزول کو بھی پہچانتا ہوں، وہ مقام عرفات کا تھا اور دن جمعہ کا۔ آپ کی مراد اس سے یہ تھی کہ ہمارے لئے وہ دن عید ہے۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے آپ سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا، آپ نے فرمایا کہ جس روز یہ نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں جمعہ وعرفہ۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے ورنہ حضرت عمر وابن عباس رضی اللّٰہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ وہ "اَعْظَمِ نِعَمِ الٰهِيَه" (اللّٰہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت) کی یادگار وشکر گزاری ہے۔ ف۱۶ مکہ مکرمہ فتح فرما کر۔ ف۱۷ کہ اس کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں۔ ف۱۸ معنی یہ ہیں کہ اوپر حرام چیزوں کا بیان کر دیا گیا ہے لیکن جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے اس وقت جان بچانے کے لئے قدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اس طرح کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔ اور ضرورت اسی قدر کھانے سے رفع ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔ ف۱۹ جن کی حرمت قرآن وحدیث، اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں ہے، ایک قول یہ بھی ہے کہ طیّبات وہ چیزیں ہیں جن کو عرب اور سلیم الطّبع (نیک طبیعت) لوگ پسند کرتے ہیں اور خبیث وہ چیزیں ہیں جن سے سلیم طبیعتیں نفرت کرتی ہیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کی حُرمت (حرام ہونے) پر دلیل نہ ہونا بھی اس کی حِلّت (حلال ہونے) کے لئے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عدی ابن حاتم اور زید بن مُہَلْہِل کے حق میں نازل ہوئی جن کا نام رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے زیدُ الخیر رکھا تھا ان دونوں صاحبوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! ہم لوگ کتے اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں تو کیا ہمارے لئے حلال ہے؟ تو اس پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۰ خواہ وہ درندوں میں سے ہوں مثل کتے اور چیتے کے یا شکاری پرندوں میں سے مثل شکرے، باز، شاہین وغیرہ کے۔ جب انہیں اس طرح سدھا لیا جائے کہ جو شکار کریں اس میں سے نہ کھائیں اور جب شکاری ان کو چھوڑے تب شکار پر جائیں جب بلائے واپس آجائیں ایسے شکاری جانوروں کو "مُعَلَّم" (سکھایا ہوا) کہتے ہیں۔ ف۲۱ اور خود اس

اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

اس پر اللہ کا نام لو ف۲۲ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا ف۲۳ تمہارے لئے حلال ہے

وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ

اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پارسا (پاک دامن) عورتیں مسلمان ف۲۴ اور پارسا عورتیں ان میں سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

جن کو تم سے پہلے کتاب ملی جب تم انہیں ان کے مہر دو قید میں لاتے ہوئے ف۲۵

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ

نہ مستی نکالتے اور نہ آشنا بناتے ف۲۶ اور جو مسلمان سے کافر ہو

حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ع ١ ٥

اس کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا اور وہ آخرت میں زیاں کار (نقصان اٹھانے والا) ہے ف۲۷ اے ایمان والو

اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو ف۲۸ تو اپنے منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ ف۲۹

میں سے نہ کھائیں۔ ف۲۲ آیت سے جو مُستفاد (فائدہ حاصل) ہوتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص نے کتا یا شکرہ وغیرہ کوئی شکاری جانور شکار پر چھوڑا تو اس کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے: (۱) شکاری جانور مسلمان کا ہو اور سکھایا ہوا۔ (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (۳) شکاری جانور "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر چھوڑا گیا ہو (۴) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر ذبح کرے۔ اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا مثلاً اگر شکاری جانور مُعلَّم (سکھایا ہوا) نہ ہو یا اس نے زخم نہ کیا ہو یا شکار پر چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا ہو یا شکار زندہ پہنچا ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو یا مُعلَّم کے ساتھ غیرِ مُعلَّم شکار میں شریک ہو گیا ہو یا ایسا شکاری جانور شریک ہو گیا ہو جس کو چھوڑتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" نہ پڑھا گیا ہو یا وہ شکاری جانور مجوسی (آتش پرست) کافر کا ہو ان سب صورتوں میں وہ شکار حرام ہے۔ مسئلہ: تیر سے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اگر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" کہہ کر تیر مارا اور اس سے شکار مجروح (زخمی) ہو کر مر گیا تو حلال ہے اور اگر نہ مرا تو دوبارہ اس کو "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھ کر ذبح کرے، اگر اس پر بسم اللہ نہ پڑھی یا تیر کا زخم اس کو نہ لگا یا زندہ پانے کے بعد اس کو ذبح نہ کیا ان سب صورتوں میں حرام ہے۔ ف۲۳ یعنی ان کے ذبیحے۔ مسئلہ: مسلم و کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ۔ ف۲۴ نکاح کرنے میں عورت کی پارسائی (پاک دامنی) کا لحاظ مُستحَب ہے لیکن صحتِ نکاح کے لئے شرط نہیں۔ ف۲۵ نکاح کر کے ف۲۶ ناجائز طریقہ سے مستی نکالنے سے بے دھڑک زنا کرنا اور آشنا بنانے سے پوشیدہ زنا مراد ہے۔ ف۲۷ کیونکہ اِرتِداد (دین سے پھر جانے) سے تمام عمل اَکارَت (برباد) ہو جاتے ہیں۔ ف۲۸ اور تم بے وضو ہو تو تم پر وضو فرض ہے اور فرائض وضو کے یہ چار ہیں جو آگے بیان کئے جاتے ہیں۔ فائدہ: سید عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو کے عادی تھے اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں فرائض و نوافل درست ہیں مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے، بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث (وضو کا ٹوٹنا) واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہوا۔ ف۲۹ کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا

اور سروں کا مسح کرو ف۳۰ اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ ف۳۱ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو

فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ

توخوب ستھرے ہو لو ف۳۲ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت

الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ

مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کر دے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے کہ کہیں تم

تَشْكُرُوْنَ ۝۶ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

احسان مانو اور یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر ف۳۳ اور وہ عہد جو اُس نے تم سے

بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

لیا ف۳۴ جب کہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مانا ف۳۵ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

بات جانتا ہے اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۛ هُوَ

گواہی دیتے ف۳۶ اور تم کو کسی قوم کی عداوت (دشمنی) اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو انصاف کرو وہ

ف۳۰ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیثِ مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت کا بیان ہے۔ ف۳۱ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے۔ حدیث صحیح میں ہے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور عطا سے مروی ہے وہ بہ قسم فرماتے ہیں کہ میرے علم میں اصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہ کیا۔ ف۳۲ مسئلہ: جَنابت سے طہارتِ کاملہ لازم ہوتی ہے۔ جَنابت کبھی بیداری میں دَفق و شہوت کے ساتھ اِنزال سے ہوتی ہے اور کبھی نیند میں احتلام سے جس کے بعد اثر پایا جائے حتیٰ کہ اگر خواب یاد آیا مگر تری نہ پائی تو غسل واجب نہ ہوگا، اور کبھی سَبِیْلَین میں سے کسی میں اِدخالِ حَشَفَہ سے۔ فاعل و مفعول دونوں کے حق میں خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں جنابت میں داخل ہیں ان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مسئلہ: حیض و نفاس سے بھی غسل لازم ہوتا ہے۔ حیض کا مسئلہ سورۂ بقرہ میں گزر گیا اور نفاس کا موجبِ غسل ہونا اجماع سے ثابت ہے۔ تیمّم کا بیان سورۂ نساء میں گزر چکا۔ ف۳۳ کہ تمہیں مسلمان کیا۔ ف۳۴ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بیعت کرتے وقت شبِ عُقبہ اور بیعتِ رضوان میں ف۳۵ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہر حکم ہر حال میں۔ ف۳۶ اس طرح

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَعَدَ
پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ایمان

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۹
والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا
اور وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہی دوزخ والے ہیں ف۳۷ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا
ایمان والو اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ
دست درازی کریں تو اُس نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے ف۳۸ اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو

ع ۶ ۲ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ ع وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ
اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ف۳۹

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ
اور ہم نے اُن میں بارہ سردار قائم کئے ف۴۰ اور اللہ نے فرمایا بےشک میں ف۴۱ تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم

الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ
قرضِ حسن دو ف۴۲ تو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا

کہ قرابت وعداوت کا کوئی اثر تمہیں عدل سے نہ ہٹا سکے۔ ف۳۷ یہ آیت نصِ قاطع ہے اس پر کہ خُلودِ نار (ہمیشہ جہنم میں رہنا) سوائے کفار کے اور کسی کے لئے نہیں۔ (خازن) ف۳۸ **شانِ نزول:** ایک مرتبہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک منزل میں قیام فرمایا، اصحاب جدا جدا درختوں کے سایہ میں آرام کرنے لگے، سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی تلوار ایک درخت میں لٹکا دی، ایک اعرابی موقع پا کر آیا اور چھپ کر اس نے تلوار لی اور تلوار کھینچ کر حضور سے کہنے لگا: اے محمد! تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ حضور نے فرمایا: "اللہ"۔ یہ فرمانا تھا حضرت جبریل نے اس کے ہاتھ سے تلوار گرا دی اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تلوار لے کر فرمایا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا کہ کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے رسول ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) ف۳۹ کہ اللہ کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، توریت کے احکام کا اتباع کریں گے۔ ف۴۰ ہر سِبط (گروہ) پر ایک سردار جو اپنی قوم کا ذمہ دار ہو کہ وہ عہد وفا کریں گے اور حکم پر چلیں گے۔ ف۴۱ مدد و نصرت سے ف۴۲ یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جن کے نیچے نہریں رواں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

راہ سے بہکا ف۴۳ تو اُن کی کیسی بدعہدیوں ف۴۴ پر ہم نے انہیں لعنت کی اور ان کے دل

قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

سخت کر دیئے اللہ کی باتوں کو ف۴۵ ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بھلا بیٹھے بڑا حصّہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی

بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ

گئیں ف۴۶ اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے ف۴۷ سوا تھوڑوں کے ف۴۸ تو انہیں معاف

عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا

کر دو اور ان سے درگزر رو ف۴۹ بےشک احسان والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم

نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا

نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا ف۵۰ تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصّہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں ف۵۱ تو ہم نے

بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

اُن کے آپس میں قیامت کے دن تک بَیر (دشمنی) اور بغض ڈال دیا ف۵۲ اور عنقریب اللہ انہیں بتا دے گا

ف۴۳ واقعہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ انہیں اور ان کی قوم کو ''ارضِ مقدسہ'' (بیت المقدس) کا وارث بنائے گا جس میں کنعانی جبار رہتے تھے تو فرعون کے ہلاک کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکمِ الٰہی ہوا کہ بنی اسرائیل کو ''ارضِ مقدسہ'' کی طرف لے جائیں میں نے اس کو تمہارے لئے دار و قرار بنایا ہے تو وہاں جاؤ اور جو دشمن وہاں ہیں ان پر جہاد کرو میں تمہاری مدد فرماؤں گا اور اے موسیٰ! تم اپنی قوم کے ہر ہر سبط (گروہ) میں سے ایک ایک سردار بناؤ اس طرح بارہ سردار مقرر کرو ہر ایک ان میں سے اپنی قوم کے حکم ماننے اور عہد وفا کرنے کا ذمہ دار ہو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سردار منتخب کر کے بنی اسرائیل کو لے کر روانہ ہوئے جب اریحاء (بستی) کے قریب پہنچے تو ان نقیبوں کو تَجَسُّسِ اَحوال (حالات کا جائزہ لینے) کے لئے بھیجا وہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ بہت عظیم الجثہ (بڑے بڑے جسموں والے) اور نہایت قوی و توانا صاحبِ ہیبت و شوکت ہیں یہ ان سے ہیبت زدہ ہو کر واپس ہوئے اور آ کر انہوں نے اپنی قوم سے سب حال بیان کیا باوجودیکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا لیکن سب نے عہد شکنی کی سوائے کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون کے کہ یہ عہد پر قائم رہے۔ ف۴۴ کہ انہوں نے عہدِ الٰہی کو توڑا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کی اور انبیاء کو قتل کیا، کتاب کے احکام کی مخالفت کی۔ ف۴۵ جن میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت و صفت ہے اور جو توریت میں بیان کی گئی ہیں۔ ف۴۶ توریت میں کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتباع کریں اور ان پر ایمان لائیں۔ ف۴۷ کیونکہ دغا و خیانت و نقضِ عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت ہے۔ ف۴۸ جو ایمان لائے۔ ف۴۹ اور جو کچھ ان سے پہلے سرزد ہوا اس پر گرفت نہ کرو۔ **شانِ نزول:** بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت اس قوم کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عہد کیا پھر توڑا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اس پر مطلع فرمایا اور یہ آیت نازل کی اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ ان کی اس عہد شکنی سے درگزر کیجئے جب تک کہ وہ جنگ سے باز رہیں اور جزیہ ادا کرنے سے منع نہ کریں۔ ف۵۰ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا۔ ف۵۱ انجیل میں اور انہوں نے عہد شکنی کی۔ ف۵۲ قتادہ نے کہا کہ جب نصاریٰ نے کتاب الٰہی (انجیل) پر عمل کرنا ترک کیا اور رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے،

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

جو کچھ کرتے تھے ف۵۳ اے کتاب والو ف۵۴ بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۵۵ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ۬ قَدْ

فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں ف۵۶ اور بہت سی معاف فرماتے ہیں ف۵۷ بے شک

جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ف۵۸ اور روشن کتاب ف۵۹ اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی

رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیریوں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے

وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ

هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ

مسیح بن مریم ہی ہے ف۶۰ تم فرما دو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ

يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ

ہلاک کر دے مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ف۶۱ اور اللہ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

ہی کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ

سب کچھ کر سکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ کے بیٹے

حُدود کی پرواہ نہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ف۵۳ یعنی روز قیامت وہ اپنے کردار کا بدلہ پائیں گے۔ ف۵۴ یہودیو و نصرانیو! ف۵۵ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ف۵۶ جیسے کہ آیتِ رجم اور سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے اوصاف اور حضور کا اس کو بیان فرمانا معجزہ ہے۔ ف۵۷ اور ان کا ذکر بھی نہیں کرتے نہ ان پر مؤاخذہ فرماتے ہیں کیونکہ آپ اسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں جس میں مصلحت ہو۔ ف۵۸ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو نور فرمایا گیا کیونکہ آپ سے تاریکیٔ کفر دور ہوئی اور راہِ حق واضح ہوئی۔ ف۵۹ یعنی قرآن شریف۔ ف۶۰ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ نجران کے نصاریٰ سے یہ مقولہ سرزد ہوا اور نصرانیوں کے فرقہ یعقوبیہ و ملکانیہ کا یہ مذہب ہے وہ حضرت مسیح کو "اللّٰہ" بتاتے ہیں کیونکہ وہ حلول کے قائل ہیں اور ان کا اعتقادِ باطل یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے بدن عیسیٰ میں حلول کیا (سما گیا)۔ معاذ اللّٰہ۔ "وَ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا" (اللّٰہ ان کی باتوں سے بہت ہی برتر و بلند ہے)۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکمِ کفر دیا اور اس کے بعد ان کے مذہب کا فساد بیان فرمایا۔ ف۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللّٰہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

اور اس کے پیارے ہیں ف۶۲ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ف۶۳ بلکہ تم آدمی ہو اس کی

خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللّٰہ ہی کے لئے ہے سلطنت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی اور اسی کی طرف پھرنا ہے اے کتاب والو

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ف۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ف۶۵ کہ تم کہو

جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللّٰہ کو

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ ۧ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ ٣ ع ٨ ٧

سب قدرت ہے اور جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللّٰہ کا احسان اپنے

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ

اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ف۶۶ اور تمہیں بادشاہ کیا ف۶۷ اور تمہیں وہ دیا جو

يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ف۶۸ اے قوم اس پاک زمین میں داخل ہو

ف۶۲ شانِ نزول: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے پاس اہلِ کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللّٰہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللّٰہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ **ف۶۳** یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے! جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔ **ف۶۴** محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم **ف۶۵** حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کے بعد سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے زمانہ تک پانچ سو اُنہتّر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضور کے تشریف لانے کی مِنّت (احسان) کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللّٰہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزامِ حجت (دلیل قائم کرنا) وقطعِ عذر (عذر ختم کرنا) بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے۔ **ف۶۶ مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ الصلٰوۃ والسلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات وثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔ **ف۶۷** یعنی آزاد و صاحب حشم وخدم (نوکر چاکر والا) اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد ان کی غلامی سے نجات حاصل کر کے عیش و آرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم

الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾

جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۶۹ کہ نقصان پر پلٹو گے

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى

بولے اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک

یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ

وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں جائیں گے دو مرد

مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۷۰ اللہ نے انہیں نوازا ف۷۱ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف۷۲ ان پر داخل ہو اگر

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾

تم دروازے میں داخل ہوگئے تو تمہارا ہی غلبہ ہے ف۷۳ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

بولے ف۷۴ اے موسیٰ ہم تو وہاں ف۷۵ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے اور

رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا

آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں مگر

نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا

اپنا اور اپنے بھائی کا تو تُو ہم کو ان بے حکموں سے جدا رکھ ف۷۶ فرمایا تو وہ

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ مَلِک (بادشاہ) کہلایا جاتا۔ ف۶۸ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا، دشمن کو غرق کرنا، مَنّ اور سلویٰ اتارنا، پتھر سے چشمے جاری کرنا، ابر کو سائبان بنانا وغیرہ۔ ف۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہو جاؤ۔ اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لئے وہ باعث برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذُرّیت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اس کے گرد و پیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملکِ شام ف۷۰ کالب بن یوقنا اور یوشَع بن نون جوان نُقَباء (سرداروں) میں سے تھے جنہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جَبابِرَہ کا حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ف۷۱ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ انہوں نے جَبابِرَہ کا حال صرف حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور اس کا اِفشاء (کسی اور کے سامنے اظہار) نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انہوں نے افشاء کیا تھا۔ ف۷۲ شہر کے۔ ف۷۳ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبارین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انہیں دیکھا ہے ان کے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انہوں نے چاہا کہ ان پر سنگباری کریں۔ ف۷۴ بنی اسرائیل ف۷۵ جبارین کے شہر میں ف۷۶ اور ہمیں ان کی

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ

زمین ان پر حرام ہے ف۷۷ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں زمین میں ف۷۸ تو تم ان

عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ وقف لازم ع ٨

بے حکموں کا افسوس نہ کھاؤ اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر ف۷۹ جب

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ

دونوں نے ایک ایک نیاز (قربانی) پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا

لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ النصف

قسم ہے میں تجھے قتل کر دوں گا ف۸۰ کہا اللہ اسی سے قبول کرتا ہے جسے ڈر ہے ف۸۱ بے شک اگر تو اپنا ہاتھ

صحبت اورقُرب سے بچا۔ یا یہ معنی کہ ہمارے ان کے درمیان فیصلہ فرما۔ ف۷۷ اس میں نہ داخل ہوسکیں گے ف۷۸ وہ زمین جس میں یہ لوگ بھٹکتے پھرے نوفرسنگ تھی اورقوم چھ لاکھ جنگی جو اپنے سامان لئے تمام دن چلتے تھے جب شام ہوتی تو اپنے کو وہیں پاتے جہاں سے چلے تھے یہ ان پرعُقوبت (سزا) تھی سوائے حضرت موسیٰ و ہارون ویوشع وکالب کے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے آسانی فرمائی اوران کی اِعانت کی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے آگ کو سرد اور سلامتی بنایا اور اتنی بڑی جماعت عظیمہ کا اتنے چھوٹے حصۂ زمین میں چالیس برس آوارہ وحیران پھرنا اور کسی کا وہاں سے نکل نہ سکنا خوارقِ عادات (خلافِ عادات) میں سے ہے۔ جب بنی اسرائیل نے اس جنگل میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کھانے پینے وغیرہ ضروریات اور تکالیف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا سے ان کو آسمانی غذا ''مَن وسلویٰ'' عطا فرمایا اور لباس خود ان کے بدن پر پیدا کیا جو جسم کے ساتھ بڑھتا تھا اور ایک سفید پتھر کوہ طور کا عنایت کیا کہ جب رختِ سفر (سفر کا سامان) اتارتے اور کسی وقت ٹھہرتے تو حضرت اس پتھر پر عصا مارتے اس سے بنی اسرائیل کے بارہ اَسباط (گروہوں) کے لئے بارہ چشمے جاری ہوجاتے اور سایہ کرنے کے لئے ایک اَبر بھیجا اور ''تِیْہ'' (میدان) میں جتنے لوگ داخل ہوئے تھے ان میں سے جو بیس سال سے زیادہ عمر کے تھے سب وہیں مرگئے سوائے یوشع بن نون اور کالب بن یُوقنا کے، اور جن لوگوں نے ارضِ مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کیا ان میں سے کوئی بھی داخل نہ ہوسکا۔ اور کہا گیا ہے کہ تِیْہ میں ہی حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی وفات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات سے چالیس برس بعد حضرت یوشع کو نبوت عطا کی گئی اور جبارین پر جہاد کا حکم دیا گیا۔ آپ باقی ماندہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر گئے اور جبارین پر جہاد کیا۔ ف۷۹ جن کا نام ہابیل اور قابیل تھا اس خبر کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔ علماءِ سِیَر واَخبار کا بیان ہے کہ حضرت حوا کے حمل میں ایک لڑکا، ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کیا جاتا تھا اور جبکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں مُنْحَصِر تھے تو مُناکحت (نکاح) کی اور کوئی سبیل ہی نہ تھی اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے قابیل کا نکاح ''لیوذا'' سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور ہابیل کا ''اِقلیما'' سے جو قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا قابیل اس پر راضی نہ ہوا اور چونکہ اِقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے اس کا طلبگار ہوا۔ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہٰذا تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں۔ کہنے لگا: یہ تو آپ کی رائے ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: تو تم دونوں قربانیاں لاؤ! جس کی قربانی مقبول ہوجائے وہی اِقلیما کا حق دار ہے۔ اس زمانہ میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ اتر کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی، آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو لے لیا اور قابیل کے گیہوں چھوڑ گئی۔ اس پر قابیل کے دل میں بہت بُغض وحسد پیدا ہوا۔ ف۸۰ جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو قابیل نے ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کروں گا۔ ہابیل نے کہا: کیوں؟ کہنے لگا: اس لئے کہ تیری قربانی مقبول ہوئی میری نہ ہوئی اور تو اِقلیما کا مستحق ٹھہرا، اس میں میری ذلت ہے۔ ف۸۱ ہابیل کے اس مقولہ کا یہ مطلب ہے کہ قربانی کا قبول کرنا اللہ کا کام ہے وہ متقیوں کی قربانی قبول فرماتا ہے، تو متقی ہوتا تو تیری قربانی قبول ہوتی، یہ خود تیرے افعال کا نتیجہ ہے، اس میں میرا کیا دخل ہے۔

اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

مجھ پر بڑھائے گا کہ مجھے قتل کرے تو میں اپنا ہاتھ تجھ پر نہ بڑھاؤں گا کہ تجھے قتل کروں ۸۲؎ میں اللہ سے ڈرتا ہوں

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

جو مالک سارے جہان کا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا ۸۳؎ اور تیرا گناہ ۸۴؎ دونوں تیرے ہی پلہ پڑے

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

تو تو دوزخی ہو جائے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اُسے بھائی کے

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا

قتل کا چاؤ دلایا (قتل پر اُبھارا) تو اُسے قتل کر دیا تو رہ گیا نقصان میں ۸۵؎ تو اللہ نے ایک کوا بھیجا

يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى

زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیونکر (کس طرح) اپنے بھائی کی لاش چھپائے ۸۶؎ بولا ہائے خرابی

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

تو پچھتاتا رہ گیا ۸۷؎ اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

معانقة ۵ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ

کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے ۸۸؎ تو گویا اس نے سب

النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ

لوگوں کو قتل کیا ۸۹؎ اور جس نے ایک جان کو جِلا لیا ۹۰؎ اس نے گویا سب لوگوں کو جِلا لیا اور بیشک

۸۲؎ اور میری طرف سے ابتدا ہو باوجودیکہ میں تجھ سے قوی و توانا ہوں یہ صرف اس لئے کہ ۸۳؎ یعنی مجھ کو قتل کرنے کا۔ ۸۴؎ جو اس سے پہلے تو نے کیا کہ والد کی نافرمانی کی، حسد کیا اور خدائی فیصلہ کو نہ مانا۔ ۸۵؎ اور مُتَحَیِّر (حیران و پریشان) ہوا کہ اس لاش کو کیا کرے؟ کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا، مدت تک لاش کو پشت پر لادے پھرا ۸۶؎ مروی ہے کہ دو کوّے آپس میں لڑے، ان میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا، پھر زندہ کوّے نے اپنی مِنقار (چونچ) اور پنجوں سے زمین کرید کر گڑھا کیا اس میں مرے ہوئے کوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا، یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئے چنانچہ اس نے زمین کھود کر دفن کر دیا۔ (جلالین، مدارک وغیرہ) ۸۷؎ اپنی نادانی و پریشانی پر، اور یہ ندامت گناہ پر نہ تھی کہ توبہ میں شمار ہو سکتی یا ندامت کا توبہ ہونا سیدِ انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی کی امت کے ساتھ خاص ہو (مدارک) ۸۸؎ یعنی خونِ ناحق کیا کہ نہ تو مقتول کو کسی خون کے بدلے قصاص کے طور پر مارا نہ شرک و کفر یا قطعِ طریق (رہزنی) وغیرہ کسی موجبِ قتل فساد کی وجہ سے مارا۔ ۸۹؎ کیونکہ اس نے حق اللہ کی رعایت اور حدودِ شریعت کا پاس نہ کیا۔ ۹۰؎ اس طرح کہ قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے وغیرہ

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي
ان کے ف۹۱ پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے ف۹۲ پھر بے شک ان میں بہت اس کے بعد
الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝۳۲ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ف۹۳ وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ف۹۴
وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ
اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا ان کے
اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ
ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیئے جائیں یہ دنیا میں
خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۳۳ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا
اُن کی رُسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۴ ع ٥ ٨/٩
اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ ف۹۵ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو ف۹۶ اور اس کی راہ میں
فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي
جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی مِلک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان

اسباب ہلاکت سے بچایا۔ ف۹۱ یعنی بنی اسرائیل کے۔ ف۹۲ معجزات باہرات بھی لائے اور احکام وشرائع بھی۔ ف۹۳ کہ کفر وقتل وغیرہ کا ارتکاب کر کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ ف۹۴ اللہ تعالیٰ سے لڑنا یہی ہے کہ اس کے اولیاء سے عداوت کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ اس آیت میں قُطّاعِ طَرِیق یعنی راہزنوں کی سزا کا بیان ہے۔ شانِ نزول: ٦ ھ میں عُرَینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں آ کر اسلام لائے اور بیمار ہو گئے، ان کے رنگ زرد ہو گئے، پیٹ بڑھ گئے، حضور نے حکم دیا کہ صَدَقہ کے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیا کریں ایسا کرنے سے وہ تندرست ہو گئے مگر تندرست ہو کر وہ مرتد ہو گئے اور پندرہ اونٹ لے کر وہ اپنے وطن کو چلتے ہو گئے۔ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان کی طلب میں حضرت یَسار کو بھیجا۔ ان لوگوں نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ایذائیں دیتے دیتے شہید کر ڈالا پھر جب یہ لوگ حضور کی خدمت میں گرفتار کر کے حاضر کئے گئے تو ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر احمدی) ف۹۵ یعنی گرفتاری سے قبل توبہ کر لینے سے وہ عذابِ آخرت اور قطع طریق (رہزنی) کی حد سے تو بچ جائیں گے مگر مال کی واپسی اور قصاص حقُّ العباد ہے یہ باقی رہے گا۔ (احمدی) ف۹۶ جس کی

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ
چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہے وےؔ۹ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ
اور وہ اس سے نہ نکلیں گے اور اُن کو دوامی (ہمیشہ ہمیشہ کی) سزا ہے اور جو مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ
یا عورت چور ہو و۹۸ تو ان کا ہاتھ کاٹو و۹۹ ان کے کئے کا بدلہ اللّٰہ کی طرف سے سزا اور

اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
اللّٰہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللّٰہ اپنی مہر

يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
سے اس پر رجوع فرمائے گا ف۱۰۰ بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰہ کے لئے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی سزا دیتا ہے جسے چاہے اور بخشتا ہے جسے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ
چاہے اور اللّٰہ سب کچھ کر سکتا ہے و۱۰۱ اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں و۱۰۲ کچھ وہ جو اپنے منہ سے کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور

تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ
اُن کے دل مسلمان نہیں و۱۰۳ اور کچھ یہودی جھوٹ خوب سنتے ہیں و۱۰۴ اور لوگوں

بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔ و۹۷ یعنی کفار کے لئے عذاب لازم ہے اور اس سے رہائی پانے کی کوئی سبیل نہیں۔ و۹۸ اور اس کی چوری دو مرتبہ کے اقرار یا دو مردوں کی شہادت سے حاکم کے سامنے ثابت ہو اور جو مال چرایا ہے وہ دس درہم سے کم کا نہ ہو (کمافی حدیث ابن مسعود) و۹۹ یعنی داہنا، اس لئے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰه عنه کی قرأت میں ''اَيْمَانَهُمَا'' آیا ہے۔ مسئلہ: پہلی مرتبہ کی چوری میں داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پھر دوبارہ اگر کرے تو بایاں پاؤں اس کے بعد بھی اگر چوری کرے تو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ مسئلہ: چور کا ہاتھ کاٹنا تو واجب ہے اور ''مالِ مَسْرُوق'' (چوری شدہ مال) موجود ہو تو اس کا واپس کرنا بھی واجب اور اگر وہ ضائع ہو گیا ہو تو ضمان (تاوان) واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) ف۱۰۰ اور عذابِ آخرت سے اس کو نجات دے گا۔ و۱۰۱ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللّٰہ تعالیٰ کی مَشِیّت پر ہے وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ اس سے قَدَرِیَّه و مُعْتَزِلَه کا ابطال ہو گیا جو مطیع پر رحمت اور عاصی پر عذاب کرنا اللّٰہ تعالیٰ پر واجب کہتے ہیں۔ و۱۰۲ اللّٰہ تعالیٰ سید عالم صلّی اللّٰه علیه وسلّم کو ''یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ'' کے خطابِ عزت کے ساتھ مخاطب فرما کر

مع ١٤ الوقف على الاول احوزن ١٢

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

کی خوب سنتے ہیں و۱۰۵ جو تمہارے پاس حاضر نہ ہوئے اللّٰہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ

کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ ملے تو بچو و۱۰۶

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اور جسے اللّٰہ گمراہ کرنا چاہے تو ہرگز تو اللّٰہ سے اس کا کچھ بنا نہ سکے گا وہ ہیں کہ

تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اے حبیب! میں آپ کا ناصر و معین ہوں، منافقین کے کفر میں جلدی کرنے یعنی ان کے اظہارِ کفر اور کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات کر لینے سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ و۱۰۳ یہ ان کے نفاق کا بیان ہے۔ و۱۰۴ اپنے سرداروں سے اور ان کے افتراؤں کو قبول کرتے ہیں۔ و۱۰۵ ماشآءاللّٰہ حضرت مُترجم قدس سرہ نے بہت صحیح ترجمہ فرمایا اس مقام پر بعض مُترجمین و مفسرین سے لغزش واقع ہوئی کہ انہوں نے "لِقَوْم" کے "لام" کو علّت قرار دے کر آیت کے معنی یہ بیان کئے کہ منافقین و یہود اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں سنتے ہیں، آپ کی باتیں دوسری قوم کی خاطر سے کان دھر کر سنتے ہیں جس کے وہ جاسوس ہیں۔ مگر یہ معنی صحیح نہیں اور نظمِ قرآنی اس سے بالکل موافقت نہیں فرماتی بلکہ یہاں "لام" "مِنْ" کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سرداروں کی جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور لوگوں یعنی یہود خیبر کی باتوں کو خوب مانتے ہیں جن کے احوال کا آیت شریف میں بیان آ رہا ہے (تفسیر ابوالسعود و جمل) و۱۰۶ **شانِ نزول:** یہودِ خیبر کے شُرَفا میں سے ایک بیاہے (شادی شدہ) مرد اور بیاہی عورت نے زنا کیا اس کی سزا توریت میں سنگسار کرنا تھی یہ انہیں گوارا نہ تھا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدمے کا فیصلہ حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کرائیں چنانچہ ان دونوں (مجرموں) کو ایک جماعت کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حضور "حد" کا حکم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حکم دیں تو مت ماننا۔ وہ لوگ یہودِ بنی قُریظَہ و بنی نضیر کے پاس آئے اور خیال کیا کہ یہ حضور کے ہم وطن ہیں اور ان کے ساتھ آپ کی صلح بھی ہے ان کی سفارش سے کام بن جائے گا چنانچہ سرداران یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عَمرْو و مالک بن صیف و کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ انہیں لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا: کیا میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا، آیتِ رجم نازل ہوئی اور سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا، یہود نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تم میں ایک نوجوان گورا یک چشم (ایک آنکھ والا) فدک کا باشندہ "ابن صوریا" نامی ہے تم اس کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: ہاں۔ فرمایا: وہ کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے کہ آج روئے زمین پر یہود میں اس کے پایہ کا عالم نہیں، توریت کا یکتا ماہر ہے۔ فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ بلایا گیا جب وہ حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا: تو ابن صوریا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: یہود میں سب سے بڑا عالم تو ہی ہے؟ عرض کیا: لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔ حضور نے یہود سے فرمایا: اس معاملہ میں اس کی بات مانو گے؟ سب نے اقرار کیا۔ تب حضور نے ابن صوریا سے فرمایا: میں تجھے اس اللّٰہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت نازل فرمائی اور تم لوگوں کو مصر سے نکالا، تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں، تمہیں نجات دی، فرعونیوں کو غرق کیا، تمہارے لئے اَبر کو سایہ بان بنایا، من و سلویٰ نازل فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام کا بیان ہے، کیا تمہاری کتاب میں بیاہے مرد و عورت کے لئے سنگسار کرنے کا حکم ہے؟ ابن صوریا نے عرض کیا: بیشک ہے اسی کی قسم جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا، عذاب نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمائیے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: جب چار عادل و معتبر شاہدوں کی گواہی سے زنا بَصَراحت ثابت ہو جائے تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ ابن صوریا نے عرض کیا: بخدا بِعَینِہٖ ایسا ہی توریت میں ہے، پھر حضور نے ابن صوریا سے دریافت فرمایا کہ حکمِ الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی؟ اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی شریف کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے، اس طرزِ عمل سے شُرَفاء میں زنا کی بہت کثرت ہو گئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچا زاد بھائی نے زنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا اس کی قوم اٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ جب تک بادشاہ کے بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا تب ہم نے جمع ہو کر غریب شریف سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ چالیس کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا بٹھا کر گشت کرائی جائے۔ یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور ابن صوریا سے کہنے لگے: تو نے حضرت کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف

لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِي
اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا اُنہیں دنیا میں رُسوائی ہے اور اُنہیں
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ
آخرت میں بڑا عذاب بڑے جھوٹ سننے والے بڑے حرام خور ف۱۰۷ تو اگر
جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
تمہارے حضور حاضر ہوں ف۱۰۸ تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو ف۱۰۹ اور اگر تم ان سے منہ پھیر لو گے تو
يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے ف۱۱۰ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف
يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا
والے اللہ کو پسند ہیں اور وہ تم سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے حالانکہ ان کے پاس توریت ہے جس میں
حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع ۹/۱۰
اللہ کا حکم موجود ہے ف۱۱۱ بایں ہمہ (اس کے باوجود) اسی سے منہ پھیرتے ہیں ف۱۱۲ اور وہ ایمان لانے والے نہیں
اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ
بے شک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے
اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ
ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتابُ اللہ کی حفاظت
كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا
چاہی گئی تھی ف۱۱۳ اور وہ اس پر گواہ تھے تو ف۱۱۴ لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور

کی تھی تو اس کا مستحق نہیں۔ ابن صوریا نے کہا کہ حضور نے مجھے توریت کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا۔ اس کے بعد حضور کے حکم سے ان دونوں زناکاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۰۷ یہ یہود کے حُکّام کی شان میں ہے جو رشوتیں لے کر حرام کو حلال کرتے اور احکامِ شرع کو بدل دیتے تھے۔ **مسئلہ:** رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں۔ حدیث شریف میں رشوت لینے دینے والے دونوں پر لعنت آئی ہے۔ ف۱۰۸ یعنی اہلِ کتاب ف۱۰۹ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مُخیَّر فرمایا گیا کہ اہل کتاب آپ کے پاس کوئی مقدمہ لائیں تو آپ کو اختیار ہے فیصلہ فرمائیں یا نہ فرمائیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تخییر آیہ "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ" سے منسوخ ہوگئی۔ امام احمد نے فرمایا کہ ان آیتوں میں کچھ مُنافات (ایک آیت دوسری کے خلاف) نہیں کیونکہ یہ آیت مفیدِ تخییر ہے اور آیت "وَاَنِ احْكُمْ... الخ" میں کیفیتِ حکم کا بیان ہے۔ (خازن ومدارک وغیرہ) ف۱۱۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۱۱ کہ بیاہے مرد اور شوہر دار عورت کے زنا کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے۔ ف۱۱۲ باوجودیکہ توریت پر ایمان لانے کے مُدّعی بھی ہیں اور انہیں یہ

تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

میری آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہ لو ف۱۱۵ اور جو اللّٰہ کے اتارے پر حکم نہ کرے ف۱۱۶ وہی لوگ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ

کافر ہیں اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا ف۱۱۷ کہ جان کے بدلے جان ف۱۱۸ اور آنکھ

بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ

کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ

اور زخموں میں بدلہ ہے ف۱۱۹ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کراوے تو وہ اس کا گناہ اُتار دے گا ف۱۲۰ اور جو

يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

اللّٰہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے ان کے نشانِ قدم

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ

پر عیسیٰ بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی ف۱۲۱ اور ہم نے اسے

الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلی تھی

بھی معلوم ہے کہ توریت میں رجم کا حکم ہے، اس کو نہ ماننا اور آپ کی نبوت کے منکر ہوتے ہوئے آپ سے فیصلہ چاہنا نہایت تعجب کی بات ہے۔ ف۱۱۳ کہ اس کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھیں اور اس کے درس میں مشغول رہیں تا کہ وہ کتاب فراموش نہ ہو اور اس کے احکام ضائع نہ ہوں۔ (خازن) **مسئلہ:** توریت کے مطابق انبیاء کا حکم دینا جو اس آیت میں مذکور ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سے پہلی شریعتوں کے جو احکام اللّٰہ اور رسول نے بیان فرمائے ہوں اور ان کے ہمیں ترک کا حکم نہ دیا ہو، منسوخ نہ کئے گئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوتے ہیں۔ (جمل وابوالسعود) ف۱۱۴ اے یہودیو! تم سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت اور رجم کا حکم جو توریت میں مذکور ہے اس کے اظہار میں ف۱۱۵ یعنی احکامِ الٰہیہ کی تبدیل بہرصورت ممنوع ہے خواہ لوگوں کے خوف اور ان کی ناراضی کے اندیشہ سے ہو یا مال وجاہ و رشوت کی طمع سے۔ ف۱۱۶ اس کا منکر ہو کر (کَمَا قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) ف۱۱۷ اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ احکام لازم رہیں گے کیونکہ شرائع سابقہ کے جو احکام خدا اور رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور منسوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازم ہوا کرتے ہیں جیسا کہ اوپر کی آیت سے ثابت ہوا۔ ف۱۱۸ یعنی اگر کسی نے کسی کو قتل کیا تو اس کی جان مقتول کے بدلے میں ماخوذ ہوگی خواہ وہ مقتول مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلم ہو یا ذمی۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ مرد کو عورت کے بدلے قتل نہ کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مدارک) ف۱۱۹ یعنی مُماثَلت ومُساوات کی رعایت ضروری ہے۔ ف۱۲۰ یعنی جو قاتل یا جِنایت کرنے والا اپنے جرم پر نادم ہو کر وبالِ معصیت سے بچنے کے لئے بخوشی اپنے اوپر حکم شرعی جاری کرائے تو قصاص اس کے جرم کا کفارہ ہو جائے گا اور آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ (جلالین و جمل) بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ جو صاحبِ حق قِصاص کو معاف کردے تو یہ معافی اس کے لئے کفارہ ہے۔ (مدارک) تفسیر احمدی میں ہے یہ تمام قِصاص جب ہی واجب ہوں گے جب کہ صاحبِ حق معاف نہ کرے اور اگر وہ معاف کردے تو قصاص ساقط۔ ف۱۲۱ احکامِ توریت کے بیان کے بعد احکام

وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ؕ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ
اور ہدایت ۱۲۲ اور نصیحت پرہیزگاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے

اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾
اس میں اُتارا ۱۲۳ اور جو اللہ کے اُتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ
اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ۱۲۴

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے ۱۲۵ اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ
اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا ۱۲۶ اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا
اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے ۱۲۷ تو بھلائیوں

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم

تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾ۙ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ
جھگڑتے تھے اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اُتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل

انجیل کا ذکر شروع ہوا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام توریت کے مُصَدِّق تھے کہ وہ مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰه (اللہ کی اتاری ہوئی کتاب) ہے اور نسخ سے پہلے اس پر عمل واجب تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت میں اس کے بعض احکام منسوخ ہوئے۔ ۱۲۲ اس آیت میں انجیل کے لئے لفظ ''ھُدًی'' دو جگہ ارشاد ہوا، پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لئے رہنمائی مراد ہے، دوسری جگہ ھُدًی سے سید انبیاء حبیب کبریا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کی طرف لوگوں کی راہ یابی کا سبب ہے۔ ۱۲۳ یعنی سید انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے اور آپ کی نبوت کی تصدیق کرنے کا حکم۔ ۱۲۴ جو اس سے قبل حضرات انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ ۱۲۵ یعنی جب اہلِ کتاب اپنے مقدمات میں آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔ ۱۲۶ یعنی فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین سب کا ایک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ سے یہی ہے کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ'' کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے۔ ۱۲۷ اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیتِ الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمتِ بالغہ اور دنیوی و اخروی مَصالح نافِعہ پر مبنی ہے، یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا اتباع کرتے ہو۔ (تفسیر ابوالسعود)

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش (بہکا) نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اُترا پھر اگر وہ

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ

منہ پھیریں ف۱۲۸ تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی ف۱۲۹ سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے ف۱۳۰ اور بے شک

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ

بہت آدمی بے حکم ہیں تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۱۳۱ اور

اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵۰ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ع ٧ — وقف لازم، وقف منزل عند البعض، وقف غفران

اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لئے اے ایمان والو

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

یہود و نصارٰی کو دوست نہ بناؤ ف۱۳۲ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ف۱۳۳

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے ف۱۳۴ بے شک اللہ بے انصافوں کو راہ

ف۱۲۸ اللّٰہ کے نازل فرمائے ہوئے حکم سے ف۱۲۹ جن میں یہ اعراض بھی ہے۔ ف۱۳۰ دنیا میں قتل و گرفتاری و جلاوطنی کے ساتھ اور تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔ ف۱۳۱ جو سراسر گمراہی اور ظلم اور مخالفِ احکامِ الٰہی ہوتا تھا۔ **شانِ نزول:** بنی نضیر اور بنی قُرَیْظَہ یہود کے دو قبیلے تھے ان میں باہم ایک دوسرے کا قتل ہوتا رہتا تھا جب سیدِ عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو یہ لوگ اپنا مقدمہ حضور کی خدمت میں لائے اور بنی قُرَیْظَہ نے کہا کہ بنی نُضَیر ہمارے بھائی ہیں ہم، وہ ایک جد کی اولاد ہیں، ایک دین رکھتے ہیں ایک کتاب (توریت) مانتے ہیں لیکن اگر بنی نضیر ہم میں سے کسی کو قتل کریں تو اس کے خون بہا میں ہم (کو) ستر وَسق کھجوریں دیتے ہیں اور اگر ہم میں سے کوئی ان کے کسی آدمی کو قتل کرے تو ہم سے اس کے خون بہا میں ایک سو چالیس وَسق لیتے ہیں آپ اس کا فیصلہ فرمادیں۔ حضور نے فرمایا میں حکم دیتا ہوں کہ قُرَیظی اور نُضَیری کا خون برابر ہے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں۔ اس پر بنی نضیر بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے ہم آپ کے فیصلہ سے راضی نہیں، آپ ہمارے دشمن ہیں، ہمیں ذلیل کرنا چاہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا جاہلیت کی گمراہی و ظلم کا حکم چاہتے ہیں۔ ف۱۳۲ **مسئلہ:** اس آیت میں یہود و نصارٰی کے ساتھ دوستی و مُوالات یعنی ان کی مدد کرنا ان سے مدد چاہنا ان کے ساتھ محبت کے رَوابِط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت عُبادہ بن صامت صحابی اور عبداللّٰہ بن اُبی بن سَلُول کے حق میں نازل ہوئی جو منافقین کا سردار تھا حضرت عُبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہود میں میرے بہت کثیرُ التّعداد (بہت زیادہ) دوست ہیں جو بڑی شوکت و قوت والے ہیں، اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اور اللّٰہ و رسول کے سوا میرے دل میں اور کسی کی محبت کی گنجائش نہیں۔ اس پر عبداللّٰہ بن اُبَیّ نے کہا کہ میں تو یہود کی دوستی سے بیزاری نہیں کرسکتا مجھے پیش آنے والے حوادث کا اندیشہ ہے اور مجھے ان کے ساتھ رسم و راہ رکھنی ضرور ہے۔ حضور سیدِ عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اس سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عُبادہ کا یہ کام نہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہوں ان میں باہم کتنے ہی اختلاف ہوں مسلمانوں کے مقابلہ میں وہ سب ایک ہیں ''اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ'' (مدارک) ف۱۳۴ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصارٰی اور ہر مخالفِ دینِ اسلام سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔ (مدارک و خازن)

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

نہیں دیتا ف۱۳۵ اب تم انہیں دیکھو گے جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۱۳۶ کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑتے ہیں

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ

کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش آجائے ف۱۳۷ تو نزدیک ہے کہ اللّٰہ فتح لائے ف۱۳۸

اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ ؕ

یا اپنی طرف سے کوئی حکم ف۱۳۹ پھر اس پر جو اپنے دلوں میں چھپایا تھا ف۱۴۰ پچھتاتے رہ جائیں

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

اور ف۱۴۱ ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنہوں نے اللّٰہ کی قسم کھائی تھی اپنے حلف (عہد) میں پوری کوشش سے

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کا کیا دھرا سب اکارت (ضائع) گیا تو رہ گئے نقصان میں ف۱۴۲ اے ایمان

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ

والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا ف۱۴۳ تو عنقریب اللّٰہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللّٰہ کے پیارے

وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ

اور اللّٰہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللّٰہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے ف۱۴۴ یہ اللّٰہ کا فضل ہے

ف۱۳۵ جو کافروں سے دوستی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا، حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللّٰہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نصرانی سے کیا واسطہ؟ تم نے یہ آیت نہیں سنی "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ... الآیہ"۔ انہوں نے عرض کیا: اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللّٰہ نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو، اللّٰہ نے انہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو، حضرت ابوموسیٰ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کا کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے بمجبوری اس کو رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا، اس پر حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: نصرانی مر گیا! والسلام یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا اس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو یہ آخری بات ہے۔ (خازن) ف۱۳۶ یعنی نفاق۔ ف۱۳۷ جیسا کہ عبد اللّٰہ بن ابی منافق نے کہا۔ ف۱۳۸ اور اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو مظفر و منصور کرے اور ان کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے اور مسلمانوں کو ان کے دشمن یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار پر غلبہ دے چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بِکَرَمِہٖ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور یہود کے بلاد فتح ہوئے۔ (خازن وغیرہ) ف۱۳۹ جیسے کہ سرزمین حجاز کو یہود سے پاک کرنا اور وہاں ان کا نام و نشان باقی نہ رکھنا یا منافقین کے راز افشا کر کے انہیں رسوا کرنا۔ (خازن و جلالین) ف۱۴۰ یعنی نفاق، یا منافقین کا یہ خیال کہ سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کفار کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔ ف۱۴۱ منافقین کا پردہ کھلنے پر ف۱۴۲ کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے اور آخرت میں عذاب دائمی کے سزاوار۔ ف۱۴۳ کفار کے ساتھ دوستی و مُوالات بے دینی و اِرتداد کی مستدعی (طلب) ہے۔ اس کی

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ

جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والے و۱۴۵ کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور

رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ

جھکے ہوئے ہیں و۱۴۶ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ

اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ ع ٨ ١٢

ہی کا گروہ غالب ہے اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو

اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

ہنسی کھیل بنا لیا ہے و۱۴۷ وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافر و۱۴۸ ان میں کسی کو

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ

اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو و۱۴۹ اور جب تم نماز کے

ممانعت کے بعد مُرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے قبل لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ یہ خبر صادق ہوئی اور بہت لوگ مرتد ہوئے۔ و۱۴۴ یہ صفت جن کی ہے وہ کون ہیں؟ اس میں کئی قول ہیں: حضرت علی مرتضٰی و حسن و قتادہ نے کہا کہ یہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے مُنکر ہونے والوں پر جہاد کیا۔ وعِیاض بن غَنْم اشعری سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی نسبت فرمایا کہ یہ ان کی قوم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ یمن ہیں جن کی تعریف بخاری و مسلم کی حدیثوں میں آئی ہے۔ سدی کا قول ہے کہ یہ لوگ انصار ہیں جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت کی اور ان اقوال میں کچھ منافات (اختلاف) نہیں کیونکہ ان سب حضرات کا ان صفات کے ساتھ مُتّصِف ہونا صحیح ہے۔ و۱۴۵ جن کے ساتھ مُوالات حرام ہے ان کا ذکر فرمانے کے بعد ان کا بیان فرمایا جن کے ساتھ مُوالات واجب ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری قوم قُرَیظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ مُجالَست (ہم نشینی) نہ کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو عبداللہ بن سلام نے کہا: ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر، اس کے رسول کے نبی ہونے پر، مؤمنین کے دوست ہونے پر اور حکم آیت کا تمام مؤمنین کے لئے عام ہے، سب ایک دوسرے کے دوست اور محبّ ہیں۔ و۱۴۶ جملہ ''وَهُمْ رَاكِعُوْنَ'' دو وجہ رکھتا ہے ایک یہ کہ پہلے جملوں پر معطوف ہو۔ دوسری یہ کہ حال واقع ہو، پہلی وجہ اظہر و اقویٰ ہے اور حضرت مترجم قدس سرہ کا ترجمہ بھی اسی کے مساعد ہے۔ (جمل عن السمین) دوسری وجہ پر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ ''يُقِيْمُوْنَ''، ''وَيُؤْتُوْنَ'' دونوں فعلوں کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ وہ بخشوع و تواضع نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (تفسیر ابوالسعود) دوسرا احتمال یہ ہے کہ صرف ''يُؤْتُوْنَ'' کے فاعل سے حال واقع ہو، اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور متواضع ہو کر زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (جمل) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے کہ آپ نے نماز میں سائل کو انگشتری صدقۃً دی تھی، وہ اَنگشتری (انگوٹھی) اُنگشت مبارک میں ڈھیلی تھی بے عملِ کثیر کے نکل گئی۔ لیکن امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں اس کا بہت شدّ و مَد سے رد کیا ہے اور اس کے بطلان پر بہت وجوہ قائم کئے ہیں۔ و۱۴۷ **شانِ نزول:** رُفاعہ بن زید اور سُوَید بن حارث دونوں اظہارِ اسلام کے بعد منافق ہو گئے، بعض مسلمان ان سے محبت رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور بتایا کہ زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے۔ و۱۴۸ یعنی بت پرست مشرک جو

اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں ف۱۵۰ یہ اس لئے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں ف۱۵۱

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

تم فرماؤ اے کتابیو تمہیں ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری

اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا ف۱۵۲ اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم (نافرمان) ہیں تم فرماؤ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ

میں بتا دوں جو اللہ کے یہاں اس سے بدتر درجہ میں ہیں ف۱۵۳ وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غضب

عَلَیْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِیْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

فرمایا اور ان میں سے کر دیئے بندر اور سؤر ف۱۵۴ اور شیطان کے پوجاری ان کا ٹھکانا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

زیادہ برا ہے ف۱۵۵ اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے اور جب تمہارے پاس آئیں ف۱۵۶ تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو

اہلِ کتاب سے بھی بدتر ہیں۔ (خازن) ف۱۴۹ کیونکہ خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔ ف۱۵۰ **شانِ نزول:** کلبی کا قول ہے کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مؤذن نماز کے لئے اذان کہتا اور مسلمان اٹھتے تو یہود ہنستے اور تَمَسْخُر (مذاق اُڑایا) کرتے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ سُدّی کا قول ہے کہ مدینہ طیبہ میں جب مؤذن اذان میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' اور ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه'' کہتا تو ایک نصرانی یہ کہا کرتا کہ جل جائے جھوٹا۔ ایک شب اس کا خادم آگ لایا وہ اور اس کے گھر کے لوگ سو رہے تھے آگ سے ایک شَرارہ اڑا اور وہ نصرانی اور اس کے گھر کے لوگ اور تمام گھر جل گیا۔ ف۱۵۱ جو ایسی سَفِیہانہ (بے وقوفانہ) اور جاہلانہ حرکات کرتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اذان نصِ قرآنی سے بھی ثابت ہے۔ ف۱۵۲ **شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت نے سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں اس سوال سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو نہ مانیں تو وہ آپ پر ایمان لے آئیں لیکن حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو اس نے ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب و اَسباط پر نازل فرمایا اور جو حضرت عیسٰی و موسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں، ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے: جو عیسٰی کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۵۳ کہ اس برحق دین والوں کو تو تم محض اپنے عِناد و عَداوت ہی سے برا کہتے ہو اور تم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور غضب فرمایا اور آیت میں جو مذکور ہے وہ تمہارا حال ہوا تو بدتر درجہ میں تو تم خود ہو، کچھ دل میں سوچو! ف۱۵۴ صورتیں مسخ کر کے۔ ف۱۵۵ اور وہ جہنم ہے۔ ف۱۵۶ **شانِ نزول:** یہ آیت یہود کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ایمان و اخلاص کا اظہار کیا اور کفر و ضلال چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اپنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم

يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
چھپا رہے ہیں اور اُن ۱۵۷ میں تم بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ
اور حرام خوری پر دوڑتے ہیں ۱۵۸ بے شک بہت ہی برے کام کرتے ہیں انہیں کیوں نہیں منع کرتے

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ
ان کے پادری اور درویش گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے بے شک

مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ
بہت ہی بُرے کام کر رہے ہیں ۱۵۹ اور یہودی بولے اللّٰہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے ۱۶۰ انہیں کے

اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ
وقف لازم
ہاتھ باندھے جائیں ۱۶۱ اور ان پر اس کہنے سے لعنت ہے بلکہ اُس کے ہاتھ کشادہ ہیں ۱۶۲ عطا فرماتا ہے جیسے

يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا
چاہے ۱۶۳ اور اے محبوب یہ ۱۶۴ جو تمہارے رب کے پاس سے اترا اس سے ان میں بہتوں کو شرارت

وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ
اور کفر میں ترقی ہوگی ۱۶۵ اور ان میں ہم نے قیامت تک آپس میں دشمنی اور بَیر (بغض) ڈال دیا ۱۶۶ جب کبھی

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ
لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللّٰہ اسے بجھا دیتا ہے ۱۶۷ اور زمین میں فساد کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں

کو ان کے حال کی خبر دی۔ ف۱۵۷ یعنی یہود ف۱۵۸ گناہ ہر معصیت و نافرمانی کو شامل ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گناہ سے توریت کے مضامین کا چھپانا اور اس میں سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے جو محاسن و اوصاف ہیں ان کا مخفی رکھنا اور عُدوان یعنی زیادتی سے توریت کے اندر اپنی طرف سے کچھ بڑھا دینا اور حرام خوری سے رشوتیں وغیرہ مراد ہیں۔ (خازن) ف۱۵۹ کہ لوگوں کو گناہوں اور برے کاموں سے نہیں روکتے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ علماء پر نصیحت اور بدی سے روکنا واجب ہے اور جو شخص بری بات سے منع کرنے کو ترک کرے اور نہی منکر سے باز رہے وہ بمنزلہ مرتکبِ گناہ کے ہے۔ ف۱۶۰ یعنی معاذ اللّٰہ وہ بخیل ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود بہت خوش حال اور نہایت دولتمند تھے جب انہوں نے سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تکذیب و مخالفت کی تو ان کی روزی کم ہوگئی، اس وقت فنحاص یہودی نے کہا کہ اللّٰہ کا ہاتھ بندھا ہے یعنی معاذ اللّٰہ وہ رزق دینے اور خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے، اس کے اس قول پر کسی یہودی نے منع نہ کیا بلکہ راضی رہے اسی لئے یہ سب کا مقولہ قرار دیا گیا اور یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۶۱ تنگی اور داد و دِہش (سخاوت) سے۔ اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ یہود دنیا میں سب سے زیادہ بخیل ہوگئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے ہاتھ جہنم میں باندھے جائیں اور اس طرح انہیں آتشِ دوزخ میں ڈالا جائے ان کی اس بیہودہ گوئی اور گستاخی کی سزا میں۔ ف۱۶۲ وہ جواد کریم ہے۔ ف۱۶۳ اپنی حکمت کے موافق اس میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔ ف۱۶۴ قرآن شریف ف۱۶۵ یعنی جتنا قرآن پاک اترتا جائے گا اتنا حسد و عناد بڑھتا جائے گا اور وہ اس کے ساتھ کفر و سرکشی میں بڑھتے رہیں گے۔ ف۱۶۶ وہ ہمیشہ باہم مختلف رہیں گے اور ان کے دل کبھی نہ ملیں گے۔ ف۱۶۷ اور ان کی مدد نہیں فرماتا وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

اور اللہ فسادیوں کو نہیں چاہتا اور اگر کتاب والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

تو ضرور ہم ان کے گناہ اُتار دیتے اور ضرور انہیں چین کے باغوں میں لے جاتے اور اگر قائم رکھتے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

توریت اور انجیل وف۱۶۸ اور جو کچھ اُن کی طرف ان کے رب کی طرف سے اُترا وف۱۶۹ تو انہیں رزق ملتا اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے وف۱۷۰ ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے وف۱۷۱ اور ان میں اکثر بہت ہی برے

ع ۹ ۱۳ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ

کام کر رہے ہیں وف۱۷۲ اے رسول پہنچا دو جو کچھ اُترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وف۱۷۳ اور ایسا

لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے وف۱۷۴ بےشک اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ

کافروں کو راہ نہیں دیتا تم فرما دو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو وف۱۷۵

حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا وف۱۷۶

وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ

اور بے شک اے محبوب وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا اُس سے ان میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہو گی وف۱۷۷

وف۱۶۸ اس طرح کہ سیدانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لاتے اور آپ کا اتباع کرتے کہ توریت وانجیل میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ وف۱۶۹ یعنی تمام کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائیں سب میں سیدانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذکر اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ وف۱۷۰ یعنی رزق کی کثرت ہوتی اور ہر طرف سے پہنچتا۔ فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ وف۱۷۱ حد سے تجاوز نہیں کرتا، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو سیدعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لائے۔ وف۱۷۲ جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔ وف۱۷۳ اور کچھ اندیشہ نہ کرو۔ وف۱۷۴ یعنی کفار سے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سفروں میں شب کو حضور اقدس سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا پہرہ دیا جاتا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی پہرہ ہٹا دیا گیا اور حضور نے پہرہ داروں سے فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ! اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی۔ وف۱۷۵ کسی دین وملت میں نہیں۔ وف۱۷۶ یعنی قرآن پاک۔ ان تمام کتابوں میں سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حضور پر ایمان نہ لائیں توریت وانجیل کی اقامت کا دعویٰ صحیح نہیں ہوسکتا۔ وف۱۷۷ کیونکہ جتنا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا

تو تم کافروں کا کچھ غم نہ کھاؤ بے شک وہ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ف۱۷۸ اور اسی طرح یہودی

وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ و قیامت پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ

تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم بے شک ہم نے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا

سے عہد لیا ف۱۷۹ اور ان کی طرف رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو

تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ۗ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا

ان کے نفس کی خواہش نہ تھی ف۱۸۰ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں ف۱۸۱ اور اس گمان میں رہے کہ

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا

کوئی سزا نہ ہو گی ف۱۸۲ تو اندھے اور بہرے ہو گئے ف۱۸۳ پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی ف۱۸۴ پھر ان میں بہتیرے (بہت سے)

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا

اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے بےشک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے ف۱۸۵ اور مسیح نے تو یہ کہا تھا اے بنی اسرائیل

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ف۱۸۶ اور تمہارا رب بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر

قرآن پاک نازل ہوتا جائے گا یہ مُکابَرہ وعِناد (غرور و دشمنی کی وجہ) سے اس کے انکار میں اور شدت کرتے جائیں گے۔ ف۱۷۸ اور دل میں ایمان نہیں رکھتے، منافق ہیں۔ ف۱۷۹ توریت میں کہ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور حکم الٰہی کے مطابق عمل کریں۔ ف۱۸۰ اور انہوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے احکام کو اپنی خواہشوں کے خلاف پایا تو ان میں سے ف۱۸۱ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں تو یہود و نصاریٰ سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہود کا کام ہے۔ انہوں نے بہت سے انبیاء کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام بھی ہیں۔ ف۱۸۲ اور ایسے شدید جرموں پر بھی عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۸۳ حق کے دیکھنے اور سننے سے۔ یہ ان کے غایتِ جہل اور نہایت کفر اور قبولِ حق سے بدرجہ غایت اعراض کرنے کا بیان ہے۔ ف۱۸۴ جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد توبہ کی اس کے بعد دوبارہ ف۱۸۵ نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں ان میں سے یعقوبیہ اور مَلکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے "الٰہ" جنا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذاتِ عیسیٰ میں حلول کیا اور وہ ان کے ساتھ مُتّحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (اللّٰہ ان

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ

جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں بے شک کافر ہیں

الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ

وقف لازم

وہ جو کہتے ہیں اللّٰہ تین خداؤں میں کا تیسرا ہے ف۱۸۷ اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا ف۱۸۸

وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے ف۱۸۹ تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور درد ناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

پہونچے گا تو کیوں نہیں رجوع کرتے اللّٰہ کی طرف اور اس سے بخشش مانگتے اور اللّٰہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ

مہربان مسیح ابن مریم نہیں مگر ایک رسول ف۱۹۰ اس سے پہلے بہت

الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

رسول ہوگزرے ف۱۹۱ اور اس کی ماں صِدّیقہ ہے ف۱۹۲ دونوں کھانا کھاتے تھے ف۱۹۳ دیکھو تو

نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لئے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے اوندھے جاتے ہیں تم فرماؤ کیا اللّٰہ کے سوا ایسے کو

اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾

پوجتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک نہ نفع کا ف۱۹۴ اور اللّٰہ ہی سنتا جانتا ہے

باتوں سے بہت ہی برتر وبلند ہے)(خازن) ف۱۸۶ اور میں اس کا بندہ ہوں الٰہ نہیں۔ ف۱۸۷ یہ قول نصارٰی کے فرقہ مرقوسیہ ونسطوریہ کا ہے، اکثر مفسرین کا قول ہے کہ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللّٰہ اور مریم اور عیسٰی تینوں الٰہ ہیں اور الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصارٰی کہتے ہیں کہ باپ، بیٹا، روحُ القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔ ف۱۸۸ نہ اس کا کوئی ثانی نہ ثالث وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک۔ ف۱۸۹ اور تَثْلِیث (تین خدا ہونے) کے معتقد رہے، توحید اختیار نہ کی ف۱۹۰ ان کو الٰہ ماننا غلط باطل اور کفر ہے۔ ف۱۹۱ وہ بھی معجزات رکھتے تھے یہ معجزات ان کے صدق نبوت کی دلیل تھے اسی طرح حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رسول ہیں ان کے معجزات بھی دلیلِ نبوت ہیں، انہیں رسول ہی ماننا چاہئے جیسے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے ان کو بھی خدا نہ مانو۔ ف۱۹۲ جو اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہیں۔ ف۱۹۳ اس میں نصارٰی کا رد ہے کہ الٰہ غذا کا محتاج نہیں ہوسکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے، اس جسم میں تَحلِیل (لاغری وکمزوری) واقع ہو، غذا اس کا بدل بنے، وہ کیسے الٰہ ہوسکتا ہے؟ ف۱۹۴ یہ ابطالِ شرک کی ایک اور دلیل ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحقِ عبادت) وہی ہوسکتا ہے جو نفع وضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت واختیار رکھتا ہو، جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نفع وضرر کے بالذات مالک نہ تھے اللّٰہ تعالٰی کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ (تفسیر ابوالسعود)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا

تم فرماؤ اے کتاب والو اپنے دین میں ناحق زیادتی نہ کرو ۱۹۵ اور ایسے لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ

خواہش پر نہ چلو ۱۹۶ جو پہلے گمراہ ہو چکے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے

السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ ع ١٠ ١١ ١٤

بہک گئے لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داود

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا

اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر ۱۹۷ یہ ۱۹۸ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا جو بُری بات کرتے آپس میں

يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى كَثِيْرًا

ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی بُرے کام کرتے تھے ۱۹۹ ان میں تم بہت کو

مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں کیا ہی بُری چیز اپنے لئے خود آگے بھیجی یہ کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ

اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ۲۰۰ اور اگر وہ ایمان لاتے ۲۰۱

۱۹۵ یہود کی زیادتی تو یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ہی نہیں مانتے، اور نصاریٰ کی زیادتی یہ کہ انہیں معبود ٹھہراتے ہیں۔ ۱۹۶ یعنی اپنے بددین باپ دادا وغیرہ کی۔ ۱۹۷ باشندگانِ ایلہ نے جب حد سے تجاوز کیا اور سنیچر کے روز شکار ترک کرنے کا جو حکم تھا اس کی مخالفت کی تو حضرت داود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی اور ان کے حق میں بددعا فرمائی تو وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اور اصحابِ مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے حق میں بددعا کی تو وہ خنزیر اور بندر ہوگئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی۔ (جمل وغیرہ) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہود اپنے آباء پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے: ہم انبیاء کی اولاد ہیں۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ ان انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ **ایک قول** یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے ان پر لعنت کی ہے۔ **ایک قول** یہ ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوہ افروزی کی بشارت دی اور حضور پر ایمان نہ لانے اور کفر کرنے والوں پر لعنت کی۔ ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ **مسئلہ:** آیت سے ثابت ہوا کہ نہی مُنکَر یعنی برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے اوّل تو انہیں منع کیا جب وہ باز نہ آئے تو پھر وہ علماء بھی ان سے مل گئے اور کھانے پینے اٹھنے بیٹھنے میں ان کے ساتھ شامل ہوگئے ان کے اس عصیان و تعدی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد و حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی زبان سے ان پر لعنت اتاری۔ ۲۰۰ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار سے دوستی و مُوالات حرام اور اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔ ۲۰۱ صدق و اخلاص کے ساتھ بغیر نفاق کے۔

بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا

اللّٰہ اور اِن نبی پر اور اس پر جو ان کی طرف اُترا تو کافروں سے دوستی نہ کرتے ۲۰۲ مگر ان میں تو بہتیرے (اکثر)

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

فاسق ہیں ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

اور مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ

جو کہتے تھے ہم نصاریٰ ہیں ۲۰۳ یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

غرور نہیں کرتے ۲۰۴

۲۰۲ اس سے ثابت ہوا کہ مشرکین کے ساتھ دوستی اور موالات علامتِ نفاق ہے۔ ۲۰۳ اس آیت میں ان کی مدح ہے جو زمانۂ اقدس تک حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے دین پر رہے اور سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی بعثت معلوم ہونے پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آئے۔ **شانِ نزول:** ابتدائے اسلام میں جب کفار قریش نے مسلمانوں کو بہت ایذائیں دیں تو اصحاب کرام میں سے گیارہ مرد اور چار عورتوں نے حضور کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان مہاجرین کے اسماء یہ ہیں حضرت عثمانِ غنی اور ان کی زوجہ طاہرہ حضرت رُقَیَّہ بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور حضرت زبیر، حضرت عبداللّٰہ بن مسعود، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوحذیفہ اور ان کی زوجہ حضرت سَہلَہ بنت سہیل اور حضرت مُصعب بن عمیر، حضرت ابوسلمہ اور ان کی بی بی حضرت ام سلمہ بنت اُمیہ، حضرت عثمان بن مَظعُون، حضرت عامر بن ربیعہ اور ان کی بی بی حضرت لیلیٰ بنت ابی خَیثمہ، حضرت حاطب بن عمرو حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللّٰہ عنہم یہ حضرات نبوت کے پانچویں سال ماہ رجب میں بحری سفر کر کے حبشہ پہنچے اس ہجرت کو ہجرتِ اُولیٰ کہتے ہیں ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب گئے پھر اور مسلمان روانہ ہوتے رہے یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کے علاوہ مہاجرین کی تعداد بیاسی مردوں تک پہنچ گئی، جب قریش کو اس ہجرت کا علم ہوا تو انہوں نے ایک جماعت تحفہ تحائف دے کر نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجی ان لوگوں نے دربارشاہی میں باریابی حاصل کر کے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے ملک میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور لوگوں کو نادان بنا ڈالا ہے ان کی جماعت جو آپ کے ملک میں آئی ہے وہ یہاں فساد انگیزی کرے گی اور آپ کی رعایا کو باغی بنائے گی ہم آپ کو خبر دینے کے لئے آئے ہیں اور ہماری قوم درخواست کرتی ہے کہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کیجئے۔ نجاشی بادشاہ نے کہا: ہم ان لوگوں سے گفتگو کرلیں یہ کہہ کر مسلمانوں کو طلب کیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ کے حق میں کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ حضرت جعفر بن ابی طالب نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ اللّٰہ کے بندے اور اس کے رسول اور کلمۃ اللّٰہ و رُوح اللّٰہ ہیں اور حضرت مریم کنواری پاک ہیں یہ سن کر نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر کہا: خدا کی قسم تمہارے آقا نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام میں اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنی یہ لکڑی یعنی حضور کا ارشاد کلام عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے بالکل مطابق ہے۔ یہ دیکھ کر مشرکین مکہ کے چہرے اتر گئے۔ پھر نجاشی نے قرآن شریف سننے کی خواہش کی، حضرت جعفر نے سورۂ مریم تلاوت کی اس وقت دربار میں نصرانی عالم اور درویش موجود تھے قرآن کریم سن کر بے اختیار رونے لگے اور نجاشی نے مسلمانوں سے کہا: تمہارے لئے میرے قَلَمرَو (مُلک) میں کوئی خطرہ نہیں۔ مشرکین مکہ ناکام پھرے اور مسلمان نجاشی کے پاس بہت عزت و آسائش کے ساتھ رہے اور فضل الٰہی سے نجاشی کو دولت ایمان کا شرف حاصل ہوا۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ۲۰۴ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ علم اور ترک تکبر بہت کام آنے والی چیزیں ہیں اور ان کی بدولت ہدایت نصیب ہوتی ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ

اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا ف۲۰۵ تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں ف۲۰۶

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۳﴾

اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ف۲۰۷ تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے ف۲۰۸

وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا

اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے ف۲۰۹ تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا ف۲۱۰ اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۠ ﴿۸۶﴾ یٰۤاَیُّهَا ع ۹

وہ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ ہیں دوزخ والے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْاؕ

ایمان والو ف۲۱۱ حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں ف۲۱۲ اور حد سے نہ بڑھو

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪

بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ

ف۲۰۵ یعنی قرآن شریف ف۲۰۶ یہ ان کی رقتِ قلب کا بیان ہے کہ قرآنِ کریم کے دل میں اثر کرنے والے مضامین سن کر رو پڑتے ہیں۔ چنانچہ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر حضرت جعفر نے اس کے دربار میں سورۂ مریم اور سورۂ طٰہٰ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو نجاشی بادشاہ اور اس کے درباری جن میں اس کی قوم کے علماء موجود تھے سب زار و قطار رونے لگے۔ اسی طرح نجاشی کی قوم کے ستر آدمی جو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے حضور سے سورۂ یٰسین سن کر بہت روئے۔ ف۲۰۷ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہم نے ان کے برحق ہونے کی شہادت دی ف۲۰۸ اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل کر جو روزِ قیامت تمام امتوں کے گواہ ہوں گے۔ (یہ انہیں انجیل سے معلوم ہو چکا تھا) ف۲۰۹ جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس ہوا تو یہود نے انہیں اس پر ملامت کی، اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں ایمان نہ لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا کیونکہ یہ سبب ہے فلاحِ دارین کا۔ ف۲۱۰ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائیں اور حق کا اقرار کریں۔ ف۲۱۱ شانِ نزول: صحابہ کرام کی ایک جماعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن کر ایک روز حضرت عثمان بن مظعون کے یہاں جمع ہوئی اور انہوں نے باہم ترکِ دنیا کا عہد کیا اور اس پر اتفاق کیا کہ وہ ٹاٹ پہنیں گے، ہمیشہ دن میں روزہ رکھیں گے، شب عبادتِ الٰہی میں بیدار رہ کر گزارا کریں گے، بستر پر نہ لیٹیں گے، گوشت اور چکنائی نہ کھائیں گے، عورتوں سے جدا رہیں گے، خوشبو نہ لگائیں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس ارادہ سے روک دیا گیا۔ ف۲۱۲ یعنی جس طرح حرام کو ترک کیا جاتا ہے اس طرح حلال چیزوں کو

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ

اور ڈرو اللّٰہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے اللّٰہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی

اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ

کی قسموں پر ف۲۱۳ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنھیں تم نے مضبوط کیا ف۲۱۴ تو ایسی قسم کا بدلہ دس

عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ

مسکینوں کو کھانا دیناف۲۱۵ اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سےف۲۱۶ یا انھیں کپڑے دیناف۲۱۷ یا

تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ

ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا توجو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے ف۲۱۸ یہ بدلہ ہے

اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤف۲۱۹ اور اپنی قسموں کی حفاظت کروف۲۲۰ اسی طرح اللّٰہ تم سے اپنی

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ

آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو شراب اور جوا اور

الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ

بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بَیر اور دشمنی ڈلوا دے

ترک نہ کرو اور نہ مبالغۃً کسی حلال چیز کو یہ کہو کہ ہم نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔ ف۲۱۳ غلط فہمی کی قسم یعنی یمین لغو یہ ہے کہ آدمی کسی واقعہ کو اپنے خیال میں صحیح جان کر قسم کھالے اور حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو ایسی قسم پر کفّارہ نہیں۔ ف۲۱۴ یعنی یمین مُنْعَقِدَہ پر جو کسی آئندہ امر پر قصد کر کے کھائی جائے ایسی قسم توڑنا گناہ بھی ہے اور اس پر کفّارہ بھی لازم ہے۔ ف۲۱۵ دونوں وقت کا خواہ انہیں کھلاوے یا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو صدقہ فطر کی طرح دے دے۔ (دو کلو سے اسّی ۸۰ گرام کم۔ ''فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی'')۔ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ ایک مسکین کو دس روز دے دے یا کھلا دیا کرے۔ ف۲۱۶ یعنی نہ بہت اعلیٰ درجہ کا نہ بالکل ادنیٰ بلکہ متوسط۔ ف۲۱۷ اوسط درجہ کے جن سے اکثر بدن ڈھک سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک تہبند اور کرتا یا ایک تہبند اور ایک چادر ہو۔ مسئلہ: کفّارہ میں ان تینوں باتوں کا اختیار ہے خواہ کھانا دے خواہ کپڑے، خواہ غلام آزاد کرے، ہر ایک سے کفّارہ ادا ہو جائے گا۔ ف۲۱۸ مسئلہ: روزہ سے کفّارہ جب ہی ادا ہوسکتا ہے جبکہ کھانا، کپڑا دینے اور غلام آزاد کرنے کی قدرت نہ ہو۔ مسئلہ: یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روزے متواتر رکھے جائیں۔ ف۲۱۹ اور قسم کھا کر توڑ دو یعنی اس کو پورا نہ کرو۔ مسئلہ: قسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دینا درست نہیں۔ ف۲۲۰ یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللّٰہ کی یاد اور نماز سے روکے وا۲۲۱ تو کیا تم

مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

باز آئے اور حکم مانو اللّٰہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ وا۲۲۲

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے وا۲۲۳ جو ایمان لائے اور نیک

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کام کیے ان پر کچھ گناہ نہیں ہے وا۲۲۴ جو کچھ انھوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور

الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللّٰہ نیکوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ ع ١٢ ٧ ٢

دوست رکھتا ہے وا۲۲۵ اے ایمان والو ضرور اللّٰہ تمہیں آزمائے گا ایسے بعض شکار سے

تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ

جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہونچیں وا۲۲۶ کہ اللّٰہ پہچان کرادے ان کی جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس

وا۲۲۱ اس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور جو ان بدیوں میں مبتلا ہو وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ وا۲۲۲ اطاعتِ خدا اور رسول سے وا۲۲۳ یہ وعید و تہدید ہے کہ جب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے حکمِ الٰہی صاف صاف پہنچا دیا تو ان کا جو فرض تھا ادا ہو چکا اب جو اعراض کرے وہ مستحقِ عذاب ہے۔ وا۲۲۴ شانِ نزول: یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو شراب حرام کیے جانے سے قبل وفات پا چکے تھے۔ حرمت شراب کا حکم نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام کو ان کی فکر ہوئی کہ ان سے اس کا مؤاخذہ ہوگا یا نہ ہوگا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل جن نیک ایمانداروں نے کچھ کھایا پیا وہ گنہگار نہیں۔ وا۲۲۵ آیت میں لفظ "اِتَّقَوْا" جس کے معنی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے۔ پہلے سے شرک سے ڈرنا اور پرہیز کرنا، دوسرے سے شراب اور جوئے سے بچنا، تیسرے سے تمام محرمات سے پرہیز کرنا مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ پہلے سے ترکِ شرک، دوسرے سے ترکِ معاصی و محرمات، تیسرے سے ترکِ شبہات مراد ہے۔ بعض کا قول ہے کہ پہلے سے تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اس پر قائم رہنا اور تیسرے سے زمانۂ نزول وحی میں یا اس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں ان کو چھوڑ دینا مراد ہے۔ (مدارک و خازن و جمل وغیرہ) وا۲۲۶ ٦ ہجری جس میں حُدیبیہ کا واقعہ پیش آیا اس سال مسلمان مُحرِم (حالتِ احرام میں) تھے، اس حالت میں وہ اس آزمائش میں ڈالے گئے کہ وُحُوش وطُیُور (جنگلی جانور اور پرندے) بکثرت آئے اور ان کی سواریوں پر چھا گئے، ہاتھ سے پکڑنا، ہتھیار سے شکار کر لینا بالکل اختیار میں تھا۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس آزمائش میں وہ بفضلِ الٰہی فرمانبردار ثابت ہوئے اور حکمِ الٰہی کی تعمیل میں ثابت قدم رہے۔ (خازن وغیرہ)

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا

کے بعد جو حد سے بڑھے ف۲۲۷ اس کے لیے درد ناک سزا ہے اے ایمان والو شکار

الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا

نہ مارو جب تم احرام میں ہو ف۲۲۸ اور تم میں جو اُسے قصداً قتل کرے ف۲۲۹ تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

ویسا ہی جانور مویشی سے دے ف۲۳۰ تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں ف۲۳۱ یہ قربانی ہو کعبہ کو پہونچتی ف۲۳۲ یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا ف۲۳۳ یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ

اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا ف۲۳۴ اور جو اَب کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے

ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّیَّارَةِ ۚ

بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو

وَ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ

اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار ف۲۳۵ جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں

ف۲۲۷ اور بعد ابتلاء کے نافرمانی کرے ف۲۲۸ مسئلہ: مُحرِم پر شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی جانور کو مارنا حرام ہے۔ مسئلہ: جانور کی طرف شکار کرنے کے لیے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا بھی شکار میں داخل اور ممنوع ہے۔ مسئلہ: حالت احرام میں ہر وحشی جانور کا شکار ممنوع ہے خواہ وہ حلال ہو یا نہ ہو۔ مسئلہ: کاٹنے والا کتّا اور کوّا، اور بچھو اور چیل اور چوہا اور بھیڑیا اور سانپ ان جانوروں کو احادیث میں فَوَاسِق فرمایا گیا اور ان کے قتل کی اجازت دی گئی۔ مسئلہ: مچھر، پسّو، چیونٹی، مکھی اور حشرات الارض اور حملہ آور درندوں کو مارنا معاف ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۲۹ مسئلہ: حالت احرام میں جن جانوروں کا مارنا ممنوع ہے وہ ہر حال میں ممنوع ہے عمداً ہو یا خطاءً۔ عمداً کا حکم تو اس آیت سے معلوم ہوا اور خطاءً کا حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (مدارک) ف۲۳۰ ویسا ہی جانور دینے سے مراد یہ ہے کہ قیمت میں مارے ہوئے جانور کے برابر ہو۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا یہی قول ہے اور امام محمد و شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک خِلقت و صورت میں مارے ہوئے جانور کی مثل ہونا مراد ہے۔ (مدارک و احمدی) ف۲۳۱ یعنی قیمت کا اندازہ کریں اور قیمت وہاں کی معتبر ہوگی جہاں شکار مارا گیا ہو یا اس کے قریب کے مقام کی۔ ف۲۳۲ یعنی کفّارہ کے جانور کا حرمِ مکہ شریف کے باہر ذبح کرنا درست نہیں، مکہ مکرّمہ میں ہونا چاہیے اور عین کعبہ میں بھی ذبح جائز نہیں اسی لیے کعبہ کو پہنچتی فرمایا کعبہ کے اندر نہ فرمایا اور کفّارہ کھانے یا روزہ سے ادا کیا جائے تو اس کے لیے مکہ مکرّمہ میں ہونے کی قید نہیں باہر بھی جائز ہے۔ (تفسیر احمدی وغیرہ) ف۲۳۳ مسئلہ: یہ بھی جائز ہے کہ شکار کی قیمت کا غلّہ خرید کر مساکین کو اس طرح دے کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کے برابر پہنچے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس قیمت میں جتنے مسکینوں کے ایسے حصے ہوتے تھے اتنے روزے رکھے۔ ف۲۳۴ یعنی اس حکم سے قبل جو شکار مارے۔ ف۲۳۵ اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ مُحرِم کے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہو۔

تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

اٹھنا ہے اللہ نے ادب والے گھر کعبہ کو لوگوں کے قیام کا باعث کیا ف۲۳۶ اور حرمت والے

الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی

مہینے ف۲۳۷ اور حرم کی قربانی اور گلے میں علامت آویزاں جانوروں کو ف۲۳۸ یہ اس لیے کہ تم یقین کرو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْۤا

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور یہ کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے جان رکھو کہ

اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَی

اللہ کا عذاب سخت ہے ف۲۳۹ اور اللہ بخشنے والا مہربان رسول پر نہیں

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا

مگر حکم پہونچانا ف۲۴۰ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ف۲۴۱ تم فرما دو

یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ ستھرا اور گندہ برابر نہیں ف۲۴۲ اگرچہ تجھے گندے کی کثرت بھائے تو اللہ سے ڈرتے رہو

یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا ۱۳ ع ۴

اے عقل والو کہ تم فلاح پاؤ اے ایمان والو ایسی باتیں نہ

عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بُری لگیں ف۲۴۳ اور اگر انھیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے

ف۲۳۶ کہ وہاں دینی و دُنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، خائف وہاں پناہ لیتا ہے، ضعیفوں کو وہاں امن ملتی ہے، تاجر وہاں نفع پاتے ہیں، حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہوکر مناسک ادا کرتے ہیں۔ ف۲۳۷ یعنی ذی الحجہ کو جس میں حج کیا جاتا ہے۔ ف۲۳۸ کہ ان میں ثواب زیادہ ہے، ان سب کو تمہارے مصالح کے قیام کا سبب بنایا۔ ف۲۳۹ تو حرم و احرام کی حرمت کا لحاظ رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت ''شَدِیْدُ الْعِقَاب'' ذکر فرمائی تاکہ خوف و رجاء سے تکمیل ایمان ہو اس کے بعد صفتِ غفور و رحیم بیان فرما کر اپنی وسعت و رحمت کا اظہار فرمایا۔ ف۲۴۰ تو جب رسول حکم پہنچا کر فارغ ہوگئے تو تم پر طاعت لازم اور حجت قائم ہوگئی اور جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۲۴۱ اس کو تمہارے ظاہر و باطن، نفاق و اخلاص سب کا علم ہے۔ ف۲۴۲ یعنی حلال و حرام، نیک و بد، مسلم و کافر اور کھرا کھوٹا ایک درجہ میں نہیں ہوسکتا۔ ف۲۴۳ **شانِ نزول:** بعض لوگ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے بے فائدہ سوال کیا کرتے تھے، یہ خاطر مبارک پر گراں ہوتا تھا۔ ایک روز فرمایا کہ جو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو میں ہر بات کا جواب دونگا، ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا انجام کیا ہے؟ فرمایا: جہنم۔ دوسرے نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے اس کے اصلی باپ کا نام بتادیا جس کے نطفہ سے وہ تھا کہ صداقہ ہے باوجودیکہ اس کی ماں کا شوہر اور تھا، جس کا یہ شخص بیٹا کہلاتا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ایسی باتیں نہ پوچھو جو ظاہر کی جائیں تو تمہیں ناگوار گزریں۔ (تفسیر احمدی) بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرماتے ہوئے فرمایا: جس کو جو دریافت کرنا ہو دریافت کرے! عبداللہ بن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ
تو تم پر ظاہر کردی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے ف۲۴۴ اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے تم سے اگلی ایک قوم نے

قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا
انھیں پوچھا ف۲۴۵ پھر ان سے منکر ہو بیٹھے اللہ نے مقرر نہیں کیا ہے کان چرا ہوا اور نہ

سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى
بجار اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ف۲۴۶ ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا

اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى
افترا باندھتے ہیں ف۲۴۷ اور ان میں اکثر نرے بے عقل ہیں ف۲۴۸ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اس طرف

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ
جو اللہ نے اُتارا اور رسول کی طرف ف۲۴۹ کہیں ہمیں وہ بہت ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا

فرمایا: حذافہ۔ پھر فرمایا: اور پوچھو! حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اُٹھ کر اقرارِ ایمان ورسالت کے ساتھ معذرت پیش کی۔ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن حذافہ کی والدہ نے ان سے شکایت کی اور کہا کہ تو بہت نالائق بیٹا ہے، تجھے کیا معلوم کہ زمانہ جاہلیت کی عورتوں کا کیا حال تھا، خدانخواستہ تیری ماں سے کوئی قصور ہوا ہوتا تو آج وہ کیسی رسوا ہوتی، اس پر عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اگر حضور کسی حبشی غلام کو میرا باپ بتا دیتے تو میں یقین کے ساتھ مان لیتا۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ لوگ بطریق استہزاء اس قسم کے سوال کیا کرتے تھے کوئی کہتا: میرا باپ کون ہے؟ کوئی پوچھتا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے وہ کہاں ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں حج فرض ہونے کا بیان فرمایا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: کیا ہر سال فرض ہے؟ حضرت نے سکوت فرمایا، سائل نے سوال کی تکرار کی تو ارشاد فرمایا کہ جو میں بیان نہ کروں اس کے درپے نہ ہو اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم نہ کرسکتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ احکام حضور کو مُفَوَّض (عطا کردیئے گئے) ہیں جو فرض فرمادیں وہ فرض ہوجائے نہ فرمائیں نہ ہو۔ ف۲۴۴ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس اَمر کی شرع میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حلال وہ ہے جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا، حرام وہ ہے جس کو اس نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے سکوت کیا وہ معاف تو کُلفَت (تکلیف ومشقت) میں نہ پڑو۔ (خازن) ف۲۴۵ اپنے انبیاء سے۔ اور بے ضرورت سوال کیے۔ حضراتِ انبیاء نے احکام بیان فرمادیئے تو بجا نہ لاسکے۔ ف۲۴۶ زمانۂ جاہلیت میں کفّار کا یہ دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ مرتبہ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کے نر ہوتا اس کا کان چیر دیتے پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے نہ پانی اور چارے پر سے ہنکاتے اس کو بَحِیْرَہ کہتے اور جب سفر پیش ہوتا یا کوئی بیمار ہوتا تو یہ نذر کرتے کہ اگر میں سفر سے بخیریت واپس آؤں یا تندرست ہوجاؤں تو میری اونٹنی سَائِبَہ (بجار) ہے اور اس سے بھی نفع اٹھانا بَحِیْرَہ کی طرح حرام جانتے اور اس کو آزاد چھوڑ دیتے اور بکری جب سات مرتبہ بچے جن چکتی تو اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے اور ایسے ہی اگر نر مادہ دونوں ہوتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی اس کو وَصِیْلَہ کہتے اور جب نر اونٹ سے دس گیابھ (حمل) حاصل ہوجاتے تو اس کو چھوڑ دیتے، نہ اس پر سواری کرتے، نہ اس سے کام لیتے، نہ اس کو چارے پانی پر سے روکتے، اس کو حامی کہتے۔ (مدارک) بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ بَحِیْرَہ وہ ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے روکتے تھے، کوئی اس جانور کا دودھ نہ دوہتا اور سَائِبَہ وہ جس کو اپنے بتوں کے لیے چھوڑ دیتے تھے کوئی ان سے کام نہ لیتا۔ یہ رسمیں زمانہ جاہلیت سے ابتدائے عہد اسلام تک چلی آرہی تھیں۔ اس آیت میں ان کو باطل کیا گیا۔ ف۲۴۷ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں کو حرام نہیں کیا، اس کی طرف اس کی نسبت غلط ہے۔ ف۲۴۸ جو اپنے سرداروں کے کہنے سے ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اتنا شعور نہیں رکھتے کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول نے حرام نہ کی اس کو کوئی حرام نہیں کرسکتا۔ ف۲۴۹ یعنی حکمِ خدا اور رسول کا اتباع کرو اور سمجھ لو کہ یہ چیزیں حرام نہیں۔

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانیں اور نہ راہ پر ہوں ف۲۵۰ اے ایمان

آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ

والو تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو ف۲۵۱ تم سب کی رجوع

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللّٰہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے اے ایمان والو ف۲۵۲

شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا

تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے ف۲۵۳ وصیت کرتے وقت تم میں کے دو

عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ

ف۲۵۰ یعنی باپ دادا کا اتباع جب درست ہوتا کہ وہ علم رکھتے اور سیدھی راہ پر ہوتے۔ ف۲۵۱ مسلمان کفّار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کفّار عناد میں مبتلا ہوکر دولت اسلام سے محروم رہے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر نہیں امر بالمعروف، نھی عن المنکر کا فرض ادا کرکے تم بری الذمہ ہوچکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ عبداللّٰہ بن مبارک نے فرمایا: اس آیت میں امر بالمعروف و نھی عن المنکر کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔ (خازن) ف۲۵۲ **شانِ نزول:** مہاجرین میں سے بُدَیل جو حضرت عمرو بن العاص کے موالی (غلاموں) میں سے تھے بقصد تجارت ملک شام کی طرف دو نصرانیوں کے ساتھ روانہ ہوئے ان میں سے ایک کا نام تَمِیم بن اوس دَارِی تھا اور دوسرے کا عَدِی بن بَدَّاء، شام پہنچتے ہی بدیل بیمار ہوگئے اور انہوں نے اپنے تمام سامان کی ایک فہرست لکھ کر سامان میں ڈال دی اور ہمراہیوں کو اس کی اطلاع نہ دی جب مرض کی شدت ہوئی تو بدیل نے تَمِیم و عَدِی دونوں کو وصیت کی کہ ان کا تمام سرمایہ مدینہ شریف پہنچ کر ان کے اہل کو دے دیں اور بدیل کی وفات ہوگئی۔ ان دونوں نے ان کی موت کے بعد ان کا سامان دیکھا اس میں ایک چاندی کا جام تھا جس پر سونے کا کام بنا تھا اس میں تین سو مثقال چاندی تھی بدیل یہ جام بادشاہ کو نذر کرنے کے قصد سے لائے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے دونوں ساتھیوں نے اس جام کو غائب کردیا اور اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد جب یہ لوگ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہوں نے بدیل کا سامان ان کے گھر والوں کے سپرد کردیا۔ سامان کھولنے پر فہرست ان کے ہاتھ آگئی جس میں تمام متاع کی تفصیل تھی۔ سامان کو اس کے مطابق کیا تو جام نہ پایا۔ اب وہ تَمِیم و عَدِی کے پاس پہنچے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا بدیل نے کچھ سامان بیچا بھی تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ کہا: کوئی تجارتی معاملہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر دریافت کیا بدیل بہت عرصہ بیمار رہے اور انہوں نے اپنے علاج میں کچھ خرچ کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں، وہ تو شہر پہنچتے ہی بیمار ہوگئے اور جلد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ان کے سامان میں ایک فہرست ملی ہے اس میں چاندی کا ایک جام سونے سے منقش کیا ہوا جس میں تین سو مثقال چاندی ہے یہ بھی لکھا ہے۔ تمیم وعدی نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، ہمیں تو جو وصیت کی تھی اس کے مطابق سامان ہم نے تمہیں دے دیا جام کی ہمیں خبر بھی نہیں۔ یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا، تَمِیم و عَدِی وہاں بھی انکار پر جمے رہے اور قسم کھالی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما کی روایت میں ہے کہ پھر وہ جام مکہ مکرمہ میں پکڑا گیا، جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا کہ میں نے یہ جام تَمِیم و عَدِی سے خریدا ہے۔ مالکِ جام کے اولیاء میں سے دو شخصوں نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ احق (اہم اور درست) ہے، یہ جام ہمارے مورِث کا ہے۔ اس باب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترمذی) ف۲۵۳ یعنی موت کا وقت قریب آئے، زندگی کی امید نہ رہے، موت کے آثار و علامات ظاہر ہوں۔

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ

پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے ان دونوں کو نماز کے بعد روکو ف۲۵۴ وہ اللہ کی

بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ

قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ف۲۵۵ ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے ف۲۵۶ اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی

شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ

نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار

اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

ہوئے ف۲۵۷ تو ان کی جگہ دو اور کھڑے ہوں ان میں سے کہ اس گناہ یعنی جھوٹی گواہی نے ان کا حق لے کر ان کو نقصان پہونچایا ف۲۵۸ جو میت سے

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا

زیادہ قریب ہوں تو اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ ٹھیک ہے ان دو کی گواہی سے اور ہم

اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ

حد سے نہ بڑھے ف۲۵۹ ایسا ہو تو ہم ظالموں میں ہوں یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی

عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جیسی چاہئے ادا کریں یا ڈریں کہ کچھ قسمیں رد کردی جائیں ان کی قسموں کے بعد ف۲۶۰ اور اللہ سے ڈرو

ع ٨ ١٤ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

اور حکم سنو اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا جس دن اللہ جمع فرمائے گا

ف۲۵۴ اس نماز سے نماز عصر مراد ہے کیونکہ وہ لوگوں کے اجتماع کا وقت ہوتا ہے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نمازِ ظہر یا عصر۔ کیونکہ اہلِ حجاز مقدمات اسی وقت کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر عدی وتمیم کو بلایا ان دونوں کو منبر شریف کے پاس قسمیں دیں، ان دونوں نے قسمیں کھائیں، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں وہ جام پکڑا گیا تو جس شخص کے پاس تھا اس نے کہا: میں نے تمیم وعدی سے خریدا ہے۔ (مدارک) ف۲۵۵ ان کی امانت و دیانت میں اور وہ یہ کہیں کہ ف۲۵۶ یعنی جھوٹی قسم نہ کھائیں گے اور کسی کی خاطر ایسا نہ کریں گے ف۲۵۷ خیانت کے یا جھوٹ وغیرہ کے ف۲۵۸ اور وہ میت کے اہل واقارب ہیں۔ ف۲۵۹ چنانچہ بُدَیل کے واقعہ میں جب ان کے دونوں ہمراہیوں کی خیانت ظاہر ہوئی تو بدیل کے ورثاء میں سے دو شخص کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ یہ جام ہمارے مورِث کا ہے اور ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ ٹھیک ہے۔ ف۲۶۰ حاصل معنی یہ ہے کہ اس معاملہ میں جو حکم دیا گیا کہ عدی وتمیم کی قسموں کے بعد مال برآمد ہونے پر اولیائے میت کی قسمیں لی گئیں یہ اس لیے کہ لوگ اس واقعہ سے سبق لیں اور شہادتوں میں راہِ حق وصواب نہ چھوڑیں اور اس سے خائف رہیں کہ جھوٹی گواہی کا انجام شرمندگی ورسوائی ہے۔ فائدہ: مدعی پر قسم نہیں لیکن یہاں جب مال پایا گیا تو مدعا علیہما نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے میت سے خرید لیا تھا اب ان کی حیثیت مدعی کی ہوگئی اور ان کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہ تھا، لہٰذا ان کے خلاف اولیائے میت کی قسم لی گئی۔

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

رسولوں کو ف۲۶۱ پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا ف۲۶۲ عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا

الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى

خوب جاننے والا ف۲۶۳ جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسیٰ یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور

وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ

وقف لازم

اپنی ماں پر ف۲۶۴ جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی ف۲۶۵ تو لوگوں سے باتیں کرتا پالنے (جھولے) میں ف۲۶۶ اور پکی عمر کا ہو کر ف۲۶۷

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ

اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت ف۲۶۸ اور توریت اور انجیل اور جب تُو مٹی

مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

اڑنے لگتی ف۲۶۹ اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شفا دیتا اور جب تو مُردوں کو میرے حکم سے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

زندہ نکالتا ف۲۷۰ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا ف۲۷۱ جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

ان میں کے کافر بولے کہ یہ ف۲۷۲ تو نہیں مگر کھلا جادو اور جب میں نے حواریوں ف۲۷۳

ف۲۶۱ یعنی روزِ قیامت ف۲۶۲ یعنی جب تم نے اپنی امتوں کو ایمان کی دعوت دی تو انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ اس سوال میں منکرین کی توبیخ ہے۔ ف۲۶۳ انبیاء کا یہ جواب ان کے کمالِ ادب کی شان ظاہر کرتا ہے کہ وہ علمِ الٰہی کے حضور اپنے علم کو اصلاً نظر میں نہ لائیں گے اور قابلِ ذکر قرار نہ دیں گے اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و عدل پر تفویض فرما (سونپ) دیں گے۔ ف۲۶۴ کہ میں نے ان کو پاک کیا اور جہاں کی عورتوں پر ان کو فضیلت دی۔ ف۲۶۵ یعنی حضرت جبریل سے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے اور حوادث میں اُن کی مدد کرتے۔ ف۲۶۶ صغرسنی میں، اور یہ معجزہ ہے۔ ف۲۶۷ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے کیونکہ کہولت (بڑھاپے) کا وقت آنے سے پہلے آپ اٹھا لیے گئے، نزول کے وقت آپ تینتیس ۳۳ سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہونگے اور بمصداق اس آیت کے کلام کریں گے اور جو پالنے (جھولے) میں فرمایا تھا "اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ" (میں ہوں اللہ کا بندہ) وہی فرمائیں گے۔ (جمل) ف۲۶۸ یعنی اسرارِ علوم ف۲۶۹ یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا۔ ف۲۷۰ اندھے اور سفید داغ والے کو بینا اور تندرست کرنا اور مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے نکالنا یہ سب بِاِذْنِ اللّٰه (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جلیلہ ہیں۔ ف۲۷۱ یہ ایک اور نعمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہود کے شر سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت کے معجزاتِ باہرات دیکھ کر آپ کے قتل کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود نامرادرہ گئے۔ ف۲۷۲ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ف۲۷۳ حواری حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اور آپ کے

إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ۚ قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا

کے دل میں ڈالا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ف۲۷۴ ایمان لاؤ بولے ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ

مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ

ہم مسلمان ہیں ف۲۷۵ جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا

رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ

کرے گا کہ ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتارے ف۲۷۶ کہا اللّٰہ سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَ

ایمان رکھتے ہو ف۲۷۷ بولے ہم چاہتے ہیں ف۲۷۸ کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل ٹھہریں ف۲۷۹ اور

نَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى

ہم آنکھوں دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ف۲۸۰ اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ف۲۸۱ عیسیٰ ابن مریم

ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ

نے عرض کی اے اللّٰہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ

لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

ہمارے لیے عید ہو ف۲۸۲ ہمارے اگلے پچھلوں کی ف۲۸۳ اور تیری طرف سے نشانی ف۲۸۴ اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر

مخصوصین ہیں۔ ف۲۷۴ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷۵ ظاہر اور باطن میں مخلص و مطیع۔ ف۲۷۶ معنی یہ ہیں کہ کیا اللّٰہ تعالیٰ اس باب میں آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۷۷ اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ یہ مراد حاصل ہو۔ بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ تمام امتوں سے نرالا سوال کرنے میں اللّٰہ سے ڈرو یا یہ معنی ہیں کہ اس کی کمالِ قدرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں تردُّد نہ کرو۔ حواری مومن، عارف اور قدرتِ الٰہیہ کے معترف تھے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا: ف۲۷۸ حصول برکت کے لیے ف۲۷۹ اور یقین قوی ہو اور جیسا کہ ہم نے قدرتِ الٰہی کو دلیل سے جانا ہے مشاہدہ سے بھی اس کو پختہ کرلیں۔ ف۲۸۰ بیشک آپ اللّٰہ کے رسول ہیں۔ ف۲۸۱ اپنے بعد والوں کے لیے۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللّٰہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل فرمایا اور موٹا لباس پہنا اور دو رکعت نماز ادا کی اور سر مبارک جھکایا اور رو کر یہ دعا کی جس کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔ ف۲۸۲ یعنی ہم اس کے نزول کے دن کو عید بنائیں، اس کی تعظیم کریں، خوشیاں منائیں، تیری عبادت کریں، شکر بجالائیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللّٰہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکرِ الٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللّٰہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لیے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللّٰہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ ف۲۸۳ جو دیندار ہمارے زمانہ میں ہیں ان کی اور جو ہمارے بعد آئیں ان کی ف۲۸۴ تیری قدرت کی اور میری نبوت کی۔

الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ

روزی دینے والا ہے اللہ نے فرمایا کہ میں اُسے تم پر اتارتا ہوں پھر اب جو تم میں کفر کرے گا ۲۸۵

فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ ع ۱۵ ۷ ۵

تو بےشک میں اسے وہ عذاب دوں گا کہ سارے جہان میں کسی پر نہ کروں گا ۲۸۶ اور جب اللہ

اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ

فرمائے گا ۲۸۷ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنالو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ

اللہ کے سوا ۲۸۸ عرض کرے گا پاکی ہے تجھے ۲۸۹ مجھے روا نہیں کہ وہ بات کہوں جو مجھے نہیں

بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پہونچتی ۲۹۰ اگر میں نے ایسا کہا ہو تو ضرور تجھے معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو

فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ

تیرے علم میں ہے بےشک تو ہی ہے سب غیبوں کا خوب جاننے والا ۲۹۱ میں نے تو ان سے نہ کہا مگر وہی جو مجھے تو نے حکم

بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ

دیا تھا کہ اللہ کو پوجو جو میرا بھی رب اور تمہارا بھی رب اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں

فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ

ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا ۲۹۲ تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

سامنے حاضر ہے ۲۹۳ اگر تو انھیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے

ف۲۸۵ یعنی خوان نازل ہونے کے بعد ف۲۸۶ چنانچہ آسمان سے خوان نازل ہوا اس کے بعد جنھوں نے ان میں سے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنا دیئے گئے اور تین روز میں سب ہلاک ہوگئے۔ ف۲۸۷ روزِ قیامت عیسائیوں کی توبیخ کے لیے ف۲۸۸ اس خطاب کو سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانپ جائیں گے اور ف۲۸۹ جملہ نقائص وعیوب سے اور اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو سکے۔ ف۲۹۰ یعنی جب کوئی تیرا شریک نہیں ہوسکتا تو میں یہ لوگوں سے کیسے کہہ سکتا تھا۔ ف۲۹۱ علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کو تفویض کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی مسکینی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ ادب ہے۔ ف۲۹۲ "تَوَفَّيْتَنِيْ" کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر دلیل لانا صحیح نہیں کیونکہ اوّل تو لفظ "توفّی" موت کے لیے خاص نہیں کسی شے کے پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ بغیر موت کے ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا: "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا" (اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں) (رکوع:۲) دوم جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفّی" موت کے معنی میں بھی فرض کرلیا جائے

فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ

تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا ۲۹۴ اللہ نے فرمایا کہ یہ ۲۹۵ ہے وہ دن جس میں سچوں کو ۲۹۶

صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ

ان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ مُلْكُ

اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی اللہ ہی کے لیے ہے

ع ۱۶ ۵ ۲ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۹۷

اٰیاتھا ۱۶۵ ٦ سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ٥٥ رکوعاتھا ۲۰

سورۂ انعام مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحم والا ف۱

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۖ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲ اور اندھیریاں اور روشنی پیدا کی ف۳

جب بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت قبل نزول اس سے ثابت نہ ہوسکے گی۔ ف۲۹۳ اور میرا ان کا کسی کا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ ف۲۹۴ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہے کہ قوم میں بعض لوگ کفر پر مُصِر رہے، بعض شرف ایمان سے مشرف ہوئے اس لیے آپ کی بارگاہِ الٰہی میں یہ عرض ہے کہ ان میں سے جو کفر پر قائم رہے اُن پر تو عذاب فرمائے تو بالکل حق و بجا اور عدل وانصاف ہے کیونکہ اُنہوں نے حجت تمام ہونے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو ایمان لائے انہیں تو بخشے تو تیرا فضل وکرم ہے اور تیرا ہر کام حکمت ہے۔ ف۲۹۵ روزِ قیامت ف۲۹۶ جو دنیا میں سچائی پر رہے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ف۲۹۷ صادق کو ثواب دینے پر بھی اور کاذب کو عذاب فرمانے پر بھی۔ مسئلہ: قدرت ممکنات سے متعلق ہوتی ہے نہ کہ واجبات ومحالات سے تو معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر ممکن الوجود پر قادر ہے۔ (جمل) مسئلہ: کِذب وغیرہ عیوب وقبائح اللہ سُبۡحَانَہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے لیے محال ہیں اِن کو تحتِ قدرت بتانا اور اس آیت سے سند لانا غلط و باطل ہے۔ ف۱ سورۂ انعام مکی ہے اس میں بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیتیں تین ہزار ایک سو کلمہ اور بارہ ہزار نو سو پینتیس حرف ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ کل سورۃ ایک ہی شب میں بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی اور اس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے آئے جن سے آسمانوں کے کنارہ بھر گئے۔ یہ بھی ایک روایت میں ہے کہ وہ فرشتے تسبیح وتقدیس کرتے آئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ''سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ'' فرماتے ہوئے سربسجود ہوئے۔ ف۲ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا توریت میں سب سے اول یہی آیت ہے، اس آیت میں بندوں کو شانِ استغناء کے ساتھ حمد کی تعلیم فرمائی گئی اور پیدائش آسمان وزمین کا ذکر اس لئے ہے کہ ان میں ناظرین کے لیے بہت عجائب قدرت وغرائب حکمت اور عبرتیں ومنافع ہیں۔ ف۳ یعنی ہر ایک اندھیری اور روشنی خواہ وہ اندھیری شب کی ہو یا کفر کی یا جہل کی یا جہنم کی اور روشنی خواہ دن کی ہو یا ایمان وہدایت وعلم وجنت کی۔ ظُلُمَات کو جمع اور نُوۡر کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ باطل کی راہیں بہت کثیر ہیں اور راہِ حق صرف ایک دین اسلام۔

ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝١ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ

اس پر ف۴ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ف۵ وہی ہے جس نے تمھیں ف۶ مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝٢ وَ هُوَ

پھر ایک میعاد کا حکم رکھا ف۷ اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے ف۸ پھر تم لوگ شک کرتے ہو اور وہی

اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا

اللہ ہے آسمانوں کا اور زمین کا ف۹ اسے تمہارا چھپا اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے

تَكْسِبُوْنَ ۝٣ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کام جانتا ہے اور ان کے پاس کوئی بھی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے نہیں آتی مگر اس سے منھ

مُعْرِضِیْنَ ۝٤ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ

پھیر لیتے ہیں تو بےشک انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۱۰ جب ان کے پاس آیا تو اب انھیں خبر ہوا

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

چاہتی ہے اس چیز کی جس پر ہنس رہے تھے ف۱۱ کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے ف۱۲ کتنی سنگتیں

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

(قومیں) کھپادیں انھیں ہم نے زمین میں وہ جماؤ دیا ف۱۳ جو تم کو نہ دیا اور ان پر

عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ

موسلا دھار پانی بھیجا ف۱۴ اور ان کے نیچے نہریں بہائیں ف۱۵ تو انھیں ہم نے ان کے گناہوں

بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝٦ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ

کے سبب ہلاک کیا ف۱۶ اور ان کے بعد اور سنگت اٹھائی ف۱۷ اور اگر ہم تم پر کاغذ

ف۴ یعنی باوجود ایسے دلائل پر مطلع ہونے اور ایسے نشانہائے قدرت دیکھنے کے ف۵ دوسروں کو حتی کہ پتھروں کو پوجتے ہیں باوجودیکہ اس کے مُقِرّ (اقراری) ہیں کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ ہے۔ ف۶ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم کو جن کی نسل سے تم پیدا ہوئے۔ فائدہ: اس میں مشرکین کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ ہم جب گل کر مٹی ہو جائیں گے پھر کیسے زندہ کیے جائیں گے؟ انہیں بتایا گیا کہ تمہاری اصل مٹی ہی سے ہے تو پھر دوبارہ پیدا کیے جانے پر کیا تعجب! جس قادر نے پہلے پیدا کیا اس کی قدرت سے بعد موت زندہ فرمانے کو بعید جاننا نادانی ہے۔ ف۷ جس کے پورا ہو جانے پر تم مر جاؤ گے۔ ف۸ مرنے کے بعد اٹھانے کا۔ ف۹ اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۱۰ یہاں حق سے یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں یا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے معجزات۔ ف۱۱ کہ وہ کیسی عظمت والی ہے اور اس کی ہنسی بنانے کا انجام کیسا وبال وعذاب۔ ف۱۲ پچھلی امتوں میں سے ف۱۳ قوت ومال اور دنیا کے کثیر سامان دے کر ف۱۴ جس سے کھیتیاں شاداب ہوں ف۱۵ جس سے باغ پرورش پائے اور دنیا کی زندگانی کے لیے عیش وراحت کے اسباب بہم پہنچے ف۱۶ کہ انہوں نے انبیاء کی تکذیب کی اور ان کا یہ سروسامان

كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ
میں کچھ لکھا ہوا اُتارتے ف۱۸ کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے جب بھی کافر کہتے کہ یہ نہیں

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٧ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا
مگر کھلا جادو اور بولے ف۱۹ ان پر ف۲۰ کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے ف۲۱

لَّقُضِیَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا یُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا
تو کام تمام ہوگیا ہوتا ف۲۲ پھر انہیں مہلت نہ دی جاتی ف۲۳ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے ف۲۴ جب بھی اسے مرد ہی بناتے ف۲۵

وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا

فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع قُلْ ‏ ع ١ ١٠ ٧
تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی ف۲۶ تم فرمادو ف۲۷

سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝١١ قُلْ
زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا ف۲۸ تم فرماؤ

انہیں ہلاک سے نہ بچا سکا۔ ف۱۷ اور دوسرے قرن (زمانے) والوں کو ان کا جانشین کیا، مُدّعا یہ ہے کہ گذری ہوئی امتوں کے حال سے عبرت ونصیحت حاصل کرنا چاہیے کہ وہ لوگ باوجودِ قوت ودولت وکثرتِ مال وعیال کے کفر وطغیان کی وجہ سے ہلاک کردیئے گئے تو چاہیے کہ ان کے حال سے عبرت حاصل کرکے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔ ف۱۸ **شانِ نزول:** یہ آیت نَضر بن حارث اور عبداللّٰہ بن اُمیّہ اور نوفل بن خُوَیْلِد کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) پر ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک تم ہمارے پاس اللّٰہ کی طرف سے کتاب نہ لاؤ جس کے ساتھ چار فرشتے ہوں وہ گواہی دیں کہ یہ اللّٰہ کی کتاب ہے اور تم اس کے رسول ہو۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ یہ سب حیلے بہانے ہیں اگر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب اتار دی جاتی اور وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوکر اور ٹٹول کر دیکھ بھی لیتے اور یہ کہنے کا موقع بھی نہ ہوتا کہ نظر بندی کردی گئی تھی کتاب اترتی نظر آئی تھا کچھ بھی نہیں۔ تو بھی یہ بدنصیب ایمان لانے والے نہ تھے اس کو جادو بتاتے اور جس طرح شقُّ القمر کو جادو بتایا اور اس معجزہ کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اس طرح اس پر بھی ایمان نہ لاتے کیونکہ جو لوگ عناداً انکار کرتے ہیں وہ آیات ومعجزات سے منتفع نہیں ہوسکتے۔ ف۱۹ مشرکین ف۲۰ یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ف۲۱ اور پھر بھی یہ ایمان نہ لاتے۔ ف۲۲ یعنی عذاب واجب ہوجاتا اور یہ سنتِ الٰہیہ ہے کہ جب کفار کوئی نشانی طلب کریں اور اس کے بعد بھی ایمان نہ لائیں تو عذاب واجب ہوجاتا ہے اور وہ ہلاک کردیئے جاتے ہیں۔ ف۲۳ ایک لمحہ کی بھی اور عذاب مؤخر نہ کیا جاتا تو فرشتہ کا اتارنا جس کو وہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا نافع ہوتا۔ ف۲۴ یہ ان کفّار کا جواب ہے جو نبی علیہ السلام کو کہا کرتے تھے یہ ہماری طرح بشر ہیں اور اسی خبط (جنون) میں وہ ایمان سے محروم رہتے تھے۔ انہیں انسانوں میں سے رسول مبعوث فرمانے کی حکمت بتائی جاتی ہے کہ ان کے منتفع ہونے اور تعلیم نبی سے فیض اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ نبی صورت بشری میں جلوہ گر ہو کیونکہ فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنے کی تو یہ لوگ تاب نہ لاسکتے، دیکھتے ہی ہیبت سے بیہوش ہوجاتے یا مرجاتے۔ اس لیے اگر بالفرض رسول فرشتہ ہی بنایا جاتا ف۲۵ اور صورت انسانی ہی میں بھیجتے، تاکہ یہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اس کا کلام سن سکیں اس سے دین کے احکام معلوم کرسکیں لیکن اگر فرشتہ صورت بشری میں آتا تو انہیں پھر وہی کہنے کا موقع رہتا کہ یہ بشر ہے تو فرشتہ کو نبی بنانے کا کیا فائدہ ہوتا۔ ف۲۶ وہ مبتلائے عذاب ہوئے اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسلی وتسکین خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ وملول نہ ہوں کفّار کا پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان کفّار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین کو تنبیہ ہے کہ پچھلی امتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مبتلائے عذاب نہ ہوں۔ ف۲۷ اے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم! ان تمسخر (ٹھٹھا) کرنے والوں سے کہ تم ف۲۸ اور انہوں نے

لِّمَن مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُل لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ
کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ف۲۹ تم فرماؤ اللّٰہ کا ہے ف۳۰ اس نے اپنے کرم کے ذمہ پر رحمت لکھ لی ہے ف۳۱

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ؕ اَلَّذِينَ خَسِرُوٓا اَنفُسَهُمْ
بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ف۳۲ اس میں کچھ شک نہیں وہ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی ف۳۳

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيعُ
ایمان نہیں لاتے اور اسی کا ہے جو کچھ بستا ہے رات اور دن میں ف۳۴ اور وہی ہے سنتا

الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جانتا ف۳۵ تم فرماؤ کیا اللّٰہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں ف۳۶ وہ اللّٰہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ إِنِّيٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ
اور وہ کھلاتا ہے اور کھانے سے پاک ہے ف۳۷ تم فرماؤ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۸

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّيٓ اَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا تم فرماؤ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَن يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ؕ
بڑے دن ف۳۹ کے عذاب کا ڈر ہے اُس دن جس سے عذاب پھیر دیا جائے ف۴۰ ضرور اس پر اللّٰہ کی مہر (رحمت) ہوئی

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا
اور یہی کھلی کامیابی ہے اور اگر تجھے اللّٰہ کوئی برائی ف۴۱ پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا

کفر و تکذیب کا کیا ثمرہ پایا۔ ف۲۹ اگر وہ اس کا جواب نہ دیں تو ف۳۰ کیونکہ اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف نہیں کر سکتے کیونکہ بت جن کو مشرکین پوجتے ہیں وہ بے جان ہیں کسی چیز کے مالک ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے خود دوسرے کے مملوک ہیں آسمان و زمین کا وہی مالک ہوسکتا ہے جو حَیّ و قَیُّوم، اَزَلی و اَبدی، قادرِ مطلق، ہر شے پر متصرف و حکمران ہو، تمام چیزیں اس کے پیدا کرنے سے وجود میں آئی ہوں ایسا سوائے اللّٰہ کے کوئی نہیں اس لیے تمام سماوی و ارضی کائنات کا مالک اس کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا۔ ف۳۱ یعنی اس نے رحمت کا وعدہ کیا اور اس کا وعدہ خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ وعدہ خلافی و کذب اس کے لیے محال ہے اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دنیوی اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے اور کفار کو مہلت دینا اور عقوبت میں تعجیل نہ فرمانا بھی کہ اس سے انہیں توبہ اور انابت کا موقع ملتا ہے۔ (جمل وغیرہ) ف۳۲ اور اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۳۳ کفر اختیار کر کے ف۳۴ یعنی تمام موجودات اسی کی مِلک ہے اور وہ سب کا خالق، مالک، رب ہے۔ ف۳۵ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ف۳۶ شانِ نزول: جب کفّار نے حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی خلق سب اس کی محتاج ہے، وہ سب سے بے نیاز۔ ف۳۸ کیونکہ نبی اپنی امت سے دین میں سابق ہوتے ہیں۔ ف۳۹ یعنی روز قیامت ف۴۰ اور نجات دی جائے۔ ف۴۱ بیماری یا تنگدستی یا اور کوئی بلا۔

هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑰ وَهُوَ الْقَاهِرُ

نہیں اور اگر تجھے بھلائی پہنچائے ف۴۲ تو وہ سب کچھ کرسکتا ہے ف۴۳ اور وہی غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ

اپنے بندوں پر اور وہی ہے حکمت والا خبردار تم فرماؤ سب سے بڑی گواہی کس کی ف۴۴

قُلِ اللّٰهُ ڨ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ڣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

تم فرماؤ کہ اللّٰہ گواہ ہے مجھ میں اور تم میں ف۴۵ اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے

لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں ف۴۶ اور جن جن کو پہنچے ف۴۷ تو کیا تم ف۴۸ یہ گواہی دیتے ہو کہ اللّٰہ کے ساتھ

اُخْرٰى ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا

اور خدا ہیں تم فرماؤ ف۴۹ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا ف۵۰ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے ف۵۱ اور میں بیزار ہوں ان سے جن کو

وقف لازم

تُشْرِكُوْنَ ⑲ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

تم شریک ٹھہراتے ہو ف۵۲ جن کو ہم نے کتاب دی ف۵۳ اس نبی کو پہچانتے ہیں ف۵۴ جیسا اپنے

ف۴۲ مثل صحت و دولت وغیرہ کے۔ ف۴۳ قادرِ مطلق ہے ہر شے پر ذاتی قدرت رکھتا ہے کوئی اس کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا تو کوئی اس کے سوا مستحق عبادت کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ ردِ شرک کی دل میں اثر کرنے والی دلیل ہے۔ ف۴۴ شانِ نزول: اہلِ مکہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) ہمیں کوئی ایسا دکھایئے جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۵ اور اتنی بڑی اور قابلِ قبول گواہی اور کس کی ہوسکتی ہے۔ ف۴۶ یعنی اللّٰہ تعالیٰ میری نبوت کی شہادت دیتا ہے اس لیے کہ اُس نے میری طرف اس قرآن کی وحی فرمائی اور یہ ایسا معجزہ ہے کہ تم باوجود فصیح، بلیغ، صاحب زبان ہونے کے اس کے مقابلے سے عاجز رہے تو اس کتاب کا مجھ پر نازل ہونا اللّٰہ کی طرف سے میرے رسول ہونے کی شہادت ہے جب یہ قرآن اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے یقینی شہادت ہے اور میری طرف وحی فرمایا گیا تا کہ میں تمہیں ڈراؤں کہ تم حکمِ الٰہی کی مخالفت نہ کرو۔ ف۴۷ یعنی میرے بعد قیامت تک آنے والے جنہیں یہ قرآن پاک پہنچے خواہ وہ انسان ہوں یا جن ان سب کو میں حکمِ الٰہی کی مخالفت سے ڈراؤں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کو قرآن پاک پہنچا گویا کہ اس نے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کا کلام مبارک سنا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر وغیرہ سلاطین کو دعوتِ اسلام کے مکتوب بھیجے۔ (مدارک وخازن) اس کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے مَنْ بَلَغَ میں ''مَنْ'' مرفوع المحل ہے اور معنی یہ ہیں کہ اس قرآن سے میں تم کو ڈراؤں اور وہ ڈرائیں جنہیں یہ قرآن پہنچے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اللّٰہ تروتازہ کرے اس کو جس نے ہمارا کلام سنا اور جیسا سنا ویسا پہنچایا بہت سے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ اہل ہوتے ہیں اور ایک روایت میں ہے سننے والے سے زیادہ اَفْقَہ (غور وفکر کرنے والے) ہوتے ہیں۔ اس سے فقہا کی منزلت معلوم ہوتی ہے۔ ف۴۸ اے مشرکین! ف۴۹ اے حبیبِ اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم! ف۵۰ جو گواہی تم دیتے ہو اور اللّٰہ کے ساتھ دوسرے معبود ٹھہراتے ہو۔ ف۵۱ اس کا کوئی شریک نہیں ف۵۲ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام لائے اس کو چاہیے کہ توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالفِ عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار کرے۔ ف۵۳ یعنی علمائے یہود و نصاریٰ جنہوں نے توریت و انجیل پائی۔ ف۵۴ آپ کے حلیہ شریف اور آپ کے نعت وصفت سے جو ان کتابوں میں مذکور ہے۔

أَبْنَآءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ
بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۵۵ جنھوں نے اپنی جان نقصان میں ڈالی وہ ایمان نہیں لاتے اور اس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
بڑھ کر ظالم کون جو اللّٰہ پر جھوٹ باندھے ف۵۶ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بےشک ظالم فلاح

الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ
نہ پائیں گے اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں

شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّآ أَن
تمہارے وہ شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے پھر ان کی کچھ بناوٹ نہ رہی ف۵۷ مگر یہ کہ

قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
بولے ہمیں اپنے رب اللّٰہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے دیکھو کیسا جھوٹ باندھا خود اپنے اوپر ف۵۸

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ
اور گم گئیں ان سے جو باتیں بناتے تھے اور ان میں کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگاتا ہے ف۵۹

وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِيٓ آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن
اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (ٹھونسی ہوئی روئی) اور اگر

يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ
ساری نشانیاں دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو

الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ
کافر کہیں یہ تو نہیں مگر اگلوں کی داستانیں ف۶۰ اور وہ اس سے روکتے ف۶۱

ف۵۵ یعنی بغیر کسی شک و شبہ کے۔ ف۵۶ اس کا شریک ٹھہرائے یا جو بات اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت کرے۔ ف۵۷ یعنی کچھ معذرت نہ ملی۔ ف۵۸ کہ عمر بھر کے شرک ہی سے مکر گئے۔ ف۵۹ ابوسفیان ولید ونضر اور ابوجہل وغیرہ جمع ہو کر نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تلاوت قرآن پاک سننے لگے تو نضر سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کیا کہتے ہیں کہنے لگا میں نہیں جانتا زبان کو حرکت دیتے ہیں اور پہلوں کے قصہ کہتے ہیں جیسے میں تمہیں سنایا کرتا ہوں۔ ابوسفیان نے کہا کہ ان کی باتیں مجھے حق معلوم ہوتی ہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اس کا اقرار کرنے سے مرجانا بہتر ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۶۰ اس سے ان کا مطلب کلامِ پاک کی وحی الٰہی ہونے کا انکار کرنا ہے۔ ف۶۱ یعنی مشرکین لوگوں کو قرآن شریف سے یا رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے اور آپ پر ایمان لانے اور آپ کا اتباع کرنے سے روکتے ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفّارِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو لوگوں کو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی مجلس میں حاضر ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکتے تھے اور خود بھی دور رہتے تھے کہ کہیں کلام مبارک اُن کے دل میں اثر نہ کر جائے۔

عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶

اور اُس سے دور بھاگتے ہیں اور ہلاک نہیں کرتے مگر اپنی جانیں ف۶۲ اور انھیں شعور نہیں

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں ف۶۳ اور اپنے رب کی آیتیں

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے

مِنْ قَبْلُ ۗ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸

چھپاتے تھے ف۶۴ اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کیے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں

وَقَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹ وَلَوْ

اور بولے ف۶۵ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں اٹھنا نہیں ف۶۶ اور کبھی

تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۗ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۗ قَالُوْا بَلٰى وَ

تم دیکھو جب اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے فرمائے گا کیا یہ حق نہیں ہے ف۶۷ کہیں گے کیوں نہیں ہمیں

ع ۳ ۹ رَبِّنَا ۗ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۳۰ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

اپنے رب کی قسم فرمائے گا تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا بے شک ہار میں رہے وہ جنھوں نے اپنے

كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۗ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

رب سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب ان پر قیامت اچانک آگئی بولے ہائے افسوس

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ۗ اَلَا

ہمارا اس پر کہ اس کے ماننے میں تقصیر کی اور وہ اپنے ف۶۸ بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں ارے کتنا

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضور کے چچا ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی جو مشرکین کو تو حضور کی ایذا رسانی سے روکتے تھے اور خود ایمان لانے سے بچتے تھے۔ ف۶۲ یعنی اس کا ضرر خود انہیں کو پہنچتا ہے۔ ف۶۳ دنیا میں ف۶۴ جیسا کہ اوپر اسی رکوع میں مذکور ہو چکا کہ مشرکین سے جب فرمایا جائے گا کہ تمہارے شریک کہاں ہیں تو وہ اپنے کفر کو چھپا جائیں گے اور اللّٰہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے۔ اس آیت میں بتایا گیا کہ پھر جب انہیں ظاہر ہو جائے گا جو وہ چھپاتے تھے یعنی ان کا کفر اس طرح ظاہر ہوگا کہ ان کے اعضاء و جوارح ان کے کفر و شرک کی گواہیاں دیں گے تب وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے۔ ف۶۵ یعنی کفّار جو بعث و آخرت کے منکر ہیں اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کفّار کو قیامت کے احوال اور آخرت کی زندگانی، ایمانداروں اور فرمانبرداروں کے ثواب، کافروں اور نافرمانوں پر عذاب کا ذکر فرمایا تو کافر کہنے لگے کہ زندگی تو بس دنیا ہی کی ہے۔ ف۶۶ یعنی مرنے کے بعد۔ ف۶۷ کیا تم مرنے کے بعد زندہ نہیں کیے گئے؟ ف۶۸ گناہوں کے۔

سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ

بُرا بوجھ اٹھائے ہیں ف۶۹ اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود ف۷۰ اور بے شک

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

پچھلا گھر بھلا ان کے لیے جو ڈرتے ہیں ف۷۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ہمیں معلوم ہے کہ

لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں ف۷۲ تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے ف۷۳ بلکہ ظالم

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اللّٰہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ف۷۴ اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے صبر کیا

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ

اس جھٹلانے اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ اُنھیں ہماری مدد آئی ف۷۵ اور اللّٰہ کی باتیں بدلنے والا

اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ

کوئی نہیں ف۷۶ اور تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آہی چکیں ہیں ف۷۷ اور اگر ان کا منہ

عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ

پھیرنا تم پر شاق گزرا ہے ف۷۸ تو اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلو یا

ف۶۹ حدیث شریف میں ہے کہ کافر جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کے سامنے نہایت قبیح بھیانک اور بہت بدبودار صورت آئے گی وہ کافر سے کہے گی تو مجھے پہچانتا ہے؟ کافر کہے گا کہ نہیں، تو وہ کافر سے کہے گی: میں تیرا خبیث عمل ہوں دنیا میں تو مجھ پر سوار رہا تھا آج میں تجھ پر سوار ہوں گا اور تجھے تمام خلق میں رسوا کروں گا پھر وہ اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ ف۷۰ جسے بقا نہیں جلد گزر جاتی ہے اور نیکیاں اور طاعتیں اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخرت میں سے ہیں۔ ف۷۱ اس سے ثابت ہوا کہ اعمال متقین کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب ہے۔ ف۷۲ شانِ نزول: اَخنَس بن شَرِیق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اَخنَس نے ابوجہل سے کہا: اے ابوالحکم! (کفّار ابوجہل کو ابوالحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو میری تیری بات پر مطلع ہو سکے اب تو مجھے ٹھیک ٹھیک بتا کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) سچے ہیں یا نہیں۔ ابوجہل نے کہا کہ اللّٰہ کی قسم! محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) بیشک سچے ہیں، کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہ آیا مگر بات یہ ہے کہ یہ قُصَیٰ کی اولاد ہیں اور لِوا، سِقایَت، حجابت، ندوہ وغیرہ تو سارے اعزاز انہیں حاصل ہی ہیں نبوت بھی انہیں میں ہو جائے تو باقی قرشیوں کے لیے اعزاز کیا رہ گیا۔ ترمذی نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی کہ ابوجہل نے حضرت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے ہم تو اس کتاب کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۷۳ اس میں سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ قوم حضور کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و عناد ہے۔ ف۷۴ آیت کے یہ معنی بھی ہوتے ہیں کہ اے حبیب اکرم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم۔ ف۷۵ اور تکذیب کرنے والے ہلاک کیے گئے۔ ف۷۶ اس کے حکم کو کوئی پلٹ نہیں سکتا رسولوں کی نصرت اور ان کی تکذیب کرنے والوں کا ہلاک اس نے جس وقت مقدر فرمایا ہے ضرور ہوگا۔ ف۷۷ اور آپ جانتے ہیں کہ انہیں کفار سے کیسی ایذائیں پہنچیں یہ پیشِ نظر رکھ کر آپ دل مطمئن رکھیں۔ ف۷۸ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ پر بہت شاق

سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

آسمان میں زینہ پھر ان کے لیے نشانی لے آؤ وف۷۹ اور اللہ چاہتا تو انھیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕؔ وَ

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن مانتے تو وہی ہیں جو سنتے ہیں ف۸۰ اور

الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ؐ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

ان مردہ دلوں وف۸۱ کو اللہ اٹھائے گا وف۸۲ پھر اس کی طرف ہانکے جائیں گے وف۸۳ اور بولے وف۸۴ ان پر کوئی نشانی کیوں نہ اُتری

مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا

ان کے رب کی طرف سے وف۸۵ تم فرماؤ کہ اللہ قادر ہے کہ کوئی نشانی اُتارے لیکن ان میں بہت نرے

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ

جاہل ہیں وف۸۶ اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے مگر

اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

تم جیسی امتیں وف۸۷ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا وف۸۸ پھر اپنے رب کی طرف

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ

اٹھائے جائیں گے وف۸۹ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بہرے اور گونگے ہیں ف۹۰ اندھیروں میں وف۹۱ اللہ

النصف
وقف غفران
وقف منزل
عند البعض علی یسمعون

رہتی۔ وف۷۹ مقصود ان کے ایمان کی طرف سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امید منقطع کرنا ہے تاکہ آپ کو ان کے اعراض کرنے اور ایمان نہ لانے سے رنج و تکلیف نہ ہو۔ ف۸۰ دل لگا کر سمجھنے کے لیے وہی پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں اور دین حق کی دعوت قبول کرتے ہیں۔ وف۸۱ یعنی کفار وف۸۲ روزِ قیامت وف۸۳ اور اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔ وف۸۴ کفارِ مکہ وف۸۵ کفار کی گمراہی اور ان کی سرکشی اس حد تک پہنچ گئی کہ وہ کثیر آیات و معجزات جو انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیے تھے ان پر قناعت نہ کی اور سب سے مکر گئے اور ایسی آیت طلب کرنے لگے جس کے ساتھ عذابِ الٰہی ہو جیسا کہ انہوں نے کہا تھا "اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ" یارب! اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ (تفسیر ابوالسعود) وف۸۶ نہیں جانتے کہ اس کا نزول ان کے لیے بلا ہے کہ انکار کرتے ہی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ وف۸۷ یعنی تمام جاندار خواہ وہ بہائم ہوں یا درندے یا پرند تمہاری مثل امتیں ہیں۔ یہ مماثلت (مثل ہونا) جمیع وجوہ سے تو ہے نہیں بعض سے ہے ان وجوہ کے بیان میں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ حیوانات تمہاری طرح اللہ کو پہچانتے، واحد جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے، عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی اُلفت رکھتے اور ایک دوسرے سے تَفْهِيْم وتَفَهُّمْ (بات سمجھتے اور سمجھایا) کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لیے اٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔ وف۸۸ یعنی جملہ علوم اور تمام "مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے، اس کتاب سے یہ قرآن کریم مراد ہے یا لوح محفوظ۔ (جمل وغیرہ) وف۸۹ اور تمام دواب و طیور کا حساب ہوگا، اس کے بعد وہ خاک کر دیئے جائیں گے۔ ف۹۰ کہ حق ماننا اور حق بولنا انہیں میسر نہیں۔ وف۹۱ جہل اور حیرت اور کُفر کے۔

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ
جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے سیدھے رستے ڈال دے ف۹۲ تم فرماؤ
اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ
بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے یا قیامت قائم ہو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے ف۹۳
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ
اگر سچے ہو ف۹۴ بلکہ اسی کو پکارو گے تو وہ اگر چاہے ف۹۵ جس پر اُسے پکارتے ہو
اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ ع ۴ ۱۱ ۱۰
اسے اٹھالے اور شریکوں کو بھول جاؤ گے ف۹۶ اور بے شک ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے
فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذْ
تو انھیں سختی اور تکلیف سے پکڑا ف۹۷ کہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ف۹۸ تو کیوں نہ ہوا کہ جب
جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑائے ہوتے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے ف۹۹ اور شیطان نے ان کے کام
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ
ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے پھر جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئیں تھیں ف۱۰۰ ہم نے اُن پر ہر چیز
كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ
کے دروازے کھول دیئے ف۱۰۱ یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو اُنھیں ملا ف۱۰۲ تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا ف۱۰۳ اب وہ
مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
آس ٹوٹے رہ گئے تو جڑ کاٹ دی گئی ظالموں کی ف۱۰۴ اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب

ف۹۲ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ ف۹۳ اور جن کو دنیا میں معبود مانتے تھے ان سے حاجت روائی چاہو گے۔ ف۹۴ اپنے اس دعویٰ میں کہ معاذ اللہ بت معبود ہیں تو اس وقت انہیں پکارو مگر ایسا نہ کرو گے۔ ف۹۵ تو اس مصیبت کو ف۹۶ جنہیں اپنے اعتقاد باطل میں معبود جانتے تھے اور اُن کی طرف التفات بھی نہ کرو گے کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ تمہارے کام نہیں آسکتے۔ ف۹۷ فقر و افلاس اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کیا۔ ف۹۸ اللہ کی طرف رجوع کریں، اپنے گناہوں سے باز آئیں۔ ف۹۹ وہ بارگاہِ الٰہی میں عاجزی کرنے کے بجائے کفر و تکذیب پر مصر رہے۔ ف۱۰۰ اور وہ کسی طرح پند پذیر نہ ہوئے نہ پیش آئی ہوئی مصیبتوں سے نہ انبیاء کی نصیحتوں سے۔ ف۱۰۱ صحت و سلامت اور وسعت رزق و عیش وغیرہ کے ف۱۰۲ اور اپنے آپ کو اس کا مستحق سمجھے اور قارون کی طرح تکبر کرنے لگے۔ ف۱۰۳ اور مبتلائے عذاب کیا۔ ف۱۰۴ اور سب کے سب ہلاک کر دیئے گئے کوئی باقی نہ چھوڑا گیا۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ

سارے جہاں کا وف۱۰۵ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اللہ تمہارے کان آنکھ لے لے اور تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

دلوں پر مُہر کردے وف۱۰۶ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے کہ تمہیں یہ چیزیں لادے وف۱۰۷ دیکھو ہم کس کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں

ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر تم پر اللہ کا عذاب آئے اچانک وف۱۰۸ یا

جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ

کھلم کھلا وف۱۰۹ تو کون تباہ ہوگا سوا ظالموں کے وف۱۱۰ اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

مگر خوشی اور ڈر سناتے وف۱۱۱ تو جو ایمان لائے اور سنورے وف۱۱۲ ان کو نہ کچھ اندیشہ

لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

نہ کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں انھیں عذاب پہنچے گا

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ

بدلہ ان کی بے حکمی کا تم فرمادو میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ میں آپ

الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ قُلْ هَلْ

غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہوں کہ میں فرشتہ ہوں وف۱۱۳ میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے وف۱۱۴ تم فرماؤ کیا

وف۱۰۵ اس سے معلوم ہوا کہ گمراہوں، بے دینوں، ظالموں کی ہلاکت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس پر شکر کرنا چاہیے۔ وف۱۰۶ اور علم و معرفت کا تمام نظام درہم برہم ہو جائے۔ وف۱۰۷ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی نہیں، تو اب توحید پر دلیل قائم ہوگئی کہ جب اللہ کے سوا کوئی اتنی قدرت و اختیار والا نہیں تو عبادت کا مستحق صرف وہی ہے اور شرک بدترین ظلم و جرم ہے۔ وف۱۰۸ جس کے آثار و علامات پہلے سے معلوم نہ ہوں۔ وف۱۰۹ آنکھوں دیکھتے وف۱۱۰ یعنی کافروں کے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ ہلاکت ان کے حق میں عذاب ہے۔ وف۱۱۱ ایمانداروں کو جنت و ثواب کی بشارتیں دیتے اور کافروں کو جہنم و عذاب سے ڈراتے۔ وف۱۱۲ نیک عمل کرے۔

وف۱۱۳ کفّار کا طریقہ تھا کہ وہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے طرح طرح کے سوال کیا کرتے تھے کبھی کہتے کہ آپ رسول ہیں تو ہمیں بہت سی دولت اور مال دیجئے کہ ہم کبھی محتاج نہ ہوں، ہمارے لیے پہاڑوں کو سونا کر دیجیے، کبھی کہتے کہ گذشتہ اور آئندہ کی خبریں سنائیے اور ہمیں ہمارے مستقبل کی خبر دیجیے کیا کیا پیش آئے گا؟ تاکہ ہم منافع حاصل کرلیں اور نقصانوں سے بچنے کے پہلے سے انتظام کرلیں، کبھی کہتے ہمیں قیامت کا وقت بتائیے کب آئے گی؟ کبھی کہتے کہ آپ کیسے رسول ہیں جو کھاتے پیتے بھی ہیں، نکاح بھی کرتے ہیں۔ ان کی ان تمام باتوں کا اس آیت میں جواب دیا گیا کہ یہ کلام نہایت بے محل اور جاہلانہ ہے کیونکہ جو شخص کسی امر کا مدعی ہو اس سے وہی باتیں دریافت کی جاسکتی ہیں جو اس کے دعویٰ سے تعلق رکھتی ہوں غیر متعلق باتوں کا دریافت کرنا اور ان کو اس دعویٰ کے خلاف حجت بنانا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ اس لیے ارشاد ہوا کہ آپ فرمادیجئے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں

يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۠ ﴿۵۰﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ ع ۹ ۵ ۱۱

برابر ہوجائیں گے اندھے اور انکھیارے ف۱۱۵ تو کیا تم غور نہیں کرتے اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں

يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ

خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہوجائیں اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ

شام اس کی رضا چاہتے ف۱۱۶ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر

حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

تمہارے حساب سے کچھ نہیں ف۱۱۷ پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے اور

كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ

یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لیے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر ف۱۱۸ کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا

بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

ہم میں سے ف۱۱۹ کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو

اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گذشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کرسکو نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت (جواب دہی) مجھ پر لازم نہیں، میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی برہانیں قائم ہوچکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ **فائدہ:** اس سے صاف واضح ہوگیا کہ اس آیت کریمہ کو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے غیب پر مطلع کیے جانے کی نفی کے لیے سند بنانا ایسا ہی بے محل ہے جیسا کفّار کا ان سوالات کو انکار نبوت کی دستاویز بنانا بے محل تھا۔ علاوہ بریں اس آیت سے حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس صورت میں تعارض بین الآیات کا قائل ہونا پڑے گا وَھُوَ بَاطِلٌ۔ مفسرین کا یہ بھی قول ہے کہ حضور کا "لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ" الآیہ فرمانا بطریقِ تواضع ہے۔ (خازن و مدارک و جمل وغیرہ) **ف۱۱۴** اور یہی نبی کا کام ہے تو میں تمہیں وہی دوں گا جس کا مجھے اِذن ہوگا وہی بتاؤں گا، جس کی اجازت ہوگی وہی کروں گا، جس کا مجھے حکم ملا ہو۔ **ف۱۱۵** مومن و کافر، عالم و جاہل۔ **ف۱۱۶ شانِ نزول:** کفّار کی ایک جماعت سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور کے گرد غریب صحابہ کی ایک جماعت حاضر ہے جو ادنیٰ درجہ کے لباس پہنے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر وہ کہنے لگے کہ ہمیں ان لوگوں کے پاس بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں اور آپ کی خدمت میں حاضر رہیں۔ حضور نے اس کو منظور نہ فرمایا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ **ف۱۱۷** سب کا حساب اللّٰہ پر ہے وہی تمام خلق کو روزی دینے والا ہے اس کے سوا کسی کے ذمہ کسی کا حساب نہیں حاصل معنی یہ کہ وہ ضعیف فقراء جن کا اوپر ذکر ہوا آپ کے دربار میں قرب پانے کے مستحق ہیں انہیں دور نہ کرنا ہی بجا ہے۔ **ف۱۱۸** بطریقِ حسد **ف۱۱۹** کہ انہیں ایمان و ہدایت نصیب کی باوجودیکہ وہ لوگ فقیر غریب ہیں اور ہم رئیس سردار ہیں۔ اس سے ان کا مطلب اللّٰہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا ہے کہ غرباء امراء پر سبقت کا حق نہیں رکھتے تو اگر وہ حق ہوتا جس پر یہ غرباء ہیں تو وہ ہم پر

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے ف۱۲۰

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ

بخشنے والا مہربان ہے اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں ف۱۲۱ اور اس لیے کہ مجرموں کا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ ع ۶ ۱۲

رستہ ظاہر ہوجائے ف۱۲۲ تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ

پوجتے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا ف۱۲۴ یوں ہو تو میں بہک جاؤں اور راہ

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ

پر نہ رہوں تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۱۲۵ اور تم اسے جھٹلاتے ہو میرے پاس نہیں

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ

جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۶ حکم نہیں مگر اللہ کا وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر

الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

فیصلہ کرنے والا تم فرماؤ اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز جس کی تم جلدی کر رہے ہو ف۱۲۷ تو مجھ میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

تم میں کام ختم ہوچکا ہوتا ف۱۲۸ اور اللہ خوب جانتا ہے ستم گاروں کو اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی

سابق نہ ہوتے۔ ف۱۲۰ اپنے فضل و کرم سے وعدہ فرمایا۔ ف۱۲۱ تاکہ حق ظاہر ہو اور اس پر عمل کیا جائے۔ ف۱۲۲ تاکہ اس سے اجتناب کیا جائے۔ ف۱۲۳ کیونکہ یہ عقل و نقل دونوں کے خلاف ہے۔ ف۱۲۴ یعنی تمہارا طریقہ اتباعِ نفس و خواہشِ ہوا ہے نہ کہ اتباعِ دلیل اس لیے اختیار کرنے کے قابل نہیں۔ ف۱۲۵ اور مجھے اس کی معرفت حاصل ہے میں جانتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ روشن دلیل قرآن شریف اور معجزات اور توحید کے براہینِ واضحہ سب کو شامل ہے۔
ف۱۲۶ کفار استہزاءً حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ حضور سے یہ سوال کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف۱۲۷ یعنی عذاب ف۱۲۸ میں تمہیں ایک ساعت کی مہلت نہ دیتا اور تمہیں رب کا مخالف دیکھ کر بے درنگ ہلاک کر ڈالتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ حلیم ہے عقوبت میں جلدی نہیں فرماتا۔

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ

انھیں وہی جانتا ہےف۱۲۹ اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتّا گرتا ہے

اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ

وہ اسے جانتا ہے اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک

كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ

روشن کتاب میں لکھا نہ ہوف۱۳۰ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہےف۱۳۱ اور جانتا ہے جو کچھ دن

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

میں کماؤ پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد پوری ہوف۱۳۲ پھر اسی کی طرف تمہیں پھرنا ہےف۱۳۳ پھر

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ ع ۷ ۱۴

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

نگہبان بھیجتا ہےف۱۳۴ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیںف۱۳۵ اور وہ

لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ

قصور نہیں کرتےف۱۳۶ پھر پھیرے جاتے ہیں اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہےف۱۳۷ اور وہ

ف۱۲۹ تو جسے وہ چاہے وہی غیب پر مطلع ہوسکتا ہے بغیر اس کے بتائے کوئی غیب نہیں جان سکتا۔(واحدی) ف۱۳۰ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ (جو کچھ ہو چکا اور آئندہ جو کچھ ہوگا تمام) کے علوم اس میں مکتوب فرمائے۔ ف۱۳۱ تو تم پر نیند مسلط ہوتی ہے اور تمہارے تصرفات اپنے حال پر باقی نہیں رہتے۔ ف۱۳۲ اور عمر اپنی انتہا کو پہنچے۔ ف۱۳۳ آخرت میں۔ اس آیت میں بَعْث بَعْدَ الْمَوْت یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے پر دلیل ذکر فرمائی گئی، جس طرح روز مرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کی جاتی ہے جس سے تمہارے حواس معطل ہو جاتے ہیں اور چلنا پھرنا پکڑنا اور بیداری کے افعال سب معطل ہوتے ہیں اس کے بعد پھر بیداری کے وقت اللہ تعالیٰ تمام قویٰ (طاقتوں) کو ان کے تصرفات عطا فرماتا ہے۔ یہ دلیل بیّن ہے اس بات کی کہ وہ زندگانی کے تصرفات بعد موت عطا کرنے پر اسی طرح قادر ہے۔ ف۱۳۴ فرشتے جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں وہ بنی آدم کی نیکی اور بدی لکھتے رہتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنے ایک بائیں نیکیاں داہنی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدیاں بائیں طرف کا۔ بندوں کو چاہیے ہوشیار رہیں اور بدیوں اور گناہوں سے بچیں کیونکہ ہر ایک عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامۂ اعمال تمام خلق کے سامنے پڑھا جائے گا تو گناہ کتنی رسوائی کا سبب ہوں گے اللہ پناہ دے۔(آمین ثم آمین) ف۱۳۵ ان فرشتوں سے مراد یا تو تنہا ملک الموت ہیں اس صورت میں صیغہ جمع تعظیم کے لیے ہے یا ملک الموت مع ان فرشتوں کے مراد ہیں جو ان کے اعوان (معاون و مددگار) ہیں، جب کسی کی موت کا وقت آتا ہے ملک الموت بحکمِ الٰہی اپنے اعوان کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو خود قبض فرماتے ہیں۔(خازن) ف۱۳۶ اور تعمیلِ حکم میں ان سے کوتاہی واقع نہیں ہوتی اور ان کے عمل میں سستی اور تاخیر راہ نہیں پاتی، اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔ ف۱۳۷ اور اس روز اس کے سوا کوئی حکم کرنے والا نہیں۔

اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
سب سے جلد حساب کرنے والا ف۱۳۸ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی آفتوں سے

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ کہ اگر وہ ہمیں اس سے بچاوے تو ہم ضرور

الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ
احسان مانیں گے ف۱۳۹ تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ
شریک ٹھہراتے ہو ف۱۴۰ تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ
یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑادے مختلف گروہ کرکے اور ایک کو دوسرے کی سختی

بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ
چکھائے دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ ہو ف۱۴۱ اور اسے ف۱۴۲ جھٹلایا

قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز
تمہاری قوم نے اور یہی حق ہے تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا (نگہبان) نہیں ف۱۴۳ ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے ف۱۴۴

ف۱۳۸ کیونکہ اس کو سوچنے، جانچنے، شمار کرنے کی حاجت نہیں جس میں دیر ہو۔ ف۱۳۹ اس آیت میں کفّار کو تنبیہ کی گئی کہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہوکر پریشان ہوتے ہیں اور ایسے شدائد و اہوال پیش آتے ہیں جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بُت پرست بھی بُتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے اسی کی جناب میں تضرع و زاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حقِ نعمت بجالاؤں گا۔ ف۱۴۰ اور بجائے شکر گزاری کے ایسی بڑی ناشکری کرتے ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ بت نکمّے ہیں کسی کام کے نہیں پھر انہیں اللہ کا شریک کرتے ہو کتنی بڑی گمراہی ہے۔ ف۱۴۱ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں؟ ایک جماعت نے کہا کہ اس سے امتِ محمدیّہ مراد ہے اور آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ جب یہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا کہ یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا: میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ نازل ہوا یا تمہیں بھڑا وے مختلف گروہ کر کے اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے تو فرمایا: یہ آسان ہے۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنی معاویہ میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد طویل دعا کی، پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین سوال کیے ان میں سے صرف دو قبول فرمائے گئے، ایک سوال تو یہ تھا کہ میری اُمت کو قحطِ عام سے ہلاک نہ فرمائے یہ قبول ہوا، ایک یہ تھا کہ انہیں غرق سے عذاب نہ فرمائے یہ بھی قبول ہوا، تیسرا سوال یہ تھا کہ ان میں باہم جنگ وجِدال نہ ہو یہ قبول نہیں ہوا۔ ف۱۴۲ یعنی قرآن شریف کو یا نزولِ عذاب کو ف۱۴۳ میرا کام ہدایت ہے قلوب کی ذمہ داری مجھ پر نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو خبریں دیں ان کے لئے وقت معین ہیں ان کا وقوع ٹھیک اسی وقت ہوگا۔

وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ
اور عنقریب جان جاؤ گے اور اے سُننے والے جب تو انھیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں ف۱۴۵ تو ان سے منہ
عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا
پھیر لے ف۱۴۶ جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ
یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ اور پرہیزگاروں پر
یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾
اُن کے حساب سے کچھ نہیں ف۱۴۷ ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں ف۱۴۸
وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ
اور چھوڑ دے ان کو جنھوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنالیا اور اُنھیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور
ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ
قرآن سے نصیحت دو ف۱۴۹ کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے ف۱۵۰ اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہو
وَّ لَا شَفِیْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ
نہ سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اُس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں ف۱۵۱ وہ جو
اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ بِمَا كَانُوْا
اپنے کیے پر پکڑے گئے اُنھیں پینے کو کھولتا پانی اور درد ناک عذاب بدلہ ان کے
یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَ لَا یَضُرُّنَا وَ ع ۸ ۱۰ ۱۴
کفر کا تم فرماؤ ف۱۵۲ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا ف۱۵۳ اور

ف۱۴۵ طعن، تشنیع، استہزاء کے ساتھ ف۱۴۶ اور ان کی ہم نشینی ترک کر۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا سننے کے لیے شرکت کرنا جائز نہیں اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست (شرکت کرنا) نہیں بلکہ اظہارِ حق ہے وہ ممنوع نہیں جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے۔ ف۱۴۷ یعنی طعن و استہزاء کرنے والوں کے گناہ انہیں پر ہیں، انہیں سے اس کا حساب ہوگا پرہیزگاروں پر نہیں۔ **شانِ نزول:** مسلمانوں نے کہا تھا کہ ہمیں گناہ کا اندیشہ ہے جبکہ ہم انہیں چھوڑ دیں اور منع نہ کریں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۴۸ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لیے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔ ف۱۴۹ اور احکامِ شرعیہ بتاؤ۔ ف۱۵۰ اور اپنے جرائم کے سبب عذابِ جہنم میں گرفتار نہ ہو۔ ف۱۵۱ دین کو ہنسی اور کھیل بنانے والے اور دنیا کے مفتون (شیدائی) ف۱۵۲ اے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! ان مشرکین سے جو اپنے باپ دادا کے دین کی دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵۳ اور اس میں کوئی قدرت نہیں۔

نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى

الٹے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی ف۱۵۴ اس کی طرح جسے شیطانوں نے

الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ

زمین میں راہ بھلادی ف۱۵۵ حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلارہے ہیں کہ ادھر آ تم فرماؤ کہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ

اللہ ہی کی ہدایت ہدایت ہے ف۱۵۶ اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں ف۱۵۷ جو رب ہے سارے جہان کا اور یہ کہ

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ

نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے اور وہی ہے جس نے

الثلثة

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ۬ قَوْلُهُ

آسمان و زمین ٹھیک بنائے ف۱۵۸ اور جس دن فنا ہوئی ہر چیز کو کہے گا ہو جا وہ فوراً ہو جائے گی اس کی بات

الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ

سچ ہی ہے اور اسی کی سلطنت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۹ ہر چھپے اور ظاہر کا جاننے والا

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ

اور وہی ہے حکمت والا خبردار اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ ف۱۶۰ آزر سے کہا کیا تم

ف۱۵۴ اور اسلام اور توحید کی نعمت عطا فرمائی اور بت پرستی کے بدترین وبال سے بچایا۔ ف۱۵۵ اس آیت میں حق و باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک تمثیل بیان فرمائی گئی کہ جس طرح مسافر اپنے رفیقوں کے ساتھ تھا جنگل میں بھوتوں اور شیطانوں نے اس کو رستہ بہکا دیا اور کہا منزل مقصود کی یہی راہ ہے اور اس کے رفیق اس کو راہِ راست کی طرف بلانے لگے وہ حیران رہ گیا کدھر جائے! انجام اس کا یہی ہوگا کہ اگر وہ بھوتوں کی راہ پر چل دے تو ہلاک ہو جائے گا اور رفیقوں کا کہا مانے تو سلامت رہے گا اور منزل پر پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو طریقۂ اسلام سے بہکا اور شیطان کی راہ چلا مسلمان اس کو راہِ راست کی طرف بلاتے ہیں اگر ان کی بات مانے گا راہ پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ ف۱۵۶ یعنی جو طریق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے واضح فرمایا اور جو دین ان کے لیے مقرر کیا وہی ہدایت و نور ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ دین باطل ہے۔ ف۱۵۷ اور اسی کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور خاص اسی کی عبادت کریں۔ ف۱۵۸ جن سے اس کی قدرت کاملہ اور اس کا علم محیط اور اس کی حکمت و صنعت ظاہر ہے۔ ف۱۵۹ کہ نام کو بھی کوئی سلطنت کا دعویٰ کرنے والا نہ ہوگا۔ تمام جبابرہ فراعنہ (ظالم و جابر بادشاہ) اور سب دنیا کی سلطنت کا غرور کرنے والے دیکھیں گے کہ دنیا میں جو وہ سلطنت کا دعویٰ رکھتے تھے وہ باطل تھا۔ ف۱۶۰ قاموس میں ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کا نام ہے۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی نے مَسَالِکُ الْحُنَفَاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں۔ قرآن کریم میں ہے: "نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا۔" اس میں حضرت اسمٰعیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ آپ عم (چچا) ہیں۔ حدیث شریف میں بھی حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اَب فرمایا۔ چنانچہ ارشاد کیا: "رُدُّوْا عَلَيَّ اَبِيْ" اور یہاں ابی سے حضرت عباس مراد ہیں۔ (مفردات راغب وکبیر وغیرہ)

أَصْنَامًا آلِهَةً ۚ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٧٤﴾ وَكَذَٰلِكَ

بتوں کو خدا بناتے ہو بے شک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں پاتا ہوں ف۱۶۱ اور اسی طرح

نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾

ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ف۱۶۲ اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے ف۱۶۳

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا

پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا ف۱۶۴ بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے

أُحِبُّ الْآفِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ

خوش نہیں آتے ڈوبنے والے پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا

ف۱۶۱ یہ آیت مشرکین عرب پر حجت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معظم جانتے تھے اور ان کی فضیلت کے معترف تھے انہیں دکھایا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بت پرستی کو کتنا بڑا عیب اور گمراہی بتاتے ہیں اگر تم انہیں مانتے ہو تو بت پرستی تم بھی چھوڑ دو۔ ف۱۶۲ یعنی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دین میں بینائی عطا فرمائی ایسے ہی انہیں آسمانوں اور زمین کے ملک دکھاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس سے آسمانوں اور زمین کی خلق مراد ہے۔ مجاہد اور سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ آیات سمٰوات وارض (زمین وآسمان کے عجائبات) مراد ہیں۔ یہ اس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صخرہ (ایک چٹان) پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے لئے سماوات مکشوف کئے (کھول دیئے) گئے، یہاں تک کہ آپ نے عرش وکرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنت میں اپنے مقام کو معائنہ فرمایا، آپ کے لیے زمین کشف فرما دی گئی یہاں تک کہ آپ نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائب دیکھے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ رویت بچشمِ باطن تھی یا بچشمِ سر۔ (درمنثور وخازن وغیرہ) ف۱۶۳ کیونکہ ہر ظاہر ومخفی چیز ان کے سامنے کر دی گئی اور خلق کے اعمال میں سے کچھ بھی اُن سے نہ چھپا رہا۔ ف۱۶۴ علماء تفسیر اور اصحاب اخبار وسیر کا بیان ہے کہ نمرود ابن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا سب سے پہلے اسی نے تاج سر پر رکھا یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور مُنَجِّمْ (نجومی) کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے، اس کی روشنی کے سامنے آفتاب مہتاب بالکل بے نور ہو گئے اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا کاہنوں سے تعبیر دریافت کی، انہوں نے کہا: اس سال تیری قَلَمْرَو (سلطنت) میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوالِ ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔ یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اس نے حکم دے دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لیے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔ تقدیراتِ الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آ گیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا جب زمانۂ ولادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ اپنی سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں، اس میں اختلاف ہے کہ آپ تہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے، بعض کہتے ہیں سات برس، بعض تیرہ برس، بعض سترہ برس۔ یہ مسئلہ یقینی ہے کہ انبیاء ہر حال میں معصوم ہوتے ہیں اور وہ اپنی ابتداءِ ہستی سے تمام اوقات وجود میں عارف ہوتے ہیں۔ ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ سے دریافت فرمایا: میرا رب (پالنے والا) کون ہے؟ انہوں نے کہا: میں۔ فرمایا: تمہارا رب کون ہے؟ اُنہوں نے کہا: تمہارے والد۔ فرمایا: ان کا رب کون ہے؟ اس پر والدہ نے کہا: خاموش رہو اور اپنے شوہر سے جا کر کہا کہ جس لڑکے کی نسبت یہ مشہور ہے کہ وہ زمین والوں کا دین بدل دے گا وہ تمہارا فرزند ہی ہے اور یہ گفتگو بیان کی۔ حضرت ابراہیم علیہ والسلام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور عقائد کُفریہ کا ابطال شروع فرما دیا اور جب ایک سوراخ کی راہ سے شب کے وقت آپ نے زہرہ یا مشتری ستارہ کو دیکھا تو اقامت حجت شروع کر دی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ بت اور کواکب کی پرستش کرتے تھے تو آپ نے ایک نہایت نفیس اور دلنشین پیرایہ میں انہیں نظر واستدلال کی

قَالَ لَىٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝۷۷ فَلَمَّا
کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انھیں گمراہوں میں ہوتا ف۱۶۵ پھر جب
رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ
سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو ف۱۶۶ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا
یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۷۸ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ
اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو ف۱۶۷ میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۷۹ وَ حَآجَّهٗ
آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر ف۱۶۸ اور میں مشرکوں میں نہیں اور ان کی قوم ان سے
قَوْمُهٗؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنِؕ وَ لَاۤ اَخَافُ مَا
جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو وہ تو مجھے راہ بتا چکا ف۱۶۹ اور مجھے ان کا ڈر نہیں
تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــٴًـاؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ
جنھیں تم شریک بتاتے ہو ف۱۷۰ ہاں جو میرا ہی رب کوئی بات چاہے ف۱۷۱ میرے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۸۰ وَ كَیْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں ف۱۷۲ اور تم نہیں ڈرتے کہ تم نے
اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًاؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ
اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہ اتاری تو دونوں گروہوں میں

طرف راہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ عالم بِتَمَامِہٖ حادث ہے، اِلٰہ نہیں ہوسکتا، وہ خود مُوجِد ومُدَبِّر کا محتاج ہے جس کے قدرت واختیار سے اس میں تغیر ہوتے رہتے ہیں۔ ف۱۶۵ اس میں قوم کو تنبیہ ہے کہ جو قمر کو الٰہ ٹھہرائے وہ گمراہ ہے کیونکہ اس کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا دلیل حدوث وامکان ہے۔ ف۱۶۶ شمس مؤنث غیر حقیقی ہے اس کے لیے مذکر ومؤنث کے دونوں صیغے استعمال کیے جاسکتے ہیں، یہاں "ھٰذَا" مذکر لایا گیا اس میں تعلیمِ ادب ہے کہ لفظ رب کی رعایت کے لیے لفظ تانیث نہ لایا گیا، اسی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی صفت میں عَلَّام آتا ہے نہ کہ عَلَّامَہ۔ ف۱۶۷ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے ثابت کردیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ان کا الٰہ ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کے بعد دین حق کا بیان فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۱۶۸ یعنی اسلام کے سوا باقی تمام ادیان سے جدا رہ کر۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دین حق کا قیام واستحکام جب ہی ہوسکتا ہے جبکہ تمام ادیانِ باطلہ سے بیزاری ہو۔ ف۱۶۹ اپنی توحید ومعرفت کی ف۱۷۰ کیونکہ وہ بے جان بت ہیں نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں ان سے کیا ڈرنا۔ یہ آپ نے مشرکین سے جواب میں فرمایا تھا جنہوں نے آپ سے کہا تھا کہ بتوں سے ڈرو ان کے برا کہنے سے کہیں آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔ ف۱۷۱ وہ ہوگی کیونکہ میرا رب قادرِ مطلق ہے۔ ف۱۷۲ جو بے جان جماد اور عاجز محض ہیں۔

أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا وقف لازم

امان کا زیادہ سزاوار کون ہے ف۱۷۳ اگر تم جانتے ہو وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی

إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا ع ۱۲ ۱۵

ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں اور یہ ہماری دلیل ہے

آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ

کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۴ بے شک تمہارا رب علم و حکمت

عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا

والا ہے اور ہم نے اُنھیں اسحٰق اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو

مِنْ قَبْلُ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَ

راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور

هَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَ

ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

إِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ

الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَ

اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ف۱۷۵ اور کچھ ان کے باپ دادا اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ف۱۷۶ اور

ف۱۷۳ مُوَحِّد (توحید کا قائل) یا مُشرِک، ف۱۷۴ علم و عقل و فہم و فضیلت کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دَرَجے بلند فرمائے دنیا میں علم و حکمت و نبوت کے ساتھ اور آخرت میں قرب و ثواب کے ساتھ۔ ف۱۷۵ نبوت و رسالت کے ساتھ۔ مسئلہ: اس آیت سے اس پر سند لائی جاتی ہے کہ انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں کیونکہ عالَم اللہ کے سوا تمام موجودات کو شامل ہے فرشتے بھی اس میں داخل ہیں تو جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو ملائکہ پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر فرمایا اور اس ذکر میں ترتیب نہ زمانہ کے اعتبار سے ہے نہ فضیلت کے نہ "واؤ" ترتیب کا مقتضی لیکن جس شان سے کہ انبیاء علیہم السلام کے اسماء ذکر فرمائے گئے اس میں ایک عجیب لطیفہ ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی ہر ایک جماعت کو ایک خاص طرح کی کرامت و فضیلت کے ساتھ ممتاز فرمایا تو حضرت نوح و ابراہیم و اسحٰق و یعقوب کا اول ذکر کیا کیونکہ یہ انبیاء کے اصول (آباء و اجداد) ہیں یعنی ان کی اولاد میں بکثرت انبیاء ہوئے جن کے اَنساب انہیں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ نبوت کے بعد مراتب معتبرہ میں سے ملک و اختیار و سلطنت و اقتدار ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت داود و سلیمان کو اس کا حظِ وافر دیا اور مراتب رفیعہ میں سے مصیبت و بلاء پر صابر رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو اس کے ساتھ ممتاز فرمایا، پھر ملک و صبر کے دونوں مرتبے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو عنایت کیے کہ آپ نے شدت و بلاء پر مدتوں صبر فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ملک مصر عطا کیا۔ کثرت معجزات و قوت براہین بھی مراتب معتبرہ میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و ہارون کو اس کے ساتھ مشرف کیا۔ زہد و ترکِ دنیا بھی مراتب معتبرہ میں سے ہے۔ حضرت زکریا و یحییٰ

اجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ

ہم نے اُنھیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی یہ اللہ کی ہدایت ہے

بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

کہ اپنے بندوں میں جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا

یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تو اگر یہ لوگ ف۱۷۷ اس سے

هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ف۱۷۸ یہ ہیں جن کو اللہ نے

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى

ہدایت کی تو تم اُنھیں کی راہ چلو ف۱۷۹ تم فرماؤ میں قرآن پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا وہ تو نہیں مگر نصیحت

ع ۱۰/۸/۱۲ لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

سارے جہان کو ف۱۸۰ اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۸۱ جب بولے اللہ نے کسی آدمی پر

بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ

کچھ نہیں اتارا تم فرماؤ کس نے اُتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے روشنی اور

وعیسیٰ والیاس کو اس کے ساتھ مخصوص فرمایا کہ ان حضرات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء کا ذکر فرمایا کہ جن کے نہ متبعین باقی رہے نہ ان کی شریعت جیسے کہ حضرت اسمٰعیل، یسع، یونس، لوط علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اس شان سے انبیاء کا ذکر فرمانے میں ان کی کرامتوں اور خصوصیتوں کا ایک عجیب لطیفہ نظر آتا ہے۔ **ف۱۷۶** ہم نے فضیلت دی **ف۱۷۷** یعنی اہلِ مکہ **ف۱۷۸** اس قوم سے یا انصار مراد ہیں یا مہاجرین یا تمام اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضور پر ایمان لانے والے سب لوگ۔ **فائدہ:** اس آیۃ میں دلالت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت فرمائے گا اور آپ کے دین کو قوت دے گا اور اس کو تمام اَدیان پر غالب کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ غیبی خبر واقع ہوگئی۔ **ف۱۷۹ مسئلہ:** علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصالِ کمال واوصافِ شرف جو جدا جدا انبیاء کو عطا فرمائے گئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سب کو جمع فرمادیا اور آپ کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" (تو تم اِنہیں کی راہ چلو) تو جب آپ تمام انبیاء کے اوصافِ کمالیہ کے جامع ہیں تو بیشک سب سے افضل ہوئے۔ **ف۱۸۰** اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق کی طرف مبعوث ہیں اور آپ کی دعوت تمام خلق کو عام اور کل جہان آپ کی امت۔ (خازن) **ف۱۸۱** اور اس کی معرفت سے محروم رہے اور اپنے بندوں پر اس کو جو رحمت و کرم ہے اس کو نہ جانا۔ **شانِ نزول:** یہود کی ایک جماعت اپنے حِبرُ الاحبار (بڑے عالم پیشوا) مالک ابن صیف کو لے کر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرنے آئی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تجھے اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی۔ کیا توریت میں تو نے یہ دیکھا ہے "اِنَّ اللّٰهَ يَبْغَضُ الْحِبْرَ السَّمِيْنَ" یعنی اللہ کو موٹا عالم مبغوض ہے، کہنے لگا: ہاں! یہ توریت میں ہے، حضور نے فرمایا: تو موٹا عالم ہی تو ہے۔ اس پر وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اتارا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے؟ تو وہ لاجواب ہوا اور یہود اس سے برہم ہوئے اور اس کو جھڑکنے لگے اور اس کو حِبر کے عہدہ سے معزول کردیا۔ (مدارک وخازن)

هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَ

لوگوں کے لیے ہدایت جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنالیے ظاہر کرتے ہو ف۱۸۲ اور بہت سا چھپالیتے ہو ف۱۸۳ اور

عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ

تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے ف۱۸۴ جو نہ تم کو معلوم تھا نہ تمہارے باپ دادا کو اللہ کہو ف۱۸۵ پھر انہیں چھوڑ دو ان کی

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ

بیہودگی میں کھیلتا ف۱۸۶ اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری ف۱۸۷ تصدیق فرماتی ان کتابوں کی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو ف۱۸۸ اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں اور وہ جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

ایمان لاتے ہیں ف۱۸۹ اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹۰ یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی ف۱۹۱ اور

مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ

جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا خدا نے اتارا ف۱۹۲ اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم

ف۱۸۲ ان میں سے بعض کو جس کا اظہار اپنی خواہش کے مطابق سمجھتے ہو ف۱۸۳ جو تمہاری خواہش کے خلاف کرتے ہیں جیسے کہ توریت کے وہ مضامین جن میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت مذکور ہے۔ ف۱۸۴ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم سے ف۱۸۵ یعنی جب وہ اس کا جواب نہ دے سکیں کہ وہ کتاب کس نے اتاری تو آپ فرمادیجیے اللہ نے ف۱۸۶ کیونکہ جب آپ نے حجت قائم کردی اور انداز ونصیحت نہایت کو پہنچادی اور ان کے لیے جائے عذر نہ چھوڑی اس پر بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں ان کی بیہودگی میں چھوڑ دیجیے، یہ کفّار کے حق میں وعید وتہدید ہے۔ ف۱۸۷ یعنی قرآن شریف ف۱۸۸ اُمُّ الْقُریٰ مکہ مکرمہ ہے کیونکہ وہ تمام زمین والوں کا قبلہ ہے۔ ف۱۸۹ اور قیامت وآخرت اور مرنے کے بعد اٹھنے کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے انجام سے غافل اور بے خبر نہیں ہیں۔ ف۱۹۰ اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ ف۱۹۱ **شانِ نزول**: یہ آیت مُسَیْلَمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوئی جس نے یمامہ علاقہ یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ قبیلہ بنی حنیفہ کے چندلوگ اس کے فریب میں آگئے تھے، یہ کذاب زمانۂ خلافتِ حضرت ابوبکر صدیق میں وحشی قاتلِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ ف۱۹۲ **شانِ نزول**: یہ عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی کے حق میں نازل ہوئی۔ جب آیت "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ" (اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی مٹی سے بنایا) نازل ہوئی اس نے اس کو لکھا اور آخر تک پہنچتے پہنچتے پیدائش انسان کی تفصیل پر مطلع ہو کر متعجب ہوا اور اس حالت میں آیت کا آخر "فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ" (تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا) بے اختیار اس کی زبان پر جاری ہوگیا اس پر اس کو یہ گھمنڈ ہوا کہ مجھ پر وحی آنے لگی اور مرتد ہوگیا یہ نہ سمجھا کہ نورِ وحی اور قوت وحسنِ کلام سے آیت کا آخر کلمہ زبان پر آگیا اس میں اس کی قابلیت کا کوئی دخل نہ تھا زورِ کلام خود اپنے آخر کو بتادیا کرتا ہے جیسے کبھی کوئی شاعر نفیس مضمون پڑھے وہ مضمون خود قافیہ بتادیتا ہے اور سننے والے شاعر سے پہلے قافیہ پڑھ دیتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو ہرگز ویسا شعر کہنے پر قادر نہیں تو قافیہ بتانا ان کی قابلیت نہیں کلام کی قوت ہے اور یہاں تو نورِ وحی اور نورِ نبی سے سینہ میں روشنی آتی تھی۔ چنانچہ مجلس شریف سے جدا ہونے اور

غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْيَوْمَ

موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں ف۱۹۳ کہ نکالو اپنی جانیں آج

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا بدلہ اس کا کہ اللّٰہ پر جھوٹ لگاتے تھے ف۱۹۴ اور

عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے اور بےشک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

تھا ف۱۹۵ اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال و متاع ہم نے تمہیں دیا تھا اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ

جن کا تم اپنے میں ساجھا بتاتے تھے ف۱۹۶ بےشک تمہارے آپس کی ڈور کٹ گئی ف۱۹۷ اور تم سے گئے

مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ ع ۱۷

جو دعوے کرتے تھے ف۱۹۸ بیشک اللّٰہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے ف۱۹۹ زندہ کو

مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

مردہ سے نکالے ف۲۰۰ اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ف۲۰۱ یہ ہے اللّٰہ تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف۲۰۲

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

تاریکی چاک کرکے صبح نکالنے والا اور اس نے رات کو چین بنایا ف۲۰۳ اور سورج اور چاند کو حساب ف۲۰۴ یہ

مرتد ہو جانے کے بعد پھر وہ ایک جملہ بھی ایسا بنانے پر قادر نہ ہوا جو نظم قرآنی سے مل سکتا آخر کار زمانۂ اقدس ہی میں قبل فتح مکہ پھر اسلام سے مشرف ہوا۔ ف۱۹۳ ارواح قبض کرنے کے لیے جھڑکتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ ف۱۹۴ نبوت اور وحی کے جھوٹے دعوے کرکے اور اللّٰہ کے لیے شریک اور بی بی بچے بتا کر۔ ف۱۹۵ نہ تمہارے ساتھ مال ہے نہ جاہ نہ اولاد جن کی محبت میں تم عمر بھر گرفتار رہے نہ وہ بت جنہیں پوجا کئے (کرتے تھے) آج ان میں سے کوئی تمہارے کام نہ آیا۔ یہ کفار سے روز قیامت فرمایا جاوے گا۔ ف۱۹۶ کہ وہ عبادت کے حق دار ہونے میں اللّٰہ کے شریک ہیں۔ (مَعَاذَاللّٰہ) ف۱۹۷ اور علاقے (تعلقات) ٹوٹ گئے جماعت منتشر ہوگئی۔ ف۱۹۸ تمہارے وہ تمام جھوٹے دعوے جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے باطل ہوگئے۔ ف۱۹۹ توحید و نبوت کے بیان کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت و علم و حکمت کے دلائل ذکر فرمائے کیونکہ مقصودِ اعظم اللّٰہ سبحانہٗ اور اس کے تمام صفات و افعال کی معرفت ہے اور یہ جاننا کہ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور جو ایسا ہو وہی مستحق عبادت ہوسکتا ہے نہ کہ وہ بت جنہیں مشرکین پوجتے ہیں۔ خشک دانہ اور گٹھلی کو چیر کر ان سے سبزہ اور درخت پیدا کرنا اور ایسی سنگلاخ زمینوں میں ان کے نرم ریشوں کو رواں کرنا جہاں آہنی میخ بھی کام نہ کرسکے اس کی قدرت کے کیسے عجائبات ہیں۔ ف۲۰۰ جاندار سبزہ کو بے جان دانے اور گٹھلی سے اور انسان و حیوان کو نطفہ سے اور پرند کو انڈے سے۔ ف۲۰۱ جاندار درخت سے بے جان گٹھلی اور دانہ کو اور انسان و حیوان سے نطفہ کو اور پرند سے انڈے کو یہ اس کے عجائب قدرت و حکمت ہیں۔ ف۲۰۲ اور ایسے براہین قائم ہونے کے بعد کیوں ایمان نہیں لاتے اور موت کے بعد اٹھنے کا یقین نہیں کرتے، جو بے جان نطفہ سے

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا

سادھا (مقرر کیا ہوا) ہے زبردست جاننے والے کا اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ

بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾

پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کردیں علم والوں کے لیے

وَهُوَ الَّذِىْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ف۲۰۵ پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے ف۲۰۶ اور کہیں امانت رہنا ف۲۰۷

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

بےشک ہم نے مفصل آیتیں بیان کردیں سمجھ والوں کے لیے اور وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ

پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اگنے والی چیز نکالی ف۲۰۸ تو ہم نے اس سے نکالی سبزی جس میں

مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ

سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور

مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا

کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ اس کا

اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾

پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ

اور ف۲۰۹ اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو ف۲۱۰ حالانکہ اسی نے ان کو بنایا اور اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں

جاندار حیوان پیدا کرتا ہے اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کرنا کیا بعید ہے۔ ف۲۰۳ کہ خلق اس میں چین پاتی ہے اور دن کی تکان و ماندگی کو استراحت سے دور کرتی ہے اور شب بیدار زاہد تنہائی میں اپنے رب کی عبادت سے چین پاتے ہیں۔ ف۲۰۴ کہ ان کے دورے اور سیر (گردش کرنے) سے عبادات و معاملات کے اوقات معلوم ہوں۔ ف۲۰۵ یعنی حضرت آدم سے۔ ف۲۰۶ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر ف۲۰۷ باپ کی پشت میں یا قبر کے اندر ف۲۰۸ پانی ایک اور اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ ف۲۰۹ باوجودیکہ ان دلائل قدرت و عجائب حکمت اور اس انعام و اکرام اور ان نعمتوں کے پیدا کرنے اور عطا فرمانے کا اقتضاء تھا کہ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے بجائے اس کے بت پرستوں نے یہ ستم کیا (جو آیت میں آگے مذکور ہے) کہ ف۲۱۰ کہ ان کی اطاعت کر کے بت پرست ہوگئے۔

ع ۱۲ ۱۸

عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

جہالت سے پاکی اور برتری ہے اس کو ان کی باتوں سے بے کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

اس کے بچہ کہاں سے ہو حالانکہ اس کی عورت نہیں ف۲۱۱ اور اس نے ہر چیز پیدا کی ف۲۱۲

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ

اور وہ سب کچھ جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب ف۲۱۳ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا

كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ

بنانے والا تو اسے پوجو اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے ف۲۱۴ آنکھیں اُسے

الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

احاطہ نہیں کرتیں ف۲۱۵ اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے نہایت باطن پورا خبردار تمہارے پاس

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ

آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آئیں تمہارے رب کی طرف سے تو جس نے دیکھا تو اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا تو اپنے برے کو

وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

اور میں تم پر نگہبان نہیں اور ہم اسی طرح آیتیں طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ف۲۱۶ اور اس لیے کہ کافر بول اٹھیں

ف۲۱۱ اور بے عورت اولاد نہیں ہوتی اور زوجہ اس کی شان کے لائق نہیں کیونکہ کوئی شے اس کی مثل نہیں۔ ف۲۱۲ تو جو ہے وہ اس کی مخلوق ہے اور مخلوق اولاد نہیں ہوسکتی تو کسی مخلوق کو اولاد بتانا باطل ہے۔ ف۲۱۳ جس کی صفات مذکور ہوئیں اور جس کی یہ صفات ہوں وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۲۱۴ خواہ وہ رزق ہو یا اجل یا عمل۔ ف۲۱۵ **مسائل:** ادراک کے معنی ہیں مرئی کے جوانب وحدود پر واقف ہونا، اسی کو احاطہ کہتے ہیں۔ ادراک کی یہی تفسیر حضرت سعید ابن مسیّب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم سے منقول ہے اور جمہور مفسرین ادراک کی تفسیر احاطہ سے فرماتے ہیں اور احاطہ اسی چیز کا ہوسکتا ہے جس کے حدود و جہات ہوں، اللہ تعالٰی کے لیے حدو جہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن، یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا۔ خوارج ومعتزلہ وغیرہ گمراہ فرقے ادراک اور رؤیت میں فرق نہیں کرتے، اس لیے وہ اس گمراہی میں مبتلا ہوگئے کہ انہوں نے دیدارِ الٰہی کو محال عقلی قرار دے دیا، باوجودیکہ نفی رویت نفی علم کو مستلزم ہے ورنہ جیسا کہ باری تعالٰی بخلاف تمام موجودات کے بلا کیفیت وجہت جانا جاسکتا ہے، ایسے ہی دیکھا بھی جاسکتا ہے، کیونکہ اگر دوسری موجودات بغیر کیفیت وجہت کے دیکھی نہیں جاسکتیں تو جانی بھی نہیں جاسکتیں۔ راز اس کا یہ ہے کہ رویت ودید کے معنی یہ ہیں کہ بصر کسی شے کو جیسی کہ وہ ہو ویسا جانے تو جو شے جہت والی ہوگی اس کی رؤیت ودید جہت میں ہوگی اور جس کے لیے جہت نہ ہوگی اس کی دید بے جہت ہوگی۔ **دیدارِ الٰہی:** آخرت میں اللہ تعالٰی کا دیدار مومنین کے لیے اہلِ سنت کا عقیدہ اور قرآن وحدیث و اجماع صحابہ وسلف امت کے دلائل کثیرہ سے ثابت ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا: "وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝" (کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے) اس سے ثابت ہے کہ مؤمنین کو روزِ قیامت ان کے رب کا دیدار میسر ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بہت آیات اور صحاح کی کثیر احادیث سے ثابت ہے اگر دیدارِ الٰہی ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدار کا سوال نہ فرماتے، "رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ" (اے رب میرے! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں) ارشاد نہ کرتے اور اُن کے جواب میں "اِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ" (یہ پہاڑ اگر اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو تو عنقریب مجھے دیکھ لے گا) نہ فرمایا جاتا۔ ان دلائل سے ثابت ہوگیا کہ آخرت میں مومنین کے لیے دیدارِ الٰہی شرع میں ثابت ہے اور اس کا انکار گمراہی۔ ف۲۱۶ کہ حجت لازم ہو۔

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ
کہ تم تو پڑھے ہو اور اس لیے کہ اُسے علم والوں پر واضح کردیں اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے ف۲۱۷

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٦ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ
اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور اللہ چاہتا تو وہ

اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝١٠٧ وَ
شریک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں ان پر نگہبان نہیں کیا اور تم ان پر کروڑے (نگہبان) نہیں اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
انھیں گالی نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے زیادتی اور جہالت سے ف۲۱۸

كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ
یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں اس کے عمل بھلے کردیے ہیں پھر انھیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے اور وہ انھیں بتادے گا

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٠٨ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ
جو کرتے تھے اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی

اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا
آئی تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں ف۲۱۹ اور تمہیں ف۲۲۰ کیا خبر کہ جب

جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٩ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
وہ آئیں تو یہ ایمان نہ لائیں گے اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو ف۲۲۱ جیسا وہ پہلی بار اس پر

بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١٠ ع ١٣ ١٠ ١٩
ایمان نہ لائے تھے ف۲۲۲ اور اُنھیں چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں

ف۲۱۷ اور کفّار کی بیہودہ گوئیوں کی طرف التفات نہ کرو۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ آپ کفّار کی یاوہ گوئیوں سے رنجیدہ نہ ہوں، یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ وہ ایسی واضح برہانوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ ف۲۱۸ قتادہ کا قول ہے کہ مسلمان کفّار کے بتوں کی برائی کیا کرتے تھے تاکہ کفّار کو نصیحت ہو اور وہ بت پرستی کے عیب سے باخبر ہوں مگر ان ناخدا شناس جاہلوں نے بجائے پند پذیر ہونے کے شانِ الٰہی میں بے اَدَبی کے ساتھ زبان کھولنی شروع کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اگرچہ بتوں کو برا کہنا اور ان کی حقیقت کا اظہار طاعت وثواب ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کفّار کی بدگوئیوں کو روکنے کے لیے اس کو منع فرمایا گیا۔ ابن انباری کا قول ہے کہ یہ حکم اول زمانہ میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت عطا فرمائی منسوخ ہوگیا۔ ف۲۱۹ وہ جب چاہتا ہے حسب اقتضائے حکمت نازل فرماتا ہے۔ ف۲۲۰ اے مسلمانو! ف۲۲۱ حق کے ماننے اور دیکھنے سے ف۲۲۲ ان آیات پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اَقدس پر ظاہر ہوئی تھیں مثل شقُّ القمر وغیرہ معجزات باہرات کے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ
اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتارتے ف۲۲۳ اور ان سے مردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز
كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
ان کے سامنے اٹھا لاتے جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے ف۲۲۴ مگر یہ کہ خدا چاہتا ف۲۲۵ لیکن ان میں بہت
يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
نرے جاہل ہیں ف۲۲۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن کئے ہیں آدمیوں
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ
اور جنوں میں کے شیطان کہ ان میں ایک دوسرے پر خفیہ ڈالتا ہے بناوٹ کی بات ف۲۲۷ دھوکے کو اور تمہارا
شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ
رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے ف۲۲۸ تو انہیں ان کی بناوٹوں پر چھوڑ دو ف۲۲۹ اور اس لئے کہ اس ف۲۳۰ کی طرف
اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ
ان کے دل جھکیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو اُنہیں
مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ
گناہ کمانا ہے تو کیا اللّٰہ کے سوا میں کسی اور کا فیصلہ چاہوں اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ
مُفَصَّل کتاب اُتاری ف۲۳۱ اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے

ف۲۲۳ شانِ نزول: ابن جریر کا قول ہے کہ یہ آیت اِستہزاء کرنے والے قریش کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدعالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) آپ ہمارے مُردوں کو اُٹھا لائیے ہم اُن سے دریافت کرلیں کہ آپ جو فرماتے ہیں یہ حق ہے یا نہیں اور ہمیں فرشتے دکھائیے جو آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیں یا اللّٰہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لائیے۔ اسکے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۲۴ وہ اہلِ شقاوت ہیں۔ ف۲۲۵ اس کی مَشِیَّت جو ہوتی ہے وہی ہوتا ہے جو اس کے علم میں اہلِ سعادت ہیں وہ ایمان سے مشرّف ہوتے ہیں۔ ف۲۲۶ نہیں جانتے کہ یہ لوگ وہ نشانیاں بلکہ اس سے زیادہ دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں۔ (جمل و مدارک) ف۲۲۷ یعنی وسوسے اور فریب کی باتیں اغوا کرنے (بہکانے) کے لئے۔ ف۲۲۸ لیکن اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ اس کے محنت پر صابر رہنے سے ظاہر ہو جائے کہ یہ جزیل ثواب پانے والا ہے۔ ف۲۲۹ اللّٰہ انہیں بدلہ دے گا، رسوا کرے گا اور آپ کی مدد فرمائے گا۔ ف۲۳۰ بناوٹ کی بات ف۲۳۱ یعنی قرآن شریف جس میں امرونہی، وعدہ و وعید اور حق و باطل کا فیصلہ اور میرے صدق کی شہادت اور تمہارے افتراء کا بیان ہے۔ شانِ نزول: سیدعالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے مشرکین کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک حَکَم مقرر کیجئے۔ ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

رَبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
سچ اُترا ہے و۲۳۲ تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور پوری ہے تیرے رب کی بات

صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ
سچ اور انصاف میں اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں و۲۳۳ اور وہی ہے سنتا جانتا اور اے سننے

تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
والے زمین میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللّٰہ کی راہ سے بہکا دیں وہ صرف گمان کے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ
پیچھے ہیں و۲۳۴ اور نری اٹکلیں (فضول اندازے) دوڑاتے ہیں و۲۳۵ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون بہکا

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
اس کی راہ سے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللّٰہ کا نام

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
لیا گیا و۲۳۶ اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس و۲۳۷

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ
پر اللّٰہ کا نام لیا گیا وہ تو تم سے مُفصّل بیان کرچکا جو کچھ تم پر حرام ہوا و۲۳۸ مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو و۲۳۹

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
اور بے شک بہتیرے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بے جانے بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے

و۲۳۲ کیونکہ اُن کے پاس اس کی دلیلیں ہیں۔ و۲۳۳ نہ کوئی اس کی قضا کا تبدیل کرنے والا نہ حکم کا رَدّ کرنے والا نہ اس کا وعدہ خلاف ہو سکے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ کلام جب تام ہے تو وہ قابلِ نقص وتغْییر نہیں اور وہ قیامت تک تحریف وتغییر سے محفوظ ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ کسی کی قدرت نہیں کہ قرآن پاک کی تحریف کر سکے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ اس کی حفاظت کا ضامن ہے۔ (تفسیر ابوالسعود) و۲۳۴ اپنے جاہل اور گمراہ باپ دادا کی تقلید کرتے ہیں بصیرت وحق شناسی سے محروم ہیں۔ و۲۳۵ کہ یہ حلال ہے یہ حرام اور اٹکل سے کوئی چیز حلال حرام نہیں ہوتی جسے اللّٰہ اور اس کے رسول نے حلال کیا وہ حلال اور جسے حرام کیا وہ حرام۔ و۲۳۶ یعنی جو اللّٰہ کے نام پر ذبح کیا گیا نہ وہ جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے حِلّت اللّٰہ کے نام پر ذبح ہونے سے متعلق ہے یہ مشرکین کے اس اعتراض کا جواب ہے کہ جو انہوں نے مسلمانوں پر کیا تھا کہ تم اپنا قتل کیا ہوا تو کھاتے ہو اور اللّٰہ کا مارا ہوا یعنی جو اپنی موت مرے اس کو حرام جانتے ہو۔ و۲۳۷ ذبیحہ و۲۳۸ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مُفَصَّل ذکر ہوتا ہے اور ثبوتِ حُرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت (حرام ہونے) کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے۔ و۲۳۹ تو عِنْدَ الاِضْطِرَار قدرِ ضرورت روا ہے۔ (یعنی شدید مجبوری کے وقت بقدرِ ضرورت جائز ہے)

بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ
والوں کو خوب جانتا ہے اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ وہ جو
يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا
گناہ کماتے ہیں عنقریب اپنی کمائی کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جس
لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى
پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ف۲۴۰ اور وہ بےشک حکم عدولی ہے اور بےشک شیطان اپنے دوستوں کے
ع ۱۴ اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ج وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَمَنْ
دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم اُن کا کہنا مانو ف۲۴۱ تو اس وقت تم مشرک ہو ف۲۴۲ اور کیا
كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ
وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا ف۲۴۳ اور اس کے لئے ایک نور کردیا ف۲۴۴ جس سے لوگوں میں چلتا ہے ف۲۴۵ وہ اس
مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ
جیسا ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے ف۲۴۶ ان سے نکلنے والا نہیں یونہی کافروں کی آنکھ میں ان کے

ف۲۴۰ وقتِ ذبح نہ تحقیقاً نہ تقدیراً خواہ اس طرح کہ وہ جانور اپنی موت مرگیا ہو یا اس طرح کہ اس کو بغیر تسمیہ کے یا غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یہ سب حرام ہیں لیکن جہاں مسلمان ذبح کرنے والا وقتِ ذبح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا بھول گیا وہ ذبح جائز ہے وہاں ذکر تقدیری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۲۴۱ اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال جانو ف۲۴۲ کیونکہ دین میں حکمِ الٰہی کو چھوڑنا اور دوسرے کے حکم کو ماننا اللہ کے سوا اور کو حاکم قرار دینا شرک ہے۔ ف۲۴۳ مردہ سے کافر اور زندہ سے مومن مراد ہے کیونکہ کفر قلوب کے لئے موت ہے اور ایمان حیات۔ ف۲۴۴ نور سے ایمان مراد ہے جس کی بدولت آدمی کفر کی تاریکیوں سے نجات پاتا ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ نور سے کتابُ اللّٰہ یعنی قرآن مراد ہے۔ ف۲۴۵ اور بینائی حاصل کر کے راہِ حق کا امتیاز کرلیتا ہے۔ ف۲۴۶ کفر و جہل و تیرہ باطنی کی یہ ایک مثال ہے جس میں مومن و کافر کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ ہدایت پانے والا مومن اس مردہ کی طرح ہے جس نے زندگانی پائی اور اس کو نور ملا جس سے وہ مقصود کی راہ پاتا ہے اور کافر اس کی مثل ہے جو طرح طرح کی اندھیریوں میں گرفتار ہوا اور ان سے نکل نہ سکے ہمیشہ حیرت میں مبتلا رہے یہ دونوں مثالیں ہر مومن و کافر کے لئے عام ہیں اگرچہ بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابوجہل نے ایک روز سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی نجس چیز پھینکی تھی اس روز حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شکار کو گئے ہوئے تھے جس وقت وہ ہاتھ میں کمان لئے ہوئے شکار سے واپس آئے تو انہیں اس واقعہ کی خبر دی گئی گو ابھی تک وہ ایمان سے مشرف نہ ہوئے تھے مگر یہ خبر سن کر ان کو نہایت طیش آیا اور وہ ابوجہل پر چڑھ گئے اور اس کو کمان سے مارنے لگے اور ابوجہل عاجزی و خوشامد کرنے لگا اور کہنے لگا اے ابویعلی! (حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت ہے) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا دین لائے اور اُنہوں نے ہمارے معبودوں کو برا کہا اور ہمارے باپ دادا کی مخالفت کی اور ہمیں بدعقل بتایا، اس پر حضرت امیر حمزہ نے فرمایا: تمہارے برابر بدعقل کون ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر پتھروں کو پوجتے ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اسی وقت حضرت امیر حمزہ اسلام لے آئے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت امیر حمزہ کا حال اس کے مشابہ ہے جو مُردہ تھا ایمان نہ رکھتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور نُورِ باطن عطا فرمایا اور ابوجہل کی شان یہی ہے کہ وہ کفر و جہل کی تاریکیوں میں گرفتار رہے اور۔

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا

اعمال بھلے کر دیئے گئے ہیں اور اُسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے

لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا

کہ اس میں داؤں کھیلیں ف۲۴۷ اور داؤں نہیں کھیلتے مگر اپنی جانوں پر اور انھیں شعور نہیں ف۲۴۸ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ وقف منزل / وقف لازم

ان کے پاس کوئی نشانی آئے کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللّٰہ کے رسولوں کو ملا ف۲۴۹

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ

اللّٰہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے ف۲۵۰ عنقریب مجرموں کو اللّٰہ

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا اور جسے اللّٰہ

اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ

راہ دکھانا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ف۲۵۱ اور جسے گمراہ کرنا چاہے اس کا

صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ

سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے ف۲۵۲ گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اللّٰہ یونہی

اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

عذاب ڈالتا ہے ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ ف۲۵۳ تمہارے رب کی سیدھی

مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ

راہ ہے ہم نے آیتیں مُفصّل بیان کر دیں نصیحت ماننے والوں کے لئے ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے

ف۲۴۷ اور طرح طرح کے حیلوں اور فریبوں اور مکاریوں سے لوگوں کو بہکاتے اور باطل کو رواج دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اس کا وبال انہیں پر پڑتا ہے۔
ف۲۴۹ یعنی جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے اور ہمیں نبی نہ بنایا جائے۔ شانِ نزول: ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوّت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سید عالم (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) سے زیادہ ہے اور مال بھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵۰ یعنی اللّٰہ جانتا ہے کہ نبوت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں، عمر و مال سے کوئی مستحق نبوّت نہیں ہوسکتا یہ نبوّت کے طلبگار تو حسد، مکر، بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خِصال میں مبتلا ہیں یہ کہاں اور نبوّت کا منصبِ عالی کہاں۔ ف۲۵۱ اس کو ایمان کی توفیق دیتا ہے اور اس کے دل میں روشنی پیدا کرتا ہے۔ ف۲۵۲ کہ اس میں علم اور دلائل توحید و ایمان کی گنجائش نہ ہو تو اس کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کو ایمان کی دعوت دی جاتی ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ اس پر نہایت شاق ہوتا ہے اور اس کو بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔
ف۲۵۳ دینِ اسلام۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

اپنے رب کے یہاں اور وہ ان کا مولیٰ ہے یہ ان کے کاموں کا پھل ہے اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا

جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ

اور فرمائے گا اے جن کے گروہ تم نے بہت آدمی گھیر لئے ف۲۵۴ اور ان کے

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا

دوست آدمی عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا ف۲۵۵ اور ہم اپنی اس میعاد کو پہنچ گئے

الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ

جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی تھی ف۲۵۶ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو مگر جسے خدا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

چاہے ف۲۵۷ اے محبوب بے شک تمہارا رب حکمت والا علم والا ہے اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے

ع ۱۵/۸/۲ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ؏ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا ف۲۵۸ اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ کیا تمہارے پاس

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تم میں کے رسول نہ آئے تھے تم پر میری آیتیں پڑھتے اور تمہیں یہ دن ف۲۵۹ دیکھنے سے

هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا

ڈراتے ف۲۶۰ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۲۶۱ اور انہیں دنیا کی زندگی نے فریب دیا اور خود

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ

اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ف۲۶۲ یہ ف۲۶۳ اس لئے کہ تیرا رب بستیوں کو ف۲۶۴

ف۲۵۴ ان کو بہکایا اور اغوا کیا۔ ف۲۵۵ اس طرح کہ انسانوں نے شہوات و مَعاصی میں ان سے مدد پائی اور جنوں نے انسانوں کو اپنا مطیع بنایا آخر کار اس کا نتیجہ پایا۔ ف۲۵۶ وقت گزر گیا قیامت کا دن آ گیا حسرت و ندامت باقی رہ گئی۔ ف۲۵۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ استثناء اس قوم کی طرف راجع ہے جس کی نسبت علمِ الٰہی میں ہے کہ وہ اسلام لائیں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اور جہنم سے نکالے جائیں گے۔ ف۲۵۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ جب کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو اچھوں کو ان پر مسلّط کرتا ہے برائی چاہتا ہے تو بروں کو، اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جو قوم ظالم ہوتی ہے اس پر ظالم بادشاہ مسلّط کیا جاتا ہے تو جو اس ظالم کے پنجۂ ظلم سے رہائی چاہیں انہیں چاہئے کہ ظلم ترک کریں۔ ف۲۵۹ یعنی روزِ قیامت ف۲۶۰ اور عذابِ الٰہی کا خوف دلاتے ف۲۶۱ کافر جنّ اور انسان اقرار کریں گے کہ رسول اُن کے پاس آئے اور انہوں نے زبانی پیام پہنچائے اور اس دن کے پیش آنے والے حالات کا خوف دلایا لیکن کافروں نے اُن کی تکذیب کی اور ان پر ایمان نہ لائے کفار کا یہ اقرار اس وقت ہوگا جبکہ ان کے اعضاء و جوارِح ان کے شرک و کفر کی شہادتیں دیں گے۔

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا

ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ ان کے لوگ بے خبر ہوں ف۲۶۵ اور ہر ایک کے لئے ف۲۶۶ ان کے کاموں سے درجے ہیں اور

رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ

تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں اور اے محبوب تمہارا رب بے پروا ہے رحمت والا اے لوگو وہ چاہے تو

يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ

تمہیں لے جائے ف۲۶۷ اور جسے چاہے تمہاری جگہ لائے جیسے تمہیں اوروں

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

کی اولاد سے پیدا کیا ف۲۶۸ بیشک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۶۹ ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہیں سکتے

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ

تم فرماؤ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں تو اب جاننا چاہتے ہو کس

تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا

کا رہتا ہے آخرت کا گھر بے شک ظالم فلاح نہیں پاتے اور ف۲۷۰ اللہ نے جو

ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا

کھیتی اور مویشی پیدا کئے ان میں اُسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں اور یہ

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ

ہمارے شریکوں کا ف۲۷۱ تو وہ جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو خدا کو نہیں پہنچتا اور جو خدا کا ہے

ف۲۶۲ قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں حالات بہت مختلف پیش آئیں گے۔ جب کفار مومنین کے انعام واکرام اور عزت ومنزلت کو دیکھیں گے تو اپنے کفر و شرک سے منکر ہو جائیں گے اور اس خیال سے کہ شاید مکر جانے سے کچھ کام بنے یہ کہیں گے "وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ" یعنی خدا کی قسم! ہم مشرک نہ تھے، اس وقت ان کے مونہوں پر مہریں لگا دی جائیں گی اور اُن کے اعضاء ان کے کفر و شرک کی گواہی دیں گے اسی کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا: "وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝" ف۲۶۳ یعنی رسولوں کی بعثت ف۲۶۴ ان کی معصیت اور ف۲۶۵ بلکہ رسول بھیجے جاتے ہیں وہ انہیں ہدایتیں فرماتے ہیں حجتیں قائم کرتے ہیں اس پر بھی وہ سرکشی کرتے ہیں تب ہلاک کئے جاتے ہیں۔ ف۲۶۶ خواہ وہ نیک ہو یا بد، نیکی اور بدی کے درجہ ہیں انہی کے مطابق ثواب وعذاب ہوگا۔ ف۲۶۷ یعنی ہلاک کر دے ف۲۶۸ اور ان کا جانشین بنایا۔ ف۲۶۹ وہ چیز خواہ قیامت ہو یا مرنے کے بعد اُٹھنا یا حساب یا ثواب وعذاب۔ ف۲۷۰ زمانۂ جاہلیت میں مشرکین کا طریقہ تھا کہ وہ اپنی کھیتیوں اور درختوں کے پھلوں اور چوپایوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ تو اللہ کا مقرر کرتے تھے اور ایک حصہ بتوں کا تو جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے تھے اس کو تو مہمانوں اور مسکینوں پر صرف کر دیتے تھے اور جو بتوں کے لئے مقرر کرتے تھے وہ خاص اُن پر اور ان کے خادموں پر صرف کرتے جو حصہ اللہ کے لئے مقرر کرتے اگر اس میں سے کچھ بتوں والے حصہ میں مل جاتا تو اُسے چھوڑ دیتے اور اگر بتوں والے حصہ میں سے کچھ اس میں ملتا تو اس کو نکال کر پھر بتوں ہی کے حصہ میں شامل کر دیتے اس آیت میں ان کی اس جہالت اور بدعقلی کا ذکر فرما کر ان پر تنبیہ فرمائی گئی۔ ف۲۷۱ یعنی بتوں کا۔

فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ

وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں ف۲۷۲ اور یوں ہی بہت مشرکوں

لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۲۷۳ کہ انھیں ہلاک کریں

وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

اور ان کا دین ان پر مُشتبہ کر دیں ف۲۷۴ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے تو تم انھیں چھوڑ دو وہ ہیں اور

يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ

ان کے اِفتراء اور بولے ف۲۷۵ یہ مویشی اور کھیتی روکی ہوئی ف۲۷۶ ہے اسے وہی کھائے جسے ہم

نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ

چاہیں اپنے جھوٹے خیال سے ف۲۷۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا حرام ٹھہرایا ف۲۷۸ اور کچھ مویشی کے ذبح پر

اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اللہ کا نام نہیں لیتے ف۲۷۹ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے عنقریب وہ انھیں بدلہ دے گا اُن کے افتراؤں کا

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى

اور بولے جو ان مویشی کے پیٹ میں ہے وہ نِرا (خالص) ہمارے مَردوں کا ہے ف۲۸۰ اور ہماری عورتوں پر

اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ

حرام ہے اور مرا ہوا نکلے تو وہ سب ف۲۸۱ اس میں شریک ہیں قریب ہے کہ اللہ انھیں ان کی

ف۲۷۲ اور انتہا درجہ کے جہل میں گرفتار ہیں خالقِ مُنعِم کے عزّت وجلال کی انہیں ذرا بھی معرفت نہیں اور فسادِ عقل اس حد تک پہنچ گیا کہ انہوں نے بے جان بتوں پتھر کی تصویروں کو کارسازِ عالَم کے برابر کر دیا اور جیسا اس کے لئے حصہ مقرر کیا ایسا ہی بتوں کے لئے بھی کیا بیشک یہ بہت ہی بُرا فعل اور انتہا کا جہل اور عظیم خطا و ضلال (گمراہی) ہے اس کے بعد اُن کے جہل اور ضلالت کی ایک اور حالت ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۲۷۳ یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبائح افعال اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے جن کو عقلِ صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردُّد نہ ہو بُت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فسادِ عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے اور اولاد جس کے ساتھ ہر جاندار کو فطرۃً محبت ہوتی ہے شیاطین کے اتباع میں اس کا بے گناہ خون کرنا انہوں نے گوارا کیا اور اس کو اچھا سمجھنے لگے۔ ف۲۷۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ لوگ پہلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دین پر تھے شیاطین نے اُن کو اغوا کر کے ان گمراہیوں میں ڈالا تاکہ انہیں دینِ اسمٰعیلی سے منحرف کرے۔ ف۲۷۵ مشرکین اپنے بعض مویشیوں اور کھیتیوں کو اپنے باطل معبودوں کے ساتھ نامزد کر کے کہ ف۲۷۶ ممنوع الانتفاع (فائدہ اُٹھانا منع) ف۲۷۷ یعنی بتوں کی خدمت کرنے والے وغیرہ۔ ف۲۷۸ جن کو بَحِیرَہ، سائبہ، حامی کہتے ہیں۔ ف۲۷۹ بلکہ ان بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور ان تمام افعال کی نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ ف۲۸۰ صرف انہیں کے لئے حلال ہے اگر زندہ پیدا ہو۔ ف۲۸۱ مرد و عورت۔

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ

ان باتوں کا بدلہ دے گا بے شک وہ علم حکمت والا ہے بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں

سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

احمقانہ جہالت سے ف۲۸۲ اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے اُنھیں روزی دی ف۲۸۳ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو ف۲۸۴ بے شک

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ ع

وہ بہکے اور راہ نہ پائی ف۲۸۵ اور وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ کچھ زمین پر چھئے (چھائے) ہوئے ف۲۸۶

وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ

اور کچھ بے چھئے (بے پھیلے) اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ف۲۸۷ اور زیتون

وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

اور انار کسی بات میں ملتے ف۲۸۸ اور کسی میں الگ ف۲۸۹ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ لا

اور اس کا حق دو جس دن کٹے ف۲۹۰ اور بے جا نہ خرچو ف۲۹۱ بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے ف۲۹۲ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان

ف۲۸۲ شانِ نزول: یہ آیت زمانۂ جاہلیت کے اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی لڑکیوں کو نہایت سنگدلی اور بے رحمی کے ساتھ زندہ درگور کردیا کرتے تھے رَبِیْعَہ ومُضَر وغیرہ قبائل میں اس کا بہت رواج تھا اور جاہلیت کے بعض لوگ لڑکوں کو بھی قتل کرتے تھے اور بے رحمی کا یہ عالم تھا کہ کتّوں کی پرورش کرتے اور اولاد کو قتل کرتے تھے ان کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ تباہ ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کی ہلاکت سے اپنی تعداد کم ہوتی ہے اپنی نسل مٹتی ہے یہ دُنیا کا خسارہ ہے گھر کی تباہی ہے اور آخرت میں اس پر عذابِ عظیم ہے تو یہ عمل دُنیا اور آخرت دونوں میں تباہی کا باعث ہوا اور اپنی دُنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرلینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔ ف۲۸۳ یعنی بحیرے، سائبہ، حامی وغیرہ جو مذکور ہوچکے۔ ف۲۸۴ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ ایسے مذموم افعال کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا یہ خیال اللہ پر افتراء ہے۔ ف۲۸۵ حق وصواب کی۔ ف۲۸۶ یعنی ٹٹّوں (سہارے) پر قائم کئے ہوئے مثل انگور وغیرہ کے ف۲۸۷ رنگ اور مزے اور مقدار اور خوشبو میں باہم مختلف ف۲۸۸ مثلاً رنگ میں یا پتّوں میں ف۲۸۹ مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں۔ ف۲۹۰ معنی یہ ہیں کہ یہ چیزیں جب پھلیں کھانا تو اُسی وقت سے تمہارے لئے مباح ہے اور اس کی زکوٰۃ یعنی عُشر اس کے کامل ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے جب کھیتی کاٹی جائے یا پھل توڑے جائیں۔ مسئلہ: لکڑی، بانس، گھاس کے سوا زمین کی باقی پیداوار میں اگر یہ پیداوار بارش سے ہو تو اس میں عُشر واجب ہوتا ہے اور اگر رہَٹ (چرخے) وغیرہ سے ہو تو نصف عُشر۔ ف۲۹۱ حضرت مُترجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اسراف کا ترجمہ بے جا خرچ کرنا فرمایا، نہایت ہی نفیس ترجمہ ہے اگر کل مال خرچ کر ڈالا اور اپنے عیال کو کچھ نہ دیا اور خود فقیر بن بیٹھا تو سدی کا قول ہے کہ یہ خرچ بیجا ہے اور اگر صَدَقہ دینے ہی سے ہاتھ روک لیا تو یہ بھی بے جا اور داخلِ اسراف ہے جیسا کہ سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سفیان کا قول ہے کہ اللہ کی طاعت کے سوا اور کام میں جو مال خرچ کیا جاوے وہ قلیل بھی ہو تو اسراف ہے۔ زہری کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ معصیت میں خرچ نہ کرو۔ مجاہد نے کہا: حَقُّ اللّٰہ میں کوتاہی کرنا اسراف ہے اور اگر ابُو قُبَیس پہاڑ سونا ہو اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ
کے قدموں پر نہ چلو بےشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر اور مادہ ایک جوڑا بھیڑ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
کا اور ایک جوڑا بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّــُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لئے ہیں و۲۹۳ کسی علم سے بتاؤ اگر تم
صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ
سچے ہو اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا تم فرماؤ
آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
کیا اس نے دونوں نر حرام کئے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
لئے ہیں و۲۹۴ کیا تم موجود تھے جب اللّٰہ نے تمہیں یہ حکم دیا و۲۹۵ تو اس سے بڑھ کر ظالم

اس تمام کو راہِ خدا میں خرچ کر دو تو اسراف نہ ہو اور ایک درہم معصیت میں خرچ کرو تو اسراف۔ و۲۹۲ چوپائے دو قسم کے ہوتے ہیں: کچھ بڑے جو لادنے کے کام میں آتے ہیں کچھ چھوٹے مثل بکری وغیرہ کے جو اس قابل نہیں، ان میں سے جو اللّٰہ تعالیٰ نے حلال کئے انہیں کھاؤ اور اہلِ جاہلیت کی طرح اللّٰہ کی حلال فرمائی ہوئی چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ۔ و۲۹۳ یعنی اللّٰہ تعالیٰ نے نہ بھیڑ بکری کے نر حرام کئے نہ اُن کی مادائیں حرام کیں نہ اُن کی اولاد، ان میں سے تمہارا یہ فعل کہ کبھی نر حرام ٹھہراؤ کبھی مادہ کبھی اُن کے بچے یہ سب تمہارا اختراع ہے (یعنی تمہاری ایجاد ہے) اور ہوائے نفس کا اتباع۔ کوئی حلال چیز کسی کے حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی۔ و۲۹۴ اس آیت میں اہلِ جاہلیت کو توبیخ کی گئی جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھیرا لیا کرتے تھے جن کا ذکر اُوپر کی آیات میں آچکا ہے۔ جب اسلام میں احکام کا بیان ہوا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے جِدال (جھگڑا) کیا اور ان کا خطیب مالک بن عوف جُشَمِی سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یَا مُحَمَّدُ! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) ہم نے سُنا ہے آپ اُن چیزوں کو حرام کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں، حضور نے فرمایا: تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپایوں کی حرام کرلیں اور اللّٰہ تعالیٰ نے آٹھ نر و مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور اُن کے نفع اُٹھانے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے انہیں حرام کیا ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی یا مادہ کی طرف سے، مالک بن عوف یہ سُن کر ساکت اور مُتَحَیِّر (حیران) رہ گیا اور کچھ نہ بول سکا، نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: بولتا کیوں نہیں؟ کہنے لگا: آپ فرمائیے میں سنوں گا۔ سبحان اللّٰہ! سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے کلام کی قوّت اور زور نے اہلِ جاہلیّت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا اور وہ بول ہی کیا سکتا تھا اگر کہتا کہ نر کی طرف سے حرمت آئی تو لازم ہوتا کہ تمام نر حرام ہوں اگر کہتا کہ مادہ کی طرف سے تو ضروری ہوتا کہ ہر ایک مادہ حرام ہو اور اگر کہتا جو پیٹ میں ہے وہ حرام ہے تو پھر سب ہی حرام ہو جاتے کیونکہ جو پیٹ میں رہتا ہے وہ نر ہوتا ہے یا مادہ۔ وہ جو تخصیصیں قائم کرتے تھے اور بعض کو حلال اور بعض کو حرام قرار دیتے تھے اس حجت نے ان کے اس دعویٰ تحریم کو باطل کر دیا علاوہ بریں اُن سے یہ دریافت کرنا کہ اللّٰہ نے نر حرام کئے ہیں یا مادہ یا اُن کے بچے یہ منکرِ نبوت مخالف کو اقرارِ نبوت پر مجبور کرتا تھا کیونکہ جب تک نبوت کا واسطہ نہ ہو تو اللّٰہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کسی چیز کو حرام فرمانا کیسے جانا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اگلے جملہ نے اس کو صاف کیا ہے۔ و۲۹۵ جب یہ نہیں ہے اور نبوت کا تو اقرار نہیں کرتے تو ان احکامِ حرمت کو اللّٰہ کی طرف نسبت کرنا کِذب و باطل و اِفترائے خالص ہے۔

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بےشک اللہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؑ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا ع

ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا تم فرماؤ ف۲۹۶ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے

عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

والے پر کوئی کھانا حرام ف۲۹۷ مگر یہ کہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا خون ف۲۹۸ یا بدجانور کا

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

گوشت کہ وہ نجاست ہے یا وہ بےحکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو ناچار ہوا ف۲۹۹ نہ یوں کہ آپ خواہش

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰۰ اور یہودیوں پر ہم نے

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ

حرام کیا ہر ناخن والا جانور ف۳۰۱ اور گائے اور بکری کی چربی ان پر حرام کی

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ

مگر جو اُن کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت میں یا ہڈی سے ملی ہو ہم نے

جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ

یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ف۳۰۲ اور بےشک ہم ضرور سچے ہیں پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ کہ تمہارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

وسیع رحمت والا ہے ف۳۰۳ اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ف۳۰۴

ف۲۹۶ ان جاہل مشرکوں سے جو حلال چیزوں کو اپنی خواہشِ نفس سے حرام کر لیتے ہیں۔ ف۲۹۷ اس میں تنبیہ ہے کہ حرمت جہتِ شرع سے ثابت ہوتی ہے نہ ہوائے نفس سے۔ مسئلہ: تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل۔ ثبوتِ حرمت خواہ وحی قرآنی سے ہو یا وحی حدیث سے یہی معتبر ہے۔ ف۲۹۸ تو جو خون بہتا نہ ہو مثل جگر و تلّی کے وہ حرام نہیں۔ ف۲۹۹ اور ضرورت نے اُسے ان چیزوں میں سے کسی کے کھانے پر مجبور کیا ایسی حالت میں مُضطر ہو کر اُس نے کچھ کھایا۔ ف۳۰۰ اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے گا۔ ف۳۰۱ جو انگلی رکھتا ہو خواہ چوپایہ ہو یا پرند اس میں اُونٹ اور شتر مرغ داخل ہیں۔ (مدارک) بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں شُتُر مرغ اور بَط (بطخ) اور اُونٹ خاص طور پر مراد ہیں۔ ف۳۰۲ یہود اپنی سرکشی کے باعث اُن چیزوں سے محروم کئے گئے لہٰذا یہ چیزیں ان پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ اور بَط اور شُتُر مرغ حلال ہیں اسی پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۳۰۳ مُکَذِّبِین (جھٹلانے والوں) کو مُہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا تا کہ انہیں ایمان لانے کا موقع ملے۔ ف۳۰۴ اپنے وقت پر آ ہی جاتا ہے۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا

اب کہیں گے مشرک کہ ف۳۰۵ اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا

نہ ہم کچھ حرام ٹھہراتے ف۳۰۶ ایسا ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا

بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا

عذاب چکھا ف۳۰۷ تم فرماؤ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے لئے نکالو تم تو نرے گمان

الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ

کے پیچھے ہو اور تم یونہی تخمینے کرتے ہو ف۳۰۸ تم فرماؤ تو اللہ ہی کی حجت پوری ہے ف۳۰۹ تو وہ

شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ

چاہتا تو تم سب کو ہدایت فرماتا تم فرماؤ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں

اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

کہ اللہ نے اسے حرام کیا ف۳۱۰ پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں ف۳۱۱ تو تو اے سُننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ

کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے

ع ۱۸ / ۵ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا

رب کا برابر والا ٹھہراتے ہیں ف۳۱۲ تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا ف۳۱۳ یہ کہ

تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ

اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی ف۳۱۴ اور اپنی اولاد قتل نہ کرو

ف۳۰۵ یہ خبرِ غیب ہے کہ جو بات وہ کہنے والے تھے وہ بات پہلے سے بیان فرمادی۔ ف۳۰۶ ہم نے جو کچھ کیا یہ سب اللہ کی مَشِیَّت سے ہوا، یہ دلیل ہے اس کی کہ وہ اس سے راضی ہے۔ ف۳۰۷ اور یہ عذرِ باطل ان کے کچھ کام نہ آیا کیونکہ کسی امر کا مَشِیَّت میں ہونا اس کی مرضی و مامور ہونے کو مستلزم نہیں مرضی وہی ہے جو انبیاء کے واسطے سے بتائی گئی اور اس کا اُمر فرمایا گیا۔ ف۳۰۸ اور غلط اٹکلیں چلاتے ہو۔ ف۳۰۹ کہ اُس نے رسول بھیجے کتابیں نازل فرمائیں اور راہ حق واضح کردی۔ ف۳۱۰ جسے تم اپنے لئے حرام قرار دیتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی شاہد نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ اُن کی تراشیدہ بات ہے۔ ف۳۱۱ اس میں تنبیہ ہے کہ اگر یہ شہادت واقع ہو بھی تو وہ محض اتباعِ ہوا اور کذب و باطل ہوگی۔ ف۳۱۲ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور شرک میں گرفتار ہیں۔ ف۳۱۳ اس کا بیان یہ ہے۔ ف۳۱۴ کیونکہ تم پر ان کے بہت حقوق ہیں اُنہوں نے تمہاری پرورش کی تمہارے ساتھ شفقت اور مہربانی کا سلوک کیا تمہاری ہر خطرے سے نگہبانی کی اُن کے حقوق کا لحاظ نہ کرنا اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ترک کرنا حرام ہے۔

اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انھیں سب کو رزق دیں گے ف۳۱۵ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو اِن میں

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

کھلی ہیں اور جو چھپی ف۳۱۶ اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو ف۳۱۷

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا

یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر

بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

بہت اچھے طریقے سے ف۳۱۸ جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے ف۳۱۹ اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے

ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ لا

رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ

اور یہ کہ ف۳۲۰ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو ف۳۲۱ کہ تمہیں

بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا

اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے پھر ہم نے

مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۳۲۲ پورا احسان کرنے کو اس پر جو نکوکار ہے اور ہر چیز کی تفصیل

ف۳۱۵ اس میں اولاد کو زندہ درگور کرنے اور مار ڈالنے کی حرمت بیان فرمائی گئی جس کا اہلِ جاہلیت میں دستور تھا کہ وہ اکثر ناداری کے اندیشہ سے اولاد کو ہلاک کرتے تھے انہیں بتایا گیا کہ روزی دینے والا تمہارا، ان کا، سب کا اللہ ہے پھر تم کیوں قتل جیسے شدید جُرم کا ارتکاب کرتے ہو۔ ف۳۱۶ کیونکہ انسان جب کھلے اور ظاہر گناہ سے بچے اور چھپے گناہ سے پرہیز نہ کرے تو اس کا ظاہر گناہ سے بچنا بھی لِلّٰہِیَّت سے نہیں لوگوں کے دکھانے اور ان کی بدگوئی سے بچنے کے لئے ہے اور اللہ کی رضا و ثواب کا مستحق وہ ہے جو اس کے خوف سے گناہ ترک کرے۔ ف۳۱۷ وہ اُمور جن سے قتل مباح ہوتا ہے یہ ہیں: مرتد ہونا یا قصاص یا بیاہے ہوئے کا زنا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دیتا ہو اس کا خون حلال نہیں مگر ان تین سببوں میں سے کسی ایک سبب سے یا تو بیاہے ہونے کے باوجود اس سے زنا سرزد ہوا ہو یا اُس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو اور اس کا قصاص اس پر آتا ہو یا وہ دین چھوڑ کر مرتد ہو گیا ہو۔ ف۳۱۸ جس سے اس کا فائدہ ہو۔ ف۳۱۹ اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ ف۳۲۰ ان دونوں آیتوں میں جو حکم دیا۔ ف۳۲۱ جو اسلام کے خلاف

وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ ع ١٩ ٦
اور ہدایت اور رحمت کہ کہیں وہ ف۳۲۳ اپنے رب سے ملنے پر ایمان لائیں ف۳۲۴ اور یہ برکت والی کتاب ف۳۲۵
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا
ہم نے اُتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری کرو کہ تم پر رحم ہو کبھی کہو
اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ
کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی ف۳۲۶ اور ہمیں ان کے
دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ
پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی ف۳۲۷ یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے
اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ
زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے ف۳۲۸ تو تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی ف۳۲۹
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ
تو اس سے زیادہ ظالم کون جو اللّٰہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے عنقریب وہ جو ہماری
يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ
آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انھیں بُرے عذاب کی سزا دیں گے بدلہ ان کے منہ پھیرنے کا کاہے کے
يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ
انتظار میں ہیں ف۳۳۰ مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے ف۳۳۱ یا تمہارے رب کا عذاب آئے یا تمہارے رب کی ایک نشانی
رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
آئے ف۳۳۲ جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے

ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت ف۳۲۲ توریت ف۳۲۳ یعنی بنی اسرائیل ف۳۲۴ اور بعث و حساب اور ثواب و عذاب اور دیدارِ الٰہی کی تصدیق کریں۔ ف۳۲۵ یعنی قرآن شریف جو کثیرُ الخیر اور کثیرُ النفع اور کثیرُ البرکۃ ہے اور قیامت تک باقی رہے گا اور تحریف و تبدیل و نسخ سے محفوظ رہے گا۔ ف۳۲۶ یعنی یہود و نصاریٰ پر توریت اور انجیل ف۳۲۷ کیونکہ وہ ہماری زبان ہی میں نہ تھی نہ ہمیں کسی نے اس کے معنی بتائے اللّٰہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم نازل فرما کر اُن کے اس عذر کو قطع فرما دیا۔ ف۳۲۸ کفار کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں مگر وہ بدعقلی میں گرفتار رہے ان کتابوں سے مُنتفع (نفع اُٹھانے والے) نہ ہوئے ہم اُن کی طرح خفیف العقل (کم عقل) اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ٹھیک راہ پر ہوتے، قرآن نازل فرما کر ان کا یہ عذر بھی قطع فرما دیا۔ چنانچہ آگے ارشاد ہوتا ہے ف۳۲۹ یعنی یہ قرآن پاک جس میں حجتِ واضحہ اور بیانِ صاف اور ہدایت و رحمت ہے۔ ف۳۳۰ جب وحدانیت و رسالت پر زبردست حجتیں قائم ہو چکیں اور اعتقاداتِ کفر و ضلال کا بطلان ظاہر کر دیا گیا تو اب ایمان لانے میں کیوں توقُّف ہے کیا انتظار باقی ہے۔ ف۳۳۱ ان کی ارواح

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا
ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی و۳۳۳ تم فرماؤ رستہ دیکھو و۳۳۴ ہم

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ
بھی دیکھتے ہیں وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے و۳۳۵ اے محبوب تمہیں ان سے کچھ

فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾
علاقہ (تعلّق) نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ انھیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے و۳۳۶

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں و۳۳۷ اور جو برائی لائے تو اسے

يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى
بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر اور ان پر ظلم نہ ہوگا تم فرماؤ بے شک مجھے میرے رب نے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ
سیدھی راہ دکھائی و۳۳۸ ٹھیک دین ابراہیم کی ملّت جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرک

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
نہ تھے و۳۳۹ تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے

قبض کرنے کے لئے و۳۳۲ قیامت کی نشانیوں میں سے جُمہور مفسرین کے نزدیک اس نشانی سے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا مراد ہے۔ ترمذی کی حدیث میں بھی ایسا ہی وارد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے اور جب وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور اُسے لوگ دیکھیں گے تو سب ایمان لائیں گے اور یہ ایمان نفع نہ دے گا و۳۳۳ یعنی طاعت نہ کی تھی، معنی یہ ہیں کہ نشانی آنے سے پہلے جو ایمان نہ لائے نشانی کے بعد اس کا ایمان قبول نہیں اسی طرح جو نشانی سے پہلے توبہ نہ کرے بعد نشانی کے اس کی توبہ قبول نہیں لیکن جو ایماندار پہلے سے نیک عمل کرتے ہوں گے نشانی کے بعد بھی اُن کے عمل مقبول ہوں گے۔ و۳۳۴ ان میں سے کسی ایک کا یعنی موت کے فرشتوں کی آمد یا عذاب یا نشانی آنے کا۔ و۳۳۵ مثل یہود و نصارٰی کے۔ حدیث شریف میں ہے یہود اکہتر فرقے ہوگئے ان سے صرف ایک ناجی (نجات پانے والا) ہے باقی سب ناری اور نصارٰی بہتر فرقے ہوگئے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری اُمت تہتر فرقے ہوجائے گی۔ وہ سب کے سب ناری ہوں گے سوائے ایک کے جو سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہے۔ و۳۳۶ اور آخرت میں انہیں اپنے کردار کا انجام معلوم ہوجائے گا۔ و۳۳۷ یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حدونہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالٰی جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض فضل ہے یہی مذہب ہے اہلِ سنت کا اور بدی کی اتنی ہی جزا یہ عدل ہے۔ و۳۳۸ یعنی دینِ اسلام جو اللہ کو مقبول ہے۔ و۳۳۹ اس میں کفارِ قریش کا رد ہے جو گمان کرتے تھے کہ وہ دینِ ابراہیمی پر ہیں اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشرک و بُت پرست نہ تھے تو بُت پرستی کرنے والے مشرکین کا یہ دعوٰی کہ وہ ابراہیمی ملّت پر ہیں باطل ہے۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾

جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۳۴۰

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے ف۳۴۱ اور جو کوئی کچھ کمائے وہ

اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اسی کے ذمّہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۳۴۲ پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۳۴۳

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

وہ تمہیں بتادے گا جس میں اختلاف کرتے تھے اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں

الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ

نائب کیا ف۳۴۴ اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۳۴۵ کہ تمہیں آزمائے ف۳۴۶ اس چیز میں جو

اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

تمہیں عطا کی بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ۲۰ النصف

اٰیاتها ۲۰۶ ۷ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹ رکوعاتها ۲۴

سورۂ اعراف مکیہ ہے، اس میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والاف۱

ف۳۴۰ ''اَوَّلِیَّت'' یا تو اس اعتبار سے ہے کہ انبیاء کا اسلام ان کی امّت پر مُقدّم ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اوّلِ مخلوقات ہیں تو ضرور اوّل المسلمین ہوئے۔ ف۳۴۱ شانِ نزول: کفار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کی طرف لوٹ آیئے اور ہمارے معبودوں کی عبادت کیجئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولید بن مُغیرہ کہتا تھا کہ میرا رستہ اختیار کرو اس میں اگر کچھ گناہ ہے تو میری گردن پر، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ وہ رستہ باطل ہے خدا شناس کس طرح گوارا کرسکتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو رب بتائے اور یہ بھی باطل ہے کہ کسی کا گناہ دُوسرا اُٹھا سکے۔ ف۳۴۲ ہر شخص اپنے گناہ میں ماخوذ (پکڑا ہوا) ہوگا دوسرے کے گناہ میں نہیں۔ ف۳۴۳ روزِ قیامت ف۳۴۴ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی اُمّت آخر الاُمَم ہے اس لئے ان کو زمین میں پہلوں کا خلیفہ کیا کہ اس کے مالک ہوں اور اس میں تصرّف کریں۔ ف۳۴۵ شکل و صورت میں، حسن و جمال میں، رزق و مال میں، علم و عقل میں، قوت و کمال میں۔ ف۳۴۶ یعنی آزمائش میں ڈالے کہ تم نعمت و جاہ و مال پا کر کیسے شکر گزار رہتے ہو اور باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس قسم کے سلوک کرتے ہو۔ ف۱ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے سواء پانچ آیتوں کے جن میں سے پہلی ''وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ'' ہے۔ اس سورت میں دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں اور تین ہزار تین سو پچیس کلمے اور چودہ ہزار دس حرف ہیں۔

الٓمّٓصٓ ۝١ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

اے محبوب ایک کتاب تمہاری طرف اُتاری گئی تو تمہارا جی اس سے نہ رُکے ف۲

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

اس لئے کہ تم اس سے ڈر سناؤ اور مسلمانوں کو نصیحت اے لوگو اس پر چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس

رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ

سے اُترا ف۳ اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ بہت ہی کم سمجھتے ہو اور کتنی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا

ہی بستیاں ہم نے ہلاک کیں ف۴ تو ان پر ہمارا عذاب رات میں آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے ف۵ تو ان

كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥

کے منہ سے کچھ نہ نکلا جب ہمارا عذاب ان پر آیا مگر یہی بولے کہ ہم ظالم تھے ف۶

فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ

تو بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے ان سے جن کے پاس رسول گئے ف۷ اور بے شک ضرور ہمیں پوچھنا ہے رسولوں سے ف۸ تو ضرور ہم ان کو

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بتادیں گے ف۹ اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے اور اس دن تول ضرور ہونی ہے ف۱۰ تو جن

ف۲ بایں خیال کہ شاید لوگ نہ مانیں اور اس سے اِعراض کریں اور اس کی تکذیب کے درپے ہوں۔ ف۳ یعنی قرآن شریف، جس میں ہدایت ونور کا بیان ہے۔ زجاج نے کہا کہ اتباع کرو قرآن کا اور اس چیز کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے کیونکہ یہ سب اللہ کا نازل کیا ہوا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا: "مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔۔۔ الآیہ یعنی جو کچھ رسول تمہارے پاس لائیں اسے اَخذ (قبول) کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ ف۴ اب حکمِ الٰہی کا اتباع ترک کرنے اور اس سے اِعراض کرنے کے نتائج پچھلی قوموں کے حالات میں دکھائے جاتے ہیں۔ ف۵ معنی یہ ہیں کہ ہمارا عذاب ایسے وقت آیا جبکہ انہیں خیال بھی نہ تھا یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قَیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی نہ قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے اچانک آگیا اس سے کفار کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسبابِ امن وراحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعۃً آجاتا ہے۔ ف۶ عذاب آنے پر اُنہوں نے اپنے جُرم کا اعتراف کیا اور اس وقت اعتراف بھی فائدہ نہیں دیتا۔ ف۷ کہ اُنہوں نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی۔ ف۸ کہ انہوں نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیام پہنچائے اور اُن اُمتوں نے انہیں کیا جواب دیا۔ ف۹ رسولوں کو بھی اور ان کی اُمتوں کو بھی کہ انہوں نے دنیا میں کیا کیا۔ ف۱۰ اس طرح کہ اللہ عزّوجل ایک میزان قائم فرمائے گا جس کا ہر ایک پلّہ اتنی وسعت رکھے گا جیسی مشرق ومغرب کے درمیان وسعت ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت داود علیہ الصلٰوۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں میزان دیکھنے کی درخواست کی جب میزان دکھائی گئی اور آپ نے اس کے پلّوں کی وسعت دیکھی تو عرض کیا: یارب! کس کا مقدور ہے کہ ان کو نیکیوں سے بھر سکے۔ ارشاد ہوا کہ اے داود میں جب اپنے بندوں سے راضی ہوتا ہوں تو ایک کھجور سے اس کو بھر دیتا ہوں یعنی تھوڑی نیکی بھی مقبول ہوجائے تو فضلِ الٰہی سے اتنی بڑھ جاتی ہے کہ میزان کو بھر دے۔

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
کے پلے بھاری ہوئے ف۱۱ وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلّے ہلکے ہوئے ف۱۲

فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ
تو وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی ان زیادتیوں کا بدلہ جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے ف۱۳ اور

لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
بے شک ہم نے تمہیں زمین میں جماؤ (ٹھکانا) دیا اور تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے ف۱۴ بہت ہی کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ ۱ ع ۱۰ ۸
شکر کرتے ہو ف۱۵ اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے پھر ہم نے ملائکہ سے فرمایا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۗ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾
آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گرے مگر ابلیس یہ سجدہ والوں میں نہ ہوا

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ
فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا ف۱۶ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ
آگ سے بنایا اور اُسے مٹی سے بنایا ف۱۷ فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں

تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰى يَوْمِ
رہ کر غرور کرے نکل ف۱۸ تو ہے ذلت والوں میں ف۱۹ بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ

ف۱۱ نیکیاں زیادہ ہوئیں ف۱۲ اور ان میں کوئی نیکی نہ ہوئی، یہ کفار کا حال ہوگا جو ایمان سے محروم ہیں اور اس وجہ سے ان کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ ف۱۳ کہ ان کو چھوڑتے تھے جھٹلاتے تھے اور ان کی اطاعت سے منہ موڑتے تھے۔ ف۱۴ اور اپنے فضل سے تمہیں راحتیں دیں باوجود اس کے تم ف۱۵ شکر کی حقیقت نعمت کا تصور اور اس کا اظہار ہے اور ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔ ف۱۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور سجدہ نہ کرنے کا سبب دریافت فرمانا توبیخ کے لئے ہے اور اس لئے کہ شیطان کی مُعانَدَت (دشمنی) اور اس کا کفر و کبر اور اپنی اصل پر مُفْتَخِر (فخر کرنے والا) ہونا اور حضرت آدم علیہ السلام کے اصل کی تحقیر کرنا ظاہر ہو جائے۔ ف۱۷ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل واعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور اس خبیث کا یہ خیال غلط و باطل ہے کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، فضیلت کا مدار اصل و جوہر پر نہیں بلکہ مالک کی اطاعت و فرمانبرداری پر ہے اور آگ کا مٹی سے افضل ہونا یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ آگ میں طیش و تیزی اور تَرَفُّع (اوپر کی طرف اٹھنا) ہے یہ سبب اِستِکبار (تکبر و غرور پیدا کرنے) کا ہوتا ہے اور مٹی سے وقار، حلم و حیا و صبر حاصل ہوتے ہیں مٹی سے مُلک آباد ہوتے ہیں، آگ سے ہلاک، مٹی امانتدار ہے جو چیز اس میں رکھی جائے اس کو محفوظ رکھے اور بڑھائے، آگ فنا کر دیتی ہے باوجود اس کے لطف یہ ہے کہ مٹی آگ کو بجھا دیتی ہے اور آگ مٹی کو فنا نہیں کر سکتی علاوہ بریں حماقت و شقاوت ابلیس کی یہ کہ اس نے نص کے موجود ہوتے ہوئے اس کے مقابل قیاس کیا اور جو قیاس کہ نص کے خلاف ہو وہ ضرور مردود۔ ف۱۸ جنت سے کہ یہ جگہ اطاعت و تواضع والوں کی ہے منکر و سرکش کی نہیں۔ ف۱۹ کہ انسان تیری

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ

لوگ اٹھائے جائیں فرمایا تجھے مہلت ہے ف۲۰ بولا تو قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ

میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا ف۲۱ پھر ضرور میں ان کے پاس آؤں گا

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْؕ وَلَا تَجِدُ

ان کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے ف۲۲ اور تو ان میں

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًاؕ لَمَنْ

اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ف۲۳ فرمایا یہاں سے نکل جا رَدّ کیا گیا راندہ (دھتکارا) ہوا ضرور جو

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ

ان میں سے تیرے کہے پر چلا میں تم سب سے جہنم بھردوں گا ف۲۴ اور اے آدم تو اور

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

تیرا جوڑا ف۲۵ جنت میں رہو تو اُس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا

کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے پھر شیطان نے ان کے جی (دل) میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے

مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ

ان کی شرم کی چیزیں ف۲۶ جو ان سے چھپی تھیں ف۲۷ اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس

مذّمت کرے گا اور ہر زبان تجھ پر لعنت کرے گی اور یہی تکبر والے کا انجام ہے۔ ف۲۰ اور مدّت اس مہلت کی سورۂ حجر میں بیان فرمائی گئی "اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ" (تو تو مہلت والوں میں ہے اس جانے ہوئے وقت کے دن تک) اور یہ وقت نفخۂ اُولیٰ کا ہے جب سب لوگ مر جائیں گے شیطان نے مُردوں کے زندہ ہونے کے وقت تک کی مہلت چاہی تھی اور اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ موت کی سختی سے بچ جائے یہ قبول نہ ہوا اور نفخۂ اولیٰ تک کی مہلت دی گئی۔ ف۲۱ کہ بنی آدم کے دل میں وسوسے ڈالوں اور اُنہیں باطل کی طرف مائل کروں، گناہوں کی رغبت دلاؤں، تیری اطاعت اور عبادت سے روکوں اور گمراہی میں ڈالوں۔ ف۲۲ یعنی چاروں طرف سے اُنہیں گھیر کر راہِ راست سے روکوں گا۔ ف۲۳ چونکہ شیطان بنی آدم کو گمراہ کرنے اور مبتلائے شہوات وقبائح کرنے میں اپنی انتہائی سعی خرچ کرنے کا عزم کر چکا تھا اس لئے اُسے گمان تھا کہ وہ بنی آدم کو بہکا لے گا۔ انہیں فریب دے کر خداوندِ عالم کی نعمتوں کے شکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری سے روک دے گا۔ ف۲۴ تجھ کو بھی اور تیری ذُرّیت کو بھی اور تیری اطاعت کرنے والے آدمیوں کو بھی سب کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ شیطان کو جنت سے نکال دینے کے بعد حضرت آدم کو خطاب فرمایا جو آگے آتا ہے۔ ف۲۵ یعنی حضرت حوّا ف۲۶ یعنی ایسا وسوسہ ڈالا کہ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ وہ دونوں آپس میں ایک دُوسرے کے سامنے برہنہ ہو جائیں۔ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ وہ جسم جس کو عورت کہتے ہیں اس کا چھپانا ضروری اور کھولنا منع ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس کا کھولنا ہمیشہ سے عقل کے نزدیک مذموم اور طبیعتوں کو ناگوار رہا ہے۔ ف۲۷ اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے اب تک ایک دُوسرے کا ستر نہ دیکھا تھا۔

الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ
پیڑ سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے ف۲۸ اور ان سے قسم کھائی
اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ
کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں تو اُتار لایا انھیں فریب سے ف۲۹ پھر جب انھوں نے وہ پیڑ چکھا
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ
ان پر ان کی شرم کی چیزیں کُھل گئیں ف۳۰ اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے اور
نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ
اُنھیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ
الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے دونوں نے عرض کی اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو
تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ
ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے فرمایا اُترو ف۳۱ تم میں ایک
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ
دوسرے کا دشمن اور تمھیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے فرمایا
فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَ فِیْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ قَدْ ع ١٥/٩ ٢
اسی میں جیؤ گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے ف۳۲ اے آدم کی اولاد بیشک
اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِیْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ
ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو ف۳۳ اور پرہیزگاری کا لباس

ف۲۸ کہ جنت میں رہو اور کبھی نہ مرو۔ ف۲۹ معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے حضرت آدم علیہ السلام کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللّٰہ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے اس لئے آپ نے اس کی بات کا اعتبار کیا۔ ف۳۰ اور جنتی لباس جسم سے جُدا ہو گئے اور ان میں ایک دوسرے سے اپنا بدن چھپا نہ سکا اس وقت تک ان صاحبوں میں سے کسی نے خود بھی اپنا ستر نہ دیکھا تھا اور نہ اس وقت تک انہیں اس کی حاجت پیش آئی تھی۔ ف۳۱ اے آدم و حوا! مع اپنی ذریت کے جو تم میں ہے ف۳۲ روزِ قیامت حساب کے لئے۔ ف۳۳ یعنی ایک لباس تو وہ ہے جس سے بدن چھپایا جائے اور ستر کیا جائے اور ایک لباس وہ ہے جس سے زینت ہو اور یہ بھی غرض صحیح ہے۔

ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ

وہ سب سے بھلا ف۳۴ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۳۵

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا

خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا اُتروا دیئے ان

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ

کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انھیں نظر پڑیں بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ

لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾

تم انھیں نہیں دیکھتے ف۳۶ بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے جو ایمان نہیں لاتے

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ

اور جب کوئی بےحیائی کریں ف۳۷ تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۳۸

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

تم فرماؤ بے شک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۖ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ ؕ فَرِيْقًا هَدٰى

نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۳۹ ایک فرقے کو راہ دکھائی ف۴۰

ف۳۴ پرہیزگاری کا لباس ایمان، حیا، نیک خصلتیں، نیک عمل ہیں یہ بے شک لباسِ زینت سے افضل و بہتر ہیں۔ ف۳۵ شیطان کی کیادی (مکاری) اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس کی عداوت کا بیان فرما کر بنی آدم کو متنبہ اور ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کے وسوسے اور اغواء (بہکاوے) اور اس کی مکاریوں سے بچتے رہیں جو حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسی فریب کاری کر چکا ہے وہ اُن کی اولاد کے ساتھ کب درگزر کرنے والا ہے۔ ف۳۶ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو ایسا ادراک دیا ہے کہ وہ انسانوں کو دیکھتے ہیں اور انسانوں کو ایسا ادراک نہیں ملا کہ وہ جنوں کو دیکھ سکیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی راہوں میں پیر (سما) جاتا ہے۔ حضرت ذوالنون رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیطان ایسا ہے کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے تم اُسے نہیں دیکھ سکتے تو تم ایسے سے مدد چاہو جو اس کو دیکھتا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے یعنی اللہ کریم ستار رحیم غفار سے مدد چاہو۔ ف۳۷ اور کوئی قبیح فعل یا گناہ اُن سے صادر ہو جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ مرد و عورت ننگے ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے تھے۔ عطاء کا قول ہے کہ بے حیائی شرک ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہر قبیح فعل اور تمام معاصی و کبائر اس میں داخل ہیں اگرچہ یہ آیت خاص ننگے ہو کر طواف کرنے کے بارے میں آئی ہو جب کفار کی ایسی بے حیائی کے کاموں پر اُن کی مذمّت کی گئی تو اس پر اُنہوں نے جو کہا وہ آگے آتا ہے۔ ف۳۸ کفار نے اپنے افعالِ قبیحہ کے دو عذر بیان کئے ایک تو یہ کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کو یہی فعل کرتے پایا لہٰذا اُن کی اتباع میں یہ بھی کرتے ہیں یہ تو جاہل بدکار کی تقلید ہوئی اور یہ کسی صاحبِ عقل کے نزدیک جائز نہیں۔ تقلید کی جاتی ہے اہلِ علم و تقویٰ کی نہ کہ جاہل گمراہ کی۔ دوسرا عذر ان کا یہ تھا کہ اللہ نے انہیں ان

وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
اور ایک فرقے کی گمراہی ثابت ہوئی ف۴۱ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں

دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ
کو والی بنایا ف۴۲ اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
جب مسجد میں جاؤ ف۴۳ اور کھاؤ اور پیو ف۴۴ اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے

۳ ع ۲ ۱۰ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ
اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ف۴۵ اور پاک

مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ
رزق ف۴۶ تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص

الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ
انہیں کی ہے ہم یونہی مُفصّل آیتیں بیان کرتے ہیں ف۴۷ علم والوں کے لئے ف۴۸ تم فرماؤ میرے

افعال کا حکم دیا ہے یہ محض افتراء و بہتان تھا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ردّ فرماتا ہے ف۳۹ یعنی جیسے اس نے تمہیں نیست سے ہَست کیا ایسے ہی بعدِ موت زندہ فرمائے گا یہ اُخروی زندگی کا انکار کرنے والوں پر حجت ہے اور اس سے یہ بھی مُستفاد ہوتا ہے کہ جب اُسی کی طرف پلٹنا ہے اور وہ اعمال کی جزا دے گا تو طاعات وعبادات کو اس کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔ ف۴۰ ایمان ومعرفت کی اور انہیں طاعت وعبادت کی توفیق دی۔ ف۴۱ وہ کفار ہیں ف۴۲ اُن کی اطاعت کی اُن کے کہے پر چلے اُن کے حکم سے کفر ومَعاصی کو اختیار کیا۔ ف۴۳ یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخل زینت ہے۔ مسئلہ: اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا، عطر لگانا مُستحب جیسا کہ سَترِ عورت واجب ہے۔ شانِ نزول: مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں دن میں مرد اور رات میں عورتیں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سترِ عورت نماز وطواف اور ہر حال میں واجب ہے۔ ف۴۴ شانِ نزول: کلبی کا قول ہے کہ بنی عامر زمانۂ حج میں اپنی خوراک بہت ہی کم کر دیتے تھے اور گوشت اور چکنائی تو بالکل کھاتے ہی نہ تھے اور اس کو حج کی تعظیم جانتے تھے مسلمانوں نے انہیں دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ایسا کرنے کا زیادہ حق ہے اس پر یہ نازل ہوا کہ کھاؤ اور پیو گوشت ہو خواہ چکنائی ہو اور اسراف نہ کرو اور وہ یہ ہے کہ سیر ہو چکنے کے بعد بھی کھاتے رہو یا حرام کی پرواہ نہ کرو اور یہ بھی اسراف ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کی اس کو حرام کرلو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کھا جو چاہے اور پہن جو چاہے اِسراف اور تکبر سے بچتا رہ۔ مسئلہ: آیت میں دلیل ہے کہ کھانے اور پینے کی تمام چیزیں حلال ہیں سوائے ان کے جن پر شریعت میں دلیلِ حرمت قائم ہو کیونکہ یہ قاعدہ مقررہ مسلّمہ ہے کہ اصل تمام اشیاء میں اِباحت ہے مگر جس پر شارع نے ممانعت فرمائی ہو اور اس کی حرمت دلیلِ مستقل سے ثابت ہو۔ ف۴۵ خواہ لباس ہو یا اور سامانِ زینت ف۴۶ اور کھانے پینے کی لذیذ چیزیں۔ مسئلہ: آیت اپنے عموم پر ہے ہر کھانے کی چیز اس میں داخل ہے کہ جس کی حرمت پر نص وارد نہ ہوئی ہو۔ (خازن) تو جو لوگ توشہ گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی، سبیل کے شربت کو ممنوع کہتے ہیں وہ اس آیت کے خلاف کرکے گنہگار ہوتے ہیں اور اس کو ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔ ف۴۷ جن سے حلال وحرام کے احکام معلوم ہوں۔ ف۴۸ جو یہ جانتے ہیں کہ اللہ "وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ" ہے وہ جو حرام کرے وہی حرام ہے۔

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں ف۴۹ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی

وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا

اور یہ ف۵۰ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اُتاری اور یہ ف۵۱ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ

کا علم نہیں رکھتے اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے ف۵۲ تو جب ان کا وعدہ آئے گا ایک گھڑی نہ

سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

پیچھے ہو نہ آگے اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں کے رسول آئیں ف۵۳

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

میری آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے ف۵۴ اور سنورے ف۵۵ تو اس پر نہ کچھ خوف اور نہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ

کچھ غم اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان کے مقابل تکبر کیا وہ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

دوزخی ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ

اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں انھیں ان کے نصیب کا لکھا پہونچے گا ف۵۶

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ف۵۷ ان کی جان نکالنے آئیں تو ان سے کہتے ہیں کہاں ہیں وہ جن کو تم

ف۴۹ یہ خطاب مشرکین سے ہے جو برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو حرام کر لیتے تھے اُن سے فرمایا جاتا ہے کہ اللہ نے یہ چیزیں حرام نہیں کیں اور اُن سے اپنے بندوں کو نہیں روکا جن چیزوں کو اس نے حرام فرمایا وہ یہ ہیں جو اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے، ان میں سے بے حیائیاں ہیں جو کھلی ہوئی ہوں یا چھپی ہوئی قولی ہوں یا فعلی۔ ف۵۰ حرام کیا ف۵۱ حرام کیا ف۵۲ وقتِ معین جس پر مہلت ختم ہوجاتی ہے۔ ف۵۳ مفسرین کے اس میں دو قول ہیں: ایک تو یہ کہ رُسُل سے تمام مُرسلین مراد ہیں۔ دُوسرا یہ کہ خاص سید عالم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جو تمام خلق کی طرف رسول بنائے گئے ہیں اور صیغہ جمع تعظیم کے لئے ہے۔ ف۵۴ ممنوعات سے بچے ف۵۵ طاعات وعبادات بجالائے ف۵۶ یعنی جتنی عمر اور روزی اللہ نے ان کے لئے لکھ دی ہے ان کو پہنچے گی۔
ف۵۷ ملک الموت اور اُن کے اعوان (دوسرے مددگار فرشتے) ان لوگوں کی عمریں اور روزیاں پوری ہونے کے بعد۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
اللہ کے سوا پوجتے تھے کہتے ہیں وہ ہم سے گم گئے ف۵۸ اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ

كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ
کافر تھے اللہ اُن سے ف۵۹ فرماتا ہے کہ تم سے پہلے جو اور جماعتیں جنّ اور آدمیوں کی

وَ الْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا
آگ میں گئیں اُنھیں میں جاؤ جب ایک گروہ ف۶۰ داخل ہوتا ہے دوسرے پر لعنت کرتا ہے ف۶۱ یہاں تک کہ جب

ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا
سب اس میں جا پڑے تو پچھلے پہلوں کو کہیں گے ف۶۲ اے رب ہمارے انھوں نے ہم کو بہکایا تھا

فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
تو انھیں آگ کا دونا (دگنا) عذاب دے فرمائے گا سب کو دونا ہے ف۶۳ مگر تمہیں خبر نہیں ف۶۴

وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا
اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے تو تم کچھ ہم سے اچھے نہ رہے ف۶۵ تو چکھو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ع ۸
عذاب بدلہ اپنے کئے کا ف۶۶ وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں

وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے ف۶۷ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾
جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو ف۶۸ اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ف۶۹

ف۵۸ ان کا کہیں نام ونشان ہی نہیں ف۵۹ ان کافروں سے روزِ قیامت ف۶۰ دوزخ میں ف۶۱ جو اس کے دین پر تھا تو مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے اور یہود یہودیوں پر اور نصاریٰ نصاریٰ پر ف۶۲ یعنی پہلوں کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کہیں گے ف۶۳ کیونکہ پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور اُنہوں نے دُوسروں کو بھی گمراہ کیا اور پچھلے بھی ایسے ہی ہیں کہ خود گمراہ ہوئے اور گمراہوں کا ہی اتباع کرتے رہے۔ ف۶۴ کہ تم میں سے ہر فریق کے لئے کیسا عذاب ہے۔ ف۶۵ کفر وضلال میں دونوں برابر ہیں۔ ف۶۶ کفر کا اور اعمال خبیثہ کا۔ ف۶۷ نہ ان کے اعمال کے لئے نہ ان کی ارواح کے لئے کیونکہ ان کے اعمال وارواح دونوں خبیث ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کفار کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور مومنین کی ارواح کے لئے کھولے جاتے ہیں۔ ابن جُریج نے کہا کہ آسمان کے دروازے نہ کافروں کے اعمال کے لئے کھولے جائیں نہ ارواح کے لئے یعنی نہ زندگی میں ان کا عمل ہی آسمان پر جاسکتا ہے نہ بعد موت روح۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔ ف۶۸ اور یہ

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

انھیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا ف٧٠ اور ظالموں کو ہم ایسا ہی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

بدلہ دیتے ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور طاقت بھر اچھے کام کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ

وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا

بوجھ نہیں رکھتے وہ جنت والے ہیں انھیں اس میں ہمیشہ رہنا اور ہم نے ان کے

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

سینوں میں سے کینے کھینچ لئے ف٧١ ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور کہیں گے ف٧٢ سب خوبیاں اللّٰہ کو

الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی ف٧٣ اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللّٰہ نہ دکھاتا بے شک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

ہمارے رب کے رسول حق لائے ف٧٤ اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی ف٧٥

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ الثلٰثة

صِلہ تمہارے اعمال کا اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا

ہمیں تو مل گیا جو سچا وعدہ ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا ف٧٦ تو کیا تم نے بھی پایا جو تمہارے رب نے ف٧٧ سچا وعدہ تمہیں دیا تھا بولے

محال تو کفار کا جنت میں داخل ہونا محال کیونکہ محال پر جو موقوف ہو وہ محال ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے۔ ف٦٩ مجرمین سے یہاں کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔ ف٧٠ یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف٧١ جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتیں صاف کر دی گئیں اور ان میں آپس میں نہ باقی رہی مگر محبت و مودّت (پیار)۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوا اور یہ بھی آپ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان میں سے ہوں جن کے حق میں اللّٰہ تعالٰی نے "وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ" فرمایا۔ حضرت علی مرتضٰی کے اس ارشاد نے رفض (رافضیوں کے عقیدے) کی بیخ و بنیاد کا قلع قمع کر دیا۔ ف٧٢ مؤمنین جنت میں داخل ہوتے وقت ف٧٣ اور ہمیں ایسے عمل کی توفیق دی جس کا یہ اجر و ثواب ہے اور ہم پر فضل و رحمت فرمائی اور اپنے کرم سے عذابِ جہنم سے محفوظ کیا۔ ف٧٤ اور جو انہوں نے ہمیں دنیا میں ثواب کی خبریں دیں وہ سب ہم نے عِیاں دیکھ لیں ان کی ہدایت ہمارے لئے کمال لطف و کرم تھا۔ ف٧٥ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے ایک ندا کرنے والا پکارے گا تمہارے لئے زندگانی ہے کبھی نہ مرو گے، تمہارے لئے تندرستی ہے کبھی بیمار نہ ہو گے، تمہارے لئے عیش ہے کبھی تنگ حال نہ ہو گے۔ جنت کو میراث فرمایا گیا اس میں اشارہ ہے کہ وہ محض اللّٰہ کے فضل سے حاصل ہوئی۔ ف٧٦ اور رسولوں نے فرمایا تھا کہ ایمان و طاعت پر اجر و ثواب پاؤ گے۔ ف٧٧ کفر و نافرمانی پر عذاب کا۔

نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۟ۙ﴿۴۴﴾ الَّذِیْنَ

ہاں اور بیچ میں منادی نے پکار دیا کہ اللّٰه کی لعنت ظالموں پر جو

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اللّٰه کی راہ سے روکتے ہیں ف۷۸ اور اسے کجی چاہتے ہیں ف۷۹ اور آخرت کا

کٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ

وقف لازم

انکار رکھتے ہیں اور جنت و دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے ف۸۰ اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے ف۸۱ کہ دونوں فریق کو

كُلًّۢا بِسِیْمٰهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ لَمْ

ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ف۸۲ اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ سلام تم پر یہ ف۸۳

یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ

جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں اور جب ان کی ف۸۴ آنکھیں دوزخیوں کی طرف پھریں

النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۠﴿۴۷﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ

ع ۵ ۱۲

گی کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کر اور اَعراف والے

الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ

کچھ مردوں کو ف۸۵ پکاریں گے جنھیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں کہیں گے تمہیں کیا کام آیا تمہارا جتھا

ف۷۸ اور لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔ ف۷۹ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ دینِ الٰہی کو بدل دیں اور جو طریقہ اللّٰه تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے اس میں تغیُّر ڈال دیں۔ (خازن) ف۸۰ جس کو اَعْرَاف کہتے ہیں۔ ف۸۱ یہ کس طبقہ کے ہوں گے اس میں بہت مختلف اقوال ہیں: ایک قول تو یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں وہ اَعْرَاف پر ٹھہرے رہیں گے جب اہلِ جنت کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سلام کریں گے اور دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے یارب! ہمیں ظالم قوم کے ساتھ نہ کر۔ آخر کار جنت میں داخل کئے جائیں گے، ایک قول یہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں شہید ہوئے مگر ان کے والدین ان سے ناراض تھے وہ اَعْرَاف میں ٹھہرائے جائیں گے، ایک قول یہ ہے: جو لوگ ایسے ہیں کہ اُن کے والدین میں سے ایک اُن سے راضی ہو، ایک ناراض وہ اَعْرَاف میں رکھے جائیں گے۔ ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ اَعْرَاف کا مرتبہ اہلِ جنت سے کم ہے۔ مجاہد کا قول یہ ہے: اَعْرَاف میں صلحاء، فقراء، علماء ہوں گے اور ان کا وہاں قیام اس لئے ہوگا کہ دوسرے اُن کے فضل و شرف کو دیکھیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اَعْرَاف میں انبیاء ہوں گے اور وہ اس مکان عالی میں تمام اہلِ قیامت پر ممتاز کئے جائیں گے اور ان کی فضیلت اور رتبۂ عالیہ کا اظہار کیا جائے گا تاکہ جنتی اور دوزخی ان کو دیکھیں اور وہ ان سب کے احوال اور ثواب و عذاب کے مقدار و احوال کا معائنہ کریں۔ ان قولوں پر اصحاب اَعْرَاف جنتیوں میں سے افضل لوگ ہوں گے کیونکہ وہ باقیوں سے مرتبہ میں اعلیٰ ہیں۔ ان تمام اقوال میں کچھ تناقض (ٹکراؤ) نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہوسکتا ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اَعْرَاف میں ٹھہرائے جائیں اور ہر ایک کے ٹھہرانے کی حکمت جُداگانہ ہو۔ ف۸۲ دونوں فریق سے جنتی اور دوزخی مراد ہیں جنتیوں کے چہرے سفید اور تروتازہ ہوں گے اور دوزخیوں کے چہرے سیاہ اور آنکھیں نیلی یہی اُن کی علامتیں ہیں۔ ف۸۳ اَعْرَاف والے ابھی تک ف۸۴ اَعْرَاف والوں کی ف۸۵ کفار میں سے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ
اور وہ جو تم غرور کرتے تھے و۸۶ کیا یہ ہیں وہ لوگ و۸۷ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت کچھ

بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾
نہ کرے گا و۸۸ ان سے تو کہا گیا کہ جنت میں جاؤ نہ تم کو اندیشہ نہ کچھ غم

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ
اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ ۙ
یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمہیں دیا و۸۹ کہیں گے بےشک اللہ نے ان دونوں کو کافروں پر حرام کیا ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا و۹۰ اور دنیا کی زیست نے انھیں فریب دیا و۹۱

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا
تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا انھوں نے اس دن کے ملنے کا خیال چھوڑا تھا اور جیسا ہماری آیتوں سے

يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً
انکار کرتے تھے اور بےشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے و۹۲ جسے ہم نے ایک بڑے علم سے مفصّل کیا ہدایت و رحمت

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ
ایمان والوں کے لئے کاہے کی راہ دیکھتے ہیں مگر اس کی کہ اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا انجام واقع ہوگا و۹۳

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ
بول اٹھیں گے وہ جو اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے و۹۴ کہ بےشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے

و۸۶ اور اہلِ اَعْرَاف غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے کفار سے کہیں گے و۸۷ جن کو تم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور و۸۸ اب دیکھ لو کہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں۔ و۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ جب اَعْرَاف والے جنت میں چلے جائیں گے تو دوزخیوں کو بھی طمع دامن گیر ہوگی اور وہ عرض کریں گے: یارب! جنت میں ہمارے رشتہ دار ہیں اجازت فرما کہ ہم انہیں دیکھیں اُن سے بات کریں، اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رشتہ داروں کو جنت کی نعمتوں میں دیکھیں گے اور پہچانیں گے لیکن اہلِ جنت ان دوزخی رشتہ داروں کو نہ پہچانیں گے کیونکہ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے، صورتیں بگڑ گئی ہوں گی تو وہ جنتیوں کو نام لے لے کر پکاریں گے کوئی اپنے باپ کو پکارے گا، کوئی بھائی کو اور کہے گا میں جل گیا مجھ پر پانی ڈالو اور تمہیں اللہ نے دیا ہے کھانے کو دو، اس پر اہلِ جنت و۹۰ کہ حلال و حرام میں اپنی ہوائے نفس کے تابع ہوئے جب ایمان کی طرف انہیں دعوت دی گئی مسخر گی کرنے لگے۔ و۹۱ اس کی لذّتوں میں آخرت کو بھول گئے۔ و۹۲ قرآن شریف و۹۳ اور وہ روزِ قیامت ہے۔ و۹۴ نہ اس پر ایمان لاتے تھے نہ اس کے مطابق

فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا
تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف

نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۠﴿۵۳﴾
کام کریں **۹۵** بے شک انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے **۹۶**

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ
بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین **۹۷** چھ دن میں بنائے **۹۸** پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ
عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے **۹۹** رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج

وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ
اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا بڑی برکت

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
والا ہے اللہ رب سارے جہان کا اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے

الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ۚ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ
اُسے پسند نہیں **۱۰۰** اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ **۱۰۱** اس کے سنورنے کے بعد **۱۰۲** اور اس سے دعا کرو

عمل کرتے تھے۔ **۹۵** یعنی بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت اور نافرمانی کے طاعت اور فرمانبرداری اختیار کریں مگر نہ اُنہیں شفاعت میسّر آئے گی نہ دنیا میں واپس بھیجے جائیں گے۔ **۹۶** اور جھوٹ بکتے تھے کہ بُت خدا کے شریک ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے اب آخرت میں اُنہیں معلوم ہو گیا کہ ان کے یہ دعوے جھوٹے تھے۔ **۹۷** مع ان تمام چیزوں کے جو ان کے درمیان ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا: "وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ"۔ **۹۸** چھ دن سے دنیا کے چھ دنوں کی مقدار مراد ہے کیونکہ یہ دن تو اس وقت تھے نہیں، آفتاب ہی نہ تھا جس سے دن ہوتا اور اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ ایک لمحہ میں یا اس سے کم میں پیدا فرماتا لیکن اتنے عرصہ میں اُن کی پیدائش فرمانا بہ تقاضائے حکمت ہے اور اس سے بندوں کو اپنے کاموں میں تدریج اختیار کرنے کا سبق ملتا ہے۔ **۹۹** یہ اِستواء مُتشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اللہ کی اس سے جو مراد ہے حق ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اِستواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول اور اس پر ایمان لانا واجب۔ حضرت مُترجم قُدِّسَ سِرّہٗ نے فرمایا: یا اس کے معنی یہ ہیں کہ آفرینش (کائنات) کا خاتمہ عرش پر جا ٹھہرا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ كِتَابِهٖ۔ **۱۰۰** دعا اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کو کہتے ہیں اور یہ داخلِ عبادت ہے کیونکہ دعا کرنے والا اپنے آپ کو عاجز و محتاج اور اپنے پروردگار کو حقیقی قادر و حاجت روا اِعتقاد کرتا ہے، اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہوا: "اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" (یعنی دعا عبادت کا مغز ہے) تضرع سے اظہارِ عجز و خشوع مراد ہے اور ادب دُعا میں یہ ہے کہ آہستہ ہو۔ حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آہستہ دُعا کرنا علانیہ دُعا کرنے سے ستر درجہ زیادہ افضل ہے۔ مسئلہ: اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ عبادات میں اظہار افضل ہے یا اخفاء، بعض کہتے ہیں کہ اخفا افضل ہے کیونکہ وہ ریا سے بہت دور ہے، بعض کہتے ہیں کہ اظہار افضل ہے اس لئے کہ اس سے دوسروں کو رغبت عبادت پیدا ہوتی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اگر آدمی اپنے نفس پر ریا کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اِخفاء افضل ہے اور اگر قلب صاف ہو اندیشہ ریا نہ ہو تو اظہار افضل ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ فرض عبادتوں میں اظہار افضل ہے، نماز فرض مسجد ہی میں بہتر ہے اور

خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ

ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللّٰہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہی ہے

الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ

کہ ہوائیں بھیجتا ہے اس کی رحمت کے آگے مژدہ سناتی ف۱۰۳ یہاں تک کہ جب اٹھالائیں

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

بھاری بادل ہم نے اسے کسی مُردہ شہر کی طرف چلایا ف۱۰۴ پھر اس سے پانی اُتارا پھر اس سے

مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

طرح طرح کے پھل نکالے اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے ف۱۰۵ کہیں تم نصیحت مانو

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللّٰہ کے حکم سے نکلتا ہے ف۱۰۶ اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا ع ۵ ۱۴

مگر تھوڑا بمشکل ف۱۰۷ ہم یونہی طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں ف۱۰۸ اُن کے لئے جو احسان مانیں بیشک ہم نے

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۱۰۹ تو اس نے کہا اے میری قوم اللّٰہ کو پوجو ف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۱۱

زکوٰۃ کا اظہار کر کے دینا ہی افضل ہے اور نفل عبادات میں خواہ وہ نماز ہو یا صدقہ وغیرہ ان میں اِخفاء افضل ہے۔ دعا میں حد سے بڑھنا کئی طرح ہوتا ہے اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بہت بلند آواز سے چیخے۔ ف۱۰۱ کفر و معصیت و ظلم کر کے ف۱۰۲ انبیاء کے تشریف لانے، حق کی دعوت فرمانے، احکام بیان کرنے، عدل قائم فرمانے کے بعد۔ ف۱۰۳ بارش کا۔ اور رحمت سے یہاں مِینہ مراد ہے۔ ف۱۰۴ جہاں بارش نہ ہوئی تھی سبزہ نہ جما تھا۔ ف۱۰۵ یعنی جس طرح مردہ زمین کو ویرانی کے بعد زندگی عطا فرماتا اور اس کو سرسبز اور شاداب فرماتا ہے اور اس میں کھیتی درخت پھل پھول پیدا کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو قبروں سے زندہ کر کے اُٹھائے گا کیونکہ جو خشک لکڑی سے تروتازہ پھل پیدا کرنے پر قادر ہے اُسے مُردوں کا زندہ کرنا کیا بعید ہے، قدرت کی یہ نشانی دیکھ لینے کے بعد عاقل، سلیم الحواس کو مردوں کے زندہ کئے جانے میں کچھ تردُّد باقی نہیں رہتا۔ ف۱۰۶ یہ مؤمن کی مثال ہے جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اور اس میں پھول پھل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب مومن کے دل پر قرآنی انوار کی بارش ہوتی ہے تو وہ اس سے نفع پاتا ہے ایمان لاتا ہے طاعات و عبادات سے پَھلتا پُھولتا ہے۔ ف۱۰۷ یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآن پاک سے مُنتفِع (فائدہ حاصل کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۱۰۸ جو توحید و ایمان پر حجت و برہان ہیں۔
ف۱۰۹ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کا نام لَمَک ہے وہ مُتَوَشلِخ کے وہ اَخنُوخ علیہ السلام کے فرزند ہیں اَخنُوخ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام چالیس یا پچاس سال کی عمر میں نبوت سے سرفراز فرمائے گئے۔ آیاتِ بالا میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے دلائل قدرت و غرائب صنعت بیان فرمائے جن سے اس کی توحید و ربوبیت ثابت ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے اور زندہ ہونے کی صحت پر دلائلِ قاطِعہ قائم کئے اس کے بعد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتا ہے اور اُن کے ان معاملات کا جو انہیں اُمتوں کے ساتھ پیش آئے۔ اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ فقط آپ ہی کی قوم نے قبولِ حق سے اِعراض نہیں کیا بلکہ پہلی اُمتیں بھی اِعراض کرتی رہیں اور انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا انجام دنیا میں ہلاک اور آخرت میں عذابِ عظیم ہے اس سے

اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا

بےشک مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۱۲ اس کی قوم کے سردار بولے بےشک ہم

لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ

تمہیں کُھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں کہا اے میری قوم مجھ میں گمراہی کچھ نہیں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ

میں تو رَبُّ العالمین کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا اور تمہارا بھلا چاہتا

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

اور میں اللّٰہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے اور کیا تمہیں اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس

رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت ف۱۱۳ کہ وہ تمہیں ڈرائے اور تم ڈرو اور کہیں تم پر رحم ہو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

تو انھوں نے اسے ف۱۱۴ جھٹلایا تو ہم نے اُسے اور جو ف۱۱۵ اس کے ساتھ کشتی میں تھے نجات دی اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ ع ٨ / ٦ / ١٥

ڈبو دیا بےشک وہ اندھا گروہ تھا ف۱۱۶ اور عاد کی طرف ف۱۱۷ ان کی برادری سے ہود کو بھیجا ف۱۱۸ کہا

یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ

اے میری قوم اللّٰہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۱۱۹ اس

ظاہر ہے کہ انبیاء کی تکذیب کرنے والے غضبِ الٰہی کے سزاوار ہوتے ہیں جو شخص سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے گا اس کا بھی یہی انجام ہوگا۔ انبیاء کے ان تذکروں میں سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نبوت کی زبردست دلیل ہے کیونکہ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اُمّی تھے پھر آپ کا ان واقعات کو تفصیلاً بیان فرمانا بالخصوص ایسے ملک میں جہاں اہلِ کتاب کے علماء بکثرت موجود تھے اور سرگرمِ مخالفت بھی تھے ذرا سی بات پاتے تو بہت شور مچاتے وہاں حضور کا ان واقعات کو بیان فرمانا اور اہلِ کتاب کا ساکت و حیران رہ جانا صریح دلیل ہے کہ آپ نبیٔ برحق ہیں اور پروردگارِ عالم نے آپ پر علوم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

ف۱۱۰ وہی مستحقِ عبادت ہے ف۱۱۱ تو اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ ف۱۱۲ روزِ قیامت کا یا روزِ طوفان کا اگر تم میری نصیحت قبول نہ کرو اور راہِ راست پر نہ آؤ۔ ف۱۱۳ جس کو تم خوب جانتے اور اس کے نسب کو پہچانتے ہو۔ ف۱۱۴ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۱۱۵ اُن پر ایمان لائے اور ف۱۱۶ جسے حق نظر نہ آتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ اُن کے دل اندھے تھے نورِ معرفت سے، اُن کو بہرہ نہ تھا۔ ف۱۱۷ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے یہ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے اور عادِ ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اُسی کو ثمود کہتے ہیں، ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ (جمل) ف۱۱۸ ہود علیہ السلام نے ف۱۱۹ اللّٰہ کے عذاب کا۔

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ
کی قوم کے سردار بولے بےشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں
مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۞۶۶ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ
میں گمان کرتے ہیں ف۱۲۰ کہا اے میری قوم مجھے بےوقوفی سے کیا علاقہ (تعلق) میں تو پروردگار
رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞۶۷ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ۞۶۸
عالَم کا رسول ہوں تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں اور تمہارا مُعتمَد خیرخواہ ہوں ف۱۲۱
اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْؕ
اور کیا تمہیں اس کا اَچنبھا (تعجب) ہوا کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں کے ایک مرد کی معرفت کہ وہ تمہیں ڈرائے
وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ
اور یاد کرو جب اس نے تمہیں قوم نوح کا جانشین کیا ف۱۲۲ اور تمہارے بدن کا پھیلاؤ
بَصْۜطَةًۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞۶۹ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ
بڑھایا ف۱۲۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۲۴ کہ کہیں تمہارا بھلا ہو بولے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو ف۱۲۵ کہ
اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ
ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ف۱۲۶ ہمارے باپ دادا پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ ف۱۲۷ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر
مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۞۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌؕ
سچے ہو کہا ف۱۲۸ ضرور تم پر تمہارے رب کا عذاب اور غضب پڑ گیا ف۱۲۹

ف۱۲۰ یعنی رسالت کے دعویٰ میں سچا نہیں جانتے۔ ف۱۲۱ کفّار کا حضرت ہود علیہ السلام کی جناب میں یہ گستاخانہ کلام کہ تمہیں بے وقوف سمجھتے ہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں انتہا درجہ کی بے ادبی اور کمینگی تھی اور وہ مستحق اس بات کے تھے کہ انہیں سخت ترین جواب دیا جاتا مگر آپ نے اپنے اخلاق و ادب اور شانِ حلم سے جو جواب دیا اس میں شانِ مقابلہ ہی نہ پیدا ہونے دی اور اُن کی جہالت سے چشم پوشی فرمائی۔ اس سے دنیا کو سبق ملتا ہے کہ سُفَہاء (بے وقوف) اور بدخصال (بُرے) لوگوں سے اس طرح مخاطبہ (کلام) کرنا چاہئے مَعَ ھٰذا (اس کے ساتھ) آپ نے اپنی رسالت اور خیر خواہی و امانت کا ذکر فرمایا۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔ ف۱۲۲ یہ اس کا کتنا بڑا احسان ہے ف۱۲۳ اور بہت زیادہ قوت و طولِ قامت عنایت کیا ف۱۲۴ اور ایسے مُنعِم (نعمت عطا فرمانے والے) پر ایمان لاؤ اور طاعات و عبادات بجالا کر اس کے احسان کی شکر گزاری کرو ف۱۲۵ یعنی اپنے عبادت خانہ سے۔ حضرت ہود علیہ السلام اپنی قوم کی بستی سے علیحدہ ایک تنہائی کے مقام میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ کے پاس وحی آتی تو قوم کے پاس آ کر سنا دیتے۔ ف۱۲۶ بُت ف۱۲۷ وہ عذاب ف۱۲۸ حضرت ہود علیہ السلام نے ف۱۲۹ اور تمہاری سرکشی سے تم پر عذاب آنا واجب و لازم ہوگیا۔

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا

کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ف۱۳۰ اللّٰہ نے ان کی کوئی

مِنْ سُلْطٰنٍؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ۟(۷۱) فَاَنْجَیْنٰهُ

سند نہ اُتاری تو راستہ دیکھو ف۱۳۱ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں تو ہم نے اُسے اور اس

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ مَا

کے ساتھ والوں کو ف۱۳۲ اپنی ایک بڑی رحمت فرما کر نجات دی ف۱۳۳ اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے ف۱۳۴ تھے ان کی جڑ کاٹ دی ف۱۳۵ اور وہ

ع ٨ ١٦ وقف لازم كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۟ع(۷۲) وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

ایمان والے نہ تھے اور ثمود کی طرف ف۱۳۶ ان کی برادری سے صالح کو بھیجا کہا اے میری قوم اللّٰہ کو

ف۱۳۰ اور انہیں پوجنے لگے اور معبود ماننے لگے باوجودیکہ ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں ہے اور اُلوہیّت کے معنی سے قطعاً خالی و عاری ہیں۔ ف۱۳۱ عذابِ الٰہی کا ف۱۳۲ جو اُن کے مُتّبع تھے اور ان پر ایمان لائے تھے ف۱۳۳ اس عذاب سے جو قومِ ہود پر اُترا۔ ف۱۳۴ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتے ف۱۳۵ اور اس طرح ہلاک کر دیا کہ ان میں ایک بھی نہ بچا۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ قومِ عاد اَحقاف میں رہتی تھی جو عُمان و حَضرَ مَوت کے درمیان علاقہ یمن میں ایک ریگستان ہے انہوں نے زمین کو فِسق سے بھر دیا تھا اور دنیا کی قوموں کو اپنی جفا کاریوں سے اپنے زورِ قوت کے زُعم میں پامال کر ڈالا تھا یہ لوگ بُت پرست تھے اُن کے ایک بُت کا نام صَدَاء، ایک کا صُمُوْد، ایک کا ہَبَاء تھا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ان میں حضرت ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، آپ نے اُنہیں توحید کا حکم دیا شرک و بت پرستی اور ظلم و جفا کاری کی ممانعت کی اس پر وہ لوگ منکر ہوئے آپ کی تکذیب کرنے لگے اور کہنے لگے: ہم سے زیادہ زور آور کون ہے، چند آدمی اُن میں سے حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تھوڑے تھے اور اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے ان مؤمنین میں سے ایک شخص کا نام مَرثَد ابن سَعد بن عُفَیر تھا وہ اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے جب قوم نے سرکشی کی اور اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کی اور زمین میں فساد کیا اور ستم گاریوں میں زیادتی کی اور بڑی مضبوط عمارتیں بنائیں معلوم ہوتا تھا کہ اُنہیں گمان ہے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے جب اُن کی نوبت یہاں تک پہنچی تو اللّٰہ تعالیٰ نے بارش روک دی تین سال بارش نہ ہوئی اب وہ بہت مصیبت میں مبتلا ہوئے اور اس زمانہ میں دستور یہ تھا کہ جب کوئی بلا یا مصیبت نازل ہوتی تھی تو لوگ بیت اللّٰہِ الحرام میں حاضر ہو کر اللّٰہ تعالیٰ سے اس کے دفع کی دعا کرتے تھے اسی لئے ان لوگوں نے ایک وفد بیت اللّٰہ کو روانہ کیا اس وفد میں قَیل بن عنز اور نعیم بن ہزّال اور مَرثَد بن سَعد تھے یہ وہی صاحب ہیں جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور اپنا ایمان مخفی رکھتے تھے اس زمانہ میں مکہ مکرمہ میں عَمالیق کی سکونت تھی اور ان لوگوں کا سردار مُعاویہ بن بکر تھا اس شخص کا ننھیال قومِ عاد میں تھا اسی علاقہ (تعلق) سے یہ وفد مکہ مکرمہ کے حوالی (گرد و نواح) میں معاویہ بن بکر کے یہاں مقیم ہوا اس نے ان لوگوں کا بہت اِکرام کیا نہایت خاطر و مدارات کی یہ لوگ وہاں شراب پیتے اور باندیوں کا ناچ دیکھتے تھے اس طرح انہوں نے عیش و نشاط میں ایک مہینہ بسر کیا معاویہ کو خیال آیا کہ یہ لوگ تو راحت میں پڑ گئے اور قوم کی مصیبت کو بھول گئے جو وہاں گرفتارِ بلا ہے مگر معاویہ بن بکر کو یہ خیال بھی تھا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کچھ کہے تو شاید وہ یہ خیال کریں کہ اب اس کو میزبانی گراں گزرنے لگی ہے اس لئے اُس نے گانے والی باندی کو ایسے اشعار دیئے جن میں قومِ عاد کی حاجت کا تذکرہ تھا جب باندی نے وہ نظم گائی تو ان لوگوں کو یاد آیا کہ ہم اس قوم کی مصیبت کی فریاد کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجے گئے ہیں، اب انہیں خیال ہوا کہ حرم شریف میں داخل ہو کر قوم کے لئے پانی برسنے کی دعا کریں، اس وقت مَرثَد بن سَعد نے کہا کہ اللّٰہ کی قسم! تمہاری دعا سے پانی نہ برسے گا لیکن اگر تم اپنے نبی کی اطاعت کرو اور اللّٰہ تعالیٰ سے توبہ کرو تو بارش ہوگی اور اس وقت مَرثَد نے اپنے اسلام کا اظہار کر دیا ان لوگوں نے مَرثَد کو چھوڑ دیا اور خود مکہ مکرمہ جا کر دعا کی اللّٰہ تعالیٰ نے تین اَبر (بادل) بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آسمان سے ندا ہوئی کہ اے قَیل! اپنے اور اپنی قوم کے لئے ان میں سے ایک اَبر اختیار کر۔ اس نے ابر سیاہ کو اختیار کیا بایں خیال کہ اس سے بہت پانی برسے گا۔ چنانچہ وہ اَبر قومِ عاد کی طرف چلا اور وہ لوگ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے مگر اس میں سے ایک ہوا چلی وہ اس شدت کی تھی کہ اونٹوں اور آدمیوں کو اڑا اڑا کر کہیں سے کہیں لے جاتی تھی یہ دیکھ کر وہ لوگ گھروں میں داخل ہوئے اور اپنے دروازے بند کر لئے مگر ہوا کی تیزی سے بچ نہ سکے اُس نے دروازے بھی اکھیڑ دیئے اور ان لوگوں کو ہلاک بھی کر دیا اور قدرتِ الٰہی سے سیاہ پرندے نمودار ہوئے جنہوں نے اُن کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا حضرت ہود مومنین کو لے کر قوم سے جُدا ہو گئے تھے اس لئے وہ سلامت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ

پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ف۱۳۷ روشن دلیل آئی ف۱۳۸ یہ

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

اللہ کا ناقہ ہے ف۱۳۹ تمہارے لئے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ف۱۴۰

فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝٧٣ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ

کہ تمہیں درد ناک عذاب آلے گا اور یاد کرو ف۱۴۱ جب تم کو عاد کا جانشین

عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ

کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل بناتے ہو ف۱۴۲ اور پہاڑوں میں

الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ

مکان تراشتے ہو ف۱۴۳ تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو ف۱۴۴ اور زمین میں فساد مچاتے

مُفْسِدِیْنَ ۝٧٤ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ

نہ پھرو اس کی قوم کے تکبر والے کمزور

اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

مسلمانوں سے بولے کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کے رسول ہیں

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝٧٥ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا

بولے وہ جو کچھ لے کر بھیجے گئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ف۱۴۵ متکبر بولے جس

بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝٧٦ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ

پر تم ایمان لائے ہمیں اس سے انکار ہے پس ف۱۴۶ ناقہ کی کوچیں (قدم) کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی

رہے قوم کے ہلاک ہونے کے بعد ایمانداروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آخر عمر شریف تک وہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے۔ ف۱۳۶ جو حجاز و شام کے درمیان سرزمینِ حجر میں رہتے تھے۔ ف۱۳۷ میرے صِدق نبوت پر ف۱۳۸ جس کا بیان یہ ہے کہ ف۱۳۹ جو نہ کسی پیٹھ میں رہا نہ کسی پیٹ میں نہ کسی نر سے پیدا ہوا نہ مادہ سے نہ حمل میں رہا نہ اس کی خِلقت تدریجاً (درجہ بدرجہ پیدائش) کمال کو پہنچی بلکہ طریقہ عادِیہ کے خلاف وہ پہاڑ کے ایک پتھر سے دفعۃً پیدا ہوا اس کی یہ پیدائش معجزہ ہے پھر وہ ایک دن پانی پیتا ہے اور تمام قبیلہ ثمود ایک دن۔ یہ بھی معجزہ ہے کہ ایک ناقہ ایک قبیلہ کے برابر پی جائے اس کے علاوہ اس کے پینے کے روز اس کا دودھ دوہا جاتا تھا اور وہ اتنا ہوتا تھا کہ تمام قبیلہ کو کافی ہو اور پانی کے قائم مقام ہو جائے یہ بھی معجزہ اور تمام وُحوش و حیوانات اس کی باری کے روز پانی پینے سے باز رہتے تھے یہ بھی معجزہ۔ اتنے معجزات حضرت صالح علیہ السلام کے صِدقِ نبوت کی زبردست حجتیں ہیں۔ ف۱۴۰ نہ مارو نہ ہکاؤ اگر ایسا کیا تو یہی نتیجہ ہوگا ف۱۴۱ اے قومِ ثمود! ف۱۴۲ موسم گرما میں آرام کرنے کے لئے ف۱۴۳ موسم سرما کے لئے ف۱۴۴ اور اس کا شکر بجالاؤ۔ ف۱۴۵ ان کے دین کو قبول کرتے ہیں اُن کی رسالت کو مانتے ہیں۔ ف۱۴۶ قوم ثمود نے۔

وَقَالُوۡا يٰصٰلِحُ ائۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۷۷﴾
اور بولے اے صالح ہم پر لے آؤ ف۱۴۷ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو
فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ
تو اُنھیں زلزلہ نے آلیا تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے رہ گئے تو صالح نے اُن سے منہ پھیرا ف۱۴۸
وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا
اور کہا اے میری قوم بےشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم
تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ
خیرخواہوں کے غرضی (پسند کرنے والے) ہی نہیں اور لوط کو بھیجا ف۱۴۹ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو
مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ
جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس
شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ
شہوت سے جاتے ہو ف۱۵۰ عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے ف۱۵۱ اور اس کی
جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ
قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ ان ف۱۵۲ کو اپنی بستی سے نکال دو یہ

ف۱۴۷ وہ عذاب ف۱۴۸ جبکہ اُنہوں نے سرکشی کی۔ منقول ہے کہ اُن لوگوں نے چہارشنبہ (بدھ) کو ناقہ کی کونچیں کاٹی تھیں تو حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس کے بعد تین روز زندہ رہو گے پہلے روز تمہارے سب کے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے روز سرخ تیسرے روز سیاہ چوتھے روز عذاب آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یکشنبہ (اتوار) کو دوپہر کے قریب آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اُن لوگوں کے دل پھٹ گئے اور سب ہلاک ہوگئے۔ ف۱۴۹ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھتیجے ہیں آپ اہلِ سَدُوم کی طرف بھیجے گئے اور جب آپ کے چچا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شام کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرزمینِ فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام اُرْدُن میں اُترے اللہ تعالٰی نے آپ کو اہلِ سَدُوم کی طرف مبعوث کیا آپ ان لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیتے تھے اور فعلِ بد سے روکتے تھے جیسا کہ آیت شریف میں ذکر آتا ہے۔ ف۱۵۰ یعنی اُن کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو۔ ف۱۵۱ کہ حلال کو چھوڑ کر حرام میں مبتلا ہوئے اور ایسے خبیث فعل کا ارتکاب کیا۔ انسان کو شہوت بقائے نسل اور دنیا کی آبادی کے لئے دی گئی ہے اور عورتیں محلِّ شہوت و موضَعِ نسل بنائی گئی ہیں کہ اُن سے بطریقۂ معروف حسبِ اجازتِ شرع اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصدِ صحیح کو فوت کردیا کیونکہ مرد کو نہ حمل رہتا ہے نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔ علمائے سِیَر واَخبار کا بیان ہے کہ قومِ لوط کی بستیاں نہایت سرسبز و شاداب تھیں اور وہاں غلّے اور پھل بکثرت پیدا ہوتے تھے زمین کا دوسرا خِطّہ اس کا مثل نہ تھا اس لئے جابجا سے لوگ یہاں آتے تھے اور انہیں پریشان کرتے تھے ایسے وقت میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور اُن سے کہنے لگا کہ اگر تم مہمانوں کی اس کثرت سے نجات چاہتے ہو تو جب وہ لوگ آئیں تو ان کے ساتھ بدفعلی کرو اس طرح یہ فعلِ بد انہوں نے شیطان سے سیکھا اور ان میں رائج ہوا۔ ف۱۵۲ یعنی حضرت لوط اور اُن کے متبعین۔

اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ

لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں ف۱۵۳ تو ہم نے اسے ف۱۵۴ اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت وہ رہ جانے

الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

والوں میں ہوئی ف۱۵۵ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۵۶ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا ع ۱۰/۱۲ ۱۷

مجرموں کا ف۱۵۷ اور مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا ف۱۵۸ کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا

کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ف۱۵۹ تو

الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو ف۱۶۰ اور زمین میں

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ ج وَ

انتظام کے بعد فساد نہ پھیلاؤ یہ تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ اور

لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں روکو ف۱۶۱ جو

اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪

اس پر ایمان لائے اور اس میں کجی چاہو (ٹیڑھا راستہ ڈھونڈو) اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اس نے تمہیں بڑھا دیا ف۱۶۲

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ

اور دیکھو ف۱۶۳ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا اور اگر تم میں ایک گروہ

ف۱۵۳ اور پاکیزگی ہی اچھی ہوتی ہے وہی قابلِ مدح ہے لیکن اس قوم کا ذوق اتنا خراب ہوگیا تھا کہ انہوں نے اس صفتِ مدح کو عیب قرار دیا۔ ف۱۵۴ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۵۵ وہ کافرہ تھی اور اُس قوم سے محبت رکھتی تھی۔ ف۱۵۶ عجیب طرح کا جس میں ایسے پتھر برسے کہ گندھک اور آگ سے مرکب تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ بستی میں رہنے والے جو وہاں مقیم تھے وہ تو زمین میں دھنسا دیئے گئے اور جو سفر میں تھے وہ اس بارش سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۵۷ مجاہد نے کہا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُنہوں نے اپنا بازو قومِ لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خِطّہ کو اکھاڑ لیا اور آسمان کے قریب پہنچ کر اس کو اوندھا کر کے گرا دیا اس کے بعد پتھروں کی بارش کی گئی۔ ف۱۵۸ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۵۹ جس سے میری نبوت و رسالت یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے، اس دلیل سے معجزہ مراد ہے۔ ف۱۶۰ اُن کے حق دیانت داری کے ساتھ پورے پورے ادا کرو۔ ف۱۶۱ اور دین کا اتباع کرنے میں لوگوں کے لئے سدِّ راہ (رکاوٹ) نہ بنو۔ ف۱۶۲ تمہاری تعداد

اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآىٕفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰی

اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا اور ایک گروہ نے نہ مانا ١٦٤ تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ

یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿٨٧﴾

اللہ ہم میں فیصلہ کرے ١٦٥ اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ١٦٦

زیادہ کردی تو اس کی نعمت کا شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ ١٦٣ بہ نگاہِ عبرت پچھلی اُمتوں کے احوال اور گذرے ہوئے زمانوں میں سرکشی کرنے والوں کے انجام و مآل دیکھو اور سوچو ١٦٤ یعنی اگر تم میری رسالت میں اختلاف کرکے دو فرقے ہوگئے ایک فرقے نے مانا اور ایک منکر ہوا ١٦٥ کہ تصدیق کرنے والے ایمانداروں کو عزّت دے اور اُن کی مدد فرمائے اور جھٹلانے والے منکرین کو ہلاک کرے اور انہیں عذاب دے۔ ١٦٦ کیونکہ وہ حاکمِ حقیقی ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ

اس کی قوم کے متکبر سردار بولے اے شعیب قسم ہے کہ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَاؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ کہا ف۱۶۷ کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ

بیزار ہوں ف۱۶۸ ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر تمہارے دین میں آجائیں بعد اس کے کہ

نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَاؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ

اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے ف۱۶۹ اور ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۱۷۰

رَبُّنَاؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًاؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَاؕ رَبَّنَا افْتَحْ

جو ہمارا رب ہے ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط (گھیرے ہوئے) ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ف۱۷۱ اے رب ہمارے ہم میں

بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ

اور ہماری قوم میں حق فیصلہ کر ف۱۷۲ اور تیرا فیصلہ سب سے بہتر اور اس کی قوم کے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور تم نقصان میں رہو گے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

تو انھیں زلزلے نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ف۱۷۳ شعیب کو جھٹلانے

ف۱۶۷ حضرت شعیب علیہ السلام نے ف۱۶۸ حاصل مطلب یہ ہے کہ ہم تمہارا دین نہ قبول کریں گے اور اگر تم نے ہم پر جبر کیا جب بھی نہ مانیں گے کیونکہ ف۱۶۹ اور تمہارے دین باطل کے قُبح (عیب) وفساد کا علم دیا ہے۔ ف۱۷۰ اور اس کو ہلاک کرنا منظور ہو اور ایسا ہی مقدر ہو۔ ف۱۷۱ اپنے تمام امور میں وہی ہمیں ایمان پر ثابت رکھے گا وہی زِیادَتِ اِیقان (ایمان ویقین میں اضافے) کی توفیق دے گا۔ ف۱۷۲ زجّاج نے کہا کہ اس کے یہ معنٰی ہوسکتے ہیں کہ اے رب ہمارے امر کو ظاہر فرما دے مراد اس سے یہ ہے کہ ان پر ایسا عذاب نازل فرما جس سے ان کا باطل پر ہونا اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کے متبعین کا حق پر ہونا ظاہر ہو۔ ف۱۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر جہنم کا دروازہ کھولا اور اُن پر دوزخ کی شدید گرمی بھیجی جس سے سانس بند ہوگئے، اب نہ اُنہیں سایہ کام دیتا تھا نہ پانی، اس حالت میں وہ تہ خانہ میں داخل ہوئے تا کہ وہاں انہیں کچھ امن ملے لیکن وہاں باہر سے زیادہ گرمی تھی۔ وہاں سے نکل کر جنگل کی طرف بھاگے اللہ تعالیٰ نے ایک ابر (بادل) بھیجا جس میں نہایت سرد اور خوشگوار ہوا تھی اس کے سایہ میں آئے اور ایک نے دُوسرے کو پُکار پُکار کر جمع کرلیا، مرد عورتیں بچّے سب مجتمع ہوگئے تو وہ بحکمِ الٰہی آگ بن کر بھڑک اُٹھا اور وہ اس میں اس طرح جل گئے جیسے بھاڑ (بھٹی) میں کوئی چیز بھن جاتی ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحابِ ایکہ کی طرف بھی مبعوث فرمایا تھا اور اہلِ مدین کی طرف بھی اصحابِ ایکہ تو ابر سے ہلاک کئے گئے اور اہلِ مدین زلزلہ میں گرفتار ہوئے اور ایک ہولناک آواز سے ہلاک ہوگئے۔

مع شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚۛ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ

والے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے شعیب کو جھٹلانے والے وہی

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

تباہی میں پڑے تو شعیب نے ان سے منہ پھیرا ف۱۷۴ اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا

ع ١٩/١ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

اور تمہارے بھلے کو نصیحت کی ف۱۷۵ تو کیونکر غم کروں کافروں کا اور نہ بھیجا ہم نے کسی بستی میں

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

کوئی نبی ف۱۷۶ مگر یہ کہ اس کے لوگوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا ف۱۷۷ کہ وہ کسی طرح زاری (عاجزی) کریں ف۱۷۸

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

پھر ہم نے برائی کی جگہ بھلائی بدل دی ف۱۷۹ یہاں تک کہ وہ بہت ہوگئے ف۱۸۰ اور بولے بے شک ہمارے باپ دادا کو

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَوْ اَنَّ

رنج و راحت پہنچے تھے ف۱۸۱ تو ہم نے انھیں اچانک ان کی غفلت میں پکڑ لیا ف۱۸۲ اور اگر

اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ

بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے ف۱۸۳ تو ضرور ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں

الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٦﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ

کھول دیتے ف۱۸۴ مگر انھوں نے تو جھٹلایا ف۱۸۵ تو ہم نے انھیں ان کے کئے پر گرفتار کیا ف۱۸۶ کیا بستیوں والے ف۱۸۷

ف۱۷۴ جب اُن پر عذاب آیا۔ ف۱۷۵ مگر تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔ ف۱۷۶ جس کو اس کی قوم نے نہ جھٹلایا ہو۔ ف۱۷۷ فقر وتنگدستی اور مرض و بیماری میں گرفتار کیا۔ ف۱۷۸ تکبر چھوڑیں توبہ کریں حکمِ الٰہی کے مطیع بنیں۔ ف۱۷۹ کہ سختی وتکلیف کے بعد راحت وآسائش پہنچنا اور بدنی و مالی نعمتیں ملنا اطاعت وشکر گزاری کا مستدعی (چاہنے والا) ہے۔ ف۱۸۰ اُن کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اور مال بھی بڑھے۔ ف۱۸۱ یعنی زمانہ کا دستور ہی یہ ہے کبھی تکلیف ہوتی ہے کبھی راحت، ہمارے باپ دادا پر بھی ایسے احوال گزر چکے ہیں اس سے اُن کا مدعا یہ تھا کہ پچھلا زمانہ جو سختیوں میں گزرا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ عقوبت وسزا نہ تھا تو اپنا دین ترک کرنا نہ چاہئے نہ اُن لوگوں نے شدت وتکلیف سے کچھ نصیحت حاصل کی نہ راحت وآرام سے اُن میں کوئی جذبۂ شکر وطاعت پیدا ہوا وہ غفلت میں سرشار رہے۔ ف۱۸۲ جبکہ انہیں عذاب کا خیال بھی نہ تھا۔ ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور بندوں کو گناہ وسرکشی ترک کر کے اپنے مالک کا رضا جو (رضامندی چاہنے والا) ہونا چاہئے۔ ف۱۸۳ اور خدا اور رسول کی اطاعت اختیار کرتے اور جس چیز کو اللہ اور رسول نے منع فرمایا اس سے باز رہتے۔ ف۱۸۴ ہر طرف سے انہیں خیر پہنچتی وقت پر نافع اور مفید بارشیں ہوتیں زمین سے کھیتی پھل بکثرت پیدا ہوتے رزق کی فراخی ہوتی امن وسلامتی رہتی آفتوں سے محفوظ رہتے ف۱۸۵ اللہ کے رسولوں کو ف۱۸۶ اور انواعِ عذاب میں مبتلا کیا ف۱۸۷ کفار خواہ وہ مکّہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں یا گرد وپیش کے یا اور کہیں کے۔

اَلْقُرٰٓى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَؕ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى
نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ سوتے ہوں یا بستیوں والے نہیں ڈرتے کہ
اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِۚ فَلَا یَاْمَنُ
ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آئے جب وہ کھیل رہے ہوں ف۱۸۸ کیا اللہ کی خفی تدبیر سے نڈر ہیں ف۱۸۹ تو اللہ کی خفی تدبیر
مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ ﴿۹۹﴾ اَوَ لَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ ع ۱۲ ۲
سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے ف۱۹۰ اور کیا وہ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے
الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْۚ وَ
وارث ہوئے انھیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر آفت پہنچائیں ف۱۹۱ اور
نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ
ہم ان کے دلوں پر مُہر کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں سُنتے ف۱۹۲ یہ بستیاں ہیں ف۱۹۳ جن کے
عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَاۚ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا
احوال ہم تمھیں سناتے ہیں ف۱۹۴ اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں ف۱۹۵ لے کر آئے تو وہ ف۱۹۶
كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ
اس قابل نہ ہوئے کہ وہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ف۱۹۷ اللہ یونہی چھاپ (مُہر) لگا دیتا ہے کافروں
الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ
کے دلوں پر ف۱۹۸ اور ان میں اکثر کو ہم نے قول (وعدے) کا سچا نہ پایا ف۱۹۹ اور ضرور ان میں اکثر کو
لَفٰسِقِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
بے حکم ہی پایا پھر ان ف۲۰۰ کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں ف۲۰۱ کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں

ف۱۸۸ اور عذاب کے آنے سے غافل ہوں ف۱۸۹ اور اس کے ڈھیل دینے اور دُنیوی نعمت دینے پر مغرور ہو کر اس کے عذاب سے بے فکر ہو گئے ہیں ف۱۹۰ اور اس کے مخلص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں ربیع بن خُثیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں فرمایا اے نورِ نظر تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے یعنی یہ کہ غافل ہو کر سو جانا کہیں سبب عذاب نہ ہو۔ ف۱۹۱ جیسا کہ ہم نے ان کے مورِثوں (ورثہ چھوڑنے والوں) کو ان کی نافرمانی کے سبب ہلاک کیا۔ ف۱۹۲ اور کوئی پند و نصیحت نہیں مانتے۔ ف۱۹۳ قوم حضرت نوح اور عاد و ثمود اور قوم حضرت لُوط و قوم حضرت شعیب کی۔ ف۱۹۴ تا کہ معلوم ہو کہ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اپنے دُشمنوں یعنی کافروں کے مقابلہ میں مدد کیا کرتے ہیں۔ ف۱۹۵ یعنی معجزات باہرات (زبردست معجزات)۔ ف۱۹۶ تا دمِ مرگ۔ ف۱۹۷ اپنے کُفر و تکذیب پر جمے ہی رہے۔ ف۱۹۸ جن کی نسبت اس کے علم میں ہے کہ کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ ف۱۹۹ اُنہوں نے اللہ کے عہد پورے نہ کئے اُن پر جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یا رب! تو اگر اس سے ہمیں نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں

مَلَاۡئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ
کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی ف۲۰۲ تو دیکھو کیسا انجام ہوا مفسدوں (فساد کرنے والوں) کا اور موسیٰ

مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ اِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيۡقٌ عَلٰۤى اَنۡ لَّاۤ
نے کہا اے فرعون میں پروردگار عالم کا رسول ہوں مجھے سزاوار (مناسب یہی) ہے کہ

اَقُوۡلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ
اللّٰہ پر نہ کہوں مگر سچی بات ف۲۰۳ میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں ف۲۰۴ تو تو بنی اسرائیل

مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ
کو میرے ساتھ چھوڑ دے ف۲۰۵ بولا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو لاؤ اگر

مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ
سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک ظاہر اژدھا ہوگیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا

ع ۱۳ ۴ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا
تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷ قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک

لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيۡدُ اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾
علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے

قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ وَاَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ
بولے اُنھیں اور ان کے بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے

گے پھر جب نجات پاتے عہد سے پھر جاتے۔ (مدارک) ف۲۰۰ انبیاء مذکورین۔ ف۲۰۱ یعنی معجزات واضحات مثلِ ید بیضا وعصا وغیرہ۔ ف۲۰۲ انہیں جھٹلایا اور کفر کیا۔ ف۲۰۳ کیونکہ رسول کی یہی شان ہے وہ کبھی غلط بات نہیں کہتے اور تبلیغ رسالت میں ان کا کذب ممکن نہیں۔ ف۲۰۴ جس سے میری رسالت ثابت ہے اور وہ نشانی معجزات ہیں۔ ف۲۰۵ اور اپنی قید سے آزاد کردے تاکہ وہ میرے ساتھ ارضِ مقدسہ میں چلے جائیں جو اُن کا وطن ہے۔ ف۲۰۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منہ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دُم پر کھڑا ہوگیا اور ایک جبڑا اُس نے زمین پر رکھا اور ایک قصرِ شاہی کی دیوار پر پھر اُس نے فرعون کی طرف رُخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رُخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا: اے موسیٰ! تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑلو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اُٹھالیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ ف۲۰۷ اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہوگئی۔ ف۲۰۸ جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا۔ ف۲۰۹ مصر ف۲۱۰ حضرت ہارون۔

سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا

جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر

نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى

ہم غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہوجاؤ گے بولے اے موسیٰ

اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ

یا تو ۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں ۲۱۳ کہا تمہیں ڈالو ۲۱۴ جب

اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَ

انھوں نے ڈالا ۲۱۵ لوگوں کی نگاہوں پر جادو کردیا اور انھیں ڈرا دیا اور بڑا جادو لائے اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ ۚ

ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو ناگاہ وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ۲۱۶

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا

تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل

صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ ۚ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۖ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ ۙ

ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں گرادیئے گئے ۲۱۷ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ

جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں

۲۱۱ جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے۔ ۲۱۲ پہلے اپنا عصا۔ ۲۱۳ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض (بدلہ) انہیں یہ ملا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا۔ ۲۱۴ یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ اُن کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔ ۲۱۵ اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان اُن سے بھرا معلوم ہونے لگا۔ ۲۱۶ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا۔ ابنِ زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دُم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحرکاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو اُنہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کردیا جب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہوگیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا، یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرتِ بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی، ضرور یہ امر سماوی ہے، یہ بات سمجھ کر وہ "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" (ہم ایمان لائے جہان کے رب پر) کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ ۲۱۷ یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے، معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگادیں۔

إِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ
یہ تو بڑا جعل (مکروفریب) ہے جو تم سب نے ف۲۱۸ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف۲۱۹ تو اب

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ
جان جاؤ گے ف۲۲۰ قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ
سولی دوں گا ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا
ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ ع ۱۸/۱۴
مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے

لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ
کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے

وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا

ف۲۱۸ یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر۔ ف۲۱۹ اور خود اس پر مسلّط ہو جاؤ۔ ف۲۲۰ کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں۔
ف۲۲۱ نیل کے کنارے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے۔ فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے: ف۲۲۲ تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء (ملاقات و دیدار) اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ ف۲۲۳ یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۴ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ لوگ دن کے اوّل وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید۔
ف۲۲۵ یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ اُنہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے۔ (مدارک) ف۲۲۶ کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی۔ سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بُتوں کا بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دَہری تھا یعنی "صانع عالم کے وجود کا مُنکر" اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اُس نے ستاروں کی صورتوں پر بُت بنوائے تھے، اُن کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دُوسروں کو بھی اُن کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مُطاع و مخدوم (سردار و مالک) زمین کا کہتا تھا اسی لئے "اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى" (میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں) کہتا تھا۔
ف۲۲۷ قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں، اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا، جب اُنہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو نزولِ عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لئے اُس نے اپنی قوم سے یہ کہا

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۫ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

اللّٰہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللّٰہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں میں جسے چاہے

عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ

وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور

مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ

آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ

فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ع ۱۵ ۴۳ ۵

زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو ف۲۳۵ اور بے شک ہم نے فرعون والوں کو

بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ

برسوں کے قحط اور پھلوں کے گھٹانے سے پکڑا ف۲۳۶ کہ کہیں وہ نصیحت مانیں ف۲۳۷ تو جب انہیں بھلائی

الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ

ملتی ف۲۳۸ کہتے یہ ہمارے لئے ہے ف۲۳۹ اور جب برائی پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا

بدشگونی لیتے ف۲۴۰ سن لو ان کے نصیبہ (مُقدّر) کی شامت تو اللّٰہ کے یہاں ہے ف۲۴۱ لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں اور بولے

کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر اُن کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بیشک اُن پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہوگئی اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے اس کی شکایت کی، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے) ف۲۲۸ وہ کافی ہے۔ ف۲۲۹ مصیبتوں اور بلاؤں پر اور گھبراؤ نہیں ف۲۳۰ اور زمینِ مصر بھی اس میں داخل ہے۔ ف۲۳۱ یہ فرما کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توقع (اُمید) دلائی کہ فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہوگی اور بنی اسرائیل اُن کی زمینوں اور شہروں کے مالک ہوں گے۔ ف۲۳۲ انہیں کے لئے فتح وظفر ہے اور انہیں کے لئے عاقبتِ محمودہ۔ ف۲۳۳ کہ فرعون اور فرعونیوں نے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر رکھا تھا اور لڑکوں کو بہت زیادہ قتل کیا تھا ف۲۳۴ کہ اب وہ پھر ہماری اولاد کے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو ہماری مدد کب ہوگی اور یہ مصیبتیں کب دفع کی جائیں گی۔ ف۲۳۵ اور کس طرح شکرِ نعمت بجا لاتے ہو۔ ف۲۳۶ اور فقر و فاقہ کی مصیبت میں گرفتار کیا۔ ف۲۳۷ اور کفر و معصیّت سے باز آئیں۔ فرعون نے اپنی چار سو برس کی عمر میں سے تین سو بیس سال تو اس آرام کے ساتھ گزارے تھے کہ اس مدت میں کبھی درد یا بخار یا بھوک میں مبتلا ہی نہیں ہوا اب قحط سالی کی سختی اُن پر اس لئے ڈالی گئی کہ وہ اس سختی ہی سے خدا کو یاد کریں اور اس کی طرف متوجہ ہوں لیکن وہ کفر میں اس قدر راسخ (پختہ) ہو چکے تھے کہ ان تکلیفوں سے بھی ان کی سرکشی ہی بڑھتی رہی۔ ف۲۳۸ اور ارزانی و فراخی (یعنی پھلوں کی کثرت) وامن و عافیت ہوتی ف۲۳۹ یعنی ہم اس کے مستحق ہی ہیں اور اس کو اللّٰہ کا فضل نہ جانتے اور شکرِ الٰہی نہ بجالاتے۔ ف۲۴۰ اور کہتے کہ یہ بلائیں اُن کی وجہ سے پہنچیں اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔ ف۲۴۱ جو اس نے مقدر کیا ہے وہی پہنچتا ہے اور یہ اُن کے کفر کے سبب ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ بڑی شامت تو وہ ہے جو اُن کے لئے اللّٰہ کے یہاں ہے یعنی عذابِ دوزخ۔

مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾

تم کیسی بھی نشانی لے کر ہمارے پاس آؤ کہ ہم پر اس سے جادوکرو ہم کسی طرح تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۲۴۲

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

تو بھیجا ہم نے ان پر طوفان ف۲۴۳ اور ٹیڑی (ٹِڈّی) اور گھن (کِلنی یا جوئیں) اور مینڈک اور خون

ف۲۴۲ جب اُن کی سرکشی یہاں تک پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے حق میں بددُعا کی، آپ مستجاب الدعوات تھے، دُعا قبول ہوئی۔ ف۲۴۳ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر وسرکشی پر جمے رہے تو اُن پر آیاتِ الٰہیہ پَیاپے (لگاتار) وارد ہونے لگیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے دُعا کی تھی کہ یارب فرعون زمین میں بہت سرکش ہوگیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی، انہیں ایسے عذاب میں گرفتار کر جو ان کے لئے سزا ہو اور میری قوم اور بعد والوں کے لئے عبرت، تو اللّٰہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا ابر آیا، اندھیرا ہوا، کثرت سے بارش ہونے لگی، قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا، یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی اُن کی گردنوں کی ہنسلیوں تک آ گیا، اُن میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا، نہ ہل سکتے تھے نہ کچھ کام کر سکتے تھے۔ سنیچر سے سنیچر (یعنی ایک ہفتے سے اگلے ہفتے) تک سات روز تک اسی مصیبت میں مبتلا رہے اور باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے اُن کے گھروں میں پانی نہ آیا جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: ہمارے لئے دُعا فرمائیے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی، زمین میں وہ سرسبزی وشادابی آئی جو پہلے نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے۔ ایک مہینہ تو عافیت سے گزرا پھر اللّٰہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی، وہ کھیتیاں اور پھل، درختوں کے پتے، مکانوں کے دروازے، چھتیں، تختے، سامان حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں اور بنی اسرائیل کے یہاں نہ گئیں اب قبطیوں نے پریشان ہو کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دُعا کی درخواست کی، ایمان لانے کا وعدہ کیا، اس پر عہد و پیمان کیا، سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا سے نجات پائی کھیتیاں اور پھل جو کچھ باقی رہ گئے تھے انہیں دیکھ کر کہنے لگے یہ ہمیں کافی ہیں، ہم اپنا دین نہیں چھوڑتے چنانچہ ایمان نہ لائے عہد وفا نہ کیا اور اپنے اعمالِ خبیثہ میں مبتلا ہوگئے۔ ایک مہینہ عافیت سے گزرا پھر اللّٰہ تعالیٰ نے قُمَّل بھیجے۔ اس میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قُمّل گُھن ہے، بعض کہتے ہیں جوں، بعض کہتے ہیں ایک اور چھوٹا سا کیڑا ہے، اس کیڑے نے جو کھیتیاں اور پھل باقی رہے تھے وہ کھا لئے کپڑوں میں گُھس جاتا تھا اور جلد کو کاٹتا تھا، کھانے میں بھر جاتا تھا، اگر کوئی دس بوری گیہوں چکی پر لے جاتا تو تین سیر واپس لاتا، باقی سب کیڑے کھا جاتے۔ یہ کیڑے فرعونیوں کے بال، بھنویں، پلکیں چاٹ گئے۔ جسم پر چیچک کی طرح بھر جاتے، سونا دشوار کر دیا تھا، اس مصیبت سے فرعونی چیخ پڑے اور اُنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہم توبہ کرتے ہیں، آپ اس بلا کے دفع ہونے کی دُعا فرمائیے چنانچہ سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی حضرت کی دُعا سے رفع ہوئی لیکن فرعونیوں نے پھر عہد شکنی کی اور پہلے سے زیادہ خبیث تر عمل شروع کئے۔ ایک مہینہ امن میں گزرنے کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے مینڈک بھیجے اور یہ حال ہوا کہ آدمی بیٹھتا تھا تو اس کی مجلس میں مینڈک بھر جاتے تھے بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک کُود کر منہ میں پہنچتا۔ ہانڈیوں میں مینڈک، کھانوں میں مینڈک، چولھوں میں مینڈک بھر جاتے تھے آگ بُجھ جاتی تھی، لیٹتے تھے تو مینڈک اُوپر سوار ہوتے تھے، اِس مصیبت سے فرعونی رو پڑے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا اب کی بار ہم پکی توبہ کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے عہد و پیمان لے کر دعا کی تو سات روز کے بعد یہ مصیبت بھی دفع ہوئی اور ایک مہینہ عافیت سے گزرا لیکن پھر انہوں نے عہد توڑ دیا اور اپنے کفر کی طرف لوٹے پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے بددعا فرمائی تو تمام کنوؤں کا پانی نہروں اور چشموں کا پانی دریائے نیل کا پانی غرض ہر پانی ان کے لئے تازہ خون بن گیا۔ اُنہوں نے فرعون سے اس کی شکایت کی تو کہنے لگا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادو سے تمہاری نظر بندی کر دی، اُنہوں نے کہا: کیسی نظر بندی؟ ہمارے برتنوں میں خون کے سوا پانی کا نام ونشان ہی نہیں۔ فرعون نے حکم دیا کہ قبطی بنی اسرائیل کے ساتھ ایک ہی برتن سے پانی لیں تو جب بنی اسرائیل نکالتے تو پانی نکلتا قبطی نکالتے تو اسی برتن سے خون نِکلتا یہاں تک کہ فرعونی عورتیں پیاس سے عاجز ہو کر بنی اسرائیل کی عورتوں کے پاس آئیں اور اُن سے پانی مانگا تو وہ پانی اُن کے برتن میں آتے ہی خون ہوگیا۔ تو فرعونی عورت کہنے لگی کہ تو پانی اپنے منہ میں لے کر میرے منہ میں کلی کر دے، جب تک وہ پانی اسرائیلی عورت کے منہ میں رہا پانی تھا جب فرعونی عورت کے منہ میں پہنچا خُون ہوگیا۔ فرعون خود پیاس سے مُضْطَر (بے چین) ہوا تو اس نے تر درختوں کی رطوبت چُوسی وہ رطوبت منہ میں پہنچتے ہی خون ہوگئی۔ سات روز تک خون کے سوا کوئی چیز پینے کی میسّر نہ آئی تو پھر حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ

اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ قف فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ

جدا جدا نشانیاں ۲۴۴ تو انھوں نے تکبر کیا ۲۴۵ اور وہ مجرم قوم تھی اور جب

عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج لَئِنْ

ان پر عذاب پڑتا کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے ۲۴۶ بے شک اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ ج

تم ہم پر سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کردیں گے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾

پھر جب ہم اُن سے عذاب اٹھا لیتے ایک مدّت کے لئے جس تک انھیں پہنچنا ہے جبھی وہ پھر جاتے

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انھیں دریا میں ڈبو دیا ۲۴۷ اس لئے کہ ہماری آیتیں جھٹلاتے اور ان سے

غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ

بے خبر تھے ۲۴۸ اور ہم نے اس قوم کو ۲۴۹ جو دبالی (کمزور سمجھی) گئی تھی اِس زمین ۲۵۰ کے پورب

الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ط وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

پچھّم (مشرق و مغرب) کا وارث کیا جس میں ہم نے برکت رکھی ۲۵۱ اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ط وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا بدلہ اُن کے صبر کا اور ہم نے برباد کردیا ۲۵۲ جو کچھ فرعون اور

قَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا ع

اس کی قوم بناتی اور جو چُنائیاں اٹھاتے (تعمیر کرتے) تھے اور ہم نے ۲۵۳ بنی اسرائیل کو دریا پار اُتارا تو ان کا گزر

والسلام سے دُعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا فرمائی، یہ مصیبت بھی رفع ہوئی مگر ایمان پھر بھی نہ لائے۔

ف۲۴۴ ایک کے بعد دوسری اور ہر عذاب ایک ہفتہ قائم رہتا اور دوسرے عذاب سے ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا۔ ف۲۴۵ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔

ف۲۴۶ کہ وہ آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔ ف۲۴۷ یعنی دریائے نیل میں جب بار بار انہیں عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو وہ میعاد پوری ہونے کے بعد جو اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی انہیں اللہ تعالیٰ نے غرق کرکے ہلاک کردیا۔ ف۲۴۸ اصلاً تدبُّر و التفات (انجام پر غور وتوجّہ) نہ کرتے تھے۔ ف۲۴۹ یعنی بنی اسرائیل کو ف۲۵۰ یعنی مصر و شام ف۲۵۱ نہروں، درختوں، پھلوں، کھیتیوں اور پیداوار کی کثرت سے ف۲۵۲ ان تمام عمارتوں اور ایوانوں اور باغوں کو۔ ف۲۵۳ فرعون اور اس کی قوم کو دسویں محرم کو غرق کرنے کے بعد۔

عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا

ایک ایسی قوم پر ہوا کہ اپنے بتوں کے آگے آسن مارے (عبادت کیلئے جم کر بیٹھے) تھے ف۲۵۴ بولے اے موسیٰ ہمیں ایک خدا بنادے جیسا

لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ

ان کے لئے اتنے خدا ہیں بولا تم ضرور جاہل لوگ ہو ف۲۵۵ یہ حال تو بربادی کا ہے جس میں

فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ

یہ ف۲۵۶ لوگ ہیں اور جو کچھ کررہے ہیں نرا (بالکل) باطل ہے کہا کیا اللہ کے سوا تمہارا اور کوئی خدا تلاش کروں حالانکہ اس نے

فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

تمہیں زمانے بھر پر فضیلت دی ف۲۵۷ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات بخشی کہ تمہیں

سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ

بُری مار دیتے تمہارے بیٹے ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں باقی رکھتے اور اس میں

ع ۱۶ ۱۲ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا ف۲۵۸ اور ہم نے موسیٰ سے ف۲۵۹ تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں ف۲۶۰ دس اور

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ

بڑھا کر پوری کیں تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا ف۲۶۱ اور موسیٰ نے ف۲۶۲ اپنے بھائی ہارون سے کہا

اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

میری قوم پر میرے نائب رہنا اور اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کو دخل نہ دینا (ان کے راستے پر نہ چلنا) اور جب موسیٰ ہمارے

ف۲۵۴ اور ان کی عبادت کرتے تھے۔ ابن جُریج نے کہا کہ یہ بُت گائے کی شکل کے تھے، ان کو دیکھ کر بنی اسرائیل ف۲۵۵ کہ اتنی نشانیاں دیکھ کر بھی نہ سمجھے کہ اللہ وَاحِد ''لَاشَرِیْکَ لَہٗ'' ہے، اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں اور کسی کی عبادت جائز نہیں۔ ف۲۵۶ بت پرست ف۲۵۷ یعنی خدا وہ نہیں ہوتا جو تلاش کر کے بنالیا جائے بلکہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں فضیلت دی کیونکہ وہ فضل واحسان پر قادر ہے تو وہی عبادت کا مستحق ہے۔ ف۲۵۸ یعنی جب اس نے تم پر ایسی عظیم نعمتیں فرمائیں تو تمہیں کب شایان ہے کہ تم اس کے سوا اور کی عبادت کرو۔ ف۲۵۹ توریت عطا فرمانے کے لئے ماہ ذوالقعدہ کی ف۲۶۰ ذی الحجہ کی ف۲۶۱ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ اُن کے دشمن فرعون کو ہلاک فرمادے تو وہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال اور حرام کا بیان ہوگا، جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کتاب کے نازل فرمانے کی درخواست کی۔ حکم ہوا کہ تیس روزے رکھیں، جب وہ روزے پُورے کر چکے تو آپ کو اپنے دہن مبارک میں ایک طرح کی بو معلوم ہوئی۔ آپ نے مسواک کی ملائکہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے دہنِ مبارک سے بڑی محبوب خوشبو آیا کرتی تھی آپ نے مسواک کر کے اس کو ختم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ماہ ذی الحجہ میں دس روزے اور رکھیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو میرے نزدیک خوشبوئے مشک سے زیادہ اطیب (پسند) ہے۔ ف۲۶۲ پہاڑ پر مناجات کے لئے جاتے وقت۔

مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ

وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا ف۲۶۳ عرض کی اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ

تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ

دیکھ سکے گا ف۲۶۴ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا ف۲۶۵

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ

پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا

قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوسٰٓى

بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ف۲۶۶ فرمایا اے موسیٰ

اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ

میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ

شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ف۲۶۷ لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور

ف۲۶۳ آیت سے ثابت ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے کلام فرمایا اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ ہم اس کلام کی حقیقت سے بحث کرسکیں اخبار (روایتوں) میں وارد ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کلام سننے کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے طہارت کی اور پاکیزہ لباس پہنا اور روزہ رکھ کر طورِ سینا میں حاضر ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے ایک ابر نازل فرمایا جس نے پہاڑ کو ہر طرف سے بقدر چار فرسنگ کے ڈھک لیا۔ شیاطین اور زمین کے جانور حتیٰ کہ ساتھ رہنے والے فرشتے تک وہاں سے علیحدہ کردیے گئے اور آپ کے لئے آسمان کھول دیا گیا تو آپ نے ملائکہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہوا میں کھڑے ہیں اور آپ نے عرشِ الٰہی کو صاف دیکھا یہاں تک کہ الواح پر قلموں کی آواز سنی اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا۔ آپ نے اس کی بارگاہ میں اپنے معروضات پیش کئے۔ اس نے اپنا کلام کریم سُنا کر نوازا۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے لیکن جو اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سُنا۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو کلامِ ربانی کی لذت نے اس کے دیدار کا آرزو مند بنایا۔ (خازن وغیرہ)

ف۲۶۴ ان آنکھوں سے سوال کرکے بلکہ دیدارِ الٰہی بغیر سوال کے محض اس کی عطا و فضل سے حاصل ہوگا وہ بھی اس فانی آنکھ سے نہیں بلکہ باقی آنکھ سے یعنی کوئی بشر مجھے دنیا میں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے اگرچہ دنیا میں نہ ہو کیونکہ صحیح حدیثوں میں ہے کہ روزِ قیامت مومنین اپنے رب عزوجل کے دیدار سے فیضیاب کئے جائیں گے علاوہ بریں یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام عارف باللّٰہ ہیں اگر دیدارِ الٰہی ممکن نہ ہوتا تو آپ ہرگز سوال نہ فرماتے۔ ف۲۶۵ اور پہاڑ کا ثابت رہنا امرِ ممکن ہے کیونکہ اس کی نسبت فرمایا: "جَعَلَهٗ دَكًّا" اس کو پاش پاش کردیا تو جو چیز اللّٰہ تعالیٰ کی مجعول (بنائی ہوئی) ہو اور جس کو وہ موجود فرمائے، ممکن ہے کہ وہ نہ موجود ہو اگر اس کو نہ موجود کرے کیونکہ وہ اپنے فعل میں مختار ہے، اس سے ثابت ہوا کہ پہاڑ کا استقرار امرِ ممکن ہے محال نہیں اور جو چیز امرِ ممکن پر معلق کی جائے وہ بھی ممکن ہی ہوتی ہے محال نہیں ہوتی لہٰذا دیدارِ الٰہی جس کو پہاڑ کے ثابت رہنے پر معلق فرمایا گیا وہ ممکن ہوا تو ان کا قول باطل ہے جو اللّٰہ تعالیٰ کا دیدار محال بتاتے ہیں۔ ف۲۶۶ بنی اسرائیل میں سے۔ ف۲۶۷ توریت کی جو سات یا دس تھیں زبرجد کی یا زمرد کی۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں وف٢٦٨

سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ

عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر وف٢٦٩ اور میں اپنی آیتوں سے انھیں پھیر دوں گا جو زمین میں

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں وف٢٧٠ اور اگر سب نشانیاں دیکھیں ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت

سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

کی راہ دیکھیں اس میں چلنا پسند نہ کریں وف٢٧١ اور گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس میں چلنے کو

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِيْنَ

موجود ہو جائیں یہ اس لئے کہ انھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے بے خبر بنے اور جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار (آخرت کی حاضری) کو جھٹلایا ان کا سب کیا دھرا اکارت گیا انھیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی

ع ١٧ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا

جو کرتے تھے اور موسیٰ کے وف٢٧٢ بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے وف٢٧٣ ایک بچھڑا بنا بیٹھی

وقف لازم جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ

بے جان کا دھڑ وف٢٧٤ گائے کی طرح آواز کرتا کیا نہ دیکھا کہ وہ ان سے نہ بات کرتا ہے اور نہ انھیں کچھ راہ بتائے وف٢٧٥

وف٢٦٨ اس کے احکام پر عامل ہوں۔ وف٢٦٩ جو آخرت میں ان کا ٹھکانا ہے۔ حسن وعطا نے کہا کہ بے حکموں کے گھر سے جہنّم مراد ہے۔ قتادہ کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ میں تمہیں شام میں داخل کروں گا اور گزری ہوئی اُمتوں کے منازل دکھاؤں گا جنھوں نے اللّٰہ کی مخالفت کی تا کہ تمہیں اس سے عبرت حاصل ہو۔ عطیہ عوفی کا قول ہے کہ ''دارُ الفَاسِقِین'' سے فرعون اور اس کی قوم کے مکانات مراد ہیں جو مصر میں ہیں۔ سدی کا قول ہے کہ اس سے منازلِ کفّار مراد ہیں۔ کلبی نے کہا کہ عاد وثمود اور ہلاک شدہ اُمتوں کے منازل مراد ہیں جن پر عرب کے لوگ اپنے سفروں میں ہو کر گزرا کرتے تھے۔ وف٢٧٠ ذوالنون قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ حکمتِ قرآن سے اہلِ باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر تَجَبُّر (تکبر و زیادتی کی روش اختیار) کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں میں اُنہیں اپنی آیتوں کے قبول اور تصدیق سے پھیر دوں گا تا کہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں، یہ ان کے عناد (بغض و دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔ وف٢٧١ یہی تکبر کا ثمرہ متکبر کا انجام ہے۔ وف٢٧٢ طور کی طرف اپنے رب کی مناجات کے لئے جانے کے۔ وف٢٧٣ جو اُنہوں نے قومِ فرعون سے اپنی عید کے لئے عاریت لئے تھے وف٢٧٤ اور اس کے منہ میں حضرت جبریل کے گھوڑے کے قدم کے نیچے کی خاک ڈالی جس کے اثر سے وہ وف٢٧٥ ناقص ہے، عاجز ہے، جماد ہے یا حیوان، دونوں تقدیروں پر صلاحیت نہیں رکھتا کہ پوجا جائے۔

اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤٨﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ

اسے لیا اور وہ ظالم تھے ف٢٧٦ اور جب پچھتائے اور سمجھے کہ ہم

ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾

بہکے بولے اگر ہمارا رب ہم پر مہر (رحم وکرم) نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہوئے

وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

اور جب موسیٰ ف٢٧٧ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا جھنجلایا ہوا ف٢٧٨ کہا تم نے کیا بُری میری جانشینی کی

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ

میرے بعد ف٢٧٩ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی ف٢٨٠ اور تختیاں ڈال دیں ف٢٨١ اور اپنے بھائی کے سر کے بال

اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَ كَادُوْا

پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ف٢٨٢ کہا اے میرے ماں جائے ف٢٨٣ قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ

يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ

مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا ف٢٨٤ اور مجھے ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِاَخِيْ وَ اَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ

میں نہ ملا ف٢٨٥ عرض کی اے رب میرے مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ف٢٨٦ اور ہمیں اپنی رحمت کے اندر لے لے اور

اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ ع ١٨ ٨

تو سب مہر (رحم کرنے) والوں سے بڑھ کر مہر والا بیشک وہ جو بچھڑا لے بیٹھے عنقریب انھیں ان کے رب

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿١٥٢﴾

کا غضب اور ذلت پہنچنا ہے دنیا کی زندگی میں اور ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہیں بہتان بایوں (بہتان باندھنے والوں) کو

ف٢٧٦ کہ اُنہوں نے اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت سے اعراض کیا اور ایسے عاجز و ناقص بچھڑے کو پوجا۔ ف٢٧٧ اپنے رب کی مناجات سے مشرف ہو کر طور سے ف٢٧٨ اس لئے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو خبر دے دی تھی کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کردیا۔ ف٢٧٩ کہ لوگوں کو بچھڑا پوجنے سے نہ روکا۔ ف٢٨٠ اور میرے توریت لے کر آنے کا انتظار نہ کیا۔ ف٢٨١ توریت کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف٢٨٢ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی قوم کا ایسی بدترین معصیت میں مبتلا ہونا نہایت شاق اور گراں ہوا تب حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ف٢٨٣ میں نے قوم کو روکنے اور ان کو وعظ و نصیحت کرنے میں کمی نہیں کی لیکن ف٢٨٤ اور میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جس سے وہ خوش ہوں۔ ف٢٨٥ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائی کا عذر قبول کر کے بارگاہِ الٰہی میں ف٢٨٦ اگر ہم میں سے کسی سے کوئی اِفراط یا تفریط (کمی یا بیشی) ہوگئی۔ یہ دُعا آپ نے بھائی کو راضی کرنے اور اعداء کی شماتت رفع (دشمن کے خوش ہونے کو دور) کرنے کے لئے فرمائی۔

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ

اور جنھوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد

بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے ف۲۸۷ اور جب موسیٰ کا غصہ تھما (دور ہوا) تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لئے چنے ف۲۸۸ پھر جب انھیں

الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا

زلزلہ نے لیا ف۲۸۹ موسیٰ نے عرض کی اے رب میرے تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کر دیتا ف۲۹۰ کیا تو ہمیں اس کام

بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَ

پر ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا ف۲۹۱ وہ نہیں مگر تیرا آزمانا تو اس سے بہکائے جسے چاہے اور

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

راہ دکھائے جسے چاہے تو ہمارا مولیٰ ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر (رحم و کرم) کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ

بخشنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ ف۲۹۲ اور آخرت میں بے شک ہم تیری طرف

اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْۤ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ

رجوع لائے فرمایا ف۲۹۳ میرا عذاب میں جسے چاہوں دوں ف۲۹۴ اور میری رحمت ہر چیز کو

ف۲۸۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔ ف۲۸۸ کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ کے حضور میں حاضر ہو کر قوم کی گوسالہ پرستی کی عذر خواہی کریں چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے کر حاضر ہوئے۔ ف۲۸۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زلزلہ میں مبتلا ہونے کا سبب یہ تھا کہ قوم نے جب بچھڑا قائم کیا تھا یہ اُن سے جدا نہ ہوئے تھے۔ (خازن) ف۲۹۰ یعنی میقات میں حاضر ہونے سے پہلے تاکہ بنی اسرائیل ان سب کی ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے اور انہیں مجھ پر قتل کی تہمت لگانے کا موقع نہ ملتا۔ ف۲۹۱ یعنی ہمیں ہلاک نہ کر اور اپنا لطف و کرم فرما۔ ف۲۹۲ اور ہمیں توفیقِ طاعت مرحمت فرما۔ ف۲۹۳ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۹۴ مجھے اختیار ہے سب میرے مملوک اور بندے ہیں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں۔

شَیْءٍؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

گھیرے ہے وف۲۹۵ تو عنقریب میں وف۲۹۶ نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ(۱۵۶) اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی وف۲۹۷ جسے

یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ

لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وف۲۹۸ وہ انھیں بھلائی

وف۲۹۵ دنیا میں نیک اور بد سب کو پہنچتی ہے۔ وف۲۹۶ آخرت کی وف۲۹۷ یہاں رسول سے بہ اجماعِ مفسّرین سیدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم مراد ہیں آپ کا ذکر وصفِ رسالت سے فرمایا گیا کیونکہ آپ اللّٰہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، فرائض رسالت ادا فرماتے ہیں، اللّٰہ تعالٰی کے اوامر و نواہی و شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں، اس کے بعد آپ کی توصیف میں نبی فرمایا گیا، اس کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے ''غیب کی خبریں دینے والے'' کیا ہے اور یہ نہایت ہی صحیح ترجمہ ہے کیونکہ '' نَبَأ '' خبر کو کہتے ہیں جو مفید علم ہو اور شائبہ کذب سے خالی ہو۔ قرآن کریم میں یہ لفظ اِس معنی میں بکثرت مستعمل ہوا ہے ایک جگہ ارشاد ہوا: '' قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ''(تم فرماؤ وہ بڑی خبر ہے)، ایک جگہ فرمایا: '' تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ''(یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں)، ایک جگہ فرمایا: '' فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ''(جب آدم نے انہیں سب کے نام بتا دیئے) اور بکثرت آیات میں یہ لفظ اس معنی میں وارد ہوا ہے پھر یہ لفظ یا فاعل کے معنٰی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں پہلی صورت میں اس کے معنٰی غیب کی خبریں دینے والے اور دُوسری صورت میں اس کے معنٰی ہوں گے غیب کی خبریں دیئے ہوئے اور دونوں معنٰی کو قرآن کریم سے تائید پہنچتی ہے پہلے معنٰی کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: '' نَبِّئْ عِبَادِیْ ''، دوسری آیت میں فرمایا: '' قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ ''(تم فرماؤ! کیا میں تمہیں خبر دوں) اور اسی قبیل سے ہے حضرت مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام کا ارشاد جو قرآن میں وارد ہوا: '' اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ''(اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو جمع کر رکھتے ہو) اور دوسری صورت کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: '' نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ''(فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا) اور حقیقت میں انبیاء علیہم السلام غیب کی خبریں دینے والے ہی ہوتے ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ کے وصف میں نبی فرمایا کیونکہ نبی ہونا اعلٰی اور اشرف مراتب میں سے ہے اور یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ اللّٰہ کے نزدیک بہت بلند درجے رکھنے والے اور اس کی طرف سے خبر دینے والے ہیں ''اُمِّیْ'' کا ترجمہ حضرت مترجم قدس سرہ نے (بے پڑھے) فرمایا، یہ ترجمہ بالکل حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما کے ارشاد کے مطابق ہے اور یقیناً ''اُمِّیْ'' ہونا آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھے نہیں اور کتاب وہ لائے جس میں اوّلین و آخرین اور غیبوں کے علوم ہیں۔ (خازن)

خاکی وَ بَر اَوجِ عَرش منزل ۔ اُمّی و کتاب خانہ در دل
بشر ایسے کہ عرش کی بلندیوں پر آپ کا مقام ہے ۔ امی ایسے کہ تمام علوم کا خزانہ آپ کے دل میں ہے
دیگر اُمّی و دقیقہ دان عالَم ۔ بے سایہ و سائبان عالم
امی ہیں مگر دقیقہ دانِ جہاں ہیں ۔ بے سایہ ہیں لیکن سائبانِ جہاں ہیں (صلوٰۃ اللّٰہ علیہ وسلامہٗ)

وف۲۹۸ یعنی توریت و انجیل میں آپ کی نعت و صفت و نبوت لکھی پائیں گے۔ حدیث: حضرت عطاء ابنِ یسار نے حضرت عبد اللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے وہ اوصاف دریافت کئے جو توریت میں مذکور ہیں، اُنہوں نے فرمایا کہ حضور کے جو اوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں انہیں میں سے بعض اوصاف توریت میں مذکور ہیں، اس کے بعد اُنہوں نے پڑھنا شروع کیا: اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا شاہد و مبشر اور نذیر اور اُمیوں کا نگہبان بنا کر، تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا، نہ بد خلق ہو نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے نہ بُرائی سے بُرائی کو دفع کرو، لیکن خطا کاروں کو معاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو، اللّٰہ تعالٰی تمہیں نہ اُٹھائے گا جب تک کہ تمہاری برکت سے غیر مستقیم ملّت (سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے لوگوں) کو اس طرح راست (راہِ حق پر) نہ فرما دے کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارنے لگیں اور تمہاری بدولت اندھی آنکھیں ''بینا'' اور بہرے کان ''شِنُوا'' (سننے والے) اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل ''کشادہ'' ہو جائیں اور حضرت کعب احبار سے حضور کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں اُنہیں ہر خوبی کے قابل کروں گا اور ہر خُلقِ کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینانِ قلب و وقار کو اُن کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ

کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ

اُن پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ ف۲۹۹ اور گلے کے پھندے ف۳۰۰ جو ان پر تھے اُتارے گا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ

تو وہ جو اس پر ف۳۰۱ ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے

لباس بناؤں گا اور طاعات واحسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقویٰ کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق ووفا کو اُن کی طبیعت اور عفو وکرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہارِ حق کو اُن کی شریعت اور ہدایت کو اُن کا امام اور اسلام کو ان کی مِلّت بناؤں گا۔ احمد اُن کا نام ہے، خَلق کو اُن کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم ومعرفت اور گمنامی کے بعد رفعت ومنزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قلّت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرقے کے بعد محبت عنایت کروں گا، انہیں کی بدولت مختلف قبائل، غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں اُلفت پیدا کروں گا اور اُن کی اُمت کو تمام امتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حضور کے یہ اوصاف منقول ہیں: میرے بندے احمد مختار، ان کا جائے ولادت مکۂ مکرمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے، اُن کی اُمت ہر حال میں اللّٰہ کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے۔ کتبِ الٰہیہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نعت وصفت سے بھری ہوئی تھیں، اہلِ کتاب ہر قرن (زمانے) میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مسلّط رہی کہ حضور کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔ توریت انجیل وغیرہ اُن کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائیبل میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائیبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے: ''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔'' لفظ ''مددگار'' پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنے وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو بجز سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے کون ہے پھر انتیسویں تیسویں آیت میں ہے: ''اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔'' کیسی صاف بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی اُمت کو حضور کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سیّد عالم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حضور کی عظمت کا اظہار اور اس کے حضور اپنا کمال ادب وانکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے: ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔'' اس میں حضور کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں آپ کا ظہور جب ہی ہوگا جب حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی تشریف لے جائیں اس کی تیرہویں آیت ہے۔ ''لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' اس آیت میں بتایا گیا کہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی آمد پر دین الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دین حق کو مکمل کر دیں گے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ کلمے کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص ''مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى'' کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم غیبی علوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا: ''يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ'' (اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا) اور ''مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔'' (اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں) ف۲۹۹ یعنی سخت تکلیفیں جیسے کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو کاٹ ڈالنا۔ ف۳۰۰ یعنی احکام شاقّہ (وہ احکام جن پر عمل کرنا دشوار ہو) جیسے کہ بدن اور کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا اور گناہوں کا مکانوں کے دروازوں پر ظاہر ہونا وغیرہ۔ ف۳۰۱ یعنی محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر۔

مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ع ۱۹
ساتھ اُترا ف۳۰۲ وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس

اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِ۟الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اللہ کا رسول ہوں ف۳۰۳ کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ
جلائے اور مارے (زندگی اور موت دے) تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اُس کی

بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ
باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے

یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے ف۳۰۴ انصاف کرتا اور ہم نے انھیں بانٹ دیا بارہ قبیلے

اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
گروہ گروہ اور ہم نے وحی بھیجی موسیٰ کو جب اس سے اس کی قوم نے ف۳۰۵ پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ف۳۰۶ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمُ الْمَنَّ وَ
پہچان لیا اور ہم نے ان پر ابر سائبان کیا ف۳۰۷ اور ان پر من و سلویٰ

السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا
اتارا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں اور انھوں نے ف۳۰۸ ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی

ف۳۰۲ اس نور سے قرآن شریف مراد ہے جس سے مومن کا دِل روشن ہوتا ہے اور شک و جہالت کی تاریکیاں دُور ہوتی ہیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔ ف۳۰۳ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عموم رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے؛ حضور فرماتے ہیں: پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں: (۱) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سُرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ (۲) میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں۔ (۳) میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابلِ تیمّم) اور مسجد کی گئی، جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے۔ (۴) دشمن پر ایک ماہ کی مسافت تک میرا رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔ (۵) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خلق کی طرف رسول بنایا گیا اور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے۔ ف۳۰۴ یعنی حق سے ف۳۰۵ تِیہ میں ف۳۰۶ ہر گروہ کے لئے ایک چشمہ۔ ف۳۰۷ تا کہ دھوپ سے امن میں رہیں۔ ف۳۰۸ ناشکری کرکے۔

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾ وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا

جانوں کا برا کرتے تھے اور یاد کرو جب اُن ف۳۰۹ سے فرمایا گیا اس شہر میں بسو ف۳۱۰ اور اس میں

مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ

جو چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اُترے (اے اللہ ہمارے گناہ بخش دے) اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو ہم تمہارے گناہ

خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا

بخش دیں گے عنقریب نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے تو ان میں کے ظالموں نے بات بدل دی

غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا

اس کے خلاف جس کا انھیں حکم تھا ف۳۱۱ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا بدلہ ان کے

يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾ ع وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ ع ۱۰ / ۵ وقف لازم

ظلم کا ف۳۱۲ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ دریا کنارے تھی ف۳۱۳ جب

يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا

وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے ف۳۱۴ جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر تیرتی ان کے سامنے آتیں اور جو دن

ف۳۰۹ بنی اسرائیل ف۳۱۰ یعنی بیت المقدس میں ف۳۱۱ یعنی حکم تو تھا کہ "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں "حِطَّةٌ" توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ بجائے اس کے براہ تمسخر "حِنْطَةٌ فِیْ شعیرة" کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ ف۳۱۲ یعنی عذاب بھیجنے کا سبب ان کا ظلم اور حکمِ الٰہی کی مخالفت کرنا ہے۔ ف۳۱۳ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہود سے توبیخاً (ملامت کرتے ہوئے) اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں مقصود اس سوال سے یہ تھا کہ کفار پر ظاہر کر دیا جائے کہ کفر و معصیت ان کا قدیمی دستور ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے معجزات کا انکار کرنا یہ اُن کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے پہلے بھی کفر پر مصر رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے اسلاف کا حال بیان فرمایا کہ وہ حکمِ الٰہی کی مخالفت کے سبب بندروں اور سوٴروں کی شکل میں مسخ کر دیئے گئے اس بستی میں اختلاف ہے کہ وہ کون سی تھی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ایک قریہ مصر و مدینہ کے درمیان ہے۔ ایک قول ہے کہ مَدْیَن وطور کے درمیان۔ زہری نے کہا کہ وہ قریہ طبریہ شام ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ وہ مَدْیَن ہے۔ بعض نے کہا: اَیلہ ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم ف۳۱۴ کہ باوجود ممانعت کے ہفتے کے روز شکار کرتے اس بستی کے لوگ تین گروہ میں مُنْقَسِم ہو گئے تھے ایک تہائی ایسے لوگ تھے جو شکار سے باز رہے اور شکار کرنے والوں کو منع کرتے تھے اور ایک تہائی خاموش تھے دُوسروں کو منع نہ کرتے تھے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے اور ایک گروہ وہ خطا کار لوگ تھے جنہوں نے حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور شکار کیا اور کھایا اور بیچا اور جب وہ اس معصیّت سے باز نہ آئے تو منع کرنے والے گروہ نے کہا کہ ہم تمہارے ساتھ بود و باش (رہنا سہنا اکھٹا) نہ رکھیں گے اور گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار کھینچ دی۔ منع کرنے والوں کا ایک دروازہ الگ تھا جس سے آتے جاتے تھے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے خطا کاروں پر لعنت کی۔ ایک روز منع کرنے والوں نے دیکھا کہ خطا کاروں میں سے کوئی نہیں نکلا تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید آج شراب کے نشہ میں مدہوش ہو گئے ہوں گے، اُنہیں دیکھنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ بندروں کی صورتوں میں مسخ ہو گئے تھے۔ اب یہ لوگ دروازہ کھول کر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آ کر اُن کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہو جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے اُن لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تم کو منع نہیں کیا تھا! انہوں نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں۔ اور وہ سب ہلاک ہو گئے اور منع کرنے والے سلامت رہے۔

معانقۃ النصف

يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَ اِذْ

ہفتے کا نہ ہوتا نہ آئیں اس طرح ہم انھیں آزماتے تھے ان کی بے حکمی کے سبب اور جب

قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

ان میں سے ایک گروہ نے کہا کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنھیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انھیں سخت عذاب

شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

دینے والا بولے تمہارے رب کے حضور معذرت کو ف۳۱۵ اور شاید انھیں ڈر ہو ف۳۱۶ پھر جب وہ بھلا بیٹھے

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ

جو نصیحت انھیں ہوئی تھی ہم نے بچالیے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا

بُرے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا پھر جب انھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی

عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ

ہم نے اُن سے فرمایا ہوجاؤ بندر دُتکارے (دھتکارے) ہوئے ف۳۱۷ اور جب تمہارے رب نے حکم سنا دیا کہ ضرور

عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ

قیامت کے دن تک ان ف۳۱۸ پر ایسے کو بھیجتا رہوں گا جو انھیں بُری مار چکھائے ف۳۱۹ بے شک تمہارا رب ضرور جلد

الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

عذاب والا ہے ف۳۲۰ اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ف۳۲۱ اور اُنھیں ہم نے زمین میں متفرق کردیا گروہ گروہ ان میں کچھ

الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ

نیک ہیں ف۳۲۲ اور کچھ اور طرح کے ف۳۲۳ اور ہم نے انھیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں

يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ

وہ رجوع لائیں ف۳۲۴ پھر اُن کی جگہ ان کے بعد وہ ف۳۲۵ ناخلف آئے کہ کتاب کے وارث ہوئے ف۳۲۶ اس دنیا

ف۳۱۵ تاکہ ہم پر "نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر" ترک کرنے کا الزام نہ رہے۔ ف۳۱۶ اور وہ نصیحت سے نفع اٹھا سکیں۔ ف۳۱۷ وہ بندر ہوگئے اور تین روز اسی حال میں مبتلا رہ کر ہلاک ہوگئے۔ ف۳۱۸ یہود ف۳۱۹ چنانچہ اُن پر اللہ تعالیٰ نے بُختِ نصر اور سنجاریب اور شاہانِ روم کو بھیجا جنھوں نے انہیں سخت ایذائیں اور تکلیفیں دیں اور قیامت تک کے لئے ان پر جزیہ اور ذلّت لازم ہوئی۔ ف۳۲۰ اُن کے لئے جو کفر پر قائم رہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان پر عذاب مستمر (ہمیشہ) رہے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ف۳۲۱ ان کو جو اللہ کی اطاعت کریں اور ایمان لائیں۔ ف۳۲۲ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور دین پر ثابت رہے۔ ف۳۲۳ جنھوں نے نافرمانی

عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

کا مال لیتے ہیں ف۳۲۷ اور کہتے اب ہماری بخشش ہوگی ف۳۲۸ اور اگر ویسا ہی مال ان کے پاس اور آئے

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

تو لے لیں ف۳۲۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہ لیا گیا کہ اللّٰہ کی طرف نسبت نہ کریں

اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ

مگر حق اور انھوں نے اُسے پڑھا ف۳۳۰ اور بے شک پچھلا گھر (آخرت) بہتر ہے پرہیزگاروں کو ف۳۳۱

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

تو کیا تمہیں عقل نہیں اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں ف۳۳۲ اور انھوں نے نماز قائم رکھی ہم

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ

نیکوں کا نیگ (ثواب) نہیں گنواتے (ضائع نہیں کرتے) اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور

ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا ف۳۳۳ لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے ف۳۳۴ اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں

کی اور جنھوں نے کفر کیا اور دین کو بدلا اور متغیر کیا۔ ف۳۲۴ بھلائیوں سے نعمت و راحت اور بُرائیوں سے شدت و تکلیف مراد ہے۔ ف۳۲۵ جن کی دو قسمیں بیان فرمائی گئیں۔ ف۳۲۶ یعنی توریت کے جو اُنھوں نے اپنے اسلاف سے پائی اور اس کے اوامر و نواہی اور تحلیل و تحریم وغیرہ مضامین پر مطلع ہوئے۔ مدارک میں ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھے اُن کی حالت یہ ہے کہ ف۳۲۷ بطور رشوت کے احکام کی تبدیل اور کلام کی تغییر پر اور وہ جانتے بھی ہیں کہ یہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس گناہِ عظیم پر مصر ہیں۔ ف۳۲۸ اور ان گناہوں پر ہم سے کچھ مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ف۳۲۹ اور آئندہ بھی گناہ کرتے چلے جائیں۔ سدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے، جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا۔ اس کے زمانہ میں دوسرے اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مر جاتا یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے اس کی جگہ حاکم و قاضی ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے۔ ف۳۳۰ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اس کے خلاف کیا۔ توریت میں گناہ پر اصرار کرنے والے کے لئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مؤاخذہ نہ ہوگا یہ اللّٰہ پر افترا ہے۔ ف۳۳۱ جو اللّٰہ کے عذاب سے ڈریں اور رشوت و حرام سے بچیں اور اس کی فرمانبرداری کریں ف۳۳۲ اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکام کو مانتے ہیں اور اس میں تغییر و تبدیل روا (جائز) نہیں رکھتے۔ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ کتاب میں سے حضرت عبداللّٰہ بن سلام وغیرہ ایسے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے پہلی کتاب کا اتباع کیا اس کی تحریف نہ کی، اس کے مضامین کو نہ چھپایا اور اس کتاب کے اتباع کی بدولت اُنہیں قرآنِ پاک پر ایمان نصیب ہوا۔ (خازن و مدارک) ف۳۳۳ جب بنی اسرائیل نے تکالیفِ شاقّہ کی وجہ سے احکامِ توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل ایک فرسنگ عریض تھی اُٹھا کر سائبان کی طرح اُن کے سروں کے قریب کر دیا اور اُن سے کہا گیا کہ احکامِ توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ بایاں رخسارہ و ابرُو تو اُنھوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کی شان یہی ہے۔ ف۳۳۴ عزم و کوشش سے۔

ع ۲۱ ۹

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ
تم پرہیزگار ہو اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور

معانقة

اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا
انھیں خود ان پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں ف۳۳۵ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے ف۳۳۶ کہ کہیں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ
قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ف۳۳۷ یا کہو کہ شرک تو پہلے

اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے ف۳۳۸ تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ
اہلِ باطل نے کیا ف۳۳۹ اور ہم اسی طرح آیتیں رنگ رنگ (تفصیل) سے بیان کرتے ہیں ف۳۴۰ اور اس لئے کہ کہیں وہ پھر آئیں ف۳۴۱ اور اے محبوب

عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ
انھیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں ف۳۴۲ تو وہ ان سے صاف نکل گیا ف۳۴۳ تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو

ف۳۳۵ حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ذریت نکالی اور اُن سے عہد لیا۔ آیات وحدیث دونوں پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذریت کا نکالنا اس سلسلہ کے ساتھ تھا جس طرح کہ دنیا میں ایک دُوسرے سے پیدا ہوں گے اور اُن کے لئے ربوبیت اور وحدانیت کے دلائل قائم فرما کر اور عقل دے کر اُن سے اپنی ربوبیت کی شہادت طلب فرمائی ف۳۳۶ اپنے اُوپر اور ہم نے تیری ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا یہ شاہد کرنا اس لئے ہے ف۳۳۷ ہمیں کوئی تنبیہ نہیں کی گئی تھی۔ ف۳۳۸ جیسا انہیں دیکھا اُن کے اتباع واقتداء میں ویسا ہی کرتے رہے۔ ف۳۳۹ یہ عذر کرنے کا موقع نہ رہا جب کہ اُن سے عہد لے لیا گیا اور ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے اس عہد کو یاد دلایا اور توحید پر دلائل قائم ہوئے۔ ف۳۴۰ تا کہ بندے تدبر وتفکّر کر کے حق وایمان قبول کریں ف۳۴۱ شرک وکفر سے توحید وایمان کی طرف اور نبی صاحب معجزات کے بتانے سے اپنے عہدِ میثاق کو یاد کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ف۳۴۲ یعنی بلعم باعور جس کا واقعہ مفسّرین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور اُن کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں، ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دُعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللّٰہ تعالیٰ سے دُعا کر کہ اللّٰہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعور نے کہا: تمہارا بُرا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور اُن کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایماندار لوگ ہیں میں کیسے اُن پر دُعا کروں، میں جانتا ہوں جو اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے، اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا وآخرت برباد ہو جائے گی مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت اِلحاح وزاری (رونے پیٹنے) کے ساتھ اُنہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعور نے کہا کہ میں اپنے رب کی مرضی معلوم کرلوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دُعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کر لیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا، چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے ان پر دُعا کرنے کی ممانعت فرما دی تب قوم نے اس کو ہدیے اور نذرانے دیئے جو اُس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعور نے رب تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی اُس کا کچھ جواب نہ ملا اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا تو قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللّٰہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ

گمراہوں میں ہوگیا اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اُسے اٹھالیتے ف۳۴۴ مگر وہ تو زمین پکڑ گیا ف۳۴۵ اور

اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو

يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

زبان نکالے ف۳۴۶ یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں کیا بُری کہاوت ہے اُن کی جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ

جھٹلائیں اور اپنی ہی جان کا بُرا کرتے تھے جسے اللہ راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے اور

مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ

جسے گمراہ کرے تو وہی نقصان میں رہے اور بے شک ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیے بہت

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ

جن اور آدمی ف۳۴۷ وہ دل رکھتے ہیں جن میں سمجھ نہیں ف۳۴۸ اور وہ آنکھیں جن سے دیکھتے نہیں ف۳۴۹

بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

اور وہ کان جن سے سنتے نہیں ف۳۵۰ وہ چوپایوں کی طرح ہیں ف۳۵۱ بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ ف۳۵۲

طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا الحاح واصرار اور بھی زیادہ ہوا حتّٰی کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا تھا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دُعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُس کی زبان پر آتا تھا۔ قوم نے کہا: اے بلعم! یہ کیا کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دُعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا۔ کہا: یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اُس کی زبان باہر نکل پڑی تو اُس نے اپنی قوم سے کہا: میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہوگئیں۔ اس آیت میں اس کا بیان ہے۔ ف۳۴۳ اور ان کا اتباع نہ کیا۔ ف۳۴۴ اور بلند درجہ عطا فرما کر اَبرار (فرمانبرداروں) کی منازل میں پہنچاتے۔ ف۳۴۵ اور دنیا کا مفتوں ہوگیا۔ ف۳۴۶ یہ ایک ذلیل جانور کے ساتھ تشبیہ ہے کہ دنیا کی حرص رکھنے والا اگر اس کو نصیحت کرو تو مفید نہیں، مبتلائے حرص رہتا ہے، چھوڑ دو تو اسی حرص کا گرفتار۔ جس طرح زبان نکالنا کتّے کی لازمی طبیعت ہے ایسی ہی حرص ان کے لئے لازم ہوگئی ہے۔ ف۳۴۷ یعنی کفار جو آیاتِ الٰہیہ میں تدبر سے اعراض کرتے ہیں اور ان کا کافر ہونا اللہ کے علمِ ازلی میں ہے۔ ف۳۴۸ یعنی حق سے اعراض کرکے آیاتِ الٰہیہ میں تدبر کرنے سے محروم ہوگئے اور یہی دل کا خاص کام تھا۔ ف۳۴۹ راہ حق و ہدایت اور آیاتِ الٰہیہ اور دلائلِ توحید۔ ف۳۵۰ موعظت و نصیحت کو بگوش (وعظ نصیحت کو غور و توجہ سے سن کر) قبول اور باوجود قلب و حواس رکھنے کے وہ امور دین میں اُن سے نفع نہیں اٹھاتے لہٰذا ف۳۵۱ کہ اپنے قلب و حواس سے مدارکِ علمیہ و معارفِ ربانیہ کا ادراک نہیں کرتے ہیں۔ کھانے پینے کے دنیوی کاموں میں تمام حیوانات بھی اپنے حواس سے کام لیتے ہیں انسان بھی اتنا ہی کرتا رہا تو

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۷۹ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۪ وَ ذَرُوا

وہی غفلت میں پڑے ہیں اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام ف۳۵۳ تو اسے اُن سے پکارو اور انھیں چھوڑ دو

الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۱۸۰ وَ

جو اس کے ناموں میں حق سے نکلتے ہیں ف۳۵۴ وہ جلد اپنا کیا پائیں گے اور

مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ۝۱۸۱ ع وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا ع ۲۲ ۱۰ ۱۲

ہمارے بنائے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ حق بتائیں اور اس پر انصاف کریں ف۳۵۵ اور جنھوں نے ہماری آیتیں

بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۲ ۚۖ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ

جھٹلائیں جلد ہم انھیں آہستہ آہستہ ف۳۵۶ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی اور میں انھیں ڈھیل دوں گا ف۳۵۷ بیشک

كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝۱۸۳ اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٚ سکتة مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۳۵۸ کیا سوچتے نہیں کہ ان کے صاحب کو جنون سے کچھ علاقہ (تعلق) نہیں وہ تو صاف

اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝۱۸۴ اَوَ لَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

ڈر سنانے والے ہیں ف۳۵۹ کیا انھوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو

اس کو بہائم پر کیا فضیلت۔ ف۳۵۲ کیونکہ چوپایہ بھی اپنے نفع کی طرف بڑھتا ہے اور ضرر سے بچتا اور اس سے پیچھے ہٹتا ہے اور کافر جہنم کی راہ چل کر اپنا ضرر اختیار کرتا ہے تو اس سے بدتر ہوا آدمی روحانی، شہوانی، سماوی، ارضی ہے۔ جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ ف۳۵۳ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جس کسی نے یاد کر لئے جنتی ہوا۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اسمائے الٰہیہ ننانوے میں منحصر نہیں ہیں، حدیث کا مقصود صرف یہ ہے کہ اتنے ناموں کے یاد کرنے سے انسان جنتی ہو جاتا ہے۔ **شانِ نزول:** ابوجہل نے کہا تھا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایک پروردگار کی عبادت کرتے ہیں پھر وہ اللہ اور رحمٰن دو کو کیوں پکارتے ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اس جاہل بے خرد (بے عقل) کو بتایا گیا کہ معبود تو ایک ہی ہے نام اس کے بہت ہیں۔ ف۳۵۴ اس کے ناموں میں حق و استقامت سے نکلنا کئی طرح پر ہے۔ **مسائل:** ایک تو یہ کہ اس کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا جیسا کہ مشرکین نے "اِلٰہ" کا "لَات" اور "عَزِیز" کا "عُزّٰی" اور "مَنّان" کا "مَنَات" کر کے اپنے بتوں کے نام رکھے تھے یہ ناموں میں حق سے تجاوز اور ناجائز ہے۔ دُوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا نام مقرر کیا جائے جو قرآن و حدیث میں نہ آیا ہو، یہ بھی جائز نہیں جیسے کہ سخی یا رفیق کہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ (یعنی شریعت سے ہی معلوم ہو سکتے) ہیں۔ تیسرے حسنِ ادب کی رعایت کرنا تو فقط یاضَارّ یامانِع یاخَالِقَ الْقِرَدَةِ کہنا جائز نہیں بلکہ دُوسرے اسماء کے ساتھ ملا کر کہا جائے گا یا ضارٌّ یانافع یامعطی یاخَالِقَ الْخَلق۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی ایسا نام مقرر کیا جائے جس کے معنی فاسد ہوں یہ بھی بہت سخت ناجائز ہے جیسے کہ لفظ "رام" اور "پرماتما" وغیرہ۔ پنجم ایسے اسماء کا اطلاق جن کے معنی معلوم نہیں ہیں اور یہ نہیں جانا جا سکتا کہ وہ جلالِ الٰہی کے لائق ہیں یا نہیں ف۳۵۵ یہ گروہ حق پژوہ (اہلِ حق) علماء اور ہادیانِ دین کا ہے۔ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ہر زمانہ کے اہلِ حق کا اجماع حجت ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی زمانہ حق پرستوں اور دین کے ہادیوں سے خالی نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک گروہ میری اُمت کا تا قیامت دینِ حق پر قائم رہے گا، اس کو کسی کی عداوت و مخالفت ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ ف۳۵۶ یعنی تدریجی ف۳۵۷ ان کی عمریں دراز کر کے ف۳۵۸ اور میری گرفت سخت۔ ف۳۵۹ **شانِ نزول:** جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر چڑھ کر شب کے وقت قبیلہ قبیلہ کو پکارا اور فرمایا کہ میں تمہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا ہوں اور آپ نے انہیں اللہ کا خوف دلایا اور پیش آنے والے حوادث کا ذکر کیا تو اُن میں سے کسی نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ

چیز اللہ نے بنائی ف۳۶۰ اور یہ کہ شاید اُن کا وعدہ نزدیک آگیا ہو ف۳۶۱

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَ

تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے ف۳۶۲ جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور

یَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ

انھیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں ف۳۶۳ کہ وہ کب کو ٹھہری ہے

مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ۛؕ ثَقُلَتْ

(کب آئے گی) تم فرماؤ اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے اُسے وہی اس کے وقت پر ظاہر کرے گا ف۳۶۴ بھاری پڑ رہی ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ یَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ

آسمانوں اور زمین میں تم پر نہ آئے گی مگر اچانک تم سے ایسا پوچھتے ہیں گویا تم نے اُسے خوب تحقیق

عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ

کر رکھا ہے تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن بہت لوگ جانتے نہیں ف۳۶۵ تم فرماؤ

لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

میں اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں ف۳۶۶ مگر جو اللہ چاہے ف۳۶۷ اور اگر میں غیب جان

وقف منزل
وقف لازم

نازل ہوئی اور فرمایا گیا کیا اُنہوں نے فکر و تامل سے کام نہ لیا اور عاقبت اندیشی و دُور بینی بالکل بالائے طاق رکھ دی اور یہ دیکھ کر کہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اقوال و افعال میں اُن کے مخالف ہیں اور دنیا اور اس کی لذّتوں سے آپ نے منہ پھیر لیا ہے، آخرت کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور اس کا خوف دلانے میں شب و روز مشغول ہیں، ان لوگوں نے آپ کی طرف جنون کی نسبت کردی، یہ اُن کی غلطی ہے۔ ف۳۶۰ ان سب میں اس کی وحدانیت اور کمالِ حکمت و قدرت کی روشن دلیلیں ہیں۔ ف۳۶۱ اور وہ کفر پر مرجائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہوجائیں ایسے حال میں عاقل پر ضروری ہے کہ وہ سوچ سمجھے دلائل پر نظر کرے۔ ف۳۶۲ یعنی قرآن پاک کے بعد اور کوئی کتاب اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی رسول آنے والا نہیں جس کا انتظار ہو کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ ف۳۶۳ شانِ نزول: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ہمیں بتائیے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ کیونکہ ہمیں اس کا وقت معلوم ہے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۶۴ قیامت کے وقت کا بتانا رسالت کے لوازم سے نہیں ہے جیسا کہ تم نے قرار دیا اور اے یہود! تم نے جو اس کا وقت جاننے کا دعویٰ کیا یہ بھی غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مخفی کیا ہے اور اس میں اس کی حکمت ہے۔ ف۳۶۵ اس کے اخفا کی حکمت تفسیر روح البیان میں ہے کہ بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلامِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) وقتِ قیامت کا علم ہے اور یہ حصر آیت کے منافی نہیں۔ ف۳۶۶ شانِ نزول: غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپائے بھاگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہوگیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبد اللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیسا عجیب حال ہے کہ مدینہ میں مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنی ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور نے فرمایا منافق لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں اُلجھ گئی ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر) ف۳۶۷ وہ مالکِ حقیقی ہے جو کچھ ہے اس

الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚۛ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ معانقة ١٨

لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت بھلائی جمع کرلی اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچی ف٣٦٨ میں تو یہی ڈر ف٣٦٩

وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٨﴾ ع هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ ع ٢٣ ١٤

اورخوشی سنانے والا ہوں انھیں جو ایمان رکھتے ہیں وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ف٣٧٠ اور

جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا

اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا ف٣٧١ کہ اس سے چین (آرام) پائے پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا ف٣٧٢ تو اسے لئے

فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ

پھرا کی (چلتی پھرتی رہی) پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب اللہ سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہیے بچہ دے گا تو بے شک ہم

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

شکر گزار ہوں گے پھر جب اس نے انھیں جیسا چاہیے بچہ عطا فرمایا انھوں نے اس کی عطا میں اس کے ساجھی (شریک) ٹھہرائے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ

تو اللہ کو برتری ہے اُن کے شرک سے ف٣٧٣ کیا اسے شریک کرتے ہیں جو کچھ نہ بنائے ف٣٧٤ اور وہ

کی عطا سے ہے۔ ف٣٦٨ یہ کلام براہِ ادب وتواضع ہے معنی یہ ہیں کہ میں اپنی ذات سے غیب نہیں جانتا جو جانتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی اطلاع اوراس کی عطا سے۔ (خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا بھلائی جمع کرنا اور بُرائی نہ پہنچنا اسی کے اختیار میں ہوسکتا ہے جو ذاتی قدرت رکھے اور ذاتی قدرت وہی رکھے گا جس کا علم بھی ذاتی ہو کیونکہ جس کی ایک صفت ذاتی ہے اس کے تمام صفات ذاتی تو معنی یہ ہوئے کہ اگر مجھے غیب کا علم ذاتی ہوتا تو قدرت بھی ذاتی ہوتی اور میں بھلائی جمع کرلیتا اور بُرائی نہ پہنچنے دیتا بھلائی سے مُراد راحتیں اور کامیابیاں اور دشمنوں پر غلبہ ہے اور بُرائیوں سے تنگی وتکلیف اور دشمنوں کا غالب آنا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بھلائی سے مُراد سرکشوں کا مطیع اور نافرمانوں کا فرمانبردار اور کافروں کا مومن کرلینا ہو اور برائی سے بدبخت لوگوں کا باوجود دعوت کے محروم رہ جانا تو حاصل کلام یہ ہوگا کہ اگر میں نفع وضرر کا ذاتی اختیار رکھتا تو اے منافقین وکافرین! تمہیں سب کو مومن کر ڈالتا اور تمہاری کفری حالت دیکھنے کی تکلیف مجھے نہ پہنچتی۔ ف٣٦٩ سنانے والا ہوں کافروں کو ف٣٧٠ عکرمہ کا قول ہے کہ اس آیت میں خطاب عام ہے ہر ایک شخص کو اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ وہی ہے جس نے تم میں سے ہر ایک کو ایک جان سے یعنی اس کے باپ سے پیدا کیا اوراس کی جنس سے اس کی بی بی کو بنایا پھر جب وہ دونوں جمع ہوئے اور حمل ظاہر ہوا اوران دونوں نے تندرست بچہ کی دُعا کی اور ایسا بچہ ملنے پر ادائے شکر کا عہد کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ویسا ہی بچہ عنایت فرمایا۔ اُن کی حالت یہ ہوئی کہ کبھی تو وہ اس بچہ کو طبائع کی طرف نسبت کرتے ہیں جیسے دہریوں کا حال ہے کبھی ستاروں کی طرف جیسا کواکب پرستوں کا طریقہ ہے کبھی بتوں کی طرف جیسا بت پرستوں کا دستور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اُن کے اس شرک سے برتر ہے۔ (کبیر) ف٣٧١ یعنی اس کے باپ کی جنس سے اس کی بی بی بنائی۔ ف٣٧٢ مرد کا چھانا کنایہ ہے جماع کرنے سے اور ہلکا سا پیٹ رہنا ابتدائے حمل کی حالت کا بیان ہے۔ ف٣٧٣ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں قریش کو خطاب ہے جو قُصَی کی اولاد ہیں اُن سے فرمایا گیا کہ تمہیں ایک شخص قُصَی سے پیدا کیا اوراس کی بی بی اسی کی جنس سے عربی قرشی کی تاکہ اس سے چین وآرام پائے پھر جب اُن کی درخواست کے مطابق انہیں تندرست بچہ عنایت کیا تو انہوں نے اللہ کی اس عطا میں دُوسروں کو شریک بنایا اور اپنے چاروں بیٹوں کا نام عبدمناف، عبدالعزیٰ، عبدقُصَی اور عبدالدار رکھا۔ ف٣٧٤ یعنی بتوں کو جنہوں نے کچھ نہیں بنایا۔

يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ وَإِن
خود بنائے ہوئے ہیں اور نہ وہ ان کو کوئی مدد پہنچا سکیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کریں ف۳۷۵ اور اگر

تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ
تم انھیں ف۳۷۶ راہ کی طرف بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہ آئیں ف۳۷۷ تم پر ایک سا ہے چاہے انھیں پکارو یا

صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ
چپ رہو ف۳۷۸ بےشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں ف۳۷۹ تو اُنھیں پکارو

فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ
پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چلیں

أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ
یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے گرفت کریں یا ان کے آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا ان کے

آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾
کان ہیں جن سے سُنیں ف۳۸۰ تم فرماؤ کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤں چلو اور مجھے مہلت نہ دو ف۳۸۱

إِنَّ وَلِيِّـۧيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ
بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری ف۳۸۲ اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے ف۳۸۳ اور جنھیں

ف۳۷۵ اس میں بتوں کی بے قدری اور بطلانِ شرک کا بیان اور مشرکین کے کمالِ جہل کا اظہار ہے اور بتایا گیا ہے کہ عبادت کا مستحق وہی ہوسکتا ہے جو عابد کو نفع پہنچانے اور اس کا ضرر دفع کرنے کی قدرت رکھتا ہو۔ مشرکین جن بُتوں کو پوجتے ہیں ان کی بے قدرتی اس درجہ کی ہے کہ وہ کسی چیز کے بنانے والے نہیں کسی چیز کے بنانے والے تو کیا ہوتے خود اپنی ذات میں دُوسرے سے بے نیاز نہیں، آپ مخلوق ہیں، بنانے والے کے محتاج ہیں، اس سے بڑھ کر بے اختیاری یہ ہے کہ وہ کسی کی مدد نہیں کرسکتے اور کسی کی کیا مدد کریں خود انہیں ضرر پہنچے تو دفع نہیں کرسکتے، کوئی انہیں توڑ دے، گرادے، جو چاہے کرے، وہ اس سے اپنی حفاظت نہیں کرسکتے ایسے مجبور بے اختیار کو پوجنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۳۷۶ یعنی بتوں کو ف۳۷۷ کیونکہ وہ نہ سُن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں ف۳۷۸ وہ بہرحال عاجز ہیں، ایسے کو پوجنا اور معبود بنانا بڑی بے خِردِی (بے عقلی) ہے ف۳۷۹ اور اللہ کے مملوک ومخلوق کسی طرح پوجنے کے قابل نہیں، اس پر بھی اگر تم انہیں معبود کہتے ہو ف۳۸۰ یہ کچھ بھی نہیں تو پھر اپنے سے کمتر کو پُوج کر کیوں ذلیل ہوتے ہو۔ ف۳۸۱ شانِ نزول: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بُت پرستی کی مذمت کی اور بُتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ ہوجاتے ہیں، برباد ہوجاتے ہیں، یہ بُت انہیں ہلاک کردیتے ہیں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انہیں پُکارو! اور میری نقصان رسانی میں اُن سے مدد لو اور تم بھی جو مکر وفریب کرسکتے ہو وہ میرے مقابلہ میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو، مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ ف۳۸۲ اور میری طرف وحی بھیجی اور میری عزّت کی۔ ف۳۸۳ اور ان کا حافظ وناصر ہے اس پر بھروسہ رکھنے والوں کو مشرکین وغیرہ کا کیا اندیشہ تم اور تمہارے معبود مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَ
اس کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے اور نہ خود اپنی مدد کریں ۳۸۴ اور

اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ
اگر انہیں راہ کی طرف بلاؤ تو نہ سنیں اور تو انہیں دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں ۳۸۵ اور انہیں

لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾
کچھ بھی نہیں سوجھتا اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾
اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے (کسی برے کام پر اُکسائے) ۳۸۶ تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی

مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ۚ وَ اِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ اِذَا
آنکھیں کھل جاتی ہیں ۳۸۷ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں ۳۸۸ شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر کمی (کوتاہی) نہیں کرتے اور اے محبوب

لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ
جب تم ان کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ تو کہتے ہیں تم نے دل سے کیوں نہ بنائی تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب سے

رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ
وحی ہوتی ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے اور

اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَ اذْكُرْ
جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو ۳۸۹ اور اپنے رب

۳۸۴ تو میرا کیا بگاڑ سکیں گے۔ ۳۸۵ کیونکہ بتوں کی تصویریں اس شکل کی بنائی جاتی تھیں جیسے کوئی دیکھ رہا ہے۔ ۳۸۶ کوئی وسوسہ ڈالے۔ ۳۸۷ اور وہ اس وسوسے کو دُور کردیتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ۳۸۸ یعنی کفار۔ ۳۸۹ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس وقت قرآن کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارج نماز اس وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے، جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس طرف ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے سننے اور خاموش رہنے کے باب میں ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں خطبہ سننے کے لئے گوش برآواز ہونے (خطبہ بغور سننے) اور خاموش رہنے کا حکم ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نماز و خطبہ دونوں میں بغور سُننا اور خاموش رہنا واجب ثابت ہوتا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے آپ نے کچھ لوگوں کو سُنا کہ وہ نماز میں امام کے ساتھ قرأت کرتے ہیں تو نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم اس آیت کے معنی سمجھو۔ غرض اس آیت سے قراءت خَلْفُ الْاِمَام (نمازِ باجماعت میں امام کے پیچھے قراءت) کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کو اس کے مقابل حجت قرار دیا جاسکے۔ قراءت خَلْفُ الْاِمَام کی تائید میں سب سے

رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ

کو اپنے دل میں یادکرو ف۳۹۰ زاری(عاجزی)اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح

وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا

اور شام ف۳۹۱ اور غافلوں میں نہ ہونا بے شک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں ف۳۹۲

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ السجدة ﴿۲۰۶﴾

اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹۳

ایاتها ۷۵ ۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۸۸ رکوعاتها ۱۰

سورہ انفال مدنیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں ف۲ تم فرماؤ غنیمتوں کے مالک اللہ و رسول ہیں ف۳ تو اللہ سے ڈرو ف۴ اور

زیادہ اعتماد جس حدیث پر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے: "لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" مگر اس حدیث سے قراءت خَلْفُ الْاِمَام کا وجوب تو ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل نہیں ہوتی تو جبکہ حدیث: "قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ" سے ثابت ہے کہ امام کا قراءت کرنا ہی مقتدی کا قراءت کرنا ہے تو جب امام نے قراءت کی اور مقتدی ساکت رہا تو اس کی قراءت حکمیہ ہوئی اس کی نماز بے قرأت کہاں رہی یہ قراءت حکمیہ ہے تو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے سے قرآن وحدیث دونوں پر عمل ہوجاتا ہے اور قراءت کرنے سے آیت کا اتباع ترک ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ امام کے پیچھے فاتحہ وغیرہ کچھ نہ پڑھے۔ ف۳۹۰ اُوپر کی آیت کے بعد اس آیت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف سننے والے کو خاموش رہنا اور بے آواز نکالے دِل میں ذکر کرنا یعنی عظمت وجلالِ الٰہی کا استحضار (موجود ہونا) لازم ہے کَذَافِیْ تَفْسِیر ابنِ جَرِیْر۔ اس سے امام کے پیچھے بلند یا پست آواز سے قرأت کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور دل میں عظمت و جلالِ حق کا استحضار ذکر قلبی ہے۔ مسئلہ: ذکر بالجہر اور ذکر بالاخفاء دونوں میں نصوص وارد ہیں جس شخص کو جس قِسم کے ذکر میں ذوق وشوق تام واخلاص کامل میسر ہو اس کے لئے وہی افضل ہے، کذافی ردالمحتار وغیرہ۔ ف۳۹۱ شام عصر ومغرب کے درمیان کا وقت ہے، ان دونوں وقتوں میں ذکر افضل ہے کیونکہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور اسی طرح نماز عصر کے بعد غروب تک نماز ممنوع ہے اس لئے ان وقتوں میں ذکر مستحب ہوا تا کہ بندے کے تمام اوقات قربت وطاعت میں مشغول رہیں۔ ف۳۹۲ یعنی ملائکہ مقربین ف۳۹۳ یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، ان کے پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ لازم ہوجاتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہے اور کہتا ہے افسوس بنی آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا وہ سجدہ کر کے جنّتی ہوا اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنّمی ہوگیا۔ ف۱ یہ سورت مدنی ہے بجز سات آیتوں کے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور "اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ" سے شروع ہوتی ہیں، اس میں پچھتر آیتیں اور ایک ہزار پچھتر کلمے اور پانچ ہزار اسّی حروف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہم اہلِ بدر کے حق میں نازل ہوئی جب غنیمت کے معاملہ میں ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور بدمزگی کی نوبت آگئی تو اللہ تعالٰی نے معاملہ ہمارے ہاتھ سے نکال کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کیا۔ آپ نے وہ مال برابر تقسیم کردیا۔ ف۳ جیسے چاہیں تقسیم فرمائیں۔ ف۴ اور باہم اختلاف نہ کرو۔

اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①

اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ف۵ ان کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ ② الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ

اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں ف۶ وہ جو نماز قائم

الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ③ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ۚ ④ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ

درجے ہیں ان کے رب کے پاس ف۷ اور بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۸ جس طرح اے محبوب تمہیں تمہارے رب نے

مِنْۢ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ۪ وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ ⑤ۙ

تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا ف۹ اور بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ف۱۰

ف۵ تو اس کے عظمت و جلال سے ف۶ اور اپنے تمام کاموں کو اس کے سپرد کریں۔ ف۷ بقدر اُن کے اعمال کے کیونکہ مؤمنین کے احوال ان اوصاف میں متفاوت ہیں اس لئے اُن کے مراتب بھی جُدا گانہ ہیں۔ ف۸ جو ہمیشہ اکرام و تعظیم کے ساتھ بے محنت و مشقت عطا کی جائے۔ ف۹ یعنی مدینہ طیبہ سے بدر کی طرف۔ ف۱۰ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں، دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔ مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابوسفیان کے ملک شام سے ایک قافلہ کے ساتھ آنے کی خبر پا کر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اُن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوئے مکہ مکرمہ سے ابوجہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلہ کی امداد کے لئے روانہ ہوا۔ ابوسفیان تو رستہ سے کترا کر مع اپنے قافلہ کے ساحل بحر کی راہ چل پڑے اور ابوجہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب مکہ مکرمہ واپس چل، تو اس نے انکار کر دیا اور وہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر۔ صحابہ نے اس میں موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم اِس تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامانِ اسلحہ ہے، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گراں گذرا اور حضور نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابوجہل سامنے آرہا ہے۔ اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیك وسلم قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکرِ دشمن کو چھوڑ دیجئے۔ یہ بات ناگوارِ خاطرِ اقدس ہوئی تو حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری اور رضا جوئی و جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت و استحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح مرضیٔ مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں ہیں پھر اور صحابہ نے بھی عرض کیا کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں، ہم ساتھ ہیں، کبھی تخلف نہ کریں (پیچھے نہ رہیں) گے، ہم آپ پر ایمان لائے، ہم نے آپ کی تصدیق کی، ہم نے آپ کے اتباع کے عہد کئے، ہمیں آپ کی اتباع میں سمندر کے اندر کُود جانے سے بھی عذر نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا: چلو اللہ کی برکت پر بھروسہ کرو، اُس نے مجھے وعدہ دیا ہے، میں تمہیں بشارت دیتا ہوں، مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آرہی ہے اور حضور نے کفار کے مرنے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتا دیں اور ایک ایک کی جگہ پر نشانات لگا دیئے اور یہ معجزہ دیکھا گیا کہ ان میں سے جو مر کر گرا اسی نشان پر گرا، اس سے خطا نہ کی۔

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ
سچی بات میں تم سے جھگڑتے تھے و۱۱ بعد اس کے کہ ظاہر ہو چکی و۱۲ گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف

يَنْظُرُوْنَ ؕ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
ہانکے جاتے ہیں و۱۳ اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں و۱۴ میں ایک تمہارے لئے ہے اور تم یہ چاہتے تھے

اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا (کسی نقصان کا ڈر) نہیں و۱۵ اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے و۱۶

وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
اور کافروں کی جڑ کاٹ دے (ہلاک کر دے) و۱۷ کہ سچ کو سچ کرے اور جھوٹ کو جھوٹا و۱۸ پڑے بُرا

الْمُجْرِمُوْنَ ۚ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ
مانیں مجرم جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے و۱۹ تو اُس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار

مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ
فرشتوں کی قطار سے و۲۰ اور یہ تو اللہ نے کیا مگر تمہاری خوشی کو اور اس لئے کہ تمہارے دل

ع ۱۵ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِذْ
چین پائیں اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے و۲۱ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے جب

و۱۱ اور کہتے تھے کہ ہمیں لشکرِ قریش کا حال ہی معلوم نہ تھا کہ ہم اُن کے مقابلہ کی تیاری کر کے چلتے۔ و۱۲ یہ بات کہ حضرت سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کرتے ہیں حکمِ الٰہی سے کرتے ہیں اور آپ نے اعلان فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو غیبی مدد پہنچے گی۔ و۱۳ یعنی قریش سے مقابلہ انہیں ایسا مہیب (بڑا بھیانک) معلوم ہوتا ہے۔ و۱۴ یعنی ابوسفیان کے قافلے اور ابوجہل کے لشکر۔ و۱۵ یعنی ابوسفیان کا قافلہ و۱۶ دینِ حق کو غلبہ دے، اس کو بلند و بالا کرے۔ و۱۷ اور انہیں اس طرح ہلاک کرے کہ اُن میں سے کوئی باقی نہ بچے۔ و۱۸ یعنی اسلام کو ظہور و ثبات عطا فرمائے اور کُفر کو مٹائے۔ و۱۹ شانِ نزول: مسلم شریف کی حدیث ہے روزِ بدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو ملاحظہ فرمایا کہ ہزار ہیں اور آپ کے اصحاب تین سو دس سے کچھ زیادہ تو حضور قبلے کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے ربّ سے یہ دعا کرنے لگے یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر، یارب! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرما، یارب! اگر تو اہلِ اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔ اسی طرح حضور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ دوش (شانہ) مبارک سے چادر شریف اتر گئی تو حضرت ابوبکر حاضر ہوئے اور چادر مبارک دوشِ اقدس پر ڈالی اور عرض کیا: یا نبیَ اللہ! آپ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوگئی، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پُورا فرمائے گا، اس پر یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی۔ و۲۰ چنانچہ اوّل ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسلمان اس روز کافروں کا تعاقب کرتے تھے اور کافر مسلمان کے آگے آگے بھاگتا جاتا تھا اچانک اوپر سے کوڑے کی آواز آتی تھی اور سوار کا یہ کلمہ سنا جاتا تھا: (اَقْدِمْ حَيْزُوْم) یعنی آگے بڑھ اے حیزوم! (حیزوم حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا اور اس کی ناک تلوار سے اڑا دی گئی اور چہرہ زخمی ہو گیا۔ صحابہ نے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے یہ معائنے بیان کئے تو حضور نے فرمایا کہ یہ آسمانِ سِوُم کی مدد ہے۔ ابوجہل نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کہاں سے ضرب آتی تھی؟ مارنے والا تو ہم کو نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں کی طرف سے، تو کہنے لگا: پھر وہی تو غالب ہوئے تم تو غالب نہیں ہوئے۔ و۲۱ تو بندے

يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً

اُس نے تمہیں اُونگھ سے گھیر دیا تو اُس کی طرف سے چین (تسکین) تھی ف۲۲ اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا

لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ

کہ تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمادے اور تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور

يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿١١﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

اس سے تمہارے قدم جمادے ف۲۳ جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

کو ثابت رکھو ف۲۴ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا

کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ ف۲۵ یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب

کو چاہئے کہ اسی پر بھروسہ کرے اور اپنے زور وقوت اور اسباب و جماعت پر ناز نہ کرے۔ ف۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غنودگی اگر جنگ میں ہوتو امن ہے اور اللہ کی طرف سے ہے اور نماز میں ہوتو شیطان کی طرف سے ہے جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہوا سے نیند اور اونگھ نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ خوفِ شدید کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے بعض مفسرین نے کہا ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہوا اور بہت زیادہ پیاس لگی تو ان پر غنودگی ڈال دی گئی جس سے انہیں راحت حاصل ہوئی اور تکان اور پیاس رفع ہوئی اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہوئے۔ یہ اُونگھ اُن کے حق میں نعمت تھی اور یکبارگی سب کو آئی جماعتِ کثیر کا خوفِ شدید کی حالت میں اسی طرح یکبارگی اونگھ جانا خلاف عادت ہے اسی لئے بعض علماء نے فرمایا: یہ اونگھ معجزہ کے حکم میں ہے۔ (خازن) ف۲۳ روزِ بدر مسلمان ریگستان میں اُترے اُن کے اور اُن کے جانوروں کے پاؤں ریت میں دھنسے جاتے تھے اور مشرکین ان سے پہلے لبِ آب قبضہ کر چکے تھے۔ صحابہ میں بعض حضرات کو وضو کی بعض کو غسل کی ضرورت تھی اور پیاس کی شدت تھی تو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم حق پر ہو تم میں اللہ کے نبی ہیں اور تم اللہ والے ہو اور حال یہ ہے کہ مشرکین غالب ہو کر پانی پر پہنچ گئے تم بغیر وضو اور غسل کئے نمازیں پڑھتے ہو تو تمہیں دشمن پر فتح یاب ہونے کی کس طرح امید ہے تو اللہ تعالیٰ نے مینہ بھیجا جس سے جنگل سیراب ہو گیا اور مسلمانوں نے اس سے پانی پیا اور غسل کئے اور وضو کئے اور اپنی سواریوں کو پلایا اور اپنے برتنوں کو بھرا اور غبار بیٹھ گیا اور زمین اس قابل ہو گئی کہ اس پر قدم جمنے لگے اور شیطان کا وسوسہ زائل ہوا اور صحابہ کے دل خوش ہوئے اور یہ نعمت فتح وظفر حاصل ہونے کی دلیل ہوئی۔ ف۲۴ ان کی اعانت کر کے اور انہیں بشارت دے کر ف۲۵ ابوداؤد مازنی جو بدر میں حاضر ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ میں مشرک کی گردن مارنے کے لئے اس کے درپے ہوا، اس کا سر میری تلوار پہنچنے سے پہلے ہی کٹ کر گر گیا تو میں نے جان لیا کہ اس کو کسی اور نے قتل کیا۔ سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ روزِ بدر ہم میں سے کوئی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو اس کی تلوار پہنچنے سے پہلے ہی مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یک مشت سنگریزے کفار پر پھینک کر مارے تو کوئی کافر ایسا نہ بچا جس کی آنکھوں میں اس میں سے کچھ پڑا نہ ہو۔ بدر کا یہ واقعہ صبح جمعہ سترہ رمضان مبارک ۲ ہجری میں پیش آیا۔

الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا

سخت ہے یہ تو چکھو ف۲۶ اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب ہے ف۲۷ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾

ایمان والو جب کافروں کے لام(لشکر) سے تمہارا مقابلہ ہو تو انھیں پیٹھ نہ دو ف۲۸

وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ

اور جو اس دن انھیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی جماعت میں جا ملنے کو

فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ

تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی ف۲۹ تو تم

تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

نے انھیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے ف۳۰ انھیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے

رَمٰى ۚ وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾

پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے بےشک اللہ سنتا جانتا ہے

ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ

یہ ف۳۱ تو لو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللہ کافروں کا داؤں سست کرنے والا ہے اے کافرو اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ

الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ

تم پر آچکا ف۳۲ اور اگر باز آؤ ف۳۳ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمہارا جتھا (گروہ)

ف۲۶ جو بدر میں پیش آیا اور کفار مقتول اور مقید (قید) ہوئے یہ تو عذاب دنیا ہے۔ ف۲۷ آخرت میں ف۲۸ یعنی اگر کفار تم سے زیادہ بھی ہوں تو ان کے مقابلہ سے نہ بھاگو۔ ف۲۹ یعنی مسلمانوں میں سے جو جنگ میں کفار کے مقابلہ سے بھاگا وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوا، اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، سوائے دو حالتوں کے: ایک تو یہ کہ لڑائی کا ہنر یا کرتب کرنے کے لئے پیچھے ہٹا ہو وہ پیٹھ دینے اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ دوسرے جو اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹا وہ بھی بھاگنے والا نہیں ہے۔
ف۳۰ شانِ نزول: جب مسلمان جنگِ بدر سے واپس ہوئے تو ان میں سے ایک کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا دوسرا کہتا تھا کہ میں نے فلاں کو قتل کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس قتل کو تم اپنے زور و قوت کی طرف نسبت نہ کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی امداد اور اس کی تقویت اور تائید ہے۔ ف۳۱ فتح و نصرت ف۳۲ شانِ نزول: یہ خطاب مشرکین کو ہے جنہوں نے بدر میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور ان میں سے ابوجہل نے اپنی اور حضور کی نسبت یہ دعا کی کہ یارب! ہم میں جو تیرے نزدیک اچھا ہو اس کی مدد کر اور جو بُرا ہو اُسے مبتلائے مصیبت کر اور ایک روایت میں ہے کہ مشرکین نے مکہ مکرمہ سے بدر کو چلتے وقت کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لپٹ کر یہ دُعا کی تھی کہ یارب! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق پر ہوں تو ان کی مدد فرما اور اگر ہم حق پر ہوں تو ہماری مدد کر اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جو فیصلہ تم نے چاہا تھا وہ کر دیا گیا اور جو گروہ حق پر تھا اس کو فتح دی گئی یہ تمہارا مانگا ہوا فیصلہ ہے، اب آسمانی فیصلہ سے بھی جو ان کا طلب کیا ہوا تھا اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی۔ ابوجہل بھی اس جنگ میں ذلّت اور رسوائی کے ساتھ مارا گیا اور اس کا سر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیا گیا۔ ف۳۳ سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۠ ﴿۱۹﴾ یٰۤاَیُّهَا ع ۲ ۹ ۱۶

تمہیں کچھ کام نہ دے گا چاہے کتنا ہی بہت ہو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ اللّٰہ مسلمانوں کے ساتھ ہے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚۖ ﴿۲۰﴾

ایمان والو اللّٰہ اور اس کے رسول کا حکم مانو ۳۴ؔ اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ

اور ان جیسے نہ ہونا جنھوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے ۳۵ؔ بے شک سب جانوروں

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ

میں بدتر اللّٰہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ۳۶ؔ اور اگر اللّٰہ ان میں

اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

کچھ بھلائی ۳۷ؔ جانتا تو انھیں سُنا دیتا اور اگر ۳۸ؔ سنا دیتا جب بھی انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے ۳۹ؔ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ

اے ایمان والو اللّٰہ ورسول کے بلانے پر حاضر ہو ۴۰ؔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی ۴۱ؔ

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور جان لو کہ اللّٰہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہوجاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے

کے ساتھ عداوت اور حضور کے ساتھ جنگ کرنے سے ۳۴ؔ کیونکہ رسول کی اطاعت اور اللّٰہ کی اطاعت ایک ہی چیز ہے، جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللّٰہ کی اطاعت کی۔ ۳۵ؔ کیونکہ جو سُن کر نفع نہ اُٹھائے اور نصیحت پذیر نہ ہو اس کا سُننا سُننا ہی نہیں ہے، یہ منافقین ومشرکین کا حال ہے، مسلمانوں کو اس حال سے دُور رہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ ۳۶ؔ نہ وہ حق سنتے ہیں نہ حق بولتے ہیں نہ حق کو سمجھتے ہیں کان اور زبان وعقل سے فائدہ نہیں اٹھاتے، جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ یہ دیدہ ودانستہ بہرے گونگے بنتے ہیں اور عقل سے دشمنی کرتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت بنی عبدُ الدّار بن قُصی کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ سب لوگ جنگ اُحد میں مقتول ہوئے اور ان میں سے صرف دو شخص ایمان لائے: مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ۔ ۳۷ؔ یعنی صدق ورغبت ۳۸ؔ بحالت موجودہ یہ جانتے ہوئے کہ اُن میں صدق رغبت نہیں ہے۔ ۳۹ؔ اپنے عناد (بغض) اور حق سے دشمنی کے باعث ۴۰ؔ کیونکہ رسول کا بلانا اللّٰہ ہی کا بلانا ہے۔ بخاری شریف میں سعید بن معلّی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا، مجھے رسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے پکارا میں نے جواب نہ دیا پھر میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یارسول اللّٰہ! میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللّٰہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللّٰہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ ایسا ہی دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابی بن کعب نماز پڑھتے تھے، حضور نے انہیں پکارا، انہوں نے جلدی نماز تمام کر کے سلام عرض کیا، حضور نے فرمایا: تمہیں جواب دینے سے کیا بات مانع ہوئی؟ عرض کیا: حضور میں نماز میں تھا۔ حضور نے فرمایا: کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللّٰہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہو؟ عرض کیا: بیشک آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ۴۱ؔ اس چیز سے یا ایمان مراد ہے کیونکہ کافر مُردہ ہوتا ہے، ایمان سے اس کو زندگی حاصل ہوتی ہے۔ قتادہ نے کہا کہ وہ چیز قرآن ہے کیونکہ اس سے دِلوں کی زندگی ہے اور اس میں نجات ہے اور عصمتِ دارین ہے۔ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ وہ چیز جہاد ہے کیونکہ اس کی بدولت اللّٰہ تعالیٰ ذلّت کے بعد عزت عطا فرماتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ وہ شہادت ہے اس لئے کہ شہداء

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا

اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا ف۴۲ اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

کہ اللہ کا عذاب سخت ہے اور یاد کرو ف۴۳ جب تم تھوڑے تھے ملک میں

فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ

دبے ہوئے ف۴۴ ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اس نے تمہیں ف۴۵ جگہ دی اور اپنی مدد سے زور دیا

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اور ستھری چیزیں تمہیں روزی دیں ف۴۶ کہ کہیں تم احسان مانو اے ایمان والو اللہ

تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ

اور خیانت دانستہ میں امانتوں اپنی نہ اور کرو ف۴۷ نہ دغا سے رسول و

اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ ف۴۲ بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور (طاقت) تک برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا، خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ روکیں نہ منع کریں، جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام وخاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرم معاصی ہو اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَر ترک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔ ف۴۳ اے مؤمنین مہاجرین! ابتدائے اسلام میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں۔ ف۴۴ قریش تم پر غالب تھے اور تم ف۴۵ مدینہ طیبہ میں۔ ف۴۶ یعنی اموالِ غنیمت جو تم سے پہلے کسی امت کے لئے حلال نہیں کئے گئے تھے۔ ف۴۷ فرائض کا چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ سے خیانت کرنا ہے اور سنت کا ترک کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ابولبابہ ہارون بن عبد المنذر انصاری کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود بنی قریظہ کا دو ہفتے سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ فرمایا وہ اس محاصرہ سے تنگ آگئے اور اُن کے دل خائف ہوگئے تو اُن سے اُن کے سردار کعب بن اسد نے یہ کہا کہ اب تین شکلیں (صورتیں) ہیں یا تو اس شخص یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرو اور ان کی بیعت کرلو کیونکہ قسم بخدا وہ نبی مرسل ہیں، یہ ظاہر ہو چکا اور یہ وہی رسول ہیں جن کا ذکر تمہاری کتاب میں ہے، ان پر ایمان لے آئے تو جان، مال، اہل واولاد سب محفوظ رہیں گے، مگر اس بات کو قوم نے نہ مانا تو کعب نے دوسری شکل (صورت) پیش کی اور کہا کہ تم اگر اسے نہیں مانتے تو آؤ پہلے ہم اپنے بی بی بچوں کو قتل کر دیں پھر تلواریں کھینچ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے مقابل آئیں کہ اگر ہم اس مقابلہ میں ہلاک بھی ہو جائیں تو ہمارے ساتھ اپنے اہل و اولاد کا غم تو نہ رہے۔ اس پر قوم نے کہا کہ اہل واولاد کے بعد جینا ہی کس کام کا؟ تو کعب نے کہا کہ یہ بھی منظور نہیں ہے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی درخواست کرو شاید اس میں کوئی بہتری کی صورت نکلے تو انہوں نے حضور سے صلح کی درخواست کی لیکن حضور نے منظور نہ فرمایا سوائے اس کے کہ اپنے حق میں سعد بن معاذ کے فیصلہ کو منظور کریں، اس پر اُنہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ابولبابہ کو بھیج دیجئے کیونکہ ابولبابہ سے ان کے تعلقات تھے اور ابولبابہ کا مال اور ان کی اولاد اور اُن کے عیال سب بنی قریظہ کے پاس تھے۔ حضور نے ابولبابہ کو بھیج دیا بنی قریظہ نے اُن سے رائے دریافت کی کہ کیا ہم سعد بن معاذ کا فیصلہ منظور کرلیں کہ جو کچھ وہ ہمارے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع ١٧

اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے ف۴۸ اور اللّٰہ کے پاس بڑا ثواب ہے ف۴۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ

اے ایمان والو اگر اللّٰہ سے ڈرو گے ف۵۰ تو تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل سے جدا کرلو اور تمہاری

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ

برائیاں اُتار دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللّٰہ بڑے فضل والا ہے اور اے محبوب یاد کرو جب کافر

بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ

تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے کہ تمہیں بند (قید) کرلیں یا شہید کردیں یا نکال (جلاوطن کر) دیں ف۵۱ اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے

حق میں فیصلہ دیں وہ ہمیں قبول ہوا ابولبابہ نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کیا کہ یہ تو گلے کٹوانے کی بات ہے، ابولبابہ کہتے ہیں کہ میرے قدم اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائے تھے کہ میرے دل میں یہ بات جم گئی کہ مجھ سے اللّٰہ اور اس کے رسول کی خیانت واقع ہوئی یہ سوچ کر وہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو نہ آئے سیدھے مسجد شریف پہنچے اور مسجد شریف کے ایک ستون سے اپنے آپ کو بندھوالیا اور اللّٰہ کی قسم کھائی کہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے یہاں تک کہ مرجائیں یا اللّٰہ تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے۔ وقتاً فوقتاً ان کی بی بی آکر انہیں نمازوں کے لئے اور انسانی حاجتوں کے لیے کھول دیا کرتی تھیں اور پھر باندھ دیئے جاتے تھے۔ حضور کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ ابولبابہ میرے پاس آتے تو میں اُن کے لئے مغفرت کی دعا کرتا لیکن جب انہوں نے یہ کیا ہے تو میں انہیں نہ کھولوں گا جب تک اللّٰہ اُن کی توبہ قبول نہ کرے۔ وہ سات روز بندھے رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ بیہوش ہوکر گر گئے پھر اللّٰہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی۔ صحابہ نے انہیں توبہ قبول ہونے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا: میں خدا کی قسم! نہ کھُلوں گا جب تک رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم مجھے خود نہ کھولیں۔ حضرت نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے کھول دیا۔ ابولبابہ نے کہا میری توبہ اس وقت پوری ہوگی جب میں اپنی قوم کی بستی چھوڑ دوں جس میں مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی اور میں اپنے کل مال کو اپنے ملک سے نکال دوں۔ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہائی مال کا صدقہ کرنا کافی ہے۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۸ کہ آخرت کے کاموں میں سدِّ راہ (رکاوٹ) ہوتا ہے۔ ف۴۹ تو عاقل کو چاہئے کہ اسی کا طلبگار رہے اور مال و اولاد کے سبب سے اس سے محروم نہ ہو۔ ف۵۰ اس طرح کہ گناہ ترک کرو اور طاعت بجالاؤ۔ ف۵۱ اس میں اس واقعہ کا بیان ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے ذکر فرمایا کہ کفارِ قریش دارالندوہ (کمیٹی گھر) میں رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نسبت مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے اور ابلیس لعین ایک بڈھے کی صورت میں آیا اور کہنے لگا کہ میں شیخ نجد ہوں مجھے تمہارے اس اجتماع کی اطلاع ہوئی تو میں آیا، مجھ سے تم کچھ نہ چھپانا، میں تمہارا رفیق ہوں اور اس معاملہ میں بہتر رائے سے تمہاری مدد کروں گا، انہوں نے اس کو شامل کرلیا اور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے متعلق رائے زنی شروع ہوئی، ابوالبختری نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کو پکڑ کر ایک مکان میں قید کردو اور مضبوط بندشوں سے باندھ دو دروازہ بند کردو صرف ایک سوراخ چھوڑ دو جس سے کبھی کبھی کھانا پانی دیا جائے اور وہیں وہ ہلاک ہوکر رہ جائیں، اس پر شیطان لعین جو شیخ نجدی بنا ہوا تھا بہت ناخوش ہوا اور کہا نہایت ناقص رائے ہے، یہ خبر مشہور ہوگی اور اُن کے اصحاب آئیں گے اور تم سے مقابلہ کریں گے اور ان کو تمہارے ہاتھ سے چھڑا لیں گے۔ لوگوں نے کہا: شیخ نجدی ٹھیک کہتا ہے۔ پھر ہشام بن عمرو کھڑا ہوا اُس نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اُن کو (یعنی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کو اونٹ پر سوار کرکے اپنے شہر سے نکال دو پھر وہ جو کچھ بھی کریں اس سے تمہیں کچھ ضرر نہیں۔ ابلیس نے اس رائے کو بھی ناپسند کیا اور کہا: جس شخص نے تمہارے ہوش اُڑا دیئے اور تمہارے دانشمندوں کو حیران بنا دیا اس کو تم دوسروں کی طرف بھیجتے ہو! تم نے اس کی شیریں کلامی، سیف زبانی دلکشی نہیں دیکھی ہے! اگر تم نے ایسا کیا تو وہ دُوسری قوم کے قلوب تسخیر کرکے ان لوگوں کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے، اہلِ مجمع نے کہا: شیخ نجدی کی رائے ٹھیک ہے، اس پر ابوجہل کھڑا ہوا اور اُس نے یہ رائے دی کہ قریش کے ہر ہر خاندان سے ایک ایک عالی نسب جوان منتخب کیا جائے اور ان کو تیز تلواریں دی جائیں وہ سب یکبارگی حضرت پر حملہ آور ہوکر قتل کردیں تو بنی ہاشم قریش کے تمام قبائل سے نہ لڑ سکیں گے۔ غایت یہ ہے کہ خون کا معاوضہ دینا پڑے وہ دے دیا جائے گا۔ ابلیس لعین نے اس تجویز کو پسند کیا اور ابوجہل کی بہت تعریف کی

وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا

اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر اور جب ان پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں

قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہاں ہم نے سنا ہم چاہتے تو ایسی ہم بھی کہہ دیتے یہ تو نہیں مگر اگلوں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ

کے قصے ۵۲ؐ اور جب بولے ۵۳ؐ کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن) تیری طرف سے حق ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لا اور اللہ کا کام

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو ۵۴ؐ اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ

اور اسی پر سب کا اتفاق ہوگیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ گزارش کیا اور عرض کیا کہ حضور اپنی خواب گاہ میں شب کو نہ رہیں، اللہ تعالیٰ نے اذن دیا ہے مدینہ طیبہ کا عزم فرمائیں، حضور نے حضرت علی مرتضیٰ کو شب میں اپنی خوابگاہ میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہماری چادر شریف اوڑھو تمہیں کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی اور حضور دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے اور ایک مشت خاک دستِ مبارک میں لی اور آیت ''اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا'' پڑھ کر محاصرہ کرنے والوں پر ماری سب کی آنکھوں اور سروں پر پہنچی سب اندھے ہوگئے اور حضور کو نہ دیکھ سکے اور حضور مع ابوبکر صدّیق کے غارِ ثور میں تشریف لے گئے اور حضرت علی مرتضیٰ کو لوگوں کی امانتیں پہنچانے کے لئے مکہ مکرمہ میں چھوڑا مشرکین رات بھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سرائے کا پہرہ دیتے رہے صبح کو جب قتل کے ارادہ سے حملہ آور ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی ہیں اُن سے حضور کو دریافت کیا کہ کہاں ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ ہمیں معلوم نہیں تو تلاش کے لئے نکلے جب غار پر پہنچے تو مکڑی کے جالے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس میں داخل ہوتے تو یہ جالے باقی نہ رہتے حضور اس غار میں تین روز ٹھہرے پھر مدینہ طیبہ روانہ ہوئے۔ ۵۲ؐ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سن کر کہا تھا کہ ہم چاہتے تو ہم بھی ایسی ہی کتاب کہہ لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کا یہ مقولہ نقل کیا کہ اس میں ان کی کمال بےشرمی و بےحیائی ہے کہ قرآنِ پاک کی تَحدِّی فرمانے (للکارنے) اور فصحائے عرب کو قرآنِ کریم کے مثل ایک سورۃ بنالانے کی دعوتیں دینے اور ان سب کے عاجز و درماندہ (مجبور) رہ جانے کے بعد یہ کلمہ کہنا اور ایسا اِدّعائے باطل (باطل دعوٰی) کرنا نہایت ذلیل حرکت ہے۔ ۵۳ؐ کفار اور ان میں یہ کہنے والا یا نضر بن حارث تھا یا ابوجہل جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے۔ ۵۴ؐ کیونکہ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ بنا کر بھیجے گئے ہو اور سنتِ الٰہیہ یہ ہے کہ جب تک کسی قوم میں اس کے نبی موجود ہوں ان پر عام بربادی کا عذاب نہیں بھیجتا جس سے سب کے سب ہلاک ہوجائیں اور کوئی نہ بچے۔ ایک جماعت مفسّرین کا قول ہے کہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر جب آپ نے ہجرت فرمائی اور کچھ مسلمان رہ گئے جو استغفار کیا کرتے تھے تو ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ'' نازل ہوا، جس میں بتایا گیا کہ جب تک استغفار کرنے والے ایماندار موجود ہیں اس وقت تک بھی عذاب نہ آئے گا پھر جب وہ حضرات بھی مدینہ طیّبہ کو روانہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کا اذن دیا اور یہ عذاب موعود (جس کا وعدہ کیا گیا وہ) آگیا جس کی نسبت اس آیت میں فرمایا: ''وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ''۔ محمد بن اسحاق نے کہا کہ ''مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ'' بھی کفار کا مقولہ ہے جو اُن سے حکایۃً نقل کیا گیا، اللہ عزوجل نے اُن کی جہالت کا ذکر فرمایا کہ اس قدر احمق ہیں، آپ ہی تو یہ کہتے ہیں کہ یارب! اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر عذاب نازل کر، اور آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب تک آپ ہیں عذاب نازل نہ ہوگا۔ کیونکہ کوئی امت اپنے نبی کی موجودگی میں ہلاک نہیں کی جاتی۔ کس قدر معارِض (ایک دوسرے کے مخالف) اقوال ہیں۔

يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ
بخشش مانگ رہے ہیں ف۵۵ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
سے روک رہے ہیں ف۵۶ اور وہ اس کے اہل نہیں ف۵۷ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا
مگر ان میں اکثر کو علم نہیں اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر
مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سیٹی اور تالی ف۵۸ تو اب عذاب چکھو ف۵۹ بدلہ اپنے کفر کا بے شک
كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
کافر اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں ف۶۰ تو اب انہیں خرچ کریں گے
ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر وہ ان پر پچھتاوا ہوں گے ف۶۱ پھر مغلوب کردیے جائیں گے اور کافروں کا حشر
يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ
جہنم کی طرف ہوگا اس لئے کہ اللہ گندے کو ستھرے سے جدا فرمادے ف۶۲ اور نجاستوں کو
بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
تلے اوپر رکھ کر سب ایک ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے وہی نقصان
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ ع قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ ع ٩ ١٨
پانے والے ہیں ف۶۳ تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا وہ انہیں معاف فرما دیا جائے گا ف۶۴

ف۵۵ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ''اِستغفار'' عذاب سے اَمن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے میری امت کے لئے دو اَمانیں اُتاریں، ایک میرا اُن میں تشریف فرما ہونا، ایک اُن کا اِستغفار کرنا ف۵۶ اور مومنین کو طواف کعبہ کیلئے نہیں آنے دیتے جیسا کہ واقعہ حُدیبیہ کے سال سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو روکا۔ ف۵۷ اور کعبہ کے اُمور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں رکھتے کیونکہ مشرک ہیں۔ ف۵۸ یعنی نماز کی جگہ سیٹی اور تالی بجاتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور یہ فعل اُن کا یا تو اس اعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں پریشانی ہو۔ ف۵۹ قتل و قید کا بدر میں ف۶۰ یعنی لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے سے مانع ہوں۔ شانِ نزول: یہ آیت کفّار میں سے ان بارہ قریشیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے لشکرِ کفّار کا کھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور ہر ایک ان میں سے لشکر کو کھانا دیتا تھا ہر روز دس اونٹ۔ ف۶۱ کہ مال بھی گیا اور کام بھی نہ بنا۔ ف۶۲ یعنی گروہِ کفّار کو

وَ اِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا

اور اگر پھر وہی کریں تو اگلوں کا دستور گزر چکا ہے ف۶۵ اور اگر ان سے لڑو یہاں تک

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا

کہ کوئی فساد ف۶۶ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہوجائے پھر اگر وہ باز رہیں تو اللہ

یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى

اُن کے کام دیکھ رہا ہے اور اگر وہ پھریں ف۶۷ تو جان لو کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ف۶۸ تو کیا ہی اچھا مولیٰ

وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

اور کیا ہی اچھا مددگار

گروہِ مؤمنین سے ممتاز کردے۔ ف۶۳ کہ دنیا وآخرت کے ٹوٹے میں رہے اور اپنے مال خرچ کرکے عذاب آخرت مول لیا۔ ف۶۴ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی (تمام گناہ) معاف ہوجاتے ہیں۔ ف۶۵ کہ اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے اور اپنے انبیاء اور اولیاء کی مدد فرماتا ہے۔ ف۶۶ یعنی شرک ف۶۷ ایمان لانے سے ف۶۸ تم اس کی مدد پر بھروسہ رکھو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی
اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو ف٦٩ تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے ف٧٠ اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر
وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی
اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں ف٧١ اور اللہ
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی
سب کچھ کرسکتا ہے جب تم نالے کے اُس کنارے تھے ف٧٢ اور کافر پرلے کنارے
وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ
اور قافلہ ف٧٣ تم سے ترائی میں ف٧٤ اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت پر برابر نہ پہنچتے ف٧٥
لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۬ۙ لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ
لیکن یہ اس لئے کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف٧٦ کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو ف٧٧
وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ یُرِیْكَهُمُ
اور جو جئے دلیل سے جئے ف٧٨ اور بے شک اللہ ضرور سنتا جانتا ہے جب کہ اے محبوب اللہ تمہیں

ف٦٩ خواہ قلیل یا کثیر۔ ''غنیمت'' وہ مال ہے جو مسلمانوں کو کفار سے جنگ میں بطریق قہر وغلبہ حاصل ہو۔ مسئلہ: مالِ غنیمت پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے اس میں سے چار حصے غانمین (غازیوں) کے۔ ف٧٠ مسئلہ: غنیمت کا پانچواں حصہ پھر پانچ حصوں پر تقسیم ہوگا ان میں سے ایک حصہ جو کل مال کا پچیسواں حصہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایک حصہ آپ کے اہل قرابت کے لئے اور تین حصے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ مسئلہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور اور آپ کے اہل قرابت کے حصے بھی یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو ملیں گے اور یہ پانچواں حصہ انہیں تین پر تقسیم ہو جائے گا۔ یہی قول ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔ ف٧١ اس دن سے روزِ بدر مراد ہے اور دونوں فوجوں سے مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں اور یہ واقعہ سترہ یا انیس رمضان کو پیش آیا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی اور مشرکین ہزار کے قریب تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہزیمت (شکست) دی ان میں سے ستّر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ ف٧٢ جو مدینہ طیبہ کی طرف ہے۔ ف٧٣ قریش کا جس میں ابوسفیان وغیرہ تھے۔ ف٧٤ تین میل کے فاصلہ پر ساحل کی طرف۔ ف٧٥ یعنی اگر تم اور وہ باہم جنگ کا کوئی وقت معین کرتے پھر تمہیں اپنی قلت و بے سامانی اور ان کی کثرت وسامان کا حال معلوم ہوتا تو ضرور تم ہیبت واندیشہ سے میعاد میں اختلاف کرتے۔ ف٧٦ یعنی اسلام اور مسلمین کی نصرت اور دین کا اعزاز اور دشمنانِ دین کی ہلاکت، اس لئے تمہیں اُس نے بے میعاد (وقت مقرر کئے بغیر) ہی جمع کر دیا۔ ف٧٧ یعنی حجت ظاہرہ قائم ہونے اور عبرت کا معائنہ کر لینے کے بعد۔ ف٧٨ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہلاک سے کفر، حیات سے ایمان مراد ہے۔ معنی یہ ہیں کہ جو کوئی کافر ہو اس کو چاہئے کہ پہلے حجت قائم کرے اور ایسے ہی جو ایمان لائے وہ یقین کے ساتھ ایمان لائے اور حجت و برہان سے جان لے کہ یہ دین حق ہے اور بدر کا واقعہ آیات واضحہ میں سے ہے، اس کے بعد جس نے کفر اختیار کیا وہ مکابر (بڑا مغرور) ہے، اپنے نفس کو مغالطہ (دھوکا) دیتا ہے۔

اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ

کافروں کو تمہاری خواب میں تھوڑا دکھاتا تھا ف۷۹ اور اے مسلمانو اگر وہ تمہیں بہت کر کے دکھاتا تو ضرور تم بزدلی کرتے اور معاملہ میں

فِی الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَ اِذْ

جھگڑا ڈالتے ف۸۰ مگر اللہ نے بچا لیا ف۸۱ بےشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے اور

یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّ یُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ

جب لڑتے وقت ف۸۲ تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے ف۸۳ اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کیا ف۸۴

لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع یٰۤاَیُّهَا ع ۵

کہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے ف۸۵ اور اللہ کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ

ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو ف۸۶ کہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ

مراد کو پہنچو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی

رِیْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

ہوا جاتی رہے گی ف۸۷ اور صبر کرو بےشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے ف۸۸ اور ان جیسے نہ ہونا جو

ف۷۹ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور قلب قوی ہوئے۔ انبیاء کا خواب حق ہوتا ہے آپ کو کفار دکھائے گئے تھے اور ایسے کفار جو دنیا سے بے ایمان جائیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہو وہ تھوڑے ہی تھے کیونکہ جو لشکر مقابل آیا تھا اس میں کثیر لوگ وہ تھے جنہیں اپنی زندگی میں ایمان نصیب ہوا اور خواب میں قلت کی تعبیر ضعف سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کر دیا۔ ف۸۰ اور ثبات و فرار (ثابت قدم رہنے اور میدان سے بھاگنے) میں متردد رہتے۔ ف۸۱ تم کو بزدلی اور تردد اور باہمی اختلاف سے۔ ف۸۲ اے مسلمانو! ف۸۳ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ہماری نگاہوں میں اتنے کم جچے کہ میں نے اپنے برابر والے ایک شخص سے کہا کیا تمہارے گمان میں کافر ستّر ہوں گے اس نے کہا کہ میرے خیال میں سو ہیں اور تھے ہزار۔ ف۸۴ یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ انہیں رسیوں میں باندھ لو گویا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کو اتنا قلیل دیکھ رہا تھا کہ مقابلہ کرنے اور جنگ آزما ہونے کے لائق بھی خیال نہیں کرتا تھا اور مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلہ پر جم جائیں بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ ف۸۵ یعنی اسلام کا غلبہ اور مسلمانوں کی نصرت اور شرک کا اِبطال اور مشرکین کی ذلت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے کا اظہار کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا کہ جماعتِ قلیلہ لشکرِ گراں (بڑے لشکر) پر فتح یاب ہوئی۔ ف۸۶ اس سے مدد چاہو اور کفار پر غالب ہونے کی دعائیں کرو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو ہر حال میں لازم ہے کہ وہ اپنے قلب و زبان کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی و پریشانی میں بھی اس سے غافل نہ ہو۔ ف۸۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باہمی تنازع ضعف و کمزوری اور بے وقاری کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ باہمی تنازع سے محفوظ رہنے کی تدبیر خدا اور رسول کی فرمانبرداری اور دین کا اتباع ہے۔ ف۸۸ ان کا معین و مددگار۔

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اپنے گھر سے نکلے اِتراتے اور لوگوں کے دکھانے کو اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸۹
وَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَ اِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَ قَالَ
اور ان کے سب کام اللہ کے قابو میں ہیں اور جب کہ شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے کام بھلے کر دکھائے ف۹۰ اور بولا
لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ
آج تم پر کوئی شخص غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو تو جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ
اُلٹے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم سے الگ ہوں ف۹۱ میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا ف۹۲ میں
اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ ع ۲
اللہ سے ڈرتا ہوں ف۹۳ اور اللہ کا عذاب سخت ہے جب کہتے تھے منافق ف۹۴ اور وہ جن کے

ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت کفّارِ قریش کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اِتراتے اور تکبر کرتے آئے تھے، سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی: یارب! یہ قریش آگئے، تکبر وغرور میں سرشار اور جنگ کے لئے تیار، تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں، یارب! اب وہ مدد عنایت ہو جس کا تو نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ قافلہ کو کوئی خطرہ نہیں رہا تو انہوں نے قریش کے پاس پیام بھیجا کہ تم قافلہ کی مدد کے لئے آئے تھے، اب اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے لہٰذا واپس جاؤ اس پر ابوجہل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم واپس نہ ہوں گے یہاں تک کہ ہم بدر میں اتریں، تین روز قیام کریں، اونٹ ذبح کریں، بہت سے کھانے پکائیں، شرابیں پئیں، کنیزوں کا گانا بجانا سنیں، عرب میں ہماری شہرت ہو اور ہماری ہیبت ہمیشہ باقی رہے لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا، جب وہ بدر میں پہنچے تو جامِ شراب کی جگہ انہیں ساغرِ موت پینا پڑا اور کنیزوں کی ساز ونوا کی جگہ رونے والیاں انہیں روئیں۔ اللہ تعالیٰ مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریاء اور غرور و تکبر کا انجام خراب ہے بندے کو اخلاص اور اطاعتِ خدا و رسول چاہئے۔ ف۹۰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اعمال پر قائم رہنے کی رغبت دلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کرلیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے درمیان عداوت ہے ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا قصد کرتے یہ شیطان کو منظور نہ تھا اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ سُراقہ بن مالِک بن جُعْشُم بنی کِنانہ کے سردار کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذمہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں۔ جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صف آراء ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشتِ خاک مشرکین کے منہ پر ماری اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل ابلیس لعین کی طرف بڑھے جو سُراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، وہ ہاتھ چھڑا کر مع اپنے گروہ کے بھاگا حارث پکارتا رہ گیا سُراقہ! سُراقہ! تم تو ہمارے ضامن ہوئے تھے کہاں جاتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے وہ نظر آتا ہے جو تمہیں نظر نہیں آتا، اس آیت میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ ف۹۱ اور اَمن کی جو ذمہ داری لی تھی اس سے سبکدوش (بری الذمہ) ہوتا ہوں، اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسہ پر آئے تھے تو اس حالت میں ہمیں رسوا کرے گا! کہنے لگا: ف۹۲ یعنی لشکر ملائکہ۔ ف۹۳ کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے۔ جب کفّار کو ہزیمت (ہار) ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکہ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کا باعث سُراقہ ہوا۔ سُراقہ کو یہ خبر پہنچی تو اسے حیرت ہوئی اور اس نے کہا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں! نہ مجھے ان کے آنے کی خبر نہ جانے کی۔ ہزیمت ہوگئی جب میں نے سنا ہے۔ تو قریش نے کہا کہ تو فلاں فلاں روز ہمارے پاس آیا تھا۔ اس نے قسم کھائی کہ یہ غلط ہے، تب انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔ ف۹۴ مدینہ کے۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۹۵ کہ یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں ف۹۶ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے ف۹۷ تو بےشک اللہ ف۹۸

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

غالب حکمت والا ہے اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مار رہے ہیں

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر ف۹۹ اور چکھو آگ کا عذاب یہ ف۱۰۰ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ ۙ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ

آگے بھیجا ف۱۰۱ اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ف۱۰۲ جیسے فرعون والوں

وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

اور ان سے اگلوں کا دستور ف۱۰۳ وہ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ نے انھیں ان کے گناہوں پر پکڑا

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

بےشک اللہ قوت والا سخت عذاب والا ہے یہ اس لئے کہ اللہ کسی قوم سے جو نعمت انھیں

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ ۙ

دی تھی بدلتا نہیں جب تک وہ خود نہ بدل جائیں ف۱۰۴ اور بےشک اللہ سنتا جانتا ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

جیسے فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا دستور انھوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں

ف۹۵ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک وتردّد باقی تھا۔ جب کفارِ قریش سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لئے نکلے یہ بھی ان کے ساتھ بدر میں پہنچے، وہاں جا کر مسلمانوں کو قلیل دیکھا تو شک اور بڑھا اور مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: ف۹۶ کہ باوجود اپنی ایسی قلیل تعداد کے ایسے لشکرِ گراں (بڑے لشکر) کے مقابل ہو گئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۹۷ اور اپنا کام اس کے سپرد کر دے اور اس کے فضل و احسان پر مطمئن ہو۔ ف۹۸ اس کا حافظ و ناصر ہے۔ ف۹۹ لوہے کے گرز جو آگ میں لال کئے ہوئے ہیں اور ان سے جو زخم لگتا ہے اس میں آگ پڑتی ہے اور سوزش ہوتی ہے ان سے مار کر فرشتے کافروں سے کہتے ہیں: ف۱۰۰ مصیبتیں اور عذاب۔ ف۱۰۱ یعنی جو تم نے کسب کیا کفر اور عصیان۔ ف۱۰۲ کسی پر بے جرم عذاب نہیں کرتا اور کافر پر عذاب کرنا عدل ہے۔ ف۱۰۳ یعنی ان کافروں کی عادت کفر و سرکشی میں فرعونی اور ان سے پہلوں کی مثل ہے تو جس طرح وہ ہلاک کئے گئے یہ بھی روزِ بدر قتل و قید میں مبتلا کئے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس طرح فرعونیوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کو یہ یقین جان کر ان کی تکذیب کی یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو جان پہچان کر تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۰۴ اور زیادہ بدتر حال میں مبتلا نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کفّارِ مکہ کو روزی دے کر بھوک کی تکلیف رفع کی، امن دے کر خوف سے نجات دی اور ان کی طرف اپنے حبیب سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا۔ انہوں نے ان نعمتوں پر شکر تو نہ کیا بجائے اس کے یہ سرکشی کی کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی، ان کی خوں ریزی کے در پے ہوئے اور لوگوں کو

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۵۴﴾

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون والوں کو ڈبو دیا ف۱۰۵ اور وہ سب ظالم تھے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِیْنَ

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے وہ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں ف۱۰۶ اور ڈرتے نہیں ف۱۰۷

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

تو اگر تم کہیں انہیں لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسا قتل کرو جس سے ان کے پس ماندوں کو بھگاؤ ف۱۰۸ اس امید پر کہ شاید انھیں عبرت ہو ف۱۰۹

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

اور اگر تم کسی قوم سے دغا (عہد شکنی) کا اندیشہ کرو ف۱۱۰ تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر ف۱۱۱ بے شک دغا والے

یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ ع وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ ع ۱۰/۲

اللہ کو پسند نہیں اور ہرگز کافر اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ وہ ف۱۱۲ ہاتھ سے نکل گئے بے شک وہ

لَا یُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ

عاجز نہیں کرتے ف۱۱۳ اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے ف۱۱۴ اور جتنے گھوڑے

راہ حق سے روکا۔ سُدّی نے کہا کہ اللہ کی نعمت حضرت سیّد انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ف۱۰۵ ایسے ہی یہ کفّارِ قریش ہیں جنہیں بدر میں ہلاک کیا گیا۔ ف۱۰۶ شانِ نزول: ''اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ'' اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قُرَیظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے۔ اُنہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا، پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفّار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب۔ ف۱۰۷ خدا سے، نہ عہد شکنی کے خراب نتیجہ سے اور نہ اس سے شرماتے ہیں باوجودیکہ عہد شکنی ہر عاقل کے نزدیک شرمناک جرم ہے اور عہد شکنی کرنے والا سب کے نزدیک بے اعتبار ہو جاتا ہے، جب ان کی بے غیرتی اس درجہ پہنچ گئی تو یقیناً وہ جانوروں سے بدتر ہیں۔ ف۱۰۸ اور ان کی ہمتیں توڑ دو اور ان کی جماعتیں منتشر کر دو۔ ف۱۰۹ اور وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ ف۱۱۰ اور ایسے آثار و قرائن پائے جائیں جن سے ثابت ہو کہ وہ غدر کریں گے اور عہد پر قائم نہ رہیں گے۔ ف۱۱۱ یعنی انہیں اس عہد کی مخالفت کرنے سے پہلے آگاہ کر دو کہ تمہاری بدعہدی کے قرائن پائے گئے لہٰذا وہ عہد قابلِ اعتبار نہ رہا، اس کی پابندی نہ کی جائے گی۔ ف۱۱۲ جنگِ بدر سے بھاگ کر قتل و قید سے بچ گئے اور مسلمانوں کے۔ ف۱۱۳ اپنے گرفتار کرنے والے کو۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۱۱۴ خواہ وہ ہتھیار ہوں یا قلعے یا تیراندازی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں قوت کے معنی رَمی یعنی تیراندازی بتائے۔

الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا
باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں ف۱۱۵ اور ان کے سوا کچھ اوروں کے دلوں میں

تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جنھیں تم نہیں جانتے ف۱۱۶ اللہ انھیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا
تمہیں پورا دیا جائے گا ف۱۱۷ اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو ف۱۱۸

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ
اور اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک وہی ہے سُنتا جانتا اور اگر وہ تمہیں

يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ
فریب دیا چاہیں ف۱۱۹ تو بے شک اللہ تمہیں کافی ہے وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ
مسلمانوں کا اور ان کے دلوں میں میل کر دیا (اُلفت پیدا کردی) ف۱۲۰ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۙ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ
سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے ف۱۲۱ لیکن اللہ نے ان کے دل ملا دیئے بے شک وہی ہے غالب

حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع ٨
حکمت والا اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے ف۱۲۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں کے

ف۱۱۵ یعنی کفار اہل مکہ ہوں یا دوسرے۔ ف۱۱۶ ابن زید کا قول ہے کہ یہاں اوروں سے منافقین مراد ہیں۔ حسن کا قول ہے کہ کافر جن۔ ف۱۱۷ اس کی جزا وافر ملے گی۔ ف۱۱۸ ان سے صلح قبول کرلو۔ ف۱۱۹ اور صلح کا اظہار مکر (فریب دینے) کے لئے کریں۔ ف۱۲۰ جیسا کہ قبیلۂ اوس وخزرج میں محبت واُلفت پیدا کردی باوجودیکہ ان میں سو برس سے زیادہ کی عداوتیں تھیں اور بڑی بڑی لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں، یہ محض اللہ کا کرم ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ان کی باہمی عداوت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ انہیں ملا دینے کے لئے تمام سامان (حربے) بیکار ہو چکے تھے اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی، ذرا ذرا سی بات میں بگڑ جاتے اور صدیوں تک جنگ باقی رہتی، کسی طرح دو دل نہ مل سکتے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور عرب لوگ آپ پر ایمان لائے اور انہوں نے آپ کا اتباع کیا تو یہ حالت بدل گئی اور دلوں سے دیرینہ عداوتیں (پرانی دشمنیاں) اور کینے دور ہوئے اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن معجزہ ہے۔ ف۱۲۲ شانِ نزول: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے بارے میں نازل

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

بیس صبر والے ہوں گے دوسو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں کے سو ہوں تو کافروں کے

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

ہزار پر غالب آئیں گے اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے و۱۲۳ اب اللّٰہ نے تم پر سے تخفیف

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

فرمادی اور اسے معلوم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر تم میں سو صبر والے ہوں دو سو پر غالب

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ

آئیں گے اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب ہوں گے اللّٰہ کے حکم سے اور اللّٰہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي

صبر والوں کے ساتھ ہے کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون خوب

الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ

نہ بہائے و۱۲۴ تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو و۱۲۵ اور اللّٰہ آخرت چاہتا ہے و۱۲۶ اور اللّٰہ

ہوئی۔ ایمان سے صرف تینتیس مرد اور چھ عورتیں مشرف ہو چکے تھے تب حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ اسلام لائے۔ اس قول کی بنا پر یہ آیت مکی ہے، نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حکم سے مدنی سورت میں لکھی گئی۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ بدر میں قبلِ قتال نازل ہوئی اس تقدیر پر آیت مدنی ہے اور مومنین سے یہاں ایک قول میں اَنصار، ایک میں تمام مہاجرین و اَنصار مراد ہیں۔ و۱۲۳ یہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو بمددِ الٰہی دس گنے کافروں پر غالب رہے گی کیونکہ کفّار جاہل ہیں اور ان کی غرض جنگ سے نہ حصول ثواب ہے نہ خوفِ عذاب، جانوروں کی طرح لڑتے بھڑتے ہیں، تو وہ للّٰہیت (اخلاص) کے ساتھ لڑنے والے کے مقابل کیا ٹھہر سکیں گے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا کہ مسلمانوں کا ایک دس کے مقابلہ سے نہ بھاگے پھر آیت "اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ" نازل ہوئی تو یہ لازم کیا گیا کہ ایک سو دوسو کے مقابل قائم رہیں یعنی دس گنے سے مقابلہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور دو گنے کے مقابلہ سے بھاگنا ممنوع رکھا گیا۔ و۱۲۴ اور قتلِ کفّار میں مبالغہ کر کے کفر کی ذلت اور اسلام کی شوکت کا اظہار نہ کرے۔

شانِ نزول: مسلم شریف وغیرہ کی احادیث میں ہے کہ جنگِ بدر میں ستّر کافر قید کر کے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے گئے حضور نے اُن کے متعلق صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم و قبیلے کے لوگ ہیں، میری رائے میں انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے اس سے مسلمانوں کو قوت بھی پہنچے گی اور کیا عجب ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُن لوگوں نے آپ کی تکذیب کی آپ کو مکہ مکرمہ میں نہ رہنے دیا یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں ان کی گردنیں اڑایئے اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو فدیہ سے غنی کیا ہے، علی مرتضیٰ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ کو عباس پر اور مجھے میرے قرابتی پر مقرر کیجئے کہ ان کی گردنیں مار دیں۔ آخر کار فدیہ ہی لینے کی رائے قرار پائی اور جب فدیہ لیا گیا تو آیت نازل ہوئی۔ و۱۲۵ یہ خطاب مومنین کو ہے اور مال سے فدیہ مراد ہے۔ و۱۲۶ یعنی تمہارے لئے آخرت کا ثواب جو قتل کفّار و اعزازِ اسلام پر مرتب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم بدر میں تھا جبکہ مسلمان تھوڑے تھے پھر جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوئی اور وہ فضل الٰہی سے قوی ہوئے تو قیدیوں کے حق میں نازل ہوئی " فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً" اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور مومنین کو اختیار دیا کہ چاہے کافروں کو قتل کریں، چاہے انہیں غلام بنائیں، چاہے فدیہ لیں، چاہے آزاد کریں۔ بدر کے قیدیوں کا فدیہ چالیس اُوقیہ سونا فی کس تھا جس کے سولہ سو درہم ہوئے۔

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

غالب حکمت والا ہے اگر اللّٰہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا ف۱۲۷ تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ

تم پر بڑا عذاب آتا تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ ف۱۲۸ اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو بے شک اللّٰہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ

بخشنے والا مہربان ہے اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ ف۱۲۹

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ

اگر اللّٰہ نے تمہارے دلوں میں بھلائی جانی ف۱۳۰ تو جو تم سے لیا گیا ف۱۳۱ اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ

اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱۳۲ اور اے محبوب اگر وہ ف۱۳۳ تم سے دغا چاہیں گے ف۱۳۴ تو اس سے پہلے اللّٰہ ہی کی خیانت کر چکے ہیں

ف۱۲۷ یہ کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مؤاخذہ (پوچھ گچھ) نہ فرمائے گا اور یہاں صحابہ نے اجتہاد ہی کیا تھا اور ان کی فکر میں یہی بات آئی تھی کہ کافروں کو زندہ چھوڑ دینے میں ان کے اسلام لانے کی امید ہے اور فدیہ لینے میں دین کو تقویت ہوتی ہے اور اس پر نظر نہیں کی گئی کہ قتل میں عزتِ اسلام اور تہدیدِ کفار (کافروں کے دلوں میں خوف اور دبدبہ بٹھانا) ہے۔ مسئلہ: سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا اس دینی معاملہ میں صحابہ کی رائے دریافت فرمانا مشروعیتِ اجتہاد کی دلیل ہے یا "کِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ" سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۸ جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو اصحابِ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جو فدیے لئے تھے ان سے ہاتھ روک لئے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور بیان فرمایا گیا کہ تمہاری غنیمتیں حلال کی گئیں انہیں کھاؤ۔ صحیحین کی حدیث میں ہے اللّٰہ تعالیٰ نے ہمارے لئے غنیمتیں حلال کیں ہم سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ کی گئی تھیں۔ ف۱۲۹ شانِ نزول: یہ آیت حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے چچا ہیں یہ کفارِ قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگِ بدر میں لشکرِ کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لے کر چلے تھے (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے) لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی روز جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت و مہلت نہ ملی تو یہ بیس اُوقیہ سونا ان کے پاس بچ رہا جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیہ میں محسوب (شمار) کر لیا جائے مگر رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا ارشاد کیا جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس نے عرض کیا یا محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے دفن کیا ہے اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں ہے کہ مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آجاؤں (مارا جاؤں) تو یہ تیرا ہے اور عبد اللّٰہ اور عُبَیْدُ اللّٰہ کا اور فضل اور قُثَم کا (یہ سب ان کے بیٹے تھے)۔ حضرت عباس نے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضور نے فرمایا: مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے۔ اس پر حضرت عباس نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ سچے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں، میرے اس راز پر اللّٰہ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا اور حضرت عباس نے اپنے بھتیجوں عقیل و نوفل کو حکم دیا وہ بھی اسلام لائے۔ ف۱۳۰ خلوصِ ایمان اور صحتِ نیت سے۔ ف۱۳۱ یعنی فدیہ۔ ف۱۳۲ جب رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کا مال آیا جس کی مقدار اسی ہزار تھی تو حضور نے نمازِ ظہر کے لئے وضو کیا اور نماز سے پہلے پہلے کل کا کل تقسیم کر دیا اور حضرت عباس رضی اللّٰہ عنہ کو حکم دیا کہ اس میں سے لے لو۔ تو جتنا ان سے اُٹھ سکا اتنا انہوں نے لے لیا۔ وہ فرماتے تھے کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ جو اللّٰہ نے مجھ سے لیا اور میں اس کی مغفرت کی امید رکھتا ہوں اور ان کے تمول (دولت مند ہونے) کا یہ حال ہوا کہ ان کے بیس غلام تھے سب کے سب تاجر اور ان میں سب سے کم سرمایہ جس کا تھا اس کا بیس ہزار کا تھا۔ ف۱۳۳ وہ قیدی۔ ف۱۳۴ تمہاری بیعت سے پھر کر اور کفر اختیار کر کے۔

قَبۡلُ فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

جس پر اس نے اتنے تمہارے قابو میں دے دیئے ۱۳۵ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے بے شک جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا

اللہ کے لئے ۱۳۶ گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے ۱۳۷ اور وہ جنھوں نے جگہ دی

وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يُهَاجِرُوۡا

اور مدد کی ۱۳۸ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۳۹ اور وہ جو ایمان لائے ۱۴۰ اور ہجرت نہ کی

مَا لَـكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا ۚ وَاِنِ اسۡتَـنۡصَرُوۡكُمۡ

تمہیں ان کا ترکہ کچھ نہیں پہنچتا جب تک ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں

فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ

تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد دینا واجب ہے مگر ایسی قوم پر کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ اِلَّا

تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں ۱۴۱ ایسا

تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِى الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ كَبِيۡرٌ ؕ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا ۱۴۲ اور وہ جو ایمان لائے اور

هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰۤـئِكَ هُمُ

ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ

سچے ایمان والے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ۱۴۳ اور جو بعد کو ایمان

۱۳۵ جیسا کہ وہ بدر میں دیکھ چکے ہیں کہ قتل ہوئے، گرفتار ہوئے، آئندہ بھی اگر ان کے اطوار وہی رہے تو انہیں اسی کا امیدوار رہنا چاہئے۔ ۱۳۶ اور اسی کے رسول کی محبت میں انہوں نے اپنے ۱۳۷ یہ مہاجرین اولین ہیں۔ ۱۳۸ مسلمانوں کی اور انہیں اپنے مکانوں میں ٹھہرایا، یہ انصار ہیں۔ ان مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے ارشاد ہوتا ہے: ۱۳۹ مہاجر انصار کے اور انصار مہاجر کے۔ یہ وراثت آیت "وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ" سے منسوخ ہوگئی۔ ۱۴۰ اور مکہ مکرمہ ہی میں مقیم رہے۔ ۱۴۱ ان کے اور مومنین کے درمیان وراثت نہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کو کفار کی موالات و موارثت سے منع کیا گیا اور ان سے جدا رہنے کا حکم دیا گیا اور مسلمانوں پر باہم میل جول رکھنا لازم کیا گیا۔ ۱۴۲ یعنی اگر مسلمانوں میں باہم تعاون و تناصر نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار قوی ہوں گے اور مسلمان ضعیف اور یہ بڑا فتنہ و فساد ہے۔ ۱۴۳ پہلی آیت میں مہاجرین و انصار کے باہمی تعلقات اور ان میں سے ہر ایک کے دوسرے کے معین و ناصر ہونے کا بیان تھا۔ اس آیت میں ان دونوں کے ایمان کی تصدیق اور ان کے مورد رحمتِ الٰہی ہونے کا ذکر ہے۔

بَعۡدُ وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ

لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ف۱۴۴ اور رشتہ والے

بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۞ ٧٥ ع ١٦ ٦

ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں ف۱۴۵ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے

اٰیاتہا ١٢٩ ٩ سُوۡرَةُ التَّوۡبَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٣ رکوعاتہا ١٦

سورۂ توبہ مدنیہ ہے اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں ف۱

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖۤ اِلَى الَّذِيۡنَ عٰهَدْتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ؕ ۞ ١

بیزاری کا حکم سنانا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا معاہدہ تھا اور وہ قائم نہ رہے ف۲

فَسِيۡحُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَرۡبَعَةَ اَشۡهُرٍ وَّاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَيۡرُ مُعۡجِزِى

تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں

ف۱۴۴ اور تمہارے ہی حکم میں ہیں اے مہاجرین وانصار۔ مہاجرین کے کئی طبقے ہیں: ایک وہ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں۔ کچھ وہ حضرات ہیں جنہوں نے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر مدینہ طیبہ کی طرف انہیں اصحاب الہجرتین کہتے ہیں۔ بعض حضرات وہ ہیں جنہوں نے صلح حُدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے قبل ہجرت کی یہ اصحاب ہجرتِ ثانیہ کہلاتے ہیں۔ پہلی آیت میں مہاجرین اولین کا ذکر ہے اور اس آیت میں اصحابِ ہجرتِ ثانیہ کا۔

ف۱۴۵ اس آیت سے توارث بالہجرت (ہجرت کی وجہ سے جو وراثت میں حصہ ملتا تھا) منسوخ کیا گیا اور ذوی الارحام (رشتہ والوں) کی وراثت ثابت ہوئی۔

ف۱ سورۂ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کے اخیر کی آیتیں "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ" سے اخیر تک ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں۔ اس سورت میں سولہ ١٦ رکوع ایک سو انتیس ١٢٩ آیتیں چار ہزار اٹھتر ٤٠٧٨ کلمے دس ہزار چار سو اٹھاسی ١٠٤٨٨ حرف ہیں۔ اس سورت کے دس نام ہیں ان میں سے توبہ اور برأت دو نام مشہور ہیں۔ اس سورت کے اول میں "بِسْمِ اللّٰه" نہیں لکھی گئی اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام اس سورت کے ساتھ "بِسْمِ اللّٰه" لے کر نازل ہی نہیں ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بِسْمِ اللّٰه" لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔ حضرت علی مرتضٰی سے مروی ہے کہ "بِسْمِ اللّٰه" امان ہے اور یہ سورت تلوار کے ساتھ امن اٹھا دینے کیلئے نازل ہوئی۔ بخاری نے حضرت براء سے روایت کیا کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سب سے آخر یہی سورت نازل ہوئی۔ ف۲ مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان عہد تھا، ان میں سے چند کے سوا سب نے عہد شکنی کی تو ان عہد شکنوں کا عہد ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقعہ ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کر لیں اور جان لیں کہ اس مدت کے بعد اسلام منظور کرنا ہوگا یا قتل۔ یہ سورت ٩ھ ہجری میں فتح مکہ سے ایک سال بعد نازل ہوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا تھا اور ان کے بعد علی مرتضٰی کو مجمع حجاج میں یہ سورت سنانے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت علی مرتضٰی نے دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کے پاس کھڑے ہو کر ندا کی "یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ" میں تمہاری طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فِرِسْتَادَہ (بھیجا ہوا) آیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: آپ کیا پیام لائے ہیں؟ تو آپ نے تیس یا چالیس آیتیں اس سورت مبارکہ کی تلاوت فرمائیں پھر فرمایا میں چار حکم لایا ہوں: (١) اس سال کے بعد کوئی مشرک کعبہ معظّمہ کے پاس نہ آئے۔ (٢) کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ معظّمہ کا طواف نہ کرے۔ (٣) جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ (٤) جس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد ہے وہ عہد اپنی مدت تک رہے گا اور جس کی مدت معین نہیں ہے اس کی میعاد چار ماہ پر تمام ہو جائے گی۔ مشرکین نے یہ سن کر کہا کہ اے علی اپنے چچا کے فرزند (یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم) کو خبر دے دیجئے کہ ہم نے عہد پس پشت پھینک دیا ہمارے ان کے درمیان کوئی عہد نہیں ہے بجز نیزہ بازی اور تیغ زنی کے۔ اس واقعہ میں خلافت حضرت صدیق اکبر کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ حضور نے حضرت ابوبکر کو تو امیر حج بنایا اور حضرت علی مرتضٰی کو ان کے پیچھے سورۂ براءت

اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۝۲ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَی

سکتے ف۳ اور یہ کہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ف۴ اور منادی پکار دینا ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے

النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

سب لوگوں میں بڑے حج کے دن ف۵ کہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول

فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی

تو اگر تم توبہ کرو ف۶ تو تمہارا بھلا ہے اور اگر منہ پھیرو ف۷ تو جان لو کہ تم اللہ کو نہ تھکا

اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳ اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ

سکو گے ف۸ اور کافروں کو خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی مگر وہ مشرک جن سے تمہارا

مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا وَّلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا

معاہدہ تھا پھر انھوں نے تمہارے عہد میں کچھ کمی نہ کی ف۹ اور تمہارے مقابل کسی کو مدد نہ دی

فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰی مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۴

تو ان کا عہد ٹھہری ہوئی مدت تک پورا کرو بےشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو ف۱۰ جہاں پاؤ ف۱۱

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

اور انھیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں ف۱۲ اور

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو ف۱۳ بےشک اللہ بخشنے والا

پڑھنے کیلئے بھیجا تو حضرت ابوبکر امام ہوئے اور حضرت علی مرتضٰی مقتدی۔ اس سے حضرت ابوبکر کی تقدیم حضرت علی مرتضٰی پر ثابت ہوئی۔ ف۳ اور باوجود اس مہلت کے اس کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ ف۴ دنیا میں قتل کے ساتھ اور آخرت میں عذاب کے ساتھ۔ ف۵ حج کو حجِ اکبر فرمایا اس لئے کہ اس زمانہ میں عمرہ کو حجِ اصغر کہا جاتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس حج کو حجِ اکبر اس لئے کہا گیا کہ اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج فرمایا تھا اور چونکہ یہ جمعہ کو واقع ہوا تھا اس لئے مسلمان اس حج کو جو روز جمعہ ہو حجِ وداع کا مُذَکِّر (یاد دلانے والا) جان کر حج اکبر کہتے ہیں۔ ف۶ کفر و غدر سے۔ ف۷ ایمان لانے اور توبہ کرنے سے۔ ف۸ یہ وعید عظیم ہے اور اس میں یہ اعلام (جتانا مقصود) ہے کہ اللہ تعالٰی عذاب نازل کرنے پر قادر ہے۔ ف۹ اور اس کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کِنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ ف۱۰ جنہوں نے عہد شکنی کی۔ ف۱۱ حِل میں خواہ حرم میں کسی وقت و مکان کی تخصیص نہیں۔ ف۱۲ شرک و کفر سے اور ایمان قبول کریں۔ ف۱۳ اور قید سے رہا کر دو اور ان سے تعرض (چھیڑ چھاڑ) نہ کرو۔

رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾ وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
مہربان ہے اور اے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے ف۱۴ تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾ ع كَيْفَ ع ۲
کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو ف۱۵ یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں ف۱۶ مشرکوں
يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ
کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیونکر ہوگا ف۱۷ مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
مسجد حرام کے پاس ہوا ف۱۸ تو جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم ان کے لئے قائم رہو بے شک
يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّ
پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں بھلا کیونکر ف۱۹ ان کا حال تو یہ ہے کہ تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں
لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ ۚ
نہ عہد کا اپنے منہ سے تمہیں راضی کرتے ہیں ف۲۰ اور ان کے دلوں میں انکار ہے اور ان میں اکثر بے حکم ہیں ف۲۱
اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا
اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑے دام مول لئے ف۲۲ تو اس کی راہ سے روکا ف۲۳ بے شک وہ بہت
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ
ہی برے کام کرتے ہیں کسی مسلمان میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا ف۲۴ اور وہی
الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ
سرکش ہیں پھر اگر وہ ف۲۵ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے

ف۱۴ مہلت کے مہینے گزرنے کے بعد تاکہ آپ سے توحید کے مسائل اور قرآن پاک سنیں جس کی آپ دعوت دیتے ہیں۔ ف۱۵ اگر ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ مستأمن کو ایذا نہ دی جائے اور مدت گزرنے کے بعد اس کو دارالاسلام میں اقامت کا حق نہیں۔ ف۱۶ اسلام اور اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تو انہیں امن دینی عین حکمت ہے تاکہ کلامُ اللہ سنیں اور سمجھیں۔ ف۱۷ کہ وہ غدر و عہد شکنی کیا کرتے ہیں۔ ف۱۸ اور اُن سے کوئی عہد شکنی ظہور میں نہ آئی مثل بنی کِنانہ و بنی ضَمُرہ کے۔ ف۱۹ عہد پورا کریں گے اور کیسے قول پر قائم رہیں گے۔ ف۲۰ ایمان اور وفائے عہد کے وعدے کرکے۔ ف۲۱ عہد شکن کفر میں سرکش بے مروت جھوٹ سے نہ شرمانے والے انہوں نے۔ ف۲۲ اور دنیا کے تھوڑے سے نفع کے پیچھے ایمان و قرآن چھوڑ بیٹھے اور جو عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا وہ ابوسفیان کے تھوڑے سے لالچ دینے سے توڑ دیا۔ ف۲۳ اور لوگوں کو دین الٰہی میں داخل ہونے سے مانع ہوئے۔ ف۲۴ جب موقع پائیں قتل کر ڈالیں۔ تو مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ جب مشرکین پر دسترس ہو (قابو) پائیں تو اُن سے درگزر نہ کریں۔ ف۲۵ کفر و عہد شکنی سے باز آئیں اور ایمان قبول کرکے۔

فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

دینی بھائی ہیں ف۲۶ اورہم آیتیں مفصل (کھول کھول کر) بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لئے ف۲۷ اور اگر عہد کر کے

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ

اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں (اعتراض وطعن کریں) تو کفر کے سرغنوں سے لڑو ف۲۸ بے شک ان کی

اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آئیں ف۲۹ کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑیں ف۳۰

وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ

اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا ف۳۱ حالانکہ انھیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو

فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ

تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو ان سے لڑو اللہ انھیں عذاب

اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

دے گا تمہارے ہاتھوں اور انھیں رسوا کرے گا ف۳۲ اور تمہیں ان پر مدد دے گا ف۳۳ اور ایمان والوں کا جی

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ٹھنڈا کرے گا اوران کے دلوں کی گھٹن (جلن وغصہ) دور فرمائے گا ف۳۴ اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے ف۳۵

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اور اللہ علم و حکمت والا ہے کیا اس گمان میں ہو کہ یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے اور ابھی اللہ نے پہچان نہ کرائی ان کی جو

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

تم میں سے جہاد کریں گے ف۳۶ اور اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو اپنا محرم راز

ف۲۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہل قبلہ کے خون حرام ہیں۔ ف۲۷ اس سے ثابت ہوا کہ تفصیلِ آیات پر جس کو نظر ہو وہ عالم ہے۔ ف۲۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو کافرِ ذمی دینِ اسلام پر ظاہر طعن کرے اس کا عہد باقی نہیں رہتا اور وہ ذمہ سے خارج ہو جاتا ہے اُس کو قتل کرنا جائز ہے۔ ف۲۹ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے مسلمانوں کی غرض انہیں کفر و بداعمالی سے روک دینا ہے۔ ف۳۰ اور صلح حُدیبیہ کا عہد توڑا اور مسلمانوں کے حلیف خزاعہ کے مقابل بنی بکر کی مدد کی۔ ف۳۱ مکہ مکرمہ سے دارُ النَّدْوَہ میں مشورہ کر کے۔ ف۳۲ قتل وقید سے۔ ف۳۳ اور ان پر غلبہ عطا فرمائے گا ف۳۴ یہ تمام مواعید (وعدے) پورے ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں صادق ہوئیں اور نبوت کا ثبوت واضح تر ہو گیا۔ ف۳۵ اس میں اشعار ہے کہ بعض اہل مکہ کفر سے باز آ کر تائب ہوں گے، یہ خبر بھی ایسی ہی واقع ہو گئی۔ چنانچہ ابوسفیان اور عکرمہ بن ابو جہل اور سہیل بن عَمرو ایمان سے مشرف ہوئے۔
ف۳۶ اخلاص کے ساتھ اللہ کی راہ میں۔

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا ع ۲ ۸

نہ بنائیں گے ف۳۷ اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی

مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ

مسجدیں آباد کریں ف۳۸ خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ف۳۹ ان کا تو سب کیا دھرا اکارت (ضائع) ہے

وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ

اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ف۴۰ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور

الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴۱ اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ف۴۲ تو قریب ہے کہ

اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ

یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں تو کیا تم نے حاجیوں کی سبیل اور

عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ

مسجد حرام کی خدمت اس کے برابر ٹھہرا لی جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ

ف۳۷ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص اور غیر مخلص میں امتیاز کر دیا جائے گا اور مقصود اس سے مسلمانوں کو مشرکین کی مُوالات (آپس کی دوستی و تعلق) اور ان کے پاس مسلمانوں کے راز پہنچانے سے ممانعت کرنا ہے۔ ف۳۸ مسجدوں سے مسجد حرام کعبہ معظّمہ مراد ہے اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے اس کا آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کا آباد کرنے والا اور جمع کا صیغہ لانے کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہر بُقعہ (ہر حصہ و ٹکڑا) مسجد حرام کا مسجد ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسجدوں سے جنس مراد ہو اور کعبہ معظّمہ اس میں داخل ہو کیونکہ وہ اس جنس کا صدر ہے۔ **شانِ نزول:** کفّارِ قریش کے رؤسا کی ایک جماعت جو بدر میں گرفتار ہوئی اور ان میں حضور کے چچا حضرت عباس بھی تھے ان کو اصحاب کرام نے شرک پر عار دلائی اور حضرت علی مرتضٰی نے تو خاص حضرت عباس کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل آنے پر بہت سخت سست کہا۔ حضرت عباس کہنے لگے کہ تم ہماری برائیاں تو بیان کرتے ہو اور ہماری خوبیاں چھپاتے ہو! ان سے کہا گیا کہ کیا آپ کی کچھ خوبیاں بھی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم تم سے افضل ہیں، ہم مسجد حرام کو آباد کرتے ہیں، کعبہ کی خدمت کرتے ہیں، حاجیوں کو سیراب کرتے ہیں، اسیروں کو رہا کراتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ مسجدوں کا آباد کرنا کافروں کو نہیں پہنچتا کیونکہ مسجد آباد کی جاتی ہے اللہ کی عبادت کے لئے تو جو خدا ہی کا منکر ہو اس کے ساتھ کفر کرے وہ کیا مسجد آباد کرے گا۔ اور آباد کرنے کے معنی میں بھی کئی قول ہیں: **ایک** تو یہ کہ آباد کرنے سے مسجد کا بنانا، بلند کرنا، مرمت کرنا مراد ہے کافر کو اس سے منع کیا جائے گا۔ **دوسرا قول** یہ ہے کہ مسجد آباد کرنے سے اس میں داخل ہونا، بیٹھنا مراد ہے۔ ف۳۹ اور بت پرستی کا اقرار کرکے یعنی یہ دونوں باتیں کس طرح جمع ہوسکتی ہیں کہ آدمی کافر بھی ہو اور خاص اسلامی اور توحید کے عبادت خانہ کو آباد بھی کرے ف۴۰ کیونکہ حالتِ کفر کے اَعمال مقبول نہیں، نہ مہمانداری، نہ حاجیوں کی خدمت، نہ قیدیوں کا رہا کرانا، اس لئے کہ کافر کا کوئی فعل اللہ کے لئے تو ہوتا نہیں لہٰذا اس کا عمل سب اکارت (ضائع) ہے اور اگر وہ اسی کفر پر مر جائے تو جہنم میں اُن کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ ف۴۱ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا کہ مسجدوں کے آباد کرنے کے مستحق مومنین ہیں۔ مسجدوں کے آباد کرنے میں یہ اُمور بھی داخل ہیں: جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں۔ مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی ذکر میں داخل ہے۔ ف۴۲ یعنی کسی کی رضاء کو رضائے الٰہی پر کسی اندیشہ سے بھی مقدم نہیں کرتے۔ یہی معنی ہیں اللہ سے ڈرنے اور غیر سے نہ ڈرنے کے۔

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو راہ

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وقف لازم

نہیں دیتا ف۴۳ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال جان سے

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے ف۴۴ اور وہی

الْفَآئِزُوْنَ ۝٢٠ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ

مراد کو پہنچے ف۴۵ ان کا رب انھیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی ف۴۶ اور ان باغوں کی

فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝٢١ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٢٢

جن میں انھیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر

الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣

کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ف۴۷

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ

وَ اَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان

ف۴۳ مراد یہ ہے کہ کفّار کو مومنین سے کچھ نسبت نہیں نہ اُن کے اعمال کو اُن کے اعمال سے کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجد حرام کی خدمت کریں، اُن کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔ شانِ نزول: روز بدر جب حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو انہوں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کو اسلام اور ہجرت و جہاد میں سبقت حاصل ہے تو ہم کو بھی مسجد حرام کی خدمت اور حاجیوں کے لئے سبیلیں لگانے کا شرف حاصل ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آگاہ کیا گیا کہ جو عمل ایمان کے ساتھ نہ ہوں وہ بیکار ہیں۔ ف۴۴ دوسروں سے۔ ف۴۵ اور انہیں کو دنیا و آخرت کی سعادت ملی۔ ف۴۶ اور یہ اعلیٰ ترین بشارت ہے کیونکہ مالک کی رحمت و رضا بندے کا سب سے بڑا مقصد اور پیاری مراد ہے۔ ف۴۷ جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترک موالات (تعلقات ختم کرنے) کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابتداروں سے ترک تعلق کرے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفّار سے موالات جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ چنانچہ آگے ارشاد فرمایا۔

أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ

يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع لَقَدْ نَصَرَكُمُ

اللہ اپنا حکم لائے ف۴۸ اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا بے شک اللہ نے

اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

بہت جگہ تمہاری مدد کی ف۴۹ اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے تو

تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی ف۵۰ اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہوگئی ف۵۱ پھر تم پیٹھ دے کر

مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر گئے پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر ف۵۲ اور مسلمانوں پر ف۵۳

وَأَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے ف۵۴ اور کافروں کو عذاب دیا ف۵۵ اور منکروں کی

ف۴۸ اور جلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ دین کے محفوظ رکھنے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمان پر لازم ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مقابل دُنیوی تعلقات کچھ قابلِ التفات نہیں اور خدا اور رسول کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔ ف۴۹ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا جیسا کہ واقعہ بدر اور قُرَیظَه اور نَضِیر اور حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ میں۔ ف۵۰ حنین ایک وادی ہے طائف کے قریب مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلہ پر یہاں فتح مکہ سے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن وثقیف سے جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے جب دونوں لشکر مقابل ہوئے تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے اپنی کثرت پر نظر کر کے یہ کہا کہ اب ہم ہرگز مغلوب نہ ہوں گے۔ یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گراں گزرا کیونکہ حضور ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر توکل فرماتے تھے اور تعداد کی قلت وکثرت پر نظر نہ رکھتے تھے۔ جنگ شروع ہوئی اور قتال شدید ہوا مشرکین بھاگے اور مسلمان مال غنیمت لینے میں مصروف ہوگئے تو بھاگے ہوئے لشکر نے اس کو غنیمت سمجھا اور تیروں کی بارش شروع کر دی اور تیراندازی میں وہ بہت مہارت رکھتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس ہنگامے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لشکر بھاگ پڑا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے حضور کے چچا حضرت عباس اور آپ کے ابن عم ابوسفیان بن حارث کے اور کوئی باقی نہ رہا حضور نے اس وقت اپنی سواری کو کفّار کی طرف آگے بڑھایا اور حضرت عباس کو حکم دیا کہ وہ بلند آواز سے اپنے اصحاب کو پکاریں ان کے پکارنے سے وہ لوگ لبیک لبیک کہتے ہوئے پلٹ آئے اور کفّار سے جنگ شروع ہوگئی جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور نے اپنے دست مبارک میں سنگ ریزے لے کر کفّار کے مونہوں پر مارے اور فرمایا: ربِ محمد کی قسم بھاگ نکلے، سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کفّار بھاگ پڑے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غنیمتیں مسلمانوں کو تقسیم فرماویں۔ ان آیتوں میں اس واقعہ کا بیان ہے۔ ف۵۱ اور تم وہاں نہ ٹھہر سکے۔ ف۵۲ کہ اطمینان کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہے۔ ف۵۳ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پکارنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے۔ ف۵۴ یعنی فرشتے جنہیں کفّار نے ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے عمامہ باندھے دیکھا۔ یہ فرشتے مسلمانوں کی شوکت بڑھانے کے لئے آئے تھے، اس جنگ میں انہوں نے قتال نہیں کیا قتال صرف بدر میں کیا تھا۔ ف۵۵ کہ پکڑے گئے، مارے گئے، ان کے عیال و اموال مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
یہی سزا ہے پھر اس کے بعد اللّٰہ جسے چاہے گا توبہ دے گا ف۵۶ اور اللّٰہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا
مہربان ہے اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں ف۵۷ تو اس برس کے بعد وہ

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ
مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں ف۵۸ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے ف۵۹ تو عنقریب اللّٰہ تمہیں دولت مند

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا
کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے ف۶۰ بےشک اللّٰہ علم و حکمت والا ہے لڑو ان سے جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ
ایمان نہیں لاتے اللّٰہ پر اور قیامت پر ف۶۱ اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللّٰہ اور

رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا
اس کے رسول نے ف۶۲ اور سچے دین ف۶۳ کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیئے گئے جب تک

ف۵۶ اور توفیقِ اسلام عطا فرمائے گا۔ چنانچہ ہوازن کے باقی لوگوں کو توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نے اُن کے اسیروں کو رہا فرما دیا۔ ف۵۷ کہ ان کا باطن خبیث ہے اور وہ نہ طہارت کرتے ہیں نہ نجاستوں سے بچتے ہیں۔ ف۵۸ نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے اور اس سال سے مراد ۹ ہجری ہے اور مشرکین کے منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان ان کو روکیں۔ ف۵۹ کہ مشرکین کو حج سے روک دینے سے تجارتوں کو نقصان پہنچے گا اور اہلِ مکہ کو تنگی پیش آئے گی۔ ف۶۰ عکرمہ نے کہا: ایسا ہی ہوا، اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں غنی کر دیا، بارشیں خوب ہوئیں، پیداوار کثرت سے ہوئی۔ مقاتل نے کہا کہ خطہ ہائے یمن کے لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے اہل مکہ پر اپنی کثیر دولتیں خرچ کیں "اگر چاہے" فرمانے میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے کہ طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللّٰہ کی طرف متوجہ رہے اور تمام اُمور کو اسی کی مشیت سے متعلق جانے۔ ف۶۱ اللّٰہ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اس کی ذات اور جملہ صفات و تنزیہات کو مانے اور جو اس کی شان کے لائق نہ ہو اس کی طرف نسبت نہ کرے اور بعض مفسرین نے رسولوں پر ایمان لانا بھی اللّٰہ پر ایمان لانے میں داخل قرار دیا ہے تو یہود و نصاریٰ اگرچہ اللّٰہ پر ایمان لانے کے مدعی ہیں لیکن ان کا یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ یہود تَجسِیم وتشبیہ (خدا کے انسانوں کی طرح مجسم و مثل ہونے) کے اور نصاریٰ حلول (خدا کا عیسیٰ کے جسم میں اتر آنے) کے معتقد ہیں تو وہ کس طرح اللّٰہ پر ایمان لانے والے ہو سکتے ہیں ایسے ہی یہود میں سے جو حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی اللّٰہ پر ایمان لانے والا نہ ہوا، اسی طرح جو ایک رسول کی تکذیب کرے وہ اللّٰہ پر ایمان لانے والا نہیں۔ یہود و نصاریٰ بہت انبیاء کی تکذیب کرتے ہیں لہٰذا وہ اللّٰہ پر ایمان لانے والوں میں نہیں۔ **شانِ نزول:** مجاہد کا قول ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جبکہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو روم سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا اور اسی کے نازل ہونے کے بعد غزوۂ تبوک ہوا۔ کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت یہود کے قبیلہ قُرَیْظَہ اور نُضِیر کے حق میں نازل ہوئی۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اُن سے صلح منظور فرمائی اور یہی پہلا جزیہ ہے جو اہل اسلام کو ملا اور پہلی ذلت ہے جو کفّار کو مسلمانوں کے ہاتھ سے پہنچی۔ ف۶۲ قرآن و حدیث میں اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ معنی یہ ہیں کہ توریت وانجیل کے مطابق عمل نہیں کرتے ان کی تحریف (ردّو بدل) کرتے ہیں اور احکام اپنے دل سے گھڑتے ہیں۔ ف۶۳ اسلام دینِ الٰہی۔

الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝٢٩ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ا۟بْنُ اللّٰهِ وَ ع ٥ / ١٠
اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہوکر و٦٤ اور یہودی بولے عزیر اللّٰہ کا بیٹا ہے و٦٥ اور
قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ
نصرانی بولے مسیح اللّٰہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں و٦٦ اگلے
قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٣٠ اِتَّخَذُوْٓا
کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللّٰہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں و٦٧ انھوں نے
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ
اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللّٰہ کے سوا خدا بنالیا و٦٨ اور مسیح ابن مریم کو و٦٩
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا
اور انھیں حکم نہ تھا و٧٠ مگر یہ کہ ایک اللّٰہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے
يُشْرِكُوْنَ ۝٣١ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ
ان کے شرک سے چاہتے ہیں کہ اللّٰہ کا نور و٧١ اپنے منہ سے بجھادیں اور اللّٰہ نہ مانے گا
اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٣٢ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
مگر اپنے نور کا پورا کرنا و٧٢ پڑے (اگرچہ) برا مانیں کافر وہی ہے جس نے اپنا رسول و٧٣
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے و٧٤ پڑے برا مانیں

و٦٤ معاہد اہل کتاب سے جو خراج لیا جاتا ہے اس کا نام جزیہ ہے۔ **مسائل:** یہ جزیہ نقد لیا جاتا ہے اس میں ادھار نہیں۔ **مسئلہ:** جزیہ دینے والے کو خود حاضر ہو کر دینا چاہئے۔ **مسئلہ:** پیادہ پا (پیدل بغیر سواری کے) لے کر حاضر ہو، کھڑے ہو کر پیش کرے۔ **مسئلہ:** قبول جزیہ میں تُرک و ہندو وغیرہ اہلِ کتاب کے ساتھ ملحق ہیں سوا مشرکینِ عرب کے کہ ان سے جزیہ قبول نہیں۔ **مسئلہ:** اسلام لانے سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ **حکمت** جزیہ مقرر کرنے کی یہ ہے کہ کفّار کو مہلت دی جائے تاکہ وہ اسلام کے محاسن اور دلائل کی قوت دیکھیں اور کتب قدیمہ میں سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خبر اور حضور کی نعت و صفت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہونے کا موقع پائیں۔ و٦٥ اہل کتاب کی بے دینی کا جو اُوپر ذکر فرمایا گیا یہ اس کی تفصیل ہے کہ وہ اللّٰہ کی جناب میں ایسے فاسد اعتقاد رکھتے ہیں اور مخلوق کو اللّٰہ کا بیٹا بنا کر پوجتے ہیں۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہود کی ایک جماعت آئی وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم آپ کا کس طرح اتباع کریں آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور آپ حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا نہیں سمجھتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ و٦٦ جن پر نہ کوئی دلیل نہ برہان اور پھر اپنے جہل سے اس باطل صریح کے معتقد بھی ہیں۔ و٦٧ اور اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حجتیں قائم ہونے اور دلیلیں واضح ہونے کے باوجود اس کفر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ و٦٨ حکم الٰہی کو چھوڑ کر ان کے حکم کے پابند ہوئے۔ و٦٩ کہ انہیں بھی خدا بنایا اور ان کی نسبت یہ اعتقاد باطل کیا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں یا خدا نے ان میں حلول کیا ہے۔ و٧٠ ان کی کتابوں میں نہ ان کے انبیاء کی طرف سے۔ و٧١ یعنی دینِ اسلام یا سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل۔ و٧٢ اور اپنے دین کو غلبہ دینا۔ و٧٣ محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ و٧٤ اور اس کی

النصف

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

مشرک ‹ اے ایمان والو بےشک بہت پادری اور جوگی

لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ

لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں ف۷۵ اور اللہ کی راہ سے ف۷۶ روکتے ہیں اور

الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۷۷

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا

انھیں خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں ف۷۸ پھر اس سے داغیں گے

جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا

ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ف۷۹ یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا

مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

اس جوڑنے کا بےشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں ف۸۰

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

اللہ کی کتاب میں ف۸۱ جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں ف۸۲

حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے۔ چنانچہ الحمدللہ ایسا ہی ہوا۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا ہر ملت ہلاک ہو جائے گی۔ ف۷۵ اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر (دنیوی مال کی لالچ) کے لئے تحریف و تبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کیلئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔ ف۷۶ اسلام سے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے ف۷۷ بخل کرتے ہیں اور مال کے حقوق ادا نہیں کرتے زکوٰۃ نہیں دیتے۔ **شانِ نزول:** سدی کا قول ہے کہ یہ آیت مانعینِ زکوٰۃ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ اللہ تعالیٰ نے احبار اور رُہبان (یہودی و عیسائی علماء) کی حرصِ مال کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کو مال جمع کرنے اور اس کے حقوق ادا نہ کرنے سے حَذَر (خوف) دلایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ دی گئی وہ "کنز" نہیں خواہ دفینہ ہی ہو اور جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی وہ "کنز" ہے، جس کا ذکر قرآن میں ہوا کہ اس کے مالک کو اس سے داغ دیا جائے گا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے عرض کیا کہ سونے چاندی کا تو یہ حال معلوم ہوا تو پھر کون سا مال بہتر ہے جس کو جمع کیا جائے؟ فرمایا: ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور نیک بی بی جو ایماندار کی اس کے ایمان پر مدد کرے یعنی پرہیزگار ہو کہ اس کی صحبت سے طاعت و عبادت کا شوق بڑھے۔ (رواہ الترمذی) **مسئلہ:** مال کا جمع کرنا مباح ہے مذموم نہیں جبکہ اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت طلحہ وغیرہ اصحاب مالدار تھے اور جو اصحاب کہ جمع مال سے نفرت رکھتے تھے وہ ان پر اعتراض نہ کرتے تھے۔ ف۷۸ اور شدت حرارت سے سفید ہو جائے گا۔ ف۷۹ جسم کے تمام اطراف و جوانب اور کہا جائے گا: ف۸۰ یہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ احکام شرع کی بنا قمری مہینوں پر ہے جن کا حساب چاند سے ہے۔ ف۸۱ یہاں اللہ کی کتاب سے یا لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ ف۸۲ تین متصل ذوالقعدہ و

ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ
یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں ف۸۳ اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت

كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا
لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللّٰہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۸۴ ان کا

النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ
مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا ف۸۵ اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے ف۸۶ حلال ٹھہراتے ہیں اور

یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ
دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللّٰہ نے حرام فرمائی ف۸۷ اور اللّٰہ کے حرام کئے ہوئے حلال کرلیں

زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا ۵ ع ۸ ۱۱
ان کے برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں اور اللّٰہ کافروں کو راہ نہیں دیتا اے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ
ایمان والو تمہیں کیا ہوا جب تم سے کہا جائے کہ راہِ خدا میں کوچ کرو تو بوجھ کے مارے

اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ
زمین پر بیٹھ جاتے ہو ف۸۸ کیا تم نے دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے پسند کرلی اور جیتی دنیا (دنیا کی زندگی)

ذوالحجہ، محرم اور ایک جُدا رَجب۔ عرب لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھی ان مہینوں کی تعظیم کرتے تھے اور ان میں قتال حرام جانتے تھے، اسلام میں ان مہینوں کی حرمت و عظمت اور زیادہ کی گئی۔ ف۸۳ گناہ و نافرمانی سے۔ ف۸۴ ان کی نصرت و مدد فرمائے گا۔ ف۸۵ نَسِیْٓءٌ لغت میں وقت کے مؤخر کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہر حرام کی حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا مراد ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب اَشْہرِ حُرم (یعنی ذوالقعدہ وذی الحجہ، محرم، رجب) کی حرمت و عظمت کے معتقد تھے تو جب کبھی لڑائی کے زمانے میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں نے یہ کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی طرف ہٹانے لگے محرم کی حرمت صفر کی طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنا لیتے اور جب اس سے بھی تحریم ہٹانے کی حاجت سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے اور ربیع الاول کو ماہ حرام قرار دیتے، اس طرح تحریم سال کے تمام مہینوں میں گھومتی اور ان کے اس طرزِ عمل سے ماہ ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے پھرتے تھے۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ نَسِیْٓءٌ کے مہینے گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے اوقات کی وضعِ الٰہی کے مطابق حفاظت کی جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جائے اور اس آیت میں نَسِیْٓءٌ کو ممنوع قرار دیا گیا اور کفر پر کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ اس میں ماہ ہائے حرام میں تحریمِ قتال کو حلال جاننا اور خدا کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر لینا پایا جاتا ہے۔ ف۸۶ یعنی ماہ حرام کو یا اس ہٹانے کو۔ ف۸۷ یعنی ماہ حرام چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں اور ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت، جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دیا۔ ف۸۸ اور سفر سے گھبراتے ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ تبوک ایک مقام ہے اطراف شام میں مدینہ طیبہ سے چودہ منزل فاصلہ پر۔ رَجب ۹ھ ہجری میں طائف سے واپسی کے بعد سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عرب کے نصرانیوں کی تحریک سے ہرقل شاہ روم نے رومیوں اور شامیوں کی فوج گراں (کثیر فوج) جمع کی ہے اور وہ مسلمانوں پر حملے کا ارادہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا۔ یہ زمانہ نہایت تنگی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
کا اسباب آخرت کے سامنے نہیں مگر تھوڑا و۸۹ اگر نہ کوچ کرو گے تو و۹۰ تمہیں سخت
اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور لوگ لے آئے گا و۹۱ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ سب کچھ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کر سکتا ہے اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انھیں باہر تشریف لے جانا ہوا و۹۲
ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ
صرف دو جان سے جب وہ دونوں و۹۳ غار میں تھے جب اپنے یار سے و۹۴ فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ
مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ
ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (اطمینان) اتارا و۹۵ اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں و۹۶ اور کافروں

قحط سالی اور شدت گرمی کا تھا یہاں تک کہ دو دو آدمی ایک ایک کھجور پر بسر کرتے تھے، سفر دور کا تھا دشمن کثیر اور قوی تھے اس لئے بعض قبیلے بیٹھ رہے اور انہیں اس وقت جہاد میں جانا گراں معلوم ہوا اور اس غزوہ میں بہت سے منافقین کا پردہ فاش اور حال ظاہر ہوگیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اس غزوہ میں بڑی عالی ہمتی سے خرچ کیا دس ہزار مجاہدین کو سامان دیا اور دس ہزار دینار اس غزوہ پر خرچ کئے نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مع ساز و سامان کے اس کے علاوہ ہیں اور اصحاب نے بھی خوب خرچ کیا ان میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ہیں جنہوں نے اپنا کل مال حاضر کر دیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال حاضر کیا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیس ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ حضرت علی مرتضٰی کو مدینہ طیبہ میں چھوڑا عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی منافقین ثنیۃ الوداع تک چل کر رہ گئے جب لشکر اسلام تبوک میں اترا تو انہوں نے دیکھا کہ چشمے میں پانی بہت تھوڑا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پانی سے اس میں کلی فرمائی جس کی برکت سے پانی جوش میں آیا اور چشمہ بھر گیا لشکر اور اس کے تمام جانور اچھی طرح سیراب ہوئے حضرت نے کافی عرصہ یہاں قیام فرمایا۔ ہرقل اپنے دل میں آپ کو سچا نبی جانتا تھا اس لئے اسے خوف ہوا اور اس نے آپ سے مقابلہ نہ کیا حضرت نے اطراف میں لشکر بھیجے چنانچہ حضرت خالد کو چار سو سے زائد سواروں کے ساتھ اُکَیدِر حاکم دُوْمَةُ الْجَنْدَل کے مقابل بھیجا اور فرمایا کہ تم اس کو نیل گائے کے شکار میں پکڑ لو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ نیل گائے کے شکار کے لئے اپنے قلعہ سے اترا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کو گرفتار کر کے خدمت اقدس میں لائے حضور نے جزیہ مقرر فرما کر اس کو چھوڑ دیا اسی طرح حاکم اَیلہ پر اسلام پیش کیا اور جزیہ پر صلح فرمائی۔ واپسی کے وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب تشریف لائے تو جو لوگ جہاد میں ساتھ ہونے سے رہ گئے تھے وہ حاضر ہوئے حضور نے اصحاب سے فرمایا کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کریں اور اپنے پاس نہ بٹھائیں جب تک ہم اجازت نہ دیں تو مسلمانوں نے ان سے اعراض کیا یہاں تک کہ باپ اور بھائی کی طرف بھی التفات نہ کیا اسی باب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ و۸۹ کہ دنیا اور اس کی تمام متاع فانی ہے اور آخرت اور اس کی تمام نعمتیں باقی ہیں۔ و۹۰ اے مسلمانو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب حکم اللہ تعالیٰ و۹۱ جو تم سے بہتر اور فرمانبردار ہوں گے۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت اور اُن کے دِین کو عزت دینے کا خود کفیل ہے تو اگر تم اطاعتِ فرمانِ رسول میں جلدی کرو گے تو یہ سعادت تمہیں نصیب ہوگی اور اگر تم نے سستی کی تو اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنے نبی کے شرف خدمت سے سرفراز فرمائے گا۔ و۹۲ یعنی وقت ہجرت مکہ مکرمہ سے۔ جبکہ کفّار نے دار الندوہ میں حضور کے لئے قتل و قید وغیرہ کے برے برے مشورے کئے تھے۔ و۹۳ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ و۹۴ یعنی سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے۔ **مسئلہ:** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا: جو شخص حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرے وہ نصِ قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا۔ و۹۵ اور قلب کو اطمینان عطا فرمایا۔ و۹۶ ان سے مراد ملائکہ کی فوجیں ہیں جنہوں نے کفّار کے رخ پھیر دیئے اور وہ آپ کو دیکھ نہ سکے اور بدر و احزاب و حنین میں بھی انہیں غیبی فوجوں سے مدد فرمائی۔

كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

کی بات نیچے ڈالی ف۹۷ اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ

حکمت والا ہے کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے ف۹۸ اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا

مال اور جان سے یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو ف۹۹ اگر کوئی قریب

قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ

مال یا متوسط سفر ہوتا ف۱۰۰ تو ضرور تمہارے ساتھ جاتے ف۱۰۱ مگر ان پر تو مشقت کا راستہ دور پڑ گیا اور

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِاسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ

اب اللہ کی قسم کھائیں گے ف۱۰۲ کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے ف۱۰۳ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں ف۱۰۴ اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى ع ٦ ١٢

اللہ جانتا ہے کہ وہ بےشک ضرور جھوٹے ہیں اللہ تمہیں معاف کرے ف۱۰۵ تم نے انہیں کیوں اِذن (اجازت) دے دیا جب تک

يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

نہ کھلے تھے تم پر سچے اور ظاہر نہ ہوئے تھے جھوٹے وہ جو اللہ اور قیامت

ف۹۷ دعوتِ کفر وشرک کو پست فرمایا۔ ف۹۸ یعنی خوشی سے یا گرانی سے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قوت کے ساتھ یا ضعف کے ساتھ اور بے سامانی سے یا سروسامان سے ف۹۹ کہ جہاد کا ثواب بیٹھ رہنے سے بہتر ہے تو مُستَعِدی (پوری آمادگی) کے ساتھ تیار ہو اور کاہلی نہ کرو۔ ف۱۰۰ اور دنیوی نفع کی امید ہوتی اور شدید محنت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا۔ ف۱۰۱ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے غزوۂ تبوک میں جانے سے تخلُّف (پیچھے بیٹھ جانا اختیار) کیا تھا۔ ف۱۰۲ یہ منافقین۔ اور اس طرح معذرت کریں گے۔ ف۱۰۳ منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دے دینا غیبی خبر اور دلائل نبوت میں سے ہے۔ چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ ف۱۰۴ جھوٹی قسم کھا کر۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا سبب ہلاکت ہے۔ ف۱۰۵ "عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ" سے ابتدائے کلام وافتتاحِ خطاب، مخاطب کی تعظیم وتوقیر میں مبالغہ کے لئے ہے اور زبانِ عرب میں یہ عرف شائع ہے کہ مخاطب کی تعظیم کے موقع پر ایسے کلمے استعمال کئے جاتے ہیں۔ قاضی عیاض رضی اللّٰہ عنہ نے (اپنی کتاب) شِفا میں فرمایا: جس کسی نے اس سوال کو عتاب قرار دیا اس نے غلطی کی کیونکہ غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہونے اور گھر رہ جانے کی اجازت مانگنے والوں کو اجازت دینا نہ دینا دونوں حضرت کے اختیار میں تھے اور آپ اس میں مختار تھے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: "فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ" آپ ان میں سے جسے چاہیں اجازت دیجئے تو "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانا عتاب کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ اظہار ہے کہ اگر آپ انہیں اجازت نہ دیتے تو بھی وہ جہاد میں جانے والے نہ تھے اور "عَفَا اللّٰهُ عَنْکَ" کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گناہ سے تو تمہیں واسطہ ہی نہیں، اس میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی کمال تکریم وتوقیر اور تسکین وتسلی ہے کہ قلب مبارک پر "لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ" فرمانے سے کوئی بار نہ ہو۔

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ
پر ایمان رکھتے ہیں تم سے چھٹی نہ مانگیں گے اس سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں اور

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
اللّٰہ خوب جانتا ہے پرہیزگاروں کو تم سے یہ چھٹی وہی مانگتے ہیں جو اللّٰہ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ
اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وف۱۰۶ اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں تو وہ اپنے شک میں ڈانواں ڈول ہیں وف۱۰۷ انھیں

اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
نکلنا منظور ہوتا وف۱۰۸ تو اس کا سامان کرتے مگر خدا ہی کو ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھردی

وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
اور وف۱۰۹ فرمایا گیا کہ بیٹھ رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ وف۱۱۰ اگر وہ تم میں نکلتے تو ان سے سوا نقصان کے تمہیں کچھ نہ بڑھتا

وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
اور تم میں فتنہ ڈالنے کو تمہارے بیچ میں غرابیں دوڑاتے (فساد پھیلاتے) وف۱۱۱ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں وف۱۱۲ اور اللّٰہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
خوب جانتا ہے ظالموں کو بے شک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا وف۱۱۳ اور اے محبوب تمہارے لئے تدبیریں الٹی پلٹیں وف۱۱۴

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
یہاں تک کہ حق آیا وف۱۱۵ اور اللّٰہ کا حکم ظاہر ہوا وف۱۱۶ اور انھیں ناگوار تھا اور ان میں کوئی تم سے یوں عرض کرتا ہے

ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
کہ مجھے رخصت دیجئے اور فتنہ میں نہ ڈالئے وف۱۱۷ سن لو وہ فتنہ ہی میں پڑے وف۱۱۸ اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے

وف۱۰۶ یعنی منافقین وف۱۰۷ نہ ادھر کے ہوئے نہ ادھر کے ہوئے نہ کفار کے ساتھ رہ سکے نہ مومنین کا ساتھ دے سکے۔ وف۱۰۸ اور جہاد کا ارادہ رکھتے۔ وف۱۰۹ ان کے اجازت چاہنے پر وف۱۱۰ بیٹھ رہنے والوں سے عورتیں بچے بیمار اور اپاہج لوگ مراد ہیں۔ وف۱۱۱ اور جھوٹی جھوٹی باتیں بنا کر فساد انگیزیاں کرتے۔ وف۱۱۲ جو تمہاری باتیں ان تک پہنچائیں۔ وف۱۱۳ اور وہ آپ کے اصحاب کو دین سے روکنے کی کوشش کرتے جیسا کہ عبداللّٰہ بن ابی بن سلول منافق نے روز احد کیا کہ مسلمانوں کو اغوا کرنے کے لئے اپنی جماعت لے کر واپس ہوا۔ وف۱۱۴ اور انہوں نے تمہارا کام بگاڑنے اور دین میں فساد ڈالنے کے لئے بہت مکر و حیلے کیے وف۱۱۵ یعنی اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے تائید و نصرت۔ وف۱۱۶ اور اس کا دین غالب ہوا۔ وف۱۱۷ شانِ نزول: یہ آیت جدّ بن قیس منافق کے حق میں نازل ہوئی جب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے لئے تیاری فرمائی تو جدّ بن قیس نے کہا: یارسول اللّٰہ! میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھوں گا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکے گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیجئے اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالئے میں آپ کی اپنے مال سے مدد

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ
کافروں کو اگر تمہیں بھلائی پہنچے ف۱۱۹ تو انہیں برا لگے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے ف۱۲۰

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ
تو کہیں ف۱۲۱ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے پھر جائیں تم فرماؤ

لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
ہمیں نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ
پر بھروسہ چاہیے تم فرماؤ تم ہم پر کس چیز کا انتظار کرتے ہو مگر دو خوبیوں میں سے ایک کا ف۱۲۲ اور

نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ
ہم تم پر اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے ف۱۲۳ یا ہمارے ہاتھوں ف۱۲۴

فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ
تو اب راہ دیکھو (انتظار کرو) ہم بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہے ہیں ف۱۲۵ تم فرماؤ کہ دل سے خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز

يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ
قبول نہ ہوگا ف۱۲۶ بےشک تم بے حکم (نافرمان) لوگ ہو اور وہ جو خرچ کرتے ہیں

مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ
اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لئے کہ وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے

کروں گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ اس کا حیلہ تھا اور اس میں سوائے نفاق کے اور کوئی علت نہ تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور اسے اجازت دے دی، اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۸ کیونکہ جہاد سے رک رہنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ ف۱۱۹ اور تم دشمن پر فتحیاب ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آئے۔ ف۱۲۰ اور کسی طرح کی شدت پیش آئے۔ ف۱۲۱ منافقین کہ چالاکی سے جہاد میں نہ جا کر۔ ف۱۲۲ یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت و مغفرت۔ کیونکہ مسلمان جب جہاد میں جاتا ہے تو وہ اگر غالب ہو جب تو فتح و غنیمت اور اجر عظیم پاتا ہے اور اگر راہ خدا میں مارا جائے تو اس کو شہادت حاصل ہوتی ہے جو اس کی اعلیٰ مراد ہے۔ ف۱۲۳ اور تمہیں عاد و ثمود وغیرہ کی طرح ہلاک کرے۔ ف۱۲۴ تم کو قتل و اسیری کے عذاب میں گرفتار کرے۔ ف۱۲۵ کہ تمہارا کیا انجام ہوتا ہے۔ ف۱۲۶ شانِ نزول: یہ آیت جد بن قیس منافق کے جواب میں نازل ہوئی جس نے جہاد میں نہ جانے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ میں اپنے مال سے مدد کروں گا۔ اس پر حضرت حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا (اے محبوب آپ فرما دیجئے) کہ تم خوشی سے دو یا ناخوشی سے تمہارا مال قبول نہ کیا جائے گا یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ لیں گے کیونکہ یہ دینا اللہ کے لئے نہیں ہے۔

إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ
مگر جی ہارے (سستی کی حالت میں) اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے ف۱۲۷ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی
وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
اولاد کا تعجب نہ آئے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور
تَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ ۚ وَ
کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ف۱۲۸ اور اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ف۱۲۹ کہ وہ تم میں سے ہیں ف۱۳۰ اور
مَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ
تم میں سے ہیں نہیں ف۱۳۱ ہاں وہ لوگ ڈرتے ہیں ف۱۳۲ اگر پائیں کوئی پناہ یا غار
أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي
یا سما جانے کی جگہ تو رسیاں تڑاتے (پوری کوشش کرتے) ادھر پھر جائیں گے ف۱۳۳ اور ان میں کوئی وہ ہے کہ صدقے بانٹنے
الصَّدَقَاتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ
میں تم پر طعن کرتا ہے ف۱۳۴ تو اگر ان ف۱۳۵ میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی
يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۙ وَقَالُوا حَسْبُنَا
وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ
اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۙ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا ع ۱۲/۷
کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے ف۱۳۶ زکوٰۃ

ف۱۲۷ کیونکہ انہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں۔ ف۱۲۸ تو وہ مال ان کے حق میں سبب راحت نہ ہوا بلکہ وبال ہوا۔ ف۱۲۹ منافقین اس پر ف۱۳۰ یعنی تمہارے دین وملت پر ہیں، مسلمان ہیں۔ ف۱۳۱ تمہیں دھوکا دیتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ ف۱۳۲ کہ اگر ان کا نفاق ظاہر ہوجائے تو مسلمان ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو مشرکین کے ساتھ کرتے ہیں اس لئے وہ براہ تقیہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ف۱۳۳ کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے انتہا درجے کا بغض ہے۔ ف۱۳۴ شانِ نزول: یہ آیت ذُوالْخُوَیْصِرَہ تَمِیْمِی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حُرقُوص بن زُہیر ہے اور یہی خوارج کی اصل و بنیاد ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تو ذُوالْخُوَیْصِرَہ نے کہا: یارسول اللہ! عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا: تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماردوں۔ حضور نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ ف۱۳۵ صدقات۔ ف۱۳۶ کہ ہم پر اپنا فضل وسیع کرے اور ہمیں خلق کے اموال سے غنی اور بے نیاز کردے۔

اَلصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

تو انھیں لوگوں کے لئے ہے ف۱۳۷ محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (وصول) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے

وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ

اور گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ

اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے اوران میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں ف۱۳۸ اور کہتے ہیں

هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ف۱۳۹ اور

رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ

جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ

دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں ف۱۴۰ کہ تمہیں راضی کرلیں ف۱۴۱ اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا

ف۱۳۷ جب منافقین نے تقسیمِ صدقات میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا تو اللہ عزوجل نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ صدقات کے مستحق صرف یہی آٹھ قسم کے لوگ ہیں انہیں پر صدقات صرف کئے جائیں گے ان کے سوا اور کوئی مستحق نہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اموالِ صدقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقات حرام ہیں تو طعن کرنے والوں کو اعتراض کا کیا موقع ؟ **صدقہ** سے اس آیت میں زکوٰۃ مراد ہے۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے گئے ہیں ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماعِ صحابہ ساقط ہو گئے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی یہ اجماع زمانۂ صدیق میں منعقد ہوا۔ **مسئلہ: فقیر** وہ ہے جس کے پاس ادنیٰ چیز ہو اور جب تک اس کے پاس ایک وقت کے لئے کچھ ہو اس کو سوال حلال نہیں۔ **مسکین** وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کرسکتا ہے۔ **عاملین** وہ لوگ ہیں جن کو امام نے صدقے تحصیل کرنے پر مقرر کیا ہو، انہیں امام اتنا دے جو ان کے اور ان کے متعلقین کے لئے کافی ہو۔ **مسئلہ:** اگر عامل غنی ہو تو بھی اس کو لینا جائز ہے۔ **مسئلہ:** عامل سیّد یا ہاشمی ہو تو وہ زکوٰۃ میں سے نہ لے۔ **گردنیں چھڑانے** سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے مکاتب کردیا ہو اور ایک مقدار مال کی مقرر کردی ہو کہ اس قدر وہ ادا کردیں تو آزاد ہیں وہ بھی مستحق ہیں ان کو آزاد کرانے کے لئے مالِ زکوٰۃ دیا جائے۔ **قرضدار** جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا کریں انہیں ادائے قرض میں مالِ زکوٰۃ سے مدد دی جائے۔ **اللہ کی راہ** میں خرچ کرنے سے بے سامان مجاہدین اور نادار حاجیوں پر صرف کرنا مراد ہے۔ **ابن سبیل** سے وہ مسافر مراد ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کو دے۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ انہیں لوگوں کے ساتھ خاص کی گئی تو ان کے علاوہ اور دوسرے مصرف میں خرچ نہ کی جائے گی نہ مسجد کی تعمیر میں نہ مُردے کے کفن میں نہ اس کے قرض کی ادا میں۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ بنی ہاشم اور غنی اور ان کے غلاموں کو نہ دی جائے اور نہ آدمی اپنی بی بی اور اولاد اور غلاموں کو دے۔ (تفسیر احمدی ومدارک) ف۱۳۸ یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ **شانِ نزول:** منافقین اپنے جلسوں میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے، ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہوگئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جُلاس بن سُوَید منافق نے کہا: ہم جو چاہیں کہیں، حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ فرمایا کہ اگر وہ سننے والے بھی ہیں تو خیر اور صلاح کے سننے اور ماننے والے ہیں شر اور فساد کے نہیں۔ ف۱۳۹ نہ منافقوں کی بات پر۔ ف۱۴۰ منافقین اس لئے۔ ف۱۴۱ **شانِ نزول:** منافقین اپنی مجلسوں میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کیا کرتے

النصف

اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ

کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انھیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللّٰہ

وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾

اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

منافق ڈرتے ہیں کہ ان و۱۴۲ پر کوئی سورۃ ایسی اترے جو ان و۱۴۳ کے دلوں کی چھپی و۱۴۴ جتادے

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

تم فرماؤ ہنسے جاؤ اللّٰہ کو ضرور ظاہر کرنا ہے جس کا تمہیں ڈر ہے اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ

تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے و۱۴۵ تم فرماؤ کیا اللّٰہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول

كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ

سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے مسلمان ہو کر و۱۴۶ اگر

نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع ۸ ۱۴

ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں و۱۴۷ تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ مجرم تھے و۱۴۸

تھے اور مسلمانوں کے پاس آکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی برِیّت (بے گناہی) ثابت کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے قسمیں کھانے سے زیادہ اہم اللّٰہ اور اس کے رسول کو راضی کرنا تھا اگر ایمان رکھتے تھے تو ایسی حرکتیں کیوں کیں جو خدا اور رسول کی ناراضی کا سبب ہوں۔ و۱۴۲ مسلمانوں۔ و۱۴۳ منافقوں۔ و۱۴۴ دلوں کی چھپی چیز ان کا نفاق ہے اور وہ بغض وعداوت جو وہ مسلمانوں کے ساتھ رکھتے تھے اور اس کو چھپایا کرتے تھے۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے معجزات دیکھنے اور آپ کی غیبی خبریں سننے اور ان کو واقع کے مطابق پانے کے بعد منافقوں کو اندیشہ ہوگیا کہ کہیں اللّٰہ تعالیٰ کوئی ایسی سورت نازل نہ فرمائے جس سے ان کے اسرار ظاہر کردیئے جائیں اور ان کی رسوائی ہو۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے۔ و۱۴۵ شانِ نزول: غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نسبت تمسخراً کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سنکر ہنستا تھا۔ حضور نے اُن کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ان کا یہ عذر وحیلہ قبول نہ کیا گیا اور ان کے لئے یہ فرمایا گیا جو آگے ارشاد ہوتا ہے: و۱۴۶ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ و۱۴۷ اس کے تائب ہونے اور بہ اخلاص ایمان لانے سے۔ محمد بن اسحٰق کا قول ہے کہ اس سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمۂ گستاخی نہ کہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یارب! مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا میں نے کفن دیا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا۔ ان کا نام یحیٰی بن حمیر اشجعی تھا اور چونکہ انہوں نے حضور کی بدگوئی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ وایمان کی توفیق ملی۔ و۱۴۸ اور اپنے جرم پر قائم رہے اور تائب نہ ہوئے۔

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے (ایک جیسے) ہیں ف۱۴۹ برائی کا حکم دیں ف۱۵۰ اور

يَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ

بھلائی سے منع کریں ف۱۵۱ اور اپنی مٹھی بند رکھیں (خرچ نہ کریں) ف۱۵۲ وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے ف۱۵۳ تو اللہ نے انھیں چھوڑ دیا ف۱۵۴ بے شک

الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٦٧ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْكُفَّارَ

منافق وہی پکے بے حکم (نافرمان) ہیں اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کو

نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ

جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے وہ انھیں بس (کافی) ہے اور اللہ کی ان پر لعنت ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا

مُّقِيْمٌ ۝٦٨ ۙ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا

عذاب ہے جیسے وہ جو تم سے پہلے تھے تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد

وَّ اَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

تم سے زیادہ تو وہ اپنا حصہ ف۱۵۵ برت (فائدہ اُٹھا) گئے تو تم نے اپنا حصہ برتا جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ

اگلے اپنا حصہ برت گئے اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے ف۱۵۶ ان کے عمل

اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٦٩ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ

اکارت (ضائع) گئے دنیا اور آخرت میں اور وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف۱۵۷ کیا انھیں ف۱۵۸ اپنے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۙ۬ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اَصْحٰبِ

سے اگلوں کی خبر نہ آئی ف۱۵۹ نوح کی قوم ف۱۶۰ اور عاد ف۱۶۱ اور ثمود ف۱۶۲ اور ابراہیم کی قوم ف۱۶۳ اور مدین

ف۱۴۹ وہ سب نفاق اور اعمالِ خبیثہ میں یکساں ہیں۔ ان کا حال یہ ہے کہ ف۱۵۰ یعنی کفر و معصیت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کا۔ (خازن) ف۱۵۱ یعنی ایمان و طاعت و تصدیقِ رسول سے ف۱۵۲ راہِ خدا میں خرچ کرنے سے ف۱۵۳ اور انہوں نے اس کی اطاعت و رضا طلبی نہ کی۔ ف۱۵۴ اور ثواب و فضل سے محروم کر دیا۔ ف۱۵۵ لذات و شہواتِ دُنیویہ کا۔ ف۱۵۶ اور تم نے اتباعِ باطل اور تکذیبِ خدا و رسول اور مومنین کے ساتھ استہزاء (ٹھٹھا مذاق) کرنے میں ان کی راہ اختیار کی۔ ف۱۵۷ انہیں کفار کی طرح اے منافقین! تم ٹوٹے میں ہو اور تمہارے عمل باطل ہیں۔ ف۱۵۸ یعنی منافقوں کو۔ ف۱۵۹ گزری ہوئی امتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ہم نے انہیں اپنے حکم کی مخالفت اور اپنے رسولوں کی نافرمانی کرنے پر کس طرح ہلاک کیا۔ ف۱۶۰ جو طوفان سے ہلاک کی گئی۔ ف۱۶۱ جو ہوا سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۲ جو زلزلہ سے ہلاک کئے گئے۔ ف۱۶۳ جو سلبِ نعمت سے ہلاک کی گئی اور نمرود مچھر سے ہلاک کیا گیا۔

مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

والے ف۱۶۴ اور وہ بستیاں کہ الٹ دی گئیں ف۱۶۵ ان کے رسول روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے ف۱۶۶ تو اللّٰہ کی شان نہ تھی

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

کہ ان پر ظلم کرتا ف۱۶۷ بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے ف۱۶۸ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وقف لازم

ایک دوسرے کے رفیق ہیں ف۱۶۹ بھلائی کا حکم دیں ف۱۷۰ اور برائی سے منع کریں

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللّٰہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں

اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

جن پر عنقریب اللّٰہ رحم کرے گا بےشک اللّٰہ غالب حکمت والا ہے اللّٰہ نے مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ

اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ

طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

مکانوں کا ف۱۷۱ بسنے کے باغوں میں اور اللّٰہ کی رضا سب سے بڑی ف۱۷۲ یہی ہے بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ ع ۱۵/۲۶

مراد پانی اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر ف۱۷۳ اور ان پر سختی کرو اور

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی اللّٰہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہ کہا ف۱۷۴ اور بےشک

ف۱۶۴ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم جو روزِ اَبر (غیبی آگ) کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ ف۱۶۵ اور زیروزبر کر ڈالی گئیں وہ قوم لوط کی بستیاں تھیں اللّٰہ تعالیٰ نے ان چھ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ بلادِ شام وعراق ویمن جو سرزمین عرب کے بالکل قریب ہیں ان میں ان ہلاک شدہ قوموں کے نشان باقی ہیں اور عرب لوگ ان مقامات پر اکثر گزرتے رہتے ہیں۔ ف۱۶۶ ان لوگوں نے بجائے تصدیق کرنے کے اپنے رسولوں کی تکذیب کی جیسا کہ اے منافقین، کفّار! تم کررہے ہو، ڈرو کہ انہیں کی طرح مبتلائے عذاب نہ کئے جاؤ۔ ف۱۶۷ کیونکہ وہ حکیم ہے بغیر جرم کے سزا نہیں فرماتا۔ ف۱۶۸ کہ کفر اور تکذیبِ انبیاء کر کے عذاب کے مستحق بنے۔ ف۱۶۹ اور باہم دینی محبت و مُوالات (دوستانہ تعلقات) رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے معین و مددگار ہیں۔ ف۱۷۰ یعنی اللّٰہ اور رسول پر ایمان لانے اور شریعت کا اتباع کرنے کا۔ ف۱۷۱ حسن رضی اللّٰہ عنہ سے مروی ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت سرخ اور زبرجد کے محل مومنین کو عطا ہوں گے۔ ف۱۷۲ اور تمام نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنا۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِجَاهِ حَبِيْبِهٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ ف۱۷۳ کافروں پر تو تلوار اور حرب سے اور منافقوں پر اقامتِ حجت سے۔ ف۱۷۴ شانِ نزول: امام بغوی نے

قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا

ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آکر کافر ہوگئے اور وہ چاہا تھا جو انھیں نہ ملا ف۱۷۵ اور انھیں

نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ

کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ و رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کردیا ف۱۷۶ تو اگر وہ توبہ کریں

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

تو ان کا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں ف۱۷۷ تو اللہ انھیں سخت عذاب کرے گا دنیا اور آخرت میں

وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۷۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ

اور زمین میں کوئی نہ ان کا حمایتی ہوگا نہ مددگار ف۱۷۸ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا

لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵ فَلَمَّآ

کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہوجائیں گے ف۱۷۹ تو جب

کلبی سے نقل کیا کہ یہ آیت جُلاس بن سُوید کے حق میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ تھا کہ ایک روز سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تبوک میں خطبہ فرمایا اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی و بدمآلی کا ذکر فرمایا۔ یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر۔ جب حضور مدینہ واپس تشریف لائے تو عامر بن قیس نے حضور سے جُلاس کا مقولہ بیان کیا، جُلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یارسول اللّٰہ! عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا۔ حضور نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں۔ جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہوکر اللّٰہ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا۔ پھر عامر نے کھڑے ہوکر قسم کھائی کہ بیشک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللّٰہ کے حضور میں دعا کی: یارب! اپنے نبی پر سچّے کی تصدیق نازل فرما۔ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبریل یہ آیت لے کر نازل ہوئے آیت میں "فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ" سن کر جلاس کھڑے ہوگئے اور عرض کیا: یارسول اللّٰہ! سنئے اللّٰہ نے مجھے توبہ کا موقع دیا، عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا، میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ حضور نے اُن کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت رہے۔ ف۱۷۵ مجاہد نے کہا کہ جُلاس نے افشائے راز (بھید کھل جانے) کے اندیشہ سے عامر کے قتل کا ارادہ کیا تھا، اس کی نسبت اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ پورا نہ ہوا۔ ف۱۷۶ ایسی حالت میں ان پر شکر واجب تھا نہ کہ ناسپاسی (ناشکری)۔ ف۱۷۷ توبہ و ایمان سے۔ اور کفر و نفاق پر مصر رہیں۔ ف۱۷۸ کہ انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے۔ ف۱۷۹ شانِ نزول: ثعلبہ بن حاطب نے سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اس کے لئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا: اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکر ادا نہ کرسکے۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: اسی کی قسم! جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور نے دعا فرمائی اللّٰہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہوگیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ اس کا مال بہت کثیر ہوگیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔ حضور نے فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس! پھر جب حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل (حاصل) کرنے والے بھیجے لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا کہ یہ تو ٹیکس ہوگیا، جاؤ میں سوچ لوں۔ جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور نے ان کے کچھ عرض کرنے سے قبل دو مرتبہ فرمایا: ثعلبہ پر افسوس! تو یہ آیت نازل ہوئی۔ پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا، پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا۔ پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا، انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہوگیا۔ (مدارک)

اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے تو اس کے پیچھے

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا

اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس

كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَ

کا کہ جھوٹ بولتے تھے ف۱۸۰ کیا انھیں خبر نہیں کہ اللہ ان کے دل کی چھپی اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿٧٨﴾ ج اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ

یہ کہ اللہ سب غیبوں کا بہت جاننے والا ہے ف۱۸۱ وہ جو عیب لگاتے ہیں ان مسلمانوں کو

الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ

کہ دل سے خیرات کرتے ہیں ف۱۸۲ اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے ف۱۸۳

فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ

تو ان سے ہنستے ہیں ف۱۸۴ اللہ ان کی ہنسی کی سزا دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تم ان کی معافی

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ

چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انھیں نہیں

ف۱۸۰ امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے تو مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ حدیث شریف میں ہے: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ ف۱۸۱ اس پر کچھ مخفی نہیں منافقین کے دلوں کی بات بھی جانتا ہے اور جو آپس میں وہ ایک دوسرے سے کہیں وہ بھی۔ ف۱۸۲ شانِ نزول: جب آیت صدقہ نازل ہوئی تو لوگ صدقہ لائے ان میں کوئی بہت کثیر لائے انہیں تو منافقین نے ریا کار کہا اور کوئی ایک صاع (۱/۲ ۳ سیر) (دو کلو سے اسی ۸۰ گرام کم۔ ”فتاوی اہلسنت غیر مطبوعہ باب المدینہ کراچی“) لائے تو انہیں کہا: اللہ کو اس کی کیا پرواہ، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کی رغبت دلائی تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف چار ہزار درہم لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا کل مال آٹھ ہزار درہم تھا چار ہزار تو یہ راہ خدا میں حاضر ہے اور چار ہزار میں نے گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جو تم نے دیا اللہ اس میں بھی برکت فرمائے اور جو روک لیا اس میں بھی برکت فرمائے۔ حضور کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ ان کا مال بہت بڑھا یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے دو بیبیاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی۔ ف۱۸۳ ابو عقیل انصاری ایک صاع کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے آج رات پانی کھینچنے کی مزدوری کی اس کی اجرت دو صاع کھجوریں ملیں ایک صاع تو میں گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا اور ایک صاع راہِ خدا میں حاضر ہے۔ حضور نے یہ صدقہ قبول فرمایا اور اس کی قدر کی۔ ف۱۸۴ منافقین۔ اور صدقہ کی قلت پر عار دلاتے ہیں۔

لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ

بخشے گا ف۱۸۵ یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ فاسقوں کو راہ

الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا ع ۸/۱۲

نہیں دیتا ف۱۸۶ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے ف۱۸۷ اور انہیں گوارا نہ ہوا

اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی

کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں اور بولے اس گرمی

الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا

میں نہ نکلو تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی ف۱۸۸ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا

قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ

ہنسیں اور بہت روئیں ف۱۸۹ بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۱۹۰ پھر اے محبوب ف۱۹۱ اگر اللہ تمہیں

اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا

ان ف۱۹۲ میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ ف۱۹۳ تم سے جہاد کو نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمانا کہ تم کبھی

مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ

میرے ساتھ نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ بیٹھ رہنا

مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا

پسند کیا تو بیٹھ رہو پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ ف۱۹۴ اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا

ف۱۸۵ شانِ نزول: اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہوگیا تو منافقین سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معذرت کر کے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے استغفار کیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ استغفار میں مبالغہ کریں۔ ف۱۸۶ جو ایمان سے خارج ہوں جب تک کہ وہ کفر پر رہیں۔ (مدارک) ف۱۸۷ اور غزوۂ تبوک میں نہ گئے۔ ف۱۸۸ تو تھوڑی دیر کی گرمی برداشت کرتے اور ہمیشہ کی آگ میں جلنے سے اپنے آپ کو بچاتے۔ ف۱۸۹ یعنی دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی دراز مدت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مقابل تھوڑا ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائم اور باقی ہے۔ ف۱۹۰ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ ف۱۹۱ غزوۂ تبوک کے بعد۔ ف۱۹۲ متخلفین (پیچھے رہ جانے والوں) ف۱۹۳ اگر وہ منافق جو تبوک میں جانے سے بیٹھ رہا تھا۔ ف۱۹۴ عورتوں، بچوں، بیماروں اور اپاہجوں کے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے مکر و خدع (دھوکا اور فریب) ظاہر ہو اس سے انقطاع اور علیحدگی کرنا چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے مصاحبت و موافقت (ہم نشینی اور دوستی) جائز نہیں ہوتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منافقین کے جہاد میں جانے کو منع فرما دیا۔ آج کل جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکمِ قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔

وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ

اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک وہ اللّٰہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی

فٰسِقُوْنَ ۝۸۴ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

میں مرگئے ۱۹۵ اور ان کے مال یا اولاد پر تعجب نہ کرنا اللّٰہ یہی چاہتا ہے کہ

يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۸۵ وَاِذَآ

اسے دنیا میں ان پر وبال کرے اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے اور جب

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا

کوئی سورت اترے کہ اللّٰہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور (طاقت رکھنے) والے

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝۸۶ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجئے کہ بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں انھیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۸۷ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ

عورتوں کے ساتھ ہوجائیں اور ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ۱۹۶ تو وہ کچھ نہیں سمجھتے ۱۹۷ لیکن رسول

۱۹۵ اس آیت میں سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لئے کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے اور یہ جو فرمایا ''اور فسق ہی میں مرگئے'' یہاں فسق سے کفر مراد ہے قرآن کریم میں اور جگہ بھی فسق بمعنی کفر وارد ہوا ہے جیسے کہ آیت ''اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا'' میں۔ مسئلہ: فاسق کے جنازے کی نماز جائز ہے اس پر صحابہ اور تابعین کا اجماع ہے اور اس پر علمائے صالحین کا عمل اور یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے مسلمانوں کے جنازے کی نماز کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے اور اس کا فرض کفایہ ہونا حدیث مشہور سے ثابت ہے۔ مسئلہ: جس شخص کے مومن یا کافر ہونے میں شبہ ہو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھی جائے۔ مسئلہ: جب کوئی کافر مر جائے اور اس کا ولی مسلمان ہو تو اس کو چاہئے کہ بطریق مسنون غسل نہ دے بلکہ نجاست کی طرح اس پر پانی بہادے اور نہ کفن مسنون دے بلکہ اتنے کپڑے میں لپیٹ دے جس سے ستر چھپ جائے اور نہ سنت طریقہ پر دفن کرے نہ بطریق سنت قبر بنائے صرف گڑھا کھود کر دبادے۔ شانِ نزول: عبداللّٰہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار تھا جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے عبداللّٰہ نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیر العبادت تھے۔ انہوں نے یہ خواہش کی کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان کے باپ عبداللّٰہ بن ابی بن سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرمادیں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور کو معلوم تھا کہ حضور کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ کی شرکت بھی کی۔ قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبداللّٰہ بن ابی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا حضور کو اس کا بدلہ کردینا بھی منظور تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور اس کے بعد پھر کبھی سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ کی شرکت نہ فرمائی اور حضور کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی۔ چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے کُرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللّٰہ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے۔ ۱۹۶ ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث۔ ۱۹۷ کہ جہاد میں کیا فوز و سعادت (کامیابی و خوش بختی) اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت (ناکامی و بدبختی) ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ

اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لئے

الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

بھلائیاں ہیں ف۱۹۸ اور یہی مراد کو پہونچے اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھی ہیں بہشتیں جن

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ ع ٩ / ١٧

کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بڑی مراد ملنی ہے اور بہانے بنانے والے

مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

گنوار آئے ف۱۹۹ کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ جنھوں نے اللہ و رسول سے جھوٹ بولا تھا ف۲۰۰

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ

جلد ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب پہونچے گا ف۲۰۱ ضعیفوں پر کچھ حرج نہیں ف۲۰۲

وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا

اور نہ بیماروں پر ف۲۰۳ اور نہ ان پر جنہیں خرچ کا مقدور (طاقت) نہ ہو ف۲۰۴ جب

نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

کہ اللہ و رسول کے خیرخواہ رہیں ف۲۰۵ نیکی والوں پر کوئی راہ نہیں ف۲۰۶ اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ لا وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

مہربان ہے اور نہ ان پر جو تمہارے حضور حاضر ہوں کہ تم انھیں سواری عطا فرماؤ ف۲۰۷ تم سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس

ف۱۹۸ دونوں جہان کی۔ ف۱۹۹ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد سے رہ جانے کا عذر کرنے۔ ضحاک کا قول ہے کہ یہ عامر بن طفیل کی جماعت تھی انہوں نے سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یانبی اللہ اگر ہم آپ کے ساتھ جہاد میں جائیں تو قبیلہ طے کے عرب ہماری بیبیوں، بچوں اور جانوروں کو لوٹ لیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہارے حال سے خبردار کیا ہے اور وہ مجھے تم سے بے نیاز کرے گا۔ عمرو بن علاء نے کہا کہ ان لوگوں نے عذر باطل بنا کر پیش کیا تھا۔ ف۲۰۰ یہ دوسرے گروہ کا حال ہے جو بغیر کسی عذر کے بیٹھ رہے، یہ منافقین تھے انہوں نے ایمان کا دعویٰ جھوٹا کیا تھا۔ ف۲۰۱ دنیا میں قتل ہونے کا اور آخرت میں جہنم کا۔ ف۲۰۲ باطل والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے چند طبقے بیان فرمائے: پہلے ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہی میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف نحیف ناکارہ ہو۔ ف۲۰۳ یہ دوسرا طبقہ ہے جس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ ف۲۰۴ اور سامان جہاد نہ کرسکیں، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ ف۲۰۵ ان کی اطاعت کریں اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبرگیری رکھیں۔ ف۲۰۶ مؤاخذہ کی۔ ف۲۰۷ شانِ نزول: اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے چند حضرات جہاد میں جانے کے لئے حاضر ہوئے، انہوں نے حضور سے سواری کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں تو وہ روتے واپس ہوئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا

پر تمہیں سوار کروں اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو اُبلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا

مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

مقدور نہ پایا مواخذہ (پکڑ) تو ان سے ہے جو تم سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

دولت مند ہیں ف٢٠٨ انھیں پسند آیا کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ف٢٠٩

ف٢٠٨ جہاد میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں باوجود اس کے ف٢٠٩ کہ جہاد میں کیا نفع و ثواب ہے۔

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ

تم سے بہانے بنائیں گے ف۲۱۰ جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تم فرمانا بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز

نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ

تمہارا یقین نہ کریں گے اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں اور اب اللہ و رسول تمہارے کام

وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا

دیکھیں گے ف۲۱۱ پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ تمہیں جتا دے گا جو کچھ

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ

تم کرتے تھے اب تمہارے آگے اللہ کی قسم کھائیں گے جب ف۲۱۲ تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے

لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ

اس لئے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو ف۲۱۳ تو ہاں تم ان کا خیال چھوڑو ف۲۱۴ وہ تو نرے (بالکل) پلید ہیں ف۲۱۵ اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ

بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۲۱۶ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾ اَلۡاَعۡرَابُ

تم ان سے راضی ہو جاؤ ف۲۱۷ تو بے شک اللہ تو فاسق لوگوں سے راضی نہ ہوگا ف۲۱۸ گنوار ف۲۱۹

ف۲۱۰ اور باطل عذر پیش کریں گے یہ جہاد سے رہ جانے والے منافق تمہارے اس سفر سے واپس ہونے کے وقت ف۲۱۱ کہ تم نفاق سے توبہ کرتے ہو یا اس پر قائم رہتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ زمانۂ مستقبل میں وہ مومنین کی مدد کریں گے ہوسکتا ہے کہ اسی کی نسبت فرمایا گیا ہو کہ اللہ و رسول تمہارے کام دیکھیں گے کہ تم اپنے اس عہد کو بھی وفا کرتے ہو یا نہیں۔ ف۲۱۲ اپنے اس سفر سے واپس ہو کر مدینہ طیبہ میں ف۲۱۳ اور ان پر ملامت و عتاب نہ کرو۔ ف۲۱۴ اور ان سے اجتناب کرو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنا، ان سے بولنا ترک کردو چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو حضور نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ منافقین کے پاس نہ بیٹھیں، ان سے بات نہ کریں کیونکہ ان کے باطن خبیث اور اعمال قبیح (بُرے) ہیں اور ملامت و عتاب سے ان کی اصلاح نہ ہوگی اس لئے کہ ف۲۱۵ اور پلیدی کے پاک ہونے کا کوئی طریقہ نہیں۔ ف۲۱۶ دنیا میں خبیث عمل۔ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جَد بن قیس اور مُعَتِّب بن قُشَیر اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی، یہ اَسّی منافق تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے کلام نہ کرو۔ مقاتل نے کہا کہ یہ آیت عبداللہ بن اُبی کے حق میں نازل ہوئی، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اب کبھی وہ جہاد میں جانے سے سستی نہ کرے گا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ حضور اس سے راضی ہو جائیں اس پر یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی ف۲۱۷ اور ان کے عذر قبول کرلو تو اس سے انہیں کچھ نفع نہ ہوگا، کیونکہ تم اگر ان کی قسموں کا اعتبار بھی کرلو۔ ف۲۱۸ اس لئے کہ وہ ان کے دل کے کفر و نفاق کو جانتا ہے۔ ف۲۱۹ جنگل کے رہنے والے۔

اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں ف۲۲۰ اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس
رَسُوْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا
سے جاہل رہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور کچھ گنوار وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں
یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ یَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآىِٕرَ ؕ عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ
تو اسے تاوان سمجھیں ف۲۲۱ اور تم پر گردشیں (مصائب) آنے کے انتظار میں رہیں ف۲۲۲ انھیں پر ہے بُری گردش ف۲۲۳ اور
اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ
اللہ سنتا جانتا ہے اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان
الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ
رکھتے ہیں ف۲۲۴ اور جو خرچ کریں اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ف۲۲۵
اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
ہاں ہاں وہ ان کے لئے باعث قرب ہے اللہ جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ بخشنے والا
رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ ع وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ ع ۱۲/۱۰
مہربان ہے اور سب میں اگلے پہلے مہاجر ف۲۲۶ اور انصار ف۲۲۷ اور
الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ
جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے ف۲۲۸ اللہ ان سے راضی ف۲۲۹ اور وہ اللہ سے راضی ف۲۳۰ اور ان کے لئے

ف۲۲۰ کیونکہ وہ مجالسِ علم اور صحبتِ علماء سے دور رہتے ہیں۔ ف۲۲۱ کیونکہ وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں رضائے الٰہی اور طلبِ ثواب کے لئے تو کرتے نہیں ریاکاری اور مسلمانوں کے خوف سے خرچ کرتے ہیں۔ ف۲۲۲ اور یہ راہ دیکھتے ہیں کہ کب مسلمانوں کا زور کم ہو اور کب وہ مغلوب ہوں، انہیں خبر نہیں کہ اللہ کو کیا منظور ہے وہ بتلا دیا جاتا ہے۔ ف۲۲۳ اور وہی رنج و بلا اور بدحالی میں گرفتار ہوں گے۔ شانِ نزول: یہ آیت قبیلہ اَسد وغَطفان وتمیم کے اعرابیوں (دیہاتیوں) کے حق میں نازل ہوئی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں سے جن کو مستثنیٰ کیا ان کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) ف۲۲۴ مجاہد نے کہا کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرِّن ہیں۔ کَلْبِی نے کہا: وہ اسلم اور غِفار اور جُہَیْنَہ کے قبیلہ ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور شجاع اور غفار موالی ہیں، اللہ اور رسول کے سوا ان کا کوئی مولا نہیں۔ ف۲۲۵ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں صدقہ لائیں تو حضور ان کے لئے خیر و برکت و مغفرت کی دعا فرمائیں، یہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا۔ مسئلہ: یہی فاتحہ کی اصل ہے کہ صدقہ کے ساتھ دعائے مغفرت کی جاتی ہے، لہٰذا فاتحہ کو بدعت و ناروا (ناجائز) بتانا قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ ف۲۲۶ وہ حضرات جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں یا اہل بدر یا اہل بیعت رضوان ف۲۲۷ اصحابِ بیعت عقبہ اُولیٰ جو چھ حضرات تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثانیہ جو بارہ تھے اور اصحاب بیعت عقبہ ثالثہ جو ستّر اصحاب ہیں، یہ حضرات سابقینِ انصار کہلاتے ہیں۔ (خازن) ف۲۲۸ کہا گیا ہے کہ کہ ان سے باقی مہاجرین و انصار مراد ہیں تو اب تمام اصحاب اس میں آگئے اور

لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَ مِنْ اَهْلِ

کامیابی ہے اور تمہارے آس پاس ف۲۳۱ کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ

الْمَدِیْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

وقف منزل

والے ان کی خو(عادت) ہو گئی ہے نفاق تم انھیں نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں ف۲۳۲

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ۚ وَ اٰخَرُوْنَ

جلد ہم انھیں دو بار ف۲۳۳ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے ف۲۳۴ اورکچھ اور ہیں جو

اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

اپنے گناہوں کے مُقِر (اقراری) ہوئے ف۲۳۵ اور ملایا ایک کام اچھا ف۲۳۶ اور دوسرا برا ف۲۳۷ قریب ہے کہ

یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ

اللہ ان کی توبہ قبول کرے بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے محبوب ان کے مال میں سے

ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ ایماندار مراد ہیں جو ایمان وطاعت ونیکی میں انصار ومہاجرین کی راہ چلیں۔ ف۲۲۹ اس کو ان کے نیک عمل قبول ف۲۳۰ اس کے ثواب وعطا سے خوش ف۲۳۱ یعنی مدینہ طیبہ کے قرب وجوار ف۲۳۲ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ ایسا جاننا جس کا اثر انہیں معلوم ہو وہ ہمارا جاننا ہے کہ ہم انہیں عذاب کریں گے یا حضور سے منافقین کے حال جاننے کی نفی باعتبار ماسبق ہے اور اس کا علم بعد کو عطا ہوا جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: ''وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ''۔ (جمل) کلبی وسُدّی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے روز جمعہ خطبہ کے لئے قیام کر کے نام بنام فرمایا: نکل اے فلاں! تو منافق ہے، نکل اے فلاں! تو منافق ہے۔ تو مسجد سے چند لوگوں کو رسوا کر کے نکالا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس کے بعد منافقین کے حال کا علم عطا فرمایا گیا۔ ف۲۳۳ ایک بار تو دنیا میں رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں ف۲۳۴ یعنی عذابِ دوزخ کی طرف جس میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ ف۲۳۵ اور انہوں نے دوسروں کی طرح جھوٹے عذر نہ کیے اور اپنے فعل پر نادم ہوئے۔ شانِ نزول: جمہور مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے، اس کے بعد نادم ہوئے اور توبہ کی اور کہا: افسوس ہم گمراہوں کے ساتھ یا عورتوں کے ساتھ رہ گئے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جہاد میں ہیں، جب حضور اپنے سفر سے واپس ہوئے اور قریبِ مدینہ پہنچے تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیں گے اور ہرگز نہ کھولیں گے یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہی کھولیں، یہ قسمیں کھا کر وہ مسجد کے ستونوں سے بندھ گئے۔ جب حضور تشریف لائے اور انہیں ملاحظہ کیا تو فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یہ وہ لوگ ہیں جو جہاد میں حاضر ہونے سے رہ گئے تھے، انہوں نے اللّٰہ سے عہد کیا ہے کہ یہ اپنے آپ کو نہ کھولیں گے جب تک حضور ان سے راضی ہو کر انہیں خود نہ کھولیں۔ حضور نے فرمایا: اور میں اللّٰہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں نہ کھولوں گا نہ ان کا عذر قبول کروں جب تک کہ مجھے اللّٰہ کی طرف سے اُن کے کھولنے کا حکم دیا جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے انہیں کھولا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! یہ مال ہمارے رہ جانے کے باعث ہوئے، انہیں لیجئے اور صدقہ کیجئے اور ہمیں پاک کر دیجئے اور ہمارے لئے دعائے مغفرت فرمائیے۔ حضور نے فرمایا: مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی ''خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ''۔ ف۲۳۶ یہاں عملِ صالح سے یا اعترافِ قصور اور توبہ مراد ہے یا اس تَخَلُّف (جہاد سے رہ جانے) سے پہلے غزوات میں نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا یا طاعت وتقویٰ کے تمام اعمال اس تقدیر پر آیت تمام مسلمانوں کے حق میں ہوگی۔ ف۲۳۷ اس سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ

زکوٰۃ تحصیل (وصول) کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو ف۲۳۸ بے شک تمہاری دعا

سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ

ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے

التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَ

مہربان ہے ف۲۳۹ اور تم فرماؤ کام کرو اب تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول اور

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَسَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا

مسلمان اور جلد اس کی طرف پلٹو گے جو چھپا اور کھلا سب جانتا ہے تو وہ تمہارے کام

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ ج وَاٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ

تمہیں جتا دے گا اور کچھ ف۲۴۰ موقوف رکھے گئے ہیں اللہ کے حکم پر یا ان پر عذاب کرے

وَاِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا

یا ان کی توبہ قبول کرے ف۲۴۱ اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور وہ جنہوں نے مسجد

مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًا بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا

بنائی ف۲۴۲ نقصان پہنچانے کو ف۲۴۳ اور کفر کے سبب ف۲۴۴ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو ف۲۴۵ اور اس کے انتظار میں

ف۲۳۸ آیت میں جو صدقہ وارد ہوا ہے اس کے معنی میں مفسرین کے کئی قول ہیں: ایک تو یہ کہ وہ صدقہ غیر واجبہ تھا جو بطور کفّارہ کے ان صاحبوں نے دیا تھا جن کا ذِکر اُوپر کی آیت میں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو ان کے ذمہ واجب تھی، وہ تائب ہوئے اور انہوں نے زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالٰی نے اس کے لینے کا حکم دیا۔ امام ابوبکر رازی جصاص نے اس قول کو ترجیح دی ہے کہ صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے۔ (خازن واحکام القرآن) مدارک میں ہے کہ سنت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دعا کرے اور بخاری و مسلم میں حضرت عبداللّٰہ بن اَبی اَوفیٰ کی حدیث ہے کہ جب کوئی نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لاتا آپ اس کے حق میں دعا کرتے۔ میرے باپ نے صدقہ حاضر کیا تو حضور نے دعا فرمائی "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰٓى اٰلِ اَبِىۡ اَوۡفٰى" (یعنی اے اللّٰہ عزوجل اَبی اوفی پر رحمت فرما)۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ فاتحہ میں جو صدقہ لینے والے صدقہ پا کر دُعا کرتے ہیں یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔
ف۲۳۹ اس میں توبہ کرنے والوں کو بشارت دی گئی کہ ان کی توبہ اور ان کے صدقات مقبول ہیں۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ جن لوگوں نے اب تک توبہ نہیں کی اس آیت میں انہیں توبہ اور صدقہ کی ترغیب دی گئی۔ ف۲۴۰ مُتَخَلِّفِیۡن میں سے ف۲۴۱ مُتَخَلِّفِیۡن یعنی غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے تین قسم کے تھے: ایک منافقین جو نفاق کے خوگر اور عادی تھے۔ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے قصور کے اعتراف اور توبہ میں جلدی کی جن کا اُوپر ذکر ہو چکا۔ تیسرے وہ جنہوں نے توقف کیا اور جلدی توبہ نہ کی، یہی اس آیت سے مراد ہیں۔ ف۲۴۲ شانِ نزول: یہ آیت ایک جماعتِ منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قُبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی

لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا

جو پہلے سے اللّٰہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے ف۲۴۶ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو

الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ

بھلائی چاہی اور اللّٰہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا ف۲۴۷

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ

بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ف۲۴۸ وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو

فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ف۲۴۹ اور ستھرے اللّٰہ کو پیارے ہیں

جماعت متفرق کرنے کے لئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی، اس میں ایک بڑی چال تھی وہ یہ کہ ابو عامر جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی راہب ہو گیا تھا سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر حضور سے کہنے لگا: یہ کون سا دین ہے جو آپ لائے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ میں ملتِ حَنِيْفِيَّه دِيْنِ ابراہیم لایا ہوں۔ کہنے لگا: میں اسی دین پر ہوں۔ حضور نے فرمایا: نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ نے اس میں کچھ اور ملا دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نہیں، میں خالص صاف ملت لایا ہوں۔ ابو عامر نے کہا: ہم میں سے جو جھوٹا ہو اللّٰہ اس کو مسافرت میں تنہا اور بیکس کر کے ہلاک کرے۔ حضور نے آمین فرمایا۔ لوگوں نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا۔ روزِ اُحد ابو عامر فاسق نے حضور سے کہا کہ جہاں کہیں کوئی قوم آپ سے جنگ کرنے والی ملے گی میں اس کے ساتھ ہو کر آپ سے جنگ کروں گا چنانچہ جنگِ حنین تک اس کا یہی معمول رہا اور وہ حضور کے ساتھ مصروفِ جنگ رہا۔ جب ہوازن کو شکست ہوئی اور وہ مایوس ہو کر ملک شام کی طرف بھاگا تو اس نے منافقین کو خبر بھیجی کہ تم سے جو سامانِ جنگ ہو سکے قوت و سلاح سب جمع کرو اور میرے لئے ایک مسجد بناؤ میں شاہِ روم کے پاس جاتا ہوں وہاں سے رومی لشکر لے کر آؤں گا اور (سیّد عالم) محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب کو نکالوں گا، یہ خبر پا کر ان لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی اور سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یہ مسجد ہم نے آسانی کے لئے بنا دی ہے کہ جو لوگ بوڑھے ضعیف کمزور ہیں وہ اس میں بہ فراغت نماز پڑھ لیا کریں آپ اس میں ایک نماز پڑھ دیجئے اور برکت کی دعا فرما دیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو میں سفرِ تبوک کے لئے پابہ رکاب (چلنے کو تیار) ہوں واپسی پر اللّٰہ کی مرضی ہو گی تو وہاں نماز پڑھ لوں گا۔ جب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس ہو کر مدینہ شریف کے قریب ایک موضع (گاؤں) میں ٹھہرے تو منافقین نے آپ سے درخواست کی کہ ان کی مسجد میں تشریف لے چلیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے فاسد ارادوں کا اظہار فرمایا گیا، تب رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے بعض اصحاب کو حکم دیا کہ اس مسجد کو جا کر ڈھا دیں اور جلا دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابو عامر راہب ملک شام میں بحالتِ سفر بے کسی و تنہائی میں ہلاک ہوا۔ ف۲۴۳ مسجدِ قُبا والوں کے۔ ف۲۴۴ کہ وہاں خدا اور رسول کے ساتھ کفر کریں اور نفاق کو قوت دیں۔ ف۲۴۵ جو مسجدِ قُبا میں نماز کے لئے مجتمع ہوتے ہیں۔ ف۲۴۶ یعنی ابو عامر راہب۔ ف۲۴۷ اس میں سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ مسئلہ: جو مسجد فخر و ریا اور نمود و نمائش یا رضائے الٰہی کے سوا اور کسی غرض کے لئے یا غیر طیب مال سے بنائی گئی ہو وہ مسجد ضرار کے ساتھ لاحق ہے۔ (مدارک) ف۲۴۸ اس سے مراد مسجدِ قُبا ہے جس کی بنیاد رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے رکھی اور جب تک حضور نے قبا میں قیام فرمایا اس میں نماز پڑھی۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہر ہفتہ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کا ثواب عُمرہ کے برابر ہے۔ مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے اور اس میں بھی حدیثیں وارد ہیں، ان دونوں باتوں میں کچھ تعارض نہیں کیونکہ آیت کا مسجد قبا کے حق میں نازل ہونا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ مسجد مدینہ میں یہ اوصاف نہ ہوں۔ ف۲۴۹ تمام نجاستوں سے یا گناہوں سے۔ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ مسجدِ قبا کے حق میں نازل ہوئی۔ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہِ انصار! اللّٰہ عزوجل نے تمہاری ثنا فرمائی، تم وضو اور استنجے کے وقت کیا عمل کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہم بڑا استنجا تین ڈھیلوں سے کرتے ہیں، اس کے بعد پھر پانی سے طہارت کرتے ہیں۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ

تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللّٰہ سے ڈر اور اس کی رضا پر ف۲۵۰ وہ بھلا یا وہ جس

اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

نے اپنی نیو چُنی (بنیاد رکھی) ایک گراؤ گڑھے کے کنارے ف۲۵۱ تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا ف۲۵۲ اور اللّٰہ

لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِيْبَةً فِیْ

ظالموں کو راہ نہیں دیتا وہ تعمیر جو چنی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی

قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ ع ۱۳ ۱۱/۲

رہے گی ف۲۵۳ مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ف۲۵۴ اور اللّٰہ علم و حکمت والا ہے بے شک اللّٰہ نے

اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ

مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے ف۲۵۵

يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِی

اللّٰہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں ف۲۵۶ اور مریں ف۲۵۷ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ

التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا

توریت اور انجیل اور قرآن میں ف۲۵۸ اور اللّٰہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ

مسئلہ: نجاست اگر جائے خروج سے مُتجاوِز ہو جائے تو پانی سے استنجا واجب ہے ورنہ مستحب۔ مسئلہ: ڈھیلوں سے استنجا سنت ہے، نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اس پر مُواظبت (ہمیشگی) فرمائی اور کبھی ترک بھی کیا۔ ف۲۵۰ جیسے کہ مسجد قبا اور مسجدِ مدینہ۔ ف۲۵۱ جیسے کہ مسجدِ ضرار والے۔ ف۲۵۲ مراد یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے دین کی بنا (بنیاد) تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنا باطل و نفاق کے گراؤ گڑھے پر رکھی۔ ف۲۵۳ اور اس کے گرائے جانے کا صدمہ باقی رہے گا۔ ف۲۵۴ خواہ قتل ہو کر یا مر کر یا قبر میں یا جہنم میں۔ معنی یہ ہیں کہ ان کے دلوں کا غم و غصہ تا مرگ باقی رہے گا: بمیر تا برہی اے حُسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ اُوجز بمرگ نتواں رَست (اے حاسد! حسد کی بیماری سے چھٹکارا پانے کیلئے مرجا کیونکہ اس سے نجات پانے کیلئے تیرے پاس موت کے سوا کوئی راستہ نہیں) اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جب تک ان کے دل اپنے قصور کی ندامت اور افسوس سے پارہ پارہ نہ ہوں اور وہ اِخلاص سے تائب نہ ہوں اس وقت تک وہ اسی رنج و غم میں رہیں گے۔ (مدارک) ف۲۵۵ راہِ خدا میں جان و مال خرچ کر کے جنت پانے والے ایمان داروں کی ایک تمثیل ہے جس سے کمال لطف و کرم کا اظہار ہوتا ہے کہ پروردگارِ عالم نے انہیں جنت عطا فرمانا ان کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے خریدے کس چیز کو جو نہ ہماری بنائی ہوئی نہ ہماری پیدا کی ہوئی، جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی، مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔ شانِ نزول: جب انصار نے رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے شب عقبہ بیعت کی تو عبداللّٰہ بن رواحہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللّٰہ! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے کچھ شرط فرما لیجئے جو آپ چاہیں۔ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تو یہ شرط کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اپنے لئے یہ کہ جن چیزوں سے تم اپنے جان و مال کو بچاتے اور محفوظ رکھتے ہو اس کو میرے لئے بھی گوارا نہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم ایسا کریں تو ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: جنت۔ ف۲۵۶ خدا کے دشمنوں کو ف۲۵۷ راہِ خدا میں ف۲۵۸ اس سے ثابت ہوا کہ تمام شریعتوں اور ملتوں میں جہاد کا حکم تھا۔

بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ
اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے توبہ والے ف۲۵۹

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
عبادت والے ف۲۶۰ سراہنے والے ف۲۶۱ روزے والے رکوع والے سجدہ والے ف۲۶۲ بھلائی کے

بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ
بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ف۲۶۳ اور

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا
خوشی سناؤ مسلمانوں کو ف۲۶۴ نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۲۶۵ جب کہ انھیں کھل چکا کہ وہ

الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ
دوزخی ہیں ف۲۶۶ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۲۶۷ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب

وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
جو اس سے کرچکا تھا ف۲۶۸ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) ف۲۶۹ بے شک ابراہیم ضرور

ف۲۵۹ تمام گناہوں سے ف۲۶۰ اللہ کے فرمانبردار بندے جو اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتے ہیں اور عبادت کو اپنے اوپر لازم جانتے ہیں ف۲۶۱ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ف۲۶۲ یعنی نمازوں کے پابند اور ان کو خوبی سے ادا کرنے والے ف۲۶۳ اور اس کے احکام بجالانے والے یہ لوگ جنتی ہیں ف۲۶۴ کہ وہ اللہ کا عہد وفا کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ ف۲۶۵ شانِ نزول: اس آیت کے شانِ نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں: (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔ (۲) سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی "مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ" اَقُوْلُ (میں کہتا ہوں): یہ وجہ شانِ نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کرکے میزان میں اس کی تصحیح کی لیکن "مختصر المستدرک" میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہِ شانِ نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ مُوَحِّدَہ اور دین ابراہیمی پر تھیں۔ (۳) بعض اصحاب نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے آباء کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲۶۶ شرک پر مرے ف۲۶۷ یعنی آزر ف۲۶۸ اس سے یا تو

لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًاۢ بَعۡدَ اِذۡ هَدٰىهُمۡ

بہت آہیں کرنے والا ف۲۷۰ مُتَحَمِّل ہے اور اللّٰه کی شان نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ف۲۷۱

حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ

جب تک انھیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انھیں بچنا چاہیے ف۲۷۲ بے شک اللّٰه سب کچھ جانتا ہے بے شک اللّٰه

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ

ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت جِلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللّٰه کے سوا

اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِىِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ

تمہارا کوئی والی اور نہ مددگار بے شک اللّٰه کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اور ان مہاجرین

وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ

اور انصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۲۷۳ بعد اس کے کہ قریب تھا کہ

قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١١٧﴾ ۙ

ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ف۲۷۴ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۲۷۵ بے شک وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے

وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دعا کروں گا یا وہ وعدہ مراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا۔ شانِ نزول: حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰه عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "سَاَسۡتَغۡفِرُ لَکَ رَبِّیۡ" تو میں نے سنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے کہا کیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا، یہ واقعہ میں نے سیّدِ عالم صلی اللّٰه علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا استغفار بہ امیدِ اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب وہ اُمید منقطع ہوگئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع (تعلق ختم) کر دیا ف۲۶۹ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا۔ ف۲۷۰ "کثیرُ الدُّعا مُتَضَرِّع" (بہت زیادہ دعا اور اِظہارِ عجز و خشوع کرنے والا)۔ ف۲۷۱ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرما دے ف۲۷۲ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللّٰه تبارک وتعالیٰ اُس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللّٰه کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا قبلِ ممانعت اس فعل کے کرنے میں حَرَج نہیں۔ (مدارک وخازن) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانبِ شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ شانِ نزول: جب مومنین کو مشرکین کیلئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوتا ہے۔ ف۲۷۳ یعنی غَزْوَۂ تبوک میں جس کو غزوۂ عُسْرَت بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں عُسْرَت (مفلسی و تنگی) کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اُونٹ تھا، نَوبَت بہ نَوبَت (باری باری) اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے، اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا، پانی کی بھی نہایت قلت تھی، گرمی شدت کی تھی، پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید، اس حال میں صحابہ اپنے صدق و یقین اور ایمان و اِخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا: یارسول اللّٰه! اللّٰه تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ فرمایا: کیا تمہیں یہ خواہش ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ تو حضور نے دستِ مبارک اُٹھا کر دعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اُٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللّٰه تعالیٰ نے اَبر بھیجا، بارش ہوئی، لشکر سیراب ہوا، لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے، اس کے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی، اَبر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی، وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ف۲۷۴ اور وہ اس شدت و سختی میں رسول صلی اللّٰه علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔ ف۲۷۵ اور وہ صابر

وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ
اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ۲۷۶ یہاں تک کہ جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر

بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ
تنگ ہو گئی ۲۷۷ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ۲۷۸ اور انھیں یقین ہوا کہ اللّٰہ سے پناہ

اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ
نہیں مگر اسی کے پاس پھر ۲۷۹ ان کی توبہ قبول کی کہ تائب رہیں بے شک اللّٰہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۠ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ع ١٤ ٨ ٣
مہربان ہے اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو ۲۸۰ اور سچوں کے ساتھ ہو ۲۸۱

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا
مدینے والوں ۲۸۲ اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللّٰہ سے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
پیچھے بیٹھ رہیں ۲۸۳ اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں ۲۸۴ یہ اس لئے کہ انھیں

لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوْنَ
جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللّٰہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم

وثابت رہے اوران کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گزرا تھا اس پر نادم ہوئے۔ ۲۷۶ توبہ سے، جن کا ذکر آیت "وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ" میں ہے اور یہ تین صاحب کَعب بن مالِک اور ہلال بن اُمَیَّہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے۔ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر ان سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا: ٹھہرو! جب تک اللّٰہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو ان لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرما دی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور ان کی کسی سے شناسائی (واقفیت) ہی نہیں، اس حال پر انہیں پچاس روز گزرے۔ ۲۷۷ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا، ہر وقت پریشانی اور رنج و غم بے چینی و اضطراب میں مبتلا تھے۔ ۲۷۸ شدتِ رنج و غم سے، نہ کوئی اَنِیس (دوست) ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حالِ دل سنائیں، وحشت و تنہائی ہے اور شب و روز کی گریہ وزاری۔ ۲۷۹ اللّٰہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ۲۸۰ معاصی ترک کرو۔ ۲۸۱ جو صادِق الایمان ہیں، مخلص ہیں، رسولِ کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی اِخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کا قول ہے کہ صادقین سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللّٰہ عنہما مراد ہیں۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ مہاجرین۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی نیتیں ثابت رہیں اور قلب و اعمال مستقیم اور وہ اِخلاص کے ساتھ غزوۂ تبوک میں حاضر ہوئے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا، اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔ ۲۸۲ یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار۔ ۲۸۳ اور جہاد میں حاضر نہ ہوں۔ ۲۸۴ بلکہ انہیں حکم تھا کہ شدت و تکلیف میں حضور کا ساتھ نہ چھوڑیں اور سختی کے موقع پر اپنی جانیں آپ پر فدا کریں۔

مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ
رکھتے ہیں ف۲۸۵ جس سے کافروں کو غیظ (غصہ) آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں ف۲۸۶ اس سب کے بدلے ان کے لئے
عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا یُنْفِقُوْنَ
نیک عمل لکھا جاتا ہے ف۲۸۷ بے شک اللّٰہ نیکوں کا نیگ (اَجر و انعام) ضائع نہیں کرتا اور جو کچھ خرچ کرتے
نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
ہیں چھوٹا ف۲۸۸ یا بڑا ف۲۸۹ اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے
لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ
تاکہ اللّٰہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انھیں صلہ دے ف۲۹۰ اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا
لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
کہ سب کے سب نکلیں ف۲۹۱ تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ف۲۹۲ ایک جماعت نکلے
لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ
کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں ف۲۹۳ اس امید پر کہ

ف۲۸۵ اور کفار کی زمین کو اپنے گھوڑوں کے سُموں (پاؤں کے کھروں) سے روندتے ہیں۔ ف۲۸۶ قید کرکے یا قتل کرکے یا زخمی کرکے یا ہَزِیمت (شکست) دے کر۔ ف۲۸۷ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اطاعتِ الٰہی کا قصد کرے اس کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا، ساکن رہنا، سب نیکیاں ہیں، اللّٰہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ ف۲۸۸ یعنی قلیل مثلاً ایک کھجور۔ ف۲۸۹ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے جیشِ عُسرت میں خرچ کیا۔ ف۲۹۰ اس آیت سے جہاد کی فضیلت اور اس کا حُسنُ الْاَعْمال ہونا ثابت ہوا ف۲۹۱ اور ایک دم اپنے وطن خالی کردیں۔ ف۲۹۲ ایک جماعت وطن میں رہے اور ف۲۹۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما سے مروی ہے کہ قبائلِ عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے جماعتیں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتیں اور وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھتے اور تَفَقُّہ (دین میں سمجھ بوجھ) حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللّٰہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ، وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچتے تو اعلان کردیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرمادیتے۔ (خازن) یہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادِی (راہنما) بنادیتے تھے۔ اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے:۔ مسئلہ: علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ۔ حدیث شریف میں ہے: علم سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام شافعی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا کہ علم سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ مسئلہ: طلبِ علم کے لئے سفر کا حکم حدیث شریف میں ہے: جو شخص طلبِ علم کے لئے راہ چلے اللّٰہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے۔ (ترمذی) مسئلہ: فقہ افضل ترین عُلُوم ہے۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللّٰہ تعالٰی جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللّٰہ تعالٰی دینے والا۔ (بخاری و مسلم) حدیث میں ہے: ایک ''فقیہ'' شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی) ''فقہ'' اَحکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں۔ فقہِ مُصْطَلَح اس کا صحیح مصداق ہے۔

ع ۱۵ يَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ يَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ

وہ بچیں ف۲۹۴ اے ایمان والو جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب

الۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُوۡا فِيۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۲۳﴾

ہیں ف۲۹۵ اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پائیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ف۲۹۶

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں کوئی کہنے لگتا ہے کہ اس نے تم میں کس کے ایمان کو ترقی

اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ

دی ف۲۹۷ تو وہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے ترقی دی اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں اور

اَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا

جن کے دلوں میں آزار (بیماری) ہے ف۲۹۸ انہیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲۹۹ اور کفر ہی

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ

پر مر گئے کیا انھیں ف۳۰۰ نہیں سوجھتا کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے

مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ

جاتے ہیں ف۳۰۱ پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں اور جب کوئی سورت

سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ

اترتی ہے ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے ف۳۰۲ کہ کوئی تمہیں دیکھتا تو نہیں ف۳۰۳ پھر پلٹ جاتے ہیں ف۳۰۴

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ

اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ف۳۰۵ کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۳۰۶ بے شک تمہارے پاس تشریف

ف۲۹۴ عذابِ الٰہی سے اَحکامِ دین کا اِتباع کر کے۔ ف۲۹۵ قتال تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر جو ان سے متصل ہوں ایسے ہی درجہ بدرجہ۔ ف۲۹۶ انہیں غلبہ دیتا ہے اور ان کی نصرت فرماتا ہے۔ ف۲۹۷ یعنی منافقین آپس میں بطریقِ استہزاء ایسی باتیں کہتے ہیں، ان کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے: ف۲۹۸ شک و نفاق کا۔ ف۲۹۹ کہ پہلے جتنا نازل ہوا تھا اسی کے انکار کے وبال میں گرفتار تھے، اب جو اور نازل ہوا اس کے انکار کی خباثت میں بھی مبتلا ہوئے۔ ف۳۰۰ یعنی منافقین کو ف۳۰۱ امراض و شدائد اور قحط وغیرہ کے ساتھ۔ ف۳۰۲ اور آنکھوں سے نکل بھاگنے کے اشارے کرتا ہے اور کہتا ہے: ف۳۰۳ اگر دیکھتا ہوا تو بیٹھ گئے ورنہ نکل گئے۔ ف۳۰۴ کفر کی طرف ف۳۰۵ اس سبب سے ف۳۰۶ اپنے نفع وضرر کو نہیں سوچتے۔

رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ

لائے تم میں سے وہ رسول ف۳۰۷ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے

بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٢٨﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ

مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ف۳۰۸ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۰۹ تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿١٢٩﴾ ع

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے ف۳۱۰

اٰياتها ١٠٩　(١٠) سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ (٥١)　ركوعاتها ١١

سورۂ یونس مکیہ ہے اس میں ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿١﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگوں کو اس کا اچنبھا (تعجب) ہوا کہ ہم نے ان میں سے

اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ

ایک مرد کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ ف۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے

قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؔؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢﴾

ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے کافر بولے بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ف۳

ف۳۰۷ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم عربی قرشی جن کے حسب ونسب کو تم خوب پہچانتے ہو کہ تم میں سب سے عالی نسب ہیں اور تم ان کے صدق وامانت، زُہد وتقوٰی، طہارت وتقدس اور اخلاقِ حمیدہ کو بھی خوب جانتے ہو اور ایک قراءۃ میں "اَنۡفَسِكُمۡ" بفتح "فا" آیا ہے، اس کے معنی ہیں کہ تم میں سب سے نفیس تر اور اشرف وافضل۔ اس آیت کریمہ میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری یعنی آپ کے میلادِ مبارک کا بیان ہے۔ ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کرکے فرمایا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلادِ مبارک کی اصل قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ ف۳۰۸ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دو ناموں سے مشرف فرمایا یہ کمالِ تکریم ہے اس سرورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ف۳۰۹ یعنی منافقین وکفار آپ پر ایمان لانے سے اِعراض کریں۔ ف۳۱۰ حاکم نے مستدرک میں اُبی ابن کعب سے ایک حدیث روایت کی ہے کہ "لَقَدۡ جَآءَكُمۡ" سے آخر سورت تک دونوں آیتیں قرآن کریم میں سب کے بعد نازل ہوئیں۔ ف۱ سورۂ یونس مکیہ ہے سوائے تین آیتوں کے "فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ" سے۔ اس میں گیارہ رکوع اور ایک سو نو آیتیں اور ایک ہزار آٹھ سو بتیس کلمے اور نو ہزار ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب اللہ تبارک وتعالٰی نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو عرب مُنکر ہوگئے اور ان میں سے بعضوں نے یہ کہا کہ اللہ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ کفار نے پہلے تو بشر کا رسول ہونا قابلِ تعجب وانکار قرار دیا اور پھر جب حضور کے معجزات دیکھے اور

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِيۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
بےشک تمہارا رب اللّٰہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ
عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے کام کی تدبیر فرماتا ہے ف۴ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت

اِذۡنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿٣﴾ اِلَيۡهِ
کے بعد ف۵ یہ ہے اللّٰہ تمہارا رب ف۶ تو اس کی بندگی کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اسی کی طرف

مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ
تم سب کو پھرنا ہے ف۷ اللّٰہ کا سچا وعدہ بےشک وہ پہلی بار بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائیگا

لِيَجۡزِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ
کہ ان کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انصاف کا صلہ دے ف۸ اور کافروں

كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿٤﴾ هُوَ
کے لئے پینے کو کھولتا پانی اور درد ناک عذاب بدلہ ان کے کفر کا وہی

الَّذِيۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا
ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں ف۹ کہ تم

عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ
برسوں کی گنتی اور ف۱۰ حساب جانو اللّٰہ نے اسے نہ بنایا مگر حق ف۱۱ نشانیاں

یقین ہوا کہ یہ بشر کے مَقدِرَت (انسان کی طاقت) سے بالاتر ہیں تو آپ کو ساحِر (جادوگر) بتایا، ان کا یہ دعویٰ تو کذب و باطل ہے مگر اس میں بھی حضور کے کمال اور اپنے عجز کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ ف۴ یعنی تمام خَلق کے اُمور کا حسبِ اقتضاءِ حکمت سرانجام فرماتا ہے۔ ف۵ اس میں بُت پرستوں کے اس قول کا رد ہے کہ بت ان کی شفاعت کریں گے، انہیں بتایا گیا کہ ”شفاعت“ ماذُونِین (اجازت یافتہ) کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور ماذُون صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ ف۶ جو آسمان و زمین کا خالق اور تمام اُمور کا مُدَبّر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں فقط وہی مستحقِ عبادت ہے۔ ف۷ روزِ قیامت اور یہی ہے۔ ف۸ اس آیت میں حشر و نشر و معاد کا بیان اور منکرین کا رد ہے اور اس پر نہایت لطیف پیرایہ میں دلیل قائم فرمائی گئی ہے کہ وہ پہلی بار بناتا ہے اور اعضاء مرکبہ کو پیدا کرتا ہے اور ترکیب دیتا ہے تو موت کے ساتھ متفرق و منتشر ہونے کے بعد ان کو دوبارہ پھر ترکیب دینا اور بنے ہوئے انسان کو فنا کے بعد پھر دوبارہ بنا دینا اور وہی جان جو اس بدن سے متعلق تھی اس کو اس بدن کی درستی کے بعد پھر اسی بدن سے متعلق کر دینا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کا مقصود جزائے اعمال یعنی مطیع کو ثواب اور عاصی (نافرمان) کو عذاب دینا ہے۔ ف۹ اٹھائیس منزلیں جو بارہ برجوں پر منقسم ہیں ہر برج کے لئے ۲ ۱/۳ منزلیں ہیں، چاند ہر شب ایک منزل میں رہتا ہے اور مہینہ تیس دن کا ہو تو دو شب، ورنہ ایک شب چھپتا ہے۔ ف۱۰ مہینوں، دنوں، ساعتوں کا ف۱۱ کہ اس سے اس کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے دلائل ظاہر ہوں۔

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ

مُفَصَّل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے و۱۲ بےشک رات اور دن کا بدلتا آنا اور جو کچھ

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں ڈر والوں کے لئے بےشک وہ جو

يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ

ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے و۱۳ اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے اور اس پر مطمئن ہوگئے و۱۴ اور وہ جو

عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨

ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں و۱۵ ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے بدلہ ان کی کمائی کا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ج

بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انھیں راہ دے گا و۱۶

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی نعمت کے باغوں میں ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ج وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

اللہ تجھے پاکی ہے و۱۷ اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے و۱۸ اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں سراہا (خوبیوں والا)

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ ع ١٠ ٢

اللہ جو رب ہے سارے جہان کا و۱۹ اور اگر اللہ لوگوں پر برائی ایسی جلد بھیجتا جیسی وہ بھلائی کی

و۱۲ کہ ان میں غور کرکے نفع اٹھائیں۔ و۱۳ روزِ قیامت اور ثواب و عذاب کے قائل نہیں۔ و۱۴ اور اس فانی (دنیا) کو جاوِدانی (ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت) پر ترجیح دی اور عمر اس کی طلب میں گزاری۔ و۱۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہاں آیات سے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اور قرآن شریف مراد ہے اور غفلت کرنے سے مراد ان سے اِعراض کرنا ہے۔ و۱۶ جنتوں کی طرف۔ قتادہ کا قول ہے کہ مومن جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اس کا عمل خوبصورت شکل میں اس کے سامنے آئے گا۔ یہ شخص کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا: میں تیرا عمل ہوں اور اس کے لئے نور ہوگا اور جنت تک پہنچائے گا اور کافر کا معاملہ برعکس ہوگا کہ اس کا عمل بری شکل میں نمودار ہوکر اسے جہنم پہنچائے گا۔ و۱۷ یعنی اہل جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت و سرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی، سبحان اللہ۔ و۱۸ یعنی اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کی تحیت و تکریم (تعظیم) سلام سے کریں گے یا ملائکہ انہیں بطور تحیت سلام عرض کریں گے یا ملائکہ رب عزوجل کی طرف سے ان کے پاس سلام لائیں گے۔ و۱۹ ان کے کلام کی ابتداء اللہ کی تَعْظِيْم و تَنْزِيْه (پاکی) سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا۔

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا ہو چکا ہوتا ف۲۰ تو ہم چھوڑتے انہیں جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ

کہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں ف۲۱ اور جب آدمی کو ف۲۲ تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے اور

قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى

بیٹھے اور کھڑے ف۲۳ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کردیتے ہیں چل دیتا ہے ف۲۴ گویا کبھی کسی تکلیف کے

ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ

پہنچنے پرہمیں پکارا ہی نہ تھا یونہی بھلے کر دکھائے ہیں حد سے بڑھنے والوں کو ف۲۵ ان کے کام ف۲۶ اور بے شک

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ہم نے تم سے پہلی سنگتیں ف۲۷ ہلاک فرما دیں جب وہ حد سے بڑھے ف۲۸ اور ان کے رسول ان کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

روشن دلیلیں لے کرآئے ف۲۹ اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے ہم یونہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

پھر ہم نے ان کے بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو ف۳۰

ف۲۰ یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی بددعائیں جیسے کہ وہ غضب کے وقت اپنے لئے اور اپنے اہل واولاد ومال کے لئے کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ہلاک ہوجائیں، خدا ہمیں غارت کرے، برباد کرے اور ایسے کلمے ہی اپنی اولاد واقارب کے لئے کہہ گزرتے ہیں جسے ہندی میں کوسنا کہتے ہیں اگر وہ دعا ایسی جلدی قبول کرلی جاتی جیسی جلدی وہ دعائے خیر کے قبول ہونے میں چاہتے ہیں تو ان لوگوں کا خاتمہ ہوچکا ہوتا اور وہ کب کے ہلاک ہوگئے ہوتے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے دعائے خیر قبول فرمانے میں جلدی کرتا ہے، دعائے بد کے قبول میں نہیں، یہ اس کی رحمت ہے۔ **شانِ نزول:** نضر بن حارث نے کہا تھا: یارب! یہ دین اسلام اگر تیرے نزدیک حق ہے تو ہمارے اُوپر آسمان سے پتھر برسا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے عذاب میں جلدی فرماتا جیسا کہ ان کے لئے مال واولاد وغیرہ دنیا کی بھلائی دینے میں جلدی فرمائی تو وہ سب ہلاک ہوچکے ہوتے۔ ف۲۱ اور ہم انہیں مہلت دیتے ہیں اور ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتے۔ ف۲۲ یہاں آدمی سے کافر مراد ہے۔ ف۲۳ ہر حال میں اور جب تک اس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے۔ ف۲۴ اپنے پہلے طریقہ پر اور وہی کفر کی راہ اختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے۔ ف۲۵ یعنی کافروں کو۔ ف۲۶ مقصد یہ ہے کہ انسان بلا کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے، جب اللہ تکلیف دور کردے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی حالت سابقہ کی طرف لوٹ جاتا ہے، یہ حال غافل کا ہے، مومن عاقل کا حال اس کے خلاف ہے، وہ مصیبت وبلا پر صبر کرتا ہے، راحت وآسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف وراحت کے جملہ اَحوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور تضرُّع (گریہ) وزاری اور دعا کرتا ہے اور ایک مقام اس سے بھی اعلیٰ ہے جو مومنوں میں بھی مخصوص بندوں کو حاصل ہے کہ جب کوئی مصیبت وبلا آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، قضائے الٰہی پر دل سے راضی رہتے ہیں اور جمیع اَحوال پر شکر کرتے ہیں۔ ف۲۷ یعنی امتیں ف۲۸ اور کفر میں مبتلا ہوئے۔ ف۲۹ جو ان کے صدق کی بہت واضح دلیلیں تھیں لیکن انہوں نے نہ مانا اور انبیاء کی تصدیق نہ کی۔ ف۳۰ تاکہ تمہارے ساتھ

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں ۳۱ پڑھی جاتی ہیں وہ کہنے لگتے ہیں جنھیں ہم سے ملنے کی امید نہیں ۳۲ کہ

ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

اس کے سوا اور قرآن لے آیئے ۳۳ یا اسی کو بدل دیجئے ۳۴ تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف

تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے ۳۵ میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں ۳۶

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ۳۷ تم فرماؤ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا نہ وہ

اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

تم کو اس سے خبر دار کرتا ۳۸ تو میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں ۳۹ تو کیا تمہیں عقل نہیں ۴۰

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۴۱ یا اس کی آیتیں جھٹلائے بے شک

يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا

مجرموں کا بھلا نہ ہوگا اور اللہ کے سوا ایسی چیز ۴۲ کو پوجتے ہیں جو ان کا نہ کچھ نقصان کرے اور نہ

تمہارے عمل کے لائق معاملہ فرمائیں ۳۱ جن میں ہماری توحید اور بت پرستی کی برائی اور بت پرستوں کی سزا کا بیان ہے۔ ۳۲ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ ۳۳ جس میں بتوں کی برائی نہ ہو۔ ۳۴ شانِ نزول: کفار کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ پر ایمان لے آئیں تو آپ اس قرآن کے سوا دوسرا قرآن لائیے! جس میں لات وعُزّیٰ ومَنات وغیرہ بتوں کی برائی اور ان کی عبادت چھوڑنے کا حکم نہ ہو اور اگر اللہ ایسا قرآن نازل نہ کرے تو آپ اپنی طرف سے بنا لیجئے یا اسی قرآن کو بدل کر ہماری مرضی کے مطابق کر دیجئے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ ان کا یہ کلام یا تو بطریق تمسخر واستہزاء تھا یا انہوں نے تجربہ وامتحان کے لئے ایسا کہا تھا کہ اگر یہ دوسرا قرآن بنا لائیں یا اس کو بدل دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ قرآن کلام ربانی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اس کا یہ جواب دیں جو آیت میں مذکور ہوتا ہے: ۳۵ میں اس میں کوئی تغییر وتبدیل کمی بیشی نہیں کر سکتا یہ میرا کلام نہیں کلام الٰہی ہے۔ ۳۶ یا اس کی کتاب کے اَحکام کو بدلوں۔ ۳۷ اور دوسرا قرآن بنانا انسان کی مَقدِرَت (طاقت) ہی سے باہر ہے اور خَلق کا اس سے عاجز ہونا خوب ظاہر ہو چکا۔ ۳۸ یعنی اس کی تلاوت محض اللہ کی مرضی سے ہے۔ ۳۹ اور چالیس سال تم میں رہا ہوں، اس زمانہ میں مَیں تمہارے پاس کچھ نہیں لایا اور میں نے تمہیں کچھ نہیں سنایا تم نے میرے اَحوال کا خوب مشاہدہ کیا ہے، میں نے کسی سے ایک حرف نہیں پڑھا، کسی کتاب کا مطالعہ نہ کیا، اس کے بعد یہ کتابِ عظیم لایا جس کے حضور ہر ایک کلامِ فصیح پست اور بے حقیقت ہو گیا، اس کتاب میں نفیس علوم ہیں، اُصول وفروع کا بیان ہے، اَحکام وآداب ہیں، مکارمِ اَخلاق کی تعلیم ہے، غیبی خبریں ہیں، اس کی فصاحت وبلاغت نے ملک بھر کے فصحاء وبلغاء کو عاجز کر دیا ہے، ہر صاحبِ عقلِ سلیم کے لئے یہ بات اَظْھَر مِنَ الشَّمْس (سورج سے زیادہ روشن) ہو گئی ہے کہ یہ بغیر وحی الٰہی کے ممکن ہی نہیں۔ ۴۰ کہ اتنا سمجھ سکو کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ اس کی مثل بنا سکے ۴۱ اس کے لئے شریک بتائے ۴۲ بت۔

يَنۡفَعُهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰهَ
کچھ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ اللّٰہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں ف۴۳ تم فرماؤ کیا اللّٰہ کو وہ بات جتاتے ہو

بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں ف۴۴ اسے پاکی اور برتری ہے ان کے

يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا
شرک سے اور لوگ ایک ہی امت تھے ف۴۵ پھر مختلف ہوئے اور اگر تیرے

كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾
رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی ف۴۶ تو یہیں ان کے اختلافوں کا ان پر فیصلہ ہو گیا ہوتا ف۴۷

وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ
اور کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۴۸ تم فرماؤ غیب تو اللّٰہ کے لئے ہے

ف۴۳ یعنی دُنیوی اُمور میں کیونکہ آخرت اور مرنے کے بعد اُٹھنے کا تو وہ اعتقاد ہی نہیں رکھتے۔ ف۴۴ یعنی اس کا وجود ہی نہیں کیونکہ جو چیز موجود ہے وہ ضرور علمِ الٰہی میں ہے۔ ف۴۵ ایک دینِ اسلام پر جیسا کہ زمانہ حضرت آدم علیہ السلام میں قابیل کے ہابیل کو قتل کرنے کے وقت تک حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت ایک ہی دین پر تھے اس کے بعد ان میں اختلاف ہوا، اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ نوح علیہ السلام تک ایک دین پر رہے پھر اختلاف ہوا تو نوح علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے گئے۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے کشتی سے اُترنے کے وقت سب لوگ ایک دینِ اسلام پر تھے۔ ایک قول یہ ہے کہ عہدِ حضرت ابراہیم سے سب لوگ ایک دین پر تھے یہاں تک کہ عمرو بن لحیّ نے دین کو متغیر کیا۔ اس تقدیر پر ''اَلنَّاسُ'' سے مراد خاص عرب ہوں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ لوگ ایک دین پر تھے یعنی کفر پر پھر اللّٰہ تعالیٰ نے انبیاء کو بھیجا تو بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض علماء نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگ اولِ خلقت میں فطرتِ سلیمہ پر تھے پھر ان میں اختلافات ہوئے۔ حدیث شریف میں ہے ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں اور حدیث میں فطرت سے فطرتِ اسلام مراد ہے۔ ف۴۶ اور ہر اُمت کے لئے ایک میعاد معین نہ کر دی گئی ہوتی یا جزاء اعمال قیامت تک مؤخر نہ فرمائی گئی ہوتی۔ ف۴۷ نزولِ عذاب سے۔ ف۴۸ اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف بُرہان قوی قائم ہوتی ہے اور وہ جواب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس بُرہان کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یہ کہا کرتے ہیں کہ دلیل لاؤ تاکہ سننے والے اس مُغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابل اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی ہے، اس طرح کفار نے حضور کے معجزات اور بالخصوص قرآن کریم جو معجزہ عظیمہ ہے اس کی طرف سے آنکھیں بند کر کے یہ کہنا شروع کیا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کہ معجزات انہوں نے دیکھے ہی نہیں اور قرآن پاک کو وہ نشانی شمار ہی نہیں کرتے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللّٰہ کے لئے ہے اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں۔ تقریرِ جواب یہ ہے کہ دلالتِ قاہرہ (زبردست دلیل) اس پر قائم ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا ظاہر ہونا بہت ہی عظیم الشان معجزہ ہے کیونکہ حضور ان میں پیدا ہوئے، ان کے درمیان حضور بڑھے، تمام زمانے حضور کے ان کی آنکھوں کے سامنے گزرے، وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ نے نہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ کسی استاد کی شاگردی کی، یکبارگی قرآن کریم آپ پر ظاہر ہوا اور ایسی بے مثال اعلیٰ ترین کتاب کا ایسی شان کے ساتھ نزول بغیر وحی کے ممکن ہی نہیں، یہ قرآن کریم کے معجزۂ قاہرہ ہونے کی برہان ہے اور جب ایسی قوی برہان قائم ہے تو اثباتِ نبوت کے لئے کسی دوسری نشانی کا طلب کرنا قطعاً غیر ضروری ہے، ایسی حالت میں اس نشانی کا نازل کرنا نہ کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے تو یہ امر غیب ہوا اور اس کے لئے انتظار لازم آیا کہ اللّٰہ کیا کرتا ہے۔ لیکن وہ یہ غیر ضروری نشانی جو کفار نے طلب کی ہے نازل فرمائے یا نہ فرمائے نبوت ثابت ہو چکی اور رسالت کا ثبوت قاہرہ معجزات سے کمال کو پہنچ چکا۔

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ ع ۲
اب راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ راہ دیکھ رہا ہوں اور جب ہم آدمیوں کو رحمت کا

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ
مزہ دیتے ہیں کسی تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی جبھی وہ ہماری آیتوں کے ساتھ داؤں چلتے ہیں ف۴۹ تم فرمادو اللّٰہ کی خفیہ تدبیر

اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِيْ
سب سے جلد ہو جاتی ہے ف۵۰ بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں ف۵۱ وہی ہے کہ

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ
تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے ف۵۲ یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ ف۵۳ اچھی ہوا

بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ
سے انہیں لے کر چلیں اور اس پر خوش ہوئے ف۵۴ ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف لہروں

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
نے انہیں آلیا اور سمجھ لئے کہ ہم گھر گئے اس وقت اللّٰہ کو پکارتے ہیں نرے (خالص) اس کے

الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّآ
بندے ہو کر کہ اگر تو اس سے ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکرگزار ہوں گے ف۵۵ پھر اللّٰہ جب

اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا
انہیں بچالیتا ہے جبھی وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں ف۵۶ اے لوگو

بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے دنیا کے جیتے جی برت لو (فائدہ اٹھا لو) پھر تمہیں ہماری طرف پھرنا ہے

ف۴۹ اہل مکہ پر اللّٰہ تعالیٰ نے قحط مسلط کیا جس کی مصیبت میں وہ سات برس گرفتار رہے یہاں تک کہ قریب ہلاکت کے پہنچے پھر اس نے رحم فرمایا، بارش ہوئی، زمینیں سرسبز ہوئیں تو اگرچہ اس تکلیف و راحت دونوں میں قدرت کی نشانیاں تھیں اور تکلیف کے بعد راحت بڑی عظیم نعمت تھی، اس پر شکر لازم تھا مگر بجائے اس کے وہ پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) نہ ہوئے اور فساد و کفر کی طرف پلٹے ف۵۰ اور اس کا عذاب دیر نہیں کرتا ف۵۱ اور تمہاری خفیہ تدبیریں کاتبِ اعمال فرشتوں پر بھی مخفی نہیں ہیں تو اللّٰہ علیم و خبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔ ف۵۲ اور تمہیں قطع مسافت (راستہ طے کرنے) کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسبابِ سیر عطا فرماتا ہے۔ ف۵۳ یعنی کشتیاں۔ ف۵۴ کہ ہوا موافق ہے اچانک ف۵۵ تیری نعمتوں کے، تجھ پر ایمان لا کر اور خاص تیری عبادت کر کے۔ ف۵۶ اور وعدہ کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ
اس وقت ہم تمہیں جتا دیں گے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۷ دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی
اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ
کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں گھنی (زیادہ) ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور
وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ
چوپائے کھاتے ہیں ف۵۸ یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا ف۵۹ اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے
اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا
مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی ف۶۰ ہمارا حکم اس پر آیا رات میں یا دن میں ف۶۱ تو ہم نے اسے کر دیا
حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ف۶۲ ہم یونہی آیتیں مُفَصَّل بیان کرتے ہیں غور کرنے
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ
والوں کے لئے ف۶۳ اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے ف۶۴ اور جسے چاہے
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ
سیدھی راہ چلاتا ہے ف۶۵ بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد ف۶۶

ف۵۷ اور ان کی تمہیں جزا دیں گے۔ ف۵۸ غلے اور پھل اور سبزہ۔ ف۵۹ خوب پھولی پھلی سرسبز و شاداب ہوئی۔ ف۶۰ کہ کھیتیاں تیار ہو گئیں پھل رسیدہ (تیار) ہو گئے ایسے وقت ف۶۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں یا اَولے برسنے یا آندھی چلنے کی صورت میں۔ ف۶۲ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ (عاشق) ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پروا نہیں۔ اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذابِ الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اسکی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔ ف۶۳ تاکہ وہ نفع حاصل کریں اور ظلماتِ شکوک و اَوہام سے نجات پائیں اور دنیائے ناپائیدار کی بے ثباتی (ناپائیداری) سے باخبر ہوں۔ ف۶۴ دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد دار باقی (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف دعوت دی۔ قتادہ نے کہا کہ دارالسلام جنت ہے، یہ اللہ کا کمال رحمت و کرم ہے کہ اپنے بندوں کو جنت کی دعوت دی۔ ف۶۵ سیدھی راہ دینِ اسلام ہے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتے حاضر ہوئے، آپ خواب میں تھے، ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ خواب میں ہیں اور بعضوں نے کہا کہ آنکھیں خواب میں ہیں دل بیدار ہے۔ بعض کہنے لگے کہ ان کی کوئی مثال بیان کرو تو انہوں نے کہا: جس طرح کسی شخص نے ایک مکان بنایا اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں مہیا کیں اور ایک بلانے والے کو بھیجا کہ لوگوں کو بلائے جس نے اس بلانے والے کی اطاعت کی اس مکان میں داخل ہوا اور ان نعمتوں کو کھایا پیا اور جس نے بلانے والے کی اطاعت نہ کی وہ نہ مکان میں داخل ہو سکا نہ کچھ کھا سکا، پھر وہ کہنے لگے کہ اس مثال کی تطبیق کرو کہ سمجھ میں آئے۔ تطبیق یہ ہے کہ مکان جنت ہے داعی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ ف۶۶ بھلائی والوں

وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری ؎۶۷ وہی جنت والے ہیں وہ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَ
اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنھوں نے برائیاں کمائیں ؎۶۸ تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ؎۶۹ اور
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ
ان پر ذلت چڑھے گی انھیں اللّٰہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری
قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾
رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں ؎۷۰ وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے
وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ
اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے ؎۷۱ پھر مشرکوں سے فرمائیں گے اپنی جگہ رہو تم
وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا
اور تمہارے شریک ؎۷۲ تو ہم انھیں مسلمانوں سے جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے تم ہمیں
تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ
کب پوجتے تھے ؎۷۳ تو اللّٰہ گواہ کافی ہے ہم میں اور تم میں کہ ہمیں
عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّاۤ اَسْلَفَتْ وَ رُدُّوْۤا
تمہارے پوجنے کی خبر بھی نہ تھی یہاں ہر جان جانچ لے گی جو آگے بھیجا ؎۷۴ اور اللّٰہ کی طرف

سے اللّٰہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے۔ اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور زیادت اس پر دیدارِ الٰہی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللّٰہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب! کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی۔ حضور نے فرمایا: پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا تو دیدارِ الٰہی انہیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا۔ صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادت سے آیت میں دیدارِ الٰہی مراد ہے۔ ؎۶۷ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے۔ ؎۶۸ یعنی کفر و معاصی میں مبتلا ہوئے۔ ؎۶۹ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گنا اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا۔ ؎۷۰ یہ حال ہوگا ان کی روسیاہی کا، خدا کی پناہ۔ ؎۷۱ اور تمام خلق کو موقفِ حساب میں جمع کریں گے۔ ؎۷۲ یعنی وہ بت جن کو تم پوجتے تھے۔ ؎۷۳ روزِ قیامت ایک ساعت ایسی شدت کی ہوگی کہ بت اپنے پجاریوں کے پوجا کا انکار کردیں گے اور اللّٰہ کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم نہ سنتے تھے، نہ دیکھتے تھے، نہ جانتے تھے، نہ سمجھتے تھے کہ تم ہمیں پوجتے ہو اس پر بت پرست کہیں گے کہ اللّٰہ کی قسم! ہم تمہیں کو پوجتے تھے تو بت کہیں گے: ؎۷۴ یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہوجائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے مضر یا مفید۔

اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿٣٠﴾ ع قُلۡ مَنۡ
پھیرے جائیں گے جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کی ساری بناوٹیں ف۷۵ ان سے گم ہو جائیں گی ف۷۶ تم فرماؤ تمہیں

يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَ
کون روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے ف۷۷ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا ف۷۸ اور

مَنۡ يُّخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَمَنۡ يُّدَبِّرُ
کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندے سے ف۷۹ اور کون تمام کاموں کی

الۡاَمۡرَ ؕ فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ
تدبیر کرتا ہے تو اب کہیں گے کہ اللہ ف۸۰ تو تم فرماؤ تو کیوں نہیں ڈرتے ف۸۱ تو یہ اللہ ہے

رَبُّكُمُ الۡحَـقُّ ۚ فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَـقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۖۚ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿٣٢﴾
تمہارا سچا رب ف۸۲ پھر حق کے بعد کیا ہے مگر گمراہی ف۸۳ پھر کہاں پھرے جاتے ہو

كَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡۤا اَنَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٣٣﴾
یونہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات فاسقوں پر ف۸۴ تو وہ ایمان نہیں لائیں گے

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآٮِٕكُمۡ مَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ
تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں ف۸۵ کوئی ایسا ہے کہ اوّل بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے ف۸۶ تم فرماؤ اللہ

يَبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿٣٤﴾ قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآٮِٕكُمۡ
اوّل بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائے گا تو کہاں اَوندھے جاتے ہو ف۸۷ تم فرماؤ تمہارے شریکوں میں

ف۷۵ بتوں کو خدا کا شریک بتانا اور معبود ٹھہرانا۔ ف۷۶ اور باطل و بے حقیقت ثابت ہوں گی۔ ف۷۷ آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اگا کر۔ ف۷۸ اور یہ حواس تمہیں کس نے دیئے ہیں، کس نے یہ عجائب تمہیں عنایت کئے ہیں، کون انہیں مدتوں محفوظ رکھتا ہے۔ ف۷۹ انسان کو نطفہ سے اور نطفہ کو انسان سے، پرند کو انڈے سے اور انڈے کو پرندے سے، مومن کو کافر سے اور کافر کو مومن سے، عالم کو جاہل سے اور جاہل کو عالم سے۔ ف۸۰ اور اس کی قدرتِ کاملہ کا اعتراف کریں گے اور اس کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔ ف۸۱ اس کے عذاب سے اور کیوں بتوں کو پوجتے اور ان کو معبود بناتے ہو باوجودیکہ وہ کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ ف۸۲ جس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے ف۸۳ یعنی جب ایسے براہینِ واضحہ اور دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہو گیا کہ مستحقِ عبادت صرف اللّٰہ ہے تو ماسوا اس کے سب باطل و ضلال گمراہی) ہے اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو ف۸۴ جو کفر میں راسخ ہو گئے اور رب کی بات سے مراد یا قضائے الٰہی ہے یا اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمۡلَـئَنَّ جَهَنَّمَ الآیہ (بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا......الخ) ف۸۵ جنہیں اے مشرکین! تم معبود ٹھہراتے ہو۔ ف۸۶ اس کا جواب ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کیونکہ مشرکین بھی یہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنے والا اللّٰہ ہی ہے لہٰذا اے مصطفٰے صلی اللّٰہ علیك وسلم ! ف۸۷ اور ایسی روشن دلیلیں قائم ہونے کے بعد راہ راست سے منحرف ہوتے ہو۔

مَّنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَـقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهۡدِىۡ لِلۡحَـقِّ ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِىۡۤ اِلَى

کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے و۸۸ تم فرماؤ کہ اللہ حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو حق راہ

الۡحَـقِّ اَحَقُّ اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّىۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ فَمَا لَـكُمۡ ۟ قف

دکھائے اس کے حکم پر چلنا چاہیے یا اس کے جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک راہ نہ دکھایا جائے و۸۹ تو تمہیں کیا ہوا

كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِىۡ

کیسا حکم لگاتے ہو اور ان و۹۰ میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر و۹۱ بے شک گمان حق

مِنَ الۡحَـقِّ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا

کا کچھ کام نہیں دیتا بےشک اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے اور اس قرآن کی

الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَـرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ

یہ شان نہیں کہ کوئی اپنی طرف سے بنالے بے اللہ کے اتارے و۹۲ ہاں وہ اگلی کتابوں کی

يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۷﴾ قف اَمۡ

تصدیق ہے و۹۳ اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے کیا

يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَـرٰٮهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ

یہ کہتے ہیں و۹۴ کہ انھوں نے اسے بنالیا ہے تم فرماؤ و۹۵ تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا

سب کو بلا لاؤ و۹۶ اگر تم سچے ہو بلکہ اسے جھٹلایا جس کے علم پر قابو

و۸۸ حجتیں اور دلائل قائم کر کے، رسول بھیج کر، کتابیں نازل فرما کر، مُکَلَّفِین کو عقل ونظر عطا فرما کر، اس کا واضح جواب یہ ہے کہ کوئی نہیں تو اے حبیب! (صلّی اللہ علیہ وسلم) و۸۹ جیسے کہ تمہارے بت ہیں کہ کسی جگہ جا نہیں سکتے جب تک کہ کوئی اٹھا لے جانے والا انہیں اٹھا کر لے نہ جائے اور نہ کسی چیز کی حقیقت کو سمجھیں اور راہ حق کو پہچانیں بغیر اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی، عقل اور ادراک دے تو جب ان کی مجبوری کا یہ عالم ہے تو وہ دوسروں کو کیا راہ بتا سکیں! ایسوں کو معبود بنانا، ان کا مطیع بننا کتنا باطل اور بیہودہ ہے۔ و۹۰ مشرکین۔ و۹۱ جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں، نہ اس کی صحت کا جزم ویقین، شک میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی بت پرستی کرتے تھے انہوں نے کچھ تو سمجھا ہوگا۔ و۹۲ کفار مکہ نے یہ وہم کیا تھا کہ قرآن کریم سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنالیا ہے، اس آیت میں ان کا یہ وہم دفع فرمایا گیا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہی نہیں جس کی نسبت تردُّد ہو سکے، اس کی مثال بنانے سے ساری مخلوق عاجز ہے تو یقیناً وہ اللہ کی نازل فرمائی ہوئی کتاب ہے۔ و۹۳ توریت وانجیل وغیرہ کی و۹۴ کفار سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت و۹۵ کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو تم بھی عرب ہو، فصاحت وبلاغت کے دعویٰ دار ہو، دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کے کلام کے مقابل کلام بنانے کو تم ناممکن سمجھتے ہو، اگر تمہارے گمان میں یہ انسانی کلام ہے و۹۶ اور ان سے مدد یں لو اور سب مل کر قرآن جیسی ایک سورت تو بناؤ۔

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ

نہ پایا وے۹ اور ابھی انھوں نے اس کا انجام نہیں دیکھا ہے و۹۸ ایسے ہی ان سے اگلوں نے جھٹلایا تھا و۹۹ تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا

ظالموں کا انجام کیسا ہوا ف۱۰۰ اور ان ف۱۰۱ میں کوئی اس و۱۰۲ پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی اس پر

يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ

ع ۹

ایمان نہیں لاتا ہے اور تمہارا رب مُفسِدوں (فساد کرنے والوں) کو خوب جانتا ہے و۱۰۳ اور اگر وہ تمہیں جھٹلائیں و۱۰۴ تو فرمادو کہ میرے

عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

لئے میری کرنی اور تمہارے لئے تمہاری کرنی و۱۰۵ تمہیں میرے کام سے علاقہ (تعلق) نہیں اور مجھے تمہارے کام

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

سے تعلق نہیں و۱۰۶ اور ان میں کوئی وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں و۱۰۷ تو کیا تم بہروں کو سنا دو گے اگرچہ

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي

انھیں عقل نہ ہو و۱۰۸ اور ان میں کوئی تمہاری طرف تکتا ہے و۱۰۹ کیا تم اندھوں کو

الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّ

راہ دکھا دو گے اگرچہ وہ نہ سوجھیں (نہ دیکھ سکیں) بے شک اللّٰہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا و۱۱۰

لٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا

ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں و۱۱۱ اور جس دن انہیں اٹھائے گا و۱۱۲ گویا دنیا میں نہ رہے تھے

و۹۷ یعنی قرآن پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر انہوں نے اس کی تکذیب کی اور یہ کمال جہل ہے کہ کسی شے کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے۔ قرآن کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا مدعیان علم وخرد (علم وعقل کے دعوے دار) احاطہ نہ کرسکیں اس کتاب کی عظمت وجلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا و۹۸ یعنی اس عذاب کو جس کی قرآن پاک میں وعیدیں ہیں۔ و۹۹ عناد سے اپنے رسولوں کو بغیر اس کے کہ ان کے معجزات اور آیات دیکھ کر نظر وتدبر سے کام لیتے۔ ف۱۰۰ اور پہلی امتیں اپنے انبیاء کو جھٹلا کر کیسے کیسے عذابوں میں مبتلا ہوئیں تو اے سید انبیاء! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) آپ کی تکذیب کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے۔ و۱۰۱ اہل مکہ و۱۰۲ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا قرآن کریم و۱۰۳ جو عناد سے ایمان نہیں لاتے اور کفر پر مصر رہتے ہیں۔ و۱۰۴ اے مصطفےٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم! اور ان کی راہ پر آنے اور حق وہدایت قبول کرنے کی امید منقطع ہو جائے۔ و۱۰۵ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ و۱۰۶ کسی کے عمل پر دوسرا ماخوذ (گرفتار) نہ ہوگا جو پکڑا جائے گا خود اپنے عمل پر پکڑا جائے گا، یہ فرمانا بطور زجر (تنبیہ) کے ہے کہ تم نصیحت نہیں مانتے اور ہدایت قبول نہیں کرتے تو اس کا وبال خود تم پر ہوگا کسی دوسرے کا اس سے ضرر نہیں۔ و۱۰۷ اور آپ سے قرآن پاک اور احکامِ دین سنتے ہیں اور بغض وعداوت کی وجہ سے دل میں جگہ نہیں دیتے اور قبول نہیں کرتے تو یہ سننا بیکار ہے اور وہ ہدایت سے نفع نہ پانے میں بہروں کی مثل ہیں۔ و۱۰۸ اور وہ نہ حواس سے کام لیں نہ عقل سے۔ و۱۰۹ اور دلائلِ صدق اور اعلامِ نبوت کو دیکھتا ہے لیکن تصدیق نہیں کرتا اور اس دیکھنے سے نتیجہ نہیں نکالتا، فائدہ نہیں اٹھاتا، دل کی بینائی سے محروم اور باطن کا اندھا ہے۔ و۱۱۰ بلکہ انہیں ہدایت اور

إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ
مگر اس دن کی ایک گھڑی ف۱۱۳ آپس میں پہچان کریں گے ف۱۱۴ پورے گھاٹے میں رہے وہ

كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ
جنھوں نے اللّٰہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ف۱۱۵ اور اگر ہم تمہیں دکھادیں کچھ ف۱۱۶ اس میں سے

الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا
جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۱۷ یا تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں ف۱۱۸ بہر حال انھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے پھر اللّٰہ گواہ ہے ف۱۱۹ ان

يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم
کے کاموں پر اور ہر امت میں ایک رسول ہوا ف۱۲۰ جب ان کا رسول ان کے پاس آتا ف۱۲۱ ان پر

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
انصاف کا فیصلہ کر دیا جاتا ف۱۲۲ اور ان پر ظلم نہ ہوتا اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ
سچے ہو ف۱۲۳ تم فرماؤ میں اپنی جان کے بھلے برے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللّٰہ

راہ پانے کے تمام سامان عطا فرماتا ہے اور روشن دلائل قائم فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ ان دلائل میں غور نہیں کرتے اور حق واضح ہو جانے کے باوجود خود گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ف۱۱۲ قبروں سے مَوقِفِ حساب (حساب و کتاب کی جگہ) میں حاضر کرنے کے لئے تو اس روز کی ہیبت و وحشت سے یہ حال ہوگا کہ وہ دنیا میں رہنے کی مدت کو بہت تھوڑا سمجھیں گے اور یہ خیال کریں گے کہ ف۱۱۳ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ کفار نے طلبِ دنیا میں عمریں ضائع کردیں اور اللّٰہ کی طاعت جو آج کارآمد ہوتی بجا نہ لائے تو ان کی زندگانی کا وقت ان کے کام نہ آیا اس لئے وہ اسے بہت ہی کم سمجھیں گے۔ ف۱۱۴ قبروں سے نکلتے وقت تو ایک دوسرے کو پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر روزِ قیامت کے اہوال اور دہشت ناک مناظر دیکھ کر یہ معرفت باقی نہ رہے گی اور ایک قول یہ ہے کہ روزِ قیامت دم بدم حال بدلیں گے، کبھی ایسا حال ہوگا کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے، کبھی ایسا کہ نہ پہچانیں گے اور جب پہچانیں گے تو کہیں گے: ف۱۱۵ جو انہیں گھاٹے سے بچاتی۔ ف۱۱۶ عذاب ف۱۱۷ دنیا ہی میں آپ کے زمانۂ حیات میں تو وہ ملاحظہ کیجئے ف۱۱۸ تو آخرت میں آپ کو ان کا عذاب دکھائیں گے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں آپ کو دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے بسببِ کفر و تکذیب کے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔ ف۱۱۹ مطلع ہے، عذاب دینے والا ہے ف۱۲۰ جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا۔ ف۱۲۱ اور احکامِ الٰہی کی تبلیغ کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے تو ف۱۲۲ کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ آیت کی تفسیر میں دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں آخرت کا بیان ہے اور معنی یہ ہیں کہ روز قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی جب وہ رسول مَوقِف (حساب و کتاب کی جگہ) میں آئے گا اور مومن و کافر پر شہادت دے گا تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا کہ مومنوں کو نجات ہوگی اور کافر گرفتارِ عذاب ہوں گے۔ ف۱۲۳ شانِ نزول: جب آیت "اِمَّا نُرِيَنَّكَ" میں عذاب کی وعید دی گئی تو کافروں نے براہِ سرکشی یہ کہا کہ اے محمد! (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) جس عذاب کا آپ وعدہ دیتے ہیں وہ کب آئے گا؟ اس میں کیا تاخیر ہے؟ اس عذاب کو جلد لائیے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

چاہے وف۱۲۴ ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے وف۱۲۵ جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا

نہ آگے بڑھیں تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اگر اس کا عذاب وف۱۲۶ تم پر رات کو آئے وف۱۲۷ یا دن کو وف۱۲۸

مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ

تو اس میں وہ کونسی چیز ہے کہ مجرموں کو جس کی جلدی ہے تو کیا جب وف۱۲۹ ہو پڑے گا اس وقت اس کا یقین کرو گے وف۱۳۰

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

کیا اب مانتے ہو پہلے تو وف۱۳۱ اس کی جلدی مچا رہے تھے پھر ظالموں سے کہا جائے گا ہمیشہ

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

کا عذاب چکھو تمہیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا مگر وہی جو کماتے تھے وف۱۳۲

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۛؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ وقف النبی علیہ السلام وقف النبی علیہ السلام

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ وف۱۳۳ حق ہے تم فرماؤ ہاں میرے رب کی قسم بے شک وہ ضرور حق ہے اور تم کچھ تھکا

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ ع ۵ ۱۲ ۱۰

نہ سکو گے وف۱۳۴ اور اگر ہر ظالم جان زمین میں جو کچھ ہے وف۱۳۵ سب کی مالک ہوتی ضرور اپنی جان چھڑانے میں

بِهٖ ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

دیتی وف۱۳۶ اور دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیا گیا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا سن لو بےشک اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں وف۱۳۷ سن لو

وف۱۲۴ یعنی دشمنوں پر عذاب نازل کرنا اور دوستوں کی مدد کرنا اور انہیں غلبہ دینا یہ سب بہ مشیتِ الٰہی ہے اور مشیتِ الٰہی میں وف۱۲۵ اس کے ہلاک و عذاب کا ایک وقت معین ہے، لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔ وف۱۲۶ جس کی تم جلدی کرتے ہو وف۱۲۷ جب تم غافل پڑے سوتے ہو۔ وف۱۲۸ جب تم مَعاش کے کاموں میں مشغول ہو۔ وف۱۲۹ وہ عذاب تم پر نازل ف۱۳۰ اس وقت کا یقین کچھ فائدہ نہ دے گا اور کہا جائے گا: وف۱۳۱ بطریق تکذیب و استہزاء وف۱۳۲ یعنی دنیا میں جو عمل کرتے تھے اور کفر و تکذیبِ انبیاء میں مصروف رہتے تھے اسی کا بدلہ۔ وف۱۳۳ بعث اور عذاب جس کے نازل ہونے کی آپ نے ہمیں خبر دی وف۱۳۴ یعنی وہ عذاب تمہیں ضرور پہنچے گا وف۱۳۵ مال و متاع خزانہ و دفینہ وف۱۳۶ اور روزِ قیامت اس کو اپنی رہائی کے لئے فدیہ کر ڈالتی مگر یہ فدیہ قبول نہیں اور تمام دنیا کی دولت خرچ کر کے بھی اب رہائی ممکن نہیں، جب قیامت میں یہ منظر پیش آیا اور کفار کی امیدیں ٹوٹیں۔ وف۱۳۷ تو کافر کسی چیز کا مالک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اللّٰہ کا مملوک ہے، اس کا فدیہ دینا ممکن ہی نہیں۔

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ

بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں وہ جلاتا اور

یُمِیْتُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ

مارتا ہے اور اسی کی طرف پھروگے اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۷﴾

آئی ف۱۳۸ اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کیلئے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں ف۱۳۹ وہ ان کے سب

یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ

دھن دولت سے بہتر ہے تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے

مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

اپنی طرف سے حرام و حلال ٹھہرالیا ف۱۴۰ تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو ف۱۴۱ اور

مَا ظَنُّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا بے شک اللہ

ف۱۳۸ اس آیت میں قرآن کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب ان فوائد عظیمہ کی جامع ہے۔ موعظت کے معنی ہیں وہ چیز جو انسان کو مرغوب کی طرف بلائے اور خطرے سے بچائے۔ خلیل نے کہا کہ موعظت نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہو۔ شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی اَمراض کو دور کرتا ہے۔ دل کے امراض، اَخلاقِ ذمیمہ، عقائد فاسدہ اور جہالتِ مُہلِکہ ہیں، قرآن پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ قرآن کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۱۳۹ فَرَح کسی پیاری اور محبوب چیز کے پانے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اس کو فرح کہتے ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ایمان والوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں مواعظ اور شفاءِ صدور اور ایمان کے ساتھ دل کی راحت و سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابن عباس و حسن و قتادہ نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اسلام اور اس کی رحمت سے قرآن مراد ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ فضل اللہ سے قرآن اور رحمت سے احادیث مراد ہیں۔ ف۱۴۰ جیسے کہ اہلِ جاہلیت نے بحیرہ سائبہ وغیرہ کو اپنی طرف سے حرام قرار دے لیا تھا۔ ف۱۴۱ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام کرنا ممنوع اور خدا پر افتراء ہے (اللہ کی پناہ) آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام، بعض سود کو حلال کرنے پر مصر ہیں، بعض تصویروں کو، بعض کھیل تماشوں کو، بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو، بعض بھوک ہڑتال کو جو خودکشی ہے مباح سمجھتے ہیں اور حلال ٹھہراتے ہیں اور بعض لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفل میلاد کو، فاتحہ کو، گیارہویں کو اور دیگر طریقہ ہائے ایصالِ ثواب کو، بعض میلاد شریف و فاتحہ و توشہ کی شیرینی و تبرک کو جو سب حلال وطیب چیزیں ہیں ناجائز وممنوع بتاتے ہیں، اسی کو قرآن پاک نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے۔

ع ٧ ١١

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُوْنُ

لوگوں پر فضل کرتا ہے ف۱۴۲ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور تم کسی

فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

کام میں ہو ف۱۴۳ اور اس کی طرف سے کچھ قرآن پڑھو اور تم لوگ ف۱۴۴ کوئی کام کرو ہم

عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ؕ وَمَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ

تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو اور تمہارے رب سے

مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ

ذرّہ بھر کوئی چیز غائب نہیں زمین میں نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس

اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

سے بڑی کوئی چیز جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ف۱۴۵ سن لو بےشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ ۚ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰی

نہ کچھ غم ف۱۴۶ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں خوشخبری ہے

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

دنیا کی زندگی میں ف۱۴۷ اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں ف۱۴۸ یہی

ف۱۴۲ کہ رسول بھیجتا ہے کتابیں نازل فرماتا ہے اور حلال وحرام سے باخبر فرماتا ہے۔ ف۱۴۳ اے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم! ف۱۴۴ اے مسلمانو! ف۱۴۵ کتاب مبین سے لوحِ محفوظ مراد ہے۔ ف۱۴۶ ولی کی اصل وِلاء سے ہے جو قرب ونصرت کے معنی میں ہے۔ ولی اللہ وہ ہے جو فرائض سے قربِ الٰہی حاصل کرے اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے اور اس کا دل نورِ جلالِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو، جب دیکھے دلائلِ قدرتِ الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ کی آیتیں ہی سنے اور جب بولے تو اپنے رب کی ثناہی کے ساتھ بولے اور جب حرکت کرے طاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے اسی اَمر میں کوشش کرے جو ذریعۂ قربِ الٰہی ہو، اللہ کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل سے خدا کے سوا غیر کو نہ دیکھے یہ صفت اولیاء کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ اس کا ولی وناصر اور معین و مددگار رہتا ہے۔ متکلمین کہتے ہیں: ولی وہ ہے جو اِعتقادِ صحیح مبنی بر دلیل رکھتا ہو اور اعمالِ صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ ولایت نام ہے قربِ الٰہی اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ مشغول رہنے کا جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے فوت ہونے کا غم ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ولی وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے۔ یہی طبری کی حدیث میں بھی ہے۔ ابن زید نے کہا کہ ولی وہی ہے جس میں وہ صفت ہو جو اس آیت میں مذکور ہے "اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ" یعنی ایمان وتقویٰ دونوں کا جامع ہو۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ولی وہ ہیں جو خالص اللہ کے لئے محبت کریں۔ اولیاء کی یہ صفت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہوئی ہے۔ بعض اکابر نے فرمایا: ولی وہ ہیں جو طاعت سے قربِ الٰہی کی طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کرامت سے ان کی کارسازی فرماتا ہے یا وہ جن کی ہدایت کا بُرہان کے ساتھ اللہ کفیل ہو اور وہ اس کا حق بندگی ادا کرنے اور اس کی خَلق پر رحم کرنے کے لئے وقف ہو گئے۔ یہ معانی اور عبارات اگرچہ جداگانہ ہیں لیکن ان میں اختلاف کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ہر ایک عبارت میں ولی کی ایک ایک صفت بیان کر دی گئی ہے جسے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یہ تمام صفات اس میں ہوتے ہیں، ولایت کے درجے اور مراتب میں ہر ایک بقدر اپنے درجے کے فضل وشرف رکھتا ہے ف۱۴۷ اس خوشخبری سے

وقف لازم

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ

بڑی کامیابی ہے اور تم ان کی باتوں کا غم نہ کروف١٤٩ بےشک عزت ساری اللہ کے لئے ہےف١٥٠ وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ

سنتا جانتا ہے سن لو بےشک اللہ ہی کی ملک ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمینوں میں ف١٥١

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

اور کاہے کے پیچھے جارہے ہیں ف١٥٢ وہ جو اللہ کے سوا شریک پکار رہے ہیں وہ تو پیچھے نہیں جاتے مگر

الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

گمان کے اور وہ تو نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے (اندازے کرتے) ف١٥٣ وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کہ اس میں چین پاؤ ف١٥٤ اور دن بنایا تمہاری آنکھیں کھولتا ف١٥٥ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے

يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي

والوں کے لئے ف١٥٦ بولے اللہ نے اپنے لئے اولاد بنائی ف١٥٧ پاکی اس کو وہی بے نیاز ہے اسی کا ہے جو کچھ

یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآن کریم میں جابجا دی گئی ہے یا بہترین خواب مراد ہے جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے جیسا کہ کثیر احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ولی کا قلب اور اس کی روح دونوں ذکرِ الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقتِ خواب اس کے دل میں سوائے ذکر و معرفتِ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے ولی جب خواب دیکھتا ہے تو اس کی خواب حق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے۔ بعض مفسرین نے اس بشارت سے دنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لئے بشارتِ عاجلہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عاجلہ رضائے الٰہی اور اللہ کے محبت فرمانے اور خَلق کے دل میں محبت ڈال دینے کی دلیل ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس کو زمین میں مقبول کردیا جاتا ہے۔ قتادہ نے کہا کہ ملائکہ وقتِ موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتے ہیں۔ عطا کا قول ہے کہ دُنیا کی بشارت تو وہ ہے جو ملائکہ وقتِ موت سناتے ہیں اور آخرت کی بشارت وہ ہے جو مومن کو جان نکلنے کے بعد سنائی جاتی ہے کہ اس سے اللہ راضی ہے۔ ف١٤٨ اس کے وعدے خلاف نہیں ہوسکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے اولیاء اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے۔ ف١٤٩ اس میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین فرمائی گئی کہ کفارِ نابکار جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں اور آپ کے خلاف برے برے مشورے کرتے ہیں آپ اس کا کچھ غم نہ فرمائیں۔ ف١٥٠ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ اے سید انبیاء! وہ آپ کا ناصر و مددگار ہے اس نے آپ کو اور آپ کے صدقہ میں آپ کے فرمانبرداروں کو عزت دی جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا کہ اللہ کے لئے عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے۔ ف١٥١ سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحتِ قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہوسکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے۔ ف١٥٢ یعنی کس دلیل کا اتباع کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ ف١٥٣ اور بے دلیل محض گمانِ فاسد سے اپنے باطل معبودوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و نعمت کا اظہار فرماتا ہے۔ ف١٥٤ اور آرام کر کے دن کی تکان دور کرو۔ ف١٥٥ روشن تاکہ تم اپنے حوائج (حاجات) واسبابِ معاش کا سرانجام کرسکو۔ ف١٥٦ جو سنیں اور سمجھیں کہ جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے بعد مشرکین کا ایک مقولہ ذکر فرماتا ہے ف١٥٧ کفار کا یہ کلمہ نہایت قبیح اور انتہا درجہ کے جہل کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا رد فرماتا ہے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وف۱۵۸ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی سند نہیں

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
کیا اللّٰہ پر وہ بات بتاتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں تم فرماؤ وہ جو اللّٰہ پر

اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ؕ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا دنیا میں کچھ برت لینا (فائدہ اٹھانا) ہے پھر انھیں ہماری طرف واپس آنا پھر

نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
ہم انھیں سخت عذاب چکھائیں گے بدلہ ان کے کفر کا اور انھیں نوح کی خبر

نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ
پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر شاق (ناگوار) گزرا ہے میرا کھڑا ہونا وف۱۵۹

وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ
اور اللّٰہ کی نشانیاں یاد دلانا ف۱۶۰ تو میں نے اللّٰہ ہی پر بھروسہ کیا وف۱۶۱ تو مل کر کام کرو

وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا
اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک (اُلجھن و پوشیدگی) نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور

تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
مجھے مہلت نہ دو وف۱۶۲ پھر اگر تم منہ پھیرو وف۱۶۳ تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا وف۱۶۴ میرا اجر تو نہیں مگر

وقف لازم

وف۱۵۸ یہاں مشرکین کے اس مقولہ (اللّٰہ نے اپنے لیے اولاد بنائی) کے تین رد فرمائے پہلا ردّ تو کلمہ "سُبْحٰنَهٗ" میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات ولد سے منزّہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا ردّ "هُوَ الْغَنِيُّ" فرمانے میں ہے کہ وہ تمام خَلق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ہوسکتی ہے؟ اولاد تو یا کمزور چاہتا ہے جو اس سے قوت حاصل کرے یا فقیر چاہتا ہے جو اس سے مدد لے یا ذلیل چاہتا ہے جو اس کے ذریعہ سے عزت حاصل کرے غرض جو چاہتا ہے وہ حاجت رکھتا ہے تو جو غنی ہو یا غیر محتاج ہو اس کے لئے ولد کس طرح ہوسکتا ہے نیز ولد والد کا ایک جزو ہوتا ہے تو والد ہونا مرکب ہونے کو مستلزم اور مرکب ہونا ممکن ہونے کو اور ہر ممکن غیر کا محتاج ہے تو حادث ہوا، لہٰذا محال ہوا کہ غنی قدیم کے ولد ہو۔ تیسرا ردّ "لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ" میں ہے کہ تمام خَلق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا۔ وف۱۵۹ اور مدت دراز تک تم میں ٹھہرنا ف۱۶۰ اور اس پر تم نے میرے قتل کرنے اور نکال دینے کا ارادہ کیا ہے۔ وف۱۶۱ اور اپنا معاملہ اس وَاحِدٌ ، لَاشَرِيْكَ لَهٗ کے سپرد کیا۔ وف۱۶۲ مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے، حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بطریق تعجیز (عاجز کردینے کیلئے) ہے مدعا یہ ہے کہ مجھے اپنے قوی و قادر پروردگار پر کامل بھروسہ ہے تم اور تمہارے بے اختیار معبود مجھے کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ وف۱۶۳ میری نصیحت سے۔ وف۱۶۴ جس کے فوت ہونے کا مجھے افسوس ہے۔

عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

اللہ پر و۱۶۵ اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں تو انھوں نے اسے و۱۶۶ جھٹلایا تو ہم نے اسے اور

مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انھیں ہم نے نائب کیا و۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو

بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ

ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا پھر اس کے بعد اور

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

رسول و۱۶۸ ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ

جسے پہلے جھٹلا چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دل پر پھر

بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ

تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے

عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ

حق آیا و۱۶۹ بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو

لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

جب وہ تمہارے پاس آیا کیا یہ جادو ہے ف۱۷۰ اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے و۱۷۱ کیا تم ہمارے پاس

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي

اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس و۱۷۲ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں تمہیں دونوں

و۱۶۵ وہی مجھے جزا دے گا مدعا یہ ہے کہ میرا وعظ و نصیحت خاص اللہ کے لئے ہے کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ و۱۶۶ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو و۱۶۷ اور ہلاک ہونے والوں کے بعد زمین میں ساکن کیا۔ و۱۶۸ ہود، صالح، ابراہیم، لوط، شعیب وغیرہم علیہم السلام۔ و۱۶۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطہ سے اور فرعونیوں نے پہچان لیا کہ یہ حق ہے اللہ کی طرف سے ہے تو براہِ نفسانیت ف۱۷۰ ہرگز نہیں و۱۷۱ فرعونی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ و۱۷۲ دین و ملت اور بت

الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ

کی بڑائی رہے اور ہم تم پر ایمان لانے کے نہیں اور فرعون ف۱۷۳ بولا ہر جادوگر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

علم والے کو میرے پاس لے آؤ پھر جب جادوگر آئے ان سے موسیٰ نے کہا ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ

تمہیں ڈالنا ہے ف۱۷۴ پھر جب انھوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے ف۱۷۵

اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ

اب اللہ اسے باطل کردے گا اللہ مُفسِدوں کا کام نہیں بناتا اور اللہ اپنی

اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ ع ۸ ۱۲ ۱۳

باتوں سے ف۱۷۶ حق کو حق کردکھاتا ہے پڑے برا مانیں مجرم تو موسیٰ پر ایمان نہ لائے مگر اس کی قوم کی اولاد سے

مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ

کچھ لوگ ف۱۷۷ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں انھیں ف۱۷۸ ہٹنے پر مجبور نہ کردیں اور بیشک

فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ

فرعون زمین میں سر اٹھانے والا تھا اور بیشک وہ حد سے گزر گیا ف۱۷۹ اور موسیٰ

پرستی وفرعون پرستی ف۱۷۳ سرکش ومتکبر نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزہ کا مقابلہ باطل سے کرے اور دنیا کو اس مُغالطہ میں ڈالے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزات (معاذاللہ) جادو کی قسم سے ہیں اس لئے وہ۔ ف۱۷۴ رسے شہتیر وغیرہ اور جو تمہیں جادو کرنا ہے کرو۔ یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ حق وباطل ظاہر ہوجائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔ ف۱۷۵ نہ کہ وہ آیاتِ الٰہیہ جن کو فرعون نے اپنی بے ایمانی سے جادو بتایا۔ ف۱۷۶ یعنی اپنے حکم اپنی قضاء وقدر اور اپنے اس وعدے سے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو جادوگروں پر غالب کرے گا۔ ف۱۷۷ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ اپنی امت کے ایمان لانے کا نہایت اہتمام فرماتے تھے اور ان کے اعراض کرنے سے مغموم ہوتے تھے آپ کی تسکین فرمائی گئی کہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اتنا بڑا معجزہ دکھایا پھر بھی تھوڑے لوگوں نے ایمان قبول کیا ایسی حالتیں انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں آپ اپنی امت کے اِعراض سے رنجیدہ نہ ہوں "مِنْ قَوْمِهٖ" میں جو ضمیر ہے وہ یا تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف راجع ہے۔ اس صورت میں قوم کی ذریت سے بنی اسرائیل مراد ہوں گے جن کی اولاد مصر میں آپ کے ساتھ تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو فرعون کے قتل سے بچ رہے تھے کیونکہ جب بنی اسرائیل کے لڑکے بحکمِ فرعون قتل کئے جاتے تھے تو بنی اسرائیل کی بعض عورتیں جو قومِ فرعون کی عورتوں کے ساتھ کچھ رسم وراہ رکھتی تھیں وہ جب بچہ جنتیں تو اس کی جان کے اندیشہ سے وہ بچہ فرعونی قوم کی عورتوں کو دے ڈالتیں ایسے بچے جو فرعونیوں کے گھروں میں پلے تھے اس روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لے آئے جس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادوگروں پر غلبہ دیا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ضمیر فرعون کی طرف راجع ہے اور قومِ فرعون کی ذُرِّیَّت (اولاد) مراد ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ قومِ فرعون کے تھوڑے لوگ تھے جو ایمان لائے۔ ف۱۷۸ دین سے۔ ف۱۷۹ کہ بندہ ہوکر خدائی کا مدعی ہوا۔

مُوۡسٰى يٰقَوۡمِ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ

نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے تو اسی پر بھروسہ کروف۱۸۰ اگر اسلام

مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلۡقَوۡمِ

رکھتے ہو بولے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا الٰہی ہم کو ظالم لوگوں کے لئے

الظّٰلِمِيۡنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوۡحَيۡنَاۤ

آزمائش نہ بنا و۱۸۱ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے و۱۸۲ اور ہم نے

اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ

موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ

قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى رَبَّنَاۤ

کرو و۱۸۳ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سنا و۱۸۴ اور موسیٰ نے عرض کی اے رب ہمارے

اِنَّكَ اٰتَيۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ زِيۡنَةً وَّاَمۡوَالًا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ رَبَّنَا

تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش و۱۸۵ اور مال دنیا کی زندگی میں دیئے اے رب ہمارے

لِيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِكَ ۚ رَبَّنَا اطۡمِسۡ عَلٰۤى اَمۡوَالِهِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ

اس لئے کہ تیری راہ سے بہکاویں اے رب ہمارے ان کے مال برباد کردے و۱۸۶ اور ان کے دل سخت کر دے

فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَ لِيۡمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ

کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں و۱۸۷ فرمایا تم دونوں کی دعا

دَّعۡوَتُكُمَا فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

قبول ہوئی و۱۸۸ تو ثابت قدم رہو و۱۸۹ اور نادانوں کی راہ نہ چلو و۱۹۰

ف۱۸۰ وہ اپنے فرمانبرداروں کی مدد کرتا اور دشمنوں کو ہلاک فرماتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ پر بھروسہ کرنا کمال ایمان کا مقتضا ہے و۱۸۱ یعنی انہیں ہم پر غالب نہ کرتا کہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں۔ و۱۸۲ اور ان کے ظلم و ستم سے بچا۔ و۱۸۳ کہ قبلہ رو ہو، حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قبلہ کعبہ شریف تھا اور ابتداء میں بنی اسرائیل کو یہی حکم تھا کہ وہ گھروں میں چھپ کر نماز پڑھیں تاکہ فرعونیوں کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں۔ و۱۸۴ مددِ الٰہی کی اور جنت کی و۱۸۵ عمدہ لباس نفیس فرش قیمتی زیور طرح طرح کے سامان۔ و۱۸۶ کہ وہ تیری نعمتوں پر بجائے شکر کے جری ہو کر معصیت کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور فرعونیوں کے درہم و دینار وغیرہ پتھر ہو کر رہ گئے حتیٰ کہ پھل اور کھانے کی چیزیں بھی اور یہ اُن نو نشانیوں میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں۔ و۱۸۷ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہو گئے تب آپ نے ان کے لئے یہ دعا کی اور ایسا ہی ہوا کہ وہ غرق ہونے کے وقت تک ایمان نہ لائے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے لئے کفر پر مرنے کی دعا کرنا کفر نہیں ہے۔ (مدارک) و۱۸۸ دعا کی

وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا سرکشی اور

عَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ

ظلم سے یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا ف۱۹۱ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے

اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْئٰنَ وَقَدْ

جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں ف۱۹۲ کیا اب ف۱۹۳ اور

عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ

پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ف۱۹۴ آج ہم تیری لاش کو اُترا دیں (باقی رکھیں) گے

لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا

کہ تو اپنے پچھلوں کے لئے نشانی ہو ف۱۹۵ اور بے شک لوگ ہماری آیتوں سے

لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ ۹ ع ۱۰ ۱۴

غافل ہیں اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی ف۱۹۶ اور انہیں

مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ پڑے ف۱۹۷ مگر علم آنے کے بعد ف۱۹۸ بے شک تمہارا رب قیامت

نسبت حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام دونوں کی طرف کی گئی باوجود یکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** یہ بھی ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے لہٰذا اس کے لئے اخفاء (آہستہ کہنا) ہی مناسب ہے۔ (مدارک) حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دُعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا۔ **ف۱۸۹** دعوت و تبلیغ پر **ف۱۹۰** جو قبولِ دعا میں دیر ہونے کی حکمت نہیں جانتے۔ **ف۱۹۱** تب فرعون **ف۱۹۲** فرعون نے بہ تمنائے قبول ایمان کا مضمون تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ادا کیا لیکن یہ ایمان قبول نہ ہوا کیونکہ ملائکہ اور عذاب کے دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں اگر حالت اختیار میں وہ ایک مرتبہ بھی یہ کلمہ کہتا تو اس کا ایمان قبول کرلیا جاتا لیکن اس نے وقت کھودیا اس لئے اس سے یہ کہا گیا جو آیت میں آگے مذکور ہے۔ **ف۱۹۳** حالتِ اضطرار میں جب کہ غرق میں مبتلا ہو چکا ہے اور زندگانی کی امید باقی نہیں رہی اس وقت ایمان لاتا ہے۔ **ف۱۹۴** خود گمراہ تھا، دوسروں کو گمراہ کرتا تھا۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا کہ بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہوگیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا کہ جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبریل نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کردیا اور اس کو اس نے پہچان لیا۔ (سبحان اللہ) **ف۱۹۵** علماءِ تفسیر کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ان کے ہلاکت کی خبر دی تو بعض بنی اسرائیل کو شبہ رہا اور اس کی عظمت و ہیبت جو ان کے قلوب میں تھی اس کے باعث انہیں اس کی ہلاکت کا یقین نہ آیا بامرِ الٰہی دریا نے فرعون کی لاش ساحل پر پھینک دی بنی اسرائیل نے اس کو دیکھ کر پہچانا **ف۱۹۶** عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے اَملاک (جائیداد) مراد ہیں یا سرزمین شام و قُدس و اُردُن جو نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز بلاد (شہر) ہیں۔ **ف۱۹۷** بنی اسرائیل جن

بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ

کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں جھگڑتے تھے ف۱۹۹ اور اے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو

مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ

اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا ف۲۰۰ تو ان سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں ف۲۰۱ بے شک

جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَكُوْنَنَّ

تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ف۲۰۲ تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو اور ہرگز ان

مِنَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

میں نہ ہونا جنھوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ تو خسارے والوں میں ہو جائے گا بےشک وہ

حَقَّتْ عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰیَةٍ

جن پر تیرے رب کی بات ٹھیک پڑ چکی ہے ف۲۰۳ ایمان نہ لائیں گے اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آئیں

حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ

جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ف۲۰۴ تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی ف۲۰۵ کہ ایمان لاتی ف۲۰۶ تو اس کا ایمان

اِیْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی

کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۹۸﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی

دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک انھیں برتنے دیا ف۲۰۷ اور اگر تمہارا رب چاہتا زمین میں

کے ساتھ یہ واقعات ہو چکے ف۱۹۸ علم سے مراد یہاں یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہود باہم اختلاف کرتے تھے یا سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو یہود سب آپ کے مُقِر (ماننے والے) اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مراد ہے۔ ف۱۹۹ اس طرح کہ اے سید انبیاء! آپ پر ایمان لانے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور آپ کا انکار کرنے والوں کو جہنم میں عذاب فرمائے گا۔ ف۲۰۰ بواسطہ اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ف۲۰۱ یعنی علمائے اہلِ کتاب مثلِ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے تا کہ وہ تجھ کو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اطمینان دلائیں اور آپ کی نعت و صفت جو توریت میں مذکور ہے وہ سنا کر شک رَفع (دور) کریں۔ فائدہ: شک انسان کے نزدیک کسی امر میں دونوں طرفوں کا برابر ہونا ہے خواہ وہ اس طرح ہو کہ دونوں جانب برابر قرینے پائے جائیں خواہ اس طرح کہ کسی طرف بھی کوئی قرینہ نہ ہو۔ محققین کے نزدیک شک اقسامِ جہل سے ہے اور جہل و شک میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے کہ ہر ایک شک جہل ہے اور ہر جہل شک نہیں۔ ف۲۰۲ جو براہینِ لائحہ و آیاتِ واضحہ سے اتنا روشن ہے کہ اس میں شک کی مجال نہیں۔ (خازن) ف۲۰۳ یعنی وہ قول ان پر ثابت ہو چکا جو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی ملائکہ نے خبر دی ہے کہ یہ لوگ کافر مریں گے وہ ف۲۰۴ اور اس وقت کا ایمان نافع نہیں۔ ف۲۰۵ ان بستیوں میں سے جن کو ہم نے ہلاک کیا۔ ف۲۰۶ اور اخلاص کے ساتھ توبہ کرتی عذاب نازل ہونے سے پہلے۔ (مدارک) ف۲۰۷ قومِ یونس

الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٩٩﴾

جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے ف۲۰۸ تو کیا تم لوگوں کو زبردستی کرو گے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں ف۲۰۹

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى

اور کسی جان کی قدرت نہیں کہ ایمان لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ف۲۱۰ اور عذاب ان پر

الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انۡظُرُوۡا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ

ڈالتا ہے جنھیں عقل نہیں تم فرماؤ دیکھو ف۲۱۱ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے ف۲۱۲

وَمَا تُغۡنِى الۡاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلۡ يَنۡتَظِرُوۡنَ

اور آیتیں اور رسول انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں تو انھیں کاہے کا انتظار ہے

اِلَّا مِثۡلَ اَيَّامِ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّىۡ مَعَكُمۡ

مگر انھیں لوگوں کے سے دنوں کا جو ان سے پہلے ہو گزرے ف۲۱۳ تم فرماؤ تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ

مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّىۡ رُسُلَنَا وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

انتظار میں ہوں ف۲۱۴ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کونجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے

کا واقعہ یہ ہے کہ نینوٰی علاقہ موصِل میں یہ لوگ رہتے تھے اور کفر و شرک میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو ان کی طرف بھیجا آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا، حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی تکذیب کی، آپ نے انہیں بحکمِ الٰہی نزولِ عذاب کی خبر دی، ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے دیکھو اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہئے کہ عذاب آئے گا۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے صبح کو آثارِ عذاب نمودار ہو گئے، آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا اور دھواں کثیر جمع ہوا تمام شہر پر چھا گیا یہ دیکھ کر انہیں یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا تو وہ مع اپنی عورتوں بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے موٹے کپڑے پہنے اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا، شوہر سے بی بی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبۂ صادِقہ (سچی توبہ) کی، جو مَظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے، حتی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُکھاڑ کر پتھر نکال دیا اور واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے اِخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی عذاب اٹھا دیا گیا۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نزولِ عذاب کے بعد فرعون کا ایمان اور اس کی توبہ قبول نہ ہوئی تو قومِ یونس کی توبہ قبول فرمانے اور عذاب اُٹھا دینے میں کیا حکمت ہے؟ علماء نے اس کے کئی جواب دیئے ہیں: ایک تو یہ کرمِ خاص تھا قومِ حضرت یونس کے ساتھ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ فرعون عذاب میں مبتلا ہونے کے بعد ایمان لایا جب امیدِ زندگانی ہی باقی نہ رہی اور قومِ یونس علیہ السلام سے جب عذاب قریب ہوا تو وہ اس میں مبتلا ہونے سے پہلے ایمان لے آئے اور اللہ قلوب کا جاننے والا ہے، اِخلاص مندوں کے صدق و اِخلاص کا اس کو علم ہے۔ ف۲۰۸ یعنی ایمان لانا سعادتِ اَزَلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کے لئے توفیقِ الٰہی مُساعِد (مددگار) ہو، اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں اور راہِ راست اختیار کریں پھر جو ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم ہوتا ہے اس کا آپ کو غم نہ ہونا چاہئے کیونکہ اَزَل سے جو شقی ہے وہ ایمان نہ لائے گا۔ ف۲۰۹ اور ایمان میں زبردستی نہیں ہو سکتی کیونکہ ایمان ہوتا ہے تصدیق و اقرار سے اور جبر و اِکراہ (زبردستی کرنے) سے تصدیقِ قلبی حاصل نہیں ہوتی۔ ف۲۱۰ اس کی مشیت سے ف۲۱۱ دل کی آنکھوں سے اور غور کرو کہ ف۲۱۲ جو اللہ تعالیٰ کی توحید پر دلالت کرتا ہے۔ ف۲۱۳ مثل نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ف۲۱۴ تمہاری ہلاکت اور عذاب کے۔ ربیع بن انس نے کہا کہ عذاب کا خوف دلانے

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ ع قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ع ١١ ١٥
ذمۂ کرم پر حق ہے مسلمانوں کو نجات دینا تم فرماؤ اے لوگو اگر تم میرے دین کی طرف سے

دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ
کسی شبہ میں ہو تو میں تو اسے نہ پوجوں گا جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ۲۱۵ ہاں اس اللہ کو پوجتا ہوں

الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ لا وَاَنْ اَقِمْ
جو تمہاری جان نکالے گا ۲۱۶ اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں ہوں اور یہ کہ اپنا منہ

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ
دین کے لئے سیدھا رکھ سب سے الگ ہوکر ۲۱۷ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا اور اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
اس کی بندگی نہ کر جو نہ تیرا بھلا کرسکے نہ برا پھر اگر ایسا کرے تو اس وقت تو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
ظالموں سے ہوگا اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۗ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ
بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رَدّ کرنے والا کوئی نہیں ۲۱۸ اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
اور وہی بخشنے والا مہربان ہے تم فرماؤ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
سے حق آیا ۲۱۹ تو جو راہ پر آیا وہ اپنے بھلے کو راہ پر آیا ۲۲۰ اور جو بہکا وہ اپنے

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ط وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ
برے کو بہکا ۲۲۱ اور کچھ میں تم پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں ۲۲۲ اور اس پر چلو جو تم پر وحی ہوتی ہے اور

کے بعد اگلی آیت میں یہ بیان فرمایا کہ جب عذاب واقع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ رسول کو اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو نجات عطا فرماتا ہے۔ ۲۱۵ کیونکہ وہ مخلوق ہے عبادت کے لائق نہیں۔ ۲۱۶ کیونکہ وہ قادر، مختار، الٰہ برحق مستحق عبادت ہے۔ ۲۱۷ یعنی مخلص مومن رہو۔ ۲۱۸ وہی نفع وضرر کا مالک ہے تمام کائنات اسی کی محتاج ہے وہی ہر چیز پر قادر اور جود وکرم والا ہے بندوں کو اس کی طرف رغبت اور اس کا خوف اور اسی پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد چاہئے اور نفع وضرر جو کچھ بھی ہے وہی۔ ۲۱۹ حق سے یہاں قرآن مراد ہے یا اسلام یا سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ۲۲۰ کیونکہ اس کا نفع اسی کو پہنچے گا۔ ۲۲۱ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہے۔ ۲۲۲ کہ تم پر جبر کروں

ع ٦ ١٢

اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

صبر کرو ف٢٢٣ یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے ف٢٢٤ اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے ف٢٢٥

اٰیاتها ١٢٣ | ١١ سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ ٥٢ | رکوعاتها ١٠

سورۂ ہود مکیہ ہے، اس میں ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف١

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ﴿١﴾

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں ف٢ پھر تفصیل کی گئیں ف٣ حکمت والے خبردار کی طرف سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۙ﴿٢﴾ وَّاَنِ

کہ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بے شک میں تمہارے لئے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ

اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ) دے گا ف٤ ایک ٹھہرائے

مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ

وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو ف٥ اس کا فضل پہنچائے گا ف٦ اور اگر منہ پھیرو تو میں تم پر

ف٢٢٣ کفار کی تکذیب اوران کی ایذا پر ف٢٢٤ مشرکین سے قتال کرنے اور کتابیوں سے جزیہ لینے کا۔ ف٢٢٥ کہ اس کے حکم میں خطا وغلط کا احتمال نہیں اور وہ بندوں کے اسرار ومخفی حالات سب کا جاننے والا ہے اس کا فیصلہ دلیل وگواہ کا محتاج نہیں۔ ف١ سورۂ ہود مکیہ ہے حسن وعکرمہ وغیرہم مفسرین نے فرمایا کہ آیت "وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ" کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت "فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ" اور "اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" اور "اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ" کے علاوہ تمام سورت مکی ہے اس میں دس رکوع اور ایک سو تئیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور نو ہزار پانچ سو سڑسٹھ حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم حضور پر پیری کے آثار نمودار ہوگئے۔ فرمایا: مجھے سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ اور سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ نے بوڑھا کردیا۔ (ترمذی) غالبًا یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت وبعث وحساب وجنت ودوزخ کا ذکر ہے۔ ف٢ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا: "تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ"۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "اُحْكِمَتْ" کے معنی یہ ہیں کہ ان کی نظم محکم واستوار کی گئی۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ اس میں نقص وخلل راہ نہیں پاسکتا وہ بنائے محکم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی کتاب ان کی ناسخ نہیں جیسا کہ یہ دوسری کتابوں اور شریعتوں کی ناسخ ہیں۔ ف٣ اور سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد واحکام ومواعظ و قِصص اور غیبی خبریں ان میں بہ تفصیل بیان فرمائی گئیں ف٤ عمر دراز اور عیش وسیع ورزقِ کثیر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا درازئ عمر وکشائش رزق کے لئے بہتر عمل ہے۔ ف٥ جس نے دنیا میں اعمالِ فاضلہ کئے ہوں اور اس کی طاعات وحسنات زیادہ ہوں ف٦ اس کو جنت میں بقدر اعمال درجات عطا فرمائے گا۔ بعض مفسرین نے فرمایا: آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اللہ کے لئے عمل کیا، اللہ تعالیٰ آئندہ کے لئے اسے عمل نیک وطاعت کی توفیق دیتا ہے۔

عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ۝٣ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ

بڑے دن ف۷ کے عذاب کا خوف کرتا ہوں تمہیں اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ اور وہ ہر شے پر

قَدِيۡرٌ ۝٤ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ اَلَا

قادر ہے ف۹ سنو وہ اپنے سینے دوہرے کرتے (منہ چھپاتے) ہیں کہ اللہ سے پردہ کریں ف۱۰ سنو

حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ‌ ۚ

جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے

اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝٥

بے شک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے

ف۷ یعنی روز قیامت ف۸ آخرت میں وہاں نیکیوں اور بدیوں کی جزا و سزا ملے گی۔ ف۹ دنیا میں روزی دینے پر بھی، موت دینے پر بھی، موت کے بعد زندہ کرنے اور ثواب و عذاب پر بھی۔ ف۱۰ شانِ نزول: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت اَخنس بن شریق کے حق میں نازل ہوئی یہ بہت شیریں گفتار شخص تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ بعضے منافقین کی عادت تھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے اور سر نیچا کرتے چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ نہ پائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بخاری نے افراد میں ایک حدیث روایت کی کہ مسلمان بول و براز و مجامعت کے وقت اپنے بدن کھولنے سے شرماتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ سے بندے کا کوئی حال چھپا ہی نہیں ہے لہٰذا چاہئے کہ وہ شریعت کی اجازتوں پر عامل رہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی ف۱۱ ایسا نہیں جس کا رزق اللّٰہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو ف۱۲ اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا ف۱۳

وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور کہاں سپرد ہوگا ف۱۴ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب ف۱۵ میں ہے اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱۶ کہ تمہیں آزمائے ف۱۷ تم میں

اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَلَىٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ

کس کا کام اچھا ہے اور اگر تم فرماؤ کہ بےشک تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے

لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٧﴾ وَلَىٕنْ اَخَّرْنَا

تو کافر ضرور کہیں گے کہ یہ ف۱۸ تو نہیں مگر کھلا جادو ف۱۹ اور اگر ہم ان سے

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّیَقُوْلُنَّ مَا یَحْبِسُهٗ ط اَلَا یَوْمَ

عذاب ف۲۰ کچھ گنتی کی مدت تک ہٹادیں تو ضرور کہیں گے کس چیز نے اسے روکا ہے ف۲۱ سن لو جس دن

یَاْتِیْهِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ ع

ان پر آئے گا ان سے پھیرا نہ جائے گا اور انہیں گھیر لے گا وہی عذاب جس کی ہنسی اڑاتے تھے

وَلَىٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ج اِنَّهٗ لَیَـٴُوْسٌ

اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں ف۲۲ پھر اسے اس سے چھین لیں ضرور وہ بڑا ناامید

كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَىٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ

ناشکرا ہے ف۲۳ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی تو ضرور کہے گا کہ برائیاں

ف۱۱ جاندار ہو ف۱۲ یعنی وہ اپنے فضل سے ہر جاندار کے رزق کا کفیل ہے۔ ف۱۳ یعنی اس کے جائے سکونت کو جانتا ہے۔ ف۱۴ سپرد ہونے کی جگہ سے یا مدفن مراد ہے یا مکان یا موت یا قبر۔ ف۱۵ یعنی لوح محفوظ ف۱۶ یعنی عرش کے نیچے پانی کے سوا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش سے قبل پیدا فرمائے گئے۔ ف۱۷ یعنی آسمان و زمین اور ان کی درمیانی کائنات کو پیدا کیا جس میں تمہارے منافع و مصالح (بھلایاں) ہیں تاکہ تمہیں آزمائش میں ڈالے اور ظاہر ہو کہ کون شکر گزار، متقی، فرمانبردار ہے اور ف۱۸ یعنی قرآن شریف جس میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا بیان ہے یہ ف۱۹ یعنی باطل اور دھوکا۔ ف۲۰ جس کا وعدہ کیا ہے ف۲۱ وہ عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا! کیا دیر ہے! کفار کا یہ جلدی کرنا براہ تکذیب واستہزاء ہے۔ ف۲۲ صحت و امن کا یا وسعتِ رزق و دولت کا۔ ف۲۳ کہ دوبارہ اس نعمت کے پانے سے مایوس ہو جاتا ہے اور اللّٰہ کے فضل سے اپنی امید قطع (ختم) کرلیتا ہے اور صبر و رضا پر ثابت نہیں رہتا اور گزشتہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے۔

السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۙ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا
مجھ سے دور ہوئیں بے شک وہ خوش ہونے والا بڑائی مارنے والا ہے ف۲۴ مگر جنھوں نے صبر کیا اور
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ
اچھے کام کیے ف۲۵ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا جو وحی تمہاری طرف
مَا یُوْحٰۤى اِلَیْكَ وَ ضَآىٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ یَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ
ہوتی ہے اس میں سے کچھ تم چھوڑ دو گے اور اس پر دل تنگ ہوگے ف۲۶ اس بنا پر کہ وہ کہتے ہیں ان کے ساتھ
كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ آتا تم تو ڈر سنانے والے ہو ف۲۷ اور اللّٰہ ہر چیز پر
وَّكِیْلٌ ﴿۱۲﴾ ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ
محافظ ہے کیا ف۲۸ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ ف۲۹
وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَاِلَّمْ
اور اللّٰہ کے سوا جو مل سکیں ف۳۰ سب کو بلالو اگر سچے ہو ف۳۱ تو اے مسلمانو
یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللّٰہ کے علم ہی سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ
تو کیا اب تم مانو گے ف۳۲ جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ف۳۳ ہم اس میں

ف۲۴ بجائے شکرگزار ہونے اور حقِ نعمت ادا کرنے کے۔ ف۲۵ مصیبت پر صابر اور نعمت پر شاکر رہے ف۲۶ ترمذی نے کہا کہ استفہام "نہی" کے معنی میں ہے یعنی آپ کی طرف جو وحی ہوتی ہے وہ سب آپ انہیں پہنچائیں اور دل تنگ نہ ہوں۔ یہ تبلیغ رسالت کی تاکید ہے باوجودیکہ اللّٰہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ادائے رسالت میں کمی کرنے والے نہیں اور اس نے ان کو اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس تاکید میں نبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ ان کا استہزاء تبلیغ کے کام میں مخل نہیں ہوسکتا۔ شانِ نزول: عبد اللّٰہ بن امیہ مخزومی نے رسول کریم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں اور آپ کا خدا ہر چیز پر قادر ہے تو اس نے آپ پر خزانہ کیوں نہیں اتارا؟ یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا؟ جو آپ کی رسالت کی گواہی دیتا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۷ تمہیں کیا پرواہ اگر کفار نہ مانیں یا تمسخر کریں۔ ف۲۸ کفار مکہ قرآن کریم کی نسبت ف۲۹ کیونکہ انسان اگر ایسا کلام بنا سکتا ہے تو اس کے مثل بنانا تمہارے مقدور سے باہر نہ ہوگا! تم بھی عرب ہو فصیح و بلیغ ہو کوشش کرو۔ ف۳۰ اپنی مدد کے لیے ف۳۱ اس میں کہ یہ کلام انسان کا بنایا ہوا ہے۔ ف۳۲ اور یقین رکھو گے کہ یہ اللّٰہ کی طرف سے ہے، یعنی اعجازِ قرآن دیکھ لینے کے بعد ایمان و اسلام پر ثابت رہو۔ ف۳۳ اور اپنی دون ہمتی (غفلت) سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو۔

إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ

ان کا پورا پھل دے دیں گے ف۳۴ اور اس میں کمی نہ دیں گے یہ ہیں وہ جن کے لیے

لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا

آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود(برباد) ہوئے جو ان کے

يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن

عمل تھے ف۳۵ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو ف۳۶ اور اس پر اللّٰہ کی طرف سے گواہ آئے ف۳۷ اور اس

قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ

سے پہلے موسیٰ کی کتاب ف۳۸ پیشوا اور رحمت وہ اس پر ف۳۹ ایمان لاتے ہیں اور جو اس کا منکر ہو

بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ

سارے گروہوں میں ف۴۰ تو آگ اس کا وعدہ ہے تو اے سننے والے تجھے کچھ اس میں شک نہ ہو بے شک وہ حق ہے

مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

تیرے رب کی طرف سے لیکن بہت آدمی ایمان نہیں رکھتے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللّٰہ پر

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ

جھوٹ باندھے ف۴۱ وہ اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے ف۴۲ اور گواہ کہیں گے یہ ہیں

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ

جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا ارے ظالموں پر خدا کی لعنت ف۴۳ جو

ف۳۴ اور جو اعمال انہوں نے طلبِ دنیا کے لیے کئے ہیں اس کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق، کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے۔ ف۳۵ شانِ نزول: ضحاک نے کہا کہ یہ آیت مشرکین کے حق میں ہے کہ وہ اگر صلہ رحمی کریں یا محتاجوں کو دیں یا کسی پریشان حال کی مدد کریں یا اس طرح کی کوئی اور نیکی کریں تو اللّٰہ تعالیٰ وسعتِ رزق وغیرہ سے ان کے عمل کی جزاء دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو ثوابِ آخرت کے تو مُعتَقِد نہ تھے اور جہادوں میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے شامل ہوتے تھے۔ ف۳۶ وہ اس کی مثل ہوسکتا ہے جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہو ایسا نہیں ان دونوں میں عظیم فرق ہے۔ روشن دلیل سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور اس شخص سے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ یہود مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ حضرت عبداللّٰہ بن سلام۔ ف۳۷ اور اس کی صحت کی گواہی دے۔ یہ گواہ قرآن مجید ہے۔ ف۳۸ یعنی توریت۔ ف۳۹ یعنی قرآن پر ف۴۰ خواہ کوئی بھی ہوں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے فرمایا: اس کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی جان ہے! اس امت میں جو کوئی بھی ہے یہودی ہو یا نصرانی جس کو بھی میری خبر پہنچے اور وہ میرے دین پر ایمان لائے بغیر مرجائے، وہ ضرور جہنمی ہے۔ ف۴۱ اور اس کے لیے شریک و اولاد بتائے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا بدترین ظلم ہے۔ ف۴۲ روزِ قیامت اور ان سے ان کے اعمال دریافت کئے جائیں گے اور انبیاء و ملائکہ ان پر گواہی دیں گے۔ ف۴۳ بخاری و مسلم کی حدیث میں

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے

كٰفِرُوْنَ ۝۱۹ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ
منکر ہیں وہ تھکانے والے نہیں زمین میں ف۴۴ اور نہ اللہ سے جدا

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ان کے کوئی حمایتی ف۴۵ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا ف۴۶ وہ نہ سن سکتے

السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝۲۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ
تھے اور نہ دیکھتے ف۴۷ وہی ہیں جنھوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۱ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ
ان سے کھوئی گئیں جو باتیں جوڑتے تھے خواہ نخواہ (یقیناً) وہی آخرت میں سب سے

الْاَخْسَرُوْنَ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى
زیادہ نقصان میں ہیں ف۴۸ بےشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اپنے رب کی طرف

رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۳ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ
رجوع لائے وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے دونوں فریق ف۴۹ کا حال ایسا ہے

كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا
جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا ف۵۰ کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے ف۵۱ تو کیا

تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۴ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ
تم دھیان نہیں کرتے اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا ف۵۲ کہ میں تمہارے لیے صریح ڈر

ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام خلق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا، ظالموں پر خدا کی لعنت، اس طرح وہ تمام خلق کے سامنے رسوا کئے جائیں گے۔ ف۴۴ اللہ کو۔ اگر وہ ان پر عذاب کرنا چاہے کیونکہ وہ اس کے قبضہ اور اس کی مِلک میں ہیں، نہ اس سے بھاگ سکتے ہیں نہ بچ سکتے ہیں۔ ف۴۵ کہ ان کی مدد کریں اور انہیں اس کے عذاب سے بچائیں۔ ف۴۶ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو راہِ خدا سے روکا اور مرنے کے بعد اٹھنے کا انکار کیا۔ ف۴۷ قتادہ نے کہا کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی خیر کی بات سن کر نفع نہیں اٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۴۸ کہ انہوں نے بجائے جنت کے جہنم کو اختیار کیا۔ ف۴۹ یعنی کافر اور مومن۔ ف۵۰ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے، یہ ناقص ہے اور مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے، وہ کامل ہے حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے۔ ف۵۱ ہرگز نہیں ف۵۲ انہوں نے قوم سے فرمایا۔

مُّبِیْنٌ ۝٢٥ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ
سنانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بےشک میں تم پر ایک مصیبت والے دن کے عذاب سے
اَلِیْمٍ ۝٢٦ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا
ڈرتا ہوں ف۵۳ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے بولے ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے
مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ
ہیں ف۵۴ اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری پیروی کسی نے کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے ف۵۵ سرسری نظر سے ف۵۶ اور
مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ۝٢٧ قَالَ یٰقَوْمِ
ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے ف۵۷ بلکہ ہم تمہیں ف۵۸ جھوٹا خیال کرتے ہیں بولا اے میری قوم
اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ
بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں ف۵۹ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ف۶۰
فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝٢٨ وَ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ
تو تم اس سے اندھے رہے کیا ہم اسے تمہارے گلے چپیٹ دیں اور تم بیزار ہو ف۶۱ اور اے قوم میں تم سے کچھ اس پر ف۶۲
عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ
مال نہیں مانگتا ف۶۳ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ف۶۴
اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝٢٩ وَ یٰقَوْمِ مَنْ
بےشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ف۶۵ لیکن میں تم کو نرے جاہل لوگ پاتا ہوں ف۶۶ اور اے قوم

ف۵۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کے بعد مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے اور طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے تو آپ کی عمر ایک ہزار پچاس سال کی ہوئی اس کے علاوہ عمر شریف کے متعلق اور بھی قول ہیں۔ (خازن) ف۵۴ اس گمراہی میں بہت سی اُمّتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآن پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں۔ اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب سید انبیاء صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بشر کہتے اور ہمسری کا خیال فاسد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں گمراہی سے بچائے۔ ف۵۵ کمینوں سے مراد ان کی وہ لوگ تھے جو ان کی نظر میں خسیس (ادنیٰ و معمولی) پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ قول جہلِ خالص تھا کیونکہ انسان کا مرتبہ دین کی اتباع اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے مال و منصب و پیشے کو اس میں دخل نہیں۔ دیندار نیک سیرت پیشہ ور کو نظرِ حقارت سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ ف۵۶ یعنی بغیر غور و فکر کے۔ ف۵۷ مال اور ریاست میں، ان کا یہ قول بھی جہل تھا کیونکہ اللہ کے نزدیک بندے کے لیے ایمان و طاعت سببِ فضیلت ہے نہ کہ مال و ریاست۔ ف۵۸ نبوت کے دعوے میں اور تمہارے متبعین کو اس کی تصدیق میں ف۵۹ جو میرے دعوے کے صدق پر گواہ ہو ف۶۰ یعنی نبوت عطا کی ف۶۱ اور اس حجت کو ناپسند رکھتے ہو۔ ف۶۲ یعنی تبلیغ رسالت پر ف۶۳ کہ تم پر اس کا ادا کرنا گراں ہو ف۶۴ یہ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی اس بات کے جواب میں فرمایا تھا جو وہ لوگ کہتے تھے کہ اے نوح! رذیل (حقیر و کمین) لوگوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تا کہ ہمیں آپ کی مجلس میں بیٹھنے سے شرم نہ آئے۔ ف۶۵ اور اس کے قرب سے فائز ہوں گے تو میں انہیں کیسے نکال دوں ف۶۶ ایمانداروں کو رذیل

يَنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

مجھے اللہ سے کون بچالے گا اگر میں انھیں دور کروں گا تو کیا تمھیں دھیان نہیں اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ف٦٧ اور میں انھیں نہیں کہتا

لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ

جن کو تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انھیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا اللہ خوب جانتا ہے جو

اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

ان کے دلوں میں ہے ف٦٨ ایسا کروں ف٦٩ تو ضرور میں ظالموں میں سے ہوں ف٧٠ بولے اے نوح تم ہم سے جھگڑے

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ

اور بہت ہی جھگڑے تو لے آؤ جس ف٧١ کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو بولا

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ

وہ تو اللہ تم پر لائے گا اگر چاہے اور تم تھکا نہ سکو گے ف٧٢ اور تمہیں میری نصیحت

نُصْحِيْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ

نفع نہ دے گی اگر میں تمہارا بھلا چاہوں جب کہ اللہ تمہاری گمراہی چاہے وہ

کہتے ہو اور ان کی قدر نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ وہ تم سے بہتر ہیں۔ ف٦٧ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی قوم نے آپ کی نبوت میں تین شبہے کئے تھے: **ایک شبہ** تو یہ کہ "مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ" کہ ہم تم میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے یعنی تم مال و دولت میں ہم سے زیادہ نہیں ہو۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا: "لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ" یعنی میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، تو تمہارا یہ اعتراض بالکل بے محل ہے۔ میں نے کبھی مال کی فضیلت نہیں جتائی اور دنیوی دولت کا تم کو متوقع نہیں کیا اور اپنی دعوت کو مال کے ساتھ وابستہ نہیں کیا پھر تم یہ کہنے کے کیسے مستحق ہو کہ ہم تم میں کوئی مالی فضیلت نہیں پاتے اور تمہارا یہ اعتراض محض بیہودہ ہے۔ **دوسرا شبہ** قوم نوح نے یہ کیا تھا: "مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ" یعنی ہم نہیں دیکھتے کہ تمہاری کسی نے پیروی کی ہو مگر ہمارے کمینوں نے سرسری نظر سے۔ مطلب یہ تھا کہ وہ بھی صرف ظاہر میں مومن ہیں باطن میں نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تا کہ تمہیں یہ اعتراض کرنے کا موقع ہوتا۔ جب میں نے یہ کہا ہی نہیں، تو اعتراض بے محل ہے، اور شرع میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے، لہٰذا تمہارا اعتراض بالکل بے جا ہے نیز "لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ" فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو۔ میں نے تو اس کا دعویٰ نہیں کیا باوجودیکہ نبی ہوں! تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے۔ **تیسرا شبہ** اس قوم کا یہ تھا کہ "مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا" یعنی ہم تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں یعنی میں نے اپنی دعوت کو اپنے فرشتہ ہونے پر مَوقوف نہیں کیا تھا کہ تمہیں یہ اعتراض کا موقع ملتا کہ جتاتے تو تھے وہ اپنے آپ کو فرشتہ اور تھے بشر لہٰذا تمہارا یہ اعتراض بھی باطل ہے۔ ف٦٨ نیکی یا بدی، اخلاص یا نفاق۔ ف٦٩ یعنی اگر میں ان کے ایمانِ ظاہر کو جھٹلا کر ان کے باطن پر الزام لگاؤں اور انہیں نکال دوں ف٧٠ اور بِحَمْدِ اللّٰه میں ظالموں میں سے ہرگز نہیں ہوں تو ایسا کبھی نہ کروں گا۔ ف٧١ عذاب ف٧٢ اس کو عذاب کرنے

رَبُّكُمْ ۚ قف وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ

تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف پھرو گے ف۷۳ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے اپنے جی سے بنالیا ف۷۴ تم فرماؤ اگر میں نے بنالیا ہوگا

فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ع وَ اُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ

تو میرا گناہ مجھ پر ہے ف۷۵ اور میں تمہارے گناہ سے الگ ہوں اور نوح کو وحی ہوئی کہ تمہاری

یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚۖ

قوم سے مسلمان نہ ہوں گے مگر جتنے ایمان لاچکے تو غم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں ف۷۶

وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَ وَحْیِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ

اور کشتی بنا ہمارے سامنے ف۷۷ اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا ف۷۸ وہ ضرور

مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ قف وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا

ڈوبائے جائیں گے ف۷۹ اور نوح کشتی بناتا ہے اور جب اس کی قوم کے سردار اس پر گزرتے اس پر

مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ؕ فَسَوْفَ

ہنستے ف۸۰ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے ف۸۱ جیسا تم ہنستے ہو ف۸۲ تو اب

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾

جان جاؤ گے کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے ف۸۳ اور اترتا ہے وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ف۸۴

سے، یعنی نہ اس عذاب کو روک سکو گے نہ اس سے بچ سکو گے۔ ف۷۳ آخرت میں وہی تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ ف۷۴ اور اس طرح خدا کے کلام اور اس کے احکام ماننے سے گریز کرتے ہیں اور اس کے رسول پر بہتان اٹھاتے ہیں اور ان کی طرف افتراء کی نسبت کرتے ہیں جن کا صدق (سچا ہونا) براہینِ بیّنہ اور حجتِ قویہ (انتہائی واضح اور مضبوط دلائل) سے ثابت ہو چکا ہے، لہٰذا اب ان سے ف۷۵ ضرور اس کا وبال آئے گا لیکن ''بِحَمْدِ اللّٰه'' میں صادق ہوں، تو تم سمجھ لو کہ تمہاری تکذیب کا وبال تم پر پڑے گا۔ ف۷۶ یعنی کفر اور آپ کی تکذیب اور آپ کی ایذا کیونکہ اب آپ کے اعداء سے انتقام لینے کا وقت آگیا۔ ف۷۷ ہماری حفاظت میں، ہماری تعلیم سے ف۷۸ یعنی ان کی شفاعت اور دفعِ عذاب کی دعا نہ کرنا کیونکہ ان کا غرق مقدر ہو چکا ہے۔ ف۷۹ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے بحکمِ الٰہی سال کے درخت بوئے، بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔ اس عرصہ میں مطلقاً کوئی بچہ پیدا نہ ہوا اس سے پہلے جو بچے پیدا ہو چکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انہوں نے بھی حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کشتی بنانے میں مشغول ہوئے۔ ف۸۰ اور کہتے اے نوح! کیا کرتے ہو؟ آپ فرماتے: ایسا مکان بناتا ہوں جو پانی پر چلے۔ یہ سن کر ہنستے کیونکہ آپ کشتی جنگل میں بناتے تھے جہاں دور دور تک پانی نہ تھا اور وہ لوگ تَمَسْخُر (مذاق) سے یہ بھی کہتے تھے کہ پہلے تو آپ نبی تھے اب بڑھئی ہو گئے۔ ف۸۱ تمہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر ف۸۲ کشتی دیکھ کر۔ مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اونچائی تیس گز تھی، اس میں اور بھی اقوال ہیں۔ اس کشتی میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ طبقہ زیریں (نچلی منزل) میں وُحوش (جنگلی جانور) اور درندے (چیر پھاڑ کرنے والے جانور) اور ہوام (زمین پر رینگنے والے جانور) اور درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ، اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اور حضرت آدم علیہ السلام کا جسد مبارک جو عورتوں اور مردوں کے درمیان حائل تھا اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا۔ پرندے بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (خازن و مدارک) ف۸۳ دنیا میں اور وہ عذاب غرق ہے۔ ف۸۴ یعنی عذابِ آخرت۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا ۸۵ اور تنور ابلا ۸۶ ہم نے فرمایا کشتی میں سوار کرلے ہر جنس میں سے ایک جوڑا

اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ

نر و مادہ اور جن پر بات پڑچکی ہے ۸۷ ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو اور اس کے ساتھ مسلمان نہ تھے

اِلَّا قَلِیْلٌ ۝۴۰ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖؔىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ

مگر تھوڑے ۸۸ اور بولا اس میں سوار ہو ۸۹ اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ۹۰ بےشک

رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۴۱ وَ هِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَ نَادٰى

میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور وہ انھیں لیے جا رہی ہے ایسی موجوں میں جیسے پہاڑ ۹۱ اور نوح نے

نُوْحُ ِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۴۲

اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے تھا ۹۲ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ۹۳

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰى جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ

بولا اب میں کسی پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا کہا آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ۝۴۳

نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے اور ان کے بیچ میں موج آڑے آئی تو وہ ڈوبتوں میں رہ گیا ۹۴

وَ قِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَ یٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ

اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور کام تمام

۸۵ عذاب و ہلاک کا۔ ۸۶ اور پانی نے اس میں سے جوش مارا۔ تنور سے یا روئے زمین مراد ہے یا یہی تنور جس میں روٹی بھی پکائی جاتی ہے۔ اس میں بھی چند قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ وہ تنور پتھر کا تھا، حضرت حوا کا جو آپ کو ترکہ میں پہنچا تھا اور وہ یا شام میں تھا یا ہند میں اور تنور کا جوش مارنا عذاب آنے کی علامت تھی۔ ۸۷ یعنی ان کے ہلاک کا حکم ہو چکا ہے اور ان سے مراد آپ کی بی بی واعلہ جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ کا بیٹا کنعان ہے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے ان سب کو سوار کیا۔ جانور آپ کے پاس آتے تھے اور آپ کا داہنا ہاتھ نر پر اور بایاں مادہ پر پڑتا تھا اور آپ سوار کرتے جاتے تھے۔ ۸۸ مُقاتِل نے کہا کہ کل مرد و عورت بہتر ۷۲ تھے اور اس میں اور اقوال بھی ہیں، صحیح تعداد اللہ جانتا ہے ان کی تعداد کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہے۔ ۸۹ یہ کہتے ہوئے کہ ۹۰ اس میں تعلیم ہے کہ بندے کو چاہئے جب کوئی کام کرنا چاہے تو اس کو "بسم اللّٰہ" پڑھ کر شروع کرے تاکہ اس کام میں برکت ہو اور وہ سببِ فلاح ہو۔ ضحاک نے کہا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام چاہتے تھے کہ کشتی چلے تو "بسم اللّٰہ" فرماتے تھے کشتی چلنے لگتی تھی اور جب چاہتے تھے کہ ٹھہر جائے "بسم اللّٰہ" فرماتے تھے ٹھہر جاتی تھی۔ ۹۱ چالیس شب و روز آسمان سے مِینہ برستا رہا اور زمین سے پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ تمام پہاڑ غرق ہوگئے۔ ۹۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے جدا تھا آپ کے ساتھ سوار نہ ہوا تھا۔ ۹۳ کہ ہلاک ہوجائے گا۔ یہ لڑکا منافق تھا، اپنے والد پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا تھا اور باطن میں کافروں کے ساتھ متفق تھا۔ (حسینی) ۹۴ جب طوفان اپنی نہایت (اِنتہا) پر پہنچا اور کفار غرق ہو چکے تو حکمِ الٰہی آیا۔

الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ
ہوا اور کشتی ۹۵ کوہِ جودی پر ٹھہری ۹۶ اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور
نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ
نوح نے اپنے رب کو پکارا عرض کی اے میرے رب میرا بیٹا بھی تو میرا گھر والا ہے ۹۷ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے
وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ
اور تو سب سے بڑھ کر حکم والا ۹۸ فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ۹۹ بے شک اس کے
عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖۗ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ
کام بڑے نالائق ہیں تو مجھ سے وہ بات نہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں ۱۰۰ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ
تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ
نادان نہ بن عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا
لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ
مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار (نقصان اُٹھانے والا) ہوجاؤں فرمایا گیا
یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ
اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ ۱۰۱ جو تجھ پر ہیں اور تیرے ساتھ کے کچھ گروہوں پر ۱۰۲ اور
اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ
کچھ گروہ وہ ہیں جنھیں ہم دنیا برتنے دیں گے ۱۰۳ پھر انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ۱۰۴ یہ غیب کی خبریں ہیں

۹۵ چھ مہینے تمام زمین کا طواف کرکے۔ ۹۶ جو موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری تو آپ نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزے کا حکم فرمایا۔ ۹۷ اور تو نے مجھ سے میرے اور میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا ہے۔ ۹۸ تو اس میں کیا حکمت ہے؟ شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کردیتا تو آپ اللّٰہ تعالیٰ سے اس کے نجات کی دعا نہ کرتے۔ (مدارک) ۹۹ اس سے ثابت ہوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت زیادہ قوی ہے۔ ۱۰۰ کہ وہ مانگنے کے قابل ہے یا نہیں۔ ۱۰۱ ان برکتوں سے آپ کی ذُرِّیَّت (اولاد) اور آپ کے متبعین کی کثرت مراد ہے کہ بکثرت انبیاء اور ائمۂ دین آپ کی نسلِ پاک سے ہوئے، ان کی نسبت فرمایا کہ یہ برکات۔ ۱۰۲ محمد بن کعب قُرظی نے کہا کہ ان گروہوں میں قیامت تک ہونے والا ہر ایک مومن داخل ہے۔ ۱۰۳ اس سے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللّٰہ تعالیٰ ان کی میعادوں تک فراخیِ عیش (لمبی زندگی) اور وسعتِ رزق عطا فرمائے گا۔ ۱۰۴ آخرت میں۔

نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ

کہ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں وف۱۰۵ انھیں نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم اس وف۱۰۶ سے پہلے

فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

تو صبر کرو وف۱۰۷ بے شک بھلا انجام پرہیزگاروں کا وف۱۰۸ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو وف۱۰۹ کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

اے میری قوم اللہ کو پوجو وف۱۱۰ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تم تو نرے مفتری (بالکل جھوٹے الزام عائد کرنے والے) ہو وف۱۱۱

يٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا

اے قوم میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میری مزدوری تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا وف۱۱۲ تو کیا

تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ

تمہیں عقل نہیں وف۱۱۳ اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو وف۱۱۴ پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر

السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا

زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا وف۱۱۵ اور جرم کرتے ہوئے

وف۱۰۵ یہ خطاب سیدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو فرمایا۔ وف۱۰۶ خبر دینے۔ وف۱۰۷ اپنی قوم کی ایذاؤں پر جیسا کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کی ایذاؤں پر صبر کیا۔ وف۱۰۸ کہ دنیا میں مظفر و منصور اور آخرت میں مُثاب و ماجور (اجر و ثوب کے مستحق)۔ وف۱۰۹ نبی بنا کر بھیجا حضرت ہود علیہ السلام کو '' اَخ '' (بھائی) باعتبار نسب فرمایا گیا اسی لیے حضرت مترجم قدس سرہ نے اس لفظ کا ترجمہ ہم قوم کیا '' اَعْلَى اللّٰهُ مَقَامَهٗ '' (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)۔ وف۱۱۰ اس کی توحید کے معتقد رہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ وف۱۱۱ جو بتوں کو خدا کا شریک بتاتے ہو۔ وف۱۱۲ جتنے رسول تشریف لائے سب نے اپنی قوموں سے یہی فرمایا اور نصیحتِ خالصہ وہی ہے جو کسی طمع سے نہ ہو۔ وف۱۱۳ اتنا سمجھ سکو کہ جو محض بے غرض نصیحت کرتا ہے وہ یقیناً خیرخواہ اور سچا ہے۔ باطل کار جو کسی کو گمراہ کرتا ہے ضرور کسی نہ کسی غرض اور کسی نہ کسی مقصد سے کرتا ہے۔ اس سے حق و باطل میں بآسانی تمیز کی جا سکتی ہے۔ وف۱۱۴ ایمان لا کر۔ جب قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب تین سال تک بارش موقوف کر دی اور نہایت شدید قحط نمودار ہوا اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، جب یہ لوگ بہت پریشان ہوئے تو حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وعدہ فرمایا کہ اگر وہ اللّٰہ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول کی تصدیق کریں اور اس کے حضور توبہ و استغفار کریں تو اللّٰہ تعالیٰ بارش بھیجے گا اور ان کی زمینوں کو سرسبز و شاداب کر کے تازہ زندگی عطا فرمائے گا اور قوت و اولاد دے گا۔ حضرت امام حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ امیر مُعاویہ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) کے پاس تشریف لے گئے تو آپ سے (حضرت) امیر معاویہ کے ایک ملازم نے کہا کہ میں مالدار آدمی ہوں مگر میرے کوئی اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے جس سے اللّٰہ مجھے اولاد دے۔ آپ نے فرمایا: استغفار پڑھا کرو۔ اس نے استغفار کی یہاں تک کثرت کی کہ روزانہ سات سو مرتبہ اِستغفار پڑھنے لگا، اس کی برکت سے اس شخص کے دس بیٹے ہوئے۔ یہ خبر حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا کہ تو نے حضرت امام سے یہ کیوں نہ دریافت کیا کہ یہ عمل حضور نے کہاں سے فرمایا؟ دوسری مرتبہ جب اس شخص کو امام سے نیاز حاصل ہوا تو اس نے یہ دریافت کیا؛ امام نے فرمایا کہ تو نے حضرت ہود کا قول نہیں سنا جو انہوں نے فرمایا: '' يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ '' (تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا) اور حضرت نوح علیہ السلام کا یہ ارشاد: '' يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ '' (مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا) فائدہ: کثرتِ رزق اور حصولِ اولاد کے لیے استغفار کا بکثرت پڑھنا قرآنی عمل ہے۔ وف۱۱۵ مال و اولاد کے ساتھ۔

ع ۴ | ۱۷ | معانقة ۹ | الوقف علی فاصبر احسن والیق ۱۲

مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا

روگردانی نہ کروف۱۱۶ بولے اے ہود تم کوئی دلیل لے کر ہمارے پاس نہ آئے ف۱۱۷ اور ہم خالی تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ

کے نہیں نہ تمہاری بات پر یقین لائیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی خدا کی

اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

تمہیں بری جھپٹ (پکڑ) پہنچی ف۱۱۸ کہا میں اللّٰہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم سب گواہ ہوجاؤ کہ میں بیزار ہوں ان سب سے جنھیں

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ

تم اللّٰہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو تم سب مل کر میرا برا چاہو ف۱۱۹ پھر مجھے مہلت نہ دو ف۱۲۰ میں نے اللّٰہ پر

عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ

بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب کوئی چلنے والا نہیں ف۱۲۱ جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہوف۱۲۲ بے شک میرا رب

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ

سیدھے راستہ پر ملتا ہے پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں پہنچا چکا جو تمہاری طرف

اِلَيْكُمْ ؕ وَ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ

لے کر بھیجا گیاف۱۲۳ اور میرا رب تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے گا ف۱۲۴ اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے ف۱۲۵ بے شک

رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِيْنَ

میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے ف۱۲۶ اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے

ف۱۱۶ میری دعوت سے۔ ف۱۱۷ جو تمہارے دعوے کی صحت پر دلالت کرتی اور یہ بات انہوں نے بالکل غلط اور جھوٹ کہی تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں جو معجزات دکھائے تھے ان سب سے مکر گئے۔ ف۱۱۸ یعنی تم جو بتوں کو برا کہتے ہو، اس لیے انہوں نے تمہیں دیوانہ کردیا، مراد یہ ہے کہ اب جو کچھ کہتے ہو یہ دیوانگی کی باتیں ہیں۔ (معاذ اللّٰہ) ف۱۱۹ یعنی تم اور وہ جنہیں تم معبود سمجھتے ہو سب مل کر مجھے ضرر پہنچانے کی کوشش کرو۔ ف۱۲۰ مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اور تمہاری مکاریوں کی کچھ پرواہ نہیں اور مجھے تمہاری شوکت وقوّت سے کچھ اندیشہ نہیں، جن کو تم معبود کہتے ہو وہ جماد و بے جان ہیں، نہ کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر، ان کی کیا حقیقت کہ وہ مجھے دیوانہ کرسکتے۔ یہ حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ آپ نے ایک زبردست جبّار صاحبِ قوت وشوکت قوم سے جو آپ کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی، اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم باوجود انتہائی عداوت اور دشمنی کے آپ کو ضرر پہنچانے سے عاجز رہی۔ ف۱۲۱ اسی میں بنی آدم اور حیوان سب آگئے۔ ف۱۲۲ یعنی وہ سب کا مالک ہے اور سب پر غالب اور قادر و مُتَصَرِّف ہے۔ ف۱۲۳ اور حجت ثابت ہوچکی۔ ف۱۲۴ یعنی اگر تم نے ایمان سے اعراض کیا اور جو اَحکام میں تمہاری طرف لایا ہوں انہیں قبول نہ کیا تو اللّٰہ تمہیں ہلاک کرے گا اور بجائے تمہارے ایک دوسری قوم کو تمہارے دیار و اموال کا والی بنائے گا جو اس کی توحید کے مُعتَقِد ہوں اور اس کی عبادت کریں۔ ف۱۲۵ کیونکہ وہ اس سے پاک ہے کہ اسے کوئی ضرر پہنچ سکے لہٰذا تمہارے اِعراض کا جو ضرر رہے وہ تمہیں کو پہنچے گا۔ ف۱۲۶ اور کسی کا قول فعل اس سے مخفی نہیں۔ جب قومِ ہود نصیحت پذیر نہ ہوئی تو بارگاہِ قدیرِ برحق سے ان کے عذاب کا حکم نافذ ہوا۔

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۙ قف

ساتھ کے مسلمانوں کو ف۱۲۷ اپنی رحمت فرما کر بچالیا ف۱۲۸ اور انھیں ف۱۲۹ سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد ہیں ف۱۳۰

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

کہ اپنے رب کی آیتوں سے منکر ہوئے اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے

عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

کہنے پر چلے اور ان کے پیچھے لگی اس دنیا میں لعنت اور قیامت کے دن سن لو بے شک عاد

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ ع ۵

اپنے رب سے منکر ہوئے ارے دور ہوں عاد ہود کی قوم اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ وقف لازم

صالح کو ف۱۳۱ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو ف۱۳۲ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ف۱۳۳ اس نے تمہیں

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ

زمین سے پیدا کیا ف۱۳۴ اور اس میں تمہیں بسایا ف۱۳۵ تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک

رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ

میرا رب قریب ہے دعا سننے والا بولے اے صالح اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے ف۱۳۶

اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

کیا تم ہمیں اس سے منع کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کو پوجیں اور بے شک جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے ایک بڑے دھوکہ ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

شک میں ہیں بولا اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

ف۱۲۷ جن کی تعداد چار ہزار تھی۔ ف۱۲۸ اور قوم عاد کو ہوا کے عذاب سے ہلاک کر دیا۔ ف۱۲۹ یعنی جیسے مسلمانوں کو عذابِ دنیا سے بچایا ایسے ہی آخرت کے ف۱۳۰ یہ خطاب ہے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کو، اور تِلْکَ اشارہ ہے قومِ عاد کی قبور و آثار کی طرف۔ مقصد یہ ہے کہ زمین میں چلو انہیں دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔ ف۱۳۱ بھیجا تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے ف۱۳۲ اور اس کی وحدانیت مانو ف۱۳۳ صرف وہی مستحقِ عبادت ہے کیونکہ ف۱۳۴ تمہارے جد حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے پیدا کر کے اور تمہاری نسل کی اصل نطفوں کے مادوں کو اس سے بنا کر۔ ف۱۳۵ اور زمین کو تم سے آباد کیا۔ ضحاک نے ''اِسْتَعْمَرَکُمْ'' کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ تمہیں طویل عمریں دیں، حتی کہ ان کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوئیں۔ ف۱۳۶ اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے تھے، فقیروں پر سخاوت فرماتے تھے، جب آپ نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی امیدیں آپ سے منقطع ہوگئیں اور کہنے لگے۔

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ قف فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ
اپنے پاس سے رحمت بخشی ف١٣٧ تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں ف١٣٨ تو تم مجھے سوا نقصان کے کچھ نہ

تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
بڑھاؤ گے ف١٣٩ اور اے میری قوم یہ اللّٰه کا ناقہ (اونٹنی) ہے تمہارے لیے نشانی تو اسے چھوڑ دو کہ اللّٰه کی زمین میں

اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ
کھائے اور اسے بری طرح ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو نزدیک عذاب پہنچے گا ف١٤٠ تو انھوں نے ف١٤١ اس کی کوچیں کاٹیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو صالح نے کہا

تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ
اپنے گھروں میں تین دن اور برت لو (فائدہ اٹھالو) ف١٤٢ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا ف١٤٣ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ
ہمارا حکم آیا ہم نے صالح اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر ف١٤٤ بچالیا اور اس دن کی

يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
رسوائی سے بے شک تمہارا رب قوی عزت والا ہے اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف١٤٥

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ لا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاْ
تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے گویا کبھی یہاں بسے ہی نہ تھے سن لو بے شک ثمود

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ ع ٨
اپنے رب سے منکر ہوئے ارے لعنت ہو ثمود پر اور بے شک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ف١٤٦

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾
مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا ف١٤٧ سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے ف١٤٨

ف١٣٧ حکمت ونبوت عطا کی۔ ف١٣٨ رسالت کی تبلیغ اور بت پرستی سے روکنے میں۔ ف١٣٩ یعنی مجھے تمہارے خسارے کا تجربہ اور زیادہ ہوگا۔ ف١٤٠ ثمود نے حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام سے معجزہ طلب کیا تھا (جس کا بیان سورۂ اعراف میں ہو چکا ہے)۔ آپ نے اللّٰه تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی ناقہ پیدا ہوا یہ ناقہ ان کے لیے آیت (نشانی) ومعجزہ تھا۔ اس آیت میں اس ناقہ (اونٹنی) کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی آزار (تکلیف) نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔ ف١٤١ حکمِ الٰہی کی مخالفت کی اور چہار شنبہ (بدھ) کو ف١٤٢ یعنی جمعہ تک جو کچھ دنیا کا عیش کرنا ہے کرلو شنبہ (ہفتہ) کو تم پر عذاب آئے گا۔ پہلے روز تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے روز سرخ اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب نازل ہو جائے گا۔ ف١٤٣ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ف١٤٤ ان بلاؤں سے ف١٤٥ یعنی ہولناک آواز نے جس کی ہیبت سے ان کے دل پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مر گئے۔ ف١٤٦ سادہ رو نوجوانوں کی حسین شکلوں میں حضرت اسحٰق وحضرت یعقوب علیہما السلام کی پیدائش کا ف١٤٧ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ ف١٤٨ مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةًؕ قَالُوْا
پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری (اجنبی) سمجھا اور جی ہی جی میں ان سے ڈرنے لگا بولے

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍؕ ﴿۷۰﴾ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ فَضَحِكَتْ
ڈریے نہیں ہم قوم لوط کی طرف ف۱۴۹ بھیجے گئے ہیں اور اس کی بی بی ف۱۵۰ کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤى ءَاَلِدُ
تو ہم نے اُسے ف۱۵۱ اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے ف۱۵۲ یعقوب کی ف۱۵۳ بولی ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا

وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًاؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا
اور میں بوڑھی ہوں ف۱۵۴ اور یہ ہیں میرے شوہر بوڑھے ف۱۵۵ بے شک یہ تو اچنبھے (تعجب) کی بات ہے فرشتے بولے

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِؕ
کیا اللّٰہ کے کام کا اچنبھا (تعجب) کرتی ہو اللّٰہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اس گھر والو ف۱۵۶

اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى
بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا پھر جب ابراہیم کا خوف زائل (دور) ہوا اور اسے خوش خبری ملی

یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ
ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ف۱۵۷ بے شک ابراہیم تحمُّل والا بہت آہیں کرنے والا رجوع لانے والا ہے ف۱۵۸ اے ابراہیم

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات بہت ہی مہمان نواز تھے، بغیر مہمان کے کھانا تناول نہ فرماتے۔ اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا، آپ اس غم میں تھے، ان مہمانوں کو دیکھتے ہی آپ نے ان کے لیے کھانا لانے میں جلدی فرمائی چونکہ آپ کے یہاں گائیں بکثرت تھیں اس لیے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دسترخوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ اس کو پسند فرماتے تھے، گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو مزید ثواب پائیں۔ ف۱۴۹ عذاب کرنے کے لیے۔ ف۱۵۰ حضرت سارہ پسِ پردہ ف۱۵۱ اس کے فرزند ف۱۵۲ حضرت اسحٰق کے فرزند ف۱۵۳ حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام موجود تھے اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرتِ سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔ ف۱۵۴ میری عمر نوے سے مُتَجاوِز ہو چکی ہے۔ ف۱۵۵ جن کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوگئی ہے۔ ف۱۵۶ فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے لیے کیا ''جائے تعجب'' (تعجب کی بات) ہے! تم اُس گھر میں ہو جو معجزات اور خوارقِ عادات (کرامات) اور اللّٰہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد (مقامِ نزول) بنا ہوا ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیبیاں اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ ف۱۵۷ یعنی کلام و سوال کرنے لگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُجادَلہ (تکرار کرنا) یہ تھا کہ آپ نے فرشتوں سے فرمایا کہ قومِ لوط کی بستیوں میں اگر پچاس ایماندار ہوں تو بھی انہیں ہلاک کرو گے؟ فرشتوں نے کہا نہیں۔ فرمایا: اگر چالیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تیس ہوں؟ انہوں نے کہا: جب بھی نہیں۔ آپ اس طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر ایک مردِ مسلمان موجود ہو تب ہلاک کر دو گے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اس میں لوط علیہ السلام ہیں۔ اس پر فرشتوں نے کہا: ہمیں معلوم ہے جو وہاں ہیں، ہم حضرت لوط علیہ السلام کو اور ان کے گھر والوں کو بچائیں گے سوائے ان کی عورت کے۔

أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ
اس خیال میں نہ پڑ بےشک تیرے رب کا حکم آچکا اور بےشک ان پر عذاب آنے والا ہے
غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
کہ پھیرا نہ جائے گا اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے ف۱۵۹ اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب دل
ذَرْعًا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ ۖ
تنگ ہوا اور بولا یہ بڑی سختی کا دن ہے ف۱۶۰ اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی آئی
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ
اور انھیں آگے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی ف۱۶۱ کہا اے قوم یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ
أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
تمہارے لیے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو ف۱۶۲ اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو کیا تم میں ایک آدمی بھی
رَشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ
نیک چلن نہیں بولے تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ف۱۶۳ اور تم ضرور جانتے ہو
مَا نُرِيدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوا
جو ہماری خواہش ہے بولا اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا ف۱۶۴ فرشتے بولے

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا مقصد یہ تھا کہ آپ عذاب میں تاخیر چاہتے تھے تاکہ اس بستی والوں کو کفر ومَعاصی سے باز آنے کے لیے ایک فرصت اور مل جائے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی صفت میں ارشاد ہوتا ہے: ف۱۵۸ ان صفات سے آپ کی رِقّتِ قلب اور آپ کی رأفت ورحمت معلوم ہوتی ہے جو اس مُباحثہ کا سبب ہوئی۔ فرشتوں نے کہا: ف۱۵۹ حسین صورتوں میں۔ اور حضرت لوط علیہ السلام نے ان کی ہیئت اور جمال کو دیکھا تو قوم کی خباثت وبدعملی کا خیال کرکے ف۱۶۰ مروی ہے کہ ملائکہ کو حکمِ الٰہی یہ تھا کہ وہ قومِ لوط کو اس وقت تک ہلاک نہ کریں جب تک کہ حضرت لوط علیہ السلام خود اس قوم کی بدعملی پر چار مرتبہ گواہی نہ دیں چنانچہ جب یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام سے ملے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بستی والوں کا حال معلوم نہ تھا! فرشتوں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ عمل کے اعتبار سے روئے زمین پر یہ بدترین بستی ہے اور یہ بات آپ نے چار مرتبہ فرمائی، حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی عورت جو کافرہ تھی نکلی اور اس نے اپنی قوم کو جاکر خبر دی کہ حضرت لوط علیہ السلام کے یہاں ایسے خوب رُو اور حسین مہمان آئے ہیں جن کی مثل اب تک کوئی شخص نظر نہیں آیا۔ ف۱۶۱ اور کچھ شرم وحیا باقی نہ رہی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ف۱۶۲ اور اپنی بیبیوں سے تَمَتُّع (فائدہ حاصل) کرو کہ یہ تمہارے لیے حلال ہے۔ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی عورتوں کو جو قوم کی بیٹیاں تھیں بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حُسنِ اَخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور حَمِیَّت (غیرت) سیکھیں۔ ف۱۶۳ یعنی ہمیں ان کی طرف رغبت نہیں۔ ف۱۶۴ یعنی مجھے اگر تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی یا ایسا قبیلہ رکھتا جو میری مدد کرتا تو تم سے مقابلہ ومُقاتلہ کرتا۔ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے مکان کا دروازہ بند کرلیا تھا اور اندر سے یہ گفتگو فرما رہے تھے، قوم نے چاہا کہ دیوار توڑے، فرشتوں نے آپ کا رنج واِضطِراب دیکھا تو۔

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

اے لوط ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وف١٦٥ وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے وف١٦٦ تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ

اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے وف١٦٧ سوائے تمہاری عورت کے اسے بھی وہی پہنچنا ہے جو انہیں پہنچے گا وف١٦٨ بے شک

مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

ان کا وعدہ صبح کے وقت ہے وف١٦٩ کیا صبح قریب نہیں پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ ۙ

اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کردیا وف١٧٠ اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ ع وَاِلٰى مَدْيَنَ النصف ع ١٥

جونشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں وف١٧١ اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں وف١٧٢ اور وف١٧٣ مدین کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا

ان کے ہم قوم شعیب کو وف١٧٤ کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں وف١٧٥ اور

تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

ناپ اور تول میں کمی نہ کرو بے شک میں تمہیں آسودہ حال (مالدار وخوشحال) دیکھتا ہوں وف١٧٦ اور مجھے تم پر

وف١٦٥ تمہارا پایہ مضبوط ہے، ہم ان لوگوں کو عذاب کرنے کے لیے آئے ہیں تم دروازہ کھول دو اور ہمیں اور انہیں چھوڑ دو۔ وف١٦٦ اور تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ حضرت نے دروازہ کھول دیا، قوم کے لوگ مکان میں گھس آئے۔ حضرت جبریل نے بحکمِ الٰہی اپنا بازو ان کے منہ پر مارا سب اندھے ہوگئے اور حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان سے نکل کر بھاگے، انہیں راستہ نظر نہیں آتا تھا اور یہ کہتے جاتے تھے: ہائے ہائے لوط کے گھر میں بڑے جادوگر ہیں، انہوں نے ہمیں جادو کردیا۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا: وف١٦٧ اس طرح آپ کے گھر کے تمام لوگ چلے جائیں۔ وف١٦٨ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا: یہ عذاب کب ہوگا؟ حضرت جبریل نے کہا: وف١٦٩ حضرت لوط علیہ السلام نے کہا کہ میں تو اس سے جلدی چاہتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: وف١٧٠ یعنی الٹ دیا اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے قومِ لوط کے شہر جس طبقۂ زمین پر تھے اس کے نیچے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدُوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے، اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹا وف١٧١ ان پتھروں پر ایسا نشان تھا جس سے وہ دوسروں سے ممتاز تھے۔ قتادہ نے کہا کہ ان پر سرخ خطوط تھے۔ حسن وسدی کا قول ہے کہ ان پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور ایک قول یہ ہے کہ جس پتھر سے جس شخص کی ہلاکت منظور تھی اس کا نام اس پتھر پر لکھا تھا۔ وف١٧٢ یعنی اہلِ مکہ سے۔ وف١٧٣ ہم نے بھیجا باشندگانِ شہر وف١٧٤ آپ نے اپنی قوم سے وف١٧٥ پہلے تو آپ نے توحید وعبادت کی ہدایت فرمائی کہ وہ تمام امور میں سب سے اہم ہے۔ اس کے بعد جن عاداتِ قبیحہ میں وہ مبتلا تھے اس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا۔ وف١٧٦ ایسے حال میں آدمی کو چاہئے کہ نعمت کی شکر گزاری کرے اور دوسروں کو اپنے مال سے فائدہ پہنچائے نہ کہ ان کے حقوق میں کمی کرے ایسی حالت میں اس خیانت کی عادت سے اندیشہ ہے کہ کہیں اس نعمت سے محروم نہ کردیئے جاؤ۔

عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ

گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۱۷۷ اور اے میری قوم ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو اور

لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۸۵﴾

لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو

بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ۬ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۸۶﴾

اللہ کا دیا جو بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۱۷۸ اور میں کچھ تم پر نگہبان نہیں ف۱۷۹

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ

بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں ف۱۸۰ یا

نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ف۱۸۱ ہاں جی تمہیں بڑے عقل مند نیک چلن ہو کہا اے میری قوم

اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ

بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں ف۱۸۲ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ف۱۸۳

وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ

اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کا خلاف کرنے لگوں ف۱۸۴ میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی

مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾

چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

ف۱۷۷ کہ جس سے کسی کو رہائی میسّر نہ ہو اور سب کے سب ہلاک ہوجائیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دن کے عذاب سے عذابِ آخرت مراد ہو۔ ف۱۷۸ یعنی مالِ حرام ترک کرنے کے بعد حلال جس قدر بھی بچے وہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما نے فرمایا کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔ ف۱۷۹ کہ تمہارے افعال پر دار و گیر (مؤاخذہ) کروں۔ علماء نے فرمایا کہ بعض انبیاء کو حرب (جہاد و قتال) کی اجازت تھی جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان علیہم السلام وغیرہم، بعض وہ تھے جنہیں حرب (قتال) کا حکم نہ تھا، حضرت شعیب علیہ السلام انہیں میں سے ہیں، تمام دن وعظ فرماتے اور شب تمام نماز میں گزارتے، قوم آپ سے کہتی کہ اس نماز سے آپ کو کیا فائدہ؟ آپ فرماتے: نماز خوبیوں کا حکم دیتی ہے برائیوں سے منع کرتی ہے، تو اس پر وہ تمسخر سے (مزاق اڑاتے ہوئے) یہ کہتے جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ف۱۸۰ بت پرستی نہ کریں۔ ف۱۸۱ مطلب یہ تھا کہ ہم اپنے مال کے مختار ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔ ف۱۸۲ بصیرت و ہدایت پر ف۱۸۳ یعنی نبوت و رسالت یا مالِ حلال اور ہدایت و معرفت، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں بت پرستی اور گناہوں سے منع نہ کروں کیونکہ انبیاء اسی لیے بھیجے جاتے ہیں۔ ف۱۸۴ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے حلیم و رشید ہونے کا اعتراف کیا تھا اور ان کا یہ کلام استہزاء (مذاق) نہ تھا بلکہ مدعا یہ تھا کہ آپ باوجود حلم و کمال عقل کے ہم کو اپنے مال میں اپنے حسب مرضی تصرف کرنے سے کیوں منع فرماتے ہیں؟ اس کا جواب جو حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ جب تم میرے کمالِ عقل کے معترف ہو تو تمہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے اپنے

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ

اور اے میری قوم تمہیں میری ضد یہ نہ کموادے (برا کام کرادے) کہ تم پر پڑے جو پڑا تھا نوح کی قوم یا

قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝٨٩ وَاسْتَغْفِرُوْا

ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر اور لوط کی قوم تو کچھ تم سے دور نہیں ف۱۸۵ اور اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝٩٠ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا

معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے بولے اے شعیب

نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں ف۱۸۶ اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا ف۱۸۷

لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝٩١ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ

تو ہم نے تمہیں پتھراؤ کردیا ہوتا اور کچھ ہماری نگاہ میں تمہیں عزت نہیں کہا اے میری قوم کیا تم پر میرے کنبہ کا دباؤ

مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اللہ سے زیادہ ہے ف۱۸۸ اور اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ف۱۸۹ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو سب میرے رب کے

مُحِيْطٌ ۝٩٢ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

بس میں ہے اور اے قوم تم اپنی جگہ اپنا کام کئے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں اب جانا (جاننا) چاہتے ہو

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ

کس پر آتا ہے وہ عذاب کہ اسے رسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے ف۱۹۰ اور انتظار کرو ف۱۹۱ میں بھی تمہارے ساتھ

رَقِيْبٌ ۝٩٣ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

انتظار میں ہوں اور جب ف۱۹۲ ہمارا حکم آیا ہم نے شعیب اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت فرما کر

لیے جو بات پسند کی ہے وہ وہی ہوگی جو سب سے بہتر ہو اور وہ خدا کی توحید اور ناپ تول میں ترکِ خیانت ہے، میں اس کا پابندی سے عامل ہوں تو تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہی طریقہ بہتر ہے۔ ف۱۸۵ انہیں کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے نہ وہ کچھ دور کے رہنے والے تھے تو ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۸۶ کہ اگر ہم آپ کے ساتھ کچھ زیادتی کریں تو آپ میں مدافعت کی طاقت نہیں۔ ف۱۸۷ جو دین میں ہمارا موافق ہے اور جس کو ہم عزیز رکھتے ہیں۔ ف۱۸۸ کہ اللہ کے لیے تو تم میرے قتل سے باز نہ رہے اور میرے کنبہ کی وجہ سے باز رہے اور تم نے اللہ کے نبی کا تو احترام نہ کیا اور کنبے کا احترام کیا۔ ف۱۸۹ اور اس کے حکم کی کچھ پرواہ نہ کی۔

ف۱۹۰ اپنے دعاوی (دعووں) میں یعنی تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں حق پر ہوں یا تم اور عذابِ الٰہی سے شقی کی شقاوت (بدبخت کی بدبختی) ظاہر ہو جائے گی۔

ف۱۹۱ عاقبتِ امر اور انجامِ کار کا۔ ف۱۹۲ ان کے عذاب اور ہلاک کے لیے۔

مِنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ
بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا ف۱۹۳ تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ۧ وَلَقَدْ ع ٨ ١٢ ٨
گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے ارے دور ہوں مدین جیسے دور ہوئے ثمود ف۱۹۴ اور بے شک
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں ف۱۹۵ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا
فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ
تو وہ فرعون کے کہنے پر چلے ف۱۹۶ اور فرعون کا کام راستی (درست ودیانتداری) کا نہ تھا ف۱۹۷ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے
الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ
دن تو انھیں دوزخ میں لا اتارے گا ف۱۹۸ اور وہ کیا ہی برا گھاٹ اترنے کا اوران کے پیچھے پڑی اس جہان میں
لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى
لعنت اور قیامت کے دن ف۱۹۹ کیا ہی برا انعام جو انھیں ملا یہ بستیوں ف۲۰۰ کی خبریں ہیں
نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا
کہ ہم تمہیں سناتے ہیں ف۲۰۱ ان میں کوئی کھڑی ہے ف۲۰۲ اور کوئی کٹ گئی ف۲۰۳ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ خود انھوں نے ف۲۰۴
اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اپنا برا کیا تو ان کے معبود جنھیں ف۲۰۵ اللہ کے سوا پوجتے تھے ان کے کچھ کام نہ

ف۱۹۳ حضرت جبریل علیہ السلام نے ہیبت ناک آواز سے کہا: ''مُوْتُوْا جَمِيْعًا'' سب مرجاؤ! اس آواز کی دہشت سے ان کے دم نکل گئے اور سب مر گئے۔ ف۱۹۴ اللہ کی رحمت سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ کبھی دو امتیں ایک ہی عذاب میں مبتلا نہیں کی گئیں بجز حضرت شعیب وصالح علیہما السلام کی امتوں کے لیکن قوم صالح کو ان کے نیچے سے ہولناک آواز نے ہلاک کیا اور قوم شعیب کو اوپر سے۔ ف۱۹۵ یعنی معجزات ف۱۹۶ اور کفر میں مبتلا ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ ف۱۹۷ وہ کھلی گمراہی میں تھا کیونکہ باوجود بشر ہونے کے خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم اور ایسی ستم گاریاں کرتا تھا جس کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے، وہ کہاں اور خدائی کہاں! اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ رُشد وحقانیت تھی، آپ کی سچائی کی دلیلیں، آیات ظاہرہ ومعجزات باہرہ (صاف صاف آیتیں اور زبردست معجزات) وہ لوگ مُعائنہ کر چکے تھے، پھر بھی انہوں نے آپ کی اتباع سے منہ پھیرا اور ایسے گمراہ کی اطاعت کی تو جب وہ دنیا میں کفر وضلال میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں ان کا امام ہوگا اور ف۱۹۸ جیسا کہ انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا تھا۔ ف۱۹۹ یعنی دنیا میں بھی ملعون اور آخرت میں بھی ملعون۔ ف۲۰۰ یعنی گزری ہوئی امتوں ف۲۰۱ کہ تم اپنی امت کو ان کی خبریں دو تا کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں، ان بستیوں کی حالت کھیتیوں کی طرح ہے کہ ف۲۰۲ اس کے مکانوں کی دیواریں موجود ہیں، کھنڈر پائے جاتے ہیں، نشان باقی ہیں جیسے کہ عاد وثمود کے دیار (بستیاں)۔ ف۲۰۳ یعنی کٹی ہوئی کھیتی کی طرح بالکل بے نام ونشان ہوگئی اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا جیسے کہ قومِ نوح علیہ السلام کے دیار۔ ف۲۰۴ کفر ومعاصی کا ارتکاب کر کے ف۲۰۵ جہل وگمراہی سے

شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ

آئے ف۲۰۶ جب تمہارے رب کا حکم آیا اور ان ف۲۰۷ سے انھیں ہلاک کے سوا کچھ نہ بڑھا اور ایسی ہی پکڑ ہے

رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ

تیرے رب کی جب بستیوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے ف۲۰۸ بےشک

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ

اس میں نشانی ف۲۰۹ ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے وہ دن ہے جس میں سب لوگ ف۲۱۰

النَّاسُ وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾

اکٹھے ہوں گے اور وہ دن حاضری کا ہے ف۲۱۱ اور ہم اسے ف۲۱۲ پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لیے ف۲۱۳

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا

جب وہ دن آئے گا کوئی بے حکمِ خدا بات نہ کرے گا ف۲۱۴ تو ان میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب ف۲۱۵ تو

الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّ شَهِیْقٌ ۙ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں (چیخیں چلائیں) گے وہ اس میں رہیں گے

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ

جب تک آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۶ بے شک تمہارا رب

لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ

جب جو چاہے کرے اور وہ جو خوش نصیب ہوئے وہ جنت میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

آسمان و زمین رہیں مگر جتنا تمہارے رب نے چاہا ف۲۱۷ یہ بخشش ہے کبھی ختم نہ ہوگی

ف۲۰۶ اور ایک شمّہ (تھوڑا سا بھی) عذاب دفع نہ کر سکے۔ ف۲۰۷ بتوں اور جھوٹے معبودوں ف۲۰۸ تو ہر ظالم کو چاہیے کہ ان واقعات سے عبرت پکڑے اور توبہ میں جلدی کرے۔ ف۲۰۹ عبرت و نصیحت ف۲۱۰ اگلے پچھلے حساب کے لیے ف۲۱۱ جس میں آسمان والے اور زمین والے سب حاضر ہوں گے۔ ف۲۱۲ یعنی روزِ قیامت کو ف۲۱۳ یعنی جو مدت ہم نے بقائے دنیا کے لیے مقرر فرمائی ہے اس کے تمام ہونے تک۔ ف۲۱۴ تمام خلق ساکت ہوگی، قیامت کا دن بہت طویل ہوگا، اس میں اَحوال مختلف ہوں گے، بعض احوال میں تو شدتِ ہیبت سے کسی کو بے اذنِ الٰہی بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض احوال میں اذن دیا جائے گا کہ لوگ اذن (اجازت) سے کلام کریں گے اور بعض احوال میں ہول و دہشت کم ہوگی اس وقت لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔ ف۲۱۵ شقیق بلخی قدس سرہٗ نے فرمایا: سعادت کی پانچ علامتیں ہیں: (۱) دل کی نرمی (۲) کثرتِ گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا۔ اور بدبختی کی علامتیں بھی پانچ چیزیں ہیں: (۱) دل کی سختی (۲) آنکھ کی خشکی یعنی عدم گریہ (نہ رونا) (۳) دنیا کی رغبت (۴) دراز امیدیں (۵) بے حیائی۔ ف۲۱۶ اتنا اور

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

تو اے سننے والے دھوکے میں نہ پڑ اس سے جسے یہ کافر پوجتے ہیں ۲۱۸ یہ ویسا ہی پوجتے ہیں جیسا پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَلَقَدْ

ان کے باپ دادا پوجتے تھے ۲۱۹ اور بے شک ہم ان کا حصہ انہیں پورا پھیر دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ۲۲۰ تو اس میں پھوٹ پڑگئی ۲۲۱ اگر تمہارے رب کی ایک بات ۲۲۲ پہلے نہ ہوچکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ

تو جبھی ان کا فیصلہ کردیا جاتا ۲۲۳ اور بے شک وہ اس کی طرف سے ۲۲۴ دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں ۲۲۵ اور بے شک جتنے ہیں ۲۲۶ ایک ایک کو

رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ

تمہارا رب اس کا عمل پورا بھر دے گا اسے ان کے کاموں کی خبر ہے ۲۲۷ تو قائم رہو ۲۲۸ جیسا تمہیں حکم ہے اور

مَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْۤا

جو تمہارے ساتھ رجوع لایا ہے ۲۲۹ اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ

نہ جھکو ۲۳۰ کہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں ۲۳۱

زیادہ رہیں گے اور اس زیادتی کی کوئی انتہا نہیں تو معنی یہ ہوئے کہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی اس سے رہائی نہ پائیں گے۔ (جلالین) ۲۱۷ اتنا اور زیادہ رہیں گے۔ اس زیادتی کی کچھ انتہا نہیں اس سے ہیشگی مراد ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ۲۱۸ بیشک یہ اس بت پرستی پر عذاب دیئے جائیں گے جیسے کہ پہلی امتیں بتلائے عذاب ہوئیں۔ ۲۱۹ اور تمہیں معلوم ہوچکا کہ ان کا کیا انجام ہوگا۔ ۲۲۰ یعنی توریت۔ ۲۲۱ بعضے اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ ۲۲۲ کہ ان کے حساب میں جلدی نہ فرمائے گا۔ مخلوق کے حساب و جزا کا دن روزِ قیامت ہے۔ ۲۲۳ اور دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب کئے جاتے۔ ۲۲۴ یعنی آپ کی امت کے کفار قرآن کریم کی طرف سے۔ ۲۲۵ جس نے ان کی عقلوں کو حیران کردیا ہے۔ ۲۲۶ تمام خلق، تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے روز قیامت ۲۲۷ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ اس میں نیکوں اور تصدیق کرنے والوں کے لیے تو بشارت ہے کہ وہ نیکی کی جزا پائیں گے اور کافروں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے وعید ہے کہ وہ اپنے عمل کی سزا میں گرفتار ہوں گے۔ ۲۲۸ اپنے رب کے حکم اور اس کے دین کی دعوت پر ۲۲۹ اور اس نے تمہارا دین قبول کیا ہے، وہ دین و طاعت پر قائم رہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے دین میں ایک ایسی بات بتا دیجئے کہ پھر کسی سے دریافت کرنے کی حاجت نہ رہے۔ فرمایا: ''اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ'' کہہ اور قائم رہ۔ ۲۳۰ ''کسی کی طرف جھکنا'' اس کے ساتھ میل محبت رکھنے کو کہتے ہیں، ابو العالیہ نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کے اعمال سے راضی نہ ہو۔ سُدّی نے کہا: ان کے ساتھ مُداہنت (باوجودِ قدرت ان کے سامنے دین میں پلپلا پن اختیار) نہ کرو۔ قتادہ نے کہا: مشرکین سے نہ ملو۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مَوَدَّت (پیار) و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔ ۲۳۱ کہ تمہیں اس کے عذاب سے بچا سکے۔ یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے رسم و راہ میل و محبت رکھیں اور اسی سے ان کا حال قیاس کرنا چاہئے جو خود ظالم ہیں۔

ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ

پھر مدد نہ پاؤ گے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں ف٢٣٢ اور کچھ رات کے حصوں میں ف٢٣٣ بے شک

الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿١١٤﴾ ج وَاصْبِرْ فَاِنَّ

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں ف٢٣٤ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو اور صبر کرو کہ

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ

اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا تو کیوں نہ ہوئے تم میں سے اگلی سنگتوں (قوموں) میں ف٢٣٥ ایسے جن میں

اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا

بھلائی کا کچھ حصہ لگا رہا ہوتا کہ زمین میں فساد سے روکتے ف٢٣٦ ہاں ان میں تھوڑے تھے وہی جن کو ہم نے نجات

مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿١١٦﴾ وَ

دی ف٢٣٧ اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا ف٢٣٨ اور وہ گنہگار تھے اور

مَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَآءَ

تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں اور اگر

رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿١١٨﴾ لا اِلَّا مَنْ

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت کر دیتا ف٢٣٩ اور وہ ہمیشہ اختلاف میں رہیں گے ف٢٤٠ مگر جن

رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

پر تمہارے رب نے رحم کیا ف٢٤١ اور لوگ اسی لیے بنائے ہیں ف٢٤٢ اور تمہارے رب کی بات پوری ہوچکی کہ بے شک ضرور جہنم بھر دوں گا

ف٢٣٢ دن کے دو کناروں سے صبح وشام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز "فجر" اور شام کی نماز "ظہر وعصر" ہیں۔ ف٢٣٣ اور رات کے حصوں کی نمازیں "مغرب وعشاء" ہیں۔ ف٢٣٤ نیکیوں سے مراد یا یہی پنجگانہ نمازیں ہیں جو آیت میں ذکر ہوئیں یا مطلق طاعتیں یا "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھنا۔ مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ نیکیاں صغیرہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوتی ہیں خواہ وہ نیکیاں نماز ہوں یا صدقہ یا ذکر واستغفار یا اور کچھ۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان دوسرے رمضان تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان واقع ہوں جبکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے۔ شانِ نزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی اس پر وہ نادم ہوا اور رسول کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کے لیے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: نہیں، سب کے لیے۔ ف٢٣٥ یعنی پہلی امتوں میں جو ہلاک کی گئیں۔ ف٢٣٦ معنی یہ ہیں کہ ان امتوں میں ایسے اہلِ خیر نہیں ہوئے جو لوگوں کو زمین میں فساد کرنے سے روکتے اور گناہوں سے منع کرتے اسی لیے ہم نے انہیں ہلاک کردیا۔ ف٢٣٧ وہ انبیاء پر ایمان لائے، ان کے احکام پر فرمانبردار رہے اور لوگوں کو فساد سے روکتے رہے۔ ف٢٣٨ اور تَنَعُّم و تَلَذُّذ (عیش ولذات) اور خواہشات وشہوات کے عادی ہوگئے اور کفر ومَعاصی میں ڈوبے رہے۔ ف٢٣٩ تو سب ایک دین پر ہوتے ف٢٤٠ کوئی کسی دین پر کوئی کسی پر۔ ف٢٤١ وہ دینِ حق پر

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ

جنوں اور آدمیوں کو ملا کر ف۲۴۳ اور سب کچھ ہم تمہیں رسولوں کی خبریں سناتے ہیں

مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَ جَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَ مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى

جس سے تمہارا دل ٹھہرائیں ف۲۴۴ اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا ف۲۴۵ اور مسلمانوں کو

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا

پند و نصیحت ف۲۴۶ اور کافروں سے فرماؤ تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۲۴۷ ہم اپنا

عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ۙ وَ انْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ

کام کرتے ہیں ف۲۴۸ اور راہ دیکھو ہم بھی راہ دیکھتے ہیں ف۲۴۹ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَ مَا رَبُّكَ

زمین کے غیب ف۲۵۰ اور اسی کی طرف سب کاموں کی رجوع ہے تو اس کی بندگی کرو اور اس پر بھروسہ رکھو اور تمہارا رب

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ع

تمہارے کاموں سے غافل نہیں

آیاتها ۱۱۱ | ۱۲ سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَكِّیَّةٌ ۵۳ | رکوعاتها ۱۲

سورۂ یوسف مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ ۚ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ قف اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا

متفق رہیں گے اور اس میں اختلاف نہ کریں گے۔ ف۲۴۲ یعنی اختلاف والے اختلاف کے لیے اور رحمت والے اتفاق کے لیے۔ ف۲۴۳ کیونکہ اس کو علم ہے کہ باطل کے اختیار کرنے والے بہت ہوں گے۔ ف۲۴۴ اور انبیاء کے حال اور ان کی امتوں کے سلوک دیکھ کر آپ کو اپنی قوم کی ایذاء کا برداشت کرنا اور اس پر صبر فرمانا آسان ہو۔ ف۲۴۵ اور انبیاء اور ان کی امتوں کے تذکرے واقع کے مطابق بیان ہوئے جو دوسری کتابوں اور دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں یعنی جو واقعات بیان فرمائے گئے وہ حق بھی ہیں۔ ف۲۴۶ بھی کہ گزری ہوئی امتوں کے حالات اور ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ ف۲۴۷ عنقریب اس کا نتیجہ پالو گے۔ ف۲۴۸ جس کا ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا۔ ف۲۴۹ تمہارے انجام کار کی۔ ف۲۵۰ اس سے کچھ چھپ نہیں سکتا۔ ف۱ سورۂ یوسف مکیہ ہے اس میں بارہ رکوع اور ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار چھ سو کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں۔ شانِ نزول: علماء یہود نے اشرافِ عرب سے کہا تھا کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کرو کہ اولادِ حضرت یعقوب ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور ان کے وہاں جا کر آباد ہونے کا کیا سبب ہوا اور حضرت یوسف علیہ

تَعْقِلُوْنَ ۝٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

کہ تم سمجھو ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں ف۳ اس لیے کہ ہم نے تمہاری طرف

هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٣ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

اس قرآن کی وحی بھیجی اگرچہ بے شک اس سے پہلے تمہیں خبر نہ تھی یاد کرو جب یوسف نے

لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ

اپنے باپ ف۴ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انھیں

لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝٤ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ف۵ کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ف۶ کہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ

چلیں گے ف۷ بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ف۸ اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا ف۹

الصلوۃ والتسلیمات کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورۃ مبارکہ نازل ہوئی۔ ف۲ جس کا اِعجاز ظاہر اور مِنْ عِنْدِاللّٰہ (اللّٰہ کی طرف سے) ہونا واضح اور معانی اہلِ علم کے نزدیک غیر مُشتَبہ ہیں اور اس میں حلال وحرام حدود واحکام صاف بیان فرمائے گئے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس میں متقدمین کے احوال روشن طور پر مذکور ہیں اور حق و باطل کو ممتاز کر دیا گیا ہے۔ ف۳ جو بہت سے عجائب وغرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت فوائد اور سلاطین ورعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے تجاوز کرنے کا نفیس بیان ہے، جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں۔ صاحبِ بَحرُ الحقائق نے کہا کہ اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسان کے احوال کے ساتھ کمال مُشابہت رکھتا ہے، اگر یوسف سے دل کو اور یعقوب سے روح کو اور راحیل سے نفس کو، برادرانِ یوسف سے قوی حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصہ کو انسانوں کے حالات سے مُطابقت دی جائے چنانچہ انہوں نے وہ مطابقت بیان بھی کی ہے جو یہاں بنظرِ اختِصار درج نہیں کی جاسکتی۔ ف۴ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام ف۵ حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام نے خواب دیکھا کہ آسمان سے گیارہ ستارے اترے اور ان کے ساتھ سورج اور چاند بھی ہیں، ان سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ خواب شبِ جمعہ کو دیکھا، یہ رات شبِ قدر تھی۔ ستاروں کی تعبیر آپ کے گیارہ بھائی ہیں اور سورج آپ کے والد اور چاند آپ کی والدہ یا خالہ، آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے۔ سُدّی کا قول ہے کہ چونکہ راحیل کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے قمر سے آپ کی خالہ مراد ہیں اور سجدہ کرنے سے تواضع کرنا اور مطیع ہونا مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ حقیقۃً سجدہ ہی مراد ہے کیونکہ اُس زمانہ میں سلام کی طرح سجدۂ تَحِیَّت (تعظیمی سجدہ) تھا۔ حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کی عمر شریف اس وقت بارہ سال کی تھی اور سات اور سترہ کے قول بھی آئے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام سے بہت زیادہ محبت تھی اس لیے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام اس پر مطلع تھے اس لیے جب حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام نے یہ خواب دیکھا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۶ کیونکہ وہ اس کی تعبیر کو سمجھ لیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ الصلٰوۃ والسلام جانتے تھے کہ اللّٰہ تعالٰی حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کو نبوت کے لیے برگزیدہ فرمائے گا اور دارَین کی نعمتیں اور شرف عنایت کرے گا اس لیے آپ کو بھائیوں کے حسد کا اندیشہ ہوا اور آپ نے فرمایا: ف۷ اور تمہاری ہلاکت کی کوئی تدبیر سوچیں گے۔ ف۸ ان کو کید وحسد پر ابھارے گا۔ اس میں اِیما (اشارہ) ہے کہ برادرانِ یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام اگر حضرت یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لیے ایذا وضرر پر اقدام کریں گے تو اس کا سبب وسوسۂ شیطان ہوگا۔ (خازن) بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: رسول کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: اچھا خواب اللّٰہ کی طرف سے ہے، چاہئے کہ اسکو محبّ سے بیان کیا جاوے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی دیکھنے والا وہ خواب دیکھے تو چاہئے کہ اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور یہ پڑھے: ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا'' ف۹ اِجتِباء یعنی اللّٰہ

وَ یُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ

اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا ف۱۰ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے

یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

گھر والوں پر ف۱۱ جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی ف۱۲ بے شک تیرا رب

عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۠﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿۷﴾ اِذْ

علم و حکمت والا ہے بے شک یوسف اور اس کے بھائیوں میں ف۱۳ پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۱۴ جب

قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا

بولے ف۱۵ کہ ضرور یوسف اور اس کا بھائی ف۱۶ ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم ایک جماعت ہیں ف۱۷ بے شک ہمارے باپ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ۚۖ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ

صراحۃً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۱۸ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں پھینک آؤ ف۱۹ کہ تمہارے باپ کا منہ صرف تمہاری ہی

تعالیٰ کا کسی بندے کو برگزیدہ کر لینا یعنی چن لینا، اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بندے کو فیضِ ربانی کے ساتھ مخصوص کرے جس سے اس کو طرح طرح کے کرامات وکمالات بے سعی ومحنت حاصل ہوں۔ یہ مرتبہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے اور ان کی بدولت ان کے مقربین، صدیقین وشہداء وصالحین بھی اس نعمت سے سرفراز کئے جاتے ہیں۔ ف۱۰ علم وحکمت عطا کرے گا اور کتبِ سابقہ اور اَحادیث انبیاء کے غوامض کشف (بھید ظاہر) فرمائے گا اور مفسرین نے اس سے تعبیرِ خواب بھی مراد لی ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام تعبیرِ خواب کے بڑے ماہر تھے۔ ف۱۱ نبوت عطا فرما کر، جو اعلیٰ مناصب میں سے ہے اور خلق کے تمام منصب اس سے فروتر (کمتر) ہیں اور سلطنتیں دے کر دین ودنیا کی نعمتوں سے سرفراز کر کے۔ ف۱۲ کہ انہیں نبوت عطا فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس نعمت سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو نارِ نمرود سے خلاصی دی اور اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یعقوب اور اَسباط عنایت کئے۔ ف۱۳ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کی پہلی بی بی لَیا بنت لیان آپ کے ماموں کی بیٹی ہیں، ان سے آپ کے چھ فرزند ہوئے: رُوبیل، شمعون، لاوِی، یہوذا، زَبولون، یَشْجُر اور چار بیٹے حرم (باندیوں) سے ہوئے: دان، نَفْتالی، جاد، آشر، ان کی مائیں زُلفہ اور بُلْہہ۔ ''لیا'' کے انتقال کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے ان کی بہن راحیل سے نکاح فرمایا، ان سے دو فرزند ہوئے: یوسف، بنیامین۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے ہیں۔ انہیں کو ''اسباط'' کہتے ہیں۔ ف۱۴ پوچھنے والوں سے یہود مراد ہیں جنہوں نے رسول کریم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم سے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کا حال اور اولادِ حضرت یعقوب علیہ السلام کے خطۂ کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ جب سیدِ عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات بیان فرمائے اور یہود نے ان کو توریت کے مطابق پایا تو انہیں حیرت ہوئی کہ سیدِ عالم صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم نے کتابیں پڑھنے اور علماء واَحبار کی مجلس میں بیٹھنے اور کسی سے کچھ سیکھنے کے بغیر اس قدر صحیح واقعات کیسے بیان فرمائے! یہ دلیل ہے کہ آپ ضرور نبی ہیں اور قرآن پاک ضرور وحیٔ الٰہی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو علمِ قدس سے مشرف فرمایا، علاوہ بریں اس واقعہ میں بہت سی عبرتیں اور نصیحتیں اور حکمتیں ہیں۔ ف۱۵ برادرانِ حضرت یوسف ف۱۶ حقیقی بنیامین ف۱۷ قوی ہیں، زیادہ کام آسکتے ہیں، زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام چھوٹے ہیں کیا کام کر سکتے ہیں؟ ف۱۸ اور یہ بات ان کے خیال میں نہ آئی کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ کا ان کی صِغر سنی میں انتقال ہو گیا اس لیے وہ مزید شفقت ومحبت کے مورد (مستحق) ہوئے اور ان میں رُشد ونَجابت (بزرگی) کی وہ نشانیاں پائی جاتی ہیں جو دوسرے بھائیوں میں نہیں ہیں۔ یہ سبب ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ یہ سب باتیں خیال میں نہ لا کر انہیں اپنے والد ماجد کا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا اور انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہئے جس سے ہمارے والد صاحب کو ہماری طرف زیادہ اِلتفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ شیطان بھی اس مجلسِ مشورہ میں شریک ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کی رائے دی اور گفتگوئے مشورہ اس طرح ہوئی ف۱۹ آبادیوں سے دور۔

اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹ قَالَ قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ لَا
طرف رہے ف۲۰ اور اس کے بعد پھر نیک ہوجانا ف۲۱ ان میں ایک کہنے والا ف۲۲ بولا
تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ
یوسف کو مارو نہیں ف۲۳ اور اسے اندھے (گہرے تاریک) کنویں میں ڈال دو کہ کوئی راہ چلتا اسے آکر لے جائے ف۲۴
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝۱۰ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا لَهٗ
اگر تمہیں کرنا ہے ف۲۵ بولے اے ہمارے باپ آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملہ میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے
لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَ یَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲
خیرخواہ ہیں کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ میوے کھائے اور کھیلے ف۲۶ اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں ف۲۷
قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ
بولا بے شک مجھے رنج دے گا کہ تم اسے لے جاؤ ف۲۸ اور ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھالے ف۲۹ اور تم
عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا لَىٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا
اس سے بے خبر رہو ف۳۰ بولے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں جب تو ہم کسی
لَّخٰسِرُوْنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ
مَصرف (کام) کے نہیں ف۳۱ پھر جب اسے لے گئے ف۳۲ اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے (تاریک گہرے) کنویں میں ڈال دیں ف۳۳

بس یہی صورتیں ہیں جن سے ف۲۰ اور انہیں فقط تمہاری ہی محبت ہو اور کی نہیں۔ ف۲۱ اور توبہ کر لینا۔ ف۲۲ یعنی یہوذا یا روبیل۔ ف۲۳ کیونکہ قتل گناہِ عظیم ہے۔ ف۲۴ یعنی کوئی مسافر وہاں گزرے اور کسی ملک کو انہیں لے جائے، اس سے بھی غرض حاصل ہے کہ نہ وہ یہاں رہیں گے نہ والد صاحب کی نظرِ عنایت اس طرح ان پر ہوگی۔ ف۲۵ اس میں اشارہ ہے کہ چاہئے تو یہ کہ کچھ بھی نہ کرو لیکن اگر تم نے ارادہ ہی کر لیا ہے تو بس اتنے ہی پر اِکتفا کرو۔ چنانچہ سب اس پر متفق ہوگئے اور اپنے والد سے ف۲۶ یعنی تفریح کے حلال مشاغل سے لطف اندوز ہوں مثل شکار اور تیراندازی وغیرہ کے۔ ف۲۷ ان کی پوری نگہداشت رکھیں گے۔ ف۲۸ کیونکہ ان کی ایک ساعت کی جدائی گوارا نہیں ہے۔ ف۲۹ کیونکہ اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت ہیں۔ ف۳۰ اور اپنی سیر و تفریح میں مشغول ہو جاؤ۔ ف۳۱ لہٰذا انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ تقدیرِ الٰہی یونہی تھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور وقتِ روانگی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص جو حریرِ جنت (جنتی ریشم) کی تھی اور جس وقت کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کپڑے اتار کر آگ میں ڈالا گیا تھا حضرت جبریل علیہ السلام نے وہ قمیص آپ کو پہنائی تھی، وہ قمیص مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو اور ان سے ان کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچی تھی، وہ قمیص حضرت یعقوب علیہ السلام نے تعویذ بنا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں ڈال دی۔ ف۳۲ اس طرح کہ جب تک حضرت یعقوب علیہ السلام انہیں دیکھتے رہے وہاں تک تو وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کئے ہوئے عزت و آرام کے ساتھ لے گئے، جب دور نکل گئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے غائب ہوگئے تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہوئی، جس کی طرف جاتے تھے وہ مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو کسی طرح انہوں نے سن پایا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے خواب کو بلا وہ اب تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھٹائے (چھڑائے)۔ جب سختیاں حد کو پہنچیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے یہوذا سے کہا: خدا سے ڈر! اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک! یہوذا نے اپنے بھائیوں

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَجَآءُوْٓ

اور ہم نے اسے وحی بھیجی ف۳۴ کہ ضرور تو انہیں ان کا یہ کام جتا دے گا ف۳۵ ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں گے ف۳۶ اور رات ہوئے

اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا

اپنے باپ کے پاس روتے آئے ف۳۷ بولے اے ہمارے باپ ہم دوڑ کرتے نکل گئے ف۳۸ اور یوسف کو

يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا

اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین نہ کریں گے اگرچہ

صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

ہم سچے ہوں ف۳۹ اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف۴۰ کہا بلکہ تمہارے دلوں نے

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ

ایک بات تمہارے واسطے بنالی ہے ف۴۱ تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو تم بتا رہے ہو ف۴۲ اور

سے کہا کہ تم نے مجھ سے کیا عہد کیا تھا؟ یاد کرو، قتل کی نہیں ٹھہری تھی، تب وہ ان حرکتوں سے باز آئے۔ ف۳۳ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔ یہ کنواں کنعان سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر حوالی بیتُ المقدس (بیت المقدس کے اردگرد) یا سرزمینِ اُردن میں واقع تھا۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر، قمیص اتار کر، کنوئیں میں چھوڑا، جب وہ اس کی نصف گہرائی تک پہنچے تو رسی چھوڑ دی تاکہ آپ پانی میں گر کر ہلاک ہو جائیں۔ حضرت جبریلِ امین بحکمِ الٰہی پہنچے اور انہوں نے آپ کو ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنوئیں میں تھا اور آپ کے ہاتھ کھول دیئے اور روانگی کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قمیص جو تعویذ بنا کر آپ کے گلے میں ڈال دیا تھا وہ کھول کر آپ کو پہنا دیا، اس سے اندھیرے کنوئیں میں روشنی ہوگئی۔ سبحان اللہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک اجسادِ شریفہ میں کیا برکت ہے کہ ایک قمیص جو اس بابرکت بدن سے مَس ہوا اس نے اندھیرے کنویں کو روشن کردیا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ملبوسات اور آثارِ مقبولانِ حق سے برکت حاصل کرنا شرع میں ثابت اور انبیاء کی سنت ہے۔ ف۳۴ بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام کے یا بطریقِ الہام کہ آپ غمگین نہ ہوں ہم آپ کو عمیق چاہ (گہرے کنویں) سے بلند جاہ (بلند مرتبے) پر پہنچائیں گے اور تمہارے بھائیوں کو حاجت مند بنا کر تمہارے پاس لائیں گے اور انہیں تمہارے زیرِ فرمان کریں گے اور ایسا ہوگا۔ ف۳۵ جو انہوں نے اس وقت تمہارے ساتھ کیا۔ ف۳۶ کہ تم یوسف ہو۔ کیونکہ اس وقت آپ کی شان ایسی رفیع ہوگی، آپ اس مسندِ سلطنت وحکومت پر ہوں گے کہ وہ آپ کو نہ پہچانیں گے۔ الحاصل برادرانِ یوسف علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال کر واپس ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص جو اتار لیا تھا اس کو ایک بکری کے بچہ کے خون میں رنگ کر ساتھ لے لیا۔ ف۳۷ جب مکان کے قریب پہنچے ان کے چیخنے کی آواز حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنی تو گھبرا کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے فرزندو! کیا تمہیں بکریوں میں کچھ نقصان ہوا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا پھر کیا مصیبت پہنچی اور یوسف کہاں ہیں؟ ف۳۸ یعنی ہم آپس میں ایک دوسرے سے دوڑ کرتے تھے کہ کون آگے نکلے اس دوڑ میں ہم دور نکل گئے ف۳۹ کیونکہ نہ ہمارے ساتھ کوئی گواہ ہے نہ کوئی ایسی دلیل وعلامت ہے جس سے ہماری راست گوئی (سچائی) ثابت ہو۔ ف۴۰ اور قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام وہ قمیص اپنے چہرہ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجب طرح کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو کھا تو گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک بھیڑیا پکڑ لائے اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ یہ بھیڑیا ہے جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کھایا ہے آپ نے اس بھیڑیے سے دریافت فرمایا: وہ بحکمِ الٰہی گویا ہو کر کہنے لگا: حضور نہ میں نے آپ کے فرزند کو کھایا اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی بھیڑیا ایسا کرسکتا ہے۔ حضرت نے اس بھیڑیے کو چھوڑ دیا اور بیٹوں سے ف۴۱ اور واقعہ اس کے خلاف ہے۔ ف۴۲ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام تین روز کنویں میں رہے، اس کے بعد اللہ نے انہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔

جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
ایک قافلہ آیا ف۴۳ انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا ف۴۴ تو اس نے اپنا ڈول ڈالا ف۴۵ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے یہ تو
غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ
ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی بنا کر چھپالیا ف۴۶ اور اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور بھائیوں نے اسے کھوٹے
بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ ع ۱۴ ۱۲
داموں گنتی کے روپوں پر بیچ ڈالا ف۴۷ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی ف۴۸ اور مصر کے
الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ
جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا ف۴۹ انھیں عزت سے رکھ ف۵۰ شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے ف۵۱
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ
یا ان کو ہم بیٹا بنا لیں ف۵۲ اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے کو ٹھکانا) دیا اور اس لیے کہ اسے
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
باتوں کا انجام سکھائیں ف۵۳ اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی

ف۴۳ جو مدین سے مصر کی طرف جا رہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل میں آپڑا جہاں آبادی سے بہت دور یہ کنواں تھا اور اس کا پانی کھاری تھا مگر حضرت یوسف علیہ السلام کی برکت سے میٹھا ہوگیا، جب وہ قافلہ والے اس کنویں کے قریب اترے تو ف۴۴ جس کا نام مالک بن ذُعر خزاعی تھا، یہ شخص مَدیَن کا رہنے والا تھا، جب وہ کنویں پر پہنچا ف۴۵ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ڈول پکڑلیا اور اس میں لٹک گئے، مالک نے ڈول کھینچا، آپ باہر تشریف لائے، اس نے آپ کا حُسنِ عالم افروز دیکھا تو نہایت خوشی میں آکر اپنے یاروں کو مُژدہ دیا ف۴۶ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جو اس جنگل میں اپنی بکریاں چراتے تھے وہ دیکھ بھال رکھتے تھے آج جو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی اور قافلہ میں پہنچے وہاں انہوں نے مالک بن ذُعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے کہ یہ غلام ہے، ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے، کسی کام کا نہیں ہے، نافرمان ہے، اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے، پھر اسے کہیں اتنی دور لے جانا کہ اس کی خبر بھی ہمارے سننے میں نہ آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور آپ نے کچھ نہ فرمایا۔ ف۴۷ جن کی تعداد بقول قتادہ بیس درہم تھی۔ ف۴۸ پھر مالک بن ذُعر اور اس کے ساتھی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصر میں لائے، اس زمانہ میں مصر کا بادشاہ ریّان بن ولید بن نَزوان عملیقی تھا اور اس نے اپنی عنانِ سلطنت قطفیر مصری کے ہاتھ میں دے رکھی تھی، تمام خزائن اسی کے تحتِ تصرُّف تھے، اس کو عزیزِ مصر کہتے تھے اور وہ بادشاہ کا وزیرِ اعظم تھا، جب حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بازار میں بیچنے کے لیے لائے گئے تو ہر شخص کے دل میں آپ کی طلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی تا آنکہ آپ کے وزن کے برابر سونا، اتنی ہی چاندی، اتنا ہی مشک، اتنا ہی حریر، قیمت مقرر ہوئی اور آپ کا وزن چار سو رطل تھا اور عمر شریف اس وقت تیرہ یا سترہ سال کی تھی عزیزِ مصر نے اس قیمت پر آپ کو خرید لیا اور اپنے گھر لے آیا، دوسرے خریدار اس کے مقابلہ میں خاموش ہوگئے۔ ف۴۹ جس کا نام زلیخا تھا ف۵۰ قیام گاہ نفیس ہو، لباس و خوراک اعلیٰ قسم کی ہو۔ ف۵۱ اور وہ ہمارے کاموں میں اپنے تدبُّر و دانائی سے ہمارے لیے نافع اور بہتر مددگار ہوں اور امورِ سلطنت و ملک داری کے سرانجام میں ہمارے کام آئیں کیونکہ رُشد کے آثار ان کے چہرے سے نمودار ہیں۔ ف۵۲ یہ قطفیر نے اس لیے کہا کہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ف۵۳ یعنی خوابوں کی تعبیر۔

يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى

نہیں جانتے اور جب اپنی پوری قوت کو پہنچا ف۵۴ ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۵۵ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتۡهُ الَّتِىۡ هُوَ فِىۡ بَيۡتِهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَغَلَّقَتِ

نیکوں کو اور وہ جس عورت ف۵۶ کے گھر میں تھا اس نے اسے لبھایا کہ اپنا آپا نہ روکے ف۵۷ اور دروازے سب بند

الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ

کردیے ف۵۸ اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں ف۵۹ کہا اللہ کی پناہ ف۶۰ وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے

مَثۡوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ

اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ف۶۱ بے شک ظالموں کا بھلا نہیں ہوتا اور بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر

اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡۤءَ وَالۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا ف۶۲ ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں ف۶۳ بے شک وہ

مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ف۶۴ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ف۶۵ اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا

وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡۤءًا

اور دونوں کو عورت کا میاں ف۶۶ دروازے کے پاس ملا ف۶۷ بولی کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی ف۶۸

ف۵۴ شباب اپنی نہایت (عروج) پر آیا اور عمر شریف بقولِ ضحاک بیس سال کی اور بقولِ سُدّی تیس کی اور بقولِ کلبی اٹھارہ اور تیس کے درمیان ہوئی۔ ف۵۵ یعنی علم باعمل اور فقاہت فی الدِّین (دین کی کامل پہچان) عنایت کی۔ بعض علماء نے کہا کہ حکم سے قولِ صواب اور علم سے تعبیرِ خواب مراد ہے۔ بعض نے فرمایا: علمِ حقائق اشیاء کا جاننا اور حکمت علم کے مطابق عمل کرنا ہے۔ ف۵۶ یعنی زلیخا ف۵۷ اور اس کے ساتھ مشغول ہو کر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ زلیخا کے مکان میں یکے بعد دیگرے سات دروازے تھے۔ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام پر تو یہ خواہش پیش کی ف۵۸ مُقفّل کرڈالے (تالے لگادیئے) ف۵۹ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۶۰ وہ مجھے اس قباحت سے بچائے جس کی تو طلبگار ہے مُدّعا یہ تھا کہ یہ فعل حرام ہے، میں اس کے پاس جانے والا نہیں۔ ف۶۱ اس کا بدلہ یہ نہیں کہ میں اس کے اہل میں خیانت کروں، جو ایسا کرے وہ ظالم ہے۔ ف۶۲ مگر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی بُرہان دیکھی اور اس اِرادۂ فاسدہ سے محفوظ رہے اور بُرہان عِصمتِ نبوت ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نفوسِ طاہرہ کو اَخلاقِ ذمیمہ (بُرے اخلاق) و افعالِ رَذیلہ (گھٹیا کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ پر ان کی خِلقت فرمائی ہے اس لیے وہ ہر نا کردَنی (نا قابلِ عمل) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وقت زلیخا آپ کے درپے ہوئی اس وقت آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ انگشت مبارک دندانِ اقدس کے نیچے دبا کر اِجتناب کا اشارہ فرماتے ہیں۔ ف۶۳ اور خیانت و زِنا سے محفوظ رکھیں۔ ف۶۴ جنہیں ہم نے برگزیدہ کیا ہے اور جو ہماری طاعت میں اخلاص رکھتے ہیں۔ الحاصل جب زلیخا آپ کے درپے ہوئی تو حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام بھاگے اور زلیخا ان کے پیچھے انہیں پکڑنے بھاگی حضرت جس جس دروازے پر پہنچتے جاتے تھے اس کا قُفل کھل کر گرتا چلا جاتا تھا۔ ف۶۵ آخر کار زلیخا حضرت تک پہنچی اور اس نے آپ کا کرتا پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں مگر آپ غالب آئے۔ ف۶۶ یعنی عزیزِ مصر ف۶۷ فوراً ہی زلیخا نے اپنی برأت ظاہر کرنے اور حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مکر سے خائف کرنے کے لیے حیلہ تراشا اور شوہر سے ف۶۸ اتنا کہہ کر اسے

اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَ

مگر یہ کہ قید کیا جائے یا دکھ کی مار ف۶۹ کہا اس نے مجھ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں ف۷۰ اور

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ

عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے ف۷۱ گواہی دی اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے تو عورت سچی ہے

وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

اور انھوں نے غلط کہا ف۷۲ اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا تو عورت جھوٹی ہے اور یہ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ

سچے ف۷۳ پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے چرا دیکھا ف۷۴ بولا بے شک یہ تم عورتوں کا چرتر (فریب) ہے

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٜ وَاسْتَغْفِرِيْ

بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے ف۷۵ اے یوسف تم اس کا خیال نہ کرو ف۷۶ اور اے عورت تو اپنے گناہ کی

لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ؑ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ ع ۳ ۹ ۱۳

معافی مانگ ف۷۷ بے شک تو خطاواروں میں ہے ف۷۸ اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں ف۷۹ کہ عزیز کی

اندیشہ ہوا کہ کہیں عزیز طیش میں آ کر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے قتل کے درپے نہ ہو جائے اور یہ زلیخا کی شدّتِ محبت کب گوارا کر سکتی تھی اس لیے اس نے یہ کہا: ف۶۹ یعنی اس کو کوڑے لگائے جائیں۔ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لیے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ نے اپنی برأت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا اور ف۷۰ یعنی یہ مجھ سے فعلِ قبیح کی طلبگار ہوئی میں نے اس سے انکار کیا اور میں بھاگا۔ عزیز نے کہا: یہ بات کس طرح باور کی جائے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ گھر میں ایک چار مہینے کا بچہ پالنے میں تھا جو زلیخا کے ماموں کا لڑکا ہے اس سے دریافت کرنا چاہئے۔ عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا بچہ کیا جانے اور کیسے بولے؟ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے۔ عزیز نے اس بچہ سے دریافت کیا: قدرتِ الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی تصدیق کی اور زلیخا کے قول کو باطل بتایا۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۷۱ یعنی اس بچے نے ف۷۲ کیونکہ یہ صورت بتاتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام آگے بڑھے اور زلیخا نے ان کو دفع کیا تو کُرتا آگے سے پھٹا ف۷۳ اس لیے کہ یہ حال صاف بتاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اس سے بھاگتے تھے اور زلیخا پیچھے سے پکڑتی تھی اس لیے کُرتا پیچھے سے پھٹا۔ ف۷۴ اور جان لیا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سچے ہیں اور زلیخا جھوٹی ہے۔ ف۷۵ پھر حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف متوجہ ہو کر عزیز نے اس طرح معذرت کی ف۷۶ اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو اور اس کلام سے یہ بھی مطلب تھا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرو تا کہ چرچا نہ ہو اور شُہرہ عام نہ ہو جائے۔ فائدہ: اس کے علاوہ بھی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی برأت کی بہت سی علامتیں موجود تھیں: ایک تو یہ کہ کوئی شریف طبیعت انسان اپنے محسن کے ساتھ اس طرح کی خیانت روا نہیں رکھتا، حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام بایں کرامتِ اخلاق کس طرح ایسا کر سکتے تھے۔ دوم یہ کہ دیکھنے والوں نے آپ کو بھاگتے آتے دیکھا اور طالب کی یہ شان نہیں ہوتی، وہ درپے ہوتا ہے، بھاگتا نہیں، بھاگتا وہی ہے جو کسی بات پر مجبور کیا جائے اور وہ اسے گوارا نہ کرے۔ سوم یہ کہ عورت نے انتہا درجہ کا سنگار کیا تھا اور وہ غیر معمولی زیب و زینت کی حالت میں تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رغبت و اہتمام محض اس کی طرف سے تھا۔ چہارم حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا تقویٰ و طہارت جو ایک دراز مدت تک دیکھا جا چکا تھا اس سے آپ کی طرف ایسے امرِ قبیح (بُرے فعل) کی نسبت کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہو سکتی تھی، پھر عزیزِ مصر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: ف۷۷ کہ تو نے بے گناہ پر تہمت لگائی۔ ف۷۸ عزیزِ مصر نے اگرچہ اس قصہ کو بہت دبایا لیکن یہ خبر چھپ نہ سکی اور اس کا چرچا اور شُہرہ ہو ہی گیا۔ ف۷۹ یعنی شُرفاءِ مصر کی

الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ

بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بے شک ان کی محبت اس کے دل میں پیر (سما) گئی ہے ہم تو اسے صریح

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ

خود رفتہ پاتے ہیں ف۸۰ تو جب زلیخا نے ان کا چکروا (چہ میگوئی وطعن) سنا تو ان عورتوں کو بُلا بھیجاوف۸۱ اور ان کے لیے

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

مسندیں تیار کیں ف۸۲ اور ان میں ہر ایک کو ایک چھری دی ف۸۳ اور یوسف ف۸۴ سے کہا ان پر نکل

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ

آ ؤ ف۸۵ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں ف۸۶ اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے ف۸۷ اور بولیں اللہ کو

لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ

پاکی ہے یہ تو جنسِ بشر سے نہیں ف۸۸ یہ تو نہیں مگر کوئی معزز فرشتہ زلیخا نے کہا تو یہ ہیں وہ جن پر

لُمْتُنَّنِیْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں ف۸۹ اور بے شک میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تو انھوں نے اپنے آپ کو بچایا ف۹۰ اور بے شک اگر وہ یہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں پڑیں گے اور وہ ضرور ذلت اٹھائیں گے ف۹۱ یوسف نے عرض کی اے میرے رب مجھے قید خانہ زیادہ پسند

عورتیں ف۸۰ کہ اس آشفتگی میں اس کو اپنے ننگ و ناموس (عزت و مرتبے) اور پردے و عفت (پاکدامنی) کا لحاظ بھی نہ رہا۔ ف۸۱ یعنی جب اس نے سنا کہ اَشرافِ مصر کی عورتیں اس کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت پر ملامت کرتی ہیں تو اس نے چاہا کہ وہ اپنا عذر انہیں ظاہر کر دے، اس لیے اس نے ان کی دعوت کی اور اشرافِ مصر کی چالیس عورتوں کو مدعو کر دیا، ان میں وہ سب بھی تھیں جنہوں نے اس پر ملامت کی تھی، زلیخا نے ان عورتوں کو بہت عزت و احترام کے ساتھ مہمان بنایا۔ ف۸۲ نہایت پُرتکلف، جن پر وہ بہت عزت و آرام سے تکیے لگا کر بیٹھیں اور دسترخوان بچھائے گئے اور قسم قسم کے کھانے اور میوے چنے گئے۔ ف۸۳ تاکہ کھانے کے لیے اس سے گوشت کاٹیں اور میوے تراشیں۔ ف۸۴ کو عمدہ لباس پہنا کر ان ف۸۵ پہلے تو آپ نے اس سے انکار کیا لیکن جب اصرار و تاکید زیادہ ہوئی تو اس کی مخالفت کے اندیشہ سے آپ کو آنا ہی پڑا۔ ف۸۶ کیونکہ انہوں نے اس جمالِ عالم افروز کے ساتھ نبوت و رسالت کے انوار اور تواضُع و اِنکسار کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اقتدار اور لذائذ اَطعِمہ (لذیذ کھانوں) اور صُوَرِ جمیلہ (حسین چہروں) کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی تعجب میں آگئیں اور آپ کی عظمت و ہیبت دلوں میں بھر گئی اور حسن و جمال نے ایسا وارفتہ کیا کہ ان عورتوں کو خود فراموشی ہوگئی ف۸۷ بجائے لیموں کے اور دل حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ایسے مشغول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اصلاً احساس نہ ہوا ف۸۸ کہ ایسا حسن و جمال بشر میں دیکھا ہی نہیں گیا اور اس کے ساتھ نفس کی یہ طہارت کہ مصر کے عالی خاندان، جمیلہ مخدرات (خوبصورت پردہ نشین عورتیں) طرح طرح کے نفیس لباسوں اور زیوروں سے آراستہ و پیراستہ سامنے موجود ہیں اور آپ کسی کی طرف نظر نہیں فرماتے اور قطعاً اِلتفات نہیں کرتے۔ ف۸۹ اب تم نے دیکھ لیا اور تمہیں معلوم ہوگیا کہ میری شیفتگی (محبت) کچھ قابلِ تعجب اور جائے ملامت نہیں۔ ف۹۰ اور کسی طرح میری طرف مائل نہ ہوئے۔ اس پر مصری عورتوں نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ زلیخا کا کہنا مان لیجئے! زلیخا بولی: ف۹۱ اور چوروں اور قاتلوں اور نافرمانوں کے ساتھ جیل میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے میرا دل لیا اور میری نافرمانی کی اور فراق کی تلوار سے میرا خون بہایا تو یوسف علیہ السلام

إِلَىَّ مِمَّا يَدْعُونَنِىٓ إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّى كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ

ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر نہ پھیرے گا ۹۲ تو میں ان کی طرف مائل ہوں گا

وَأَكُن مِّنَ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿٣٣﴾ فَٱسْتَجَابَ لَهُۥ رَبُّهُۥ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ

اور نادان بنوں گا تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر پھیر دیا

إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّنۢ بَعْدِ مَا رَأَوُا۟ ٱلْءَايَٰتِ

بے شک وہی ہے سنتا جانتا ۹۳ پھر سب کچھ نشانیاں دیکھ دکھا کر پچھلی مت انہیں یہی آئی (یہی مناسب سمجھا) کہ ضرور

لَيَسْجُنُنَّهُۥ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٣٥﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ ٱلسِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَآ ع

ایک مدت تک اسے قید خانہ میں ڈالیں ۹۴ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ۹۵ ان میں ایک ۹۶ بولا

إِنِّىٓ أَرَىٰنِىٓ أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ ٱلْءَاخَرُ إِنِّىٓ أَرَىٰنِىٓ أَحْمِلُ فَوْقَ

میں نے خواب دیکھا کہ ۹۷ شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا ۹۸ میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر

رَأْسِى خُبْزًا تَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِۦٓ ۖ إِنَّا نَرَىٰكَ مِنَ

کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیکوکار

ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِۦٓ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِۦ

دیکھتے ہیں ۹۹ یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے

کو بھی خوشگوار کھانا پینا اور آرام کی نیند سونا مُیَسَّر نہ ہوگا جیسا میں جدائی کی تکلیفوں میں مصیبتیں جھیلتی اور صدموں میں پریشانی کے ساتھ وقت کاٹتی ہوں، یہ بھی تو کچھ تکلیف اٹھائیں، میرے ساتھ حریر (نرم وملائم ریشمی بستر) میں شاہانہ سریر (شاہی پلنگ) پر عیش گوارا نہیں ہے تو قید خانہ کے چُبھنے والے بوریئے پر ننگے جسم کو دکھانا گوارا کریں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام یہ سن کر مجلس سے اٹھ گئے اور مصری عورتیں ملامت کرنے کے بہانہ سے باہر آئیں اور ایک ایک نے آپ سے اپنی تمناؤں اور مرادوں کا اظہار کیا آپ کو ان کی گفتگو بہت ناگوار ہوئی (خازن و مدارک وحسینی) تو بارگاہِ الٰہی میں ۹۲ اور اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لے گا ۹۳ جب حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام سے امید پوری ہونے کی کوئی شکل نہ دیکھی تو مصری عورتوں نے زلیخا سے کہا کہ اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب دو تین روز حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں رکھا جائے تا کہ وہاں کی محنت ومشقت دیکھ کر انہیں نعمت وراحت کی قدر ہو اور وہ تیری درخواست قبول کریں، زلیخا نے اس رائے کو مانا اور عزیزِ مصر سے کہا کہ میں اس عبری غلام کی وجہ سے بدنام ہوگئی ہوں اور میری طبیعت اس سے نفرت کرنے لگی ہے، مناسب یہ ہے کہ ان کو قید کیا جائے تا کہ لوگ سمجھ لیں کہ وہ خطاوار ہیں اور میں ملامت سے بری ہوں، یہ بات عزیز کے خیال میں آگئی۔ ۹۴ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور آپ کو قید خانہ میں بھیج دیا۔ ۹۵ ان میں سے ایک تو مصر کے شاہ اعظم ریان بن ولید بن نزوان عملیقی کا مہتمم مطبخ (باورچی خانے کا ذمہ دار) تھا اور دوسرا اس کا ساقی (شراب پلانے والا) ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اس جرم میں دونوں قید کئے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے علم کا اظہار شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتا ہوں۔ ۹۶ جو بادشاہ کا ساقی تھا۔ ۹۷ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں، بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے، میں ان خوشوں سے ۹۸ یعنی مہتمم مطبخ۔ ۹۹ کہ آپ دن میں روزہ دار رہتے ہیں رات تمام نماز میں گزارتے ہیں جب کوئی جیل میں بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں، اس کی خبر گیری رکھتے ہیں، جب کسی پر تنگی ہوتی ہے اس کے لیے کشائش کی راہ

قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا

پہلے تمہیں بتا دوں گا ف۱۰۰ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے بے شک میں نے ان لوگوں کا دین نہ مانا جو

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ

اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کیا ف۱۰۱ ہمیں نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک

شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

ٹھہرائیں یہ ف۱۰۲ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

شکر نہیں کرتے ف۱۰۳ اے میرے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو کیا جدا جدا رب ف۱۰۴ اچھے یا ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ

اللہ جو سب پر غالب ف۱۰۵ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نرے نام جو تم نے اور تمہارے

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

باپ دادا نے تراش لیے ہیں ف۱۰۶ اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری حکم نہیں مگر اللہ کا

نکالتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے تعبیر دینے سے پہلے اپنے معجزے کا اظہار اور توحید کی دعوت شروع کر دی اور یہ ظاہر فرما دیا کہ علم میں آپ کا درجہ اس سے زیادہ ہے جتنا وہ لوگ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کیونکہ علمِ تعبیر ظن پر مبنی ہے اس لیے آپ نے چاہا کہ انہیں ظاہر فرما دیں کہ آپ غیب کی یقینی خبریں دینے پر قدرت رکھتے ہیں اور اس سے مخلوق عاجز ہے۔ جس کو اللہ نے غیبی علوم عطا فرمائے ہوں اس کے نزدیک خواب کی تعبیر کیا بڑی بات ہے۔ اس وقت معجزے کا اظہار آپ نے اس لیے فرمایا کہ آپ جانتے تھے کہ ان دونوں میں ایک عنقریب سولی دیا جائے گا تو آپ نے چاہا کہ اس کو کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کریں اور جہنم سے بچاویں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر عالم اپنی علمی منزلت کا اس لیے اظہار کرے کہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں تو یہ جائز ہے۔ (مدارک و خازن) ف۱۰۰ اس کی مقدار اور اس کا رنگ اور اس کے آنے کا وقت اور یہ کہ تم نے کیا کھایا یا کتنا کھایا، کب کھایا۔ ف۱۰۱ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے معجزہ کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرما دیا کہ آپ خاندان نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء ہیں، جن کا مرتبۂ علیا (بلند ترین مرتبہ) دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت کو مانیں۔ ف۱۰۲ توحید اختیار کرنا اور شرک سے بچنا ف۱۰۳ اس کی عبادت بجا نہیں لاتے اور مخلوق پرستی کرتے ہیں۔ ف۱۰۴ جیسے کہ بت پرستوں نے بنا رکھے ہیں۔ کوئی سونے کا کوئی چاندی کا کوئی تانبے کا کوئی لوہے کا کوئی لکڑی کا کوئی پتھر کا کوئی اور کسی چیز کا کوئی چھوٹا کوئی بڑا مگر سب کے سب نکمے، بیکار، نہ نفع دے سکیں، نہ ضرر پہنچا سکیں، ایسے جھوٹے معبود ف۱۰۵ کہ نہ کوئی اس کا مقابل ہو سکتا ہے نہ اس کے حکم میں دخل دے سکتا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ نظیر، سب پر اس کا حکم جاری اور سب اس کے مملوک (بندے)۔ ف۱۰۶ اور ان کا نام معبود رکھ لیا ہے باوجودیکہ وہ بے حقیقت پتھر ہیں۔

أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ

اس نے فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو ف۱۰۷ یہ سیدھا دین ہے ف۱۰۸ لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٠﴾ يَٰصَٰحِبَىِ ٱلسِّجْنِ أَمَّآ أَحَدُكُمَا فَيَسْقِى رَبَّهُۥ خَمْرًا ۖ

نہیں جانتے ف۱۰۹ اے قیدخانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا ف۱۱۰

وَأَمَّا ٱلْءَاخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ ٱلطَّيْرُ مِن رَّأْسِهِۦ ۚ قُضِىَ ٱلْأَمْرُ ٱلَّذِى

رہا دوسرا ف۱۱۱ وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے ف۱۱۲ حکم ہوچکا اس بات کا

فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِى ظَنَّ أَنَّهُۥ نَاجٍ مِّنْهُمَا ٱذْكُرْنِى عِندَ

جس کا تم سوال کرتے تھے ف۱۱۳ اور یوسف نے ان دونوں میں سے جسے بچتا سمجھا ف۱۱۴ اس سے کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس میرا

رَبِّكَ فَأَنسَىٰهُ ٱلشَّيْطَٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِۦ فَلَبِثَ فِى ٱلسِّجْنِ بِضْعَ

ذکر کرنا ف۱۱۵ تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے رب (بادشاہ) کے سامنے یوسف کا ذکر کرے تو یوسف کئی برس اور جیل خانہ میں

سِنِينَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ ٱلْمَلِكُ إِنِّىٓ أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ ع ۵ ۱۵

رہا ف۱۱۶ اور بادشاہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھیں سات گائیں فربہ (موٹی تازی) کہ انہیں سات دبلی گائیں کھا

سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنۢبُلَٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَٰتٍ ۖ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ

رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی ف۱۱۷ اے درباریو

أَفْتُونِى فِى رُءْيَٰىَ إِن كُنتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾ قَالُوٓا۟ أَضْغَٰثُ

میری خواب کا جواب دو اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو بولے پریشان

ف۱۰۷ کیونکہ صرف وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۱۰۸ جس پر دلائل و براہین قائم ہیں۔ ف۱۰۹ توحید وعبادتِ الٰہی کی دعوت دینے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر خواب کی طرف توجہ فرمائی اور ارشاد کیا۔ ف۱۱۰ یعنی بادشاہ کا ساقی تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائے گا اور پہلے کی طرح بادشاہ کو شراب پلائے گا اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں اتنے ہی ایام قید خانہ میں رہے گا پھر بادشاہ اس کو بلالے گا۔ ف۱۱۱ یعنی مہتمم مطبخ وطعام۔ ف۱۱۲ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ف۱۱۳ جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ حکم ٹل نہیں سکتا۔ ف۱۱۴ یعنی ساقی کو۔ ف۱۱۵ اور میرا حال بیان کرنا کہ قید خانہ میں ایک مظلوم بے گناہ قید ہے اور اس کی قید کو ایک زمانہ گزر چکا ہے۔ ف۱۱۶ اکثر مفسرین اس طرف ہیں کہ اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے اور اس مدت کے گذرنے کے بعد جب اللّٰہ تعالٰی کو حضرت یوسف کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے ساحروں اور کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔ ف۱۱۷ جو ہری پر لپٹیں اور انہوں نے ہری کو سُکھا دیا۔

أَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِي

خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے اور بولا وہ جو

نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾

ان دونوں میں سے بچا تھا ف۱۱۸ اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا ف۱۱۹ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو ف۱۲۰

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

اے یوسف اے صدیق ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنھیں سات دبلی کھاتی

عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۙ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى

ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی ف۱۲۱ شاید میں لوگوں کی طرف

النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا

لوٹ کر جاؤں شاید وہ آگاہ ہوں ف۱۲۲ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار ف۱۲۳ تو جو

حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن

کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو ف۱۲۴ مگر تھوڑا جتنا کھالو ف۱۲۵ پھر اس کے

بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

بعد سات کرّے (سخت تنگی والے) برس آئیں گے ف۱۲۶ کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے جمع کر رکھا تھا ف۱۲۷ مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ

بچالو ف۱۲۸ پھر ان کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں کو مینھ دیا جائے گا اور اس میں

ع يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ

رس نچوڑیں گے ف۱۲۹ اور بادشاہ بولا کہ انھیں میرے پاس لے آؤ تو جب اس کے پاس ایلچی آیا ف۱۳۰ کہا

ف۱۱۸ یعنی ساقی۔ ف۱۱۹ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔ ساقی نے کہا کہ ف۱۲۰ قید خانہ میں وہاں تعبیرِ خواب کے ایک عالم ہیں بس بادشاہ نے اس کو بھیج دیا وہ قید خانہ میں پہنچ کر حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرنے لگا: ف۱۲۱ یہ خواب بادشاہ نے دیکھا ہے اور ملک کے تمام علماء و حکماء اس کی تعبیر سے عاجز رہے ہیں حضرت اس کی تعبیر ارشاد فرمائیں۔ ف۱۲۲ خواب کی تعبیر سے اور آپ کے علم و فضل اور مرتبت و منزلت کو جانیں اور آپ کو اس محنت سے رہا کر کے اپنے پاس بلائیں۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعبیر دی اور ف۱۲۳ اس زمانہ میں خوب پیداوار ہوگی، سات موٹی گایوں اور سات سبز بالیوں سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ف۱۲۴ تاکہ خراب نہ ہو اور آفات سے محفوظ رہے۔ ف۱۲۵ اس پر سے بھوسی اتارلو اور اسے صاف کرلو باقی کو ذخیرہ بنا کر محفوظ کرلو۔ ف۱۲۶ جن کی طرف دبلی گایوں اور سوکھی بالوں میں اشارہ ہے۔ ف۱۲۷ اور ذخیرہ کرلیا تھا۔ ف۱۲۸ بیج کے لیے تاکہ اس سے کاشت کرو۔ ف۱۲۹ انگور کا اور تل، زیتون کے تیل نکالیں گے، یہ سال کثیر الخیر ہوگا، زمین سرسبز و شاداب ہوگی، درخت خوب پھلیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ تعبیر سن کر

ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ
اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ ف۱۳۱ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے

اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝۵۰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ
بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے ف۱۳۲ بادشاہ نے کہا اے عورتو تمہارا کیا کام تھا جب تم نے یوسف کا

عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ
جی (دل) لبھانا چاہا بولیں اللہ کو پاکی ہے ہم نے ان میں کوئی بدی نہ پائی عزیز کی عورت ف۱۳۳

الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ
بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک

الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۱ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
سچے ہیں ف۱۳۴ یوسف نے کہا یہ میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہوجائے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ

كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۲
دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا

واپس ہوا اور بادشاہ کی خدمت میں جا کر تعبیر بیان کی، بادشاہ کو یہ تعبیر بہت پسند آئی اور اسے یقین ہوا کہ جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے ضرور ویسا ہی ہوگا بادشاہ کو شوق پیدا ہوا کہ اس خواب کی تعبیر خود حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے سنے۔ ف۱۳۰ اور اس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں بادشاہ کا پیام عرض کیا تو آپ نے ف۱۳۱ یعنی اس سے درخواست کر کہ وہ پوچھے تفتیش کرے۔ ف۱۳۲ یہ آپ نے اس لیے فرمایا تا کہ بادشاہ کے سامنے آپ کی برأت اور بے گناہی معلوم ہو جائے اور یہ اس کو معلوم ہو کہ یہ قیدِ طویل بے وجہ ہوئی تا کہ آئندہ حاسدوں کو نیش زنی (برائی کرنے) کا موقع نہ ملے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دفعِ تہمت میں کوشش کرنا ضروری ہے۔ اب قاصد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس سے یہ پیام لے کر بادشاہ کی خدمت میں پہنچا۔ بادشاہ نے سن کر عورتوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ عزیز کی عورت کو بھی۔ ف۱۳۳ زلیخا ف۱۳۴ بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس پیام بھیجا کہ عورتوں نے آپ کی پاکی بیان کی اور عزیز کی عورت نے اپنے گناہ کا اقرار کرلیا، اس پر حضرت۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا وا۱۳۵ بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے وا۱۳۶

اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ

بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے وا۱۳۷ اور بادشاہ بولا انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انہیں خاص اپنے

لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ

لیے چن لوں وا۱۳۸ پھر جب اس سے بات کی کہا بے شک آج آپ ہمارے یہاں معزز معتمد ہیں وا۱۳۹ یوسف نے کہا

اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا

مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بے شک میں حفاظت والا علم والا ہوں ف۱۴۰ اور یونہی ہم نے

وا۱۳۵ زلیخا کے اقرار واعتراف کے بعد حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنی براءت کا اظہار اس لیے چاہا تھا تاکہ عزیز کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی غَیبَت (غیر موجودگی) میں اس کی خیانت نہیں کی ہے اور اس کے اہل کی حُرمَت (عزت) خراب کرنے سے مُجتَنِب (دور) رہا ہوں اور جو الزام مجھ پر لگائے گئے ہیں میں ان سے پاک ہوں، اس کے بعد آپ کا خیال مبارک اس طرف گیا کہ اس میں اپنی طرف پاکی کی نسبت اور اپنی نیکی کا بیان ہے ایسا نہ ہو کہ اس میں شانِ خود بینی اور خود پسندی (اپنے فخر وکمال اور تعریف) کا شائبہ بھی آئے۔ اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ کی جناب میں تَواضُع و اِنکِسار (عاجزی) سے عرض کیا کہ میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا، مجھے اپنی بے گناہی پر ناز نہیں ہے اور میں گناہ سے بچنے کو اپنے نفس کی خوبی قرار نہیں دیتا نفس کی جنس کا یہ حال ہے کہ وا۱۳۶ یعنی اپنے جس مخصوص بندے کو اپنے کرم سے معصوم کرے تو اس کا برائیوں سے بچنا اللّٰہ کے فضل و رحمت سے ہے اور معصوم کرنا اسی کا کرم ہے۔ وا۱۳۷ جب بادشاہ کو حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے علم اور آپ کی امانت کا حال معلوم ہوا، اور وہ آپ کے حسنِ صبر، حسنِ ادب، قید خانے والوں کے ساتھ احسان، محنتوں اور تکلیفوں پر ثَبَات و اِستِقلَال (ثابت قدمی) رکھنے پر مطلع ہوا تو اس کے دل میں آپ کا بہت ہی عظیم اعتقاد پیدا ہوا وا۱۳۸ اور اپنا مخصوص بنالوں۔ چنانچہ اس نے مُعَزَّزِین کی ایک جماعت بہترین سواریاں اور شاہانہ ساز و سامان اور نفیس لباس لے کر قید خانہ بھیجی تاکہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ ایوانِ شاہی میں لائیں ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر بادشاہ کا پیام عرض کیا آپ نے قبول فرمایا اور قید خانہ سے نکلتے وقت قیدیوں کے لیے دعا فرمائی، جب قید خانہ سے باہر تشریف لائے تو اس کے دروازہ پر لکھا: یہ بلا کا گھر، زندوں کی قبر اور دشمنوں کی بدگوئی اور سچوں کے امتحان کی جگہ ہے پھر غسل فرمایا اور پوشاک پہن کر ایوانِ شاہی کی طرف روانہ ہوئے جب قلعہ کے دروازہ پر پہنچے تو فرمایا: میرا رب مجھے کافی ہے اس کی پناہ بڑی اور اس کی ثناء برتر اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر قلعہ میں داخل ہوئے بادشاہ کے سامنے پہنچے تو یہ دعا کی کہ یا رب میرے! تیرے فضل سے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کی اور دوسروں کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جب بادشاہ سے نظر ملی تو آپ نے عربی میں سلام فرمایا، بادشاہ نے دریافت کیا: یہ کیا زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے عَمّ (چچا) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان ہے، پھر آپ نے اس کو عِبرَانی زبان میں دعا دی۔ اس نے دریافت کیا: یہ کون سی زبان ہے؟ فرمایا: یہ میرے ابّا کی زبان ہے۔ بادشاہ یہ دونوں زبانیں نہ سمجھ سکا باوجودیکہ وہ ستر زبانیں جانتا تھا، پھر اس نے جس زبان میں حضرت سے گفتگو کی آپ نے اسی زبان میں اس کو جواب دیا، اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی، اس عمر میں یہ وُسعتِ علوم دیکھ کر بادشاہ کو بہت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو اپنے برابر جگہ دی۔ وا۱۳۹ بادشاہ نے درخواست کی کہ حضرت اس کے خواب کی تعبیر اپنی زبان مبارک سے سنادیں حضرت نے اس خواب کی پوری تفصیل بھی سنادی جس جس شان سے کہ اس نے دیکھا تھا، باوجودیکہ آپ سے یہ خواب پہلے مُجمَلاً (مختصراً) بیان کیا گیا تھا۔ اس پر بادشاہ کو بہت تعجب ہوا! کہنے لگا کہ آپ نے میرا خواب ہو بہو بیان فرمادیا خواب تو عجیب تھا ہی مگر آپ کا اس طرح بیان فرمادینا اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے، اب تعبیر ارشاد ہو جائے، آپ نے تعبیر بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب لازم یہ ہے کہ غلّے جمع کیے جائیں اور ان فراخی کے سالوں میں کثرت سے کاشت کرائی جائے اور غلّے مع بالیوں کے محفوظ رکھے جائیں اور رعایا کی پیداوار میں سے خُمُس (پانچواں حصہ) لیا جائے اس سے جو جمع ہوگا وہ مصر و حوالیِ مصر (مصر کے اِردگرد) کے باشندوں کے لیے کافی ہوگا اور پھر خلقِ خدا ہر ہر طرف سے تیرے پاس غلّہ خریدنے آئے گی اور تیرے یہاں اتنے خزائن و اموال جمع ہوں گے جو تجھ سے پہلوں کے لیے جمع نہ ہوئے، بادشاہ نے کہا: یہ انتظام کون کرے گا؟ ف۱۴۰ یعنی اپنی قَلَمرَو (سلطنت) کے تمام خزانے میرے

لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا

یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی اس میں جہاں چاہے رہے ف۱۴۱ ہم اپنی رحمت ف۱۴۲ جسے

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

چاہیں پہنچائیں اور ہم نیکوں کا نیگ (اَجر) ضائع نہیں کرتے اور بے شک آخرت کا ثواب ان کے لیے بہتر جو

سپرد کردے، بادشاہ نے کہا: آپ سے زیادہ اس کا مُستَحِق اور کون ہوسکتا ہے اور اس نے اس کو منظور کیا۔ مسائل: احادیث میں طلبِ اِمارَت (حکومت) کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جب ملک میں اہل موجود ہوں اور اِقامتِ احکامِ الٰہی کسی ایک شخص کے ساتھ خاص نہ ہو اس وقت امارت طلب کرنا مکروہ ہے لیکن جب ایک ہی شخص اہل ہو تو اس کو احکامِ الٰہیہ کی اقامت کے لیے امارت طلب کرنا جائز بلکہ واجب ہے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اسی حال میں تھے، آپ رسول تھے، امت کے مَصَالِح (فائدوں) کے عالم تھے، یہ جانتے تھے کہ قحط شدید ہونے والا ہے جس میں خَلق کو راحت و آسائش پہنچانے کی یہی سَبِیْل (راہ) ہے کہ عِنانِ حکومت (نظامِ حکومت) کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لیے آپ نے امارت طلب فرمائی۔ مسئلہ: ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدے قبول کرنا بہ نیتِ اقامتِ عدل جائز ہے۔ مسئلہ: اگر احکامِ دین کا اِجْرَاء (نفاذ) کافر یا فاسق بادشاہ کی تَمْکِیْن (طاقت) کے بغیر نہ ہوسکے تو اس میں اس سے مدد لینا جائز ہے۔ مسئلہ: اپنی خوبیوں کا بیان تَفَاخُر و تَکَبُّر کے لیے ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا خلق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے اگر اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں اسی لیے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ ف۱۴۱ سب ان کے تحتِ تَصَرُّف (اختیار میں) ہے۔ امارت طلب کرنے کے ایک سال بعد بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو بلا کر آپ کی تاج پوشی کی اور تلوار اور مہر آپ کے سامنے پیش کی اور آپ کو طلائی تخت پر تخت نشین کیا جو جواہرات سے مُرَصَّع تھا اور اپنا ملک آپ کو تَفْوِیْض (سپرد) کیا اور قِطْفِیْر (عزیزِ مصر) کو معزول کرکے آپ کو اس کی جگہ والی بنایا اور تمام خزائن آپ کو تفویض کئے اور سلطنت کے تمام اُمور آپ کے ہاتھ میں دے دیئے اور خود مثل تابع کے ہوگیا کہ آپ کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ کے ہر حکم کو مانتا۔ اسی زمانہ میں عزیزِ مصر کا انتقال ہوگیا، بادشاہ نے اس کے انتقال کے بعد زلیخا کا نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کردیا، جب یوسف علیہ الصلوۃ والسلام زلیخا کے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے جو تو چاہتی تھی! زلیخا نے عرض کیا: اے صدیق! مجھے ملامت نہ کیجئے میں خوبرو تھی نوجوان تھی عیش میں تھی اور عزیزِ مصر عورتوں سے سروکار ہی نہ رکھتا تھا اور آپ کو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال عطا کیا ہے میرا دل اختیار سے باہر ہوگیا اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو معصوم کیا ہے آپ محفوظ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کو بَاکِرَہ (کنواری) پایا اور اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے اِفرائیم اور میشا اور مصر میں آپ کی حکومت مضبوط ہوئی، آپ نے عدل کی بنیادیں قائم کیں ہر زن و مرد کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوئی اور آپ نے قحط سالی کے ایام کے لیے غلّوں کے ذخیرے جمع کرنے کی تدبیر فرمائی اس کے لیے بہت وسیع اور عالیشان انبار خانے (گودام) تعمیر فرمائے اور بہت کثیر ذخائر جمع کئے، جب فراخی کے سال گزر گئے اور قحط کا زمانہ آیا تو آپ نے بادشاہ اور اس کے خُدّام کے لیے روزانہ صرف ایک وقت کا کھانا مقرر فرمادیا، ایک روز دوپہر کے وقت بادشاہ نے حضرت (یوسف علیہ السلام) سے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: یہ قحط کی ابتدا کا وقت ہے۔ پہلے سال میں لوگوں کے پاس جو ذخیرے تھے سب ختم ہوگئے، بازار خالی رہ گئے، اہلِ مصر حضرت یوسف علیہ السلام سے جنس (غلہ) خریدنے لگے اور ان کے تمام درہم، دینار آپ کے پاس آگئے۔ دوسرے سال زیور اور جواہرات سے غلّہ خریدا اور وہ تمام آپ کے پاس آگئے لوگوں کے پاس زیور و جواہر کی قسم سے کوئی چیز نہ رہی۔ تیسرے سال چوپائے اور جانور دے کر غلّے خریدے اور ملک میں کوئی کسی جانور کا مالک نہ رہا۔ چوتھے سال میں غلّے کے لیے تمام غلام اور باندیاں بیچ ڈالیں۔ پانچویں سال تمام اَراضی و عملہ و جاگیریں فروخت کرکے حضرت سے غلّہ خریدا اور یہ تمام چیزیں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچ گئیں۔ چھٹے سال جب کچھ نہ رہا تو انہوں نے اپنی اولادیں بیچیں اس طرح غلّے خرید کر وقت گزارا۔ ساتویں سال وہ لوگ خود بک گئے اور غلام بن گئے اور مصر میں کوئی آزاد مرد و عورت باقی نہ رہا جو مرد تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کا غلام تھا جو عورت تھی وہ آپ کی کنیز تھی اور لوگوں کی زبان پر تھا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی سی عظمت و جلالت کبھی کسی بادشاہ کو میسر نہ آئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا کہ تو نے دیکھا اللّٰہ کا مجھ پر کیسا کرم ہے اس نے مجھ پر ایسا احسانِ عظیم فرمایا، اب ان کے حق میں تیری کیا رائے ہے؟ بادشاہ نے کہا: جو حضرت کی رائے اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اللّٰہ کو گواہ کرتا ہوں اور تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے تمام اہلِ مصر کو آزاد کیا اور ان کے تمام اَمْلَاک (مال و مکانات) اور کل جاگیریں واپس کیں۔ اس زمانہ میں حضرت نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں ملاحظہ فرمایا، آپ سے عرض کیا گیا کہ اتنے عظیم خزانوں کے مالک ہو کر آپ بھوکے رہتے ہیں؟ فرمایا: اس اندیشہ سے کہ سیر ہو جاؤں تو کہیں بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔ سبحان اللّٰہ! کیا پاکیزہ اخلاق ہیں۔ مفسّرین فرماتے ہیں کہ مصر کے تمام زَن و مرد کو حضرت

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝٥٧ وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ ع ۸

ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ف۱۴۳ اور یوسف کے بھائی آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں ف۱۴۴ پہچان لیا

وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٥٨ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ

اور وہ اس سے انجان رہے ف۱۴۵ اور جب ان کا سامان مہیا کر دیا ف۱۴۶ کہا اپنا سوتیلا بھائی ف۱۴۷

لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝٥٩

میرے پاس لے آؤ کیا نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں ف۱۴۸ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝٦٠ قَالُوْا

پھر اگر اسے لے کر میرے پاس نہ آؤ تو تمہارے لیے میرے یہاں ماپ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا بولے

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝٦١ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ

ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے باپ سے اور ہمیں یہ ضرور کرنا اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا ان کی پونجی ان کی

فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

خُرجیوں (تھیلوں) میں رکھ دو ف۱۴۹ شاید وہ اسے پہچانیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں ف۱۵۰ شاید وہ

یوسف علیہ السلام کے خریدے ہوئے غلام اور کنیزیں بنانے میں اللّٰہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ہو کہ حضرت یوسف علیہ السلام غلام کی شان میں آئے تھے اور مصر کے ایک شخص کے خریدے ہوئے ہیں بلکہ سب مصری ان کے خریدے اور آزاد کئے ہوئے غلام ہوں اور حضرت یوسف علیہ السلام نے جو اس حالت میں صبر کیا اس کی یہ جزا دی گئی۔ ف۱۴۲ یعنی ملک و دولت یا نبوت ف۱۴۳ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آخرت کا اجر و ثواب اس سے بہت زیادہ افضل و اعلیٰ ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عطا فرمایا اور ابن عُیَیْنَہ نے کہا کہ مومن اپنی نیکیوں کا ثمرہ دنیا و آخرت دونوں میں پاتا ہے اور کافر جو کچھ پاتا ہے دنیا ہی میں پاتا ہے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب قحط کی شدت ہوئی اور بلائے عظیم عام ہوگئی تمام بِلاد و اَمصار (شہر) قحط کی سخت تر مصیبت میں مبتلا ہوئے اور ہر جانب سے لوگ غلّہ خریدنے کے لیے مصر پہنچنے لگے حضرت یوسف علیہ السلام کسی کو ایک اونٹ کے بار سے زیادہ غلّہ نہیں دیتے تھے تاکہ مُساوات (برابری) رہے اور سب کی مصیبت رفع ہو۔ قحط کی جیسی مصیبت مصر اور تمام بلاد میں آئی، ایسی ہی کَنْعان میں بھی آئی، اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین (حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی) کے سوا اپنے دسوں بیٹوں کو غلّہ خریدنے مصر بھیجا۔ ف۱۴۴ دیکھتے ہی ف۱۴۵ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے سے اب تک چالیس سال کا طویل زمانہ گزر چکا تھا اور ان کا خیال یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہوگا اور یہاں آپ تختِ سلطنت پر شاہانہ لباس میں شوکت و شان کے ساتھ جلوہ فرما تھے اس لیے انہوں نے آپ کو نہ پہچانا اور آپ سے عِبْرانی زبان میں گفتگو کی آپ نے بھی اسی زبان میں جواب دیا، آپ نے فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم شام کے رہنے والے ہیں جس مصیبت میں دنیا مبتلا ہے اسی میں ہم بھی ہیں، آپ سے غلّہ خریدنے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللّٰہ کی قسم کھاتے ہیں ہم جاسوس نہیں ہیں ہم سب بھائی ہیں ایک باپ کی اولاد ہیں ہمارے والد بہت بزرگ مُعَمَّر (بڑی عمر کے) صدیق ہیں اور ان کا نامِ نامی حضرت یعقوب ہے وہ اللّٰہ کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم کتنے بھائی ہو؟ کہنے لگے: تھے تو ہم بارہ مگر ایک بھائی ہمارا ہمارے ساتھ جنگل گیا تھا ہلاک ہوگیا اور وہ والد صاحب کو ہم سب سے زیادہ پیارا تھا۔ فرمایا: اب تم کتنے ہو؟ عرض کیا: دس۔ فرمایا: گیارھواں کہاں ہے؟ کہا: وہ والد صاحب کے پاس ہے کیونکہ جو ہلاک ہوگیا وہ اسی کا حقیقی بھائی تھا اب والد صاحب کی اسی سے کچھ تسلی ہوتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان بھائیوں کی بہت عزت کی اور بہت خَاطِر و مُدارات (اچھی طرح) سے ان کی میزبانی فرمائی۔ ف۱۴۶ ہر ایک کا اونٹ بھر دیا اور زادِ سفر دے دیا۔ ف۱۴۷ یعنی بنیامین ف۱۴۸ اس کو لے آؤ گے تو ایک اونٹ غلہ اس کے حصہ کا اور زیادہ دوں گا۔ ف۱۴۹ جو انہوں نے قیمت میں

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

واپس آئیں پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے ف۱۵۱ بولے اے ہمارے باپ ہم سے غلّہ روک دیا گیا ہے ف۱۵۲

فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ

تو ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ غلّہ لائیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے کہا کیا اس کے بارے میں تم پر

عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ

ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا ف۱۵۳ تو اللہ سب سے بہتر نگہبان اور وہ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ

ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان اور جب اُنھوں نے اپنا اسباب کھولا اپنی پونجی پائی کہ ان کو پھیر

اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ

دی گئی ہے بولے اے ہمارے باپ اب ہم اور کیا چاہیں یہ ہے ہماری پونجی کہ ہمیں واپس کردی گئی اور ہم اپنے گھر کے

اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾

لیے غلّہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں یہ دینا بادشاہ کے سامنے کچھ نہیں ف۱۵۴

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ

کہا میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا یہ عہد نہ دے دو ف۱۵۵ کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے مگر

اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾

یہ کہ تم گھر جاؤ (مجبور ہو جاؤ) ف۱۵۶ پھر جب انھوں نے یعقوب کو عہد دے دیا کہا ف۱۵۷ اللہ کا ذمہ ہے ان باتوں پر جو ہم کہہ رہے ہیں

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

اور کہا اے میرے بیٹو ف۱۵۸ ایک دروازے سے نہ داخل ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا ف۱۵۹

دی تھی تاکہ جب وہ اپنا سامان کھولیں تو اپنی پونجی انہیں مل جائے اور قحط کے زمانہ میں کام آئے اور مَخفِی (پوشیدہ) طور پر ان کے پاس پہنچے تاکہ انہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے اور یہ کرم واحسان دوبارہ آنے کے لیے ان کی رَغبت کا باعث بھی ہو۔ ف۱۵۰ اور اس کا واپس کرنا ضروری سمجھیں۔ ف۱۵۱ اور بادشاہ کے حسن سلوک اور اس کے احسان کا ذکر کیا کہا کہ اس نے ہماری وہ عزت وتکریم کی کہ اگر آپ کی اولاد میں سے کوئی ہوتا تو بھی ایسا نہ کرسکتا۔ فرمایا: اب اگر تم بادشاہِ مصر کے پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ ہمارے والد تیرے حق میں تیرے اس سلوک کی وجہ سے دعا کرتے ہیں۔ ف۱۵۲ اگر آپ ہمارے بھائی بنیامین کو نہ بھیجیں گے تو غلہ نہ ملے گا۔ ف۱۵۳ اس وقت بھی تم نے حفاظت کا ذمہ لیا تھا۔ ف۱۵۴ کیونکہ اس نے اس سے زیادہ احسان کئے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی اللہ کی قسم نہ کھاؤ۔ ف۱۵۶ اور اس کو لے کر آنا تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے۔ ف۱۵۷ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ف۱۵۸ مصر میں ف۱۵۹ تاکہ نظر بد سے محفوظ رہو۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ نظر حق ہے۔ پہلی مرتبہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں فرمایا تھا اس لیے کہ اس وقت تک کوئی یہ نہ جانتا تھا کہ یہ سب بھائی اور ایک باپ کی اولاد

وَمَآ اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُۚ
اور میں تمہیں اللہ سے بچا نہیں سکتاف۱۶۰ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ
اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ چاہیے اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ

اَبُوْهُمْؕ مَا كَانَ يُغْنِىْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىْ نَفْسِ
نے حکم دیا تھاو۱۶۱ وہ کچھ انہیں اللہ سے بچا نہ سکتا ہاں یعقوب کے جی کی

يَعْقُوْبَ قَضٰىهَاؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کر لی اور بے شک وہ صاحبِ علم ہے ہمارے سکھائے سے مگر اکثر لوگ نہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ؑ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْۤ اَنَا ع ۸
جانتے و۱۶۲ اور جب وہ یوسف کے پاس گئے و۱۶۳ اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی و۱۶۴ کہا یقین جان میں ہی

اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ
تیرا بھائی و۱۶۵ ہوں تو یہ جو کچھ کرتے ہیں اس کا غم نہ کھاو۱۶۶ پھر جب ان کا سامان مہیا کر دیا و۱۶۷

جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ
پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا و۱۶۸ پھر ایک منادی نے ندا کی اے قافلہ والو! بے شک

ہیں لیکن اب چونکہ جان چکے تھے اس لیے نظر ہو جانے (لگ جانے) کا احتمال تھا اس واسطے آپ نے علیحدہ علیحدہ ہو کر داخل ہونے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے دفع کی تدبیر اور مناسب احتیاطیں انبیاء کا طریقہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی آپ نے امر اللہ کو تفویض کر دیا کہ باوجود احتیاطوں کے توکل و اعتماد اللہ پر ہے اپنی تدبیر پر بھروسہ نہیں۔ ف۱۶۰ یعنی جو مقدر ہے وہ تدبیر سے ٹالا نہیں جا سکتا۔ و۱۶۱ یعنی شہر کے مختلف دروازوں سے تو ان کا متفرق ہو کر داخل ہونا۔ و۱۶۲ جو اللہ تعالیٰ اپنے اصفیاء (خاص بندوں) کو علم دیتا ہے۔ و۱۶۳ اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس اپنے بھائی بنیامین کو لے آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، پھر انہیں عزت کے ساتھ مہمان بنایا اور جا بجا دستر خوان لگائے گئے اور ہر دستر خوان پر دو دو صاحبوں کو بٹھایا گیا، بنیامین اکیلے رہ گئے تو وہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ آج اگر میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) زندہ ہوتے تو مجھے اپنے ساتھ بٹھاتے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارا ایک بھائی اکیلا رہ گیا اور آپ نے بنیامین کو اپنے دستر خوان پر بٹھایا۔ و۱۶۴ اور فرمایا کہ تمہارے ہلاک شدہ بھائی کی جگہ میں تمہارا بھائی ہو جاؤں تو کیا تم پسند کرو گے؟ بنیامین نے کہا کہ آپ جیسا بھائی کس کو میسر آئے لیکن یعقوب (علیہ السلام) کا فرزند اور راحیل (مادرِ حضرت یوسف علیہ السلام) کا نورِ نظر ہونا تمہیں کیسے حاصل ہو سکتا ہے، حضرت یوسف علیہ السلام رو پڑے اور بنیامین کو گلے سے لگایا اور و۱۶۵ یوسف (علیہ السلام) و۱۶۶ بے شک اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں خیر کے ساتھ جمع فرمایا اور ابھی اس راز کی بھائیوں کو اطلاع نہ دینا یہ سن کر بنیامین فرطِ مسرت سے بے خود ہو گئے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہنے لگے: اب میں آپ سے جدا نہ ہوں گا آپ نے فرمایا: والد صاحب کو میری جدائی کا بہت غم پہنچ چکا ہے اگر میں نے تمہیں بھی روک لیا تو انہیں اور زیادہ غم ہوگا علاوہ بریں روکنے کی بجز اس کے اور کوئی سبیل بھی نہیں ہے کہ تمہاری طرف کوئی غیر پسندیدہ بات منسوب ہو۔ بنیامین نے کہا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ و۱۶۷ اور ہر ایک کو ایک بارِ شُتُر (ایک اونٹ کا بوجھ) غلّہ دے دیا اور ایک بارِ شُتُر بنیامین کے نام خاص کر دیا۔ و۱۶۸ جو بادشاہ کے پانی پینے کا سونے کا جواہرات سے مُرَصَّع کیا ہوا تھا اور

لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿٧١﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ

تم چور ہو بولے اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تم کیا نہیں پاتے بولے بادشاہ کا

صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْا

پیانہ نہیں ملتا اور جو اسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ ہے اور میں اس کا ضامن ہوں بولے

تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾

خدا کی قسم تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد کرنے نہ آئے اور نہ ہم چور

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ

بولے پھر کیا سزا ہے اس کی اگر تم جھوٹے ہو ف۱۶۹ بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ

اَسباب (سامان) میں ملے وہی اس کے بدلے میں غلام بنے ف۱۷۰ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے ف۱۷۱ تو اول ان کی خرجیوں (تھیلوں) سے تلاشی شروع

قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا

کی اپنے بھائی ف۱۷۲ کی خُرجی سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی خرجی سے نکال لیا ف۱۷۳ ہم نے یوسف کو

لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

یہی تدبیر بتائی ف۱۷۴ بادشاہی قانون میں اسے نہیں پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے ف۱۷۵ مگر یہ کہ خدا چاہے ف۱۷۶

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٦﴾ قَالُوْۤا اِنْ

ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں ف۱۷۷ اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے ف۱۷۸ بھائی بولے اگر

اس وقت اس سے غلّہ ناپنے کا کام لیا جاتا تھا یہ پیالہ بنیامین کے کجاوے میں رکھ دیا گیا اور قافلہ کَنْعَان کے قصد سے روانہ ہوگیا، جب شہر کے باہر جاچکا تو انبار خانہ کے کارکنوں کو معلوم ہوا کہ پیالہ نہیں ہے ان کے خیال میں یہی آیا کہ یہ قافلے والے لے گئے انہوں نے اس کی جستجو کے لیے آدمی بھیجے۔ ف۱۶۹ اس بات میں اور پیالہ تمہارے پاس نکلے۔ ف۱۷۰ اور شریعتِ حضرت یعقوب علیہ السلام میں چوری کی یہی سزا مقرر تھی۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ ف۱۷۱ پھر یہ قافلہ مصر لایا گیا اور ان صاحبوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں حاضر کیا گیا ف۱۷۲ یعنی بنیامین ف۱۷۳ یعنی بنیامین کی خرجی سے پیالہ برآمد کیا۔ ف۱۷۴ اپنے بھائی کے لینے کی۔ اس معاملہ میں بھائیوں سے استفسار کریں تاکہ وہ شریعت حضرت یعقوب علیہ السلام کا حکم بتائیں جس سے بھائی مل سکے۔ ف۱۷۵ کیونکہ بادشاہِ مصر کے قانون میں چوری کی سزا مارنا اور دونا مال لے لینا مقرر تھی۔ ف۱۷۶ یعنی یہ بات خدا کی مَشِیْئَت (مرضی) سے ہوئی کہ ان کے دل میں ڈال دیا کہ سزا بھائیوں سے دریافت کریں اور ان کے دل میں ڈال دیا کہ وہ اپنی سنت کے مطابق جواب دیں۔ ف۱۷۷ علم میں جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے درجے بلند فرمائے۔ ف۱۷۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہر عالم کے اوپر اس سے زیادہ علم رکھنے والا عالم ہوتا ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ اللہ تعالٰی تک پہنچتا ہے اس کا علم سب کے علم سے برتر ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے بھائی علماء تھے اور حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام ان سے اَعْلَم (بڑے عالم) تھے۔ جب پیالہ بنیامین کے سامان سے نکلا تو بھائی شرمندہ ہوئے اور انہوں نے سر جھکائے اور۔

يَّسۡرِقۡ فَقَدۡ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوۡسُفُ فِىۡ نَفۡسِهٖ وَلَمۡ

یہ چوری کرے ف۱۷۹ تو بے شک اس سے پہلے ایک بھائی چوری کر چکا ہے ف۱۸۰ تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں رکھی اور ان

يُبۡدِهَا لَهُمۡ ۚ قَالَ اَنۡتُمۡ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا تَصِفُوۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوۡا

پر ظاہر نہ کی جی میں کہا تم بدتر جگہ ہو ف۱۸۱ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں بناتے ہو بولے

يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيۡخًا كَبِيۡرًا فَخُذۡ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

اے عزیز! اس کے ایک باپ ہیں بوڑھے بڑے ف۱۸۲ تو ہم میں اس کی جگہ کسی کو لے لو بے شک ہم

نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنۡ نَّاۡخُذَ اِلَّا مَنۡ وَّجَدۡنَا

تمہارے احسان دیکھ رہے ہیں کہا ف۱۸۳ خدا کی پناہ کہ ہم لیں مگر اسی کو جس کے پاس

مَتَاعَنَا عِنۡدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسۡتَيۡـَٔسُوۡا مِنۡهُ خَلَصُوۡا نَجِيًّا ؕ ع ۹

ہمارا مال ملا ف۱۸۴ جب تو ہم ظالم ہوں گے پھر جب اس سے ناامید ہوئے الگ جا کر سرگوشی کرنے لگے

قَالَ كَبِيۡرُهُمۡ اَلَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اَبَاكُمۡ قَدۡ اَخَذَ عَلَيۡكُمۡ مَّوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ

ان کا بڑا بھائی بولا کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا

وَمِنۡ قَبۡلُ مَا فَرَّطْتُّمۡ فِىۡ يُوۡسُفَ ۚ فَلَنۡ اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ حَتّٰى يَاۡذَنَ لِىۡۤ

اور اس سے پہلے یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ ف۱۸۵

اَبِىۡۤ اَوۡ يَحۡكُمَ اللّٰهُ لِىۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡكُمۡ فَقُوۡلُوۡا

مجھے اجازت دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے ف۱۸۶ اور اس کا حکم سب سے بہتر اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو

يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابۡنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدۡنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمۡنَا وَمَا كُنَّا لِلۡغَيۡبِ

اے ہمارے باپ بے شک آپ کے بیٹے نے چوری کی ف۱۸۷ اور ہم تو اتنی ہی بات کے گواہ ہوئے تھے جتنی ہمارے علم میں تھی ف۱۸۸ اور ہم غیب کے

ف۱۷۹ یعنی سامان میں پیالہ نکلنے سے سامان والے کا چوری کرنا تو یقینی نہیں لیکن اگر یہ فعل اس کا ہو ف۱۸۰ یعنی حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام اور جس کو انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف نسبت کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا ایک بت تھا جس کو وہ پوجتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے چپکے سے وہ بت لیا اور توڑ کر راستہ میں نجاست کے اندر ڈال دیا، یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بت پرستی کا مٹانا تھا بھائیوں کا اس ذکر سے یہ مُدَّعا (مقصد) تھا کہ ہم لوگ بنیامین کے سوتیلے بھائی ہیں، یہ فعل ہو تو شاید بنیامین کا ہو، نہ ہماری اس میں شرکت نہ ہمیں اس کی اطلاع۔ ف۱۸۱ اس سے جس کی طرف چوری کی نسبت کرتے ہو۔ کیونکہ چوری کی نسبت حضرت یوسف کی طرف تو غلط ہے وہ فعل تو شرک کا ابطال (مٹانا) اور عبادت تھا اور تم نے جو یوسف کے ساتھ کیا وہ بڑی زیادتیاں ہیں۔ ف۱۸۲ ان سے محبت رکھتے ہیں اور انہیں سے ان کے دل کی تسلی ہے۔ ف۱۸۳ حضرت یوسف علیہ السلام نے ف۱۸۴ کیونکہ تمہارے فیصلہ سے ہم اسی کو لینے کے مستحق ہیں جس کے کجاوے میں ہمارا مال ملا اگر ہم بجائے اس کے دوسرے کو لیں ف۱۸۵ میرے واپس آنے کی ف۱۸۶ میرے بھائی کو خلاصی دے کر یا

حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ
نگہبان نہ تھے ف۱۸۹ اور اس بستی سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے جس میں ہم آئے

وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ
اور ہم بے شک سچے ہیں ف۱۹۰ کہا ف۱۹۱ تمہارے نفس نے تمہیں کچھ حیلہ بنا دیا تو اچھا صبر ہے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾ وَ
قریب ہے کہ اللّٰہ ان سب کو مجھ سے لا ملائے ف۱۹۲ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے اور

تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ
ان سے منہ پھیرا ف۱۹۳ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں ف۱۹۴

فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا
تو وہ غصہ کھاتا رہا بولے ف۱۹۵ خدا کی قسم آپ ہمیشہ یوسف کی یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ گور کنارے (موت کے قریب) جالگیں

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ
یا جان سے گزر جائیں کہا میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللّٰہ ہی سے کرتا ہوں ف۱۹۶

وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ
اور مجھے اللّٰہ کی وہ شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۱۹۷ اے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی

وَ اَخِیْهِ وَ لَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا
کا سراغ لگاؤ اور اللّٰہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللّٰہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر

اس کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ چلنے کا۔ ف۱۸۷ یعنی ان کی طرف چوری کی نسبت کی گئی ف۱۸۸ کہ پیالہ ان کے کجاوہ میں نکلا ف۱۸۹ اور ہمیں خبر نہ تھی کہ یہ صورت پیش آئے گی حقیقت حال اللّٰہ ہی جانے کہ کیا ہے اور پیالہ کس طرح بنیامین کے سامان سے برآمد ہوا۔ ف۱۹۰ پھر یہ لوگ اپنے والد کے پاس واپس آئے اور سفر میں جو کچھ پیش آیا تھا اس کی خبر دی اور بڑے بھائی نے جو کچھ بتا دیا تھا وہ سب والد سے عرض کیا۔ ف۱۹۱ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ چوری کی نسبت بنیامین کی طرف غلط ہے اور چوری کی سزا غلام بنانا یہ بھی کوئی کیا جانے اگر تم فتویٰ نہ دیتے اور تمہیں نہ بتاتے تو ف۱۹۲ یعنی حضرت یوسف کو اور ان کے دونوں بھائیوں کو۔ ف۱۹۳ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کی خبر سن کر اور آپ کا غم و اندوہ (رنج والم) انتہا کو پہنچ گیا ف۱۹۴ روتے روتے آنکھ کی سیاہی کا رنگ جاتا رہا اور بینائی ضعیف ہوگئی۔ حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدائی میں حضرت یعقوب علیہ السلام اَسّی برس روتے رہے۔ اور اَحِبّاء (پیاروں) کے غم میں رونا جو تکلیف اور نمائش سے نہ ہو اور اس کے ساتھ اللّٰہ کی شکایت و بے صبری نہ پائی جائے رحمت ہے، ان غم کے ایام میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان مبارک پر کبھی کوئی کلمہ بے صبری کا نہ آیا۔ ف۱۹۵ برادران یوسف اپنے والد سے ف۱۹۶ تم سے یا اور کسی سے نہیں ف۱۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع رکھتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ ان کا خواب حق ہے ضرور واقع ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے حضرت مَلَکُ الْمَوت سے دریافت کیا کہ کیا تم نے میرے بیٹے یوسف کی روح قبض کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! اس سے بھی

الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ

کافر لوگ ف۱۹۸ پھر جب وہ یوسف کے پاس پہنچے بولے اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو مصیبت پہنچی ف۱۹۹ اور

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ

ہم بے قدر پونجی لے کر آئے ہیں ف۲۰۰ تو آپ ہمیں پورا ماپ دیجئے ف۲۰۱ اور ہم پر

عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

خیرات کیجئے ف۲۰۲ بےشک اللہ خیرات والوں کو صلہ دیتا ہے ف۲۰۳ بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسف اور

بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا جب تم نادان تھے ف۲۰۴ بولے کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ز قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ

کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بےشک اللہ نے ہم پر احسان کیا ف۲۰۵ بےشک جو پرہیزگاری اور

يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

صبر کرے تو اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا ف۲۰۶ بولے خدا کی قسم بےشک اللہ نے آپ کو

اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

ہم پر فضیلت دی اور بےشک ہم خطاوار تھے ف۲۰۷ کہا آج ف۲۰۸ تم پر کچھ ملامت نہیں

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ

اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ف۲۰۹ میرا یہ کرتا لے جاؤ ف۲۱۰ اسے میرے باپ کے

آپ کو ان کی زندگانی کا اطمینان ہوا اور آپ نے اپنے فرزندوں سے فرمایا ف۱۹۸ یہ سن کر برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام پھر مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ ف۱۹۹ یعنی تنگی اور بھوک کی سختی اور جسموں کا دبلا ہو جانا۔ ف۲۰۰ ردی کھوٹی جسے کوئی سوداگر مال کی قیمت میں قبول نہ کرے وہ چند کھوٹے درہم تھے اور اَثَاثُ الْبَیْت (گھریلو سامان) کی چند پرانی بوسیدہ چیزیں۔ ف۲۰۱ جیسا کھرے داموں سے دیتے تھے۔ ف۲۰۲ یہ ناقص پونجی قبول کر کے۔ ف۲۰۳ ان کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گریہ طاری ہوا اور چشمِ گوہر فشاں سے اَشک رواں ہو گئے اور ف۲۰۴ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد سے جدا کرنا اور ان کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تبسم آ گیا اور انہوں نے آپ کے گوہرِ دَندان (موتی جیسے دانتوں) کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسفی کی شان ہے۔ ف۲۰۵ ہمیں جدائی کے بعد سلامتی کے ساتھ ملایا اور دنیا و دین کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔ ف۲۰۶ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام بہ طریقِ عُذر خواہی (معافی چاہتے ہوئے) ف۲۰۷ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت دی بادشاہ بنایا اور ہمیں مسکین بنا کر آپ کے سامنے لایا۔ ف۲۰۸ اگرچہ ملامت کرنے کا دن ہے مگر میری جانب سے ف۲۰۹ اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے اپنے والد ماجد کا حال دریافت کیا انہوں نے کہا: آپ کی جدائی کے غم میں روتے روتے ان کی بینائی بحال نہیں رہی آپ نے فرمایا ف۲۱۰ جو میرے والد ماجد نے تعویذ بنا کر میرے گلے میں ڈال دیا تھا۔

عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ

منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اپنے سب گھر بھر (گھر والوں) کو میرے پاس لے آؤ جب قافلہ مصر سے

الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

جدا ہوا ف۲۱۱ یہاں ان کے باپ نے ف۲۱۲ کہا بےشک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ

بیٹے بولے خدا کی قسم آپ اپنی اسی پرانی خودرفتگی (محبت) میں ہیں ف۲۱۳ پھر جب خوشی سنانے والا آیا ف۲۱۴

اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ

اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہوگئیں) کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی وہ

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا

شانیں معلوم ہیں جو تم نہیں جانتے ف۲۱۵ بولے اے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے بےشک ہم

خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

خطاوار ہیں کہا جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا بےشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ف۲۱٦

ف۲۱۱ اور کنعان کی طرف روانہ ہوا۔ ف۲۱۲ اپنے پوتوں اور پاس والوں سے ف۲۱۳ کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف (علیہ السلام) کہاں ان کی وفات بھی ہوچکی ہوگی۔ ف۲۱۴ لشکر کے آگے آگے وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی یہودا تھے انہوں نے کہا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو بھیڑیا کھا گیا میں نے ہی انہیں غمگین کیا تھا آج کُرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف (علیہ السلام) کی زندگانی کی فرحت انگیز (خوشی پہنچانے والی) خبر بھی میں ہی سناؤں گا تو یہودا برہنہ سر، برہنہ پا، کُرتا لے کر اَسّی فرسنگ (دوسو چالیس میل) دوڑتے آئے، راستہ میں کھانے کے لیے سات روٹیاں ساتھ لائے تھے، فرطِ شوق کا یہ عالم تھا کہ ان کو بھی راستہ میں کھا کر تمام نہ کرسکے۔ ف۲۱۵ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دریافت فرمایا: یوسف کیسے ہیں؟ یہودا نے عرض کیا: حضور وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ فرمایا: میں بادشاہی کو کیا کروں یہ بتاؤ کس دین پر ہیں؟ عرض کیا: دین اسلام پر۔ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کی نعمت پوری ہوئی۔ برادرانِ حضرت یوسف علیہ السلام ف۲۱٦ حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وقتِ سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کے لیے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع ان کے اہل و اولاد کے بلانے کے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ دوسو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتّر یا تہتّر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ ان کی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے۔ اَلْحَاصِلُ (قصہ مختصر یہ کہ) جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہنچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہِ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لے کر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لیے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے (جھنڈے لہراتے)، قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے، جب آپ کی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ صحرا زَرْق بَرْق (رنگ برنگے) سواروں سے پُر ہو رہا ہے۔ فرمایا: اے یہودا! کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت وشکوہ سے آ رہا ہے؟ عرض کیا: نہیں! یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں۔ "علیہم السلام" حضرت جبریل نے آپ کو متعجب دیکھ کر عرض کیا: ہوا کی طرف نظر فرمایئے آپ کے

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ

پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے اس نے اپنے ماں وا۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں وا۲۱۸ داخل ہو

شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ

اللہ چاہے تو امان کے ساتھ وا۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور وہ سب ف۲۲۰ اس کے لیے سجدے میں گرے وا۲۲۱ اور

قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ

یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے و۲۲۲ بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا اور

قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ

بے شک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا و۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے

اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ

کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ

بے شک وہی علم و حکمت والا ہے و۲۲۴ اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي

باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے

سرور میں شرکت کے لیے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں۔ ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طَبْل وبُوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کردی تھی، یہ محرّم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والِد ووَلَد، پِدَر و پِسَر (باپ اور بیٹا) قریب ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ تَوَقُّف کیجئے اور والد صاحب کو ابتداء بسلام کا موقع دیجئے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُذْهِبَ الْاَحْزَان (یعنی اے غم واَندوہ کے دور کرنیوالے سلام ہو) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور مل کر خوب روئے، پھر اس مُزَیَّن فِرُودْگاہ (قیام گاہ) میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپ کے استقبال کے لیے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی۔ یہ دخول حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے۔ و۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ۔ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں۔ و۲۱۸ یعنی خاص شہر میں و۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا۔ ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی و۲۲۱ یہ سجدہ تحیت وتواضع (سلام وعاجزی) کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی مُعَظَّم (بزرگ) کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے۔ سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہوسکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدۂ تحیت وتعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ و۲۲۲ جو میں نے صغرسنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا۔ و۲۲۳ اس موقع پر آپ نے کنویں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو۔ و۲۲۴ اصحابِ تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس ۲۴ سال بہترین عیش وآرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریبِ وفات آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جاکر ارضِ مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تَعْمِیْل کی گئی اور بعدِ وفات سال

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ
دنیا اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قُربِ خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ

اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ
غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب اُنھوں نے اپنا کام پکا کیا تھا

وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا
اور وہ داؤں چل رہے تھے ف۲۲۷ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو ایمان نہ لائیں گے اور تم

تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ ع ١١ ٥
اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ ف۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو نصیحت اور کتنی نشانیاں

اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿١٠٥﴾ وَ
ہیں ف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ لوگ ان پر گزرتے ہیں ف۲۳۰ اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور

مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ
ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے ف۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ

غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾
اللہ کا عذاب انھیں آکر گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر نہ ہو

(ایک خاص قسم کے درخت) کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسدِ اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عِیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس سال کی تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کر کے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے۔ ف۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام۔ انبیاء سب معصوم ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیمِ امت کے لیے ہے کہ وہ حُسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی، آپ کے مقامِ دفن میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلّہ والے حصولِ برکت کے لیے اپنے ہی محلّہ میں دفن کرنے پر مُصِرّ (اِصرار کر رہے) تھے، آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تا کہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگِ رُخام، یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔ ف۲۲۶ یعنی برادرانِ یوسف علیہ السلام کے ف۲۲۷ باوجود اس کے اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔ ف۲۲۸ قرآن شریف ف۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی، ان نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار مراد ہیں۔ (مدارک) ف۲۳۰ اور ان کا مُشاہَدہ کرتے ہیں لیکن تفَکُّر (سوچ بچار) نہیں کرتے، عبرت نہیں حاصل کرتے۔ ف۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رَدّ میں نازل ہوئی جو اللہ تعالٰی کی خالِقیَّت و رَزّاقِیَّت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اس کا شریک کرتے تھے۔

وقف النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ قف عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ

تم فرماؤ ف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں ف۲۳۳

وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور اللہ کو پاکی ہے ف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

سب مرد ہی تھے ف۲۳۵ جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے ف۲۳۶ تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے نہیں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ف۲۳۷ اور بےشک آخرت کا گھر

لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْــٴَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا

پرہیزگاروں کے لیے بہتر تو کیا تمہیں عقل نہیں یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اَسباب کی امید نہ رہی ف۲۳۸ اور لوگ سمجھے

اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا ف۲۳۹ اس وقت ہماری مدد آئی تو جسے ہم نے چاہا بچا لیا گیا ف۲۴۰ اور ہمارا عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي

مجرم لوگوں سے پھیرا نہیں جاتا بےشک ان کی خبروں سے ف۲۴۱ عقل مندوں کی آنکھیں

الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

کھلتی ہیں ف۲۴۲ یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں ف۲۴۳ لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی ف۲۴۴

ف۲۳۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحیدِ الٰہی اور دینِ اسلام کی دعوت دینا ف۲۳۳ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اوران کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں، یہ علم کے مَعْدِن (سرچشمے)، ایمان کے خزانے، رحمٰن کے لشکر ہیں۔ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہیئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک، علم میں سب سے عَمِیْق (کامل)، تَکَلُّف (نمود ونمائش) میں سب سے کم، ایسے حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت اور ان کے دین کی اِشاعت کے لیے برگزیدہ کیا۔ ف۲۳۴ تمام عیوب ونقائص اور شرکاء واضداد وانداد (مخالف وہم پلّہ) سے۔ ف۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا۔ یہ اہلِ مکہ کا جواب ہے جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انہیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے۔ ف۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اہلِ بادیہ (دیہاتیوں) اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا۔ ف۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے ف۲۳۸ یعنی لوگوں کو چاہیئے کہ عذابِ الٰہی میں تاخیر ہونے اور عیش وآسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی امتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جا چکی ہیں یہاں تک کہ جب ان کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور بہ اسبابِ ظاہر رسولوں کو قوم پر دنیا میں ظاہر عذاب آنے کی امید نہ رہی۔ (ابوالسعود) ف۲۳۹ یعنی قوموں نے گمان کیا کہ رسولوں نے انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں۔ (مدارک وغیرہ) ف۲۴۰ اپنے بندوں میں سے یعنی اطاعت کرنے والے

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾ ع

تصدیق ہے اور ہر چیز کا مُفَصَّل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت۔

اٰیاتها ٤٣ ۱۳ سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ ٩٦ رکوعاتها ٦

سورۂ رعد مدنیہ ہے، اس میں تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاؤ

الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ حق ہے ف۴

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے کہ

تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ

تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر اِستوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ

وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مُفَصَّل نشانیاں بتاتا ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا

ایمانداروں کو بچالیا۔ ف۲۴۱ یعنی انبیاء کی اور ان کی قوموں کی ف۲۴۲ جیسے کہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت وکرامت ہے اور ایذ ارسانی و بدخواہی کا انجام ندامت اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے اور بندے کو سختیوں کے پیش آنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے رحمتِ الٰہی دستگیری کرے تو کسی کی بدخواہی کچھ نہیں کرسکتی۔ اس کے بعد قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۴۳ جس کو کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا اِعجاز (عاجز کردینا) اس کے مِنَ اللّٰه (اللہ کی طرف سے) ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے۔ ف۲۴۴ توریت انجیل وغیرہ کتبِ الٰہیہ کی ف۱ سورۂ رَعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں " لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ " اور " يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا " کے سوا باقی سب مکی ہیں، اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے، اس میں چھ رکوع تینتالیس یا پینتالیس آیتیں اور آٹھ سو پچپن کلمے اور تین ہزار پانچ سو چھ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن شریف کی ف۳ یعنی قرآن شریف ف۴ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں ف۵ یعنی مشرکینِ مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا ہے انہوں نے خود بنایا، اس آیت میں ان کا ردّ فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائبِ قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ف۶ اس کے دو معنی ہوسکتے ہیں، ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قولِ اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں۔ (خازن وجمل) ف۷ اپنے بندوں کے مَنَافِع اور اپنے بلاد کے مَصَالِح کے لیے وہ حسبِ حکم گردش میں ہیں۔ ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اَجَلِ مُّسَمًّى سے ان کے دَرَجات ومَنازِل مراد ہیں یعنی وہ اپنی منازل ودرجات میں ایک غایت (حد) تک گردش کرتے ہیں جس سے تَجَاوُز نہیں کرسکتے، شمس وقمر میں سے ہر ایک کے لیے سیرِ خاص جہتِ خاص کی طرف سرعت وبُطوٴ وحرکت کی مقدارِ خاص سے مقرر فرمائی ہے۔ ف۹ اپنی وحدانیت وکمالِ قدرت کی۔

تُوْقِنُوْنَ ﴿۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًاؕ

یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر ف۱۱ اور نہریں بنائیں

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَؕ

اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے ف۱۲ رات سے دن کو چھپا لیتا ہے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ

بےشک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے (ٹکڑے) ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴

وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ

اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے (گڑھے) سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی

وَّاحِدٍ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بےشک اس میں نشانیاں ہیں

یَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ

عقل مندوں کے لیے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اَچنبا (تعجب) تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہوکر پھر

جَدِیْدٍ۬ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْۚ وَ اُولٰٓىٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ

نئے بنیں گے ف۱۷ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں

اَعْنَاقِهِمْۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ

طوق ہوں گے ف۱۸ اور وہ دوزخ والے ہیں انھیں اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی

ف۱۰ اور جانو کہ جو انسان کو نِیستی کے بعد ہَستی (یعنی جب وہ تھا ہی نہیں تو اس کو پیدا) کرنے پر قادر ہے وہ اس کو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔
ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ ف۱۲ سیاہ وسفید، ترش وشیریں، صغیر وکبیر، بَری وبُستانی (صحرائی وباغاتی)، گرم وسرد، تر وخشک وغیرہ۔ ف۱۳ جو سمجھیں کہ یہ تمام آثار صانعِ حکیم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان میں سے کوئی قابلِ زراعت ہے کوئی ناقابلِ زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتلا۔ ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تَمْثِیل (مثال) ہے کہ جس طرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قِطْعات (ٹکڑے) ہوئے، ان پر آسمان سے ایک ہی پانی برسا، اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے، اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کیے گئے ان پر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو ولغو میں مبتلا ہوئے تو جس طرح زمین کے قِطْعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار وانوار واسرار میں مختلف ہیں۔ ف۱۶ اے محمد مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق وامین معروف تھے ف۱۷ اور انہوں نے کچھ نہ سمجھا کہ جس نے اِبتِداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے۔ ف۱۸ روز قیامت۔

بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ

جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان سے اگلوں کی سزائیں ہوچکیں ف۲۰ اور بے شک تمہارا رب

لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿٦﴾ وَ

تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بے شک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور

يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ

کافر کہتے ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲۳ تم تو

مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ ع اَللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ

ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو

ف۱۹ مشرکینِ مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریقِ تَمَسْخُر (بطورِ مذاق) تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے۔ ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے۔ ف۲۲ جب عذاب فرمائے۔ ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہوچکی تھیں اور معجزات دکھائے جاچکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہوچکے اور ناقابلِ انکار براہین پیش کردیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مُدَّعا ثابت کردیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہلِ علم و ہنر عاجز و مُتَحَیَّر (حیران) رہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہوجائے۔ ایسے آیاتِ بیّنہ اور براہین واضحہ (روشن دلائل) و معجزاتِ ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی روزِ روشن میں دن کا انکار کردینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد (سرکشی) و فرار ہے، کسی مدعا پر جب برہانِ قوی (مضبوط دلیل) قائم ہوجائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلبِ دلیل عِنَاد و مُکَابَرَہ (سرکشی و جھگڑا کرنا) ہوتا ہے، جب تک کہ دلیل کو مَجۡرُوۡح (باطل) نہ کردیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کردیا جائے کہ ہر شخص کے لیے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لیے حکمتِ الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کرسکے اور بیشتر وہ اس قَبِیۡل (قسم) سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد (زمانہ) کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علمِ سِحۡر (جادو کا علم) اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سِحۡر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس نے سِحۡر کو باطل کردیا اور ساحروں (جادوگروں) کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے، سحر (جادو) سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں طِبّ انتہائے عروج پر تھی، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات (بیماریوں سے شفا اور مردوں کو زندہ کرنے) کا وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس سے طِبّ کے ماہر عاجز ہوگئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طِبّ سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرتِ الٰہی کا زبردست نشان ہے، اسی طرح سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوجِ کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عَالَم پر فائق تھے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو وہ معجزہ عطا فرمایا جس نے انہیں عاجز و حیران کردیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہلِ کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کردیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنالانا بشری قوت کے امکان میں نہیں، اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدقِ رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے۔ ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کردینے کے بعد احکامِ الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طَلَبِیۡدَہ (مانگی ہوئی) جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں (انبیاء علیہم السلام) کا طریقہ رہا ہے۔ ف۲۵ نر، مادہ ایک یا زیادہ وَغَیۡرَ ذَالِک۔

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ

کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں و۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے و۲۷ ہر چھپے اور

وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا و۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو

جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے و۲۹ آدمی کے لیے بدلی والے

مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے و۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں و۳۱ بے شک اللّٰہ

یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ

کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود و۳۲ اپنی حالت نہ بدل دیں اور جب اللّٰہ کسی قوم سے برائی

سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ

چاہے و۳۳ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں و۳۴ وہی ہے کہ تمہیں بجلی

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ

دکھاتا ہے ڈر کو اور امید کو و۳۵ اور بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے اور گرج اسے سراہتی (خدا کی تعریف کرتی) ہوئی

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ

اس کی پاکی بولتی ہے و۳۶ اور فرشتے اس کے ڈر سے و۳۷ اور کڑک بھیجتا ہے و۳۸ تو اسے ڈالتا ہے جس پر

و۲۶ یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع (بچہ جلد پیدا) ہوگا کس کا دیر میں۔ حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہوکر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا اور اسی کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ قائل ہیں۔ بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی، تَامُّ الْخِلْقَت اور نَاقِصُ الْخِلْقَت (اعضاء کا تمام اور ناتمام) ہونا مراد ہے۔ و۲۷ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی۔ و۲۸ ہر نقص سے مُنَزَّہ (پاک)۔ و۲۹ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے بَاِعْلَان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کیے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللّٰہ تعالٰی جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں۔ و۳۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نَوْبَت بَہ نَوْبَت (باری باری) آتے ہیں رات اور دن میں اور نمازِ فجر اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں۔ اللّٰہ تعالٰی ان سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا۔ و۳۱ مجاہد نے کہا: ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن وانس اور موذی (تکلیف پہنچانے والے) جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو۔ و۳۲ معاصی میں مبتلا ہوکر و۳۳ اس کے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے و۳۴ جو اس کے عذاب کو روک سکے۔ و۳۵ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی امید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی امید جیسے کہ کاشتکار وغیرہ۔ و۳۶ گرج یعنی

يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ

چاہے اور وہ اللّٰہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۳۹ اور اس کی پکڑ سخت ہے اسی کا پکارنا سچا ہے ف۴۰

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ

اور اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۴۱ وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی

كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا

کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۴۲ اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا

فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّ

بھٹکتی پھرتی ہے اور اللّٰہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے ف۴۳ خواہ مجبوری سے ف۴۴ اور

بادل سے جو آواز ہوتی ہے۔ اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے۔ **بعض** مفسرین نے فرمایا کہ تَسْبِيْحِ رَعْد سے وہ مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللّٰہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ **بعض** مفسرین کا قول ہے کہ رَعْد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے۔ **ف۳۷** یعنی اس کی ہیبت وجلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ **ف۳۸** صَاعِقَه وہ شدید آواز ہے جو جَوّ (آسمان وزمین کے درمیان) سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔ (خازن) **ف۳۹ شانِ نزول:** حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا: محمد (صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا؟ مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس ہو کر سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ ایسا اَکْفَر (سخت کافر) سیاہ دل، سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا: اس کے پاس پھر جاؤ! اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا ہے نہ پہچانا۔ یہ حضرات پھر واپس ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا خُبث (شر) تو اور ترقی پر ہے۔ فرمایا: پھر جاؤ! بہ تعمیل اِرشاد (حکم بجالاتے ہوئے) پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحابِ کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا کہ آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انہوں نے فرمایا: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے پاس وحی آئی ہے "وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ"۔ (خازن) **بعض** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اَرْبَد بِن رَبِيْعَه سے کہا کہ محمد مصطفٰے (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا، یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی، بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جَرّار لشکر آپ پر لائیں گے، یہ کہہ کر چلا آیا، باہر آ کر اَرْبَد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری؟ اس نے کہا: جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو تو درمیان میں آ جاتا تھا، سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی: "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمَا بِمَا شِئْتَ" جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اَرْبَد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا۔ (حسینی) **ف۴۰** یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے۔ **ف۴۱** معبود جان کر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔ **ف۴۲** تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنویں سے نکل کر اس کے منہ میں نہ آئے گا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اس کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت (یعنی طبیعت کی خواہش) کے خلاف اوپر چڑھ کر بلانے والے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ ان کی حاجت کا شعور نہ وہ ان کے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں۔ **ف۴۳** جیسے کہ مومن **ف۴۴** جیسے کہ منافق و کافر۔

السجدة ۳

ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
ان کی پرچھائیاں ہر صبح و شام وف۴۵ تم فرماؤ کون رب ہے آسمانوں اور زمین کا
قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
تم خود ہی فرماؤ اللہ وف۴۶ تم فرماؤ تو کیا اس کے سوا تم نے وہ حمایتی بنالیے ہیں جو اپنا
نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی
بھلا برا نہیں کرسکتے ہیں وف۴۷ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا وف۴۸ یا کیا برابر ہوجائیں گی
الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ
اندھیریاں اور اجالا وف۴۹ کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انھیں ان کا اور اس کا بنانا
عَلَیْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ
ایک سا معلوم ہوا وف۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے وف۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے وف۵۲ اس نے
السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَ
آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رَو (دھار) اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور
مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
جس پر آگ دہکاتے ہیں وف۵۳ گہنا (زیور) یا اور اسباب وف۵۴ بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں اللہ
یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ
بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور

وف۴۵ ان کی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں۔ زَجّاج نے کہا کہ کافر "غَیْرُ اللّٰہ" کو سجدہ کرتا ہے اور اس کا سایہ اللہ کو۔ ابنِ اَنْبارِی نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں (یعنی سائے) میں ایسی فَہم (سمجھ) پیدا کرے کہ وہ اس کو سجدہ کریں۔ بعض کا قول ہے: سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے اِرتفاع و نزول (بلند ہونے وڈھلنے) کے ساتھ دراز و کوتاہ (لمبا اور چھوٹا) ہونا مراد ہے۔ (خازن) وف۴۶ کیونکہ اس سوال کا اس کے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غَیْرُ اللّٰہ کی عبادت کرنے کے اس کے مُقِرّ (اقرار کرنے والے) ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مُسَلَّم (مانا ہوا) ہے تو وف۴۷ یعنی بت۔ جب ان کی یہ بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق، رازق، قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے۔ وف۴۸ یعنی کافر و مومن وف۴۹ یعنی کفر و ایمان وف۵۰ اور اس وجہ سے حق ان پر مُشْتَبَہ (مشکوک) ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے، ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کُجا وہ بندوں کی مصنوعات (تیار کی ہوئی چیزوں) کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجزِ محض ہیں، ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔ وف۵۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریکِ عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کرسکتا ہے۔ وف۵۲ سب اس کے تحتِ قدرت و اختیار ہیں۔ وف۵۳ جیسے کہ سونا، چاندی، تانبا وغیرہ۔ وف۵۴ برتن وغیرہ۔

اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵۵ اللہ یوں ہی مثالیں بیان

الْاَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

وقف النبی علیہ السلام

فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انھیں کے لیے بھلائی ہے ف۵۶ اور جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا ف۵۷

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور ان کی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے یہی ہیں

لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ

النصف ع ۲ ۱۱ ۸

جن کا برا حساب ہوگا ف۵۸ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے

اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے ف۵۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۶۰ نصیحت وہی مانتے ہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾

جنھیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ف۶۱ اور قول باندھ کر (وعدہ کرکے) پھرتے نہیں

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۶۲ اور اپنے رب سے ڈرتے اور

يَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ

حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ف۶۳ اور وہ جنھوں نے صبر کیا ف۶۴ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور

ف۵۵ ایسے ہی باطل اگر چہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات واحوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجامِ کار مٹ جاتا ہے اور حق اصلِ شے اور جوہرِ صاف کی طرح باقی وثابت رہتا ہے۔ ف۵۶ یعنی جنت ف۵۷ اور کفر کیا ف۵۸ کہ ہر امر پر مُواخَذہ کیا جائے گا اور اس میں سے کچھ نہ بخشا جائے گا۔ (جلالین و خازن) ف۵۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے ف۶۰ حق کو نہیں جانتا، قرآن پر ایمان نہیں لاتا، اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔ یہ آیت حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۶۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں ف۶۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق (جدائی) نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوقِ قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں، ساداتِ کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مَوَدَّت (پیار ومحبت) واحسان اور ان کی مدد اور ان کی طرف سے مُدَافَعَت (دفاع) اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام ودعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں، سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیثِ صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔ ف۶۳ اور وقتِ حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں ف۶۴ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور مَعْصِیَّت سے باز رہے۔

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً وَّ یَدْرَءُوْنَ

نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف٦٥ اور برائی کے بدلے

بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا

بھلائی کرکے ٹالتے ہیں ف٦٦ انھیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے

وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ

اور جو لائق ہوں ف٦٧ ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف٦٨ اور فرشتے ف٦٩ ہر دروازے سے

عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

ان پر ف٧٠ یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ

اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف٧١ کے بعد توڑتے اور جس کے جوڑنے کو اللہ نے فرمایا

بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ

اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف٧٢ ان کا حصہ لعنت ہی ہے اور ان کا نصیبہ برا

الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ وَ فَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ

گھر ف٧٣ اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور ف٧٤ تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر

ع ٣ ٩ الدُّنْیَا وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ

اترا گئے ف٧٥ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا اور کافر کہتے

كَفَرُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ

ان پر کوئی نشانی ان کے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری تم فرماؤ بے شک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف٧٦

ف٦٥ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے۔ ف٦٦ بدکلامی کا جواب شیریں سُخَنی (خوش کلامی) سے دیتے ہیں اور جو انہیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں، جب ان سے پیوند (تعلق) قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں، جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں۔ ف٦٧ یعنی مؤمن ہوں ف٦٨ اگرچہ لوگوں نے ان کے سے عمل نہ کئے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ ان کے اِکرام کے لیے ان کو ان کے درجہ میں داخل فرمائے گا ف٦٩ ہر ایک روز و شب میں ھَدایا (تحفے) اور رضا کی بشارتیں لے کر جنت کے ف٧٠ بہ طریقِ تحیت و تکریم (عزت و احترام) ف٧١ اور اس کو قبول کر لینے ف٧٢ کفر و معاصی کا اِرتکاب کر کے ف٧٣ یعنی جہنم۔ ف٧٤ جس کے لیے چاہے ف٧٥ اور شکر گزار نہ ہوئے۔ مسئلہ: دولتِ دنیا پر اِترانا اور مغرور ہونا حرام ہے۔ ف٧٦ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہونے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری، کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا، معجزاتِ کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے۔

وَ یَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ اَنَابَ ﴿ۖۚ۲۷﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِکۡرِ

اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین

اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿ؕ۲۸﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے ف۷۷ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ طُوۡبٰی لَهُمۡ وَ حُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ کَذٰلِکَ اَرۡسَلۡنٰکَ فِیۡۤ اُمَّةٍ

کام کیے ان کو خوشی ہے اور اچھا انجام ف۷۸ اسی طرح ہم نے تم کو اس امت میں بھیجا

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتۡلُوَا۟ عَلَیۡهِمُ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ وَ هُمۡ

جس سے پہلے امتیں ہو گزریں ف۷۹ کہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ ف۸۰ جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ

یَکۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۸۱ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف

مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا سُیِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ

میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۸۲ یا زمین پھٹ جاتی

اَوۡ کُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا

یا مردے باتیں کرتے جب بھی یہ کافر نہ مانتے ف۸۳ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸۴ تو کیا مسلمان اس سے ناامید نہ ہوئے ف۸۵

ف۷۷ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کر کے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اگر چہ اس کے عدل و عتاب (غضب) کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا: "اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لے کر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ "طوبیٰ" بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے۔ حضرت ابوہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا، یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اَیۡوَانِ معلّٰی میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غُرۡفَه (کمرے) اور قصر (محل) میں، اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوشنمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوہ اس میں پھلے ہیں، اس کی بیخ (جڑ) سے کافور سلسبیل (ایک چشمہ) کی نہریں رواں ہیں۔ ف۷۹ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خَاتَمُ الۡاَنۡبِیَاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ف۸۰ وہ کتاب عظیم ف۸۱ شانِ نزول: قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سُہَیل بن عَمرو جب صلح کے لیے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: لکھو "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسۡمِکَ اللّٰهُمَّ" (یعنی اے اللہ تیرے نام سے شروع) لکھوائیے۔ اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔ ف۸۲ اپنی جگہ سے ف۸۳ شانِ نزول: کفارِ قریش نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجئے تا کہ ہمیں کھیتیاں کرنے (کاشتکاری) کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کیجئے تا کہ ہم کھیتوں اور باغوں کو ان سے سیراب کریں اور

اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کہ اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت کردیتا ف۸۶ اور کافروں کو ہمیشہ ان کے کئے

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

پر سخت دھمک (انتہائی سخت مصیبت) پہنچتی رہے گی ف۸۷ یا ان کے گھروں کے نزدیک اترے گی ف۸۸ یہاں تک کہ

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

اللہ کا وعدہ آئے ف۸۹ بے شک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۹۰ اور بے شک تم سے اگلے رسولوں

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ قف فَكَيْفَ كَانَ

پر بھی ہنسی کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا ف۹۱ تو میرا عذاب

عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ ج وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

کیسا تھا تو کیا وہ جو ہر جان پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۹۲ اور وہ اللہ کے شریک

شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ

ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۹۳ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں ساری زمین میں نہیں ف۹۴ یا یونہی اُوپری

قُصَیّ بن کِلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجئے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ ف۸۴ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللّٰہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ انہیں وہی نشان دکھادیے جائیں جو وہ طلب کریں ف۸۵ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ انہیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۸۶ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے، یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دی جائے۔ اس میں انہیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک واوہام کی تمام راہیں بند کردی گئیں، دین کی حقانیت روزِ روشن سے زیادہ واضح ہوچکی، ان جَلی بُرہانوں (روشن دلیلوں) کے باوجود جو لوگ مکر گئے، حق کے مُعتَرِف نہ ہوئے۔ (حق کو نہ مانے) ظاہر ہوگیا کہ وہ مُعَانِد (بغض و کینہ رکھنے والے) ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبولِ حق کی کیا امید۔ کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات و بیناتِ واضحہ (صاف اور روشن دلیلوں) سے اعراض مشاہدہ کرکے بھی ان سے قبولِ حق کی امید رکھی جاسکتی ہے؟ البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سَلْب فرمالے۔ اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرمادیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دارُ الابتلا و دارُ الامتحان کی حکمت اس کی متقضی نہیں۔ ف۸۷ یعنی وہ اس تکذیب وعناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث ومصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں، کبھی لٹنے میں، کبھی مارے جانے میں، کبھی قید میں۔ ف۸۸ اور ان کے اِضطِراب وپریشانی کا باعث ہوگی اور ان تک ان مصائب کے ضرر (نقصانات) پہنچیں گے ف۸۹ اللہ کی طرف سے فتح ونصرت آئے اور رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے۔ بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روزِ قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی۔ ف۹۰ اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اپنے نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی ودلجوئی) فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر واستہزاء (ٹھٹھے اور مذاق) سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۹۱ اور دنیا میں انہیں قحط وقتل وقید میں مبتلا کیا اور آخرت میں ان کے لیے عذاب جہنم ہے ف۹۲ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللّٰہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہوسکتا ہے جو ایسے نہیں نہ انہیں علم ہے نہ قدرت، عاجز بے شعور ہیں ف۹۳ وہ ہیں کون ف۹۴ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطلِ محض ہے، ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اس کے لیے شریک ہونا باطل وغلط۔

مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ

(بے معنی) بات وف۹۵ بلکہ کافروں کی نگاہ میں ان کا فریب اچھا ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے وف۹۶

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں انھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا وف۹۷ اور

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ

بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت ہے اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں احوال اس جنت کا

الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ

کہ ڈر والوں کے لیے جس کا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ وف۹۸

تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے وف۹۹ اور کافروں کا انجام آگ اور جن کو ہم نے

الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

کتاب دی وف۱۰۰ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمہاری طرف اترا اور ان گروہوں میں وف۱۰۱ کچھ وہ ہیں کہ اس کے بعض سے منکر ہیں

قُلْ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ

تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف

مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ

مجھے پھرنا وف۱۰۲ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ اتارا وف۱۰۳ اور اے سننے والے اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا وف۱۰۴

بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَلَقَدْ ع ۵ ۱۱

بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بے شک

وف۹۵ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں وف۹۶ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے وف۹۷ قتل و قید کا وف۹۸ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے ان میں سے کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں۔ جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی، باوجود اس کے غیر منقطع دائمی (نہ ختم ہونے والا ہمیشہ کا) سایہ ہے۔ وف۹۹ یعنی تقویٰ والوں کے لیے جنت ہے وف۱۰۰ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔ وف۱۰۱ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر انہوں نے چڑھائیاں کی ہیں۔ وف۱۰۲ اس میں کیا بات قابلِ انکار ہے کیوں نہیں مانتے وف۱۰۳ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا۔ قرآن کریم کو حکم اس لیے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام کا بیان ہے۔ بعض علماء نے فرمایا: چونکہ اللہ تعالٰی نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لیے اس کا نام حکم رکھا۔ وف۱۰۴ یعنی کافروں کی

أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں وف۱۰۵ اور بچے کئے اور کسی

لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو

رسول کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت (تحریر) ہے وف۱۰۶ اللہ جو

اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ

چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے وف۱۰۷ اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے وف۱۰۸ اور اگر ہمیں تمہیں دکھادیں

بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا

کوئی وعدہ وف۱۰۹ جو انھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی وف۱۱۰ اپنے پاس بلالیں تو بہر حال تم پر تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا وف۱۱۱

الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ

ہمارا ذمہ وف۱۱۲ کیا انھیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں وف۱۱۳ اور اللہ

يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن

حکم فرماتا ہے اس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں وف۱۱۴ اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی اور ان سے اگلے وف۱۱۵ فریب

قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ

کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے وف۱۱۶ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے وف۱۱۷ اور اب جاننا چاہتے ہیں کافر

جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں **وف۱۰۵** شانِ نزول: کافروں نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے، بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے **وف۱۰۶** اس سے مُقدّم و مؤخّر نہیں ہوسکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور **وف۱۰۷** سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے، جنہیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے۔ انہیں ابن جبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ عِکْرِمَہ کا قول ہے کہ اللہ تعالٰی توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ہیں **وف۱۰۸** جس کو اس نے اَزَل میں لکھا۔ یہ علمِ الٰہی ہے یا اُمُّ الْکِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ **وف۱۰۹** عذاب کا **وف۱۱۰** ہم تمہیں **وف۱۱۱** اور اعمال کی جزا دینا **وف۱۱۲** تو آپ کافروں کے اِعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں۔ **وف۱۱۳** اور زمینِ شرک کی وُسعت دم بدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے لیے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صَرِیح دلیل ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور ان کے دین کو غلبہ دیتا ہے۔ **وف۱۱۴** اس کا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چوں چرا یا تغییر و تبدیل کر سکے، جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پَست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اس کے حکم میں دَخل دے سکے۔ **وف۱۱۵** یعنی گزری ہوئی امتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ **وف۱۱۶** پھر بغیر اس کی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔ **وف۱۱۷** ہر ایک کا کسب اللہ تعالٰی کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے۔

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ

کسے ملتا ہے پچھلا گھر ف۱۱۸ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿٤٣﴾ ع

اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں ف۱۱۹ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۲۰

آیاتها ۵۲ ۔ ۱۴ سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ ۷۲ ۔ رکوعاتها ۷

سورۂ ابراہیم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الر ۚ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

ایک کتاب ہے ف۲ کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو ف۳ اندھیریوں سے ف۴ اجالے میں لاؤ ف۵

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿١﴾ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ ف۶ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے اللہ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٢﴾ الَّذِينَ

اور جو کچھ زمین میں ف۷ اور کافروں کی خرابی ہے ایک سخت عذاب سے جنہیں

يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

آخرت سے دنیا کی زندگی پیاری ہے اور اللہ کی راہ سے روکتے ف۸

وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ

اور اس میں کجی (ٹیڑھاپن) چاہتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں ف۹ اور ہم نے ہر رسول

ف۱۱۸ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحتِ آخرت مؤمنین کے لیے ہے اور وہاں کی ذلت وخواری کفار کے لیے ہے۔ ف۱۱۹ جس نے میرے ہاتھوں میں معجزاتِ باہرہ وآیاتِ قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی۔ ف۱۲۰ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصارٰی میں سے انجیل کا عالم، وہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھ کر جانتا ہے، ان علماء میں سے اکثر آپ کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں۔ ف۱ سورۂ ابراہیم مکیہ ہے سوائے آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا" اور اس کے بعد والی آیت کے۔ اس سورت میں سات رکوع باون آیتیں آٹھ سو اکسٹھ کلمے، تین ہزار چار سو چونتیس حرف ہیں ف۲ یہ قرآن شریف ف۳ کفر وضلالت وجہل وغوایت (جہالت وگمراہیت) کی ف۴ ایمان کے ف۵ ظلمات کو جمع اور نور کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں ایماء (اشارہ) ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر وضلالت کے طریقے کثیر۔ ف۶ یعنی دین اسلام ف۷ وہ سب کا خالق و مالک ہے، سب اس کے بندے اور مملوک (قبضے میں ہیں) تو اس کی عبادت سب پر لازم اور اس کے سوا کسی کی عبادت روا نہیں۔ ف۸ اور لوگوں کو دینِ الٰہی

رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجاف کہ وہ انھیں صاف بتائے ف۱۱ پھر اللّٰہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے اور وہی عزت حکمت والا ہے اور بےشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں ف۱۲

بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیریوں سے ف۱۳ اجالے میں لا اور انھیں اللّٰہ کے دن

اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

یاد دلا ف۱۴ بےشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے شکرگزار کو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

سے کہا ف۱۵ یاد کرو اپنے اوپر اللّٰہ کا احسان جب اس نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ

جو تم کو بری مار دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری بیٹیاں زندہ رکھتے

قبول کرنے سے مانع ہوتے ہیں ف۹ کہ حق سے بہت دور ہوگئے ہیں۔ ف۱۰ جس میں وہ رسول مبعوث ہوا خواہ اس کی دعوت عام ہو اور دوسری قوموں اور دوسرے ملکوں پر بھی اس کا اتباع لازم ہو جیسا کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی رسالت تمام آدمیوں اور جنوں بلکہ ساری خلق کی طرف ہے اور آپ سب کے نبی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا "لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔" ف۱۱ اور جب اس کی قوم اچھی طرح سمجھ لے تو دوسری قوموں کو ترجموں کے ذریعہ سے وہ احکام پہنچا دیے جائیں اور ان کے معنی سمجھا دیے جائیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے کہ "قَوْمِهٖ" کی ضمیر سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف راجع ہے اور معنی یہ ہیں کہ ہم نے ہر رسول کو سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی زبان یعنی عربی میں وحی فرمائی اور یہ معنی ایک روایت میں بھی آئے ہیں کہ وحی ہمیشہ عربی زبان ہی میں نازل ہوئی پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کے لیے ان کی زبانوں میں ترجمہ فرما دیا۔ (اتقان، حسینی) مسئلہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی تمام زبانوں میں سب سے افضل ہے۔ ف۱۲ مثل عصا و یدِ بیضا وغیرہ معجزاتِ باہرہ کے ف۱۳ کفر کی نکال کر ایمان کے ف۱۴ قاموس میں ہے کہ "اَیَّامِ اللّٰہ" سے اللّٰہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس و ابی بن کعب و مجاہد و قتادہ نے بھی اَیَّامِ اللّٰہ کی تفسیر (اللّٰہ کی نعمتیں) فرمائیں۔ مُقَاتِل کا قول ہے کہ اَیَّامِ اللّٰہ سے وہ بڑے بڑے وقائع (حادثات و واقعات) مراد ہیں جو اللّٰہ کے امر سے واقع ہوئے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَیَّامِ اللّٰہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللّٰہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسے کہ بنی اسرائیل کے لیے مَنّ و سَلْوٰی اتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔ (خازن و مدارک و مفردات راغب) ان اَیَّامِ اللّٰہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ولادت و معراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعاتِ عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ (ہولناک واقعہ) ان کی یادگار قائم کرنا بھی تذکیر بایّامِ اللّٰہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف، معراج شریف اور ذکرِ شہادت کے ایام کی تخصیص (تاریخ مخصوص کرنے) میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہئے۔ ف۱۵ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اپنی قوم کو یہ ارشاد فرمانا تذکیر بایّامِ اللّٰہ کی تعمیل ہے۔

وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ۠ ﴿۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ ع ۱۲

اور اس میں وٖ۱۶ تمہارے رب کا بڑا فضل ہوا اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے

لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ﴿۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ

تو میں تمہیں اور دوں گا وٖ۱۷ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے اور موسیٰ نے کہا اگر

تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ

تم اور زمین میں جتنے ہیں سب کافر ہوجاؤ وٖ۱۸ تو بے شک اللّٰہ بے پرواہ سب خوبیوں والا ہے کیا

یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﱠ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ

تمہیں ان کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے

بَعْدِهِمْ ﱠ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا مع

بعد ہوئے انھیں اللّٰہ ہی جانے وٖ۱۹ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے وٖ۲۰ تو وہ اپنے

اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ

ہاتھ وٖ۲۱ اپنے منہ کی طرف لے گئے وٖ۲۲ اور بولے ہم منکر ہیں اس کے جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا اور جس راہ وٖ۲۳ کی

شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ النّصف

طرف ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں وہ شک ہے کہ بات کھلنے نہیں دیتا ان کے رسولوں نے کہا کیا اللّٰہ میں شک ہے وٖ۲۴ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ

اور زمین کا بنانے والا تمہیں بلاتا ہے وٖ۲۵ کہ تمہارے کچھ گناہ بخشے وٖ۲۶ اور موت کے مقرر وقت

وٖ۱۶ یعنی نجات دینے میں وٖ۱۷ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ مُنعِم (نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے، یہاں ایک باریکی (اہم بات) ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللّٰہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے، یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات (رغبت) باقی نہ رہے، یہ مقام صدیقوں کا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ وٖ۱۸ تو تم ہی ضرر پاؤ گے اور تم ہی نعمتوں سے محروم رہو گے۔ وٖ۱۹ کتنے تھے وٖ۲۰ اور انہوں نے معجزات دکھائے وٖ۲۱ شدتِ غیظ (سخت غصے) سے وٖ۲۲ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ غصہ میں آ کر اپنے ہاتھ کاٹنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے کتابُ اللّٰہ سن کر تعجب سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے۔ غرض یہ کوئی نہ کوئی انکار کی ادا تھی۔ وٖ۲۳ یعنی توحید و ایمان وٖ۲۴ کیا اس کی توحید میں تَردُّد ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کی دلیلیں تو نہایت ظاہر ہیں۔ وٖ۲۵ اپنی طاعت و ایمان کی طرف وٖ۲۶ جب تم ایمان لے آؤ۔ اس لیے کہ اسلام لانے کے بعد پہلے کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں سوائے حقوق عباد کے اور اسی لیے کچھ گناہ فرمایا۔

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوٓا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا
تک تمہاری زندگی بے عذاب کاٹ دے بولے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو ف۲۷ تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ف۲۸ اب کوئی روشن سند ہمارے پاس لے آؤ ف۲۹ ان کے رسولوں نے ان سے کہا ف۳۰

إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ
ہم ہیں تو تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہے احسان فرماتا ہے ف۳۱

وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
اور ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس کچھ سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنَا سُبُلَنَا ۚ وَ
بھروسہ چاہیے ف۳۲ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر بھروسہ نہ کریں ف۳۳ اس نے تو ہماری راہیں ہمیں دکھادیں ف۳۴ اور

ع ۲ ۱۴ لَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَآ ءَاذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ ع وَ
تم جو ہمیں ستارہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے اور

قَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَآ أَوْ لَتَعُودُنَّ فِى
کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین ف۳۵ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین

مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰٓ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
پر ہو جاؤ تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ان ظالموں کو ہلاک کریں گے اور ضرور ہم تم کو ان کے

ٱلْأَرْضَ مِنۢ بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِى وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَ
بعد زمین میں بسائیں گے ف۳۶ یہ اس کے لیے ہے جو ف۳۷ میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے اور

ف۲۷ ظاہر میں ہمیں اپنی مثل معلوم ہوتے ہو پھر کیسے مانا جائے کہ ہم تو نبی نہ ہوئے اور تمہیں یہ فضیلت مل گئی۔ ف۲۸ یعنی بت پرستی سے ف۲۹ جس سے تمہارے دعوے کی صحت ثابت ہو۔ یہ کلام ان کا عناد و سرکشی سے تھا اور باوجودیکہ انبیاء آیات لا چکے تھے معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی سند مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم (ناقابل قبول) قرار دیا۔ ف۳۰ اچھا یہی مانو کہ ف۳۱ اور نبوت و رسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے اور اس منصبِ عظیم کے ساتھ مشرف فرماتا ہے۔ ف۳۲ وہی اعداء کا شر دفع کرتا اور اس سے محفوظ رکھتا ہے ف۳۳ ہم سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ قضائے الٰہی میں ہے وہی ہوگا ہمیں اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد ہے۔ ابوتراب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ توکل بدن کو عبودیت میں ڈالنا، قلب کو ربوبیت کے ساتھ متعلق رکھنا، عطا پر شکر، بلا پر صبر کا نام ہے۔ ف۳۴ اور رشد و نجات کے طریقے ہم پر واضح فرما دیے اور ہم جانتے ہیں کہ تمام اُمور اس کے قدرت و اختیار میں ہیں۔ ف۳۵ یعنی اپنے دیار۔ ف۳۶ حدیث شریف میں ہے جو اپنے ہمسائے کو ایذا دیتا ہے اللہ اس کے گھر کا اسی ہمسائے کو مالک بناتا ہے۔ ف۳۷ قیامت کے دن۔

اسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ
انھوں نے وف۳۸ فیصلہ مانگا اور ہر سرکش ہٹ دھرم نامراد ہوا وف۳۹ جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی

مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۙ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ
پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی ف۴۰ اور اسے ہر طرف سے

كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ
موت آئے گی اور مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے ایک گاڑھا عذاب وف۴۱ اپنے رب

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ
سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں وف۴۲ جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی

عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ
کے دن میں وف۴۳ ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا یہی ہے دور کی

الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ
گمراہی کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے وف۴۴ اگر

يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ
چاہے تو تمہیں لے جائے وف۴۵ اور ایک نئی مخلوق لے آئے وف۴۶ اور یہ وف۴۷ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اور

بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
سب اللہ کے حضور وف۴۸ علانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے وہ وف۴۹ بڑائی والوں سے کہیں گے ف۵۰ ہم تمہارے تابع تھے

وف۳۸ یعنی انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی یا امتوں نے اپنے اور رسولوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے وف۳۹ معنی یہ ہیں کہ انبیاء کی نصرت فرمائی گئی اور انہیں فتح دی گئی اور حق کے معاند، سرکش، کافر نامراد ہوئے اور ان کے خلاص (چھٹکارے) کی کوئی سبیل نہ رہی۔ ف۴۰ حدیث شریف میں ہے کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جب وہ منہ کے پاس آئے گا تو اس کو بہت ناگوار معلوم ہوگا جب اور قریب ہوگا تو اس سے چہرہ بھن جائے گا اور سر تک کی کھال جل کر گر پڑے گی جب پیئے گا تو آنتیں کٹ کر نکل جائیں گی۔ (اللہ کی پناہ) وف۴۱ یعنی ہر عذاب کے بعد اس سے زیادہ شدید و غلیظ عذاب ہوگا۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ) وف۴۲ جن کو وہ نیک عمل سمجھتے تھے جیسے کہ محتاجوں کی امداد، مسافروں کی اعانت اور بیماروں کی خبر گیری وغیرہ۔ چونکہ ایمان پر مبنی نہیں اس لیے وہ سب بیکار ہیں اور ان کی ایسی مثال ہے وف۴۳ اور وہ سب اڑ گئی اور اس کے اجزاء منتشر ہو گئے اور اس میں سے کچھ باقی نہ رہا یہی حال ہے کفار کے اعمال کا کہ ان کے شرک و کفر کی وجہ سے سب برباد اور باطل ہو گئے۔ وف۴۴ ان میں بڑی حکمتیں ہیں اور ان کی پیدائش عبث (بیکار) نہیں ہے۔ وف۴۵ معدوم کر دے وف۴۶ بجائے تمہارے جو فرمانبردار ہو اس کی قدرت سے یہ کیا بعید ہے جو آسمان و زمین پیدا کرنے پر قادر ہے وف۴۷ معدوم کرنا اور موجود فرمانا وف۴۸ روز قیامت وف۴۹ اور دولت مندوں اور بااثر لوگوں کی اِتباع میں انہوں نے کفر اختیار کیا تھا ف۵۰ کہ دین و اعتقاد میں۔

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا

کیا تم سے ہوسکتا ہے کہ اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو ف۵۱ کہیں گے اللہ ہمیں ہدایت

اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾ ع ۳ ۹ ۱۵

کرتا تو ہم تمہیں کرتے ف۵۲ ہم پر ایک سا ہے چاہے بےقراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ

اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہو چکے گا ف۵۳ بے شک اللہ نے تم کو سچا وعدہ دیا تھا ف۵۴ اور

وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا ف۵۵ وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۵۶ مگر یہی کہ میں نے تم کو ف۵۷ بلایا

فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ

تم نے میری مان لی ف۵۸ تو اب مجھ پر الزام نہ رکھو ف۵۹ خود اپنے اوپر الزام رکھو نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں نہ

اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ

تم میری فریاد کو پہنچ سکو وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک ٹھہرایا تھا ف۶۰ میں اس سے سخت بیزار ہوں بے شک ظالموں

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اپنے رب کے حکم سے اس میں ان کے ملتے وقت کا

ف۵۱ یہ کلام ان کا توبیخ وعناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے اب وہ دعوے کیا ہوئے اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹالو! کافروں کے سردار اس کے جواب میں ف۵۲ جب خود ہی گمراہ ہو رہے تھے تو تمہیں کیا راہ دکھاتے اب خلاصی کی کوئی راہ نہیں نہ کافروں کے لیے شفاعت۔ آؤ روئیں اور فریاد کریں پانچ سو برس فریاد وزاری کریں گے اور کچھ کام نہ آئے گی تو کہیں گے کہ اب صبر کر کے دیکھو شاید اس سے کچھ کام نکلے، پانچ سو برس صبر کریں گے وہ بھی کام نہ آئے گا تو کہیں گے کہ ف۵۳ اور حساب سے فراغت ہو جائے گی۔ جنتی جنت کا اور دوزخی دوزخ کا حکم پا کر جنت و دوزخ میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی شیطان پر ملامت کریں گے اور اس کو برا کہیں گے کہ بدنصیب تو نے ہمیں گمراہ کر کے اس مصیبت میں گرفتار کیا تو وہ جواب دے گا کہ ف۵۴ کہ مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہے اور آخرت میں نیکیوں اور بدیوں کا بدلہ ملے گا اللہ کا وعدہ سچا تھا سچا ہوا ف۵۵ کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا، نہ جزا، نہ جنت، نہ دوزخ ف۵۶ نہ میں نے تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کیا تھا یا یہ کہ میں نے اپنے وعدہ پر تمہارے سامنے کوئی حجت و برہان پیش نہیں کی تھی۔ ف۵۷ وسوسے ڈال کر گمراہی کی طرف ف۵۸ اور بغیر حجت و برہان کے تم میرے بہکائے میں آگئے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے فرما دیا تھا کہ شیطان کے بہکائے میں نہ آنا اور اس کے رسول اس کی طرف سے دلائل لے کر تمہارے پاس آئے اور انہوں نے حجتیں پیش کیں اور برہانیں قائم کیں تو تم پر خود لازم تھا کہ تم ان کا اتباع کرتے اور ان کے روشن دلائل اور ظاہر معجزات سے منہ نہ پھیرتے اور میری بات نہ مانتے اور میری طرف التفات نہ کرتے مگر تم نے ایسا نہ کیا ف۵۹ کیونکہ میں دشمن ہوں اور میری دشمنی

سَلٰمٌ ﴿٢٣﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اکرام سلام ہے ف٦١ کیا تم نے نہ دیکھا اللّٰہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی ف٦٢ جیسے پاکیزہ درخت

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ

جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے

رَبِّهَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ

حکم سے ف٦٣ اور اللّٰہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں ف٦٤ اور گندی

كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۟ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

بات ف٦٥ کی مثال جیسے ایک گندہ پیڑ ف٦٦ کہ زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا اب اسے

مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ

کوئی قیام نہیں ف٦٧ اللّٰہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات ف٦٨ پر دنیا کی زندگی

الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع ٤ ١٢

میں ف٦٩ اور آخرت میں ف٧٠ اور اللّٰہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے ف٧١ اور اللّٰہ جو چاہے کرے

ظاہر ہے اور دشمن سے خیر خواہی کی امید رکھنا ہی حماقت ہے تو ف٦٠ اللّٰہ کا اس کی عبادت میں (خازن) ف٦١ اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے اور فرشتوں کی طرف سے اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف سے۔ ف٦٢ یعنی کلمۂ توحید کی ف٦٣ ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ قلبِ مومن کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات برکت وثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اصحاب کرام سے فرمایا: وہ درخت بتاؤ جو مومن کے مثل ہے اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت پھل دیتا ہے (یعنی جس طرح مومن کے عمل اکارت نہیں ہوتے اور اس کی برکتیں ہر وقت حاصل رہتی ہیں) صحابہ نے فکریں کیں کہ ایسا کون سا درخت ہے جس کے پتے نہ گرتے ہوں اور اس کا پھل ہر وقت موجود رہتا ہے۔ چنانچہ جنگل کے درختوں کے نام لیے جب ایسا کوئی درخت خیال میں نہ آیا تو حضور سے دریافت کیا، فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے عرض کیا کہ جب حضور نے دریافت فرمایا تھا تو میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے لیکن بڑے بڑے صحابہ تشریف فرماتھے میں چھوٹا تھا اس لیے میں ادباً خاموش رہا حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اگر تم بتادیتے تو مجھے بہت خوشی ہوتی۔ ف٦٤ اور ایمان لائیں کیونکہ مثالوں سے معنی اچھی طرح خاطر گزین (ذہن نشین) ہو جاتے ہیں ف٦٥ یعنی کفری کلام ف٦٦ مثل اندرائن (ایک پھل) کے جس کا مزہ کڑوا، بو ناگوار یا مثلِ لہسن کے بدبودار ف٦٧ کیونکہ جڑ اس کی زمین میں ثابت و مستحکم نہیں شاخیں اس کی بلند نہیں ہوتیں یہی حال ہے کفری کلام کا کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور کوئی حجت و برہان نہیں رکھتا جس سے استحکام (مضبوطی) ہو، نہ اس میں کوئی خیر و برکت کہ وہ بلندئ قبول پر پہنچ سکے۔ ف٦٨ یعنی کلمۂ ایمان ف٦٩ کہ وہ ابتلاء (آزمائش) اور مصیبت کے وقتوں میں بھی صابر و قائم رہتے ہیں اور راہِ حق و دینِ قویم سے نہیں ہٹتے حتیٰ کہ ان کی حیات کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ف٧٠ یعنی قبر میں کہ اوّل منازل آخرت ہے جب مُنکَر نکِیر آکر ان سے پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے، تمہارا دین کیا ہے اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی طرف اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں کہ ان کی نسبت تو کیا کہتا ہے؟ تو مومن اس منزل میں بفضلِ الٰہی ثابت رہتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللّٰہ ہے، میرا دین اسلام اور یہ میرے نبی ہیں محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم، اللّٰہ کے بندے اور اس کے رسول پھر اس کی قبر وسیع کردی جاتی ہے اور اس میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور وہ منور کردی جاتی ہے اور آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ ف٧١ وہ قبر میں منکر و نکیر کو جواب صحیح نہیں دے سکتے اور ہر

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ
کیا تم نے انھیں نہ دیکھا جنھوں نے اللّٰہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی ۷۲ اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر

الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا
لا اتارا وہ جودوزخ ہےاس کےاندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ اور اللّٰہ کے لیے برابر والے ٹھہرائے ۷۳

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ
کہ اس کی راہ سے بہکاویں تم فرماؤ ۷۴ کچھ برت لو کہ تمہارا انجام آگ ہے ۷۵ میرے ان

لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ
بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور

عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی ۷۶ نہ یارانہ ۷۷ اللّٰہ ہے جس

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس سے کچھ پھل

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ
تمہارے کھانے کو پیدا کیے اور تمہارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے ۷۸

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ وَ
اور تمہارے لیے ندیاں مسخر کیں ۷۹ اور تمہارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں ۸۰ اور

سوال کے جواب میں یہی کہتے ہیں ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا ہوتی ہے میرا بندہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا فرش بچھاؤ، دوزخ کا لباس پہناؤ، دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس کو دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹ پہنچتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں عذاب کرنے والے فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَثَبَّتَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ) ۷۲ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی شکر گزاری انہوں نے نہ کی وہ اللّٰہ کے حبیب ہیں سید عالم محمد مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے وجود سے اس امت کو نوازا اور ان کی زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا، لازم تھا کہ اس نعمتِ جلیلہ کا شکر بجالاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے مورد (قابل) ہوتے۔ بجائے اس کے انہوں نے ناشکری کی اور سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا انکار کیا اور اپنی قوم کو جو دین میں ان کے موافق تھے دارُ الہلاک (یعنی دوزخ) میں پہنچایا۔ ۷۳ یعنی بتوں کو اس کا شریک کیا۔ ۷۴ اے مصطفٰے! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان کفار سے کہ تھوڑے دن دنیا کی خواہشات کو ۷۵ آخرت میں۔ ۷۶ کہ خرید و فروخت یعنی مالی معاوضے اور فدیئے ہی سے کچھ نفع اٹھایا جا سکے۔ ۷۷ کہ اس سے نفع اٹھایا جائے بلکہ بہت سے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ اس آیت میں نفسانی و طبعی دوستی کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی جیسا کہ سورۂ زخرف میں فرمایا: "اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىِٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ." ۷۸ اور اس سے تم فائدے اٹھاؤ ۷۹ کہ ان سے کام لو۔ ۸۰ نہ تھکیں نہ رکیں تم ان سے

سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ ج وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ

تمہارے لیے رات اور دن مسخر کیے ف۸۱ اور تمہیں بہت کچھ منہ مانگا دیا اور اگر

تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ع وَاِذْ ع ٥ ١٧

اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے بےشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے ف۸۲ اور یاد کرو

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ

جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اس شہر ف۸۳ کو امان والا کردے ف۸۴ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے

الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ ؕ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ

پوجنے سے بچا ف۸۵ اے میرے رب بےشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیے ف۸۶ تو جس نے میرا ساتھ دیا ف۸۷

فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ

وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بےشک تو بخشنے والا مہربان ہے ف۸۸ اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا

ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس ف۸۹ اے ہمارے رب اس لیے کہ وہ ف۹۰

نفع اٹھاتے ہو ف۸۱ آرام اور کام کے لیے ف۸۲ کہ کفر و معصیت کا اِرتکاب کر کے اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اور اپنے رب کی نعمت اور اس کے احسان کا حق نہیں مانتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ انسان سے یہاں ابوجہل مراد ہے۔ زَجّاج کا قول ہے کہ انسان اسمِ جنس ہے (یعنی مسلمان ہو یا کافر) اور یہاں اس سے کافر مراد ہے۔ ف۸۳ مکہ مکرمہ ف۸۴ کہ قربِ قیامت دنیا کے ویران ہونے کے وقت تک یہ ویرانی سے محفوظ رہے یا اس شہر والے امن میں ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا مُستَجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو ویران ہونے سے امن دیا اور کوئی بھی اس کے ویران کرنے پر قادر نہ ہوسکا اور اس کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا کہ اس میں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کسی پر ظلم کیا جائے نہ وہاں شکار مارا جائے نہ سبزہ کاٹا جائے۔ ف۸۵ انبیاء علیہم السلام بُت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں تواضع و اِظہارِ احتیاج کے لیے ہے کہ باوجودیکہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ ف۸۶ یعنی ان کی گمراہی کا سبب ہوئے کہ وہ انہیں پوجنے لگے ف۸۷ اور میرے عقیدے و دین پر رہا ف۸۸ چاہے تو اسے ہدایت کرے اور توفیقِ توبہ عطا فرمائے۔ ف۸۹ یعنی اس وادی میں جہاں اب مکہ مکرمہ ہے۔ اور ذرّیت سے مراد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں، آپ سرزمینِ شام میں حضرت ہاجرہ کے بطنِ پاک سے پیدا ہوئے، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی بیوی حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجیے حکمتِ الٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا۔ چنانچہ وحی آئی کہ آپ حضرت ہاجرہ و اسمٰعیل کو اس سرزمین میں لے جائیں (جہاں اب مکہ مکرمہ ہے) آپ ان دونوں کو اپنے ساتھ براق پر سوار کر کے شام سے سرزمینِ حرم میں لائے اور کعبہ مقدسہ کے نزدیک اتارا، یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی، نہ کوئی چشمہ، نہ پانی، ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپ واپس ہوئے اور مڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا حضرت ہاجرہ والدۂ اسمٰعیل نے عرض کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اس وادی میں بے انیس و رفیق (بے یار و مددگار) چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن آپ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور ان کی طرف التفات (دھیان) نہ فرمایا۔ حضرت ہاجرہ نے چند مرتبہ یہی عرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس وقت انہیں اطمینان ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے اور انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی جو آیت میں مذکور ہے۔ حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دودھ پلانے لگیں جب وہ پانی

الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے ۹۱ اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے ۹۲

لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ (۳۷) رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُؕ وَ مَا یَخْفٰى

شاید وہ احسان مانیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے اور اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ (۳۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

کچھ چھپا نہیں زمین میں نہ آسمان میں ۹۳ سب خوبیاں اللہ کو جس نے

وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (۳۹)

مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل و اسحٰق دیے بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﳓ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (۴۰)

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو ۹۴ اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے

ع ۶ ۱۸ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ع (۴۱) وَ لَا

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ۹۵ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا اور ہرگز

ختم ہوگیا اور پیاس کی شدت ہوئی اور صاحبزادے کا حلق شریف بھی پیاس سے خشک ہوگیا تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، ایسا سات مرتبہ ہوا۔ یہاں تک کہ فرشتے کے پر مارنے سے یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مبارک سے اس خشک زمین میں ایک چشمہ (زمزم) نمودار ہوا۔ آیت میں حرمت والے گھر سے بیت اللہ مراد ہے جو طوفان نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھالیا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ واقعہ آپ کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا آگ کے واقعہ میں آپ نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور تضرع کیا (یعنی گریا وزاری کی)۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کرکے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس آخر واقعہ میں دعا فرمانا اس لیے ہے کہ آپ مدارجِ کمال (کمال کے درجات) میں دم بدم ترقی پر ہیں۔ ف۹۰ یعنی حضرت اسمٰعیل اور ان کی اولاد اس وادی بے زراعت میں تیرے ذکر و عبادت میں مشغول ہوں اور تیرے بیتِ حرام کے پاس ف۹۱ اَطراف و بلاد سے یہاں آئیں اور ان کے قلوب اس مکانِ طاہر کی شوقِ زیارت میں کھنچیں۔ اس میں ایمانداروں کے لیے یہ دعا ہے کہ انہیں بیت اللہ کا حج میسر آئے اور اپنی یہاں رہنے والی ذُرِّیَّت (نسل) کے لیے یہ کہ وہ زیارت کے لیے آنے والوں سے منتفع ہوتے رہیں، غرض یہ دعا دینی دنیوی برکات پر مشتمل ہے۔ حضرت کی دعا قبول ہوئی اور قبیلہ جُرْہُم نے اس طرف سے گزرتے ہوئے ایک پرند دیکھا تو انہیں تعجب ہوا کہ بیابان میں پرند کیسا شاید کہیں چشمہ نمودار ہوا جستجو کی تو دیکھا کہ زمزم شریف میں پانی ہے یہ دیکھ کر ان لوگوں نے حضرت ہاجرہ سے وہاں بسنے کی اجازت چاہی انہوں نے اس شرط سے اجازت دی کہ پانی میں تمہارا حق نہ ہوگا وہ لوگ وہاں بسے اور حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام جوان ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کے صلاح و تقویٰ کو دیکھ کر اپنے خاندان میں آپ کی شادی کردی اور حضرت ہاجرہ کا وصال ہوگیا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا پوری ہوئی اور آپ نے دعا میں یہ بھی فرمایا ف۹۲ اسی کا ثمرہ (نتیجہ) ہے کہ فصولِ مختلفہ (مختلف موسموں) ربیع و خریف و صیف و شتاء (بہار و خزاں، گرمی و سردی) کے میوے وہاں بیک وقت موجود ملتے ہیں۔ ف۹۳ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ نے اس کا شکر ادا کیا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا ف۹۴ کیونکہ بعض کی نسبت تو آپ کو بَاِعْلَامِ اِلٰهی (رب تعالیٰ کے آگاہ فرما دینے سے) معلوم تھا کہ کافر ہوں گے اس لیے بعض ذریت کے واسطے نمازوں کی پابندی و محافظت کی دعا کی۔ ف۹۵ بشرطِ ایمان یا ماں باپ سے حضرت آدم و حوا مراد ہیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
اللّٰہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے ۹۶ انھیں ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کے لیے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
جس میں ۹۷ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے ۹۸ اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک

اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ
ان کی طرف لوٹتی نہیں ۹۹ اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی ۱۰۰ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ ۱۰۱ جب ان پر

الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ
عذاب آئے گا تو ظالم ۱۰۲ کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں ۱۰۳ مہلت دے کہ ہم تیرا

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ
بلانا مانیں ۱۰۴ اور رسولوں کی غلامی کریں ۱۰۵ تو کیا تم پہلے ۱۰۶ قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں

زَوَالٍ ۙ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
ہٹ کر جانا نہیں ۱۰۷ اور تم ان کے گھروں میں بسے جنھوں نے اپنا برا کیا تھا ۱۰۸ اور تم پر خوب کھل گیا

كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ
ہم نے ان کے ساتھ کیسا کیا ۱۰۹ اور ہم نے تمہیں مثالیں دے دے کر بتادیا ۱۱۰ اور بےشک وہ ۱۱۱ اپنا سا داؤں (فریب) چلے ۱۱۲

وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا
اور ان کا داؤں اللّٰہ کے قابو میں ہے اور ان کا داؤں کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں ۱۱۳ تو ہرگز

۹۶ اس میں مظلوم کو تسلی دی گئی کہ اللّٰہ تعالٰی ظالم سے اس کا انتقام لے گا ۹۷ ہول و دہشت سے ۹۸ حضرت اسرافیل علیہ السلام کی طرف جو انہیں عرصۂ محشر کی طرف بلائیں گے۔ ۹۹ کہ اپنے آپ کو دیکھ سکیں ۱۰۰ شدتِ حیرت و دہشت سے۔ قتادہ نے کہا کہ دل سینوں سے نکل کر گلوں میں آ پھنسیں گے نہ باہر نکل سکیں گے نہ اپنی جگہ واپس جاسکیں گے۔ معنی یہ ہیں کہ اس دن کی شدتِ ہول و دہشت کا یہ عالم ہوگا کہ سر اوپر اٹھے ہوں گے، آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔ ۱۰۱ یعنی کفار کو قیامت کے دن کا خوف دلاؤ ۱۰۲ یعنی کافر ۱۰۳ دنیا میں واپس بھیج دے اور ۱۰۴ اور تیری توحید پر ایمان لائیں ۱۰۵ اور ہم سے جو قصور ہو چکے اس کی تلافی کریں اس پر انہیں زجر و توبیخ کی جائے گی اور فرمایا جائے گا ۱۰۶ دنیا میں ۱۰۷ اور کیا تم نے بعث و آخرت کا انکار نہ کیا تھا ۱۰۸ کفر و معاصی کا ارتکاب کر کے جیسے کہ قومِ نوح و عاد و ثمود وغیرہ۔ ۱۰۹ اور تم نے اپنی آنکھوں سے ان کی منازل میں عذاب کے آثار اور نشان دیکھے اور تمہیں ان کی ہلاکت و بربادی کی خبریں ملیں یہ سب کچھ دیکھ کر اور جان کر تم نے عبرت نہ حاصل کی اور تم کفر سے باز نہ آئے۔ ۱۱۰ تاکہ تم تدبیر کرو اور سمجھو اور عذاب و ہلاک سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ ۱۱۱ اسلام کے مٹانے اور کفر کی تائید کرنے کے لیے نبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ ۱۱۲ کہ انہوں نے سیدِ عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قتل کرنے یا قید کرنے یا نکال دینے کا ارادہ کیا۔ ۱۱۳ یعنی آیاتِ الٰہی اور احکامِ شرعِ مصطفائی جو اپنے قوت و ثبات میں بمنزلۂ مضبوط پہاڑوں کے ہیں۔ محال ہے کہ کافروں کے مکر اور ان کی حیلہ انگیزیوں سے اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔

تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ ؕ

خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا ف۱۱۴ بےشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

جس دن ف۱۱۵ بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان ف۱۱۶ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ف۱۱۷ ایک اللہ کے سامنے

الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ ج

جوسب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں ف۱۱۸ کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوں گے ف۱۱۹

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ

ان کے کُرتے رال کے ہوں گے ف۱۲۰ اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی اس لیے کہ اللہ ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ

اس کی کمائی کا بدلہ دے بےشک اللہ کو حساب کرتے کچھ دیر نہیں لگتی یہ ف۱۲۱ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور

لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

ع ۱۱/۱۹

اس لیے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لیے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے ف۱۲۲ اور اس لیے کہ عقل والے نصیحت مانیں

آیاتھا ۹۹ | ۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۴ | رکوعاتھا ٦

سورۂ حجر مکیہ ہے، اس میں ننانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

یہ آیتیں ہیں کتاب اور روشن قرآن کی

ف۱۱۴ یہ تو ممکن ہی نہیں وہ ضرور وعدہ پورا کرے گا اور اپنے رسول کی نصرت فرمائے گا، ان کے دین کو غالب کرے گا، ان کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ ف۱۱۵ اس دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۱۱۶ زمین و آسمان کی تبدیلی میں مفسرین کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ ان کے اوصاف بدل دیے جائیں گے مثلاً زمین ایک سطح ہو جائے گی نہ اس پر پہاڑ باقی رہیں گے نہ بلند ٹیلے نہ گہرے غار نہ درخت نہ عمارت نہ کسی بستی اور اقلیم کا نشان اور آسمان پر کوئی ستارہ نہ رہے گا اور آفتاب، ماہتاب کی روشنیاں معدوم ہوں گی یہ تبدیلی اوصاف کی ہے ذات کی نہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی جائے گی اس زمین کی جگہ ایک دوسری چاندی کی زمین ہوگی سفید و صاف جس پر نہ کبھی خون بہایا گیا ہو نہ گناہ کیا گیا ہو اور آسمان سونے کا ہوگا۔ یہ دو قول اگرچہ بظاہر باہم مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک صحیح ہے اور وجہِ جمع یہ ہے کہ اول تبدیلِ صفات ہوگی اور دوسری مرتبہ بعد حساب تبدیلِ ثانی ہوگی اس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔ ف۱۱۷ اپنی قبروں سے ف۱۱۸ یعنی کافروں۔ ف۱۱۹ اپنے شیاطین کے ساتھ بندھے ہوئے ف۱۲۰ سیاہ رنگ بدبودار جن سے آگ کے شعلے اور زیادہ تیز ہو جائیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا
بہت آرزوئیں کریں گے کافر ف۲ کاش مسلمان ہوتے انھیں چھوڑو ف۳ کہ کھائیں اور برتیں ف۴

وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا
اور امید ف۵ انھیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں ف۶ اور جو بستی ہم نے ہلاک کی اس کا ایک

كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ
جانا ہوا نوشتہ (لکھا ہوا فیصلہ) تھا ف۷ کوئی گروہ اپنے وعدہ سے نہ آگے بڑھے نہ پیچھے ہٹے اور

قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ؕ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا
بولے ف۸ کہ اے وہ جن پر قرآن اترا بے شک تم مجنون ہو ف۹ ہمارے پاس فرشتے کیوں

بِالْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ
نہیں لاتے ف۱۰ اگر تم سچے ہو ف۱۱ ہم فرشتے بیکار نہیں اتارتے

وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ
اور وہ اتریں تو انھیں مہلت نہ ملے ف۱۲ بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود

لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَ مَا
اس کے نگہبان ہیں ف۱۳ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے اور

(مدارک وخازن) تفسیر بیضاوی میں ہے کہ ان کے بدنوں پر رال (ایک خاص گوند) لیپ دی جائے گی وہ مثل کُرتے کے ہوجائے گی اس کی سوزش اور اس کے رنگ کی وحشت و بدبو سے تکلیف پائیں گے۔ ف۱۲۱ قرآن شریف ف۱۲۲ یعنی ان آیات سے اللّٰہ تعالٰی کی توحید کی دلیلیں پائیں۔ ف۱ سورۂ حجر مکّیہ ہے، اس میں چھ رکوع ننانوے آیتیں، چھ سو چون کلمے، دو ہزار سات سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ یہ آرزوئیں یا وقتِ نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی جب کافر کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ گمراہی میں تھا یا آخرت میں روزِ قیامت کے شدائد اور اہوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر۔ زَجّاج کا قول ہے کہ کافر جب کبھی اپنے احوال، عذاب اور مسلمانوں پر اللّٰہ کی رحمت دیکھیں گے ہر مرتبہ آرزوئیں کریں گے کہ ف۳ اے مصطفٰے! (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) ف۴ دنیا کی لذتیں ف۵ تَنَعُّم و تَلَذُّذ (عیش و لذّت) و طولِ حیات کی جس کے سبب وہ ایمان سے محروم ہیں۔ ف۶ اپنا انجام کار، اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ عنہ نے فرمایا: لمبی امیدیں آخرت کو بھلاتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روکتا ہے۔ ف۷ لوح محفوظ میں اسی معیّن وقت پر وہ ہلاک ہوئی۔ ف۸ کفارِ مکہ حضرت نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ ف۹ ان کا یہ قول تمسخر اور استہزاء (یعنی مذاق) کے طور پر تھا جیسا کہ فرعون نے حضرت موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت کہا تھا: "اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ۔" ف۱۰ جو تمہارے رسول ہونے اور قرآن شریف کے کتاب الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ ف۱۱ اللّٰہ تعالٰی اس کے جواب میں فرماتا ہے ف۱۲ فی الحال عذاب میں گرفتار کر دیئے جائیں۔ ف۱۳ کہ تحریف و تبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں، تمام جن و انس اور ساری خَلق کے مقدور (بَس) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تَغْیِیر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللّٰہ تعالٰی نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآن کریم کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو، ایک یہ کہ

يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر اس سے ہنسی کرتے ہیں ف۱۴ ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

مجرموں ف۱۵ کے دلوں میں راہ دیتے ہیں وہ اس پر ف۱۶ ایمان نہیں لاتے اور اگلوں کی راہ پڑ چکی ہے ف۱۷

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا

اور اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے جب بھی یہی

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا ع ۱۵ ۱

کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی ہے بلکہ ہم پر جادو ہوا ف۱۸ اور بے شک ہم نے

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

آسمان میں بُرج بنائے ف۱۹ اور اسے دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا ف۲۰ اور اسے ہم نے ہر شیطان

رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ

مردود سے محفوظ رکھا ف۲۱ مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے پڑتا ہے روشن شعلہ ف۲۲ اور

الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے ف۲۳ اور اس میں ہر چیز اندازے

ساری خلق کواس کے نیست ونابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مُقدّس کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ ف۱۴ اس آیت میں بتایا گیا کہ جس طرح کفارِ مکہ نے سیدعالم صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم سے جاہلانہ باتیں کیں اور بے ادبی سے آپ کو مجنون کہا، قدیم زمانہ سے کفار کی انبیاء کے ساتھ یہی عادت رہی ہے اور وہ رسولوں کے ساتھ تمسخر کرتے رہے۔ اس میں نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسکینِ خاطر (تسلی ودِلجوئی) ہے۔ ف۱۵ یعنی مشرکینِ مکہ۔ ف۱۶ یعنی سیدانبیاء صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم یا قرآن پر ف۱۷ کہ وہ انبیاء کی تکذیب کر کے عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوتے رہے ہیں، یہی حال ان کا ہے تو انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ ف۱۸ یعنی ان کفار کا عناد اس درجہ پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان کے لیے آسمان میں دروازہ کھول دیا جائے اور انہیں اس میں چڑھنا میسر ہو اور دن میں اس سے گزریں اور آنکھوں سے دیکھیں جب بھی نہ مانیں اور یہ کہہ دیں کہ ہماری نظر بندی کی گئی اور ہم پر جادو ہوا، تو جب خود اپنے معائنہ سے انہیں یقین حاصل نہ ہوا تو ملائکہ کے آنے اور گواہی دینے سے جس کو یہ طلب کرتے ہیں انہیں کیا فائدہ ہوگا۔ ف۱۹ جو کواکب سیارہ کے منازل ہیں، وہ بارہ ہیں: حمل[۱]، ثور[۲]، جوزا[۳]، سرطان[۴]، اسد[۵]، سنبلہ[۶]، میزان[۷]، عقرب[۸]، قوس[۹]، جدی[۱۰]، دلو[۱۱]، حوت[۱۲]۔ ف۲۰ ستاروں سے ف۲۱ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیئے گئے۔ جب سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیئے گئے۔ ف۲۲ شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلہ کے مثل روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔ ف۲۳ پہاڑوں کے تاکہ ثابت وقائم رہے اور جنبش نہ کرے۔

مَّوۡزُوۡنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ وَمَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ

سے اگائی اور تمہارے لئے اس میں روزیاں کر دیں ف۲۴ اور وہ کر دیئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ف۲۵ اور

اِنۡ مِّنۡ شَىۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۱﴾

کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہوں ف۲۶ اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے

وَاَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ ج

اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو بارور کرنے والیاں ف۲۷ تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا

وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَهٗ بِخٰزِنِيۡنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡىٖ وَنُمِيۡتُ وَنَحۡنُ

اور تم کچھ اس کے خزانچی نہیں ف۲۸ اور بیشک ہم ہی جلائیں اور ہم ہی ماریں اور ہم

الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا

ہی وارث ہیں ف۲۹ اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں

الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ ط اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع ۲

جو تم میں پیچھے رہے ف۳۰ اور بے شک تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائے گا ف۳۱ بے شک وہی علم و حکمت والا ہے

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَالۡجَآنَّ

اور بے شک ہم نے آدمی کو ف۳۲ بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بودار گارا تھی ف۳۳ اور جن کو

ف۲۴ غلّے پھل وغیرہ۔ ف۲۵ باندی غلام چوپائے اور خدام وغیرہ۔ ف۲۶ خزانے ہونا عبارت ہے اقتدار و اختیار سے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر چیز کے پیدا کرنے پر قادر ہیں جتنی چاہیں اور جو اندازہ مقتضائے حکمت ہو۔ ف۲۷ جو آبادیوں کو پانی سے بھرتی اور سیراب کرتی ہیں۔ ف۲۸ کہ پانی تمہارے اختیار میں ہو باوجودیکہ تمہیں اس کی حاجت ہے۔ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور بندوں کے عجز پر دلالتِ عظیمہ ہے۔ ف۲۹ یعنی تمام خَلق فنا ہونے والی ہے اور ہم ہی باقی رہنے والے ہیں اور مدعی مُلک کی مِلک ضائع ہوجائے گی اور سب مالکوں کا مالک باقی رہے گا۔ ف۳۰ یعنی پہلی امتیں اور امتِ محمدیہ جو سب امتوں میں پچھلی ہے یا وہ جو طاعت و خیر میں سبقت کرنے والے ہیں اور جو سستی سے پیچھے رہ جانے والے ہیں یا وہ جو فضیلت حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھنے والے ہیں اور جو عذر سے پیچھے رہ جانے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جماعت نماز کی صفِ اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا اِزْدِحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللّٰہ تعالیٰ اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔ ف۳۱ جس حال پر وہ مرے ہوں گے۔ ف۳۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کو سوکھی ف۳۳ اللّٰہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہوگیا اور اس میں بو پیدا ہوئی تو اس میں صورتِ انسانی بنائی پھر وہ سوکھ کر خشک ہوگیا تو جب ہوا اس میں جاتی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تَمازَت (گرمی) سے وہ پختہ ہوگیا تو اس میں روح پھونکی اور وہ انسان ہوگیا۔

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ

اس سے پہلے بنایا بے دھوئیں کی آگ سے ف۳۴ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں

خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے تو جب میں اسے ٹھیک کرلوں اور اس میں

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک لوں ف۳۵ تو اس ف۳۶ کے لئے سجدے میں گر پڑنا تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب

اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ

سجدے میں گرے سوا ابلیس کے اس نے سجدہ والوں کا ساتھ نہ مانا ف۳۷ فرمایا

یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ

اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی فرمایا تو جنت سے نکل جا

فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿٣٤﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ

کہ تو مردود ہے اور بے شک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے ف۳۸ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿٣٧﴾ اِلٰی

تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۳۹ فرمایا تو ان میں ہے جن کو اس معلوم

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی

وقت کے دن تک مہلت ہے ف۴۰ بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین

ف۳۴ جو اپنی حرارت ولطافت سے مساموں میں نُفوذ (سرایت) کرجاتی ہے۔ ف۳۵ اور اس کو حیات عطا فرمادوں ف۳۶ کی تحیت وتعظیم ف۳۷ اور حضرت آدم علیہ السلام کوسجدہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ف۳۸ کہ آسمان وزمین والے تجھ پر لعنت کریں گے اور جب قیامت کا دن آئے گا تو اس لعنت کے ساتھ ہمیشگی کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا جس سے کبھی رہائی نہ ہوگی، یہ سن کر شیطان ف۳۹ یعنی قیامت کے دن تک۔ اس سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا اور قیامت تک کی اس نے مہلت مانگ ہی لی لیکن اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ ف۴۰ جس میں تمام خَلْق مرجائے گی اور وہ نفخۂ اُولیٰ (پہلی مرتبہ پھونکا جانے والا صور) ہے تو شیطان کے مُردہ رہنے کی مدت نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ (دوسرے صور پھونکنے) تک چالیس برس ہے اور اس کو اس قدر مہلت دینا اس کے اکرام کے لیے نہیں بلکہ اس کی بلا وشقاوت اور عذاب کی زیادتی کے لیے ہے یہ سن کر شیطان۔

الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾

میں بھلاوے دوں گا ف۴۱ اور ضرور میں ان سب کو ف۴۲ بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ف۴۳

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ

فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک میرے ف۴۴ بندوں پر تیرا کچھ

سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ

قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں ف۴۵ اور بے شک جہنم ان سب کا

اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع ۳ ۱۹ ۳

وعدہ ہے ف۴۶ اس کے سات دروازے ہیں ف۴۷ ہر دروازے کے لئے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے ف۴۸

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

بے شک ڈر والے باغوں اور چشموں میں ہیں ف۴۹ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں ف۵۰ اور

نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا

ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ ف۵۱ کینے تھے سب کھینچ لئے ف۵۲ آپس میں بھائی ہیں ف۵۳ تختوں پر رو برو بیٹھے نہ

یَمَسُّهُمْ فِیْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِیْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا

انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں خبر دو ف۵۴ میرے بندوں کو کہ بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ

میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب درد ناک عذاب ہے اور انھیں احوال سناؤ

ف۴۱ یعنی دنیا میں گناہوں کی رغبت دلاؤں گا۔ ف۴۲ دلوں میں وسوسہ ڈال کر ف۴۳ جنہیں تو نے اپنی توحید وعبادت کے لیے برگزیدہ فرمالیا ان پر شیطان کا وسوسہ اور اس کا کید (دھوکا) نہ چلے گا۔ ف۴۴ ایماندار ف۴۵ یعنی جو کافر کہ تیرے مُطیع وفرمانبردار ہو جائیں اور تیرے اتباع کا قصد کرلیں۔ ف۴۶ ابلیس کا بھی اور اس کے اتباع کرنے والوں کا بھی۔ ف۴۷ یعنی سات طبقے۔ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات (طَبقات) ہیں: اوّل جھنم، لَظٰی، حُطَمَۃ، سَعِیر، سَقَر، جَحِیم، ھاوِیہ۔ ف۴۸ یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں مُنقَسِم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک دَرکَہ (طَبقَہ) مُعیَّن ہے۔ ف۴۹ ان سے کہا جائے گا کہ ف۵۰ یعنی جنت میں داخل ہو امن وسلامتی کے ساتھ نہ یہاں سے نکالے جاؤ نہ موت آئے نہ کوئی آفت رونما ہو نہ کوئی خوف نہ پریشانی۔ ف۵۱ دنیا میں ف۵۲ اور ان کے نُفُوس کو حقد وحسد وعناد وعداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کردیا وہ ف۵۳ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ میں اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان ہی میں سے ہیں یعنی ہمارے سینوں سے عناد وعداوت اور بغض وحسد نکال دیا گیا ہے، ہم آپس میں خالص محبت رکھنے والے ہیں۔ اس میں رَوافِض کا رَدّ ہے۔ ف۵۴ اے محمد مصطفٰے! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

وقف لازم

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۘ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ
ابراہیم کے مہمانوں کا و٥٥ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے سلام و٥٦ کہا ہمیں تم سے
وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ
ڈر معلوم ہوتا ہے و٥٧ انھوں نے کہا ڈریئے نہیں ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں و٥٨ کہا
اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ
کیا اس پر مجھے بشارت دیتے ہو کہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا اب کاہے پر بشارت دیتے ہو و٥٩ کہا ہم نے آپ کو سچی
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ
بشارت دی ہے ف٦٠ آپ ناامید نہ ہوں کہا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہو
اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ
مگر وہی جو گمراہ ہوئے و٦١ کہا پھر تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو و٦٢ بولے ہم
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۙ﴿٥٨﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ
ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں و٦٣ مگر لوط کے گھر والے ان سب کو ہم
اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿٥٩﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع فَلَمَّا جَآءَ ع ٤ ١٦ ٤
بچالیں گے و٦٤ مگر اس کی عورت ہم ٹھہرا چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے و٦٥ تو جب
اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۙ﴿٦١﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ
لوط کے گھر فرشتے آئے و٦٦ کہا تم تو کچھ بیگانہ لوگ ہو و٦٧ کہا بلکہ

و٥٥ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں۔ یہ مہمان حضرت جبریل علیہ السلام تھے مع کئی فرشتوں کے۔ و٥٦ یعنی فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ کی تحیت و تکریم بجالائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے و٥٧ اس لیے کہ بے اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا۔ و٥٨ یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کی، اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے و٥٩ یعنی ایسی پیرانہ سالی (بڑھاپے) میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے کس طرح اولاد ہوگی، کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عطا فرمایا جائے گا؟ فرشتوں نے ف٦٠ قضائے الٰہی اس پر جاری ہوچکی کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذُرِّیَّت بہت پھیلے۔ و٦١ یعنی میں اس کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں، ہاں اس کی سنّت جو عالَم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے و٦٢ یعنی اس بشارت کے سوا اور کیا کام ہے جس کے لیے تم بھیجے گئے ہو۔ و٦٣ یعنی قومِ لوط کی طرف کہ ہم انہیں ہلاک کریں۔ و٦٤ کیونکہ وہ ایماندار ہیں۔ و٦٥ اپنے کفر کے سبب۔ و٦٦ خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں اور حضرت لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہوگی تو آپ نے فرشتوں سے و٦٧ نہ تو یہاں کے باشندے ہو نہ کوئی مسافرت کی علامت تم میں پائی جاتی ہے کیوں آئے ہو؟ فرشتوں نے۔

جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا
ہم تو آپ کے پاس وہ و٦٨ لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے و٦٩ اور ہم آپ کے پاس سچا حکم لائے ہیں اور ہم

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا
بے شک سچے ہیں تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر باہر جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلئے اور

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ
تم میں کوئی پیچھے پھر کر نہ دیکھے ف٧٠ اور جہاں کو حکم ہے سیدھے چلے جائیے و٧١ اور ہم نے اسے اس

الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَاۤءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ
حکم کا فیصلہ سنا دیا کہ صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی و٧٢ اور شہر والے و٧٣

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَاۤءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
خوشیاں مناتے آئے لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں و٧٤ مجھے فضیحت نہ کرو و٧٥ اور اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَاۤءِ
اور مجھے رسوا نہ کرو و٧٦ بولے کیا ہم نے تمہیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملہ میں دخل نہ دو کہا یہ قوم کی عورتیں

بَنٰتِیْۤ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾
میری بیٹیاں ہیں اگر تمہیں کرنا ہے و٧٧ اے محبوب تمہاری جان کی قسم و٧٨ بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا
تو دن نکلتے انہیں چنگھاڑ نے آلیا و٧٩ تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا ف٨٠

و٦٨ عذاب جس کے نازل ہونے کا آپ اپنی قوم کو خوف دلایا کرتے تھے و٦٩ اور آپ کو جھٹلاتے تھے۔ ف٧٠ کہ قوم پر کیا بلا نازل ہوئی اور وہ کس عذاب میں مبتلا کئے گئے۔ و٧١ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حکم ملکِ شام کو جانے کا تھا۔ و٧٢ اور تمام قوم عذاب سے ہلاک کردی جائے گی۔ و٧٣ یعنی شہر سدوم کے رہنے والے۔ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سن کر بہ ارادۂ فاسد و بہ نیت ناپاک و٧٤ اور مہمان کا اکرام لازم ہوتا ہے تم ان کی بے حرمتی کا قصد کرکے و٧٥ کہ مہمان کی رسوائی میزبان کے لیے خجالت و شرمندگی کا سبب ہوتی ہے۔ و٧٦ ان کے ساتھ برا ارادہ کرکے، اس پر قوم کے لوگ حضرت لوط علیہ السلام سے و٧٧ تو ان سے نکاح کرو اور حرام سے باز رہو۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے خطاب فرماتا ہے و٧٨ اور مخلوقِ الٰہی میں سے کوئی جان بارگاہِ الٰہی میں آپ کی جان پاک کی طرح عزت و حرمت نہیں رکھتی اور اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی عمر کے سوا کسی کی عمر و حیات کی قسم نہیں فرمائی، یہ مرتبہ صرف حضور ہی کا ہے۔ اب اس قسم کے بعد ارشاد فرماتا ہے و٧٩ یعنی ہولناک آواز نے۔ ف٨٠ اس طرح کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس خطہ کو اٹھا کر آسمان کے قریب لے گئے اور وہاں سے اوندھا کر کے زمین پر ڈال دیا۔

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ؕ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾

اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے بے شک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے

وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؕ ﴿٧٧﴾ وَ اِنْ كَانَ

اور بے شک وہ بستی اس راہ پر ہے جواب تک چلتی ہے ف۸۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو اور بے شک

وقف لازم

اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۙ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ

جھاڑی والے ضرور ظالم تھے ف۸۲ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف۸۳ اور بے شک یہ دونوں بستیاں ف۸۴

ع ١٩/٥

مُّبِيْنٍ ؕ ﴿٧٩﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٨٠﴾ وَ اٰتَيْنٰهُمْ

کھلے راستہ پر پڑتی ہیں ف۸۵ اور بے شک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۸۶ اور ہم نے ان کو

اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ ﴿٨١﴾ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا

اپنی نشانیاں دیں ف۸۷ تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ف۸۸ اور وہ پہاڑوں میں گھر تراشتے تھے

اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۙ ﴿٨٣﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

بے خوف ف۸۹ تو انھیں صبح ہوتے چنگھاڑ نے آلیا ف۹۰ تو ان کی کمائی کچھ

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؕ ﴿٨٤﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا

ان کے کام نہ آئی ف۹۱ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ

عَبَث (بیکار) نہ بنایا اور بے شک قیامت آنے والی ہے ف۹۲ تو تم اچھی طرح در گزر کرو ف۹۳ بے شک تمہارا رب

ف۸۱ اور قافلے اس پر گزرتے ہیں اور غضبِ الٰہی کے آثار ان کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ف۸۲ یعنی کافر تھے۔ "اَیْکَة" جھاڑی کو کہتے ہیں ان لوگوں کا شہر سرسبز جنگلوں اور مَرْغزاروں (سبزازاروں) کے درمیان تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان پر رسول بنا کر بھیجا ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ف۸۳ یعنی عذاب بھیج کر ہلاک کیا۔ ف۸۴ یعنی قومِ لوط کے شہر اور اصحابِ اَیْکَة کے ف۸۵ جہاں آدمی گزرتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اے اہلِ مکہ تم ان کو دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۸۶ "حِجْر" ایک وادی ہے مدینہ اور شام کے درمیان جس میں قومِ ثمود رہتے تھے، انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک نبی کی تکذیب تمام انبیاء کی تکذیب ہے کیونکہ ہر رسول تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے۔ ف۸۷ کہ پتھر سے ناقہ (اونٹنی کو) پیدا کیا جو بہت سے عجائب پر مشتمل تھا مثلاً اس کا عظیم الجُثّہ (قد وقامت کا بڑا) ہونا اور پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا کہ تمام قوم ثمود کو کافی ہو وغیرہ، یہ سب حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور قومِ ثمود کے لیے ہماری نشانیاں تھیں۔ ف۸۸ اور ایمان نہ لائے۔ ف۸۹ کہ انہیں اس کے گرنے اور اس میں نقب لگائے جانے کا اندیشہ نہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ یہ گھر تباہ نہیں ہو سکتے ان پر کوئی آفت نہیں آسکتی۔ ف۹۰ اور وہ عذاب میں گرفتار ہوئے۔ ف۹۱ اور ان کے مال و متاع اور ان کے مضبوط مکان انہیں عذاب سے نہ بچا سکے۔ ف۹۲ اور ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا ملے گی۔ ف۹۳ اے مصطفٰے! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور اپنی قوم کی ایذاؤں پر تحمل کرو۔ یہ حکم آیتِ قتال سے منسوخ ہوگیا۔

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ
ہی بہت پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ۹۴ اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں ۹۵ اور عظمت
الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا
والا قرآن اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے کو دی ۹۶ اور
تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا
ان کا کچھ غم نہ کھاؤ ۹۷ اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پروں میں لے لو ۹۸ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں
النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا
صاف ڈر سنانے والا (اس عذاب سے) جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا جنھوں نے کلام الٰہی کو
الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا
تکے بوٹی کر لیا ۹۹ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ۱۰۰ جو کچھ وہ
يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا
کرتے تھے ۱۰۱ تو علانیہ کہہ دو جس بات کا تمہیں حکم ہے ۱۰۲ اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ۱۰۳ بے شک

۹۴ اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہ اپنی مخلوق کے تمام حال جانتا ہے۔ ۹۵ نماز کی رکعتوں میں یعنی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور ان سات آیتوں سے سورت فاتحہ مراد ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں وارد ہوا۔ ۹۶ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم ہم نے آپ کو ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جن کے سامنے دنیوی نعمتیں حقیر ہیں تو آپ متاعِ دنیا سے مستغنی رہیں جو یہود و نصارٰی وغیرہ مختلف قسم کے کافروں کو دی گئیں۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کی بدولت ہر چیز سے مستغنی نہ ہو گیا یعنی قرآن ایسی نعمت ہے جس کے سامنے دُنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔ ۹۷ کہ وہ ایمان نہ لائے۔ ۹۸ اور انہیں اپنے کرم سے نوازو۔ ۹۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بانٹنے والوں سے یہود و نصارٰی مراد ہیں چونکہ وہ قرآن کریم کے کچھ حصہ پر ایمان لائے جو ان کے خیال میں ان کی کتابوں کے موافق تھا اور کچھ کے منکر ہو گئے۔ قتادہ و ابن سائب کا قول ہے کہ بانٹنے والوں سے کفار قریش مراد ہیں جن میں بعض قرآن کو سحر بعض کہانت بعض افسانہ کہتے تھے۔ اس طرح انہوں نے قرآن کریم کے حق میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ بانٹنے والوں سے وہ بارہ اشخاص مراد ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ کے راستوں پر مقرر کیا تھا، حج کے زمانہ میں ہر ہر راستہ پر ان میں کا ایک ایک شخص بیٹھ جاتا تھا اور وہ آنے والوں کو بہکانے اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے منحرف کرنے کے لیے ایک ایک بات مقرر کر لیتا تھا کہ کوئی آنے والوں سے یہ کہتا تھا کہ ان کی باتوں میں نہ آنا کہ وہ جادوگر ہیں، کوئی کہتا وہ کذّاب ہیں، کوئی کہتا وہ مجنون ہیں، کوئی کہتا وہ کاہن ہیں، کوئی کہتا وہ شاعر ہیں، یہ سن کر لوگ جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر آتے وہاں ولید بن مغیرہ بیٹھا رہتا، اس سے نبی صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حال دریافت کرتے اور کہتے کہ ہم نے مکہ مکرمہ آتے ہوئے شہر کے کنارے ان کی نسبت ایسا سنا وہ کہہ دیتا کہ ٹھیک سنا اس طرح خلق کو بہکاتے اور گمراہ کرتے ان لوگوں کو اللّٰہ تعالٰی نے ہلاک کیا۔ ۱۰۰ روز قیامت ۱۰۱ اور جو کچھ وہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم اور قرآن کی نسبت کہتے تھے۔ ۱۰۲ اس آیت میں سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کے اظہار کا حکم دیا گیا عبد اللّٰہ بن عبیدہ کا قول ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک دعوتِ اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی۔ ۱۰۳ یعنی اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف مُلْتَفِتْ (متوجہ) نہ ہو اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو۔

كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ

بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں ف۱۰۴ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو اب

يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾

جان جائیں گے ف۱۰۵ اور بے شک ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہوتے ہو ف۱۰۶

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

تو اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور سجدہ والوں میں ہو ف۱۰۷ اور مرتے دم تک اپنے رب کی

يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع

عبادت میں رہو۔

ع۲

آیاتها ١٢٨ — ١٦ سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ ٧٠ — رکوعاتها ١٦

سورۂ نحل مکیہ ہے اس میں ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۴ کفارِ قریش کے پانچ سردار عاصؔ بن وائل سَہمِی اور اَسوَدؔ بن مُطَّلِب اور اَسوَدؔ بن عبد یَغُوث اور حارؔث بن قَیس اور ان سب کا افسر وَلِیدؔ ابن مُغِیرَہ مَخزُومی، یہ لوگ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بہت ایذا دیتے اور آپ کے ساتھ تمسخر واستہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لیے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے دعا کی تھی کہ یارب! اس کو اندھا کر دے۔ ایک روز سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مسجد حرام میں تشریف فرما تھے یہ پانچوں آئے اور انہوں نے حسبِ دستور طعن وتمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہوگئے۔ اسی حال میں حضرت جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اور عاص کے کفِ پا (پاؤں کے تلوؤں) کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اَسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف اور حارث بن قَیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا میں ان کا شر دفع کروں گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں یہ ہلاک ہوگئے ولید بن مغیرہ تیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہہ بند میں ایک پیکان چبھا (یعنی نیزے کی نوک چبھی) مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لیے سر نیچا نہ کیا اس سے اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مرگیا عاص ابن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں ورم کر گیا اور یہ شخص بھی مرگیا اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار میں سر مارتا تھا اسی میں مرگیا اور یہ کہتا مرا کہ مجھ کو محمد نے قتل کیا (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) اور اَسوَد بن عبد یَغُوث کو اِستسقاء ہوا (یعنی پیاس لگنے کی بیماری ہوگئی) اور کلبی کی روایت میں ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہوگیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا اسی حال میں یہ کہتا مرگیا کہ مجھ کو محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا اسی میں ہلاک ہوگیا، انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۰۵ اپنا انجام کار ف۱۰۶ اور ان کے طعن اور استہزاء اور شرک وکفر کی باتوں سے آپ کو ملال ہوتا ہے۔ ف۱۰۷ کہ خدا پرستوں کے لیے تسبیح وعبادت میں مشغول ہونا غم کا بہترین علاج ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔ ف۱ سورۂ نحل مکیہ ہے مگر آیت "فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ" سے آخر سورت تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں اور اس میں اور اقوال بھی ہیں اس سورت میں سولہ رکوع اور ایک سو اٹھائیس آیتیں اور دو ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور سات ہزار سات سو سات حرف ہیں۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ①

اب آتا ہے اللہ کا حکم تو اس کی جلدی نہ کرو ف۲ پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شریکوں سے ف۳

یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ

ملائکہ کو ایمان کی جان یعنی وحی لے کر اپنے جن بندوں پر چاہے اتارتا ہے ف۴ کہ

اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

ڈر سناؤ کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہیں تو مجھ سے ڈرو ف۵ اس نے آسمان اور زمین

بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ③ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ

بجا بنائے ف۶ وہ ان کے شرک سے برتر ہے (اس نے) آدمی کو ایک نِتھری بوند سے بنایا ف۷ تو جبھی

خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ④ وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا

کھلا جھگڑالو ہے اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں ف۸ اور ان میں سے

تَاْكُلُوْنَ ⑤ وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۪⑥

کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تَجمُّل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو

وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ

اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہونچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۙ⑦ وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور

ف۲ شانِ نزول: جب کفار نے عذابِ موعود (مقررہ عذاب) کے نزول اور قیامت کے قائم ہونے کی بطریقِ تکذیب واستہزاء جلدی کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ جس کی تم جلدی کرتے ہو وہ کچھ دور نہیں بہت ہی قریب ہے اور اپنے وقت پر بالیقین واقع ہوگا اور جب واقع ہوگا تو تمہیں اس سے خلاص کی کوئی راہ نہ ملے گی اور وہ بت جنہیں تم پوجتے ہو تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔ ف۳ وہ واحد "لَا شَرِیْکَ لَهٗ" ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۴ اور انہیں نبوت ورسالت کے ساتھ برگزیدہ کرتا ہے۔ ف۵ اور میری ہی عبادت کرو اور میرے سوا کسی کو نہ پوجو کیونکہ میں وہ ہوں کہ ف۶ جن میں اس کی توحید کے بے شمار دلائل ہیں۔ ف۷ یعنی مَنی سے، جس میں نہ حِس ہے نہ حرکت پھر اس کو اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان بنایا، قوت وطاقت عطا کی۔ شانِ نزول: یہ آیت اُبی بن خلَف کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی مُردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھالایا اور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے کہنے لگا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالٰی اس ہڈی کو زندگی دے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضوی شکل رکھتی بھی ہے اللہ تعالٰی تو مَنی کے ایک چھوٹے سے بے حِس وحرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے یہ دیکھ کر بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔ ف۸ کہ ان کی نسل سے دولت بڑھاتے ہو، ان کے دودھ پیتے ہو اور ان پر سواری کرتے ہو۔ ف۹ کہ اس نے تمہارے نفع اور آرام کے لیے یہ چیزیں پیدا کیں۔

زِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا

زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا ف۱۰ جس کی تمہیں خبر نہیں ف۱۱ اور بیچ کی راہ ف۱۲ ٹھیک اللّٰہ تک ہے اور کوئی راہ

ع ٩ جَآىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩﴾ ع هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

ٹیڑھی ہے ف۱۳ اور چاہتا تو تم سب کو راہ پر لاتا ف۱۴ وہی ہے جس نے آسمان سے

مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ

پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو ف۱۵ اِس پانی سے تمہارے لئے

الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ

کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل ف۱۶ بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ

اس میں نشانی ہے ف۱۷ دھیان کرنے والوں کو اور اس نے تمہارے لئے مُسَخَّر (تابع) کیے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ

عقل مندوں کو ف۱۸ اور وہ جو تمہارے لئے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ ف۱۹ بے شک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا

اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا مسخر کیا ف۲۰ کہ اس میں سے

ف۱۰ ایسی عجیب وغریب چیزیں ف۱۱ اس میں وہ تمام چیزیں آ گئیں جو آدمی کے نفع وراحت وآرام وآسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں۔ اللّٰہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دُخانی (بھاپ سے چلنے والے) جہاز، ریلیں، موٹر، ہوائی جہاز، برقی (بجلی کی) قوتوں سے کام کرنے والے آلات، دُخانی (دھوئیں والی) اور برقی (بجلی والی) مشینیں، خبر رسانی ونشرِ صوت (آواز پھیلانے) کے سامان اور خدا جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔ ف۱۲ یعنی صراطِ مستقیم اور دینِ اسلام کیونکہ دو مقاموں کے درمیان جتنی راہیں نکالی جائیں ان میں سے جو بیچ کی راہ ہوگی وہی سیدھی ہوگی۔ ف۱۳ جس پر چلنے والا منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا، کفر کی تمام راہیں ایسی ہی ہیں۔ ف۱۴ راہِ راست پر ف۱۵ اپنے جانوروں کو اور اللّٰہ تعالیٰ ف۱۶ مختلف صورت و رنگ، مزے، بو، خاصیت والے کہ سب ایک ہی پانی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک کے اوصاف دوسرے سے جدا ہیں یہ سب اللّٰہ کی نعمتیں ہیں۔ ف۱۷ اس کی قدرت وحکمت اور وحدانیت کی۔ ف۱۸ جو ان چیزوں میں غور کر کے سمجھیں کہ اللّٰہ تعالیٰ فاعلِ مختار ہے اور عُلوِیات (بُلندیاں) وسُفلِیات (پستیاں) سب اس کے تحتِ قدرت واختیار ف۱۹ خواہ حیوانوں کی قسم سے ہو یا درختوں کی یا پھلوں کی۔ ف۲۰ کہ اس میں کشتیوں پر سوار ہو کر سفر کرو یا غوطے لگا کر اس کی تہ تک پہنچو یا اس سے شکار کرو۔

مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا ۚ وَتَرَى الۡفُلۡكَ
تازہ گوشت کھاتے ہو ف۲۱ اور اس میں سے گہنا (زیور) نکالتے ہو جسے پہنتے ہو ف۲۲ اور تو اس میں کشتیاں دیکھے

مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلۡقٰى فِى
کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو اور اس نے

الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ ۙ
زمین میں لنگر ڈالے ف۲۳ کہ کہیں تمہیں لے کر نہ کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ ف۲۴

وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ
اور علامتیں ف۲۵ اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں ف۲۶ تو کیا جو بنائے ف۲۷ وہ ایسا ہو جائے گا جو نہ بنائے ف۲۸

اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انھیں شمار نہ کر سکو گے ف۲۹ بے شک اللہ

لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيۡنَ
بخشنے والا مہربان ہے ف۳۰ اور اللہ جانتا ہے ف۳۱ جو چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور

يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّهُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۲۰﴾ ؕ اَمۡوَاتٌ
اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں ف۳۲ وہ کچھ بھی نہیں بناتے اور ف۳۳ وہ خود بنائے ہوئے ہیں ف۳۴ مُردے ہیں ف۳۵

غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ ع ۲ ۱۲ ۸
زندہ نہیں اور انھیں خبر نہیں لوگ کب اٹھائے جائیں گے ف۳۶ تمہارا معبود ایک معبود ہے ف۳۷

فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾
تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں ف۳۸ اور وہ مغرور ف۳۹

ف۲۱ یعنی مچھلی۔ ف۲۲ یعنی گوہر و مرجان۔ ف۲۳ بھاری پہاڑوں کے ف۲۴ اپنے مقاصد کی طرف ف۲۵ بنائیں جن سے تمہیں رستے کا پتہ چلے۔ ف۲۶ خشکی اور تری میں اور اس سے انہیں رستے اور قبلہ کی پہچان ہوتی ہے۔ ف۲۷ ان تمام چیزوں کو اپنی قدرت و حکمت سے یعنی اللہ تعالیٰ۔ ف۲۸ کسی چیز کو اور عاجز و بے قدرت ہو جیسے کہ بت تو عاقل کو کب سزاوار (لائق) ہے کہ ایسے خالق و مالک کی عبادت چھوڑ کر عاجز و بے اختیار بتوں کی پرستش کرے یا انہیں عبادت میں اس کا شریک ٹھہرائے۔ ف۲۹ چہ جائیکہ ان کے شکر سے عہدہ برآ ہوسکو۔ ف۳۰ کہ تمہارے ادائے شکر سے قاصر ہونے کے باوجود اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم نہیں فرماتا۔ ف۳۱ تمہارے تمام اقوال و افعال ف۳۲ یعنی بتوں کو ف۳۳ بنائیں کیا کہ ف۳۴ اور اپنے وجود میں بنانے والے کے محتاج اور وہ ف۳۵ بے جان ف۳۶ تو ایسے مجبور اور بے جان بے علم معبود کیسے ہوسکتے ہیں ان دلائل قاطعہ سے ثابت ہوگیا کہ ف۳۷ اللہ عزوجل جو اپنی ذات و صفات میں نظیر و شریک سے پاک ہے۔ ف۳۸ وحدانیت کے۔ ف۳۹ کہ حق ظاہر ہوجانے کے باوجود اس کا اتباع نہیں کرتے۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ مغروروں

الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ

کو پسند نہیں فرماتا اور جب ان سے کہا جائے ف۴۰ تمہارے رب نے کیا اتارا ف۴۱ کہیں اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ

کہانیاں ہیں ف۴۲ کہ قیامت کے دن اپنے ف۴۳ بوجھ پورے اٹھائیں اور کچھ بوجھ

الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ

ان کے جنھیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں سن لو کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں بے شک ان سے اگلوں نے ف۴۴

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ

فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی چُنائی کو نیو (بنیاد) سے لیا تو اوپر سے ان پر چھت گر

فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے آیا جہاں کی انھیں خبر نہ تھی ف۴۵ پھر قیامت کے دن

یُخْزِیْهِمْ وَ یَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ؕ قَالَ

انھیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ شریک ف۴۶ جن میں تم جھگڑتے تھے ف۴۷

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۷﴾ ۙ

علم والے ف۴۸ کہیں گے آج ساری رسوائی اور برائی ف۴۹ کافروں پر ہے

ف۴۰ یعنی لوگ ان سے دریافت کریں کہ ف۴۱ محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر تو ف۴۲ یعنی جھوٹے افسانے کوئی ماننے کی بات نہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت نَضر بن حارث کی شان میں نازل ہوئی اس نے بہت سی کہانیاں یاد کر لی تھیں اس سے جب کوئی قرآن کریم کی نسبت دریافت کرتا تو وہ یہ جاننے کے باوجود کہ قرآن شریف کتاب مُعجِز (عاجز کرنے والی) اور حق وہدایت سے مملو (بھری ہوئی) ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہ کہہ دیتا کہ یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ایسی کہانیاں مجھے بھی بہت یاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا انجام یہ ہے ف۴۳ گناہوں اور گمراہی وگمراہ گری کے ف۴۴ یعنی پہلی امتوں نے اپنے انبیاء کے ساتھ ف۴۵ یہ ایک تمثیل (مثال) ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کے لیے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود انہیں کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔ مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نُمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا۔ اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمانوں والوں سے لڑنے کے لیے بنائی تھی اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہوگئے۔ ف۴۶ جو تم نے گھڑ لیے تھے اور ف۴۷ مسلمانوں سے ف۴۸ یعنی ان امتوں کے انبیاء وعلماء جو انہیں دنیا میں ایمان کی دعوت دیتے اور نصیحت کرتے تھے اور یہ لوگ ان کی بات نہ مانتے تھے ف۴۹ یعنی عذاب۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ
وہ کہ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنا برا کر رہے تھے ف۵۰ اب صُلح ڈالیں گے ف۵۱ کہ ہم تو کچھ
مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
بُرائی نہ کرتے تھے ف۵۲ ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) تھے ف۵۳ اب جہنم کے دروازوں
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ
میں جاؤ کہ ہمیشہ اس میں رہو تو کیا ہی بُرا ٹھکانا مغروروں کا اور ڈر والوں ف۵۴ سے
اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
کہا گیا تمہارے رب نے کیا اتارا بولے خوبی ف۵۵ جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی ف۵۶ ان کے
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ لا جَنّٰتُ
لئے بھلائی ہے ف۵۷ اور بے شک پچھلا گھر سب سے بہتر اور ضرور ف۵۸ کیا ہی اچھا گھر پرہیزگاروں کا بسنے کے
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ
باغ جن میں جائیں گے ان کے نیچے نہریں رواں انہیں وہاں ملے گا جو چاہیں ف۵۹
كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ لا الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ
اللہ ایسا ہی صلہ دیتا ہے پرہیزگاروں کو وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں ف۶۰

ف۵۰ یعنی کفر میں مبتلا تھے۔ ف۵۱ اور وقت موت اپنے کفر سے مکر جائیں گے اور کہیں گے ف۵۲ اس پر فرشتے کہیں گے ف۵۳ لہٰذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں۔ ف۵۴ یعنی ایمانداروں ف۵۵ یعنی ''قرآن شریف'' جو تمام خوبیوں کا جامع اور حسنات و برکات کا منبع اور دینی و دنیوی اور ظاہری و باطنی کمالات کا سرچشمہ ہے۔ شانِ نزول: قبائلِ عرب ایامِ حج میں حضرت نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے تحقیق حال کے لیے مکہ مکرمہ کو قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکہ مکرمہ پہنچتے اور شہر کے کنارے راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے (جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا ہے) ان سے یہ قاصد نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حال دریافت کرتے تو وہ بہکانے پر مامور ہی ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی حضرت کو ساحر کہتا، کوئی کاہن، کوئی شاعر، کوئی کذّاب، کوئی مجنون اور اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے کہ تم ان سے نہ ملنا یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اس پر قاصد کہتے کہ اگر ہم مکہ مکرمہ پہنچ کر بغیر ان سے ملے اپنی قوم کی طرف واپس ہوں تو ہم بُرے قاصد ہوں گے اور ایسا کرنا قاصد کے منصبی فرائض کا ترک اور قوم کی خیانت ہوگی ہمیں تحقیق کے لیے بھیجا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے اپنے اور بیگانوں سب سے ان کے حال کی تحقیق کریں اور جو کچھ معلوم ہو اس سے بے کم وکاست (بغیر کمی بیشی کے) قوم کو مُطّلع کریں، اس خیال سے وہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر اصحابِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بھی ملتے تھے اور ان سے آپ کے حال کی تحقیق کرتے تھے، اصحابِ کرام انہیں تمام حال بتاتے تھے اور نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے حالات وکمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مُطّلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ ف۵۶ یعنی ایمان لائے اور نیک عمل کئے ف۵۷ یعنی حیاتِ طیبہ ہے اور فتح وظفر و رزق وسیع وغیرہ نعمتیں۔ ف۵۸ دارآخرت ف۵۹ اور یہ بات جنت کے سوا کسی کو کہیں بھی حاصل نہیں۔ ف۶۰ کہ وہ شرک وکفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال وافعال اور اخلاق وخصال پاکیزہ ہوتے ہیں، طاعتیں ساتھ ہوتی ہیں، محرمات وممنوعات کے داغوں سے ان کا دامنِ عمل میلا نہیں ہوتا، قبضِ روح کے وقت ان کو جنت ورضوان ورحمت وکرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں، اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت وسرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ
یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر ف۶۱ جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا کاہے کے

يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ
انتظار میں ہیں ف۶۲ مگر اس کے کہ فرشتے ان پر آئیں ف۶۳ یا تمہارے رب کا عذاب آئے ف۶۴ ان سے اگلوں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
نے بھی ایسا ہی کیا ف۶۵ اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی ف۶۶ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۹ ۱۰
تو ان کی بُری کمائیاں ان پر پڑیں ف۶۷ اور انھیں گھیر لیا اس ف۶۸ نے جس پر ہنستے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ
اور مشرک بولے اللہ چاہتا تو اس کے سوا کچھ نہ پوجتے

نَّحْنُ وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ
نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس سے جدا ہوکر ہم کوئی چیز حرام ٹھہراتے ف۶۹ ایسا ہی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ
ان سے اگلوں نے کیا ف۷۰ تو رسولوں پر کیا ہے مگر صاف پہونچا دینا ف۷۱ اور بے شک

بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ
ہر امت میں سے ہم نے ایک رسول بھیجا ف۷۲ کہ اللہ کو پوجو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي
تو ان ف۷۳ میں کسی کو اللہ نے راہ دکھائی ف۷۴ اور کسی پر گمراہی ٹھیک اتری ف۷۵ تو زمین میں چل

ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں۔ (خازن) ف۶۱ مروی ہے کہ قریب موت بندۂ مومن کے پاس فرشتہ آ کر کہتا ہے: اے اللہ کے دوست! تجھ پر سلام اور اللہ تعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے اور آخرت میں ان سے کہا جائے گا۔ ف۶۲ کفار کیوں ایمان نہیں لاتے کس چیز کے انتظار میں ہیں۔ ف۶۳ ان کی ارواح قبض کرنے۔ ف۶۴ دنیا میں یا روزِ قیامت۔ ف۶۵ یعنی پہلی امتوں کے کفار نے بھی کہ کفر و تکذیب پر قائم رہے۔ ف۶۶ کفر اختیار کر کے ف۶۷ اور انہوں نے اپنے اعمال خبیثہ کی سزا پائی۔ ف۶۸ عذاب ف۶۹ مثل بحیرہ وسائبہ وغیرہ کے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا شرک کرنا اور ان چیزوں کو حرام قرار دے لینا اللہ کی مشیت و مرضی سے ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ف۷۰ کہ رسولوں کی تکذیب کی اور حلال کو حرام کیا اور ایسے ہی تمسخر کی باتیں کہیں۔ ف۷۱ حق کا ظاہر کر دینا اور شرک کے باطل و قبیح ہونے پر مطلع کر دینا۔ ف۷۲ اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی قوم سے فرمائیں ف۷۳ امتوں ف۷۴ وہ ایمان سے مشرف ہوئے۔ ف۷۵ وہ اپنی اَزَلی شقاوت سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ۷۶ اگر تم ان کی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٣٧﴾
ہدایت کی حرص کرو ۷۷ تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا
اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اللہ مُردے نہ اٹھائے گا ۷۸ ہاں کیوں نہیں ۷۹

عَلَیْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ
سچا وعدہ اس کے ذمہ پر لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۸۰ اس لئے کہ انھیں صاف بتا دے جس

یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا
بات میں جھگڑتے تھے ۸۱ اور اس لئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ۸۲ جو چیز

قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا ع ٥
ہم چاہیں اس سے ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے ۸۳ اور جنھوں نے اللہ کی

فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ
راہ میں ۸۴ اپنے گھر بار چھوڑے مظلوم ہو کر ضرور ہم انھیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے ۸۵ اور بے شک

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ وقف لازم
آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے کسی طرح لوگ جانتے ۸۶ وہ جنھوں نے صبر کیا ۸۷ اور اپنے رب ہی پر

۷۶ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شہر ویران کئے اجڑی ہوئی بستیاں ان کے ہلاک کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمہارا بھی ایسا ہی انجام ہونا ہے۔ ۷۷ اے محمد مصطفےٰ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بحالیکہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جن کی گمراہی ثابت ہو چکی اور ان کی شقاوت ازلی ہے۔ ۷۸ شانِ نزول: ایک مشرک ایک مسلمان کا مقروض تھا مسلمان نے مشرک پر تقاضا کیا، دورانِ گفتگو میں اس نے اس طرح اللہ کی قسم کھائی کہ ''اس کی قسم جس سے میں مرنے کے بعد ملنے کی تمنا رکھتا ہوں'' اس پر مشرک نے کہا کہ کیا تیرا یہ خیال ہے کہ تو مرنے کے بعد اٹھے گا اور مشرک نے قسم کھا کر کہا کہ اللہ مُردے نہ اٹھائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا ۷۹ یعنی ضرور اٹھائے گا۔ ۸۰ اس اٹھانے کی حکمت اور اس کی قدرت بے شک وہ مُردوں کو اٹھائے گا۔ ۸۱ یعنی مُردوں کو اٹھانے میں کہ وہ حق ہے۔ ۸۲ اور مُردوں کے زندہ کئے جانے کا انکار غلط۔ ۸۳ تو ہمیں مردوں کو زندہ کر دینا کیا دشوار۔ ۸۴ اس کے دین کی خاطر ہجرت کی۔ شانِ نزول: قتادہ نے کہا کہ یہ آیت اصحابِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض ان میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے مدینہ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے انہوں نے ۸۵ وہ مدینہ طیبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دارالہجرت (ہجرت گاہ) بنایا۔ ۸۶ یعنی کفار یا وہ لوگ جو ہجرت کرنے سے رہ گئے کہ اس کا اجر کتنا عظیم ہے۔ ۸۷ وطن کی مفارقت اور کفار کی ایذا اور جان و مال کے خرچ کرنے پر۔

یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ

بھروسہ کرتے ہیں ف۸۸ اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد ف۸۹ جن کی طرف ہم وحی کرتے

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِؕ

تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ف۹۰ روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر ف۹۱

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری ف۹۲ کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ف۹۳ ان کی طرف اترا اور کہیں وہ

یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ

النصف

دھیان کریں تو کیا جو لوگ بُرے مکر کرتے ہیں ف۹۴ اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں

الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ

دھنسا دے ف۹۵ یا انہیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر نہ ہو ف۹۶ یا انہیں چلتے پھرتے ف۹۷

فِیْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍؕ فَاِنَّ

پکڑ لے کہ وہ تھکا نہیں سکتے ف۹۸ یا انہیں نقصان دیتے دیتے گرفتار کرلے کہ بے شک

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ

تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ف۹۹ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ جو ف۱۰۰ چیز اللہ نے بنائی ہے

یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں ف۱۰۱ اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں ف۱۰۲

ف۸۸ اور اس کے دین کی وجہ سے جو پیش آئے اس پر راضی ہیں اور خَلق سے اِنقطاع (علیحدگی اختیار) کرکے بالکل حق کی طرف متوجہ ہیں اور سالک کے لیے یہ انتہائے سلوک کا مقام ہے۔ ف۸۹ **شانِ نزول**: یہ آیت مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سیدِعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی نبوت کا اس طرح انکار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ انہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا۔ ف۹۰ حدیث شریف میں ہے: بیماری جہل کی شِفاء علماء سے دریافت کرنا ہے، لہٰذا علماء سے دریافت کرو وہ تمہیں بتادیں گے کہ سنتِ الٰہیہ یونہی جاری رہی کہ اس نے مردوں کو رسول بنا کر بھیجا۔ ف۹۱ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ روشن دلیلوں اور کتابوں کے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم کو دلیل و کتاب کا علم نہ ہو۔ **مسئلہ**: اس آیت سے تقلیدِ ائمہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ ف۹۲ یعنی قرآن شریف۔ ف۹۳ حکم ف۹۴ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ اور ان کی ایذا کے درپے رہتے ہیں اور چھپ چھپ کر فساد انگیزی کی تدبیریں کیا کرتے ہیں جیسے کہ کفارِ مکہ۔ ف۹۵ جیسے قارون کو دھنسا دیا تھا۔ ف۹۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بدر میں ہلاک کئے گئے باوجودیکہ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ ف۹۷ سفر و حضر میں ہر ایک حال میں ف۹۸ خدا کو عذاب کرنے سے۔ ف۹۹ کہ حلم کرتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۰۰ سایہ دار ف۱۰۱ صبح اور شام ف۱۰۲ خوار و عاجز و مطیع و مسخر۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَ

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے ف۱۰۳ اور فرشتے اور

هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

وہ غرور نہیں کرتے اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو

يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة ۩ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ السجدة ۶ ع ۱۰ ۱۲

انہیں حکم ہو ف۱۰۴ اور اللہ نے فرمایا دو خدا نہ ٹھہراؤ ف۱۰۵ وہ تو ایک ہی

وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ

معبود ہے تو مجھی سے ڈرو ف۱۰۶ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی

الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ

فرمانبرداری لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرو گے ف۱۰۷ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے سب اللہ کی طرف سے ہے

ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا

پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے ف۱۰۸ تو اسی کی طرف پناہ لے جاتے ہو ف۱۰۹ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو

فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ قف

تم میں ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے ف۱۱۰ کہ ہماری دی نعمتوں کی ناشکری کریں تو کچھ برت لو ف۱۱۱

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

کہ عنقریب جان جاؤ گے ف۱۱۲ اور انجانی چیزوں کے لئے ف۱۱۳ ہماری دی ہوئی روزی میں سے ف۱۱۴ حصہ مقرر کرتے ہیں

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

خدا کی قسم تم سے ضرور سوال ہونا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے ف۱۱۵ اور اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں ف۱۱۶

ف۱۰۳ سجدہ دو طرح پر ہے: ایک سجدۂ طاعت و عبادت جیسا کہ مسلمانوں کا سجدہ اللہ کے لیے، دوسرا سجدہ اِنقیاد (فرمانبرداری) و خضوع جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ ہر چیز کا سجدہ اس کے حسبِ حیثیت ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ طاعت و عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ سجدۂ انقیاد و خضوع۔ ف۱۰۴ اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے مکلّف ہیں اور جب ثابت کر دیا گیا کہ تمام آسمان و زمین کی کائنات اللہ کے حضور خاضع و متواضع اور عابد و مطیع ہے اور سب اس کے مملوک اور اسی کے تحت قدرت و تصرف ہیں تو شرک سے ممانعت فرمائی۔ ف۱۰۵ کیونکہ دو تو خدا ہو ہی نہیں سکتے۔ ف۱۰۶ میں ہی وہ معبود برحق ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ ف۱۰۷ باوجودیکہ معبود برحق صرف وہی ہے۔ ف۱۰۸ خواہ فقر کی یا مرض کی یا اور کوئی ف۱۰۹ اسی سے دعا مانگتے ہو اسی سے فریاد کرتے ہو۔ ف۱۱۰ اور ان لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے ف۱۱۱ اور چند روز اس حالت میں زندگی گزار لو ف۱۱۲ کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ ف۱۱۳ یعنی بتوں کے لیے جن کا الٰہ اور مستحق اور نافع و ضار (فائدہ مند و نقصان دہ) ہونا انہیں معلوم نہیں۔ ف۱۱۴ یعنی کھیتیوں اور چوپایوں وغیرہ میں سے ف۱۱۵ بتوں کو معبود اور اہلِ تقرب اور بت پرستی کو خدا کا حکم بتا کر۔ ف۱۱۶ جیسے کہ خزاعہ و

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ
پاکی ہے اس کو وف۱۱۷ اور اپنے لئے جو اپنا جی چاہتا ہے وف۱۱۸ اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ ۚ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ
اس کا منہ وف۱۱۹ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے وف۱۲۰ چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی بُرائی کے سبب کیا
بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا
اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا وف۱۲۱ ارے بہت ہی بُرا
يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ
حکم لگاتے ہیں وف۱۲۲ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے انھیں کا بُرا حال ہے اور اللہ
الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ ع وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ ع ۱۰ ۱۴
کی شان سب سے بلند وف۱۲۳ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا وف۱۲۴
بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ
تو زمین پر کوئی چلنے والا نہیں چھوڑتا وف۱۲۵ لیکن انھیں ایک ٹھہرائے وعدے تک مہلت دیتا ہے وف۱۲۶
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾
پھر جب ان کا وعدہ آئے گا نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں
وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ
اور اللہ کے لئے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لئے ناگوار ہے وف۱۲۷ اور ان کی زبانیں جھوٹوں کہتی ہیں کہ ان کے لئے

کِنانہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ (معاذاللہ) وف۱۱۷ وہ برتر ہے اولاد سے اور اس کی شان میں ایسا کہنا نہایت بے ادبی وکفر ہے۔ وف۱۱۸ یعنی کفر کے ساتھ یہ کمال بدتمیزی بھی ہے کہ اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں بیٹیاں ناپسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے جو مطلقاً اولاد سے منزہ اور پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہی کا ثابت کرنا عیب لگانا ہے، اس کے لیے اولاد میں بھی وہ ثابت کرتے ہیں جس کو اپنے لیے حقیر اور سببِ عار جانتے ہیں۔ وف۱۱۹ غم سے وف۱۲۰ شرم کے مارے وف۱۲۱ جیسا کہ کفار مُضَر وخُزَاعَہ وتَمِیْم (قبیلے) لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ وف۱۲۲ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں ثابت کرتے ہیں جو اپنے لیے انہیں اس قدر ناگوار ہیں۔ وف۱۲۳ کہ وہ والد وولد (اولاد) سب سے پاک اور منزّہ کوئی اس کا شریک نہیں، تمام صفات جلال وکمال سے مُتَّصِف وف۱۲۴ یعنی معاصی پر پکڑتا اور عذاب میں جلدی فرماتا وف۱۲۵ سب کو ہلاک کر دیتا۔ زمین پر چلنے والے سے یا کافر مراد ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے: "اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" یا یہ معنی ہیں کہ روئے زمین پر کسی چلنے والے کو باقی نہیں چھوڑتا جیسا کہ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو کوئی زمین پر تھا ان سب کو ہلاک کر دیا صرف وہی باقی رہے جو زمین پر نہ تھے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشتی میں تھے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ظالموں کو ہلاک کر دیتا اور ان کی نسلیں منقطع ہو جاتیں پھر زمین میں کوئی باقی نہیں رہتا۔ وف۱۲۶ اپنے فضل وکرم اور حلم سے، ٹھہرائے وعدے سے یا اختتامِ عمر مراد ہے یا قیامت۔ وف۱۲۷ یعنی بیٹیاں اور شریک۔

الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ
بھلائی ہے ف۱۲۸ تو آپ ہی ہوا کہ ان کے لئے آگ ہے اور وہ حد سے گزارے ہوئے ہیں ف۱۲۹ خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلے
اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے کوتک (برے اعمال) ان کی آنکھوں میں بھلے کر دکھائے ف۱۳۰ تو آج وہی ان کا رفیق ہے ف۱۳۱
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ
اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ف۱۳۲ اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری ف۱۳۳ مگر اس لئے کہ تم لوگوں پر روشن کردو
الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ
جس بات میں اختلاف کریں ف۱۳۴ اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے اور اللہ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو ف۱۳۵ زندہ کر دیا اس کے مرے پیچھے ف۱۳۶ بے شک اس میں
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا ع ۸ ۵ ۱۴
نشانی ہے ان کو جو کان رکھتے ہیں ف۱۳۷ اور بے شک تمہارے لئے چوپایوں میں نگاہ حاصل ہونے کی جگہ ہے ف۱۳۸ ہم تمہیں پلاتے ہیں اس چیز میں سے
فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾
جو ان کے پیٹ میں ہے گوبر اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے سہل اترتا پینے والوں کے لئے ف۱۳۹

ف۱۲۸ یعنی جنت۔ کفار باوجود اپنے کفر و بہتان کے اور خدا کے لیے بیٹیاں بتانے کے بھی اپنے آپ کو حق پر گمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) سچے ہوں اور خلقت مرنے کے بعد پھر اٹھائی جائے تو جنت ہمیں کو ملے گی کیونکہ ہم حق پر ہیں ان کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۱۲۹ جہنم ہی میں چھوڑ دیئے جائیں گے۔ ف۱۳۰ اور انہوں نے اپنی بدیوں کو نیکیاں سمجھا۔ ف۱۳۱ دنیا میں اسی کے کہے پر چلتے ہیں اور جو شیطان کو اپنا رفیق اور مختار کار بنائے وہ ضرور ذلیل و خوار ہو یا یہ معنی ہیں کہ روزِ آخرت شیطان کے سوا انہیں کوئی رفیق نہ ملے گا اور شیطان خود ہی گرفتارِ عذاب ہوگا ان کی کیا مدد کر سکے گا۔ ف۱۳۲ آخرت میں۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف ف۱۳۴ امورِ دین سے ف۱۳۵ رُوئیدگی (نباتات) سے سرسبزی و شادابی بخش کر ف۱۳۶ یعنی خشک اور بے سبزہ و بے گیاہ ہونے کے بعد۔ ف۱۳۷ اور سن کر سمجھتے اور غور کرتے ہیں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جو قادر برحق زمین کو اس کی موت یعنی قوتِ نامیہ (بڑھنے کی قوت) فنا ہو جانے کے بعد پھر زندگی دیتا ہے وہ انسان کو اس کے مرنے کے بعد بے شک زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اگر تم اس میں غور کرو تو بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہو اور حکمتِ الٰہیہ کے عجائب پر تمہیں آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔ ف۱۳۹ جس میں کوئی شائبہ کسی چیز کی آمیزش کا نہیں باوجودیکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا، گھاس، بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ، خون، گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا، نہایت صاف لطیف برآمد ہوتا ہے۔ اس سے حکمتِ الٰہیہ کی عجیب کاری ظاہر ہے۔ اوپر مسئلہ بعث کا بیان ہو چکا ہے یعنی مُردوں کو زندہ کئے جانے کا، کفار اس کے منکر تھے اور انہیں اس میں دو شبہے درپیش تھے: ایک تو یہ کہ جو چیز فاسد ہو گئی اور اس کی حیات جاتی رہی اس میں دوبارہ پھر زندگی کس طرح لوٹے گی، اس شبہ کا ازالہ تو اس سے پہلی آیت میں فرما دیا گیا کہ تم دیکھتے رہتے ہو کہ ہم مُردہ زمین کو خشک ہونے کے بعد آسمان سے پانی برسا کر حیات عطا فرما دیا کرتے ہیں تو قدرت کا یہ فیض دیکھنے کے بعد کسی مخلوق کا مرنے کے بعد زندہ ہونا ایسے قادرِ مطلق کی قدرت سے بعید نہیں۔ دوسرا شبہ کفار کا یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزا منتشر ہو گئے اور خاک

وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَ الۡاَعۡنَابِ تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّ رِزۡقًا

اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے ف۱۴۰ کہ اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ

رزق ف۱۴۱ بے شک اس میں نشانی ہے عقل والوں کو اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا

اَنِ اتَّخِذِىۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعۡرِشُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ

کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر

كُلِىۡ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُكِىۡ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا

ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور ف۱۴۲ اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لئے نرم وآسان ہیں ف۱۴۳ اس کے پیٹ سے ایک

شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ

پینے کی چیز ف۱۴۴ رنگ برنگ نکلتی ہے ف۱۴۵ جس میں لوگوں کی تندرستی ہے ف۱۴۶ بےشک اس میں نشانی ہے ف۱۴۷

يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمۡ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ

دھیان کرنے والوں کو ف۱۴۸ اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا ف۱۴۹ پھر تمہاری جان قبض کرے گا ف۱۵۰ اور تم میں کوئی سب سے ناقص عمر کی طرف

میں مل گئے وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے ان کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اس آیت کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے وہ شبہ بالکل نیست ونابود ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان تو روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب وجوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، اس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر مجتمع فرما دے۔ شقیق بلخی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نعمت کا اِتمام یہی ہے کہ دودھ صاف خالص آئے اور اس میں خون اور گوبر کے رنگ وبو کا نام ونشان نہ ہو ورنہ نعمت تام نہ ہوگی اور طبعِ سلیم اس کو قبول نہ کرے گی، جیسی صاف نعمت پروردگار کی طرف سے پہنچتی ہے بندے کو لازم ہے کہ وہ بھی پروردگار کے ساتھ اخلاص سے معاملہ کرے اور اس کے عمل ریا اور ہوائے نفس کی آمیزشوں سے پاک وصاف ہوں تاکہ شرفِ قبول سے مشرف ہوں۔ ف۱۴۰ ہم تمہیں رس پلاتے ہیں ف۱۴۱ یعنی سرکہ اور رُب (پکا ہوا رس جو جما لیا گیا ہو) اور خُرمہ (کھجور) اور مَوِیز (بڑے سوکھے ہوئے انگور)۔ مسئلہ: مویز اور انگور وغیرہ کا رس جب اس قدر پکا لیا جائے کہ دوتہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے اور تیز ہو جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں یہ حد سُکر تک نہ پہنچے اور نشہ نہ لائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہے اور یہی آیت اور بہت سی احادیث ان کی دلیل ہے۔ ف۱۴۲ پھلوں کی تلاش میں ف۱۴۳ فضلِ الٰہی سے جن کا تجھے الہام کیا گیا ہے حتیٰ کہ تجھے چلنا پھرنا دشوار نہیں اور تو کتنی ہی دور نکل جائے راہ نہیں بھکتی اور اپنے مقام پر واپس آجاتی ہے۔ ف۱۴۴ یعنی شہد ف۱۴۵ سفید اور زرد اور سُرخ۔ ف۱۴۶ اور نافع ترین دواؤں میں سے ہے اور بکثرت معاجین میں شامل کیا جاتا ہے۔ ف۱۴۷ اللہ تعالٰی کی قدرت وحکمت پر ف۱۴۸ کہ اس نے ایک کمزور ناتوان مکھی کو ایسی زِیرَکی ودانائی (عقل مندی) عطا فرمائی اور ایسی دقیق صنعتیں مرحمت کیں، پاک ہے وہ اور اپنی ذات وصفات میں شریک سے منزّہ، اس سے فکر کرنے والوں کو اس پر بھی تنبیہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک اَدنیٰ ضعیف سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے لطیف اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر وپاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر حکیم ایک مکھی کو اس مادے کے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے کہ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو محال (ناممکن) سمجھنے والے کس قدر احمق ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر اپنی قدرت کے وہ آثار ظاہر فرماتا ہے جو خود ان میں اور ان کے احوال میں نمایاں ہیں۔ ف۱۴۹ عدم سے اور نیستی (جب تمہارا وجود ہی نہ تھا اس) کے بعد ہستی عطا فرمائی، کیسی عجیب قدرت ہے۔ ف۱۵۰ اور تمہیں زندگی کے بعد موت دے گا جب تمہاری اَجل پوری ہو جو اس نے مقرر فرمائی ہے خواہ بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے میں۔

الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ۠ ﴿۷۰﴾ وَ اللّٰهُ ع ٩ ٥ ١٥

پھیرا جاتا ہے ف۱۵۱ کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے ف۱۵۲ بےشک اللّٰہ سب کچھ جانتا سب کچھ کرسکتا ہے اور اللّٰہ نے

فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِۚ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ

تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی ف۱۵۳ تو جنھیں بڑائی دی ہے

رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہ پھیر دیں گے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں ف۱۵۴ تو کیا اللّٰہ کی نعمت سے

یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

مکرتے ہیں ف۱۵۵ اور اللّٰہ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لئے

اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی ف۱۵۶ تو کیا جھوٹی بات ف۱۵۷ پر

یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَۙ ﴿۷۲﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

یقین لاتے ہیں اور اللّٰہ کے فضل ف۱۵۸ سے منکر ہوتے ہیں اور اللّٰہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں ف۱۵۹ جو

لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَۚ ﴿۷۳﴾

انھیں آسمان اور زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے نہ کچھ کر سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ

تو اللّٰہ کے لئے مانند نہ ٹھہراؤ ف۱۶۰ بےشک اللّٰہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اللّٰہ نے ایک

ف۱۵۱ جس کا زمانہ عمر انسانی کے مراتب میں ساٹھ سال کے بعد آتا ہے کہ قُوٰی (طاقتیں) اور حواس سب ناکارہ ہوجاتے ہیں اور انسان کی یہ حالت ہوجاتی ہے ف۱۵۲ اور نادانی میں بچوں سے زیادہ بدتر ہوجائے۔ ان تغیرات میں قدرتِ الٰہی کے کیسے عجائب مشاہدے میں آتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسلمان بفضلِ الٰہی اس سے محفوظ ہیں، طول عمر و بقاء سے انہیں اللّٰہ کے حضور میں کرامت اور عقل و معرفت کی زیادتی حاصل ہوتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ کا ایسا غلبہ ہو کہ اس عالم سے انقطاع ہوجائے اور بندۂ مقبول دنیا کی طرف التفات سے مُجتَنِب ہو۔ عِکرِمہ کا قول ہے کہ جس نے قرآن پاک پڑھا وہ اس اَرذَل (ناقص) عمر کی حالت کو نہ پہنچے گا کہ علم کے بعد محض بے علم ہوجائے۔ ف۱۵۳ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو مالدار کسی کو نادار کسی کو مالک کسی کو مملوک۔ ف۱۵۴ اور باندی غلام آقاؤں کے شریک ہوجائیں جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللّٰہ کے بندوں اور اس کے مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو سبحان اللّٰہ! یہ بت پرستی کا کیسا نفیس دل نشین اور خاطر گزین ردّ ہے۔ ف۱۵۵ کہ اس کو چھوڑ کر مخلوق کو پوجتے ہیں۔ ف۱۵۶ قسم قسم کے غلّوں، پھلوں، میووں، کھانے پینے کی چیزوں سے۔ ف۱۵۷ یعنی شرک و بت پرستی ف۱۵۸ اللّٰہ کے فضل و نعمت سے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی ذات گرامی یا اسلام مراد ہے۔ (مدارک) ف۱۵۹ یعنی بتوں کو ف۱۶۰ اس کا کسی کو شریک نہ کرو۔

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا

کہاوت بیان فرمائی ف۱۶۱ ایک بندہ ہے دوسرے کی مِلک آپ کچھ مَقدُور (طاقت) نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی

حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر ف۱۶۲ کیا وہ برابر ہو جائیں گے ف۱۶۳ سب خوبیاں اللّٰہ کو ہیں بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ

ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۱۶۴ اور اللّٰہ نے کہاوت بیان فرمائی دو مرد ایک گونگا

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ

جو کچھ کام نہیں کر سکتا ف۱۶۵ اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے جدھر بھیجے کچھ بھلائی نہ لائے ف۱۶۶

ع ٦ ١٢ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَ

کیا برابر ہو جائے گا یہ اور وہ جو انصاف کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھی راہ پر ہے ف۱۶۷ اور

لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ

اللّٰہ ہی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۱۶۸ اور قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے ایک پلک کا مارنا

اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ

بلکہ اس سے بھی قریب ف۱۶۹ بے شک اللّٰہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اللّٰہ نے تمہیں تمہاری

بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کچھ نہ جانتے تھے ف۱۷۰ اور تمہیں کان اور آنکھ اور

ف۱۶۱ یہ کہ ف۱۶۲ جیسے چاہتا ہے تصرف کرتا ہے، تو وہ عاجز مملوک غلام اور یہ آزاد مالک صاحبِ مال جو بفضلِ الٰہی قدرت واختیار رکھتا ہے۔ ف۱۶۳ ہر گز نہیں تو جب غلام وآزاد برابر نہیں ہو سکتے باوجودیکہ دونوں اللّٰہ کے بندے ہیں تو اللّٰہ خالق، مالک، قادر کے ساتھ بے قدرت واختیار بت کیسے شریک ہو سکتے ہیں اور ان کو اس کے مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم وجہل ہے۔ ف۱۶۴ کہ ایسے براہین بیّنہ اور حجتِ واضحہ (روشن اور واضح دلائل) کے ہوتے ہوئے شرک کرنا کتنے بڑے وبال وعذاب کا سبب ہے۔ ف۱۶۵ نہ اپنی کسی سے کہہ سکے نہ دوسرے کی سمجھ سکے۔ ف۱۶۶ اور کسی کام نہ آئے یہ مثال کافر کی ہے۔ ف۱۶۷ یہ مثال مومن کی ہے۔ معنی یہ ہیں کہ کافر ناکارہ گونگے غلام کی طرح ہے وہ کسی طرح مسلمان کی مثل نہیں ہو سکتا جو عدل کا حکم کرتا ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ گونگے ناکارہ غلام سے بتوں کو تمثیل دی گئی اور انصاف کا حکم دینا شانِ الٰہی کا بیان ہوا، اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو شریک کرنا باطل ہے کیونکہ انصاف قائم کرنے والے بادشاہ کے ساتھ گونگے اور ناکارہ غلام کو کیا نسبت۔ ف۱۶۸ اس میں اللّٰہ تعالیٰ کے کمالِ علم کا بیان ہے کہ وہ جمیع غیوب کا جاننے والا ہے، اس پر کوئی چھپنے والی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد علمِ قیامت ہے۔ ف۱۶۹ کیونکہ پلک مارنا بھی زمانہ چاہتا ہے جس میں پلک کی حرکت حاصل ہو اور اللّٰہ تعالیٰ جس چیز کا ہونا چاہے وہ "کُن" فرماتے ہی ہو جاتی ہے۔ ف۱۷۰ اور اپنی پیدائش کی ابتداء اور اول فطرت میں علم ومعرفت سے خالی تھے۔

الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ

دل دیئے ف۱۷۱ کہ تم احسان مانو ف۱۷۲ کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی

السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

فضا میں انھیں کوئی نہیں روکتا ف۱۷۳ سوا خدا کے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو ف۱۷۴

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ

اور اللہ نے تمہیں گھر دیئے بسنے کو ف۱۷۵ اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے کچھ

بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا

گھر بنائے ف۱۷۶ جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں تمہارے سفر کے دن اور منزلوں پر ٹھہرنے کے دن اور ان کی اون

وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

اور بَبْرِی (اونٹ کے بال) اور بالوں سے کچھ گرِستی (گھریلو ضروریات) کا سامان ف۱۷۷ اور برتنے کی چیزیں ایک وقت تک اور اللہ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی

مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

چیزوں ف۱۷۸ سے سائے دیئے ف۱۷۹ اور تمہارے لئے پہاڑوں میں چھپنے کی جگہ بنائی ف۱۸۰ اور تمہارے لئے کچھ پہناوے بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ

کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے ف۱۸۱ کہ لڑائی میں تمہاری حفاظت کریں ف۱۸۲ یونہی اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے ف۱۸۳

لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

کہ تم فرمان مانو ف۱۸۴ پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۸۵ تو اے محبوب تم پر نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۸۶

ف۱۷۱ کہ ان سے اپنا پیدائشی جہل دور کرو۔ ف۱۷۲ اور علم و عمل سے فیض یاب ہوکر مُنْعِم (نعمت دینے والے) کا شکر بجالاؤ اور اس کی عبادت میں مشغول ہو اور اس کے حقوق نعمت ادا کرو۔ ف۱۷۳ گرنے سے باوجودیکہ جسمِ ثَقِیل (بھاری جسم) بِالطَّبع گرنا چاہتا ہے۔ ف۱۷۴ کہ اس نے انہیں ایسا پیدا کیا کہ وہ ہوا میں پرواز کرسکتے ہیں اور اپنے جسمِ ثقیل کی طبیعت کے خلاف ہوا میں ٹھہرے رہتے ہیں گرتے نہیں اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ اس میں ان کی پرواز ممکن ہے، ایماندار اس میں غور کرکے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔ ف۱۷۵ جن میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۷۶ مثلِ خیمہ وغیرہ کے ف۱۷۷ بچھانے اوڑھنے کی چیزیں۔ مسئلہ: یہ آیت اللہ کی نعمتوں کے بیان میں ہے مگر اس سے اشارۃً اُون اور پشمینے (اُونی کپڑے) اور بالوں کی طہارت اور ان سے نفع اٹھانے کی حِلّت ثابت ہوتی ہے۔ ف۱۷۸ مکانوں، دیواروں، چھتوں، درختوں اور اَبر (بادلوں) وغیرہ ف۱۷۹ جس میں تم آرام کرتے ہو۔ ف۱۸۰ غار وغیرہ کہ امیر و غریب سب آرام کرسکیں۔ ف۱۸۱ زِرہ وجَوشَن وغیرہ ف۱۸۲ کہ تیر، تلوار، نیزے وغیرہ سے بچاؤ کا سامان ہو۔ ف۱۸۳ دنیا میں تمہارے حوائج و ضروریات کا سامان پیدا فرما کر ف۱۸۴ اور اس کی نعمتوں کا اعتراف کرکے اسلام لاؤ اور دینِ برحق قبول کرو۔ ف۱۸۵ اور اے سید عالم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم وہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر جمے رہیں۔ ف۱۸۶ اور جب آپ نے پیامِ الٰہی پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور نہ ماننے کا وبال ان کی گردن پر رہا۔

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَيَوْمَ ع ۱۱/۱۷

اللّٰہ کی نعمت پہچانتے ہیں ف۱۸۷ پھر اس سے منکر ہوتے ہیں ف۱۸۸ اور ان میں اکثر کافر ہیں ف۱۸۹ اور جس دن ف۱۹۰

نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ

ہم اٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ ف۱۹۱ پھر کافروں کو نہ اجازت ہو ف۱۹۲ نہ وہ

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ

منائے جائیں ف۱۹۳ اور ظلم کرنے والے ف۱۹۴ جب عذاب دیکھیں گے اسی وقت سے نہ وہ ان پر سے ہلکا ہو

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا

نہ انھیں مہلت ملے اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے ف۱۹۵ کہیں گے اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ

یہ ہیں ہمارے شریک کہ ہم تیرے سوا پوجتے تھے تو وہ ان پر بات پھینکیں

الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِنِ السَّلَمَ وَضَلَّ

گے کہ تم بے شک جھوٹے ہو ف۱۹۶ اور اس دن ف۱۹۷ اللّٰہ کی طرف عاجزی سے گریں گے ف۱۹۸ اور ان سے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۹ جنھوں نے کفر کیا اور اللّٰہ کی راہ سے روکا

زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ

ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا ف۲۰۰ بدلہ ان کے فساد کا اور جس دن ہم

كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ

ہر گروہ میں ایک گواہ انھیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے ف۲۰۱

ف۱۸۷ یعنی جو نعمتیں کہ ذکر کی گئیں ان سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللّٰہ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ سُدِّی کا قول ہے کہ اللّٰہ کی نعمت سے سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم مراد ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ وہ حضور کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللّٰہ تعالٰی کی بڑی نعمت ہے اور باوجود اس کے ف۱۸۸ اور دینِ اسلام قبول نہیں کرتے ف۱۸۹ مُعانِد (حاسدین) کہ حسد و عناد سے کفر پر قائم رہتے ہیں۔ ف۱۹۰ یعنی روز قیامت۔ ف۱۹۱ جو ان کی تصدیق و تکذیب اور ایمان و کفر کی گواہی دے اور یہ گواہ انبیاء ہیں علیہم السلام۔ ف۱۹۲ مَعذِرَت کی یا کسی کلام کی یا دنیا کی طرف لوٹنے کی ف۱۹۳ یعنی نہ ان سے عتاب و ملامت دور کی جائے۔ ف۱۹۴ یعنی کفار ف۱۹۵ بتوں وغیرہ کو جنہیں پوجتے تھے۔ ف۱۹۶ جو ہمیں معبود بتاتے ہو ہم نے تمہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی۔ ف۱۹۷ مشرکین ف۱۹۸ اور اس کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے۔ ف۱۹۹ دنیا میں بتوں کو خدا کا شریک بتا کر ف۲۰۰ ان کے کفر کا عذاب اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکنے اور گمراہ کرنے کا عذاب ف۲۰۱ یہ گواہ انبیاء ہوں گے جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى

اور اے محبوب تمہیں ان سب پر ف٢٠٢ شاہد بنا کر لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے ف٢٠٣ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ع ١٢ ٦ ١٨

مسلمانوں کو بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی ف٢٠٤ اور رشتہ داروں کے دینے کا ف٢٠٥

وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور منع فرماتا ہے بے حیائی ف٢٠٦ اور بری بات ف٢٠٧ اور سرکشی سے ف٢٠٨ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور اللہ کا عہد پورا کرو ف٢٠٩ جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو

ف٢٠٢ امتوں اور ان کے شاہدوں پر جو انبیاء ہوں گے جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہوا: "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔" (ابوالسعود وغیرہ) ف٢٠٣ جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: "مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ" اور ترمذی کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی صحابہ نے ان سے خلاص (چھٹکارے) کا طریقہ دریافت کیا۔ فرمایا: کتابُ اللہ میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبر ہے تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابین کا علم بھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو علم چاہے وہ قرآن کو لازم کرلے، اس میں اوّلین و آخرین کی خبریں ہیں۔ امام شافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث کی شرح ہیں اور حدیث قرآن کی اور یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآن پاک سے مفہوم ہوا۔ ابوبکر بن مجاہد سے منقول ہے: انہوں نے ایک روز فرمایا کہ عالَم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن شریف میں مذکور نہ ہو اس پر کسی نے ان سے کہا: سراؤں (مسافر خانے) کا ذکر کہاں ہے؟ فرمایا: اس آیت میں "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ... اِلَخ"۔ (اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں۔) ابن ابوالفضل مُرسی نے کہا کہ اوّلین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں غرض یہ کتاب جامع ہے جمیع علوم کی جس کسی کو اس کا جتنا علم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔ ف٢٠٤ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ انصاف تو یہ ہے کہ آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی گواہی دے اور نیکی اور فرائض کا ادا کرنا اور آپ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ انصاف شرک کا ترک کرنا اور نیکی اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور دوسروں کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، اگر وہ مومن ہو تو اس کے برکات ایمان کی ترقی تمہیں پسند ہو اور اگر کافر ہو تو تمہیں یہ پسند آئے کہ وہ تمہارا اسلامی بھائی ہو جائے۔ انہیں سے ایک اور روایت ہے: اس میں ہے کہ انصاف توحید ہے اور نیکی اخلاص اور ان تمام روایتوں کا طرزِ بیان اگرچہ جدا جدا ہے لیکن مآل و مدعا ایک ہی ہے۔ ف٢٠٥ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور نیک سلوک کرنے کا ف٢٠٦ یعنی ہر شرمناک مذموم قول و فعل ف٢٠٧ یعنی شرک و کفر و معاصی تمام ممنوعاتِ شرعیّہ ف٢٠٨ یعنی ظلم و تکبر سے۔ ابن عُیَیْنَہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ عدل ظاہر و باطن دونوں میں برابر حق و طاعت بجالانے کو کہتے ہیں اور احسان یہ ہے کہ باطن کا حال ظاہر سے بہتر ہو اور "فَحْشَاء و مُنْكَر و بَغْيِ" یہ ہے کہ ظاہر اچھا ہو اور باطن ایسا نہ ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالٰی نے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین سے منع فرمایا: عدل کا حکم دیا اور وہ انصاف و مساوات ہے اقوال و افعال میں اس کے مقابل فَحْشَاء یعنی بے حیائی ہے وہ قبیح اقوال و افعال ہیں اور احسان کا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا اس کو معاف کرو اور جس نے برائی کی اس کے ساتھ بھلائی کرو اس کے مقابل مُنْکَر ہے یعنی محسن کے احسان کا انکار کرنا اور تیسرا حکم اس آیت میں رشتہ داروں کو دینے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور شفقت و محبت کا فرمایا، اس کے مقابل بَغْيِ ہے اور وہ اپنے آپ کو اونچا کھینچنا اور اپنے علاقہ داروں کے حقوق تلف کرنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے۔ یہی آیت حضرت عثمان بن مظعون کے اسلام کا سبب ہوئی جو فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے ایمان میرے دل میں جگہ پکڑ گیا۔ اس آیت کا اثر اتنا زبردست ہوا کہ ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے سخت دل کفار کی زبانوں پر بھی اس کی تعریف آ ہی گئی اس لیے یہ آیت ہر خطبہ کے آخر میں پڑھی جاتی ہے۔ ف٢٠٩ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے اسلام پر بیعت کی تھی انہیں اپنے عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم انسان کے ہر عہد نیک اور وعدہ کو شامل ہے۔

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا

اور تم اللّٰہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اللّٰہ تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱

تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ

اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ

ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللّٰہ تو اس سے تمہیں آزماتا

بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ

ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱۶ اور اللّٰہ چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ

تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللّٰہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے

يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ

چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل

دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کہ اللّٰہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللّٰہ کے عہد پر تھوڑے دام

قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ

مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲۶ جو اللّٰہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں رَیطہ بنتِ عَمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور، وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔ ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوّت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللّٰہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا۔ ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر ف۲۱۶ دنیا کے اندر ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے ف۲۱۸ اپنے عدل سے ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روزِ قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ف۲۲۲ راہِ حق و طریقۂ اسلام سے ف۲۲۳ یعنی عذاب ف۲۲۴ آخرت میں ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو۔ ف۲۲۶ جزاء و ثواب ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم۔

يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
ہو چکے گا اور جو اللّٰہ کے پاس ہے ف۲۲۸ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو ف۲۲۹ جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان ف۲۳۰

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے ف۲۳۱ اور ضرور انہیں ان کا نیگ (اجر) دیں گے جو ان کے سب سے بہتر کام کے

يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
لائق ہو تو جب تم قرآن پڑھو تو اللّٰہ کی پناہ مانگو شیطان

الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
مردود سے ف۲۳۲ بے شک اس کا کوئی قابو ان پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب ہی پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ
بھروسہ رکھتے ہیں ف۲۳۳ اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے

مُشْرِكُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا ع ١٣ ١١ ١٩
شریک ٹھہراتے ہیں اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں ف۲۳۴ اور اللّٰہ خوب جانتا ہے جو اتارتا ہے ف۲۳۵ کافر کہیں

اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ
تم تو دل سے بنا لاتے ہو ف۲۳۶ بلکہ ان میں اکثر کو علم نہیں ف۲۳۷ تم فرماؤ اسے پاکیزگی

ف۲۲۸ اس کا خزانۂ رحمت وثوابِ آخرت ف۲۲۹ یعنی ان کی ادنیٰ سی ادنیٰ نیکی پر بھی وہ اجر وثواب دیا جائے گا جو وہ اپنی اعلیٰ نیکی پر پاتے ۔ (ابوالسعود) ف۲۳۰ یہ ضرور شرط ہے کیونکہ کفار کے اعمال بیکار ہیں، عمل صالح کے موجبِ ثواب ہونے کے لیے ایمان شرط ہے ۔ ف۲۳۱ دنیا میں رزقِ حلال اور قناعت عطا فرما کر اور آخرت میں جنت کی نعمتیں دے کر ۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اچھی زندگی سے لذتِ عبادت مراد ہے ۔ **حکمت:** مومن اگر چہ فقیر بھی ہو اس کی زندگانی دَولتمند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللّٰہ کی طرف سے ہے جو اس نے مُقدَّر کیا اس پر راضی ہوتا ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے اور کافر جو اللّٰہ پر نظر نہیں رکھتا وہ حریص رہتا ہے اور ہمیشہ رنج وتعَب (دُکھ) اور تحصیل مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے ۔ ف۲۳۲ یعنی قرآن کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھو، یہ مستحب ہے ۔ اَعُوْذُ...اِلَخ کے مسائل سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں مذکور ہو چکے ۔ ف۲۳۳ وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے ۔ ف۲۳۴ اور اپنی حکمت سے ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیں ۔ **شانِ نزول:** مشرکینِ مکہ اپنی جہالت سے نَسخ پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس کو تمسخر بناتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد (مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم) ایک روز ایک حکم دیتے ہیں دوسرے روز اور دوسرا ہی حکم دیتے ہیں وہ اپنے دل سے باتیں بناتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ ف۲۳۵ کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لیے اس میں کیا مصلحت ہے ۔ ف۲۳۶ اللّٰہ تعالٰی نے اس پر کفار کی تجہیل فرمائی اور ارشاد کیا ف۲۳۷ اور وہ نَسخ وتبدیل کی حکمت وفوائد سے خبردار نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کریم کی طرف

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى

کی روح ف۲۳۸ نے اتارا تمہارے رب کی طرف سے ٹھیک ٹھیک کہ اس سے ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور ہدایت اور بشارت

لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ

مسلمانوں کو اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی

الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ

طرف ڈھالتے (اشارہ کرتے) ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ف۲۳۹ بے شک

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾

وہ جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ف۲۴۰ اللہ انھیں راہ نہیں دیتا اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے ف۲۴۱

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ف۲۴۲ اور وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ

جھوٹے ہیں جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو ف۲۴۳ سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل

مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

ایمان پر جما ہوا ہو ف۲۴۴ ہاں وہ جو دل کھول کر ف۲۴۵ کافر ہو ان پر اللہ کا

افتراء کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ جس کلام کے مثل بنانا قدرتِ بشری سے باہر ہے وہ کسی انسان کا بنایا ہوا کیسے ہوسکتا ہے! لہٰذا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خطاب ہوا۔ ف۲۳۸ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۳۹ قرآنِ کریم کی حلاوت اور اس کے علوم کی نورانیت جب قلوب کی تَسخِیر (دلوں کو اپنی طرف مائل) کرنے لگی اور کفار نے دیکھا کہ دنیا اس کی گرویدہ ہوتی چلی جاتی ہے اور کوئی تدبیر اسلام کی مخالفت میں کامیاب نہیں ہوتی تو انہوں نے طرح طرح کے افتراء اٹھانے (بہتان لگانے) شروع کئے کبھی اس کو سحر بتایا کبھی پہلوں کے قصے اور کہانیاں کہا کبھی یہ کہا کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے یہ خود بنالیا ہے اور ہر طرح کوشش کی کہ کسی طرح لوگ اس کتابِ مُقدّس کی طرف سے بدگمان ہوں انہیں مکاریوں میں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ انہوں نے ایک عجمی غلام کی نسبت یہ کہا کہ وہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو سکھاتا ہے۔ اس کے رَدّ میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کرسکتا ہے جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے ایسا کلام بنانا اس کے تو کیا امکان میں ہوتا تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا انہیں محال اور ان کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور بے شرمی کا فعل ہے، خدا کی شان جس غلام کی طرف کفار یہ نسبت کرتے تھے اس کو بھی اس کلام کے اعجاز نے تسخیر کیا اور وہ بھی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا حلقہ بگوش طاعت ہوا اور صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لایا۔ ف۲۴۰ اور اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ف۲۴۱ بسببِ انکارِ قرآن وتکذیب رسول علیہ السلام کے۔ ف۲۴۲ یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں ہی کا کام ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں بدترین گناہ ہے۔ ف۲۴۳ اس پر اللّٰہ کا غضب، ف۲۴۴ وہ مغضوب نہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت عمّار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی انہیں اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سُمَیَّہ اور صُہَیب اور بلال اور خبّاب اور سالم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات نہ پھرے تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمیوں سے قتل کیا اور عمّار

مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (١٠٦) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے یہ اس لئے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (١٠٧) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

پیاری جانی ف۲۴۶ اور اس لئے کہ اللّٰہ (ایسے) کافروں کو راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (١٠٨)

دل اور کان اور آنکھوں پر اللّٰہ نے مہر کر دی ہے ف۲۴۷ اور وہی غفلت میں پڑے ہیں ف۲۴۸

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (١٠٩) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں ف۲۴۹ پھر بےشک تمہارا رب ان کے لئے جنھوں نے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

اپنے گھر چھوڑے ف۲۵۰ بعد اس کے کہ ستائے گئے ف۲۵۱ پھر انھوں نے ف۲۵۲ جہاد کیا اور صابر رہے بےشک تمہارا رب اس ف۲۵۳ کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ (١١٠) يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ ع ١٤ ٢٠

ضرور بخشنے والا ہے مہربان جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی ف۲۵۴ اور ہر جان کو

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (١١١) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ف۲۵۵ اور اللّٰہ نے کہاوت بیان فرمائی ف۲۵۶ ایک بستی ف۲۵۷

ضعیف تھے بھاگ نہیں سکتے تھے انہوں نے مجبور ہوکر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادلِ نَخو استہ کلمۂ کفر کا تَلَفُّظ کر دیا۔ رسولِ کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خبر دی گئی کہ عمّار کافر ہوگئے۔ فرمایا: ہرگز نہیں! عمّار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہیں اور اس کے گوشت اور خون میں ذوقِ ایمانی سرایت کر گیا ہے پھر حضرت عمّار روتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا: کیا ہوا؟ عمّار نے عرض کیا: اے خدا کے رسول! بہت ہی بُرا ہوا اور بہت ہی بُرے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے۔ ارشاد فرمایا: اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا؟ عرض کیا دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا۔ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے شفقت و رحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خازن) مسئلہ: آیت سے معلوم ہوا کہ حالاتِ اِکراہ (کفر پر مجبور کئے جانے کی حالت) میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا اِجرا (زبان پر جاری کرنا) جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تَلَف (ضائع) ہونے کا خوف ہو۔ مسئلہ: اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو وہ ماجور (ثواب پائے گا) اور شہید ہوگا جیسا کہ حضرت خبیب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے صبر کیا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر ڈالے گئے۔ سیدعالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں سید الشہداء فرمایا۔ مسئلہ: جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اس کا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے تمسخر یا جہل سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائے گا۔ (تفسیر احمدی) ف۲۴۵ رضا مندی اور اعتقاد کے ساتھ۔ ف۲۴۶ اور یہ دنیا اِرتداد (مرتد ہونے) پر اقدام کرنے کا سبب ہے۔ ف۲۴۷ نہ وہ تدَبُّر (انجام پر غور) کرتے ہیں نہ مواعظ و نصائح پر کان رکھتے ہیں نہ طریقِ رُشد و صواب کو دیکھتے ہیں۔ ف۲۴۸ کہ اپنی عاقبت و انجامِ کار کو نہیں سوچتے۔ ف۲۴۹ کہ ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ف۲۵۰ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی۔ ف۲۵۱ کفار نے ان پر سختیاں کیں اور انہیں کفر پر مجبور کیا۔ ف۲۵۲ ہجرت کے بعد ف۲۵۳ ہجرت و جہاد و صبر ف۲۵۴ وہ روزِ قیامت ہے جب ہر ایک نفسی نفسی کہتا ہوگا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہوگی۔ ف۲۵۵ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ روزِ قیامت لوگوں میں خُصُومَت (دشمنی)

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

کہ امان و اطمینان سے تھی ف۲۵۸ ہر طرف سے اس کی روزی کثرت سے آتی تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی ف۲۵۹

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

تو اللہ نے اسے یہ سزا چکھائی کہ اسے بھوک اور ڈر کا پہناوا پہنایا ف۲۶۰ بدلہ ان کے کئے کا

وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ

اور بے شک ان کے پاس انھیں میں سے ایک رسول تشریف لایا ف۲۶۱ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑا ف۲۶۲ اور وہ

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

بے انصاف تھے تو اللہ کی دی ہوئی روزی ف۲۶۳ حلال پاکیزہ کھاؤ ف۲۶۴ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ

اگر تم اسے پوجتے ہو تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سؤر کا

الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ

گوشت اور وہ جس کے ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام پکارا گیا ف۲۶۵ پھر جو لاچار ہو ف۲۶۶ نہ خواہش کرتا اور نہ حد سے بڑھتا ف۲۶۷ تو بے شک

یہاں تک بڑھے گی کہ روح وجسم میں جھگڑا ہوگا۔ روح کہے گی: یارب! نہ میرے ہاتھ تھا کہ میں کسی کو پکڑتی نہ پاؤں تھا کہ چلتی نہ آنکھ تھی کہ دیکھتی۔ جسم کہے گا: یارب! میں تو لکڑی کی طرح تھا نہ میرا ہاتھ پکڑ سکتا تھا نہ پاؤں چل سکتا تھا نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی، جب یہ روح نوری شعاع کی طرح آئی تو اس سے میری زبان بولنے لگی، آنکھ بینا ہوگئی، پاؤں چلنے لگے، جو کچھ کیا اس نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائے گا کہ ایک اندھا اور ایک لولا دونوں ایک باغ میں گئے، اندھے کو تو پھل نظر نہیں آتے تھے اور لولے کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچتا تھا تو اندھے نے لولے کو اپنے اوپر سوار کرلیا اس طرح انہوں نے پھل توڑے تو سزا کے وہ دونوں مستحق ہوئے اس لیے روح اور جسم دونوں ملزم ہیں۔ ف۲۵۶ ایسے لوگوں کے لیے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا اور وہ اس نعمت پر مغرور ہوکر ناشکری کرنے لگے کافر ہوگئے۔ یہ سبب اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا ہوا، ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے کہ ف۲۵۷ مثل مکہ کے ف۲۵۸ نہ اس پر غنیم چڑھتا (دشمن حملہ کرتا) نہ وہاں کے لوگ قتل وقید کی مصیبت میں گرفتار کئے جاتے۔ ف۲۵۹ اور اس نے اللہ کے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تکذیب کی۔ ف۲۶۰ کہ سات برس نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بددعا سے قحط اور خشک سالی کی مصیبت میں گرفتار رہے یہاں تک کہ مُردار کھاتے تھے پھر امن واطمینان کے بجائے خوف وہراس ان پر مسلط ہوا اور ہر وقت مسلمانوں کے حملے اور لشکر کشی کا اندیشہ رہنے لگا۔ ف۲۶۱ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ف۲۶۲ بھوک اور خوف کے ف۲۶۳ جو اس نے سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دستِ مبارک سے عطا فرمائی۔ ف۲۶۴ بجائے ان حرام اور خبیث اموال کے جو کھایا کرتے تھے لوٹ، غصب اور خبیث مَکاسِب (پیشے) سے حاصل کئے ہوئے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مخاطب مسلمان ہیں اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مخاطب مشرکینِ مکہ ہیں۔ کلبی نے کہا کہ جب اہلِ مکہ قحط کے سبب بھوک سے پریشان ہوئے اور تکلیف کی برداشت نہ رہی تو ان کے سرداروں نے سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ آپ سے دشمنی تو مرد کرتے ہیں عورتوں اور بچوں کو جو تکلیف پہنچ رہی ہے اس کا خیال فرمائیے۔ اس پر رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اجازت دی کہ ان کے لیے طعام لے جایا جائے اس آیت میں اس کا بیان ہوا۔ ان دونوں قولوں میں اول صحیح تر ہے۔ (خازن) ف۲۶۵ یعنی اس کو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ ف۲۶۶ اور ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھانے پر مجبور ہو۔ ف۲۶۷ یعنی قدر ضرورت پر صبر کرکے۔

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا

اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ

حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو ف۲۶۸ بے شک جو

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ

اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا تھوڑا برتنا ہے ف۲۶۹ اوران کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ

درد ناک عذاب ف۲۷۰ اور خاص یہودیوں پر ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو پہلے تمہیں

قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

سنائیں ف۲۷۱ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۲۷۲ پھر بے شک تمہارا رب

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا

ان کے لئے جو نادانی سے ف۲۷۳ برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا ع ١٥ ٩ ٢١

بے شک تمہارا رب اس کے بعد ف۲۷۴ ضرور بخشنے والا مہربان ہے بے شک ابراہیم ایک امام تھا ف۲۷۵ اللہ کا فرمانبردار

لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

اورسب سے جدا ف۲۷۶ اور مشرک نہ تھا ف۲۷۷ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا اللہ نے اسے چن لیا ف۲۷۸

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ

اور اسے سیدھی راہ دکھائی اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی ف۲۷۹ اور بے شک وہ

ف۲۶۸ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اوراس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے اس کی ممانعت فرمائی گئی اوراس کو اللہ پر افتراء فرمایا گیا۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصال ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔ ف۲۶۹ اور دنیا کی چندروزہ آسائش ہے جو باقی رہنے والی نہیں۔ ف۲۷۰ ہے آخرت میں ف۲۷۱ سورۂ انعام میں آیت "وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ الآية"۔ میں ف۲۷۲ بغاوت ومعصیت کا ارتکاب کرکے جس کی سزا میں وہ چیزیں ان پر حرام ہوئیں جیسا کہ آیت "فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ" میں ارشاد فرمایا گیا۔ ف۲۷۳ بغیر انجام سوچے۔ ف۲۷۴ یعنی توبہ کے ف۲۷۵ نیک خصائل اور پسندیدہ اخلاق اور حمیدہ صفات کا جامع ف۲۷۶ دین اسلام پر قائم ف۲۷۷ اس میں کفار قریش کی تکذیب ہے جو اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر خیال کرتے تھے۔ ف۲۷۸ اپنی نبوت وخلّت کے لیے ف۲۷۹ رسالت و

فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں شایان قرب ہے پھر ہم نے تمہیں وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى

کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور مشرک نہ تھا ف۲۸۰ ہفتہ تو انہیں پر رکھا گیا تھا

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

جو اس میں مختلف ہو گئے ف۲۸۱ اور بے شک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے تھے ف۲۸۲ اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ ف۲۸۳ پکّی تدبیر اور اچھی

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

نصیحت سے ف۲۸۴ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو ف۲۸۵ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ

راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو

مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ

جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی ف۲۸۶ اور اگر تم صبر کرو ف۲۸۷ تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا اور اے محبوب تم صبر کرو

اموال واولاد وثناء حسن وقبول عام کہ تمام ادیان والے مسلمان اور یہود اور نصاریٰ اور عرب کے مشرکین سب ان کی عظمت کرتے اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ ف۲۸۰ اتباع سے مراد یہاں عقائد واصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اس اتباع کا حکم کیا گیا، اس میں آپ کی عظمت ومنزلت اور رفعتِ دَرَجَت (بلند درجات) کا اظہار ہے کہ آپ کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لیے ان کے تمام فضائل وکمالات میں سب سے اعلیٰ فضل وشرف ہے کیونکہ آپ اکرمُ الاوّلین والآخرین ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا اور تمام انبیاء اور کل خلق سے آپ کا مرتبہ افضل واعلیٰ ہے: تو اصلی وباقی طفیل تواند: تو شاہی ومجموع خیل تواند (سب سے پہلے آپ ہیں اور باقی سب آپ کے طفیل، آپ بادشاہ ہیں باقی سب آپ کی رعایا ہے) ف۲۸۱ یعنی شنبہ کی تعظیم اور اس روز شکار ترک کرنا اور وقت کو عبادت کے لیے فارغ کرنا یہود پر فرض کیا گیا تھا اور اس کا واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلٰوۃ والسلام نے انہیں روزِ جمعہ کی تعظیم کا حکم فرمایا تھا اور ارشاد کیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن اللّٰہ تعالٰی کی عبادت کے لیے خاص کرو اس دن میں کچھ کام نہ کرو اس میں انہوں نے اختلاف کیا اور کہا وہ دن جمعہ نہیں بلکہ سنیچر ہونا چاہئے بجز ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلٰوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہو گئی تھی۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہود کو سنیچر کی اجازت دے دی اور شکار حرام فرما کر اِبتلا (امتحان) میں ڈال دیا تو جو لوگ جمعہ پر راضی ہو گئے تھے وہ تو مطیع رہے اور انہوں نے اس حکم کی فرمانبرداری کی۔ باقی لوگ صبر نہ کر سکے انہوں نے شکار کئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسخ کئے گئے۔ یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اَعراف میں بیان ہو چکا ہے۔ ف۲۸۲ اس طرح کہ مطیع کو ثواب دے گا اور عاصی کو عِقاب (عذاب) فرمائے گا۔ اس کے بعد سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو خطاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۸۳ یعنی خَلق کو دینِ اسلام کی دعوت دو۔ ف۲۸۴ پکّی تدبیر سے وہ دلیل محکم مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کر دے اور اچھی نصیحت سے ترغیبات وترہیبات مراد ہیں۔ ف۲۸۵ بہتر طریق سے مراد یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور اظہارِ حقانیتِ دین کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ و۲۸۸ اور ان کے فریبوں سے دل

يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

تنگ نہ ہو و۲۸۹ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

١٦ ع ٩ ٢٢

و۲۸۶ یعنی سزا بقدرِ جنایت (جُرم کے برابر) ہو اس سے زائد نہ ہو۔ شانِ نزول: جنگ احد میں کفار نے مسلمانوں کے شہداء کے چہروں کو زخمی کر کے ان کی شکلوں کو تبدیل کیا تھا اور ان کے پیٹ چاک کئے تھے ان کے اعضاء کاٹے تھے ان شہداء میں حضرت حمزہ بھی تھے۔ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جب انہیں دیکھا تو حضور کو بہت صدمہ ہوا اور حضور نے قسم کھائی کہ ایک حضرت حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بدلہ ستر کافروں سے لیا جائے گا اور ستر کا یہی حال کیا جائے گا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور نے وہ ارادہ ترک فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ دیا۔ مسئلہ: مُثلہ یعنی ناک، کان وغیرہ کاٹ کر کسی کی ہیئت کو تبدیل کرنا شرع میں حرام ہے۔ (مدارک)
و۲۸۷ اور انتقام نہ لو۔ و۲۸۸ اگر وہ ایمان نہ لائیں و۲۸۹ کیونکہ ہم تمہارے معین و ناصر ہیں۔

اٰیاتھا ۱۱۱ | ۱۷ سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ ۵۰ | رکوعاتھا ۱۲

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے، اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ

پاکی ہے اسے ف۲ جو راتوں رات اپنے بندے ف۳ کو لے گیا ف۴ مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ

اقصا (بیت المقدس) تک ف۵ جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا

ف۱ سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے مگر آٹھ آیتیں "وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ" سے "نَصِیْرًا" تک، یہ قول قتادہ کا ہے۔ بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے۔ اس سورت میں بارہ رکوع اور ایک سو دس آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ اور پانچ سو تینتیس کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ منزہ (پاک) ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے۔ ف۳ محبوب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۴ شبِ معراج ف۵ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے۔ شانِ نزول: جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شبِ معراج درجاتِ عالیہ و مراتبِ رفیعہ (بلندترین مرتبوں) پر فائز ہوئے تو رب عزوجل نے خطاب فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا؟ حضور نے عرض کیا: اس لیے کہ تو نے مجھے عبدیّت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا، اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔ (خازن) ف۶ دینی بھی دُنیوی بھی کہ وہ سرزمینِ پاک، وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلۂ عبادت ہے اور کثرتِ اَنہار و اَشجار (دریاؤں اور درختوں کی کثرت) سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے۔ معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالٰی کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں، نبوت کے بارہویں سال سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے، مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر (زیادہ مشہور) یہ ہے کہ ستائیسویں رجب کو معراج ہوئی۔ مکہ مکرمہ سے حضور پرنور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے۔ معراج شریف بحالتِ بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہلِ اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اَجِلّہ اَصحاب (جلیل القدر صحابہ کرام) اسی کے مُعتَقِد ہیں، نصوصِ آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ تیرہ دماغانِ فلسفہ (بیوقوف فلسفیوں) کے اوہامِ فاسدہ (فاسد خیالات و گمان) محض باطل ہیں قدرتِ الٰہی کے معتقد (پختہ یقین رکھنے والے) کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں۔ حضرت جبریل کا براق لے کر حاضر ہونا، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو غایت (انتہائی) اکرام و احترام کے ساتھ سوار کر کے لے جانا، بیت المقدس میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا، پھر وہاں سے سیرِ سمٰوٰت (آسمانوں کی سیر) کی طرف متوجہ ہونا، جبریل امین کا ہر ہر آسمان کے دروازہ کھلوانا، ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحبِ مقام انبیاء علیہم السلام کا شرفِ زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا، احترام بجا لانا، تشریف آوری کی مبارکبادیں دینا، حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا، وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایتِ منازل (منازل کی انتہا) "سدرۃ المنتھٰی" کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی مَلَکِ مقرب کو بھی مجال نہیں ہے، جبریل امین کا وہاں معذرت کر کے رہ جانا، پھر مقامِ قربِ خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قربِ اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خَلق کے اوہام و افکار (فکر و خیال) بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں موردِ رحمت و کرم ہونا اور انعاماتِ الٰہیہ اور خصائصِ نِعَم (خصوصی نعمتوں) سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سمٰوٰت و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا، حضور کا شفاعت فرمانا، جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا، کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملکِ شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا، حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو اَحوال حضور نے بتائے قافلوں

الْبَصِيْرُ ۝١ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
دیکھتا ہے   اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۗ ۝٢ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ
کہ میرے سوا کسی کو کارساز (کام بنانے والا) نہ ٹھہراؤ   اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ ف۸ سوار کیا بے شک وہ

كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝٣ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ
بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹   اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٤ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا
دوبار فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا غرور کرو گے ف۱۲   پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ
ہم نے تم پر اپنے کچھ بندے بھیجے سخت لڑائی والے ف۱۵   تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶

وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝٥ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ
اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا   پھر ہم نے ان پر الٹ کر تمہارا حملہ کردیا ف۱۸ اور تم کو

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ
مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا دیا اگر تم بھلائی کرو گے

لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْۗءٗا
اپنا بھلا کرو گے ف۱۹   اور برا کرو گے تو اپنا پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن

کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا، یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملُو (بھرے ہوئی) ہیں۔ ف۷ یعنی توریت۔ ف۸ کشتی میں ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیرُ الشکر (بہت زیادہ شکر کرنے والے) تھے جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے اور ان کی ذُرِّیّت (اولاد) پر لازم ہے کہ وہ اپنے جدِ محترم کے طریقہ پر قائم رہے۔ ف۱۰ توریت ف۱۱ اس سے زمینِ شام وبیتُ المقدِس مراد ہے اور دومرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے۔ ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہوگے۔ ف۱۳ کے فساد کے عذاب ف۱۴ اور انہوں نے احکامِ توریت کی مخالفت کی اور محارم ومعاصی (حرام وگناہ) کا ارتکاب کیا اور حضرت شَعْیا پیغمبر علیہ السلام (وبقولے) (اور دوسرے قول کے مطابق) حضرت ارْمِیا کو قتل کیا۔ (بیضاوی وغیرہ) ف۱۵ بہت زور وقوّت والے، ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کی افواج ہیں یا بُختِ نَصَر یا جالوت جنھوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، توریت کو جلایا، مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا۔ ف۱۶ کہ تمہیں لوٹیں اور قتل وقید کریں۔ ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا۔ ف۱۸ جب تم نے توبہ کی اور تکبر وفساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہوچکے تھے۔ ف۱۹ تمہیں اس بھلائی کی جزا ملے گی۔ ف۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھالیا اور تم نے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہلِ فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں، قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں

وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا

تمہارا منہ بگاڑ دیں و۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں و۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے و۲۳ اور جس چیز پر قابو

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وقف لازم

پائیں و۲۴ تباہ کرکے برباد کر دیں قریب ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے و۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو و۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے و۲۷

وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ

اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قیدخانہ بنایا ہے بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا

سب سے سیدھی ہے و۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا

كَبِيْرًا ۝۹ لا وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار

اَلِيْمًا ۝۱۰ ع وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ ع ۱

کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے و۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے و۳۰ اور آدمی بڑا

عَجُوْلًا ۝۱۱ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ

جلدباز ہے و۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا و۳۲ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی و۳۳ اور دن کی

اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ

نشانی دکھانے والی کی و۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو و۳۵ اور و۳۶ برسوں کی گنتی اور

و۲۱ کہ رنج وپریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں و۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں و۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمہارے پہلے فساد کے وقت و۲۴ بلادِ بنی اسرائیل سے اس کو۔ و۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ۔ و۲۶ تیسری مرتبہ۔ و۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا (پلٹے) اور زمانۂ پاکِ مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لیے ان پر ذلت لازم کردی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرمادیے گئے جیسا کہ قرآنِ کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا: ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ '' الآیہ۔ و۲۸ وہ اللّٰہ تعالٰی کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔ و۲۹ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے مال کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لیے بددعائیں کرتا ہے۔ و۳۰ اگر اللّٰہ تعالٰی اس کی یہ بددعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل ومال ہلاک ہوجائیں لیکن اللّٰہ تعالٰی اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔ و۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا: یارب! اگر یہ دینِ اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا دردناک عذاب بھیج اللّٰہ تعالٰی نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔ و۳۲ اپنی وحدانیت وقدرت پر دلالت کرنے والی و۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تا کہ اس میں آرام کیا جائے۔ و۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں۔ و۳۵ اور کسب ومعاش کے کام بآسانی انجام دے سکو۔ و۳۶ رات دن کے دورے سے

وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ

حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرما دی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے

فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ

گلے سے لگا دی ہے ف۳۹ اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نِوِشتہ (تحریر) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ﴿۱۴﴾ ؕ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

نامہ (اعمال) پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ

یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ

دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب

اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ عَلَیْهَا

ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں (امیروں) ف۴۵ پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ

بات پوری ہوجاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کردیتے ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں (قومیں) ف۴۶ نوح کے بعد ہلاک

نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

کردیں ف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی

الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ

چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں ف۵۰ پھر اس کے لئے جہنم کردیں

ف۳۷ دینی و دُنیوی کاموں کے اوقات کا۔ ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں۔ مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرما دی جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا "مَافَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ" ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد کیا "وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآنِ کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے۔ "سبحان اللّٰہ" کیا کتاب ہے! کیسی اس کی جامعیت! (جمل، خازن، مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے خیر یا شر، سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار جہاں جائے ساتھ رہے کبھی جدا نہ ہو۔ مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوِشتہ (لکھا ہوا) ڈال دیا جاتا ہے۔ ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا۔ ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائے گا۔ ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا۔ ف۴۴ جو امت کو اس کے فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہِ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا

کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے ف۵۱

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ

اور ہو ایمان والا تو انھیں کی کوشش ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی ف۵۳ اور

هٰۤؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ

ان کو بھی ف۵۴ تمہارے رب کی عطا سے ف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں ف۵۶ دیکھو

كَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ

ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی ف۵۷ اور بے شک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب

تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۲ ۲

سے اعلیٰ اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بیکس ف۵۸

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ

ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں ف۵۹ تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور

ف۴۵ اور سرداروں ف۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی امتیں ف۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے۔ ف۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ ف۴۹ یعنی دنیا کا طلبگار ہو۔ ف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالبِ دنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں، کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں، ان حالتوں میں کافر دنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور اگر دنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخرت کی بدنصیبی و شقاوت جب بھی ہے بخلاف مومن کے جو آخرت کا طلبگار ہے اگر وہ دنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لیے ہے اور اگر دنیا میں بھی فضلِ الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب، غرض مومن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا؟ کیونکہ ف۵۱ اور عمل صالح بجا لائے۔ ف۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں: ایک تو طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ف۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں ف۵۴ جو طالبِ آخرت ہیں ف۵۵ دنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال۔ ف۵۶ دنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد۔ ف۵۷ مال و کمال و جاہ و ثروت میں۔ ف۵۸ بے یار و مددگار۔ ف۵۹ ضعف کا غلبہ ہوا اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں۔ ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی (بوجھ) ہے۔

قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

ان سے تعظیم کی بات کہنا ف۶۱ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ

عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (چھوٹی عمر) میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے

نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ

دلوں میں ہے ف۶۴ اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے اور

اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

رشتہ داروں کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ اڑا ف۶۸ بے شک

الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے ف۷۰

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا

اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان

ف۶۱ اور حسنِ ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا۔ مسئلہ: ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔ ف۶۲ یعنی بہ نرمی و تواضع (عاجزی وانکساری سے) پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت (بڑھاپے) میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت (بچپن میں) تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر۔ ف۶۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا، اس لیے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یا رب! میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہوسکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے۔ مُردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے۔ مسئلہ: والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے: والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا۔ ایک اور حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا، نہ قاطعِ رحم، نہ بوڑھا زناکار، نہ تکبر سے اپنی اِزار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ ف۶۴ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق۔ ف۶۵ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی۔ ف۶۶ ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسنِ معاشرت۔ مسئلہ: اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہوجائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانا ہے۔ ف۶۷ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ۔ ف۶۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "تَبْذِیر" مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے۔ ف۶۹ کہ ان کی راہ چلتے ہیں۔ ف۷۰ تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہئے۔ ف۷۱ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے۔ شانِ نزول: یہ آیت مِهْجَع و بلال و صُہَیب و سالم و خَبّاب اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ

بات کہہ ۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا

الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا ۷۳ بے شک تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ع وَلَا تَقْتُلُوْٓا ۳ ۴ ۲

دیتا اور ۷۴ کستا ہے (تنگی دیتا ہے) بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ۷۵ دیکھتا ہے اور اپنی اولاد

اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ۷۶ ہم تمہیں بھی اور انھیں بھی روزی دیں گے بے شک ان کا قتل

خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ

بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری

سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ

راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق

مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

مارا جائے تو بے شک ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے ۷۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے ۷۸ ضرور اس کی

شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اپنے حوائج (حاجات) وضروریات کے لیے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ "حیاءً" ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالٰی کچھ بھیجے تو انہیں عطا فرمائیں۔ ۷۲ یعنی ان کی خوشدلی کے لیے ان سے وعدہ کیجئے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے۔ ۷۳ یہ تمثیل ہے جس سے اِنفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لیے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے۔ **شانِ نزول:** ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی سخاوت کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دیدی اور کہا کہ حضرت موسٰی علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات کی سخاوت تو اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دَریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحبِ فضل وکمال ہیں، حضرت موسٰی علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات کے جود ونوال میں کچھ شبہ نہیں، لیکن سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلٰی ہے اور یہ کہہ کر انہوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جود وکرم کی آزمائش کرا دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلٰوۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضور سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضور کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیبِ تن تھی وہی اتار کر عطا فرما دی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہ نے انتظار کیا حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لیے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ۷۴ جسے چاہے اس کے لیے تنگی کرتا اور اس کو ۷۵ اور ان کے احوال ومصالح کو۔ ۷۶ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے

مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ
مدد ہونی ہے ف۷۹ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے ف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی

اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوۡفُوا الۡكَیۡلَ
جوانی کو پہنچے ف۸۱ اور عہد پورا کرو ف۸۲ بےشک عہد سے سوال ہونا ہے اور ماپو تو

اِذَا كِلۡتُمۡ وَزِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۳۵﴾
تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَلَا تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ
اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ف۸۳ بےشک کان اور آنکھ اور دل ان سب

اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنۡ
سے سوال ہونا ہے ف۸۴ اور زمین میں اِتراتا نہ چل ف۸۵ بےشک تو ہرگز

تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَلَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ
زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان میں کی بُری بات

عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوۡحٰۤی اِلَیۡكَ رَبُّكَ مِنَ الۡحِكۡمَةِ ؕ
تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۸۷

وَلَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلۡقٰی فِیۡ جَهَنَّمَ مَلُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ﴿۳۹﴾
اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا

تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری و مفلسی کا خوف، لوٹ کا خوف، اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی۔ ف۷۷ قصاص لینے کا۔ مسئلہ: آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیبِ عَصَبات ہیں۔ مسئلہ: اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔ ف۷۸ اور زمانۂ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم و جماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے۔ ف۷۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے۔ ف۸۰ وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ۔ ف۸۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مُدّتِ بلوغ اسی سے تمسک کر کے اٹھارہ سال قرار دی۔ (احمدی) (علاماتِ بلوغ ظاہر نہ ہونے کی صورت میں لڑکا لڑکی کیلئے انتہائی مدت بلوغ ۱۵ سال اور اقل مدت لڑکے کیلئے ۱۲ اور لڑکی کیلئے ۹ سال ہے، اور اسی قول پر فتویٰ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۶۰ "ملخصاً) ف۸۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی۔ ف۸۳ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سنا۔ ابنِ حنیفہ سے منقول ہے کہ جھوٹی گواہی نہ دو۔ ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا: کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ ف۸۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا؟ ف۸۵ تکبر و خودنمائی سے۔ ف۸۶ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خودنمائی سے کچھ فائدہ نہیں۔ ف۸۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے۔ حضرت ابن عباس

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ
کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لئے فرشتوں سے بیٹیاں بنائیں ف۸۸ بے شک تم

لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ ع ۴
بڑا بول بولتے ہو ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا
اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ف۹۳ اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے

عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ
بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی (تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ف۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷ بے شک وہ

كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ
حلم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ

رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ اٹھارہ آیتیں ''لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ'' سے ''مَدْحُوْرًا'' تک حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَلواح میں تھیں، ان کی ابتداء توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر، اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔ ف۸۸ یہ خلافِ حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔ ف۸۹ کہ اللہ تعالٰی کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواصِ اجسام سے ہے اور اللہ تعالٰی اس سے پاک، پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ ف۹۰ دلیلوں سے بھی، مثالوں سے بھی، حکمتوں سے بھی، عبرتوں سے بھی اور جابجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔ ف۹۱ اور پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والے) ہوں۔ ف۹۲ اور حق سے دوری۔ ف۹۳ اور اس سے برسرِ مقابلہ ہوتے جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔ ف۹۴ زبانِ حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبانِ قال سے اور یہی صحیح ہے، احادیثِ کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔ ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ۔ ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ہر زندہ چیز اللہ تعالٰی کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسبِ حیثیت ہے۔ مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح ''سبحانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا، حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دستِ کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی۔ (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا ف۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ
غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ف۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی

وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ
یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لئے وہ سنتے ہیں ف۱۰۱

اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد

اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
کے جس پر جادو ہوا ف۱۰۲ دیکھو انھوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
راہ نہیں پاسکتے اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا سچ مچ

خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا
نئے بن کر اٹھیں گے ف۱۰۳ تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہوجاؤ یا اور کوئی مخلوق جو

يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ
تمہارے خیال میں بڑی ہو ف۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں

ف۹۷ اختلافِ لُغات کے باعث یا دُشواریٔ اِدراک کے سبب ف۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۹۹ کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ شانِ نزول: جب آیت ''تَبَّتْ يَدَا'' نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں؟ مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں۔ تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لیے یہ پتھر لائی تھی۔ حضرت صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں۔ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے۔ ف۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب (مزاق اور جھٹلانے) کے لیے۔ ف۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنوں کہتے ہیں، بعض ساحر، بعض کاہن، بعض شاعر۔ ف۱۰۳ یہ بات انہوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کئے جانے کو انہوں نے بہت بعید سمجھا، اللّٰہ تعالٰی نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا: ف۱۰۴ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللّٰہ تبارک و تعالٰی تمہیں زندہ کرے گا اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انہیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۗ قُلْ

پہلی بار پیدا کیا تھا تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

شاید نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے اور ف۱۰۷

تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَ قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ ع ۵ ۱۲ ۵

سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۱۰۸ مگر تھوڑا اور میرے ف۱۰۹ بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں جو سب سے

اَحْسَنُ ۗ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا

اچھی ہو ف۱۱۱ بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۗ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۗ

ہے تمہارا رب تمہیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲ یا چاہے تو تمہیں عذاب کرے

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اور ہم نے تم کو ان پر کروڑا (ذمہ دار) بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور

الْاَرْضِ ۗ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ

زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور

زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ

عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے

ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مُردے کب اٹھائے جائیں گے۔ ف۱۰۶ قبروں سے مَوقِفِ قیامت (قیامت قائم ہونے کی جگہ) کی طرف ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے۔ ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں ف۱۰۹ ایماندار ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو، کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ شانِ نزول: مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں، صبر کریں اور "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ" کہہ دیں۔ یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا بعد کو منسوخ ہوگیا اور ارشاد فرمایا گیا "يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی، ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا، اللہ تعالٰی نے انہیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔ ف۱۱۲ اور تمہیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔ ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے۔ ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے۔ ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسٰی علیہ السلام کو کلیم اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حبیب۔ ف۱۱۶ زبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالٰی کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے، نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض

الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ف۱۱۷ وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱۸ وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف

الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ

وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۲۰ بے شک

عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

سے پہلے نیست (ہلاک) کردیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے ف۱۲۱ یہ کتاب میں ف۱۲۲

مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے

الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ

جھٹلایا ف۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو ف۱۲۴ ناقہ دیا (اونٹنی دی) آنکھیں کھولنے کو ف۱۲۵ تو انہوں نے اس پر ظلم کیا ف۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں

نہ حدود واحکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا۔ **مفسرین** نے اس کے چند وجوہ بیان کئے ہیں: **ایک یہ کہ** اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا، اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلتِ ملک ومال۔ **دوسری وجہ یہ ہے** کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم، اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ **تیسری وجہ یہ** ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کر کے یہود کی تکذیب کردی گئی اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرض کہ یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتِ کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔

قطعہ: اَے وصفِ تو دَر کتابِ موسیٰ وَے نعتِ تو دَر زبورِ داود مقصود توئی زِ آفرینش باقی بہ طفیلِ تست موجود

(ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ! آپ ہی کے اوصافِ باکمال تو موسی علیہ السلام کی کتاب تورات میں ہیں اور واہ! اسی طرح آپ کی نعت داود علیہ السلام کی کتاب زبور میں موجود ہے پس آپ ہی تو اس کائنات کا مقصود ہیں باقی تو سب کچھ فقط آپ کے طفیل سے ہے)۔ **ف۱۱۷ شانِ نزول:** کفار جب قحطِ شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتّے اور مُردار کھا گئے اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انہیں پکارو اور وہ تمہاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری مدد نہیں کرسکتے تو کیوں انہیں معبود بناتے ہو۔ **ف۱۱۸** جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ۔ **شانِ نزول:** ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ آیت ایک جماعتِ عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جِنّات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے، وہ جِنّات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی۔ **ف۱۱۹** تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ **ف۱۲۰** کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ **ف۱۲۱** قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے۔ **ف۱۲۲** لوحِ محفوظ میں۔ **ف۱۲۳** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کردیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹادیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَ مَا

نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں ف۱۲۸ اور ہم

جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی

نے نہ کیا وہ دکھاوا ف۱۲۹ جو تمہیں دکھایا تھا ف۱۳۰ مگر لوگوں کی آزمائش کو ف۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن

الْقُرْاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا ع ۸ ۲

میں لعنت ہے ف۱۳۲ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں ف۱۳۳ تو انہیں نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۳۴ تو ان سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں

لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ ج قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ٘ لَىٕنْ

جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا ف۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا ف۱۳۶ اگر

اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ

تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس ڈالوں (برباد کر ڈالوں) گا ف۱۳۷ مگر تھوڑا ف۱۳۸ فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

دور ہو ف۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بے شک تم سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان نہیں لاتی تو ہم اسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے، ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے، اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۴ ان کے حسبِ طلب ف۱۲۵ یعنی حجتِ واضحہ (واضح و زبردست دلائل) ف۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے مِنَ اللہ ہونے سے منکر ہو گئے۔ ف۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے۔ ف۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمائیے اور کسی کا خوف نہ کیجئے اللہ آپ کا نگہبان ہے۔ ف۱۲۹ یعنی معائنہ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا۔ ف۱۳۰ شبِ معراج بحالتِ بیداری ف۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی۔ چنانچہ جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انہوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے۔ حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے۔ ف۱۳۲ یعنی درختِ زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے، آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے؟ یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں، سَمَنْدَل ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے۔ بلادِ تُرک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں۔ شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے۔ ف۱۳۳ دینی اور دُنیوی خوفناک امور سے ف۱۳۴ تحیت کا ف۱۳۵ شیطان ف۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ ف۱۳۷ گمراہ کر کے ف۱۳۸ جنہیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے ف۱۳۹ تجھے نفخۂ اُولیٰ (پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے) تک مہلت دی گئی۔

وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ
اور ڈگا دے (بہکا دے) ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے ف۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا (فوجی لشکر چڑھا لا) اپنے سواروں اور
رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ
اپنے پیادوں کا ف۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں اور بچوں میں ف۱۴۲ اور انہیں وعدہ دے ف۱۴۳ اور شیطان انہیں وعدہ
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ
نہیں دیتا مگر فریب سے بے شک جو میرے بندے ہیں ف۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور
كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ
تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف۱۴۵ تمہارا رب وہ ہے کہ تمہارے لئے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بےشک وہ تم پر مہربان ہے اور جب تمہیں دریا
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ
میں مصیبت پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنہیں پوجتے ہو سب گم ہوجاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے
اَعْرَضْتُمْ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ
تو منہ پھیر لیتے ہو ف۱۴۹ اور آدمی بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا
جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ
کوئی کنارہ تمہارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱ یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳ یا

ف۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے، لہوولعب کی آوازیں ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالٰی کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔ ف۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام (فریب مکمل) کرلے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے۔ ف۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق و ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔ ف۱۴۳ اپنی طاعت پر ف۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل و صلاح۔ ف۱۴۵ انہیں تجھ سے محفوظ رکھے گا اور شیطانی مکائد اور وساوس (شیطانی مکروفریب اور وسوسوں) کو دفع فرمائے گا۔ ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لیے سفر کرکے۔ ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالٰی سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔ ف۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انہیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کردیتے ہو۔ ف۱۵۰ دریا سے نجات پاکر ف۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب اس کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔ وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ف۱۵۲ جیسا قوم لوط پر بھیجا تھا۔ ف۱۵۳ جو تمہیں بچا سکے۔

اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ
اس سے نڈر (بے خوف) ہوئے کہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی
الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ
آندھی بھیجے تو تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے پھر اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴ اور
لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں
الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ
روزی دیں ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو
اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ
اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ پڑھیں گے ف۱۶۰
وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى
اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائے گا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں ف۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت میں اندھا ہے ف۱۶۳

ف۱۵۴ اور ہم سے دریافت کر سکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔ ف۱۵۵ عقل و علم و گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر (غلبہ و قابو) عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر ف۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں ف۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔ ف۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا: "وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ" اور "مَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا" میں "اکثر" بمعنی "کل" ہے، لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر (نیک و متقی انسان) عوام ملائکہ (عام فرشتوں) سے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبور ہیں یہی ان کی سرِشت (فطرت) ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم (جانوروں) میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے۔ ف۱۵۹ جس کا وہ دنیا میں اتباع کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا: اس سے وہ امامِ زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین۔ ف۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحبِ بصیرت تھے اور راہِ راست پر رہے ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بد بخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ انہیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے۔ ف۱۶۱ یعنی ثوابِ اعمال میں ان سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ ف۱۶۲ دنیا کی حق کے دیکھنے سے ف۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا کیونکہ دنیا میں توبہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں۔

وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ
اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمہیں کچھ لغزش دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی
لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ
کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا گہرا دوست بنالیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم تمہیں ف۱۶۵
ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــًٔا قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ
ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی
الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ
عمر اور دو چند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بے شک
كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ
قریب تھا کہ وہ تمہیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگا دیں (ہٹا دیں) کہ تمہیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمہارے
خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا
پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹ اور
تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ع ۸
تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ف۱۷۰
وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ
اور صبح کا قرآن ف۱۷۱ بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ف۱۷۲ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد

ف۱۶۴ شانِ نزول: (قبیلہ) ثقیف کا ایک وفد سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں: ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے۔ دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے۔ تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں۔ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کو توڑنے کی بابت تمہاری مرضی اور لات وعزّٰی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا۔ وہ کہنے لگے: یارسول اللّٰہ (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہوتا کہ ہم فخر کرسکیں، اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللّٰہ کا حکم ہی ایسا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۶۵ معصوم کرکے ف۱۶۶ کے عذاب ف۱۶۷ یعنی عرب سے۔ شانِ نزول: مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو سرزمینِ عرب سے باہر کردیں لیکن اللّٰہ تعالٰی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن) ف۱۶۸ اور جلد ہلاک کردیے جاتے۔ ف۱۶۹ یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لیے سنّتِ الٰہی یہی رہی کہ انہیں ہلاک کردیا۔ ف۱۷۰ اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں۔ ف۱۷۱ اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لیے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رکن ہے اور جز سے کُل تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں نماز کو رکوع وسجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم

بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَقُلْ رَّبِّ

کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں ف۱۷۴ اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب

اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ

مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جاف۱۷۵ اور مجھے

لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ

اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے ف۱۷۶ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیاف۱۷۷ بے شک

الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ

باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیزف۱۷۹ جو ایمان والوں کے لئے شِفا اور رحمت

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى

ہے ف۱۸۰ اور اس سے ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر

ہوا کہ قراءت نماز کا رکن ہے۔ ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔ ف۱۷۳ تہجد: نماز کے لیے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں۔ نمازِ تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں، نمازِ تہجد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے حضور کی امت کے لیے یہ نماز سنّت ہے۔ مسئلہ: تہجد کی کم سے کم دو ۲ رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنّت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں۔ مسئلہ: اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرلے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نِصفِ اَخیر افضل ہے۔ مسئلہ: جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ (ردالمحتار) ف۱۷۴ اور مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور کی حمد کریں گے، اسی پر جمہور ہیں۔ ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام۔ بعض مفسرین نے کہا: مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقتِ بعثت عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ بعض نے کہا: معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنے مناہی (ممنوع کاموں) سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصبِ نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوقِ واجبہ سے عہدہ برآ فرما۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو، مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جبکہ یہ آیت مَدَنی نہ ہو جیسا کہ علامہ سُیُوطی نے ''قِیْلَ'' فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبۂ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں، یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انہیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا۔ ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا۔ ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت و صولت (رُعب و دبدبہ) حاصل ہو مگر اس کو پائیداری نہیں، اس کا انجام بربادی و خواری ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب کئے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ (قلعی دھات) سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا۔ ف۱۷۹ سورتیں اور آیتیں ف۱۸۰ کہ اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے، اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ (غلط عقیدے اور بُرے اخلاق) دفع ہوتے ہیں اور عقائدِ حقہ و معارفِ الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ (صحیح عقیدے، اللہ تعالٰی کی معرفت و پہچان، بہترین صفات اور

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰبِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ
احسان کرتے ہیں ف١٨٢ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف١٨٣ اور جب اسے برائی پہنچے ف١٨٤ تو ناامید ہوجاتا ہے ف١٨٥ تم فرماؤ

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ ع وَ
سب اپنے کَینڈے (انداز) پر کام کرتے ہیں ف١٨٦ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے اور

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ
مگر تھوڑا ف١٨٧ اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے ف١٨٨ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ

لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ۙ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ
تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر تمہارے رب کی رحمت ف١٨٩ بے شک تم پر اس کا

عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا
بڑا فضل ہے ف١٩٠ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہوجائیں کہ ف١٩١ اس قرآن

زبردست اخلاق) حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم ودلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست ونابود کردیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔ ف١٨١ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ ف١٨٢ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر ودعا اور طاعت واداۓ شکر سے۔ ف١٨٣ یعنی تکبر کرتا ہے۔ ف١٨٤ کوئی شدت وضرر (تکلیف ونقصان) اور کوئی فقر وحادثہ (مفلسی وصدمہ) تو تضرُّع وزاری سے (گڑگڑاتے اور روتے ہوئے) دعائیں کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ف١٨٥ مومن کو ایسا نہ چاہئے اگر اجابتِ دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔ ف١٨٦ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات، شریف وطاہر ہے، اس سے افعالِ جمیلہ واخلاقِ پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعالِ خبیثہ ردِیَّہ سرزد ہوتے ہیں۔ ف١٨٧ قریش مشورہ کے لیے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفٰے (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق وامانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا، اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کردیا تو ان کی سیرت اور ان کے چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے، یہود سے پوچھنا چاہئے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ اس مطلب کے لیے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کے جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں، وہ تین سوال یہ ہیں: اصحابِ کہف کا واقعہ، ذوالقرنین کا واقعہ اور روح کا حال؟ چنانچہ قریش نے حضور سے یہ سوال کئے۔ آپ نے اصحابِ کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان فرمادیے اور روح کا معاملہ اِبہام میں رکھا (یعنی پوشیدہ رکھا) جیسا کہ توریت میں مُبْہَم رکھا گیا تھا۔ قریش یہ سوال کرکے نادم ہوئے۔ اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقتِ روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے۔ جواب دونوں کا ہوگیا اور آیت میں یہ بھی بتادیا گیا کہ مخلوق کا علم علمِ الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ "مَآ اُوْتِيْتُمْ" کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو۔ ف١٨٨ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کردیتے (مٹادیتے) اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے۔ ف١٨٩ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغیُّر وتبدُّل سے محفوظ فرمایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو! اس سے پہلے کہ قرآن پاک اٹھالیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے۔ ف١٩٠ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی ومحفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتَم النَّبِيّٖن کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔ ف١٩١ بلاغت اور حسنِ نظم وترتیب اور علومِ غیبیہ ومعارفِ الٰہیہ میں سے کسی کمال میں۔

بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَ لَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ

کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

ظَهِیۡرًا ۝۸۸ وَ لَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤی

مددگار ہو ۱۹۲ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر

اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ۝۸۹ وَ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ

آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکر کرنا ۱۹۳ اور بولے کہ ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے

الۡاَرۡضِ یَنۡۢبُوۡعًا ۝۹۰ۙ اَوۡ تَكُوۡنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ۱۹۴ یا تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر

۱۹۲ شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنالیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لا سکیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انہیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کر سکے۔ ۱۹۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا۔ ۱۹۴ شانِ نزول: جب قرآن کریم کا اعجاز (معجزہ) خوب ظاہر ہو چکا اور معجزاتِ واضحات نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے۔ مروی ہے کہ کفارِ قریش کے سردار کعبہ معظّمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا۔ حضور تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ سے معاملہ طے کر لیں تا کہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں، عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کئے ہوں جو آپ نے کئے ہیں، آپ نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا، ہمارے دین کو عیب لگائے، ہمارے دانش مندوں کو کم عقل ٹھہرایا، معبودوں کی توہین کی، جماعت متفرق کر دی، کوئی برائی اٹھا نہ رکھی، اس سے تمہاری غرض کیا ہے؟ اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کر دیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ، اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیں، اگر ملک وسلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں بادشاہ تسلیم کر لیں، یہ سب باتیں کرنے کیلئے ہم تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خَلِش (چبھن و درد) ہو گیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں۔ سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال وسلطنت وسرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں، واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللّٰہ کی رضا اور نعمتِ آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذابِ الٰہی کا خوف دلاؤں، میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللّٰہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات (پیشکش) کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجئے اور میدان صاف نکال دیجئے اور نہریں جاری کر دیجئے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجئے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے؟ اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ حضور نے فرمایا: میں ان باتوں کے لیے نہیں بھیجا گیا جو پہنچانے کے لیے میں بھیجا گیا تھا وہ میں نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا۔ کفار نے کہا: پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوا لیجئے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجئے۔ فرمایا کہ میں اس لیے نہیں بھیجا گیا، میں بشیر ونذیر (خوشخبری دینے اور ڈرسنانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس پر کہنے لگے: تو ہم پر آسمان گروا دیجئے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللّٰہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں۔ اس پر سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبدُ اللّٰہ بن اُمَیَّہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا: خدا کی قسم! میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم! اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا۔ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا
بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرا دو جیسا تم نے کہا ہے
كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ
ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے لئے طلائی (سونے کا) گھر ہو
اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا
یا تم آسمان میں چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو
نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ ع ٩ ١٠
جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے
النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا
لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول
رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا
بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ف۱۹۸ چین (اطمینان) سے چلتے تو ان پر
عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَ
ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے
بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
تمہارے درمیان ف۲۰۰ بے شک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ
راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے ف۲۰۱ تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انھیں

ف۱۹۵ جو ہمارے سامنے تمہارے صدق (سچا ہونے) کی گواہی دیں۔ ف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا، اب جس قدر معجزات وآیات یقین واطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا، حجت ختم ہوگئی، اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ ف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصبِ نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مُقِرّ اور مُعترِف (اقرار و اعتراف کرنے والے) نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب! ان سے ف۱۹۸ وہی اس میں بستے ف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔ ف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرضِ رسالت اور تمہارے کِذب و عداوت پر ف۲۰۱ اور توفیق نہ دے ف۲۰۲ جو انہیں ہدایت کریں۔

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا
قیامت کے دن ان کے منہ کے بل وف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے وف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب کبھی

النصف
خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا
بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَ لَمْ
کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا

یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ
وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے وف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل بنا

مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾
سکتا ہے وف۲۰۶ اور اس نے ان کے لئے وف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں مانتے بے ناشکری کئے وف۲۰۸

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ
تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے وف۲۰۹ تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ

ع ۷
الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ
نہ ہوجائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو نو روشن

بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ
نشانیاں دیں وف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ وف۲۱۱ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال

یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ
میں تو تم پر جادو ہوا وف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے وف۲۱۳ کہ انھیں نہ اتارا مگر

وف۲۰۳ گھسٹتا وف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے، گونگے، بہرے بنے رہے، ایسے ہی اٹھائے جائیں گے۔ وف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ وف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں وف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی وف۲۰۸ باوجود دلیلِ واضح اور حجت قائم ہونے کے وف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں وف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ نو نشانیاں یہ ہیں: عصا، ید بیضا، وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالٰی نے اس کو حل فرمایا اور دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹیڑی (ٹڈی دل)، گھن، مینڈک، خون۔ ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا۔
وف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ وف۲۱۲ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمہاری عقل بجا (دُرُست) نہ رہی یا ''مسحور'' ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وف۲۱۳ اے فرعون مُعانِد! (دشمنی رکھنے والے)۔

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیۡ لَاَظُنُّكَ یٰفِرۡعَوۡنُ مَثۡبُوۡرًا ﴿۱۰۲﴾
آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے گمان میں تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ف۲۱۵

فَاَرَادَ اَنۡ یَّسۡتَفِزَّهُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ فَاَغۡرَقۡنٰهُ وَ مَنۡ مَّعَهٗ جَمِیۡعًا ﴿۱۰۳﴾ۙ وَّ
تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور

قُلۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ لِبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اسۡكُنُوا الۡاَرۡضَ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ
اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں بسو ف۲۱۸ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے

الۡاٰخِرَةِ جِئۡنَا بِكُمۡ لَفِیۡفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ وَ بِالۡحَقِّ اَنۡزَلۡنٰهُ وَ بِالۡحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ
گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے ف۲۲۰ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا ف۲۲۱ اور

اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۱۰۵﴾ۘ وَ قُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ
وقف لازم
ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳

عَلٰی مُكۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِیۡلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ
اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بے شک وہ جنھیں

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا یُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ یَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ۙ
اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور (جادو کیا ہوا نہ) ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔ ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح۔ چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا۔ ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی۔ ف۲۱۸ یعنی زمینِ مصر و شام میں۔ (خازن و قرطبی) ف۲۱۹ یعنی قیامت۔ ف۲۲۰ مُوقِف (میدانِ) قیامت میں پھر سُعَدَاء (سعادت مندوں) اور اَشْقِیاء (بدبختوں) کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیں گے۔ ف۲۲۱ شیاطین کے خلط (ملنے) سے محفوظ رہا اور کسی تَغیُّر نے اس میں راہ نہ پائی۔ تبیان میں ہے کہ حق سے مراد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ فائدہ: آیتِ شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لیے عمل مجرب ہے، موضع مرض (مرض کی جگہ) پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین (عقیدت مند) قارُورَہ (پیشاب کی شیشی) لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرضِ علاج گئے، راہ میں ایک صاحب ملے، نہایت خوش رو و خوش لباس (یعنی ہشاش بشاش چہرے اور صاف ستھرے لباس والے)، ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی، انہوں نے فرمایا: کہاں جاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا: ابنِ سَمّاک کا قارُورَہ دکھانے کے لیے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اللہ کے ولی کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو! قارورہ پھینکو، واپس جاؤ! اور ان سے کہو کہ مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو "بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابنِ سماک سے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے مقامِ درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے، فوراً آرام ہو گیا اور ابنِ سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علٰی نبینا وعلیہ السلام۔ ف۲۲۲ تیئیس سال کے عرصہ میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین بآسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں۔ ف۲۲۴ حسبِ اقتضائے مصالح و حوادث (یعنی مختلف مصلحتوں اور واقعات کی ضرورت کے پیشِ نظر) ف۲۲۵ اور اپنے لیے نعمتِ آخرت اختیار کرو یا عذابِ جہنم۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ

اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۷ اور ٹھوڑی

السجدة ۳ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا

کے بل گرتے ہیں ف۲۲۸ روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا

الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا ف۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور کمزوری سے کوئی

ع ۱۲ ۱۱ ۱۲ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

۱۸ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹ — اٰياتها ۱۱۰ — ركوعاتها ۱۲

سورۂ کہف مکیہ ہے، اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

ف۲۲۶ یعنی مؤمنین اہلِ کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرفِ اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ ف۲۲۷ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے۔ ف۲۲۸ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے۔ ف۲۲۹ مسئلہ: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے۔ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوفِ الٰہی سے روئے۔ ف۲۳۰ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ایک شب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں "یا اللہ یا رحمٰن" فرماتے رہے۔ ابوجہل نے سنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَ اللّٰه) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللّٰہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔ ف۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں۔ شانِ نزول: رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قراءت بلند آواز سے فرماتے۔ مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا اُن سب کو گالیاں دیتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصارٰی کا گمان ہے۔ ف۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔ ف۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔ ف۲۳۵ حدیث شریف میں ہے: روزِ قیامت جنت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" ہے اور بہترین ذکر "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه"۔ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے: اللہ تعالٰی کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه، اَللّٰهُ اَكْبَر، سُبْحَانَ اللّٰه، اَلْحَمْدُ لِلّٰه۔ فائدہ: اس آیت کا نام آيَةُ الْعِزّ ہے۔ بنی عبدالمطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت "قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ" سکھائی جاتی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ سکتة ۱

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندےف۲ پر کتاب اتاریف۳ اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی (ذرا بھی ٹیڑھا پن نہ رکھا)ف۴

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ

عدل والی کتاب کہف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ ۲ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۙ ۳

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ رہیں گے

وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ ۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا

اور ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ

لِاٰبَآىٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا

ان کے باپ داداف۷ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا (بالکل) جھوٹ کہہ

كَذِبًا ۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا

رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پرف۸ ایمان نہ لائیں

الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ

غم سے ف۹ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہےف۱۰ کہ انہیں آزمائیں

اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۷ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ؕ ۸ اَمْ

ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۱ اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر (چٹیل، بے کار) میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے، یہ سورت مکیہ ہے، اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچ سو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں۔ ف۲ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳ یعنی قرآنِ پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لیے نجات و فلاح کا سبب ہے۔ ف۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض۔ ف۵ کفار کو ف۶ کفار ف۷ خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں۔ ف۸ یعنی قرآن شریف پر۔ ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالیے۔ ف۱۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادِن (پہاڑ کی کانیں) یا اَنہار (نہریں)۔ ف۱۱ اور کون زُہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات (حرام کردہ اور منع کی ہوئی چیزوں) سے بچتا ہے۔ ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات داَشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو۔

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳ ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب

اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ

ان جوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے

ف۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ رَقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔ آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے ف۱۵ اور ہدایت ونصرت اور رزق ومغفرت اور دشمن سے امن عطا فرما۔ ''اصحابِ کہف'' قوی ترین قول یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں: مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قِطْمِیْر ہے۔ **خواص:** یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگادیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُم الصبیان، خشکی وتری کے سفر میں جان ومال کی حفاظت، عقل کی تیزی، قیدیوں کی آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریقِ تعویذ بازو میں باندھے جائیں۔ (جمل) **واقعہ:** حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد اہلِ انجیل کی حالت ابتر ہوگئی، وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے، ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا، اصحابِ کہف شہر اُفسوس کے شرفاء ومعززین میں سے ایماندار لوگ تھے۔ دقیانوس کے جبر وظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے، وہاں سوگئے، تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کردیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہوجائے، یہی ان کی سزا ہے۔ عُمّالِ حکومت (حکومتی عہدے داران) میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا، اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ (ایک نرم دھات) کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کردیا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانے میں بھی محفوظ کرادی گئی۔ کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا، زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں، تا آنکہ (یہاں تک کہ) ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا، اس کا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی، پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہوگئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہوگیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی یا رب! کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خَلْق کو مُردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو، اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لیے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرادی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحابِ کہف بحکمِ الٰہی فرحاں و شاداں (مسرور وخوشحال) اٹھے چہرے شگفتہ، طبیعتیں خوش، زندگی کی تروتازگی موجود، ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لیے کھڑے ہوگئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جایئے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لایئے اور یہ خبر بھی لایئے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے؟ وہ بازار گئے اور شہرِ پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے؟ کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کرسکتا تھا، حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کردیا جاتا تھا، آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف وخطر حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے ہیں پھر آپ نان پُز (نان بائی) کی دوکان پر گئے، کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا، جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہوگیا تھا اور اس کا دیکھنے والا کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے، انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا، اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا: یہ بات کسی طرح قابلِ یقین نہیں، اس میں جو سَنَہ (سن) موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں، ہم لوگ بوڑھے ہیں، ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ (معاملہ) حل ہوجائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال وخیال میں ہے؟ حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں، سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں، میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہیں، چلو! میں تمہیں ان سے ملادوں حاکم اور شہر کے عمائد (معززین) اور ایک خَلْقِ کثیر ان کے ہمراہ سرِ غار پہنچے، اصحابِ کہف یملیخا کے انتظار میں تھے، کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے، اتنے میں یہ لوگ پہنچے،

لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ

کام میں ہمارے لئے راہ یابی (راہ پانے) کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی برس

عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع ۱۲ ۱۳

تھپکا وال پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں وکا دو گروہوں میں کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ

ہم ان کا ٹھیک حال تمہیں سنائیں وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور

زِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ

ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان کے دلوں کی ڈھارس بندھائی جب وا کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ

بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے

عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ

ان پر کوئی روشن سند تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے و۱۹ اور جب

یملیخا نے تمام قصہ سنایا ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکمِ الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لیے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لیے بعدِ موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی، اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی۔ دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا۔ ہم یہ حال اس لیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں، یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدۂ شکرِ الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالٰی نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالٰی نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال (نامی ایک درخت) کے صندوق میں ان کے اجساد (جسموں) کو محفوظ کیا اور اللہ تعالٰی نے رُعب (جلال و شان و شوکت) سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرِ غار (غار کے سرے پر) مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سُرُور (خوشی) کا دن معین کیا، ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں۔ (خازن وغیرہ) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم (پہلے) سے ہے۔ و۱۶ یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے۔ و۱۷ کہ اصحابِ کہف کے و۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے و۱۹ اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔

اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ

تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہوجاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے لئے

مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ یُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دے گا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ

نکلتا ہے تو ان کے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو انھیں بائیں طرف

الشِّمَالِ وَ هُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَ تَحْسَبُهُمْ ع ۲ ۵ ۱۴

راہ پر اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انھیں

اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ كَلْبُهُمْ

جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا

بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انھیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے

وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ

اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵ اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں

قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ

ایک کہنے والا بولا ف۲۸ تم یہاں کتنی دیر رہے کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب

ف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی ف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں۔ ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں۔ ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔ فائدہ: تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات "وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ" کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے۔ ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔ حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالی عنہ) جنگِ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحابِ کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔ ف۲۶ ایک مُدَّتِ دراز کے بعد ف۲۷ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوعِ آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے

أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۖ فَابْعَثُوٓا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِۦٓ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ
خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ
أَيُّهَآ أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ
وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۳۲ کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع
أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِنْ يَّظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ
نہ دے بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے
وَلَنْ تُفْلِحُوٓا إِذًا أَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓا أَنَّ
اور ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ
اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم
أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ
جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو
غَلَبُوا عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ
اس کام میں غالب رہے تھے ف۳۸ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَ
چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤ تکا (بے تکی) بات ف۴۱ اور

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بانّ التاء بعد الباء من النصف الاول و اللام الثانية من النصف الاخير ۱۲

انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظنِ غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔ ف۳۰ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا۔ جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔ ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیے تھے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہئے کہ بھروسہ اللّٰہ پر رکھے۔ ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں۔ ف۳۳ اور بری طرح قتل کریں گے۔ ف۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد۔ ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔ ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں۔ ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی۔ ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔ (مدارک) مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللّٰہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجبِ ثواب ہے۔ ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی۔

يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ

کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۴۳ انہیں نہیں جانتے

اِلَّا قَلِيْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ

مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے

اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ ع ۵ ۳ ۱۵

کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کردوں گا مگر یہ کہ اللہ

اللّٰهُ ۫ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ

چاہے ف۴۸ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہو کہ قریب ہے میرا رب مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر

مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَ ازْدَادُوْا

راستی (ہدایت) کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے

تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ

نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۵۳ اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کے سب غیب وہ کیا ہی

ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالٰی نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا۔ ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائناتِ ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثناء فرمایا۔ ف۴۵ اہلِ کتاب سے ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرمادی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں۔ ف۴۷ یعنی اصحابِ کہف کے ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ ان شآء اللہ ایسا کروں گا، بغیر ان شآء اللہ کے نہ کہے۔ **شانِ نزول:** اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے جب اصحابِ کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا: کل بتاؤں گا اور ان شآء اللہ نہیں فرمایا تھا کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۹ یعنی ان شآء اللہ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جب تک اس مجلس میں رہے۔ اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں؛ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے۔ (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے۔ کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر (ذکر کرنے والا) مذکور (ذکر کئے جانے والے) میں فنا ہو جائے:

ذکرو ذاکر محو گردد بالتمام   جملگی مذکورماند والسلام

(ترجمہ: ذکر اور ذاکر دونوں مذکور کی ذات میں اس طرح فنا ہو جائیں کہ صرف مذکور ہی باقی رہ جائے)

ف۵۰ واقعہ اصحابِ کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے۔ ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا۔ (خازن و جمل) ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے۔ **شانِ نزول:** نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾

دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۴ اُس کے سوا ان کا ف۵۵ کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا

وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ قف وَلَنْ

اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ف۵۶ تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۵۷ اور ہرگز

تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ

پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ف۵۸ اور تمہاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم

زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ

دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ

هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ الثلث

اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرمادو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ف۵۹ تو جو چاہے

فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ف۶۰ بے شک ہم نے ظالموں ف۶۱ کے لئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر

سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

لیں گی اور اگر ف۶۲ پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

کیا ہی برا پینا ف۶۳ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام

ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں۔ ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا ف۵۶ یعنی قرآن شریف۔ ف۵۷ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں ف۵۸ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللّٰہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں۔ شانِ نزول: سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کردیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۹ یعنی اس کی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا، میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دلجوئی کے لیے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا۔ ف۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ ف۶۱ یعنی کافروں ف۶۲ پیاس کی شدت سے ف۶۳ اللّٰہ کی پناہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ (سیسہ) اور پیتل ہے۔

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ

کیے ہم ان کے نیگ(اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف۶۴ ان کے لئے بسنے کے

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف۶۵

وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى

اور سبز کپڑے کریب(ریشم کے باریک) اور قنادیز(موٹے) کے پہنیں گے وہاں تختوں پر

الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۧ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا ۴ ع ۹ ۱۶

تکیہ لگائے ف۶۶ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے

رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ

دو مردوں کا حال بیان کرو ف۶۷ کہ ان میں ایک کو ف۶۸ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور

جَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ

ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی

شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ

نہ دی ف۷۰ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۷۱ پھل رکھتا تھا ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور وہ

يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ

اس سے ردو بدل (تبادلۂ خیال) کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷۵ اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی جان پر ظلم

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ

کرتا ہوا ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت

ف۶۴ بلکہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔ ف۶۵ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے۔ حدیثِ صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضاء بہشتی زیوروں سے آراستہ کئے جائیں گے۔ ف۶۶ شاہانہ شان وشکوہ کے ساتھ ہوں گے۔ ف۶۷ کہ کافر و مومن اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے۔ ف۶۸ یعنی کافر کو ف۶۹ یعنی انہیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا۔ ف۷۰ بہار خوب آئی ف۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی ف۷۲ یعنی اموالِ کثیرہ، سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں ف۷۳ ایماندار ف۷۴ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ ف۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں۔ ف۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو افتخاراً ہر طرف لیے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔ ف۷۷ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت وزیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور۔

قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے رب کی طرف پھر کر بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

نے اس سے الٹ پھیر (بحث ومباحثہ) کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نتھرے (صاف شفاف) پانی کی

نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّىْۤ

بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللّٰہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں

اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا

کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللّٰہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر

بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ

اللّٰہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو قریب ہے کہ میرا رب

يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ

مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر

صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ﴿۴۰﴾ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ

میدان (چٹیل بے کار) ہوکر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کر سکے ف۸۷ اور

اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى

اس کے پھل گھیر لئے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں (چھپّروں) پر

عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت

ف۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض ف۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے۔ ف۸۰ مسلمان ف۸۱ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہوگیا۔ ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشآءاللّٰہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل (پیداوار) ومنافع اللّٰہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کہا۔ ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔ ف۸۴ دنیا میں یا عقبٰی میں ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام ونشان باقی نہ رہے۔ ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے۔ ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔ ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہوگیا۔ ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔

فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے (کے) قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ اختیار

لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ ع ۵ ۱۳ ۱۷

سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا کی کہاوت

الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

بیان کرو ف۹۴ جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہوکر نکلا ف۹۵ کہ سوکھی گھاس

هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ

ہوگیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۹۶ اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۹۷ مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار (زینت) ہے ف۹۸ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۹۹ ان کا ثواب

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ

تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۰۰ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی

بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ

دیکھو گے ف۱۰۱ اور ہم انھیں اٹھائیں گے ف۱۰۲ تو ان میں سے کسی کو چھوڑ نہ دیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پَرا باندھے (صفیں بنائے) پیش

صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ

ہوں گے ف۱۰۳ بے شک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۰۴ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدہ کا

ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کرسکتا۔ ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔ ف۹۳ اے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! ف۹۴ کہ اس کی حالت ایسی ہے ف۹۵ زمین تروتازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا ف۹۶ اور پراگندہ کردیں۔ ف۹۷ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی، اس آیت میں دنیا کی تری وتازگی اور بہجت و شادمانی (خوشی ومسرت) اور اس کے فنا وہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہوکر فنا ہوجاتا ہے اور اس کا نام ونشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیاتِ بے اعتبار کی ہے، اس پر مغرور وشیدا ہونا عقل کا کام نہیں۔ ف۹۸ راہِ قبر وآخرت کے لیے توشہ نہیں۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مال واولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمالِ صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالٰی اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے۔ ف۹۹ باقیات صالحات سے اعمالِ خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لیے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح وتحمید۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: ''اَللّٰهُ اَكْبَر، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه'' پڑھنا۔ ف۱۰۰ کہ اپنی جگہ سے اُکھڑ کر ابر (بادلوں) کی طرح روانہ ہوں گے ف۱۰۱ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت ف۱۰۲ قبروں سے اور موقف حساب (حشر کے میدان) میں حاضر کریں گے۔ ف۱۰۳ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالٰی ان سے فرمائے گا ف۱۰۴ زندہ برہنہ تن (ننگے بدن) وبرہنہ پا (ننگے پاؤں) بے زَر ومال۔

لَّكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

وقت نہ رکھیں گے ف۱۰۵ اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۱۰۶ تو تم مجرموں کو دیکھوگے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے

فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا

ہوں گے اور ف۱۰۷ کہیں گے ہائے خرابی ہماری اس نوِشتہ (تحریر) کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ

كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ

بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انھوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ ع ۶ ۵ ۱۸

نہیں کرتا ف۱۰۸ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۱۰۹ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ

کہ قومِ جنّ سے تھا تو اپنے رب کے حکم سے نکل گیا ف۱۱۰ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست

مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

بناتے ہو ف۱۱۱ اور وہ تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل (بدلہ) ملا ف۱۱۲ نہ میں نے

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت انھیں سامنے بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ

الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَیَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ

گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ف۱۱۳ اور جس دن فرمائے گا ف۱۱۴ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ

تو انھیں پکاریں گے وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۱۱۵ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے ف۱۱۶ اور مجرم دوزخ کو

ف۱۰۵ جو وعدہ کہ ہم نے زبانِ انبیاء پر فرمایا تھا یہ ان سے فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے۔ ف۱۰۶ ہر شخص کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں، مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں۔ ف۱۰۷ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھ کر ف۱۰۸ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے۔ ف۱۰۹ تحیت کا ف۱۱۰ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم! ف۱۱۱ اور ان کی اطاعت اختیار کرتے ہو۔ ف۱۱۲ کہ بجائے طاعتِ الٰہی بجالانے کے طاعتِ شیطان میں مبتلا ہوئے۔ ف۱۱۳ معنی یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں متفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریکِ عمل نہ کوئی مشیرِ کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہوسکتی ہے۔ ف۱۱۴ اللہ تعالٰی کفار سے ف۱۱۵ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہلِ ہدیٰ اور اہلِ ضلال (گمراہوں) کے ف۱۱۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ "موبق" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

ع ۱۹

النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا
دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انھیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بے شک ہم نے
فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ
لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی ف۱۱۷ اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر
جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
جھگڑالو ہے ف۱۱۸ اور آدمیوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۱۹ ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے معافی
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵ وَ
مانگتے ف۱۲۰ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۲۱ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے اور
مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ
ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱۲۲ خوشی اور ف۱۲۳ ڈر سنانے والے اور جو کافر ہیں
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا
وہ باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۱۲۴ کہ اس سے حق کو ہٹاویں اور انھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر انھیں سنائے گئے تھے ف۱۲۵ ان کی
هُزُوًا ۝۵۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا
ہنسی بنالی اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لے ف۱۲۶ اور اس کے ہاتھ جو آگے بھیج چکے ف۱۲۷
قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ
اسے بھول جائے ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں
وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝۵۷ وَرَبُّكَ
گرانی (نقص) ف۱۲۸ اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۱۲۹ اور تمہارا رب

ف۱۱۷ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں۔ ف۱۱۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر ابن حارث ہے اور جھگڑے سے اس کا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا۔ بعض نے کہا: ابی بن خلف مراد ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں۔ بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اَصَح (زیادہ صحیح قول) ہے۔ ف۱۱۹ یعنی ''قرآنِ کریم'' یا ''رسولِ مکرم'' صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک ف۱۲۰ معنی یہ ہیں کہ ان کے لیے جائے عذر نہیں ہے کیونکہ انہیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں۔ ف۱۲۱ یعنی وہ ہلاکت جو مقدر ہے اس کے بعد ف۱۲۲ ایمانداروں اطاعت شعاروں کے لیے ثواب کی۔ ف۱۲۳ بے ایمانوں نافرمانوں کے لیے عذاب کا۔ ف۱۲۴ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔ ف۱۲۵ عذاب کے ف۱۲۶ اور پند پذیر نہ ہوا اور ان پر ایمان نہ لائے ف۱۲۷ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا۔ ف۱۲۸ کہ حق بات نہیں سنتے ف۱۲۹ یہ ان کے حق میں ہے جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ
بخشنے والا مہر(رحمت) والا ہے اگر وہ انھیں ف۱۳۰ ان کے کئے پر پکڑتا تو جلد ان پر عذاب بھیجتا ف۱۳۱
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ
بلکہ ان کے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۳۲ جس کے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کردیں ف۱۳۳
لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ ع ۸ ۶ ۲۰
جب انھوں نے ظلم کیا ف۱۳۴ اور ہم نے ان کی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۳۵ نے اپنے خادم سے کہا ف۱۳۶ میں
اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ
باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۳۷ یا قرنوں چلا(مدتوں چلتا) جاؤں ف۱۳۸ پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے
بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا
ملنے کی جگہ پہنچے ف۱۳۹ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب وہاں سے گزر گئے ف۱۴۰
قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ
موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بےشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ف۱۴۱ بولا
اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَاۤ اَنْسٰىنِيْهُ
بھلا دیکھئے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بےشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ
کہ میں اس کا مذکور(ذکر) کروں اور اس نے ف۱۴۲ تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا(عجیب بات) ہے موسیٰ نے کہا

ف۱۳۰ دنیا ہی میں ف۱۳۱ لیکن اس کی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی۔ ف۱۳۲ یعنی روزِ قیامت بعث وحساب کا دن ف۱۳۳ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط و عاد و ثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں۔ ف۱۳۴ حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا۔ ف۱۳۵ ابن عمران نبی محترم صاحبِ توریت ومعجزات ظاہرہ ف۱۳۶ جن کا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپ سے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں۔ ف۱۳۷ بحر فارس و بحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اس لیے آپ نے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھوں گا جب تک کہ وہاں پہنچوں۔ ف۱۳۸ اگر وہ جگہ دور ہو، پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے ف۱۳۹ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے، بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس پر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی۔ حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴۰ اور چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت ف۱۴۱ تھکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جب تک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی، منزلِ مقصود سے آگے بڑھ کر تکان اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے

ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖۗ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ۙ فَوَجَدَا عَبْدًا

یہی تو ہم چاہتے تھے وف۱۴۳ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے تو ہمارے بندوں

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ

میں سے ایک بندہ پایا وف۱۴۴ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی وف۱۴۵ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا وف۱۴۶ اس سے

لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دوگے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی وف۱۴۷ کہا آپ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے وف۱۴۸ اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں وف۱۴۹

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا کہا تو اگر آپ میرے

ع ۹ ۱۱ ۲۱ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ع

ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں وف۱۵۰

معذرت کی اور وف۱۴۲ یعنی مچھلی نے وف۱۴۳ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصولِ مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی۔ وف۱۴۴ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا، یہ حضرت خضر تھے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاو سکونِ ضاد اور بفتح خاو کسرِ ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے، نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں، ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں، آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔ وف۱۴۵ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طولِ حیات، آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ وف۱۴۶ یعنی غیوب کا علم۔ مفسرین نے فرمایا: علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریقِ الہام حاصل ہو۔ حدیث شریف میں ہے: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ فرمایا کہ جی ہاں پھر وف۱۴۷ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع و ادب پیش آئے۔ (مدارک) خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں وف۱۴۸ حضرت خضر نے یہ اس لیے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امورِ منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر علیہ السلام نے اس ترکِ صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا وف۱۴۹ اور ظاہر میں وہ منکر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا۔ مفسرین و محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے لیے خاص فرمایا وہ علمِ باطن و مکاشفہ ہے اور اہلِ کمال کے لیے یہ باعثِ فضل ہے۔ چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز و غیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے ہے جو ان کے سینہ میں ہے یعنی علمِ باطن و علمِ اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہوں گے وہ حکمت سے ہوں گے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں۔ وف۱۵۰ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مُسترشِد (مرید) کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرماویں۔ (مدارک و ابو السعود)

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ

اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے و۱۵۱ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا و۱۵۲ موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لئے چیرا کہ اس کے سواروں کو

اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ

ڈبا دو بے شک یہ تم نے بری بات کی و۱۵۳ کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ

مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ

ٹھہر سکیں گے و۱۵۴ کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو و۱۵۵ اور مجھ پر میرے کام میں مشکل

عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا

نہ ڈالو پھر دونوں چلے و۱۵۶ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا و۱۵۷ اس بندہ نے اسے قتل کردیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری

زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

جان و۱۵۸ بے کسی جان کے بدلے قتل کردی بے شک تم نے بہت بری بات کی

و۱۵۱ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا۔ و۱۵۲ اور بسُولے (لکڑی چھیلنے کے اوزار) یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا۔ و۱۵۳ حضرت خضر نے و۱۵۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے و۱۵۵ کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں۔ و۱۵۶ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ و۱۵۷ جوان میں خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا۔ و۱۵۸ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ

کہا ف۱۵۹ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۶۰ کہا اس کے بعد

عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾

میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بےشک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہوچکا

فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۱۶۱ ان دِہقانوں (کسانوں) سے کھانا مانگا تو انھوں نے انھیں دعوت

یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ

دینی قبول نہ کی ف۱۶۲ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس بندہ نے ف۱۶۳ اسے سیدھا کردیا موسیٰ نے کہا

شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَیْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَ بَیْنِكَ ۚ

تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف۱۶۴ کہا یہ ف۱۶۵ میری اور آپ کی جدائی ہے

سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیْنَةُ

اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (بھید) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ف۱۶۶ وہ جو کشتی تھی

فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَ كَانَ

وہ کچھ محتاجوں کی تھی ف۱۶۷ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور ان کے

وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ

پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱۶۸ کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا ف۱۶۹ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ

مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَاۤ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ﴿۸۰﴾ ۚ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ

مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھاوے ف۱۷۰ تو ہم نے چاہا کہ

ف۱۵۹ حضرت خضر نے کہا اے موسیٰ! ف۱۶۰ اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۶۱ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطا کیہ ہے۔ وہاں ان حضرات نے ف۱۶۲ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے۔ ف۱۶۳ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک لگا کر اپنی کرامت سے ف۱۶۴ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مُدارات (خاطر تواضع) نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا! اس پر حضرت خضر نے ف۱۶۵ وقت یا اس مرتبہ کا انکار۔ ف۱۶۶ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کردوں گا۔ ف۱۶۷ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کرسکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو ف۱۶۸ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گذرنا ہوتا، اس بادشاہ کا نام جُلَنْدی تھا، کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا ف۱۶۹ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا، اس لیے میں نے اس کشتی کو عیب دار کردیا کہ وہ ان غریبوں کے لیے بچ رہے۔ ف۱۷۰ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہوجائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب

﴿16﴾ اَلْجُزْءُ السَّادِسَ عَشَرَ

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا الْجِدَارُ

ان دونوں کا رب اس سے بہتر ف۱۷۱ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۷۲ رہی وہ دیوار

فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا

وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۷۳ اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا ف۱۷۴ اور ان کا باپ

صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ

نیک آدمی تھا ف۱۷۵ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں ف۱۷۶ اور اپنا خزانہ نکالیں

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ

آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا ف۱۷۷ یہ پھیر (بھید) ہے ان باتوں کا

تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ؑ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا ع ۱۲

جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا ف۱۷۸ اور تم سے ف۱۷۹ ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۱۸۰ تم فرماؤ میں تمہیں اس کا

سے تھا کہ وہ بِاِعلامِ الٰہی (اللّٰہ تعالیٰ کے خبر دینے کی وجہ سے) اس کے حالِ باطن کو جانتے تھے۔ حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا۔ امام سبکی نے فرمایا کہ حالِ باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے، انہیں اس کی اجازت تھی، اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اس کو قتل جائز نہیں ہے۔ کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گذرا، اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اس کا گوشت چیرا تو اس کے اندر لکھا ہوا تھا: کافر ہے، کبھی اللّٰہ پر ایمان نہ لائے گا۔ (جمل) ف۱۷۱ بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف۱۷۲ جو والدین کے ساتھ طریقِ ادب و حسنِ سلوک اور مَوَدَّت (پیار) و محبت رکھتا ہو۔ مروی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جن کے ہاتھ پر اللّٰہ تعالیٰ نے ایک اُمت کو ہدایت دی۔ بندے کو چاہئے کہ اللّٰہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ ف۱۷۳ جن کے نام اَصْرَم اور صَرِیم تھے۔ ف۱۷۴ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا، چاندی مدفون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی، اس پر ایک طرف لکھا تھا: اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کس طرح ہوتی ہے! اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب (مشقت) میں پڑتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے! اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے! اور اس کے ساتھ لکھا تھا: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه اور دوسری جانب اس لوح (تختی) پر لکھا تھا: میں اللّٰہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اُس کے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اُس کے لیے تباہی جس کو شر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔ ف۱۷۵ اس کا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا۔ حضرت محمد ابن مُنکَدِر نے فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔ (سبحان اللّٰہ) ف۱۷۶ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں۔ ف۱۷۷ بلکہ بامرِ الٰہی و اِلہامِ خداوندی کیا۔ ف۱۷۸ بعضے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دے کر گمراہ ہو گئے اور انہوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفرِ جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے۔ علاوہ بریں یہ کہ اہلِ کتاب اس کے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبۂ ولایت پر پہنچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے۔ (مدارک) اکثر علماء اس پر ہیں اور مشائخ صوفیہ و اصحابِ عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں۔ شیخ ابوعَمرو بن صلاح نے اپنے فتاوٰی میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانۂ حج میں ملتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ

مذکور پڑھ کر سناتا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا

شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

ایک سامان عطا فرمایا ف۱۸۱ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۸۲ یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا اُسے ایک سیاہ

تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ

کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا ف۱۸۳ اور وہاں ف۱۸۴ ایک قوم ملی ف۱۸۵ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین

اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

یا تو تو انھیں سزا دے ف۱۸۶ یا اُن کے ساتھ بھلائی اختیار کر ف۱۸۷ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۸۸

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے ف۱۸۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا جائے گا ف۱۹۰ وہ اسے بُری مار دے گا اور

مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ࣙالْحُسْنٰی ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اُس کا بدلہ بھلائی ہے ف۱۹۱ اور عنقریب ہم اسے آسان کام

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اس کا پانی پیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ف۱۷۹ ابوجہل وغیرہ کفارِ مکہ یا یہود بہ طریقِ امتحان۔ ف۱۸۰ ذوالقرنین کا نام اِسکندر ہے، یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں، انہوں نے اِسکندرِیّہ بنایا اور اس کا نام اپنے نام پر رکھا، حضرت خضر علیہ السلام ان کے وزیر اور صاحبِ لِواء (پرچم اٹھانے والے) تھے۔ دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے:۔ دو مؤمن: حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علی نبینا وعلیھما السلام، اور دو کافر: نمرود اور بخت نصر، اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسمِ مبارک حضرت امام مہدی ہے، ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی، ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے، اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انہیں محبوب بنایا۔ ف۱۸۱ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دِیار واَمصار (بستیوں اور شہروں کے) فتح کرنے اور دشمنوں کے مُحارَبہ (لڑائی و معرکہ) میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا۔ ف۱۸۲ ''سبب'' وہ چیز ہے جو مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت، تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا۔ ف۱۸۳ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولادِ سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پیئے گا اور اس کو موت نہ آئے گی یہ دیکھ کر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خضر بھی تھے، وہ تو چشمۂ حیات تک پہنچ گئے اور انہوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انہوں نے نہ پایا، اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہاں تک آبادی ہے وہ سب منازِل قطع کر ڈالے اور سمتِ مغرب میں وہاں پہنچے جہاں آبادی کا نام ونشان باقی نہ رہا، وہاں انہیں آفتاب وقتِ غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنے والے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے۔ ف۱۸۴ اس چشمہ کے پاس ف۱۸۵ جو شکار کئے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے، اس کے سوا ان کے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور ان کی غذا تھے، یہ لوگ کافر تھے۔ ف۱۸۶ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اس کو قتل کر دے ف۱۸۷ اور انہیں احکامِ شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں ف۱۸۸ یعنی کفر و شرک اختیار کیا، ایمان نہ لایا ف۱۸۹ قتل کریں گے۔ یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ف۱۹۰ قیامت میں ف۱۹۱ یعنی جنت۔

يُسْرًا ۸۸ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۸۹ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

کہیں گے ف۱۹۲ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۳ یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا اُسے ایسی

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ ۹۰ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا

قوم پر نکلتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی ف۱۹۴ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۹۱ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۹۲ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

پاس تھا ف۱۹۵ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۱۹۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۹۷ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہنچا

وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۹۳ قَالُوْا

اُن سے اِدھر کچھ ایسے لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱۹۸ انھوں نے کہا

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ

اے ذوالقرنین بےشک یاجوج و ماجوج ف۱۹۹ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۹۴ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں اس پر کہ آپ ہم میں اور اُن میں ایک دیوار بنادیں ف۲۰۰ کہا وہ جس پر مجھے میرے

فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ۹۵

رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۲۰۱ تو میری مدد طاقت سے کرو ف۲۰۲ میں تم میں اور اُن میں ایک مضبوط آڑ بنادوں ف۲۰۳

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۲۰۴ یہاں تک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو

ف۱۹۲ اور اس کو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اس پر سہل ہوں، دشوار نہ ہوں۔ اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۹۳ جانبِ مشرق میں ف۱۹۴ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہوسکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوعِ آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کر اپنا کام کاج کرتے تھے۔ ف۱۹۵ فوج، لشکر، آلاتِ حرب، سامانِ سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا: سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امورِ مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۱۹۶ مفسرین نے ''كَذٰلِكَ'' کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کے ساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہلِ مشرق کے ساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی ان کی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے ان کے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مُصِرّ (اَڑے) رہے ان کو تعذیب کی۔ ف۱۹۷ جانبِ شمال میں۔ (خازن) ف۱۹۸ کیونکہ ان کی زبان عجیب وغریب تھی، ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بہ مشقت بات کی جاسکتی تھی۔ ف۱۹۹ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، زمین میں فساد کرتے تھے، ربیع کے زمانے میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے، کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے، آدمیوں کو کھا لیتے تھے، درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے، حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف۲۰۰ تاکہ وہ ہم تک نہ پہنچ سکیں اور ہم ان کے شر و ایذا سے محفوظ رہیں ف۲۰۱ یعنی اللّٰہ کے فضل سے میرے پاس مالِ کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۲۰۲ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو ف۲۰۳ ان لوگوں نے

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

یہاں تک کہ جب اُسے آگ کر دیا کہا لاؤ میں اس پر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف۲۰۵ یہ میرے رب کی رحمت ہے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَ تَرَكْنَا

پھر جب میرے رب کا وعدہ آئے گا ف۲۰۶ اُسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف۲۰۷ اوراس دن ہم انھیں

بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّ

چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر ریلا دے گا اور صور پھونکا جائے گا ف۲۰۸ تو ہم ان سب کو ف۲۰۹ اکٹھا کر لائیں گے اور

عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ فِیْ

ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ف۲۱۰ وہ جن کی آنکھوں پر میری

غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَ كَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ ع ۱۱ ۱۹ ۲

یاد سے پردہ پڑا تھا ف۲۱۱ اور حق بات سن نہ سکتے تھے ف۲۱۲ تو کیا کافر

كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ

یہ سمجھے ہیں کہ میرے بندوں کو ف۲۱۳ میرے سوا حمایتی بنالیں گے ف۲۱۴ بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی

عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا: ف۲۰۴ اور بنیاد کھدوائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگھلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروادیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی، اوپر سے پگھلایا ہوا تانبا دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا ف۲۰۵ ذوالقرنین نے کہ ف۲۰۶ اور یاجوج ماجوج کے خُروج کا وقت آپہنچے گا قریبِ قیامت ف۲۰۷ حدیث شریف ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے: اب چلو باقی کل توڑ لیں گے۔ دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکمِ الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے، جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑ لیں گے ان شآء اللّٰہ۔ "ان شآء اللّٰہ" کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انہیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔ اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے، قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے، جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے ان کو کھا جائیں گے، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہوسکیں گے۔ اللّٰہ تعالٰی بدُعائے حضرت عیسٰی علیہ السلام انہیں ہلاک کرے گا اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔ ف۲۰۸ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا نکلنا قربِ قیامت کی علامات میں سے ہے۔ ف۲۰۹ یعنی تمام خَلق کو عذاب و ثواب کے لیے روزِ قیامت ف۲۱۰ کہ اس کو صاف دیکھیں۔ ف۲۱۱ اور وہ آیاتِ اِلٰہیّہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائلِ قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے۔ ف۲۱۲ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ف۲۱۳ مثل حضرت عیسٰی و حضرت عزیر و ملائکہ کے ف۲۱۴ اور اس سے کچھ نفع پائیں گے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بیشک ہم ان کے اس شرک پر عذاب کریں گے۔

لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ
کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ف۲۱۵ ان کے جن

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ
کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف۲۱۶ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام

صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ
کررہے ہیں یہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۲۱۷ تو ان کا کیا دھرا سب

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ
اکارت (ضائع) ہے تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ف۲۱۸ یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
پر کہ اُنھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اچھے کام کئے فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے ف۲۱۹ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ
ان سے جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ف۲۲۰ تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر

الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ
ختم ہوجائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اِس کی مدد کو لے آئیں ف۲۲۱ تم فرماؤ ظاہر

ف۲۱۵ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کر کے تھکے اور مشقتیں اٹھائیں اور یہ امید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل ونوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اس کے ہلاکت وبربادی میں پڑے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا: وہ یہود ونصارٰی ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع (گرجوں) میں عزلت گزین (تنہا) رہتے تھے۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہلِ حروراء یعنی خوارِج ہیں۔ ف۲۱۶ اور عمل باطل ہوگئے ف۲۱۷ رسول وقرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث (قیامت میں دوبارہ اُٹھائے جانے) وحساب وثواب وعذاب کے منکر رہے ف۲۱۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ روزِ قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائیں گے جو اُن کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو ان میں وزن کچھ نہ ہوگا۔ ف۲۱۹ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: سیدعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو! کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرشِ رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلٰی ہے، اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کریں گے۔ ف۲۲۰ جس طرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلٰی وارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہوں گے کہ فضلِ الٰہی سے انہیں بہت اعلٰی وارفع مکان و مکانت (رہائش) حاصل ہے۔ ف۲۲۱ یعنی اگر اللہ تعالٰی کے علم وحکمت کے کلمات لکھے جائیں اور ان کے لیے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنادیا جائے اور تمام خَلق

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا

صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں ۲۲۲ مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ۲۲۳ تو جسے اپنے رب سے

لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۱۱۰ ع ١٢ ٩ ٣

ملنے کی امید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ۲۲۴

ایاتها ۹۸ ۱۹ سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۴۴ ركوعاتها ٦

سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ۱

كٓهٰيٰعٓصٓ ۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۲ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

یہ مذکور ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی جب اُس نے اپنے رب کو

لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے۔ مُدَّعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت (انتہا) نہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) آپ کا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپ کی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر دی گئی، پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمہیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ جب آیۂ "وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا" نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مُدَّعا یہ ہے کہ کُل شے کا علم بھی علمِ الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو۔ ۲۲۲ کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصافِ بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شرحِ مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اَجسام و ظواہر تو حدِّ بشریت پر چھوڑے گئے اور ان کے اَرواح و بواطن بشریت سے بالا اور مَلَاءِ اعلیٰ سے متعلق ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ وَالضُّحٰى کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلا نہ رہے اور غَلَبۂ انوارِ حق آپ پر عَلَى الدَّوَام حاصل ہو۔ بہرحال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی بھی مثل نہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہارِ تواضع کے لیے حکم فرمایا گیا، یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے۔ (خازن) **مسئلہ:** کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحابِ عزت و عظمت بہ طریق تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لیے روا (جائز) نہیں ہوتا۔ دوئم یہ کہ جس کو اللہ تعالٰی نے فضائلِ جَلیلہ و مراتبِ رَفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصفِ عام سے ذکر کرنا جو ہر کہ و مِہ (چھوٹے، بڑے، ادنیٰ و اعلیٰ) میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مُشْعِر (اشارہ دیتا) ہے۔ سویم یہ کہ قرآن کریم میں جابجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے۔ پھر اس کے بعد آیت "يُوْحٰۤى اِلَىَّ" میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مَخْصُوص بِالْعِلْم اور مُکَرَّم عِنْدَاللہ (یعنی علوم کے ساتھ خاص ہونے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا) ہونے کا بیان ہے۔ ۲۲۳ اس کا کوئی شریک نہیں ۲۲۴ شرکِ اکبر سے بھی بچے اور ریاء سے بھی جس کو شرکِ اصغر کہتے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالٰی اس کو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا، یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ ۱ سورۂ مریم مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع، اٹھانوے آیتیں، سات سو اسی کلمے ہیں۔

نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا
آہستہ پکارا ف۲ عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی ف۳ اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (سفیدی ظاہر ہوئی) ف۴

وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ
اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا ف۵ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے ف۶

وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھالے ف۷ وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ

مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
یعقوب کا وارث ہو اور اے میرے رب اُسے پسندیدہ کر ف۸ اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں

بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
ایک لڑکے کی جن کا نام یحیٰی ہے اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا عرض کی اے میرے رب میرے

يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾
لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا ف۹

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ
فرمایا ایسا ہی ہے ف۱۰ تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا

تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ
جب تو کچھ بھی نہ تھا ف۱۱ عرض کی اے میرے رب مجھے کوئی نشانی دے دے ف۱۲ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں

ف۲ کیونکہ اِخفاء (آہستہ پکارنا) ریا سے دور اور اخلاص سے مَعمور ہوتا ہے، نیز یہ بھی فائدہ تھا کہ پیرانہ سالی (بڑھاپے) کی عمر میں جبکہ سن شریف پچھتر یا اَسّی برس کا تھا اولاد کا طلب کرنا اِحتمال رکھتا تھا کہ عوام اس پر ملامت کریں اس لیے بھی اس دعا کا اخفاء (آہستہ کرنا) مناسب تھا۔ایک قول یہ بھی ہے کہ ضُعفِ پیری (بڑھاپے کی کمزوری) کے باعث حضرت کی آواز بھی ضعیف ہوگئی تھی۔ (مدارک خازن) ف۳ یعنی پیرانہ سالی کا ضعف غایَت (انتہا) کو پہنچ گیا کہ ہڈی جو نہایت مضبوط عُضْو ہے اس میں کمزوری آگئی تو باقی اَعضا وقُویٰ (طاقت) کا حال محتاجِ بیان ہی نہیں۔ ف۴ کہ تمام سر سفید ہوگیا ف۵ ہمیشہ تو نے میری دعا قبول کی اور مجھے مُستجاب الدّعوات کیا۔ ف۶ چچازاد وغیرہ کا، کہ وہ شریر لوگ ہیں کہیں میرے بعد دین میں رَخنہ اندازی نہ کریں جیسا کہ بنی اسرائیل سے مشاہدہ میں آچکا ہے۔ ف۷ اور میرے علم کا حامِل (سنبھالنے والا) ہو۔ ف۸ کہ تو اپنے فضل سے اس کو نبوت عطا فرمائے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا: ف۹ یہ سوال اِستِبعاد (محال جان کر) نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقہ پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مَرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا؟ ف۱۰ تمہیں دونوں سے لڑکا پیدا فرمانا منظور ہے ف۱۱ تو جو مَعدُوم کے موجود کرنے پر قادر ہے اس سے بڑھاپے میں اولاد عطا فرمانا کیا عجب ہے۔ ف۱۲ جس سے مجھے اپنی بی بی کے حاملہ ہونے کی مَعرفت ہو۔

ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ

سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہوکر ف١٣ تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا ف١٤ تو اُنھیں اشارہ سے کہا

اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ

کہ صبح و شام تسبیح کرتے رہو ف١٥ اے یحیٰی کتاب ف١٦ مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں

صَبِيًّا ﴿١٢﴾ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ

نبوت دی ف١٧ اور اپنی طرف سے مہربانی ف١٨ اور ستھرائی ف١٩ اور کمال ڈر والا تھا ف٢٠ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور

لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ

زبردست و نافرمان نہ تھا ف٢١ اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن

يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا ع ١٥ ٤ وقف لازم

زندہ اٹھایا جائے گا ف٢٢ اور کتاب میں مریم کو یاد کرو ف٢٣ جب اپنے گھر والوں سے پورب (مشرق)

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ قف فَاَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهَا

کی طرف ایک جگہ الگ گئی ف٢٤ تو ان سے ادھر ف٢٥ ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا

ف١٣ صحیح سالم ہوکر بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایّام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے زبان کھل جاتی۔ ف١٤ جو اس کی نماز کی جگہ تھی اور لوگ پسِ محراب انتظار میں تھے کہ آپ ان کے لیے دروازہ کھولیں تو وہ داخل ہوں اور نماز پڑھیں جب حضرت زکریا علیہ السلام باہر آئے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا، گفتگو نہیں فرما سکتے تھے، یہ حال دیکھ کر لوگوں نے دریافت کیا کیا حال ہے؟ ف١٥ اور حسبِ عادت فجر و عصر کی نمازیں ادا کرتے رہو۔ اب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے کلام نہ کرسکنے سے جان لیا کہ آپ کی بیوی صاحبہ حاملہ ہوگئیں اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کی ولادت سے دو سال بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ف١٦ یعنی توریت کو ف١٧ جبکہ آپ کی عمر شریف تین سال کی تھی اِس وقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عقلِ کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی، حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول ہے اور اتنی سی عمر میں فہم و فِراست اور کمال عقل و دانش خوارقِ عادات (کرامات) میں سے ہے اور جب بِکَرَمِہٖ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کے کرم سے) یہ حاصل ہو تو اس حال میں نبوت ملنا کچھ بھی بعید نہیں، لہٰذا اس آیت میں حکم سے نبوت مراد ہے، یہی قول صحیح ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے حکمت یعنی فہمِ توریت (توریت کا جاننا) اور فقہ فی الدّین (دین میں سمجھ بوجھ) بھی مراد لی ہے۔ (خازن ومدارک کبیر) منقول ہے کہ اس کم سنی کے زمانہ میں بچوں نے آپ کو کھیل کے لیے بلایا تو آپ نے فرمایا: ”مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا“ ہم کھیل کے لیے پیدا نہیں کئے گئے۔ ف١٨ عطا کی اور ان کے دل میں رِقّت و رحمت رکھی کہ لوگوں پر مہربانی کریں۔ ف١٩ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ”زکوٰۃ“ سے یہاں طاعت و اخلاص مراد ہے۔ ف٢٠ اور آپ خوفِ الٰہی سے بہت گریہ وزاری کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک پر آنسوؤں سے نشان بن گئے تھے۔ ف٢١ یعنی آپ نہایت متواضع اور خَلِیق (تواضع کرنے والے اور خوب خوش اخلاق) تھے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطیع۔ ف٢٢ کہ یہ تینوں دن بہت اندیشہ ناک ہیں کیونکہ ان میں آدمی وہ دیکھتا ہے جو اس سے پہلے اس نے نہیں دیکھا اس لیے ان تینوں موقعوں پر نہایت وحشت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کا اِکرام فرمایا کہ انہیں ان تینوں موقعوں پر امن وسلامتی عطا کی۔ ف٢٣ یعنی اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کریم میں حضرت مریم کا واقعہ پڑھ کر ان لوگوں کو سنائیے تاکہ انہیں ان کا حال معلوم ہو۔ ف٢٤ اور اپنے مکان میں یا بیت المقدس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لیے خَلْوَت (تنہائی) میں بیٹھیں۔ ف٢٥ یعنی اپنے اور گھر والوں کے درمیان۔

رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

روحانی بھیجا ف۲۶ وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا بولی میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا

اگر تجھے خدا کا ڈر ہے بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا

زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾

بیٹا دوں بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا نہ میں بدکار ہوں

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ

کہا یونہی ہے ف۲۷ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ ف۲۸ مجھے آسان ہے اور اس لیے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی ف۲۹ کریں اور

رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا

اپنی طرف سے ایک رحمت ف۳۰ اور یہ کام ٹھہر چکا ہے ف۳۱ اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ

قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ

چلی گئی ف۳۲ پھر اسے جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا ف۳۳ بولی ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے

ف۲۶ جبریل علیہ السلام ف۲۷ یہی منظورِ الٰہی ہے کہ تمہیں بغیر مرد کے چھوئے ہی لڑکا عنایت فرمائے۔ ف۲۸ یعنی بغیر باپ کے بیٹا دینا ف۲۹ اور اپنی قدرت کی برہان (دلیل) ف۳۰ ان کے لیے جو اس کے دین کا اتباع کریں اس پر ایمان لائیں ف۳۱ علمِ الٰہی میں، اب نہ رد ہوسکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ جب حضرت مریم کو اِطمینان ہوگیا اور ان کی پریشانی جاتی رہی تو حضرت جبریل نے ان کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور وہ بقدرتِ الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں، اس وقت حضرت مریم کی عمر تیرہ سال یا دس کی تھی۔ ف۳۲ اپنے گھر والوں سے اور وہ جگہ بیتُ اللَّحم تھی۔ وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچا زاد بھائی یوسف نجار ہے جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد شخص تھا، اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی۔ جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی عبادت وتقویٰ، ہر وقت کا حاضر رہنا، کسی وقت غائب نہ ہونا، یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بَری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا! بالآخر اس نے حضرت مریم سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے، ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے، آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گذروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع (دور) ہو۔ حضرت مریم نے کہا کہ اچھی بات کہو! تو اس نے کہا کہ اے مریم! مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم اور درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہوسکتا ہے؟ حضرت مریم نے فرمایا کہ ہاں، تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی بغیر تخم ہی کے پیدا کی اور درخت اپنی قدرت سے بغیر بارش کے اگائے، کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا بے شک میں اس کا قائل ہوں کہ اللّٰہ ہر شے پر قادر ہے، جسے "کُن" فرمائے وہ ہوجاتی ہے۔ حضرت مریم نے کہا کہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا! حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شُبہ رفع ہوگیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہوگئیں تھیں اس لیے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا، اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں، اس لیے وہ بیتُ اللَّحم میں چلی گئیں۔ ف۳۳ جس کا درخت جنگل میں خشک ہوگیا تھا، وقت تیز سردی کا تھا، آپ اس درخت کی جڑ میں آئیں تاکہ اس سے ٹیک لگائیں اور فضیحت (رسوائی وبدنامی) کے اندیشہ سے۔

قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ

مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوجاتی تو اسے ف۳۴ اس کے تلے سے پکارا کہ غم نہ کھا ف۳۵ بے شک

جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا ﴿٢٤﴾ وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ

تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے ف۳۶ اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی

عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِیْ وَ اشْرَبِیْ وَ قَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ

پکی کھجوریں گریں گی ف۳۷ تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ ف۳۸ پھر اگر تو کسی

الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ

آدمی کو دیکھے ف۳۹ تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ

اِنْسِیًّا ﴿٢٦﴾ ۚ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا

کروں گی ف۴۰ تو اسے گود میں لیے اپنی قوم کے پاس آئی ف۴۱ بولے اے مریم بے شک تو نے بہت

فَرِیًّا ﴿٢٧﴾ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ

بڑی بات کی اے ہارون کی بہن ف۴۲ تیرا باپ ف۴۳ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں ف۴۴

بَغِیًّا ﴿٢٨﴾ ۖۚ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ﴿٢٩﴾

بدکار اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا ف۴۵ وہ بولے ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے ف۴۶

ف۳۴ جبریل نے وادی کے نشیب سے ف۳۵ اپنی تنہائی کا اور کھانے پینے کی کوئی چیز موجود نہ ہونے کا اور لوگوں کی بدگوئی کرنے کا ف۳۶ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے یا حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو آبِ شیریں کا ایک چشمہ جاری ہوگیا اور کھجور کا درخت سرسبز ہوگیا پھل لایا وہ پھل پختہ اور رسیدہ (پک کر تیار) ہوگئے اور حضرت مریم سے کہا گیا: ف۳۷ جوزَچہ کے لیے بہترین غذا ہیں۔ ف۳۸ اپنے فرزند عیسٰی سے۔ ف۳۹ کہ تجھ سے بچے کو دریافت کرتا ہے۔ ف۴۰ پہلے زمانہ میں بولنے اور کلام کرنے کا بھی روزہ ہوتا تھا جیسا کہ ہماری شریعت میں کھانے اور پینے کا روزہ ہوتا ہے، ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا۔ حضرت مریم کو سکوت (خاموشی اختیار کرنے) کی نذر ماننے کا اس لیے حکم دیا گیا تاکہ کلام حضرت عیسٰی فرمائیں اور ان کا کلام حجتِ قوِیّہ (مضبوط دلیل ثابت) ہو جس سے تہمت زائل ہوجائے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: مسئلہ: سَفِیْہ (جاہل و بے وقوف) کے جواب میں سکوت واعراض چاہئے، جوابِ جاہلاں باشد خُموشی (جاہلوں کی بات کا جواب خاموشی ہے)۔ مسئلہ: کلام کو افضل شخص کی طرف تفویض کرنا (پھیرنا) اولٰی ہے۔ حضرت مریم نے یہ بھی اشارہ سے کہا کہ میں کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔ ف۴۱ جب لوگوں نے حضرت مریم کو دیکھا کہ ان کی گود میں بچہ ہے تو روئے اور غمگین ہوئے کیونکہ وہ صالحین کے گھرانے کے لوگ تھے اور ف۴۲ اور ہارون یا تو حضرت مریم کے بھائی کا نام تھا یا بنی اسرائیل میں اور نہایت بزرگ اور صالح شخص کا نام تھا جن کے تقوٰی اور پرہیزگاری سے تشبیہ دینے کے لیے ان لوگوں نے حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا یا حضرت ہارون برادرِ حضرت موسٰی علیہ السلام ہی کی طرف نسبت کی باوجودیکہ ان کا زمانہ بہت بعید تھا اور ہزار برس کا عرصہ ہوچکا تھا مگر چونکہ یہ ان کی نسل سے تھیں اس لیے ہارون کی بہن کہہ دیا جیسا کہ عربوں کا مُحاورہ ہے کہ وہ تمیمی کو "یا اَخاتَمیم" کہتے ہیں۔ ف۴۳ یعنی عمران ف۴۴ حَنّہ ف۴۵ کہ جو کچھ کہنا ہے خود ان سے کہو! اس پر قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور ف۴۶ یہ گفتگو سن کر حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور داہنے دست مبارک سے اشارہ کرکے کلام شروع کیا۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا

بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ ۴۷ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا ۴۸ اور اس نے مجھے مبارک کیا ۴۹

اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّۢا

میں کہیں ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں اور اپنی ماں سے

بِوَالِدَتِیْ ۫ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۲﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ

اچھا سلوک کرنے والا ۵۰ اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا اور وہی سلامتی مجھ پر ۵۱ جس دن میں پیدا ہوا اور

یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن مروں گا اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں گا ۵۲ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا سچی بات

الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

جس میں شک کرتے ہیں ۵۳ اللہ کو لائق نہیں کہ کسی کو اپنا بچہ ٹھہرائے پاکی ہے اس کو ۵۴

اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ

جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو یونہی کہ اُس سے فرماتا ہے ہوجا وہ فوراً ہوجاتا ہے اور عیسیٰ نے کہا بے شک اللہ رب ہے میرا اور تمہارا ۵۵

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ

تو اس کی بندگی کرو یہ راہ سیدھی ہے پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئیں ۵۶

۴۷ پہلے اپنے بندہ ہونے کا اقرار فرمایا تاکہ کوئی انہیں خدا اور خدا کا بیٹا نہ کہے کیونکہ آپ کی نسبت یہ تہمت لگائی جانے والی تھی اور یہ تہمت اللہ تبارک وتعالیٰ پر لگتی تھی، اس لیے منصبِ رسالت کا اِقتضا یہی تھا کہ والدہ کی برأت بیان کرنے سے پہلے اس تہمت کو رفع فرمادیں جو اللہ تعالیٰ کی جنابِ پاک میں لگائی جائے گی اور اسی سے وہ تہمت بھی رفع ہوگئی جو والدہ پر لگائی جاتی کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرتبۂ عظیمہ کے ساتھ جس بندے کو نوازتا ہے بالیقین اس کی ولادت اور اس کی سرشت (فطرت) نہایت پاک وطاہر ہے۔ ۴۸ کتاب سے انجیل مراد ہے۔ حسن کا قول ہے کہ آپ بطنِ والدہ ہی میں تھے کہ آپ کو توریت کا اِلہام فرمادیا گیا تھا اور پالنے میں تھے جب آپ کو نبوت عطا کردی گئی اور اس حالت میں آپ کا کلام فرمانا آپ کا معجزہ ہے۔ بعض مفسرین نے آیت کے معنی میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ نبوت اور کتاب ملنے کی خبر تھی جو عنقریب آپ کو ملنے والی تھی۔ ۴۹ یعنی لوگوں کے لیے نفع پہنچانے والا اور خیر کی تعلیم دینے والا اور اللہ تعالیٰ اور اس کی توحید کی دعوت دینے والا۔ ۵۰ بنایا ۵۱ جو حضرت یحییٰ پر ہوئی ۵۲ جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلام فرمایا تو لوگوں کو حضرت مریم کی براءت وطہارت کا یقین ہوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا فرما کر خاموش ہوگئے اور اس کے بعد کلام نہ کیا جب تک کہ اس عمر کو پہنچے جس میں بچے بولنے لگتے ہیں۔ (خازن) ۵۳ کہ یہود تو انہیں ساحر، کذّاب کہتے ہیں (معاذاللہ) اور نصاریٰ انہیں خدا اور خدا کا بیٹا اور تین میں کا تیسرا کہتے ہیں۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا (اللہ بہت ہی بلند وبالا، پاک ومُنزَّہ ہے ان کی باتوں سے)۔ اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی تنزیہ (پاکی) بیان فرماتا ہے: ۵۴ اس سے ۵۵ اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ۵۶ اور حضرت عیسیٰ کے باب میں نصاریٰ کے کئی فرقے ہوگئے: ایک یعقوبیہ، ایک نسطوریہ، ایک ملکانیہ۔ یعقوبیہ کہتا تھا کہ وہ اللہ ہے زمین پر اُتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ نسطوریہ کا قول ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے جب تک چاہا اسے زمین پر رکھا پھر اٹھالیا اور تیسرا فرقہ یہ کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے ہیں مخلوق ہیں نبی ہیں یہ مؤمن تھا۔ (مدارک)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ

تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے دن کی حاضری سے ف۵۷ کتنا سنیں گے اور کتنا دیکھیں گے

يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنذِرْهُمْ

جس دن ہمارے پاس حاضر ہوں گے ف۵۸ مگر آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ف۵۹ اور انھیں ڈر سناؤ

وقف لازم

يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾

پچھتاوے کے دن کا ف۶۰ جب کام ہو چکے گا ف۶۱ اور وہ غفلت میں ہیں ف۶۲ اور وہ نہیں مانتے

ع ۲ ۲۵ ۵

إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ ع وَاذْكُرْ فِي

بے شک زمین اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہم ہوں گے ف۶۳ اور وہ ہماری ہی طرف پھریں گے ف۶۴ اور کتاب میں ف۶۵

الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ

ابراہیم کو یاد کرو بے شک وہ صدیق ف۶۶ تھا غیب کی خبریں بتاتا جب اپنے باپ سے بولا ف۶۷ اے میرے باپ

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ

کیوں ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے ف۶۸ اے میرے باپ بیشک

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

میرے پاس ف۶۹ وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا تو تو میرے پیچھے چلا آ ف۷۰ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں ف۷۱

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ

اے میرے باپ شیطان کا بندہ نہ بن ف۷۲ بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے اے میرے باپ

ف۵۷ بڑے دن سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۵۸ اور اس دن کا دیکھنا اور سننا کچھ نفع نہ دے گا جب انہوں نے دنیا میں دلائلِ حق کو نہیں دیکھا اور اللّٰہ کے مَواعید کو نہیں سنا۔ بعض مُفسرین نے کہا کہ یہ کلام بطریقِ تہدید (بطورِ تنبیہ اور ڈرانے کے) ہے کہ اس روز ایسی ہولناک باتیں سنیں اور دیکھیں گے جن سے دل پھٹ جائیں۔ ف۵۹ نہ حق دیکھیں نہ حق سنیں بہرے، اندھے بنے ہوئے ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اِلٰہ اور معبود ٹھہراتے ہیں باوجودیکہ انہوں نے بصراحت اپنے بندہ ہونے کا اعلان فرمایا۔ ف۶۰ حدیث شریف میں ہے کہ جب کافر منازلِ جنت دیکھیں گے جن سے وہ محروم کئے گئے تو انہیں ندامت وحسرت ہوگی کہ کاش وہ دنیا میں ایمان لے آئے ہوتے۔ ف۶۱ اور جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں پہنچیں گے، ایسا سخت دن درپیش ہے۔ ف۶۲ اور اس دن کے لیے کچھ فکر نہیں کرتے ف۶۳ یعنی سب فنا ہو جائیں گے ہم ہی باقی رہ جائیں گے۔ ف۶۴ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔ ف۶۵ یعنی قرآن میں۔ ف۶۶ یعنی کثیر الصدق (ہمیشہ سچ بولنے والے)۔ بعض مفسرین نے کہا کہ صدیق کے معنی ہیں کثیر التصدیق جو اللّٰہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیت اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کی اور مرنے کے بعد اٹھنے کی تصدیق کرے اور احکامِ الٰہیہ بجالائے۔ ف۶۷ یعنی آزر بت پرست سے۔ ف۶۸ یعنی عبادت معبود کی غایت (انتہا درجے کی) تعظیم ہے، اس کا وہی مستحق ہو سکتا ہے جو صاحبِ اوصافِ کمال اور ولیِ نِعَم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق، مُدّعا یہ ہے کہ اللّٰہ واحد، لا شریک لہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ ف۶۹ میرے رب کی طرف سے معرفتِ الٰہی کا ف۷۰ میرا دین قبول کر! ف۷۱ جس سے تو قربِ الٰہی کی منزلِ مقصود تک پہنچ سکے۔ ف۷۲ اور اس کی فرمانبرداری

إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾
میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کا کوئی عذاب پہنچے تو تو شیطان کا رفیق ہوجائے ف۷۳
قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ اٰلِهَتِي يٰٓإِبْرٰهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ
بولا کیا تو میرے خداؤں سے منھ پھیرتا ہے اے ابراہیم بے شک اگر تو ف۷۴ باز نہ آیا تو میں تجھے پتھراؤ کروں گا
وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيٓ ۖ إِنَّهُ كَانَ
اور مجھ سے زمانہ دراز تک بے علاقہ ہوجا ف۷۵ کہا بس تجھے سلام ہے ف۷۶ قریب ہے کہ میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا ف۷۷ بے شک وہ
بِي حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ وَأَدْعُوا رَبِّي ۖ
مجھ پر مہربان ہے اور میں ایک کنارے ہو جاؤں گا ف۷۸ تم سے اور ان سب سے جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو اور اپنے رب کو پوجوں گا ف۷۹
عَسٰٓى أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ
قریب ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی سے بدبخت نہ ہوں ف۸۰ پھر جب ان سے اور اللّٰہ کے سوا ان کے
مِن دُونِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهُٓ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ وَ
معبودوں سے کنارہ کر گیا ف۸۱ ہم نے اسے اسحٰق ف۸۲ اور یعقوب ف۸۳ عطا کئے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا کیا اور
وَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع وَاذْكُرْ ۳ ع ۱۰ ۶
ہم نے انھیں اپنی رحمت عطا کی ف۸۴ اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی ف۸۵ اور کتاب میں
فِي الْكِتٰبِ مُوسٰىٓ ۚ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ
موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا اور اسے ہم نے
مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَآ
طور کی داہنی جانب سے ندا فرمائی ف۸۶ اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا ف۸۷ اور اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون

کر کے کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو۔ ف۷۳ اور لعنت و عذاب میں اس کا ساتھی ہو۔ اس نصیحتِ لطف آمیز اور ہدایتِ دلپذیر سے آزر نے نفع نہ اٹھایا اور اس کے جواب میں ف۷۴ بتوں کی مخالفت اور ان کو برا کہنے اور ان کے عیوب بیان کرنے سے ف۷۵ تاکہ میرے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۷۶ یہ سلامِ مُتارَکت تھا۔ ف۷۷ کہ وہ تجھے توفیقِ توبہ و ایمان دے کر تیری مغفرت کرے۔ ف۷۸ شہرِ بابل سے شام کی طرف ہجرت کر کے۔ ف۷۹ جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھ پر احسان فرمائے۔ ف۸۰ اس میں تَعرِیض ہے کہ جیسے تم بتوں کی پوجا کر کے بدنصیب ہوئے خدا کے پرستار کے لیے یہ بات نہیں، اس کی بندگی کرنے والا شقی و محروم نہیں ہوتا۔ ف۸۱ اَرضِ مُقدَّسہ کی طرف ہجرت کر کے ف۸۲ فرزند ف۸۳ فرزند کے فرزند یعنی پوتے۔ فائدہ: اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کی عمر شریف اتنی دراز ہوئی کہ آپ نے اپنے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھا۔ اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ اللّٰہ کے لیے ہجرت کرنے اور اپنے گھر بار کو چھوڑنے کی یہ جزا ملی کہ اللّٰہ تعالٰی نے بیٹے اور پوتے عطا فرمائے۔ ف۸۴ کہ اَموال و اَولاد بکثرت عِنایت کئے۔ ف۸۵ کہ ہر دین

أَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

عطا کیا غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) وٖ۸۸ اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو وٖ۸۹ بے شک وہ وعدے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪

کا سچا تھا ف۹۰ اور رسول تھا غیب کی خبریں بتاتا اور اپنے گھر والوں کو وٖ۹۱ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا

وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ

اور اپنے رب کو پسند تھا وٖ۹۲ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو وٖ۹۳ بےشک وہ

صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ

صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا وٖ۹۴ یہ ہیں جن پر اللّٰہ نے احسان

والے مسلمان ہوں خواہ یہودی خواہ نصرانی سب ان کی ثناء کرتے ہیں اور نمازوں میں ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ وٖ۸۶ ''طور'' ایک پہاڑ کا نام ہے جو مصر و مَدیَن کے درمیان ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدین سے آتے ہوئے طور کی اس جانب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے داہنی طرف تھی ایک درخت سے ندادی گئی: ''یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ'' اے موسیٰ میں ہی اللّٰہ ہوں تمام جہانوں کا پالنے والا۔ وٖ۸۷ مرتبۂ قُرب عطا فرمایا حجاب مُرتفع کئے یہاں تک کہ آپ نے صریر اقلام (قلموں کے لکھنے کی آواز) سنی اور آپ کی قدر و منزلت بلند کی گئی اور آپ سے اللّٰہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ وٖ۸۸ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یارب! میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا۔ اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کی دعا سے نبی کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے۔ وٖ۸۹ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند اور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے جدّ ہیں۔ ف۹۰ انبیاء سب ہی سچے ہوتے ہیں لیکن آپ اس وصف میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی شخص کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہئے جب تک میں واپس آؤں۔ آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے۔ آپ نے صبر کا وعدہ کیا تھا، ذبح کے موقع پر اس شان سے اس کو وفا فرمایا کہ سبحان اللّٰہ۔ وٖ۹۱ اور اپنی قوم جُرہم کو جن کی طرف آپ مَبعوث تھے وٖ۹۲ بسبب اپنے طاعت و اعمال و صبر و استقلال واَحوال وخِصال کے۔ وٖ۹۳ آپ کا نام اَخنُوخ ہے، آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں، آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں، کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی، آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں، یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کُتُبِ الٰہیہ کی کثرتِ درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ وٖ۹۴ دنیا میں انہیں عُلوّ مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھالیا اور یہی صحیح تر ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانِ چہارم پر دیکھا۔ حضرت کعب اَحبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَلکُ الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے، تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ! انہوں نے اس حُکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی آپ زندہ ہو گئے۔ فرمایا کہ اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا، جہنم دیکھ کر آپ نے مالک داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے، پھر آپ نے مَلکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ! وہ آپ کو جنت میں لے گئے، آپ دروازے کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر انتظار کر کے ملکُ الموت نے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلئے! فرمایا: اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤں گا، اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' وہ میں چکھ ہی چکا ہوں اور یہ فرمایا ہے: ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا'' کہ ہر شخص کو جہنم پر گذرنا ہے تو میں گزر چکا، اب میں جنت میں پہنچ گیا اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''وَمَاهُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ'' کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو؟ اللّٰہ تعالیٰ نے ملکُ الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کیا میرے اِذن سے کیا اور وہ میرے اِذن سے جنت میں داخل ہوئے، انہیں چھوڑ دو! وہ جنت ہی میں رہیں گے، چنانچہ آپ وہاں زندہ ہیں۔

عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ

کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے ف۹۵ اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا ف۹۶ اور

ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

ابراہیم ف۹۷ اور یعقوب کی اولاد سے ف۹۸ اور ان میں سے جنھیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا ف۹۹ جب ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ السجدة ٥

رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے ف۱۰۰ تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ﴿٥٩﴾

آئے ف۱۰۱ جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۱۰۲ تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے ف۱۰۳

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا

مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انھیں

يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

کچھ نقصان نہ دیا جائے گا ف۱۰۴ بسنے کے باغ جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے ف۱۰۵ بندوں سے غیب میں کیا ف۱۰۶

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ

بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہے وہ اس میں کوئی بےکار بات نہ سنیں گے مگر سلام ف۱۰۷ اور انھیں

رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا

اس میں ان کا رزق ہے صبح و شام ف۱۰۸ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے

ف۹۵ یعنی حضرت ادریس وحضرت نوح۔ ف۹۶ یعنی ابراہیم علیہ السلام جو حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے اور آپ کے فرزند سام کے فرزند ہیں۔ ف۹۷ کی اولاد سے حضرت اسمٰعیل وحضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب ف۹۸ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ صلوۃ اللہ علیہم وسلامُہ۔ ف۹۹ شرحِ شریعت وکشفِ حقیقت کے لیے۔ ف۱۰۰ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں خبر دی کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سن کر خُضوع وخُشوع اور خوف سے روتے اور سجدے کرتے تھے۔ **مسئلہ:** اس سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک بخُشوعِ قلب سننا اور رونا مستحب ہے۔ ف۱۰۱ مثلِ یہود ونصاریٰ وغیرہ کے ف۱۰۲ اور بجائے طاعتِ الٰہی کے مَعاصی کو اختیار کیا۔ ف۱۰۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''غَیّ'' جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو زنا کے عادی اور اس پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور جو شراب کے عادی ہوں اور جو سود خوار سود کے خوگر (عادی) ہوں اور جو والدین کی نافرمانی کرنے والے ہوں اور جو جھوٹی گواہی دینے والے ہوں۔ ف۱۰۴ اور ان کے اعمال کی جزا میں کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔ ف۱۰۵ ایمان دار صالح وتائب ف۱۰۶ یعنی اس حال میں کہ جنت ان سے غائب ہے ان کی نظر کے سامنے نہیں یا اس حال میں کہ وہ جنت سے غائب ہیں اس کا مُشاہدہ نہیں کرتے۔ ف۱۰۷ ملائکہ کا یا آپس میں ایک دوسرے کا۔ ف۱۰۸ یعنی عَلَی الدَّوَام کیونکہ جنت میں رات اور دن نہیں ہیں، اہل جنت ہمیشہ نور ہی میں رہیں گے یا مراد یہ ہے کہ دنیا کے دن کی مقدار میں دو مرتبہ بہشتی نعمتیں ان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ
جو پرہیزگار ہے (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) وف۱۰۹ ہم فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور
مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے وف۱۱۰ اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں وف۱۱۱ آسمانوں اور زمین اور
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۗ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ
جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر ثابت رہو کیا اس کے نام کا دوسرا
ع ١٥ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا
جانتے ہو وف۱۱۲ اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جِلا کر نکالا جاؤں گا وف۱۱۳ اور کیا
يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ
آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا وف۱۱۴ تو تمہارے رب کی قسم ہم
لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ۚ ثُمَّ
انہیں وف۱۱۵ اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے وف۱۱۶ اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں کے بل گرے پھر
لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ
ہم وف۱۱۷ ہرگروہ سے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بےباک ہوگا وف۱۱۸ پھر ہم خوب
اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ
جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو وف۱۱۹ تمہارے

وف۱۰۹ شانِ نزول: بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے جبریل سے فرمایا: اے جبریل! تم جتنا ہمارے پاس آیا کرتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **وف۱۱۰** یعنی تمام اَماکن کا وہی مالک ہے، ہم ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل و حرکت کرنے میں اس کے حکم و مَشِیَّت کے تابع ہیں، وہ ہر حرکت و سُکون کا جاننے والا اور غفلت و نِسیان سے پاک ہے۔ **وف۱۱۱** جب چاہے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجے۔ **وف۱۱۲** یعنی کسی کو اس کے ساتھ اِسمی شرکت بھی نہیں اور اس کی وَحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام ''اللّٰہ'' نہیں رکھا۔ **وف۱۱۳** انسان سے یہاں مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے جیسے کہ اُبَی بن خَلَف اور ولید بن مُغیرہ، انہیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور یہی اس کا شانِ نزول ہے۔ **وف۱۱۴** تو جس نے مَعدُوم (غیر موجود) کو موجود فرمایا اس کی قدرت سے مردہ کو زندہ کر دینا کیا تعجب۔ **وف۱۱۵** یعنی منکرینِ بَعث کو **وف۱۱۶** یعنی کفار کو ان کے گمراہ کرنے والے شیاطین کے ساتھ۔ اس طرح کہ ہر کافر شیطان کے ساتھ ایک زنجیر میں جکڑا ہوگا **وف۱۱۷** کفار کے **وف۱۱۸** یعنی دخولِ نار میں جو سب سے زیادہ سرکش اور کفر میں اَشد (زیادہ سخت) ہوگا وہ مقدم کیا جائے گا۔ بعض روایات میں ہے کہ کفار سب کے سب جہنم کے گرد زنجیروں میں جکڑے طوق ڈالے ہوئے حاضر کئے جائیں گے پھر جو کفر و سرکشی میں اشد ہوں گے وہ پہلے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ **وف۱۱۹** نیک ہو یا بد، مگر نیک سلامت رہیں گے اور جب ان کا گزر دوزخ پر ہوگا تو دوزخ سے صدا اُٹھے گی کہ اے مومن! گزر جا کہ تیرے نور نے میری لپٹ سرد کر دی۔ حسن و قتادہ سے

عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۝٧١ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ

رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے ف۱۲۰ پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے ف۱۲۱ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے

فِیْهَا جِثِیًّا ۝٧٢ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

گھٹنوں کے بل گرے اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر ف۱۲۲ مسلمانوں

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِیًّا ۝٧٣ وَ كَمْ

سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے ف۱۲۳ اور ہم

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْیًا ۝٧٤ قُلْ مَنْ كَانَ

نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپادیں ف۱۲۴ کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود (دیکھنے) میں بہتر تھے تم فرماؤ جو گمراہی

فِی الضَّلٰلَةِ فَلْیَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ۬ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا

میں ہو تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دے ف۱۲۵ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں وہ چیز جس کا انھیں وعدہ دیا جاتا ہے یا

الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ

تو عذاب ف۱۲۶ یا قیامت ف۱۲۷ تو اب جان لیں گے کہ کس کا برا درجہ ہے اور کس کی فوج

جُنْدًا ۝٧٥ وَ یَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی ؕ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ

کمزور ف۱۲۸ اور جنھوں نے ہدایت پائی ف۱۲۹ اللہ انھیں اور ہدایت بڑھائے گا ف۱۳۰ اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا ف۱۳۱

خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ مَّرَدًّا ۝٧٦ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ

تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ف۱۳۲ تو کیا تم نے اسے دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور

قَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ۝٧٧ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

کہتا ہے مجھے ضرور مال و اولاد ملیں گے ف۱۳۳ کیا غیب کو جھانک آیا ہے ف۱۳۴ یا رحمٰن کے پاس کوئی قرار

مروی ہے کہ دوزخ پر گزرنے سے پل صراط پر گزرنا مراد ہے جو دوزخ پر ہے۔ ف۱۲۰ یعنی وُرُودِ جہنم (دوزخ پر سے گزرنا) قضائے لازم ہے جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا ہے۔ ف۱۲۱ یعنی ایمانداروں کو ف۱۲۲ مثل نَضر بن حارث وغیرہ کفارِ قریش بناؤ سنگھار کرکے بالوں میں تیل ڈال کر کنگھیاں کرکے عمدہ لباس پہن کر فخر و تکبر کے ساتھ غریب فقیر ف۱۲۳ مُدّعا یہ ہے کہ جب آیات نازل کی جاتی ہیں اور دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں تو کفار ان میں تو فکر نہیں کرتے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور بجائے اس کے دولت و مال اور لباس و مکان پر فخر و تکبر کرتے ہیں۔ ف۱۲۴ امتیں ہلاک کردیں ف۱۲۵ دنیا میں اس کی عمر دراز کرکے اور اس کو اس کی گمراہی وطغیان میں چھوڑ کر ف۱۲۶ دنیا کا قتل و گرفتاری ف۱۲۷ جو طرح طرح کی رسوائی اور عذاب پر مشتمل ہے۔ ف۱۲۸ کفار کی شیطانی فوج یا مسلمانوں کا ملکی لشکر۔ اس میں مشرکین کے اس قول کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا کہ کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔ ف۱۲۹ اور ایمان سے مُشرّف ہوئے ف۱۳۰ اس پر استقامت عطا فرما کر اور مزید بصیرت و توفیق دے کر۔ ف۱۳۱ طاعتیں اور آخرت کے تمام اعمال اور پنجگانہ نمازیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کا ذکر اور تمام

عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾
(عہد) رکھا ہے ہرگز نہیں ف۱۳۵ اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے
وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً
اور جو چیزیں کہہ رہا ہے ف۱۳۶ ان کے ہمیں وارث ہوں گے اور ہمارے پاس اکیلا آئے گا ف۱۳۷ اور اللہ کے سوا اور خدا بنا لئے ف۱۳۸
لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ
کہ وہ انھیں زور دیں ف۱۳۹ ہرگز نہیں ف۱۴۰ کوئی دم جاتا ہے کہ وہ ف۱۴۱ ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف
ع ۵ / ۸
ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾
ہو جائیں گے ف۱۴۲ کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے ف۱۴۳ کہ وہ انھیں خوب اچھالتے ہیں ف۱۴۴
فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى
تو تم ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری کرتے ہیں ف۱۴۵ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں
وقف لازم
الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ
گے مہمان بنا کر ف۱۴۶ اور مجرموں کو جہنم کی طرف ہانکیں گے پیاسے ف۱۴۷ لوگ شفاعت
وقف لازم
الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ
کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور کافر بولے ف۱۴۹

اعمالِ صالحہ یہ سب باقیات صالحات ہیں کہ مومن کے لیے باقی رہتے ہیں اور کام آتے ہیں۔ ف۱۳۲ بخلاف اعمالِ کفار کے کہ وہ سب نکمے اور باطل ہیں۔ ف۱۳۳ شانِ نزول: بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضرت خباب بن اَرت کا زمانۂ جاہلیت میں عاص بن وائل سہمی پر قرض تھا، وہ اس کے پاس تقاضے کو گئے تو عاص نے کہا کہ میں تمہارا قرض نہ ادا کروں گا جب تک کہ تم سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے پھر نہ جاؤ اور کفر اختیار نہ کرو۔ حضرت خباب نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تو مرے اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھے۔ وہ کہنے لگا کہ کیا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا؟ حضرت خباب نے کہا: ہاں۔ عاص نے کہا تو پھر مجھے چھوڑ دیجئے یہاں تک کہ میں مر جاؤں اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں اور مجھے مال و اولاد ملے جب ہی آپ کا قرض ادا کروں گا، اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ ف۱۳۴ اور اس نے لوحِ محفوظ میں دیکھ لیا ہے کہ آخرت میں اس کو مال و اولاد ملے گی ف۱۳۵ ایسا نہیں ہے۔ تو ف۱۳۶ یعنی مال و اولاد ان سب سے اس کی مِلک اور اس کا تصرّف اس کے ہلاک ہونے سے اٹھ جائے گا اور ف۱۳۷ کہ نہ اس کے پاس مال ہوگا نہ اولاد اور اس کا یہ دعوٰی کرنا جھوٹا ہو جائے گا۔ ف۱۳۸ یعنی مشرکوں نے بتوں کو معبود بنایا اور ان کی عبادت کرنے لگے اس امید پر ف۱۳۹ اور ان کی مدد کریں اور انہیں عذاب سے بچائیں ف۱۴۰ ایسا ہو ہی نہیں سکتا ف۱۴۱ بت جنہیں یہ پوجتے تھے ف۱۴۲ انہیں جھٹلائیں گے اور ان پر لعنت کریں گے اللہ تعالٰی انہیں زبان دے گا اور وہ کہیں گے: یارب! انہیں عذاب کر۔ ف۱۴۳ یعنی شیاطین کو ان پر چھوڑ دیا اور مُسلَّط کر دیا۔ ف۱۴۴ اور مَعاصی (نافرمانی) پر ابھارتے ہیں۔ ف۱۴۵ اَعمال کی جزا کے لیے یا سانسوں کی فنا کے لیے یا دنوں مہینوں اور برسوں کی اس میعاد کے لیے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ ف۱۴۶ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مؤمنین مُتّقین حشر میں اپنی قبروں سے سوار کر کے اٹھائے جائیں گے اور ان کی سواریوں پر طلائی مُرَصَّع زینیں اور پالان ہوں گے۔ ف۱۴۷ ذلت و اِہانت کے ساتھ بسبب ان کے کفر کے۔ ف۱۴۸ یعنی جنہیں شفاعت کا اِذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مؤمنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے: جو ایمان لایا جس

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

رحمٰن نے اولاد اختیار کی بے شک تم حد کی بھاری بات لائے ف۱۵۰ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ

مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

پڑیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گر جائیں ڈھ(مسمار ہو) کر ف۱۵۱ اس پر کہ انھوں نے رحمٰن کے لیے

وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي

اولاد بتائی اور رحمٰن کے لئے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے ف۱۵۲ آسمانوں اور زمین

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ

میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہوکر حاضر ہوں گے ف۱۵۳ بے شک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور ان کو ایک ایک کر کے

عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

گن رکھا ہے ف۱۵۴ اور ان میں ہر ایک روز قیامت اس کے حضور اکیلا حاضر ہوگا ف۱۵۵ بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ

کام کئے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کردے گا ف۱۵۶ تو ہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا کہ تم اس

بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ اور ہم نے ان سے پہلی کتنی سنگتیں کھپائیں ف۱۵۷

نے ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا۔ کہا: اس کے لیے اللہ کے نزدیک عہد ہے۔ ف۱۴۹ یعنی یہودی و نصرانی و مشرکین جو فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے کہ ف۱۵۰ اور اِنتہا درجہ کا باطل و نہایت سخت و شَنیع کلمہ تم نے منہ سے نکالا ف۱۵۱ یعنی یہ کلمہ ایسی بے ادبی و گستاخی کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ غضب فرمائے تو اس پر تمام جہان کا نظام درہم برہم کردے۔ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار نے جب یہ گستاخی کی اور ایسا بے باکانہ کلمہ منہ سے نکالا تو جن واِنس کے سوا آسمان، زمین، پہاڑ وغیرہ تمام خَلق پریشانی سے بے چین ہوگئی اور قریب ہلاکت کے پہنچ گئی، ملائکہ کو غضب ہوا اور جہنم کو جوش آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی تنزیہ (پاکی) بیان فرمائی۔ ف۱۵۲ وہ اس سے پاک ہے اور اس کے لیے اولاد ہونا محال ہے ممکن نہیں۔ ف۱۵۳ بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اور بندہ ہونا اور اولاد ہونا جمع ہو ہی نہیں سکتا اور اولاد مملوک (غلام) نہیں ہوتی تو جو مملوک ہے ہرگز اولاد نہیں۔ ف۱۵۴ سب اس کے علم میں محصور و مُحاط (گھرے ہوئے) ہیں اور ہر ایک کے اَنفاس، اَیام، آثار اور تمام اَحوال اور جملہ اُمور اس کے شمار میں ہیں، اس پر کچھ مخفی نہیں، سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت میں ہیں۔ ف۱۵۵ بغیر مال و اولاد اور مُعین و ناصر کے۔ ف۱۵۶ یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فُلانا میرا محبوب ہے، جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر حضرت جبریل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ مؤمنین صالحین و اولیائے کاملین کی مقبولیتِ عامہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سلطان نظام الدین دہلوی اور حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالٰی عنہم اور دیگر حضرات اولیائے کاملین کی عام مقبولیتیں ان کی محبوبیت کی دلیل ہیں۔ ف۱۵۷ تکذیبِ انبیاء کی وجہ سے کتنی بہت سی اُمتیں ہلاک کیں۔

ع ٢٦ ۔ ١٦ ۔ النصف ٩

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٨ ع

کیا تم ان میں کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو ف١٥٨

اٰیاتها ١٣٥ ۔ ٢٠ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ٤٥ ۔ رکوعاتها ٨

سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے، اس میں ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف١

طٰهٰ ۝١ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝٢ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہ اُتارا کہ تم مشقت میں پڑو ف٢ ہاں اس کو نصیحت جو

يَّخْشٰى ۝٣ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤ اَلرَّحْمٰنُ

ڈر رکھتا ہو ف٣ اس کا اُتارا ہوا جس نے زمین اور اونچے آسمان بنائے وہ بڑی مہر (رحمت) والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ

ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے ف٤ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور

اَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ وَهَلْ اَتٰىكَ

اُسے جو اُس سے بھی زیادہ چھپا ہے ف٥ اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسی کے ہیں سب اچھے نام ف٦ اور کچھ تمہیں

ف١٥٨ وہ سب نیست ونابود (ہلاک و برباد) کردیے گئے اسی طرح یہ لوگ اگر وہی طریقہ اختیار کریں گے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا۔ ف١ سورۂ طٰہٰ مکیہ ہے۔ اس میں آٹھ رکوع، ایک سو پینتیس آیتیں اور ایک ہزار چھ سو اکتالیس کلمے اور پانچ ہزار دو سو بیالیس حروف ہیں۔ ف٢ اور تمام شب کے قیام کی تکلیف اٹھاؤ۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم عبادت میں بہت جُہد فرماتے تھے اور تمام شب قیام میں گزارتے یہاں تک کہ قدم مبارک ورم کرآتے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور جبریل علیہ السلام نے حاضر ہوکر بحکمِ الٰہی عرض کیا کہ اپنے نفس پاک کو کچھ راحت دیجئے اس کا بھی حق ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم لوگوں کے کفر اور ان کے ایمان سے محروم رہنے پر بہت زیادہ مُتأسِّف ومُتَحَسِّر (افسردہ) رہتے تھے اور خاطر مبارک پر اس سبب سے رنج وملال رہا کرتا تھا، اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ رنج وملال کی کوفت نہ اٹھائیں، قرآن پاک آپ کی مشقت کے لیے نازل نہیں کیا گیا ہے۔ ف٣ وہ اس سے نفع اٹھائے گا اور ہدایت پائے گا۔ ف٤ جو ساتوں زمینوں کے نیچے ہے۔ مراد یہ ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے عرش وسماوات، زمین وتحت الثَّرٰی کچھ ہو، کہیں ہو سب کا مالک اللہ ہے۔ ف٥ "سِر" یعنی بھید وہ ہے جس کو آدمی رکھتا اور چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ پوشیدہ وہ ہے جس کو انسان کرنے والا ہے مگر ابھی جانتا بھی نہیں نہ اس سے اس کا ارادہ متعلق ہوا نہ اس تک خیال پہنچا۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید سے مراد وہ ہے جس کو انسانوں سے چھپاتا ہے اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی چیز وَسوَسہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بھید بندہ کا وہ ہے جسے بندہ خود جانتا ہے اور اللہ تعالٰی جانتا ہے، اس سے زیادہ پوشیدہ ربّانی اَسرار ہیں جن کو اللہ جانتا ہے بندہ نہیں جانتا۔

وقف لازم

حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ ⑨ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا

موسیٰ کی خبر آئی ف۷ جب اُس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بی بی سے کہا ٹھہرو مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے

لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا

شاید میں تمہارے لیے اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر راستہ پاؤں پھر جب آگ کے پاس آیا ف۸

نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ؕ ⑪ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ بےشک میں تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار ڈال ف۹ بےشک تو پاک

الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ ⑫ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ⑬ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ

جنگل طویٰ میں ہے ف۱۰ اور میں نے تجھے پسند کیا ف۱۱ اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے بیشک میں ہی ہوں اللّٰہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ⑭ اِنَّ السَّاعَةَ

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ ف۱۲ بےشک قیامت آنے

اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ⑮ فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا

والی ہے قریب تھا کہ میں اُسے سب سے چھپاؤں ف۱۳ کہ ہر جان اپنی کوشش کا بدلہ پائے ف۱۴ تو ہرگز تجھے ف۱۵ اس کے ماننے سے وہ

آیت میں تنبیہ ہے کہ آدمی کو قبائح اَفعال سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ظاہرہ ہوں یا باطنہ کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ سے کچھ چھپا نہیں اور اس میں نیک اعمال پر ترغیب بھی ہے کہ طاعت ظاہر ہو یا باطن اللّٰہ سے چھپی نہیں وہ جزا عطا فرمائے گا۔ تفسیرِ بَیضاوِی میں ''قول'' سے ذکرِ الٰہی اور دعا مراد لی ہے اور فرمایا ہے کہ اس آیت میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے کہ ذکر و دعا میں جَہر (بلند آواز کرنا) اللّٰہ تعالیٰ کو سنانے کے لیے نہیں ہے بلکہ ذکر کو نفس میں راسخ کرنے اور نفس کو غیر کے ساتھ مشغولی سے روکنے اور باز رکھنے کے لیے ہے۔ ف۶ وہ واحد بالذات ہے اور اسماء و صفات عبارات ہیں اور ظاہر ہے کہ تعدُّدِ عبارات تعددِ معنی کو مقتضی نہیں۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے اَحوال کا بیان فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء علیہم السلام جو درجۂ عُلیا پاتے ہیں وہ ادائے فرائضِ نبوت و رسالت میں کس قدر مشقتیں برداشت کرتے اور کیسے کیسے شدائد پر صبر فرماتے ہیں۔ یہاں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے اس سفر کا واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جس میں آپ مَدیَن سے مصر کی طرف حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے کے لیے روانہ ہوئے تھے آپ کے اہل بیت ہمراہ تھے اور آپ نے بادشاہانِ شام کے اندیشہ سے سڑک چھوڑ کر جنگل میں قَطعِ مسافت اختیار فرمائی، بی بی صاحبہ حاملہ تھیں چلتے چلتے طور کے غَربی جانب پہنچے یہاں رات کے وقت بی بی صاحبہ کو دردِ زہ شروع ہوا یہ رات اندھیری تھی، برف پڑ رہی تھی، سردی شدت کی تھی، آپ کو دور سے آگ معلوم ہوئی ف۸ وہاں ایک درخت سرسبز و شاداب دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت روشن تھا جتنا اس کے قریب جاتے ہیں دور ہوتا ہے جب ٹھہر جاتے ہیں قریب ہوتا ہے اس وقت آپ کو ف۹ کہ اس میں تواضُع اور بُقعۂ مُعَظَّمہ کا اِحترام اور وادیٔ مُقدس کی خاک سے حصولِ برکت کا موقع ہے۔ ف۱۰ ''طویٰ'' وادیٔ مُقدس کا نام ہے جہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ ف۱۱ تیری قوم میں سے نبوت و رسالت و شرفِ کلام کے ساتھ مشرف فرمایا، یہ ندا حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہر جزوِ بدن سے سنی اور قوتِ سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسمِ اَقدس کان بن گیا۔ سبحان اللّٰہ۔ ف۱۲ تاکہ تو اس میں مجھے یاد کرے اور میری یاد میں اخلاص اور میری رضا مقصود ہو کوئی دوسری غرض نہ ہو اسی طرح ریا کا دخل نہ ہو یا یہ معنی ہیں کہ تو میری نماز قائم رکھ تاکہ میں تجھے اپنی رحمت سے یاد فرماؤں۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے بعد اعظم فرائض نماز ہے۔ ف۱۳ اور بندوں کو اس کے آنے کی خبر نہ دوں اور اس کے آنے کی خبر نہ دی جاتی اگر اس خبر دینے میں یہ حکمت نہ ہوتی۔ ف۱۴ اور اس کے خوف سے معاصی ترک کرے نیکیاں زیادہ کرے اور ہر وقت توبہ کرتا رہے۔ ف۱۵ اے امتِ موسیٰ! خطاب بہ ظاہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہے اور مراد اس سے آپ کی امت ہے۔ (مدارک)

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑯ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ

باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کے پیچھے چلا ف۱۶ پھر تو ہلاک ہو جائے ۝ اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے

يٰمُوْسٰى ⑰ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَ

اے موسیٰ ف۱۷ ۝ عرض کی یہ میرا عصا ہے ف۱۸ میں اس پر تکیہ (ٹیک وسہارا) لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور

لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑱ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ⑲ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ

میرے اس میں اور کام ہیں ف۱۹ ۝ فرمایا اسے ڈال دے اے موسیٰ ۝ تو موسیٰ نے اسے ڈال دیا تو جبھی وہ دوڑتا ہوا

تَسْعٰى ⑳ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ㉑ وَ

سانپ ہو گیا ف۲۰ ۝ فرمایا اسے اٹھالے اور ڈر نہیں ۝ اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے ف۲۱ اور

اضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ㉒ ۙ

اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا ف۲۲ خوب سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ف۲۳ ایک اور نشانی ف۲۴

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ㉓ ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ㉔ ع قَالَ ع ۲۴ ۱۰

کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ۝ فرعون کے پاس جا ف۲۵ اس نے سر اٹھایا ف۲۶ ۝ عرض کی

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ㉕ ۙ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ㉖ ۙ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

اے میرے رب میرے لیے میرا سینہ کھول دے ف۲۷ ۝ اور میرے لیے میرا کام آسان کر ۝ اور میری زبان کی

ف۱۶ اگر تو اس کا کہنا مانے اور قیامت پر ایمان نہ لائے تو ف۱۷ اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کے خاطر مبارک پر کوئی پریشانی نہ ہو یا یہ حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانوس کیا جائے تاکہ ہیبت مکالمت (اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کرتے ہوئے رُعب ودہشت) کا اثر کم ہو (مدارک وغیرہ) ف۱۸ اس عصا میں اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں اور اس کا نام نبعہ تھا۔ ف۱۹ مثل توشہ اور پانی اٹھانے اور موذی جانوروں کو دفع کرنے اور اعداء سے مُحاربہ میں کام لینے وغیرہ کے، ان فوائد کا ذکر کرنا بطریق شکرِ نعمِ الٰہیہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۲۰ اور قدرت الٰہی دکھائی گئی کہ جو عصا ہاتھ میں رہتا تھا اور اتنے کاموں میں آتا تھا اب اچانک وہ ایسا ہیبت ناک اژدہا بن گیا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے ف۲۱ یہ فرماتے ہی خوف جاتا رہا حتیٰ کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس کے منہ میں ڈال دیا اور وہ آپ کے ہاتھ لگاتے ہی مثلِ سابق عصا بن گیا، اب اس کے بعد ایک اور معجزہ عطا فرمایا جس کی نسبت ارشاد فرمایا: ف۲۲ یعنی کفِ دستِ راست (سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی) بائیں بازو سے بغل کے نیچے ملا کر نکالئے تو آفتاب کی طرح چمکتا نگاہوں کو خیرہ کرتا (چُندھیاتا ہوا) اور ف۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے رات و دن میں آفتاب کی طرح نور ظاہر ہوتا تھا اور یہ معجزہ آپ کے اعظم معجزات میں سے ہے، جب آپ دوبارہ اپنا دست مبارک بغل کے نیچے رکھ کر بازو سے ملاتے تو وہ دستِ اَقدس حالتِ سابقہ پر آجاتا۔ ف۲۴ آپ کے صدقِ نبوت کی عصا کے بعد اس نشانی کو بھی لیجئے۔ ف۲۵ رسول ہو کر ف۲۶ اور کفر میں حد سے گزر گیا اور اُلوہیّت کا دعویٰ کرنے لگا۔ ف۲۷ اور اسے تحمل رسالت کے لیے وسیع فرما دے۔

لِّسَانِیْ ۟ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝۲۸ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۝۲۹ هٰرُوْنَ

گرہ کھول دے ف۲۸ کہ وہ میری بات سمجھیں اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ف۲۹ وہ کون میرا

اَخِی ۝۳۰ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ۝۳۱ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ۝۳۲ كَیْ نُسَبِّحَكَ

بھائی ہارون اس سے میری کمر مضبوط کر اور اُسے میرے کام میں شریک کر ف۳۰ کہ ہم بکثرت تیری

كَثِيْرًا ۝۳۳ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝۳۴ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝۳۵ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ

پاکی بولیں اور بکثرت تیری یاد کریں ف۳۱ بےشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ف۳۲ فرمایا اے موسیٰ تیری مانگ

سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰی ۝۳۶ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤی ۝۳۷ اِذْ اَوْحَيْنَاۤ

تجھے عطا ہوئی اور بےشک ہم نے ف۳۳ تجھ پر ایک بار اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری

اِلٰۤی اُمِّكَ مَا يُوْحٰۤی ۝۳۸ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِی الْيَمِّ

ماں کو اِلہام کیا جو الہام کرنا تھا ف۳۴ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ف۳۵ ڈال دے

فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

تو دریا اسے کنارے پر ڈالے کہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن اور اُس کا دشمن ف۳۶ اور میں نے تجھ پر اپنی

مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ۬ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَيْنِیْ ۝۳۹ اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ وقف لازم

طرف کی محبت ڈالی ف۳۷ اور اس لیے کہ تو میری نگاہ کے سامنے تیار ہو ف۳۸ تیری بہن چلی ف۳۹ پھر کہا کیا

ف۲۸ جو خوردسالی (بچپن) میں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پڑ گئی ہے اور اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اس پر اسے غصہ آیا اور اس نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ آسیہ نے کہا کہ اے بادشاہ یہ نادان بچہ ہے کیا سمجھے؟ تو چاہے تو تجربہ کر لے! اس تجربہ کے لیے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوتِ سرخ آپ کے سامنے پیش کیے گئے، آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارہ پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہوگئی اس کے لیے آپ نے یہ دعا کی۔ ف۲۹ جو میرا مُعاوِن و مُعتَمد ہو۔ ف۳۰ یعنی امرِ نبوت و تبلیغِ رسالت میں۔ ف۳۱ نمازوں میں بھی اور خارجِ نماز بھی۔ ف۳۲ ہمارے اَحوال کا عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیه السلام کی اس درخواست پر اللہ تعالیٰ نے ف۳۳ اس سے قبل ف۳۴ دل میں ڈال کر یا خواب کے ذریعہ سے جبکہ انہیں آپ کی ولادت کے وقت فرعون کی طرف سے آپ کو قتل کر ڈالنے کا اندیشہ ہوا۔ ف۳۵ یعنی نیل میں ف۳۶ یعنی فرعون۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیه السلام کی والدہ نے ایک صندوق بنایا اور اس میں روئی بچھائی اور حضرت موسیٰ علیه الصلوٰة والسلام کو اس میں رکھ کر صندوق بند کر دیا اور اس کی درزیں (جھریاں) روغنِ قیر (تارکول) سے بند کر دیں آپ اس صندوق کے اندر پانی میں پہنچے پھر اس صندوق کو دریائے نیل میں بہا دیا، اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل میں گزرتی تھی، فرعون مع اپنی بی بی آسیہ کے نہر کے کنارہ بیٹھا تھا، نہر میں صندوق آتا دیکھ کر اس نے غلاموں اور کنیزوں کو اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ وہ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل فرزند جس کی پیشانی سے وجاہت و اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا، دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہوگیا اور عقل و حواس بجا نہ رہے، اپنے اختیار سے باہر ہوگیا، اس کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب بنایا اور خلق کا محبوب کر دیا اور جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی محبوبیت سے نوازتا ہے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا، یہی حال حضرت موسیٰ علیه الصلوٰة والسلام

اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ

میں تمہیں وہ لوگ بتادوں جو اس بچہ کی پرورش کریں ف۳۸ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اُس کی آنکھ ف۴۱ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کرے ف۴۲

وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۟ۚ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ

اور تو نے ایک جان کو قتل کیا ف۴۳ تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب جانچ لیا ف۴۴ تو تو کئی برس

فِىْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ۬ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

مدین والوں میں رہا ف۴۵ پھر تو ایک ٹھہرائے وعدہ پر حاضر ہوا اے موسیٰ ف۴۶ اور میں نے تجھے خاص

لِنَفْسِىْ ﴿۴۱﴾ ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ﴿۴۲﴾ ۚ اِذْهَبَاۤ

اپنے لیے بنایا ف۴۷ تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں ف۴۸ لےکر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ ۚۖ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ

فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سر اٹھایا تو اُس سے نرم بات کہنا ف۴۹ اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا

يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

کچھ ڈرے ف۵۰ دونوں نے عرض کیا اے ہمارے رب بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے

کا تھا جو آپ کو دیکھتا تھا اسی کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ قتادہ نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی آنکھوں میں ایسی مَلاحت تھی جسے دیکھ کر ہر دیکھنے والے کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔ ف۳۸ یعنی میری حفاظت ونگہبانی میں پرورش پائے۔ ف۳۹ جس کا نام مریم تھا تاکہ وہ آپ کے حال کا تَجَسُّس کرے اور معلوم کرے کہ صندوق کہاں پہنچا؟ آپ کس کے ہاتھ آئے؟ جب اس نے دیکھا کہ صندوق فرعون کے پاس پہنچا اور وہاں دودھ پلانے کے لیے دائیاں حاضر کی گئیں اور آپ نے کسی کی چھاتی کو منہ نہ لگایا تو آپ کی بہن نے ف۴۰ ان لوگوں نے اس کو منظور کیا، وہ اپنی والدہ کو لے گئیں آپ نے ان کا دودھ قبول فرمایا۔ ف۴۱ آپ کے دیدار سے ف۴۲ یعنی غمِ فراق دور ہو۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک اور واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے ف۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون کی قوم کے ایک کافر کو مارا تھا وہ مر گیا، کہا گیا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی، اس واقعہ پر آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا۔ ف۴۴ محنتوں میں ڈال کر اور ان سے خلاصی عطا فرما کر۔ ف۴۵ مَدیَن ایک شہر ہے مصر سے آٹھ منزل فاصلہ پر یہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام رہتے تھے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام مصر سے مدین آئے اور کئی برس تک حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس اِقامت فرمائی اور ان کی صاحبزادی صفوراء کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ ف۴۶ یعنی اپنی عمر کے چالیسویں سال، اور یہ وہ سن ہے کہ انبیاء کی طرف اس سن میں وحی کی جاتی ہے۔ ف۴۷ اپنی وحی اور رسالت کے لیے تاکہ تو میرے ارادہ اور میری محبت پر تَصَرُّف کرے اور میری حُجت پر قائم رہے اور میرے اور میری خَلق کے درمیان خطاب پہنچانے والا ہو۔ ف۴۸ یعنی معجزات ف۴۹ یعنی اس کو بہ نرمی نصیحت فرمانا اور نرمی کا حکم اس لیے تھا کہ اس نے بچپن میں آپ کی خدمت کی تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا کبھی بڑھاپا نہ آئے گا اور مرتے دم تک اس کی سلطنت باقی رہے گی اور کھانے پینے اور نکاح کی لذتیں تادمِ مرگ باقی رہیں گی اور بعد موت دُخولِ جنت مُیَسَّر آئے گا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرعون سے یہ وعدے کیے تو اس کو یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر بغیر مشورۂ ہامان کے قطعی فیصلہ نہیں کرتا تھا، ہامان موجود نہ تھا جب وہ آیا تو فرعون نے اس کو یہ خبر دی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں۔ ہامان کہنے لگا: میں تو تجھ کو عاقل ودانا سمجھتا تھا! تو رب ہے، بندہ بنا چاہتا ہے! تو معبود ہے، عابد بننے کی خواہش کرتا ہے! فرعون نے کہا: تو نے ٹھیک کہا اور حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے، اللّٰہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم کیا کہ وہ حضرت ہارون کے پاس آئیں اور حضرت ہارون علیہ السلام کو وحی کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملیں۔ چنانچہ وہ ایک منزل چل کر آپ سے ملے اور جو وحی انہیں ہوئی تھی اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی۔ ف۵۰ یعنی آپ کی تعلیم ونصیحت اس امید کے ساتھ ہونی چاہئے تاکہ آپ

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا

فرمایا ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں ف۵۱ سنتا اور دیکھتا ف۵۲ تو اُس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم تیرے رب

رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ

کے بھیجے ہوئے ہیں تو اولادِ یعقوب کو ہمارے ساتھ چھوڑ دے ف۵۳ اور انہیں تکلیف نہ دے ف۵۴ بےشک ہم تیرے پاس

بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ

تیرے رب کی طرف سے نشانی لائے ہیں ف۵۵ اور سلامتی اُسے جو ہدایت کی پیروی کرے ف۵۶ بےشک ہماری طرف وحی ہوئی ہے

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾

کہ عذاب اس پر ہے جو جھٹلائے ف۵۷ اور منہ پھیرے ف۵۸ بولا تو تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کے لائق صورت دی ف۵۹ پھر راہ دکھائی ف۶۰ بولا ف۶۱ اگلی سنگتوں

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ

کا کیا حال ہے ف۶۲ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے ف۶۳ میرا رب نہ بہکے

وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا

نہ بھولے وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں چلتی راہیں رکھیں

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

اور آسمان سے پانی اُتارا ف۶۴ تو ہم نے اُس سے طرح طرح کے سبزے کے جوڑے نکالے ف۶۵

کے لیے اجرا اور اس پر الزامِ حُجت اور قطعِ عذر ہو جائے اور حقیقت میں ہونا تو وہی ہے جو تقدیرِ الٰہی ہے۔ ف۵۱ اپنی مدد سے ف۵۲ اس کے قول و فعل کو ف۵۳ اور انہیں بندگی و اَسیری سے رہا کر دے۔ ف۵۴ محنت و مشقت کے سخت کام لے کر۔ ف۵۵ یعنی معجزے جو ہمارے صدقِ نبوت کی دلیل ہیں۔ فرعون نے کہا: وہ کیا ہیں؟ تو آپ نے معجزۂ یدِ بیضاء (سورج کی طرح ہاتھ چمکنے کا معجزہ) دکھایا۔ ف۵۶ یعنی دونوں جہان میں اس کے لیے سلامتی ہے وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔ ف۵۷ ہماری نبوت کو اور ان اَحکام کو جو ہم لائے۔ ف۵۸ ہماری ہدایت سے۔ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام نے فرعون کو یہ پیغام پہنچا دیا تو وہ ف۵۹ ہاتھ کو اس کے لائق ایسی کہ کسی چیز کو پکڑ سکے، پاؤں کو اس کے قابل کہ چل سکے، زبان کو اس کے مناسب کہ بول سکے، آنکھ کو اس کے موافق کہ دیکھ سکے، کان کو ایسی کہ سن سکے۔ ف۶۰ اور اس کی معرفت دی کہ دنیا کی زندگانی اور آخرت کی سعادت کے لیے اللّٰہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو کس طرح کام میں لایا جائے۔ ف۶۱ فرعون ف۶۲ یعنی جو امتیں گزر چکی ہیں مثل قومِ نوح و عاد و ثمود کے جو بتوں کو پوجتے تھے اور بَعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جانے کے منکر تھے، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۶۳ یعنی لوحِ محفوظ میں ان کے تمام احوال مکتوب ہیں، روزِ قیامت انہیں ان اعمال پر جزا دی جائے گی۔ ف۶۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام تو یہاں تمام ہو گیا اب اللّٰہ تعالیٰ اہلِ مکہ کو خطاب کر کے اس کی تتمیم فرماتا ہے ف۶۵ یعنی قسم قسم کے سبزے مختلف رنگتوں خوشبوؤں شکلوں کے بعض آدمیوں کے لیے بعض جانوروں کے لیے۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿٥٤﴾ ع مِنْهَا ٢ ٣٠ ١١

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ ۶۶ بےشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو ہم نے زمین

خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾ وَلَقَدْ

ہی سے تمہیں بنایا ۶۷ اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے ۶۸ اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ۶۹ اور بیشک ہم

اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا

نے اسے ۷۰ اپنی سب نشانیاں ۷۱ دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ۷۲ بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے سبب ہماری

بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ

زمین سے نکال دو اے موسیٰ ۷۳ تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے ۷۴ تو ہم میں اور اپنے میں ایک

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ

وعدہ ٹھہرا دو جس سے نہ ہم بدلہ لیں (آگے پیچھے ہوں) نہ تم ہموار جگہ ہو موسیٰ نے کہا تمہارا وعدہ

یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَیْدَهٗ

میلے کا دن ہے ۷۵ اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں ۷۶ تو فرعون پھرا اور اپنے داؤں (مکروفریب) اکٹھے کیے ۷۷

ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ

پھر آیا ۷۸ ان سے موسیٰ نے کہا تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ۷۹ کہ وہ تمہیں عذاب

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَاَسَرُّوا

سے ہلاک کردے اور بےشک نامراد رہا جس نے جھوٹ باندھا ۸۰ تو اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہوگئے ۸۱ اور چھپ کر

۶۶ یہ امر اِباحت اور تذکیرِ نعمت کے لیے ہے یعنی ہم نے یہ سبزے نکالے تمہارے لیے ان کا کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا مباح کرکے۔ ۶۷ تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔ ۶۸ تمہاری موت و دفن کے وقت ۶۹ روزِ قیامت۔ ۷۰ یعنی فرعون کو ۷۱ یعنی کل آیاتِ تسع (نو نشانیاں) جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں۔ ۷۲ اور ان آیات کو سحر بتایا اور قبولِ حق سے انکار کیا اور۔ ۷۳ یعنی ہمیں مصر سے نکال کر خود اس پر قبضہ کرو اور بادشاہ بن جاؤ۔ ۷۴ اور جادو میں ہمارا اور تمہارا مقابلہ ہوگا ۷۵ اس میلہ سے فرعونیوں کا میلہ مراد ہے جو ان کی عید تھی اور اس میں وہ زینتیں کر کر کے جمع ہوتے تھے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ دن عاشوراء یعنی دسویں محرم کا تھا اور اس سال یہ تاریخ سنیچر کو واقع ہوئی تھی۔ اس روز کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لیے مُعیّن فرمایا کہ یہ روز ان کی غایت شوکت کا دن تھا اس کو مقرر کرنا اپنے کمال قوّت کا اِظہار ہے نیز اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ حق کا ظہور اور باطل کی رسوائی کے لیے ایسا ہی وقت مناسب ہے جبکہ اَطراف و جوانب کے تمام لوگ مجتمع ہوں۔ ۷۶ تاکہ خوب روشنی پھیل جائے اور دیکھنے والے باطمینان دیکھ سکیں اور ہر چیز صاف صاف نظر آئے۔ ۷۷ کثیرُ التعداد جادوگروں کو جمع کیا ۷۸ وعدہ کے دن ان سب کو لے کر ۷۹ کسی کو اس کا شریک کرکے ۸۰ اللہ تعالیٰ پر۔ ۸۱ یعنی جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ کلام سن کر آپس میں مختلف ہوگئے۔ بعض کہنے لگے کہ یہ بھی ہماری مثل جادوگر ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ باتیں ہی جادوگروں کی نہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کو منع کرتے ہیں۔

النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ
مشورت کی بولے بیشک یہ دونوں ف۸۲ ضرور جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہاری
اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ
زمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا اچھا دین لے جائیں تو اپنا داؤں (فریب) پکا کر لو پھر
ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ
پَرا باندھ (صف بنا) کر آؤ اور آج مراد کو پہنچا جو غالب رہا بولے ف۸۳ اے موسیٰ یا تو
تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا
تم ڈالو ف۸۴ یا ہم پہلے ڈالیں ف۸۵ موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو ف۸۶ جبھی
حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ
اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں ف۸۷ تو اپنے
نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا
جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو
فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ
تیرے دہنے ہاتھ میں ہے ف۸۸ وہ ان کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادوگر کا فریب ہے اور جادوگر
السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ
کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے ف۸۹ تو سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے ہم اُس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ
وَ مُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ
کا رب ہے ف۹۰ فرعون بولا کیا تم اُس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے

ف۸۲ یعنی حضرت موسیٰ و حضرت ہارون ف۸۳ جادوگر ف۸۴ پہلے اپنا عصا ف۸۵ اپنے سامان۔ ابتداء کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولتِ ایمان سے مشرف فرمایا۔ ف۸۶ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس لیے فرمایا کہ جو کچھ جادو کے مکر ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر چکیں اس کے بعد آپ معجزہ دکھائیں اور حق باطل کو مٹائے اور معجزہ سحر کو باطل کرے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ چنانچہ جادوگروں نے رسیاں لاٹھیاں وغیرہ جو سامان لائے تھے سب ڈال دیا اور لوگوں کی نظر بندی کر دی۔ ف۸۷ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ زمین سانپوں سے بھر گئی اور میلوں کے میدان میں سانپ ہی سانپ دوڑ رہے ہیں اور دیکھنے والے اس باطل نظر بندی سے مسحور ہو گئے کہیں ایسا نہ ہو کہ بعض معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس کے گرویدہ ہو جائیں اور معجزہ نہ دیکھیں۔ ف۸۸ یعنی اپنا عصا ف۸۹ پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا عصا ڈالا وہ جادوگروں کے تمام اژدہوں اور سانپوں کو نگل گیا اور آدمی اس کے خوف سے گھبرا گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اپنے دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

تم سب کو جادو سکھایا ف۹۱ تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا ف۹۲ اور

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾

تمہیں کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) پر سولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے ف۹۳

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ف۹۴ ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تو کر چک

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ۭ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

جو تجھے کرنا ہے ف۹۵ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۹۶ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ

کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر ف۹۷ اور اللہ بہتر ہے ف۹۸ اور

اَبْقٰى ﴿٧٣﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

سب سے زیادہ باقی رہنے والا ف۹۹ بیشک جو اپنے رب کے حضور مجرم ف۱۰۰ ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے ف۱۰۱

وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ

نہ جئے ف۱۰۲ اور جو اُس کے حضور ایمان کے ساتھ آئے کہ اچھے کام کئے ہوں ف۱۰۳ تو اُنہیں کے

ہو گیا یہ دیکھ کر جادوگروں کو یقین ہوا کہ یہ معجزہ ہے جس سے سحر مقابلہ نہیں کر سکتا اور جادو کی فریب کاری اس کے سامنے قائم نہیں رہ سکتی۔ ف۹۰ سبحان اللہ کیا عجیب حال تھا جن لوگوں نے ابھی کفر وجُحود کے لیے رسیاں اور عصا ڈالے تھے ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر وسجود کے لیے سر جھکا دیئے اور گردنیں ڈال دیں منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنت میں اپنے منازِل دیکھ لیے۔ ف۹۱ یعنی جادو میں وہ استاد کامل اور تم سب سے فائق ہے۔ (معاذ اللہ) ف۹۲ یعنی دہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں ف۹۳ اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے، یا رب العالمین کا۔ فرعون کا یہ مُتکبّرانہ کلمہ سن کر وہ جادوگر ف۹۴ یدِ بیضا اور عصائے موسیٰ۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مُعجزہ کو بھی سحر کہتا ہے تو بتا وہ رسے اور لاٹھیاں کہاں گئیں؟ بعض مُفَسّرین کہتے ہیں کہ بیّنات سے مراد جنت اور اس میں اپنے منازِل کا دیکھنا ہے۔ ف۹۵ ہمیں اس کی کچھ پروا نہیں ف۹۶ آگے تو تیری کچھ مجال نہیں اور دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے تو مہربان بھی ہو تو بقائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زَوال کا کیا غم بِالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمالِ دنیا کی جزا ملے گی۔ ف۹۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں۔ بعض مُفَسّرین نے فرمایا کہ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لیے بلایا تھا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا تھا کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچا دیا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس وقت اس کا جادو کام نہیں کرتا مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کیا، اس کی مغفرت کے وہ اللہ تعالیٰ سے طالب اور امیدوار ہیں۔ ف۹۸ فرمانبرداروں کو ثواب دینے میں ف۹۹ بلحاظ عذاب کرنے کے نافرمانوں پر۔ ف۱۰۰ یعنی کافر مثل فرعون کے ف۱۰۱ کہ مر کر ہی اس سے چھوٹ سکے۔ ف۱۰۲ ایسا جینا جس سے کچھ نفع اٹھا سکے۔ ف۱۰۳ یعنی جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو اور انہوں نے اپنی زندگی میں نیک عمل کئے ہوں فرائض اور نوافل بجا لائے ہوں۔

الدَّرَجٰتُ الْعُلٰىۙ ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

درجے اونچے بسنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ اُن میں

فِیْهَاؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى۠ ﴿٧٦﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤىۙ۬ اَنْ اَسْرِ ع ٢٢ ١٢

رہیں اور یہ صلہ ہے اس کا جو پاک ہوا‌ف١٠٤ اور بے‌شک ہم نے موسیٰ کو وحی کی‌ف١٠٥ کہ راتوں رات میرے

بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًاۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا

بندوں کو لے چل‌ف١٠٦ اور ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دے‌ف١٠٧ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون آلے اور نہ

تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْؕ ﴿٧٨﴾

خطرہ‌ف١٠٨ تو ان کے پیچھے فرعون پڑا اپنے لشکر لے کر‌ف١٠٩ تو انھیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا ڈھانپ لیا‌ف١١٠

وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی‌ف١١١ اے بنی اسرائیل بے‌شک ہم نے تم کو تمہارے

مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ

دشمن‌ف١١٢ سے نجات دی اور تمہیں طور کی دہنی طرف کا وعدہ دیا‌ف١١٣ اور تم پر من اور

وَ السَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِیْهِ فَیَحِلَّ

سلویٰ اُتارا‌ف١١٤ کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو‌ف١١٥ کہ تم پر

عَلَیْكُمْ غَضَبِیْۚ وَ مَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَ اِنِّیْ لَغَفَّارٌ

میرا غضب اُترے اور جس پر میرا غضب اُترا بے‌شک وہ گرا‌ف١١٦ اور بے‌شک میں بہت بخشنے والا ہوں

لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَ مَاۤ اَعْجَلَكَ عَنْ

اُسے جس نے توبہ کی‌ف١١٧ اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا‌ف١١٨ اور تو نے اپنی قوم سے

ف١٠٤ کفر کی نجاست اور معاصی کی گندگی سے۔ ف١٠٥ جبکہ فرعون معجزات دیکھ کر راہ پر نہ آیا اور پند پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر ظلم و ستم اور زیادہ کرنے لگا۔ ف١٠٦ مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہنچیں اور فرعونی لشکر پیچھے سے آئے تو اندیشہ نہ کر ف١٠٧ اپنا عصا مار کر ف١٠٨ دریا میں غرق ہونے کا۔ موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی پا کر شب کے اول وقت ستر ہزار بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر مصر سے روانہ ہوگئے۔ ف١٠٩ جن میں چھ لاکھ قبطی تھے۔ ف١١٠ وہ غرق ہوگئے اور پانی ان کے سروں سے اونچا ہوگیا۔ ف١١١ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے اور احسان کا ذکر کیا اور فرمایا: ف١١٢ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف١١٣ کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو وہاں توریت عطا فرمائیں گے جس پر عمل کیا جائے ف١١٤ تیہ میں اور فرمایا: ف١١٥ ناشکری اور کفرانِ نعمت کر کے اور ان نعمتوں کو معاصی اور گناہوں میں خرچ کر کے یا ایک دوسرے پر ظلم کر کے ف١١٦ جہنم میں اور ہلاک ہوا۔ ف١١٧ شرک سے ف١١٨ تا دمِ آخر۔

قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِيْ وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ
کیوں جلدی کی اے موسیٰ ف۱۱۹ عرض کی کہ وہ یہ ہیں میرے پیچھے اور اے میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا
لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ
کہ تو راضی ہو ف۱۲۰ فرمایا تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو ف۱۲۱ بلا میں ڈالا اور انہیں سامری
السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ۬ قَالَ يٰقَوْمِ
نے گمراہ کر دیا ف۱۲۲ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا ف۱۲۳ غصہ میں بھرا افسوس کرتا ف۱۲۴ کہا اے میری قوم
اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ
کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا ف۱۲۵ کیا تم پر مدت لمبی گزری یا تم نے چاہا
اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا مَاۤ
کہ تم پر تمہارے رب کا غضب اُترے تو تم نے میرا وعدہ خلاف کیا ف۱۲۶ بولے ہم نے
اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ
آپ کا وعدہ اپنے اختیار سے خلاف نہ کیا لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے گہنے کے ف۱۲۷
فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا
تو ہم نے اُنھیں ف۱۲۸ ڈال دیا پھر اسی طرح سامری نے ڈالا ف۱۲۹ تو اُس نے اُن کے لیے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ
لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ
گائے کی طرح بولتا ف۱۳۰ تو بولے ف۱۳۱ یہ ہے تمہارا معبود اور موسیٰ کا معبود موسیٰ تو بھول گئے ف۱۳۲ تو کیا نہیں دیکھتے

ف۱۱۹ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے توریت لینے طور پر تشریف لے گئے پھر کلامِ پروردگار کے شوق میں ان سے آگے بڑھ گئے انہیں پیچھے چھوڑ دیا اور فرما دیا کہ میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وَمَاۤ اَعْجَلَكَ (اور تو نے اپنی قوم سے کیوں جلدی کی اے موسیٰ!) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۲۰ یعنی تیری رضا اور زیادہ ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے اِجتہاد کا جواز ثابت ہوا۔ (مدارک) ف۱۲۱ جنہیں آپ نے حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ چھوڑا ہے۔ ف۱۲۲ گوسالہ پرستی کی دعوت دے کر۔ **مسئلہ:** اس آیت میں اضلال یعنی گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف فرمائی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب و باعث ہوا اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو سبب کی طرف نسبت کرنا جائز ہے۔ اسی طرح کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاء نے حاجت روائی فرمائی، بزرگوں نے بلا دفع کی۔ مفسرین نے فرمایا ہے کہ اُمور ظاہر میں مَنشاء و سبب کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ حقیقت میں ان کا مُوجِد اللہ تعالیٰ ہے اور قرآن کریم میں ایسی نسبتیں بکثرت وارد ہیں۔ (خازن) ف۱۲۳ چالیس دن پورے کر کے توریت لے کر ف۱۲۴ ان کے حال پر ف۱۲۵ کہ وہ تمہیں توریت عطا فرمائے گا جس میں ہدایت ہے، نور ہے، ہزار سورتیں ہیں، ہر سورت میں ہزار آیتیں ہیں۔ ف۱۲۶ اور ایسا ناقص کام کیا کہ گوسالہ کو پوجنے لگے تمہارا وعدہ تو مجھ سے یہ تھا کہ میرے حکم کی اطاعت کرو گے اور میرے دین پر قائم رہو گے ف۱۲۷ یعنی قوم فرعون کے زیوروں کے جو بنی اسرائیل نے ان لوگوں سے عاریت کے طور پر مانگ لیے تھے۔ ف۱۲۸ سامری کے حکم سے آگ میں ف۱۲۹ ان زیوروں کو جو اس کے پاس تھے اور اس خاک کو جو حضرت جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم کے نیچے سے اس نے حاصل کی تھی۔ ف۱۳۰ یہ بچھڑا سامری نے بنایا اور اس میں کچھ سوراخ اس طرح رکھے کہ جب

ع ۱۳/۱۴
اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ
کہ وہ ف۱۳۳ اُنھیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور اُن کے کسی بُرے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا ف۱۳۴ اور بے شک
قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ
ان سے ہارون نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم یونہی ہے کہ تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ف۱۳۵ اور بے شک تمہارا رب رحمٰن ہے
فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْۤا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى
تو میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے (پوجا کیلئے جم کر بیٹھے) رہیں گے ف۱۳۶ جب تک
يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ۙ﴿۹۲﴾
ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کے آئیں ف۱۳۷ موسیٰ نے کہا اے ہارون تمہیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انھیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا
اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ
کہ میرے پیچھے آتے ف۱۳۸ تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا کہا اے میرے ماں جائے نہ میری داڑھی پکڑو اور
لَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ
نہ میرے سر کے بال مجھے یہ ڈر ہوا کہ تم کہو گے تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے
تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ
میری بات کا انتظار نہ کیا ف۱۳۹ موسیٰ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری ف۱۴۰ بولا میں نے وہ دیکھا جو
يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ
لوگوں نے نہ دیکھا ف۱۴۱ تو ایک مٹھی بھرلی فرشتے کے نشان سے پھر اُسے ڈال دیا ف۱۴۲ اور

ان میں ہوا داخل ہو تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ اسپ جبریل کی خاکِ زیرِ قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا۔ ف۱۳۱ سامری اور اس کے مُتَّبِعین ۔ ف۱۳۲ یعنی موسیٰ معبود کو بھول گئے اور اس کو یہاں چھوڑ کر اس کی جستجو میں طور پر چلے گئے ۔ (معاذاللّٰہ) بعض مفسرین نے کہا کہ نَسِیَ کا فاعل سامری ہے اور معنی یہ ہیں کہ سامری نے جو بچھڑے کو معبود بنایا وہ اپنے رب کو بھول گیا یا وہ حدوثِ اجسام سے استدلال کرنا بھول گیا۔ ف۱۳۳ بچھڑا ف۱۳۴ خطاب سے بھی عاجز اور نفع وضرر سے بھی وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔ ف۱۳۵ تو اسے نہ پوجو ف۱۳۶ گوسالہ پرستی پر قائم رہیں گے اور تمہاری بات نہ مانیں گے۔ ف۱۳۷ اس پر حضرت ہارون علیہ السلام ان سے علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ بارہ ہزار وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو آپ نے ان کے شور مچانے اور باجے بجانے کی آوازیں سنیں جو بچھڑے کے گرد ناچتے تھے، تب آپ نے اپنے ستر ہمراہیوں سے فرمایا یہ فتنہ کی آواز ہے، جب قریب پہنچے اور حضرت ہارون کو دیکھا تو غیرت دینی سے جو آپ کی سِرِشت (فطرت) تھی جوش میں آکر ان کے سر کے بال داہنے ہاتھ میں اور داڑھی بائیں میں پکڑی اور۔ ف۱۳۸ اور مجھے خبر دے دیتے یعنی جب انہوں نے تمہاری بات نہ مانی تھی تو تم مجھ سے کیوں نہیں آملے کہ تمہارا ان سے جدا ہونا بھی ان کے حق میں ایک زجر ہوتا۔ ف۱۳۹ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سامری کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ ف۱۴۰ تو نے ایسا کیوں کیا اس کی وجہ بتا ف۱۴۱ یعنی میں نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کو پہچان لیا وہ اَسپِ حیات (جنتی گھوڑے براق) پر سوار تھے، میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک لے لوں۔ ف۱۴۲ اس بچھڑے میں جس کو بنایا تھا۔

سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا

میرے جی کو یہی بھلا لگا ف۱۴۳ کہا تو چلتا بن ف۱۴۴ کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ ف۱۴۵ تو کہے

مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ

چھو نہ جا ف۱۴۶ اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۴۷ جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر آسن

عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ

مارے (پوجا کے لیے بیٹھا) رہا ف۱۴۸ قسم ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے ف۱۴۹ تمہارا معبود تو وہی

اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ

اللہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہم ایسا ہی

عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ۚۖ مَنْ

تمہارے سامنے اگلی خبریں بیان فرماتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا ف۱۵۰ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَ سَآءَ

اُس سے منہ پھیرے ف۱۵۱ تو بے شک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا ف۱۵۲ وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے ف۱۵۳ اور وہ قیامت

لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ۙ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ

کے دن اُن کے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۵۴ اور ہم اس دن مجرموں کو ف۱۵۵ اٹھائیں گے

یَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ۚۖ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ

نیلی آنکھیں ف۱۵۶ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات ف۱۵۷ ہم

ف۱۴۳ اور یہ فعل میں نے اپنے ہی ہوائے نفس سے کیا کوئی دوسرا اس کا باعث ومُحرِک نہ تھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۴۴ دور ہو جا ف۱۴۵ جب تجھ سے کوئی ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو تو اس سے ف۱۴۶ یعنی سب سے علیحدہ رہنا نہ تجھ سے کوئی چھوئے نہ تو کسی سے چھوئے۔ لوگوں سے ملنا اس کے لیے کلی طور پر ممنوع قرار دیا گیا اور ملاقات مُکالمت خرید وفروخت ہر ایک کے ساتھ حرام کردی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے، وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی چھو نہ جانا اور وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و وحشت میں گزارتا تھا۔ ف۱۴۷ یعنی عذاب کے وعدے کا آخرت میں بعد اس عذاب دنیا کے تیرے شرک وفساد انگیزی پر ف۱۴۸ اور اس کی عبادت پر قائم رہا ف۱۴۹ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کیا اور جب آپ سامری کے اس فساد کو مٹا چکے تو بنی اسرائیل سے مُخاطبہ فرما کر دینِ حق کا بیان فرمایا اور ارشاد کیا ف۱۵۰ یعنی قرآن پاک کہ وہ ذکرِ عظیم ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہو اس کے لیے اس کتاب کریم میں نجات اور برکتیں ہیں اور اس کتابِ مقدّس میں اُممِ ماضیہ (گذشتہ امتوں) کے ایسے حالات کا ذکر و بیان ہے جو فکر کرنے اور عبرت حاصل کرنے کے لائق ہیں۔ ف۱۵۱ یعنی قرآن سے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ف۱۵۲ گناہوں کا بارگراں ف۱۵۳ یعنی اس گناہ کے عذاب میں ف۱۵۴ لوگوں کو محشر میں حاضر کرنے کے لیے مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ صور کا پھونکا جانا) ہے۔ ف۱۵۵ یعنی کافروں کو اس حال میں ف۱۵۶ اور کالے منہ ف۱۵۷ آخرت کے اہوال اور وہاں کے خوفناک منازل دیکھ کر انہیں زندگانی دنیا کی مدت بہت قلیل معلوم ہوگی۔

أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع ۵ ۱۵ ۱۴

خوب جانتے ہیں جو وہ وف۱۵۸ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے وف۱۵۹

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا

اور تم سے پہاڑوں کو پوچھتے ہیں ف۱۶۰ تم فرماؤ انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اُڑا دے گا تو زمین کو پٹ پر

صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ

ہموار کر چھوڑے گا کہ تو اُس میں نیچا اونچا کچھ نہ دیکھے اُس دن پکارنے والے

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا

کے پیچھے دوڑیں گے وف۱۶۱ اُس میں کجی نہ ہوگی وف۱۶۲ اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور وف۱۶۳ پست ہوکررہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت

هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ

آہستہ آواز وف۱۶۴ اُس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے وف۱۶۵ اذن دے دیا ہے اور اُس کی

لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ

بات پسند فرمائی وہ جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے وف۱۶۶ اور اُن کا علم اسے نہیں

عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

گھیر سکتا وف۱۶۷ اور سب منہ جھک جائیں گے اس زندہ قائم رکھنے والے کے حضور وف۱۶۸ اور بے شک نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ لیا وف۱۶۹

وف۱۵۸ آپس میں ایک دوسرے سے وف۱۵۹ بعض مفسرین نے کہا کہ وہ اس دن کے شدائد دیکھ کر اپنے دنیا میں رہنے کی مقدار بھول جائیں گے۔ ف۱۶۰ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف کے ایک آدمی نے رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن پہاڑوں کا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۱۶۱ جو انہیں روزِ قیامت مَوقِف (میدان محشر) کی طرف بلائے گا اور نِدا کرے گا کہ چلو رحمٰن کے حضور پیش ہونے کو اور یہ پکارنے والے حضرت اسرافیل ہوں گے۔ وف۱۶۲ اور اس دعوت سے کوئی انحراف نہ کرسکے گا۔ وف۱۶۳ ہیبت وجلال سے۔ وف۱۶۴ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا ایسی کہ اس میں صرف لبوں کی جنبش ہوگی۔ وف۱۶۵ شفاعت کرنے کا وف۱۶۶ یعنی تمام ماضیات و مستقبلات اور جملہ اُمورِ دنیا و آخرت یعنی اللّٰہ تعالٰی کا علم بندوں کی ذات وصفات اور جملہ حالات کو مُحِیط ہے۔ وف۱۶۷ یعنی تمام کائنات کا علم ذاتِ الٰہی کا احاطہ نہیں کرسکتا اس کی ذات کا اِدراک علومِ کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اَسماء وصفات اور آثارِ قدرت وشُیُونِ حکمت سے پہچانا جاتا ہے:

کجا دریابد اورا عقل چالاک   کہ او بالاتر است از حد ادراک
نظر کُن اندر اسماء و صفاتش   کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش

(یعنی تیز عقل بھی اس کی ذات کا ادراک کیسے کرسکتی ہے؟ جبکہ وہ تو فہم وادراک سے برتر ہے، لہٰذا اس کی صفات واسماء میں غوروفکر کرو کہ اس کی ذات وحقیقت سے کوئی آشنا نہیں) بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ علومِ خَلق معلوماتِ اِلٰہیہ کا احاطہ نہیں کرسکتے، بظاہر یہ عبارتیں دو ہیں مگر مآل پر نظر رکھنے والے بآسانی سمجھ لیتے ہیں کہ فرق صرف تعبیر کا ہے۔ وف۱۶۸ اور ہر ایک شانِ عجزو نیاز کے ساتھ حاضر ہوگا، کسی میں سرکشی نہ رہے گی، اللّٰہ تعالٰی کے قہر وحکومت کا ظہور تام ہوگا۔ وف۱۶۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا: جس نے شرک کیا ٹوٹے (نقصان) میں رہا اور بیشک شرک شدید ترین ظلم ہے اور جو اس ظلم کا زیر بار ہوکر (بوجھ اُٹھا کر) موقفِ قیامت میں آئے اس سے بڑھ کر نامراد کون؟

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾
اور جو کچھ نیک کام کرے اور ہو مسلمان تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا نہ نقصان کا ف۱۷۰

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا وَّ صَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ
اور یونہی ہم نے اُسے عربی قرآن اتارا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیئے ف۱۷۱ کہ کہیں

یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَ لَا
انھیں ڈر ہو یا ان کے دل میں کچھ سوچ پیدا کرے ف۱۷۲ تو سب سے بلند ہے اللّٰہ سچا بادشاہ ف۱۷۳ اور

تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ
قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی تمہیں پوری نہ ہولے ف۱۷۴ اور عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے

عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع ۱۱ / ۱۵
علم زیادہ دے اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا ف۱۷۵ تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾
اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گرے مگر ابلیس اُس نے نہ مانا

فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ
تو ہم نے فرمایا اے آدم بے شک یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے ف۱۷۶ تو ایسا نہ ہو کہ وہ تم دونوں کو جنت سے نکال دے

فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَ لَا تَعْرٰى ۙ﴿۱۱۸﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا
پھر تو مشقت میں پڑے ف۱۷۷ بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہو نہ ننگا ہو اور یہ کہ تجھے نہ اس میں پیاس لگے

وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى
نہ دھوپ ف۱۷۸ تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں

ف۱۷۰ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ طاعت اور نیک اعمال سب کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے کہ ایمان ہو تو سب نیکیاں کار آمد ہیں اور ایمان نہ ہو تو سب عمل بیکار۔ ف۱۷۱ فرائض کے چھوڑنے اور ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر۔ ف۱۷۲ جس سے انہیں نیکیوں کی رغبت اور بدیوں سے نفرت ہو اور وہ پند و نصیحت حاصل کریں۔ ف۱۷۳ جو اصل مالک ہے اور تمام بادشاہ اس کے محتاج۔ ف۱۷۴ **شانِ نزول:** جب حضرت جبریل قرآن کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو حضور سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، فرمایا گیا کہ آپ مشقت نہ اٹھائیں اور سورۂ قیامہ میں اللّٰہ تعالٰی نے خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔ ف۱۷۵ کہ شجرِ ممنوعہ کے پاس نہ جائیں۔ ف۱۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضل و شرف کی فضیلت کو تسلیم نہ کرنا اور اس کی تعظیم و احترام بجالانے سے اعراض کرنا دلیلِ حسد و عداوت ہے۔ اس آیت میں شیطان کا حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنا آپ کے ساتھ اس کی دشمنی کی دلیل قرار دیا گیا۔ ف۱۷۷ اور اپنی غذا اور خوراک کے لیے زمین جوتنے، کھیتی کرنے، دانہ نکالنے، پیسنے، پکانے کی محنت میں مبتلا ہو اور چونکہ عورت کا

شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ
ہمیشہ جینے کا پیڑ ف۱۷۹ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے ف۱۸۰ تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں ف۱۸۱ اور

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾
جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے ف۱۸۲ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اسکی راہ نہ پائی ف۱۸۳

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًۢا
پھر اسے اس کے رب نے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائی اور اپنے قربِ خاص کی راہ دکھائی فرمایا کہ تم دونوں مل کر جنت سے اُترو

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ۬ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے ف۱۸۴ تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً
وہ نہ بہکے ف۱۸۵ نہ بدبخت ہو ف۱۸۶ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا ف۱۸۷ تو بے شک اس کے لیے تنگ

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى
زندگانی ہے ف۱۸۸ اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا

وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ
میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا ف۱۸۹ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں ف۱۹۰ تو نے اُنھیں بھلادیا اور ایسے ہی

نفقہ مرد کے ذمہ ہے اس لیے اس تمام محنت کی نسبت صرف حضرت آدم علیہ السلام کی طرف فرمائی گئی۔ ف۱۷۸ ہر طرح کا عیش وراحت جنت میں موجود ہے کسب و محنت سے بالکل امن ہے۔ ف۱۷۹ جس کو کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصل ہو جاتی ہے۔ ف۱۸۰ اور اس میں زوال نہ آئے۔ ف۱۸۱ یعنی بہشتی لباس ان کے جسم سے اتر گئے۔ ف۱۸۲ ستر چھپانے اور جسم ڈھکنے کے لیے۔ ف۱۸۳ اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی پھر حضرت آدم علیہ السلام توبہ واستغفار میں مشغول ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے وسیلہ سے دعا کی۔ ف۱۸۴ یعنی کتاب اور رسول۔ ف۱۸۵ یعنی دنیا میں۔ ف۱۸۶ آخرت میں کیونکہ آخرت کی بدبختی دنیا میں طریقِ حق سے بہکنے کا نتیجہ ہے تو جو کوئی کتاب الٰہی اور رسول برحق کا اتباع کرے اور ان کے حکم کے مطابق چلے وہ دنیا میں بہکنے سے اور آخرت میں اس کے عذاب و وبال سے نجات پائے گا۔ ف۱۸۷ اور میری ہدایت سے روگردانی کی۔ ف۱۸۸ دنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں یا دین میں یا ان سب میں دنیا کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ ہدایت کا اتباع نہ کرنے سے عملِ بد اور حرام میں مبتلا ہو یا قناعت سے محروم ہو کر گرفتارِ حرص ہو جائے اور کثرتِ مال واسباب سے بھی اس کو فراغ خاطر (بے فکری) اور سکونِ قلب میسر نہ ہو، دل ہر چیز کی طلب میں آوارہ ہو اور حرص کے غموں سے کہ یہ نہیں وہ نہیں، حال تاریک اور وقت خراب رہے اور مومن متوکل کی طرح اس کو سکون وفراغ حاصل ہی نہ ہو جس کو حیات طیبہ کہتے ہیں قَالَ تَعَالٰی: فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے) اور قبر کی تنگ زندگانی یہ ہے کہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ کافر پر ننانوے اژدہے اس کی قبر میں مسلط کئے جاتے ہیں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: یہ آیت اسود بن عبد العزیٰ مخزومی کے حق میں نازل ہوئی اور قبر کی زندگانی سے مراد قبر کا اس سختی سے دبانا ہے جس سے ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف آجاتی ہیں اور آخرت میں تنگ زندگانی جہنم کے عذاب ہیں جہاں زقوم (تھوہڑ) اور کھولتا پانی اور جہنمیوں کے خون اور ان کے پیپ کھانے پینے کو دی جائے گی اور دین میں تنگ زندگانی یہ ہے کہ نیکی کی راہیں تنگ ہو جائیں اور آدمی کسب حرام میں مبتلا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بندے کو تھوڑا ملے یا بہت اگر خوف خدا نہیں تو اس میں کچھ بھلائی نہیں اور یہ تنگ زندگانی ہے۔ (تفسیر کبیر وخازن ومدارک وغیرہ) ف۱۸۹ دنیا میں۔ ف۱۹۰ تو ان پر

اَلْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

آج تیری کوئی خبر نہ لے گا وا۱۹ اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیر پا ہے تو کیا انہیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع ۷ ۱۳/۱۶

سنگتیں (قومیں) ہلاک کر دیں و۱۹۲ کہ یہ ان کے بسنے کی جگہ چلتے پھرتے ہیں و۱۹۳ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو و۱۹۴

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ؕ فَاصْبِرْ

اور اگر تمہارے رب کی ایک بات نہ گزر چکی ہوتی و۱۹۵ تو ضرور عذاب انہیں و۱۹۶ لپٹ جاتا اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ ٹھہرایا ہوا و۱۹۷ تو ان کی

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے (تعریف کرتے) ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے و۱۹۸ اور اس کے

غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

ڈوبنے سے پہلے و۱۹۹ اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو ف۲۰۰ اور دن کے کناروں پر و۲۰۱ اس امید پر کہ تم راضی ہو و۲۰۲

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اسکی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لیے دی ہے جیتی دنیا کی

الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

تازگی و۲۰۳ کہ ہم انھیں اس کے سبب فتنہ میں ڈالیں و۲۰۴ اور تیرے رب کا رزق و۲۰۵ سب سے اچھا اور سب سے دیر پا ہے اور اپنے گھر والوں

ایمان نہ لایا اور و۱۹۱ جہنم کی آگ میں جلا کرے گا۔ و۱۹۲ جو رسولوں کو نہیں مانتی تھیں۔ و۱۹۳ یعنی قریش اپنے سفروں میں ان کے دیار (مکانات و بستیوں) پر گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے نشان دیکھتے ہیں۔ و۱۹۴ جو عبرت حاصل کریں اور سمجھیں کہ انبیاء کی تکذیب اور ان کی مخالفت کا انجام برا ہے۔ و۱۹۵ یعنی یہ کہ امت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عذاب میں تاخیر کی جائے گی۔ و۱۹۶ دنیا ہی میں و۱۹۷ یعنی روزِ قیامت۔ و۱۹۸ اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ و۱۹۹ اس سے ظہر و عصر کی نمازیں مراد ہیں جو دن کے نصف آخر میں آفتاب کے زوال و غروب کے درمیان واقع ہیں۔ ف۲۰۰ یعنی مغرب و عشا کی نمازیں پڑھو۔ و۲۰۱ فجر و مغرب کی نمازیں ان کی تاکیداً تکرار فرمائی گئی اور بعض مفسرین قبلِ غروب سے نمازِ عصر اور اطرافِ نہار سے ظہر مراد لیتے ہیں، ان کی توجیہ یہ ہے کہ نماز ظہر زوال کے بعد ہے اور اس وقت دن کے نصفِ اول اور نصفِ آخر کے اطراف ملتے ہیں۔ نصف اول کی انتہا ہے اور نصف آخر کی ابتدا۔ (مدارک وخازن) و۲۰۲ اللہ کے فضل و عطا اور اس کے انعام و اکرام سے کہ تمہیں امت کے حق میں شفیع بنا کر تمہاری شفاعت قبول فرمائے اور تمہیں راضی کرے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے)۔ و۲۰۳ یعنی اصناف و اقسام کفار یہود و نصارٰی وغیرہ کو جو دنیوی ساز و سامان دیا ہے مؤمن کو چاہئے کہ اس کو اِستحسان و اِعجاب (تعجب و اچھائی) کی نظر سے نہ دیکھے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نافرمانوں کے طُمطُراق (شان و شوکت، ٹھاٹ باٹ) نہ دیکھو لیکن یہ دیکھو کہ گناہ اور معصیت کی ذلت کس طرح ان کی گردنوں سے نمودار ہے۔ و۲۰۴ اس طرح کہ جنتی ان

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ
کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ف۲۰۶ ہم تجھے روزی دیں گے ف۲۰۷ اور انجام کا بھلا

لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا
پرہیزگاری کے لیے اور کافر بولے یہ ف۲۰۸ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ف۲۰۹ اور کیا انھیں اس کا بیان نہ آیا جو

فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا
اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۱۰ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ف۲۱۱ ضرور کہتے

رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے قبل اس کے کہ ذلیل

وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ
و رسوا ہوتے تم فرماؤ سب راہ دیکھ رہے ہیں ف۲۱۲ تو تم بھی راہ دیکھو تو اب جان جاؤ گے ف۲۱۳ کہ کون ہیں

الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸ ع ۱۷
سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی

پرنعمت زیادہ ہواتنی ہی ان کی سرکشی اور ان کا طُغیان بڑھے اور وہ سزائے آخرت کے سزاوار ہوں۔ ف۲۰۵ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ف۲۰۶ اور اس کا مکلّف نہیں کرتے کہ ہماری خلق کو روزی دے یا اپنے نفس اور اپنے اہل کی روزی کا ذمہ دار ہو بلکہ ف۲۰۷ اور انہیں بھی، تو روزی کے غم میں نہ پڑ، اپنے دل کو امرِ آخرت کے لیے فارغ رکھ کہ جو اللہ کے کام میں ہوتا ہے اللہ اس کی کارسازی کرتا ہے۔ ف۲۰۸ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۲۰۹ جو ان کی صحتِ نبوت پر دلالت کرے، باوجودیکہ آیاتِ کثیرہ آچکی تھیں اور معجزات کا متواتر ظہور ہو رہا تھا پھر کفار ان سب سے اندھے بنے اور انہوں نے حضور کی نسبت یہ کہہ دیا کہ آپ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اس کے جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ف۲۱۰ یعنی قرآن اور سید عالم کی بشارت اور آپ کی نبوت وبعثت کا ذکر یہ کیسی اعظم آیات ہیں! ان کے ہوتے ہوئے اور کسی نشانی کی طلب کرنے کا کیا موقع ہے! ف۲۱۱ روز قیامت ف۲۱۲ ہم بھی اور تم بھی۔ **شانِ نزول:** مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانہ کے حوادث اور انقلاب کا انتظار کرتے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کر رہے ہو اور مسلمان تمہارے عقوبت (انجام) وعذاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ ف۲۱۳ جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی۔

آیاتها ١١٢ ٢١ سُوْرَةُ الْاَنْۢبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ ٧٣ رکوعاتها ٧

سورۂ انبیاء مکیہ ہے اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ١ مَا يَاْتِيْهِمْ

لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں ف۲ جب اُن کے

مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ ٢ لَاهِيَةً

رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اُسے نہیں سنتے مگر کھیلتے ہوئے ف۳ اُن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

کھیل میں پڑے ہیں ف۴ اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی ف۵ کہ یہ کون ہیں ایک تم ہی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ

جیسے آدمی تو ہیں ف۶ کیا جادو کے پاس جاتے ہو دیکھ بھال کر نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۫ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

اور زمین میں ہر بات کو اور وہی ہے سُنتا جانتا ف۷ بلکہ بولے پریشان

ف۱ سورت انبیاء مکیہ ہے اس میں سات رکوع اور ایک سو بارہ ١١٢ آیتیں اور ایک ہزار ایک سو چھیاسی ١١٨٦ کلمے اور چار ہزار آٹھ سو نوے ٤٨٩٠ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حسابِ اعمال کا وقت روزِ قیامت قریب آگیا اور لوگ ابھی تک غفلت میں ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت منکرین بعث کے حق میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو نہیں مانتے تھے اور روز قیامت کو گزرے ہوئے زمانہ کے اعتبار سے قریب فرمایا گیا کیونکہ جتنے دن گزرتے جاتے ہیں آنے والا دن قریب ہوتا جاتا ہے۔ ف۳ نہ اس سے پند پذیر ہوں نہ عبرت حاصل کریں نہ آنے والے وقت کے لئے کچھ تیاری کریں۔ ف۴ اللہ کی یاد سے غافل ہیں۔ ف۵ اور اس کے اخفاء (چھپانے) میں بہت مبالغہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کردیا اور بیان فرمادیا کہ وہ رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی نسبت یہ کہتے ہیں ف۶ یہ کفر کا ایک اصول تھا کہ جب یہ بات لوگوں کے ذہن نشین کردی جائے گی کہ وہ تم جیسے بشر ہیں تو پھر کوئی ان پر ایمان نہ لائے گا حضور کے زمانہ کے کفار نے یہ بات کہی اور اس کو چھپایا لیکن آج کل کے بعض بے باک یہ کلمہ اعلان کے ساتھ کہتے ہیں اور نہیں شرماتے کفار یہ مقولہ کہتے وقت جانتے تھے کہ ان کی بات کسی کے دل میں جمے گی نہیں کیونکہ لوگ رات دن معجزات دیکھتے ہیں وہ کس طرح باور کرسکیں گے کہ حضور ہماری طرح بشر ہیں اس لئے انہوں نے معجزات کو جادو بتادیا اور کہا ف۷ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی خواہ کتنے ہی پردہ اور راز میں رکھی گئی ہو ان کا راز بھی اس میں ظاہر فرمادیا اس کے بعد قرآن کریم سے انہیں سخت پریشانی و حیرانی لاحق تھی کہ اس کا کس طرح انکار کریں وہ ایسا بین معجزہ ہے جس نے تمام ملک کے مایہ ناز ماہروں کو عاجز و متحیر کردیا ہے اور وہ اس کی دو چار آیتوں کی مثل کلام بنا کر نہیں لاسکے اس پریشانی میں انہوں نے قرآن کریم کی نسبت مختلف قسم کی باتیں کہیں جن کا بیان اگلی آیت میں ہے۔

اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ

خوابیں ہیں ف۸ بلکہ ان کی گڑھت (گھڑی ہوئی چیز) ہے ف۹ بلکہ یہ شاعر ہیں ف۱۰ تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے

الْاَوَّلُوْنَ ⑤ مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ⑥

اگلے بھیجے گئے تھے ف۱۱ ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے ف۱۲

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنھیں ہم وحی کرتے ف۱۳ تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ⑦ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ

اگر تمہیں علم نہ ہو ف۱۴ اور ہم نے اُنھیں ف۱۵ خالی بدن نہ بنایا کہ کھانا نہ کھائیں ف۱۶ اور

مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ⑧ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَ

نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں پھر ہم نے اپنا وعدہ اُنھیں سچا کر دکھایا ف۱۷ تو انھیں نجات دی اور جن کو چاہی ف۱۸ اور

اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ⑨ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا

حد سے بڑھنے والوں کو ف۱۹ ہلاک کردیا بیشک ہم نے تمہاری طرف ف۲۰ ایک کتاب اُتاری جس میں تمہاری ناموری ہے ف۲۱ تو کیا

تَعْقِلُوْنَ ⑩ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا ع ١

تمہیں عقل نہیں ف۲۲ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کردیں کہ وہ ستم گار تھیں ف۲۳ اور اُن کے بعد

ف۸ ان کو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم وحی الٰہی سمجھ گئے ہیں کفار نے یہ کہہ کر سوچا کہ یہ بات چسپاں نہیں ہو سکے گی تو اب اس کو چھوڑ کر کہنے لگے ف۹ یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ کلام حضرت کا بنایا ہوا ہے اور تم انہیں اپنے مثل بشر بھی کہتے ہو تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بنا سکتے یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا اور کہنے لگے ف۱۰ اور یہ کلام شعر ہے اسی طرح کی باتیں بناتے رہے کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے اور اہل باطل کذابوں کا یہی حال ہوتا ہے اب انہوں نے سمجھا کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی چلنے والی نہیں ہے تو کہنے لگے ف۱۱ اس کے ردّ و جواب میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ف۱۲ معنی یہ ہیں کہ ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو نشانیاں آئیں تو وہ ان پر ایمان نہ لائے اور ان کی تکذیب کرنے لگے اور اس سبب سے ہلاک کر دیئے گئے تو کیا یہ لوگ نشانی دیکھ کر ایمان لے آئیں گے باوجودیکہ ان کی سرکشی ان سے بڑھی ہوئی ہے۔ ف۱۳ یہ ان کے کلام سابق کا ردّ ہے کہ انبیاء کا صورت بشری میں ظہور فرمانا نبوت کے منافی نہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ ف۱۴ کیونکہ ناواقف کو اس سے چارہ ہی نہیں کہ واقف سے دریافت کرے اور مرض جہل کا علاج یہی ہے کہ عالم سے سوال کرے اور اس کے حکم پر عامل ہو۔ **مسئلہ:** اس آیت سے تقلید کا وجوب ثابت ہوتا ہے یہاں انہیں علم والوں سے پوچھنے کا حکم دیا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ اللہ کے رسول صورت بشری میں ظہور فرما ہوئے تھے یا نہیں اس سے تمہارے تردد کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ف۱۵ یعنی انبیاء کو ف۱۶ تو ان پر کھانے پینے کا اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ مَا لِھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ محض بے جا ہے تمام انبیاء کا یہی حال تھا وہ سب کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ ف۱۷ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرنے اور انہیں نجات دینے کا۔ ف۱۸ یعنی ایمانداروں کو جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی۔ ف۱۹ جو انبیاء کی تکذیب کرتے تھے۔ ف۲۰ اے گروہ قریش ف۲۱ اگر تم اس پر عمل کرو یا یہ معنی ہیں کہ وہ کتاب تمہاری زبان میں ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے لئے نصیحت ہے یا یہ کہ اس میں تمہارے دینی اور دنیوی امور اور حوائج کا بیان ہے ف۲۲ کہ ایمان لا کر اس عزت و کرامت اور سعادت کو حاصل کرو۔ ف۲۳ یعنی کافر تھیں۔

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾ؕ لَا
اور قوم پیدا کی تو جب اُنھوں نے وہ۲۴ ہمارا عذاب پایا جبھی وہ اس سے بھاگنے لگے وہ۲۵ نہ

تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾
بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئیں تھیں اوراپنے مکانوں کی طرف شاید تم سے پوچھنا ہو وہ۲۶

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى
بولے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم ظالم تھے وہ۲۷ تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک

جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا
کہ ہم نے انھیں کردیا کاٹے ہوئے وہ۲۸ بجھے ہوئے اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖۗ
ان کے درمیان ہے عبث نہ بنائے وہ۲۹ اگر ہم کوئی بہلاوا اختیار کرنا چاہتے وہ۳۰ تو اپنے پاس سے اختیار کرتے

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا
اگر ہمیں کرنا ہوتا وہ۳۱ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجہ نکال دیتا ہے تو جبھی

هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ
وہ مٹ کر رہ جاتا ہے وہ۳۲ اور تمہاری خرابی ہے وہ۳۳ ان باتوں سے جو بناتے ہو وہ۳۴ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ۚ
زمین میں ہیں وہ۳۵ اور اُس کے پاس والے وہ۳۶ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکیں

وہ۲۴ یعنی ان ظالموں نے وہ۲۵ **شانِ نزول:** مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام ''حصور'' ہے وہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اوران کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بخت نصر کو مسلط کیا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اوراس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ملائکہ نے ان سے بطریق طنز کہا (جو اگلی آیت میں ہے) وہ۲۶ کہ تم پر کیا گزری اور تمہارے اموال کیا ہوئے تو تم دریافت کرنے والے کو اپنے علم ومشاہدے سے جواب دے سکو۔ وہ۲۷ عذاب دیکھنے کے بعد انہوں نے گناہ کا اقرار کیا اور نادم ہوئے اس لئے یہ اعتراف انہیں کام نہ آیا وہ۲۸ کھیت کی طرح کہ تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے گئے اور بجھی ہوئی آگ کی طرح ہوگئے۔ وہ۲۹ کہ ان سے کوئی فائدہ نہ ہو بلکہ اس میں ہماری حکمتیں ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ ہمارے بندے ان سے ہماری قدرت وحکمت پر استدلال کریں اور انہیں ہمارے اوصاف وکمال کی معرفت ہو وہ۳۰ مثل زن وفرزند کے جیسا کہ نصاریٰ کہتے ہیں اور ہمارے لئے بی بی اور بیٹیاں بتاتے ہیں اگر یہ ہمارے حق میں ممکن ہوتا۔ وہ۳۱ کیونکہ زن وفرزند والے زن وفرزند اپنے پاس رکھتے ہیں مگر ہم اس سے پاک ہیں ہمارے لئے یہ ممکن ہی نہیں وہ۳۲ معنی یہ ہیں کہ ہم اہل باطل کے کذب کو بیان حق سے مٹا دیتے ہیں وہ۳۳ اے کفار نابکار وہ۳۴ شانِ الٰہی میں کہ اس کے لئے بیوی و بچہ ٹھہراتے ہو۔ وہ۳۵ وہ سب کا مالک ہے اورسب اس کے مملوک تو کوئی اس کی اولاد کیسے ہوسکتا ہے مملوک ہونے اور اولاد ہونے میں منافات ہے۔ وہ۳۶ اس کے مقربین جنہیں اس کے کرم سے اس کے حضور قرب ومنزلت حاصل ہے۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ

رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ف۳۷ کیا انھوں نے زمین میں سے کچھ ایسے خدا

الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

بنالئے ہیں ف۳۸ کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں ف۳۹ اگر آسمان وزمین میں اللّٰہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ ف۴۰ تباہ ہوجاتے ف۴۱

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ

تو پاکی ہے اللّٰہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۴۲ اُس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے ف۴۳

وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ

اور اُن سب سے سوال ہوگا ف۴۴ کیا اللّٰہ کے سوا اور خدا بنا رکھے ہیں تم فرماؤ ف۴۵ اپنی دلیل لاؤ ف۴۶

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

یہ قرآن میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے ف۴۷ اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ ف۴۸ بلکہ اُن میں اکثر حق کو نہیں جانتے

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ

تو وہ روگرداں ہیں ف۴۹ اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف

ف۳۷ ہروقت اس کی تسبیح میں رہتے ہیں۔ حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ملائکہ کے لئے تسبیح ایسی ہے جیسی کہ بنی آدم کے لئے سانس لینا۔ ف۳۸ جواہرارضیہ سے مثل سونے چاندی پتھر وغیرہ کے ف۳۹ ایسا تو نہیں ہے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ جو خود بے جان ہو وہ کسی کو جان دے سکے تو پھر اس کو معبود ٹھہرانا اور الٰہ قرار دینا کتنا کھلا باطل ہے الٰہ وہی ہے جو ہر ممکن پر قادر ہو جو قادر نہیں وہ الٰہ کیسا۔ ف۴۰ آسمان وزمین ف۴۱ کیونکہ اگر خدا سے وہ خدا مراد لئے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں تدبیرِ عالم پر اصلاً قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لُزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف، اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا معاً واقع ہونگے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود ومعدوم دونوں ہوجائے گی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم یا ایک کا ارادہ واقع ہو دوسرے کا واقع نہ ہو یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی برہان ہے اور اس کی تقریریں بہت بسط کے ساتھ ائمۂ کلام کی کتابوں میں مذکور ہیں یہاں اختصاراً اسی قدر پر اکتفا کیا گیا۔ (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۴۲ کہ اس کے لئے اولاد وشریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۴۳ کیونکہ وہ مالک حقیقی ہے جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے جسے چاہے سعادت دے جسے چاہے شقی کرے وہ سب کا حاکم ہے کوئی اس کا حاکم نہیں جو اس سے پوچھ سکے ف۴۴ کیونکہ سب اس کے بندے ہیں مملوک ہیں سب پر اس کی فرمانبرداری اور اطاعت لازم ہے اس سے توحید کی ایک اور دلیل مستفاد ہوتی ہے جب سب مملوک ہیں تو ان میں سے کوئی خدا کیسے ہوسکتا ہے اس کے بعد بطریق استفہام توبیخاً فرمایا ف۴۵ اے حبیب! (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) ان مشرکین سے کہ تم اپنے اس باطل دعوٰی پر ف۴۶ اور حجت قائم کرو خواہ عقلی ہو یا نقلی مگر نہ کوئی دلیل عقلی لاسکتے ہو جیسا کہ براہین مذکورہ سے ظاہر ہوچکا اور نہ کوئی دلیل نقلی پیش کرسکتے ہو کیونکہ تمام کتب سماویہ میں اللّٰہ تعالٰی کی توحید کا بیان ہے اور سب میں شرک کا ابطال کیا گیا ہے۔ ف۴۷ ساتھ والوں سے مراد آپ کی امت ہے قرآنِ کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اس کو طاعت پر کیا ثواب ملے گا اور معصیت پر کیا عذاب کیا جائے گا۔ ف۴۸ یعنی پہلے انبیاء کی امتوں کا اور اس کا کہ دنیا میں ان کے ساتھ کیا کیا گیا اور آخرت میں کیا کیا جائے گا۔ ف۴۹ اور غور وتامل نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ توحید پر ایمان لانا ان کے لئے ضروری ہے۔

اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا

وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھی کو پوجو اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا ف۵۰

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ

پاک ہے وہ ف۵۱ بلکہ بندے ہیں عزت والے ف۵۲ بات میں اُس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر

يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا

کار بند ہوتے ہیں وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے ف۵۳ اور شفاعت نہیں کرتے مگر

لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ

اُس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے ف۵۴ اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں

ع ١٩ ٢ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع

اللہ کے سوا معبود ہوں ف۵۵ تو اسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستم گاروں کو

اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ

تو ہم نے انھیں کھولا ف۵۶ اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی ف۵۷ تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے اور

جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا

زمین میں ہم نے لنگر ڈالے ف۵۸ کہ اُنھیں لے کر نہ کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں

لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا

کہ کہیں وہ راہ پائیں ف۵۹ اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا نگاہ رکھی گئی ف۶۰ اور وہ ف۶۱ اس کی نشانیوں

ف۵۰ شانِ نزول: یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا تھا۔ ف۵۱ اس کی ذات اس سے منزّہ ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ ف۵۲ یعنی فرشتے اس کے برگزیدہ اور مکرم بندے ہیں۔ ف۵۳ یعنی جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ آئندہ کریں گے۔ ف۵۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا یعنی جو توحید کا قائل ہو۔ ف۵۵ یہ کہنے والا ابلیس ہے جو اپنی عبادت کی دعوت دیتا ہے فرشتوں میں اور کوئی ایسا نہیں جو یہ کلمہ کہے۔ ف۵۶ بند ہونا یا تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل پیدا کر کے انہیں کھولا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان بند تھا بایں معنی کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی زمین بند تھی بایں معنی کہ اس سے روئیدگی پیدا نہیں ہوتی تھی تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ ف۵۷ یعنی پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب کیا، بعض مفسرین نے کہا معنی یہ ہیں کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا اس سے نطفہ مراد ہے۔ ف۵۸ مضبوط پہاڑوں کے ف۵۹ اپنے سفروں میں اور جن مقامات کا قصد کریں وہاں تک پہنچ سکیں۔ ف۶۰ گرنے سے۔ ف۶۱ یعنی کفار۔

مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ
سے روگرداں ہیں ف۶۲ اور وہی ہے جس نے بنائے رات ف۶۳ اور دن ف۶۴ اور سورج اور چاند
كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
ہر ایک ایک گھیرے میں پیر (تیر) رہا ہے ف۶۵ اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی ف۶۶
اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ
تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے ف۶۷ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں
بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ
بُرائی اور بھلائی سے ف۶۸ جانچنے کو ف۶۹ اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے ف۷۰ اور جب کافر تمہیں
كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ
دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق) ف۷۱ کیا یہ ہیں وہ جو تمہارے خداؤں کو
اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ
بُرا کہتے ہیں اور وہ ف۷۲ رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ف۷۳ آدمی جلد باز
عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
بنایا گیا اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا مجھ سے جلدی نہ کرو ف۷۴ اور کہتے ہیں کب ہوگا

ف۶۲ یعنی آسمانی کائنات سورج، چاند، ستارے اور اپنے اپنے افلاک میں ان کی حرکتوں کی کیفیت اور اپنے اپنے مطالع سے ان کے طلوع اور غروب اور ان کے عجائب احوال جو صانع عالم (یعنی اللہ تعالیٰ) کے وجود اور اس کی وحدت اور اس کے کمال قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں کفار ان سب سے اعراض کرتے ہیں اور ان دلائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ف۶۳ تاریک کہ اس میں آرام کریں۔ ف۶۴ روشن کہ اس میں معاش (روزی کمانے) وغیرہ کے کام انجام دیں۔ ف۶۵ جس طرح کہ تیراک پانی میں۔ ف۶۶ **شانِ نزول:** رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دشمن اپنے ضلال و عناد (گمراہی و دشمنی) سے کہتے تھے کہ ہم حوادث زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ حضرت سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وفات ہو جائے گی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ دشمنانِ رسول کے لئے یہ کوئی خوشی کی بات نہیں ہم نے دنیا میں کسی آدمی کے لئے ہمیشگی نہیں رکھی ف۶۷ اور انہیں موت کے پنجے سے رہائی مل جائے گی جب ایسا نہیں ہے تو پھر خوش کس بات پر ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ف۶۸ یعنی راحت و تکلیف تندرستی و بیماری دولت مندی و ناداری نفع اور نقصان سے ف۶۹ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ صبر و شکر میں تمہارا کیا درجہ ہے۔ ف۷۰ ہم تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں گے۔ ف۷۱ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی حضور تشریف لئے جاتے تھے وہ آپ کو دیکھ کر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ بنی عبد مناف کے نبی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے ف۷۲ کفار ف۷۳ کہتے ہیں کہ ہم رحمٰن کو جانتے ہی نہیں اس جہل و ضلال میں مبتلا ہونے کے باوجود آپ کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہنسی کے قابل خود ان کا اپنا حال ہے۔ ف۷۴ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جو کہتا تھا کہ جلد عذاب نازل کرائیے اس آیت میں فرمایا گیا کہ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا یعنی جو وعدے عذاب کے دیئے گئے ہیں ان کا وقت قریب آ گیا ہے چنانچہ روز بدر وہ منظر ان کی نظر کے سامنے آ گیا۔

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

یہ وعدہ ف۷۵ اگر تم سچے ہو کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ

اپنے مونہوں سے آگ ف۷۶ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد ہو ف۷۷ بلکہ

تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

وہ ان پر اچانک آپڑے گی ف۷۸ تو انھیں بے حواس کردے گی پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ اُنھیں مہلت دی جائے گی ف۷۹ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا

بے شک تم سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا ف۸۰ تو مسخرگی (ٹھٹھا) کرنے والوں

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ ع ۱۲ ۳

کا ٹھٹھا انہی کو لے بیٹھا ف۸۱ تم فرماؤ شبانہ روز تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے

الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ

رحمٰن سے ف۸۲ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہیں ف۸۳ کیا اُن کے کچھ خدا ہیں ف۸۴

تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾

جو اُن کو ہم سے بچاتے ہیں ف۸۵ وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے ف۸۶ اور نہ ہماری طرف سے ان کی یاری ہو

بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ط اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا

بلکہ ہم نے ان کو ف۸۷ اور ان کے باپ دادا کو برتاوا دیا ف۸۸ یہاں تک کہ زندگی ان پر دراز ہوئی ف۸۹ تو کیا نہیں دیکھتے کہ ہم ف۹۰

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ

زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں ف۹۱ تو کیا یہ غالب ہوں گے ف۹۲ تم فرماؤ کہ میں

ف۷۵ عذاب کا یا قیامت کا، یہ ان کے اِستعجال (جلدی عذاب مانگنے) کا بیان ہے۔ ف۷۶ دوزخ کی ف۷۷ اگر وہ یہ جانتے ہوتے تو کفر پر قائم نہ رہتے اور عذاب میں جلدی نہ کرتے ف۷۸ قیامت ف۷۹ توبہ ومعذرت کی ف۸۰ اے سید عالم! صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ف۸۱ اور وہ اپنے استہزاء اور مسخرگی کے وبال وعذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تسلی فرمائی گئی کہ آپ کے ساتھ استہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔ ف۸۲ یعنی اس کے عذاب سے ف۸۳ جب ایسا ہے تو انہیں عذاب الٰہی کا کیا خوف ہو اور وہ اپنی حفاظت کرنے والے کو کیا پہچانیں۔ ف۸۴ ہمارے سوا ان کے خیال میں ف۸۵ اور ہمارے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں ایسا تو نہیں ہے اور اگر وہ اپنے بتوں کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا حال یہ ہے کہ ف۸۶ اپنے پوجنے والوں کو کیا بچا سکیں گے۔ ف۸۷ یعنی کفار کو ف۸۸ اور دنیا میں انہیں نعمت ومہلت دی۔ ف۸۹ اور وہ اس سے اور مغرور ہوئے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ ف۹۰ کفرستان کی ف۹۱ روز بروز مسلمانوں کو اس پر تسلط دے رہے ہیں اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے حدود اسلام بڑھ رہی ہیں اور سرزمین کفر

أُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ إِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ
تم کو صرف وحی سے ڈراتا ہوں و۹۳ اور بہرے پکارنا نہیں سنتے جب ڈرائے جائیں و۹۴ اور
لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ إِنَّا كُنَّا
اگر اُنھیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے ہائے خرابی ہماری بے شک ہم
ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
ظالم تھے و۹۵ اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم
شَيْـًٔا ۗ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا
نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز و۹۶ رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں
حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا
حساب کو اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا و۹۷ اور اوجالا و۹۸ اور پرہیزگاروں
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ لا الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
کو نصیحت و۹۹ وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اُنھیں قیامت کا اندیشہ
مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ أَنْزَلْنٰهُ ۗ أَفَأَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع رکوع ۴
لگا ہوا ہے اور یہ ہے برکت والا ذکر کہ ہم نے اُتارا و۱۰۰ تو کیا تم اس کے منکر ہو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ إِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ ج إِذْ قَالَ
اور بے شک ہم نے ابراہیم کو و۱۰۱ پہلے ہی سے اس کی نیک راہ عطا کردی اور ہم اُس سے خبردار تھے و۱۰۲ جب اس نے اپنے
لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ أَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا
باپ اور قوم سے کہا یہ مورتیں کیا ہیں و۱۰۳ جن کے آگے تم آسن مارے (جم کر بیٹھے) ہو و۱۰۴ بولے

گھٹتی چلی آتی ہے اور حوالی مکہ مکرمہ (مکہ مکرمہ کے گرد و نواح) پر مسلمانوں کا تسلط ہوتا جاتا ہے کیا مشرکین جو عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس کو نہیں دیکھتے اور عبرت حاصل نہیں کرتے۔ و۹۲ جن کے قبضہ سے زمین دم بدم نکلتی جارہی ہے یا رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم اور ان کے اصحاب جو بفضلِ الٰہی فتح پر فتح پارہے ہیں اور ان کے مقبوضات دم بدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ و۹۳ اور عذاب الٰہی کا اسی کی طرف سے خوف دلاتا ہوں۔ و۹۴ یعنی کافر ہدایت کرنے والے اور خوف دلانے والے کے کلام سے نفع نہ اٹھانے میں بہرے کی طرح ہیں۔ و۹۵ نبی کی بات پر کان نہ رکھا اور ان پر ایمان نہ لائے۔ و۹۶ اعمال میں سے و۹۷ یعنی توریت عطا کی جو حق و باطل میں تفرقہ (امتیاز) کرنے والی ہے۔ و۹۸ یعنی روشنی ہے کہ اس سے نجات کی راہ معلوم ہوتی ہے۔ و۹۹ جس سے وہ پند پذیر (فائدہ اُٹھاتے) ہوتے ہیں اور دینی امور کا علم حاصل کرتے ہیں و۱۰۰ اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر یعنی قرآن پاک۔ یہ کَثِیْرُ الْخَیْر (خیر ہی خیر) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے اس میں بڑی برکتیں ہیں۔ و۱۰۱ ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے کے و۱۰۲ کہ وہ ہدایت و نبوت کے اہل ہیں۔ و۱۰۳ یعنی بت،

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا ف۱۰۵ کہا بےشک تم اور تمہارے باپ دادا سب

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ

کھلی گمراہی میں ہو بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو ف۱۰۶ کہا

بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے اُنھیں پیدا کیا اور میں اس پر گواہوں

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا

میں سے ہوں اور مجھے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا بُرا چاہوں گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

پیٹھ دے کر ف۱۰۷ تو ان سب کو ف۱۰۸ چورا کردیا مگر ایک کو جوان سب کا بڑا تھا ف۱۰۹ کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں ف۱۱۰

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

بولے کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا بےشک وہ ظالم ہے ان میں کے کچھ بولے ہم

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ

نے ایک جوان کو انھیں بُرا کہتے سُنا جسے ابراہیم کہتے ہیں ف۱۱۱ بولے تو اُسے لوگوں کے سامنے لاؤ

جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں ف۱۰۴ اور ان کی عبادت میں مشغول ہو۔ ف۱۰۵ تو ہم بھی ان کی اقتداء میں ویسا ہی کرنے لگے۔
ف۱۰۶ چونکہ انہیں اپنے طریقہ کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا اور اس کا انکار کرنا وہ بہت بڑی بات جانتے تھے اس لئے انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا کہ کیا آپ یہ بات واقعی طور پر ہمیں بتا رہے ہیں یا بطریق کھیل کے فرماتے ہیں اس کے جواب میں آپ نے حضرت ملک علاّم (یعنی اللہ تعالیٰ) کی ربوبیت کا اثبات فرما کر ظاہر فرما دیا کہ آپ کھیل کے طریقے پر کلام فرمانے والے نہیں ہیں بلکہ حق کا اظہار فرماتے ہیں چنانچہ آپ نے ف۱۰۷ اپنے میلے کو۔ واقعہ یہ ہے کہ اس قوم کا سالانہ ایک میلہ لگتا تھا جنگل میں جاتے تھے اور شام تک وہاں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے واپسی کے وقت بت خانہ میں آتے تھے اور بتوں کی پوجا کرتے تھے اس کے بعد اپنے مکانوں کو واپس جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی ایک جماعت سے بتوں کے متعلق مناظرہ کیا تو ان لوگوں نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے آپ وہاں چلیں دیکھیں کہ ہمارے دین اور طریقے میں کیا بہار ہے اور کیسے لطف آتے ہیں جب وہ میلے کا دن آیا اور آپ سے میلے میں چلنے کو کہا گیا تو آپ عذر کر کے رہ گئے وہ لوگ روانہ ہو گئے جب ان کے باقی ماندہ اور کمزور لوگ جو آہستہ آہستہ جا رہے تھے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا، اس کو بعض لوگوں نے سنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانہ کی طرف لوٹے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کو توڑ کر ف۱۰۹ چھوڑ دیا اور بسولا اس کے کاندھے پر رکھ دیا ف۱۱۰ یعنی بڑے بت سے کہ ان چھوٹے بتوں کا کیا حال ہے یہ کیوں ٹوٹے اور بسولا تیری گردن پر کیسا رکھا ہے اور انہیں اس کا عجز ظاہر ہو اور انہیں ہوش آئے کہ ایسے عاجز خدا نہیں ہو سکتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کریں اور آپ کو حجت قائم کرنے کا موقع ملے چنانچہ جب قوم کے لوگ شام کو واپس ہوئے اور بت خانے میں پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ بت ٹوٹے پڑے ہیں تو ف۱۱۱ یہ خبر نمرود جبار اور اس کے امراء کو پہنچی تو۔

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ ط

شاید وہ گواہی دیں ف۱۱۲ بولے کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم ف۱۱۳

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

فرمایا بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا ف۱۱۴ تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں ف۱۱۵

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ لا ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى

تو اپنے جی کی طرف پلٹے ف۱۱۶ اور بولے بےشک تمہیں ستم گار ہو ف۱۱۷ پھر اپنے سروں کے بل

رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

اوندھائے گئے ف۱۱۸ کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ف۱۱۹ کہا تو کیا اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ ط اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا

ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے ف۱۲۰ اور نہ نقصان پہنچائے ف۱۲۱ تُف ہے تم پر اور اُن

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا

بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۲ بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى

کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے ف۱۲۳ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی

ف۱۱۲ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے یا ان سے بتوں کی نسبت ایسا کلام سنا گیا ہے، مدعا یہ تھا کہ شہادت قائم ہو تو وہ آپ کے درپے ہوں چنانچہ حضرت بلائے گئے اور وہ لوگ ف۱۱۳ آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شانِ مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حجت قائم کی۔ ف۱۱۴ اس غصہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو اس کے کندھے پر بسولا ہونے سے ایسا ہی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ سے کیا پوچھنا، پوچھنا ہو ف۱۱۵ وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا، مدعا یہ تھا کہ قوم غور کرے کہ جو بول نہیں سکتا جو کچھ کر نہیں سکتا وہ خدا نہیں ہوسکتا اس کی خدائی کا اعتقاد باطل ہے چنانچہ جب آپ نے یہ فرمایا ف۱۱۶ اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں ف۱۱۷ جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو جو اپنے کاندھے سے بسولا نہ ہٹا سکے وہ اپنے پجاری کو مصیبت سے کیا بچا سکے اور اس کے کیا کام آسکے۔ ف۱۱۸ اور کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بدبختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل مجادلہ و مکابرہ (بے جا بحث و مباحثہ) شروع کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے ف۱۱۹ تو ہم ان سے کیسے پوچھیں اور اے ابراہیم تم ہمیں ان سے پوچھنے کا کیسے حکم دیتے ہو۔ ف۱۲۰ اگر اسے پوجو۔ ف۱۲۱ اگر اس کا پوجنا موقوف کردو۔ ف۱۲۲ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ یہ بت پوجنے کے قابل نہیں جب حجت تمام ہوگئی اور وہ لوگ جواب سے عاجز آئے تو ف۱۲۳ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہوگئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کردیا اور قریہ کوثی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق (پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ جبرئیل امین نے آپ سے عرض کیا کہ کیا کچھ کام ہے آپ نے فرمایا: تم سے نہیں، جبرئیل نے عرض کیا تو اپنے رب سے سوال کیجئے، فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔

اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَ

ابراہیم پر ف۱۲۴ اور انھوں نے اس کا بُرا چاہا تو ہم نے انھیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا ف۱۲۵ اور ہم نے اُسے اور

لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ

لوط کو ف۱۲۶ نجات بخشی ف۱۲۷ اس زمین کی طرف ف۱۲۸ جس میں ہم نے جہان والوں کے لئے برکت رکھی ف۱۲۹ اور ہم نے اسے اسحٰق عطا فرمایا ف۱۳۰

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ

اور یعقوب پوتا اور ہم نے ان سب کو اپنے قربِ خاص کا سزاوار (اہل) کیا اور ہم نے انھیں امام کیا کہ ف۱۳۱ ہمارے حکم

بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ

سے بلاتے ہیں اور ہم نے اُنھیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا (قائم) رکھنے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ

دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے اور لوط کو ہم نے حکومت اور علم دیا اور اسے اس

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ

بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی ف۱۳۲ بے شک وہ برے لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع وَنُوْحًا ع ٥ ٢٥ ٥

بے حکم (نافرمان) تھے اور ہم نے اسے ف۱۳۳ اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہے اور نوح کو

اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے

الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

نجات دی ف۱۳۴ اور ہم نے ان لوگوں پر اس کو مدد دی جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں بے شک وہ

ف۱۲۴ تو آگ نے سوا آپ کی بندش کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہوگئی اور روشنی باقی رہی۔ ف۱۲۵ کہ ان کی مراد پوری نہ ہوئی اور سعی ناکام رہی اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر مچھر بھیجے جو ان کے گوشت کھا گئے اور خون پی گئے اور ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اور اس کی ہلاکت کا سبب ہوا۔ ف۱۲۶ جو اُن کے بھتیجے ان کے بھائی ہاران کے فرزند تھے نمرود اور اس کی قوم سے ف۱۲۷ اور عراق سے۔ ف۱۲۸ روانہ کیا ف۱۲۹ اس زمین سے زمین شام مراد ہے اس کی برکت یہ ہے کہ یہاں کثرت سے انبیاء ہوئے اور تمام جہان میں ان کے دینی برکات پہنچے اور سرسبزی وشادابی کے اعتبار سے بھی یہ خطّہ دوسرے خطوں پر فائق ہے یہاں کثرت سے نہریں ہیں پانی پاکیزہ اور خوشگوار ہے اشجار وثمار (درختوں اور پھلوں) کی کثرت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام فلسطین میں نزول فرمایا اور حضرت لوط علیہ السلام نے مؤتفکہ میں۔ ف۱۳۰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔ ف۱۳۱ لوگوں کو ہمارے دین کی طرف ف۱۳۲ اس بستی کا نام سدوم تھا ف۱۳۳ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو ف۱۳۴ یعنی طوفان سے اور تکذیب اہلِ طغیان (باغی وسرکش کی تکذیب) سے۔

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي
برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے
الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾
(فیصلہ کرتے) تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں ف۱۳۵ اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ
ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا ف۱۳۶ اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا ف۱۳۷ اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادیئے
يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ
کہ تسبیح کرتے اور پرندے ف۱۳۸ اور یہ ہمارے کام تھے اور ہم نے اُسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا
لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ
کہ تمہیں تمہاری آنچ سے (زخمی ہونے سے) بچائے ف۱۳۹ تو کیا تم شکر کرو گے اور سلیمان کے لئے تیز ہوا
عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ
مسخر کردی کہ اس کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ف۱۴۰ اور ہم کو ہر
شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا
چیز معلوم ہے اور شیطانوں میں سے وہ جو اُس کے لئے غوطہ لگاتے ف۱۴۱ اور اس کے سوا

ف۱۳۵ ان کے ساتھ کوئی چرانے والا نہ تھا وہ کھیتی کھا گئیں یہ مقدمہ حضرت داود علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا آپ نے تجویز کی کہ بکریاں کھیتی والے کو دے دی جائیں بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر تھی۔ ف۱۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا کہ فریقین کے لئے اس سے زیادہ آسانی کی شکل بھی ہوسکتی ہے اس وقت حضرت کی عمر شریف گیارہ سال کی تھی حضرت داود علیہ السلام نے آپ پر لازم کیا کہ وہ صورت بیان فرمائیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور جب تک کھیتی اس حالت کو پہنچے جس حالت میں بکریوں نے کھائی ہے اس وقت تک کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور کھیتی اس حالت پر پہنچ جانے کے بعد کھیتی والے کو کھیتی دے دی جائے بکری والے کو اس کی بکریاں واپس کر دی جاویں یہ تجویز حضرت داود علیہ السلام نے پسند فرمائی اس معاملہ میں یہ دونوں حکم اجتہادی تھے اور اس شریعت کے مطابق تھے۔ ہماری شریعت میں حکم یہ ہے کہ اگر چرانے والا ساتھ نہ ہو تو جانور جو نقصانات کرے اس کا ضمان لازم نہیں۔ مجاہد کا قول ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے جو فیصلہ کیا تھا وہ اس مسئلہ کا حکم تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو تجویز فرمائی یہ صورت صلح تھی۔ ف۱۳۷ وجوہ اجتہاد وطریق احکام وغیرہ کا۔ مسئلہ: جن علماء کو اجتہاد کی اہلیت حاصل ہو انہیں ان امور میں اجتہاد کا حق ہے جس میں وہ کتاب وسنت کا حکم نہ پاویں اور اگر اجتہاد میں خطا بھی ہو جاوے تو بھی ان پر مواخذہ نہیں۔ بخاری ومسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا جب حکم کرنے والا اجتہاد کے ساتھ حکم کرے اور اس حکم میں مُصیب ہو تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر اجتہاد میں خطا واقع ہو جائے تو ایک اجر۔ ف۱۳۸ پتھر اور پرندے آپ کے ساتھ آپ کی موافقت میں تسبیح کرتے تھے۔ ف۱۳۹ یعنی جنگ میں دشمن کے مقابل کام آئے اور وہ زرہ ہے سب سے پہلے زرہ بنانے والے حضرت داود علیہ السلام ہیں۔ ف۱۴۰ اس زمین سے مراد شام ہے جو آپ کا مسکن تھا۔ ف۱۴۱ دریا کی گہرائی میں داخل ہو کر سمندر کی تہہ سے آپ کے لئے جواہر نکال کر لاتے۔

دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ

اور کام کرتے ف۱۴۲ اور ہم انہیں روکے ہوئے تھے ف۱۴۳ اور ایوب کو (یاد کرو) جب اُس نے اپنے رب کو پکارا ف۱۴۴ کہ مجھے

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ

تکلیف پہنچی اور تو سب مہر والوں سے بڑھ کر مہر والا ہے تو ہم نے اس کی دعا سُن لی تو ہم نے دور کردی جو

مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

تکلیف اُسے تھی ف۱۴۵ اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے ف۱۴۶ اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

والوں کے لئے نصیحت ف۱۴۷ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب صبر والے تھے ف۱۴۸

وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ

اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہیں اور ذوالنون کو (یاد کرو) ف۱۴۹ جب

ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ

چلا غصہ میں بھرا ف۱۵۰ تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱۵۱ تو اندھیریوں میں پکارا ف۱۵۲ کوئی

ف۱۴۲ عجیب عجیب صنعتیں، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابون وغیرہ بنانا۔ ف۱۴۳ کہ آپ کے حکم سے باہر نہ ہوں۔ ف۱۴۴ یعنی اپنے رب سے دعا کی حضرت ایوب علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں حسن صورت بھی کثرت اولاد بھی کثرت اموال بھی اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو ابتلا میں ڈالا اور آپ کے فرزند و اولاد مکان کے گرنے سے دب کر مر گئے، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ ہزار ہا بکریاں تھیں سب مر گئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ کو ان چیزوں سے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ حمد الٰہی بجا لاتے تھے اور فرماتے تھے میرا کیا ہے، جس کا تھا اس نے لیا جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں، پھر آپ بیمار ہوئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑے، بدن مبارک سب کا سب زخموں سے بھر گیا، سب لوگوں نے چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی آخر کار کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: ف۱۴۵ اس طرح کہ حضرت ایوب علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔ انہوں نے پاؤں مارا ایک چشمہ ظاہر ہوا حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہر ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔ ف۱۴۶ حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کے کثیر اولادیں ہوئیں۔ ف۱۴۷ کہ وہ اس واقعہ سے بلاؤں پر صبر کرنے اور اس کے ثواب عظیم سے باخبر ہوں اور صبر کریں اور ثواب پائیں۔ ف۱۴۸ کہ انہوں نے محنتوں اور بلاؤں اور عبادتوں کی مشقتوں پر صبر کیا۔ ف۱۴۹ یعنی حضرت یونس ابن متّٰی کو ف۱۵۰ اپنی قوم سے جس نے ان کی دعوت نہ قبول کی تھی اور نصیحت نہ مانی تھی اور کفر پر قائم رہی تھی آپ نے گمان کیا کہ یہ ہجرت آپ کے لئے جائز ہے کیونکہ اس کا سبب صرف کفر اور اہل کفر کے ساتھ بغض اور اللّٰہ کے لئے غضب کرنا ہے لیکن آپ نے اس ہجرت میں حکم الٰہی کا انتظار نہ کیا ف۱۵۱ تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈالا۔ ف۱۵۲ کئی قسم کی اندھیریاں تھیں دریا کی اندھیری رات کی اندھیری مچھلی کے پیٹ کی اندھیری ان اندھیریوں میں حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس طرح دعا کی کہ

اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﷺ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۸۷ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ

معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا ف۱۵۳ تو ہم نے اس کی پکار سن لی

وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۸۸ وَزَكَرِیَّاۤ اِذْ نَادٰی

اور اُسے غم سے نجات بخشی ف۱۵۴ اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو ف۱۵۵ اور زکریا کو جب اس نے اپنے

رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝۸۹ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫

رب کو پکارا اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ ف۱۵۶ اور تو سب سے بہتر وارث ف۱۵۷ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی

وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی

اور اُسے ف۱۵۸ یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لئے اُس کی بی بی سنواری ف۱۵۹ بے شک وہ ف۱۶۰ بھلے کاموں میں جلدی

الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝۹۰ وَالَّتِیْۤ

کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اس عورت

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰیَةً

کو جس نے اپنی پارسائی (پر) نگاہ رکھی ف۱۶۱ تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی ف۱۶۲ اور اُسے اور اس کے بیٹے کو سارے جہاں

لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۹۱ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

کے لئے نشانی بنایا ف۱۶۳ بے شک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے ف۱۶۴ اور میں تمہارا رب ہوں ف۱۶۵

فَاعْبُدُوْنِ ۝۹۲ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۝۹۳ ع فَمَنْ ع ۶ ۱۸

تو میری عبادت کرو اور اوروں نے اپنے کام آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لئے ف۱۶۶ سب کو ہماری طرف پھرنا ہے ف۱۶۷ تو جو

یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ

کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے

ف۱۵۳ کہ میں اپنی قوم سے قبل تیرا اذن پانے کے جدا ہوا، حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت زدہ بارگاہ الٰہی میں ان کلمات سے دعا کرے تو اللّٰہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔ ف۱۵۴ اور مچھلی کو حکم دیا تو اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے پر پہنچا دیا۔ ف۱۵۵ مصیبتوں اور تکلیفوں سے جب وہ ہم سے فریاد کریں اور دعا کریں۔ ف۱۵۶ یعنی بے اولاد بلکہ وارث عطا فرما ف۱۵۷ خلق کی فنا کے بعد باقی رہنے والا مدعا یہ ہے کہ اگر تو مجھے وارث نہ دے تو بھی کچھ غم نہیں کیونکہ تو بہتر وارث ہے۔ ف۱۵۸ فرزند سعید ف۱۵۹ جو بانجھ تھی اس کو قابل ولادت کیا۔ ف۱۶۰ یعنی انبیاء مذکورین۔ ف۱۶۱ پورے طور پر کہ کسی طرح کوئی بشر اس کی پارسائی کو چھو نہ سکا مراد اس سے حضرت مریم ہیں۔ ف۱۶۲ اور اس کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا۔ ف۱۶۳ اپنے کمال قدرت کی کہ حضرت عیسیٰ کو اس کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ف۱۶۴ دین اسلام یہی تمام انبیاء کا دین ہے اس کے سوا جتنے ادیان ہیں سب باطل، سب کو اسی دین پر قائم رہنا لازم ہے۔ ف۱۶۵ نہ میرے سوا کوئی دوسرا رب نہ میرے دین کے سوا اور کوئی دین ف۱۶۶ یعنی دین میں اختلاف کیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ ف۱۶۷ ہم انہیں ان کے اعمال کی جزا دیں گے۔

كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى

لکھ رہے ہیں اور حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کردیا کہ پھر لوٹ کر آئیں ف۱۶۸ یہاں تک

اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ

کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج ف۱۶۹ اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور

اقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

قریب آیا سچا وعدہ ف۱۷۰ تو جبھی آنکھیں پھٹ کر رہ جائیں گی کافروں کی ف۱۷۱ کہ

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا

ہائے ہماری خرابی بےشک ہم ف۱۷۲ اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ظالم تھے ف۱۷۳ بےشک تم ف۱۷۴ اور جو

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ

کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۷۵ سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا اگر یہ ف۱۷۶

هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ

خدا ہوتے جہنم میں نہ جاتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ف۱۷۷ وہ اس میں رینکیں (چیخیں چلائیں) گے ف۱۷۸ اور

هُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ

وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ف۱۷۹ بےشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا

اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ ۙ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِىْ مَا

وہ جہنم سے دُور رکھے گئے ہیں ف۱۸۰ وہ اس کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے ف۱۸۱ اور وہ اپنی من مانتی

ف۱۶۸ دنیا کی طرف تلافیٔ اعمال وتدارکِ احوال کے لئے یعنی اس لئے کہ ان کا واپس آنا ناممکن ہے مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ جس بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ان کا شرک وکفر سے واپس آنا محال ہے یہ معنی اس تقدیر پر ہیں جبکہ " لَا " کو زائدہ قرار دیا جائے اور اگر " لَا " زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دار آخرت میں ان کا حیات کی طرف نہ لوٹنا ناممکن ہے اس میں منکرین بعث کا ابطال ہے اور اوپر جو كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ اور لَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ فرمایا گیا اس کی تاکید ہے۔ (تفسیر کبیر وغیرہ) ف۱۶۹ قریب قیامت اور یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں۔ ف۱۷۰ یعنی قیامت ف۱۷۱ اس دن کے ہول اور دہشت سے اور کہیں گے ف۱۷۲ دنیا کے اندر ف۱۷۳ کہ رسولوں کی بات نہ مانتے تھے اور انہیں جھٹلاتے تھے۔ ف۱۷۴ اے مشرکو! ف۱۷۵ یعنی تمہارے بت ف۱۷۶ بت جیسا کہ تمہارا گمان ہے ف۱۷۷ بتوں کو بھی اور ان کے پوجنے والوں کو بھی۔ ف۱۷۸ اور عذاب کی شدت سے چیخیں گے اور دھاڑیں گے۔ ف۱۷۹ جہنم کے شدتِ جوش کی وجہ سے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب جہنم میں وہ لوگ رہ جائیں گے جنہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے تو وہ آگ کے تابوتوں میں بند کئے جائیں گے وہ تابوت اور تابوتوں میں پھر وہ تابوت اور تابوتوں میں اور ان تابوتوں پر آگ کی میخیں جڑ دی جائیں گی تو وہ کچھ نہ سنیں گے اور نہ کوئی ان میں کسی کو دیکھے گا۔ ف۱۸۰ اس میں ایمان والوں کے لئے بشارت ہے۔ حضرت علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ میں انہیں میں سے ہوں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم ایک روز کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے اس وقت قریش کے سردار حطیم میں موجود

اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ

خواہشوں میں ف۱۸۲ ہمیشہ رہیں گے انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ ف۱۸۳ اور فرشتے ان کی پیشوائی

الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ

کو آئیں گے ف۱۸۴ کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ

جیسے سجل فرشتہ ف۱۸۵ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے ہم نے جیسے پہلے اُسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے ف۱۸۶ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ

اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿١٠٤﴾ وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بےشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ

الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ

اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے ف۱۸۷ بےشک یہ قرآن کافی ہے

عٰبِدِیْنَ ﴿١٠٦﴾ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤى

عبادت والوں کو ف۱۸۸ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے ف۱۸۹ تم فرماؤ مجھے تو یہی وحی

تھے اور کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے نضر بن حارث سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سامنے آیا اور آپ سے کلام کرنے لگا حضور نے اس کو جواب دے کر ساکت کردیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کہ تم اور جو کچھ اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں یہ فرما کر حضور تشریف لے آئے پھر عبداللّٰہ بن زبعری سہمی آیا اور اس کو ولید بن مغیرہ نے اس گفتگو کی خبر دی کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں ہوتا تو ان سے مباحثہ کرتا اس پر لوگوں نے رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو بلایا ابن زبعری یہ کہنے لگا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم اور جو کچھ اللّٰہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں حضور نے فرمایا کہ ہاں کہنے لگا یہود تو حضرت عزیر کو پوجتے ہیں اور نصاریٰ حضرت مسیح کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر اور مسیح اور فرشتے وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہوچکا اور وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں اور حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ درحقیقت یہود و نصاریٰ وغیرہ شیطان کی پرستش کرتے ہیں ان جوابوں کے بعد اس کو مجال دم زدن نہ رہی اور وہ ساکت رہ گیا اور درحقیقت اس کا اعتراض کمال عناد (سخت دشمنی کی وجہ) سے تھا کیونکہ جس آیت پر اس نے اعتراض کیا اس میں "مَا تَعْبُدُوْنَ" ہے اور "مَا" زبان عربی میں غیر ذوی العقول کے لئے بولا جاتا ہے یہ جانتے ہوئے اس نے اندھا بن کر اعتراض کیا یہ اعتراض تو اہل زبان کی نگاہوں میں کھلا ہوا باطل تھا مگر مزید بیان کے لئے اس آیت میں توضیح فرمادی گئی۔ ف۱۸۱ اور اس کے جوش کی آواز بھی ان تک نہ پہنچے گی وہ منازل جنت میں آرام فرما ہوں گے۔ ف۱۸۲ خداوندی نعمتوں اور کرامتوں میں ف۱۸۳ یعنی نفخۂ اخیرہ ف۱۸۴ قبروں سے نکلتے وقت مبارکبادیں دیتے تہنیت پیش کرتے اور یہ کہتے ف۱۸۵ جو کاتب اعمال ہے آدمی کی موت کے وقت اس کے ف۱۸۶ یعنی ہم نے جیسے پہلے عدم سے بنایا تھا ویسے ہی پھر معدوم کرنے کے بعد پیدا کردیں گے یا یہ معنی ہیں کہ جیسا ماں کے پیٹ سے برہنہ غیر مختون پیدا کیا تھا ایسا ہی مرنے کے بعد اٹھائیں گے۔ ف۱۸۷ اس زمین سے مراد زمین جنت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار کی زمینیں مراد ہیں جن کو مسلمان فتح کریں گے اور ایک قول یہ ہے زمین شام مراد ہے۔ ف۱۸۸ کہ جو اس کا اتباع کرے اور اس کے مطابق عمل کرے جنت پائے اور مراد کو پہنچے اور عبادت والوں سے مؤمنین مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ امت محمد یہ مراد ہے جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں رمضان کے روزے رکھتے ہیں حج کرتے ہیں۔ ف۱۸۹ کوئی ہو، جن ہو یا انس، مومن ہو یا کافر۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا، مومن کے لئے

إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

ہوتی ہے کہ تمہارا خدا نہیں مگر ایک اللہ تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۱۹۰ تو فرمادو

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ وَإِنْ أَدْرِيْٓ أَقَرِيْبٌ أَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

میں نے تمہیں لڑائی کا اعلان کردیا برابری پر اور میں کیا جانوں ف۱۹۱ کہ پاس ہے یا دور ہے وہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۱۹۲

إِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَإِنْ أَدْرِيْ

بے شک اللہ جانتا ہے آواز کی بات ف۱۹۳ اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو ف۱۹۴ اور میں کیا جانوں

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَ

شاید وہ ف۱۹۵ تمہاری جانچ ہو ف۱۹۶ اور ایک وقت تک برتوانا ف۱۹۷ نبی نے عرض کی کہ اے میرے رب حق فیصلہ فرمادے ف۱۹۸ اور

رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

ع ۱۹ النصف

ہمارے رب رحمٰن ہی کی مدد درکار ہے ان باتوں پر جو تم بتاتے ہو ف۱۹۹

آیاتها ۷۸ ۲۲ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۳ رکوعاتها ۱۰

سورۃ حج مدنیہ ہے اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تو آپ دنیا وآخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیر عذاب ہوئی اور خسف ومسخ اور استیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔ تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت مُطلقہ، تامہ، کاملہ، عامہ، شاملہ، جامعہ، محیطہ بہ جمیع مقیدات، رحمت غیبیہ وشہادت علمیہ وعینیہ ووجودیہ وشہودیہ وسابقہ ولاحقہ وغیر ذالک تمام جہانوں کے لئے عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ذوی العقول ہوں یا غیر ذوالعقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ ف۱۹۰ اور اسلام نہ لائیں ف۱۹۱ بے خدا کے بتائے یعنی یہ بات عقل وقیاس سے جاننے کی نہیں ہے یہاں درایت کی نفی فرمائی گئی "درایت" کہتے ہیں اندازے اور قیاس سے جاننے کو جیسا کہ مفردات راغب اور ردالمحتار میں ہے اسی لئے اللہ تعالٰی کے واسطے لفظ "درایت" استعمال نہیں کیا جاتا اور قرآن کریم کے اطلاقات اس پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ لہٰذا یہاں بے تعلیم الٰہی محض اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ مطلق علم کی اور مطلق علم کی نفی کیسے ہو سکتی ہے جب کہ اسی رکوع کے اول میں آچکا ہے وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ یعنی قریب آیا سچا وعدہ، تو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وعدے کا قرب وبُعد کسی طرح معلوم نہیں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے عقل وقیاس سے جاننے کی نفی ہے نہ کہ تعلیم الٰہی سے جاننے کی۔ ف۱۹۲ عذاب کا یا قیامت کا۔ ف۱۹۳ جو اے کفار تم اعلان کے ساتھ اسلام پر بطریق طعن کہتے ہو ف۱۹۴ اپنے دلوں میں یعنی نبی کی عداوت اور مسلمانوں سے حسد جو تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اللہ اس کو بھی جانتا ہے سب کا بدلہ دے گا۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں عذاب کو مؤخر کرنا ف۱۹۶ جس سے تمہارا حال ظاہر ہو جائے۔ ف۱۹۷ یعنی وقت موت تک۔ ف۱۹۸ میرے اور ان کے درمیان جو مجھے جھٹلاتے ہیں اس طرح کہ میری مدد کر اور ان پر عذاب نازل فرما یہ دعا مستجاب ہوئی اور کفار بدر واحزاب وحنین وغیرہ میں مبتلائے عذاب ہوئے۔ ف۱۹۹ شرک وکفر اور بے ایمانی کی۔ ف۱ سورۂ حج بقول ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ومجاہد مکیہ ہے سوائے چھ آیتوں کے جو هٰذٰنِ خَصْمٰنِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دس رکوع اور اٹھتر آیتیں اور ایک ہزار

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ① یَوْمَ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو ف۲ بے شک قیامت کا زلزلہ ف۳ بڑی سخت چیز ہے جس دن

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ

تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی ف۴ اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی ف۵ اپنا گابھ ڈال

حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

دے گی ف۶ اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور وہ نشہ میں نہ ہوں گے ف۷ مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار

شَدِیْدٌ ② وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ یَتَّبِعُ كُلَّ

کڑی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں کہ اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں بے جانے بوجھے اور ہر سرکش شیطان

شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ③ كُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَ یَهْدِیْهِ

کے پیچھے ہو لیتے ہیں ف۸ جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اُسے گمراہ کردے گا اور اُسے

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ④ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

عذابِ دوزخ کی راہ بتائے گا ف۹ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۱۰ پھر پانی کی بوند سے ف۱۱ پھر خون کی پھٹک سے ف۱۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ

نقشہ بنی اور بے نقشہ بنی ف۱۳ تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں ف۱۴ اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

دوسوا کانوے کلمات اور پانچ ہزار پچھتر حرف ہیں۔ ف۲ اس کے عذاب کا خوف کرو اور اس کی طاعت میں مشغول ہو۔ ف۳ جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے نزدیک واقع ہوگا ف۴ اس کی ہیبت سے ف۵ یعنی حمل والی اس دن کے ہول سے ف۶ حمل ساقط ہو جائیں گے۔ ف۷ بلکہ عذابِ الٰہی کے خوف سے لوگوں کے ہوش جاتے رہیں گے۔ ف۸ شانِ نزول: یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی جو بڑا ہی جھگڑالو تھا اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں اور قرآن کو پہلوں کے قصے بتاتا تھا اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا منکر تھا۔ ف۹ شیطان کے اتباع سے زجر فرمانے کے بعد منکرین بعث پر حجت قائم فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۰ تمہاری نسل کی اصل یعنی تمہارے جدِ اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔ ف۱۱ یعنی قطرۂ منی سے ان کی تمام ذریت کو۔ ف۱۲ کہ نطفہ خون غلیظ ہو جاتا ہے۔ ف۱۳ یعنی مصوَّر اور غیر مصوَّر، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے: سیدِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت خون بستہ (جما ہوا خون) ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اس کی عمر اس کے عمل اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے (الحدیث) اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش اس طرح فرماتا ہے اور اس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے یہ اس لئے بیان فرمایا گیا ف۱۴ اور تم اللہ تعالیٰ کے کمال

إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم

ایک مقرر میعاد تک ف۱۵ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر ف۱۶ اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو ف۱۷ اور تم میں

مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ

کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمّی عمر تک ڈالا جاتا ہے ف۱۸ کہ جاننے کے بعد

عِلْمٍ شَيْـًٔا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

کچھ نہ جانے ف۱۹ اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی ف۲۰ پھر جب ہم نے اس پر پانی اُتارا تروتازہ ہوئی

وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَ

اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا ف۲۱ اُگا لائی ف۲۲ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے ف۲۳ اور

أَنَّهُۥ يُحْىِ الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُۥ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ۝٦ وَأَنَّ السَّاعَةَ ءَاتِيَةٌ لَّا

یہ کہ وہ مُردے جلائے (زندہ کرے) گا اور یہ کہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اس لئے کہ قیامت آنے والی اس میں

رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِى الْقُبُورِ ۝٧ وَمِنَ النَّاسِ مَن

کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ اُٹھائے گا اُنھیں جو قبروں میں ہیں اور کوئی آدمی وہ ہے کہ

يُجَٰدِلُ فِى اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَٰبٍ مُّنِيرٍ ۝٨ ثَانِىَ عِطْفِهِۦ

اللہ کے بارے میں یوں جھگڑتا ہے کہ نہ تو علم نہ کوئی دلیل اور نہ کوئی روشن نوشتہ (تحریر) ف۲۴ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے

لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُۥ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖ وَنُذِيقُهُۥ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ

تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے ف۲۵ اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ف۲۶ اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ کا

قدرت وحکمت کو جانو اور اپنی ابتدائے پیدائش کے حالات پر نظر کر کے سمجھ لو کہ جو قادر برحق بے جان مٹی میں اتنے انقلاب کر کے جاندار آدمی بنا دیتا ہے وہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرے تو اس کی قدرت سے کیا بعید۔ ف۱۵ یعنی وقت ولادت تک۔ ف۱۶ تمہیں عمر دیتے ہیں ف۱۷ اور تمہاری عقل وقوت کامل ہو۔ ف۱۸ اور اس کو اتنا بڑھاپا آجاتا ہے کہ عقل وحواس بجا نہیں رہتے اور ایسا ہو جاتا ہے ف۱۹ اور جو جانتا ہو وہ بھول جائے۔ عکرمہ نے کہا: جو قرآن کی مداومت رکھے گا اس حالت کو نہ پہنچے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ بعث یعنی مرنے کے بعد اٹھنے پر دوسری دلیل بیان فرماتا ہے۔ ف۲۰ خشک بے گیاہ۔ ف۲۱ یعنی ہر قسم کا خوشنما سبزہ ف۲۲ یہ دلیلیں بیان فرمانے کے بعد نتیجہ مرتب فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۳ اور یہ جو کچھ ذکر کیا گیا آدمی کی پیدائش اور خشک بے گیاہ زمین کو سرسبز و شاداب کر دینا اس کے وجود وحکمت کی دلیلیں ہیں ان سے اس کا وجود بھی ثابت ہوتا ہے۔ ف۲۴ **شانِ نزول:** یہ آیت ابوجہل وغیرہ ایک جماعتِ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اسکی شان کے لائق نہیں اس آیت میں بتایا گیا کہ آدمی کو کوئی بات بغیر علم اور بے سند ودلیل کے کہنی نہ چاہئے خاص کر شانِ الٰہی میں اور جو بات علم والے کے خلاف بے علمی سے کہی جائے گی وہ باطل ہوگی پھر اس پر یہ انداز کہ اصرار کرے اور براہِ تکبر ف۲۵ اور اس کے دین سے منحرف کر دے۔ ف۲۶ چنانچہ بدر میں وہ ذلت وخواری کے ساتھ قتل ہوا۔

عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ﴿٩﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ
عذاب چکھائیں گے ۲۷ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ۲۸ اور اللہ بندوں پر ظلم

لِّلۡعَبِيۡدِ ﴿١٠﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّعۡبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَهٗ ع ٨
نہیں کرتا ۲۹ اور کچھ آدمی اللہ کی بندگی ایک کنارہ پر کرتے ہیں ۳۰ پھر اگر انھیں کوئی بھلائی بن گئی

خَيۡرُ ۨاطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنۡ اَصَابَتۡهُ فِتۡنَةُ ۨانۡقَلَبَ عَلٰى وَجۡهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنۡيَا
جب تو چین سے ہیں اور جب کوئی جانچ آپڑی ۳۱ منہ کے بل پلٹ گئے ۳۲ دنیا اور آخرت

وَالۡاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ﴿١١﴾ يَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا
دونوں کا گھاٹا ۳۳ یہی ہے صریح نقصان ۳۴ اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہیں جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنۡفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِيۡدُ ﴿١٢﴾ يَدۡعُوۡا لَمَنۡ
ان کا برا بھلا کچھ نہ کرے ۳۵ یہی ہے دور کی گمراہی ایسے کو پوجتے ہیں جس

ضَرُّهٗۤ اَقۡرَبُ مِنۡ نَّفۡعِهٖ ؕ لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰى وَلَبِئۡسَ الۡعَشِيۡرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ
کے نفع سے ۳۶ نقصان کی توقع زیادہ ہے ۳۷ بے شک ۳۸ کیا ہی برا مولیٰ اور بے شک کیا ہی برا رفیق بے شک اللہ

يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور بھلے کام کئے باغوں میں جن کے نیچے

الۡاَنۡهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يُرِيۡدُ ﴿١٤﴾ مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ
نہریں رواں بے شک اللہ کرتا ہے جو چاہے ۳۹ جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ۴۰ کی مدد نہ

ف۲۷ اور اس سے کہا جائے گا **ف۲۸** یعنی جو تو نے دنیا میں کیا کفر و تکذیب۔ **ف۲۹** اور کسی کو بے جرم نہیں پکڑتا۔ **ف۳۰** اس میں اطمینان سے داخل نہیں ہوتے اور انہیں ثبات و قرار حاصل نہیں ہوتا شک و تردد میں رہتے ہیں جس طرح پہاڑ کے کنارے کھڑا ہوا شخص تزلزل کی حالت میں ہوتا ہے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اعرابیوں کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو اطراف سے آکر مدینہ میں داخل ہوتے اور اسلام لاتے تھے ان کی حالت یہ تھی کہ اگر وہ خوب تندرست رہے اور ان کی دولت بڑھی اور ان کے بیٹا ہوا تب تو کہتے تھے اسلام اچھا دین ہے اس میں آکر ہمیں فائدہ ہوا اور اگر کوئی بات اپنی امید کے خلاف پیش آئی مثلاً بیمار ہوگئے یا لڑکی ہوگئی یا مال کی کمی ہوئی تو کہتے تھے جب سے ہم اس دین میں داخل ہوئے ہیں ہمیں نقصان ہی ہوا اور دین سے پھر جاتے تھے یہ آیت ان کے حق میں نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ انہیں ابھی دین میں ثبات ہی حاصل نہیں ہوا ان کا حال یہ ہے **ف۳۱** کسی قسم کی سختی پیش آئی **ف۳۲** مرتد ہوگئے اور کفر کی طرف لوٹ گئے۔ **ف۳۳** دنیا کا گھاٹا تو یہ کہ جو اُن کی امیدیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں اور ارتداد کی وجہ سے ان کا خون مباح ہوا اور آخرت کا گھاٹا ہمیشہ کا عذاب۔ **ف۳۴** وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد بت پرستی کرتے ہیں اور **ف۳۵** کیونکہ وہ بے جان ہے۔ **ف۳۶** یعنی جس کی پرستش کے خیالی نفع سے اس کو پوجنے کے **ف۳۷** یعنی عذاب دنیا و آخرت کی۔ **ف۳۸** وہ بت **ف۳۹** فرمانبرداروں پر انعام اور نافرمانوں پر عذاب۔ **ف۴۰** حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ

فرمائے گا دنیا ف۴۱ اور آخرت میں ف۴۲ تو اُسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسّی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے پھر دیکھے

هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ

کہ اس کا یہ داؤں (داؤں) کچھ لے گیا اس بات کو جس کی اُسے جلن ہے ف۴۳ اور بات یہی ہے کہ ہم نے یہ قرآن اُتارا روشن آیتیں اور یہ کہ

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ

اللّٰه راہ دیتا ہے جسے چاہے بےشک مسلمان اور یہودی اور ستارہ پرست

وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

اور نصرانی اور آتش پرست اور مشرک بےشک اللّٰه ان سب میں قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

فیصلہ کرے گا ف۴۴ بےشک ہر چیز اللّٰه کے سامنے ہے کیا تم نے نہ دیکھا ف۴۵ کہ اللّٰه کے لئے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَ

وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور

الْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ

پہاڑ اور درخت اور چوپائے ف۴۶ اور بہت آدمی ف۴۷ اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب

الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا

مقرر ہوچکا ف۴۸ اور جسے اللّٰه ذلیل کرے ف۴۹ اُسے کوئی عزت دینے والا نہیں بےشک اللّٰه جو چاہے

يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا السجدة ۲

کرے یہ دو فریق ہیں ف۵۰ کہ اپنے رب میں جھگڑے ف۵۱ تو جو کافر ہوئے

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ ج

اُن کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) گئے ہیں ف۵۲ اور ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا ف۵۳

ف۴۱ میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ف۴۲ ان کے درجے بلند کرکے۔ ف۴۳ یعنی اللّٰہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا جسے اس سے جلن ہو وہ اپنی انتہائی سعی ختم کردے اور جلن میں مر بھی جائے تو بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ ف۴۴ مؤمنین کو جنت عطا فرمائے گا اور کفار کو کسی قسم کے بھی ہوں جہنم میں داخل کرے گا۔ ف۴۵ اے حبیب اکرم! صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم ف۴۶ سجدۂ خضوع جیسا اللّٰہ چاہے۔ ف۴۷ یعنی مؤمنین مزید برآں سجدۂ طاعت وعبادت بھی۔ ف۴۸ یعنی کفار۔ ف۴۹ اس کی شقاوت کے سبب ف۵۰ یعنی مؤمنین اور پانچوں قسم کے کفار جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ف۵۱ یعنی اس کے دین کے بارے میں اور اس کی صفات میں ف۵۲ یعنی

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾

جس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھالیں ف۵۴ اور ان کے لئے لوہے کے گرز ہیں ف۵۵

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے ف۵۶ پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور حکم ہوگا کہ چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ٢ ١٢ ٩

آگ کا عذاب بےشک اللہ داخل کرے گا اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن

وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ

اور موتی ف۵۷ اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے ف۵۸ اور اُنھیں پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی ف۵۹

وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

اور سب خوبیوں سراہے کی راہ بتائی گئی ف۶۰ بےشک وہ جنھوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ

اللہ کی راہ ف۶۱ اور اس ادب والی مسجد سے ف۶۲ جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا کہ اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے

آگ انہیں ہر طرف سے گھیر لے گی **ف۵۳** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا تیز گرم کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا کے پہاڑوں پر ڈال دیا جائے تو ان کو گلا ڈالے۔ **ف۵۴** حدیث شریف میں ہے: پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ (ترمذی) **ف۵۵** جن سے ان کو مارا جائے گا۔ **ف۵۶** یعنی دوزخ میں سے تو گرزوں سے مار کر **ف۵۷** ایسے جن کی چمک مشرق سے مغرب تک روشن کر ڈالے۔ (ترمذی) **ف۵۸** جس کا پہننا دنیا میں مردوں کو حرام ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں نہ پہنے گا۔ **ف۵۹** یعنی دنیا میں اور پاکیزہ بات سے کلمۂ توحید مراد ہے بعض مفسرین نے کہا قرآن مراد ہے۔ **ف۶۰** یعنی اللہ کا دینِ اسلام۔ **ف۶۱** یعنی اس کے دین اور اس کی اطاعت سے **ف۶۲** یعنی اس میں داخل ہونے سے۔

شانِ نزول: یہ آیت سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا مسجد حرام سے یا خاص کعبہ معظّمہ مراد ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ وہ تمام لوگوں کا قبلہ ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی سب برابر ہیں سب کے لئے اس کی تعظیم و حرمت اور اس میں ادائے مناسک حج یکساں ہے اور طواف و نماز کی فضیلت میں شہری اور پردیسی کے درمیان کوئی فرق نہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہاں مسجد حرام سے مکہ مکرمہ یعنی جمیع حرم مراد ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ حرم شریف شہری اور پردیسی سب کے لئے یکساں ہے اس میں رہنے اور ٹھہرنے کا سب کسی کو حق ہے بجز اس کے کہ کوئی کسی کو نکالے نہیں اسی لئے امام صاحب مکہ مکرمہ کی اراضی کی بیع اور اس کے کرایہ کو منع فرماتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: مکہ مکرمہ حرام ہے اس کی اراضی فروخت نہ کی جائیں۔ (تفسیر احمدی)

فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ ع ٣ ١٠

اور پردیسی کا اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے و٦٣

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ

اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا و٦٤ اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر

بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ

ستھرا رکھ و٦٥ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے و٦٦ اور لوگوں میں حج کی عام

بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لا

ندا کردے و٦٧ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دُور کی راہ سے آتی ہیں و٦٨

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں و٦٩ اور اللّٰہ کا نام لیں و٧٠ جانے ہوئے دنوں میں و٧١ اس پر کہ

رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ

اُنھیں روزی دی بے زبان چوپائے و٧٢ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج

و٦٣ اِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ ناحق زیادتی سے یا شرک و بت پرستی مراد ہے بعض مفسرین نے کہا کہ ہر ممنوع قول و فعل مراد ہے حتیٰ کہ خادم کو گالی دینا بھی بعض نے کہا اس سے مراد ہے حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا یا ممنوعات حرم کا ارتکاب کرنا مثل شکار مارنے اور درخت کاٹنے کے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جو تجھے نہ قتل کرے تو اسے قتل کرے یا جو تجھ پر ظلم نہ کرے تو اس پر ظلم کرے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے عبداللّٰہ بن اُنیس کو دو آدمیوں کے ساتھ بھیجا تھا جن میں ایک مہاجر تھا دوسرا انصاری ان لوگوں نے اپنے اپنے مفاخر نسب بیان کئے تو عبداللّٰہ بن انیس کو غصہ آیا اور اس نے انصاری کو قتل کردیا اور خود مرتد ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف بھاگ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ و٦٤ تعمیر کعبہ شریف کے وقت پہلے عمارت کعبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنائی تھی اور طوفان نوح کے وقت وہ آسمان پر اٹھالی گئی اللّٰہ تعالٰی نے ایک ہوا مقرر کی جس نے اس کی جگہ کو صاف کردیا اور ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے ایک ابر بھیجا جو خاص اس بقعہ (زمین کے ٹکڑے) کے مقابل تھا جہاں کعبہ معظّمہ کی عمارت تھی اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ شریف کی جگہ بتائی گئی اور آپ نے اس کی قدیم بنیاد پر عمارت کعبہ تعمیر کی اور اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو وحی فرمائی۔ و٦٥ شرک سے اور بتوں سے اور ہر قسم کی نجاستوں سے و٦٦ یعنی نمازیوں کیلئے۔ و٦٧ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقُبَیس پہاڑ پر چڑھ کر جہان کے لوگوں کو ندا کردی کہ بیت اللّٰہ کا حج کرو جن کے مقدور میں حج ہے انہوں نے باپوں کی پشتوں اور ماؤں کے پیٹوں سے جواب دیا لَبَّیْکَ اَللّٰھُم لَبَّیْک۔ حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ اس آیت میں اَذِّنْ کا خطاب سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ہے چنانچہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمادیا اور ارشاد کیا کہ اے لوگو اللّٰہ نے تم پر حج فرض کیا تو حج کرو۔ و٦٨ اور کثرت سیر و سفر سے دبلی ہو جاتی ہیں۔ و٦٩ دینی بھی دنیوی بھی جو اس عبادت کے ساتھ خاص ہیں دوسری عبادت میں نہیں پائے جاتے۔ و٧٠ وقت ذبح۔ و٧١ جانے ہوئے دنوں سے ذی الحجہ کا عشرہ مراد ہے (یعنی پہلے دس دن) جیسا کہ حضرت علی اور ابن عباس و حسن و قتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کا قول ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا اور صاحبین کے نزدیک جانے ہوئے دنوں سے ایام نحر (دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ) مراد ہیں یہ قول ہے حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کا اور ہر تقدیر پر یہاں ان دنوں سے خاص روز عید مراد ہے۔ (تفسیری احمدی) و٧٢ اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ۔

الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ

کو کھلاؤ ف۷۳ پھر اپنا میل کچیل اُتاریں ف۷۴ اور اپنی منتیں پوری کریں ف۷۵ اور اس آزاد گھر کا

الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ

طواف کریں ف۷۶ بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے ف۷۷ تو وہ اس کے لئے اُس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور

اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ

تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے ف۷۸ سوا اُن کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے ف۷۹ تو دور ہو بتوں کی

الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَ

گندگی سے ف۸۰ اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہوکر کہ اس کا ساجھی (شریک) کسی کو نہ کرو اور

مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ

جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں ف۸۱ یا ہوا

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا

اُسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے ف۸۲ بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ

مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ

دلوں کی پرہیزگاری سے ہے ف۸۳ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ف۸۴ ایک مقرر میعاد تک ف۸۵ پھر اُن کا پہنچنا ہے

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ ع ۸ ۱۱

اس آزاد گھر تک ف۸۶ اور ہر امت کے لئے ف۸۷ ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں

ف۷۳ تطوع اور متعہ وقران وہر ایک ہدی سے جن کا اس آیت میں بیان ہے کھانا جائز ہے باقی ہدایا سے جائز نہیں۔ (تفسیر احمدی ومدارک) ف۷۴ مونچھیں کتروائیں ناخن تراشیں بغلوں اور زیر ناف کے بال دور کریں۔ ف۷۵ جو انہوں نے مانی ہوں۔ ف۷۶ اس سے طواف زیارت مراد ہے۔ مسائل حج بالتفصیل سورۂ بقر پارہ دو میں ذکر ہو چکے۔ ف۷۷ یعنی اس کے احکام کی خواہ وہ مناسک حج ہوں یا ان کے سوا اور احکام بعض مفسرین نے اس سے مناسک حج مراد لئے ہیں اور بعض نے بیت حرام ومشعر حرام وشہر حرام وبلد حرام ومسجد حرام مراد لئے ہیں۔ ف۷۸ کہ انہیں ذبح کر کے کھاؤ۔ ف۷۹ قرآن پاک میں جیسے کہ سورۂ مائدہ کی آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ میں بیان فرمائی گئی۔ ف۸۰ جن کی پرستش کرنا بدترین گندگی سے آلودہ ہونا ہے۔ ف۸۱ اور بوٹی بوٹی کر کے کھا جاتے ہیں۔ ف۸۲ مراد یہ ہے کہ شرک کرنے والا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی اور ایمان ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنے والے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادیٔ ضلالت میں پھینکتے ہیں ہوا کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس نفیس تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا۔ ف۸۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد بُدنے اور ہدایا ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ خوبصورت قیمتی لئے جائیں۔ ف۸۴ وقت ضرورت ان پر سوار ہونے اور وقت حاجت ان کے دودھ پینے کے۔ ف۸۵ یعنی ان کے ذبح کے وقت تک۔ ف۸۶ یعنی حرم شریف تک جہاں وہ ذبح کئے جائیں۔ ف۸۷ پچھلی ایماندار امتوں میں سے۔

عَلٰی مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِیۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ

اس کے دیئے ہوئے بےزبان چوپایوں پر ۸۸ تو تمہارا معبود ایک معبود ہے ۸۹ تو اسی کے حضور گردن رکھو ۹۰

وَ بَشِّرِ الۡمُخۡبِتِیۡنَ ۙ﴿۳۴﴾ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَ

اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو کہ جب اللّٰہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں ۹۱ اور

الصّٰبِرِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَصَابَهُمۡ وَ الۡمُقِیۡمِی الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ

جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا (قائم) رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ

یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَ الۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمۡ فِیۡهَا خَیۡرٌ ٭ۖ

کرتے ہیں ۹۲ اور قربانی کے ڈیل دار (بھاری جسامت والے) جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللّٰہ کی نشانیوں سے کئے ۹۳ تمہارے لئے ان میں

فَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَیۡهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَ

بھلائی ہے ۹۴ تو اُن پر اللّٰہ کا نام لو ۹۵ ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے ۹۶ پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں ۹۷ تو اُن میں سے خود کھاؤ ۹۸ اور

اَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَ الۡمُعۡتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرۡنٰهَا لَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۶﴾

صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی اُن کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوۡمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنۡ یَّنَالُهُ التَّقۡوٰی مِنۡكُمۡ ؕ

اللّٰہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ اُن کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے ۹۹

كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمۡ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمۡ ؕ وَ بَشِّرِ

یونہی ان کو تمہارے بس میں کردیا کہ تم اللّٰہ کی بڑائی بولو اس پر کہ تم کو ہدایت فرمائی اور اے محبوب خوش خبری سناؤ

الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

نیکی والوں کو ۱۰۰ بےشک اللّٰہ بلائیں ٹالتا ہے مسلمانوں کی ۱۰۱ بےشک اللّٰہ دوست

۸۸ ان کے ذبح کے وقت۔ ۸۹ تو ذبح کے وقت صرف اسی کا نام لو، اس آیت میں دلیل ہے اس پر کہ نام خدا کا ذکر کرنا ذبح کے لئے شرط ہے اللّٰہ تعالیٰ نے ہر ایک امت کے لئے مقرر فرمادیا تھا کہ اس کے لئے بہ طریق تقرب قربانی کریں اور تمام قربانیوں پر اسی کا نام لیا جائے۔ ۹۰ اور اخلاص کے ساتھ اس کی اطاعت کرو۔ ۹۱ اس کے ہیبت وجلال سے۔ ۹۲ یعنی صدقہ دیتے ہیں۔ ۹۳ یعنی اس کے اعلام دین سے۔ ۹۴ دنیا میں نفع اور آخرت میں اجر وثواب۔ ۹۵ ان کے ذبح کے وقت جس حال میں کہ وہ ہوں۔ ۹۶ اونٹ کے ذبح کا یہی مسنون طریقہ ہے۔ ۹۷ یعنی بعد ذبح ان کے پہلو زمین پر گریں اور ان کی حرکت ساکن ہوجائے۔ ۹۸ اگر تم چاہو۔ ۹۹ یعنی قربانی کرنے والے صرف نیت کے اخلاص اور شروط تقویٰ کی رعایت سے اللّٰہ تعالیٰ کو راضی کرسکتے ہیں۔ شانِ نزول: زمانۂ جاہلیت کے کفار اپنی قربانیوں کے خون سے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو آلودہ کرتے تھے اور اس کو سبب تقرب جانتے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ۱۰۰ ثواب کی۔ ۱۰۱ اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ ع اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ ع ٥ ١٢

نہیں رکھتا ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو ف۱۰۲ پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انھیں جن سے کافر لڑتے ہیں ف۱۰۳ اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا ف۱۰۴ اور

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ

بے شک اللّٰہ اُن کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق

حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ

نکالے گئے ف۱۰۵ صرف اتنی بات پر کہ اُنھوں نے کہا ہمارا رب اللّٰہ ہے ف۱۰۶ اور اللّٰہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے

بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ

دفع نہ فرماتا ف۱۰۷ تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں ف۱۰۸ اور گرجا ف۱۰۹ اور کلیسا ف۱۱۰ اور مسجدیں ف۱۱۱ جن میں اللّٰہ کا بکثرت

اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾

نام لیا جاتا ہے اور بے شک اللّٰہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللّٰہ قدرت والا غالب ہے

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ

وہ لوگ کہ اگر ہم اُنھیں زمین میں قابو دیں ف۱۱۲ تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور

اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَ

بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں ف۱۱۳ اور اللّٰہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام اور

اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ ۙ وَقَوْمُ

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں ف۱۱۴ تو بے شک ان سے پہلے جھٹلا چکی ہے نوح کی قوم اور عاد ف۱۱۵ اور ثمود ف۱۱۶ اور ابراہیم

ف۱۰۲ یعنی کفار کو جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی خیانت اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ ف۱۰۳ جہاد کی۔ ف۱۰۴ **شانِ نزول:** کفار مکہ اصحاب رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو روزمرہ ہاتھ اور زبان سے شدید ایذائیں دیتے اور آزار پہنچاتے رہتے تھے اور صحابہ حضور کے پاس اس حال میں پہنچتے تھے کہ کسی کا سر پھٹا ہے کسی کا ہاتھ ٹوٹا ہے کسی کا پاؤں بندھا ہوا ہے روزمرہ اس قسم کی شکایتیں بارگاہ اقدس میں پہنچتی تھیں اور اصحاب کرام کفار کے مظالم کی حضور کے دربار میں فریادیں کرتے حضور یہ فرمادیا کرتے کہ صبر کرو مجھے ابھی جہاد کا حکم نہیں دیا گیا ہے جب حضور نے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ف۱۰۵ اور بے وطن کئے گئے۔ ف۱۰۶ اور یہ کلام حق ہے اور حق پر گھروں سے نکالنا اور بے وطن کرنا قطعاً ناحق۔ ف۱۰۷ جہاد کی اجازت دے کر اور حدود قائم فرما کر تو نتیجہ یہ ہوتا کہ مشرکین کا اِستیلا (قبضہ) ہوجاتا اور کوئی دین وملت والا ان کے دست تعدی (ظلم) سے نہ بچتا۔ ف۱۰۸ راہبوں کی ف۱۰۹ نصرانیوں کے ف۱۱۰ یہودیوں کے ف۱۱۱ مسلمانوں کی ف۱۱۲ اور ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرمائیں۔ ف۱۱۳ اس میں خبر دی گئی ہے کہ آئندہ مہاجرین کو زمین میں تصرف عطا فرمانے کے بعد ان کی سیرتیں ایسی پاکیزہ رہیں گی اور وہ دین کے کاموں میں اخلاص کے ساتھ مشغول رہیں گے اس میں خلفائے راشدین مہدیین کے عدل اور ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی دلیل ہے جنہیں اللّٰہ تعالٰی نے تمکین وحکومت عطا فرمائی اور سیرت عادلہ عطا کی۔ ف۱۱۴ اے حبیب اکرم! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم ف۱۱۵ حضرت ہود کی قوم ف۱۱۶ حضرت صالح کی قوم۔

إِبْرٰهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ﴿٤٣﴾ وَأَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوسٰى فَأَمْلَيْتُ

کی قوم اور لوط کی قوم اور مدین والے ف۱۱۷ اور موسیٰ کی تکذیب ہوئی ف۱۱۸ تو میں نے کافروں

لِلْكٰفِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٤﴾ فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

کو ڈھیل دی ف۱۱۹ پھر اُنھیں پکڑا ف۱۲۰ تو کیسا ہوا میرا عذاب ف۱۲۱ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے

أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ

کھپادیں ف۱۲۲ کہ وہ ستم گار تھیں ف۱۲۳ تو اب وہ اپنی چھتوں پر ڈھئی (گری) پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ف۱۲۴ اور کتنے محل

مَّشِيدٍ ﴿٤٥﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَّعْقِلُونَ

گچ کئے ہوئے ف۱۲۵ تو کیا زمین میں نہ چلے ف۱۲۶ کہ اُن کے دل ہوں جن سے سمجھیں ف۱۲۷

بِهَا أَوْ أٰذَانٌ يَّسْمَعُونَ بِهَا ۚ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصٰرُ وَلٰكِنْ تَعْمَى

یا کان ہوں جن سے سُنیں ف۱۲۸ تو یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ف۱۲۹ بلکہ وہ دل

الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ

اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں ف۱۳۰ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اللہ

يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۗ وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا

ہرگز اپنا وعدہ جھوٹا نہ کرے گا ف۱۳۲ اور بےشک تمہارے رب کے یہاں ف۱۳۳ ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی

تَعُدُّونَ ﴿٤٧﴾ وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا ۚ

گنتی میں ہزار برس ف۱۳۴ اور کتنی بستیاں کہ ہم نے ان کو ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ستم گار تھیں پھر میں نے اُنھیں پکڑا ف۱۳۵

ف۱۱۷ یعنی حضرت شعیب کی قوم۔ ف۱۱۸ یہاں موسیٰ کی قوم نہ فرمایا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم بنی اسرائیل نے آپ کی تکذیب نہ کی تھی بلکہ فرعون کی قوم قبطیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی تھی ان قوموں کا تذکرہ اور ہر ایک کے اپنے رسول کی تکذیب کرنے کا بیان سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے تسکین خاطر (دلی تسلی) کے لئے ہے کہ کفار کا یہ قدیمی طریقہ ہے پچھلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے۔ ف۱۱۹ اور ان کے عذاب میں تاخیر کی اور انہیں مہلت دی۔ ف۱۲۰ اور ان کے کفر وسرکشی کی سزا دی۔ ف۱۲۱ آپ کی تکذیب کرنے والوں کو چاہئے کہ اپنے انجام کو سوچیں اور عبرت حاصل کریں۔ ف۱۲۲ اور وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ ف۱۲۳ یعنی وہاں کے رہنے والے کافر تھے۔ ف۱۲۴ کہ ان سے کوئی پانی بھرنے والا نہیں۔ ف۱۲۵ ویران پڑے ہیں۔ ف۱۲۶ کفار کہ ان حالات کا مشاہدہ کریں۔ ف۱۲۷ کہ انبیاء کی تکذیب کا کیا انجام ہوا اور عبرت حاصل کریں۔ ف۱۲۸ پچھلی امتوں کے حالات اور ان کا ہلاک ہونا اور ان کی بستیوں کی ویرانی کہ اس سے عبرت حاصل ہو۔ ف۱۲۹ یعنی کفار کی ظاہری حس باطل نہیں ہوئی ہے وہ ان آنکھوں سے دیکھنے کی چیزیں دیکھتے ہیں۔ ف۱۳۰ اور دلوں ہی کا اندھا ہونا غضب ہے اسی لئے آدمی دین کی راہ پانے سے محروم رہتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی کفار مکہ مثل نضر بن حارث وغیرہ کے اور یہ جلدی کرنا ان کا اِستہزاء کے طریقہ پر تھا۔ ف۱۳۲ اور ضرور حسب وعدہ عذاب نازل فرمائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ بدر میں پورا ہوا۔ ف۱۳۳ آخرت میں عذاب کا ف۱۳۴ تو یہ کفار کیا سمجھ کر عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۵ اور دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا۔

وَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ ع ٦ ١٣

اور میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ف١٣٦ تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تو یہی تمہارے لئے صریح ڈر سُنانے والا ہوں

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ

تو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ف١٣٧ اور

الَّذِیْنَ سَعَوْا فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۵۱﴾ وَ مَاۤ

وہ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں ہار جیت کے ارادہ سے ف١٣٨ وہ جہنمی ہیں اور

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ

ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے ف١٣٩ سب پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب اُنھوں نے پڑھا تو شیطان نے اُن کے پڑھنے میں لوگوں

فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَ

پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے ف١٤٠ اور

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ

اللہ علم و حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کردے ف١٤١ اُن کے لئے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ

جن کے دلوں میں بیماری ہے ف١٤٢ اور جن کے دل سخت ہیں ف١٤٣ اور بے شک ستمگار ف١٤٤ دُھر کے (انتہائی سخت)

بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا

جھگڑالو ہیں اور اس لئے کہ جان لیں وہ جن کو علم ملا ہے ف١٤٥ کہ وہ ف١٤٦ تمہارے رب کے پاس سے حق ہے تو اُس پر ایمان لائیں

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ

تو جھک جائیں اس کے لئے اُن کے دل اور بے شک اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ

ف١٣٦ آخرت میں۔ ف١٣٧ جو کبھی منقطع نہ ہو وہ جنت ہے۔ ف١٣٨ کہ کبھی ان آیات کو سحر کہتے ہیں کبھی شعر کبھی پچھلوں کے قصے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام کے ساتھ ان کا یہ مکر چل جائے گا۔ ف١٣٩ نبی اور رسول میں فرق ہے نبی عام ہے اور رسول خاص بعض مفسرین نے فرمایا کہ رسول شرع کے واضع ہوتے ہیں اور نبی اس کے حافظ اور نگہبان۔ **شانِ نزول:** جب سورۂ والنجم نازل ہوئی تو سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مسجد حرام میں اس کی تلاوت فرمائی اور بہت آہستہ آہستہ آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے جس سے سننے والے غور بھی کرسکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے جب آپ نے آیت وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر حسب دستور وقفہ فرمایا تو شیطان نے مشرکین کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی جبریل امین نے سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ حال عرض کیا اس سے حضور کو رنج ہوا اللہ تعالٰی نے آپ کی تسلّی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف١٤٠ جو پیغمبر پڑھتے ہیں اور انہیں شیطانی کلمات کے خلط سے محفوظ فرماتا ہے۔ ف١٤١ اور ابتلاء و آزمائش بنادے۔ ف١٤٢ شک اور نفاق کی۔ ف١٤٣ حق کو قبول نہیں کرتے اور یہ مشرکین ہیں۔ ف١٤٤ یعنی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ
چلانے والا ہے اور کافر اُس سے وف۱۴۷ ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ اُن پر
السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ
قیامت آجائے اچانک وف۱۴۸ یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس کا پھل ان کے لئے کچھ اچھا نہ ہو وف۱۴۹ بادشاہی اُس دن وف۱۵۰
لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ
اللہ ہی کی ہے وہ ان میں فیصلہ کردے گا تو جو ایمان لائے اور وف۱۵۱ اچھے کام کئے وہ چین کے
النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ
باغوں میں ہیں اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں اُن کے لئے ذلت کا
مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا ع ۹ ۱۴
عذاب ہے اور وہ جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھربار چھوڑے وف۱۵۲ پھر مارے گئے یا مرگئے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾
تو اللہ ضرور انھیں اچھی روزی دے گا وف۱۵۳ اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَ
ضرور انھیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے وف۱۵۴ اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے بات یہ ہے اور
مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
جو بدلہ لے وف۱۵۵ جیسی تکلیف پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے وف۱۵۶ تو بے شک اللہ اُس کی مدد فرمائے گا وف۱۵۷ بے شک اللہ

مشرکین ومنافقین۔ وف۱۴۵ اللہ کے دین کا اوراس کی آیات کا۔ وف۱۴۶ یعنی قرآن سے یا دین اسلام سے وف۱۴۷ یعنی قرآن شریف وف۱۴۸ یا موت کہ وہ بھی قیامت صغریٰ ہے۔ وف۱۴۹ اس سے بدر کا دن مراد ہے جس میں کافروں کے لئے کچھ کشائش وراحت نہ تھی اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سے روز قیامت مراد ہے۔ وف۱۵۰ یعنی قیامت کے دن وف۱۵۱ انہوں نے وف۱۵۲ اوراس کی رضا کے لئے عزیز واقارب کو چھوڑ کر وطن سے نکلے اور مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی وف۱۵۳ یعنی رزق جنت جو کبھی منقطع نہ ہو۔ وف۱۵۴ وہاں ان کی ہر مراد پوری ہوگی اور کوئی ناگوار بات پیش نہ آئے گی۔ **شانِ نزول:** نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہمارے جو اصحاب شہید ہوگئے ہم جانتے ہیں کہ بارگاہ الٰہی میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں حضور کے ساتھ رہیں گے لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور بے شہادت کے موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ''وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ''۔ وف۱۵۵ کوئی مؤمن ظلم کا مشرک سے۔ وف۱۵۶ ظالم کی طرف سے اس کو بے وطن کرکے۔ وف۱۵۷ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو ماہ محرم کی اخیر تاریخوں میں مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں نے ماہ مبارک کی حرمت کے خیال سے لڑنا نہ چاہا مگر مشرک نہ مانے اور انہوں نے قتال شروع کردیا مسلمان ان کے مقابل ثابت رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی۔

لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ
معاف کرنے والا بخشنے والا ہے یہ ف۱۵۸ اس لئے کہ اللّٰہ تعالیٰ رات کو ڈالتا ہے دن کے حصہ میں اور دن کو لاتا ہے

فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا
رات کے حصہ میں ف۱۵۹ اور اس لئے کہ اللّٰہ سُنتا دیکھتا ہے یہ اس لئے ف۱۶۰ کہ اللّٰہ ہی حق ہے اور اس کے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ
سوا جسے پوجتے ہیں ف۱۶۱ وہی باطل ہے اور اس لئے کہ اللّٰہ ہی بلندی بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ
کہ اللّٰہ نے آسمان سے پانی اُتارا تو صبح کو زمین ف۱۶۲ ہریالی (ہری بھری) ہوگئی بے شک

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ
اللّٰہ پاک خبردار ہے اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بے شک اللّٰہ

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ ع ٨ ١٥
ہی بے نیاز سب خوبیوں سراہا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ نے تمہارے بس میں کردیا جو کچھ زمین میں ہے ف۱۶۳

وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى
اور کشتی کہ دریا میں اُس کے حکم سے چلتی ہے ف۱۶۴ اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ
نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بے شک اللّٰہ آدمیوں پر بڑی مہر (رحمت) والا مہربان ہے ف۱۶۵ اور وہی ہے جس نے

اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ
تمہیں زندہ کیا ف۱۶۶ پھر تمہیں مارے گا ف۱۶۷ پھر تمہیں جلائے گا ف۱۶۸ بے شک آدمی بڑا ناشکرا ہے ف۱۶۹ ہر

ف۱۵۸ یعنی مظلوم کی مدد فرمانا اس لئے ہے کہ اللّٰہ جو چاہے اس پر قادر ہے اور اس کی قدرت کی نشانیاں ظاہر ہیں۔ ف۱۵۹ یعنی کبھی دن کو بڑھاتا رات کو گھٹاتا ہے اور کبھی رات کو بڑھاتا دن کو گھٹاتا ہے اس کے سوا کوئی اس پر قدرت نہیں رکھتا جو ایسا قدرت والا ہے وہ جس کی چاہے مدد فرمائے اور جسے چاہے غالب کرے۔ ف۱۶۰ یعنی اور یہ مدد اس لئے بھی ہے ف۱۶۱ یعنی بت ف۱۶۲ سبزے سے ف۱۶۳ جانور وغیرہ جن پر تم سوار ہوتے ہو اور جن سے تم کام لیتے ہو۔ ف۱۶۴ تمہارے لئے اس کے چلانے کے واسطے ہوا اور پانی کو مسخر کیا۔ ف۱۶۵ کہ اس نے ان کے لئے منفعتوں کے دروازے کھولے اور طرح طرح کی مضرتوں سے ان کو محفوظ کیا۔ ف۱۶۶ بے جان نطفہ سے پیدا فرما کر ف۱۶۷ تمہاری عمریں پوری ہونے پر ف۱۶۸ روز بعث ثواب و عذاب کے لئے۔ ف۱۶۹ کہ باوجود اتنی نعمتوں کے اس کی عبادت سے منہ پھیرتا ہے اور بے جان مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔

أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى
امت کے لئے ف۱۷۰ ہم نے عبادت کے قاعدے بنا دیے کہ وہ اُن پر چلے ف۱۷۱ تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں ف۱۷۲ اور اپنے رب
رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ
کی طرف بلاؤ ف۱۷۳ بے شک تم سیدھی راہ پر ہو اور اگر وہ ف۱۷۴ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللّٰہ خوب جانتا ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ
تمہارے کوتک (کرتوت) اللّٰہ تم میں فیصلہ کردے گا قیامت کے دن جس بات میں
تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ
اختلاف کررہے ہو ف۱۷۵ کیا تو نے نہ جانا کہ اللّٰہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک
ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۱۷۶ بے شک یہ ف۱۷۷ اللّٰہ پر آسان ہے ف۱۷۸ اور اللّٰہ کے سوا ایسوں کو پوجتے
اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
ہیں ف۱۷۹ جن کی کوئی سند اس نے نہ اُتاری اور ایسوں کو جن کا خود انہیں کچھ علم نہیں ف۱۸۰ اور ستم گاروں کا ف۱۸۱
مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ
کوئی مددگار نہیں ف۱۸۲ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں ف۱۸۳ تو تم ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے
كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ
جنھوں نے کفر کیا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں ان کو جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں
قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
تم فرمادو کیا میں تمہیں بتادوں جو تمہارے اس حال سے بھی ف۱۸۴ بدتر ہے وہ آگ ہے اللّٰہ نے اس کا وعدہ دیا ہے کافروں کو

ف۱۷۰ اہل دین وملل میں سے۔ ف۱۷۱ اور عامل ہو۔ ف۱۷۲ یعنی امر دین میں یا ذبیحہ کے امر میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت بدیل ابن ورقاء اور بشر بن سفیان اور یزید ابن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کہا تھا کیا سبب ہے جس جانور کو تم خود قتل کرتے ہو اسے تو کھاتے ہو اور جس کو اللّٰہ مارتا ہے اس کو نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۷۳ اور لوگوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کا دین قبول کرنے اور اس کی عبادت میں مشغول ہونے کی دعوت دو۔ ف۱۷۴ باوجود تمہارے طرح دینے کے بھی ف۱۷۵ اور تم پر حقیقتِ حال ظاہر ہوجائے گی۔ ف۱۷۶ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف۱۷۷ یعنی ان سب کا علم یا تمام حوادث کا لوح محفوظ میں ثبت فرمانا ف۱۷۸ اس کے بعد کفار کی جہالتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو عبادت کے مستحق نہیں۔ ف۱۷۹ یعنی بتوں کو ف۱۸۰ یعنی ان کے پاس اپنے اس فعل کی نہ کوئی دلیل عقلی ہے نہ نقلی، محض جہل و نادانی سے گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور جو کسی طرح پوجے جانے کے مستحق نہیں ان کو پوجتے ہیں یہ شدید ظلم ہے۔ ف۱۸۱ یعنی مشرکین کا ف۱۸۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۱۸۳ اور قرآن کریم انہیں سنایا جائے

ع ۹ ۸ ۱۲

وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ اے لوگو! ایک کہاوت فرمائی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو ف۱۸۵ وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

جنھیں اللہ کے سوا تم پوجتے ہو ف۱۸۶ ایک مکھی نہ بناسکیں گے اگرچہ سب اس پر اکٹھے ہوجائیں ف۱۸۷

وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ

اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کرلے جائے ف۱۸۸ تو اس سے چھڑا نہ سکیں ف۱۸۹ کتنا کمزور چاہنے والا

وَ الْمَطْلُوْبُ ۝۷۳ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴

اور وہ جس کو چاہا ف۱۹۰ اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی ف۱۹۱ بے شک اللہ قوت والا غالب ہے

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ

اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول ف۱۹۲ اور آدمیوں میں سے ف۱۹۳ بے شک اللہ سنتا دیکھتا ہے

بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے ف۱۹۴ اور سب کاموں کی رجوع اللہ

الْاُمُوْرُ ۝۷۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

کی طرف ہے اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو ف۱۹۵ اور اپنے رب کی بندگی کرو ف۱۹۶

وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷ۚ السجدة وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ

اور بھلے کام کرو ف۱۹۷ اس اُمید پر کہ تمھیں چھٹکارا ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا ف۱۹۸

السجدة عند الامام الشافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

جس میں بیانِ احکام اور تفصیلِ حلال وحرام ہے۔ ف۱۸۴ یعنی تمہارے اس غیظ وناگواری سے بھی جو قرآن پاک سن کر تم میں پیدا ہوتی ہے ف۱۸۵ اور اس میں خوب غور کرو وہ کہاوت یہ ہے کہ تمہارے بت ف۱۸۶ ان کی عاجزی اور بے قدرتی کا یہ حال ہے کہ وہ نہایت چھوٹی سی چیز ف۱۸۷ تو عاقل کو کب شایاں ہے کہ ایسے کو معبود ٹھہرائے ایسے کو پوجنا اور الٰہ قرار دینا کتنا انتہا درجہ کا جہل ہے۔ ف۱۸۸ وہ شہد وزعفران وغیرہ جو مشرکین بتوں کے منہ اور سروں پر ملتے ہیں جس پر مکھیاں بھنکتی ہیں۔ ف۱۸۹ ایسے کو خدا بنانا اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ ف۱۹۰ چاہنے والے سے بت پرست اور چاہے ہوئے سے بت مراد ہے یا چاہنے والے سے مکھی مراد ہے جو بت پر سے شہد وزعفران کی طالب ہے اور مطلوب سے بت اور بعض نے کہا کہ طالب سے بت مراد ہے اور مطلوب سے مکھی۔ ف۱۹۱ اور اس کی عظمت نہ پہچانی جنھوں نے ایسوں کو خدا کا شریک کیا جو مکھی سے بھی کمزور ہیں معبود وہی ہے جو قدرت کاملہ رکھے۔ ف۱۹۲ مثل جبریل ومیکائیل وغیرہ کے ف۱۹۳ مثل حضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ وحضرت سید عالم صلوۃ اللہ تعالٰی علیہم وسلامہ کے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان کفار کے ردّ میں نازل ہوئی جنھوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ بشر کیسے رسول ہوسکتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ مالک ہے جسے چاہے اپنا رسول بنائے وہ انسانوں میں سے بھی رسول بناتا ہے اور ملائکہ میں سے بھی جنھیں چاہے۔ ف۱۹۴ یعنی امور دنیا کو بھی اور امور آخرت کو بھی یا ان کے گزرے ہوئے اعمال کو بھی اور آئندہ کے احوال کو بھی۔ ف۱۹۵ اپنی نمازوں میں اسلام کے اول عہد میں نماز بغیر رکوع وسجود کے تھی پھر نماز میں رکوع وسجود کا حکم فرمایا گیا۔ ف۱۹۶ یعنی رکوع وسجود

هُوَ اجۡتَبٰىكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ

اُس نے تمہیں پسند کیا و۱۹۹ اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی و۲۰۰ تمہارے باپ

اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ

ابراہیم کا دین و۲۰۱ اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسول

الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا

تمہارا نگہبان و گواہ ہو و۲۰۲ اور تم اور لوگوں پر گواہی دو و۲۰۳ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى

برپا رکھو و۲۰۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو و۲۰۵ وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ

ع وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ﴿٧٨﴾

اور کیا ہی اچھا مددگار

ع ۱۰ ۱۷

خاص اللہ کے لئے ہوں اور عبادت میں اخلاص اختیار کرو۔ و۱۹۷ صلہ رحمی و مکارم اخلاق وغیرہ نیکیاں۔ و۱۹۸ یعنی نیتِ صادقہ خالصہ کے ساتھ اعلاءِ دین کے لئے۔ و۱۹۹ اپنے دین و عبادت کے لئے۔ و۲۰۰ بلکہ ضرورت کے موقعوں پر تمہارے لئے سہولت کر دی جیسے کہ سفر میں نماز کا قصر اور روزے کے افطار کی اجازت اور پانی نہ پانے یا پانی کے ضرر کرنے کی حالت میں غسل اور وضو کی جگہ تیمّم تو تم دین کی پیروی کرو۔ و۲۰۱ جو دینِ محمدی میں داخل ہے۔ و۲۰۲ روزِ قیامت کہ تمہارے پاس خدا کا پیام پہنچا دیا۔ و۲۰۳ کہ انہیں ان رسولوں نے احکامِ خداوندی پہنچا دیئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عزت و کرامت عطا فرمائی۔ و۲۰۴ اس پر مداومت کرو۔ و۲۰۵ اور اس کے دین پر قائم رہو۔

اٰیاتها ١١٨ ٢٣ سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ ٧٤ رکوعاتها ٦

سورۂ مؤمنون مکیہ ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿٢﴾ وَ
بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں ف٢ اور

الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿٤﴾
وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے ف٣ اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں ف٤

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر

اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ
جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ف٥ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی

هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٧﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٨﴾ وَالَّذِیْنَ
حد سے بڑھنے والے ہیں ف٦ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں ف٧ اور وہ جو

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿٩﴾ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِیْنَ
اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں ف٨ یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس

وقف لازم

ف١ سورۂ مؤمنون مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور ایک ہزار آٹھ سو چالیس کلمے اور چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں۔ ف٢ ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اعضاء ساکن ہوتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہو اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث (فضول) کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ ف٣ ہر لہو و باطل سے مجتنب رہتے ہیں۔ ف٤ یعنی اس کے پابند ہیں اور مُداوَمت (ہمیشہ ادا) کرتے ہیں۔ ف٥ اپنی بیبیوں اور باندیوں کے ساتھ جائز طریقے پر قُربَت کرنے میں۔ ف٦ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔ سعید بن جُبَیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ نے ایک امت کو عذاب کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیل کرتے تھے۔ ف٧ خواہ وہ امانتیں اللّٰہ کی ہوں یا خَلق کی اور اسی طرح عہد خدا کے ساتھ ہوں یا مخلوق کے ساتھ سب کی وفا لازم ہے۔ ف٨ اور انہیں ان کے وقتوں میں ان کے شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فرائض و واجبات اور سُنَن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔

يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور بے شک ہم نے آدمی کو
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ
چنی ہوئی مٹی سے بنایا ف۹ پھر اُسے ف۱۰ پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں ف۱۱ پھر
خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا
ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں
فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ
پھر اُن ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اُٹھان دی ف۱۲ تو بڑی برکت والا ہے اللّٰہ سب سے بہتر
الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ؕ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
بنانے والا ہے پھر اُس کے بعد تم ضرور ف۱۳ مرنے والے ہو پھر تم سب قیامت کے دن ف۱۴
تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖۗ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ
اُٹھائے جاؤ گے اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں ف۱۵ اور ہم خلق سے
غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ
بے خبر نہیں ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا ف۱۷ ایک اندازہ پر ف۱۸ پھر اُسے زمین میں ٹھہرایا
وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ
اور بے شک ہم اس کے لے جانے پر قادر ہیں ف۱۹ تو اُس سے ہم نے تمہارے لئے باغ پیدا کئے کھجوروں
وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً
اور انگوروں کے تمہارے لیے اُن میں بہت سے میوے ہیں ف۲۰ اور اُن میں سے کھاتے ہو ف۲۱ اور وہ پیڑ

وقف لازم

ف۹ مفسرین نے فرمایا کہ انسان سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں۔ ف۱۰ یعنی اس کی نسل کو ف۱۱ یعنی رحم میں ف۱۲ یعنی اس میں روح ڈالی اس بے جان کو جان دار کیا نُطق اور سَمْع اور بَصَر (بولنے، سننے، دیکھنے کی صلاحیت) عنایت کی۔ ف۱۳ اپنی عمریں پوری ہونے پر ف۱۴ حساب و جزا کے لیے ف۱۵ ان سے مراد سات آسمان ہیں جو ملائکہ کے چڑھنے اترنے کے رستے ہیں۔ ف۱۶ سب کے اعمال، اقوال، ضمائر کو جانتے ہیں کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ف۱۷ یعنی مینہ برسایا ف۱۸ جتنا ہمارے علم و حکمت میں خَلق کی حاجتوں کے لیے چاہئے۔ ف۱۹ جیسا اپنی قدرت سے نازل فرمایا ایسا ہی اس پر بھی قادر ہیں کہ اس کو زائل کر دیں، تو بندوں کو چاہئے کہ اس نعمت کی شکر گزاری سے حفاظت کریں۔ ف۲۰ طرح طرح کے۔ ف۲۱ جاڑے اور گرمی وغیرہ موسموں میں اور عیش کرتے ہو۔

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ

پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے ۲۲ لے کر اُگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن ۲۳ اور بے شک

لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

تمہارے لیے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو اُن کے پیٹ میں ہے ۲۴ اور تمہارے لیے اُن میں بہت

كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ؑ وَ لَقَدْ ع ۲۲ ۱

فائدے ہیں ۲۵ اور ان سے تمہاری خوراک ہے ۲۶ اور ان پر ۲۷ اور کشتی پر ۲۸ سوار کئے جاتے ہو اور بے شک

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اُس نے کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی

غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا

خدا نہیں تو کیا تمہیں ڈر نہیں ۲۹ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے ۳۰

هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے ۳۱ اور اللہ چاہتا ۳۲

لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا

تو فرشتے اُتارتا ہم نے تو یہ اپنے اگلے باپ داداؤں میں نہ سنا ۳۳ وہ تو نہیں مگر

رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا

ایک دیوانہ مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو ۳۴ نوح نے عرض کی اے میرے رب میری مدد فرما ۳۵ اس پر کہ

كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا

انھوں نے مجھے جھٹلایا تو ہم نے اُسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے ۳۶ اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب

۲۲ اس درخت سے مراد زیتون ہے۔ ۲۳ یہ اس میں عجیب صفت ہے کہ وہ تیل بھی ہے کہ منافع اور فوائد تیل کے اس سے حاصل کئے جاتے ہیں، جلایا بھی جاتا ہے، دوا کے طریقہ پر بھی کام میں لایا جاتا ہے اور سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ ۲۴ یعنی دودھ خوشگوار مُوافقِ طبع جو لطیف غذا ہوتا ہے۔ ۲۵ کہ ان کے بال کھال اون وغیرہ سے کام لیتے ہو۔ ۲۶ کہ انہیں ذبح کر کے کھا لیتے ہو۔ ۲۷ خشکی میں ۲۸ دریاؤں میں ۲۹ اس کے عذاب کا جو اس کے سوا اوروں کو پوجتے ہو۔ ۳۰ اپنی قوم کے لوگوں سے کہ ۳۱ اور تمہیں اپنا تابع بنائے۔ ۳۲ کہ رسول کو بھیجے اور مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائے ۳۳ کہ بشر بھی رسول ہوتا ہے۔ یہ ان کی کمال حماقت تھی کہ بشر کا رسول ہونا تو تسلیم نہ کیا پتھروں کو خدا مان لیا اور انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت یہ بھی کہا ۳۴ تا آنکہ (یہاں تک کہ) اس کا جنون دور ہو ایسا ہوا تو خیر ورنہ اس کو قتل کر ڈالنا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام ان لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے اور ان کے ہدایت پانے کی امید نہ رہی تو حضرت ۳۵ اور اس قوم کو ہلاک کر ۳۶ یعنی ہماری حمایت وحفاظت میں۔

جَآءَ اَمۡرُنَا وَفَارَ التَّنُّوۡرُ ۙ فَاسۡلُكۡ فِيۡهَا مِنۡ كُلٍّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ

ہمارا حکم آئے ف۳۷ اور تنور اُبلے ف۳۸ تو اس میں بٹھالے ف۳۹ ہر جوڑے میں سے دو ف۴۰

وَاَهۡلَكَ اِلَّا مَنۡ سَبَقَ عَلَيۡهِ الۡقَوۡلُ مِنۡهُمۡ ۚ وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ

اور اپنے گھر والے ف۴۱ مگر ان میں سے وہ جن پر بات پہلے پڑ چکی ف۴۲ اور ان ظالموں کے معاملہ میں مجھ سے

ظَلَمُوۡا ۚ اِنَّهُمۡ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسۡتَوَيۡتَ اَنۡتَ وَمَنۡ مَّعَكَ عَلَى

بات نہ کرنا ف۴۳ یہ ضرور ڈبوئے جائیں گے پھر جب ٹھیک بیٹھے کشتی پر تو اور تیرے ساتھ

الۡفُلۡكِ فَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ نَجّٰٮنَا مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ

والے تو کہہ سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر ف۴۴

رَّبِّ اَنۡزِلۡنِىۡ مُنۡزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡمُنۡزِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

کہ اے میرے رب مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے بے شک اس میں ف۴۵

لَاٰيٰتٍ وَّاِنۡ كُنَّا لَمُبۡتَلِيۡنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قَرۡنًا اٰخَرِيۡنَ ۚ ﴿۳۱﴾

ضرور نشانیاں ہیں ف۴۶ اور بے شک ضرور ہم جانچنے والے تھے ف۴۷ پھر ان کے ف۴۸ بعد ہم نے اور سنگت (قوم) پیدا کی ف۴۹

فَاَرۡسَلۡنَا فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ

تو اُن میں ایک رسول انھیں میں سے بھیجا ف۵۰ کہ اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۳۲﴾ ع وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا ع ۲ ۱۰ ۲

تو کیا تمہیں ڈر نہیں ف۵۱ اور بولے اس قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا اور آخرت کی حاضری ف۵۲

ف۳۷ ان کی ہلاکت کا اور آثارِ عذاب نمودار ہوں۔ ف۳۸ اور اس میں سے پانی برآمد ہو تو یہ علامت ہے عذاب کے شروع ہونے کی ف۳۹ یعنی کشتی میں حیوانات کے ف۴۰ نر اور مادہ۔ ف۴۱ یعنی اپنی مؤمنہ بی بی اور ایماندار اولاد یا تمام مؤمنین۔ ف۴۲ اور کلام اَزَلی میں ان کا عذاب اور ہلاک معیّن ہو چکا وہ آپ کا ایک بیٹا تھا کنعان نام اور ایک عورت کہ یہ دونوں کافر تھے آپ نے اپنے تین فرزندوں سام، حام، یافث اور ان کی بیبیوں کو اور دوسرے مومنین کو سوار کیا کُل لوگ جو کشتی میں تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی۔ نصف مرد اور نصف عورتیں۔ ف۴۳ اور ان کے لیے نجات نہ طلب کرنا، دعا نہ فرمانا۔ ف۴۴ کشتی سے اترتے وقت یا اس میں سوار ہوتے وقت ف۴۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے واقعے میں اور اس میں جو دشمنانِ حق کے ساتھ کیا گیا ف۴۶ اور عبرتیں اور نصیحتیں اور قدرتِ الٰہی کے دلائل ہیں۔ ف۴۷ اس قوم کے حضرت نوح علیہ السلام کو اس میں بھیج کر اور ان کو وعظ و نصیحت پر مامور فرما کر تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزولِ عذاب سے پہلے کون نصیحت قبول کرتا اور تصدیق و اطاعت کرتا ہے اور کون نافرمان تکذیب و مخالفت پر مصر رہتا ہے۔ ف۴۸ یعنی قوم نوح کے عذاب و ہلاک کے ف۴۹ یعنی عادو قومِ ہود۔ ف۵۰ یعنی ہود علیہ السلام اور ان کی معرفت اس قوم کو حکم دیا ف۵۱ اس کے عذاب کا کہ شرک چھوڑو اور ایمان لاؤ۔ ف۵۲ اور وہاں کے ثواب و عذاب وغیرہ۔

بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

کو جھٹلایا اور ہم نے اُنھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا ۵۳ کہ یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۪ۙ (۳۳) وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ

کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اُسی میں سے پیتا ہے ۵۴ اور اگر تم کسی اپنے جیسے

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۙ (۳۴) اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ

آدمی کی اطاعت کرو جب تو تم ضرور گھاٹے میں ہو کیا تمھیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مرجاؤ گے اور

تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۪ۙ (۳۵) هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۪ۙ (۳۶)

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے اس کے بعد پھر ۵۵ نکالے جاؤ گے کتنی دُور ہے کتنی دُور ہے جو تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۵۶

اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ۪ۙ (۳۷)

وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ۵۷ کہ ہم مرتے جیتے ہیں ۵۸ اور ہمیں اٹھنا نہیں ۵۹

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ (۳۸)

وہ تو نہیں مگر ایک مرد جس نے اللّٰہ پر جھوٹ باندھا ۶۰ اور ہم اُسے ماننے کے نہیں ۶۱

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ (۳۹) قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ

عرض کی کہ اے میرے رب میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا اللّٰہ نے فرمایا کچھ دیر جاتی ہے کہ یہ صبح کریں گے

نٰدِمِیْنَ ۚ (۴۰) فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

پچھتاتے ہوئے ۶۲ تو انھیں آلیا سچی چنگھاڑ نے ۶۳ تو ہم نے انھیں گھاس کوڑا کر دیا ۶۴ تو دُور ہوں ۶۵

۵۳ یعنی بعض کفار جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے فراخیِ عیش اور نعمتِ دنیا عطا فرمائی تھی اپنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی قوم کے لوگوں سے کہنے لگے: ۵۴ یعنی یہ اگر نبی ہوتے تو ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے پاک ہوتے ان باطن کے اندھوں نے کمالاتِ نبوت کو نہ دیکھا اور کھانے پینے کے اوصاف دیکھ کر نبی کو اپنی طرح بشر کہنے لگے یہ بنیاد ان کی گمراہی کی ہوئی چنانچہ اسی سے انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپس میں کہنے لگے: ۵۵ قبروں سے زندہ ۵۶ یعنی انہوں نے مرنے کے بعد زندہ ہونے کو بہت بَعید جانا اور سمجھا کہ ایسا کبھی ہونے والا ہی نہیں اور اسی خیالِ باطل کی بنا پر کہنے لگے۔ ۵۷ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں صرف اتنا ہی ہے۔ ۵۸ کہ ہم میں کوئی مرتا ہے کوئی پیدا ہوتا ہے۔ ۵۹ مرنے کے بعد، اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے یہ کہا ۶۰ کہ اپنے آپ کو اس کا نبی بتایا اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی۔ ۶۱ پیغمبر علیہ السلام جب ان کے ایمان سے مایوس ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ قوم انتہائی سرکشی پر ہے تو ان کے حق میں بددعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں ۶۲ اپنے کفر و تکذیب پر جب کہ عذابِ الٰہی دیکھیں گے۔ ۶۳ یعنی وہ عذاب و ہلاک میں گرفتار کئے گئے۔ ۶۴ یعنی وہ ہلاک ہو کر گھاس کوڑے کی طرح ہو گئے۔ ۶۵ یعنی خدا کی رحمت سے دور ہوں انبیاء کی تکذیب کرنے والے۔

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا
ظالم لوگ پھر ان کے بعد ہم نے اور سنگتیں (قومیں) پیدا کیں ف۶۶ کوئی

تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا
اُمت اپنی میعاد سے نہ پہلے جائے نہ پیچھے رہے ف۶۷ پھر ہم نے اپنے رسول بھیجے

تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ
ایک پیچھے دوسرا جب کسی اُمت کے پاس اس کا رسول آیا انھوں نے اسے جھٹلایا ف۶۸ تو ہم نے اگلوں سے پچھلے ملا دیئے ف۶۹ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
انھیں کہانیاں کر ڈالا ف۷۰ تو دُور ہوں وہ لوگ کہ ایمان نہیں لاتے پھر ہم نے موسیٰ

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور روشن سند ف۷۱ کے ساتھ بھیجا فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا
تو انھوں نے غرور کیا ف۷۲ اور وہ لوگ غلبہ پائے ہوئے تھے ف۷۳ تو بولے کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر ف۷۴

وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ
اور ان کی قوم ہماری بندگی کر رہی ہے ف۷۵ تو اُنھوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے ہوؤں میں ہو گئے ف۷۶ اور بے شک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ
ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۷۷ کہ ان کو ف۷۸ ہدایت ہو اور ہم نے مریم اور اس کے بیٹے کو ف۷۹

اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ ع ۳ ۱۸ ۳
نشانی کیا اور انھیں ٹھکانا دیا ایک بلند زمین ف۸۰ جہاں بسنے کا مقام ف۸۱ اور نگاہ کے سامنے بہتا پانی اے پیغمبرو

ف۶۶ مثل قومِ صالح اور قومِ لوط اور قومِ شعیب وغیرہ کے۔ ف۶۷ جس کے لیے ہلاک کا جو وقت مقرر ہے وہ ٹھیک اسی وقت ہلاک ہوگی اس میں کچھ بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی۔ ف۶۸ اور اس کی ہدایت کو نہ مانا اور اس پر ایمان نہ لائے۔ ف۶۹ اور بعد والوں کو پہلوں کی طرح ہلاک کر دیا۔ ف۷۰ کہ بعد والے افسانہ کی طرح ان کا حال بیان کیا کریں اور ان کے عذاب و ہلاک کا بیان سببِ عبرت ہو۔ ف۷۱ مثل عصا و یدِ بیضا وغیرہ معجزات ف۷۲ اور اپنے تکبر کے باعث ایمان نہ لائے۔ ف۷۳ بنی اسرائیل پر اپنے ظلم وستم سے جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے انہیں ایمان کی دعوت دی ف۷۴ یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون پر۔ ف۷۵ یعنی بنی اسرائیل ہمارے زیرِ فرمان ہیں تو یہ کیسے گوارا ہو کہ اسی قوم کے دو آدمیوں پر ایمان لا کر ان کے مطیع بن جائیں۔ ف۷۶ اور غرق کر ڈالے گئے۔ ف۷۷ یعنی توریت شریف، فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد۔ ف۷۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو ف۷۹ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر اپنی قدرت کی ف۸۰ اس سے مراد یا بیتُ المقدِس ہے یا دِمشق یا فلسطین، کئی قول ہیں۔ ف۸۱ یعنی زمین ہموار فراخ پھلوں والی جس میں

كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ؕ﴿۵۱﴾ وَ اِنَّ
پاکیزہ چیزیں کھاؤ ف۸۲ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں ف۸۳ اور بے شک

هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ
یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے ف۸۴ اور میں تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو تو اُن کی امتوں نے اپنا کام

بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ
آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کرلیا ف۸۵ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۸۶ تو تم اُن کو چھوڑ دو ان کے نشہ میں ف۸۷

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ۙ﴿۵۵﴾
ایک وقت تک ف۸۸ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کر رہے ہیں مال اور بیٹوں سے ف۸۹

نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ
یہ جلد جلد ان کو بھلائیاں دیتے ہیں ف۹۰ بلکہ انھیں خبر نہیں ف۹۱ بے شک وہ جو اپنے رب

خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۵۸﴾ وَ
کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں ف۹۲ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ف۹۳ اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ
وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں ف۹۴ اور اُن کے دل

وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ﴿۶۰﴾ اُولٰٓىٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ
ڈر رہے ہیں یوں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے ف۹۵ یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں

رہنے والے باآسائش بسر کرتے ہیں۔ ف۸۲ یہاں پیغمبروں سے مراد یا تمام رسول ہیں اور ہر ایک رسول کو ان کے زمانہ میں یہ ندا فرمائی گئی یا رسولوں سے مراد خاص سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں یا حضرت عیسٰی علیہ السلام کئی قول ہیں۔ ف۸۳ ان کی جزا عطا فرماؤں گا۔ ف۸۴ یعنی اسلام۔ ف۸۵ اور فرقے فرقے ہوگئے یہودی، نصرانی، مجوسی وغیرہ۔ ف۸۶ اور اپنے ہی آپ کو حق پر جانتا ہے اور دوسروں کو باطل پر سمجھتا ہے اس طرح ان کے درمیان دینی اختلافات ہیں اب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸۷ یعنی ان کے کفر و ضلال اور ان کی جہالت و غفلت میں۔ ف۸۸ یعنی ان کی موت کے وقت تک۔ ف۸۹ دنیا میں۔ ف۹۰ اور ہماری یہ نعمتیں ان کے اعمال کی جزاء ہیں یا ہمارے راضی ہونے کی دلیل ہیں ایسا خیال کرنا غلط ہے واقعہ یہ نہیں ہے۔ ف۹۱ کہ ہم انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔ ف۹۲ انہیں اس کے عذاب کا خوف ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مومن نیکی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے اور کافر بدی کرتا ہے اور نڈر رہتا ہے۔ ف۹۳ اور اس کی کتابوں کو مانتے ہیں۔ ف۹۴ زکوٰۃ و صدقات یا یہ معنٰی ہیں کہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں۔ ف۹۵ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا اس آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جو شرابیں پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا: اے صدیق کی نور دیدہ! ایسا نہیں، یہ ان لوگوں کا بیان ہے جو روزے رکھتے ہیں، صدقے دیتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ اعمال نامقبول نہ ہوجائیں۔

وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ
اور یہی سب سے پہلے انھیں پہنچے ۹۶ اور ہم کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتے مگر اس کی طاقت بھر اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا
کہ حق بولتی ہے ۹۷ اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۹۸ بلکہ اُن کے دل اس سے ۹۹ غفلت میں ہیں

وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا
اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں ۱۰۰ جنھیں وہ کر رہے ہیں یہاں تک کہ جب ہم نے

مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْــَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ؕ لَا تَجْــَٔرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ
ان کے امیروں کو عذاب میں پکڑا ۱۰۱ تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ۱۰۲ آج فریاد نہ کرو ہماری طرف

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
سے تمہاری مدد نہ ہوگی بےشک میری آیتیں ۱۰۳ تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل

تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ۙ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ
اُلٹے پلٹتے تھے ۱۰۴ خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو ۱۰۵ رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ۱۰۶ حق کو چھوڑے ہوئے ۱۰۷ کیا انھوں نے بات کو سوچا نہیں ۱۰۸

اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ؗ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا
یا اُن کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا ۱۰۹ یا انھوں نے اپنے

۹۶ یعنی نیکیوں کو، معنی یہ ہیں کہ وہ نیکیوں میں اور امتوں پر سبقت کرتے ہیں۔ ۹۷ اس میں ہر شخص کا عمل مکتوب (لکھا ہوا) ہے اور وہ لوحِ محفوظ ہے۔ ۹۸ نہ کسی کی نیکی گھٹائی جائے گی، نہ بدی بڑھائی جائے گی۔ اس کے بعد کفار کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ۹۹ یعنی قرآن شریف سے ۱۰۰ جو ایمانداروں کے ذکر کئے گئے۔ ۱۰۱ اور وہ روز بروزِ بدر تیغ (قتل) کئے گئے اور ایک قول یہ ہے کہ اس عذاب سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی تھی اور اس قحط سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مُردار تک کھا گئے تھے۔ ۱۰۲ اب ان کا جواب یہ ہے کہ ۱۰۳ یعنی آیاتِ قرآنِ مجید ۱۰۴ اور ان آیات کو نہ مانتے تھے اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ ۱۰۵ اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم اہلِ حرم ہیں اور بیتُ اللّٰہ کے ہمسایہ ہیں ہم پر کوئی غالب نہ ہوگا ہمیں کسی کا خوف نہیں۔ ۱۰۶ کعبہ معظّمہ کے گرد جمع ہو کر اور ان کہانیوں میں اکثر قرآن پاک پر طعن اور اس کو سحر اور شعر کہنا اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بے جا باتیں کہنا ہوتا تھا۔ ۱۰۷ یعنی نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ پر ایمان لانے کو اور قرآن کریم کو۔ ۱۰۸ یعنی قرآن پاک میں غور نہیں کیا اور اس کے اِعجاز پر نظر نہیں ڈالی جس سے انہیں معلوم ہوتا کہ یہ کلام حق ہے اس کی تصدیق لازم ہے اور جو کچھ اس میں ارشاد فرمایا گیا وہ سب حق اور واجبُ التسلیم ہے اور سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے صِدق و حقانیت پر اس میں دلالاتِ واضحہ موجود ہیں۔ ۱۰۹ یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے عہد میں ہوئی ہی نہ ہو اور وہ یہ کہہ سکیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ خدا کی طرف سے رسول آیا بھی کرتے ہیں کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نہ مانتے۔ یہ عذر کرنے کا موقع بھی نہیں ہے کیونکہ پہلی امتوں میں رسول آچکے ہیں اور خدا کی کتابیں نازل ہو چکی ہیں۔

رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ

رسول کو نہ پہچانا ف۱۱۰ تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں ف۱۱۱ یا کہتے ہیں اُسے سودا (دیوانہ پن) ہے ف۱۱۲ بلکہ وہ تو اُن کے پاس

بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ

حق لائے ف۱۱۳ اور اُن میں اکثر کو حق بُرا لگتا ہے ف۱۱۴ اور اگر حق ف۱۱۵ اُن کی خواہشوں کی پیروی کرتا ف۱۱۶

لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ

تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے ف۱۱۷ بلکہ ہم تو اُن کے پاس وہ چیز لائے ف۱۱۸ جس میں ان کی ناموری تھی

فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

تو وہ اپنی عزت سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا تم اُن سے کچھ اجرت مانگتے ہو ف۱۱۹ تو تمہارے رب کا اجر سب

خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

سے بھلا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ف۱۲۰ اور بے شک تم انہیں سیدھی راہ کی طرف

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

بلاتے ہو ف۱۲۱ اور بے شک جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ضرور سیدھی راہ سے ف۱۲۲

لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

کترائے ہوئے ہیں اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ف۱۲۳ ان پر پڑی ہے ٹال دیں تو ضرور بھٹ پنا (احسان فراموشی) کریں گے اپنی سرکشی

ف۱۱۰ اور حضور کی عمر شریف کے جملہ احوال کو نہ دیکھا اور آپ کے نَسَبِ عالی اور صِدق و امانت اور وُفورِ عقل (کثرتِ دانائی) وحسنِ اخلاق اور کمالِ حلم اور وفا و کرم و مروت وغیرہ پاکیزہ اخلاق ومحاسن صفات اور بغیر کسی سے سیکھے آپ کے علم میں کامل اور تمام جہان سے اعلم (زیادہ علم والے) اور فائق ہونے کو نہ جانا کیا ایسا ہے ف۱۱۱ حقیقت میں یہ بات تو نہیں بلکہ وہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اور آپ کے اوصاف و کمالات کو خوب جانتے ہیں اور آپ کے برگزیدہ صفات شہرۂ آفاق ہیں۔ ف۱۱۲ یہ بھی سراسر غلط اور باطل ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آپ جیسا دانا اور کاملُ العقل شخص ان کے دیکھنے میں نہیں آیا۔ ف۱۱۳ یعنی قرآن کریم جو توحیدِ الٰہی واحکامِ دین پر مشتمل ہے۔ ف۱۱۴ کیونکہ اس میں ان کے خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت ہے اس لیے وہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے صفات وکمالات کو جاننے کے باوجود حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ ''اکثر'' کی قید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حال ان میں بیشتر لوگوں کا ہے چنانچہ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو آپ کو حق پر جانتے تھے اور حق انہیں برا بھی نہیں لگتا تھا لیکن وہ اپنی قوم کی مُوافقت یا ان کے طعن و تشنیع کے خوف سے ایمان نہ لائے جیسے کہ ابو طالب۔ ف۱۱۵ یعنی قرآن شریف ف۱۱۶ اس طرح کہ اس میں وہ مضامین مذکور ہوتے ہیں جیسے کہ جن کی کفار خواہش کرتے ہیں جیسے کہ چند خدا ہونا اور خدا کے بیٹا اور بیٹیاں ہونا وغیرہ کفریات۔ ف۱۱۷ اور تمام عالم کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ف۱۱۸ یعنی قرآن پاک ف۱۱۹ انہیں ہدایت کرنے اور راہِ حق بتانے پر۔ ایسا تو نہیں اور وہ کیا ہیں اور آپ کو کیا دے سکتے ہیں تم اگر اجر چاہو ف۱۲۰ اور اس کا فضل آپ پر عظیم اور جو جو نعمتیں اس نے آپ کو عطا فرمائیں وہ بہت کثیر اور اعلٰی، تو آپ کو ان کی کیا پرواہ پھر جب وہ آپ کے اوصاف وکمالات سے واقف بھی ہیں قرآن پاک کا اعجاز بھی ان کی نگاہوں کے سامنے ہے اور آپ ان سے ہدایت وارشاد کا کوئی اجر وعوض بھی طلب نہیں فرماتے تو اب انہیں ایمان لانے میں کیا عذر رہا۔ ف۱۲۱ تو ان پر لازم ہے کہ آپ کی دعوت قبول کریں اور اسلام میں داخل ہوں۔ ف۱۲۲ یعنی دینِ حق سے ف۱۲۳ ہفت سالہ (سات سالہ) قحط سالی کی۔

يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا

میں بھٹکتے ہوئے ف۱۲۴ اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا ف۱۲۵ تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ

يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا

گڑگڑاتے ہیں ف۱۲۶ یہاں تک کہ جب ہم نے اُن پر کھولا کسی سخت عذاب کا دروازہ ف۱۲۷ تو

هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ ع

وہ اب اس میں نااُمید پڑے ہیں اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

دل ف۱۲۸ تم بہت ہی کم حق مانتے ہو ف۱۲۹ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ

اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے ف۱۳۰ اور وہی جلائے اور مارے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن

وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾

کی تبدیلیاں ف۱۳۱ تو کیا تمہیں سمجھ نہیں ف۱۳۲ بلکہ انھوں نے وہی کہی جو اگلے ف۱۳۳ کہتے تھے

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ

بولے کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں کیا پھر نکالے جائیں گے بے شک

ف۱۲۴ یعنی اپنے کفر و عناد اور سرکشی کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ تَمَلُّق (خوشامد) و چاپلوسی جاتی رہے گی اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور مومنین کی عداوت اور تکبر جو ان کا پہلا طریقہ تھا وہی اختیار کریں گے۔ **شانِ نزول:** جب قریش سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دعا سے سات برس کے قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہوگئی تو ابوسفیان ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کیا آپ اپنے خیال میں "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" بنا کر نہیں بھیجے گئے؟ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک۔ ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ (قتل) کر دیا اولاد جو رہی وہ آپ کی بددعا سے اس حالت کو پہنچی کہ مصیبتِ قحط میں مبتلا ہوئی فاقوں سے تنگ آگئی لوگ بھوک کی بے تابی سے ہڈیاں چاب گئے، مردار تک کھا گئے، میں آپ کو اللّٰہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی۔ آپ اللّٰہ سے دعا کیجئے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے۔ حضور نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی، اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۱۲۵ قحط سالی کے یا قتل کے ف۱۲۶ بلکہ اپنے تَمَرُّد (بغاوت) و سرکشی پر ہیں۔ ف۱۲۷ اس عذاب سے یا قحط سالی مراد ہے جیسا کہ روایتِ مذکورہ شانِ نزول کا مُقتضِی ہے یا روزِ بدر کا قتل۔ یہ اس قول کی بنا پر ہے کہ واقعۂ قحط واقعۂ بدر سے پہلے ہو۔ اور بعض مفسرین نے کہا کہ اس سخت عذاب سے موت مراد ہے۔ بعض نے کہا کہ قیامت۔ ف۱۲۸ تاکہ سنو اور دیکھو اور سمجھو اور دینی اور دنیوی منافع حاصل کرو۔ ف۱۲۹ کہ تم نے ان نعمتوں کی قدر نہ جانی اور ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور کانوں آنکھوں اور دلوں سے آیاتِ الٰہیہ کے سننے دیکھنے سمجھنے اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے اور مُنْعِم حقیقی کا حق پہچان کر شکر گزار بننے کا نفع نہ اٹھایا۔ ف۱۳۰ روزِ قیامت۔ ف۱۳۱ ان میں سے ہر ایک کا دوسرے کے بعد آنا اور تاریکی و روشنی اور زیادتی و کمی میں ہر ایک کا دوسرے سے مختلف ہونا یہ سب اس کی قدرت کے نشان ہیں۔ ف۱۳۲ کہ ان سے عبرت حاصل کرو اور ان میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر کے مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو تسلیم کرو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۳۳ یعنی ان سے پہلے کافر۔

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا یہ تو نہیں مگر وہی اگلی
الْاَوَّلِيْنَ ۝٨٣ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٨٤
داستانیں ف۱۳۴ تم فرماؤ کس کا مال ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے اگر تم جانتے ہو ف۱۳۵
سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٨٥ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
اب کہیں گے کہ اللّٰہ کا ف۱۳۶ تم فرماؤ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۱۳۷ تم فرماؤ کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝٨٦ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝٨٧ قُلْ
اور مالک بڑے عرش کا اب کہیں گے یہ اللّٰہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کیوں نہیں ڈرتے ف۱۳۸ تم فرماؤ
مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ
کس کے ہاتھ ہے ہر چیز کا قابو ف۱۳۹ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں
تَعْلَمُوْنَ ۝٨٨ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝٨٩ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ
علم ہو ف۱۴۰ اب کہیں گے یہ اللّٰہ ہی کی شان ہے تم فرماؤ پھر کس جادو کے فریب میں پڑے ہو ف۱۴۱ بلکہ ہم اُن کے پاس
بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٩٠ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ
حق لائے ف۱۴۲ اور وہ بیشک جھوٹے ہیں ف۱۴۳ اللّٰہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا ف۱۴۴ اور نہ اس کے ساتھ
مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ
کوئی دوسرا خدا ف۱۴۵ یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا ف۱۴۶ اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی تعلّی (بڑائی) چاہتا ف۱۴۷

ف۱۳۴ جن کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ کفار کے اس مقولہ کا رَدّ فرمانے اور ان پر حجت قائم فرمانے کے لیے اللّٰہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۱۳۵ اس کے خالق و مالِک کو تو بتاؤ۔ ف۱۳۶ کیونکہ بجُز اس کے کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین اللّٰہ تعالیٰ کی خالِقیّت کے مُقِر بھی ہیں، جب وہ یہ جواب دیں۔ ف۱۳۷ کہ جس نے زمین کو اور اس کی کائنات کو ابتداءً پیدا کیا وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۳۸ اس کے غیر کو پوجنے اور شرک کرنے سے اور اس کے مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کا انکار کرنے سے۔ ف۱۳۹ اور ہر چیز پر حقیقی قدرت و اختیار کس کا ہے۔ ف۱۴۰ تو جواب دو۔ ف۱۴۱ یعنی کس شیطانی دھوکے میں ہو کہ توحید و طاعتِ الٰہی کو چھوڑ کر حق کو باطل سمجھ رہے ہو جب تم اقرار کرتے ہو کہ قدرتِ حقیقی اسی کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا تو دوسرے کی عبادت قطعاً باطل ہے۔ ف۱۴۲ کہ اللّٰہ کے نہ اولاد ہوسکتی ہے نہ اس کا شریک یہ دونوں باتیں مُحال ہیں۔ ف۱۴۳ جو اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۴ وہ اس سے منزہ ہے کیونکہ نوع اور جنس سے پاک ہے اور اولاد وہی ہوسکتی ہے جو ہم جنس ہو۔ ف۱۴۵ جو اُلوہیّت میں شریک ہو۔ ف۱۴۶ اور اس کو دوسرے کے تحتِ تَصرُّف نہ چھوڑتا۔ ف۱۴۷ اور دوسرے پر اپنی برتری اور اپنا غلبہ پسند کرتا کیونکہ مُتقابل حکومتیں اسی کی مُقتضِی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے تحتِ تَصرُّف ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

پاکی ہے اللّٰہ کو اُن باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۴۸ جاننے والا ہر نہاں وعیاں (پوشیدہ وظاہر) کا تو اُسے بلندی ہے اُن کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ ع ۱۵ ۵

شرک سے تم عرض کرو کہ اے میرے رب اگر تو مجھے دکھائے ف۱۴۹ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے تو اے میرے رب مجھے

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَ اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾

ان ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ف۱۵۰ اور بے شک ہم قادر ہیں کہ تمہیں دکھا دیں جو اُنھیں وعدہ دے رہے ہیں ف۱۵۱

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَ قُلْ

سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دفع کرو ف۱۵۲ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں ف۱۵۳ اورتم عرض کرو

رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

کہ اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے ف۱۵۴ اور اے میرے رب تیری پناہ کہ

يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾

وہ میرے پاس آئیں یہاں تک کہ جب اُن میں کسی کو موت آئے ف۱۵۵ تو کہتا ہے کہ اے میرے رب مجھے واپس پھیر دیجئے ف۱۵۶

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَ مِنْ

شاید اب میں کچھ بھلائی کماؤں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں ف۱۵۷ ہشت (ہرگز نہیں) یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتا ہے ف۱۵۸ اور

وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ

اُن کے آگے ایک آڑ ہے ف۱۵۹ اُس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے تو جب صور پھونکا جائے گا ف۱۶۰ تو نہ

ف۱۴۸ کہ اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۴۹ وہ عذاب ف۱۵۰ اور ان کا قرین اور ساتھی نہ بنانا۔ یہ دعا بہ طریق تواضُع واظہار عبدیت ہے باوجودیکہ معلوم ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو ان کا قرین وساتھی نہ کرے گا۔ اسی طرح انبیاء معصومین استغفار کیا کرتے ہیں باوجودیکہ انہیں اپنی مغفرت اور اکرام خداوندی کا علم یقینی ہوتا ہے یہ سب بہ طریق تواضع واظہار بندگی ہے۔ ف۱۵۱ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذابِ موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لو گے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس وعدہ کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہِ انکار اور سببِ اِستہزاء کیا اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللّٰہ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہو لیں۔ ف۱۵۲ اس جملہ جمیلہ کے معنی بہت وسیع ہیں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ توحید جو اعلیٰ بہتری ہے اس سے شرک کی برائی کو دفع فرمائیے اور یہ بھی کہ طاعت وتقویٰ کو رواج دے کر معصیت اور گناہ کی برائی دفع کیجئے اور یہ بھی کہ اپنے مکارِمِ اخلاق سے خطا کاروں پر اس طرح عفو ورحمت فرمائیے جس سے دین میں کوئی سستی نہ ہو۔ ف۱۵۳ اللّٰہ اور اس کے رسول کی شان میں تو ہم اس کا بدلہ دیں گے۔ ف۱۵۴ جن سے وہ لوگوں کو فریب دے کر معاصی اور گناہوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ ف۱۵۵ یعنی کافر وقتِ موت تک تو اپنے کفر و سرکشی اور خدا اور رسول کی تکذیب اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے انکار پر مُصر رہتا ہے اور جب موت کا وقت آتا ہے اور اس کو جہنم میں اس کا جو مقام ہے دکھایا جاتا ہے اور جنت کا وہ مقام بھی دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ ایمان لاتا تو یہ مقام اسے دیا جاتا ف۱۵۶ دنیا کی طرف ف۱۵۷ اور اعمالِ نیک بجا لا کر اپنی تقصیرات کا

اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

ان میں رشتے رہیں گے ؀١٦١ اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے ؀١٦٢ تو جن کی تولیں ؀١٦٣ بھاری ہوئیں

فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ

وہی مراد کو پہونچے اور جن کی تولیں ہلکی پڑیں ؀١٦٤ وہی ہیں جنھوں نے

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَ هُمْ

اپنی جانیں گھاٹے میں ڈالیں ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اُن کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ

فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اس میں منہ چڑائے ہوں گے ؀١٦٥ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ؀١٦٦ تو تم انھیں جھٹلاتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَاۤ

کہیں گے اے ربّ ہمارے ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب

اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا

ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں ؀١٦٧ رب فرمائے گا دُتکارے (ذلیل ہوکر) پڑے رہو اس میں اور

تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

مجھ سے بات نہ کرو ؀١٦٨ بے شک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے

تدارُک کروں۔ اس پر اس کو فرمایا جائے گا ؀١٥٨ حسرت وندامت سے۔ یہ ہونے والی نہیں اور اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ ؀١٥٩ جو انہیں دنیا کی طرف واپس ہونے سے مانع ہے اور وہ موت ہے۔ (خازن) بعض مفسرین نے کہا کہ برزخ وقتِ موت سے وقتِ بعث تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ ؀١٦٠ پہلی مرتبہ جس کو نفخۂ اُولیٰ کہتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے۔ ؀١٦١ جن پر دنیا میں فخر کیا کرتے تھے اور آپس کے نسبی تعلقات مُنقطع ہو جائیں گے اور قرابت کی محبتیں باقی نہ رہیں گی اور یہ حال ہوگا کہ آدمی اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور بی بی اور بیٹوں سے بھاگے گا۔ ؀١٦٢ جیسے کہ دنیا میں پوچھتے تھے کیونکہ ہر ایک اپنے ہی حال میں مبتلا ہوگا۔ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا اور بعدِ حساب لوگ ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے۔ ؀١٦٣ اعمال صالحہ اور نیکیوں سے ؀١٦٤ نیکیاں نہ ہونے کے باعث اور وہ کفار ہیں۔ ؀١٦٥ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ آگ ان کو بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ناف تک لٹک جائے گا دانت کھلے رہ جائیں گے (خدا کی پناہ) اور ان سے فرمایا جائے گا ؀١٦٦ دنیا میں ؀١٦٧ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے۔ پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دونی عمر کی مدت تک جاری رہے گی اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے۔ (خازن) اور دنیا کی عمر کتنی ہے؟ اس میں کئی قول ہیں: بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا: بارہ ہزار برس۔ بعض نے کہا: تین لاکھ ساٹھ برس۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَم۔ (تذکرہ قرطبی) ؀١٦٨ اب ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ اہلِ جہنم کا آخر کلام ہوگا پھر اس کے بعد انہیں کلام کرنا نصیب نہ ہوگا روتے چیختے ڈکراتے (چلاتے) بھونکتے رہیں گے۔

وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰۤى
اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے تو تم نے انھیں ٹھٹھا بنا لیا و۱۶۹ یہاں تک

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِیْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا
کہ اُنھیں بنانے کے شغل میں و۱۷۰ میری یاد بھول گئے اور تم اُن سے ہنسا کرتے بے شک آج میں نے اُن کے صبر کا

صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ
انھیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمایا و۱۷۱ تم زمین میں کتنا ٹھہرے و۱۷۲ برسوں کی

سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ
گنتی سے بولے ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ و۱۷۳ تو گننے والوں سے دریافت فرما و۱۷۴ فرمایا

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا و۱۷۵ اگر تمہیں علم ہوتا تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ

خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّۚ
ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں و۱۷۶ تو بہت بلندی والا ہے اللّٰہ سچا بادشاہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ
کوئی معبود نہیں سوا اس کے عزت والے عرش کا مالک اور جو اللّٰہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو پوجے

لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں و۱۷۷ تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہے بے شک کافروں کو چھٹکارا نہیں

وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع
اورتم عرض کرواے میرے رب بخش دے و۱۷۸ اور رحم فرما اور تو سب سے برتر رحم کرنے والا

ع ٢٦/٦ ٦

و۱۶۹ **شانِ نزول:** یہ آیتیں کفارِ قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلال و حضرت عمّار و حضرت صہیب و حضرت خبّاب وغیرہ رضی اللّٰہ عنہم فقراء اصحاب رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے تمسخر کرتے تھے۔ و۱۷۰ یعنی ان کے ساتھ تمسخر کرنے میں اتنے مشغول ہوئے کہ و۱۷۱ اللّٰہ تعالٰی نے کفار سے و۱۷۲ یعنی دنیا میں اور قبر میں و۱۷۳ یہ جواب اس وجہ سے دیں گے کہ اس دن کی دہشت اور عذاب کی ہیبت سے انہیں اپنے دنیا میں رہنے کی مدت یاد نہ رہے گی اور انہیں شک ہو جائے گا اسی لیے کہیں گے۔ و۱۷۴ یعنی ان ملائکہ سے جن کو تو نے بندوں کی عمریں اور ان کے اعمال لکھنے پر مامور کیا۔ اس پر اللّٰہ تعالٰی نے و۱۷۵ بہ نسبت آخرت کے۔ و۱۷۶ اور آخرت میں جزا کے لیے اٹھنا نہیں بلکہ تمہیں عبادت کے لیے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔ و۱۷۷ یعنی غیر اللّٰہ کی پرستش محض باطل بے سند ہے۔ و۱۷۸ ایمان والوں کو۔

اٰیاتہا ۶۴ ۲۴ سُوْرَۃُ النُّوْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۰۲ رکوعاتہا ۹

سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ہم نے اُس کے احکام فرض کئے ف۲ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ

تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

تم دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے

جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لگاؤ ف۳ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللّٰہ کے دین میں ف۴ اگر تم ایمان لاتے ہو

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

اللّٰہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو ف۵

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد

ف۱ سورۂ نور مدنیہ ہے، اس میں نو رکوع چونسٹھ آیتیں ہیں۔ ف۲ اور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا۔ ف۳ یہ خطاب حُکّام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی ''حد'' یہ ہے کہ اس کے سو ۱۰۰ کوڑے لگاؤ یہ ''حد'' حرِ غیرِ مُحصَن (آزاد کنوارے) کی ہے کیونکہ حرِ مُحصَن (آزاد شادی شدہ) کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم رَجم کیا گیا اور مُحصَن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاحِ صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ، ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حُر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیرِ مُحصَن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ **مسائل:** مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوا تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے، کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ اَلَم (درد) گوشت تک نہ پہنچے اور کوڑا متوسِّط دَرَجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین (چمڑے کا جبّہ) یا روئیں دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اتار دیئے جائیں یہ حکم حر اور حرّہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔ ثبوتِ زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا، کس سے کیا، کب کیا، اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا۔ لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم کے چند قول مروی ہیں: آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۴ یعنی حُدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اور دین میں مضبوط اور مُتَصَلِّب (سختی سے کاربند) رہو۔ ف۵ تاکہ عبرت حاصل ہو۔

اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ٣ وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

یا مشرک ف۶ اور یہ کام ف۷ ایمان والوں پر حرام ہے ف۸ اور جو پارسا عورتوں کو

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً

عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو اُنھیں اسّی کوڑے لگاؤ

وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٤ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۹ اور وہی فاسق ہیں مگر جو

تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ وَ الَّذِيْنَ

اس کے بعد توبہ کر لیں اور سنور جائیں ف۱۰ تو بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو

يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ

اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۱ اور اُن کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی

ف۶ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔ **شانِ نزول:** مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کرلیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی۔ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اس سے روک دیا گیا۔ ف۷ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۸ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت ''وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ'' سے منسوخ ہوگیا۔ ف۹ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے۔ **مسئلہ ۱:** جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے اسّی کوڑے۔ آیت میں '' محصنات'' کا لفظ خصوصِ واقعہ کے سبب سے وارِد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ **مسئلہ ۲:** اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشّہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلّف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ **مسئلہ ۳:** زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ **مسئلہ ۴:** حدِّ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ **مسئلہ ۵:** مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ **مسئلہ ۶:** غلام اپنے مولا پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعوٰی نہیں کرسکتا۔ **مسئلہ ۷:** قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذِف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ **مسئلہ ۸:** اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جس کا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسبِ تجویزِ حاکمِ شرع کوڑے لگانا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مُخَنَّث، اے بد دیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دَیُّوث، اے شرابی، اے سود خوار، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ **مسئلہ ۹:** امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ **مسئلہ ۱۰:** اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ **مسئلہ ۱۱:** تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کرلیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظِ شہادت اور نصابِ شہادت بھی شرط نہیں۔ ف۱۰ اپنے احوال و افعال کو درست کرلیں۔ ف۱۱ زنا کا۔

اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٦ وَ الْخَامِسَةُ

گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللّٰہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۲ اور پانچویں

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٧ وَ یَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

یہ کہ اللّٰہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٨ وَ الْخَامِسَةَ

کہ وہ اللّٰہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱۳ اور پانچویں

اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٩ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ

یوں کہ عورت پر غضب اللّٰہ کا اگر مرد سچا ہو ف۱۴ اور اگر اللّٰہ کا فضل

عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۝١٠ ع اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ

اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللّٰہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بےشک وہ کہ یہ بڑا

بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ

بہتان لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۱۵ اسے اپنے لیے بُرا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۶

ف۱۲ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں۔ ف۱۳ اس پر زنا کی تہمت لگانے میں۔ ف۱۴ اس کو ''لِعان'' کہتے ہیں۔ **مسئلہ:** جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائے گا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مُقِر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حدقذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللّٰہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللّٰہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں۔ اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حدِّ قذف ساقِط ہو جائے گی اور عورت پر لِعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللّٰہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فُرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حدقذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہلِ شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اس وقت گواہوں کے تلاش کرنے کی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حدقذف کا اندیشہ ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا۔ ف۱۵ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ھ ہجری غزوۂ بنی المُصطَلِق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا ضرورت کے لیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہوگئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل (کجاوہ) شریف اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ امُّ المومنین اس میں ہیں قافلہ چل دیا آپ آ کر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا۔ قافلہ کے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ

ان میں ہر شخص کے لیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۱۷ اور اُن میں وہ جس نے سب سے بڑا حصّہ لیا ف۱۸

لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اس کے لیے بڑا عذاب ہے ف۱۹ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سُنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْ لَا جَآءُوْ عَلَیْهِ

اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۲۰ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے ف۲۱ اس پر چار گواہ

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ

کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللّٰہ کے نزدیک

پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ" پکارا آپ نے کپڑے سے پردہ کرلیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اَوہامِ فاسدہ پھیلائے اور آپ کی شان میں بدگوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے اور ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا سرزد ہوا۔ ام المؤمنین بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز اُمِّ مسطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کے لیے نیند آتی تھی اس حال میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپ کا شرف و مرتبہ اللّٰہ تعالٰی نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے برسرِ منبر بقسم فرما دیا تھا: مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کرسکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللّٰہ تعالٰی نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے، کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے! حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بھی اس طرح آپ کی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تا کہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل کو محفوظ نہ فرمائے۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگارِ عالم نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپ کی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپ کے اہل کی آلودگی گوارا کرے۔ اس طرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المومنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے ان کا عزّ و شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللّٰہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لیے سخت ترین مصیبت ہے۔ ف۱۶ کہ اللّٰہ تبارک و تعالٰی تمہیں اس پر جزا دے گا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور ان کی برأت ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ اس برأت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں۔ ف۱۷ یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائے گا۔ ف۱۸ کہ اپنے دل سے یہ طوفان گھڑا اور اس کو مشہور کرتا پھرا اور وہ عبد اللّٰہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔ ف۱۹ آخرت میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اَسّی اَسّی کوڑے لگائے گئے۔ ف۲۰ کیونکہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے۔ بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو معاذ اللّٰہ اس معاملہ میں بدگمانی ہوگئی تھی وہ مُفتَرِی کذّاب ہیں اور شانِ رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مؤمنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللّٰہ تعالٰی مؤمنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا، تو کیسے ممکن تھا کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۲۲

لَمَسَّكُمْ فِيْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ
تو جس چرچے میں تم پڑے اُس پر تمہیں بڑا عذاب پہونچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ
اور اپنے منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے ف۲۳ اور وہ

عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ
اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے ف۲۴ اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سُنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات

بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا
کہیں ف۲۵ الٰہی پاکی ہے تجھے ف۲۶ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی

لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ
ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ
علم و حکمت والا ہے وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا

اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا ف۲۷ اور آخرت میں ف۲۸ اور اللہ جانتا ہے ف۲۹ اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
نہیں جانتے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان

کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں۔ ف۲۱ بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے۔ ف۲۲ اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا، جس میں سے توبہ کے لیے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔ ف۲۳ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں۔ ف۲۴ جرم عظیم ہے۔ ف۲۵ یہ ہمارے لیے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ ف۲۶ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہنچے۔ مسئلہ: یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا مبتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری ان کے نزدیک قابل نفرت ہے۔ (کبیر وغیرہ) ف۲۷ یعنی اس جہان میں، اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن اُبی اور حسان اور مسطح کے حد لگائی گئی۔ (مدارک) ف۲۸ دوزخ۔ اگر بے توبہ مر جائیں۔ ف۲۹ دلوں کے راز اور باطن کے احوال۔

ع ۲ ۸ النصف

رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ
مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے ف۳۰ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ
شیطان کے قدموں پر چلے تو وہ تو بےحیائی اور بری ہی بات بتائے گا ف۳۱ اور اگر اللہ کا

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ
فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا ف۳۲ ہاں اللہ ستھرا کر دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ
جسے چاہے ف۳۳ اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے ف۳۴ اور

السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ
گنجائش والے ہیں ف۳۵ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو

اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ
بخشنے والا مہربان ہے ف۳۶ بےشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۳۷ پارسا ایمان والیوں کو ف۳۸

لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ ۙ يَّوْمَ تَشْهَدُ
ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ف۳۹ جس دن ف۴۰ ان پر

ف۳۰ اور عذابِ الٰہی تمہیں مہلت نہ دیتا۔ ف۳۱ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ۔ ف۳۲ اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسنِ عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا۔ ف۳۳ توبہ قبول فرما کر۔ ف۳۴ اور منزلت والے ہیں دین میں۔ ف۳۵ ثروت و مال میں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مِسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے، نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے۔ آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انہوں نے مُوافقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۶ جب یہ آیت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مِسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو کبھی موقوف نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔ **مسئلہ:** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے۔ حدیثِ صحیح میں یہی وارِد ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی عُلوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُولوا الفضل فرمایا اور ف۳۷ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دل میں بھی نہیں گزرتا اور ف۳۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مُطہَّرات کے اوصاف ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں، ان کے عیب لگانے

عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ

گواہی دیں گی اُن کی زبانیں ف۴۱ اور اُن کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

اللہ انھیں ان کی سچّی سزا پوری دے گا ف۴۲ اور جان لیں گے کہ اللہ ہی صَریح حق ہے ف۴۳

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ

گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے ف۴۴ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور

الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

ستھرے ستھریوں کے لیے وہ ف۴۵ پاک ہیں اُن باتوں سے جو یہ ف۴۶ کہہ رہے ہیں اُن کے لیے بخشش

ع ٣ ٦ ٩ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور عزت کی روزی ہے ف۴۷ اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک اجازت نہ لے لو ف۴۸ اور اُن کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو ف۴۹ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم

والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ف۳۹ یہ عبد اللہ بن اُبی بن سَلول منافق کے حق میں ہے۔ (خازن) ف۴۰ یعنی روزِ قیامت ف۴۱ زبانوں کا گواہی دینا تو ان کے مونھوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اس کے بعد مونھوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہوجائیں گی اور اعضاء بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کئے تھے ان کی خبر دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے۔ ف۴۲ جس کے وہ مستحق ہیں۔ ف۴۳ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزا دے کر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرمادے گا۔ فائدہ: قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تَغلیظ وتشدِید اور تکرار وتاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے۔ ف۴۴ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کے لیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتے ہیں اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وَطیرہ ہوتی ہیں۔ ف۴۵ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان ہیں۔ ف۴۶ تہمت لگانے والے خبیث ف۴۷ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں۔ اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمالِ فضل وشرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں ان کی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انہیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپ کے لیے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں ایک حَرِیر (ریشمی کپڑے) پر آپ کی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات آپ کی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرہ شریفہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپ کا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپ کے ساتھ آپ کے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت ورزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا۔ ف۴۸ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے "سبحان اللّٰہ" یا "الحمد للّٰہ" یا "اللّٰہ اکبر"

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
دھیان کرو پھر اگر اُن میں کسی کو نہ پاؤ ف۵۰ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ
لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
جاؤ ف۵۱ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۵۲ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللّٰہ تمہارے
تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ
کاموں کو جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت
مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾
کے نہیں ف۵۳ اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللّٰہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى
مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۵۴ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۵۵ یہ اُن کے لیے بہت
لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
ستھرا ہے بے شک اللّٰہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ

کہے یا کھنکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جس میں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو۔ ف۴۹ **مسئلہ:** غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحبِ مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اس طرح کہ کہے: ''السلام علیکم'' کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے؟ حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو۔ حضرت عبداللّٰہ کی قرأت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی قرأت یوں ہے: ''حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا'' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے۔ (مدارک، کشاف، احمدی) **مسئلہ:** اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے۔ **مسئلہ:** حدیث شریف میں ہے اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے۔ (مؤطا امام مالک) ف۵۰ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو۔ ف۵۱ کیونکہ مِلکِ غیر میں تصرّف کرنے کے لیے اس کی رضا ضروری ہے۔ ف۵۲ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و اِلحاح (تکرار) نہ کرو۔ **مسئلہ:** کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹ کھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلافِ ادب ہے۔ ف۵۳ مثل سَرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کے لیے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنھوں نے آیت اِستیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا ان میں داخل ہونے کے لیے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ ف۵۴ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔ **مسائل:** مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت (چھپانے کی جگہ) ہے اس کا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ ان کے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حرہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے ''اِنْ لَّمْ يَأْمَنْ مِّنَ الشَّهْوَةِ، وَاِنْ اَمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظْرُ اِلٰى مَاسِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ، وَمَنْ يَّأْمَنُ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظْرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ'' مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے۔ **مسئلہ:** امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔ (مدارک و احمدی) ف۵۵ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرم گاہوں اور ان کے لواحق یعنی تمام بدنِ عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں۔

اَبۡصَارِهِنَّ وَ يَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَهُنَّ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ

نیچی رکھیں ف٥٦ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں ف٥٧ مگر جتنا خود ہی ظاہر

مِنۡهَا وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوۡبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبۡدِيۡنَ زِيۡنَتَهُنَّ اِلَّا

ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اٰبَآئِهِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِهِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف٥٨ یا شوہروں کے باپ ف٥٩ یا اپنے بیٹے ف٦٠ یا شوہروں

بُعُوۡلَتِهِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اِخۡوَانِهِنَّ اَوۡ بَنِىۡۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوۡ نِسَآئِهِنَّ

کے بیٹے ف٦١ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے ف٦٢ یا اپنے دین کی عورتیں

اَوۡ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيۡنَ غَيۡرِ اُولِى الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ

یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں ف٦٣ یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف٦٤

اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَظۡهَرُوۡا عَلٰى عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضۡرِبۡنَ

یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں ف٦٥ اور زمین پر

بِاَرۡجُلِهِنَّ لِيُعۡلَمَ مَا يُخۡفِيۡنَ مِنۡ زِيۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيۡعًا

پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار ف٦٦ اور اللّٰہ کی طرف توبہ کرو

ف٥٦ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مُطہّرات میں سے بعض اُمّہات المومنین سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن اُمِّ مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا: تم تو نابینا نہیں ہو۔ (ترمذی وابوداود) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اس کے سامنے ہونا جائز نہیں۔ ف٥٧ اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے۔ (تفسیر احمدی) ف٥٨ اور انہیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اُصول۔ ف٥٩ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں۔ ف٦٠ اور انہیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد۔ ف٦١ کہ وہ بھی محرم ہوگئے۔ ف٦٢ اور انہیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارِم۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ابوعبیدہ بن جرّاح کو لکھا تھا کہ کفار اہلِ کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں۔ مسئلہ: عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے۔ (مدارک وغیرہ) ف٦٣ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام ان کے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضع زینت کو دیکھنا جائز نہیں۔ ف٦٤ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح۔ مسئلہ: ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عِنّین حرمت نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں۔ مسئلہ: اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیث مسلم سے ثابت ہے۔ ف٦٥ وہ ابھی نادان نابالغ ہیں۔ ف٦٦ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ مسئلہ: اسی لیے چاہئے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالٰی اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھنا چاہئے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبول دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی مُوجِبِ غضبِ الٰہی ہوگی، پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے

اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ

اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں ف۶۷ اور

الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ

اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ اُنہیں غنی کر دے گا

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

اپنے فضل کے سبب ف۶۸ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں ف۶۹ وہ جو نکاح کا مقدور

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا

نہیں رکھتے ف۷۰ یہاں تک کہ اللہ اُنہیں مقدور والا کر دے اپنے فضل سے ف۷۱ اور تمہارے ہاتھ کی مِلک باندی غلاموں میں سے

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ

جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو تو لکھ دو ف۷۲ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف۷۳ اور اس پر ان کی مدد کرو

مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ

اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ف۷۴ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ

تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ

بچنا چاہیں تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف۷۵ اور جو اُنھیں مجبور کرے گا تو بے شک اللہ

(اللہ کی پناہ)۔(تفسیر احمدی وغیرہ) ف۶۷ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے۔ ف۶۸ اس غناء سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع (قناعت کرنے والے) کو تردُّد سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ ف۶۹ حرام کاری سے ف۷۰ جنہیں مہر ونفقہ میسر نہیں۔ ف۷۱ اور مہر ونفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔ حدیث شریف میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاک بازی کا مُعین (مددگار) ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں۔ ف۷۲ کہ وہ اس قدر مال ادا کر کے آزاد ہو جائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اس کا امر اِستحباب کے لیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے۔ **شانِ نزول:** حُوَیطِب بن عبد العزّٰی کے غلام صُبَیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اس کو سو دینار پر مکاتَب کر دیا اور ان میں سے بیس اس کو بخش دیئے باقی اس نے ادا کر دیئے۔ ف۷۳ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کر کے آزاد ہو سکے اور مولیٰ کو مال دے کر آزادی حاصل کرنے کے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے۔ اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام کو مکاتَب کرنے سے انکار فرما دیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا۔ ف۷۴ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دے کر مدد کریں جس سے وہ بدلِ کتابت دے کر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہو سکیں۔ ف۷۵ یعنی طمع مال میں اندھے ہو کر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنے کے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ

بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۷۶ اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں ف۷۷

وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع اَللّٰهُ ع ۸ ۱۰

اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت اللہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ

نور ہے ف۷۸ آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی ف۷۹ مثال ایسی جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ

وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے

شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ

برکت والے پیڑ زیتون سے ف۸۰ جو نہ پورب (مشرق) کا نہ پچھم (مغرب) کا ف۸۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۸۲ بھڑک اُٹھے

وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۸۳ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے

ف۷۶ اور وبالِ گناہ مجبور کرنے والے پر۔ ف۷۷ جنہوں نے حلال وحرام حُدود واَحکام سب کو واضح کردیا۔ ف۷۸ ''نور'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان وزمین کا ہادی ہے تو اہلِ سمٰوات وارض اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان وزمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا۔ ف۷۹ اللہ کے نور سے یا تو قلبِ مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ ف۸۰ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اس کا روغن جس کو ''زَیت'' کہتے ہیں نہایت صاف وپاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش (گوشت، مچھلی وغیرہ) کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے۔ دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے۔ (خازن) ف۸۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہنچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود واعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اِعتِدال میں۔ ف۸۲ اپنی صَفا ولَطافت کے باعث خود ف۸۳ اس تمثیل کے معنی میں اہلِ علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالَمِ محسوسات میں اس کی تَشْبِیہ ایسے روشندان سے ہوسکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مُصَفّٰی زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نورِ سیّدِ انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب اَحبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مبارک اور چراغ نبوت کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی واِضائت اس مرتبۂ کمالِ ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلْق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلبِ اَطْہَر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا کہ شَرقی ہے نہ غَربی نہ یہودی نہ نصرانی، ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۟ۙ﴿۳۵﴾ فِيْ بُيُوْتٍ

اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں

اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ

جنھیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وف۸۴ اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح

وَ الْاٰصَالِ ۟ۙ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اور شام وف۸۵ وہ مرد جنھیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد وف۸۶

وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ

اور نماز برپا رکھنے وف۸۷ اور زکوٰۃ دینے سے وف۸۸ ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے

الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۟ۙ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ

دل اور آنکھیں وف۸۹ تاکہ اللہ انھیں بدلہ دے اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انھیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾ وَ الَّذِيْنَ

انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی اور جو

كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا

کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب

نورِ قلبِ ابراہیم پر نورِ محمدی نورٌ عَلیٰ نور ہے اور محمد بن کعب قُرَظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شَرقی وغَربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزولِ وحی سے قبل ہی خَلق پر ظاہر ہو جائیں نورٌ عَلیٰ نور یہ کہ نبی ہیں نسلِ نبی سے نورِ محمدی ہے نورِ ابراہیمی پر۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں۔ (خازن) وف۸۴ اور ان کی تعظیم و تطہیر لازم کی۔ مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: مسجدیں بیتُ اللہ ہیں زمین میں۔ وف۸۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں۔ وف۸۶ اور اس کے ذکرِ قلبی و لسانی اور اوقاتِ نماز پر مسجدوں کی حاضری سے۔ وف۸۷ اور انہیں وقت پر ادا کرنے سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے۔ تو فرمایا کہ آیت "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ" ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے۔ وف۸۸ اس کے وقت پر۔ وف۸۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدتِ خوف و اِضطِراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مُستَعِد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسنِ عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ

اُس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۹۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اُس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ

جلد حساب کر لیتا ہے یا ف۹۱ جیسے اندھیریاں کسی کُنڈے کے دریا میں ف۹۲ اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور

مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ

موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک ف۹۳ جب اپنا ہاتھ نکالے

يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع ٥ ١١

تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۹۴ اور جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے کہیں نور نہیں ف۹۵

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۹۶ پر پھیلائے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ

سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ اُن کے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

نرم نرم چلاتا ہے بادل کو ف۹۷ پھر اُنھیں آپس میں ملاتا ہے ف۹۸ پھر انھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تُو دیکھے کہ اس کے

ف۹۰ یعنی پانی سمجھ کر اس کی تلاش میں چلا جب وہاں پہنچا تو پانی کا نام ونشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب پائے گا جب عَرَصاتِ قیامت (قیامت کے میدان) میں پہنچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا اور اس وقت اس کی حسرت اور اس کا اندوہ وغم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا۔ ف۹۱ اعمالِ کفار کی مثال ایسی ہے ف۹۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۹۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اس پر ایک اور اندھیرا موجوں کے تَراکُم (اکٹھا ہونے کا) کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۹۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقادِ باطل اور قول ناحق اور عملِ قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کُنڈے اور اس کی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جَہل وشک وحیرت کو جو کافر کے دل پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مُہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی۔ ف۹۵ راہ یاب وہی ہوتا ہے جس کو وہ راہ دے۔ ف۹۶ جو آسمان وزمین کے درمیان میں ہیں۔ ف۹۷ جس سرزمین اور جن بِلاد کی طرف چاہے۔ ف۹۸ اور ان کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے۔

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ
بیچ میں سے مینھ نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے وا۹۹
فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ
پھر ڈالتا ہے اُنھیں جس پر چاہے ف۱۰۰ اور پھیر دیتا ہے اُنھیں جس سے چاہے ف۱۰۱ قریب ہے کہ اس کی بجلی
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
کی چمک آنکھ لے جائے ف۱۰۲ اللّٰہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی ف۱۰۳ بے شک اس میں
لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ
سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللّٰہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰۴ تو اُن میں
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ
کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۰۵ اور اُن میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۶ اور اُن میں کوئی
يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۰۷ اللّٰہ بناتا ہے جو چاہے بے شک اللّٰہ سب کچھ
قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى
کر سکتا ہے بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں ف۱۰۸ اور اللّٰہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ
سیدھی راہ دکھائے ف۱۰۹ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللّٰہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر

ف۹۹ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللّٰہ تعالٰی نے پیدا کئے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بَعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے۔ (مدارک وغیرہ)
ف۱۰۰ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے ان سے ہلاک وتباہ کرتا ہے۔ ف۱۰۱ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے۔ ف۱۰۲ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے۔ ف۱۰۳ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات۔ ف۱۰۴ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود مُتّحدُ الاصل ہونے کے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالقِ عالَم کے علم وحکمت اور اس کے کمالِ قدرت کی دلیل روشن ہے۔ ف۱۰۵ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے۔ ف۱۰۶ جیسے کہ آدمی اور پرند۔ ف۱۰۷ مثل بَہائم اور درندوں کے۔ ف۱۰۸ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت واحکام اور حلال وحرام کا واضح بیان ہے۔ ف۱۰۹ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی ونعمتِ آخرت میسر ہو دینِ اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانے کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہوگئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیقِ حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے۔ وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی مُعتَقِد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں ان کا ذکر بِالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰۤٮِٕكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا
کچھ اُن میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱۱۰ اور وہ مسلمان نہیں ف۱۱۱ اور جب

دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿٤٨﴾
بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے

وَاِنۡ يَّكُنۡ لَّهُمُ الۡحَقُّ يَاۡتُوۡۤا اِلَيۡهِ مُذۡعِنِيۡنَ ﴿٤٩﴾ ؕ اَفِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ
اور اگر ان کی ڈگری ہو (ان کے حق میں فیصلہ ہو) تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے ف۱۱۲ کیا اُن کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۱۳

اَمِ ارۡتَابُوۡۤا اَمۡ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يَّحِيۡفَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ؕ بَلۡ
یا شک رکھتے ہیں ف۱۱۴ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف۱۱۵ بلکہ

اُولٰۤٮِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّمَا كَانَ قَوۡلَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذَا دُعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ ع ۶ ۱۲
وہ خود ہی ظالم ہیں مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۱۱۶ جب اللہ اور رسول کی طرف

وَرَسُوۡلِهٖ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ؕ وَاُولٰۤٮِٕكَ هُمُ
بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو عرض کریں ہم نے سُنا اور حکم مانا اور یہی لوگ

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٥١﴾ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَخۡشَ اللّٰهَ وَيَتَّقۡهِ فَاُولٰۤٮِٕكَ
مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی

هُمُ الۡفَآٮِٕزُوۡنَ ﴿٥٢﴾ وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَٮِٕنۡ اَمَرۡتَهُمۡ
لوگ کامیاب ہیں اور اُنھوں نے ف۱۱۷ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم اُنھیں حکم دو گے

ف۱۱۰ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے۔ ف۱۱۱ منافق ہیں کیونکہ ان کے دل ان کی زبانوں کے مُوافق نہیں۔ ف۱۱۲ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔ **شانِ نزول:** بِشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل (حل) کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۱۳ کفر یا نفاق کی۔ ف۱۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت میں۔ ف۱۱۵ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے مُتجاوِز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بددیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اِعراض کرتے ہیں۔ ف۱۱۶ اور ان کو یہ طریقِ ادب لازم ہے کہ ف۱۱۷ یعنی منافقین نے۔ (مدارک)

لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا

تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرما دو قسمیں نہ کھاؤ وا۱۱۸ موافقِ شرع حکم برداری چاہئے اللہ جانتا ہے جو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

تم کرتے ہو وا۱۱۹ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا ف۱۲۰ پھر اگر تم منہ پھیرو وا۱۲۱ تو رسول کے ذمہ وہی ہے

عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا

جو اُس پر لازم کیا گیا وا۱۲۲ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا وا۱۲۳ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور

عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا وا۱۲۴ اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ

اچھے کام کئے وا۱۲۵ کہ ضرور اُنھیں زمین میں خلافت دے گا وا۱۲۶ جیسی اُن سے پہلوں

قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

کو دی وا۱۲۷ اور ضرور اُن کے لیے جما دے گا اُن کا وہ دین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے وا۱۲۸ اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو

خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

امن سے بدل دے گا وا۱۲۹ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا

تو وہی لوگ بے حکم ہیں اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی

وا۱۱۸ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے۔ وا۱۱۹ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱۲۰ سچے دل اور سچی نیت سے۔ وا۱۲۱ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری سے، تو اس میں ان کا کچھ ضرر نہیں۔ وا۱۲۲ یعنی دین کی تبلیغ اور احکامِ الٰہی کا پہنچا دینا اس کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عُہدہ برآ ہو چکے۔ وا۱۲۳ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری۔ وا۱۲۴ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا۔ وا۱۲۵ شانِ نزول: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکمِ الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازِل (گھروں) کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں، اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا: کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سُبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی وا۱۲۶ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دینِ اسلام داخل ہوگا۔ وا۱۲۷ حضرت داود وسلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جبابرۂ مصر و شام کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر ان کو مسلط کیا۔ وا۱۲۸ یعنی دینِ اسلام کو تمام اَدیان پر غالب فرمائے گا۔ وا۱۲۹ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمینِ عرب سے

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ

فرمانبرداری کرو اس اُمید پر کہ تم پر رحم ہو ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں

فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۷ ۱۳

زمین میں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور ضرور کیا ہی بُرا انجام اے ایمان

اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ

والو چاہیے کہ تم سے اِذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۱۳۰ اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۱۳۱

مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ

تین وقت ف۱۳۲ نمازِ صبح سے پہلے ف۱۳۳ اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو

مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڛ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ

دوپہر کو ف۱۳۴ اور نمازِ عشاء کے بعد ف۱۳۵ یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۳۶ ان

عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي

تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر ف۱۳۷ آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے

کفار مٹا دیئے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے لیے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن ان کے قبضہ میں آئے دنیا پر ان کا رعب چھا گیا۔ **فائدہ:** اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بعد ہونے والے خُلَفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانہ میں فُتوحاتِ عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ مُلُوک کے خزائن (بادشاہوں کے خزانے) مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ ترمذی و ابوداود کی حدیث میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی۔ (خازن)

ف۱۳۰ اور باندیاں۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مُدلج بن عَمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جب کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۳۱** بلکہ ابھی قریب بُلوغ ہیں۔ سنِ بُلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کے لیے اٹھارہ سال اور لڑکی کے لیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کے لیے پندرہ سال ہے۔ (تفسیر احمدی) **ف۱۳۲** یعنی ان تینوں وقتوں میں اجازت حاصل کریں جن کا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے۔ **ف۱۳۳** کہ وہ وقت ہے خواب گاہوں سے اٹھنے اور شب خوابی کا لباس اتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا۔ **ف۱۳۴** قیلولہ کرنے کے لیے اور تہ بند باندھ لیتے ہو۔ **ف۱۳۵** کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا۔ **ف۱۳۶** کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جس کے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور ان کے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (خازن وغیرہ) **ف۱۳۷** **مسئلہ:** یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ۔

بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٨ وَاِذَا

کے پاس ف۱۳۸ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب

بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

تم میں لڑکے ف۱۳۹ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اِذن مانگیں ف۱۴۰ جیسے ان کے اگلوں ف۱۴۱ نے اِذن

قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٩ وَ

مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور

الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ

بوڑھی خانہ نشین عورتیں ف۱۴۲ جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں

اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ

کہ اپنے بالائی کپڑے اُتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ف۱۴۳ اور اس سے بچنا ف۱۴۴ ان کے لیے اور

لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٦٠ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

بہتر ہے اور اللہ سُنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ف۱۴۵ اور نہ

الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا

لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی

مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ

اولاد کے گھر ف۱۴۶ یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں

ف۱۳۸ کام و خدمت کے لیے تو ان پر ہر وقت اِستیذان (اجازت لینے) کا لازم ہونا سببِ حرج ہوگا اور شرع میں حَرَج مَدفوع (دور کیا گیا) ہے۔ (مدارک) ف۱۳۹ یعنی آزاد۔ ف۱۴۰ تمام اوقات میں ف۱۴۱ ان سے بڑے مردوں۔ ف۱۴۲ جن کا سِن زیادہ ہو چکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی (بڑھاپے) کے باعث ف۱۴۳ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں۔ ف۱۴۴ بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا۔ ف۱۴۵ **شانِ نزول:** سعید بن مُسیَّب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جوان اَعذار کے باعث جہاد میں نہ جاسکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے باین خیال کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کے لیے لے جاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ف۱۴۶ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔ اسی طرح شوہر کے لیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے۔

اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں

اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ

کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں ف۱۴۷ یا اپنے دوست کے یہاں ف۱۴۸

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا

تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ ف۱۴۹ پھر جب کسی گھر میں جاؤ

فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

تو اپنوں کو سلام کرو ف۱۵۰ ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ ع ٨ ١٤

بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمہیں سمجھ ہو ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى

اور اس کے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کئے گئے ہوں ف۱۵۱ تو نہ جائیں جب تک

يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ

پر ایمان لاتے ہیں ف۱۵۲ پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت

ف۱۴۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اس کا کارپرداز ہے۔ ف۱۴۸ معنی یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سَلَف (پہلے کے لوگوں) کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت (غیر موجودگی) میں پہنچتا تو اس کی باندی سے اس کا کِیسہ (رقم رکھنے کا تھیلا) طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اس کو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا۔ مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہئے۔ (مدارک وجلالین) ف۱۴۹ **شانِ نزول:** قبیلۂ بنی لَیث بن عَمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۰ **مسئلہ:** جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ ان کے دین میں خلل نہ ہو۔ (خازن) **مسئلہ:** اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ بَرَكَاتُهٗ"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں۔ نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے: "اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (شفاء شریف) ملا علی قاری نے شرح شِفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ اسلام کے گھروں میں روحِ اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے۔ ف۱۵۱ جیسے کہ جہاد اور تدبیرِ جنگ اور جمعہ وعیدین اور مشورہ

مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا

دے دو اور اُن کے لیے اللہ سے معافی مانگو ف۱۵۳ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے

دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۱۵۴ بے شک اللہ جانتا ہے جو

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ

تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر ف۱۵۵ تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ

تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

انھیں کوئی فتنہ پہنچے ف۱۵۶ یا اُن پر دردناک عذاب پڑے ف۱۵۷ سن لو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ

اور زمین میں ہے بے شک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو ف۱۵۸ اور اس دن کو جس میں اس کی طرف پھیرے جائیں گے ف۱۵۹

ع ۹ ۱۵ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

تو وہ اُنھیں بتا دے گا جو کچھ اُنھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۱۶۰

اٰیاتھا ۷۷ ﴿۲۵﴾ سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ ﴿۴۲﴾ رکوعاتھا ۶

سورۂ فرقان مکیہ ہے، اس میں ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔ ف۱۵۲ ان کا اجازت چاہنا نشانِ فرمانبرداری اور دلیلِ صحتِ ایمان ہے۔ ف۱۵۳ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور اجازت طلب نہ کریں۔ **مسئلہ:** اماموں اور دینی پیشواؤں کی مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہئے۔ (مدارک) ف۱۵۴ کیونکہ جس کو رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پکاریں اس پر اِجابَت وتعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب وتکریم اور توقیر وتعظیم کے ساتھ، آپ کے مُعَظَّم اَلقاب سے، نرم آواز کے ساتھ، مُتَواضِعانہ ومنکسرانہ لہجہ میں "یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ" کہہ کر۔ ف۱۵۵ **شانِ نزول:** منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۵۶ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادِث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا سخت ہو کر معرفتِ الٰہی سے محروم رہنا۔ ف۱۵۷ آخرت میں۔ ف۱۵۸ ایمان پر یا نفاق پر۔ ف۱۵۹ جزا کے لیے اور وہ دن روزِ قیامت ہے۔ ف۱۶۰ اس سے کچھ چھپا نہیں۔ ف۱ سورۂ فرقان مکیہ ہے اس میں چھ رکوع اور ستتر آیتیں اور آٹھ سو بانوے کلمے اور تین ہزار سات سو تین حرف ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ ١

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر ف۲ جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو ف۳

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ

وہ جس کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اُس نے نہ اختیار فرمایا بچہ ف۴ اور اس کی

لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ٢

سلطنت میں کوئی ساجھی (شریک) نہیں ف۵ اُس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازہ پر رکھی

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا

اور لوگوں نے اس کے سوا اَور خدا ٹھہرا لیے ف۶ کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور

یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا حَیٰوةً

خود اپنی جانوں کے بُرے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا

وَّ لَا نُشُوْرًا ٣ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

نہ اُٹھنے کا اور کافر بولے ف۷ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انھوں نے بنا لیا ہے ف۸

وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ٤ ۚۛ وَ قَالُوْۤا معانقة ١٠

اور اس پر اور لوگوں نے ف۹ انھیں مدد دی ہے بے شک وہ ف۱۰ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے ف۱۱

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ٥ قُلْ

اگلوں کی کہانیاں ہیں جو اُنھوں نے ف۱۲ لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں تم فرماؤ

ف۲ یعنی سیدانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ ف۳ اس میں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے عمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے امتی ہیں کیونکہ "عالم" ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ مَحلّی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شُعَب الایمان میں بیہقی سے صادِر ہوا بے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سُبکی و بازِری و ابن حَزم وسیوطی نے اس کا تعاقُب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسوی اللّٰہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خَلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے: "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَآفَّةً" یعنی میں تمام خَلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا: یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شَرح و بَسْط کے ساتھ امام قَسطَلانی کی مَواہب لدنیہ میں ہے۔ ف۴ اس میں یہود و نصاریٰ کا رَدّ ہے جو حضرت عزیر و مسیح علیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ معاذاللّٰہ ف۵ اس میں بت پرستوں کا رَدّ ہے جو بتوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۶ یعنی بت پرستوں نے بتوں کو خدا ٹھہرایا جو ایسے عاجز و بے قدرت ہیں ف۷ یعنی نضر بن حارث اور اس کے ساتھی قرآن کریم کی نسبت کہ ف۸ یعنی سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ ف۹ اور لوگوں سے نضر بن حارث کی مراد یہودی تھے اور عدّ اس و یسار وغیرہ اہل کتاب۔ ف۱۰ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین جو یہ بیہودہ بات کہنے والے تھے۔ ف۱۱ وہی مشرکین قرآن کریم

اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا
اُسے تو اُس نے اُتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جانتا ہے ف۱۳ بے شک وہ بخشنے والا
رَّحِیْمًا ۝۶ وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ فِی
مہربان ہے ف۱۴ اور بولے ف۱۵ اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں
الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ۝۷ اَوْ یُلْقٰۤی
چلتا ہے ف۱۶ کیوں نہ اُتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ اُن کے ساتھ ڈر سناتا ف۱۷ یا غیب سے
اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
اُنھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے کھاتے ف۱۸ اور ظالم بولے ف۱۹ تم
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ
تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ف۲۰ اے محبوب دیکھو کیسی کہاوتیں تمہارے لیے بنا رہے ہیں
فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝۹ ع تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ ع ١ ٩ ١٦
تو گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاتے بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لیے
خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ
بہت بہتر اس سے کر دے ف۲۱ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہیں اور کردے تمہارے لیے اونچے اونچے
قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
محل بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اُس کے لیے تیار کر رکھی ہے بھڑکتی ہوئی
سَعِیْرًا ۝۱۱ ج اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ۝۱۲
آگ جب وہ اُنھیں دور جگہ سے دیکھے گی ف۲۲ تو سنیں گے اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

کی نسبت کہ یہ رُستم و اسفند یار وغیرہ کے قصوں کی طرح ف۱۲ یعنی سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔ ف۱۳ یعنی قرآن کریم علومِ غیبی پر مشتمل ہے۔ یہ دلیل صریح ہے اس کی کہ وہ حضرت علّام الغیوب کی طرف سے ہے۔ ف۱۴ اسی لیے کفار کو مہلت دیتا ہے اور عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ ف۱۵ کفارِ قریش ف۱۶ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ نبی ہوتے تو نہ کھاتے نہ بازاروں میں چلتے اور یہ بھی نہ ہوتا تو۔ ف۱۷ اور ان کی تصدیق کرتا اور ان کی نبوت کی شہادت دیتا۔ ف۱۸ مالداروں کی طرح۔ ف۱۹ مسلمانوں سے ف۲۰ اور معاذ اللہ اس کی عقل بجا نہ رہی۔ ایسی طرح طرح کی بیہودہ باتیں انہوں نے بکیں۔ ف۲۱ یعنی جلد آپ کو اس خزانے اور باغ سے بہتر عطا فرماوے جو یہ کافر کہتے ہیں۔ ف۲۲ ایک برس کی راہ سے یا سو برس کی راہ سے، دونوں قول ہیں اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات و عقل اور رویت عطا فرمائے اور بعض مفسرین نے کہا کہ مراد ملائکۂ جہنم کا دیکھنا ہے۔

وَ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَیِّقًا مُّقَرَّنِیْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾
اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے ف۲۳ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ف۲۴
لَا تَدْعُوا الْیَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ
تو وہاں موت مانگیں گے ف۲۵ فرمایا جائے گا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ف۲۶ تم فرماؤ کیا یہ ف۲۷
خَیْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً
بھلا یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ ڈر والوں کو ہے وہ ان کا صلہ
وَّ مَصِیْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ خٰلِدِیْنَ ؕ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ وَعْدًا
اور انجام ہے ان کے لیے وہاں من مانی مرادیں ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے تمہارے رب کے ذمہ وعدہ ہے
مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ
مانگا ہوا ف۲۸ اور جس دن اکٹھا کرے گا اُنھیں ف۲۹ اور جن کو اللّٰہ کے سوا پوجتے ہیں ف۳۰ پھر ان معبودوں سے فرمائے گا
ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ؕ﴿۱۷﴾ قَالُوْا
کیا تم نے گمراہ کر دیئے یہ میرے بندے یا یہ خود ہی راہ بھولے ف۳۱ وہ عرض کریں گے
سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ
پاکی ہے تجھ کو ف۳۲ ہمیں سزاوار (حق) نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو مولیٰ بنائیں ف۳۳
لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾
لیکن تو نے اُنھیں اور اُن کے باپ داداؤں کو برتنے دیا ف۳۴ یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونے والے ف۳۵

ف۲۳ جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو۔ ف۲۴ اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر کافر اپنے اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ ف۲۵ اور "واثُبُوراہ واثبوراہ" کا شور مچائیں گے بایں معنیٰ کہ ہائے اے موت آجا۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے اور اس کی ذُرِّیّت اس کے پیچھے ہوگی اور یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ان سے ف۲۶ کیونکہ تم طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ ف۲۷ عذاب اور اَہوالِ جہنم جس کا ذکر کیا گیا۔ ف۲۸ یعنی مانگنے کے لائق یا وہ جو مؤمنین نے دنیا میں یہ عرض کر کے مانگا: "رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً" یا یہ عرض کر کے "رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ"۔ ف۲۹ یعنی مشرکین کو ف۳۰ یعنی ان کے باطل معبودوں کو خواہ ذَوِی الْعُقُول ہوں یا غیر ذَوِی الْعُقُول۔ کلبی نے کہا کہ ان معبودوں سے بت مراد ہیں انہیں اللّٰہ تعالیٰ گویائی دے گا۔ ف۳۱ اللّٰہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لیے ہے کہ ان کے معبود انہیں جھٹلائیں تو ان کی حسرت و ذلت اور زیادہ ہو۔ ف۳۲ اس سے کہ کوئی تیرا شریک ہو۔ ف۳۳ تو ہم دوسرے کو کیا تیرے غیر کے معبود بنانے کا حکم دے سکتے تھے ہم تیرے بندے ہیں۔ ف۳۴ اور انہیں اموال و اولاد و طولِ عمر و صحت و سلامت عنایت کی۔ ف۳۵ شقی بعد ازیں کفار سے فرمایا جائے گا۔

فَقَدۡ كَذَّبُوۡكُمۡ بِمَا تَقُوۡلُوۡنَ ۙ فَمَا تَسۡتَطِيۡعُوۡنَ صَرۡفًا وَّلَا نَصۡرًا ۚ وَمَنۡ

تو اب معبودوں نے تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم نہ عذاب پھیر سکو نہ اپنی مدد کر سکو اور تم میں

يَّظۡلِمۡ مِّنۡكُمۡ نُذِقۡهُ عَذَابًا كَبِيۡرًا ﴿١٩﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اُسے بڑا عذاب چکھائیں گے اور ہم نے تم سے پہلے جتنے

الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَيَمۡشُوۡنَ فِى الۡاَسۡوَاقِ ؕ وَ

رسول بھیجے سب ایسے ہی تھے کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے ۳۶ اور

جَعَلۡنَا بَعۡضَكُمۡ لِبَعۡضٍ فِتۡنَةً ؕ اَتَصۡبِرُوۡنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيۡرًا ﴿٢٠﴾ ع ٢ ١١ ١٧

ہم نے تم میں ایک کو دوسرے کی جانچ کیا ہے ۳۷ اور اے لوگو کیا تم صبر کرو گے ۳۸ اور اے محبوب تمہارا رب دیکھتا ہے ۳۹

ف۳۶ یہ کفار کے اس طعن کا جواب ہے جو انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر کیا تھا کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں کھانا کھاتے ہیں، یہاں بتایا گیا کہ یہ امور منافئ نبوت نہیں بلکہ یہ تمام انبیاء کی عادتِ مستمرّہ تھی لہٰذا یہ طعن محض جہل وعناد ہے۔ ف۳۷ **شانِ نزول:** شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی بایں خیال وہ اسلام سے باز رہتے اور شرفاء کے لیے غرباء آزمائش بن جاتے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل و ولید بن عُقبہ اور عاص بن وائل سہمی اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابوذر وابن مسعود وعمّار ابن یاسر و بلال وصُہیب و عامر بن فُہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہیں جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفارِ قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور اَرذَل (ذلیل وحقیر) ہیں۔ اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی اور ان مومنین سے فرمایا۔ (خازن) ف۳۸ اس فقر وشدت پر اور کفار کی اس بدگوئی پر۔ ف۳۹ اس کو جو صبر کرے اور اس کو جو بے صبری کرے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى
اور بولے وہ لوگ جو ف۴۰ ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہ اُتارے ف۴۱ یا ہم اپنے رب کو
رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِیْرًا ﴿٢١﴾ یَوْمَ یَرَوْنَ
دیکھتے ف۴۲ بے شک اپنے جی میں بہت ہی اُونچی کھینچی اور بڑی سرکشی پر آئے ف۴۳ جس دن فرشتوں کو دیکھیں
الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾
گے ف۴۴ وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا ف۴۵ اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رُکی ہوئی ف۴۶
وَقَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ
اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ف۴۷ ہم نے قصد فرما کر اُنھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ف۴۸
الْجَنَّةِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِیْلًا ﴿٢٤﴾ وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ
جنت والوں کا اُس دن اچھا ٹھکانا ف۴۹ اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان
بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ
بادلوں سے اور فرشتے اُتارے جائیں گے پوری طرح ف۵۰ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے
وَكَانَ یَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ عَسِیْرًا ﴿٢٦﴾ وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى یَدَیْهِ
اور وہ دن کافروں پر سخت ہے ف۵۱ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا ف۵۲

ف۴۰ کافر ہیں حشر و بعث کے معتقد نہیں اسی لیے ف۴۱ ہمارے لیے رسول بنا کر یا سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے گواہ بنا کر ف۴۲ وہ خود ہمیں خبر دے دیتا کہ سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۴۳ اور ان کا تکبر انتہا کو پہنچ گیا اور سرکشی حد سے گزر گئی کہ معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد ملائکہ کے اپنے اوپر اترنے اور اللہ تعالٰی کو دیکھنے کا سوال کیا۔ ف۴۴ یعنی موت کے دن یا قیامت کے دن ف۴۵ روزِ قیامت فرشتے مؤمنین کو بشارت سنائیں گے اور کفار سے کہیں گے تمہارے لیے کوئی خوشخبری نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ مومن کے سوا کسی کے لیے جنت میں داخل ہونا حلال نہیں اس لیے وہ دن کفّار کے واسطے نہایت حسرت و اندوہ اور رنج و غم کا دن ہوگا۔ ف۴۶ اس کلمے سے وہ ملائکہ سے پناہ چاہیں گے ف۴۷ حالتِ کُفر میں مثل صلہ رحمی و مہمانداری و یتیم نوازی وغیرہ کے ف۴۸ نہ ہاتھ سے چھوئے جائیں نہ ان کا سایہ ہو مراد یہ ہے کہ وہ اعمال باطل کر دیئے گئے ان کا کچھ ثمرہ اور کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اعمال کی مقبولیت کے لیے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں میسر نہ تھا اس کے بعد اہلِ جنت کی فضیلت ارشاد ہوتی ہے۔ ف۴۹ اور ان کی قرار گاہ ان مغرور متکبر مشرکوں سے بلند و بالا بہتر و اعلٰی ف۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: آسمانِ دُنیا پھٹے گا اور وہاں کے رہنے والے (فرشتے) اُتریں گے اور وہ تمام اہل زمین سے زیادہ ہیں جنّ و انس سب سے۔ پھر دوسرا آسمان پھٹے گا وہاں کے رہنے والے اتریں گے وہ آسمان دنیا کے رہنے والوں سے اور جن و انس سب سے زیادہ ہیں۔ اسی طرح آسمان پھٹتے جائیں گے اور ہر آسمان والوں کی تعداد اپنے ماتحتوں سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ساتواں آسمان پھٹے گا پھر کرّوبی اتریں گے پھر حاملینِ عرش اور یہ روزِ قیامت ہوگا۔ ف۵۱ اور اللہ کے فضل سے مسلمانوں پر سہل۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے لیے ایک فرض نماز سے ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھی تھی۔ ف۵۲ حسرت و ندامت سے۔ یہ حال اگرچہ کفّار کے لیے عام ہے مگر عُقْبَہ بن ابی مُعَیط سے اس کا خاص تعلق ہے۔ شانِ نزول: عقبہ بن ابی معیط ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ

کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی ۵۳ وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے

اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَ

فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے ۵۴ اور

كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى

شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے ۵۵ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے

اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ

اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرا لیا ۵۶ اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے دشمن بنا دیئے تھے

الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مجرم لوگ ۵۷ اور تمہارا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو اور کافر بولے

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ مع

قرآن اُن پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ۵۸ ہم نے یونہی بتدریج اُسے اُتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ

مضبوط کریں ۵۹ اور ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ف۶۰ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے ۶۱ مگر ہم حق اور

کے فرمانے سے اس نے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی شہادت دی اور اس کے بعد ابی بن خلف کے زور ڈالنے سے پھر مرتد ہو گیا اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو مقتول ہونے کی خبر دی۔ چنانچہ بدر میں مارا گیا یہ آیت اس کے حق میں نازل ہوئی کہ روزِ قیامت اس کو انتہا درجہ کی حسرت وندامت ہوگی اس حسرت میں وہ اپنے ہاتھ چاب چاب لے گا۔ ۵۳ جنت ونجات کی اور ان کا اتباع کیا ہوتا اور ان کی ہدایت قبول کی ہوتی ۵۴ یعنی قرآن وایمان سے ۵۵ اور بلا وعذاب نازل ہونے کے وقت اس سے علیحدگی کرتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابوداود وترمذی میں ایک حدیث مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو دیکھنا چاہیئے کس کو دوست بناتا ہے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نشینی نہ کرو مگر ایماندار کے ساتھ اور کھانا نہ کھلاؤ مگر پرہیزگار کو۔ **مسئلہ:** بے دین اور بد مذہب کی دوستی اور اس کے ساتھ صحبت واختلاط اور اُلفت واحترام ممنوع ہے۔ ۵۶ کسی نے اس کو سحر کہا، کسی نے شعر اور وہ لوگ ایمان لانے سے محروم رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور کو تسلی دی اور آپ سے مدد کا وعدہ فرمایا جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے۔ ۵۷ یعنی انبیاء کے ساتھ بد نصیبوں کا یہی معمول رہا ہے۔ ۵۸ جیسے کہ توریت وانجیل وزبور میں سے ہر ایک کتاب ایک ساتھ اُتری تھی۔ کفّار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ ومتحدی بہ ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اس طرح برابر آیت آیت ہو کر قرآن پاک نازل ہوتا رہا اور ہر ہر دم اس کی بے مثالی اور خلق کی عاجزی ظاہر ہوتی رہی۔ غرض کفّار کا اعتراض محض لغو و بے معنی ہے، آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے۔ ۵۹ اور پیام کا سلسلہ جاری رہنے سے آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی رہے اور کفّار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں۔ علاوہ بریں یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔ ف۶۰ بہ زبان جبریل تھوڑا

أَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلٰى جَهَنَّمَ ۙ

اس سے بہتر بیان لے آئیں گے وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے اپنے منہ کے بل

أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ ع ٣ ١٤ ١

ان کا ٹھکانا سب سے برا و٦٢ اور وہ سب سے گمراہ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ أَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ ج فَقُلْنَا اذْهَبَآ إِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ط فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ ط وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

ہماری آیتیں جھٹلائیں و٦٣ پھر ہم نے اُنھیں تباہ کرکے ہلاک کردیا اور نوح کی قوم کو و٦٤ جب انھوں نے رسولوں کو

الرُّسُلَ أَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ط وَأَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا

جھٹلایا و٦٥ ہم نے ان کو ڈبو دیا اور اُنھیں لوگوں کے لیے نشانی کردیا و٦٦ اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار

أَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ ج وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَأَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود و٦٧ اور کنوئیں والوں کو و٦٨ اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں و٦٩

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ز وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى

اور ہم نے سب سے مثالیں بیان فرمائیں ف٧٠ اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا اور ضرور یہ و٧١ ہو آئے ہیں اس

تھوڑا بیس یا تیئیس برس کی مدت میں، یا یہ معنی ہیں کہ ہم نے آیت کے بعد آیت بتدریج نازل فرمائی اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرأت میں ترتیل کرنے یعنی ٹھہر ٹھہر کر بہ اطمینان پڑھنے اور قرآن شریف کو اچھی طرح ادا کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہوا ''وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا''۔ و٦١ یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی نبوت میں قدح (عیب جوئی) کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کرسکیں گے۔ و٦٢ حدیث شریف میں ہے کہ آدمی روزِ قیامت تین طریقے پر اٹھائے جائیں گے: ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا: جس نے پاؤں پر چلایا ہے وہی منہ کے بل چلائے گا۔ و٦٣ یعنی قوم فرعون کی طرف۔ چنانچہ وہ دونوں حضرات ان کی طرف گئے اور انہیں خدا کا خوف دلایا اور اپنی رسالت کی تبلیغ کی لیکن ان بدبختوں نے ان حضرات کو جھٹلایا۔ و٦٤ بھی ہلاک کردیا۔ و٦٥ یعنی حضرت نوح اور حضرت ادریس کو اور حضرت شیث کو یا یہ بات ہے کہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے تو جب اُنہوں نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو سب رسولوں کو جھٹلایا۔ و٦٦ کہ بعد والوں کے لیے عبرت ہوں۔ و٦٧ اور عاد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم اور ثمود حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ان دونوں قوموں کو بھی ہلاک کیا۔ و٦٨ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم تھی جو بت پرستی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اُنہوں نے سرکشی کی، حضرت شعیب علیہ السلام کی تکذیب کی اور آپ کو ایذا دی۔ ان لوگوں کے مکان کنوئیں کے گرد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا اور یہ تمام قوم مع اپنے مکانوں کے اس کنوئیں کے ساتھ زمین میں دھنس گئی۔ اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔ و٦٩ یعنی قوم عاد و ثمود اور کنوئیں والوں کے درمیان میں بہت سی امتیں ہیں جن کو انبیاء کی تکذیب کرنے کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا۔ ف٧٠ اور حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو بغیر انذار ہلاک نہ کیا۔ و٧١ یعنی کفارِ مکہ اپنی تجارتوں میں شام کے سفر کرتے ہوئے بار بار۔

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی پر جس پر برا برساؤ برسا تھاو۷۲ تو کیا یہ اُسے دیکھتے نہ تھےو۷۳ بلکہ انہیں جی

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا

اٹھنے کی اُمید تھی ہی نہیںو۷۴ اور جب تمہیں دیکھتے ہیں تو تمہیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا (مذاق)و۷۵ کیا یہ ہیں

الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا

جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں اگر ہم ان پر صبر نہ

عَلَيْهَا ؕ وَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾

کرتےو۷۶ اور اب جانا چاہتے ہیں جس دن عذاب دیکھیں گےو۷۷ کہ کون گمراہ تھاو۷۸

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ ۙ اَمْ

کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیاو۷۹ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمّہ لو گےو۸۰ یا

تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ

یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سُنتے یا سمجھتے ہیںو۸۱ وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے

ع٤ ١٠ ٢ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ

بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہو۸۲ اے محبوب کیا تم نے اپنے رب کو نہ دیکھاو۸۳ کہ کیسا پھیلایا سایہو۸۴ اور اگر چاہتا

و۷۲ اس بستی سے مراد سدوم ہے جو قوم لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی، ان بستیوں میں ایک سب سے چھوٹی بستی کے لوگ تو اس خبیث بدکاری کے عامل نہ تھے جس میں باقی چار بستیوں کے لوگ مبتلا تھے۔ اسی لیے اُنہوں نے نجات پائی اور وہ چار بستیاں اپنی بدعملی کے باعث آسمان سے پتھر برسا کر ہلاک کردی گئیں۔ و۷۳ کہ عبرت پکڑتے اور ایمان لاتے۔ و۷۴ یعنی مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کے قائل نہ تھے کہ انہیں آخرت کے ثواب و عذاب کی پرواہ ہوتی۔ و۷۵ اور کہتے ہیں۔ و۷۶ اس سے معلوم ہوا کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی دعوت اور آپ کے اظہارِ معجزات نے کفّار پر اتنا اثر کیا تھا اور دینِ حق کو اس قدر واضح کردیا تھا کہ خود کفّار کو اقرار ہے کہ اگر وہ اپنی ہٹ پر جمے نہ رہتے تو قریب تھا کہ بت پرستی چھوڑ دیں اور دینِ اسلام اختیار کریں یعنی دینِ اسلام کی حقانیت ان پر خوب واضح ہوچکی تھی اور شکوک و شبہات مٹا ڈالے گئے تھے لیکن وہ اپنی ہٹ اور ضد کی وجہ سے محروم رہے۔ و۷۷ آخرت میں و۷۸ یہ اس کا جواب ہے کہ کفّار نے یہ کہا تھا کہ قریب ہے کہ یہ ہمیں ہمارے خداؤں سے بہکا دیں یہاں بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو اور آخرت میں یہ تم کو خود معلوم ہوجائے گا اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بہکانے کی نسبت محض بے جا ہے۔ و۷۹ اور اپنی خواہشِ نفس کو پوجنے لگا، اسی کا مطیع ہوگیا، وہ ہدایت کس طرح قبول کرے گا۔ مروی ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کہیں انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے۔ و۸۰ کہ خواہش پرستی سے روک دو و۸۱ یعنی وہ اپنے شدّتِ عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے ہیں۔ و۸۲ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں، نافع کی طلب کرتے ہیں مضر سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں یہ کفّار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عَظِیْمُ الْمَنْفَعَت چیز کے طالب ہیں نہ عذاب جیسے سخت مضر مہلکہ سے بچتے ہیں۔ و۸۳ کہ اس کی صنعت و قدرت کیسی عجیب ہے۔ و۸۴ صبح صادق

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ۙ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا

تو اُسے ٹھہرایا ہوا کردیتا ف۸۵ پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل کیا پھر ہم نے آہستہ آہستہ اُسے اپنی

قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ

طرف سمیٹا ف۸۶ اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور

جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ

دن بنایا اُٹھنے کے لیے ف۸۷ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کے آگے

رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ۙ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ

مژدہ سناتی ہوئی ف۸۸ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا تاکہ ہم اس سے زندہ کریں کسی مُردہ شہر کو ف۸۹ اور

نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

اُسے پلائیں اپنے بنائے ہوئے بہت سے چوپائے اور آدمیوں کو اور بے شک ہم نے اُن میں پانی کے پھیرے

لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

رکھے ف۹۰ کہ وہ دھیان کریں ف۹۱ تو بہت لوگوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں

قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾ۖ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾

ایک ڈر سنانے والا بھیجتے ف۹۲ تو کافروں کا کہا نہ مان اور اس قرآن سے اُن پر جہاد کر بڑا جہاد

وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَ

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور

جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ

ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ ف۹۳ اور وہی ہے جس نے پانی سے ف۹۴ بنایا

کے طلوع کے بعد سے آفتاب کے طلوع تک کہ اس وقت تمام زمین میں سایہ ہی سایہ ہوتا ہے نہ دھوپ ہے نہ اندھیرا ہے۔ ف۸۵ کہ آفتاب کے طلوع سے بھی زائل نہ ہوتا۔ ف۸۶ کہ طلوع کے بعد آفتاب جتنا اونچا ہوتا گیا سایہ سمٹتا گیا۔ ف۸۷ کہ اس میں روزی تلاش کرو اور کاموں میں مشغول ہو۔ حضرت لقمان نے اپنے فرزند سے فرمایا: جیسے سوتے ہو پھر اُٹھتے ہو ایسے ہی مرو گے اور موت کے بعد پھر اٹھو گے۔ ف۸۸ یہاں رحمت سے مراد بارش ہے ف۸۹ جہاں کی زمین خشکی سے بے جان ہوگئی ف۹۰ کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کبھی کہیں زیادہ ہو کبھی کہیں۔ مختلف طور پر حسبِ اقتضائے حکمت۔ ایک حدیث میں ہے کہ آسمان سے روز و شب کی تمام ساعتوں میں بارش ہوتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جس خطہ کی جانب چاہتا ہے پھیرتا ہے اور جس زمین کو چاہتا ہے سیراب کرتا ہے۔ ف۹۱ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و نعمت میں غور کریں ف۹۲ اور آپ پر سے اِنذار (ڈرانے) کا بار کم کر دیتے لیکن ہم نے تمام بستیوں کے انذار کا بار آپ ہی پر رکھا تاکہ آپ تمام جہان کے رسول ہو کر کل رسولوں کی فضیلتوں کے جامع ہوں اور نبوت آپ پر ختم ہو کہ آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہ ہو ف۹۳ کہ نہ میٹھا کھاری ہو، نہ کھاری میٹھا، نہ کوئی کسی کے

بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ

آدمی پھر اس کے رشتے اور سسرال مقرر کی ف۹۵ اور تمہارا رب قدرت والا ہے ف۹۶ اور اللہ کے سوا ایسوں

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾

کو پوجتے ہیں ف۹۷ جو ان کا بھلا برا کچھ نہ کریں اور کافر اپنے رب کے مقابل شیطان کو مدد دیتا ہے ف۹۸

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر ف۹۹ خوشی اور ف۱۰۰ ڈر سناتا تم فرماؤ میں اس ف۱۰۱ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ

مگر جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راہ لے ف۱۰۲ اور بھروسہ کرو اس زندہ پر جو

مع ٨ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ۚۛ ﴿۵۸﴾

کبھی نہ مرے گا ف۱۰۳ اور اُسے سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو ف۱۰۴ اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں پر خبردار ف۱۰۵

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے ف۱۰۶ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ف۱۰۷ وہ بڑی مہر (رحمت) والا تو کسی جاننے والے سے اس کی تعریف پوچھ ف۱۰۸ اور جب اُن سے کہا جائے ف۱۰۹

اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ ۚ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ

رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو ف۱۱۰ اور اس حکم نے انھیں اور بدکنا

ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقے میں کوئی تغیر نہیں آتا، عجب شانِ الٰہی ہے۔ ف۹۴ یعنی نطفہ سے ف۹۵ کہ نسل چلے ف۹۶ کہ اس نے ایک نطفہ سے دو قسم کے انسان پیدا کئے مذکر اور مؤنث پھر بھی کافروں کا یہ حال ہے کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۹۷ یعنی بتوں کو ف۹۸ کیونکہ بت پرستی کرنا شیطان کو مدد دینا ہے ف۹۹ ایمان و طاعت پر جنت کی ف۱۰۰ کفر و معصیت پر عذاب جہنم کا ف۱۰۱ تبلیغ و ارشاد۔ ف۱۰۲ اور اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرے، مراد یہ ہے کہ ایمانداروں کا ایمان لانا اور ان کا طاعتِ الٰہی میں مشغول ہونا ہی میرا اجر ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اس پر جزا عطا فرمائے گا اس لیے کہ صلحاء امت کے ایمان اور ان کی نیکیوں کے ثواب انہیں بھی ملتے ہیں اور ان کے انبیاء کو جن کی ہدایت سے وہ اس رتبہ پر پہنچے۔ ف۱۰۳ اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے کیونکہ مرنے والے پر بھروسہ کرنا عاقل کی شان نہیں۔ ف۱۰۴ اس کی تسبیح و تحمید کرو اس کی طاعت اور شکر بجالاؤ۔ ف۱۰۵ نہ اس سے کسی کا گناہ چھپے نہ کوئی اس کی گرفت سے اپنے کو بچا سکے۔ ف۱۰۶ یعنی اتنی مقدار میں کیونکہ لیل و نہار اور آفتاب تو تھے ہی نہیں اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کے لیے ہے ورنہ وہ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کردینے پر قادر ہے۔ ف۱۰۷ سلف کا مذہب یہ ہے کہ استواء اور اس کے امثال جو وارد ہوئے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی کیفیت کے درپے نہیں ہوتے اس کو اللہ جانے۔ بعض مفسرین استواء کو بلندی اور برتری کے معنی میں لیتے ہیں اور بعض اِستیلاء (غلبہ) کے معنی میں لیکن قولِ اول ہی اسلم و اقوی ہے۔ ف۱۰۸ اس میں انسان کو خطاب ہے کہ حضرت رحمٰن کی صفات مردِ عارف سے دریافت کرے۔ ف۱۰۹ یعنی جب سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ ع ٥ ١٦ ٣ السجدة

بڑھایا ف۱۱۱ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں بُرج بنائے ف۱۱۲ اور ان میں چراغ رکھا ف۱۱۳ اور

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ

چمکتا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی ف۱۱۴ اس کے لیے

اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَ الَّذِيْنَ

آہستہ چلتے ہیں ف۱۱۵ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں ف۱۱۶ تو کہتے ہیں بس سلام ف۱۱۷ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں ف۱۱۸ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا

پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غُل (پھندا) ہے ف۱۱۹ بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی

مشرکین سے فرمائیں کہ ف۱۱۰ اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیونکہ لغت عرب جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کے معنی نہایت رحم والا ہیں اور یہ اللّٰہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے۔ ف۱۱۱ یعنی سجدہ کا حکم ان کے لیے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔ ف۱۱۲ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ سیارہ کے منازل مراد ہیں، جن کی تعداد بارہ۱۲ ہے: حمل۱، ثور۲، جوزا۳، سرطان۴، اسد۵، سنبلہ۶، میزان۷، عقرب۸، قوس۹، جدی۱۰، دلو۱۱، حوت۱۲۔ ف۱۱۳ چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے۔ ف۱۱۴ کہ ان میں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور اس کا قائم مقام ہوتا ہے کہ جس کا عمل رات یا دن میں سے کسی ایک میں قضاء ہو جائے تو دوسرے میں ادا کرے ایسا ہی فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما نے اور رات اور دن کا ایک دوسرے کے بعد آنا اور قائم مقام ہونا اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت کی دلیل ہے۔ ف۱۱۵ اطمینان و وقار کے ساتھ متواضعانہ شان سے نہ کہ متکبرانہ طریقہ پر جوتے کھٹکھٹاتے پاؤں زور سے مارتے اتراتے کہ یہ متکبرین کی شان ہے اور شرع نے اس کو منع فرمایا۔ ف۱۱۶ اور کوئی ناگوار کلمہ یا بیہودہ یا خلاف ادب وتہذیب بات کہتے ہیں۔ ف۱۱۷ یہ سلام متارکت ہے یعنی جاہلوں کے ساتھ مجادلہ کرنے سے اعراض کرتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ سے سالم رہیں۔ حسن بصری نے فرمایا کہ یہ تو ان بندوں کے دن کا حال ہے اور ان کی رات کا بیان آگے آتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ ان کی مجلسی زندگی اور خلق کے ساتھ معاملہ ایسا پاکیزہ ہے اور ان کی خلوت کی زندگانی اور حق کے ساتھ رابطہ یہ ہے جو آگے بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۸ یعنی نماز اور عبادت میں شب بیداری کرتے ہیں اور رات اپنے رب کی عبادت میں گزارتے ہیں اور اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اپنے کرم سے تھوڑی عبادت والوں کو بھی شب بیداری کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ جس کسی نے بعد عشاء دو رکعت یا زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ مسلم شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جس نے عشاء کی نماز با جماعت ادا کی اس نے نصف شب کے قیام کا ثواب پایا اور جس نے فجر بھی با جماعت ادا کی وہ تمام شب کے عبادت کرنے والے کی مثل ہے۔ ف۱۱۹ یعنی لازم جدا نہ ہونے والا اس آیت میں ان بندوں کی شب بیداری اور عبادت کا ذکر فرمانے کے بعد ان کی اس دعا کا بیان کیا اس سے یہ اظہار مقصود ہے کہ وہ باوجود کثرت عبادت کے اللّٰہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہیں اور اس کے حضور تضرع کرتے ہیں۔

وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں ف۱۲۰ اور ان دونوں کے بیچ
ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
اعتدال پر رہیں ف۱۲۱ اور وہ جو اللّٰہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے ف۱۲۲ اور اس جان کو
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
جس کی اللّٰہ نے حرمت رکھی ف۱۲۳ ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے ف۱۲۴ اور جو یہ کام کرے
يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ
وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اُس پر عذاب قیامت کے دن ف۱۲۵ اور ہمیشہ اس میں ذلت سے
مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ
رہے گا مگر جو توبہ کرے ف۱۲۶ اور ایمان لائے ف۱۲۷ اور اچھا کام کرے ف۱۲۸ تو ایسوں کی برائیوں کو
اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَ
اللّٰہ بھلائیوں سے بدل دے گا ف۱۲۹ اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور
عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ
اچھا کام کرے تو وہ اللّٰہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں

ف۱۲۰ اسراف معصیت میں خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ ایک بزرگ نے کہا کہ اسراف میں بھلائی نہیں۔ دوسرے بزرگ نے کہا: نیکی میں اسراف ہی نہیں اور تنگی کرنا یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق کے ادا کرنے میں کمی کرے، یہی حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی حق کو منع کیا اس نے اِقتار کیا یعنی تنگی کی اور جس نے ناحق میں خرچ کیا اس نے اسراف کیا۔ یہاں ان بندوں کے خرچ کرنے کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ اسراف و اقتار کے دونوں مذموم طریقوں سے بچتے ہیں۔ ف۱۲۱ عبدالملک بن مروان نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے اپنی بیٹی بیاہتے وقت خرچ کا حال دریافت کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔ اس سے مراد یہ تھی کہ خرچ میں اعتدال نیکی ہے اور وہ اسراف و اقتار کے درمیان ہے جو دونوں بدیاں ہیں اس سے عبدالملک نے پہچان لیا کہ وہ اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مفسرین کا قول ہے کہ اس آیت میں جن حضرات کا ذکر ہے وہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کبار ہیں جو نہ لذت و تنعم کے لیے کھاتے نہ خوبصورتی اور زینت کے لیے پہنتے بھوک روکنا ستر چھپانا سردی گرمی کی تکلیف سے بچنا اتنا ان کا مقصد تھا۔ ف۱۲۲ شرک سے بری اور بیزار ہیں۔ ف۱۲۳ اور اس کا خون مباح نہ کیا جیسے کہ مومن و معاہد اس کو ف۱۲۴ صالحین سے ان کبائر کی نفی فرمانے میں کفّار پر تعریض ہے جو ان بدیوں میں گرفتار تھے۔ ف۱۲۵ یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔ ف۱۲۶ شرک و کبائر سے ف۱۲۷ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ف۱۲۸ یعنی بعد توبہ نیکی اختیار کرے ف۱۲۹ یعنی بدی کرنے کے بعد نیکی کی توفیق دے کر یا یہ معنی کہ بدیوں کو توبہ سے مٹا دے گا اور ان کی جگہ ایمان و طاعت وغیرہ نیکیاں ثبت فرمائے گا۔ (مدارک) مسلم کی حدیث میں ہے کہ روزِ قیامت ایک شخص حاضر کیا جائے گا ملائکہ بحکمِ الٰہی اس کے صغیرہ گناہ ایک ایک کر کے اس کو یاد دلاتے جائیں گے وہ اقرار کرتا جائے گا اور اپنے بڑے گناہوں کے پیش ہونے سے ڈرتا ہوگا۔ اس کے بعد کہا جائے گا کہ ہر ایک بدی کے عوض تجھ کو نیکی دی گئی۔ یہ بیان

الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ

دیتے ف۱۳۰ اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں ف۱۳۱ اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی

رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا

جائیں تو ان پر ف۱۳۲ بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۳۳ اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب

هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک ف۱۳۴ اور ہمیں پرہیزگاروں کا

اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً

پیشوا بنا ف۱۳۵ ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے (دعاوآداب) اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی

وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ

ہوگی ف۱۳۶ ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ تم فرماؤ ف۱۳۷ تمہاری کچھ قدر نہیں

رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع

میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو تو تم نے تو جھٹلایا ف۱۳۸ تو اب ہوگا وہ عذاب کہ لپٹ رہے گا ف۱۳۹

ع ۶

ایاتها ۲۲۷ ۲۶ سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ۴۷ رکوعاتها ۱۱

سورۂ شعراء مکیہ ہے، اس میں دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

فرماتے ہوئے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی کی بندہ نوازی اور اس کی شانِ کرم پر خوشی ہوئی اور چہرۂ اقدس پر سرور سے تبسم کے آثار نمایاں ہوئے۔ ف۱۳۰ اور جھوٹوں کی مجلس سے علیحدہ رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مخالطت نہیں کرتے۔ ف۱۳۱ اور اپنے آپ کو لہو و باطل سے ملوث نہیں ہونے دیتے، ایسی مجالس سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۱۳۲ بہ طریقِ تغافل (غفلت کرتے ہوئے) ف۱۳۳ کہ نہ سوچیں نہ سمجھیں بلکہ بگوش ہوش سنتے ہیں اور بچشم بصیرت دیکھتے ہیں اور اس نصیحت سے پند پذیر ہوتے (نصیحت قبول کرتے) ہیں، نفع اٹھاتے ہیں اور ان آیتوں پر فرمانبردارانہ گرتے ہیں۔ ف۱۳۴ یعنی فرحت و سرور مراد یہ ہے کہ ہمیں بیبیاں اور اولاد، نیک صالح متقی عطا فرما کہ ان کے حسنِ عمل اور ان کی اطاعت خدا و رسول دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں۔ ف۱۳۵ یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار اور ایسا عابد و خدا پرست بنا کہ ہم پرہیزگاروں کی پیشوائی کے قابل ہوں اور وہ دینی اُمور میں ہماری اقتدا کریں۔ مسئلہ: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں دلیل ہے کہ آدمی کو دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت و طلب چاہئے۔ ان آیات میں اللہ تعالٰی نے اپنے صالحین بندوں کے اوصاف ذکر فرمائے اس کے بعد ان کی جزاء ذکر فرمائی جاتی ہے۔ ف۱۳۶ ملائکہ تحیت و تسلیم کے ساتھ ان کی تکریم کریں گے، یا اللہ عزوجل ان کی طرف سلام بھیجے گا۔ ف۱۳۷ اے سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اہلِ مکہ سے کہ ف۱۳۸ میرے رسول اور میری کتاب کو ف۱۳۹ یعنی عذاب دائم و ہلاک لازم۔ ف۱ سورۂ شعراء مکیہ ہے سوائے آخر کی چار آیتوں کے جو "وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں گیارہ ۱۱ رکوع اور دو سو ستائیس ۲۲۷ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اناسی ۱۲۷۹ کلمے اور پانچ ہزار پانچ سو چالیس ۵۵۴۰ حرف ہیں۔

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے اُن کے غم میں کہ وہ ایمان نہیں

مُؤْمِنِيْنَ ۝٣ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا

لائے ف۳ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر کوئی نشانی اُتاریں کہ اُن کے اونچے اونچے اُس کے حضور جھکے رہ

خٰضِعِيْنَ ۝٤ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا

جائیں ف۴ اور نہیں آتی اُن کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر اس سے منہ

عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ

پھیر لیتے ہیں ف۵ تو بے شک انھوں نے جھٹلایا تو اب ان پر آیا چاہتی ہیں خبریں ان کے

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

ٹھٹھے (مذاق) کی ف۶ کیا اُنھوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے

كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ

اُگائے ف۷ بےشک اس میں ضرور نشانی ہے ف۸ اور اُن کے اکثر ایمان لانے والے نہیں اور بے شک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ ع ۹ ۵

تمہارا رب ضرور وہی عزت والا مہربان ہے ف۹ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے

الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ

پاس جا جو فرعون کی قوم ہے ف۱۰ کیا وہ نہ ڈریں گے ف۱۱ عرض کی اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ

ف۲ یعنی قرآن پاک کی، جس کا اعجاز ظاہر ہے اور جو حق کو باطل سے ممتاز کرنے والا ہے۔ اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے براہِ رحمت و کرم خطاب ہوتا ہے۔ ف۳ جب اہل مکہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کی تو حضور پر ان کی محرومی بہت شاق ہوئی اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ آپ اس قدر غم نہ کریں۔ ف۴ اور کوئی معصیت و نافرمانی کے ساتھ گردن نہ اٹھا سکے۔ ف۵ یعنی دم بدم ان کا کُفر بڑھتا جاتا ہے کہ جو مَوعِظت و تذکیر (وعظ و نصیحت) اور جو وحی نازل ہوتی ہے وہ اس کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ف۶ یہ وعید ہے اور اس میں انذار ہے کہ روز بدر یا روز قیامت جب انہیں عذاب پہنچے گا تب انہیں خبر ہوگی کہ قرآن اور رسول کی تکذیب کا یہ انجام ہے۔ ف۷ یعنی قسم قسم کے بہترین اور نافع نباتات پیدا کئے اور شعبی نے کہا کہ آدمی زمین کی پیداوار ہیں جو جنتی ہے وہ عزت والا اور کریم اور جو جہنمی ہے وہ بدبخت لئیم ہے۔ ف۸ اللہ تعالٰی کے کمال قدرت پر ف۹ کافروں سے انتقام لیتا اور مؤمنین پر رحمت فرماتا ہے۔ ف۱۰ جنہوں نے کُفر و معاصی سے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور بنی اسرائیل کو غلام بنا کر اور انہیں طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر ان پر ظلم کیا اس قوم کا نام قِبط ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا کہ انہیں ان کی بدکرداری پر زجر فرمائیں۔ ف۱۱ اللہ سے اور اپنی جانوں کو اللہ تعالٰی پر ایمان لا کر اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس کے عذاب سے نہ بچائیں گے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں۔

اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِیْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى

وہ مجھے جھٹلائیں گے اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے ف۱۲ اور میری زبان نہیں چلتی ف۱۳ تو تُو ہارون کو بھی

هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

رسول کر ف۱۴ اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے ف۱۵ تو میں ڈرتا ہوں کہیں مجھے ف۱۶ قتل کردیں فرمایا یوں نہیں ف۱۷ تم دونوں میری آیتیں

بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ

لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سُنتے ہیں ف۱۸ تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو ہم دونوں اس کے رسول ہیں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

جو رب ہے سارے جہاں کا کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے ف۱۹ بولا کیا ہم نے تمہیں

فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ

اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی برس گزارے ف۲۰ اور تم نے کیا اپنا وہ کام

الَّتِیْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ

جو تم نے کیا ف۲۱ اور تم ناشکر تھے ف۲۲ موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی

الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُكْمًا وَّ

خبر نہ تھی ف۲۳ تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جب کہ تم سے ڈرا ف۲۴ تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا ف۲۵ اور

ف۱۲ ان کے جھٹلانے سے ف۱۳ یعنی گفتگو کرنے میں کسی قدر تکلف ہوتا ہے اس عُقدہ (گرہ) کی وجہ سے جو زبان میں بایام صِغر سنی منہ میں آگ کا انگارہ رکھ لینے سے ہوگیا ہے۔ ف۱۴ تاکہ وہ تبلیغ رسالت میں میری مدد کریں۔ جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شام میں نبوت عطا کی گئی اس وقت حضرت ہارون علیہ السلام مصر میں تھے۔ ف۱۵ کہ میں نے قبطی کو مارا تھا۔ ف۱۶ اس کے بدلے میں ف۱۷ تمہیں قتل نہیں کرسکتے اور اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی درخواست منظور فرما کر حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبی کردیا اور دونوں کو حکم دیا۔ ف۱۸ جو تم کہو اور جو تمہیں جواب دیا جائے۔ ف۱۹ تاکہ ہم انہیں سرزمین شام میں لے جائیں فرعون نے چار سو برس تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا اور اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ تیس ہزار ۶۳۰۰۰۰ تھی اللّٰہ تعالیٰ کا یہ حکم پاکر حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ پشمینہ (اُون) کا جبہ پہنے ہوئے تھے، دست مبارک میں عصا تھا عصا کے سرے میں زنبیل لٹکی تھی جس میں سفر کا توشہ تھا اس شان سے آپ مصر میں پہنچ کر اپنے مکان میں داخل ہوئے۔ حضرت ہارون علیہ السلام وہیں تھے آپ نے انہیں خبر دی کہ اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر فرعون کی طرف بھیجا ہے اور آپ کو بھی رسول بنایا ہے کہ فرعون کو خدا کی طرف دعوت دو۔ یہ سن کر آپ کی والدہ صاحبہ گھبرائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں کہ فرعون تمہیں قتل کرنے کے لیے تمہاری تلاش میں ہے جب تم اس کے پاس جاؤ گے تو تمہیں قتل کرے گا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے یہ فرمانے سے نہ رکے اور حضرت ہارون کو ساتھ لے کر شب کے وقت فرعون کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا: آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا: میں ہوں موسیٰ ربُّ العالمین کا رسول۔ فرعون کو خبر دی گئی اور صبح کے وقت آپ بلائے گئے آپ نے پہنچ کر اللّٰہ تعالیٰ کی رسالت ادا کی اور فرعون کے پاس جو حکم پہنچانے پر آپ مامور کئے گئے تھے وہ پہنچایا فرعون نے آپ کو پہچانا۔ ف۲۰ مفسرین نے کہا: تیس برس اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام فرعون کے لباس پہنتے تھے اور اس کی سواریوں میں سوار ہوتے تھے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ ف۲۱ قبطی کو قتل کیا ف۲۲ کہ تم نے ہماری نعمت کی سپاس گزاری نہ کی اور ہمارے ایک آدمی کو قتل کردیا۔ ف۲۳ میں نہ جانتا تھا

جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ
مجھے پیغمبروں سے کیا اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے غلام بنا کر رکھے بنی
اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
اسرائیل ف۲۶ فرعون بولا اور سارے جہان کا رب کیا ہے ف۲۷ موسیٰ نے فرمایا رب آسمانوں
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا
اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۲۸ اپنے آس پاس والوں سے بولا کیا تم
تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنَّ
غور سے سُنتے نہیں ف۲۹ موسیٰ نے فرمایا رب تمہارا اور تمہارے اگلے باپ داداؤں کا ف۳۰ بولا
رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ
تمہارے یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ضرور عقل نہیں رکھتے ف۳۱ موسیٰ نے فرمایا رب پورب (مشرق) اور
الْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا
پچھّم (مغرب) کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ف۳۲ اگر تمہیں عقل ہو ف۳۳ بولا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو خدا

کہ گھونسہ مارنے سے وہ شخص مرجائے گا میرا مارنا تادیب کے لیے تھا نہ قتل کے لیے ف۲۴ کہ تم مجھے قتل کرو گے اور شہر مدین کو چلا گیا۔ ف۲۵ مدین سے واپسی کے وقت۔ ''حکم'' سے یہاں یا نبوت مراد ہے یا علم۔ ف۲۶ یعنی اس میں تیرا کیا احسان ہے کہ تم نے میری تربیت کی اور بچپن میں مجھے رکھا، کھلایا، پہنایا کیونکہ میرے تجھ تک پہنچنے کا سبب تو یہی ہوا کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا ان کی اولادوں کو قتل کیا یہ تیرا ظلم عظیم اس کا باعث ہوا کہ میرے والدین مجھے پرورش نہ کر سکے اور میرے دریا میں ڈالنے پر مجبور ہوئے تو ایسا نہ کرتا تو میں اپنے والدین کے پاس رہتا اس لیے یہ بات کیا اس قابل ہے کہ اس کا احسان جتایا جائے؟ فرعون، موسیٰ علیہ السلام کی اس تقریر سے لاجواب ہوا اور اس نے اسلوب کلام بدلا اور یہ گفتگو چھوڑ کر دوسری بات شروع کی۔ ف۲۷ جس کے تم اپنے آپ کو رسول بتاتے ہو۔ ف۲۸ یعنی اگر تم اشیاء کو دلیل سے جاننے کی صلاحیت رکھتے ہو تو ان چیزوں کی پیدائش اس کے وجود کی کافی دلیل ہے۔ ایقان اس علم کو کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ کی شان میں مُوقِن نہیں کہا جاتا۔ ف۲۹ اس وقت اس کے گرد اس کی قوم کے اشراف میں سے پانچ سو شخص زیوروں سے آراستہ زریں کرسیوں پر بیٹھے تھے ان سے فرعون کا یہ کہنا کیا تم غور سے نہیں سنتے بایں معنی تھا کہ وہ آسمان اور زمین کو قدیم سمجھتے تھے اور ان کے حدوث کے منکر تھے مطلب یہ تھا کہ جب یہ چیزیں قدیم ہیں تو ان کے لیے رب کی کیا حاجت؟ اب حضرت موسیٰ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان چیزوں سے استدلال پیش کرنا چاہا جن کا حدوث اور جن کی فنا مشاہدہ میں آچکی ہے۔ ف۳۰ یعنی اگر تم دوسری چیزوں سے استدلال نہیں کر سکتے تو خود تمہارے نفوس سے استدلال پیش کیا جاتا ہے اپنے آپ کو جانتے ہو، پیدا ہوئے ہو، اپنے باپ دادا کو جانتے ہو کہ وہ فنا ہوگئے تو اپنی پیدائش سے اور ان کی فنا سے پیدا کرنے اور فنا کر دینے والے کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ ف۳۱ فرعون نے یہ اس لیے کہا کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ہونے کا اعتقاد نہ رکھے اس کو خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقتاً اس طرح کی گفتگو عجز کے وقت آدمی کی زبان پر آتی ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرض ہدایت و ارشاد کو عَلٰی وَجْہِ الْکَمَال ادا کیا اور اس کی تمام لایعنی (فضول) گفتگو کے باوجود پھر مزید بیان کی طرف متوجہ ہوئے۔ ف۳۲ کیونکہ پورب سے آفتاب کا طلوع کرنا اور پچھّم میں غروب ہو جانا اور سال کی فصلوں میں ایک حساب معیّن پر چلنا اور ہواؤں اور بارشوں وغیرہ کے نظام یہ سب اس کے وجود و قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔ ف۳۳ اب فرعون متحیّر ہوگیا اور آثارِ قدرتِ الٰہی کے انکار کی راہ باقی نہ رہی اور کوئی جواب اس سے بن نہ آیا۔

غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ

ٹھہرایا تو میں ضرور تمہیں قید کردوں گا ف۳۴ فرمایا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی روشن چیز

مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا

لاؤں ف۳۵ کہا تو لاؤ اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا جبھی

هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ ع ٢ ٢٢ ٢

وہ صریح اژدہا ہوگیا ف۳۶ اور اپنا ہاتھ نکالا ف۳۷ تو جبھی وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں جگمگانے لگا ف۳۸ بولا

لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

اپنے گرد کے سرداروں سے کہ بےشک یہ دانا جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اپنے

بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ

جادو کے زور سے تب تمہارا کیا مشورہ ہے ف۳۹ وہ بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرائے رہو اور شہروں میں

حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ

جمع کرنے والے بھیجو کہ وہ تیرے پاس لے آئیں ہر بڑے جادوگر دانا کو ف۴۰ تو جمع کئے گئے جادوگر ایک مقرر

يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ

دن کے وعدہ پر ف۴۱ اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہوگئے ف۴۲ شاید ہم ان

السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ

جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب آئیں ف۴۳ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

ف۳۴ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس کا جیل خانہ تنگ وتاریک عمیق گڑھا تھا اس میں اکیلا ڈال دیتا تھا نہ وہاں کوئی آواز سنائی آتی تھی نہ کچھ نظر آتا تھا۔ ف۳۵ جو میری رسالت کی برہان ہو۔ مراد اس سے معجزہ ہے اس پر فرعون نے ف۳۶ عصا اژدہا بن کر آسمان کی طرف بقدر ایک میل کے اڑا پھر اتر کر فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے موسیٰ مجھے جو چاہئے حکم دیجئے۔ فرعون نے گھبرا کر کہا: اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑو۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو مثل سابق عصا ہوگیا۔ فرعون کہنے لگا: اس کے سوا اور بھی کوئی معجزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور اس کو ید بیضا دکھایا۔ ف۳۷ گریبان میں ڈال کر ف۳۸ اس سے آفتاب کی سی شعاع ظاہر ہوئی۔ ف۳۹ کیونکہ اس زمانہ میں جادو کا بہت رواج تھا اس لیے فرعون نے خیال کیا کہ یہ بات چل جائے گی اور اس کی قوم کے لوگ اس دھوکے میں آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متنفر ہو جائیں گے اور ان کی بات قبول نہ کریں گے۔ ف۴۰ جو علم سحر میں بقول ان کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہو اور وہ لوگ اپنے جادو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا مقابلہ کریں تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے حجت باقی نہ رہے اور فرعونیوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ یہ کام جادو سے ہو جاتے ہیں لہٰذا نبوت کی دلیل نہیں۔ ف۴۱ وہ دن فرعونیوں کی عید کا تھا اور اس مقابلہ کے لیے وقت چاشت مقرر کیا گیا تھا۔ ف۴۲ تاکہ دیکھو کہ دونوں فریق کیا کرتے ہیں اور ان میں کون غالب آتا ہے۔ ف۴۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، اس سے مقصود ان کا جادوگروں کا اتباع کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ اس حیلہ سے لوگوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے روکیں۔

اَىِٕنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ

کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آئے بولا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا

ہوجاؤ گے ۴۴ موسیٰ نے ان سے فرمایا ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے ۴۵ تو انھوں نے

حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى

اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے فرعون کی عزت کی قسم بےشک ہماری ہی جیت ہے ۴۶ تو

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ

موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا جبھی وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ۴۷ اب سجدہ میں

سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

گرے جادوگر بولے ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہان کا رب ہے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ

فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بےشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو

السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

سکھایا ۴۸ تو اب جانا چاہتے ہو ۴۹ مجھے قسم ہے بے شک میں تمہارے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا

وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور تم سب کو سولی دوں گا ۵۰ وہ بولے کچھ نقصان نہیں ۵۱ ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ۵۲

ف۴۴ تمہیں درباری بنایا جائے گا تمہیں خاص اعزاز دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلے داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی سب سے بعد تک دربار میں رہو گے اس کے بعد جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حضرت پہلے اپنا عصا ڈالیں گے یا ہمیں اجازت ہے کہ ہم اپنا سامان سحر ڈالیں۔ ف۴۵ تاکہ تم اس کا انجام دیکھ لو۔ ف۴۶ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ سحر کے اعمال میں جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور یقین کامل رکھتے تھے کہ اب کوئی سحر اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ف۴۷ جو اُنہوں نے جادو کے ذریعہ سے بنائیں تھیں یعنی ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جو جادو سے اژدہے بن کر دوڑتے نظر آرہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا بن کر ان سب کو نگل گیا پھر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دستِ مبارک میں لیا تو وہ مثلِ سابق عصا تھا۔ جب جادوگروں نے یہ دیکھا تو انہیں یقین ہوگیا کہ یہ جادو نہیں ہے۔ ف۴۸ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے استاد ہیں اسی لیے وہ تم سے بڑھ گئے۔ ف۴۹ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے۔ ف۵۰ اس سے مقصود یہ تھا کہ عام خلق ڈر جائے اور جادوگروں کو دیکھ کر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئیں۔ ف۵۱ خواہ دنیا میں کچھ بھی پیش آئے کیونکہ ف۵۲ ایمان کے ساتھ اور ہمیں اللّٰہ تعالیٰ سے رحمت کی امید ہے۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَ ع ۳ ۱۸ ۷

ہمیں طمع ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ف۵۳ اور

اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ

ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو ف۵۴ لے نکل بے شک تمہارا پیچھا ہونا ہے ف۵۵ اب فرعون نے

فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ

شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ف۵۶ کہ یہ لوگ ایک تھوڑی جماعت ہیں اور

اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ

بے شک وہ ہم سب کا دل جلاتے ہیں ف۵۷ اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ف۵۸ تو ہم نے اُنھیں ف۵۹ باہر نکالا

جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّ كُنُوْزٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ اَوْرَثْنٰهَا

باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور اُن کا وارث کردیا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

بنی اسرائیل کو ف۶۰ تو فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا دن نکلے پھر جب آمنا سامنا ہوا دونوں گروہوں کا ف۶۱ موسیٰ

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

والوں نے کہا ہم کو اُنھوں نے آلیا ف۶۲ موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں ف۶۳ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ

تو ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ دریا پر اپنا عصا مار ف۶۴ تو جبھی دریا پھٹ گیا ف۶۵ تو ہر حصہ ہوگیا

كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ

جیسے بڑا پہاڑ ف۶۶ اور وہاں قریب لائے ہم دوسروں کو ف۶۷ اور ہم نے بچا لیا موسیٰ اور اس

ف۵۳ رعیت فرعون میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال وہاں اقامت فرمائی اور ان لوگوں کو حق کی دعوت دیتے رہے لیکن ان کی سرکشی بڑھتی گئی۔ ف۵۴ یعنی بنی اسرائیل کو مصر سے ف۵۵ فرعون اور اس کے لشکر پیچھا کریں گے اور تمہارے پیچھے پیچھے دریا میں داخل ہوں گے ہم تمہیں نجات دیں گے اور انہیں غرق کریں گے۔ ف۵۶ لشکروں کو جمع کرنے کے لیے جب لشکر جمع ہوگئے تو ان کی کثرت کے مقابل بنی اسرائیل کی تعداد تھوڑی معلوم ہونے لگی۔ چنانچہ فرعون نے بنی اسرائیل کی نسبت کہا: ف۵۷ ہماری مخالفت کرکے اور بے ہماری اجازت کے ہماری سرزمین سے نکل کر ف۵۸ مستعد ہیں ہتھیار بند ہیں۔ ف۵۹ یعنی فرعونیوں کو ف۶۰ فرعون اور اس کی قوم کے غرق کے بعد۔ ف۶۱ اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو دیکھا۔ ف۶۲ اب وہ ہم پر قابو پالیں گے نہ ہم ان کے مقابلہ کی طاقت رکھتے ہیں نہ بھاگنے کی جگہ ہے کیونکہ آگے دریا ہے۔ ف۶۳ وعدۂ الٰہی پر کامل بھروسہ ہے۔ ف۶۴ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریا پر عصا مارا ف۶۵ اور اس کے بارہ حصے نمودار ہوئے ف۶۶ اور ان کے درمیان خشک راہیں۔ ف۶۷ یعنی فرعون اور فرعونیوں کو تا آنکہ وہ بنی اسرائیل کے

مَعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا
کے سب ساتھ والوں کو ف۶۸ پھر دوسروں کو ڈبو دیا ف۶۹ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے ف۷۰ اور اُن
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع ۷/۸
میں اکثر مسلمان نہ تھے ف۷۱ اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا ف۷۲ مہربان ہے ف۷۳
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ وقف لازم
اور اُن پر پڑھو خبر ابراہیم کی ف۷۴ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کیا پوجتے ہو ف۷۵
قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ
بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں پھر ان کے سامنے آسن مارے (پوجا کے لئے جم کر بیٹھے) رہتے ہیں فرمایا کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب
تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا
تم پکارو یا تمہارا کچھ بھلا برا کرتے ہیں ف۷۶ بولے بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَ
ایسا ہی کرتے پایا فرمایا تو کیا دیکھتے ہو جنھیں پوج رہے ہو تم اور
اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ
تمہارے اگلے باپ دادا ف۷۷ بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں ف۷۸ مگر پروردگار عالم ف۷۹ وہ جس
خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا
نے مجھے پیدا کیا ف۸۰ تو وہ مجھے راہ دے گا ف۸۱ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ف۸۲ اور جب

راستوں میں چل پڑے جوان کے لیے دریا میں بقدرتِ الٰہی پیدا ہوئے تھے۔ ف۶۸ دریا سے سلامت نکال کر ف۶۹ یعنی فرعون اور اس کی قوم کو اس طرح کہ جب بنی اسرائیل کل کے کل دریا سے باہر ہوگئے اور تمام فرعونی دریا کے اندر آ گئے تو دریا بحکم الٰہی مل گیا اور مثل سابق ہوگیا اور فرعون مع اپنی قوم کے ڈوب گیا۔ ف۷۰ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہے۔ ف۷۱ یعنی اہل مصر میں صرف آسیہ فرعون کی بی بی اور حزقیل جن کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں وہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے اور مریم جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر کا نشان بتایا تھا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے تابوت کو دریا سے نکالا ف۷۲ کہ اُس نے کافروں کو غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔ ف۷۳ مومنین پر جنہیں غرق سے نجات دی ف۷۴ یعنی مشرکین پر ف۷۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام جانتے تھے کہ وہ لوگ بت پرست ہیں باوجود اس کے آپ کا سوال فرمانا اس لیے تھا تاکہ انہیں دکھا دیں کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح اس کے مستحق نہیں۔ ف۷۶ جب یہ کچھ نہیں تو انہیں تم نے معبود کس طرح قرار دیا ف۷۷ کہ نہ یہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت نہ کچھ سنتے ہیں نہ کوئی نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ ف۷۸ میں ان کا پوجا جانا گوارا نہیں کرسکتا۔ ف۷۹ میرا رب ہے میرا کارساز ہے میں اس کی عبادت کرتا ہوں وہ مستحق عبادت ہے اس کے اوصاف یہ ہیں ف۸۰ نیست سے ہست (عدم سے وجود عطا) فرمایا اور اپنی طاعت کے لیے بنایا ف۸۱ آداب خلّت کی جیسی کہ سابق میں ہدایت فرما چکا ہے مصالح دنیا و دین کی ف۸۲ اور میرا روزی دینے والا ہے۔

مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْٓ

میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ف۸۳ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ف۸۴ اور وہ جس

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ

کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا ف۸۵ اے میرے رب مجھے حکم عطا کر ف۸۶ اور

اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾

مجھے اُن سے ملادے جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں ف۸۷ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں ف۸۸

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ

اور مجھے ان میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ف۸۹ اور میرے باپ کو بخش دے ف۹۰ بے شک وہ

الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا

گمراہ ہے اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن سب اُٹھائے جائیں گے ف۹۱ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ

بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾

بیٹے مگر وہ جو اللّٰہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر ف۹۲ اور قریب لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے لیے ف۹۳

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ

اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے اور اُن سے کہا جائے گا ف۹۴ کہاں ہیں وہ جن کو تم پوجتے تھے اللّٰہ

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾

کے سوا کیا وہ تمہاری مدد کریں گے ف۹۵ یا بدلہ لیں گے تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور سب گمراہ ف۹۶

ف۸۳ میرے امراض دور کرتا ہے۔ ابن عطا نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب میں خلق کی دید سے بیمار ہوتا ہوں تو مشاہدۂ حق سے مجھے شفا عطا فرماتا ہے۔ ف۸۴ موت اور حیات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ف۸۵ انبیاء معصوم ہیں گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے ان کا استغفار اپنے رب کے حضور تواضع ہے اور امت کے لیے طلب مغفرت کی تعلیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان صفاتِ الٰہیہ کو بیان کرنا اپنی قوم پر اقامت حجت ہے کہ معبود وہی ہوسکتا ہے جس کی یہ صفات ہوں۔ ف۸۶ ''حکم'' سے یا علم مراد ہے یا حکمت یا نبوت۔ ف۸۷ یعنی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ'' ف۸۸ یعنی ان امتوں میں جو میرے بعد آئیں۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو یہ عطا فرمایا کہ تمام اہل ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی ثنا کرتے ہیں۔ ف۸۹ جنہیں تو جنت عطا فرمائے گا ف۹۰ توبہ و ایمان عطا فرما کر اور یہ دعا آپ نے اس لیے فرمائی کہ وقتِ مفارقت آپ کے والد نے آپ سے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا جب ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ اس سے بیزار ہوگئے جیسا کہ سورۂ براءت میں ہے: ''وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ''۔ ف۹۱ یعنی روز قیامت ف۹۲ جو شرک کُفر و نفاق سے پاک ہو اس کو اس کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح ہو۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوا تین کے، ایک صدقہ جاریہ۔ دوسرا وہ مال جس سے وہ لوگ نفع اٹھائیں۔ تیسری نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ ف۹۳ کہ اس کو دیکھیں گے ف۹۴ بطریق زجر و توبیخ کے ان کے شرک و کُفر پر ف۹۵ عذابِ الٰہی

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ

اور ابلیس کے لشکر سارے و۹۷ کہیں گے اور وہ اس میں باہم جھگڑتے ہوں گے خدا کی قسم

اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ اَضَلَّنَآ

بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے جب کہ تمہیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے اور ہمیں نہ بہکایا

اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ

مگر مجرموں نے و۹۸ تو اب ہمارا کوئی سفارشی نہیں و۹۹ اور نہ کوئی غم خوار دوست و۱۰۰ تو

اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

کسی طرح ہمیں پھر جانا ہوتا و۱۰۱ کہ ہم مسلمان ہوتے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں

ع ٥ ٣٦ ٩ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ

بہت ایمان والے نہ تھے اور بے شک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے نوح کی

قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾

قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا و۱۰۲ جب کہ ان سے ان کے ہم قوم نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں و۱۰۳

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

بے شک میں تمہارے لیے اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں و۱۰۴ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو و۱۰۵ اور میں اس پر

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اُسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور

سے بچا کر و۹۶ یعنی بُت اور ان کے پجاری سب اوندھے کر کے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ و۹۷ یعنی اس کے اتباع کرنے والے جن ہوں یا انسان۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ابلیس کے لشکروں سے اس کی ذریت مراد ہے۔ و۹۸ جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ جن کا ہم نے اتباع کیا یا ابلیس اور اس کی ذریت نے و۹۹ جیسے کہ مؤمنین کے لیے انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور مؤمنین شفاعت کرنے والے ہیں۔ و۱۰۰ جو کام آئے یہ بات کفار اس وقت کہیں گے جب دیکھیں گے کہ انبیاء اور اولیاء اور ملائکہ اور صالحین ایمانداروں کی شفاعت کر رہے ہیں اور ان کی دوستیاں کام آرہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جنتی کہے گا: میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخل کرو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست۔ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روز قیامت شفاعت کریں گے۔ و۱۰۱ دنیا میں و۱۰۲ یعنی نوح علیہ السلام کی تکذیب تمام پیغمبروں کی تکذیب ہے کیونکہ دین تمام رسولوں کا ایک ہے اور ہر ایک نبی لوگوں کو تمام انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ و۱۰۳ اللہ تعالیٰ سے کفر و معاصی ترک کرو۔ و۱۰۴ اس کی وحی و رسالت کی تبلیغ پر اور آپ کی امانت آپ کی قوم کو مسلّم تھی جیسے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امانت پر عرب کو اتفاق تھا۔ و۱۰۵ جو میں توحید و ایمان و طاعت الٰہی کے متعلق دیتا ہوں۔

أَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا
میرا حکم مانو بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں ف۱۰۶ فرمایا مجھے
عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾
کیا خبر اُن کے کام کیا ہیں ف۱۰۷ اُن کا حساب تو میرے رب ہی پر ہے ف۱۰۸ اگر تمہیں حس (شعور) ہو ف۱۰۹
وَمَآ أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوا لَئِنْ
اور میں مسلمانوں کو دُور کرنے والا نہیں ف۱۱۰ میں تو نہیں مگر صاف ڈر سُنانے والا ف۱۱۱ بولے اے نوح
لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي
اگر تم باز نہ آئے ف۱۱۲ تو ضرور سنگسار کیے جاؤ گے ف۱۱۳ عرض کی اے میرے رب میری قوم
كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِي وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ النصف
نے مجھے جھٹلایا ف۱۱۴ تو مجھ میں اور اُن میں پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو
الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا
نجات دے ف۱۱۵ تو ہم نے بچا لیا اُسے اور اس کے ساتھ والوں کو بھری ہوئی کشتی میں ف۱۱۶ پھر اس کے بعد ف۱۱۷
بَعْدُ الْبٰقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾
ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں اکثر مسلمان نہ تھے
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ ع ٦ ١٨ ١٠
اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱۸ جب کہ

ف۱۰۶ یہ بات انہوں نے غرور سے کہی، غرباء کے پاس بیٹھنا انہیں گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان (بے عزتی) سمجھتے تھے اس لیے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے۔ کمینے سے مراد اُن کی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور ان کو رذیل اور کمین کہنا یہ کفّار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ درحقیقت صنعت اور پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا۔ غنا اصل میں دینی غنا ہے اور نسب تقویٰ کا نسب۔ مسئلہ: مومن کو رَذِیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو۔ (مدارک) ف۱۰۷ وہ کیا پیشے کرتے ہیں مجھے اس سے کیا مطلب میں انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ ف۱۰۸ وہی انہیں جزا دے گا۔ ف۱۰۹ تو نہ تم انہیں عیب لگاؤ نہ پیشوں کے باعث ان سے عار کرو۔ پھر قوم نے کہا کہ آپ کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دیجئے تاکہ ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ کی بات مانیں اس کے جواب میں فرمایا۔ ف۱۱۰ یہ میری شان نہیں کہ میں تمہاری ایسی خواہشوں کو پورا کروں اور تمہارے ایمان کے لالچ میں مسلمانوں کو اپنے پاس سے نکال دوں۔ ف۱۱۱ برہان صحیح کے ساتھ جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے تو جو ایمان لائے وہی میرا مقرب ہے اور جو ایمان نہ لائے وہی دور۔ ف۱۱۲ دعوت و انذار سے۔ ف۱۱۳ حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں ف۱۱۴ تیری وحی و رسالت میں، مراد آپ کی یہ تھی کہ میں جو اُن کے حق میں بددعا کرتا ہوں اس کا سبب یہ نہیں کہ انہوں نے مجھے سنگسار کرنے کی دھمکی دی نہ یہ کہ انہوں نے میرے متبعین کو رذیل کہا بلکہ میری دعا کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے تیرے کلام کو جھٹلایا اور تیری رسالت کو قبول کرنے سے انکار کیا ف۱۱۵ ان لوگوں کی شامتِ اعمال سے ف۱۱۶ جو آدمیوں، پرندوں اور حیوانوں سے بھری ہوئی تھی۔ ف۱۱۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو نجات دینے کے بعد ف۱۱۸ عاد ایک قبیلہ ہے

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾

اُن سے اُن کے ہم قوم ہود نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بےشک میں تمہارے لیے اللّٰہ کا امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

تو اللّٰہ سے ڈرو وف۱۱۹ اور میرا حکم مانو اور میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب کیا ہر بلندی پر ایک نشان بناتے ہو راہ گیروں سے ہنسنے کو ف۱۲۰ اور مضبوط محل

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا

چنتے ہو اس اُمید پر کہ تم ہمیشہ رہوگے وف۱۲۱ اور جب کسی پرگرفت کرتے ہو توبڑی بیدردی سے گرفت کرتے ہو وف۱۲۲ تو اللّٰہ سے

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ

ڈرو اور میرا حکم مانو اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے کہ تمہیں معلوم ہیں وف۱۲۳ تمہاری مدد کی

بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

چوپایوں اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے بے شک مجھے تم پر ڈر ہے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

ایک بڑے دن کے عذاب کا وف۱۲۴ بولے ہمیں برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا ناصحوں میں نہ ہو وف۱۲۵

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ

یہ تو نہیں مگر وہی اگلوں کی ریت (رسم ورواج) وف۱۲۶ اور ہمیں عذاب ہونا نہیں وف۱۲۷ تو انھوں نے اسے جھٹلایا وف۱۲۸

فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَ

تو ہم نے اُنھیں ہلاک کیا وف۱۲۹ بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور

اور دراصل یہ ایک شخص کا نام ہے جس کی اولاد سے یہ قبیلہ ہے۔ وف۱۱۹ اور میری تکذیب نہ کرو۔ وف۱۲۰ کہ اس پر چڑھ کر گزرنے والوں سے تمسخر کرو اور یہ اس قوم کا معمول تھا انھوں نے سرِ راہ بلند بِنائیں بنالی تھیں وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور کھیل کرتے۔ وف۱۲۱ اور کبھی نہ مروگے وف۱۲۲ تلوار سے قتل کر کے دُرّے مار کر نہایت بے رحمی سے وف۱۲۳ یعنی وہ نعمتیں جنہیں تم جانتے ہو، آگے ان کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ وف۱۲۴ اگر تم میری نافرمانی کرو اس کا جواب ان کی طرف سے یہ ہوا کہ وف۱۲۵ ہم کسی طرح تمہاری بات نہ مانیں گے اور تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے۔ وف۱۲۶ یعنی جن چیزوں کا آپ نے خوف دلایا یہ پہلوں کا دستور ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کہا کرتے تھے اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم ان باتوں کا اعتبار نہیں کرتے انہیں جھوٹ جانتے ہیں یا آیت کے معنی یہ ہیں کہ یہ موت وحیات اور عمارتیں بنانا پہلوں کا طریقہ ہے۔ وف۱۲۷ دنیا میں نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ آخرت میں حساب وف۱۲۸ یعنی ہود علیہ السلام کو وف۱۲۹ ہوا کے عذاب سے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ ع ۱۸ / ۱۱

بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ

قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾

اُن سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے اللّٰہ کا امانت دار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

تو اللّٰہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے کیا تم یہاں کی ف۱۳۰ نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیئے جاؤ گے ف۱۳۱

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ

باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم نازک اور پہاڑوں

الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ

میں سے گھر تراشتے ہو استادی سے ف۱۳۲ تو اللّٰہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوْٓا

نہ چلو ف۱۳۳ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۱۳۴ اور بناؤ نہیں کرتے ف۱۳۵ بولے

اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ

تم پر تو جادو ہوا ہے ف۱۳۶ تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو تو کوئی نشانی لاؤ ف۱۳۷ اگر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ

سچے ہو ف۱۳۸ فرمایا یہ ناقہ ہے ایک دن اُس کے پینے کی باری ف۱۳۹ اور ایک معیّن دن

ف۱۳۰ یعنی دنیا کی ف۱۳۱ کہ یہ نعمتیں کبھی زائل نہ ہوں اور کبھی عذاب نہ آئے، کبھی موت نہ آئے، آگے ان کی نعمتوں کا بیان ہے۔ ف۱۳۲ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ فَرِہَ بمعنی فخر و غرور ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ اپنی صنعت پر غرور کرتے اِتراتے۔ ف۱۳۳ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ ''مسرفین'' سے مراد مشرکین ہیں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ''مسرفین'' سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے ناقہ کو قتل کیا تھا۔ ف۱۳۴ کفر و ظلم اور معاصی کے ساتھ ف۱۳۵ ایمان لا کر اور عدل قائم کر کے اور اللّٰہ کے مطیع ہو کر معنی یہ ہیں کہ ان کا فساد ٹھوس ہے جس میں کسی طرح نیکی کا شائبہ بھی نہیں اور بعض مفسدین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ کچھ فساد بھی کرتے ہیں کچھ نیکی بھی ان میں ہوتی ہے مگر یہ ایسے نہیں۔ ف۱۳۶ یعنی بار بار بکثرت جادو ہوا ہے جس کی وجہ سے عقل بجا نہیں رہی (معاذ اللّٰہ) ف۱۳۷ اپنی سچائی کی ف۱۳۸ رسالت کے دعویٰ میں۔ ف۱۳۹ اس میں اس سے مزاحمت نہ کرو، یہ ایک اونٹنی تھی جو ان کے معجزہ طلب کرنے پر ان کے حسب خواہش بدعائے حضرت صالح علیہ السلام پتھر سے نکلی تھی اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن

مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾
تمہاری باری اور اسے برائی کے ساتھ نہ چھوؤ ف۱۴۰ کہ تمہیں بڑے دن کا عذاب آلے گا ف۱۴۱

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
اس پر انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۴۲ پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ف۱۴۳ تو انھیں عذاب نے آلیا ف۱۴۴ بے شک اس میں ضرور نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾ ع ۸ ۱۹ ۱۲
اور ان میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا
لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب کہ اُن سے ان کے ہم قوم لوط نے فرمایا کیا

تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾ وَ
تم ڈرتے نہیں بےشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور

مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾
میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ
کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو ف۱۴۵ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ
جوروئیں (بیویاں) بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۱۴۶ بولے اے لوط اگر تم باز نہ آئے ف۱۴۷

لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ
تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ف۱۴۸ فرمایا میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ف۱۴۹ اے میرے رب

ہوتا تو اس دن نہ پیتی۔ (مدارک) ف۱۴۰ نہ اس کو مارو نہ اس کی کونچیں کاٹو۔ ف۱۴۱ نزول عذاب کی وجہ سے اس دن کو بڑا فرمایا گیا تاکہ معلوم ہو کہ وہ عذاب اس قدر عظیم اور سخت تھا کہ جس دن میں وہ واقع ہوا اس کو اس کی وجہ سے بڑا فرمایا گیا۔ ف۱۴۲ کونچیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور وہ لوگ اس کے اس فعل سے راضی تھے اس لیے کونچیں کاٹنے کی نسبت ان سب کی طرف کی گئی۔ ف۱۴۳ کونچیں کاٹنے پر نزول عذاب کے خوف سے نہ کہ معصیت پر تائبانہ نادم ہوئے ہوں یا یہ بات کہ آثار عذاب دیکھ کر نادم ہوئے ایسے وقت کی ندامت نافع نہیں۔ ف۱۴۴ جس کی انہیں خبر دی گئی تھی تو ہلاک ہوگئے۔ ف۱۴۵ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لیے تمہیں رہ گئے ہو جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ بکثرت عورتیں ہوتے ہوئے اس فعل قبیح کا مرتکب ہونا انتہا درجہ کی خباثت ہے۔ ف۱۴۶ کہ حلال طیب کو چھوڑ کر حرام خبیث میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۱۴۷ نصیحت کرنے اور اس فعل کو برا کہنے سے ف۱۴۸ شہر سے اور تمہیں یہاں نہ رہنے دیا جائے گا۔ ف۱۴۹ اور مجھے اس سے نہایت دشمنی ہے پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔

نَجِّنِيْ وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ لا اِلَّا عَجُوْزًا

مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے کام سے بچاف۱۵۰ تو ہم نے اُسے اور اُس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ف۱۵۱ مگر ایک بڑھیا

فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ج ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ ج وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ج فَسَآءَ

کہ پیچھے رہ گئی ف۱۵۲ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا اور ہم نے اُن پر ایک برساؤ برسایا ف۱۵۳ تو کیا ہی بُرا

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ط وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

برساؤ تھا ڈرائے گیوں کا بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں بہت مسلمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع كَذَّبَ اَصْحٰبُ ع ٩ ١٦ ١٢

نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی عزت والا مہربان ہے بَن (جنگل)

لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ صلے اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ ج اِنِّيْ لَكُمْ

والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۵۴ جب اُن سے شعیب نے فرمایا کیا ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ لا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ ج وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

اللّٰہ کا امانت دار رسول ہوں تو اللّٰہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر کچھ تم سے اُجرت

اَجْرٍ ج اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ ط اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا

نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۱۵۵ ناپ پورا کرو اور گھٹانے

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ ج وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ ج وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

والوں میں نہ ہو ف۱۵۶ اور سیدھی ترازو سے تولو اور لوگوں کی چیزیں کم کرکے

اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ ج وَ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ف۱۵۷ اور اُس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا

ف۱۵۰ اس کی شامت اعمال سے محفوظ رکھ۔ ف۱۵۱ یعنی آپ کی بیٹیوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو آپ پر ایمان لائے۔ ف۱۵۲ جو آپ کی بی بی تھی اور وہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو معصیت پر راضی ہو وہ عاصی کے حکم میں ہوتا ہے اسی لیے وہ بڑھیا گرفتار عذاب ہوئی اور اس نے نجات نہ پائی۔ ف۱۵۳ پتھروں کا یا گندھک اور آگ کا ف۱۵۴ یہ بَن (جنگل) مدین کے قریب تھا اس میں بہت سے درخت اور جھاڑیاں تھیں اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ اہل مدین کی طرف مبعوث کیا تھا اور یہ لوگ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے نہ تھے۔ ف۱۵۵ ان تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا یہی عنوان رہا کیونکہ وہ سب حضرات اللّٰہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور اخلاص فی العبادۃ کا حکم دیتے اور تبلیغ رسالت پر کوئی اُجر نہیں لیتے تھے۔ لہٰذا سب نے یہی فرمایا۔ ف۱۵۶ لوگوں کے حقوق کم نہ کرو ناپ اور تول میں ف۱۵۷ رہزنی اور لوٹ مار کرکے اور کھیتیاں تباہ کرکے یہی ان لوگوں کی عادتیں تھیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں ان سے منع فرمایا۔

وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ

اور اگلی مخلوق کو بولے تم پر جادو ہوا ہے تم تو نہیں

إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا

مگر ہم جیسے آدمی ف۱۵۸ اور بے شک ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾

گرا دو اگر تم سچے ہو ف۱۵۹ فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) ہیں ف۱۶۰

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ف۱۶۱

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بےشک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن میں بہت مسلمان نہ تھے اور بے شک تمہارا رب ہی

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ ع ١٠ ١٦ ١٤

عزت والا مہربان ہے اور بےشک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے اُسے روح الامین لے

الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ

کر اُترا ف۱۶۲ تمہارے دل پر ف۱۶۳ کہ تم ڈر سناؤ روشن عربی

مُبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ

زبان میں اور بےشک اس کا چرچا اگلی کتابوں میں ہے ف۱۶۴ اور کیا یہ اُن کے لیے نشانی نہ تھی ف۱۶۵ کہ اس

ف۱۵۸ نبوت کا انکار کرنے والے انبیاء کی نسبت بالعموم یہی کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ آج کل کے بعضے فاسد العقیدہ کہتے ہیں۔ ف۱۵۹ نبوت کے دعوے میں۔ ف۱۶۰ اور جس عذاب کے تم مستحق ہو وہ جو عذاب چاہے گا تم پر نازل فرمائے گا۔ ف۱۶۱ جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہَوا بند ہوئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے، تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک اَبر آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہو گئے اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے)۔ ف۱۶۲ روح الامین سے حضرت جبریل مراد ہیں جو وحی کے امین ہیں۔ ف۱۶۳ تا کہ آپ اسے محفوظ رکھیں اور سمجھیں اور نہ بھولیں دل کی تخصیص اس لیے ہے کہ درحقیقت وہی مخاطب ہے اور تمیز و عقل و اختیار کا مقام بھی وہی ہے تمام اعضاء اس کے مسخر و مطیع ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ دل کے درست ہونے سے تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور اس کے خراب ہونے سے سب جسم خراب اور فرح و سرور و رنج و غم کا مقام دل ہی ہے جب دل کو خوشی ہوتی ہے تمام اعضاء پر اس کا اثر پڑتا ہے تو وہ مثل رئیس کے ہے وہی موضع ہے عقل کا تو امیر مطلق ہوا اور تکلیف جو عقل و فہم کے ساتھ مشروط ہے اسی کی طرف راجع ہوئی۔ ف۱۶۴ ''اِنَّهٗ'' کی ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس کا ذکر تمام کتب سماویہ میں ہے اور اگر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ضمیر راجع ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ اگلی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت مذکور ہے۔ ف۱۶۵ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق نبوت و رسالت پر۔

یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾

نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم ف۱۶۶ اور اگر ہم اُسے کسی غیر عربی شخص پر اتارتے

فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ

کہ وہ اُنھیں پڑھ سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے ف۱۶۷ ہم نے یونہی جھٹلانا پیرادیا(پیوست کردیا) ہے مجرموں کے

الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَیَاْتِیَهُمْ

دلوں میں ف۱۶۸ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب تو وہ اچانک ان پر

بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا

آجائے گا اور اُنھیں خبر نہ ہوگی تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی ف۱۶۹ تو کیا ہمارے عذاب کی

یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا

جلدی کرتے ہیں بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم اُنھیں برتنے دیں ف۱۷۰ پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ

یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ

دیئے جاتے ہیں ف۱۷۱ تو کیا کام آئے گا اُن کے وہ جو برتتے تھے ف۱۷۲ اور ہم نے کوئی بستی ہلاک

قَرْیَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰی ﴿قف﴾ وَ مَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۰۹﴾ وَ مَا مع

نہ کی جسے ڈر سنانے والے نہ ہوں نصیحت کے لیے اور ہم ظلم نہیں کرتے ف۱۷۳ اور اس

ف۱۶۶ اپنی کتابوں سے اور لوگوں کو خبریں دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ اہلِ مکہ نے یہودِ مدینہ کے پاس اپنے معتمدین کو یہ دریافت کرنے بھیجا کہ کیا نبی آخرالزمان سیّدِ کائنات محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت ان کی کتابوں میں کوئی خبر ہے اس کا جواب علمائے یہود نے یہ دیا کہ یہی ان کا زمانہ ہے اور ان کی نعت وصفت توریت میں موجود ہے علماء یہود میں سے حضرت عبد اللّٰہ ابن سلام اور ابن یامین اور ثعلبہ اور اسد اور اُسید یہ حضرات جنھوں نے توریت میں حضور کے اوصاف پڑھے تھے حضور پر ایمان لائے۔ ف۱۶۷ معنی یہ ہیں کہ ہم نے یہ قرآن کریم ایک فصیح بلیغ عربی نبی پر اتارا جس کی فصاحت اہل عرب کو مُسلَّم ہے اور وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم معجز ہے اور اس کی مثل ایک سورت بنانے سے بھی تمام دنیا عاجز ہے علاوہ بریں علماءِ اہل کتاب کا اتفاق ہے کہ اس کے نزول سے قبل اس کے نازل ہونے کی بشارت اور اس نبی کی صفت ان کی کتابوں میں انہیں مل چکی ہے اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ ''نبی'' اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ کتاب اس کی نازل فرمائی ہوئی ہے اور کفّار جو طرح طرح کی بے ہودہ باتیں اس کتاب کے متعلق کہتے ہیں سب باطل ہیں اور خود کفّار بھی متحیر (حیران) ہیں کہ اس کے خلاف کیا بات کہیں اس لیے کبھی اس کو پہلوں کی داستانیں کہتے ہیں، کبھی شعر کبھی سحر اور کبھی یہ کہ معاذ اللّٰہ اس کو خود سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے بنالیا ہے اور اللّٰہ تعالٰی کی طرف اس کی غلط نسبت کردی ہے اس طرح کے بے ہودہ اعتراض معاند (حاسد) ہر حال میں کرسکتا ہے حتّٰی کہ اگر بالفرض یہ قرآن کسی غیر عربی شخص پر نازل کیا جاتا جو عربی کی مہارت نہ رکھتا اور باوجود اس کے وہ ایسا معجز قرآن پڑھ کر سناتا جب بھی یہ لوگ اسی طرح کُفر کرتے جس طرح انہوں نے اب کُفر و انکار کیا کیونکہ ان کے کُفر و انکار کا باعث عناد ہے۔ ف۱۶۸ یعنی ان کافروں کے جن کا کُفر اختیار کرنا اور اس پر مصر رہنا ہمارے علم میں ہے تو ان کے لیے ہدایت کا کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے کسی حال میں وہ کُفر سے پلٹنے والے نہیں۔ ف۱۶۹ تاکہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی۔ جب سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے کفّار کو اس عذاب کی خبر دی تو براہ تمسخر و استہزاء کہنے لگے کہ یہ عذاب کب آئے گا؟ اس پر اللّٰہ تبارک وتعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ف۱۷۰ اور فوراً ہلاک نہ کردیں ف۱۷۱ یعنی عذابِ الٰہی ف۱۷۲ یعنی دنیا کی زندگانی اور اس کا عیش خواہ طویل بھی ہو لیکن نہ وہ عذاب کو دفع کرسکے گا نہ اس کی شدت کم کرسکے گا۔ ف۱۷۳ پہلے

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ

قرآن کو لے کر شیطان نہ اُترے ف۱۷۴ اور وہ اس قابل نہیں ف۱۷۵ اور نہ وہ ایسا کرسکتے ہیں ف۱۷۶ وہ تو

السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ

سننے کی جگہ سے دُور کردیے گئے ہیں ف۱۷۷ تو تو اللہ کے سوا دوسرا خدا نہ پوج کہ تجھ پر

الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

عذاب ہوگا اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۷۸ اور اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ ف۱۷۹

لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

اپنے پیرو (تابع) مسلمانوں کے لیے ف۱۸۰ تو اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو میں تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ

بے علاقہ (لاتعلق) ہوں اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا مہر والا ہے ف۱۸۱ جو تمہیں دیکھتا ہے جب

تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ

تم کھڑے ہوتے ہو ف۱۸۲ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو ف۱۸۳ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے ف۱۸۴ کیا

اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾

میں تمہیں بتادوں کہ کس پر اُترتے ہیں شیطان اُترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گناہگار پر ف۱۸۵

حجت قائم کردیتے ہیں ڈرسنانے والوں کو بھیج دیتے ہیں اس کے بعد بھی جولوگ راہ پر نہیں آتے اور حق کو قبول نہیں کرتے ان پر عذاب کرتے ہیں۔ ف۱۷۴ اس میں کفّار کا ردّ ہے جو کہتے تھے کہ جس طرح شیاطین کاہنوں کے پاس آسمانی خبریں لاتے ہیں اسی طرح معاذاللہ حضرت سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس قرآن لاتے ہیں۔اس آیت میں ان کے اس خیال کو باطل کردیا کہ یہ غلط ہے۔ ف۱۷۵ کہ قرآن لائیں ف۱۷۶ کیونکہ یہ ان کے مقدور (بس) سے باہر ہے۔ ف۱۷۷ یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی طرف جو وحی ہوتی ہے اس کو اللہ تعالٰی نے محفوظ کردیا جب تک کہ فرشتہ اس کو بارگاہ رسالت میں پہنچائے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے فرماتا ہے: ف۱۷۸ حضور کے قریب کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اعلان کے ساتھ انذار فرمایا اور خدا کا خوف دلایا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے۔ ف۱۷۹ یعنی لطف وکرم فرماؤ۔ ف۱۸۰ جو صدق واخلاص سے آپ پر ایمان لائیں خواہ وہ آپ سے قرابت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ ف۱۸۱ یعنی اللہ تعالٰی، تم اپنے تمام کام اس کو تفویض کرو (یعنی اللہ تعالٰی کو سونپ دو)۔ ف۱۸۲ نماز کے لیے یا دعا کے لیے یا ہر اس مقام پر جہاں تم ہو۔ ف۱۸۳ جب تم اپنے تہجد پڑھنے والے اصحاب کے احوال ملاحظہ فرمانے کے لیے شب کو دورہ کرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ جب تم امام ہو کر نماز پڑھاتے ہو اور قیام رکوع وسجود وقعود میں گزرتے ہو۔ بعض مفسرین نے کہا: معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کی گردش چشم کو دیکھتا ہے نمازوں میں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پس وپیش (آگے، پیچھے) یکساں ملاحظہ فرماتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے بخدا مجھ پر تمہارا خشوع ورکوع مخفی نہیں میں تمہیں اپنے پسِ پُشت دیکھتا ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانۂ حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ وآمنہ خاتون تک مؤمنین کی اصلاب وارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء واجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومن ہیں۔ (مدارک وجمل وغیرہ) ف۱۸۴ تمہارے قول وعمل اور تمہاری نیت

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

شیطان اپنی سنی ہوئی ؁۱۸۶ اُن پر ڈالتے ہیں اور اُن میں اکثر جھوٹے ہیں ؁۱۸۷ اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں ؁۱۸۸

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾

کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں ؁۱۸۹ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے ؁۱۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ؁۱۹۱ اور بکثرت اللّٰہ کی یاد کی ؁۱۹۲ اور بدلہ لیا ؁۱۹۳ بعد

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١

اس کے کہ اُن پر ظلم ہوا ؁۱۹۴ اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم ؁۱۹۵ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ؁۱۹۶

آیاتها ٩٣ ۔ ٢٧ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ٤٨ ۔ رکوعاتها ٧

سورۂ نمل مکیہ ہے، اس میں ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

کو اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی ان مشرکوں کے جواب میں جو کہتے تھے کہ محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر شیطان اترتے ہیں، یہ ارشاد فرماتا ہے۔ ؁۱۸۵ مثل مسیلمہ وغیرہ کاہنوں کے۔ ؁۱۸۶ جو اُنہوں نے ملائکہ سے سنی ہوتی ہے۔ ؁۱۸۷ کیونکہ وہ فرشتوں سے سنی ہوئی باتوں میں اپنی طرف سے بہت جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک بات سنتے ہیں تو سو جھوٹ اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور یہ بھی اس وقت تک تھا جب تک کہ وہ آسمان پر پہنچنے سے روکے نہ گئے تھے۔ ؁۱۸۸ ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجودیکہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں۔ شانِ نزول: یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے، ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی۔ ؁۱۸۹ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو و باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں جھوٹی مدح کرتے ہیں جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔ ؁۱۹۰ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پُر ہو۔ مسلمان شعراء جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنٰی کئے گئے۔ ؁۱۹۱ اس میں شعراء اسلام کا استثناء فرمایا گیا وہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں، اللّٰہ تعالٰی کی حمد لکھتے ہیں، اسلام کی مدح لکھتے ہیں، پند و نصائح لکھتے ہیں، اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت حسّان کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے (فضائل بیان فرماتے) تھے اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے تھے۔ بخاری کی حدیث میں ہے: حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو۔ شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے۔ حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے۔ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم۔ ؁۱۹۲ اور شعر ان کے لیے ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللّٰہ تعالٰی کی حمد و ثنا اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مدح اور حکمت و موعظت اور زہد و ادب میں۔ ؁۱۹۳ کفار سے ان کی ہجو کا ؁۱۹۴ کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے یہ مذموم نہیں ہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی، یہ اُن حضرات کا جہاد ہے۔ ؁۱۹۵ یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ہجو کی۔ ؁۱۹۶ موت کے بعد۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ف۲ ہدایت اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

ایمان والوں کو وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں ف۳ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ف۴ اور وہ

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا

آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے

لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ

کوتک (برے اعمال) اُن کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے ہیں ف۵ تو وہ بھٹک رہے ہیں یہ وہ ہیں جن کے لیے بُرا عذاب ہے ف۶ اور

هُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

یہی آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان میں ف۷ اور بے شک تم قرآن سکھائے جاتے ہو حکمت

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ط سَاٰتِيْكُمْ الثلث

والے علم والے کی طرف سے ف۸ جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا ف۹ مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے عنقریب میں تمہارے پاس

مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا

اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چمکتی چنگاری لاؤں گا کہ تم تاپو ف۱۰ پھر جب آگ کے پاس آیا

نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسیٰ اور جو اس کے آس پاس ہیں یعنی فرشتے ف۱۱ اور پاکی ہے اللہ کو

ف۱ سورۂ نمل مکیہ ہے اس میں سات ۷ رکوع اور ترانوے ۹۳ آیتیں اور ایک ہزار تین سو سترہ ۱۳۱۷ کلمے اور چار ہزار سات سو ننانوے ۴۷۹۹ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق و باطل میں امتیاز کرتی ہے اور جس میں علوم و حکم ودیعت رکھے گئے ہیں۔ ف۳ اور اس پر مداومت کرتے ہیں اور اس کے شرائط و آداب و جملہ حقوق کی حفاظت کرتے ہیں ف۴ خوش دلی سے ف۵ کہ وہ اپنی برائیوں کو شہوات کے سبب سے بھلائی جانتے ہیں۔ ف۶ دنیا میں قتل اور گرفتاری ف۷ کہ ان کا انجام دائمی عذاب ہے۔ اس کے بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ ف۸ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جاتا ہے جو وقائق علم و لطائف حکمت پر مشتمل ہے۔ ف۹ مدین سے مصر کو سفر کرتے ہوئے تاریک رات میں جبکہ برف باری سے نہایت سردی ہو رہی تھی اور راستہ گم ہو گیا تھا اور بی بی صاحبہ کو دردِ زِہ شروع ہو گیا تھا۔ ف۱۰ اور سردی کی تکلیف سے امن پاؤ۔ ف۱۱ یہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحیت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت کے ساتھ۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ
جو رب ہے سارے جہاں کا اے موسیٰ بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا حکمت والا اور اپنا عصا ڈال دے وٓا

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى
پھر موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا ہم نے فرمایا اے موسیٰ

لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا يَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾ ۖ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ
ڈر نہیں بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا وٓا ہاں جو کوئی زیادتی کرے وٓا پھر برائی کے

حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾ وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِیْ جَيْبِكَ
بعد بھلائی سے بدلے تو بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں وٓا اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ
نکلے گا سفید چمکتا بے عیب وٓا نو نشانیوں میں وٓا فرعون اور اس کی قوم کی طرف

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا
بے شک وہ بے حکم لوگ ہیں پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولتی اُن کے پاس آئیں وٓا بولے یہ تو

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ۚ وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ
صریح جادو ہے اور اُن کے منکر ہوئے اور اُن کے دلوں میں ان کا یقین تھا وٓا ظلم اور تکبر سے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ ع ١٤/١٦
تو دیکھو کیسا انجام ہوا فسادیوں کا وٓ اور بے شک ہم نے داود اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا وٓا

وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَ
اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی وٓا اور

وٓا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی عصا ڈال دیا اور وہ سانپ ہوگیا۔ وٓا نہ سانپ کا نہ کسی اور چیز کا یعنی جب میں انہیں امن دوں تو پھر کیا اندیشہ۔ وٓا اس کو ڈر ہوگا اور وہ بھی جب توبہ کرے۔ وٓا توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دوسری نشانی دکھائی گئی اور فرمایا گیا وٓا یہ نشانی ہے ان وٓا جن کے ساتھ رسول بنا کر بھیجے گئے ہو۔ وٓا یعنی انہیں معجزے دکھائے گئے۔ وٓا اور وہ جانتے تھے کہ بیشک یہ نشانیاں اللہ کی طرف سے ہیں لیکن باوجود اس کے اپنی زبانوں سے انکار کرتے رہے۔ وٓ کہ غرق کر کے ہلاک کئے گئے وٓا یعنی علم قضا و سیاست اور حضرت داود کو پہاڑوں اور پرندوں کی تسبیح کا علم دیا اور حضرت سلیمان کو چوپایوں اور پرندوں کی بولی کا۔ (خازن) وٓا نبوت و ملک عطا فرما کر اور جن و انس اور شیاطین کو مسخر کر کے۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا

سلیمان داود کا جانشین ہوا ف۲۳ اور کہا اے لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی اور ہر چیز میں

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ

سے ہم کو عطا ہوا ف۲۴ بے شک یہی ظاہر فضل ہے ف۲۵ اور جمع کئے گئے سلیمان کے لیے

جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا

اس کے لشکر جنّوں اور آدمیوں اور پرندوں سے تو وہ روکے جاتے تھے ف۲۶ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں

عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا

کے نالے پر آئے ف۲۷ ایک چیونٹی بولی ف۲۸ اے چیونٹیو اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ

کچل نہ ڈالیں سلیمان اور اُن کے لشکر بے خبری میں ف۲۹ تو اس کی بات سے مسکرا کر

قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ

ہنسا ف۳۰ اور عرض کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے ف۳۱ مجھ پر اور

عَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص کے

ف۲۳ نبوت وعلم وملک میں ف۲۴ یعنی بکثرت نعمتیں دنیا وآخرت کی ہم کو عطا فرمائی گئیں۔ ف۲۵ مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو اللّٰہ تعالیٰ نے مشارق ومغارب ارض کا مُلک عطا فرمایا، چالیس سال آپ اس کے مالک رہے پھر تمام دنیا کی مملکت عطا فرمائی جنّ، انسان، شیطان، پرند، چوپائے، درندے سب پر آپ کی حکومت تھی اور ہر ایک شے کی زبان آپ کو عطا فرمائی اور عجیب وغریب صنعتیں آپ کے زمانہ میں بروئے کار آئیں۔ ف۲۶ آگے بڑھنے سے تاکہ سب مجتمع ہو جائیں پھر چلائے جاتے تھے۔ ف۲۷ یعنی طائف یا شام میں اس وادی پر گزرے جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔ ف۲۸ جو چیونٹیوں کی ملکہ تھی وہ لنگڑی تھی۔ لطیفہ: جب حضرت قتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کوفہ میں داخل ہوئے اور وہاں کی خلق آپ کی گرویدہ ہوئی تو آپ نے لوگوں سے کہا: جو چاہو دریافت کرو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اس وقت نوجوان تھے، آپ نے دریافت فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی مادہ تھی یا نر؟ حضرت قتادہ ساکت ہو گئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ وہ مادہ تھی آپ سے دریافت کیا گیا کہ یہ آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: قرآن کریم میں ارشاد ہوا: ''قَالَتْ نَمْلَةٌ''۔ اگر نر ہوتی تو قرآن شریف میں ''قَالَ نَمْلَةٌ'' وارد ہوتا۔ (سبحان اللّٰہ اس سے حضرت امام کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے) غرض جب اس چیونٹیوں کی ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگی: ف۲۹ یہ اس نے اس لیے کہا کہ وہ جانتی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی ہیں، صاحبِ عدل ہیں، جبر اور زیادتی آپ کی شان نہیں ہے۔ اس لیے اگر آپ کے لشکر سے چیونٹیاں کچل جائیں گی تو بے خبری ہی میں کچل جائیں گی کہ وہ گزرتے ہوں اور اس طرف التفات نہ کریں۔ چیونٹی کی یہ بات حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین میل سے سن لی اور ہوا ہر شخص کا کلام آپ کے سمع مبارک تک پہنچاتی تھی۔ جب آپ چیونٹیوں کی وادی پر پہنچے تو آپ نے اپنے لشکروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے گھروں میں داخل ہو گئیں سیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اگرچہ ہوا پر تھی مگر بعید نہیں ہے کہ یہ مقام آپ کا جائے نزول ہو۔ ف۳۰ انبیاء کا ہنسنا تبسم ہی ہوتا ہے جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ ف۳۱ نبوت وملک وعلم عطا فرما کر۔

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ
سزاوار ہیں ف۳۲ اور پرندوں کا جائزہ لیا تو بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ
مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ
واقعی حاضر نہیں ضرور میں اُسے سخت عذاب کروں گا ف۳۳ یا ذبح کردوں گا یا کوئی روشن سند
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ
میرے پاس لائے ف۳۴ تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر ف۳۵ عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ آیا ہوں جو حضور نے نہ دیکھی اور
جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ
میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی ف۳۶ کہ ان پر بادشاہی کررہی ہے اور اُسے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ
ہر چیز میں سے ملا ہے ف۳۷ اور اس کا بڑا تخت ہے ف۳۸ میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر
لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
سورج کو سجدہ کرتے ہیں ف۳۹ اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنوار کر ان کو سیدھی راہ سے
السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ
روک دیا ف۴۰ تو وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہیں سجدہ کرتے اللہ کو جو نکالتا ہے
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں ف۴۱ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو ف۴۲ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی
اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ السجدة ٨
سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو

ف۳۲ حضرات انبیاء واولیاء ف۳۳ اس کے پر اکھاڑ کر یا اس کو اس کے پیاروں سے جدا کر کے یا اس کو اس کے اقران کا خادم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کر کے اور ہُد ہُد کو حسب مصلحت عذاب کرنا آپ کے لیے حلال تھا اور جب پرند آپ کے لیے مسخر (تابع) کئے گئے تھے تو تادیب و سیاست مقتضائے تسخیر ہے۔ ف۳۴ جس سے اس کی معذوری ظاہر ہو۔ ف۳۵ نہایت عجز وانکسار اور ادب وتواضع کے ساتھ معافی چاہ کر ف۳۶ جس کا نام بلقیس ہے ف۳۷ جو بادشاہوں کے لیے شایان ہوتا ہے ف۳۸ جس کا طول اسّی گز، عرض چالیس گز، سونے چاندی کا جواہرات کے ساتھ مُرَصَّع (جڑا ہوا) ف۳۹ کیونکہ وہ لوگ آفتاب پرست مجوسی تھے۔ ف۴۰ سیدھی راہ سے مراد طریق حق ودین اسلام ہے۔ ف۴۱ آسمان کی چھپی چیزوں سے مینہ اور زمین کی چھپی چیزوں سے نباتات مراد ہیں۔ ف۴۲ اس میں آفتاب پرستوں بلکہ تمام باطل پرستوں کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی پوجیں مقصود یہ ہے کہ عبادت کا مستحق صرف وہی ہے جو کائنات ارضی وسماوی پر قدرت رکھتا ہو اور جمیع معلومات کا عالم ہو جو ایسا نہیں وہ کسی طرح مستحق عبادت نہیں۔

الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

جھوٹوں میں ہے ف۴۳ میرا یہ فرمان لے جا کر اُن پر ڈال پھر اُن سے الگ ہٹ کر دیکھ

مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۹﴾

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ف۴۴ وہ عورت بولی اے سردارو بے شک میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ف۴۵

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ

بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللّٰہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو ف۴۶

وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ع قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ ع ۲ ۱۷/۱۷

اور گردن رکھتے میرے حضور حاضر ہو ف۴۷ بولی اے سردارو میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی معاملہ میں

قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ

کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی

شَدِیْدٍ ﳔ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ

والے ہیں ف۴۸ اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے ف۴۹ بولی بے شک بادشاہ

اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ

کسی بستی میں ف۵۰ داخل ہوتے ہیں اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ف۵۱ ذلیل اور ایسا ہی

یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

کرتے ہیں ف۵۲ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب

ف۴۳ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ اَز جانب بندۂ خدا سلیمان بن داود بسوئے بلقیس ملکۂ شہر سبا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے اس کے بعد مدعا یہ کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ اس پر آپ نے اپنی مہر لگائی اور ہُدہُد سے فرمایا ف۴۴ چنانچہ ہُدہُد وہ مکتوبِ گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا اس وقت بلقیس کے گرد اس کے اعیان و وزراء کا مجمع تھا۔ ہُدہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا اور وہ اس کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی اور پھر اس پر مہر دیکھ کر ف۴۵ اس نے اس خط کو عزت والا یا اس لیے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی اس سے اس نے جانا کہ کتاب کا بھیجنے والا جَلِیلُ الْمَنْزِلَت بادشاہ ہے یا اس مکتوب کی ابتداء اللّٰہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی پھر اس نے بتایا کہ وہ مکتوب کس کی طرف سے آیا ہے۔ چنانچہ کہا: ف۴۶ یعنی میری تعمیلِ ارشاد کرو اور تکبر نہ کرو جیسا کہ بعض بادشاہ کیا کرتے ہیں۔ ف۴۷ فرمانبردارانہ شان سے مکتوب کا یہ مضمون سنا کر بلقیس اپنے اعیان دولت کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۴۸ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لیے تیار ہیں بہادر اور شجاع ہیں، صاحب قوّت و توانائی ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں، جنگ آزما ہیں۔ ف۴۹ اے ملکہ! ہم تیری اطاعت کریں گے تیرے حکم کے منتظر ہیں۔ اس جواب میں انہوں نے یہ اشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا ان کا مدعا یہ ہو کہ ہم جنگی لوگ ہیں رائے اور مشورہ ہمارا کام نہیں تو خود صاحب عقل و تدبیر ہے ہم بہر حال تیرا اتباع کریں گے جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے کئے۔ ف۵۰ اپنے زور و قوّت سے ف۵۱ قتل اور قید اور

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَآ اٰتٰىنِ َۦ اللّٰهُ

لے کر پلٹے ف۵۳ پھر جب وہ ف۵۴ سلیمان کے پاس آیا سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے اللّٰہ نے دیا ف۵۵

خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

وہ بہتر ہے اُس سے جو تمھیں دیا ف۵۶ بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو ف۵۷ پلٹ جا ان کی طرف

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ

تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی اُنھیں طاقت نہ ہوگی اور ضرور ہم اُن کو اس شہر سے ذلیل کرکے نکال دیں گے یوں کہ وہ

صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ

پست ہوں گے ف۵۸ سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اُس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ

يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ف۵۹ ایک بڑا خبیث جنّ بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ

تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

حضور اجلاس برخاست کریں ف۶۰ اور میں بےشک اس پر قوت والا امانت دار ہوں ف۶۱ اس نے عرض کی جس کے پاس

اہانت کے ساتھ ف۵۲ یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے بادشاہوں کی عادت کا جو اس کو علم تھا اس کی بنا پر اس نے یہ کہا اور مراد اس کی یہ تھی کہ جنگ مناسب نہیں ہے اس میں ملک اور اہلِ ملک کی تباہی و بربادی کا خطرہ ہے اس کے بعد اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا اور کہا ف۵۳ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی کیونکہ بادشاہ عزت و احترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور سوا اس کے کہ ہم ان کے دین کا اتباع کریں وہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے تو اس نے پانچ سو غلام اور پانچ سو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے زرنگار زینوں پر سوار کر کے بھیجے اور پانچ سو اینٹیں سونے کی اور جواہر سے مرصع تاج اور مشک و عنبر وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے ہُدہُد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سب خبر پہنچائی، آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسنگ کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے گرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنا دی جائے اور بر و بحر کے خوبصورت جانور اور جنّات کے بچے میدان کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔ ف۵۴ یعنی بلقیس کا پیامی مع اپنی جماعت کے ہدیہ لے کر ف۵۵ یعنی دین اور نبوت اور حکمت و ملک ف۵۶ مال و اسبابِ دنیا ف۵۷ یعنی تم اہلِ مُفاخرت (مغرور) ہو زخارفِ دنیا (دنیا کی زینتوں) پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے ہدیہ پر خوش ہوتے ہو مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے اتنا کثیر عطا فرمایا کہ اوروں کو نہ دیا باوجود اس کے دین اور نبوت سے مجھ کو مشرف کیا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے وفد کے امیر مُنذِر بن عمرو سے فرمایا کہ یہ ہدیے لے کر ف۵۸ یعنی اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو یہ انجام ہوگا۔ جب قاصد ہدیے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقعات سنائے تو اس نے کہا بیشک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں اور اس نے اپنا تخت اپنے سات محلوں میں سے سب سے پچھلے محل میں محفوظ کر کے تمام دروازے مقفل کر دیئے اور ان پر پہرہ دار مقرر کر دیئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا انتظام کیا تاکہ دیکھے کہ آپ اس کو کیا حکم فرماتے ہیں اور وہ ایک لشکر گراں لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی جس میں بارہ ہزار نواب تھے اور ہر نواب کے ساتھ ہزاروں لشکری جب اتنے قریب پہنچ گئی کہ حضرت سے صرف ایک فرسنگ کا فاصلہ رہ گیا۔ ف۵۹ اس سے آپ کا مدعا یہ تھا کہ اس کا تخت حاضر کر کے اس کو اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھا دیں۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ نے چاہا کہ اس کے آنے سے قبل اس کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ ف۶۰ اور آپ کا اجلاس صبح سے دوپہر تک ہوتا تھا۔ ف۶۱ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں اس سے جلد چاہتا ہوں۔

عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا

کتاب کا علم تھا ف۶۲ کہ میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے ف۶۳ پھر جب

رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ۫ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ

سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں

اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ

یا ناشکری اور جو شکر کرے تو وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۶۴ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے

كَرِيْمٌ ۝۴۰ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ

سب خوبیوں والا سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کردو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا اُن میں

الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۴۱ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ

ہوتی ہے جو ناواقف رہے پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی

كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا

گویا یہ وہی ہے ف۶۵ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی ف۶۶ اور ہم فرمانبردار ہوئے ف۶۷ اور اُسے روکا ف۶۸ اُس

كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۴۳ قِيْلَ

چیز نے جسے وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی اُس سے کہا

لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ

گیا صحن میں آ ف۶۹ پھر جب اُس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں (پنڈلیاں) کھولیں ف۷۰

قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا ف۷۱ عورت نے عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ف۷۲ اور

ف۶۲ یعنی آپ کے وزیر آصف بن برخیا جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتے تھے۔ ف۶۳ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: لاؤ حاضر کرو۔ آصف نے عرض کیا: آپ نبی ابن نبی ہیں اور جو رُتبہ بارگاہِ الٰہی میں آپ کو حاصل ہے یہاں کس کو میسر ہے آپ دعا کریں تو وہ آپ کے پاس ہی ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو اور دعا کی اسی وقت تخت زمین کے نیچے نیچے چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی کرسی کے قریب نمودار ہوا۔ ف۶۴ کہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گزار کی طرف عائد ہوتا ہے۔ ف۶۵ اس جواب سے اس کا کمالِ عقل معلوم ہوا اب اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے دروازہ بند کرنے قفل لگانے پہرہ دار مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہوا اس پر اس نے کہا ف۶۶ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی صحت نبوت کی ہُدہُد کے واقعہ سے اور امیر وفد سے ف۶۷ ہم نے آپ کی اطاعت اور آپ کی فرمانبرداری اختیار کی ف۶۸ اللہ کی عبادت و توحید سے یا اسلام کی طرف تقدم سے۔ ف۶۹ وہ صحن شفاف آبگینہ کا تھا اس کے نیچے آب جاری تھا اس میں مچھلیاں تھیں اور اس کے وسط میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا جس پر آپ جلوہ افروز تھے۔ ف۷۰ تاکہ پانی میں چل کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو۔ ف۷۱ یہ پانی نہیں ہے یہ

ع ٣ ١٤ ١٨
اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ
اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں جو رب سارے جہان کا ف۷۳ اور بے شک ہم نے ثمود کی طرف
اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ
ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ اللہ کو پوجو ف۷۴ تو جبھی وہ دو گروہ ہوگئے ف۷۵ جھگڑا کرتے ف۷۶ صالح نے فرمایا
يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ج لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ
اے میری قوم کیوں برائی کی جلدی کرتے ہو ف۷۷ بھلائی سے پہلے ف۷۸ اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے ف۷۹
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ط قَالَ طٰٓئِرُكُمْ
شاید تم پر رحم ہو ف۸۰ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے ف۸۱ فرمایا تمہاری بدشگونی
عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ
اللہ کے پاس ہے ف۸۲ بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو ف۸۳ اور شہر میں نو شخص تھے ف۸۴
يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ
کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوار نہ چاہتے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور
لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا
رات کو چھاپا ماریں گے صالح اور اس کے گھر والوں پر ف۸۵ پھر اُس کے وارث سے ف۸۶ کہیں گے اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بے شک ہم

سن کر بلقیس نے اپنی ساقیں (پنڈلیاں) چھپالیں اور اس سے اس کو بہت تعجب ہوا اور اس نے یقین کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملک وحکومت اللہ کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے اس نے اللہ تعالٰی کی توحید اور آپ کی نبوت پر استدلال کیا اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اسلام کی دعوت دی۔ ف۷۲ کہ تیرے غیر کو پوجا آفتاب کی پرستش کی ف۷۳ چنانچہ اس نے اخلاص کے ساتھ توحید واسلام کو قبول کیا اور خالص اللہ تعالٰی کی عبادت اختیار کی۔ ف۷۴ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو ف۷۵ ایک مومن اور ایک کافر ف۷۶ ہر فریق اپنے ہی کو حق پر کہتا اور دونوں باہم جھگڑتے۔ کافر گروہ نے کہا: اے صالح! جس عذاب کا تم وعدہ دیتے ہو اس کو لاؤ اگر رسولوں میں سے ہو۔ ف۷۷ یعنی بلا وعذاب کی ف۷۸ بھلائی سے مراد عافیت ورحمت ہے۔ ف۷۹ عذاب نازل ہونے سے پہلے کُفر سے توبہ کر کے ایمان لاکر ف۸۰ اور دنیا میں عذاب نہ کیا جائے۔ ف۸۱ حضرت صالح علیہ الصلوۃ والسلام جب مبعوث ہوئے اور قوم نے تکذیب کی اس کے باعث بارش رک گئی، قحط ہوگیا، لوگ بھوکے مرنے لگے اس کو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تشریف آوری کی طرف نسبت کیا اور آپ کی آمد کو بدشگونی سمجھا۔ ف۸۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ بدشگونی جو تمہارے پاس آئی یہ تمہارے کُفر کے سبب اللہ تعالٰی کی طرف سے آئی۔ ف۸۳ آزمائش میں ڈالے گئے یا اپنے دین کے باعث عذاب میں مبتلا ہو۔ ف۸۴ یعنی ثمود کے شہر میں جس کا نام حِجر ہے ان کے شریف زادوں میں سے نو شخص تھے جن کا سردار قُدار بن سالف تھا یہی لوگ ہیں جنہوں نے ناقہ (اُونٹنی) کی کونچیں کاٹنے میں سعی کی تھی۔ ف۸۵ یعنی رات کے وقت ان کو اور ان کی اولاد کو اور ان کے متبعین کو جو ان پر ایمان لائے ہیں قتل کردیں گے۔ ف۸۶ جس کو ان کے خون کا بدلہ طلب کرنے کا حق ہوگا۔

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ

سچے ہیں اور اُنھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی و۸۷ اور وہ غافل رہے تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

کیسا انجام ہوا اُن کے مکر کا ہم نے ہلاک کردیا اُنھیں و۸۸ اور ان کی ساری قوم کو و۸۹ تو یہ ہیں

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ

ان کے گھر ڈھئے پڑے بدلہ اُن کے ظلم کا بے شک اس میں نشانی ہے جاننے والوں کے لیے اور

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

ہم نے اُن کو بچا لیا جو ایمان لائے و۹۰ اور ڈرتے تھے و۹۱ اور لوط کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً

کیا بے حیائی پر آتے ہو و۹۲ اور تم سوجھ رہے ہو و۹۳ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے جاتے ہو

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

عورتیں چھوڑ کر و۹۴ بلکہ تم جاہل لوگ ہو و۹۵ تو اُس کی قوم کا کچھ جواب

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

نہ تھا مگر یہ کہ بولے لوط کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

ستھرا پن چاہتے ہیں و۹۶ تو ہم نے اُسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو ہم نے ٹھہرا دیا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہے و۹۷

و۸۷ یعنی ان کے مکر کی جزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی۔ و۸۸ یعنی ان نو شخصوں کو۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے اس شب حضرت صالح علیہ السلام کے مکان کی حفاظت کے لیے فرشتے بھیجے تو وہ نو شخص ہتھیار باندھ کر تلواریں کھینچ کر حضرت صالح علیہ السلام کے دروازے پر آئے فرشتوں نے ان کو پتھر مارے وہ پتھر لگتے تھے اور مارنے والے نظر نہ آتے تھے اس طرح ان نو کو ہلاک کیا۔ و۸۹ ہولناک آواز سے۔ و۹۰ حضرت صالح علیہ السلام پر و۹۱ ان کی نافرمانی سے ان لوگوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ و۹۲ اس بے حیائی سے مراد ان کی بدکاری ہے۔ و۹۳ یعنی اس فعل کی قباحت جانتے ہو یا یہ معنی ہیں کہ ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ بالاعلان بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو یا یہ کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور ان کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بداعمالی میں مبتلا ہو۔ و۹۴ باوجودیکہ مردوں کے لیے عورتیں بنائی گئی ہیں، مردوں کے لیے مرد اور عورتوں کے لیے عورتیں نہیں بنائی گئیں لہٰذا یہ فعل حکمتِ الٰہی کی مخالفت ہے۔ و۹۵ جو ایسا فعل کرتے ہو و۹۶ اور اس گندے کام کو منع کرتے ہیں۔ و۹۷ عذاب میں۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع ١٤ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور ہم نے ان پر ایک برساؤ برسایا ف۹۸ تو کیا ہی برا برساؤ تھا ڈرائے ہوؤں کا تم کہو سب خوبیاں اللہ کو ف۹۹

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

اور سلام اس کے چنے ہوئے بندوں پر ف۱۰۰ کیا اللہ بہتر ف۱۰۱ یا اُن کے ساختہ (من گھڑت) شریک ف۱۰۲

ف۹۸ پتھروں کا۔ ف۹۹ یہ خطاب ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کہ پچھلی امتوں کے ہلاک پر اللہ تعالٰی کی حمد بجا لائیں ۔ ف۱۰۰ یعنی انبیاء و مرسلین پر ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ چُنے ہوئے بندوں سے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اصحاب مراد ہیں۔ ف۱۰۱ خدا پرستوں کے لیے جو خاص اس کی عبادت کریں اور اس پر ایمان لائیں اور وہ انہیں عذاب و ہلاک سے بچائے۔ ف۱۰۲ یعنی بت جو اپنے پرستاروں کے کچھ کام نہ آسکیں تو جب ان میں کوئی بھلائی نہیں وہ کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے تو ان کو پوجنا اور معبود ماننا نہایت بے جا ہے۔ اس کے بعد چند انواع ذکر فرمائے جاتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ج

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۱۰۳ اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا

فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ج مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا

تو ہم نے اُس سے باغ اُگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اُن کے پیڑ

شَجَرَهَا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝٦٠ أَمَّنْ جَعَلَ

اُگاتے ف۱۰۴ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ف۱۰۵ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں ف۱۰۶ یا وہ جس نے

الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اُس کے لیے لنگر بنائے ف۱۰۷ اور دونوں

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦١

سمندروں میں آڑ رکھی ف۱۰۸ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ اُن میں اکثر جاہل ہیں ف۱۰۹

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ

یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے ف۱۱۰ جب اُسے پکارے اور دُور کردیتا ہے بُرائی اور تمہیں زمین کے

الْأَرْضِ ط ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ

وارث کرتا ہے ف۱۱۱ کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو یا وہ جو تمہیں راہ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط

دکھاتا ہے ف۱۱۲ خشکی اور تری کی اندھیریوں میں ف۱۱۳ اور وہ کہ ہوائیں بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشخبری سناتی ف۱۱۴

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٦٣ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے برتر ہے اللہ اُن کے شرک سے یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اُسے

ف۱۰۳ عظیم ترین اشیاء جو مشاہدے میں آتی ہیں اور اللہ تعالٰی کی قدرت عظیمہ پر دلالت کرتی ہیں ان کا ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ کیا بت بہتر ہیں یا وہ جس نے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور عجیب مخلوق بنائی۔ ف۱۰۴ یہ تمہاری قدرت میں نہ تھا۔ ف۱۰۵ کیا یہ دلائل قدرت دیکھ کر ایسا کہا جا سکتا ہے ہرگز نہیں وہ واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۱۰۶ جو اس کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں۔ ف۱۰۷ وزنی پہاڑ جو اسے جنبش سے روکتے ہیں۔ ف۱۰۸ کہ کھاری میٹھے ملنے نہ پائیں۔ ف۱۰۹ جو اپنے رب کی توحید اور اس کے قدرت و اختیار کو نہیں جانتے اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۱۱۰ اور حاجت روائی فرماتا ہے۔ ف۱۱۱ کہ تم اس میں سکونت کرو اور قرناً بعد قرنٍ اس میں متصرف رہو۔ ف۱۱۲ تمہارے منازل و مقاصد کی ف۱۱۳ ستاروں سے اور علامتوں سے۔ ف۱۱۴ رحمت سے مراد یہاں بارش ہے۔

يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ
دوبارہ بنائے گا و۱۱۵ اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے و۱۱۶ کیا اللّٰہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ
هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ
کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو و۱۱۷ تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور
الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ
زمین میں ہیں مگر اللّٰہ و۱۱۸ اور انھیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے کیا
ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا
اُن کے علم کا سلسلہ آخرت کے جاننے تک پہونچ گیا و۱۱۹ کوئی نہیں وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں و۱۲۰ بلکہ وہ اس سے
عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا ع ۵ ۸
اندھے ہیں اور کافر بولے کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے کیا ہم پھر
لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ
نکالے جائیں گے و۱۲۱ بےشک اس کا وعدہ دیا گیا ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو یہ تو
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں و۱۲۲ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا
ہوا انجام مجرموں کا و۱۲۳ اور تم ان پر غم نہ کھاؤ و۱۲۴ اور ان کے مکر سے دل تنگ

و۱۱۵ اس کی موت کے بعد اگر چہ موت کے بعد زندہ کئے جانے کے کفار مُقِر و مُعترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادے کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتداء اعادے پر دلالت قویہ کرتی ہے، تو اب ان کے لیے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہی۔ **و۱۱۶** آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات۔ **و۱۱۷** اپنے اس دعویٰ میں کہ اللّٰہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو صفات و کمالات اوپر ذکر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللّٰہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں "هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ" فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے۔ **و۱۱۸** وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے۔ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ" یعنی اللّٰہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللّٰہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے۔ "وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ" یعنی جتنے غیب ہیں آسمان و زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا۔ **و۱۱۹** اور انہیں قیامت قائم ہونے کا علم و یقین حاصل ہو گیا جو وہ اس کا وقت دریافت کرتے ہیں۔ **و۱۲۰** انہیں ابھی تک قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے **و۱۲۱** اپنی قبروں سے زندہ۔ **و۱۲۲** یعنی (معاذاللّٰہ) جھوٹی باتیں۔

يَمْكُرُوْنَ ۝٧٠ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٧١ قُلْ

نہ ہو ف۱۲۵ اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۱۲۶ اگر تم سچے ہو تم فرماؤ

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝٧٢ وَاِنَّ رَبَّكَ

قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو ف۱۲۷ اور بےشک تیرا رب

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٧٣ وَاِنَّ رَبَّكَ

فضل والا ہے آدمیوں پر ف۱۲۸ لیکن اکثر آدمی حق نہیں مانتے ف۱۲۹ اور بےشک تمہارا رب

لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٤ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ

جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپی ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ف۱۳۰ اور جتنے غیب ہیں آسمان

وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٧٥ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ

اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ف۱۳۱ بےشک یہ قرآن ذکر فرماتا ہے بنی

اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝٧٦ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّ

اسرائیل سے اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ف۱۳۲ اور بےشک وہ ہدایت اور

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٧٧ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

رحمت ہے مسلمانوں کے لیے بےشک تمہارا رب اُن کے آپس میں فیصلہ فرماتا ہے اپنے حکم سے اور وہی ہے عزت والا

الْعَلِيْمُ ۝٧٨ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝٧٩ اِنَّكَ لَا

علم والا تو تم اللہ پر بھروسہ کرو بےشک تم روشن حق پر ہو بےشک تمہارے

تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝٨٠ وَمَاۤ

سُنائے نہیں سُنتے مُردے ف۱۳۳ اور نہ تمہارے سُنائے بہرے پکار سنیں جب پھریں پیٹھ دے کر ف۱۳۴ اور

ف۱۲۳ کہ وہ انکار کے سبب عذاب سے ہلاک کیے گئے۔ ف۱۲۴ ان کے اعراض وتکذیب کرنے اور اسلام سے محروم رہنے کے سبب۔ ف۱۲۵ کیونکہ اللہ آپ کا حافظ وناصر ہے۔ ف۱۲۶ یعنی یہ وعدۂ عذاب کب پورا ہوگا۔ ف۱۲۷ یعنی عذابِ الٰہی۔ چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آ ہی گیا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے۔ ف۱۲۸ اسی لیے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے۔ ف۱۲۹ اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ ف۱۳۰ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنا اور آپ کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالٰی کو معلوم ہے وہ اس کی سزا دے گا۔ ف۱۳۱ یعنی لوحِ محفوظ میں ثبت ہیں اور جنہیں ان کا دیکھنا بفضلِ الٰہی میسر ہے ان کے لئے ظاہر ہیں۔ ف۱۳۲ دینی اُمور میں اہل کتاب نے آپس میں اختلاف کیا ان کے بہت فرقے ہوگئے اور آپس میں لعن طعن کرنے لگے تو قرآن کریم نے اس کا بیان فرمایا ایسا بیان کیا کہ اگر وہ انصاف کریں اور اس کو قبول کریں اور اسلام لائیں تو ان میں یہ باہمی اختلاف باقی نہ رہے۔ ف۱۳۳ مُردوں سے مراد یہاں کفار ہیں جن کے دل مُردہ ہیں۔ چنانچہ اسی آیت میں ان کے مقابل اہل ایمان کا ذکر فرمایا۔ "اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا" جو لوگ

اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اندھوں کو وف۱۳۵ ان کی گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سُنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وف۱۳۶

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور وہ مسلمان ہیں اور جب بات اُن پر آپڑے گی وف۱۳۷ ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے وف۱۳۸

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ یَوْمَ

جو لوگوں سے کلام کرے گا وف۱۳۹ اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے وف۱۴۰ اور جس دن

نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اٹھائیں گے ہم ہر گروہ میں سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے وف۱۴۱ تو اُن کے اگلے روکے جائیں گے کہ پچھلے ان سے آملیں

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا

یہاں تک کہ جب سب حاضر ہولیں گے وف۱۴۲ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتیں جھٹلائیں حالانکہ تمہارا علم اُن تک نہ پہنچتا تھا وف۱۴۳ یا کیا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

کام کرتے تھے وف۱۴۴ اور بات پڑچکی ان پر وف۱۴۵ اُن کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے وف۱۴۶

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ

کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دِکھانے) والا بے شک

اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے چونکہ یہاں مُردہ کفار کو فرمایا گیا اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام کے سننے کی نفی مراد نہیں ہے بلکہ پند و موعظت اور کلام ہدایت کے بسمعِ قبول سننے کی نفی ہے (یعنی سن کر قبول نہیں کرتے) اور مراد یہ ہے کہ کافر مُردہ دل ہیں کہ نصیحت سے منتفع نہیں ہوتے اس آیت کے معنی یہ بتانا کہ مُردے نہیں سنتے بالکل غلط ہے صحیح احادیث سے مُردوں کا سننا ثابت ہے۔ وف۱۳۴ معنی یہ ہیں کہ کفار غایت اعراض و روگردانی سے مُردے اور بہرے کے مثل ہوگئے ہیں کہ انہیں پکارنا اور حق کی دعوت دینا کسی طرح نافع نہیں ہوتا۔ وف۱۳۵ جن کی بصیرت جاتی رہی اور دل اندھے ہوگئے۔ وف۱۳۶ جن کے پاس سمجھنے والے دل ہیں اور جو علم الٰہی میں سعادتِ ایمان سے بہرہ اندوز ہونے والے ہیں۔ (بیضاوی و کبیر و ابوالسعود و مدارک)۔ وف۱۳۷ یعنی ان پر غضب الٰہی ہوگا اور عذاب واجب ہوجائے گا اور حجت پوری ہوچکے گی اس طرح کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کردیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہوجائے گی اور اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔ وف۱۳۸ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا۔ وف۱۳۹ بزبان فصیح اور کہے گا ''هٰذَا مُؤْمِنٌ وَهٰذَا كَافِرٌ'' یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ وف۱۴۰ یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے جس میں بعث و حساب و عذاب و خروجِ دابۃ الارض کا بیان ہے اس کے بعد کی آیت میں قیامت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ وف۱۴۱ جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے۔ وف۱۴۲ روز قیامت موقف حساب میں۔ وف۱۴۳ اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی تھی بغیر سوچے سمجھے ہی ان آیتوں کا انکار کردیا۔ وف۱۴۴ جب تم نے اُن آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم بیکار تو نہیں پیدا کیے گئے تھے۔ وف۱۴۵ عذاب ثابت ہوچکا وف۱۴۶ کہ ان کے لیے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں ف١٤٧ اور جس دن پھونکا جائے گا صور ف١٤٨ تو گھبرائے جائیں گے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ

جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں ف١٤٩ مگر جسے خدا چاہے ف١٥٠ اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے

دٰخِرِیْنَ ﴿٨٧﴾ وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

عاجزی کرتے ف١٥١ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال ف١٥٢

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ

یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بےشک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَىٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَ

نیکی لائے ف١٥٣ اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے ف١٥٤ اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے ف١٥٥ اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

جو بدی لائے ف١٥٦ تو اُن کے منہ اوندھائے گئے آگ میں ف١٥٧ تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ

جو کرتے تھے ف١٥٨ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ پوجوں اس شہر کے رب کو ف١٥٩ جس نے اسے

کہ وہ بول نہ سکیں گے۔ ف١٤٧ اور آیت میں بعث بعد الموت پر دلیل ہے اس لیے کہ جو دن کی روشنی کو شب کی تاریکی سے اور شب کی تاریکی کو دن کی روشنی سے بدلنے پر قادر ہے وہ مُردے کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ نیز انقلاب لیل ونہار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ان کی دنیوی زندگی کا انتظام ہے تو یہ عبث نہیں کیا گیا بلکہ اس زندگانی کے اعمال پر عذاب وثواب کا ترتب مقتضائے حکمت ہے اور جب دنیا دار العمل ہے تو ضروری ہے کہ ایک دار آخرت بھی ہو وہاں کی زندگانی میں یہاں کے اعمال کی جزا ملے۔ ف١٤٨ اور اس کے پھونکنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔ ف١٤٩ ایسا گھبرانا جو سبب موت ہوگا۔ ف١٥٠ اور جس کے قلب کو اللہ تعالیٰ سکون عطا فرمائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ شہداء ہیں جو اپنی تلواریں گلوں میں حمائل کئے عرش کے گرد حاضر ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ شہداء ہیں اس لیے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں فَزَع (ایسا خوف جو موت کا سبب ہو) ان کو نہ پہنچے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ نفخہ کے بعد حضرت جبریل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل ہی باقی رہیں گے۔ ف١٥١ یعنی روز قیامت سب لوگ بعد موت زندہ کئے جائیں گے اور موقف میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے۔ صیغہ ماضی سے تعبیر فرمانا تحقق ووقوع کے لیے ہے۔ ف١٥٢ معنی یہ ہیں کہ نفخہ کے وقت پہاڑ دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت وقائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ مثل بادلوں کے نہایت تیز چلتے ہوں گے جیسے کہ بادل وغیرہ بڑے جسم چلتے ہیں متحرک معلوم نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے۔ پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ ف١٥٣ نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اخلاصِ عمل اور بعض نے کہا کہ ہر طاعت جو اللہ کے لیے کی ہو۔ ف١٥٤ جنت اور ثواب ف١٥٥ جو خوفِ عذاب سے ہوگی پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ف١٥٦ یعنی شرک ف١٥٧ یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ف١٥٨ یعنی شرک اور معاصی اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے فرمائے گا کہ آپ فرما دیجئے کہ ف١٥٩ یعنی مکہ مکرمہ کے اور اپنی عبادت اس رب کے ساتھ خاص کروں مکہ

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ۫ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ﴿۹۱﴾ وَ اَنْ

حرمت والا کیا ہے ف۱۶۰ اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ فرمانبرداروں میں ہوں اور یہ کہ

اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ

قرآن کی تلاوت کروں ف۱۶۱ تو جس نے راہ پائی اس نے اپنے بھلے کو راہ پائی ف۱۶۲ اور جو بہکے ف۱۶۳

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ

تو فرمادو کہ میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں ف۱۶۴ اور فرماؤ کہ سب خوبیاں اللّٰہ کے لیے ہیں عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا

فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

تو اُنھیں پہچان لوگے ف۱۶۵ اور اے محبوب تمہارا رب غافل نہیں اے لوگو تمہارے اعمال سے

اٰیاتها ۸۸ | ۲۸ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۴۹ | رکوعاتها ۹

سورۂ قصص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَیْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی

یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ف۲ ہم تم پر پڑھیں موسیٰ

وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ

اور فرعون کی سچی خبر اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بےشک فرعون نے زمین میں غلبہ پایا تھا ف۳ اور

جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اس (زمین) کے لوگوں کو اپنا تابع بنالیا ان میں ایک گروہ کو ف۴ کمزور دیکھتا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

مکرمہ کا ذکر اس لیے ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وطن اور وحی کا جائے نزول ہے۔ ف۱۶۰ کہ وہاں نہ کسی انسان کا خون بہایا جائے نہ کوئی شکار مارا جائے نہ وہاں کی گھانس کاٹی جائے۔ ف۱۶۱ مخلوقِ خدا کو ایمان کی دعوت دینے کے لیے۔ ف۱۶۲ اس کا نفع وثواب وہ پائے گا ف۱۶۳ اور رسول خدا کی اطاعت نہ کرے اور ایمان نہ لائے ف۱۶۴ میرے ذمہ پہنچا دینا تھا وہ میں نے انجام دیا (هٰذِهٖ اٰیَةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةُ الْقِتَالِ) ف۱۶۵ ان نشانیوں سے مراد شق قمر وغیرہ معجزات ہیں اور وہ عقوبتیں جو دنیا میں آئیں جیسے کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا قید ہونا ملائکہ کا انہیں مارنا۔ ف۱ سورۂ قصص مکیہ ہے سوائے چار آیتوں کے جو "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہوکر "لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ" ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں نو ۹ رکوع اٹھاسی ۸۸ آیتیں اور چار سو اکتالیس ۴۴۱ کلمے اور پانچ ہزار آٹھ سو ۵۸۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ جو حق کو باطل سے ممتاز کرتی ہے۔ ف۳ یعنی سرزمین مصر میں اس کا تسلط تھا اور وہ ظلم وتکبر میں انتہا کو پہنچ گیا تھا حتی کہ اس نے اپنی عبدیت اور بندہ ہونا بھی بھلا دیا تھا۔ ف۴ یعنی بنی اسرائیل کو۔

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٤ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ف۵ بے شک وہ فسادی تھا اور ہم چاہتے تھے کہ ان کمزوروں

الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ

پر احسان فرمائیں اور ان کو پیشوا بنائیں ف۶ اور ان کے ملک و مال کا انھیں

الْوٰرِثِيْنَ ۝٥ۙ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

کو وارث بنائیں ف۷ اور انھیں ف۸ زمین میں قبضہ دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

کو وہی دکھا دیں جس کا اُنھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے ف۹ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا ف۱۰ کہ

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ

اُسے دودھ پلا ف۱۱ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو ف۱۲ تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر ف۱۳ اور نہ غم کر ف۱۴

اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ

بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے ف۱۵ تو اُسے اٹھا لیا فرعون کے

فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

گھر والوں نے ف۱۶ کہ وہ ان کا دشمن اور اُن پر غم ہو ف۱۷ بے شک فرعون اور ہامان ف۱۸ اور ان کے لشکر

ف۵ یعنی لڑکیوں کو خدمت گاری کے لیے زندہ چھوڑ دیتا اور بیٹوں کو ذبح کرنے کا سبب یہ تھا کہ کاہنوں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اس لیے وہ ایسا کرتا تھا اور یہ اس کی نہایت حماقت تھی کیونکہ وہ اگر اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی لڑکوں کے قتل کر دینے سے کیا نتیجہ تھا اور اگر سچا نہیں جانتا تھا تو ایسی لغو بات کا کیا لحاظ تھا اور قتل کرنا کیا معنی رکھتا تھا۔ ف۶ کہ وہ لوگوں کو نیکی کی راہ بتائیں اور لوگ نیکی میں ان کی اقتدا کریں ف۷ یعنی فرعون اور اس کی قوم کے املاک و اموال ان ضعیف بنی اسرائیل کو دے دیں ف۸ مصر اور شام کی ف۹ کہ بنی اسرائیل کے ایک فرزند کے ہاتھ سے ان کے ملک کا زوال اور ان کا ہلاک ہو۔ ف۱۰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو خواب کے یا فرشتے کے ذریعہ یا ان کے دل میں ڈال کر الہام فرمایا ف۱۱ چنانچہ، وہ چند روز آپ کو دودھ پلاتی رہیں اس عرصے میں نہ آپ روتے تھے نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے نہ آپ کی ہمشیرہ کے سوا اور کسی کو آپ کی ولادت کی اطلاع تھی۔ ف۱۲ کہ ہمسایہ واقف ہوگئے ہیں وہ غمازی اور چغل خوری کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا۔ ف۱۳ یعنی نیلِ مصر میں بے خوف وخطر ڈال دے اور اس کے غرق وہلاک کا اندیشہ نہ کر۔ ف۱۴ اس کی جدائی کا ف۱۵ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین ماہ دودھ پلایا اور جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو ایک صندوق میں رکھ کر (جو خاص طور پر اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا) شب کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا ف۱۶ اس شب کی صبح کو اور اس صندوق کو فرعون کے سامنے رکھا اور وہ کھولا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام برآمد ہوئے جو اپنے انگوٹھے سے دودھ چوستے تھے۔ ف۱۷ آخرکار ف۱۸ جو اس کا وزیر تھا۔

كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا

خطا کار تھے وف۱۹ اور فرعون کی بی بی نے کہاف۲۰ یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے

تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

قتل نہ کرو شاید یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیںف۲۱ اور وہ بے خبر تھےف۲۲ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا

صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بےصبر ہوگیاف۲۳ ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتیف۲۴ اگر ہم نہ ڈھارس

عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ

بندھاتے اس کے دل پر کہ اُسے ہمارے وعدہ پر یقین رہےف۲۵ اور (اس کی ماں نے) اس کی بہن سے کہاف۲۶ اُس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے

بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ ۙ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ

دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھیف۲۷ اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیںف۲۸

فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیرخواہ ہیںف۲۹

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

تو ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللّٰہ کا وعدہ

ف۱۹ یعنی نافرمان، تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں یہ سزادی کہ ان کے ہلاک کرنے والے دشمن کی انہیں سے پرورش کرائی۔ ف۲۰ جب کہ فرعون نے اپنی قوم کے لوگوں کے ورغلانے سے موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا۔ ف۲۱ کیونکہ یہ اسی قابل ہے فرعون کی بی بی آسیہ بہت نیک بی بی تھیں انبیاء کی نسل سے تھیں غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں انہوں نے فرعون سے کہا کہ یہ بچہ سال بھر سے زیادہ عمر کا معلوم ہوتا ہے اور تو نے اس سال کے اندر پیدا ہونے والے بچوں کے قتل کا حکم دیا ہے علاوہ بریں معلوم نہیں یہ بچہ دریا میں کس سرزمین سے آیا تجھے جس بچہ کا اندیشہ ہے وہ اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے آسیہ کی یہ بات ان لوگوں نے مان لی ف۲۲ اس سے جو انجام ہونے والا تھا۔ ف۲۳ جب انہوں نے سنا کہ ان کے فرزند فرعون کے ہاتھ میں پہنچ گئے۔ ف۲۴ اور جوشِ محبت مادری میں ''وَا ابْنَاهُ وَا ابْنَاهُ'' (ہائے بیٹے ہائے بیٹے) پکار اٹھتیں۔ ف۲۵ جو وعدہ ہم کر چکے ہیں کہ تیرے اس فرزند کو تیری طرف پھیر لائیں گے۔ ف۲۶ جن کا نام مریم تھا کہ حال معلوم کرنے کے لیے ف۲۷ کہ یہ اس بچہ کی بہن ہے اور اس کی نگرانی کرتی ہے۔ ف۲۸ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں سے کسی کی چھاتی آپ نے منہ میں نہ لی اس سے ان لوگوں کو بہت فکر ہوئی کہ کہیں کوئی ایسی دائی میسر آئے جس کا دودھ آپ پی لیں دائیوں کے ساتھ آپ کی ہمشیرہ بھی یہ حال دیکھنے چلی گئی تھیں اب انہوں نے موقع پایا ف۲۹ چنانچہ وہ ان کی خواہش پر اپنی والدہ کو بلا لائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے اور دودھ کے لیے روتے تھے فرعون آپ کو شفقت کے ساتھ بہلاتا تھا جب آپ کی والدہ آئیں اور آپ نے ان کی خوشبو پائی تو آپ کو قرار آیا اور آپ نے ان کا دودھ منہ میں لیا فرعون نے کہا تو اس بچے کی کون ہے کہ اس نے تیرے سوا کسی کے دودھ کو منہ بھی نہ لگایا انہوں نے کہا میں ایک عورت ہوں پاک صاف رہتی ہوں، میرا دودھ خوشگوار ہے جسم خوشبودار ہے اس لیے جن بچوں کے مزاج میں نفاست ہوتی ہے۔ وہ اور عورتوں کا دودھ نہیں لیتے ہیں میرا دودھ پی لیتے ہیں فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے پر انہیں مقرر کر کے فرزند کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی چنانچہ آپ اپنے مکان پر لے آئیں اور اللّٰہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس وقت انہیں اطمینان کامل ہوگیا کہ یہ فرزند ارجمند ضرور نبی ہوں گے۔

حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى ع ۱۳

سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ف۳۰ اور جب اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر آیا ف۳۱

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ

ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا ف۳۲ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

داخل ہوا ف۳۳ جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے ف۳۴ تو اس میں دو مرد

يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ

لڑتے پائے ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا ف۳۵ اور دوسرا اُس کے دشمنوں سے ف۳۶ تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا ف۳۷ اُس نے موسیٰ سے مدد

مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ

مانگی اس پر جو اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا ف۳۸ تو اس کا کام تمام کر دیا ف۳۹ کہا

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ

یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ف۴۰ بے شک وہ دشمن ہے کھلا گمراہ کرنے والا عرض کی اے میرے رب میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ

اپنی جان پر زیادتی کی ف۴۱ تو مجھے بخش دے تو رب نے اُسے بخش دیا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے عرض کی

اللہ تعالیٰ اس وعدہ کا ذکر فرماتا ہے۔ ف۳۰ اور شک میں رہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کے پاس دودھ پینے کے زمانہ تک رہے اور اس زمانہ میں فرعون انہیں ایک اشرفی روز دیتا رہا دودھ چھوٹنے کے بعد آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس لے آئیں اور آپ وہاں پرورش پاتے رہے۔ ف۳۱ عمر شریف تیس سال سے زیادہ ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی مصالح دین و دنیا کا علم۔ ف۳۳ وہ شہر یا تو ''منف'' تھا جو حدود مصر میں ہے اصل اس کی مافہ ہے زبان قبطی میں اس لفظ کے معنی ہیں تیس[۳۰] یہ پہلا شہر ہے جو طوفان حضرت نوح علیہ السلام کے بعد آباد ہوا اس سرزمین میں مصر بن حام نے اقامت کی یہ اقامت کرنے والے کل تیس[۳۰] تھے اس لیے اس کا نام مافہ ہوا پھر اس کی عربی منف ہوئی یا وہ شہر'' حابین'' تھا جو مصر سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر'' عین شمس'' تھا۔ (جمل وخازن)
ف۳۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو آپ نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد شروع کیا بنی اسرائیل کے لوگ آپ کی بات سنتے اور آپ کا اتباع کرتے آپ فرعونیوں کے دین کی مخالفت فرماتے شدہ شدہ (رفتہ رفتہ) اس کا چرچا ہوا اور فرعونی جستجو میں ہوئے اس لیے آپ جس بستی میں داخل ہوتے ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دن عید کا تھا لوگ اپنے لہو و لعب میں مشغول تھے۔ (مدارک وخازن)۔ ف۳۵ بنی اسرائیل میں سے ف۳۶ یعنی قبطی قوم فرعون سے یہ اسرائیلی پر جبر کر رہا تھا تا کہ اس پر لکڑیوں کا انبار لاد کر فرعون کے مطبخ میں لے جائے ف۳۷ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۳۸ پہلے آپ نے قبطی سے کہا کہ اسرائیلی پر ظلم نہ کر اس کو چھوڑ دے لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی کرنے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس ظلم سے روکنے کے لیے گھونسہ مارا ف۳۹ یعنی وہ مر گیا اور آپ نے اس کو ریت میں دفن کر دیا آپ کا ارادہ قتل کرنے کا نہ تھا۔ ف۴۰ یعنی اس قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ (خازن) ف۴۱ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بطریق تواضع ہے کیونکہ آپ سے کوئی معصیت سرزد نہیں ہوئی اور انبیاء معصوم ہیں ان سے گناہ نہیں ہوتے قبطی کا مارنا آپ کا دفع ظلم اور امداد مظلوم تھی

رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی
اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ف۴۲ ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا تو صبح کی
الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ
اس شہر میں ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ کیا ہوتا ہے ف۴۳ جبھی دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی فریاد کررہا ہے ف۴۴
قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ
موسیٰ نے اس سے فرمایا بےشک تو کھلا گمراہ ہے ف۴۵ تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس پر گرفت کرے
بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ
جو ان دونوں کا دشمن ہے ف۴۶ وہ بولا اے موسیٰ کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل
نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۗۖ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا
ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو یہی چاہتے ہو کہ زمین میں سخت گیر بنو اور
تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ
اصلاح کرنا نہیں چاہتے ف۴۷ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص ف۴۸
یَسْعٰی٘ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ
دوڑتا آیا کہا اے موسیٰ! بےشک ف۴۹ دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کررہے ہیں تو نکل جائیے ف۵۰ میں

یہ کسی ملت میں بھی گناہ نہیں پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور استغفار چاہنا یہ مقربین (اللہ والوں) کا دستور ہی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں تاخیر اولیٰ تھی اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ترک اولیٰ کو زیادتی فرمایا اور اس پر حق تعالیٰ سے مغفرت طلب کی۔ ف۴۲ یہ کرم بھی کر کہ مجھے فرعون کی صحبت اور اس کے یہاں رہنے سے بھی بچا کہ اس زمرہ میں شمار کیا جانا یہ بھی ایک طرح کا مددگار ہونا ہے۔ ف۴۳ کہ خدا جانے اس قبطی کے مارے جانے کا کیا نتیجہ نکلے اور اس کی قوم کے لوگ کیا کریں۔ ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فرعون کی قوم کے لوگوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ کسی بنی اسرائیل نے ہمارے ایک آدمی کو مار ڈالا ہے اس پر فرعون نے کہا کہ قاتل اور گواہوں کو تلاش کرو فرعونی گشت کرتے پھرتے تھے اور انہیں کوئی ثبوت نہیں ملتا تھا دوسرے روز جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پھر ایسا اتفاق پیش آیا کہ وہی بنی اسرائیل جس نے ایک روز پہلے ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ایک فرعونی سے لڑ رہا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ان سے فریاد کرنے لگا تب حضرت ف۴۵ مراد یہ تھی کہ روز لوگوں سے لڑتا ہے اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی کیوں ایسے موقعوں سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آیا اور آپ نے چاہا کہ اس کو فرعونی کے پنجۂ ظلم سے رہائی دلائیں۔ ف۴۶ یعنی فرعونی پر تو اسرائیلی غلطی سے یہ سمجھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے خفا ہیں مجھے پکڑنا چاہتے ہیں یہ سمجھ کر۔ ف۴۷ فرعونی نے یہ بات سنی اور جا کر فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے فرعونی مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھنے نکلے ف۴۸ جس کو مومن آلِ فرعون کہتے ہیں یہ خبر سن کر قریب کی راہ سے ف۴۹ فرعون کے۔ ف۵۰ شہر سے۔

لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ٘ قَالَ رَبِّ

آپ کا خیرخواہ ہوں ف۵۱ تو اس شہر سے نکلا ڈرتا ہوا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب

نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ع ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ ع ۸/۲/۵

مجھے ستم گاروں سے بچالے ف۵۲ اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوا ف۵۳ کہا

عَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ

قریب ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ بتائے ف۵۴ اور جب مدین کے پانی پر آیا ف۵۵

وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلارہے ہیں اور اُن سے اس طرف ف۵۶ دو عورتیں دیکھیں

تَذُوْدٰنِ ج قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰى یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتة وَ

کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں ف۵۷ موسیٰ نے فرمایا تم دونوں کا کیا حال ہے ف۵۸ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتے جب تک سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں ف۵۹ اور

اَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ

ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ف۶۰ تو موسیٰ نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سایہ کی طرف پھرا ف۶۱ عرض کی اے میرے رب میں

لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى

اس کھانے کا جو تو میرے لیے اُتارے محتاج ہوں ف۶۲ تو اُن دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم

ف۵۱ یہ بات خیرخواہی اور مصلحت اندیشی سے کہتا ہوں ۔ ف۵۲ یعنی قوم فرعون سے ۔ ف۵۳ مدین وہ مقام ہے جہاں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے تھے اس کو مدین ابن ابراہیم کہتے ہیں مصر سے یہاں تک آٹھ روز کی مسافت ہے یہ شہر فرعون کے حدودِ قَلَمرو (سلطنت کی حدود) سے باہر تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا نہ کوئی سواری ساتھ تھی نہ توشہ نہ کوئی ہمراہی راہ میں درختوں کے پتوں اور زمین کے سبزے کے سوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی ۔ ف۵۴ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ کو مدین تک لے گیا ۔ ف۵۵ یعنی کنوئیں پر جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیراب کرتے تھے یہ کنواں شہر کے کنارے تھا ۔ ف۵۶ یعنی مَردوں سے علیحدہ ف۵۷ اس انتظار میں کہ لوگ فارغ ہوں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو قوی اور زورآور لوگوں نے گھیر رکھا تھا ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلاسکتیں ۔ ف۵۸ یعنی اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں ۔ ف۵۹ کیونکہ نہ ہم مردوں کے انبوہ (ہجوم) میں جاسکتے ہیں نہ پانی کھینچ سکتے ہیں جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہوجاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلالیتے ہیں ۔ ف۶۰ ضعیف ہیں خود یہ کام نہیں کرسکتے اس لیے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی جب موسیٰ علیہ السلام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ کو رقت آئی اور رحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر ڈھکا ہوا تھا جس کو بہت سے آدمی مل کر ہٹا سکتے تھے آپ نے تنہا اس کو ہٹا دیا ۔ ف۶۱ دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا بھوک کا غلبہ تھا اس لیے آرام حاصل کرنے کی غرض سے ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ف۶۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھانا ملاحظہ فرمائے پورا ہفتہ گزر چکا تھا اس درمیان میں ایک لقمہ تک نہ کھایا تھا شکم مبارک پشت اقدس سے مل گیا تھا اس حالت میں اپنے رب سے غذا طلب کی اور باوجودیکہ بارگاہِ الٰہی میں نہایت قرب و منزلت رکھتے ہیں اس عجز و انکساری کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا طلب کیا اور جب وہ دونوں صاحبزادیاں اس روز بہت جلدا اپنے مکان واپس ہوگئیں تو ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ آج اس قدر جلد واپس

اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ

سے چلتی ہوئی و٦٣ بولی میرا باپ تمہیں بلاتا ہے کہ تمہیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے و٦٤

فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ

جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے باتیں کہہ سنائیں و٦٥ اس نے کہا ڈریے نہیں آپ بچ گئے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ

ظالموں سے و٦٦ ان میں کی ایک بولی و٦٧ اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو و٦٨ بے شک بہتر

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ

نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو و٦٩ کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں

اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

سے ایک تمہیں بیاہ دوں ف٧٠ اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو و٧١ پھر اگر پورے دس

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ

برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے و٧٢ اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا و٧٣ قریب ہے اِنْ

آجانے کا کیا سبب ہوا عرض کیا کہ ہم نے ایک نیک مرد پایا اس نے ہم پر رحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا اس پر ان کے والد صاحب نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس مرد صالح کو میرے پاس بلا لاؤ و٦٣ چہرہ آستین سے ڈھکے جسم چھپائے یہ بڑی صاحبزادی تھیں ان کا نام صفوراء ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ و٦٤ حضرت موسیٰ علیہ السلام اجرت لینے پر راضی نہ ہوئے لیکن حضرت شعیب علیہ السلام کی زیارت اور ان کی ملاقات کے قصد سے چلے اور ان صاحبزادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر رستہ بتاتی جایئے یہ آپ نے پردہ کے اہتمام کے لیے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضر تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا بیٹھئے کھانا کھایئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منظور نہ کیا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہ فرمایا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا سبب کھانے میں کیوں عذر ہے کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اس عمل کا عوض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ عمل خیر پر عوض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے جوان! ایسا نہیں ہے یہ کھانا آپ کے عمل کے عوض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباء و اجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان خوانی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں تو آپ بیٹھے اور آپ نے کھانا تناول فرمایا۔ و٦٥ اور تمام واقعات و احوال جو فرعون کے ساتھ گزرے تھے اپنی ولادت شریف سے لے کر قبطی کے قتل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک کے سب حضرت شعیب علیہ السلام سے بیان کر دیئے و٦٦ یعنی فرعون اور فرعونیوں سے کیونکہ یہاں مدین میں فرعون کی حکومت و سلطنت نہیں۔ **مسائل:** اس سے ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر پر عمل کرنا جائز ہے۔ خواہ وہ غلام ہو یا عورت ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اجنبیہ کے ساتھ ورع و احتیاط کے ساتھ چلنا جائز ہے۔ (مدارک)۔ و٦٧ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلانے کے واسطے بھیجی گئی تھی بڑی یا چھوٹی۔ و٦٨ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے۔ و٦٩ حضرت شعیب علیہ السلام نے صاحبزادی سے دریافت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیا علم انہوں نے عرض کیا کہ قوت تو اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ کر سر جھکا لیا اور نظر نہ اٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہوا سے تمہارا کپڑا اڑے اور بدن کا کوئی حصہ نمودار ہو یہ سن کر حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف٧٠ یہ وعدہ نکاح کا تھا الفاظ عقد نہ تھے کیونکہ **مسئلہ:** عقد کے لیے صیغہ ماضی ضروری ہے۔ **مسئلہ:** اور ایسے ہی منکوحہ کی تعیین بھی ضروری ہے۔ و٧١ **مسئلہ:** آزاد مرد کا آزاد عورت سے نکاح کسی دوسرے آزاد شخص کی خدمت کرنے یا بکریاں چرانے کو مہر قرار دے کر جائز ہے۔

شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا

شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے ف۷۴ موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہوچکا میں

الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ ع

ان دونوں میں جو میعاد پوری کردوں ف۷۵ تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللّٰہ کا ذمہ ہے ف۷۶

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ

پھر جب موسیٰ نے اپنی میعاد پوری کردی ف۷۷ اور اپنی بی بی کو لے کر چلا ف۷۸ طور کی طرف سے ایک آگ

نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

دیکھی ف۷۹ اپنی گھروالی سے کہا تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ نظر پڑی ہے شاید میں وہاں سے کچھ خبر لاؤں ف۸۰

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں کہ تم تاپو پھر جب آگ کے پاس حاضر ہوا ندا کی گئی

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى

میدان کے دہنے کنارے سے ف۸۱ برکت والے مقام میں پیڑ سے ف۸۲ کہ اے موسیٰ

اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ ۙ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

بے شک میں ہی ہوں اللّٰہ رب سارے جہان کا ف۸۳ اور یہ کہ ڈال دے اپنا عصا ف۸۴ پھر جب موسیٰ نے اُسے دیکھا لہراتا ہوا

مسئلہ: اور اگر آزاد مرد نے کسی مدت تک عورت کی خدمت کرنے کو یا قرآن کی تعلیم کو مہر قرار دے کر نکاح کیا تو نکاح جائز ہے اور یہ چیزیں مہر نہ ہوسکیں گی بلکہ اس صورت میں مہر مثل لازم ہوگا۔ (ہدایہ واحمدی)۔ ف۷۲ یعنی یہ تمہاری مہربانی ہوگی اور تم پر واجب نہ ہوگا ف۷۳ کہ تم پر پورے دس سال لازم کردوں۔ ف۷۴ تو میری طرف سے حسن معاملت اور وفائے عہد ہی ہوگی اور اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالٰی آپ نے اللّٰہ تعالٰی کی توفیق و مدد پر بھروسہ کرنے کے لیے فرمایا۔ ف۷۵ خواہ دس سال کی یا آٹھ سال کی ف۷۶ پھر جب آپ کا عقد ہوچکا تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کو حکم دیا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور درندوں کو دفع کریں حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس انبیاء علیہم السلام کے کئی عصا تھے صاحبزادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم علیہ السلام کے عصا پر پڑا جو آپ جنت سے لائے تھے اور انبیاء اس کے وارث ہوتے چلے آئے تھے اور وہ حضرت شعیب علیہ السلام کو پہنچا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے یہ عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا۔ ف۷۷ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بڑی میعاد یعنی دس سال پورے کئے پھر حضرت شعیب علیہ السلام سے مصر کی طرف واپس جانے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی۔ ف۷۸ ان کے والد کی اجازت سے مصر کی طرف۔ ف۷۹ جبکہ آپ جنگل میں تھے اندھیری رات تھی سردی شدت کی پڑ رہی تھی راستہ گم ہوگیا تھا اس وقت آپ نے آگ دیکھ کر۔ ف۸۰ راہ کی کہ کس طرف ہے۔ ف۸۱ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست راست کی طرف تھا۔ ف۸۲ وہ درخت عناب کا تھا یا عوسج کا (عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں ہوتا ہے)۔ ف۸۳ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللّٰہ تعالٰی کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک اس کلام کا اللّٰہ تعالٰی ہی متکلم ہے یہ بھی منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف گوش مبارک ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسم اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا۔ ف۸۴ چنانچہ آپ نے عصا ڈال دیا وہ سانپ بن گیا۔

كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ

گویا سانپ ہے پیٹھ پھیر کر چلا اور مُڑ کر نہ دیکھا ف۸۵ اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تجھے

مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ

امان ہے ف۸۶ اپنا ہاتھ ف۸۷ گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے

سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ

عیب ف۸۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے خوف دُور کرنے کو ف۸۹ تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی ف۹۰

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بے شک وہ بے حکم (نافرمان) لوگ ہیں عرض کی اے میرے رب میں

قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ

نے اُن میں ایک جان مار ڈالی ہے ف۹۱ تو ڈرتا ہوں کہ مجھے قتل کردیں اور میرا بھائی ہارون اس کی زبان

مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْۤ ۫ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے رسول بنا کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ ف۹۲ مجھے جھٹلائیں گے

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ

فرمایا قریب ہے کہ ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم دونوں کا کچھ نقصان

اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ معانقة ۱۱

نہ کرسکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں گے غالب آؤ گے ف۹۳ پھر جب موسیٰ ان کے

مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا

پاس ہماری روشن نشانیاں لایا بولے یہ تو نہیں مگر بناوٹ کا جادو ف۹۴ اور ہم نے اپنے اگلے

ف۸۵ تب ندا کی گئی ف۸۶ کوئی خطرہ نہیں ف۸۷ اپنی قمیص کے ف۸۸ شعاعِ آفتاب کی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا دستِ مبارک گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس میں ایسی تیز چمک تھی جس سے نگاہیں جھپکیں۔ ف۸۹ تاکہ ہاتھ اپنی اصلی حالت پر آئے اور خوف رفع ہوجائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا تاکہ جو خوف سانپ دیکھنے کے وقت پیدا ہوگیا تھا رفع ہوجائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو خوفزدہ اپنا ہاتھ سینہ پر رکھے گا اس کا خوف دفع ہوجائے گا۔ ف۹۰ یعنی عصا اور ید بیضا تمہاری رسالت کی برہانیں ہیں ف۹۱ یعنی قبطی میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے ف۹۲ یعنی فرعون اور اس کی قوم ف۹۳ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۹۴ ان بدنصیبوں نے معجزات کا انکار کردیا اور ان کو جادو بتادیا مطلب یہ تھا کہ جس طرح تمام انواع سحر باطل ہوتے ہیں اسی طرح معاذاللہ یہ بھی ہے۔

بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ
باپ داداؤں میں ایسا نہ سنا و۹۵ اور موسیٰ نے فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے

بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
پاس سے ہدایت لایا و۹۶ اور جس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا و۹۷ بے شک ظالم مراد

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
کو نہیں پہنچتے و۹۸ اور فرعون بولا اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا

غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ
کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان میرے لیے گارا پکا کر و۹۹ ایک محل بنا و۱۰۰ کہ شاید میں موسیٰ

اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ
کے خدا کو جھانک آؤں و۱۰۱ اور بے شک میرے گمان میں تو وہ و۱۰۲ جھوٹا ہے و۱۰۳ اور اس نے اور اُس کے

جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾
لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی و۱۰۴ اور سمجھے کہ اُنھیں ہماری طرف پھرنا نہیں

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
تو ہم نے اُسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا و۱۰۵ تو دیکھو کیسا انجام ہوا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا
ستم گاروں کا اور انھیں ہم نے و۱۰۶ دوزخیوں کا پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں و۱۰۷ اور قیامت کے دن

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ
اُن کی مدد نہ ہوگی اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگائی و۱۰۸ اور قیامت کے دن ان

و۹۵ یعنی آپ سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا گیا یا یہ معنی ہیں کہ جو دعوت آپ ہمیں دیتے ہیں وہ ایسی نئی ہے کہ ہمارے آباء و اجداد میں بھی ایسی نہیں سنی گئی تھی و۹۶ یعنی جو حق پر ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ سرفراز فرمایا۔ و۹۷ اور وہ وہاں کی نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ نوازا جائے گا۔ و۹۸ یعنی کافروں کو آخرت کی فلاح میسر نہیں۔ و۹۹ اینٹ تیار کر۔ کہتے ہیں کہ یہی دنیا میں سب سے پہلے اینٹ بنانے والا ہے یہ صنعت اس سے پہلے نہ تھی۔ و۱۰۰ نہایت بلند و۱۰۱ چنانچہ ہامان نے ہزارہا کاریگر اور مزدور جمع کیے اینٹیں بنوائیں اور عمارتی سامان جمع کر کے اتنی بلند عمارت بنوائی کہ دنیا میں اس کے برابر کوئی عمارت بلند نہ تھی، فرعون نے یہ گمان کیا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لیے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لیے ممکن ہوگا۔ و۱۰۲ یعنی موسیٰ علیہ السلام و۱۰۳ اپنے اس دعویٰ میں کہ اس کا ایک معبود ہے جس نے اس کو اپنا رسول بنا کر ہماری طرف بھیجا۔ و۱۰۴ اور حق کو نہ مانا اور باطل پر رہے و۱۰۵ اور سب غرق ہو گئے۔ و۱۰۶ دنیا میں و۱۰۷ یعنی کفر و معاصی کی دعوت دیتے ہیں جس سے عذابِ جہنم کے مستحق ہوں اور جو ان کی اطاعت کرے وہ بھی جہنمی ہو جائے۔ و۱۰۸ یعنی رسوائی اور رحمت سے دوری۔

مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا ع ۱۴
کا برا ہے اور بےشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی ف۱۰۹ بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں (قومیں) ف۱۱۰
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآىٕرَ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾
ہلاک فرمادیں جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ نصیحت مانیں
وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ
اور تم ف۱۱۱ طور کی جانب مغرب میں نہ تھے ف۱۱۲ جب کہ ہم نے موسیٰ کو رسالت کا حکم بھیجا ف۱۱۳ اور اُس وقت تم
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ۙ وَ لٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُۚ وَ
حاضر نہ تھے مگر ہوا یہ کہ ہم نے سنگتیں پیدا کیں ف۱۱۴ کہ ان پر زمانہ دراز گزرا ف۱۱۵ اور
مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَاۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا
نہ تم اہل مدین میں مقیم تھے ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے ہاں ہم
مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَ لٰكِنْ رَّحْمَةً
رسول بنانے والے ہوئے ف۱۱۶ اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی ف۱۱۷ ہاں تمہارے رب کی
مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ
مہر ہے (کہ تمہیں غیب کے علم دیئے) ف۱۱۸ کہ تم ایسی قوم کو ڈر سناؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۱۱۹ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
ان کو نصیحت ہو اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی پہنچتی انھیں کوئی مصیبت ف۱۲۰ اس کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۱
فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ
تو کہتے اے ہمارے رب تو نے کیوں نہ بھیجا ہماری طرف کوئی رسول کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور

ف۱۰۹ یعنی توریت۔ ف۱۱۰ مثل قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ کے ف۱۱۱ اے سید انبیاء محمد مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۱۱۲ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا میقات تھا۔ ف۱۱۳ اور ان سے کلام فرمایا اور انہیں مقرب کیا۔ ف۱۱۴ یعنی بہت سی امتیں بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ف۱۱۵ تو وہ اللہ کا عہد بھول گئے اور انہوں نے اس کی فرمانبرداری ترک کی اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم سے سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حق میں اور آپ پر ایمان لانے کے متعلق عہد لیے تھے جب دراز زمانہ گزرا اور امتوں کے بعد امتیں گزرتی چلی گئیں تو وہ لوگ ان عہدوں کو بھول گئے اور اس کی وفا ترک کردی۔ ف۱۱۶ تو ہم نے آپ کو علم دیا اور پہلوں کے حالات پر مطلع کیا۔ ف۱۱۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت عطا فرمانے کے وقت۔ ف۱۱۸ جن سے تم ان کے احوال بیان فرماتے ہو آپ کا ان امور کی خبر دینا آپ کی نبوت کی ظاہر دلیل ہے۔ ف۱۱۹ اس قوم سے مراد اہل مکہ ہیں جو زمانۂ فترت (دو پیغمبروں کے درمیان کے زمانے) میں تھے جو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو پچاس برس کی مدت کا ہے۔ ف۱۲۰ عذاب و سزا ف۱۲۱ یعنی جو کفرو

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِيَ

ایمان لاتے ف۱۲۲ پھر جب ان کے پاس حق آیا ف۱۲۳ ہماری طرف سے بولے ف۱۲۴ انھیں کیوں نہ دیا گیا

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

جو موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۵ کیا اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا ف۱۲۶ بولے

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وقفه وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ

دو جادو ہیں ایک دوسرے کی پشتی (امداد) پر اور بولے ہم ان دونوں کے منکر ہیں ف۱۲۷ تم فرماؤ تو اللہ کے پاس سے کوئی

عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ

کتاب لے آؤ جو اِن دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت کی ہو ف۱۲۸ میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو ف۱۲۹ پھر اگر

يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ

وہ یہ تمہارا فرمانا قبول نہ کریں ف۱۳۰ تو جان لو کہ ف۱۳۱ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کے پیچھے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اپنی خواہش کی

هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ ع ع ۸ ۸

پیروی کرے اللہ کی ہدایت سے جدا بے شک اللہ ہدایت نہیں فرماتا ظالم لوگوں کو

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اور بے شک ہم نے اُن کے لیے بات مسلسل اُتاری ف۱۳۲ کہ وہ دھیان کریں جن کو ہم نے اس سے پہلے ف۱۳۳

عصیان انہوں نے کیا ف۱۲۲ معنی آیت کے یہ ہیں کہ رسولوں کا بھیجنا ہی الزامِ حجت کے لیے ہے کہ انہیں یہ عذر کرنے کی گنجائش نہ ملے کہ ہمارے پاس رسول نہیں بھیجے گئے اس لیے گمراہ ہوگئے اگر رسول آتے تو ہم ضرور مطیع ہوتے اور ایمان لاتے ۔ ف۱۲۳ یعنی سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ۔ ف۱۲۴ مکہ کے کفار ف۱۲۵ یعنی انہیں قرآن کریم یک بارگی کیوں نہیں دیا گیا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری توریت ایک ہی بار میں عطا کی گئی تھی یا یہ معنی ہیں کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو عصا اور ید بیضا جیسے معجزات کیوں نہ دیئے گئے اللّٰہ تبارک وتعالٰی فرماتا ہے: ف۱۲۶ یہود نے قریش کو پیغام بھیجا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سے معجزات طلب کریں ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جن یہود نے یہ سوال کیا ہے کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور جو انہیں اللّٰہ کی طرف سے دیا گیا ہے اس کے منکر نہ ہوئے ۔ ف۱۲۷ یعنی توریت کے بھی اور قرآن کے بھی ان دونوں کو انہوں نے جادو کہا اور ایک قرأت میں ''سَاحِرَانِ'' ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ دونوں جادوگر ہیں یعنی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۔ **شانِ نزول:** مشرکین مکہ نے یہود مدینہ کے سرداروں کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کتب سابقہ میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں حضور کی نعت وصفت ان کی کتاب توریت میں موجود ہے جب یہ خبر قریش کو پہنچی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام وسید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت کہنے لگے کہ وہ دونوں جادوگر ہیں ان میں ایک دوسرے کا مُعین و مددگار رہے اس پر اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا: ف۱۲۸ یعنی توریت وقرآن سے ۔ ف۱۲۹ اپنے اس قول میں کہ یہ دونوں جادو یا جادوگر ہیں اس میں تنبیہ ہے کہ وہ اس کے مثل کتاب لانے سے عاجز محض ہیں چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے ۔ ف۱۳۰ اور ایسی کتاب نہ لاسکیں ف۱۳۱ ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے ۔ ف۱۳۲ یعنی قرآن کریم ان کے پاس پیاپے (متواتر) اور مسلسل آیا وعدا اور وعید اور قصص اور عبرتیں اور موعظتیں تا کہ سمجھیں اور ایمان لائیں ۔ ف۱۳۳ یعنی قرآن شریف سے یا سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے پہلے ۔ **شانِ نزول:** یہ آیت مومنین اہل کتاب حضرت عبد اللّٰہ بن سلام

النصف

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ

کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ

بے شک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے ہم اس سے پہلے ہی گردن رکھ چکے تھے ف۱۳۴ ان کو ان کا اجر

اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ وَ مِمَّا

دوبالا دیا جائے گا ف۱۳۵ بدلہ اُن کے صبر کا ف۱۳۶ اور وہ بھلائی سے برائی کو ٹالتے ہیں ف۱۳۷ اور ہمارے دیئے

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَاۤ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۱۳۸ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں اُس سے تغافل کرتے ہیں ف۱۳۹ اور کہتے ہیں ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ٘ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ٘ لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ

ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل بس تم پر سلام ف۱۴۰ ہم جاہلوں کے غرضی (چاہنے والے) نہیں ف۱۴۱ بے شک

لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ

ہدایت والوں کو ف۱۴۲ اور کہتے ہیں اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو لوگ ہمارے ملک سے ہمیں اُچک

اوران کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہل انجیل کے حق میں نازل ہوئی جو حبشہ سے آکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ چالیس حضرات تھے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ آئے جب انہوں نے مسلمانوں کی حاجت اور تنگیِ معاش دیکھی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس مال ہیں حضور اجازت دیں تو ہم واپس جاکر اپنے مال لے آئیں اوران سے مسلمانوں کی خدمت کریں حضور نے اجازت دی اور وہ جاکر اپنے مال لے آئے اوران سے مسلمانوں کی خدمت کی ان کے حق میں یہ آیات ''مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ'' تک نازل ہوئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیتیں اسّی ۸۰ اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئیں جن میں چالیس ۴۰ نجران کے اور بتیس حبشہ کے اور آٹھ شام کے تھے۔ ف۱۳۴ یعنی نزولِ قرآن سے قبل ہی ہم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ نبی برحق ہیں کیونکہ توریت وانجیل میں ان کا ذکر ہے۔ ف۱۳۵ کیونکہ وہ پہلی کتاب پر بھی ایمان لائے اور قرآن پاک پر بھی۔ ف۱۳۶ کہ انہوں نے اپنے دین پر بھی صبر کیا اور مشرکین کی ایذا پر بھی۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جنہیں دو اجر ملیں گے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی۔ دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور مولا کا بھی۔ تیسرا وہ جس کے پاس باندی تھی جس سے قربت کرتا تھا پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھایا اچھی تعلیم دی اور آزاد کرکے اس سے نکاح کرلیا اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔ ف۱۳۷ طاعت سے معصیت کو اور حلم سے ایذاء کو، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ توحید کی شہادت یعنی ''اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' سے شرک کو۔ ف۱۳۸ طاعت میں، یعنی صدقہ کرتے ہیں۔ ف۱۳۹ مشرکین مکہ مکرمہ کے ایمان داروں کو ان کا دین ترک کرنے اور اسلام قبول کرنے پر گالیاں دیتے اور برا کہتے یہ حضرات ان کی بے ہودہ باتیں سن کر اعراض فرماتے ف۱۴۰ یعنی ہم تمہاری بے ہودہ باتوں اور گالیوں کے جواب میں گالیاں نہ دیں گے۔ ف۱۴۱ ان کے ساتھ میل جول نشست وبرخاست نہیں چاہتے ہمیں جاہلانہ حرکات گوارا نہیں۔ (نُسِخَ ذٰلِکَ بِالْقِتَالِ)۔ ف۱۴۲ جن کے

أَرْضِنَا ۭ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ

لے جائیں گے ف۱۴۳ کیا ہم نے اُنھیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں ف۱۴۴ جس کی طرف ہر چیز کے پھل

رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن

لائے جاتے ہیں ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں اکثر کو علم نہیں ف۱۴۵ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک

قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا ۖ فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا

کر دیئے جو اپنے عیش پر اترا گئے تھے ف۱۴۶ تو یہ ہیں اُن کے مکان ف۱۴۷ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ

کم ف۱۴۸ اور ہمیں وارث ہیں ف۱۴۹ اور تمہارا رب شہروں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک

يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ

ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ف۱۵۰ جو اُن پر ہماری آیتیں پڑھے ف۱۵۱ اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے

إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں ف۱۵۲ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا

لیے اس نے ہدایت مقدر فرمائی جو دلائل سے پند پذیر ہونے اور حق بات ماننے والے ہیں۔ **شانِ نزول:** مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے حق میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان سے ان کی موت کے وقت فرمایا: اے چچا! کہہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" میں تمہارے لیے روزِ قیامت شاہد ہوں گا انہوں نے کہا کہ اگر مجھے قریش کے عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ شعر پڑھے "وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِاَنَّ دِیْنَ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّةِ دِیْنًا لَوْ لَا الْمَلَامَةُ اَوْحِذَارُ مُسَبَّةٍ لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنًا" یعنی میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ اس دین کو قبول کرتا اس کے بعد ابو طالب کا انتقال ہو گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۴۳** یعنی سرزمین عرب سے ایک دم نکال دیں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حارث بن عثمان بن نوفل بن عبد مناف کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یہ تو ہم یقین سے جانتے ہیں کہ جو آپ فرماتے ہیں وہ حق ہے لیکن اگر ہم آپ کے دین کا اتباع کریں تو ہمیں ڈر ہے کہ عرب کے لوگ ہمیں شہر بدر کر دیں گے اور ہمارے وطن میں نہ رہنے دیں گے۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا۔ **ف۱۴۴** جہاں کے رہنے والے قتل و غارت سے امن میں ہیں اور جہاں جانوروں اور سبزوں تک کو امن ہے۔ **ف۱۴۵** اور وہ اپنی جہالت سے نہیں جانتے کہ یہ روزی اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے اگر یہ سمجھ ہوتی تو جانتے کہ خوف و امن بھی اسی کی طرف سے ہے اور ایمان لانے میں شہر بدر کئے جانے کا خوف نہ کرتے۔ **ف۱۴۶** اور انہوں نے طغیان اختیار کیا تھا کہ اللہ تعالٰی کی دی ہوئی روزی کھاتے اور پوجتے بتوں کو، اہلِ مکہ کو ایسی قوم کے خراب انجام سے خوف دلایا جاتا ہے جن کا حال ان کی طرح تھا کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں پاتے اور شکر نہ کرتے ان نعمتوں پر اِتراتے وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ **ف۱۴۷** جن کے آثار باقی ہیں اور عرب کے لوگ اپنے سفروں میں انہیں دیکھتے ہیں۔ **ف۱۴۸** کہ کوئی مسافر یا رہرو (راہ چلتا) ان میں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاتا ہے پھر خالی پڑے رہتے ہیں۔ **ف۱۴۹** ان مکانوں کے یعنی وہاں کے رہنے والے ایسے ہلاک ہوئے کہ ان کے بعد ان کا کوئی جانشین باقی نہ رہا اب اللہ کے سوا ان مکانوں کا کوئی وارث نہیں خَلق کی فنا کے بعد وہی سب کا وارث ہے۔ **ف۱۵۰** یعنی مرکزی مقام میں۔ بعض مفسرین نے کہا کہ ام القرٰی سے مراد مکہ مکرمہ ہے اور رسول سے مراد خاتم انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ **ف۱۵۱** اور انہیں تبلیغ کرے اور خبر دے کہ اگر وہ ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب کیا جائے گا تاکہ ان پر حجت لازم ہو اور ان کے لیے عذر کی گنجائش باقی نہ رہے۔ **ف۱۵۲** رسول کی تکذیب کرتے ہوں اپنے

وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ ‏ ع ٦ ١٠ ٩

اور اس کا سنگار ہے ف۱۵۳ اور جو اللہ کے پاس ہے ف۱۵۴ وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ف۱۵۵ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۵۶ تو کیا وہ جسے ہم نے

وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ

اچھا وعدہ دیا ف۱۵۷ تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت

الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

کے دن گرفتار کرکے حاضر لایا جائے گا ف۱۵۸ اور جس دن انھیں ندا کرے گا ف۱۵۹ تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

وہ شریک جنھیں تم ف۱۶۰ گمان کرتے تھے کہیں گے وہ جن پر بات ثابت ہوچکی ف۱۶۱ اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ؗ مَا كَانُوْٓا

یہ ہیں وہ جنھیں ہم نے گمراہ کیا ہم نے اُنھیں گمراہ کیا جیسے خود گمراہ ہوئے تھے ف۱۶۲ ہم اُن سے بیزار ہوکر تیری طرف رجوع لاتے ہیں وہ

اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا

ہم کو نہ پوجتے تھے ف۱۶۳ اور ان سے فرمایا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو ف۱۶۴ تو وہ پکاریں گے تو وہ ان کی نہ

لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

سنیں گے اور دیکھیں گے عذاب کیا اچھا ہوتا اگر وہ راہ پاتے ف۱۶۵ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ

تو فرمائے گا ف۱۶۶ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا ف۱۶۷ تو اُس دن ان پر خبریں اندھی

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہوجائیں گی ف۱۶۸ تو وہ کچھ پوچھ گچھ نہ کریں گے ف۱۶۹ تو وہ جس نے توبہ کی ف۱۷۰ اور ایمان لایا ف۱۷۱ اور اچھا کام کیا

کفر پر مُصِر (ڈٹے ہوئے) ہوں اور اس سبب سے عذاب کے مستحق ہوں۔ ف۱۵۳ جس کی بقا بہت تھوڑی اور جس کا انجام فنا۔ ف۱۵۴ یعنی آخرت کے منافع ف۱۵۵ تمام کدورتوں سے خالی اور دائم، غیر منقطع۔ ف۱۵۶ کہ اتنا سمجھ سکو کہ باقی فانی سے بہتر ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص آخرت کو دنیا پر ترجیح نہ دے وہ نادان ہے۔ ف۱۵۷ ثواب جنت کا۔ ف۱۵۸ یہ دونوں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ان میں پہلا جسے اچھا وعدہ دیا گیا مومن ہے اور دوسرا کافر۔ ف۱۵۹ اللہ تعالیٰ بطریق توبیخ ف۱۶۰ دنیا میں میرا شریک ف۱۶۱ یعنی عذاب واجب ہوچکا اور وہ لوگ اہلِ ضلالت (گمراہوں) کے سردار اور ائمۂ کفر ہیں۔ ف۱۶۲ یعنی وہ لوگ ہمارے بہکانے سے باختیار خود گمراہ ہوئے ہماری ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں ہم نے انہیں مجبور نہ کیا تھا۔ ف۱۶۳ بلکہ وہ اپنی خواہشوں کے پرستار اور اپنی شہوات کے مطیع تھے۔ ف۱۶۴ یعنی کفار سے فرمایا جائے گا کہ اپنے بتوں کو پکارو وہ تمہیں عذاب سے بچائیں ف۱۶۵ دنیا میں تاکہ آخرت میں عذاب نہ دیکھتے۔ ف۱۶۶ یعنی کفار سے دریافت فرمائے گا۔ ف۱۶۷ جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے اور حق کی دعوت دیتے تھے۔ ف۱۶۸ اور کوئی عذر اور حجت انہیں نظر نہ آئے گی۔ ف۱۶۹ اور غایت دہشت سے ساکت رہ جائیں گے

فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ

قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور

يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾

پسند فرماتا ہے ف۱۷۲ ان کا ف۱۷۳ کچھ اختیار نہیں پاکی اور برتری ہے اللہ کو اُن کے شرک سے

وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

اور تمہارارب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے ف۱۷۴ اور جو ظاہر کرتے ہیں ف۱۷۵ اور وہی ہے اللہ کہ

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ

کوئی خدا نہیں اُس کے سوا اسی کی تعریف ہے دنیا ف۱۷۶ اور آخرت میں اور اسی کا حکم ہے ف۱۷۷ اور اُسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى

پھر جاؤ گے تم فرماؤ ف۱۷۸ بھلا دیکھو تو اگر اللہ ہمیشہ تم پر

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ

قیامت تک رات رکھے ف۱۷۹ تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لادے ف۱۸۰ تو کیا تم سُنتے نہیں ف۱۸۱ تم فرماؤ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ قیامت تک ہمیشہ دن رکھے ف۱۸۲

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ

تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں رات لادے جس میں آرام کرو ف۱۸۳ تو کیا تمہیں سوجھتا نہیں ف۱۸۴ اور

یا کوئی کسی سے اس لیے نہ پوچھے گا کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں تابع ہوں یا متبوع کافر ہوں یا کافر گر۔ ف۱۷۰ شرک سے۔ ف۱۷۱ اپنے رب پر اور اس تمام پر جو رب کی طرف سے آیا ف۱۷۲ **شانِ نزول:** یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت کے لیے کیوں برگزیدہ کیا۔ یہ قرآن مکہ و طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا اس کلام کا قائل ولید بن مغیرہ تھا اور بڑے آدمی سے وہ اپنے آپ کو اور عروہ بن مسعود ثقفی کو مراد لیتا تھا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ رسولوں کا بھیجنا ان لوگوں کے اختیار سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اس کی مرضی میں دخل کی کیا مجال۔ ف۱۷۳ یعنی مشرکین کا ف۱۷۴ یعنی کفر اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت جس کو یہ لوگ چھپاتے ہیں ف۱۷۵ اپنی زبانوں سے خلاف واقع جیسے کہ نبوت میں طعن کرنا اور قرآن پاک کی تکذیب۔ ف۱۷۶ کہ اس کے اولیاء دنیا میں بھی اس کی حمد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کی حمد سے لذت اٹھاتے ہیں۔ ف۱۷۷ اسی کی قضاء ہر چیز میں نافذ و جاری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اپنے فرمانبرداروں کے لیے مغفرت کا اور نافرمانوں کے لیے شفاعت کا حکم فرماتا ہے۔ ف۱۷۸ اے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل مکہ سے ف۱۷۹ اور دن نکالے ہی نہیں ف۱۸۰ جس میں تم اپنی معاش کے کام کرسکو۔ ف۱۸۱ گوش ہوش سے کہ شرک سے باز آؤ۔ ف۱۸۲ رات ہونے ہی نہ دے۔ ف۱۸۳ اور دن میں جو کام اور محنت کی تھی اس کی تکان دور کرو۔ ف۱۸۴ کہ تم کتنی بڑی غلطی میں ہو جو اس کے ساتھ اور کو شریک کرتے ہو۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ڈھونڈو ف۱۸۵ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۸۶ اور جس دن اُنھیں ندا کرے گا تو فرمائے گا کہاں ہیں میرے

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا

وہ شریک جو تم بکتے تھے اور ہر گروہ میں سے ہم ایک گواہ نکال کر ف۱۸۷ فرمائیں گے اپنی

بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع اِنَّ ع ۱۵ ۱۰

دلیل لاؤ ف۱۸۸ تو جان لیں گے کہ ف۱۸۹ حق اللّٰہ کا ہے اور ان سے کھوئی جائیں گی جو بناوٹیں کرتے تھے ف۱۹۰ بے شک

قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ

قارون موسیٰ کی قوم سے تھا ف۱۹۱ پھر اس نے ان پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ

جن کی کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں جب اُس سے اس کی قوم ف۱۹۲ نے کہا اِترا نہیں ف۱۹۳

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ

بے شک اللّٰہ اِترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو مال تجھے اللّٰہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر طلب کر ف۱۹۴

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا

اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول ف۱۹۵ اور احسان کر ف۱۹۶ جیسا اللّٰہ نے تجھ پر احسان کیا اور ف۱۹۷

ف۱۸۵ کسب معاش کرو ف۱۸۶ اور اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ ف۱۸۷ یہاں گواہ سے رسول مراد ہیں جو اپنی اپنی امتوں پر شہادت دیں گے کہ انہوں نے انہیں رب کے پیام پہنچائے اور نصیحتیں کیں۔ ف۱۸۸ یعنی شرک اور رسولوں کی مخالفت جو تمہارا شیوہ تھا اس پر کیا دلیل ہے پیش کرو۔ ف۱۸۹ الٰہیت و معبودیت خاص ف۱۹۰ دنیا میں کہ اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ ف۱۹۱ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچا "یصہر" کا بیٹا تھا نہایت خوبصورت شکیل آدمی تھا اسی لیے اس کو منور کہتے تھے اور بنی اسرائیل میں توریت کا سب سے بہتر قاری تھا، ناداری کے زمانہ میں نہایت متواضع و بااخلاق تھا دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال متغیر ہوا اور سامری کی طرح منافق ہوگیا۔ کہا گیا ہے کہ فرعون نے اس کو بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا۔ ف۱۹۲ یعنی مومنین بنی اسرائیل ف۱۹۳ کثرت مال پر ف۱۹۴ اللّٰہ کی نعمتوں کا شکر کر کے اور مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے۔ ف۱۹۵ یعنی دنیا میں آخرت کے لیے عمل کر کہ عذاب سے نجات پائے اس لیے کہ دنیا میں انسان کا حقیقی حصہ یہ ہے کہ آخرت کے لیے عمل کرے صدقہ دے کر صلۂ رحمی کر کے اور اعمال خیر کے ساتھ اور اس کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اپنی صحت وقوت و جوانی و دولت کو نہ بھول اس سے کہ ان کے ساتھ آخرت طلب کرے۔ حدیث میں ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت سمجھو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، ثروت کو ناداری سے پہلے، فراغت کو شغل سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے۔ ف۱۹۶ اللّٰہ کے بندوں کے ساتھ۔ ف۱۹۷ معاصی اور گناہوں کا ارتکاب کر کے اور ظلم و بغاوت کر کے۔

تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ

بولا یہ ف۱۹۸ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے جو میرے پاس ہے ف۱۹۹ اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللّٰہ نے اس سے پہلے وہ سنگتیں (قومیں) ہلاک فرمادیں جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ ف۲۰۰ اور مجرموں سے

زمین میں فساد نہ چاہ بے شک اللّٰہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْؕ اَوَ لَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًاؕ وَ لَا یُسْـَٔلُ عَنْ

ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖؕ قَالَ الَّذِیْنَ

اُن کے گناہوں کی پوچھ نہیں ف۲۰۱ تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں ف۲۰۲ بولے وہ جو

یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُۙ اِنَّهٗ لَذُوْ

دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا

حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ

بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنھیں علم دیا گیا ف۲۰۳ خرابی ہو تمہاری اللّٰہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لیے جو

اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًاۚ وَ لَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَ بِدَارِهِ

ایمان لائے اور اچھے کام کرے ف۲۰۴ اور یہ انھیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں ف۲۰۵ تو ہم نے اُسے ف۲۰۶ اور اُس کے گھر کو

الْاَرْضَ قف فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ق وَ مَا كَانَ

زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللّٰہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی ف۲۰۷ اور نہ وہ

ف۱۹۸ یعنی قارون نے کہا کہ یہ مال ف۱۹۹ اس علم سے مراد یا علمِ توریت ہے یا علمِ کیمیا جو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل کیا تھا اور اس کے ذریعہ سے رانگ کو چاندی اور تانبے کو سونا بنا لیتا تھا یا علمِ تجارت یا علمِ زراعت یا اور پیشوں کا علم۔ سہل نے فرمایا: جس نے خود بینی کی، فلاح نہ پائی۔ ف۲۰۰ یعنی قوت و مال میں اس سے زیادہ تھے اور بڑی جماعتیں رکھتے تھے انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر یہ کیوں قوت و مال کی کثرت پر غرور کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ایسے لوگوں کا انجام ہلاک ہے۔ ف۲۰۱ ان سے دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ ان کا حال جاننے والا ہے لہٰذا اِستعلام کے لیے سوال نہ ہوگا توبیخ و زجر (ڈانٹ ڈپٹ) کے لیے ہوگا۔ ف۲۰۲ بہت سے سوار جِلَو میں (ہمراہ) لیے ہوئے زیوروں سے آراستہ، حریری (ریشمی) لباس پہنے آراستہ گھوڑوں پر سوار۔ ف۲۰۳ یعنی بنی اسرائیل کے علماء۔ ف۲۰۴ اس دولت سے جو دنیا میں قارون کو ملی۔ ف۲۰۵ یعنی عمل صالح صابرین ہی کا حصہ ہیں اور اس کا ثواب وہی پاتے ہیں۔ ف۲۰۶ یعنی قارون کو ف۲۰۷ قارون اور اس کے گھر کے دھنسانے کا واقعہ علمائے سِیَر و اخبار نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد مذبح کی ریاست حضرت ہارون علیہ السلام کو تفویض کی بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس لاتے اور وہ مذبح میں رکھتے آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا لیتی قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر رشک ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ رسالت تو آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی میں کچھ بھی نہ رہا باوجودیکہ میں توریت کا بہترین قاری ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ منصب

مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

بدلہ لے سکا ف۲۰۸ اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح ف۲۰۹ کہنے لگے

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ

عجب بات ہے اللّٰہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۲۱۰ اگر

مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ ۧ تِلْكَ الدَّارُ ع ۸ ۱۱

اللّٰہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں یہ آخرت

حضرت ہارون کو میں نے نہیں دیا اللّٰہ نے دیا ہے قارون نے کہا خدا کی قسم میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا جب تک آپ اس کا ثبوت مجھے دکھا نہ دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رؤساء بنی اسرائیل کو جمع کر کے فرمایا: اپنی لاٹھیاں لے آؤ۔ انہیں سب کو اپنے قبہ میں جمع کیا رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے صبح کو حضرت ہارون علیہ السلام کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اس میں پتے نکل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قارون تو نے یہ دیکھا قارون نے کہا یہ آپ کے جادو سے کچھ عجیب نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی مدارات کرتے تھے اور وہ آپ کو ہر وقت ایذا دیتا تھا اور اس کی سرکشی اور تکبر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عداوت دم بدم ترقی پر تھی اس نے ایک مکان بنایا جس کا دروازہ سونے کا تھا اور اس کی دیواروں پر سونے کے تختے نصب کئے بنی اسرائیل صبح و شام اس کے پاس آتے کھانے کھاتے باتیں بناتے اسے ہنساتے جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو قارون موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے آپ سے طے کیا کہ درہم و دینار و مویشی وغیرہ میں سے ہزارواں حصہ زکوٰۃ دے گا لیکن گھر جا کر حساب کیا تو اس کے مال میں سے اتنا بھی بہت کثیر ہوتا تھا اس کے نفس نے اتنی بھی ہمت نہ کی اور اس نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے کہا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام کی ہر بات میں اطاعت کی اب وہ تمہارے مال لینا چاہتے ہیں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا آپ ہمارے بڑے ہیں جو آپ چاہیں حکم دیجئے کہنے لگا کہ فلانی بدچلن عورت کے پاس جاؤ اور اس سے ایک معاوضہ مقرر کرو کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائے ایسا ہوا تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ قارون نے اس عورت کو ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور بہت سے مواعید کر کے یہ تہمت لگانے پر طے کیا اور دوسرے روز بنی اسرائیل کو جمع کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بنی اسرائیل آپ کا انتظار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرمائیں حضرت تشریف لائے اور بنی اسرائیل میں کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل جو چوری کرے گا اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بہتان لگائے گا اس کے اَسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور جو زنا کرے گا اس کے اگر بی بی نہیں ہے تو سو کوڑے مارے جائیں گے اور اگر بی بی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ قارون کہنے لگا کہ یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ آپ ہی ہوں؟ فرمایا: خواہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ کہنے لگا کہ بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے فلاں بدکار عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اسے بلاؤ وہ آئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا اور اس میں رستے بنائے اور توریت نازل کی سچ کہہ دے وہ عورت ڈر گئی اور اللّٰہ کے رسول پر بہتان لگا کر انہیں ایذا دینے کی جرأت اسے نہ ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اس سے توبہ کرنا بہتر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جو کچھ قارون کہلانا چاہتا ہے اللّٰہ عزوجل کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے عوض میں میرے لیے بہت مال کثیر مقرر کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے حضور روتے ہوئے سجدہ میں گرے اور یہ عرض کرنے لگے یارب اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کو وحی فرمائی کہ میں نے زمین کو آپ کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیا ہے آپ اس کو جو چاہیں حکم دیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا: اے بنی اسرائیل اللّٰہ تعالیٰ نے مجھے قارون کی طرف بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف بھیجا تھا جو قارون کا ساتھی ہو اس کے ساتھ اس کی جگہ ٹھہرا رہے جو میرا ساتھی ہو جدا ہو جائے سب لوگ قارون سے جدا ہو گئے سوائے دو شخصوں کے کوئی اس کے ساتھ نہ رہا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ انہیں پکڑ لے تو وہ گھٹنوں تک دھنس گئے پھر آپ نے یہی فرمایا تو کمر تک دھنس گئے آپ یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ لوگ گردنوں تک دھنس گئے اب وہ بہت منت، لجاجت کرتے تھے اور قارون آپ کو اللّٰہ کی قسمیں اور رشتہ و قرابت کے واسطے دیتا تھا مگر آپ نے التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔ قتادہ نے کہا کہ وہ قیامت تک دھنستے ہی چلے جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے مکان اور اس کے خزائن و اموال کی وجہ سے اس کے لیے بددعا کی یہ سن کر آپ نے اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کا مکان اور اس کے خزانے و اموال سب زمین میں دھنس گئے۔ ف۲۰۸ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ ف۲۰۹ اپنی اس آرزو پر نادم ہو کر ف۲۱۰ جس کے لیے چاہے۔

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ

کا گھر ف۲۱۱ ہم اُن کے لیے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ

عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے ف۲۱۲ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے ف۲۱۳ اور جو

بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَى الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

بدی لائے تو بد کام والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کیا تھا

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ

بےشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ف۲۱۴ وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو ف۲۱۵ تم فرماؤ میرا رب خوب جانتا ہے

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ

اُسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی میں ہے ف۲۱۶ اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ

یُّلْقٰۤى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا

کتاب تم پر بھیجی جائے گی ف۲۱۷ ہاں تمہارے رب نے رحمت فرمائی تو تم ہرگز کافروں کی

لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَ ادْعُ

پشتی (مدد) نہ کرنا ف۲۱۸ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اُتاری گئیں ف۲۱۹ اور اپنے رب

اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ

وقف لازم

کی طرف بلاؤ ف۲۲۰ اور ہرگز شرک والوں میں نہ ہونا ف۲۲۱ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے

ف۲۱۱ یعنی جنت ف۲۱۲ محمود۔ ف۲۱۳ دس گنا ثواب۔ ف۲۱۴ یعنی اس کی تلاوت و تبلیغ اور اس کے احکام پر عمل لازم کیا ف۲۱۵ یعنی مکہ مکرمہ میں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں بڑے شان و شکوہ اور عزت و وقار اور غلبہ و اقتدار کے ساتھ داخل کرے گا وہاں کے رہنے والے سب آپ کے زیر فرمان ہوں گے، شرک اور اس کے حامی ذلیل و رسوا ہوں گے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کریمہ جحفہ میں نازل ہوئی جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے وہاں پہنچے اور آپ کو اپنی اور اپنے آباء کی جائے ولادت مکہ مکرمہ کا شوق ہوا تو جبریل امین آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کیا حضور کو اپنے شہر مکہ مکرمہ کا شوق ہے، فرمایا: ہاں انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی معاد کی تفسیر موت و قیامت و جنت سے بھی کی گئی ہے۔ ف۲۱۶ یعنی میرا رب جانتا ہے کہ میں ہدایت لایا اور میرے لیے اس کا اجر و ثواب ہے اور مشرکین گمراہی میں ہیں اور سخت عذاب کے مستحق۔ **شانِ نزول:** یہ آیت کفار مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہا تھا "اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ" یعنی آپ ضرور کھلی گمراہی میں ہیں۔ (معاذ اللہ)۔ ف۲۱۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ خطاب ظاہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے اور مراد اس سے مومنین ہیں۔ ف۲۱۸ ان کے مُعین و مددگار نہ ہونا۔ ف۲۱۹ یعنی کفار کی گمراہ کُن باتوں کی طرف التفات نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا۔ ف۲۲۰ خَلق کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت کی دعوت دو۔ ف۲۲۱ ان کی اعانت و موافقت نہ کرنا۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قف كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ط لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ع ﴿٨٨﴾

سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اُس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے ف۲۲۲

ركوعاتها ٧ | ٢٩ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ٨٥ | اٰیاتها ٦٩

سورۂ عنکبوت مکیہ ہے، اس میں انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾

کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی ف۲

وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ

اور بے شک ہم نے اُن سے اگلوں کو جانچا ف۳ تو ضرور اللہ سچوں کو دیکھے گا اور

لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٣﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ

ضرور جھوٹوں کو دیکھے گا ف۴ یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں ف۵ کہ

یَّسْبِقُوْنَا ط سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿٤﴾ مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ

ہم سے کہیں نکل جائیں گے ف۶ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو ف۷ تو بے شک اللہ کی

ف۲۲۲ آخرت میں اور وہی اعمال کی جزا دے گا۔ ف۱ سورۂ عنکبوت مکیہ ہے اس میں سات رکوع انہتر آیتیں نو سو اسی کلمے چار ہزار ایک سو پینسٹھ حرف ہیں۔
ف۲ شدائد، تکالیف اور انواع، مصائب اور ذوقِ طاعات و ترک شہوات و بذل جان و مال سے ان کی حقیقت ایمان خوب ظاہر ہو جائے اور مومن مخلص اور منافق میں امتیاز ظاہر ہو جائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیت ان حضرات کے حق میں نازل ہوئی جو مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے اسلام کا اقرار کیا تو اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ محض اقرار کافی نہیں جب تک کہ ہجرت نہ کرو۔ ان صاحبوں نے ہجرت کی اور بقصد مدینہ روانہ ہوئے مشرکین ان کے درپے ہوئے اور ان سے قتال کیا۔ بعض حضرات ان میں سے شہید ہو گئے بعض بچ آئے ان کے حق میں یہ دو آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد ان لوگوں سے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ولید بن ولید اور عمّار بن یاسر وغیرہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں ایمان لائے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمّار کے حق میں نازل ہوئی جو خدا پرستی کی وجہ سے ستائے جاتے تھے اور کفار انہیں سخت ایذائیں پہنچاتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیتیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت مہجع بن عبد اللہ کے حق میں نازل ہوئی جو بدر میں سب سے پہلے شہید ہونے والے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا کہ مہجع سید الشہداء ہیں اور اس امت میں باب جنت کی طرف پہلے وہ پکارے جائیں گے ان کے والدین اور انکی بی بی کو ان کا بہت صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی پھر ان کی تسلی فرمائی۔ ف۳ طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا، بعض ان میں سے وہ ہیں جو آرے سے چیر ڈالے گئے۔ بعض لوہے کی کنگھیوں سے پرزے پرزے کئے گئے اور مقام صدق و وفا میں ثابت و قائم رہے۔ ف۴ ہر ایک کا حال ظاہر فرما دے گا۔ ف۵ شرک و معاصی میں مبتلا ہیں ف۶ اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے۔ ف۷ بعث و حساب سے ڈرے یا ثواب کی امید رکھے۔

اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ

میعاد ضرور آنے والی ہے ف۸ اور وہی سُنتا جانتا ہے ف۹ اور جو اللّٰہ کی راہ میں کوشش کرے ف۱۰ تو اپنے ہی

لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بھلے کو کوشش کرتا ہے ف۱۱ بے شک اللّٰہ بے پرواہ ہے سارے جہان سے ف۱۲ اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا

کام کئے ہم ضرور اُن کی برائیاں اُتار دیں گے ف۱۳ اور ضرور انھیں اس کام پر بدلہ دیں گے جو ان کے سب

يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ

کاموں میں اچھا تھا ف۱۴ اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی ف۱۵ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں

لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ

کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان ف۱۶ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

جو تم کرتے تھے ف۱۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم اُنھیں نیکوں

فِی الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ اُوْذِیَ فِی

میں شامل کریں گے ف۱۸ اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللّٰہ پر ایمان لائے پھر جب اللّٰہ کی راہ میں اُنھیں کوئی تکلیف دی

ف۸ اس نے ثواب وعذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے ضرور پورا ہونے والا ہے چاہئے کہ اس کے لیے تیار رہے اور عمل صالح میں جلدی کرے۔ **ف۹** بندوں کے اقوال وافعال کو۔ **ف۱۰** خواہ اعداء دین سے محاربہ (جنگ) کر کے یا نفس وشیطان کی مخالفت کر کے اور طاعت الٰہی پر صابر وقائم رہ کر **ف۱۱** اس کا نفع وثواب پائے گا۔ **ف۱۲** انس وجن وملائکہ اور ان کے اعمال وعبادات سے اس کا امرونہی فرمانا بندوں پر رحمت وکرم کے لیے ہے۔ **ف۱۳** نیکیوں کے سبب۔ **ف۱۴** یعنی عمل نیک پر۔ **ف۱۵** احسان اور نیک سلوک کی۔ **شانِ نزول:** یہ آیت اور سورۂ لقمان اور سورۂ احقاف کی آیتیں سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں وبقول ابن اسحٰق سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئیں ان کی ماں حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد سابقین اولین میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ اسلام لائے تو آپ کی والدہ نے کہا کہ تو نے یہ کیا نیا کام کیا خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لیے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا نہ پیا نہ سایہ میں بیٹھی اس سے ضعیف ہوگئی پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی تب حضرت سعد اس کے پاس آئے اور آپ نے اس سے فرمایا کہ اے ماں! اگر تیری سو ۱۰۰ جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں تو چاہے کھا چاہے مت کھا جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر وشرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ **ف۱۶** کیونکہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کو کسی کے کہے سے مان لینا تقلید ہے معنی یہ ہوئے کہ واقع میں میرا کوئی شریک نہیں تو علم وتحقیق سے تو کوئی بھی کسی کو میرا شریک مان ہی نہیں سکتا محال ہے رہا تقلیداً بغیر علم کے میرے لیے شریک مان لینا یہ نہایت قبیح ہے اس میں والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔ **مسئلہ:** ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ **ف۱۷** تمہارے کردار کی جزا دے کر **ف۱۸** کہ ان کے ساتھ حشر فرمائیں گے اور صالحین سے مراد انبیاء واولیاء ہیں۔

اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

جاتی ہے ف۱۹ تو لوگوں کے فتنہ کو اللّٰہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں ف۲۰ اور اگر تمہارے رب کے پاس سے مدد آئے ف۲۱

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ

تو ضرور کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے ف۲۲ کیا اللّٰہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہاں بھر کے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١١﴾

دلوں میں ہے ف۲۳ اور ضرور اللّٰہ ظاہر کردے گا ایمان والوں کو ف۲۴ اور ضرور ظاہر کردے گا منافقوں کو ف۲۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

اور کافر مسلمانوں سے بولے ہماری راہ پر چلو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے ف۲۶

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ

حالانکہ وہ اُن کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے بےشک وہ جھوٹے ہیں اور

لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا

بیشک ضرور اپنے ف۲۷ بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اَور بوجھ ف۲۸ اور ضرور قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ ع ١٣ ١٢

کچھ بہتان اٹھاتے تھے ف۲۹ اور بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں

اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٤﴾

پچاس سال کم ہزار برس رہا ف۳۰ تو اُنھیں طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے ف۳۱

ف۱۹ یعنی دین کے سبب سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے جیسے کہ کفار کا ایذا پہنچانا ف۲۰ اور جیسا اللّٰہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے تھا ایسا خلق کی ایذا سے ڈرتے ہیں حتّٰی کہ ایمان ترک کردیتے ہیں اور کفر اختیار کر لیتے ہیں یہ حال منافقین کا ہے۔ ف۲۱ مثلاً مسلمانوں کی فتح ہو یا انہیں دولت ملے۔ ف۲۲ ایمان و اسلام میں اور تمہاری طرح دین پر ثابت تھے تو ہمیں اس میں شریک کرو۔ ف۲۳ کفر یا ایمان۔ ف۲۴ جو صدق و اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور بلا و مصیبت میں اپنے ایمان و اسلام پر ثابت و قائم رہے۔ ف۲۵ اور دونوں فریقوں کو جزا دے گا۔ ف۲۶ کفار مکہ نے مؤمنین قریش سے کہا تھا کہ تم ہمارا اور ہمارے باپ دادا کا دین اختیار کرو تمہیں اللّٰہ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے گی اس کے ہم کفیل ہیں اور تمہارے گناہ ہماری گردن پر یعنی اگر ہمارے طریقہ پر رہنے سے اللّٰہ تعالیٰ نے تم کو پکڑا اور عذاب کیا تو تمہارا عذاب ہم اپنے اوپر لے لیں گے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب فرمائی۔ ف۲۷ کفر و معاصی کے ف۲۸ ان کے گناہوں کے جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اور راہ حق سے روکا۔ حدیث شریف میں ہے: جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ نکالا اس پر اس طریقہ نکالنے کا گناہ بھی ہے اور قیامت تک جو لوگ اس پر عمل کریں ان کے گناہ بھی بغیر اس کے کہ ان پر سے ان کے بارِ گناہ میں کچھ بھی کمی ہو۔ (مسلم شریف) ف۲۹ اللّٰہ تعالیٰ ان کے اعمال و افتراء (بہتان) سب کا جاننے والا ہے لیکن یہ سوال توبیخ کے لیے ہے۔ ف۳۰ اس تمام مدت میں قوم کو توحید و ایمان کی دعوت جاری رکھی اور ان کی ایذاؤں پر صبر کیا اس پر بھی وہ قوم باز نہ آئی اور تکذیب کرتی رہی۔ ف۳۱ طوفان میں غرق ہوگئے اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ان کی قوموں نے بہت سختیاں کی

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِیْمَ
تو ہم نے اُسے ف۳۲ اور کشتی والوں کو ف۳۳ بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہاں کے لیے نشانی کیا ف۳۴ اور ابراہیم کو ف۳۵
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کو پوجو اور اس سے ڈرو اس میں تمہارا بھلا ہے اگر تم
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ
جانتے تم تو اللہ کے سوا بُتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گڑھتے ہو ف۳۶
اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
بےشک وہ جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری روزی کے کچھ مالک نہیں تو اللہ
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ
کے پاس رزق ڈھونڈو ف۳۷ اور اس کی بندگی کرو اور اس کا احسان مانو تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے ف۳۸ اور اگر
تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
تم جھٹلاؤ ف۳۹ تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں ف۴۰ اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف
الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؕ اِنَّ
پہونچا دینا اور کیا اُنھوں نے نہ دیکھا اللہ کیونکر خلق کی ابتدا فرماتا ہے ف۴۱ پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۴۲ بےشک
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ
یہ اللہ کو آسان ہے ف۴۳ تم فرماؤ زمین میں سفر کرکے دیکھو ف۴۴ اللہ کیونکر پہلے
الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
بناتا ہے ف۴۵ پھر اللہ دوسری اُٹھان اُٹھاتا ہے ف۴۶ بےشک اللہ سب کچھ

ہیں حضرت نوح علیہ السلام پچاس کم ہزار (۹۵۰) برس دعوت فرماتے رہے اور اس طویل مدت میں ان کی قوم کے بہت قلیل لوگ ایمان لائے تو آپ کچھ غم نہ کریں کیونکہ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی قلیل مدت کی دعوت سے خلقِ کثیر مشرف بہ ایمان ہو چکی ہے۔ ف۳۲ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کو ف۳۳ جو آپ کے ساتھ تھے ان کی تعداد اٹھتر تھی نصف مرد نصف عورتیں ان میں حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند سام و حام و یافث اور ان کی بی بیاں بھی شامل ہیں ف۳۴ کہا گیا ہے کہ وہ کشتی ''جودی'' پہاڑ پر مدت دراز تک باقی رہی۔ ف۳۵ یاد کرو! ف۳۶ کہ بتوں کو خدا کا شریک کہتے ہو۔ ف۳۷ وہی رازق ہے۔ ف۳۸ آخرت میں۔ ف۳۹ اور مجھے نہ مانو تو اس سے میرا کوئی ضرر نہیں میں نے راہ دکھادی معجزات پیش کردیے میرا فرض ادا ہوگیا اس پر بھی اگر تم نہ مانو ف۴۰ اپنے انبیاء کو جیسے کہ قوم نوح و عاد و ثمود وغیرہ ان کے جھٹلانے کا انجام یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ ف۴۱ کہ پہلے انہیں نطفہ بناتا ہے پھر خون بستہ کی صورت دیتا ہے۔ پھر گوشت پارہ بناتا ہے اس طرح تدریجاً ان کی خلقت کو مکمل کرتا ہے۔ ف۴۲ آخرت میں بعث کے وقت۔ ف۴۳ یعنی پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا۔ ف۴۴ گزشتہ قوموں کے دیار و آثار کو کہ ف۴۵ مخلوق کو

قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ اِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

کر سکتا ہے عذاب دیتا ہے جسے چاہے ف۴۷ اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہے ف۴۸ اور تمہیں اسی کی طرف پھرنا ہے

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اور نہ تم زمین میں ف۴۹ قابو سے نکل سکو اور نہ آسمان میں ف۵۰ اور تمہارے لیے اللّٰہ کے سوا

اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖۤ ع ۲ ۹ ۱۴

نہ کوئی کام بنانے والا اور نہ مددگار اور وہ جنھوں نے میری آیتوں اور میرے ملنے کو نہ مانا ف۵۱

اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

وہ ہیں جنھیں میری رحمت کی آس نہیں اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے ف۵۲ تو اس کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ

قوم کو کچھ جواب بن نہ آیا مگر یہ بولے اُنھیں قتل کردو یا جلادو ف۵۳ تو اللّٰہ نے اُسے ف۵۴ آگ سے بچالیا ف۵۵

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ

بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف۵۶ اور ابراہیم نے ف۵۷ فرمایا تم نے تو اللّٰہ کے سوا

اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ

یہ بُت بنالیے ہیں جن سے تمہاری دوستی یہی دنیا کی زندگی تک ہے ف۵۸ پھر قیامت کے دن تم میں

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ یَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ

ایک دوسرے کے ساتھ کفر کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا ف۵۹ اور تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے ف۶۰ اور تمہارا

پھر اسے موت دیتا ہے ف۴۶ یعنی جب یہ یقین سے جان لیا کہ پہلی مرتبہ اللّٰہ ہی نے پیدا کیا تو معلوم ہوگیا کہ اس خالق کا مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ پیدا کرنا کچھ بھی متعذر (مشکل) نہیں۔ ف۴۷ اپنے عدل سے ف۴۸ اپنے فضل سے ف۴۹ اپنے رب کے ف۵۰ اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں مجال نہیں یا یہ معنی ہیں کہ نہ زمین والے اس کے حکم و قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں نہ آسمان والے۔ ف۵۱ یعنی قرآن شریف اور بعث پر ایمان نہ لائے۔ ف۵۲ اس پند و موعظت کے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ جب آپ نے اپنی قوم کو ایمان کی دعوت دی اور دلائل قائم کئے اور نصیحتیں فرمائیں۔ ف۵۳ یہ انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا یا سرداروں نے اپنے متبعین سے بہرحال کچھ کہنے والے تھے کچھ اس پر راضی ہونے والے تھے سب متفق، اس لیے وہ سب قائلین کے حکم میں ہیں۔ ف۵۴ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب کہ ان کی قوم نے آگ میں ڈالا۔ ف۵۵ اس آگ کو ٹھنڈا کرکے اور حضرت ابراہیم کے لیے سلامتی بنا کر۔ ف۵۶ عجیب عجیب نشانیاں آگ کا اس کثرت کے باوجود اثر نہ کرنا اور سرد ہوجانا اور اس کی جگہ گلشن پیدا ہوجانا اور یہ سب پل بھر سے بھی کم میں ہونا۔ ف۵۷ اپنی قوم سے ف۵۸ پھر منقطع ہوجائے گی اور آخرت میں کچھ کام نہ آئے گی۔ ف۵۹ بت اپنے پجاریوں سے بیزار ہوں گے اور سردار اپنے ماننے والوں سے اور ماننے والے سرداروں پر لعنت کریں گے۔ ف۶۰ بتوں کا بھی اور پجاریوں کا بھی ان میں کے سرداروں کا بھی اور ان کے فرمانبرداروں کا بھی۔

وقف لازم

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ

کوئی مددگار نہیں ف۶۱ تو لوط اس پر ایمان لایا ف۶۲ اور ابراہیم نے کہا میں ف۶۳ اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں ف۶۴ بے شک

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۶﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِیْ

وہی عزت و حکمت والا ہے اور ہم نے اُسے ف۶۵ اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے اور ہم نے اس کی

ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ

اولاد میں نبوت ف۶۶ اور کتاب رکھی ف۶۷ اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب اُسے عطا فرمایا ف۶۸ اور بے شک آخرت میں وہ

لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؗ

ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ہے ف۶۹ اور لوط کو نجات دی جب اُس نے اپنی قوم سے فرمایا تم بے شک بے حیائی کا کام کرتے ہو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ

کہ تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ف۷۰ کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور

تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ

راہ مارتے ہو ف۷۱ اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو ف۷۲ تو اس کی قوم کا کچھ

قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾

جواب نہ ہوا مگر یہ کہ بولے ہم پر اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ف۷۳

ف۶۱ جو تمہیں عذاب سے بچائے اور جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات آگ سے سلامت نکلے اور اس نے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچایا ف۶۲ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے یہ معجزہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق کی آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں ایمان سے تصدیقِ رسالت ہی مراد ہے کیونکہ اصل توحید کا اعتقاد تو ان کو ہمیشہ سے حاصل ہے اس لیے کہ انبیاء ہمیشہ ہی مومن ہوتے ہیں اور کفران سے کسی حال میں متصور نہیں۔ ف۶۳ اپنی قوم کو چھوڑ کر ف۶۴ جہاں اس کا حکم ہو۔ چنانچہ، آپ نے سوادِ عراق سے سرزمینِ شام کی طرف ہجرت فرمائی اس ہجرت میں آپ کے ساتھ آپ کی بی بی سارہ اور حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ ف۶۵ بعد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے۔ ف۶۶ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے انبیاء ہوئے سب آپ کی نسل سے ہوئے۔ ف۶۷ کتاب سے توریت، انجیل، زبور، قرآن شریف مراد ہیں۔ ف۶۸ کہ پاک ذریت عطا فرمائی پیغمبری ان کی نسل میں رکھی، کتابیں ان پیغمبروں کو عطا کیں جو ان کی اولاد میں ہیں اور ان کو خلق میں محبوب و مقبول کیا کہ تمام اہل ملل و ادیان ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی طرف نسبت فخر جانتے ہیں اور ان کے لیے اختتامِ دنیا تک درود مقرر کر دیا یہ تو وہ ہے جو دنیا میں عطا فرمایا ف۶۹ جن کے لیے بڑے بلند درجے ہیں۔ ف۷۰ اس بے حیائی کی تفسیر اس سے اگلی آیت میں بیان ہوتی ہے۔ ف۷۱ راہ گیروں کو قتل کر کے ان کے مال لوٹ کر اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مسافروں کے ساتھ بدفعلی کرتے تھے حتیٰ کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا۔ ف۷۲ جو عقلاً و عرفاً قبیح و ممنوع ہے جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا ایک دوسرے کے کنکریاں مارنا، رستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، تمسخر اور گندی باتیں کرنا ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ ذلیل افعال و حرکات جن کی قوم لوط عادی تھی حضرت لوط علیہ السلام نے اس پر انہیں ملامت کی ف۷۳ اس بات میں کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ایسا کرنے والے پر عذاب نازل ہوگا۔ یہ انہوں نے براہِ استہزاء (بطورِ مذاق) کہا جب حضرت لوط علیہ السلام کو اس قوم کے راہِ راست پر آنے کی کچھ امید نہ رہی تو آپ نے بارگاہ الٰہی میں۔

ع ۳ ۸ ١٥

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ

عرض کی اے میرے رب میری مدد کر وٹ ان فسادی لوگوں پر وٹ اور جب ہمارے فرشتے

اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰىۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِۚ اِنَّ اَهْلَهَا

ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے وٹ بولے ہم ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے وٹ بے شک اس کے بسنے والے

كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًاؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا

ستم گار ہیں کہا وٹ اس میں تو لوط ہے وٹ فرشتے بولے ہمیں خوب معلوم ہے جو کچھ اس میں ہے

لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ٘ۗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَمَّاۤ اَنْ

ضرور ہم اُسے ف۸۰ اور اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر اس کی عورت کو وہ رہ جانے والوں میں ہے وا۸ اور جب ہمارے

جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

فرشتے لوط کے پاس و۸۲ آئے ان کا آنا اُسے ناگوار ہوا اور اُن کے سبب دل تنگ ہوا و۸۳ اور انھوں نے کہا نہ ڈریئے و۸۴

وَ لَا تَحْزَنْ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

اور نہ غم کیجئے و۸۵ بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے مگر آپ کی عورت وہ رہ جانے والوں میں ہے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا

بے شک ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اُتارنے والے ہیں بدلہ ان کی

یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِلٰى

نافرمانیوں کا اور بے شک ہم نے اس سے روشن نشانی باقی رکھی عقل والوں کے لیے و۸۶ مدین

مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ

کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللّٰہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی

وٹ نزولِ عذاب کے بارے میں میری بات پوری کر کے وٹ اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ۔ وٹ ان کے بیٹے اور پوتے حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہما السلام کا ۔ وٹ اس شہر کا نام سدوم تھا ۔ وٹ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وٹ اور لوط علیہ السلام تو اللّٰہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں ۔ ف۸۰ یعنی لوط علیہ السلام کو وا۸ عذاب میں ۔ و۸۲ خوبصورت مہمانوں کی شکل میں و۸۳ قوم کے افعال و حرکات اور ان کی نالائقی کا خیال کر کے اس وقت فرشتوں نے ظاہر کیا کہ وہ اللّٰہ کے بھیجے ہوئے ہیں ۔ و۸۴ قوم سے و۸۵ ہمارا کہ قوم کے لوگ ہمارے ساتھ کوئی بے ادبی یا گستاخی کریں ہم فرشتے ہیں ہم لوگوں کو ہلاک کریں گے اور و۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ روشن نشانی قوم لوط کے ویران مکان ہیں ۔

الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ
اُمید رکھو ف۸۷ اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انھوں نے اُسے جھٹلایا تو اُنھیں زلزلے

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ
نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ف۸۸ اور عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ف۸۹

لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
ان کی بستیاں معلوم ہوچکی ہیں ف۹۰ اور شیطان نے اُن کے کوتک (کرتوت) ف۹۱ ان کی نگاہ میں بھلے کر دکھائے اور اُنھیں راہ

السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَ
سے روکا اور انھیں سوجھتا تھا ف۹۲ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ف۹۳ اور

لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا
بےشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لےکر آیا تو اُنھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے

سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ
نکل جانے والے نہ تھے ف۹۴ تو ان میں ہر ایک کو ہم نے اُس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا ف۹۵

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ
اور اُن میں کسی کو چنگھاڑ نے آ لیا ف۹۶ اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا ف۹۷ اور

مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
ان میں کسی کو ڈبو دیا ف۹۸ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرے ف۹۹ ہاں وہ خود ہی ف۱۰۰ اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ
ظلم کرتے تھے ان کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا اَور مالک بنالئے ہیں ف۱۰۱

ف۸۷ یعنی روزِ قیامت کی ایسے افعال بجا لا کر جو ثوابِ آخرت کا باعث ہوں۔ ف۸۸ مُردے بے جان۔ ف۸۹ اے اہلِ مکہ! ف۹۰ حجر اور یمن میں جب تم اپنے سفروں میں وہاں گزرے ہو۔ ف۹۱ کفر و معاصی ف۹۲ صاحبِ عقل تھے حق و باطل میں تمیز کر سکتے تھے لیکن انہوں نے عقل و انصاف سے کام نہ لیا۔ ف۹۳ اللہ تعالیٰ نے ہلاک فرمایا۔ ف۹۴ کہ ہمارے عذاب سے بچ سکتے۔ ف۹۵ اور وہ قوم لوط تھی جن کو چھوٹے چھوٹے سنگریزوں سے ہلاک کیا گیا جو تیز ہوا سے ان پر لگتے تھے۔ ف۹۶ یعنی قوم ثمود کہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کی گئی۔ ف۹۷ یعنی قارون اور اس کے ساتھیوں کو ف۹۸ جیسے قوم نوح کو اور فرعون کو اور اس کی قوم کو۔ ف۹۹ وہ کسی کو بغیر گناہ کے عذاب میں گرفتار نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ نافرمانیاں کر کے اور کفر و طغیان (سرکشی) اختیار کر کے ف۱۰۱ یعنی بتوں کو معبود ٹھہرایا ہے ان کے ساتھ امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں اور واقع میں ان کے عجز و بے اختیاری کی مثال یہ ہے جو آگے ذکر فرمائی جاتی ہے۔

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا ف۱۰۱ اور بے شک سب گھروں میں کمزور گھر مکڑی

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وقف لازم
کا گھر ف۱۰۲ کیا اچھا ہوتا اگر جانتے ف۱۰۳ اللہ جانتا ہے جس چیز کی اُس کے سوا پوجا

مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٤٢﴾ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ
کرتے ہیں ف۱۰۴ اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف۱۰۵ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں

وَ مَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
اور اُنھیں نہیں سمجھتے مگر علم والے ف۱۰۶ اللہ نے آسمان اور زمین حق بنائے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٤٤﴾ ع ٤ ١٦
بے شک اس میں نشانی ہے ف۱۰۸ مسلمانوں کے لیے

ف۱۰۲ اپنے رہنے کے لیے نہ اس سے گرمی دور ہو نہ سردی نہ گرد و غبار و بارش کسی چیز سے حفاظت ایسے ہی بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو نہ دنیا میں نفع پہنچا سکیں نہ آخرت میں کوئی ضرر پہنچا سکیں۔ ف۱۰۳ ایسے ہی سب دینوں میں کمزور اور نکما دین بت پرستوں کا دین ہے۔ فائدہ: حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔ ف۱۰۴ کہ ان کا دین اس قدر نکما ہے۔ ف۱۰۵ کہ وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ ف۱۰۶ تو عاقل کو کب شایان ہے کہ عزت و حکمت والے قادر مختار کی عبادت چھوڑ کر بے علم بے اختیار پتھروں کی پوجا کرے۔ ف۱۰۷ یعنی ان کے حسن و خوبی اور ان کے نفع اور فائدے اور ان کی حکمت کو علم والے سمجھتے ہیں جیسا کہ اس مثال نے مشرک اور موحد کا حال خوب اچھی طرح ظاہر کر دیا اور فرق واضح فرما دیا قریش کے کفار نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالٰی مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے ہنسی بنائی تھی اس آیت میں ان کا رد کر دیا گیا کہ وہ جاہل ہیں تمثیل کی حکمت کو نہیں جانتے مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لیے ویسی ہی مثال مقتضائے حکمت ہے تو باطل اور کمزور دین کے ضعف و بطلان کے اظہار کے لیے یہ مثال نہایت ہی نافع ہے جنہیں اللہ تعالٰی نے عقل و علم عطا فرمایا وہ سمجھتے ہیں۔ ف۱۰۸ اس کی قدرت و حکمت اور اس کی توحید و یکتائی پر دلالت کرنے والی۔

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بے شک نماز منع کرتی ہے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

بے حیائی اور بُری بات سے ف۱۱۰ اور بے شک اللّٰہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللّٰہ جانتا ہے جو

تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۗ اِلَّا

تم کرتے ہو اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر ف۱۱۲ مگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ

وہ جنھوں نے اُن میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری

اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ

طرف اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵ اور اے محبوب یونہی تمہاری

ف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لیے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارمِ اخلاق کی تعلیم بھی۔ ف۱۱۰ یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ ہے ایک انصاری جوان سیدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ ف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے، صحابہ نے عرض کیا: بیشک یارسول اللّٰہ! فرمایا: وہ اللّٰہ تعالٰی کا ذکر ہے۔ ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روزِ قیامت اللّٰہ تعالٰی کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے؟ فرمایا: بکثرت ذکر کرنے والوں کا۔ صحابہ نے عرض کیا: اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا؟ فرمایا: اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔ ف۱۱۲ اللّٰہ تعالٰی کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حجتوں پر آگاہ کر کے۔ ف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غِلظت (شدت) اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللّٰہ تعالٰی کے لیے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی اُمور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علمِ کلام سیکھنے کا جواز بھی۔ ف۱۱۴ اہلِ کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں۔ ف۱۱۵ حدیث شریف میں ہے: جب اہلِ کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللّٰہ تعالٰی پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔

اِلَیْكَ الْكِتٰبَؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ

طرف کتاب اُتاری و۱۱۶ تو وہ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی و۱۱۷ اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں و۱۱۸

مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا

جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر و۱۱۹ اور اس و۱۲۰ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا و۱۲۱ تو باطل والے ضرور شک لاتے و۱۲۲

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَؕ وَ مَا یَجْحَدُ

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا و۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖؕ قُلْ

انکار نہیں کرتے مگر ظالم و۱۲۴ اور بولے و۱۲۵ کیوں نہ اُتریں کچھ نشانیاں اُن پر ان کے رب کی طرف سے و۱۲۶ تم فرماؤ

اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ

نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں و۱۲۷ اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں و۱۲۸ اور کیا یہ اُنھیں بس نہیں

اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے و۱۲۹ بےشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے

و۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں۔ و۱۱۷ یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبد اللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب۔ فائدہ: یہ سورت مکیہ ہے اور حضرت عبد اللّٰہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللّٰہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے۔ (جمل) و۱۱۸ یعنی اہلِ مکہ میں سے و۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں۔ ''جحود'' اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اللّٰہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا۔ و۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے و۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے و۱۲۲ یعنی اہلِ کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے، نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا۔ و۱۲۳ ضمیر هُوَ کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی ایسی کتاب نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے هُوَ کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت و صفت پاتے ہیں۔ (خازن) و۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ و۱۲۵ کفار مکہ و۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح و عصائے حضرت موسیٰ اور مائدۂ حضرت عیسیٰ کے علیہم الصلوٰۃ والسلام و۱۲۷ حسبِ حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے و۱۲۸ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلّف ہوں اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کفارِ مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔ و۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم و اکمل اور تمام نشانیوں سے طالبِ حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی و ثابت رہے گا اور دوسرے

لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ ع قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا ع ۵/۷

ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ اللہ بس (کافی) ہے میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ

کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ

وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی

مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾

مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ۙ يَوْمَ

تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بے شک جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن

يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَ يَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا

اُنھیں ڈھانپے گا عذاب اُن کے اوپر اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ

اپنے کیے کا مزہ ف۱۳۵ اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو

فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶ ہرجان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھرو گے ف۱۳۸ اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ضرور ہم انھیں جنت کے بالا خانوں پر جگہ دیں گے جن کے

معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا۔ ف۱۳۰ میرے صدقِ رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر۔ ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرائیے۔ ف۱۳۲ جو اللہ تعالٰی نے معیّن کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا موخّر فرمانا مقتضائے حکمت ہے ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی ف۱۳۴ اس سے ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا۔ ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔ ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کرسکو معنی یہ ہیں کہ جب مؤمن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہئے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کرسکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں درپیش نہ ہوں۔ شانِ نزول: یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت ضیق (تنگی) میں تھے انہیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کرسکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے۔ ف۱۳۷ اور اس دارِ فانی کو چھوڑنا ہی ہے۔ ف۱۳۸ ثواب و عذاب اور جزائے اعمال کے لیے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ ۖۗ الَّذِیْنَ

نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ اُن میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا و۱۳۹ وہ جنھوں نے

صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖۗ

صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں و۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے و۱۴۲

اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ اِیَّاكُمْ ۖ٘ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اللہ روزی دیتا ہے اُنھیں اور تمہیں و۱۴۳ اور وہی سُنتا جانتا ہے و۱۴۴ اور اگر تم اُن سے پوچھو و۱۴۵ کس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ

بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے

فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ

تو کہاں اوندھے جاتے ہیں و۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس

لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ

کے لیے چاہے بےشک اللہ سب کچھ جانتا ہے اور جو تم اُن سے پوچھو کس نے اُتارا آسمان سے

مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ

پانی تو اس کے سبب زمین زندہ کردی مَرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے و۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں

لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ ع ۶ ۱۲ ۲

اللہ کو بلکہ اُن میں اکثر بےعقل ہیں و۱۴۸ اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل

اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہجرت کرو۔ و۱۳۹ جو اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے۔ ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کر کے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا۔ و۱۴۱ تمام اُمور میں۔ و۱۴۲ شانِ نزول: مکہ مکرمہ میں مؤمنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت کرنے کو فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انہیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لیے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم (چوپائے) ہیں طیور (پرندے) ہیں۔ و۱۴۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا ساری خلق کا اللّٰہ رزّاق ہے، ضعیف اور قوی، مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے۔ و۱۴۴ تمہارے اقوال اور تمہارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہئے تو وہ تمہیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اٹھتے ہیں شام کو سیر (پیٹ بھرے) واپس ہوتے ہیں۔ (ترمذی) و۱۴۵ یعنی کفار مکہ سے و۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں۔ و۱۴۷ اس کے مُقِر ہیں۔ و۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

وقف لازم

لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا

کود ف۱۴۹ اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب

رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى

کشتی میں سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف

الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۛ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ٚ وقفة فَسَوْفَ

بچالاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷ تو اب

یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ

جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انھوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین پناہ بنائی ف۱۶۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے

حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ

جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳ اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۶۵ یا حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ

کافروں کا ٹھکانا نہیں ف۱۶۷ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے راستے

سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع

دکھادیں گے ف۱۶۸ اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال (جلدی مٹنے والی) ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔ ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔ ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔ ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔ ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی۔ ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مؤمنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے۔ ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا۔ ف۱۵۹ یعنی اہلِ مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکہ مکرمہ کی ف۱۶۱ ان کے لیے جو اس میں ہوں ف۱۶۲ قتل کئے جاتے ہیں، گرفتار کئے جاتے ہیں۔ ف۱۶۳ یعنی بتوں پر ف۱۶۴ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے ف۱۶۵ اس کے لیے شریک ٹھہرائے۔ ف۱۶۶ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کو نہ مانے۔ ف۱۶۷ بیشک تمام

اٰیاتها ۶۰ ۳۰ سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ رکوعاتها ۶

سورۂ روم مکیہ ہے، اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد

سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ۬ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ

عنقریب غالب ہوں گے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے ف۶ اور

یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ

اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہے اور وہی ہے

کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے ف۱۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنهما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں ثواب کی راہ دیں گے۔ حضرت جنید نے فرمایا: جو توبہ میں کوشش کریں گے انہیں اخلاص کی راہ دیں گے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا: جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انہیں عمل کی راہ دیں گے۔ حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا: جو اقامتِ سنت میں کوشش کریں گے، ہم انہیں جنت کی راہ دکھا دیں گے۔ ف۱۶۹ ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

ف۱ سورۂ روم مکیہ ہے اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں۔ ف۲ **شانِ نزول:** فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہلِ فارس مجوسی تھے اس لیے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے رومی اہل کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصر روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمین شام کے قریب مقابل ہوئے اہل فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفار مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصارٰی بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی اُمّی اور اہلِ فارس بھی اُمّی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہوں گے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کفار مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہل فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہل مکہ! تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُبَیّ بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہو گئی اگر نو سال میں اہل فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اُبَیّ کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبَیّ حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سو اونٹ دے گا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی۔ **مسئلہ:** اور حضرت امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربٰو اوغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہل فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے شرط کے اونٹ اُبَیّ کی اولاد سے وصول کر لیے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحتِ نبوت اور قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ (خازن و مدارک) ف۳ یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس کے قریب تر ہے۔ ف۴ اہلِ فارس پر ف۵ جن کی حد نو برس ہے۔ ف۶ یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔ مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غالب ہونا اور دوبارہ اہلِ روم کا یہ سب اللہ کے امر و ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے۔ ف۷ کہ اس نے کتابیوں کو غیر کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٥ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
عزت والا مہربان اللّٰہ کا وعدہ ف۸ اللّٰہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا لیکن بہت
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ
لوگ نہیں جانتے ف۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی ف۱۰ اور وہ
عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٧ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ قف مَا خَلَقَ
آخرت سے پورے بےخبر ہیں کیا انھوں نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللّٰہ نے
اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَ
پیدا نہ کئے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ف۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے ف۱۲ اور
اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝٨ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
بےشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ف۱۳ اور کیا اُنھوں نے زمین میں
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ
سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ اُن سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا ف۱۴ وہ ان سے
مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ
زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی اور آباد کی ان ف۱۵ کی آبادی سے زیادہ اور
جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ف۱۶ تو اللّٰہ کی شان نہ تھی کہ اُن پر ظلم کرتا ف۱۷ ہاں وہ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٩ۭ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى
خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۱۸ پھر جنھوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا

ف۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہوں گے۔ ف۹ یعنی بےعلم ہیں۔ ف۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے۔ اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔ ف۱۱ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بےشمار حکمتیں ہیں۔ ف۱۲ یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معیّن کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جاوے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔ ف۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے۔ ف۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے اجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لیے موجب عبرت ہیں۔ ف۱۵ اہلِ مکہ ف۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے۔ پس اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا۔ ف۱۷ ان کے حقوق کم کر کے اور انہیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے۔ ف۱۸ رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا کر۔

أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۝١٠ ع اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ع ۴

کہ اللہ کی آیتیں جھٹلانے لگے اور اُن کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ پہلے بناتا ہے

ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝١١ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ

پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھرو گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرموں کی

الْمُجْرِمُونَ ۝١٢ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ

آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور اُن کے شریک ف۲۲ اُن کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

كَافِرِينَ ۝١٣ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝١٤ فَأَمَّا

منکر ہوجائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہوجائیں گے ف۲۳ تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝١٥ وَأَمَّا

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے باغ کی کیاری میں اُن کی خاطر داری ہوگی ف۲۴ اور وہ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ

جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں لادھرے (ڈالے)

مُحْضَرُونَ ۝١٦ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝١٧ وَلَهُ

جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹ اور اُسی کی

الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝١٨ يُخْرِجُ

تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲ وہ زندہ کو

ف۱۹ یعنی بعد موت زندہ کرکے۔ ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ اور کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہوجائے گا وہ ساکت رہ جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی۔ بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ وہ رسوا ہوں گے ف۲۲ یعنی بت جنہیں وہ پوجتے تھے ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے۔ ف۲۴ یعنی بُستانِ جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انہیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔ ف۲۵ بعث وحشر کے منکر ہوئے۔ ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔ ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے؟ فرمایا: ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔ ف۲۸ اس میں مغرب وعشاء کی نمازیں آگئیں۔ ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔ ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔ ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی۔ ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی۔ حکمت: نماز کے لیے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اس لیے کہ افضل اعمال وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نماز میں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج وضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اول واوسط وآخر میں اور

الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَیُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ

نکالتا ہے مُردے سے و٣٣ اور مُردے کو نکالتا ہے زندہ سے و٣٤ اور زمین کو جِلاتا (سرسبز و شاداب کرتا) ہے اس کے

مَوۡتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿١٩﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ع ٢ ٩ ٥

مرے پیچھے و٣٥ اور یوں ہی تم نکالے جاؤ گے و٣٦ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے و٣٧

ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ ﴿٢٠﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ

پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے

اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا وَجَعَلَ بَيۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ

جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی و٣٨ بے شک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿٢١﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش

وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ﴿٢٢﴾ وَ

اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف و٣٩ بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے اور

مِنۡ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ

اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمہارا سونا و٤٠ اور اس کا فضل تلاش کرنا و٤١ بے شک اس

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ يُرِيۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّ

میں نشانیاں ہیں سُننے والوں کے لیے و٤٢ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈراتی و٤٣ اور

طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحۡیٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ

امید دلاتی و٤٤ اور آسمان سے پانی اُتارتا ہے تو اُس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بے شک

رات کے اول و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغولِ نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو۔ (مدارک و خازن) و٣٣ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے۔ و٣٤ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے و٣٥ یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر۔ و٣٦ قبروں سے بعث و حساب کے لیے۔ و٣٧ تمہارا جدِّ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کرکے۔ و٣٨ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے۔ و٣٩ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگتوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ و٤٠ جس سے تکان دور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ و٤١ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے۔ و٤٢ جو گوشِ ہوش سے سنیں۔ و٤٣ گرنے اور نقصان پہنچانے سے و٤٤ بارش کی۔

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ

اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے ف۴۵ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان

الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ

اور زمین قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم

تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ

نکل پڑو گے ف۴۸ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں اور

هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ

وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیئے ف۵۰ اور اُسی کے لیے ہے

الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٢٧﴾ۧ ضَرَبَ ع

سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱ اور وہی عزت و حکمت والا ہے تمہارے لیے ف۵۲ ایک

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے مال غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں ف۵۴

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ

اس میں جو ہم نے تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم اُن سے ڈرو ف۵۷ جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو ف۵۸

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا

ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں

ف۴۵ جو سوچیں اور قدرتِ الٰہی پر غور کریں۔ ف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔ ف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لیے صور پھونکیں گے تو اولین وآخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اٹھے۔ چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے: ف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہوکر۔ ف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد۔ ف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے کہ شے کا اعادہ (دوبارہ بنانا) اس کی ابتداء سے سہل (آسان) ہوتا ہے اور اللّٰہ تعالٰی کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف۵۲ اے مشرکو! ف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے ف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔ ف۵۵ مال و متاع وغیرہ ف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال و متاع میں یکساں استحقاق ہوا ایسا کہ ف۵۷ اپنے مال و متاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے ف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللّٰہ تعالٰی کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔ ف۵۹ جنہوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
کے پیچھے ہولیے بے جانے ف۶۰ تو اُسے کون ہدایت کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور اُن کا کوئی
نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ
مددگار نہیں ف۶۲ تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہوکر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر
النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙۗ وَلٰكِنَّ
لوگوں کو پیدا کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۙۗ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
بہت لوگ نہیں جانتے ف۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۙ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
اور مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ف۶۸ اور ہوگئے
شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ
گروہ گروہ ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰
دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ
تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی ان میں سے
مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ وقفة فَسَوْفَ
ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲ اب قریب
تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ
جاننا چاہتے ہو ف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند اُتاری ف۷۴ کہ وہ اُنھیں ہمارے شریک

ف۶۰ جہالت سے ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔ ف۶۲ جو انہیں عذاب الٰہی سے بچا سکے ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت و استقلال قائم رہو۔ ف۶۴ ''فطرت'' سے مراد دینِ اسلام ہے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' فرما کر لیا گیا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے: پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنالیتے ہیں۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالٰی نے خلق کو پیدا کیا ہے۔ ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا۔ ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو۔ ف۶۷ یعنی اللہ تعالٰی کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ۔ ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کر کے ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز۔ ف۷۳ کہ آخرت میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب۔

يُشْرِكُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ

بتا رہی ہے ۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ۷۶ اس پر خوش ہوجاتے ہیں ۷۷ اور اگر انھیں کوئی

سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿٣٦﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

برائی پہنچے ۷۸ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے بھیجا ۷۹ جبھی وہ نااُمید ہوجاتے ہیں ۸۰ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ

ایمان والوں کے لیے تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ۸۱ اور مسکین اور مسافر کو ۸۲ یہ

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ٞ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَ مَاۤ

بہتر ہے اُن کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں ۸۳ اور اُنھیں کا کام بنا اور

اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ

تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی ۸۴ اور جو

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُ

تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ۸۵ تو اُنھیں کے دونے ہیں ۸۶ اللہ ہے

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ

جس نے تمھیں پیدا کیا پھر تمھیں روزی دی پھر تمھیں مارے گا پھر تمھیں جلائے (زندہ کرے) گا ۸۷ کیا

شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا

تمہارے شریکوں میں ۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو اُن کاموں میں سے کچھ کرے ۸۹ پاکی اور برتری ہے اُسے

---

۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔ ۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا ۷۷ اور اِتراتے ہیں۔ ۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا ۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا ۸۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مومن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکرگزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ ۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو ۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کرکے۔ مسئلہ: اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔ (مدارک) ۸۳ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔ ۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انہیں اس سے زیادہ دے گا یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً لِلّٰہ تعالیٰ نہیں ہوا۔ ۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود ۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا زیادہ دیا جائے گا۔ ۸۷ پیدا کرنا، روزی دینا، مارنا، جِلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔ ۸۸ یعنی بتوں میں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں ۸۹ اس کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ ع ۱۳
اُن کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ اُن برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں
لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي
تاکہ اُنھیں ان کے بعض کوتکوں (برے کاموں) کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں ف۹۱ تم فرماؤ زمین
الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ
میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا ان میں بہت
مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا
مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ سیدھا کر عبادت کے لیے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ
کی طرف سے ٹلنا نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اُسی پر اور جو
عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اچھا کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کررہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے
الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ
کام کئے اپنے فضل سے بےشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ
يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمھیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹ اس
بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو ف۱۰۱ اور بےشک ہم نے تم

جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اورانہیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔ ف۹۰ شرک ومعاصی کے سبب سے قحط اور امساک باراں (بارش کا رُک جانا) اور قلتِ پیداوار اور کھیتیوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرت آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی ف۹۱ کفرو معاصی سے اور تائب ہوں۔ ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کئے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ ف۹۳ یعنی دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو۔ ف۹۴ یعنی روز قیامت۔ ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہوجائیں گے جنتی جنت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔ ف۹۶ کہ منازل جنت میں راحت وآرام پائیں ف۹۷ اورثواب عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ف۹۸ بارش اور کثرت پیداوار کا ف۹۹ دریا میں ان ہواؤں سے ف۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسب معاش کرو ف۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ
سے پہلے کتنے رسول اُن کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲ پھر ہم نے

الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ
مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴ اللہ ہے کہ

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ
بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اُسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ف۱۰۵ اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ
اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے پھر جب اُسے پہنچاتا ہے ف۱۰۷

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ
اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں اگرچہ اس کے اُتارنے

یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ
سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے تو اللہ کی رحمت کے اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر

یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۚ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
زمین کو جلاتا (سرسبز کرتا) ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بےشک وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ
کرسکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف۱۱۰ جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد

یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا
ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم مُردوں کو نہیں سناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ

ف۱۰۲ جو ان رسولوں کے صدقِ رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ ف۱۰۳ کہ دنیا میں انہیں عذاب کرکے ہلاک کر دیا۔ ف۱۰۴ یعنی انہیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا اس میں نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے: جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللّٰہ تعالٰی اسے روزِ قیامت جہنم کی آگ سے بچائے گا یہ فرما کر سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''كَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ''۔ ف۱۰۵ قلیل یا کثیر ف۱۰۶ یعنی کبھی تو اللّٰہ تعالٰی ابرِ محیط بھیج دیتا ہے جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔ ف۱۰۷ یعنی مینہ کو ف۱۰۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللّٰہ تعالٰی یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے ف۱۰۹ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے۔ ف۱۱۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لیے مضر ہو ف۱۱۱ بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی۔ ف۱۱۲ یعنی کھیتی زرد

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ
دے کر پھریں ۱۱۴ اور نہ تم اندھوں کو۱۱۵ اُن کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تم تو اُسی کو سناتے ہو جو

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ
ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ گردن رکھے ہوئے ہیں اللّٰہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا۱۱۶ پھر

جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ
تمہیں ناتوانی سے طاقت بخشی ۱۱۷ پھر قوت کے بعد ۱۱۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
بناتا ہے جو چاہے ۱۱۹ اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾
مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ۱۲۰ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے ۱۲۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى
اور بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا ۱۲۲ بےشک تم رہے اللّٰہ کے لکھے ہوئے میں ۱۲۳

ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انہیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہوجاتے ہیں اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجالاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دعاء و استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں ۱۱۳ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبول حق کی توقع نہیں رہی۔ ۱۱۴ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔ ۱۱۵ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لیے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دارالعمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہوسکتے لہٰذا آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔ ۱۱۶ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہو کر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔ ۱۱۷ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوّت عطا فرمائی ۱۱۸ یعنی جوانی کی قوّت کے بعد ۱۱۹ ضعف اور قوّت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللّٰہ کے پیدا کیے سے ہیں ۱۲۰ یعنی آخرت کو دیکھ کر اس کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لیے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔ ۱۲۱ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ان کی اس قسم سے اللّٰہ تعالیٰ انہیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کرے گا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔ ۱۲۲ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مومنین ان کا رَد کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو ۱۲۳ یعنی جو اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

يَوۡمِ الۡبَعۡثِ ۫ فَهٰذَا يَوۡمُ الۡبَعۡثِ وَلٰكِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

اُٹھنے کے دن تک تو یہ ہے وہ دن اُٹھنے کا ف۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے ف۱۲۵

فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَعۡذِرَتُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۵۷﴾

تو اُس دن ظالموں کو نفع نہ دے گی اُن کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے ف۱۲۶

وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنۡ جِئۡتَهُمۡ

اور بےشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی ف۱۲۷ اور اگر تم ان کے پاس کوئی

بِاٰيَةٍ لَّيَقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُبۡطِلُوۡنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر یوں ہی

يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ

مُہر کردیتا ہے اللّٰه جاہلوں کے دلوں پر ف۱۲۸ تو صبر کرو ف۱۲۹ بےشک اللّٰه کا وعدہ سچا ہے ف۱۳۰

وَّلَا يَسۡتَخِفَّنَّكَ الَّذِيۡنَ لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع ٦ ٩

اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ف۱۳۱

آیاتها ٣٤ ۔ ٣١ سُوۡرَةُ لُقۡمٰنَ مَكِّيَّةٌ ٥٧ ۔ رکوعاتها ٤

سورۃ لقمٰن مکیہ ہے، اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۙ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ ﴿۳﴾

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں نیکوں کے لیے

ف۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے ف۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دے گا جیسا کہ اللّٰه تعالیٰ فرماتا ہے: ف۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کر کے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی تھی۔ ف۱۲۷ تاکہ انہیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کیا۔ ف۱۲۸ جنہیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔ ف۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر ف۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا۔ ف۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کی نالائق حرکات آپ کے لیے طیش اور قلق (رنجش) کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں۔ ف۱ سورۂ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو "وَلَوۡ اَنَّ مَا فِى الۡاَرۡضِ" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں چار رکوع، چونتیس آیتیں، پانچ سو اڑتالیس کلمے، دو ہزار ایک سو دس حرف ہیں۔

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور آخرت پر

یُوْقِنُوْنَ ؕ۝۴ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور انھیں کا کام بنا

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں ف۲ کہ اللّٰہ کی راہ سے بہکادیں

بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖۗ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶ وَ اِذَا

بے سمجھے ف۳ اور اُسے ہنسی بنالیں اُن کے لیے ذلت کا عذاب ہے اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا پھرے ف۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے ف۵

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اُن کے لیے

جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۝۸ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

چین کے باغ ہیں ہمیشہ اُن میں رہیں گے اللّٰہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت و

الْحَكِیْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ

حکمت والا ہے اُس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمہیں نظر آئیں ف۶ اور زمین میں ڈالے

رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ

لنگر ف۷ کہ تمہیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان

ف۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں، افسانے اسی میں داخل ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا کہ سید کائنات (محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) تمہیں عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم واسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳ یعنی براہِ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآنِ کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔ ف۴ اور ان کی طرف التفات نہ کرے ف۵ اور وہ بہرا ہے ف۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے، تمہاری نظر خود اس کی شاہد ہے۔ ف۷ بلند پہاڑوں کے۔

السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ

سے پانی اُتارا ف۸ تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۹ یہ تو اللّٰہ کا بنایا ہوا ہے ف۱۰

فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ

مجھے وہ دکھاؤ ف۱۱ جو اس کے سوا اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم کھلی گمراہی

مُّبِيْنٍ ع ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ ع ۱۰

میں ہیں اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی ف۱۳ کہ اللّٰہ کا شکر کر ف۱۴ اور جو شکر کرے

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ

وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللّٰہ بے پرواہ ہے سب خوبیوں سراہا اور یاد کرو جب

لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ وقف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا ف۱۶ اے میرے بیٹے اللّٰہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

ظلم ہے ف۱۷ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی ف۱۹

وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ النصف

اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر

ف۸ اپنے فضل سے بارش کی ف۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کئے۔ ف۱۰ جو تم دیکھ رہے ہو۔ ف۱۱ اے مشرکو! ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحقِ عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ۔ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان، حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے۔ واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتویٰ دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت عقل وفہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے۔ بعض نے کہا کہ ''حکمت'' معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شے ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے۔ ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔ ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔ ف۱۶ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو "اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ" میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا "وَهُوَ يَعِظُهٗ" سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہئے اور نصیحت کی ابتداء منع شرک سے فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔ ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔ ف۱۸ کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) ف۱۹ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے دردِ زہ ضعف پر ضعف ہے اور وضع (بچہ جننا) اس پر اور

جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ

وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو اُن کا کہنا نہ مان ف۲۲ اور

صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ

دنیا میں اچھی طرح اُن کا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا ف۲۴ پھر میری ہی

مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ

طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی اگر رائی

حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ

کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶

یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ

اللہ اُسے لے آئے گا ف۲۷ بےشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی

بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ

بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو افتاد (مصیبت) تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بے شک یہ

عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ

ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے میں ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اِتراتا

مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔ ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالٰی کا شکر بجالایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکرگزاری کی۔ ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی طاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی طاعت روا نہیں۔ ف۲۳ حسنِ اخلاق اور حسنِ سلوک اور احسان و تحمل کے ساتھ۔ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت و جماعت کہتے ہیں۔ ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزاء دے کر "وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ" سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالٰی کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالٰی نے والدین کی طاعت اور اس کا محل ارشاد فرما دیا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا: ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالٰی سے نہیں چھپ سکتی ف۲۷ روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطۂ علمی میں ہے۔ ف۲۹ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر برایذا (تکلیف پر صبر کرنا) یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا۔ ف۳۱ براہِ تکبر ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انہیں حقیر جان کر ان کی طرف سے رخ پھیرنا جیسا کہ متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا، غنی و فقیر سب کے ساتھ بتواضع پیش آنا۔

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ
نہ چل بےشک اللّٰہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳ اور
اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ع اَلَمْ ۲/۸/۱۱
اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴ بےشک سب آوازوں میں بری آواز، گدھے کی آواز ف۳۵ کیا
تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ
تم نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور تمہیں
عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ
بھر پور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللّٰہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ
بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ
نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب ف۳۸ اور جب اُن سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ
اللّٰہ نے اُتارا تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ
الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى
شیطان ان کو عذابِ دوزخ کی طرف بلاتا ہو ف۴۰ اور جو اپنا منہ اللّٰہ کی طرف

ف۳۳ نہ بہت تیز نہ بہت سست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شان تکبر ہے اور ایک میں چھچھوراپن۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔ ف۳۴ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔ ف۳۵ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔ ف۳۶ آسمانوں میں مثلِ سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا، نہریں، کانیں، پہاڑ، درخت، پھل، چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔ ف۳۷ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علمِ معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمتِ باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاءِ حال نہ کیا سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمتِ ظاہرہ درستی اعضاء اور حسنِ صورت ہے اور نعمتِ باطنہ اعتقادِ قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمتِ ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسنِ خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکامِ شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمتِ ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لیے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت "رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهٗ وَ مَحَبَّتَهٗ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم"۔ ف۳۸ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شان الٰہی میں اس طرح کی جرأت و لب کشائی نہایت بیجا اور گمراہی ہے **شانِ نزول:** یہ آیت نضر بن حارث و ابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللّٰہ تعالٰی کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ ف۳۹ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللّٰہ تبارک و تعالٰی فرماتا ہے: ف۴۰ جب بھی وہ اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کیے جائیں گے۔

اللّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰی ؕ وَ اِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ

جھکادے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بے شک اُس نے مضبوط گرہ تھامی اور اللّٰہ ہی کی طرف ہے سب

الۡاُمُوۡرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنۡ كَفَرَ فَلَا يَحۡزُنۡكَ كُفۡرُهٗ ؕ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُهُمۡ فَنُنَبِّئُهُمۡ

کاموں کی انتہا اور جو کفر کرے تو تم ف۴۲ اس کے کفر سے غم نہ کھاؤ اُنھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم اُنھیں بتادیں گے

بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمۡ قَلِيۡلًا ثُمَّ

جو کرتے تھے ف۴۳ بے شک اللّٰہ دلوں کی بات جانتا ہے ہم اُنھیں کچھ برتنے دیں گے ف۴۴ پھر

نَضۡطَرُّهُمۡ اِلٰی عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اُنھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لے جائیں گے ف۴۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور

الۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾

زمین تو ضرور کہیں گے اللّٰہ نے تم فرماؤ سب خوبیاں اللّٰہ کو ف۴۶ بلکہ اُن میں اکثر جانتے نہیں

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوۡ اَنَّ

اللّٰہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۴۷ بے شک اللّٰہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا اور اگر

مَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡ شَجَرَةٍ اَقۡلَامٌ وَّ الۡبَحۡرُ يَمُدُّهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ سَبۡعَةُ

زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہوجائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات

اَبۡحُرٍ مَّا نَفِدَتۡ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلۡقُكُمۡ وَلَا

سمندر اور ف۴۸ تو اللّٰہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی ف۴۹ بے شک اللّٰہ عزت و حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور

ف۴۱ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسہ رکھے ف۴۲ اے سید انبیاء! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ یعنی ہم انہیں ان کے اعمال کی سزادیں گے۔ ف۴۴ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دنیا کے مزے اٹھائیں ف۴۵ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے۔ ف۴۶ یہ ان کے اقرار پر انہیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان وزمین پیدا کئے وہ اللّٰہ واحد لَاشَرِیۡکَ لَہٗ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے۔ اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔ ف۴۷ سب اس کے مملوک، مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ ف۴۸ اور ساری خلق اللّٰہ تعالٰی کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔ ف۴۹ کیونکہ معلوماتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علماء و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ''وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِيۡلًا'' یعنی تمہیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم؟ فرمایا: سب مراد ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے، اس میں ہر شے کا علم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمہیں تو اللّٰہ تعالٰی نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے

بَعۡثُكُمۡ اِلَّا كَنَفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿٢٨﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بےشک اللہ سُنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ

رات لاتا ہے دن کے حصے میں اور دن کرتا ہے رات کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور چاند

الۡقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجۡرِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿٢٩﴾

کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الۡبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ

یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵ اور اس لیے کہ

اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿٣٠﴾ ع اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡفُلۡكَ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ ع ٣ ١١ ١٢

اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۵۶

اللّٰهِ لِيُرِيَكُمۡ مِّنۡ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا

تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں دکھائے بےشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنے والے شکر گزار کو ف۵۸ اور جب

غَشِيَهُمۡ مَّوۡجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمۡ

اُن پر ف۵۹ آ پڑتی ہے کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب اُنھیں خشکی

اِلَى الۡبَرِّ فَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجۡحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوۡرٍ ﴿٣٢﴾

کی طرف بچالاتا ہے تو اُن میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کرے گا مگر ہر بڑا بے وفا ناشکرا

کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں۔ ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُنۡ سے سب کو پیدا کردے۔ ف۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے۔ ف۵۲ بندوں کے نفع کے لیے۔ ف۵۳ یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقاتِ معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک۔ ف۵۴ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے۔ ف۵۵ فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہوسکتا۔ ف۵۶ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے ف۵۷ عجائب قدرت کی ف۵۸ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مؤمن کی ہیں۔ ف۵۹ یعنی کفار پر ف۶۰ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعاء و التجا، اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں ف۶۱ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا ہے کفر کی طرف نہیں لوٹتا۔ **شانِ نزول:** کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے، وہاں بادِ مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا، ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آ گئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے جنہوں نے

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ز

اے لوگو و٦٢ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ آئے گا

وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے و٦٣ بےشک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے و٦٤ تو ہرگز

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وقفة وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی و٦٥ اور ہرگز تمہیں اللّٰہ کے حلم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی و٦٦ بےشک اللّٰہ

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ

کے پاس ہے قیامت کا علم و٦٧ اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور

مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ

کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں

ع ٤ ١٢ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

مرے گی بےشک اللّٰہ جاننے والا بتانے والا ہے و٦٨

عہد وفا نہ کیا ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔ و٦٢ یعنی اے اہلِ مکہ! و٦٣ روزِ قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انہیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو۔ و٦٤ ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و جزا کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے و٦٥ جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہوکر نعمتِ ایمان سے محروم رہ جاؤ و٦٦ یعنی شیطان دور و دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں مبتلا نہ کر دے۔ و٦٧ شانِ نزول: یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے مجھے بتائیے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی؟ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتائیے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا؟ یہ بھی جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتائیے کہ کہاں مروں گا؟ اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ و٦٨ جس کو چاہے اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللّٰہ تبارک وتعالٰی کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جنّ میں ارشاد ہوا ”عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ“ غرض یہ کہ بغیر اللّٰہ تعالٰی کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللّٰہ تعالٰی اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جنّ میں دی ہے۔ خلاصہ یہ کہ علمِ غیب اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللّٰہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا۔ ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللّٰہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللّٰہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

ایاتها ٣٠ | ٣٢ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ٧٥ | رکوعاتها ٣

سورۂ سجدہ مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿۲﴾ اَمْ
کتاب کا اُتارنا ف۲ بےشک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ
کہتے ہیں ف۳ اُن کی بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس

مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا
اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶ اس سے

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ
چھوٹ کر (لاتعلق ہوکر) تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی تدبیر

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ
فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ جس کی مقدار

اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ
ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت و

ف۱ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو "اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا" سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجزہ کر کے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحاء و بلغاء عاجز رہ گئے۔ ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانہ فترت کے لوگ ہیں وہ زمانہ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ ف۶ جیسا استوا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ ف۷ یعنی اے گروہِ کفار جب تم اللہ تعالٰی کی راہِ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مددگار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے۔ ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے۔ ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد۔ ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روزِ قیامت ہے روزِ قیامت کی درازی بعض کافروں کے لیے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لیے پچاس ہزار

الرَّحِيْمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ
رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش انسان کی ابتدا
طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَ
مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اُس کی نسل رکھی ایک بےقدر پانی کے خلاصہ سے ف۱۴ پھر اسے ٹھیک کیا اور
نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے ف۱۶
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے ف۱۸ کیا پھر
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ
نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا
ع ۱۱/۱۴ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ
فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱ اور کہیں تم دیکھو جب
الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا
مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سُنا ف۲۵
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ
ہمیں پھر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے ہر جان کو اُس کی ہدایت

برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے "تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔ ف۱۱ خالق مدبر جَلَّ جَلَالُہٗ ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لیے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضاء عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لیے مناسب ہیں۔ ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر۔ ف۱۴ یعنی نطفہ سے ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا ف۱۶ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو۔ ف۱۷ منکرین بعث ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزاء مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کئے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت (آخرت) کے تمام امور کے منکر ہیں حتیٰ کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔ ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ مروی ہے کہ ملک الموت کے لیے دنیا مثل کفِ دست (ہتھیلی کی مانند) کردی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔ ف۲۱ اور حساب و جزا کے لیے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے۔ ف۲۲ یعنی کفار و مشرکین ف۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے۔ ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں ف۲۶ اور اب ہم

هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

عطا فرماتے ۲۷ مگر میری بات قرار پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھردوں گا ان جنّوں اور آدمیوں

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ

سب سے ۲۸ اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ۳۰

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اب ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا

کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ۳۱ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور

یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ السجدة ۹

تکبر نہیں کرتے اُن کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے ۳۲ اور اپنے رب کو پکارتے ہیں

خَوْفًا وَّ طَمَعًا ٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ

ڈرتے اور اُمید کرتے ۳۳ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک

لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

ان کے لیے چھپا رکھی ہے ۳۴ صلہ اُن کے کاموں کا ۳۵ تو کیا جو ایمان والا ہے

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وقف غفران وقف غفران

وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے ۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا۔ ۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے۔ ۲۸ جنھوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے ۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے۔ ۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا۔ ۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمتِ اسلام پر شکر گزاری کے لیے۔ ۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اُٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں ۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے۔ ۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ۳۵ یعنی ان طاعتوں کا جو انہوں نے دنیا میں ادا کیں ۳۶ یعنی کافر ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی مُعیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا۔ دوران گفتگو کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سنان تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ تعالی وجهه الکریم نے فرمایا: چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لیے ان میں سے کوئی قابل مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت نصیب نہیں وہ انتہا

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا
ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمان داری ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ
ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور اُن سے فرمایا
لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ
جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم اُنھیں چکھائیں گے
مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ
کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے کہ ابھی باز آئیں گے اور
مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَاؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ
اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے اُن سے منہ پھیر لیا ف۴۱ بے شک ہم مجرموں سے
مُنْتَقِمُوْنَ۠ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ ع ۲ ۱۱ ۱۵
بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳
وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَۚ ﴿۲۳﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ
اور ہم نے اُسے ف۴۴ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے اُن میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم
بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْاﳳ وَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ
سے بتاتے ف۴۶ جب کہ اُنہوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے تھے بے شک تمہارا رب

کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہوسکتا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجهه الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماویٰ میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمانداری کی جائے گی۔ ف۳۸ نافرمان کافر ہیں ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے۔ چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔ ف۴۰ یعنی عذابِ آخرت سے ف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح وارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا۔ ف۴۲ یعنی توریت ف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنی ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کرو۔ چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ ف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو ف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے ف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیاء بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔ ف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمۡ

ان میں فیصلہ کردے گا وٛ۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے وٛ۴۹ اور کیا

يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِيۡ مَسٰكِنِهِمۡ ط

اُنھیں فٛ۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں وٛ۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ اُن کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں وٛ۵۲

اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط اَفَلَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ

بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں وٛ۵۳ اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں

اِلَى الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا تَاۡكُلُ مِنۡهُ اَنۡعَامُهُمۡ وَاَنۡفُسُهُمۡ ط

خشک زمین کی طرف وٛ۵۴ پھر اُس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں وٛ۵۵

اَفَلَا يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡفَتۡحُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۲۸﴾

تو کیا انھیں سوجھتا نہیں وٛ۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو وٛ۵۷

قُلۡ يَوۡمَ الۡفَتۡحِ لَا يَنۡفَعُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِيۡمَانُهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۹﴾

تم فرماؤ فیصلہ کے دن وٛ۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور نہ انھیں مہلت ملے وٛ۵۹

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَانۡتَظِرۡ اِنَّهُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

تو اُن سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو فٛ۶۰ بے شک انھیں بھی انتظار کرنا ہے وٛ۶۱

وٛ۴۸ یعنی انبیاء میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین ومشرکین میں وٛ۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کردے گا۔ فٛ۵۰ یعنی اہل مکہ کو وٛ۵۱ کتنی امتیں مثلِ عاد، ثمود وقوم لوط کے وٛ۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلۂ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں۔ وٛ۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ وٛ۵۴ جس میں سبزہ کا نام ونشان نہیں وٛ۵۵ چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ وٛ۵۶ کہ وہ یہ دیکھ کر اللّٰہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مُردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید۔ وٛ۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسب عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت وکرم کرے گا اور کفار ومشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر واستہزاء کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے: وٛ۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا وٛ۵۹ توبہ ومعذرت کی۔ فیصلہ کے دن سے یا روزِ قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روزِ بدر، بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لیے دنیا میں واپس آنا میسر آئے گا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جبکہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائے گا اور نہ عذاب مؤخر کرکے انہیں مہلت دی جائے۔ چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انہیں گھیرا اور انہوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جاں بری کی نہیں تو انہوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد نے قبول نہ فرمایا اور انہیں قتل کردیا۔ (جمل وغیرہ) فٛ۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا۔ وٛ۶۱ بخاری ومسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورت اور سورہ

ایاتھا ۷۳ ۳۳ سُوۡرَةُ الۡاَحۡزَابِ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ رکوعاتھا ۹

سورۂ احزاب مدنیہ ہے، اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) ف۲ اللّٰہ کا یوں ہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سُننا ف۳ بے شک اللّٰہ

عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۙ ۱ وَّاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے اے لوگو اللّٰہ

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۙ ۲ وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۳ مَا

تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللّٰہ پر بھروسہ رکھو اور اللّٰہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا

جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِىۡ

اللّٰہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنھیں تم ماں کے برابر

"تبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ" پڑھ نہ لیتے خواب (نیند) نہ فرماتے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذابِ قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔ (خازن ومدارک) **ف۱** سورۂ احزاب مدنیہ ہے۔ اس میں نو رکوع تہتر آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوے حرف ہیں۔ **ف۲** یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں جو ذکر کئے گئے۔ نام پاک کے ساتھ یامحمد! ذکر فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیاء علیھم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپ کی تکریم اور آپ کا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے۔ (مدارک) **ف۳ شانِ نزول:** ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللّٰہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے گفتگو کے لیے امان حاصل کر کے انہوں نے یہ کہا کہ آپ لات، عزٰی، منات وغیرہ بتوں کو جنہیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمایئے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لیے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپ کے رب کو کچھ نہ کہیں گے۔ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا، سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انہیں امان دے چکا ہوں اس لیے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور مقصود ہے آپ کی امت سے فرمانا کہ جب نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقضِ عہد (عہد توڑنے) کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلافِ شرع بات نہ مانو۔ **ف۴** کہ ایک میں اللّٰہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا، جب ایک ہی دل ہے تو اللّٰہ ہی سے ڈرے۔ **شانِ نزول:** ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں جبھی تو اس کا حافظہ اتنا قوی ہے وہ خود بھی کہتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت سید عالم (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے۔ جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں، ایک پاؤں میں۔ ابوسفیان سے ملاقات ہوئی تو ابوسفیان نے پوچھا: کیا حال ہے؟ کہا: لوگ بھاگ گئے تو ابوسفیان نے پوچھا: ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں کیوں ہے؟ کہا: اس کی مجھے خبر نہیں میں تو یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں۔ اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لیے

تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا وف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا وف۶ یہ

قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ④

تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے وف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے وف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ

اُنھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو وف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں اُن کے باپ معلوم نہ ہوں وف۱۰

فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ

تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد وف۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر

بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑤

ہوا وف۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو وف۱۳ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے وف۱۴ اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں وف۱۵ اور رشتہ

ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے دو دل بتاتے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظِہار کرتا تھا تو لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دے کر شریک میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لیے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ وف۵ یعنی ظِہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی۔ ظہار: منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مُظاہر ہو گیا۔ مسئلہ: ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے۔ مسئلہ: ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسّر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ مسئلہ: کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ) وف۶ خواہ انہیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہوں۔ وف۷ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا ''فرزند'' اپنا بیٹا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے زبانِ طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے زرخرید تھے۔ انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں ہبہ کر دیا، حضور نے انہیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور ہی کی خدمت میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لیے لوگ انہیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس سے وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالٰی نے یہاں ان طاعنین (طعنہ دینے والوں) کی تکذیب فرمائی اور انہیں جھوٹا قرار دیا۔ وف۸ حق کی۔ لہٰذا لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ وف۹ جن سے وہ پیدا ہوئے۔ وف۱۰ اور اس وجہ سے تم انہیں ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو وف۱۱ تو تم انہیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو۔ وف۱۲ ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ ان کے پرورش کرنے والوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں۔ وف۱۳ ممانعت کے بعد۔ وف۱۴ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا

الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ

اور مسلمانوں اور نسبت بہ ہیں ف١٦ قریب زیادہ سے دوسرے ایک میں کتاب کی اللہ والے

الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی

مہاجروں کے ف١٧ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو ف١٨ یہ کتاب

الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝٦ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ

اور تم سے ف٢١ اور لیا ف٢٠ عہد سے نبیوں نے ہم جب کرو یاد اور اے محبوب ہے ف١٩ لکھا میں

مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ

نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے اور ہم نے ان سے

مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝٧ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف٢٢ ان کے سچ کا سوال کرے ف٢٣ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک

عَذَابًا اَلِیْمًا ۝٨ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ ع ٨ ١٧

عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو ف٢٤ جب

جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

تم پر کچھ لشکر آئے ف٢٥ تو ہم نے اُن پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف٢٦ اور

یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور نافع تر ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مومن کے لیے دنیا و آخرت میں میں سب سے زیادہ اَولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو ''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ''، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں ''مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' کے بعد ''وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ'' بھی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں۔ ف١٥ تعظیم حرمت میں اور نکاح کے ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا۔ ف١٦ توارث میں ف١٧ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ''اُولِی الْاَرْحَام'' ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف١٨ اس طرح کہ جس کے لیے چاہو کچھ وصیت کرو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اول مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا پھر ذوی الارحام کو دیا جاوے گا پھر مولی الموالات کو (تفسیر احمدی) ف١٩ یعنی لوحِ محفوظ میں۔ ف٢٠ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف٢١ خصوصیت کے ساتھ۔ مسئلہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے۔ ف٢٢ یعنی انبیاء سے یا ان کی تصدیق کرنے والوں سے ف٢٣ یعنی جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے۔ ف٢٤ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ احد سے ایک سال بعد تھا جب کہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا۔ ف٢٥ قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے ف٢٦ یعنی ملائکہ کے لشکر۔

اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا ۝۹ اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ وَمِنۡ اَسۡفَلَ
اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے تمہارے اُوپر سے اور تمہارے نیچے
مِنۡكُمۡ وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَـنَاجِرَ وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ
سے ف۲۸ اور جب کہ ٹھٹک کر رہ گئیں نگاہیں ف۲۹ اور دل گلوں کے پاس آگئے ف۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے
الظُّنُوۡنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابۡتُلِىَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِيۡدًا ۝۱۱ وَ
گمان کرنے لگے ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور

غزوۂ احزاب کا مختصر بیان: یہ غزوہ شوال ۴ یا ۵ سنہ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں، ابو سفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت ''اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَالطَّاغُوۡتِ'' نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان وقیس وغیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اس طرح انہوں نے جا بجا دورے کئے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ اب تک واقف نہ تھے اب انہوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالٰی نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے ان کے خیمے گرا دیئے، طنابیں توڑ دیں، کھونٹے اکھاڑ دیئے، ہانڈیاں الٹ دیں، آدمی زمین پر گرنے لگے اور اللہ تعالٰی نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا، پھر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لیے بھیجا وقت نہایت سرد تھا یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور یہ دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اُڑ اُڑ کر لوگوں کے لگ رہے تھے، آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی، عجب پریشانی کا عالم تھا، لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انہوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یہ اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا، حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اس کے بعد ابوسفیان نے کہا: اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کر دو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو الٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اس کو شاق (مشکل) ہو گیا اس لیے کثیر سامان چھوڑ گیا۔ (جمل) ف۲۷ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا۔ ف۲۸ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن عوف نصری و عیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لے کر اور وادی کی زیریں جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بسرکردگی ابوسفیان بن حرب۔ ف۲۹ اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں ف۳۰ خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا ف۳۱ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالے گی اور مسلمانوں کو اللہ تعالٰی کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔ ف۳۲ اور ان کا صبر و اخلاص محک (کسوٹی) امتحان پر لایا گیا۔

اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ
جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ و رسول
رَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا
نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو! ف۳۶ یہاں تمہارے
مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ
ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ
بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ مع
ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر
دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىِٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا
ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے آتیں پھر اُن سے کفر چاہتیں تو ضرور اُن کا مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ
بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ
کرتے مگر تھوڑی اور بے شک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ
الْاَدْبَارَ ؕ وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ
پھیریں گے اور اللہ کا عہد پوچھا جائے گا ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر
فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ
موت یا قتل سے بھاگو ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ
ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ
کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا بُرا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر (رحم) فرمانا چاہے ف۴۴

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔ ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے ف۳۶ یہ مقولہ منافقین کا ہے انہوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا۔ مسئلہ: مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ ف۳۷ یعنی رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لشکر میں ف۳۸ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ۔ ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالٰی اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا۔ ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے۔ ف۴۳ یعنی اس کو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ ف۴۴ امن و عافیت عطا فرما کر۔

وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ

اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار بےشک اللہ جانتا ہے

الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ

تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ

نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں گئی (کوتاہی) کرتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آئے تم اُنھیں

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷ تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾

ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹ تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کردیئے ف۵۰ اور یہ اللہ کو آسان ہے

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا

وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو اُن کی ف۵۲ خواہش ہوگی

لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ

کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے

ف۴۵ اور سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو چھوڑ دو ان کے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسائے ہو ہمارے پاس آجاؤ، یہ خبر پاکر عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انہوں نے بہت کوشش کی لیکن جس قدر انہوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا۔ ف۴۶ ریا کاری اور دکھاوٹ کے لیے۔ ف۴۷ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو۔ ف۴۹ حقیقت میں۔ اگرچہ انہوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہ تھے اس لیے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے۔ ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش وغطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے۔ ف۵۲ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کے باعث یہی آرزو اور ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانے والوں سے ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی۔

مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ۟ ع لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ع ۲ ۱۲ ۱۸

جب بھی نہ لڑتے مگر تھوڑے ۵۵ بےشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ۵۶

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۟ؕ وَلَمَّا رَاَ

اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے ۵۷ اور جب مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ

نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اُس کے رسول نے ۵۸ اور سچ فرمایا

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۟ؕ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ اور اس کے رسول نے ۵۹ اور اس سے انہیں نہ بڑھا مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا مسلمانوں میں کچھ

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ

وہ مرد ہیں جنھوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ۶۰ تو اُن میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا ۶۱ اور کوئی

مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖؗ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۟ۙ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ

راہ دیکھ رہا ہے ۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے ۶۳ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

اور منافقوں کو عذاب کرے اگر چاہے یا انھیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا

۵۵ ریاکاری اور عذر رکھنے کے لیے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ ۵۶ ان کی اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ ۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے، خوشی میں بھی رنج میں بھی، تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔ ۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہوگے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ'' الآیۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آ گئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔ ۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے۔ ۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کردیا۔ ۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

رَّحِيمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ۚ وَكَفَى

مہربان ہے ۔ اور اللہ نے کافروں کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا کہ کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵ اور اللہ نے

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿٢٥﴾ وَأَنْزَلَ الَّذِينَ

مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت دی ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور جن اہل کتاب

ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ

نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷ اُنھیں ان کے قلعوں سے اُتارا ف۶۸ اور ان کے دلوں میں

الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿٢٦﴾ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَ

رعب ڈالا ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور

دِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

ان کے مکان اور ان کے مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيرًا ﴿٢٧﴾ ع يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ ع ۲ ۱۹

قادر ہے ۔ اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور

ف۶۴ یعنی قریش وغطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ ف۶۵ ناکام و نامراد واپس ہوئے ۔ ف۶۶ کہ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے ۔ ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل قریش وغطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوۂ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کو مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیات میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعض حضرات نماز عشاء کے بعد پہنچے لیکن انہوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لیے اس روز انہوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ۔ لشکر اسلام نے پچیس روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں سے اترو گے؟ انہوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اترو گے؟ اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیئے جائیں ۔ عورتیں اور بچے قید کئے جائیں، پھر بازارِ مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حُیی بن اَخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے ۔ (مدارک وجمل) ف۶۹ یعنی مقاتلین کو ۔ ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو ۔ ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں ۔ ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے ۔

الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ

اس کی آرائش چاہتی ہوف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ

کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی

مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

جرأت کرے ف۷۶ اس پر اوروں سے دونا (دگنا) عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۷۳ یعنی اگر تمہیں مالِ کثیر اور اسبابِ عیش درکار ہے۔ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے آپ سے دنیاوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمالِ زہد تھا سامانِ دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لیے یہ خاطرِ اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواجِ مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں۔ **پانچ قریشیہ:** (۱) حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ، (۲) حفصہ بنت فاروق، (۳) ام حبیبہ بنت ابی سفیان، (۴) ام سلمٰی بنت ابی امیہ، (۵) سودہ بنت زمعہ اور **چار غیر قریشیہ:** (۱) زینب بنت جحش اسدیہ، (۲) میمونہ بنت حارث ہلالیہ، (۳) صفیہ بنت حُیی بن اَخطب خیبریہ، (۴) جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالٰی عنہن۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو۔ انہوں نے عرض کیا: حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دارِ آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا۔ **مسئلہ:** جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ ف۷۴ جس عورت کے ساتھ بعدِ نکاح دخول یا خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے۔ **مسئلہ:** جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے۔ ف۷۵ بغیر کسی ضرر کے۔ ف۷۶ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالٰی انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے۔ ف۷۷ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے۔ **مسئلہ:** اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنٰی بات سخت گرفت کے قابل ہے۔ **فائدہ:** لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فسادِ معشرت مراد ہوتا ہے، اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لیے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے منقول ہے۔ (جمل وغیرہ)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا
اور ف۷۸ جو تم میں فرماں بردار رہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا (دگنا)
مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ
ثواب دیں گے ف۷۹ اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ف۸۰ اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں
مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ
کی طرح نہیں ہو ف۸۱ اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ
قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
لالچ کرے ف۸۲ ہاں اچھی بات کہو ف۸۳ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ
جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی ف۸۴ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور
الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ ج وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ
فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے ف۸۵ اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں

ف۷۸ اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیو! ف۷۹ یعنی اگر اوروں کو ایک نیکی پر دس گنا ثواب دیں گے تو تمہیں بیس گنا کیونکہ تمام جہان کی عورتوں میں تمہیں شرف و فضیلت ہے اور تمہارے عمل میں بھی دو جہتیں ہیں ایک ادائے اطاعت دوسرے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا جوئی اور قناعت وحُسنِ معاشرت کے ساتھ حضور کو خوشنود کرنا۔ ف۸۰ جنت میں۔ ف۸۱ تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے اور تمہارا اجر سب سے بڑھ کر، جہان کی عورتوں میں کوئی تمہاری ہمسر نہیں۔ ف۸۲ اس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بضرورت غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو بات نہایت سادگی سے کی جائے عفت مآب (پاکدامن) خواتین کے لیے یہی شایاں ہے۔ ف۸۳ دین واسلام کی اور نیکی کی تعلیم اور پند ونصیحت کی اگر ضرورت پیش آئے مگر بے لوچ لہجہ سے۔ ف۸۴ اگلی جاہلیت سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت ومحاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال پہلوں کی مثل ہو جائیں گے۔ ف۸۵ یعنی گناہوں کی نجاست سے تم آلودہ نہ ہو۔ اس آیت سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور اہلِ بیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہراء اور علی مرتضٰی اور حسنین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہم سب داخل ہیں۔ آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے ان آیات میں اہلِ بیتِ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نصیحت فرمائی گئی ہے تاکہ وہ گناہوں سے بچیں اور تقوٰی و پرہیزگاری کے پابند رہیں گناہوں کو ناپاکی سے اور پرہیزگاری کو پاکی سے استعارہ فرمایا گیا کیونکہ گناہوں کا مرتکب ان سے ایسا ہی ملوث ہوتا ہے جیسا جسم نجاستوں سے، اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے اور تقوٰی و پرہیزگاری کی ترغیب دی جائے۔

ع

اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالۡحِكۡمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيۡفًا خَبِيۡرًا ۝۳۴ اِنَّ الۡمُسۡلِمِيۡنَ وَ

اللہ کی آیتیں اور حکمت ف۸۶ بے شک اللہ ہر باریکی جانتا خبردار ہے بے شک مسلمان مرد اور

الۡمُسۡلِمٰتِ وَالۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيۡنَ

مسلمان عورتیں ف۸۷ اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے

وَ الصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيۡنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الۡخٰشِعِيۡنَ وَ الۡخٰشِعٰتِ وَ

اور سچیاں ف۸۸ اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور

الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ وَالۡمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيۡنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالۡحٰفِظِيۡنَ

خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ

فُرُوۡجَهُمۡ وَالۡحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيۡنَ اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ

رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝۳۵ وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ اِذَا قَضَى

نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و

اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗۤ اَمۡرًا اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ مِنۡ اَمۡرِهِمۡ ؕ وَمَنۡ

رسول کچھ حکم فرما دیں تو اُنھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے ف۸۹ اور جو

ف۸۶ یعنی سنت۔ ف۸۷ شانِ نزول: اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ سے واپس آئیں تو ازواجِ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مل کر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا عورتوں کے باب میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہے انہوں نے فرمایا نہیں تو اسماء نے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور عورتیں بڑے ٹوٹے میں ہیں فرمایا کیوں عرض کیا کہ ان کا ذکر خیر کے ساتھ ہوتا ہی نہیں جیسا کہ مردوں کا ہوتا ہے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ان کے دس مراتب مردوں کے ساتھ ذکر کیے گئے اور ان کے ساتھ ان کی مدح فرمائی گئی اور مراتب میں سے پہلا مرتبہ ''اسلام'' ہے جو خدا اور رسول کی فرمانبرداری ہے۔ دوسرا ''ایمان'' کہ وہ اعتقادِ صحیح اور ظاہر و باطن کا موافق ہونا ہے۔ تیسرا مرتبہ ''قنوت'' یعنی طاعت ہے۔ ف۸۸ اس میں چوتھے مرتبہ کا بیان ہے کہ وہ ''صدقِ نیات وصدقِ اقوال وافعال'' ہے۔ اس کے بعد پانچویں مرتبہ صبر کا بیان ہے کہ طاعتوں کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے احتراز رکھنا خواہ نفس پر کتنا ہی شاق اور گراں ہو، رضائے الٰہی کے لیے اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد پھر چھٹے مرتبہ ''خشوع'' کا بیان ہے جو طاعتوں اور عبادتوں میں قلوب و جوارح کے ساتھ متواضع ہونا ہے۔ اس کے بعد ساتویں مرتبہ ''صدقہ'' کا بیان ہے جو اللہ تعالٰی کے عطا کیے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں بطریقِ فرض و نفل دینا ہے۔ پھر آٹھویں مرتبہ ''صوم'' کا بیان ہے یہ بھی فرض و نفل دونوں کو شامل ہے۔ منقول ہے کہ جس نے ہر ہفتہ ایک درہم صدقہ کیا وہ متصدقین میں اور جس نے ہر مہینہ ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵) کے تین روزے رکھے وہ صائمین میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد نویں مرتبہ ''عفت'' کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنی پارسائی کو محفوظ رکھے اور جو حلال نہیں ہے اس سے بچے۔ سب سے آخر میں دسویں مرتبہ ''کثرتِ ذکر'' کا بیان ہے، ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، قراءتِ قرآن، علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا، نماز، وعظ، نصیحت، میلاد شریف، نعت شریف پڑھنا سب داخل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ بندہ ذاکرین میں تب شمار ہوتا ہے جب کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرے۔ ف۸۹ شانِ نزول: یہ آیت زینب بنتِ جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ ﴿٣٦﴾ وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ

حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

جسے اللہ نے نعمت دی ف۹۰ اور تم نے اُسے نعمت دی ف۹۱ کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے ف۹۲ اور اللہ سے ڈر ف۹۳

وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ

اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا ف۹۴ اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا ف۹۵ اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ

تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا يَكُوْنَ عَلَى

اس کا خوف رکھو ف۹۶ پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی ف۹۷ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی ف۹۸ کہ مسلمانوں پر کچھ

الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَ

حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے ف۹۹ اور

اُمیمہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور ہی کی خدمت میں رہتے تھے حضور نے زینب کے لیے ان کا پیام دیا اس کو زینب نے اور ان کے بھائی نے منظور نہیں کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہوگئے اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت زید کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور حضور نے ان کا مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع کھجوریں دیں۔ **مسئلہ:** اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ **مسئلہ:** اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ **فائدہ:** بعض تفاسیر میں حضرت زید کو غلام کہا گیا ہے مگر یہ خالی از تسامح نہیں کیونکہ وہ حر (آزاد) تھے گرفتاری سے بالخصوص قبل بعثت شرعاً کوئی شخص مرقوق یعنی مملوک نہیں ہو جاتا اور وہ زمانۂ فترت کا تھا اور اہلِ فترت کو حربی نہیں کہا جاتا۔ (کذا فی الجمل) **ف۹۰** اسلام کی جو بڑی جلیل نعمت ہے۔ **ف۹۱** آزاد فرما کر، مراد اس سے حضرت زید بن حارثہ ہیں کہ حضور نے انہیں آزاد کیا اور ان کی پرورش فرمائی۔ **ف۹۲ شانِ نزول:** جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہو چکا تو حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے وحی آئی کہ زینب آپ کی ازواجِ طاہرات میں داخل ہوں گی اللہ تعالٰی کو یہی منظور ہے اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت زید اور زینب کے درمیان موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید نے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت زینب کی سخت گفتاری تیز زبانی عدمِ اطاعت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کی شکایت کی ایسا بار بار اتفاق ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت زید کو سمجھا دیتے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۹۳** زینب پر کبر و ایذائے شوہر کے الزام لگانے میں۔ **ف۹۴** یعنی آپ یہ ظاہر نہیں فرماتے تھے کہ زینب سے تمہارا نباہ نہیں ہو سکے گا اور طلاق ضرور واقع ہوگی اور اللہ تعالٰی انہیں ازواجِ مطہرات میں داخل کرے گا اور اللہ تعالٰی کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ **ف۹۵** یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی تو آپ کو لوگوں کے طعن کا اندیشہ ہوا کہ اللہ تعالٰی کا حکم تو ہے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کرنے کا اور ایسا کرنے سے لوگ طعنہ دیں گے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا جو ان کے منہ بولے بیٹے کے نکاح میں رہی تھی۔ مقصود یہ ہے کہ امرِ مباح میں بے جا طعن کرنے والوں کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہئے۔ **ف۹۶** اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والے اور سب سے زیادہ تقویٰ والے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ **ف۹۷** اور حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور عدت گزر گئی۔ **ف۹۸** حضرت زینب کی عدت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمال شرم و ادب سے انہیں یہ پیام پہنچایا انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں، میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے رب کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا۔ **ف۹۹** یعنی تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لے پالک کی بی بی سے نکاح

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ
اللّٰہ کا حکم ہو کر رہنا نبی پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللّٰہ نے اس کے لیے

اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
مقرر فرمائی ف۱۰۰ اللّٰہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے ف۱۰۱ اور اللّٰہ کا کام مقرر

مَّقْدُوْرًا ﴿۳۸﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ
تقدیر ہے وہ جو اللّٰہ کے پیام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللّٰہ کے سوا

اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ
کسی کا خوف نہ کرتے اور اللّٰہ بس (کافی) ہے حساب لینے والا ف۱۰۲ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
باپ نہیں ف۱۰۳ ہاں اللّٰہ کے رسول ہیں ف۱۰۴ اور سب نبیوں میں پچھلے ف۱۰۵ اور اللّٰہ سب

شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ ۙ وَّ ع ۵ ۲
کچھ جانتا ہے اے ایمان والو اللّٰہ کو بہت یاد کرو اور

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
صبح و شام اس کی پاکی بولو ف۱۰۶ وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے ف۱۰۷

جائز ہے۔ ف۱۰۰ یعنی اللّٰہ تعالیٰ نے جوان کے لیے مباح کیا اور بابِ نکاح میں جو وسعت انہیں عطا فرمائی اس پر اقدام کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ف۱۰۱ یعنی انبیاء علیھم السلام کو بابِ نکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زیادہ عورتیں ان کے لیے حلال فرمائیں جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کی سو بیبیاں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو بیبیاں تھیں یہ ان کے خاص احکام ہیں ان کے سوا دوسروں کو روا نہیں نہ کوئی اس پر معترض ہوسکتا ہے اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کے لیے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اعتراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رد ہے جنہوں نے سیّد عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر چار سے زیادہ نکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لیے تعدادِ ازواج میں خاص احکام تھے۔ ف۱۰۲ تو اسی سے ڈرنا چاہئے۔ ف۱۰۳ تو حضرت زید کے بھی آپ حقیقت میں باپ نہیں کہ ان کی منکوحہ آپ کے لیے حلال نہ ہوتی قاسم و طیب و طاہر و ابراہیم حضور کے فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں مرد کہا جائے انہوں نے بچپن میں وفات پائی۔ ف۱۰۴ اور سب رسول ناصح شفیق اور واجب التوقیر و لازم الطاعۃ ہونے کے لحاظ سے اپنی امت کے باپ کہلاتے ہیں بلکہ ان کے حقوق حقیقی باپ کے حقوق سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے امت حقیقی اولاد نہیں ہو جاتی اور حقیقی اولاد کے تمام احکام وراثت وغیرہ اس کے لیے ثابت نہیں ہوتے۔ ف۱۰۵ یعنی آخر الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظّمہ کی طرف نماز پڑھیں گے حضور کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر خارج اَز اسلام ہے۔ ف۱۰۶ کیونکہ صبح اور شام کے اوقات ملائکۂ روز و شب کے جمع ہونے کے وقت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطرافِ لیل و نہار کا ذکر کرنے سے ذکر کی مداومت

لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾

کہ تمہیں اندھیریوں سے اُجالے کی طرف نکالے ف۱۰۸ اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَيُّهَا

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے ف۱۰۹ اور ان کے لیے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے اے غیب کی خبریں

النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ

بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر ف۱۱۰ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ف۱۱۱ اور اللہ کی طرف

بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

اس کے حکم سے بلاتا ف۱۱۲ اور چمکا دینے والا آفتاب ف۱۱۳ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ اُن کے لیے اللہ کا بڑا

كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى

فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی خوشی نہ کرو اور ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ ف۱۱۴ اور اللہ پر

اللّٰهِؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

بھروسہ کرو اور اللہ بس (کافی) ہے کار ساز اے ایمان والو جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو

کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ف۱۰۷ شانِ نزول: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب آیت ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ'' نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم جب آپ کو اللہ تعالٰی کوئی فضل وشرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیازمندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ف۱۰۸ یعنی کفر ومعصیت اور ناخدا شناسی کی اندھیریوں سے حق وہدایت اور معرفت وخدا شناسی کی روشنی کی طرف ہدایت فرمائے۔ ف۱۰۹ ملتے وقت سے مراد یا موت کا وقت ہے یا قبروں سے نکلنے کا یا جنت میں داخل ہونے کا۔ مروی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ السلام کسی مومن کی روح اس کو سلام کئے بغیر قبض نہیں فرماتے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب ملک الموت مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تیرا رب تجھے سلام فرماتا ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ مومنین جب قبروں سے نکلیں گے تو ملائکہ سلامتی کی بشارت کے طور پر انہیں سلام کریں گے۔ (جمل وخازن) ف۱۱۰ شاہد کا ترجمہ حاضر وناظر بہت بہترین ترجمہ ہے مفردات راغب میں ہے: ''اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ'' اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْ بِالْبَصِيْرَةِ یعنی شہود اور شہادت کے معنی ہیں حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے بصر کے ساتھ ہو یا بصیرت کے ساتھ اور گواہ کو بھی اسی لیے شاہد کہتے ہیں کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اس کو بیان کرتا ہے، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام عالَم کی طرف مبعوث ہیں آپ کی رسالت عامہ ہے جیسا کہ سورۂ فرقان کی پہلی آیت میں بیان ہوا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت تک ہونے والی ساری خَلق کے شاہد ہیں اور ان کے اعمال وافعال واحوال، تصدیق، تکذیب، ہدایت، ضلال سب کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ (ابوالسعود وجمل) ف۱۱۱ یعنی ایمانداروں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو عذابِ جہنم کا ڈر سناتا۔ ف۱۱۲ یعنی خَلق کو طاعتِ الٰہی کی دعوت دیتا۔ ف۱۱۳ سراج کا ترجمہ آفتاب قرآنِ کریم کے بالکل مطابق ہے کہ اس میں آفتاب کو سراج فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ نوح میں ''وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا'' اور آخر پارہ کی پہلی سورت میں ہے ''وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا'' اور درحقیقت ہزاروں آفتابوں سے زیادہ روشنی آپ کے نورِ نبوت نے پہنچائی اور کفر وشرک کے ظلماتِ شدیدہ کو اپنے نورِ حقیقت افروز سے دور کر دیا اور خَلق کے لیے معرفت وتوحیدِ الٰہی تک پہنچنے کی راہیں روشن اور واضح کر دیں اور ضلالت کی وادئ تاریک میں راہ گم کرنے والوں کو اپنے انوارِ ہدایت سے راہ یاب فرمایا اور اپنے نورِ نبوت سے ضمائر وبصائر اور قلوب وارواح کو منور کیا حقیقت میں آپ کا وجودِ مبارک ایسا آفتاب عالم تاب ہے جس نے ہزارہا آفتاب بنا دیئے اسی لیے اس کی صفت میں ''منیر'' ارشاد فرمایا گیا۔ ف۱۱۴ جب تک کہ اس بارے میں اللہ تعالٰی کی طرف سے کوئی حکم دیا جائے۔

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
پھر اُنھیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لیے کچھ عدت نہیں

تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ
جسے گنو وف۱۱۵ تو اُنھیں کچھ فائدہ دو وف۱۱۶ اور اچھی طرح سے چھوڑ دو وف۱۱۷ اے غیب بتانے والے (نبی)

اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ
ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو وف۱۱۸ اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں

مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ
جو اللّٰہ نے تمہیں غنیمت میں دیں وف۱۱۹ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور

بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ٘ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ
خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی وف۱۲۰ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ
نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے وف۱۲۱ یہ خاص تمہارے لیے ہے امت

الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ
کے لیے نہیں وف۱۲۲ ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کے ہاتھ کے

وف۱۱۵ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر عورت کو قبلِ قربت طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں۔ مسئلہ: خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے تو اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہو تو عدت واجب ہوگی اگرچہ مباشرت (ہم بستری) نہ ہوئی ہو۔ مسئلہ: یہ حکم مؤمنہ اور کتابیہ دونوں کو عام ہے لیکن آیت میں مؤمنات کا ذکر فرمانا اس طرف مشیر (اشارہ کرتا) ہے کہ نکاح کرنا مومنہ سے اولیٰ ہے۔ وف۱۱۶ مسئلہ: یعنی اگر ان کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو قبل خلوت طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہوگا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔ وف۱۱۷ اچھی طرح سے چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔ وف۱۱۸ مہر کی تعجیل اور عقد میں تعیّن افضل ہے شرطِ حلت نہیں کیونکہ مہر کو معجّل طریقہ پر دینا یا اس کو مقرر کرنا اولیٰ اور بہتر ہے واجب نہیں۔ (تفسیر احمدی) وف۱۱۹ مثل حضرت صفیہ و حضرت جویریہ کے جن کو سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے آزاد فرمایا اور ان سے نکاح کیا۔ مسئلہ: غنیمت میں ملنے کا ذکر بھی فضیلت کے لیے ہے کیونکہ مملوکات بملک یمین خواہ خرید سے ملک میں آئی ہوں یا ہبہ سے یا وراثت سے یا وصیت سے وہ سب حلال ہیں۔ وف۱۲۰ ساتھ ہجرت کرنے کی قید بھی افضل کا بیان ہے کیونکہ بغیر ساتھ ہجرت کرنے کے بھی ان میں سے ہر ایک حلال ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خاص حضور کے حق میں ان عورتوں کی حلت اس قید کے ساتھ مقید ہو جیسا کہ ام ہانی بنت ابی طالب کی روایت اس طرف مشیر ہے۔ وف۱۲۱ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کے لیے اس مؤمنہ عورت کو حلال کیا جو بغیر مہر اور بغیر شروط نکاح اپنی جان آپ کو ہبہ کرے بشرطیکہ آپ اسے نکاح میں لانے کا ارادہ فرمائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس میں آئندہ کے حکم کا بیان ہے کیونکہ وقتِ نزولِ آیت حضور کی ازواج میں سے کوئی بھی ایسی نہ تھیں جو ہبہ کے ذریعہ سے مشرف بزوجیت ہوئی ہوں اور جن مؤمنہ بیبیوں نے اپنی جانیں حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نذر کر دیں وہ میمونہ بنت حارث اور خولہ بنت حکیم اور ام شریک اور زینب بنت خزیمہ ہیں۔ (تفسیر احمدی) وف۱۲۲ یعنی نکاح بے مہر خاص آپ کے لیے جائز ہے امت کے لیے نہیں امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر

أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٠﴾

مال کنیزوں میں ف۱۲۳ یہ خصوصیت تمہاری ف۱۲۴ اس لیے کہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو ف۱۲۵ اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا

اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ف۱۲۶ یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور

يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ

غم نہ کریں اور تم انھیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں ف۱۲۷ اور اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ

اللہ علم و حلم والا ہے ان کے بعد ف۱۲۸ اور عورتیں تمہیں حلال نہیں ف۱۲۹ اور نہ یہ کہ ان کے عوض

بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَ

اور بیبیاں بدلو ف۱۳۰ اگرچہ تمہیں ان کا حسن بھائے مگر کنیز تمہارے ہاتھ کا مال ف۱۳۱ اور

معیّن نہ کریں یا قصداً مہر کی نفی کریں۔ مسئلہ: نکاح بلفظ ہبہ جائز ہے۔ ف۱۲۳ یعنی بیبیوں کے حق میں جو کچھ مقرر فرمایا ہے مہر اور گواہ اور باری کا واجب ہونا اور چار حرہ عورتوں تک کو نکاح میں لانا۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ شرعاً مہر کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقرر ہے اور وہ دس درہم ہیں جس سے کم کرنا ممنوع ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۱۲۴ جو اوپر ذکر ہوئی کہ عورتیں آپ کے لیے محض ہبہ سے بغیر مہر کے حلال کی گئیں۔ ف۱۲۵ یعنی آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جس بی بی کو چاہیں پاس رکھیں اور بیبیوں میں باری مقرر کریں یا نہ کریں لیکن باوجود اس اختیار کے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے بجز حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا تھا اور بارگاہِ رسالت میں عرض کیا تھا کہ میرے لیے یہی کافی ہے کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنی جانیں حضور کو نذر کیں اور حضور کو اختیار دیا گیا کہ ان میں سے جس کو چاہیں قبول کریں اس کے ساتھ تزوج فرمائیں اور جس کو چاہیں انکار فرمادیں۔ ف۱۲۶ یعنی ازواج میں سے آپ نے جس کو معزول یا ساقط القسمۃ کر دیا ہو (باری ترک کردی ہو) آپ جب چاہیں اس کی طرف التفات فرمائیں اور اس کو نوازیں، اس کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ ف۱۲۷ کیونکہ جب وہ یہ جانیں گی کہ یہ تفویض اور یہ اختیار آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے تو ان کے قلوب مطمئن ہو جائیں گے۔ ف۱۲۸ یعنی ان نو بیبیوں کے بعد جو آپ کے نکاح میں ہیں جنہیں آپ نے اختیار دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول کو اختیار کیا۔ ف۱۲۹ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ازواج کا نصاب نو ہے جیسے کہ امت کے لیے چار۔ ف۱۳۰ یعنی انہیں طلاق دے کر ان کی جگہ دوسری عورتوں سے نکاح کرلو ایسا بھی نہ کرو یہ احترام ان ازواج کا اس لیے ہے کہ جب حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تھا تو انہوں نے اللہ و رسول کو اختیار کیا اور آسائشِ دنیا کو ٹھکرا دیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پر اکتفا فرمایا اور اخیر تک یہی بیبیاں حضور کی خدمت میں رہیں۔ حضرت عائشہ و ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آخر میں حضور کے لیے حلال کر دیا گیا تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح فرمائیں اس تقدیر پر آیت منسوخ ہے اور اس کا ناسخ آیہ "اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ" الآیہ ہے۔ ف۱۳۱ کہ وہ تمہارے لیے حلال ہے اور اس کے بعد حضرت ماریہ قبطیہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مِلک میں آئیں اور ان سے حضور کے فرزند حضرت ابراہیم پیدا ہوئے جنہوں نے چھوٹی عمر میں وفات پائی۔

ع ٦ ١٢ ٣

كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿٥٢﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا

اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے اے ایمان والو نبی کے گھروں میں ف١٣٢

بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُۙ وَ

نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ ف١٣٣ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ف١٣٤

لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ

ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِیْثٍؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘ وَ اللّٰهُ لَا

دل بہلاؤ ف١٣٥ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے ف١٣٦ اور اللہ

یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم اُن سے ف١٣٧ برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے

حِجَابٍؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا

باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی ف١٣٨ اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ

ف١٣٢ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ گھر مرد کا ہوتا ہے اور اسی لیے اس سے اجازت حاصل کرنا مناسب ہے۔ شوہر کے گھر کو عورت کا گھر بھی کہا جاتا ہے اس لحاظ سے کہ وہ اس میں سکونت کا حق رکھتی ہے اسی وجہ سے ''وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ'' میں گھروں کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکانات جن میں حضور کی ازواجِ مطہرات کی سکونت تھی اور حضور کے پردہ فرمانے کے بعد بھی وہ اپنی حیات تک انہیں میں رہیں وہ حضور کی مِلک تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازواجِ طاہرات کو ہبہ نہ فرمائے تھے بلکہ سکونت کی اجازت دی تھی اسی لیے ازواجِ مطہرات کی وفات کے بعد ان کے وارثوں کو نہ ملے بلکہ مسجد شریف میں داخل کر دیئے گئے جو وقف ہے اور جس کا نفع تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔ ف١٣٣ اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں بے اجازت داخل ہونا جائز نہیں آیت اگرچہ خاص ازواجِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہے لیکن حکم اس کا تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے۔ **شانِ نزول:** جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا اور ولیمہ کی عام دعوت فرمائی تو جماعتوں کی جماعتیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چلی جاتی تھیں آخر میں تین صاحب ایسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک ٹھہرے رہے مکان تنگ تھا اس سے گھر والوں کو تکلیف ہوئی اور حرج ہوا کہ وہ ان کی وجہ سے اپنا کام کاج کچھ نہ کر سکے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھے اور ازواجِ مطہرات کے حجروں میں تشریف لے گئے اور دورہ فرما کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے حضور پھر واپس ہو گئے یہ دیکھ کر وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت سرائے میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اس سے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق معلوم ہوتی ہے کہ باوجود ضرورت کے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ چلے جائیے بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسنِ ادب کا اعلیٰ ترین معلم ہے۔ ف١٣٤ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دعوت کسی کے یہاں کھانے نہ جائے۔ ف١٣٥ کہ یہ اہل خانہ کی تکلیف اور ان کے حرج کا باعث ہے۔ ف١٣٦ اور ان سے چلے جانے کے لیے نہیں فرماتے تھے۔ ف١٣٧ یعنی ازواجِ مطہرات سے ف١٣٨ کہ وساوس اور خطرات سے امن رہتا ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ
رسول اللّٰہ کو ایذا دو ف۱۳۹ اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو ف۱۴۰ بےشک یہ

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
اللّٰہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ف۱۴۱ اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بےشک اللّٰہ سب

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآىِٕهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآىِٕهِنَّ وَ
کچھ جانتا ہے اُن پر مضائقہ نہیں ف۱۴۲ اُن کے باپ اور بیٹوں اور

لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآىِٕهِنَّ
بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں ف۱۴۳ اور اپنے دین کی عورتوں ف۱۴۴

وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور اپنی کنیزوں میں ف۱۴۵ اور اللّٰہ سے ڈرتی رہو بےشک ہر چیز اللّٰہ کے

شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
سامنے ہے بےشک اللّٰہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ
ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ف۱۴۶ بےشک جو ایذا دیتے ہیں اللّٰہ اور

ف۱۳۹ اور کوئی کام ایسا نہ کرو جو خاطر اقدس پر گراں ہو۔ ف۱۴۰ کیونکہ جس عورت سے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے عقد فرمایا وہ حضور کے سوا ہر شخص پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی اسی طرح وہ کنیزیں جو باریابِ خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لیے حرام ہیں۔ ف۱۴۱ اس میں اعلام ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو بہت بڑی عظمت عطا فرمائی اور آپ کی حرمت ہر حال میں واجب کی۔ ف۱۴۲ یعنی ان بیبیوں پر کچھ گناہ نہیں اس میں کہ وہ ان لوگوں سے پردہ نہ کریں جن کا آیت میں آگے ذکر فرمایا جاتا ہے۔ **شانِ نزول:** جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۴۳ یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ف۱۴۴ یعنی مسلمان بیبیوں کے سامنے آنا جائز ہے اور کافرہ عورتوں سے پردہ کرنا اور اپنے جسم چھپانا لازم ہے سوائے جسم کے ان حصوں کے جو گھر کے کام کاج کے لیے کھولنے ضروری ہوتے ہیں۔ (جمل) ف۱۴۵ یہاں چچا اور ماموں کا صراحۃً ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔ ف۱۴۶ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعدِ تشہد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب ودوسرے مؤمنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے یعنی درود شریف میں آپ کے نام اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔ **مسئلہ:** درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں درود شریف اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکریم ہے علماء نے ''اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی

رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝٥٧ وَ
اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں ف۱۴۷ اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ف۱۴۸ اور

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ
جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انھوں

احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝٥٨ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ
نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا ف۱۴۹ اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں

بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ
اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں ف۱۵۰ یہ اس سے

اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٩ لَئِنْ
نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو ف۱۵۱ تو ستائی نہ جائیں ف۱۵۲ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اگر

لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِي
باز نہ آئے منافق ف۱۵۳ اور جن کے دلوں میں روگ ہے ف۱۵۴ اور مدینہ میں جھوٹ

الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٠
اڑانے والے ف۱۵۵ تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ (حوصلہ) دیں گے ف۱۵۶ پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ف۱۵۷

دعوت غالب فرما کر اور ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین و آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کر کے۔ مسئلہ: درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالٰی اس پر دس بار بھیجتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔
ف۱۴۷ وہ ایذا دینے والے کفار ہیں جو شانِ الٰہی میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ منزہ اور پاک ہے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں ان پر دارین میں لعنت۔ ف۱۴۸ آخرت میں۔ ف۱۴۹ شانِ نزول: یہ آیت ان منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایذا دیتے تھے اور ان کے حق میں بدگوئی کرتے تھے۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ کتے اور سور کو بھی ناحق ایذا دینا حلال نہیں تو مؤمنین و مؤمنات کو ایذا دینا کس قدر بدترین جرم ہے۔ ف۱۵۰ اور سر اور چہرے کو چھپائیں جب کسی حاجت کے لیے ان کو نکلنا ہو۔ ف۱۵۱ کہ یہ حُرہ (آزاد) ہیں۔ ف۱۵۲ اور منافقین ان کے درپے نہ ہوں منافقین کی عادت تھی کہ وہ باندیوں کو چھیڑا کرتے تھے اس لیے حُرہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ چادر سے جسم ڈھانک کر سر اور منہ چھپا کر باندیوں سے اپنی وضع ممتاز کر دیں۔ ف۱۵۳ اپنے نفاق سے ف۱۵۴ اور جو بُرے خیال رکھتے ہیں یعنی فاجر بدکار ہیں وہ اگر اپنی بدکاری سے باز نہ آئے ف۱۵۵ جو اسلامی لشکروں کے متعلق جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے اور یہ مشہور کیا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو ہزیمت ہوگئی وہ قتل کر ڈالے گئے دشمن چڑھا چلا آ رہا ہے اور اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی دل شکنی اور ان کو پریشانی میں ڈالنا ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان حرکات سے باز نہ آئے ف۱۵۶ اور تمہیں ان پر مسلّط کریں گے۔ ف۱۵۷ پھر مدینۂ طیبہ ان سے خالی کرا لیا جائے گا اور وہاں سے نکال دیئے جائیں گے۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي معانقة ١٢
پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کئے جائیں اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان

الربع الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْـَٔلُكَ
لوگوں میں جو پہلے گزر گئے ف۱۵۸ اور تم اللہ کا دستور ہرگز بدلتا نہ پاؤ گے لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
قیامت کو پوچھتے ہیں ف۱۵۹ تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم کیا جانو

السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ۙ
شاید قیامت پاس ہی ہو ف۱۶۰ بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ۚ يَوْمَ تُقَلَّبُ
اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار ف۱۶۱ جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ

وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ
کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ف۱۶۲ اور

قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ
کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے ف۱۶۳ تو اُنھوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب

اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ؑ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ٨ ١٠ ٥
اُنھیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے ف۱۶۴ اور اُن پر بڑی لعنت کر اے ایمان

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ كَانَ
والو ف۱۶۵ اُن جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ کو ستایا ف۱۶۶ تو اللہ نے اُسے بری فرما دیا اس بات سے جو انھوں نے کہی ف۱۶۷ اور موسیٰ

ف۱۵۸ یعنی پہلی امتوں کے منافقین جو ایسی حرکات کرتے تھے ان کے لیے بھی سنتِ الٰہیہ یہی رہی کہ جہاں پائے جائیں مار ڈالے جائیں۔ ف۱۵۹ کہ کب قائم ہوگی۔ شانِ نزول: مشرکین تو تمسخر و استہزاء کے طور پر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا کرتے تھے گویا کہ ان کو بہت جلدی ہے اور یہود اس کو امتحاناً پوچھتے تھے کیونکہ توریت میں اس کا علم مخفی رکھا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا۔ ف۱۶۰ اس میں جلد کرنے والوں کو تہدید اور امتحاناً سوال کرنے والوں کا اِسکات (چُپ کرانا) اور ان کی دہن دوزی (منہ بند کرنا) ہے۔ ف۱۶۱ جو انہیں عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۶۲ دنیا میں تو ہم آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔ ف۱۶۳ یعنی قوم کے سرداروں اور بڑی عمر کے لوگوں اور اپنی جماعت کے عالموں کے انہوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی۔ ف۱۶۴ کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ف۱۶۵ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام بجالاؤ اور کوئی کام ایسا نہ کرنا جو ان کے رنج و ملال کا باعث ہو اور ف۱۶۶ یعنی ان بنی اسرائیل کی طرح نہ ہونا جو ننگے نہاتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر طعن کرتے تھے کہ حضرت ہمارے ساتھ کیوں نہیں نہاتے انہیں

عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اللّٰہ کے یہاں آبرو والا ہے ف۱۶۸ اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو اور سیدھی بات

سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

کہو ف۱۶۹ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا ف۱۷۰ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللّٰہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى

اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی بےشک ہم نے امانت پیش فرمائی ف۱۷۱

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا

آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے ف۱۷۲

وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

اور آدمی نے اُٹھالی بےشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے تاکہ اللّٰہ عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ف۱۷۳ اور اللّٰہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں

برص وغیرہ کی کوئی بیماری ہے۔ ف۱۶۷ اس طرح کہ جب ایک روز حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غسل کے لیے ایک تنہائی کی جگہ میں پتھر پر کپڑے اتار کر رکھے اور غسل شروع کیا تو پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگا آپ کپڑے لینے کے لیے اس کی طرف بڑھے تو بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ جسم مبارک پر کوئی داغ اور کوئی عیب نہیں ہے۔ ف۱۶۸ صاحبِ جاہ اور صاحبِ منزلت اور مُستجاب الدعوات۔ ف۱۶۹ یعنی سچی اور درست حق و انصاف کی اور اپنی زبان اور کلام کی حفاظت رکھو۔ یہ بھلائیوں کی اصل ہے ایسا کرو گے تو اللّٰہ تعالیٰ تم پر کرم فرمائے گا اور ف۱۷۰ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے گا اور تمہاری طاعتیں قبول فرمائے گا۔ ف۱۷۱ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا انہیں کو آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امانت نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج، سچ بولنا، ناپ اور تول میں اور لوگوں کی ودیعتوں میں عدل کرنا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ امانت سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کا حکم دیا گیا اور جن کی ممانعت کی گئی۔ حضرت عبداللّٰہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا کہ تمام اعضاء کان ہاتھ پاؤں وغیرہ سب امانت ہیں اس کا ایمان ہی کیا جو امانت دار نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ امانت سے مراد لوگوں کی ودیعتیں اور عہدوں کا پورا کرنا ہے تو ہر مؤمن پر فرض ہے کہ نہ کسی مؤمن کی خیانت کرے نہ کافر معاہد کی نہ قلیل میں نہ کثیر میں اللّٰہ تعالیٰ نے یہ امانت اعیانِ سمٰوات وارض و جبال پر (آسمان و زمین اور پہاڑوں پر امانت) پیش فرمائی پھر ان سے فرمایا: کیا تم ان امانتوں کو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا: ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اگر تم انہیں اچھی طرح ادا کرو تو تمہیں جزا دی جائے گی اور اگر نافرمانی کرو تو تمہیں عذاب کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں، اے رب! ہم تیرے حکم کے مطیع ہیں، نہ ثواب چاہیں نہ عذاب اور ان کا یہ عرض کرنا براہِ خوف و خشیت تھا اور امانت بطورِ تخییر پیش کی گئی تھی یعنی انہیں اختیار دیا گیا تھا کہ اپنے میں قوت و ہمت پائیں تو اٹھائیں ورنہ معذرت کر دیں، اس کا اٹھانا لازم نہیں کیا گیا تھا اور اگر لازم کیا جاتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ ف۱۷۲ کہ اگر ادا نہ کر سکے تو عذاب کئے جائیں گے تو اللّٰہ عزوجل نے وہ امانت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی اور فرمایا کہ میں نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کی تھی وہ نہ اٹھا سکے، کیا تو مع اس کی ذمہ داری کے اٹھا سکے گا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے اقرار کیا۔ ف۱۷۳ کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے امانت پیش کی تاکہ منافقین کا نفاق اور مشرکین کا شرک ظاہر ہو اور اللّٰہ تعالیٰ انہیں عذاب فرمائے اور مومنین

وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع

اور مسلمان عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ایاتھا ٥٤ ﴿٣٤﴾ سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ ٥٨ رکوعاتھا ٦

سورۂ سبا مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاوف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى

سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں وٓ اور آخرت میں اسی کی

الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا

تعریف ہے وٓ اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے وٓ اور جو

يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ

زمین سے نکلتا ہے وٓ اور جو آسمان سے اُترتا ہے وٓ اور جو اس میں چڑھتا ہے وٓ اور وہی ہے مہربان

الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ

بخشش والا اور کافر بولے ہم پر قیامت نہ آئے گی وٓ تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم

لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ

بے شک ضرور تم پر آئے گی غیب جاننے والاوف اس سے غائب نہیں ذرہ بھر کوئی چیز آسمانوں میں

جوامانت کے ادا کرنے والے ہیں ان کے ایمان کا اظہار ہو اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمائے اوران پر رحمت و مغفرت کرے اگر چہ ان سے بعض طاعات میں کچھ تقصیر بھی ہوئی ہو۔ (خازن) وا سورۂ سبا مکی ہے سوائے آیت "وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" اس میں چھ رکوع، چون آیتیں اور آٹھ سو تینتیس کلمے، ایک ہزار پانچ سو بارہ حرف ہیں۔ وٓ یعنی ہر چیز کا مالک خالق اور حاکم اللہ تعالیٰ ہے اور ہر نعمت اسی کی طرف سے ہے تو وہی حمد و ثنا کا مستحق اور سزاوار ہے وٓ یعنی جیسا دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسا ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں دنیا میں تو بندوں پر اس کی حمد و ثنا واجب ہے کیونکہ یہ دار التکلیف ہے اور آخرت میں اہلِ جنت نعمتوں کے سرور اور راحتوں کی خوشی میں اس کی حمد کریں گے۔ وٓ یعنی زمین کے اندر داخل ہوتا ہے جیسے کہ بارش کا پانی اور مُردے اور دفینے وٓ جیسے کہ سبزہ اور درخت اور چشمے اور کانیں اور بوقتِ حشر مُردے وٓ جیسے کہ بارش، برف، اولے اور طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے وٓ جیسے کہ فرشتے اور دعائیں اور بندوں کے عمل وٓ یعنی انہوں نے قیامت کے آنے کا انکار کیا۔ وٓ یعنی میرا رب غیب کا جاننے والا ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں تو قیامت کا آنا اور اس کے قائم ہونے کا وقت بھی اس کے علم میں ہے۔

وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹی نہ بڑی مگر ایک صاف بتانے والی

مُّبِيْنٍ ﴿٣﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
کتاب میں ہے ف۱۰ تاکہ صلہ دے اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ ہیں جن کے لیے

مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ
بخشش ہے اور عزت کی روزی ف۱۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کی ف۱۲ ان

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ
کے لیے سخت عذاب دردناک میں سے عذاب ہے اور جنھیں علم ملا ف۱۳ وہ جانتے ہیں کہ جو

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ
کچھ تمھاری طرف تمھارے رب کے پاس سے اُترا ف۱۴ وہی حق ہے اور عزت والے سب خوبیوں سراہے کی

الْحَمِيْدِ ﴿٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا
راہ بتاتا ہے اور کافر بولے ف۱۵ کیا ہم تمھیں ایسا مرد بتادیں ف۱۶ جو تمھیں خبر دے کہ جب

مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿٧﴾ ۚ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
تم پرزے ہوکر بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمھیں نیا بننا ہے کیا اللّٰہ پر اُس نے جھوٹ

كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ
باندھا یا اُسے سودا (جنون) ہے ف۱۷ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۸ عذاب

وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿٨﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ
اور دور کی گمراہی میں ہیں تو کیا اُنھوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ
آسمان اور زمین ف۱۹ ہم چاہیں تو اُنھیں ف۲۰ زمین میں دھنسادیں یا اُن پر آسمان

ف۱۰ یعنی لوحِ محفوظ میں ف۱۱ جنت میں۔ ف۱۲ اور ان میں طعن کر کے اور ان کو شعر وسحر وغیرہ بتا کر لوگوں کو ان سے روکنا چاہا (اس کا مزید بیان اسی سورت کے آخر رکوع پانچ میں آئے گا۔) ف۱۳ یعنی اصحابِ رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یا مؤمنین اہلِ کتاب مثل عبداللّٰہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے ف۱۴ یعنی قرآن مجید ف۱۵ یعنی کافروں نے آپس میں متعجب ہو کر کہا: ف۱۶ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۱۷ جو وہ ایسی عجیب وغریب باتیں کہتے ہیں اللّٰہ تعالٰی نے کفار کے اس مقولہ کا رد فرمایا کہ یہ دونوں باتیں نہیں حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ان دونوں سے مُبرّا ہیں۔ ف۱۸ یعنی کافر بعث وحساب کا

كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۠ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ ع ۹ ۷

کا ٹکڑا گرا دیں بے شک اس و۲۱ میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے و۲۲ اور بے شک

اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ۙ﴿۱۰﴾

ہم نے داود کو اپنا بڑا فضل دیا و۲۳ اے پہاڑو اس کے ساتھ اللّٰہ کی طرف رجوع کرو اور اے پرندو و۲۴ اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کیا و۲۵

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

کہ وسیع زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھ و۲۶ اور تم سب نیکی کرو بے شک میں تمہارے کام

بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا

دیکھ رہا ہوں اور سلیمان کے بس میں ہوا کر دی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ و۲۷ اور ہم نے اس

لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ

کے لیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا و۲۸ اور جنّوں میں سے وہ جو اس کے آگے کام کرتے اس کے رب کے حکم سے و۲۹ اور

انکار کرنے والے۔ و۱۹ یعنی کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ ہر طرف سے احاطہ میں ہیں اور زمین وآسمان کے اقطار سے باہر نہیں جا سکتے اور ملکِ خدا سے نہیں نکل سکتے اور انہیں بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں انہوں نے آیات اور رسول کی تکذیب وانکار کے دہشت انگیز جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے خوف نہ کھایا اور اپنی اس حالت کا خیال کر کے نہ ڈرے۔ و۲۰ ان کی تکذیب وانکار کی سزائیں قارون کی طرح۔ و۲۱ نظر وفکر و۲۲ جو دلالت کرتی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ بعث پر اور اس کے منکر کے عذاب پر اور ہر شے پر قادر ہے۔ و۲۳ یعنی نبوت اور کتاب اور کہا گیا ہے ملک اور ایک قول یہ ہے کہ حسن صوت وغیرہ تمام چیزیں جو آپ کو خصوصیت کے ساتھ عطا فرمائی گئیں اور اللّٰہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا۔ و۲۴ جب وہ تسبیح کریں ان کے ساتھ تسبیح کرو۔ چنانچہ، جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑوں سے بھی تسبیح سنی جاتی اور پرند جھک آتے یہ آپ کا معجزہ تھا۔ و۲۵ کہ آپ کے دستِ مبارک میں آ کر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے نرم ہو جاتا اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے اور بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے تو آپ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کے لیے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں اور جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو اس سے آپ دریافت کرتے کہ داود کیسا شخص ہے سب لوگ تعریف کرتے اللّٰہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورتِ انسان بھیجا حضرت داود علیہ السلام نے اس سے بھی حسبِ عادت یہی سوال کیا تو فرشتہ نے کہا کہ داود ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بندۂ خدا کون سی خصلت؟ اس نے کہا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر آپ بیت المال سے وظیفہ نہ لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا اس لیے آپ نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی کہ ان کے لیے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے آپ اپنے اہل و عیال کا گزارہ کریں اور بیت المال سے آپ کو بے نیازی ہو جائے آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کے لیے لوہے کو نرم کیا اور آپ کو صنعتِ زرہ سازی کا علم دیا سب سے پہلے زرہ بنانے والے آپ ہی ہیں آپ روزانہ ایک زرہ بناتے تھے وہ چار ہزار کو بکتی تھی اس میں سے اپنے اور اپنے اہل وعیال پر بھی خرچ فرماتے اور فقراء ومساکین پر بھی صدقہ کرتے اس کا بیان آیت میں ہے اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے داود علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر کے ان سے فرمایا و۲۶ کہ اس کے حلقے یکساں اور متوسط ہوں نہ بہت تنگ نہ فراخ۔ و۲۷ چنانچہ آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اُصطُخر میں فرماتے جو ملک فارس میں ہے اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اُصطُخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے یہ بھی تیز سوار کے لیے ایک مہینہ کا راستہ ہے۔ و۲۸ جو تین روز سرزمین یمن میں پانی کی طرح جاری رہا اور ایک قول یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تین روز جاری رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تانبے کو پگھلا دیا جیسا کہ حضرت داود علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا تھا۔ و۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے

مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ

جو ان میں ہمارے حکم سے پھرے ف۲۹ ہم اُسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے اس کے لیے بناتے

لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ

جو وہ چاہتا اونچے اونچے محل ف۳۱ اور تصویریں ف۳۲ اور بڑے حوضوں کے برابر لگن ف۳۳ اور لنگر دار

رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

دیگیں ف۳۴ اے داود والو شکر کرو ف۳۵ اور میرے بندوں میں کم ہیں شکر والے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ

پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا ف۳۶ جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

کہ اس کا عصا کھاتی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آیا جنوں کی حقیقت کھل گئی ف۳۷ اگر غیب جانتے ہوتے ف۳۸

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ

تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے ف۳۹ بے شک سبا ف۴۰ کے لیے ان کی آبادی میں ف۴۱ نشانی تھی ف۴۲

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے جنات کو مطیع کیا۔ ف۳۰ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمانبرداری نہ کرے۔ ف۳۱ اور عالی شان عمارتیں اور مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے ف۳۲ درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تانبے اور بلور اور پتھر وغیرہ سے اور اس شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔ ف۳۳ اتنے بڑے کہ ایک لگن میں ہزار آدمی کھاتے۔ ف۳۴ جو اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتیٰ کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے یہ یمن میں تھیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا کہ ف۳۵ اللہ تعالیٰ کا ان نعمتوں پر جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اس کی اطاعت بجالا کر۔ ف۳۶ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہوتا کہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے پھر آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسبِ عادت نماز کے لیے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوگئے جنات حسبِ دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصۂ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کے لیے کچھ حیرت کا باعث نہیں ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ آپ ایک ماہ دو دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات آپ کی وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آیا اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔ ف۳۷ کہ وہ غیب نہیں جانتے ف۳۸ تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے مطلع ہوتے ف۳۹ اور ایک سال تک عمارت کے کاموں میں تکلیفِ شاقہ اٹھاتے نہ رہتے۔ مروی ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنا (بنیاد) اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داود علیہ السلام کی وفات کا وقت آگیا تو آپ نے اپنے فرزند ارجمند حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ، آپ نے شیاطین کو اس کی تکمیل کا حکم دیا جب آپ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو آپ نے دعا کی کہ آپ کی وفات شیاطین پر ظاہر نہ ہوتا کہ وہ عمارت کی تکمیل تک مصروفِ عمل رہیں اور انہیں جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ باطل ہو جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر شریف ترپن سال کی ہوئی تیرہ سال کی عمر شریف میں آپ سریر آرائے سلطنت ہوئے چالیس سال حکمرانی فرمائی۔ ف۴۰ سبا عرب کا ایک قبیلہ ہے جو اپنے جد کے نام سے مشہور ہے اور وہ جد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے۔ ف۴۱ جو حدودِ یمن میں واقع تھی ف۴۲ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی اور وہ نشانی کیا تھی

جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

دو باغ دہنے اور بائیں ف۴۳ اپنے رب کا رزق کھاؤ ف۴۴ اور اس کا شکر ادا کرو ف۴۵

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ

پاکیزہ شہر ف۴۶ بخشنے والا رب ف۴۷ تو اُنھوں نے منہ پھیرا ف۴۸ تو ہم نے ان پر زور کا اہلا (سیلاب)

الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ

بھیجا ف۴۹ اور اُن کے باغوں کے عوض دو باغ انھیں بدل دیے جن میں بکٹا میوہ ف۵۰ اورجھاؤ (جھاڑی) اور کچھ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجْزِيْٓ اِلَّا

تھوڑی سی بیریاں ف۵۱ ہم نے انھیں یہ بدلہ دیا ان کی ناشکری ف۵۲ کی سزا اور ہم کسے سزا دیتے ہیں

الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى

اُسی کو جو ناشکرا ہے اور ہم نے کئے تھے ان میں ف۵۳ اور ان شہروں میں جن میں ہم نے برکت رکھی ف۵۴ سرراہ

ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾

کتنے شہر ف۵۵ اور اُنھیں منزل کے اندازے پر رکھا ف۵۶ اُن میں چلو راتوں اور دنوں امن وامان سے ف۵۷

اس کا آگے بیان ہوتا ہے۔ ف۴۳ یعنی ان کی وادی کے داہنے اور بائیں دور تک چلے گئے اور ان سے کہا گیا تھا ف۴۴ باغ ایسے کثیر الثمر (بہت پھل دار) تھے کہ جب کوئی شخص سر پر ٹوکرہ لیے گزرتا تو بغیر ہاتھ لگائے قسم قسم کے میووں سے اس کا ٹوکرہ بھر جاتا۔ ف۴۵ یعنی اس نعمت پر اس کی طاعت بجالاؤ۔ ف۴۶ لطیف آب وہوا صاف ستھری سرزمین نہ اس میں مچھر نہ مکھی نہ کھٹمل نہ سانپ نہ بچھو، ہوا کی پاکیزگی کا یہ عالم کہ اگر کہیں اور کا کوئی شخص اس شہر میں گزر جائے اور اس کے کپڑوں میں جوئیں ہوں تو سب مر جائیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا کہ شہرِ سبا صنعا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر تھا۔ ف۴۷ یعنی اگر تم رب کی روزی پر شکر کرو اور اِطاعت بجالاؤ تو وہ بخشش فرمانے والا ہے۔ ف۴۸ اس کی شکر گزاری سے اور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کی۔ وہب کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے جنہوں نے ان کو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا مگر وہ ایمان نہ لائے اور انہوں نے انبیاء کو جھٹلا دیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی بھی نعمت ہو تم اپنے رب سے کہہ دو کہ اس سے ہو سکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے۔ ف۴۹ عظیم سیلاب جس سے ان کے باغ اموال سب ڈوب گئے اور ان کے مکانات ریت میں دفن ہو گئے اور اس طرح تباہ ہوئے کہ ان کی تباہی عرب کے لیے مثل بن گئی۔ ف۵۰ نہایت بدمزہ ف۵۱ جیسی ویرانوں میں جم آتی ہیں اس طرح کی جھاڑیوں اور وحشت ناک جنگل کو جو ان کے خوشنما باغوں کی جگہ پیدا ہو گیا تھا بطریقِ مشاکلت باغ فرمایا۔ ف۵۲ اور ان کے کفر ف۵۳ یعنی شہر سبا میں ف۵۴ کہ وہاں کے رہنے والوں کو وسیع نعمتیں اور پانی اور درخت اور چشمے عنایت کئے مراد ان سے شام کے شہر ہیں۔ ف۵۵ قریب قریب سبا سے شام تک سفر کرنے والوں کو اس راہ میں توشہ اور پانی ساتھ لے جانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ف۵۶ کہ چلنے والا ایک مقام سے صبح چلے تو دو پہر کو ایک آبادی میں پہنچ جائے جہاں ضروریات کے تمام سامان ہوں اور جب دو پہر کو چلے تو شام کو ایک شہر میں پہنچ جائے یمن سے شام تک کا تمام سفر اسی آسائش کے ساتھ طے ہو سکے اور ہم نے ان سے کہا کہ ف۵۷ نہ راتوں میں کوئی کھٹکا نہ دنوں میں کوئی تکلیف نہ دشمن کا اندیشہ نہ بھوک پیاس کا غم مالداروں میں حسد پیدا ہوا کہ ہمارے اور غریبوں کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں رہا قریب قریب کی منزلیں ہیں لوگ خراماں خراماں ہوا خوری کرتے چلے جاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد دوسری آبادی آجاتی ہے وہاں آرام کرتے ہیں نہ سفر میں تکان (تھکن) ہے نہ کوفت اگر منزلیں دور ہوتیں سفر کی مدت دراز ہوتی راہ میں پانی نہ ملتا جنگلوں اور بیابانوں میں گزر ہوتا تو ہم توشہ ساتھ لیتے پانی کے انتظام کرتے سواریاں اور خُدام ساتھ رکھتے سفر کا لطف آتا اور امیر وغریب کا فرق ظاہر ہوتا یہ خیال کر کے انہوں نے کہا۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ

توبولے اے ہمارے رب ہمیں سفر میں دُوری ڈال وف۵۸ اور انھوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انھیں کہانیاں کر دیا وف۵۹

وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ

اور انھیں پوری پریشانی سے پراگندہ کر دیا وف۶۰ بےشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر والے ہر بڑے شکر والے کے لیے وف۶۱ اور

لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾

بےشک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا وف۶۲ تو وہ اس کے پیچھے ہولیے مگر ایک گروہ کہ مسلمان تھا وف۶۳

وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

اور شیطان کا ان پر وف۶۴ کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ۠ ﴿۲۱﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ

ع ۲ ۱۲ ۸

اس سے شک میں ہے اور تمہارا رب ہر چیز پر نگہبان ہے تم فرماؤ وف۶۵ پکارو انھیں جنھیں

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی

اللہ کے سوا وف۶۶ سمجھے بیٹھے ہو وف۶۷ اور وہ ذرّہ بھر کے مالک نہیں آسمانوں میں اور نہ

الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا

زمین میں اور نہ ان کا اِن دونوں میں کچھ حصہ اور نہ اللہ کا ان میں سے کوئی مددگار اور

تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اِذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دُور فرما دی جاتی ہے

قَالُوْا مَا ذَاۙ قَالَ رَبُّكُمْؕ قَالُوا الْحَقَّۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ

ایک دوسرے سے وف۶۸ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا ہی بات فرمائی وہ کہتے ہیں جو فرمایا حق فرمایا وف۶۹ اور وہی ہے بلند بڑائی والا تم فرماؤ کون

وف۵۸ یعنی ہمارے اور شام کے درمیان جنگل اور بیابان کر دے کہ بغیر توشہ اور سواری کے سفر نہ ہو سکے۔ وف۵۹ بعد والوں کے لیے کہ ان کے احوال سے عبرت حاصل کریں۔ وف۶۰ قبیلہ قبیلہ منتشر ہو گیا وہ بستیاں غرق ہو گئیں اور لوگ بے خانماں (بے سروسامان) ہو کر جدا جدا بلاد میں پہنچے غسان شام میں اور ازل عمان میں اور خزاعہ تہامہ میں اور آل خزیمہ عراق میں اور اوس وخزرج کا جد عمرو بن عامر مدینہ میں۔ وف۶۱ اور صبر و شکر مومن کی صفت ہے کہ جب وہ بلا میں مبتلا ہوتا ہے صبر کرتا ہے اور جب نعمت پاتا ہے شکر بجا لاتا ہے۔ وف۶۲ یعنی ابلیس جو گمان رکھتا تھا کہ بنی آدم کو وہ شہوت وحرص اور غضب کے ذریعہ گمراہ کر دے گا، یہ گمان اس نے اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے متبع ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ شیطان نے نہ کسی پر تلوار کھینچی نہ کسی پر کوڑے مارے جھوٹے وعدوں اور باطل امیدوں سے اہلِ باطل کو گمراہ کر دیا۔ وف۶۳ انہوں نے اس کا اتباع نہ کیا۔ وف۶۴ جن کے حق میں اس کا گمان پورا ہوا۔ وف۶۵ اے محمد مصطفٰی! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کافروں سے وف۶۶ اپنا معبود وف۶۷ کہ وہ تمہاری مصیبتیں دور کریں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ کسی نفع وضرر میں وف۶۸ بطریقِ استبشار۔

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى
جوتمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے ف٧٠ تم خود ہی فرماؤ اللہ ف٧١ اور بے شک ہم یا تم ف٧٢ یا تو ضرور
هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ
ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں ف٧٣ تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں نہ تمہارے کوتکوں
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ
(کرتوتوں) کا ہم سے سوال ف٧٤ تم فرماؤ ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا ف٧٥ پھر ہم میں سچا فیصلہ فرما دے گا ف٧٦ اور وہی ہے
الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ
بڑا نیاؤ چکانے والا (درست فیصلہ کرنے والا) سب کچھ جانتا تم فرماؤ مجھے دکھاؤ تو وہ شریک جو تم نے اس سے ملائے ہیں ف٧٧ ہشت (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ
هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا
وہی ہے اللہ عزت والا حکمت والا اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے ف٧٨ خوشخبری دیتا ف٧٩
وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اور ڈر سناتا ف٨٠ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف٨١ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا ف٨٢

ف٦٩ یعنی شفاعت کرنے والوں کو ایمانداروں کی شفاعت کا اذن دیا۔ ف٧٠ یعنی آسمان سے مینہ برسا کر اور زمین سے سبزہ اُگا کر۔ ف٧١ کیونکہ اس سوال کا بجز اس کے اور کوئی جواب ہی نہیں۔ ف٧٢ یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے لیے ان دونوں حالوں میں سے ایک حال ضروری ہے۔ ف٧٣ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، پانی برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی بتوں کو پوجے جو کسی ایک ذرہ بھر چیز کے مالک نہیں (جیسا کہ اوپر آیات میں بیان ہو چکا) وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ ف٧٤ بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ف٧٥ روزِ قیامت ف٧٦ تو اہلِ حق کو جنت میں اور اہلِ باطل کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ ف٧٧ یعنی جن بتوں کو تم نے عبادت میں شریک کیا ہے مجھے دکھاؤ تو کس قابل ہیں کیا وہ کچھ پیدا کرتے ہیں روزی دیتے ہیں اور جب یہ کچھ نہیں تو ان کو خدا کا شریک بنانا اور ان کی عبادت کرنا کیسی عظیم خطا ہے اس سے باز آؤ۔ ف٧٨ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت عامہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے، سب کے لیے آپ رسول ہیں اور وہ سب آپ کے امتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے: سیّد عالم علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں: (۱) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی، (۲) تمام زمین میرے لیے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے اور (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھیں اور (۴) مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا اور (۵) انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ حدیث میں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالت عامہ ہے جو تمام جن و انس کو شامل ہے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خَلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے۔ سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے (خازن) ف٧٩ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل کی ف٨٠ کافروں کو اس کے عدل کا۔ ف٨١ اور اپنے جہل کی وجہ سے آپ کی مخالفت کرتے ہیں ف٨٢ یعنی قیامت کا وعدہ۔

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ

اگر تم سچے ہو تم فرماؤ تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے

ع ٣ ٢٦ النصف سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا

ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو ف۸۳ اور کافر بولے ہم ہرگز نہ ایمان لائیں گے اس

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ط وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ

قرآن پر نہ ان کتابوں پر جو اس سے آگے تھیں ف۸۴ اور کسی طرح تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے پاس

عِنْدَ رَبِّهِمْ صلے ج يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ج يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر بات ڈالے گا وہ جو دبے تھے ف۸۵

اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ

اُن سے کہیں گے جو اونچے کھنچتے تھے ف۸۶ اگر تم نہ ہوتے ف۸۷ تو ہم ضرور ایمان لے آتے وہ جو اونچے

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى

کھنچتے تھے ان سے کہیں گے جو دبے ہوئے تھے کیا ہم نے تمہیں روک دیا ہدایت سے

بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

بعد اس کے کہ تمہارے پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے اور کہیں گے وہ جو دبے ہوئے تھے

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ

اُن سے جو اُونچے کھنچتے تھے بلکہ رات دن کا داؤں (فریب) تھا ف۸۸ جب کہ تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ اللہ کا

بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ط وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط وَ

انکار کریں اور اس کے برابر والے ٹھہرائیں اور دل ہی دل میں پچھتانے لگے ف۸۹ جب عذاب دیکھا ف۹۰ اور

جَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے ف۹۱ وہ کیا بدلہ پائیں گے مگر وہی

ف۸۳ یعنی اگر تم مہلت چاہو تو تاخیر ممکن نہیں اور اگر جلدی چاہو تو تقدم ممکن نہیں بہر تقدیر اس وعدہ کا اپنے وقت پر پورا ہونا۔ ف۸۴ توریت اور انجیل وغیرہ۔ ف۸۵ یعنی تابع اور پیرو تھے ف۸۶ یعنی اپنے سرداروں سے ف۸۷ اور ہمیں ایمان لانے سے نہ روکتے ف۸۸ یعنی تم شب و روز ہمارے لیے مکر کرتے تھے اور ہمیں ہر وقت شرک پر ابھارتے تھے ف۸۹ دونوں فریق تابع بھی اور متبوع بھی، پیرو بھی اور ان کے بہکانے والے بھی، ایمان نہ لانے پر ف۹۰ جہنم کا۔ ف۹۱ خواہ بہکانے والے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ

جو کچھ کرتے تھے ف۹۲ اور ہم نے جب کبھی کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں

مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا

(امیروں) نے یہی کہا کہ تم جو لے کر بھیجے گئے ہم اس کے منکر ہیں ف۹۳ اور بولے ہم مال اور

وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

اولاد میں بڑھ کر ہیں اور ہم پر عذاب ہونا نہیں ف۹۴ تم فرماؤ بےشک میرا رب رزق وسیع کرتا ہے جس کے

يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ ع ٤/١٠

لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے ف۹۵ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور تمہارے مال اور

لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قُرب تک پہنچائیں مگر وہ جو ایمان لائے اور نیکی

صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ

کی ف۹۶ ان کے لیے دونا دون (کئی گنا) صلہ ف۹۷ ان کے عمل کا بدلہ اور وہ بالاخانوں میں

ہوں یا ان کے کہنے میں آنے والے، تمام کفار کی یہی سزا ہے۔ ف۹۲ دنیا میں کفر اور معصیت۔ ف۹۳ اس میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کفار کا انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاء کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ شانِ نزول: دو شخص شریکِ تجارت تھے ان میں سے ایک ملک شام کو گیا اور ایک مکۂ مکرمہ میں رہا جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس نے ملکِ شام میں حضور کی خبر سنی تو اپنے شریک کو خط لکھا اور اس سے حضور کا مفصل حال دریافت کیا اس شریک نے جواب میں لکھا کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان تو کیا ہے لیکن سوائے چھوٹے درجے کے حقیر و غریب لوگوں کے اور کسی نے ان کا اتباع نہیں کیا جب یہ خط اس کے پاس پہنچا تو وہ اپنے تجارتی کام چھوڑ کر مکہ مکرمہ آیا اور آتے ہی اپنے شریک سے کہا کہ مجھے سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ بتاؤ اور معلوم کر کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ دنیا کو کیا دعوت دیتے ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بت پرستی چھوڑ کر ایک اللہ تعالٰی کی عبادت کرنا اور آپ نے احکامِ اسلام بتائے یہ باتیں اس کے دل میں اثر کر گئیں اور وہ شخص پچھلی کتابوں کا عالم تھا کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تم نے یہ کیسے جانا اس نے کہا کہ جب کبھی کوئی نبی بھیجا گیا پہلے چھوٹے درجے کے غریب لوگ ہی اس کے تابع ہوئے یہ سنتِ الٰہیہ ہمیشہ ہی جاری رہی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ف۹۴ یعنی جب دنیا میں ہم خوشحال ہیں تو ہمارے اعمال و افعال اللہ تعالٰی کو پسند ہوں گے اور ایسا ہوا تو آخرت میں عذاب نہیں ہوگا اللہ تعالٰی نے ان کے اس خیالِ باطل کا ابطال فرما دیا کہ ثوابِ آخرت کو معیشتِ دنیا پر قیاس کرنا غلط ہے۔ ف۹۵ بطریقِ ابتلاء و امتحان تو دنیا میں روزی کی کشائش رضاءِ الٰہی کی دلیل نہیں اور ایسے ہی اس کی تنگی اللہ تعالٰی کی ناراضی کی دلیل نہیں کبھی گنہگار پر وسعت کرتا ہے کبھی فرمانبردار پر تنگی یہ اس کی حکمت ہے ثوابِ آخرت کو اس پر قیاس کرنا غلط و بےجا ہے۔ ف۹۶ یعنی مال کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے مومنِ صالح کے جو اس کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور اولاد کسی کے لیے سببِ قرب نہیں سوائے اس مومن کے جو انہیں نیک علم سکھائے دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ ف۹۷ ایک نیکی کے بدلے دس سے لے کر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زیادہ جتنا خدا چاہے۔

اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ فِی الْعَذَابِ

امن وامان سے ہیں ف۹۸ اور وہ جو ہماری آیتوں میں ہرانے کی کوشش کرتے ہیں ف۹۹ وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ

لا دھرے جائیں گے ف۱۰۰ تم فرماؤ بےشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے اور

یَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے ف۱۰۱ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا ف۱۰۲ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ف۱۰۳

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا

اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا ف۱۰۴ پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں

یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا

پوجتے تھے ف۱۰۵ وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ ف۱۰۶ بلکہ وہ

یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ

جنّوں کو پوجتے تھے ف۱۰۷ اُن میں اکثر انھیں پر یقین لائے تھے ف۱۰۸ تو آج تم میں ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

کے بھلے بُرے کا کچھ اختیار نہ رکھے گا ف۱۰۹ اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے اس آگ

عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا

کا عذاب چکھو جسے جھٹلاتے تھے ف۱۱۰ اور جب اُن پر ہماری روشن آیتیں ف۱۱۱

ف۹۸ یعنی جنّت کے منازلِ بالا میں۔ ف۹۹ یعنی قرآن کریم پر زبانِ طعن کھولتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنی ان باطل کاریوں سے وہ لوگوں کو ایمان لانے سے روک دیں گے اور ان کا یہ مکر اسلام کے حق میں چل جائے گا اور وہ ہمارے عذاب سے بچ رہیں گے کیونکہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد اٹھنا ہی نہیں ہے تو عذاب ثواب کیسا۔ ف۱۰۰ اور ان کی مکاریاں انہیں کچھ کام نہ آئیں گی۔ ف۱۰۱ اپنے حسبِ حکمت۔ ف۱۰۲ دنیا میں یا آخرت میں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے: صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے، تواضع سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ ف۱۰۳ کیونکہ اس کے سوا جو کوئی کسی کو دیتا ہے خواہ بادشاہ لشکر کو یا آقا غلام کو یا صاحبِ خانہ اپنے عیال کو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی اور اس کی عطا فرمائی ہوئی روزی میں سے دیتا ہے رزق اور اس سے منتفع ہونے کے اسباب کا خالق سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں وہی رزاقِ حقیقی ہے۔ ف۱۰۴ یعنی ان مشرکین کو ف۱۰۵ دنیا میں ف۱۰۶ یعنی ہماری ان سے کوئی دوستی نہیں تو ہم کس طرح ان کے پوجنے سے راضی ہو سکتے تھے ہم اس سے بَری ہیں۔ ف۱۰۷ یعنی شیاطین کو کہ ان کی اطاعت کے لیے غیر خدا کو پوجتے تھے۔ ف۱۰۸ یعنی شیاطین پر۔ ف۱۰۹ اور وہ جھوٹے معبود اپنے پجاریوں کو کچھ نفع نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ ف۱۱۰ دنیا میں۔ ف۱۱۱ یعنی آیاتِ قرآن زبانِ سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
پڑھی جائیں تو کہتے ہیں وف۱۱۲ یہ تو نہیں مگر ایک مرد کہ تمہیں روکنا چاہتے ہیں تمہارے باپ دادا

اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کے معبودوں سے وف۱۱۳ اور کہتے ہیں وف۱۱۴ یہ تو نہیں مگر بہتان جوڑا ہوا اور کافروں نے حق کو

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ
کہا وف۱۱۵ جب ان کے پاس آیا یہ تو نہیں مگر کھلا جادو اور ہم نے انھیں کچھ کتابیں

كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ؕ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ
نہ دیں جنھیں پڑھتے ہوں نہ تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا وف۱۱۶ اور ان سے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ قف
اگلوں نے وف۱۱۷ جھٹلایا اور یہ اس کے دسویں کو بھی نہ پہنچے جو ہم نے انھیں دیا تھا وف۱۱۸ پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ ع ۵ ۹ ۱۱
تو کیسا ہوا میرا انکار کرنا وف۱۱۹ تم فرماؤ میں تمہیں ایک ہی نصیحت کرتا ہوں وف۱۲۰ کہ اللہ کے لیے کھڑے رہو وف۱۲۱

مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ قف مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا
دو دو وف۱۲۲ اور اکیلے اکیلے وف۱۲۳ پھر سوچو وف۱۲۴ کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں وہ تو نہیں مگر تمہیں

وف۱۱۲ حضرت سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت وف۱۱۳ یعنی بتوں سے۔ وف۱۱۴ قرآن شریف کی نسبت وف۱۱۵ یعنی قرآن شریف کو وف۱۱۶ یعنی آپ سے پہلے مشرکین عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی نہ رسول جس کی طرف اپنے دین کی نسبت کرسکیں تو یہ جس خیال پر ہیں ان کے پاس اس کی کوئی سند نہیں وہ ان کے نفس کا فریب ہے۔ وف۱۱۷ یعنی پہلی امتوں نے مثل قریش کے رسولوں کی تکذیب کی اور ان کو وف۱۱۸ یعنی جو قوّت و کثرتِ مال و اولاد و طولِ عمر پہلوں کو دی گئی تھی مشرکین قریش کے پاس تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ان کے پہلے تو ان سے طاقت و قوّت، مال و دولت میں دس گنا سے زیادہ تھے۔ وف۱۱۹ یعنی ان کو ناپسند رکھنا اور عذاب دینا اور ہلاک فرمانا یعنی پہلے مکذبین نے جب میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کیا اور ان کی طاقت و قوّت اور مال و دولت کوئی چیز بھی کام نہ آئی، ان لوگوں کی کیا حقیقت ہے انہیں ڈرنا چاہئے۔ وف۱۲۰ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو تم پر حق واضح ہو جائے گا اور تم وساوس و شبہات اور گمراہی کی مصیبت سے نجات پاؤ گے وہ نصیحت یہ ہے وف۱۲۱ محض طلبِ حق کی نیت سے اپنے آپ کو طرفداری اور تعصب سے خالی کر کے وف۱۲۲ تاکہ باہم مشورہ کرسکو اور ہر ایک دوسرے سے اپنی فکر کا نتیجہ بیان کرسکے اور دونوں انصاف کے ساتھ غور کرسکیں وف۱۲۳ تاکہ مجمع اور اژدہام سے طبیعت متوحش نہ ہو اور تعصب اور طرفداری و مقابلہ و لحاظ وغیرہ سے طبیعتیں پاک رہیں اور اپنے دل میں انصاف کرنے کا موقع ملے۔ وف۱۲۴ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت غور کرو کہ کیا جیسا کہ کفار آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے ہیں اس میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے تمہارے اپنے تجربہ میں، قریش میں یا نوعِ انسان میں کوئی شخص بھی اس مرتبہ کا عاقل نظر آیا ہے؟ کیا ایسا ذہین ایسا صائب الرائے دیکھا ہے ایسا سچا ایسا پاک نفس کوئی اور بھی پایا ہے جب تمہارا نفس حکم (فیصلہ) کر دے اور تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو۔

نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ

ڈر سنانے والے ف۱۲۵ ایک سخت عذاب کے آگے ف۱۲۶ تم فرماؤ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو

فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ

تو وہ تمہیں کو ف۱۲۷ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے تم فرماؤ

اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا

بے شک میرا رب حق کا القا فرماتا ہے ف۱۲۸ بہت جاننے والا سب غیبوں کا تم فرماؤ حق آیا ف۱۲۹ اور

يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ

باطل نہ پہل کرے اور نہ پھر (لوٹ) کر آئے ف۱۳۰ تم فرماؤ اگر میں بہکا تو اپنے ہی بُرے کو بہکا ف۱۳۱

وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰۤى

اور اگر میں نے راہ پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے ف۱۳۲ بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ف۱۳۳ اور کسی طرح تو دیکھے ف۱۳۴

اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْۤا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ

جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے ف۱۳۵ اور ایک قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے ف۱۳۶ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے ف۱۳۷ اور

اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

اب وہ اسے کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے ف۱۳۸ کہ پہلے ف۱۳۹ تو اس سے کفر کر چکے تھے اور

ف۱۲۵ اللہ تعالٰی کے نبی ف۱۲۶ اور وہ عذابِ آخرت ہے۔ ف۱۲۷ یعنی میں نصیحت و ہدایت اور تبلیغ و رسالت پر تم سے کوئی اجر نہیں طلب کرتا ف۱۲۸ اپنے انبیاء کی طرف۔ ف۱۲۹ یعنی قرآن و اسلام ف۱۳۰ یعنی شرک و کفر مٹ گیا نہ اس کی ابتدا رہی نہ اس کا اعادہ مراد یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ف۱۳۱ کفارِ مکہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ گمراہ ہو گئے۔ (مَعَاذَاللّٰہ تَعَالٰی) اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ ان سے فرمادیں کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ میں بہکا تو اس کا وبال میرے نفس پر ہے۔ ف۱۳۲ حکمت و بیان کی کیونکہ راہ یاب ہونا اسی کی توفیق و ہدایت پر ہے۔ انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں گناہ ان سے نہیں ہو سکتا اور حضور تو سید الانبیاء ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خَلق کو نیکیوں کی راہیں آپ کے اتباع سے ملتی ہیں باوجود جلالتِ منزلت اور رفعتِ مرتبت کے آپ کو حکم دیا گیا کہ ضلالت کی نسبت علی سبیل الفرض اپنے نفس کی طرف فرمائیں تاکہ خَلق کو معلوم ہو کہ ضلالت کا منشاء انسان کا نفس ہے جب اس کو اس پر چھوڑ دیا جاتا ہے اس سے ضلالت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت حضرتِ حق عزوعلا کی رحمت و موہبت سے حاصل ہوتی ہے نفس اس کا منشاء نہیں۔ ف۱۳۳ ہر راہ یاب اور گمراہ کو جانتا ہے اور ان کے عمل و کردار سے باخبر ہے کوئی کتنا ہی چھپائے کسی کا حال اس سے چھپ نہیں سکتا، عرب کے ایک مایۂ ناز شاعر اسلام لائے تو کفار نے ان سے کہا کہ کیا تم اپنے دین سے پھر گئے اور اتنے بڑے شاعر اور زبان کے ماہر ہو کر محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لائے انہوں نے کہا ہاں وہ مجھ پر غالب آگئے قرآن کریم کی تین آیتیں میں نے سنیں اور چاہا کہ ان کے قافیہ پر تین شعر کہوں ہر چند کوشش کی محنت اٹھائی اپنی تمام قوت صرف کردی مگر یہ ممکن نہ ہو سکا تب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بشر کا کلام نہیں وہ آیتیں "قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ" سے "سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ" تک ہیں۔ (روح البیان) ف۱۳۴ کفار کو مرنے یا قبر سے اٹھنے کے وقت یا بدر کے دن ف۱۳۵ اور کوئی جگہ بھاگنے اور پناہ لینے کی نہ پاسکیں گے۔ ف۱۳۶ جہاں بھی ہوں گے کیونکہ کہیں بھی ہوں اللہ تعالٰی کی پکڑ سے دور نہیں ہو سکتے اس وقت حق کی معرفت کے لیے مضطر ہوں گے۔ ف۱۳۷ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر۔ ف۱۳۸ یعنی اب مکلّف ہونے کے محل سے دور ہو کر توبہ و ایمان کیسے پاسکیں گے ف۱۳۹ یعنی عذاب دیکھنے سے

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

بے دیکھے پھینک مارتے ہیں ف۱۴۰ دُور مکان سے ف۱۴۱ اور روک کردی گئی ان میں اور اس میں

يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع ٦ ٩ ١٢

جسے چاہتے ہیں ف۱۴۲ جیسے ان کے پہلے گروہوں سے کیا گیا تھا ف۱۴۳ بے شک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے ف۱۴۴

ایاتها ٤٥ ٣٥ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ ٤٣ رکوعاتها ٥

سورۂ فاطر مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ

سب خوبیاں اللہ کو جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا فرشتوں کو رسول کرنے والا ف۲ جن کے

اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

دو دو تین تین چار چار پر ہیں بڑھاتا ہے آفرینش (پیدائش) میں جو چاہے ف۳ بے شک اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ

ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے ف۴ اس کا کوئی روکنے والا نہیں

وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور جو کچھ روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی عزت و حکمت والا ہے اے

النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو ف۵ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق کہ آسمان اور

ف۱۴۰ یعنی بے جانے کہہ گزرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، ساحر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور سے شعر و سحر و کہانت کا صدور نہ دیکھا تھا۔ ف۱۴۱ یعنی صدق و واقعیت سے دور کہ ان کے ان مطاعن (طعنوں) کو صدق سے قرب و نزدیکی بھی نہیں۔ ف۱۴۲ یعنی توبہ و ایمان میں۔ ف۱۴۳ کہ ان کی توبہ و ایمان وقتِ یاس قبول نہ فرمائی گئی۔ ف۱۴۴ ایمانیات کے متعلق۔ ف۱ سورۂ فاطر مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، پینتالیس آیتیں، نوسوستر کلمے، تین ہزار ایک سوتیس حروف ہیں۔ ف۲ اپنے انبیاء کی طرف۔ ف۳ فرشتوں میں اور ان کے سوا اور مخلوق میں۔ ف۴ مثل بارش و رزق و صحت وغیرہ کے۔ ف۵ کہ اس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا آسمان کو بغیر کسی ستون کے قائم کیا اپنی راہ بتانے اور حق کی دعوت دینے کے لیے رسولوں کو بھیجا رزق کے دروازے کھولے۔

مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ③ وَاِنۡ

زمین سے ف٦ تمہیں روزی دے اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو ف٧ اور اگر

يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ

یہ تمہیں جھٹلائیں ف٨ تو بےشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے ف٩ اور سب کام اللہ ہی کی طرف

الۡاُمُوۡرُ ④ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ

پھرتے ہیں ف١٠ اے لوگو! بےشک اللہ کا وعدہ سچ ہے ف١١ تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا

الدُّنۡيَا ٝ وقفة وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ⑤ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمۡ عَدُوٌّ

کی زندگی ف١٢ اور ہرگز تمہیں اللہ کے حِلم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی ف١٣ بےشک شیطان تمہارا دشمن ہے

فَاتَّخِذُوۡهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ؕ ⑥

تو تم بھی اُسے دشمن سمجھو ف١٤ وہ تو اپنے گروہ کو ف١٥ اِسی لیے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں ف١٦

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ ۬ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

کافروں کے لیے ف١٧ سخت عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ⑦ ع اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ ع ٧ ١٣

کام کیے ف١٨ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے تو کیا وہ جس کی نگاہ میں اس کا بُرا کام آراستہ کیا گیا

فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَلَا

کہ اس نے اُسے بھلا سمجھا ہدایت والے کی طرح ہو جائے گا ف١٩ اس لیے اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور راہ دیتا ہے جسے چاہے تو

ف٦ مینہ برسا کر اور طرح طرح کے نباتات پیدا کر کے۔ ف٧ اور یہ جانتے ہوئے کہ وہی خالق ورازق ہے ایمان وتوحید سے کیوں پھرتے ہو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی کے لیے فرمایا جاتا ہے ف٨ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور تمہاری نبوت ورسالت کو نہ مانیں اور توحید وبعث وحساب اور عذاب کا انکار کریں۔ ف٩ انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیے کفار کا انبیاء کے ساتھ قدیم سے یہ دستور چلا آتا ہے۔ ف١٠ وہ جھٹلانے والوں کو سزا دے گا اور رسولوں کی مدد فرمائے گا۔ ف١١ قیامت ضرور آنی ہے مرنے کے بعد ضرور اٹھنا ہے اعمال کا حساب یقیناً ہوگا ہر ایک کو اس کے کیے کی جزاء بے شک ملے گی۔ ف١٢ کہ اس کی لذتوں میں مشغول ہو کر آخرت کو بھول جاؤ۔ ف١٣ یعنی شیطان تمہارے دلوں میں یہ وسوسہ ڈال کر کہ گناہوں سے مزہ اٹھالو اللہ تعالٰی حلم فرمانے والا ہے وہ درگزر کرے گا اللہ تعالٰی بیشک حلم والا ہے لیکن شیطان کی فریب کاری یہ ہے کہ وہ بندوں کو اس طرح توبہ وعملِ صالح سے روکتا ہے اور گناہ ومعصیت پر جری کرتا ہے اس کے فریب سے ہوشیار رہو۔ ف١٤ اور اس کی اطاعت نہ کرو اور اللہ تعالٰی کی طاعت میں مشغول رہو۔ ف١٥ یعنی اپنے متبعین کو کفر کی طرف۔ ف١٦ اب شیطان کے متبعین اور اس کے مخالفین کا حال تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جاتا ہے ف١٧ جو شیطان کے گروہ میں سے ہیں ف١٨ اور شیطان کے فریب میں نہ آئے اور اس کی راہ پر نہ چلے۔ ف١٩ ہرگز نہیں۔ برے کام کو اچھا سمجھنے والا راہ یاب کی طرح کیا ہوسکتا ہے! وہ اس بدکار سے بدر جہا بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا جانتا

تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٨﴾ وَ

تمہاری جان ان پر حسرتوں میں نہ جائے ف۲۰ اللّٰہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور

اللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اللّٰہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل اُبھارتی ہیں پھر ہم اُسے کسی مُردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں ف۲۱

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

تو اُس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے ف۲۲ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ف۲۳ جسے عزت کی

الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ

چاہ ہو تو عزت تو سب اللّٰہ کے ہاتھ ہے ف۲۴ اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام ف۲۵ اور جو نیک کام ہے

يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ

وہ اُسے بلند کرتا ہے ف۲۶ اور وہ جو بُرے داؤں (فریب) کرتے ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۲۷ اور اُنھیں

اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ

کا مکر برباد ہوگا ف۲۸ اور اللّٰہ نے تمہیں بنایا ف۲۹ مٹی سے پھر ف۳۰ پانی کی بوند سے پھر تمہیں کیا

ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھتا ہو۔ شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل وغیرہ مشرکینِ مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو اپنے شرک و کفر جیسے قبیح افعال کو شیطان کے بہکانے اور بھلا سمجھانے سے اچھا سمجھتے تھے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت اصحابِ بدعت و ہوا کے حق میں نازل ہوئی جن میں روافض و خوارج وغیرہ داخل ہیں جو اپنی بدمذہبیوں کو اچھا جانتے ہیں اور انہیں کے زمرہ میں داخل ہیں تمام بدمذہب، خواہ وہابی ہوں یا غیر مقلد یا مرزائی یا چکڑالی اور کبیرہ گناہ والے جو اپنے گناہوں کو برا جانتے ہیں اور حلال نہیں سمجھتے اس میں داخل نہیں۔ ف۲۰ کہ افسوس وہ ایمان نہ لائے اور حق کو قبول کرنے سے محروم رہے مراد یہ ہے کہ آپ ان کے کفر و ہلاکت کا غم نہ فرمائیں۔ ف۲۱ جس میں سبزہ اور کھیتی نہیں اور خشک سالی سے وہاں کی زمین بے جان ہوگئی ہے۔ ف۲۲ اور اس کو سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں اس سے ہماری قدرت ظاہر ہے۔ ف۲۳ سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ اللّٰہ تعالیٰ مُردے کس طرح زندہ فرمائے گا؟ خَلق میں اس کی کوئی نشانی ہو تو ارشاد فرمائیے۔ فرمایا کہ کیا تیرا کسی ایسے جنگل میں گزر ہوا ہے جو خشک سالی سے بے جان ہوگیا ہو اور وہاں سبزہ کا نام و نشان نہ رہا ہو پھر کبھی اسی جنگل میں گزر ہوا ہو اور اس کو ہرا بھرا لہلہاتا پایا ہو۔ ان صحابی نے عرض کیا: بیشک ایسا دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا: ایسے ہی اللّٰہ مردوں کو زندہ کرے گا اور خَلق میں یہ اس کی نشانی ہے۔ ف۲۴ دنیا و آخرت میں وہی عزت کا مالک ہے جسے چاہے عزّت دے تو جو عزّت کا طلبگار ہو وہ اللّٰہ تعالیٰ سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رب تبارک و تعالیٰ ہر روز فرماتا ہے جسے عزت دارین کی خواہش ہو چاہئے کہ وہ حضرت عزیز جَلَّتْ عِزَّتُهٗ (یعنی اللّٰہ تعالیٰ) کی اطاعت کرے اور ذریعہ طلبِ عزت کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ ف۲۵ یعنی اس کے محل قبول و رضا تک پہنچتا ہے اور پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید و تسبیح و تحمید و تکبیر وغیرہ ہیں جیسا کہ حاکم و بیہقی نے روایت کیا اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے کلمۂ طیب کی تفسیر ''ذکر'' سے فرمائی اور بعض مفسرین نے قرآن اور دعا بھی مراد لی ہے۔ ف۲۶ نیک کام سے مراد وہ عمل و عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور معنی یہ ہیں کہ کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ عمل بے توحید و ایمان مقبول نہیں یا یہ معنی ہیں کہ عمل صالح کو اللّٰہ تعالیٰ رفعت قبول عطا فرماتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ عمل نیک عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس کو لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ ف۲۷ مراد ان مکر کرنے والوں سے وہ قریش ہیں جنہوں نے ''دارالندوہ'' میں جمع ہو کر نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت قید کرنے اور قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے جس کا تفصیلی بیان سورۂ انفال میں ہو چکا ہے۔ ف۲۸ اور وہ اپنے داؤں و فریب میں کامیاب نہ ہوں گے۔ چنانچہ

أَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ط وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ

جوڑے جوڑے ف۳۱ اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو

مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ إِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے ف۳۲ بے شک یہ اللہ کو

يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ

آسان ہے ف۳۳ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں ف۳۴ یہ میٹھا ہے خوب میٹھا پانی خوش گوار اور

هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ط وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ

یہ کھاری ہے تلخ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت ف۳۵ اور نکالتے ہو

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ

پہننے کا ایک گہنا ف۳۶ اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھے کہ پانی چیرتی ہیں ف۳۷ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو ف۳۸ اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ لا

کسی طرح حق مانو ف۳۹ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں ف۴۰ اور دن لاتا ہے رات کے حصہ میں ف۴۱

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

اور اُس نے کام میں لگائے سورج اور چاند ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا ہے ف۴۲ یہ ہے اللہ تمہارا رب

لَهُ الْمُلْكُ ط وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ ط

اُسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنھیں تم پوجتے ہو ف۴۳ دانۂ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں

إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ج وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط

تم انھیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سُنیں ف۴۴ اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روانہ کرسکیں ف۴۵

ایسا ہی ہوا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے شر سے محفوظ رہے اور انہوں نے اپنی مکاریوں کی سزائیں پائیں کہ بدر میں قید بھی ہوئے قتل بھی کئے گئے اور مکۂ مکرمہ سے نکالے بھی گئے۔ ف۲۹ یعنی تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو ف۳۰ ان کی نسل کو ف۳۱ مرد وعورت ف۳۲ یعنی لوح محفوظ میں۔ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ معمّر وہ ہے جس کی عمر ساٹھ سال کو پہنچے اور کم عمر والا وہ جو اس سے قبل مرجائے۔ ف۳۳ یعنی عمل واجل کا مکتوب فرمانا۔ ف۳۴ بلکہ دونوں میں فرق ہے۔ ف۳۵ یعنی مچھلی ف۳۶ گوہر و مرجان۔ ف۳۷ دریا میں چلتے ہوئے اور ایک ہی ہوا میں آتی بھی ہیں جاتی بھی ہیں ف۳۸ تجارتوں میں نفع حاصل کرکے۔ ف۳۹ اور اللہ تعالٰی کی نعمتوں کی شکر گزاری کرو۔ ف۴۰ تو دن بڑھ جاتا ہے ف۴۱ تو رات بڑھ جاتی ہے یہاں تک کہ بڑھنے والے دن یا رات کی مقدار پندرہ گھنٹہ تک پہنچتی ہے اور گھٹنے والا نو گھنٹے کا رہ جاتا ہے۔ ف۴۲ یعنی روز قیامت تک کہ جب قیامت آجائے گی تو ان کا چلنا موقوف ہوجائے گا اور یہ نظام باقی نہ رہے گا۔ ف۴۳ یعنی بت ف۴۴ کیونکہ جماد بے جان ہیں۔ ف۴۵ کیونکہ اصلاً قدرت واختیار نہیں رکھتے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا ع ۲ ۱۴

اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے ف۴۶ اور تجھے کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح ف۴۷ اے

النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ

لوگو! تم سب اللّٰہ کے محتاج ف۴۸ اور اللّٰہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا وہ چاہے

يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا

تو تمہیں لے جائے ف۴۹ اور نئی مخلوق لے آئے ف۵۰ اور یہ اللّٰہ پر کچھ دشوار نہیں اور کوئی

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ

بوجھ اُٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہ اُٹھائے گی ف۵۱ اور اگر کوئی بوجھ والی اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ

مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

میں سے کوئی کچھ نہ اُٹھائے گا اگرچہ قریب رشتہ دار ہو ف۵۲ اے محبوب تمہارا ڈر سنانا تو انھیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے

بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى

رب سے ڈرتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو ستھرا ہوا ف۵۳ تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا ف۵۴ اور اللّٰہ ہی

اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا

کی طرف پھرنا ہے اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا ف۵۵ اور نہ اندھیریاں ف۵۶ اور

النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ ۙ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا

اُجالا ف۵۷ اور نہ سایہ ف۵۸ اور نہ تیز دھوپ ف۵۹ اور برابر نہیں زندے اور

ف۴۶ اور بیزاری کا اظہار کریں گے اور کہیں گے تم ہمیں نہ پوجتے تھے۔ ف۴۷ یعنی دارین کے احوال اور بت پرستی کے مآل کی جیسی خبر اللّٰہ تعالٰی دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ف۴۸ یعنی اس کے فضل و احسان کے حاجتمند ہو اور تمام خلق اس کی محتاج ہے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا کہ خلق ہر دم اور ہر لحظہ اللّٰہ تعالٰی کی محتاج ہے اور کیوں نہ ہوگی ان کی ہستی اور ان کی بقا سب اس کے کرم سے ہے۔ ف۴۹ یعنی تمہیں معدوم کر دے کیونکہ وہ بے نیاز اور غنی بالذات ہے۔ ف۵۰ بجائے تمہارے جو مطیع اور فرمانبردار ہو ف۵۱ معنی یہ ہیں کہ روزِ قیامت ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بار ہوگا جو اس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ جو گمراہ کرنے والے ہیں ان کے گمراہ کرنے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بار ان گمراہوں پر بھی ہوگا اور ان گمراہ کرنے والوں پر بھی جیسا کہ کلام کریم میں ارشاد ہوا "وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ" اور درحقیقت یہ ان کی اپنی کمائی ہے دوسرے کی نہیں۔ ف۵۲ باپ یا ماں، بیٹا یا بھائی کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ماں باپ بیٹے کو لپٹیں گے اور کہیں گے اے ہمارے بیٹے ہمارے کچھ گناہ اٹھا لے۔ وہ کہے گا: میرے امکان میں نہیں میرا اپنا بار کیا کم ہے۔ ف۵۳ یعنی بدیوں سے بچا اور نیک عمل کئے ف۵۴ اس نیکی کا نفع وہی پائے گا۔ ف۵۵ یعنی جاہل اور عالم یا کافر اور مومن ف۵۶ یعنی کفر ف۵۷ یعنی ایمان ف۵۸ یعنی حق یا جنت ف۵۹ یعنی باطل یا دوزخ۔

الْاَمْوَاتُؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی

مُردے ف٦٠ بےشک اللہ سناتا ہے جسے چاہے ف٦١ اور تم نہیں سنانے والے اُنھیں جو قبروں

الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ

میں پڑے ہیں ف٦٢ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ف٦٣ اے محبوب بےشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا ف٦٤ اور

نَذِیْرًاؕ وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

ڈر سناتا ف٦٥ اور جو کوئی گروہ تھا سب میں ایک ڈر سنانے والا گزر چکا ف٦٦ اور اگر یہ ف٦٧ تمہیں جھٹلائیں تو

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ

اُن سے اگلے بھی جھٹلا چکے ہیں ف٦٨ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں ف٦٩ اور صحیفے اور

ع ٣ ١٢ ١٥ بِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ع ﴿۲۶﴾

چمکتی کتاب ف٧٠ لے کر پھر میں نے کافروں کو پکڑا ف٧١ تو کیسا ہوا میرا انکار ف٧٢

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا

کیا تونے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا ف٧٣ تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ

اَلْوَانُهَاؕ وَ مِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَ غَرَابِیْبُ

برنگ ف٧٤ اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے

سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَؕ

بھوچنگ (سیاہ کالے) اور آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں ف٧٥

ف٦٠ یعنی مومنین اور کفار یا علماء اور جُہال۔ ف٦١ یعنی جس کی ہدایت منظور ہو اس کو توفیقِ قبول عطا فرماتا ہے۔ ف٦٢ یعنی کفار کو۔ اس آیت میں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی کہ جس طرح مُردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اٹھا سکتے اور پند پذیر نہیں ہوتے بدانجام کفار کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ہدایت و نصیحت سے مُنتفع نہیں ہوتے اس آیت سے مُردوں کے نہ سننے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں قبر والوں سے مراد کفار ہیں نہ کہ مُردے اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر راہ یابی کا نفع مرتب ہو۔ رہا مُردوں کا سننا وہ احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے اس مسئلہ کا بیان بیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں گزرا۔ ف٦٣ تو اگر سننے والا آپ کے انذار (ڈرانے) پر کان رکھے اور بگوشِ قبول سنے تو نفع پائے اور اگر مُصرّین منکرین میں سے ہو اور آپ کی نصیحت سے پند پذیر نہ ہو (سبق نہ سیکھے) تو آپ کا کچھ حرج نہیں وہی محروم ہے۔ ف٦٤ ایمانداروں کو جنت کی ف٦٥ کافروں کو عذاب کا۔ ف٦٦ خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین جو نبی کی طرف سے خَلقِ خدا کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔ ف٦٧ کفارِ مکہ ف٦٨ اپنے رسولوں کو۔ کفار کا قدیم (زمانے) سے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔ ف٦٩ یعنی نبوت پر دلالت کرنے والے معجزات ف٧٠ توریت و انجیل و زبور ف٧١ طرح طرح کے عذابوں سے بسبب ان کی تکذیبوں کے ف٧٢ میرا عذاب دینا۔ ف٧٣ بارش نازل کی ف٧٤ سبز، سرخ، زرد، وغیرہ طرح طرح کے انار، سیب، انجیر، انگور، کھجور وغیرہ بےشمار۔ ف٧٥ جیسے پھلوں اور پہاڑوں میں، یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی آیتیں اور اپنے نشانہائے قدرت اور آثارِ صنعت جن سے اس کی ذات و صفات پر استدلال کیا جائے ذکر کیں اس کے بعد فرمایا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط إِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ

اللّٰه سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۷۶ بےشک اللّٰه عزت والا بخشنے والا بےشک

الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

وہ جو اللّٰه کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ

وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَ

اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں ف۷۷ جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب اُنھیں بھر پور دے اور

يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ط إِنَّهُ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ

اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بےشک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری

مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ط إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيْرٌ

طرف وحی بھیجی ف۷۸ وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بےشک اللّٰه اپنے بندوں سے خبردار

بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ج فَمِنْهُمْ

دیکھنے والا ہے ف۷۹ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو ف۸۰ تو ان میں کوئی

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ج وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ

اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللّٰه کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت

اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ ط جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ

لے گیا ف۸۱ یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ف۸۲ ان میں

ف۷۶ اوراس کی صفات جانتے اوراس کی عظمت کو پہچانتے ہیں، جتنا علم زیادہ اتنا خوف زیادہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ مخلوق میں اللّٰه تعالٰی کا خوف اس کو ہے جو اللّٰه تعالٰی کے جبروت اور اس کی عزت وشان سے باخبر ہے۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے: سیّد عالم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اللّٰه عزوجل کی کہ میں اللّٰه تعالٰی کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس کا خوف رکھنے والا ہوں۔ ف۷۷ یعنی ثواب کے ف۷۸ یعنی قرآن مجید ف۷۹ اوران کے ظاہر وباطن کا جاننے والا۔ ف۸۰ یعنی سیّد عالم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم کی امت کو یہ کتاب عطا فرمائی جنہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور سید رُسل صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم کی غلامی ونیاز مندی کی کرامت وشرافت سے مشرف فرمایا اس امت کے لوگ مختلف مدارج ومراتب رکھتے ہیں۔

ف۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والا مومن مخلص ہے اور "مُقْتَصِد" یعنی میانہ روی کرنے والا وہ جس کے عمل ریا سے ہوں اور ظالم سے مراد یہاں وہ ہے جو نعمتِ الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر بجا نہ لائے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللّٰه علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا "سابق" تو سابق ہی ہے اور "مقتصد" ناجی اور "ظالم" مغفور۔ ایک اور حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: نیکیوں میں سبقت لے جانے والا جنت میں بے حساب داخل ہوگا اور مقتصد سے حساب میں آسانی کی جائے گی اور ظالم مقام حساب میں روکا جائے گا اس کو پریشانی پیش آئے گی پھر جنت میں داخل ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰه تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ سابق عہد رسالت کے وہ مخلصین ہیں جن کے لیے رسول کریم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی

فِيهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورُ ﴿۳۴﴾ۙ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دُور کیا ف۸۳ بے‌شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے ف۸۴

الَّذِيٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا

وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اُتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی

فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ

تکان لاحق ہو اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے نہ ان کی قضا آئے

فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ۚ

کہ مرجائیں ف۸۵ اور نہ ان پر اس کا ف۸۶ عذاب کچھ ہلکا کیا جائے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

اور وہ اس میں چلّاتے ہوں گے ف۸۷ اے ہمارے رب ہمیں نکال ف۸۸ کہ ہم اچھا کام کریں اس کے خلاف جو پہلے

نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ؕ

کرتے تھے ف۸۹ اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور ڈر سنانے والا ف۹۰ تمہارے پاس تشریف لایا تھا ف۹۱

ع ۴ ۱۱ ۱۶ فَذُوقُوا فَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ﴿۳۷﴾ع اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَ

تو اب چکھو ف۹۲ کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں بے‌شک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ

ہر چھپی بات کا بے‌شک وہ دلوں کی بات جانتا ہے وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں اگلوں کا

اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہٖ ہم تم جیسے لوگ ہیں یہ کمال انکسار تھا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اپنے آپ کو اس تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا باوجود اس جلالتِ منزلت ورفعتِ درجات کے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی تھی اور بھی اس کی تفسیر میں بہت اقوال ہیں جو تفاسیر میں مفصلاً مذکور ہیں۔ ف۸۲ تینوں گروہ ف۸۳ اس غم سے مراد یا دوزخ کا غم ہے یا موت کا یا گناہوں کا یا طاعتوں کے غیر مقبول ہونے کا یا اہوالِ قیامت کا، غرض انہیں کوئی غم نہ ہوگا اور وہ اس پر اللہ کی حمد کریں گے۔ ف۸۴ کہ گناہوں کو بخشتا ہے اور طاعتیں قبول فرماتا ہے۔ ف۸۵ اور مر کر عذاب سے چھوٹ سکیں ف۸۶ یعنی جہنّم کا ف۸۷ یعنی جہنّم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ ف۸۸ یعنی دوزخ سے نکال اور دنیا میں بھیج ف۸۹ یعنی ہم بجائے کفر کے ایمان لائیں اور بجائے معصیت و نافرمانی کے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں اس پر انہیں جواب دیا جائے گا ف۹۰ یعنی رسول اکرم سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹۱ تم نے اس رسول محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری بجانہ لائے۔ ف۹۲ عذاب کا مزہ۔

فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ

جانشین کیا ف۹۳ تو جو کفر کرے ف۹۴ اس کا کفر اسی پر پڑے ف۹۵ اور کافروں کو ان کا کفر ان کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾

رب کے یہاں نہیں بڑھائے گا مگر بیزاری ف۹۶ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر نقصان ف۹۷

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا

تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک ف۹۸ جنھیں اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ

خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ

انھوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا یا آسمانوں میں کچھ ان کا ساجھا ہے ف۹۹ یا ہم نے اُنھیں کوئی کتاب دی ہے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہیں ف۱۰۰ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے مگر فریب کا ف۱۰۱

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کرے ف۱۰۲ اور اگر وہ ہٹ جائیں تو

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا

اُنھیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور انھوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ

اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں حد کی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا تو وہ ضرور کسی نہ کسی

اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿۴۲﴾

گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے ف۱۰۳ پھر جب ان کے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۱۰۴ تو اُس نے انھیں نہ بڑھایا مگر نفرت کرنا ف۱۰۵

ف۹۳ اوران کے املاک ومقبوضات کا مالک ومتصرف بنایا اوران کے منافع تمہارے لیے مباح کیے تاکہ تم ایمان وطاعت اختیار کرکے شکر گزاری کرو۔ ف۹۴ اوران نعمتوں پر شکر الٰہی نہ بجالائے ف۹۵ یعنی اپنے کفر کا وبال اسی کو برداشت کرنا پڑے گا ف۹۶ یعنی غضبِ الٰہی ف۹۷ آخرت میں۔ ف۹۸ یعنی بت ف۹۹ کہ آسمانوں کے بنانے میں انہیں کچھ دخل ہو کس سبب سے انہیں مستحق عبادت قرار دیتے ہو۔ ف۱۰۰ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں۔ ف۱۰۱ کہ ان میں جو بہکانے والے ہیں وہ اپنے مُتّبعین کو دھوکا دیتے ہیں اور بتوں کی طرف سے انہیں باطل امیدیں دلاتے ہیں۔ ف۱۰۲ ورنہ آسمان وزمین کے درمیان شرک جیسی معصیت ہو تو آسمان وزمین کیسے قائم رہیں۔ ف۱۰۳ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہود ونصارٰی کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اوران کو جھٹلانے کی نسبت کہا تھا کہ اللہ تعالٰی ان پر لعنت کرے اوران کے پاس اللہ تعالٰی کی طرف سے رسول آئے اور انہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا خدا کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوں گے اوراس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ ف۱۰۴ یعنی سید المرسلین خاتم النبیین حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا
اپنی جان کو زمین میں اونچا کھینچنا اور بُرا داؤں وف۱۰۶ اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی

بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ
پر پڑتا ہے وف۱۰۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا وف۱۰۸ تو تم ہرگز اللہ کے دستور کو

اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي
بدلتا نہ پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے اور کیا اُنھوں نے زمین میں

الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ
سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا وف۱۰۹ اور وہ اُن سے

مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي
زور میں سخت تھے وف۱۱۰ اور اللہ وہ نہیں جس کے قابو سے نکل سکے کوئی شے آسمانوں اور

الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا
زمین میں بےشک وہ علم و قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے کئے

كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
پر پکڑتا وف۱۱۱ تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد وف۱۱۲ تک اُنھیں ڈھیل

ع ٥ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾ ع
دیتا ہے پھر جب ان کا وعدہ آئے گا تو بےشک اللہ کے سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں وف۱۱۳

اٰیاتها ٨٣ — ٣٦ سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ٤١ — رکوعاتها ٥

سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے، اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی وجلوہ آرائی ہوئی۔ وف۱۰۵ حق وہدایت سے اور وف۱۰۶ برے داؤں سے مراد یا تو شرک وکفر ہے یا رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ مکر وفریب کرنا۔ وف۱۰۷ یعنی مکار پر۔ چنانچہ فریب کاری کرنے والے بدر میں مارے گئے۔ وف۱۰۸ کہ انہوں نے تکذیب کی اور ان پر عذاب نازل ہوئے۔ وف۱۰۹ یعنی کیا انہوں نے شام اور عراق اور یمن کے سفروں میں انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والوں کی ہلاکت وبربادی اور ان کے عذاب اور تباہی کے نشانات نہیں دیکھے کہ ان سے عبرت حاصل کرتے۔ وف۱۱۰ یعنی وہ تباہ شدہ قومیں ان اہل مکہ سے زور وقوّت میں زیادہ تھیں باوجود اس کے اتنا بھی تو نہ ہوسکا کہ وہ عذاب سے بھاگ کر کہیں پناہ لے سکتیں۔ وف۱۱۱ یعنی ان کے معاصی پر وف۱۱۲ یعنی روزِ قیامت وف۱۱۳ انہیں ان کے اعمال کی جزا دے گا، جو عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب فرمائے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم وکرم کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم ف۲ سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

بھیجے گئے ہو ف۳ عزت والے مہربان کا اُتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا

جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف۴ تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے ف۵ تو وہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ

ایمان نہ لائیں گے ف۶ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کردیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اب اوپر کو

مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

منہ اُٹھائے رہ گئے ف۷ اور ہم نے اُن کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار

ف۱ سورہ "یٰسٓ" مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع، تراسی آیتیں، سات سوانتیس کلمے، تین ہزار حروف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لیے قلب ہے اور قرآن کا قلب "یٰسٓ" ہے اور جس نے "یٰسٓ" پڑھی اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سیدعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اموات پر "یٰسٓ" پڑھو۔ اسی لیے قریبِ موت حالتِ نزع میں مرنے والوں کے پاس "یٰسٓ" پڑھی جاتی ہے۔ ف۲ اے سیدانبیاء محمد مصطفےٰ! صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳ جو منزلِ مقصود کو پہنچانے والی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں۔ اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سیّدعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے "لَسْتَ مُرْسَلًا" تم رسول نہیں ہو اس کے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا ف۴ یعنی ان کے پاس کوئی نبی نہ پہنچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سیّدعالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا ف۵ یعنی حکمِ الٰہی وقضائے اَزَلی ان کے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد "لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ" ان کے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا ان کے لیے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر وانکار پر اپنے اختیار سے مُصر رہنے والے ہیں۔ ف۶ اس کے بعد ان کے کفر میں پختہ ہونے کی ایک تمثیل ارشاد فرمائی۔ ف۷ یہ تمثیل ہے ان کے کفر میں ایسے راسخ ہونے کی کہ آیات ونذر، پند و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جن کی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہنچتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال ان کا ہے کہ کسی طرح ان کو حق کی طرف التفات نہیں ہوتا اور اس کے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ ان کی حقیقتِ حال ہے جہنم میں انہیں اسی طرح کا عذاب کیا جائے گا جیسا کہ دوسری آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ" شانِ نزول: یہ آیت ابوجہل اور اس کے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابوجہل نے قسم کھائی کہ اگر وہ سیّدعالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لے کر آیا جب اس پتھر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھ کر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور ان سے واقعہ بیان کیا تو اس کے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کروں گا اور میں ان کا سر کچل کر ہی آؤں گا۔ چنانچہ وہ پتھر لے کر آیا حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہنچا تو اللّٰہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سنتا تھا

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ

اور اُنھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انھیں کچھ نہیں سوجھتا ف۸ اور اُنھیں ایک سا ہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اُسی کو ڈر سناتے ہو ف۹ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ

بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف۱۰ بے شک ہم مُردوں کو جلائیں (زندہ کریں)

الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ

گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنھوں نے آگے بھیجا ف۱۱ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ف۱۲ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے

وقف غفران

آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے انہوں نے ہی اسے پکارا اور اس سے کہا: تو نے کیا کیا؟ کہنے لگا کہ میں نے ان کی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے۔ اب ابوجہل کے تیسرے دوست نے دعویٰ کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوے کے ساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ الٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منہ گر گیا۔ اس کے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو وہ مجھے کھا ہی جاتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (خازن وجمل) ف۸ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کے لیے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے ان کے غرورِ دنیا (دنیا کے دھوکے) کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے تکذیبِ آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا انہیں میسّر نہیں۔ ف۹ یعنی آپ کے ڈر سنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے ف۱۰ یعنی جنت کی۔ ف۱۱ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے۔ ف۱۲ یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد۔ جو نیک طریقے امتی نکالتے ہیں ان کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کے نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعتِ سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہگار ہوتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں نیک (اچھا) طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کے بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدہا اُمورِ خیر مثل فاتحہ، گیارہویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بدمذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعثِ اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعتِ سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمالِ صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعتِ سیئہ نہیں، بدعتِ سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعتِ سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض، خروج، وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیّت کی اصل مقبولانِ حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگانِ دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنّتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیزیں ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ

ع ١٢ ١٨ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ۚ
والی کتاب میں ف۱۳ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی ف۱۴ جب اُن کے پاس فرستادے آئے ف۱۵
اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ
جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے ف۱۶ پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۱۷ اب ان سب نے کہا ف۱۸ کہ
اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ
بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ
نے کچھ نہیں اُتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور

آیت نازل ہوئی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر وثواب زیادہ ہوگا۔ **ف۱۳** یعنی لوحِ محفوظ میں۔ **ف۱۴** اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے۔ **ف۱۵** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تا کہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دینِ حق کی دعوت دیں، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس کا نام حبیب نجّار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دینِ حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجّار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں بَرَص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں۔ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہوگیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہوگئی تا آنکہ ایک خَلق کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے اَمراض سے شفا پائی، یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا: کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے؟ ان دونوں نے کہا: ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لیے گئے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مُصاحِبین و مُقرَّبین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہوگیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ شمعون نے کہا کہ اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ شمعون نے کہا: تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا، انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہوگیا۔ شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تا کہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے، ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مُردے کے زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے۔ بادشاہ نے ایک دہقان (دیہاتی) کے لڑکے کو منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہوگئے تھے اور جسم خراب ہو چکا تھا، بدبو پھیل رہی تھی، ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا، مجھ کو جہنم کی سات وادیوں میں داخل کیا گیا، میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے، ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو اِن تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا: کون تین؟ اس نے کہا: ایک شمعون اور دو یہ۔ بادشاہ کو تعجب ہوا، جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ میں اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی، وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کئے گئے۔ **ف۱۶** یعنی دو حواری۔ وہب نے کہا کہ ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق۔ **ف۱۷** یعنی شمعون سے تقویت اور تائید پہنچائی۔ **ف۱۸** یعنی تینوں فرستادوں (قاصدوں) نے۔

اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۹ بولے ہم

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ف۲۰ بےشک تم اگر باز نہ آئے ف۲۱ توضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے بےشک ہمارے ہاتھوں تم پر دکھ کی

اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

مار پڑے گی اُنھوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے ف۲۲ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۲۳ بلکہ تم حد سے

مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ

بڑھنے والے لوگ ہو ف۲۴ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا ف۲۵ بولا اے میری قوم

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ لا اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں ف۲۶

ف۱۹ اَدِلَّۂ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرنا اور مُردوں کو زندہ کرنا ہے۔ ف۲۰ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ہوئی۔ ف۲۱ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۲۲ یعنی تمہارا کفر ف۲۳ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی ف۲۴ ضلال وطُغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے۔ ف۲۵ یعنی حبیب نجّار جو پہاڑ کے غار میں مصروفِ عبادتِ اِلٰہی تھا جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں (قاصدوں) کی تکذیب کی۔ ف۲۶ حبیب نجار کی یہ گفتگو سن کر قوم نے کہا کہ کیا تو ان کے دین پر ہے اور تو ان کے معبود پر ایمان لے آیا؟ اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲۷ کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّ
اور خدا ٹھہراؤں ف۲۸ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور

لَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
نہ وہ مجھے بچا سکیں بےشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۲۹ مقرر (یقیناً) میں تمہارے رب پر ایمان لایا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا
تو میری سنو ف۳۰ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۳۱ کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی

غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ
میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۳۲ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً
آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا ف۳۳ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ وقف غفران
ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۳۴ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر ف۳۵ جب ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ
رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انھوں نے نہ دیکھا ف۳۶ ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

ف۲۷ یعنی ابتدائے ہستی سے جس کی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رُجوع کرنا ہے اس مالکِ حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنیٰ! اور اس کی نسبت اعتراض کیسا! ہر شخص اپنے وجود پر نظر کر کے اس کے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے۔ ف۲۸ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں ف۲۹ جب حبیب نجّار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، قبر ان کی اِنطاکیہ میں ہے۔ جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کر کے یہ کہا: ف۳۰ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو! جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف۳۱ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں ف۳۲ حبیب نجار نے یہ تمنّا کی کہ ان کی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اِکرام فرمایا تا کہ قوم کو مُرسَلین کے دین کی طرف رغبت ہو۔ جب حبیب قتل کر دیئے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور ان کی عُقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی، حضرت جبریل کو حکم ہوا اور ان کی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۳۳ اس قوم کی ہلاکت کے لیے ف۳۴ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے۔ ف۳۵ ان پر اور ان کی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کر کے ہلاک ہوئے ف۳۶ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ۔

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ف۳۷ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ ع وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا ع ٢ ٢٠ ١

لائے جائیں گے ف۳۸ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ف۳۹ ہم نے اسے زندہ کیا ف۴۰ اور پھر اس سے اناج

حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں ف۴۱ باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

تو کیا حق نہ مانیں گے ف۴۲ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ف۴۳ ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے ف۴۴

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور خود ان سے ف۴۵ اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں ف۴۶ اور ان کے لیے ایک نشانی ف۴۷ رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ ۙ وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

کھینچ لیتے ہیں ف۴۸ جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے ف۴۹ یہ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ ؕ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

حکم ہے زبردست علم والے کا ف۵۰ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں ف۵۱ یہاں تک کہ پھر ہوگیا جیسے کھجور کی پرانی

ف۳۷ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے۔ نہیں کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ ف۳۸ یعنی تمام امتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کے لیے مَوقِف میں حاضر کی جائیں گی۔ ف۳۹ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ مُردہ کو زندہ فرمائے گا۔ ف۴۰ پانی برسا کر ف۴۱ یعنی زمین میں ف۴۲ اور اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے۔ ف۴۳ یعنی اَصناف و اَقسام۔ ف۴۴ غلے پھل وغیرہ ف۴۵ اولادِ ذُکور و اُناث (مذکر اور مونث اولاد) ف۴۶ بحر و بَر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے۔ ف۴۷ ہماری قدرتِ عظیمہ پر دلالت کرنے والی۔ ف۴۸ تو بالکل تاریک رہ جاتی ہے جس طرح کالے بھجنگے (انتہائی کالے) حبشی کا سفید لباس اتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے، جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصل حالت میں تاریک رہ جاتی ہے۔ ف۴۹ یعنی جہاں تک اس کی سیر کی نہایت (حد) مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روزِ قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دُور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اس کا مُستقر ہے۔ ف۵۰ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر دلالت کرتی ہے۔ ف۵۱ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کر لیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہنچتا ہے تو باریک

الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ

ڈال (ٹہنی) ف۵۲ سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے ف۵۳ اور نہ رات دن پر

النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

سبقت لے جائے ف۵۴ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا ف۵۵ اور ان کے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا

انھیں ڈبو دیں ف۵۶ تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک برتنے دینا ف۵۷ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے ف۵۸ اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے ف۵۹ اس امید پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو منہ

مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

ہی پھیر لیتے ہیں ف۶۰ اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا ف۶۱ تم تو نہیں

اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے۔ ف۵۲ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہو گئی ہو۔ ف۵۳ یعنی شب میں جو اس کے ظہورِ شوکت کا وقت ہے اس کے ساتھ جمع ہو کر اس کے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہورِ شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لیے دن اور چاند کے لیے رات۔ ف۵۴ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے۔ ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں مُعیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و مہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حُدودِ شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں۔ ف۵۵ جو سامان اَسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی۔ مراد اس سے کشتیٔ نوح ہے جس میں ان کے پہلے اَجداد سوار کئے گئے تھے اور یہ ان کی ذُرِّیَّتیں ان کی پشت میں تھیں۔ ف۵۶ باوجود کشتیوں کے ف۵۷ جو ان کی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ ف۵۸ یعنی عذاب دنیا ف۵۹ یعنی عذاب آخرت ف۶۰ یعنی ان کا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعِظت سے اِعراض و رُوگردانی کیا کرتے ہیں۔ ف۶۱ شانِ نزول: یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعمِ خود اللہ تعالیٰ کے لیے نکالا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا، مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا۔ یہ بات انہوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا ''دارُ الامتحان'' (امتحان کی جگہ) ہے۔ فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں: فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی

إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ ف۶۲ اگر تم سچے ہو ف۶۳

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۶۴ کہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے ف۶۵ تو نہ

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ ع وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ع ۱۸ ۳ ۲

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں ف۶۶ اور پھونکا جائے گا صور ف۶۷

فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن

جبھی وہ قبروں سے ف۶۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے

بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ سکتة هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ وقف منزل وقف غفران وقف لازم

ہمیں سوتے سے جگا دیا ف۶۹ یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ف۷۰

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ ف۷۱ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہوجائیں گے ف۷۲

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا

''انفاق فی سبیل اللّٰه'' (راہِ خدا میں خرچ کرنے) سے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب ان سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس کو اللّٰه تعالٰی محتاج کرے ہم کھلائیں۔ ف۶۲ بعث و قیامت کا ف۶۳ اپنے دعوے میں۔ ان کا یہ خطاب نبی کریم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے تھا۔ اللّٰہ تعالٰی ان کے حق میں فرماتا ہے: ف۶۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ ف۶۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں، دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہوجائے گی۔ حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللّٰه تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائے گا نہ کپڑا لپیٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہوجائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ انہیں خود پورا کرسکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آسکیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۶۶ وہیں مرجائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی۔ ف۶۷ دوسری مرتبہ۔ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۶۸ زندہ ہوکر۔ ف۶۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰه تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللّٰہ تعالٰی دونوں نفخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھادے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اٹھائے جائیں گے اور اہوالِ قیامت دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلہ میں عذابِ قبر انہیں سہل معلوم ہوگا اس لیے وہ وَیل (ہائے ہماری خرابی) وافسوس پکار اٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے: ف۷۰ اور اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نافع نہ ہوگا۔ ف۷۱ یعنی ''نفخۂ اَخیرہ'' ایک ہولناک آواز ہوگی۔ ف۷۲ حساب کے لیے۔ پھر ان سے کہا جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ ج هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ
بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۷۳ وہ اور ان کی بیبیاں
ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ صلے
سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں
سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾
ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۷۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو ف۷۵
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ
اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۷۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۷۷ بے شک وہ تمہارا کھلا
مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ لا وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ وقف غفران
دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۷۸ یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ف۷۹ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے
تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
وعدہ تھا آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم ان کے مونھوں پر مہر
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾
کردیں گے ف۸۰ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے ف۸۱
وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَ
اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے ف۸۲ پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ف۸۳ اور

ف۷۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت، جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں، طرب انگیز نغمات، حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے اِلْتِذاذ (لذت حاصل کرنا) یہ ان کے شغل ہوں گے۔ ف۷۴ یعنی اللّٰہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہلِ جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب کا سلام۔ ف۷۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ پھٹ جاؤ مؤمنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر جائیں۔ ف۷۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۷۷ اس کی فرمانبرداری نہ کرنا۔ ف۷۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا۔ ف۷۹ کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہنچیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ف۸۰ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مُہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ف۸۱ ان کے اَعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادِر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے۔ ف۸۲ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا

لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے ف۸۴ کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ف۸۵

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸۶ تو کیا وہ سمجھتے نہیں ف۸۷ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا ف۸۸ اور

مَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۸۹ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۹۰

وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے ف۹۱ اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے

اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لیے نرم کردیا ف۹۲ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

اس طرح کا اندھا کردیتے۔ ف۸۳ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے ''نعمتِ بَصَر'' ان کے پاس باقی رکھی تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں۔ ف۸۴ اور انہیں بندر یا سور بنادیتے۔ ف۸۵ اور ان کے جرم اس کے مُستدعی تھے لیکن ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسبِ اِقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور ان کے لیے مہلت رکھی۔ ف۸۶ کہ وہ بچپن کے سے ضُعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے۔ ف۸۷ کہ جو اَحوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صِغرِ جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کردیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں، نشست برخاست میں مجبوریاں درپیش ہیں، عقل کام نہیں کرتی، بات یاد نہیں رہتی، عزیز و اقارب کو پہچان نہیں سکتا، جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹادے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد ان کو مسخ کردے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کردے۔ ف۸۸ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا مَلکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیمِ شعر نہیں ہے اور شعر سے کلامِ کاذِب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے علوم اوّلین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشفِ حقائق ہوتا ہے اور آپ کی معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کِذبِ شِعری نہیں جو حقیقت میں جَہل ہے وہ آپ کی شان کے لائق نہیں اور آپ کا دامنِ تقدُّس اس سے پاک ہے۔ اس میں شعر بمعنی کلامِ موزوں کے جاننے اور اس کے صحیح و سقیم جَیّد و رَدی کو پہچاننے کی نفی نہیں۔ علم نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کے لیے یہ آیت کسی طرح سَند نہیں ہوسکتی اللّٰہ تعالٰی نے حضور کو عُلومِ کائنات عطا فرمائے۔ اس کے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے۔ شانِ نزول: کفارِ قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ (معاذاللّٰہ) یہ کلام کاذِب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ان کا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے ''بَلِ افْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ''۔ اسی کا اس آیت میں ردّ فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو ایسی باطل گوئی کا مَلکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اَشعار یعنی اَکاذیب پر مشتمل نہیں۔ کفارِ قریش زبان سے ایسے بدذَوق اور نظمِ عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہہ دیتے اور کلامِ پاک کو شعرِ عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزنِ عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اس پر اعتراض کیا جاسکے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلامِ کاذب تھی۔ (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہٗ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مُعَمّے اور اِجمال کے ساتھ خطاب نہیں فرمایا جس میں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اٹھ جائیں اور عُلوم روشن ہوجائیں چونکہ شعر لغز و توریہ اور رَمز و اِجمال کا محل ہوتا ہے اس لیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرمادیا۔ ف۸۹ صاف صریح حق و ہدایت۔ کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام عُلوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلامِ کاذِب ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ (گھٹیا کو اعلیٰ سے کیا نسبت؟) (الکبریت الاحمر للشیخ الاکبر)
ف۹۰ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے۔ ف۹۱ یعنی حجت عذاب قائم ہوجائے۔ ف۹۲ یعنی مُسَخَّر و زیرِ حکم کردیا۔

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ
کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع ف۹۳ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۹۴ تو کیا شکر نہ کریں گے ف۹۵ اور
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ
انھوں نے اللّٰہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۹۶ کہ شاید ان کی مدد ہو ف۹۷ وہ ان کی مدد نہیں کرسکتے ف۹۸
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وقف لازم
اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے ف۹۹ تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو ف۱۰۰ بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ
اور ظاہر کرتے ہیں ف۱۰۱ اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح
مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ
جھگڑالو ہے ف۱۰۲ اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے ف۱۰۳ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۱۰۴ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے
هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انھیں بنایا اور اسے ہر پیدائش
عَلِيْمُ ﴿۷۹﴾ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ
کا علم ہے ف۱۰۵ جس نے تمھارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے

ف۹۳ اور فائدے ہیں کہ ان کی کھالوں بالوں اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہیں۔ ف۹۴ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ۔ ف۹۵ اللّٰہ تعالٰی کی ان نعمتوں کا۔ ف۹۶ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۹۷ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں۔ ف۹۸ کیونکہ جَماد بے جان بے قدرت بے شُعور ہیں۔ ف۹۹ یعنی کافروں کے ساتھ ان کے بت بھی گرفتار کر کے حاضر کئے جائیں گے اور سب جہنّم میں داخل ہوں گے بت بھی اور ان کے پجاری بھی۔ ف۱۰۰ یہ خطاب ہے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو۔ اللّٰہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلّی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور ان کی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں۔ ف۱۰۱ ہم انہیں ان کے کردار کی جزا دیں گے۔ ف۱۰۲ شانِ نزول: یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقولِ مشہور اُبَی بن خلف جُمَحِی کے حق میں نازل ہوئی جو انکارِ بعث میں یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اس کو توڑتا جاتا تھا اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللّٰہ تعالٰی زندہ کرے گا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اس کے جہل کا اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللّٰہ تعالٰی کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتداء میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللّٰہ تعالٰی کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبّر انسان ہوا کہ اس کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادرِ برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے۔ ف۱۰۳ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی۔ ف۱۰۴ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔ ف۱۰۵ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی۔

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی
سلگاتے ہو ف۱۰۶ اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے

اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؔ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ
اور نہیں بنا سکتا ف۱۰۷ کیوں نہیں ف۱۰۸ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب

وقف غفران

اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ
کسی چیز کو چاہے ف۱۰۹ تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہوجاتی ہے ف۱۱۰ تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع
ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۱۱

ع ۵

ایاتها ۱۸۲ | ۳۷ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّیَّةٌ ۵۶ | رکوعاتها ۵

سورۂ صٰفّٰت مکیہ ہے، اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۲ پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں ف۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾
ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۴

ف۱۰۶ عرب کے دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عَفار۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے، اس میں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ، ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادر مُطلَق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ ومُعانِدانہ انکار کرنا ہے۔ ف۱۰۷ یا انہیں کو بعد موت زندہ نہیں کرسکتا۔ ف۱۰۸ بیشک وہ اس پر قادر ہے۔ ف۱۰۹ کہ پیدا کرے ف۱۱۰ یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے۔ ف۱۱۱ آخرت میں۔ ف۱ سورۂ وَالصّٰٓفّٰت مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع ایک سو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں۔ ف۲ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماءِ دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل ہوتے ہیں۔ (مدارک) ف۳ پہلی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اس کو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں، تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔ ف۴ یعنی آسمان اور زمین اور ان کی

اَلْمَنْزِلُ السَّادِس ﴿6﴾

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۙ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان وف۵ کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان

مَّارِدٍ ۚ ﴿٧﴾ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ ۖ

سرکش سے وف۶ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے وف۷ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے وف۸

دُحُورًا ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾ ۙ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

انھیں بھگانے کو اور ان کے لیے وف۹ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا وف۱۰ تو روشن انگارا

ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ

اس کے پیچھے لگا وف۱۱ تو ان سے پوچھو وف۱۲ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی وف۱۳ بیشک ہم نے ان کو

طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾ ۖ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ ۖ

چپکتی مٹی سے بنایا وف۱۴ بلکہ تمہیں اچنبا آیا وف۱۵ اور وہ ہنسی کرتے ہیں وف۱۶ اور سمجھائے نہیں سمجھتے

وَإِذَا رَأَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾ ۖ وَقَالُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ ۚ

اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں وف۱۷ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو

ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾ ۙ أَوَاٰبَآؤُنَا

کیا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے

الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾ ۭ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دٰخِرُونَ ﴿١٨﴾ ۚ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

باپ دادا بھی وف۱۸ تم فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ وف۱۹ تو ایک ہی جھڑک ہے وف۲۰

درمیانی کائنات اور تمام حدود وجہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحقِ عبادت ہوسکتا ہے لہٰذا وہ شریک سے منزہ ہے۔ وف۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے۔ وف۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شِہاب مار کر ان کو دفع کردیں۔ لہٰذا شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے اور وف۷ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے۔ وف۸ انگاروں کی۔ جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں۔ وف۹ آخرت میں وف۱۰ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگے وف۱۱ کہ اسے جلائے اور اِیذا پہنچائے۔ وف۱۲ یعنی کفارِ مکہ سے وف۱۳ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کردینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہوسکتا ہے۔ وف۱۴ یہ ان کے ضُعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت وقوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور بُرہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادۂ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہوجانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں! مادہ موجود اور صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہوسکتی ہے! وف۱۵ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسی واضح الدلالۃ آیات وبیّنات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں۔ وف۱۶ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے۔ وف۱۷ مثل شقُّ القمر وغیرہ کے وف۱۸ جو ہم سے زمانہ میں مُقدّم ہیں۔ کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کئے جانے سے زیادہ بعید تھا اس لیے انہوں نے یہ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے فرماتا ہے: وف۱۹ یعنی بعث وف۲۰ ایک ہی ہولناک

فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ۝١٩ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝٢٠ هٰذَا یَوْمُ
جبھی وہ ف۲۱ دیکھنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے ف۲۲ یہ ہے وہ
الْفَصْلِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢١ ع اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ع ۵/۲۱
فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے ف۲۳ ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۲۴
وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۝٢٢ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ۝٢٣ الربع
اور جو کچھ وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف
وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ۝٢٤ لا مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝٢٥ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ
اور انھیں ٹھہراؤ ف۲۵ ان سے پوچھنا ہے ف۲۶ تمھیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۷ بلکہ وہ آج
مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝٢٦ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝٢٧ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ
گردن ڈالے ہیں ف۲۸ اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۹ تم
كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ۝٢٨ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝٢٩ ج وَمَا
ہمارے دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۳۰ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۳۱ اور
كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ۝٣٠ فَحَقَّ عَلَیْنَا
ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا ف۳۲ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی ہم پر
قَوْلُ رَبِّنَاۤ ۖۗ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ۝٣١ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ۝٣٢ فَاِنَّهُمْ
ہمارے رب کی بات ف۳۳ ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۳۴ تو ہم نے تمھیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو

آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۲۱ زندہ ہوکر اپنے اَفعال اور پیش آنے والے احوال ف۲۲ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے ف۲۳ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا: ف۲۴ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد اُن کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے، ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائے گا اور حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنھُما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اَشباہ و اَمثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائے گا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ، وعلیٰ ہذا القیاس۔ ف۲۵ صراط کے پاس ف۲۶ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ چوتھے اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ ف۲۷ یہ ان سے جہنّم کے خازن بطریقِ توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ ف۲۸ عاجز و ذلیل ہو کر۔ ف۲۹ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔ ف۳۰ یعنی بزورِ قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے۔ اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور ف۳۱ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیارِ خود اِعراض کرچکے تھے۔ ف۳۲ کہ ہم تمہیں اپنی اتباع پر مجبور کرتے۔ ف۳۳ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا۔ لہٰذا ف۳۴ اس کا عذاب۔ گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی۔

يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

اس دن ف٣٥ وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ف٣٦ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ

بےشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچے کھینچتے (تکبر کرتے) تھے ف٣٧ اور کہتے تھے

اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ ؕ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑدیں ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف٣٨ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ ۚ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

تصدیق فرمائی ف٣٩ بےشک تمھیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمھیں بدلہ نہ ملے گا مگر

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ

اپنے کیے کا ف٤٠ مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ف٤١ ان کے لیے وہ روزی ہے

مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ ۙ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ ۙ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ ۙ عَلٰى سُرُرٍ

جو ہمارے علم میں ہے میوے ف٤٢ اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر

مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ ۙ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ

ہوں گے آمنے سامنے ف٤٣ ان پر دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ف٤٤ سفید رنگ ف٤٥ پینے والوں

لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ ۚۖ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ

کے لیے لذت ف٤٦ نہ اس میں خُمار ہے ف٤٧ اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ف٤٨ اوران کے پاس ہیں جو

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ ۙ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف٤٩ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف٥٠ تو ان میں ف٥١ ایک نے دوسرے کی

ف٣٥ یعنی روزِ قیامت ف٣٦ گمراہ بھی اور ان کے گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے۔ ف٣٧ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے۔ ف٣٨ یعنی سیّد عالم حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے سے۔ ف٣٩ دین و توحید و نفیٔ شرک میں۔ ف٤٠ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو۔ ف٤١ ایمان اور اخلاص والے ف٤٢ اور نفیس و لذیذ نعمتیں، خوش ذائقہ، خوشبودار، خوش منظر۔ ف٤٣ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور۔ ف٤٤ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی۔ ف٤٥ دودھ سے بھی زیادہ سفید ف٤٦ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اس کو پیتے وقت منہ بگاڑ بگاڑ لیتا ہے۔ ف٤٧ جس سے عقل میں خلل آئے۔ ف٤٨ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی، پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے، طبیعت مالش کرتی ہے، قے آتی ہے، سر چکراتا ہے، عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ ف٤٩ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحبِ حُسن اور پیارا ہے۔ ف٥٠ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ۔ ف٥١ یعنی اہل جنت میں سے۔

بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۙ﴿۵۱﴾ يَّقُوۡلُ

طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۵۲ ان میں سے کہنے والا بولا میرا ایک ہم نشین تھا ف۵۳ مجھ سے کہا کرتا

اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۵۴ کیا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں

لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىۡ سَوَآءِ

جزا سزا دی جائے گی ف۵۵ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۵۶ پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی

الۡجَحِيۡمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنۡ كِدْتَّ لَتُرۡدِيۡنِ ۙ﴿۵۶﴾ وَلَوۡلَا نِعۡمَةُ رَبِّىۡ

آگ میں دیکھا ف۵۷ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۵۸ اور میرا رب فضل نہ کرے ف۵۹

لَكُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحۡنُ بِمَيِّتِيۡنَ ۙ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰى

تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۶۰ تو کیا ہمیں مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت ف۶۱

وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثۡلِ هٰذَا

اور ہم پر عذاب نہ ہوگا ف۶۲ بے شک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کے لیے

فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا

کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۶۳ یا تھوہڑ کا پیڑ ف۶۴ بے شک ہم نے

جَعَلۡنٰهَا فِتۡنَةً لِّلظّٰلِمِيۡنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِىۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِيۡمِ ۙ﴿۶۴﴾

اسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۶۵ بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۶۶

ف۵۲ کہ دنیا میں کیا حالات وواقعات پیش آئے۔ ف۵۳ دنیا میں۔ جو مرنے کے بعد اٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر ف۵۴ یعنی مرنے کے بعد اٹھنے کو ف۵۵ اور ہم سے حساب لیا جائے گا۔ یہ بیان کر کے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے ف۵۶ کہ میرے اس ہم نشین کا جہنّم میں کیا حال ہے ف۵۷ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے ف۵۸ راہ راست سے بہکا کر ف۵۹ اور اپنے رحمت وکرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا۔ ف۶۰ تیرے ساتھ جہنّم میں۔ اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنّت فرشتوں سے کہیں گے: ف۶۱ وہی جو دنیا میں ہوچکی ف۶۲ فرشتے کہیں گے: نہیں۔ اور اہل جنّت کا یہ دریافت کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذّذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہوگا۔ ف۶۳ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس اور لطیف مآکل ومشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت وسرور ف۶۴ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور ان کو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا۔ ف۶۵ کہ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا۔ ف۶۶ اور اس کی شاخیں جہنّم کے درکات میں پہنچتی ہیں۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝٦٥ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اس کا شگوفہ جیسے دیووں کے سر ف٦٧ پھر بے شک وہ اس میں سے کھائیں گے ف٦٨ پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝٦٦ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝٦٧ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے پھر بے شک ان کے لیے اس پر کھولتے پانی کی ملونی (ملاوٹ) ہے ف٦٩ پھر ان کی بازگشت (واپسی)

لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝٦٨ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝٦٩ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ

ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف٧٠ بےشک انھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ انھیں کے نشانِ قدم پر

يُهْرَعُوْنَ ۝٧٠ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٧١ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

دوڑے جاتے ہیں ف٧١ اور بےشک ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف٧٢ اور بےشک ہم نے

فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝٧٢ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝٧٣ اِلَّا عِبَادَ

ان میں ڈر سنانے والے بھیجے ف٧٣ تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف٧٤ مگر اللہ

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝٧٤ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝٧٥ وَنَجَّيْنٰهُ ع ٢ ٥٢ ٦

کے چنے ہوئے بندے ف٧٥ اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف٧٦ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف٧٧ اور ہم نے اسے

وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝٧٦ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝٧٧ وَتَرَكْنَا

اور اس کے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اسی کی اولاد باقی رکھی ف٧٨ اور ہم نے

عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝٧٨ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝٧٩ اِنَّا كَذٰلِكَ

پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ف٧٩ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف٨٠ بےشک ہم ایسا ہی

ف٦٧ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر۔ ف٦٨ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر ف٦٩ یعنی جہنمی تھوہڑ سے ان کے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اس کی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائیں گے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہڑ کی گرمی اور جلن سے مل کر اور تکلیف و بے چینی بڑھائے گی۔ ف٧٠ کیونکہ زَقُّوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لیے ان کو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اس کے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے مستحقِ عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف٧١ اور گمراہی میں ان کا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائلِ واضحہ سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ ف٧٢ اسی وجہ سے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اٹھایا۔ ف٧٣ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے ان کو گمراہی اور بدعملی کے برے انجام کا خوف دلایا۔ ف٧٤ کہ وہ عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف٧٥ ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی۔ ف٧٦ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی۔ ف٧٧ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور ان سے پورا انتقام لیا کہ انہیں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ ف٧٨ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالٰی عَنہُما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوة والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں جس قدر مرد و عورت تھے سبھی مر گئے سوائے آپ کی اولاد اور ان کی عورتوں کے انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ

نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا

صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کاملُ الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے دوسروں کو

الۡاٰخَرِیۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنۡ شِیۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِیۡمَ ﴿۸۳﴾ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ

ڈبو دیا ف۸۱ اور بے شک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸۲ جب کہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوا غیر سے

وقف لازم

سَلِیۡمٍ ﴿۸۴﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِیۡهِ وَ قَوۡمِهٖ مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفۡکًا اٰلِهَةً دُوۡنَ

سلامت دل لے کر ف۸۳ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۸۴ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے اللّٰہ کے سوا

اللّٰهِ تُرِیۡدُوۡنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّکُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِی

اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے ربُّ العالمین پر ف۸۵ پھر اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُوۡمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیۡ سَقِیۡمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰۤی

کو دیکھا ف۸۶ پھر کہا میں بیمار ہونے والا ہوں ف۸۷ تو وہ اس پر پیٹھ دے کر پھر گئے ف۸۸ پھر ان کے خداؤں کی طرف

اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡکُلُوۡنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَکُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَیۡهِمۡ

چھپ کر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۸۹ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۹۰ تو لوگوں کی نظر بچا کر انھیں

آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور تُرک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادے یافِث کی اولاد سے۔ ف۷۹ یعنی ان کے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ ف۸۰ یعنی ملائکہ اور جن واِنس سب ان پر قیامت تک سلام بھیجا کریں۔ ف۸۱ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو۔ ف۸۲ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین وملّت اور انہی کے طریق وسنت پر ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے: حضرت ہود وحضرت صالح علیہما السلام۔ ف۸۳ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللّٰہ تعالیٰ کے لیے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کرلیا۔ ف۸۴ بہ طریق توبیخ ف۸۵ کہ جب تم اس کے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دے گا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی مُنعِمِ حقیقی مستحق عبادت ہے۔ قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے، جنگل میں میلہ لگے گا، ہم نفیس کھانے پکا کر بتوں کے پاس رکھ جائیں گے اور میلہ سے واپس ہوکر تبرک کے طور پر ان کو کھائیں گے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں، وہاں سے واپس ہوکر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور ان کا بناؤ سنگار دیکھیں، یہ تماشہ دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کریں گے۔ ف۸۶ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اِتصالات واِنصرافات کو دیکھا کرتے ہیں۔ ف۸۷ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کرلیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے والے ہیں، متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے۔ مسئلہ: علمِ نُجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہوچکا۔ مسئلہ: شرعاً کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بِعَینِہٖ دوسرے میں نہیں پہنچ جاتا مادوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمتوں کے اثر سے ایک وقت میں بہت سے لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہوسکتے ہیں لیکن حُدوثِ مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہنچتا۔ ف۸۸ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے، آپ بت خانہ میں آئے۔ ف۸۹ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا: ف۹۰ اس پر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے۔

ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا

دہنے ہاتھ سے مارنے لگا ف۹۱ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۹۲ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں

تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا

کو پوجتے ہو اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ف۹۳ بولے اس کے لیے ایک عمارت چنو ف۹۴

فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ

پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو تو انھوں نے اس پر داؤں چلنا (فریب کرنا) چاہا ہم نے انھیں نیچا دکھایا ف۹۵ اور

قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ف۹۶ اب وہ مجھے راہ دے گا ف۹۷ الٰہی مجھے لائق اولاد دے

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی

تو ہم نے اسے خوش خبری سنائی ایک عقل مند لڑکے کی پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب

الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز

دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں ف۹۸ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے ف۹۹ کہا اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے

سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾ ج

خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۱۰۰

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾ لا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بیشک تو نے خواب سچ کر دکھائی ف۱۰۱ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

ف۹۱ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کردیا۔ جب کافروں کو اس کی خبر پہنچی ف۹۲ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انہیں توڑتے ہو ف۹۳ تو پوجنے کا مستحق وہ ہے نہ کہ بت۔ اس پر وہ حیران ہوگئے اور ان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔ ف۹۴ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھر دو اور ان میں آگ لگا دو یہاں تک کہ آگ زور پکڑے۔ ف۹۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھ کر۔ چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے ف۹۶ اس دارُالکفر سے ہجرت کرکے، جہاں جانے کا میرا رب حکم دے ف۹۷ چنانچہ بحکمِ الٰہی آپ سرزمین شام میں ارض مقدسہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی۔ ف۹۸ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کررہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکم الٰہی ہوا کرتے ہیں۔ ف۹۹ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعتِ اَمرِ الٰہی کے لیے وہ بَرَغبت تیار ہوں۔ چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔ ف۱۰۰ یہ واقعہ منٰی میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی، قدرت الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا۔ ف۱۰۱ اطاعت وفرمانبرداری کمال کو پہنچادی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کردیا بس اب اتنا کافی ہے۔

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَ فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ
نیکوں کو بےشک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر

عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ
اسے بچا لیا ف۱۰۲ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر ف۱۰۳ ہم ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ بَشَّرْنٰهُ
صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بےشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور ہم نے اسے خوشخبری دی

بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ
اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا ہمارے قربِ خاص کے سزاواروں میں ف۱۰۴ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحٰق پر ف۱۰۵ اور ان کی

ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ ع ۳ ۳۹ ۷
اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰۶ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۰۷ اور بےشک ہم نے موسیٰ اور ہارون

هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ ج وَ نَجَّيْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ ج وَ نَصَرْنٰهُمْ
پر احسان فرمایا ف۱۰۸ اور انھیں اور ان کی قوم ف۱۰۹ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۱۰ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۱۱

فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ج وَ اٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ج وَ هَدَيْنٰهُمَا
تو وہی غالب ہوئے ف۱۱۲ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۱۳ اور ان کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ ج وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ لا سَلٰمٌ عَلٰى
سیدھی راہ دکھائی اور پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰ اور ہارون پر بےشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بےشک وہ دونوں

ف۱۰۲ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا۔ ف۱۰۳ ہماری طرف سے ف۱۰۴ واقعۂ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔ ف۱۰۵ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کیے حضرت یعقوب سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ف۱۰۶ یعنی مؤمن ف۱۰۷ یعنی کافر۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحب فضائل کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے، کبھی بد سے بد، کبھی بد سے نیک، نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لیے۔ ف۱۰۸ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی۔ ف۱۰۹ یعنی بنی اسرائیل ف۱۱۰ کہ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی۔ ف۱۱۱ قبطیوں کے مقابل ف۱۱۲ فرعون اور اس کی قوم پر۔ ف۱۱۳ جس کا بیان بلیغ اور وہ

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱۱۴ جب اس نے

لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۱۱۵ کیا بعل کو پوجتے ہو ف۱۱۶ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ف۱۱۷ پھر انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئیں گے ف۱۱۸

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى

مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۱۹ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو

اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط پیغمبروں میں ہے جب کہ ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہ جانے والوں میں ہوئی ف۱۲۰ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرما دیا ف۱۲۱ اور

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ ع ۲۵ ۸

بے شک تم ف۱۲۲ ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات میں ف۱۲۳ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۲۴ اور

اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

بے شک یونس پیغمبروں سے ہے جب کہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲۵

حدود و احکام وغیرہ کی جامع۔ اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے۔ ف۱۱۴ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ ف۱۱۵ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں۔ ف۱۱۶ ''بعل'' ان کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا، اس کی لمبائی بیس گز تھی، چار منہ تھے، اس کی بہت تعظیم کرتے تھے، جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام ''بک'' تھا اسی سے بعلبک مرکب ہوا، یہ بلاد شام میں ہے۔ ف۱۱۷ اس کی عبادت ترک کرتے ہو۔ ف۱۱۸ جہنم میں ف۱۱۹ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے انہوں نے عذاب سے نجات پائی۔ ف۱۲۰ عذاب کے اندر۔ ف۱۲۱ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو۔ ف۱۲۲ اے اہل مکّہ! ف۱۲۳ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم ان کے آثار و منازل پر گزرتے ہو۔ ف۱۲۴ کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ ف۱۲۵ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اس میں تاخیر ہوئی تو آپ ان سے چھپ کر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْ

تو قرعہ ڈالا تو دھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ۱۲۶ تو اگر

النصف

لَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ۱۲۷ ضرور اس کے پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اٹھائے جائیں گے ۱۲۸

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾

پھر ہم نے اسے ۱۲۹ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ۱۳۰ اور ہم نے اس پر ۱۳۱ کدو کا پیڑ اگایا ۱۳۲

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى

اور ہم نے اسے ۱۳۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ۱۳۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت

حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا

تک برتنے دیا ۱۳۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں ۱۳۶ اور ان کے بیٹے ۱۳۷ یا ہم نے ملائکہ

الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ۱۳۸ سنتے ہو بے شک وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں

وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا

کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک ضرور وہ جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر تمہیں

مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا، قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کے نام نکلا، تو آپ نے فرمایا: میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈال دیئے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جب تک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اس وقت تک کشتی چلتی نہ تھی۔ ۱۲۶ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امرِ الٰہی کا انتظار نہ کیا ۱۲۷ یعنی ذکرِ الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' پڑھنے والا ۱۲۸ یعنی روزِ قیامت تک۔ ۱۲۹ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ۱۳۰ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسا بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا ۱۳۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ۱۳۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہن مبارک میں دے کر آپ کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی۔ ۱۳۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینویٰ کے ۱۳۴ آثارِ عذاب دیکھ کر (اس کا بیان سورۂ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے) ۱۳۵ یعنی ان کی آخر عمر تک انہیں آسائش کے ساتھ رکھا۔ اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفارِ مکہ سے انکار بعث کی وجہ دریافت کیجئے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ۱۳۶ جیسا کہ جُہَینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ۱۳۷ یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بُری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ ۱۳۸ دیکھ رہے تھے، کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں۔

لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ ۚ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۱۳۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۴۰ یا تمہارے لیے کوئی
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ
کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۴۱ اگر سچے ہو اور اس میں اور جنّوں میں
الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
رشتہ ٹھہرایا ف۱۴۲ اور بے شک جنّوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۴۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴۴ پاکی ہے اللہ کو
عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ ۙ
ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۱۴۵ تو تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۴۶
مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ
تم اس کے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۴۷ مگر اسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۴۸ اور فرشتے کہتے ہیں
اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ ۙ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ ۚ وَاِنَّا لَنَحْنُ
ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۴۹ اور بے شک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بے شک ہم
الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ
اس کی تسبیح کرنے والے ہیں اور بے شک وہ کہتے تھے ف۱۵۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ
نصیحت ہوتی ف۱۵۱ تو ضرور ہم اللہ کے چُنے بندے ہوتے ف۱۵۲ تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۖ اِنَّهُمْ لَهُمُ
جان لیں گے ف۱۵۳ اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے کہ بے شک انھیں

ف۱۳۹ فاسد و باطل ف۱۴۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک اور منزّہ ہے۔ ف۱۴۱ جس میں یہ سند ہو ف۱۴۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنّوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے۔ ف۱۴۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے ف۱۴۴ جہنّم میں عذاب کے لیے۔ ف۱۴۵ ایماندار۔ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں۔ ف۱۴۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۴۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۴۸ جس کی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردارِ بد سے مستحق جہنم ہو۔ ف۱۴۹ جس میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنہُما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو۔ ف۱۵۰ یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ ف۱۵۱ کوئی کتاب ملتی ف۱۵۲ اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے۔ پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا ف۱۵۳ اپنے کفر کا انجام۔

الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی

کی مدد ہوگی اور بےشک ہمارا ہی لشکر ۱۵۴ غالب آئے گا تو ایک وقت تک تم ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

منہ پھیر لو ۱۵۵ اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ۱۵۶ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰی

پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بُری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے

حِیْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا

منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو

یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ ۴۴ ۹

ان کی باتوں سے ۱۵۷ اور سلام ہے پیغمبروں پر ۱۵۸ اور سب خوبیاں اللّٰہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے

اٰیاتها ۸۸ — ۳۸ سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ ۳۸ — رکوعاتها ۵

سورۂ ص مکیہ ہے، اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ۱

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾

اس نامور قرآن کی قسم ۲ بلکہ کافر تکبر اور خلاف میں ہیں ۳

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّ لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ

ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں کھپائیں ۴ تو اب وہ پکاریں ۵ اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا ۶ اور

۱۵۴ یعنی اہلِ ایمان۔ ۱۵۵ جب تک کہ تمہیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے۔ ۱۵۶ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہِ تمسخر و اِستہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا؟ اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی۔ ۱۵۷ جو کافر اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کے لیے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں۔ ۱۵۸ جنہوں نے اللّٰہ عزوجل کی طرف سے توحید اور اِحکامِ شرع پہنچائے۔ انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے۔ یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کی اِتباع اور ان کی اِقتدا لازم ہے۔ ۱ ''سورۂ صٓ'' اس کا نام ''سورۂ داوٗد'' بھی ہے، یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ رکوع اٹھاسی آیتیں اور سات سو بتیس کلمے اور تین ہزار سڑسٹھ حرف ہیں۔ ۲ جو شرف والا ہے کہ یہ کلام معجز ہے۔ ۳ اور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے حق کا اعتراف نہیں کرتے۔ ۴ یعنی آپ کی قوم سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں اسی اِستکبار اور انبیاء کی مخالفت کے باعث ۵ یعنی نزول عذاب کے وقت انہوں نے فریاد کی۔ ۶ کہ خلاص پاسکتے، اس وقت کی فریاد بیکار تھی، کفارِ مکہ

عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ٘ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انھیں میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۷ اور کافر بولے یہ جادوگر ہے

كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵

بڑا جھوٹا کیا اس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ف۸ بےشک یہ عجیب بات ہے

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا

اور ان میں کے سردار چلے ف۹ کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے خداؤں پر صابر رہو بےشک اس میں

لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

اس کا کوئی مطلب ہے یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین نصرانیت میں بھی نہ سنی ف۱۰ یہ تو نری نئی

اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ

گڑھت ہے کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے ف۱۱ بلکہ وہ شک میں ہیں میری

ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ

کتاب سے ف۱۲ بلکہ ابھی میری مار نہیں چکھی ہے ف۱۳ کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی

رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

ہیں ف۱۴ وہ عزت والا بہت عطا فرمانے والا ف۱۵ کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو

نے ان کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔ ف۷ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۸ شانِ نزول: جب حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اسلام لائے تو مسلمانوں کو خوشی ہوئی اور کافروں کو نہایت رنج ہوا ولید بن مغیرہ نے قریش کے عمائد اور سربرآوردہ (بڑے بڑے اثر ورسوخ والے) پچیس آدمیوں کو جمع کیا اور انہیں ابو طالب کے پاس لایا اور ان سے کہا کہ تم ہمارے سردار ہو اور بزرگ ہو ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ تم ہمارے اور اپنے بھتیجے کے درمیان فیصلہ کردو ان کی جماعت کے چھوٹے درجے کے لوگوں نے جو شورش برپا کر رکھی ہے وہ تم جانتے ہو۔ ابو طالب نے حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو بلا کر عرض کیا کہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہیں اور آپ سے صلح چاہتے ہیں آپ ان کی طرف سے یک لخت انحراف نہ کیجئے۔ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتنا چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کے ذکر کو چھوڑ دیجئے ہم آپ کے اور آپ کے معبود کی بدگوئی کے درپے نہ ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم ایک کلمہ قبول کر سکتے ہو؟ جس سے عرب وعجم کے مالک وفرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا کہ ایک کیا ہم دس کلمے قبول کر سکتے ہیں۔ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: کہو ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' اس پر وہ لوگ اٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا اتنی بہت سی مخلوق کے لیے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے۔ ف۹ ابو طالب کی مجلس سے آپس میں یہ کہتے: ف۱۰ نصرانی بھی تین خداؤں کے قائل تھے یہ تو ایک ہی خدا بتاتے ہیں۔ ف۱۱ اہلِ مکہ کو سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے منصب نبوت پر حسد آیا اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم میں صاحبِ شرف وعزت آدمی موجود تھے ان میں سے کسی پر قرآن نہ اترا خاص حضرت سید انبیاء محمد مصطفٰے (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) پر اترا۔ ف۱۲ کہ اس کے لانے والے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں۔ ف۱۳ اگر میرا عذاب چکھ لیتے تو یہ شک وتکذیب وحسد کچھ بھی باقی نہ رہتا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کرتے لیکن اس وقت کی تصدیق مفید نہ ہوتی۔ ف۱۴ اور کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہیں دیں اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں، اللّٰہ تعالٰی اور اس کی مالکیت کو نہیں جانتے۔ ف۱۵ حسب اقتضائے حکمت جسے جو

بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ

کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں و۱۶ یہ ایک ذلیل لشکر ہے انھیں لشکروں میں سے جو

الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾

وہیں بھگا دیا جائے گا و۱۷ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور چومیخا کرنے والا فرعون و۱۸

وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۚ أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِنْ كُلٌّ إِلَّا

اور ثمود اور لوط کی قوم اور بَن والے و۱۹ یہ ہیں وہ گروہ و۲۰ ان میں کوئی ایسا نہیں

ع ۱۴ ۱۰ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ ع وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو تو میرا عذاب لازم ہوا و۲۱ اور یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی و۲۲

مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ

جسے کوئی پھیر نہیں سکتا اور بولے اے ہمارے رب ہمارا حصّہ ہمیں جلد دے دے حساب کے دن

الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْأَيْدِ ۚ إِنَّهٗٓ

سے پہلے و۲۳ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے بندے داود نعمتوں والے کو یاد کرو و۲۴ بیشک وہ بڑا رجوع

أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾

کرنے والا ہے و۲۵ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے و۲۶ شام کو اور سورج چمکتے و۲۷

چاہے عطا فرمائے اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو نبوت عطا فرمائی تو کسی کو اس میں دخل دینے اور چوں وچرا کی کیا مجال۔ و۱۶ اور ایسا اختیار ہو تو جسے چاہیں وحی کے ساتھ خاص کریں اور عالَم کی تدبیر اپنے ہاتھ میں لیں اور جب یہ کچھ نہیں ہے تو اُمورِ رَبّانِیَہ وتدابیرِ اِلٰہیہ میں دخل کیوں دیتے ہیں انہیں اس کا کیا حق ہے۔ کفار کو یہ جواب دینے کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے نبی کریم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے نصرت ومدد کا وعدہ فرمایا ہے۔ و۱۷ یعنی ان قریش کی جماعت انہیں لشکروں میں سے ایک ہے جو آپ سے پہلے انبیاء علیھم السلام کے مقابل گروہ باندھ باندھ کر آیا کرتے تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے اس سبب سے ہلاک کردیئے گئے، اللّٰہ تعالٰی نے اپنے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خبر دی کہ یہی حال ان کا ہے انہیں بھی ہزیمت ہوگی۔ چنانچہ بدر میں ایسا واقع ہوا اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکینِ خاطر کے لیے پچھلے انبیاء علیھم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا۔ و۱۸ جو کسی پر غصہ کرتا تھا تو اسے لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا تھا پھر اس کو پٹواتا تھا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ و۱۹ جو شعیب علیہ الصلٰوۃ والسلام کی قوم سے تھے۔ و۲۰ جو انبیاء کے مقابل جتھے باندھ کر آئے، مشرکینِ مکہ انہیں گروہوں میں سے ہیں۔ و۲۱ یعنی ان گزری ہوئی امتوں نے جب انبیاء علیھم السلام کی تکذیب کی تو اُن پر عذاب لازم ہوگیا تو اِن ضعیفوں کا کیا حال ہوگا جب اِن پر عذاب اترے گا۔ و۲۲ یعنی قیامت کے نفخۂ اُولٰی کی جو ان کے عذاب کی میعاد ہے و۲۳ یہ نضر بن حارث نے بطور تمسخر کہا تھا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا کہ و۲۴ جن کو عبادت کی بہت قوت دی گئی تھی۔ آپ کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصہ عبادت میں گزارتے۔ و۲۵ اپنے رب کی طرف و۲۶ حضرت داود علیہ السلام کی تسبیح کے ساتھ۔ و۲۷ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضرت داود علیہ السلام کے لیے پہاڑوں کو ایسا مسخر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ

اور پرندے جمع کئے ہوئے ف۲۸ سب اس کے فرمانبردار تھے ف۲۹ اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا ف۳۰ اور اسے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا وقف لازم

حکمت ف۳۱ اور قولِ فیصل دیا ف۳۲ اور کیا تمہیں ف۳۳ اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر

الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ لا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ

داؤد کی مسجد میں آئے ف۳۴ جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انھوں نے عرض کی ڈریئے نہیں

خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ

ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ف۳۵ تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلافِ حق نہ کیجئے ف۳۶ اور ہمیں

اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۫ قف لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ

سیدھی راہ بتائیے بے شک یہ میرا بھائی ہے ف۳۷ اس کے پاس ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ قف فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ

پاس ایک دُنبی اب یہ کہتا ہے وہ بھی مجھے حوالے کردے اور بات میں مجھ پر زور ڈالتا ہے داؤد نے فرمایا بے شک

انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (مدارک) ف۲۸ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنھُما سے مروی ہے کہ جب حضرت داود علیہ السلام تسبیح کرتے تو پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے آپ کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے۔ ف۲۹ پہاڑ بھی اور پرند بھی۔ ف۳۰ فوج ولشکر کی کثرت عطا فرما کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت داود علیہ السلام کی سلطنت بڑی مضبوط اور قوی سلطنت تھی چھتیس ہزار مرد آپ کے محراب کے پہرے پر مقرر تھے۔ ف۳۱ یعنی نبوت۔ بعض مفسرین نے حکمت کی تفسیر عدل کی ہے، بعض نے کتابُ اللّٰہ کا علم، بعض نے فقہ، بعض نے سنت۔ (جمل) ف۳۲ قولِ فیصل سے علمِ قضا مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کردے۔ ف۳۳ اے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۴ یہ آنے والے بقولِ مشہور ملائکہ تھے جو حضرت داود علیہ السلام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔ ف۳۵ ان کا یہ قول ایک مسئلہ کی فرضی شکل پیش کر کے جواب حاصل کرنا تھا اور کسی مسئلہ کے متعلق حکم معلوم کرنے کے لیے فرضی صورتیں مقرر کر لی جاتی ہیں اور مُعیَّن اَشخاص کی طرف ان کی نسبت کر دی جاتی ہے تا کہ مسئلہ کا بیان بہت واضح طریقہ پر ہو اور اِبہام باقی نہ رہے۔ یہاں جو صورتِ مسئلہ ان فرشتوں نے پیش کی اس سے مقصود حضرت داؤد علیہ السلام کو توجہ دلانا تھی اس امر کی طرف جو انہیں پیش آیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آپ کی ننانوے بیبیاں تھیں اس کے بعد آپ نے ایک اور عورت کو پیام دے دیا جس کو ایک مسلمان پہلے سے پیام دے چکا تھا لیکن آپ کا پیام پہنچنے کے بعد عورت کے اَعِزَّہ و اقارب دوسرے کی طرف اِلتفات کرنے والے کب تھے آپ کے لیے راضی ہو گئے اور آپ سے نکاح ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس مسلمان کے ساتھ نکاح ہو چکا تھا آپ نے اس مسلمان سے اپنی رغبت کا اظہار کیا اور چاہا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے دے وہ آپ کے لحاظ سے منع نہ کر سکا اور اس نے طلاق دے دی آپ کا نکاح ہو گیا اور اس زمانہ میں ایسا معمول تھا کہ اگر کسی شخص کو کسی کی عورت کی طرف رغبت ہوتی تو اس سے اِستدعا کر کے طلاق دلوا لیتا اور بعد عدت نکاح کر لیتا یہ بات نہ تو شرعاً ناجائز ہے نہ اس زمانہ کے رسم و عادت کے خلاف لیکن شانِ انبیاء بہت اَرفع و اعلیٰ ہوتی ہے اس لیے یہ آپ کے منصب عالی کے لائق نہ تھا تو مرضی الٰہی یہ ہوئی کہ آپ کو اس پر آگاہ کیا جائے اور اس کا سبب یہ پیدا کیا کہ ملائکہ مُدَّعی اور مُدَّعا علیہ کی شکل میں آپ کے سامنے پیش ہوئے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بزرگوں سے کوئی لغزش صادر ہو اور کوئی امر خلافِ شان واقع ہو جائے تو ادب یہ ہے کہ معترضانہ زبان نہ کھولی جائے بلکہ اس واقعہ کی مثل ایک واقعہ مُتَصَوَّر کر کے اس کی نسبت سائلانہ و مُستَفتِیانہ و مُستَفِیدانہ سوال کیا جائے اور ان کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھا جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالٰی عزوجل مالک و مولیٰ اپنے انبیاء کی ایسی عزت فرماتا ہے کہ ان کو کسی بات پر آگاہ کرنے کے لیے ملائکہ کو اس طریق ادب کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف۳۶ جس کی غلطی ہو بے رو رعایت فرما دیجئے۔ ف۳۷ یعنی دینی بھائی۔

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ

یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے اور بے شک اکثر ساجھے والے ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا

دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور وہ بہت تھوڑے

هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ السجدة

ہیں ف۳۸ اب داؤد سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی جانچ کی تھی ف۳۹ تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا ف۴۰ اور رجوع لایا

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا

تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اے داؤد بے شک ہم نے

جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ

تجھے زمین میں نائب کیا ف۴۱ تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے

الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ع وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ ع ۲/۱۲

ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے ف۴۲ اور ہم نے آسمان اور

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہ بنائے یہ کافروں کا گمان ہے ف۴۳ تو کافروں

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

کی خرابی ہے آگ سے کیا ہم انھیں جو ایمان لائے اور اچھے

ف۳۸ حضرت داود علیہ السلام کی یہ گفتگو سن کر فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور تبسم کرکے وہ آسمان کی طرف روانہ ہوگئے۔ ف۳۹ اور دنبی ایک کنایہ تھا جس سے مراد عورت تھی، کیونکہ ننانوے عورتیں آپ کے پاس ہوتے ہوئے ایک اور عورت کی آپ نے خواہش کی تھی، اس لیے دنبی کے پیرایہ میں یہ سوال کیا گیا۔ جب آپ نے یہ سمجھا ف۴۰ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں رکوع کرنا سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہو جاتا ہے جبکہ نیت کی جائے۔ ف۴۱ خَلق کی تدبیر پر آپ کو مامور کیا اور آپ کا حکم ان میں نافذ فرمایا۔ ف۴۲ اور اس وجہ سے ایمان سے محروم رہے اگر انہیں روز حساب کا یقین ہوتا تو دنیا ہی میں ایمان لے آتے۔ ف۴۳ اگرچہ وہ صراحۃً یہ نہ کہیں کہ آسمان و زمین اور تمام دنیا بیکار پیدا کی گئی لیکن جب کہ بعث و جزا کے منکر ہیں تو نتیجہ یہی ہے کہ عالم کی ایجاد کو عبث اور بے فائدہ مانیں۔

الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کام کئے ان جیسا کردیں جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا ہم پرہیزگاروں کو شریر بےحکموں کے برابر ٹھہرا دیں ف۴۴

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری ف۴۵ برکت والی تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقل مند نصیحت مانیں

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ

اور ہم نے داؤد کو ف۴۶ سلیمان عطا فرمایا کیا اچھا بندہ بیشک وہ بہت رجوع لانے والا ف۴۷ جبکہ اس پر پیش کئے گئے

بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

تیسرے پہر کو ف۴۸ کہ روکئے تو تین پاؤں پر کھڑے ہوں چوتھے سُم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے اور چلائیے تو ہوا ہو جائیں ف۴۹ تو سلیمان نے کہا مجھے ان

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ

گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے اپنے رب کی یاد کے لیے ف۵۰ پھر انھیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ف۵۱ پھر حکم دیا کہ انھیں میرے

وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ

پاس واپس لاؤ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ف۵۲ اور بیشک ہم نے سلیمان کو جانچا ف۵۳ اور اسکے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا ف۵۴ پھر

ف۴۴ یہ بات بالکل حکمت کے خلاف ہے اور جو شخص جزا کا قائل نہیں وہ ضرور مفسد و مصلح اور فاجر و متقی کو برابر قرار دے گا اور ان میں فرق نہ کرے گا کفار اس جہل میں گرفتار ہیں۔ **شانِ نزول:** کفارِ قریش نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ آخرت میں جو نعمتیں تمہیں ملیں گی وہی ہمیں بھی ملیں گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ نیک و بد مومن و کافر کو برابر کر دینا مُقتضائے حکمت نہیں کفار کا خیال باطل ہے۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ فرزندِ ارجمند ف۴۷ اللہ تعالٰی کی طرف اور تمام اوقات تسبیح و ذکر میں مشغول رہنے والا۔ ف۴۸ بعد ظہر ایسے گھوڑے ف۴۹ یہ ہزار گھوڑے تھے جو جہاد کے لیے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ملاحظہ میں بعد ظہر پیش کئے گئے۔ ف۵۰ یعنی میں ان سے رضائے الٰہی اور تقویت و تائید دین کے لیے محبت کرتا ہوں میری محبت ان کے ساتھ دُنیوی غرض سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر) ف۵۱ یعنی نظر سے غائب ہوگئے ف۵۲ اور اس ہاتھ پھیرنے کے چند باعث تھے: ایک تو گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مُعین ہیں۔ دوسرے اُمورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمانا کہ تمام عُمّال مُستعِد رہیں۔ سوم یہ کہ آپ گھوڑوں کے اَحوال اور ان کے اَمراض و عُیوب کے اعلیٰ ماہر تھے ان پر ہاتھ پھیر کر ان کی حالت کا امتحان فرماتے تھے۔ بعض مفسرین نے ان آیات کی تفسیر میں بہت سے واہی (فضول) اقوال لکھ دیئے ہیں جن کی صحت پر کوئی دلیل نہیں اور وہ محض حکایات ہیں جو دلائل قویہ کے سامنے کسی طرح قابل قبول نہیں اور یہ تفسیر جو ذکر کی گئی یہ عبارت قرآن سے بالکل مطابق ہے۔ ولِلّٰہِ الْحَمْد۔ (تفسیر کبیر) ف۵۳ بخاری و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں آج رات میں اپنی نوے بیبیوں پر دورہ کروں گا ہر ایک حاملہ ہوگی اور ہر ایک سے راہِ خدا میں جہاد کرنے والا سوار پیدا ہوگا مگر یہ فرماتے وقت زبان مبارک سے ان شآء اللہ نہ فرمایا (غالبًا حضرت کسی ایسے شغل میں تھے کہ اس کا خیال نہ رہا) تو کوئی بھی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے اور اس کے بھی ناقص الخِلقت بچہ پیدا ہوا۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان شآء اللّٰہ فرمایا ہوتا تو ان سب عورتوں کے لڑکے ہی پیدا ہوتے اور وہ راہِ خدا میں جہاد کرتے۔ (بخاری پارہ تیرہ کتاب الانبیاء) ف۵۴ یعنی غیر تام الخِلقت بچہ۔

اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ
رُجوع لایا وه۵۵ عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو
بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ
لائق نہ ہو وه۵۶ بیشک تو ہی ہے بڑی دَین والا تو ہم نے ہوا اس کے بس میں کردی کہ اس کے حکم سے نرم نرم
رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ
چلتی وه۵۷ جہاں وہ چاہتا اور دیو بس میں کردیئے ہر معمار وه۵۸ اور غوطہ خور وه۵۹ اور دوسرے
مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَیْرِ
اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ف۶۰ یہ ہماری عطا ہے اب تو چاہے تو احسان کر ف۶۱ یا روک رکھ ف۶۲ تجھ پر کچھ
حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَ اذْكُرْ عَبْدَنَاۤ
حساب نہیں اور بے شک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے اور یاد کرو ہمارے بندہ
اَیُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط
ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا لگادی وه۶۳
اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ
ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار ف۶۴ یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو وه۶۵ اور ہم نے اسے اس کے گھر والے
وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَ خُذْ بِیَدِكَ
اور ان کے برابر اور عطا فرمادیئے اپنی رحمت کرنے وه۶۶ اور عقل مندوں کی نصیحت کو اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں
ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ لَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ
ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردے وه۶۷ اور قسم نہ توڑ بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ وه۶۸ بے شک وہ بہت

ع ۱۲/۱۴ — وقف لازم

وه۵۵ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف استغفار کرکے ان شآء اللّٰہ کہنے کی بھول پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں وه۵۶ اس سے یہ مقصود تھا کہ ایسا ملک آپ کے لیے معجزہ ہو۔ وه۵۷ فرماں بردارانہ طریقہ پر وه۵۸ جو آپ کے حکم سے حسبِ مرضی عجیب وغریب عمارتیں تعمیر کرتا وه۵۹ جو آپ کے لیے سمندر سے موتی نکالتا۔ دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ ہی ہیں۔ ف۶۰ سرکش شیطان بھی آپ کے مسخر کردیئے گئے جن کو آپ تادیب اور فساد سے روکنے کے لیے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کرتے تھے۔ ف۶۱ جس پر چاہے ف۶۲ جس کسی سے چاہے یعنی آپ کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا جیسی مرضی ہو کریں۔ وه۶۳ جسم اور مال میں اس سے آپ کا مرض اور اس کے شدائد مراد ہیں۔ (اس واقعہ کا مُفَصّل بیان سورۂ انبیاء کے رکوع چھ میں گزر چکا ہے) ف۶۴ چنانچہ آپ نے زمین میں پاؤں مارا اور اس سے آبِ شیریں کا ایک چشمہ ظاہر ہوا اور آپ سے کہا گیا: وه۶۵ چنانچہ آپ نے اس سے پیا اور غسل کیا اور تمام ظاہری و باطنی مرض اور تکلیفیں دفع ہوگئیں۔ وه۶۶ چنانچہ مروی ہے کہ جو اولاد آپ کی مرچکی تھی اللّٰہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور اپنے فضل ورحمت سے اتنے ہی اور عطا فرمائے۔ وه۶۷ اپنی بی بی کو

اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ

رجوع لانے والا ہے اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور

وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

علم والوں کو ف۶۹ بے شک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے ف۷۰ اور بے شک وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ

چنے ہوئے پسندیدہ ہیں اور یاد کرو اسمٰعیل اور یسع اور ذوالکفل کو ف۷۱

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾

اور سب اچھے ہیں یہ نصیحت ہے اور بے شک ف۷۲ پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا

بسنے کے باغ ان کے لیے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے ف۷۳ ان میں بہت سے

بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

میوے اور شراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی ف۷۴

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ الثلثة اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ

یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم

نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ

نہ ہوگا ف۷۵ ان کو تو یہ ہے ف۷۶ اور بے شک سرکشوں کا بُرا ٹھکانا جہنم کہ اس میں جائیں گے تو کیا ہی

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ

بُرا بچھونا ف۷۷ ان کو یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا پانی اور پیپ ف۷۸ اور اسی شکل کے

جس کو سو ضربیں مارنے کی قسم کھائی تھی دیر سے حاضر ہونے کے باعث ف۶۸ یعنی ایوب علیہ السلام ف۶۹ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمتِ علمیہ وعملیہ عطا فرمائیں اور اپنی معرفت اور طاعات پر قوت عطا فرمائی۔ ف۷۰ یعنی دارِ آخرت کی کہ وہ لوگوں کو اسی کی یاد دلاتے ہیں اور کثرت سے اس کا ذکر کرتے ہیں محبتِ دنیا نے ان کے قُلوب میں جگہ نہیں پائی۔ ف۷۱ یعنی ان کے فضائل اور ان کے صبر کو تا کہ ان کی پاک خصلتوں سے لوگ نیکیوں کا ذوق وشوق حاصل کریں اور ذوالکفل کی نبوت میں اختلاف ہے۔ ف۷۲ آخرت میں ف۷۳ مُرَصَّع تختوں پر ف۷۴ یعنی سب سِن میں برابر ایسے ہی حسن و جوانی میں، آپس میں محبت رکھنے والی نہ ایک کو دوسرے سے بغض نہ رشک نہ حسد۔ ف۷۵ ہمیشہ باقی رہے گا وہاں جو چیز لی جائے گی اور خرچ کی جائے گی وہ اپنی جگہ ویسی ہی ہو جائے گی دنیا کی چیزوں کی طرح فنا اور نیست و نابود نہ ہوگی۔ ف۷۶ یعنی ایمان والوں کو ف۷۷ بھڑکنے والی آگ کہ وہی فرش ہوگی۔ ف۷۸ جو جہنمیوں کے جسموں اور ان کے سڑے ہوئے زخموں اور نجاست کے مقاموں سے بہے گی جلتی بدبودار۔

اَزْوَاجٌ ؕ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا

اور جوڑے ف۷۹ ان سے کہا جائے گا یہ ایک اور فوج تمہارے ساتھ دھنسی پڑتی ہے جو تمہاری تھی ف۸۰ وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملو آگ میں تو ان کو

النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ

جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ف۸۱

فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

تو کیا ہی برا ٹھکانا ف۸۲ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا

فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ؕ﴿۶۲﴾

عذاب بڑھا اور ف۸۳ بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنھیں بُرا سمجھتے تھے ف۸۴

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ

کیا ہم نے انھیں ہنسی بنالیا ف۸۵ یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں ف۸۶ بےشک یہ ضرور حق ہے

ع ۲۴ ۱۳ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۠﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ

دوزخیوں کا باہم جھگڑا تم فرماؤ ف۸۷ میں ڈرسنانے والا ہی ہوں ف۸۸ اور معبود کوئی نہیں مگر ایک

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ

اللّٰہ سب پر غالب مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے صاحب عزت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ۙ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِیَ

بڑا بخشنے والا تم فرماؤ وہ ف۸۹ بڑی خبر ہے تم اس سے غفلت میں ہو ف۹۰ مجھے

مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ یُّوْحٰۤى اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا

عالمِ بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ف۹۱ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ میں نہیں مگر

ف۷۹ قسم قسم کے عذاب ف۸۰ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جب کافروں کے سردار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کی اِتباع کرنے والے تو جہنم کے خازن ان سرداروں سے کہیں گے یہ تمہارے مُتَّبِعین کی فوج ہے جو تمہاری طرح تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی پڑتی ہے۔ ف۸۱ کہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور ہمیں اس راہ پر چلایا۔ ف۸۲ یعنی جہنم نہایت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ف۸۳ کفار کے عمائد اور سردار (بڑے بڑے اثر ورسوخ والے) ف۸۴ یعنی غریب مسلمانوں کو اور انہیں وہ اپنے دین کا مخالف ہونے کے باعث شریر کہتے تھے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے، جب کفار جہنم میں انہیں نہ دیکھیں گے تو کہیں گے وہ ہمیں کیوں نظر نہیں آتے۔ ف۸۵ اور درحقیقت وہ ایسے نہ تھے دوزخ میں آئے ہی نہیں ہمارا ان کے ساتھ استہزاء کرنا اور ان کی ہنسی بنانا باطل تھا۔ ف۸۶ اس لیے وہ ہمیں نظر نہ آئے یا یہ معنی ہیں کہ ان کی طرف سے آنکھیں پھر گئیں اور دنیا میں ہم ان کے مرتبے اور بزرگی کو نہ دیکھ سکے۔ ف۸۷ اے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم! مکہ کے کفار سے ف۸۸ تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ہوں۔ ف۸۹ یعنی قرآن یا قیامت یا میرا رسولِ مُنذِر ہونا یا اللّٰہ تعالٰی کا واحد لاشریک لہٗ ہونا۔ ف۹۰ کہ مجھ

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾

روشن ڈر سنانے والا ۹۲ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤں گا ۹۳

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں ۹۴ اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں ۹۵ تو تم اس کے لیے سجدے میں گرنا

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ

توسب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کہ کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے ۹۶ اس نے غرور کیا اور وہ تھا

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

ہی کافروں میں ۹۷ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ

ہاتھوں سے بنایا کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں ۹۸ بولا میں اس سے بہتر ہوں ۹۹

پر ایمان نہیں لاتے اور قرآن پاک اور میرے دین کو نہیں مانتے۔ ۹۱ یعنی فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے باب میں۔ یہ حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحت نبوت کی ایک دلیل ہے۔ مُدّعا یہ ہے کہ عالمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے کیا معلوم ہوتا اگر میں نبی نہ ہوتا اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ ۹۲ دارمی اور ترمذی کی حدیثوں میں ہے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے بہترین حال میں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے مشرف ہوا (حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عَنھُما فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ واقعہ خواب کا ہے) حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت ربُ العزت عزوعلا وتبارک وتعالٰی نے فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) عالم بالا کے ملائکہ کس بحث میں ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارب تو ہی دانا ہے۔ حضور نے فرمایا: پھر رب العزت نے اپنا دست رحمت وکرم میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کے فیض کا اثر اپنے قلبِ مبارک میں پایا تو آسمان و زمین کی تمام چیزیں میرے علم میں آگئیں پھر اللّٰہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: یا محمد (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ عالم بالا کے ملائکہ کس امر میں بحث کررہے ہیں میں نے عرض کیا: ہاں! اے رب میں جانتا ہوں وہ کفارات میں بحث کررہے ہیں اور کفارات یہ ہیں نمازوں کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور پیادہ پا جماعتوں کے لیے جانا اور جس وقت سردی وغیرہ کے باعث پانی کا استعمال ناگوار ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا جس نے یہ کیا اس کی زندگی بھی بہتر اور موت بھی بہتر اور گناہوں سے ایسا پاک صاف نکلے گا جیسا اپنی ولادت کے دن تھا اور فرمایا: اے محمد! (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نماز کے بعد یہ دعا کیا کرو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَآ اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْٓ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ"۔ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ حضرت سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب میں نے جان لیا۔ امام علامہ علاؤ الدین علی بن محمد ابن ابراہیم بغدادی معروف بخازن اپنی تفسیر میں اس کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی نے حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھول دیا اور قلبِ شریف کو منور کردیا اور جو کوئی نہ جانے اس سب کی معرفت آپ کو عطا کردی تا آنکہ آپ نے نعمت و معرفت کی سردی اپنے قلبِ مبارک میں پائی اور جب قلب شریف منور ہوگیا اور سینہ پاک کھل گیا تو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے باعلامِ الٰہی جان لیا۔ ۹۳ یعنی (حضرت) آدم کو پیدا کروں گا۔ ۹۴ یعنی اس کی پیدائش تمام کردوں۔ ۹۵ اور اس کو زندگی عطا کردوں۔ ۹۶ سجدہ نہ کیا۔ ۹۷ یعنی علم الٰہی میں ۹۸ یعنی اس قوم میں سے جن کا شیوہ ہی تکبّر ہے۔ ۹۹ اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ اگر آدم آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہوکر انہیں سجدہ کروں۔

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا

رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ

(لعنت کیا) گیا ف۱۰۱ اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک ف۱۰۲ بولا اے میرے رب

فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى

ایسا ہے تو مجھے مہلت دے اس دن تک کہ وہ اٹھائے جائیں ف۱۰۳ فرمایا تو تُو مہلت والوں میں ہے اس

یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا

جانے ہوئے وقت کے دن تک ف۱۰۴ بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ٘ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَـَٔنَّ

جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ

بھردوں گا تجھ سے ف۱۰۵ اور ان میں سے ف۱۰۶ جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے تم فرماؤ میں اس قرآن پر تم سے کچھ

مِنْ اَجْرٍ وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾

اجر نہیں مانگتا اور میں بناوٹ والوں میں نہیں وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے

ع ۵ ۲۴ ۱۴

وَ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جانو گے ف۱۰۷

اٰیاتها ۷۵ ۳۹ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّیَّةٌ ۵۹ رکوعاتها ۸

سورۃ زمر مکیہ ہے، اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۰۱ اپنی سرکشی ونافرمانی وتکبر کے باعث، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بدل دی وہ پہلے حسین تھا بدشکل روسیاہ کردیا گیا۔ اور اس کی نورانیت سلب کردی گئی۔ ف۱۰۲ اور قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ف۱۰۳ آدم علیہ السلام اور ان کی ذُرِّیت اپنے فنا ہونے کے بعد جزا کے لیے اور اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اٹھنے کے بعد موت نہیں ہے۔ ف۱۰۴ یعنی نفخۂ اُولیٰ تک جس کو خَلق کی فنا کے لیے مُعیَّن فرمایا گیا۔ ف۱۰۵ مع تیری ذریت کے ف۱۰۶ یعنی انسانوں میں سے ف۱۰۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ

تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ

کتاب ف۲ اتارنا ہے اللّٰہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک ہم نے تمہاری طرف ف۳ یہ کتاب

الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ

حق کے ساتھ اتاری تو اللّٰہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہوکر ہاں خالص اللّٰہ ہی کی

الۡخَالِصُ ؕ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا

وقف لازم

بندگی ہے ف۴ اور وہ جنھوں نے اس کے سوا اور والی بنالیے ف۵ کہتے ہیں ہم تو انھیں ف۶ صرف اتنی

لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ

بات کے لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللّٰہ کے پاس نزدیک کردیں اللّٰہ ان میں فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں

يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ

اختلاف کررہے ہیں ف۷ بے شک اللّٰہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو ف۸ اللّٰہ اپنے لیے

اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ

بچہ بناتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا ف۹ پاکی ہے اسے ف۱۰ وہی ہے

الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيۡلَ

ایک اللّٰہ ف۱۱ سب پر غالب اس نے آسمان اور زمین حق بنائے رات کو دن

عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ

پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱۲ اور اس نے چاند اور سورج کو کام میں لگایا ہر ایک ایک

تعالٰی عَنۡهُمَا نے فرمایا کہ موت کے بعد اور ایک قول یہ ہے کہ قیامت کے روز۔ ف۱ ''سورۂ زُمر'' مکیہ ہے سوا آیت ''قُلۡ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ'' اور آیت ''اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ'' کے۔ اس سورت میں آٹھ رکوع اور پچھتر آیتیں اور ایک ہزار ایک سو بہتر کلمے اور چار ہزار نو سو آٹھ حرف ہیں۔ ف۲ کتاب سے مراد قرآن شریف ہے۔ ف۳ اے سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۵ معبود ٹھہرالیے۔ مراد ان لوگوں سے بت پرست ہیں۔ ف۶ یعنی بتوں کو ف۷ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر ف۸ جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللّٰہ تعالٰی سے نزدیک کرنے والا بتائے اور خدا کے لیے اولاد ٹھہرائے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے۔ ف۹ یعنی اگر بالفرض اللّٰہ تعالٰی کے لیے اولاد ممکن ہوتی وہ جسے چاہتا اولاد بناتا نہ کہ یہ تجویز کفار پر چھوڑتا کہ وہ جسے چاہیں خدا کی اولاد قرار دیں (معاذ اللّٰہ) ف۱۰ اولاد سے اور ہر اس چیز سے جو اس کی شانِ اقدس کے لائق نہیں۔ ف۱۱ نہ اس کا کوئی شریک نہ اس کی کوئی اولاد ف۱۲ یعنی کبھی رات کی تاریکی سے دن کے ایک حصہ کو چھپاتا ہے اور کبھی دن کی روشنی سے رات کے حصہ کو۔ مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت گھٹا کر رات کو بڑھاتا ہے کبھی رات گھٹا کر دن کو زیادہ کرتا ہے اور رات اور دن میں سے گھٹنے والا گھٹتے گھٹتے دس گھنٹہ کا رہ جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے چودہ گھنٹے کا ہوجاتا ہے۔

يَجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

ٹھہرائی میعاد کے لیے چلتا ہے ف۱۳ سنتا ہے وہی صاحب عزت بخشنے والا ہے اس نے تمہیں ایک

وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

جان سے بنایا ف۱۴ پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا ف۱۵ اور تمہارے لیے چوپایوں سے ف۱۶ آٹھ جوڑے

اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ

اتارے ف۱۷ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں بناتا ہے ایک طرح کے بعد اور طرح ف۱۸ تین اندھیریوں

ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

میں ف۱۹ یہ ہے اللّٰہ تمہارا رب اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھیرے جاتے ہو ف۲۰

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

اگر تم ناشکری کرو تو بےشک اللّٰہ بے نیاز ہے تم سے ف۲۱ اور اپنے بندوں کی ناشکری اسے پسند نہیں اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے ف۲۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ف۲۳ پھر تمہیں اپنے رب ہی

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

کی طرف پھرنا ہے ف۲۴ تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ بےشک وہ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ۝۷ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا

بات جانتا ہے اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے ف۲۶ اپنے رب کو پکارتا ہے اسی طرف جھکا ہوا ف۲۷ پھر جب

خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ

اللّٰہ نے اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت دی تو بھول جاتا ہے جس لیے پہلے پکارا تھا ف۲۸ اور اللّٰہ کے لیے برابر والے

ف۱۳ یعنی قیامت تک وہ اپنے مقرر نظام پر چلتے رہیں گے۔ ف۱۴ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے ف۱۵ یعنی حضرت حوّا کو ف۱۶ یعنی اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ سے ف۱۷ یعنی پیدا کیے۔ جوڑوں سے مراد نر اور مادہ ہیں۔ ف۱۸ یعنی نطفہ پھر علقہ (خون بستہ) پھر مضغہ (گوشت پارہ) ف۱۹ ایک اندھیری پیٹ کی، دوسری رَحم کی، تیسری بچہ دان کی۔ ف۲۰ اور طریق حق سے دور ہوتے ہو کہ اس کی عبادت چھوڑ کر غیر کی عبادت کرتے ہو۔ ف۲۱ یعنی تمہاری طاعت وعبادت سے اور تم ہی اس کے محتاج ہو، ایمان لانے میں تمہارا ہی نفع اور کافر ہو جانے میں تمہارا ہی ضرر ہے۔ ف۲۲ کہ وہ تمہاری کامیابی کا سبب ہے اس پر تمہیں ثواب دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ ف۲۳ یعنی کوئی شخص دوسرے کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگا۔ ف۲۴ آخرت میں ف۲۵ دنیا میں اور اس کی تمہیں جزا دے گا۔ ف۲۶ یہاں آدمی سے مطلقاً کافر یا خاص ابوجہل یا عتبہ بن ربیعہ مراد ہے۔ ف۲۷ اسی سے فریاد کرتا ہے۔ ف۲۸ یعنی اس شدت وتکلیف کو فراموش کر دیتا ہے جس کے لیے اللّٰہ سے فریاد کی تھی۔

اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ
ٹھہرانے لگتا ہے ف۲۹ تاکہ اس کی راہ سے بہکادے تم فرماؤ ف۳۰ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ برت لے ف۳۱ بے شک تو
اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ
دوزخیوں میں ہے کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں ف۳۲ آخرت
الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ
سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے ف۳۳ کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ قُلْ يٰعِبَادِ ع ۹ ۱۵
انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں تم فرماؤ اے میرے بندو
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ
جو ایمان لائے اپنے رب سے ڈرو جنھوں نے بھلائی کی ف۳۴ ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے ف۳۵
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾
اور اللّٰہ کی زمین وسیع ہے ف۳۶ صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی ف۳۷

ف۲۹ یعنی حاجت برآری کے بعد پھر بت پرستی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ف۳۰ اے مصطفےٰ! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اس کافر سے ف۳۱ اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے۔ ف۳۲ شانِ نزول: حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کی شان میں نازل ہوئی اور حضرت ابن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت عمّار اور حضرت سلمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ رات کے نوافل وعبادت دن کے نوافل سے افضل ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رات کا عمل پوشیدہ ہوتا ہے اس لیے وہ ریا سے بہت دور ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دنیا کے کاروبار بند ہوتے ہیں اس لیے قلب بہ نسبت دن کے بہت فارغ ہوتا ہے اور تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ اور خُشوع دن سے زیادہ رات میں مُیَسّر آتا ہے۔ تیسرے رات چونکہ راحت وخواب کا وقت ہوتا ہے اس لیے اس میں بیدار رہنا نفس کو بہت مشقت وتَعب میں ڈالتا ہے تو ثواب بھی اس کا زیادہ ہوگا۔ ف۳۳ اس سے ثابت ہوا کہ مؤمن کے لیے لازم ہے کہ وہ بین الخوف والرجاء (خوف اور امید کے درمیان) ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذاب سے ڈرتا رہے اور اللّٰہ تعالٰی کی رحمت کا امیدوار رہے، دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللّٰہ تعالٰی کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا، یہ دونوں قرآن کریم میں کفار کی حالتیں بتائی گئی ہیں "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ" وَقَالَ تَعَالٰى: "لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ"۔ ف۳۴ طاعت بجالائے اور اچھے عمل کیے۔ ف۳۵ یعنی صحت وعافیت ف۳۶ اس میں ہجرت کی ترغیب ہے کہ جس شہر میں مَعاصی کی کثرت ہو اور وہاں رہنے سے آدمی کو اپنی دینداری پر قائم رہنا دشوار ہوجائے چاہئے کہ اس جگہ کو چھوڑ دے اور وہاں سے ہجرت کرجائے۔ شانِ نزول: یہ آیت مہاجرینِ حَبشہ کے حق میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت جعفر بن اَبی طالب اور ان کے ہمراہیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے مصیبتوں اور بلاؤں پر صبر کیا اور ہجرت کی اور اپنے دین پر قائم رہے اس کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ف۳۷ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ "اَصحابِ مصیبت وبَلا" حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لیے میزان قائم کی جائے نہ ان کے لیے دفتر کھولے جائیں ان پر اَجر وثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر پاتے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرْتُ لِاَنْ
تم فرماؤ ف۳۸ مجھے حکم ہے کہ اللہ کو پوجوں نرا اس کا بندہ ہوکر اور مجھے حکم ہے
اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ
کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں ف۳۹ تم فرماؤ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہوجائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک
یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا
بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ف۴۰ تم فرماؤ میں اللہ ہی کو پوجتا ہوں نرا اس کا بندہ ہوکر تو تم اس کے
شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ
سوا جسے چاہو پوجو ف۴۱ تم فرماؤ پوری ہار انھیں جو اپنی جان اور اپنے
اَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ
گھر والے قیامت کے دن ہار بیٹھے ف۴۲ ہاں ہاں یہی کھلی ہار ہے ان کے
فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ
اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے پہاڑ ف۴۳ اس سے اللہ ڈراتا ہے اپنے
عِبَادَهٗ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا
بندوں کو ف۴۴ اے میرے بندو تم مجھ سے ڈرو ف۴۵ اور وہ جو بتوں کی پوجا سے بچے
وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ
اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کے لیے خوشخبری ہے تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر
الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمْ
بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں ف۴۶ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو

ف۳۸ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۳۹ اور اہلِ طاعت و اخلاص میں مقدم و سابق ہوں۔ اللہ تعالٰی نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو عملِ قلب ہے، پھر اطاعت یعنی اعمال جوارح کا۔ چونکہ احکام شرعیہ رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان کے پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو یہ حکم دے کر تنبیہ کی کہ دوسروں پر اس کی پابندی نہایت ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لیے نبی علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا ف۴۰ شانِ نزول: کفارِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ اپنی قوم کے سرداروں اور اپنے رشتہ داروں کو نہیں دیکھتے جو لات و عزٰی کی پرستش کرتے ہیں ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۱ بہ طریقِ تہدید و توبیخ فرمایا۔ ف۴۲ یعنی گمراہی اختیار کر کے ہمیشہ کے لیے مستحقِ جہنم ہوگئے اور جنت کی ان نعمتوں سے محروم ہوگئے جو ایمان لانے پر انہیں ملتیں۔ ف۴۳ یعنی ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ ف۴۴ کہ ایمان لائیں اور ممنوعات سے بچیں۔ ف۴۵ وہ کام نہ کرو جو میری ناراضی کا سبب ہو۔ ف۴۶ جس میں ان کی بہبود ہو۔

أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط أَفَأَنتَ تُنقِذُ
عقل ہے ف۴۷ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہوجائے گا تو کیا تم ہدایت دے کر
مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا
آگ کے مستحق کو بچالو گے ف۴۸ لیکن جو اپنے رب سے ڈرے ف۴۹ ان کے لیے بالا خانے ہیں ان پر
غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ لا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ط لَا يُخْلِفُ اللَّهُ
بالا خانے بنے ف۵۰ ان کے نیچے نہریں بہیں اللہ کا وعدہ اللہ وعدہ خلاف
الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي
نہیں کرتا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین میں
الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ
چشمے بنائے پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی ف۵۱ پھر سوکھ جاتی ہے تو تُو دیکھے کہ وہ ف۵۲
مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع ٢ ١٢ ١٢
پیلی پڑ گئی پھر اسے ریزہ ریزہ کردیتا ہے بے شک اس میں دھیان کی بات ہے عقل مندوں کو ف۵۳
أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ط فَوَيْلٌ
تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ف۵۴ تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ف۵۵ اس جیسا ہوجائے گا
لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ط أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ
جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہوگئے ہیں ف۵۶ وہ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ نے اُتاری

ف۴۷ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تو آپ کے پاس حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن ابن عوف اور طلحہ وزبیر وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید آئے اور ان سے حال دریافت کیا انہوں نے اپنے ایمان کی خبر دی یہ حضرات بھی سن کر ایمان لے آئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ''فَبَشِّرْ عِبَادِ...... الآیۃ''۔ ف۴۸ جو ازلی بدبخت اور علمِ الٰہی میں جہنمی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے ابولہب اور اس کے لڑکے ہیں۔ ف۴۹ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ف۵۰ یعنی جنت کے منازلِ رَفیعہ جن کے اوپر اور ارفع منازل ہیں۔ ف۵۱ زرد، سبز، سرخ، سفید قسم قسم کی گیہوں جَو اور طرح طرح کے غلے۔ ف۵۲ سرسبز وشاداب ہونے کے بعد ف۵۳ جو اس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت وقدرت پر دلیلیں قائم کرتے ہیں۔ ف۵۴ اور اس کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائی۔ ف۵۵ یعنی یقین وہدایت پر۔ **حدیث:** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب یہ آیت تلاوت فرمائی تو صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سینہ کا کھلنا کس طرح ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب نور قلب میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اس کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: دارُالخُلُود (ہمیشہ رہنے والے گھر جنت) کی طرف متوجہ ہونا اور دارُالغُرُور (فنا ہونے والے گھر یعنی دنیا سے) دور رہنا اور موت کے لیے اس کے آنے سے قبل آمادہ ہونا۔ ف۵۶ نفس جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہوجاتی ہے اور ذکر اللہ کے سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہوتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم

اَحۡسَنَ الۡحَدِیۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖۗ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِیۡنَ

سب سے اچھی کتاب ۵۷ کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے ۵۸ دوہرے بیان والی ۵۹ اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو

یَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِیۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰی ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں ۶۰ یہ

هُدَی اللّٰهِ یَهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۲۳

اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں

اَفَمَنۡ یَّتَّقِیۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ وَقِیۡلَ لِلظّٰلِمِیۡنَ

تو کیا وہ جو قیامت کے دن بُرے عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا ۶۱ نجات والے کی طرح ہوجائے گا ۶۲

ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ۲۴ كَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰىهُمُ

اور ظالموں سے فرمایا جائے گا اپنا کمایا چکھو ۶۳ ان سے اگلوں نے جھٹلایا ۶۴ تو انھیں

الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ۲۵ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡیَ فِی الۡحَیٰوةِ

عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی ۶۵ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ

الدُّنۡیَا ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ۲۶ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا

وقف لازم

چکھایا ۶۶ اور بےشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ۶۷ اور بےشک ہم نے

لِلنَّاسِ فِیۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ یَتَذَكَّرُوۡنَ ۲۷ ۚ قُرۡاٰنًا

لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انھیں دھیان ہو ۶۸ عربی زبان

ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے۔ فائدہ: اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے جنھوں نے ذکر اللہ کو روکنا اپنا شعار بنالیا ہے، وہ صوفیوں کے ذکر کو بھی منع کرتے ہیں، نمازوں کے بعد ذکر اللہ کرنے والوں کو بھی روکتے اور منع کرتے ہیں، ایصالِ ثواب کے لیے قرآن کریم اور کلمہ پڑھنے والوں کو بھی بدعتی بتاتے ہیں اور ان ذکر کی محفلوں سے نہایت گھبراتے اور بھاگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ ۵۷ قرآن شریف، جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دل پذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفتِ الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما۔ ۵۸ حسن و خوبی میں ۵۹ کہ اس میں وعدہ کے ساتھ وعید اور اَمر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ ۶۰ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ یہ اَولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذِکرِ الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے ہیں اور دل چین پاتے ہیں۔ ۶۱ وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھونے ڈالتا ہوگا اس حال سے اوندھا کر کے آتشِ جہنّم میں گرایا جائے گا۔ ۶۲ یعنی اس مومن کی طرح جو عذاب سے مامُون و محفوظ ہو۔ ۶۳ یعنی دنیا میں جو کفر و سرکشی اختیار کی تھی اب اس کا وبال و عذاب برداشت کرو۔ ۶۴ یعنی کفارِ مکہ سے پہلے کافروں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ۶۵ عذاب آنے کا خطرہ بھی نہ تھا غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ ۶۶ کسی قوم کی صورتیں مسخ کیں کسی کو زمین میں دھنسایا۔ ۶۷ اور ایمان لے آتے تکذیب نہ کرتے۔ ۶۸ اور وہ نصیحت قبول کریں۔

عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِىْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا

کا قرآن ف٦٩ جس میں اصلاً کجی نہیں ف٧٠ کہ کہیں وہ ڈریں ف٧١ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ف٧٢ ایک غلام

فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ

میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال

مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ

ایک سا ہے ف٧٣ سب خوبیاں اللہ کو ف٧٤ بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ف٧٥ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو

مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳ ۱۰ ۱۷

بھی مرنا ہے ف٧٦ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ف٧٧

ف٦٩ ایسا فصیح جس نے فُصَحاء و بُلَغاء کو عاجز کر دیا ف٧٠ یعنی تناقُض و اِختلاف سے پاک۔ ف٧١ اور کفر و تکذیب سے باز آئیں۔ ف٧٢ مشرک اور مُوَحِّد کی ف٧٣ یعنی ایک جماعت کا غلام نہایت پریشان ہوتا ہے کہ ہر ایک آقا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور اپنے اپنے کام بتاتا ہے وہ حیران ہے کہ کس کا حکم بجالائے اور کس طرح تمام آقاؤں کو راضی کرے اور خود اس غلام کو جب کوئی حاجت وضرورت پیش ہو تو کس آقا سے کہے بخلاف اس غلام کے جس کا ایک ہی آقا ہو وہ اس کی خدمت کر کے اسے راضی کر سکتا ہے اور جب کوئی حاجت پیش آئے تو اسی سے عرض کر سکتا ہے اس کو کوئی پریشانی پیش نہیں آتی یہ حال مومن کا ہے جو ایک مالک کا بندہ ہے اسی کی عبادت کرتا ہے اور مشرک جماعت کے غلام کی طرح ہے کہ اس نے بہت سے معبود قرار دے دیئے ہیں۔ ف٧٤ جو اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ف٧٥ کہ اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ ف٧٦ اس میں کفار کا رد ہے جو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے، کفار تو زندگی میں بھی مرے ہوئے ہیں اور انبیاء کی موت ایک آن کے لیے ہوتی ہے پھر انہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ اس پر بہت سی شرعی براہین قائم ہیں۔ ف٧٧ انبیاء امت پر حجت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی اور دین کی دعوت دینے میں جُہدِ بَلیغ صرف فرمائی اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اِختصامِ عام ہے کہ لوگ دنیوی حقوق میں مُخاصَمہ کریں گے اور ہر ایک اپنا حق طلب کرے گا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللّٰہ پر جھوٹ باندھے ف۷۸ اور حق کو جھٹلائے ف۷۹ جب اُس کے پاس آئے

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ (٣٢) وَ الَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ

کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۸۰ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق

بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (٣٣) لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا

کی ف۸۱ یہی ڈر والے ہیں ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی

الْمُحْسِنِيْنَ (٣٤) ۚۖ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ

صلہ ہے تاکہ اللّٰہ ان سے اُتار دے برے سے برا کام جو انھوں نے کیا اور انھیں اُن کے ثواب کا

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (٣٥) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ

صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر ف۸۲ جو وہ کرتے تھے کیا اللّٰہ اپنے بندوں کو کافی نہیں ف۸۳

وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

اور تمھیں ڈراتے ہیں اس کے سوا اَوروں سے ف۸۴ اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے اس کی کوئی ہدایت کرنے

هَادٍ (٣٦) ۚ وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي

والا نہیں اور جسے اللّٰہ ہدایت دے اُسے کوئی بہکانے والا نہیں کیا اللّٰہ عزت والا بدلہ لینے

انْتِقَامٍ (٣٧) وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

والا نہیں؟ ف۸۵ اور اگر تم اُن سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے؟ تو ضرور کہیں گے

اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

اللّٰہ نے ف۸۶ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جنھیں تم اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو ف۸۷ اگر اللّٰہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے ف۸۸

ف۷۸ اور اس کے لیے شریک اور اولاد قرار دے۔ ف۷۹ یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو۔ ف۸۰ یعنی رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم جو توحیدِ الٰہی لائے۔ ف۸۱ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یا تمام مؤمنین ف۸۲ یعنی ان کی بدیوں پر گرفت نہ کرے اور نیکیوں کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ف۸۳ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے اور ایک قراءت میں ''عِبَادَهٗ'' بھی آیا ہے اس صورت میں انبیاء علیہم السلام مراد ہیں جن کے ساتھ ان کی قوموں نے ایذا رسانی کے ارادے کئے اللّٰہ تعالٰی نے انہیں دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ان کی کفایت فرمائی۔ ف۸۴ یعنی بتوں سے۔ واقعہ یہ تھا کہ کفارِ عرب نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ڈرانا چاہا اور آپ سے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں یعنی بتوں کی برائی بیان کرنے سے باز آئیے ورنہ وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔ ہلاک کر دیں گے یا عقل کو فاسد کر دیں گے۔ ف۸۵ بے شک وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ ف۸۶ یعنی یہ مشرکین خدائے قادِر، علیم، حکیم کی ہستی کے تو مُقِر (ماننے والے) ہیں اور یہ بات تمام خَلق کے نزدیک مُسلَّم ہے اور خَلق کی فطرت اس کی شاہد ہے اور جو شخص آسمان و زمین کے عجائب میں نظر کرے

هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
تو کیا وہ اس کی بھیجی تکلیف ٹال دیں گے یا وہ مجھ پر مِہر(رحم) فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مِہر(رحم) کو روک

رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۳۸ قُلْ یٰقَوْمِ
رکھیں گے ف۸۹ تم فرماؤ اللہ مجھے بس ہے ف۹۰ بھروسے والے اس پر بھروسہ کریں تم فرماؤ اے میری قوم

اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳۹ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ
اپنی جگہ کام کئے جاؤ ف۹۱ میں اپنا کام کرتا ہوں ف۹۲ تو آگے جان جاؤ گے کس پر آتا ہے

عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝۴۰ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ
وہ عذاب کہ اُسے رُسوا کرے گا ف۹۳ اور کس پر اُترتا ہے عذاب کہ رہ پڑے گا ف۹۴ بےشک ہم نے تم پر یہ

الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
کتاب لوگوں کی ہدایت کو حق کے ساتھ اُتاری ف۹۵ تو جس نے راہ پائی تو اپنے بھلے کو ف۹۶ اور جو بہکا وہ

یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ۝۴۱ؒ اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ ع ٤
اپنے ہی برے کو بہکا ف۹۷ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ف۹۸ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے

حِیْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا
ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں اُنھیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اُسے روک

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
رکھتا ہے ف۹۹ اور دوسری ف۱۰۰ ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے ف۱۰۱ بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں

اس کو یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ موجودات ایک قادر حکیم کی بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان مشرکین پر حجت قائم کیجئے چنانچہ فرماتا ہے: ف۸۷ یعنی بتوں کو۔ یہ بھی تو دیکھو کہ وہ کچھ بھی قدرت رکھتے ہیں اور کسی کام بھی آسکتے ہیں۔ ف۸۸ کسی طرح کی مرض کی یا قحط کی یا ناداری کی یا اور کوئی ف۸۹ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین سے یہ سوال فرمایا تو وہ لاجواب ہوئے اور ساکت رہ گئے اب حجت تمام ہو گئی اور ان کے سکوتی اقرار سے ثابت ہو گیا کہ بت محض بےقدرت ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ کچھ ضرر، ان کی عبادت کرنا نہایت ہی جہالت ہے۔ اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ف۹۰ میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہو وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا تم جو مجھے بت جیسی بےقدرت و بےاختیار چیزوں سے ڈراتے ہو یہ تمہاری نہایت ہی بےوقوفی و جہالت ہے۔ ف۹۱ اور جو جو مکر و حیلے تم سے ہو سکیں، میری عداوت میں سب ہی کر گزرو۔ ف۹۲ جس پر مامور ہوں یعنی دین کا قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ میرا مُعین و ناصر ہے اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ ف۹۳ چنانچہ روزِ بدر وہ رسوائی کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔ ف۹۴ یعنی دائم ہوگا اور وہ عذابِ جہنم ہے۔ ف۹۵ تاکہ اس سے ہدایت حاصل کریں۔ ف۹۶ کہ اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا۔ ف۹۷ اس کی گمراہی کا ضرر اور وبال اسی پر پڑے گا۔ ف۹۸ تم سے ان کی تقصیر کا مؤاخذہ نہ ہوگا۔ ف۹۹ یعنی اس جان کو اس کے جسم کی طرف واپس نہیں کرتا۔ ف۱۰۰ جس کی موت مُقدّر نہیں فرمائی اس کو ف۱۰۱ یعنی اس کی موت کے وقت تک۔

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ
سوچنے والوں کے لیے ف۱۰۲ کیا اُنھوں نے اللّٰہ کے مقابل کچھ سفارشی بنا رکھے ہیں ف۱۰۳ تم فرماؤ کیا اگرچہ
كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ
وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں ف۱۰۴ اور نہ عقل رکھیں تم فرماؤ شفاعت تو سب اللّٰہ کے ہاتھ میں ہے ف۱۰۵
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ
اُسی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پھر تمہیں اُسی کی طرف پلٹنا ہے ف۱۰۶ اور جب ایک
اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا
اللّٰہ کا ذکر کیا جاتا ہے دل سمٹ جاتے ہیں اُن کے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ف۱۰۷ اور جب
ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ
اُس کے سوا اَوروں کا ذکر ہوتا ہے ف۱۰۸ جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں تم عرض کرو اے اللّٰہ آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
اور زمین کے پیدا کرنے والے نِہاں (پوشیدہ) اور عِیاں (ظاہر) کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں فیصلہ
عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي
فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ف۱۰۹ اور اگر ظالموں کے لیے ہوتا جو کچھ
الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ
زمین میں ہے سب اور اس کے ساتھ اُس جیسا ف۱۱۰ تو یہ سب چھڑائی میں دیتے روزِ قیامت کے بڑے
الْقِيٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ
عذاب سے ف۱۱۱ اور اُنھیں اللّٰہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی ف۱۱۲ اور ان پر اپنی

ف۱۰۲ جو سوچیں اور سمجھیں کہ جو اس پر قادر ہے وہ ضرور مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۱۰۳ یعنی بت جن کی نسبت وہ کہتے تھے کہ یہ اللّٰہ کے پاس ہمارے شفیع ہیں۔ ف۱۰۴ نہ شفاعت کے نہ اور کسی چیز کے۔ ف۱۰۵ جو اس کا ماذون (اجازت دیا گیا) ہو وہی شفاعت کرسکتا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے شفاعت کا اِذن دیتا ہے بتوں کو اس نے شفیع نہیں بنایا اور عبادت تو خدا کے سوا کسی کی بھی جائز نہیں شفیع ہو یا نہ ہو۔ ف۱۰۶ آخرت میں۔ ف۱۰۷ اور وہ بہت تنگ دل اور پریشان ہوتے ہیں اور ناگواری کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہوجاتا ہے۔ ف۱۰۸ یعنی بتوں کا ف۱۰۹ یعنی امرِ دین میں۔ ابن مسیّب سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ ف۱۱۰ یعنی اگر بالفرض کافر تمام دنیا کے اموال و ذخائر کے مالک ہوتے اور اتنا ہی اور بھی ان کے مِلک میں ہوتا ف۱۱۱ کہ کسی طرح یہ اموال دے کر انہیں اس عذابِ عظیم سے رہائی مل جائے۔ ف۱۱۲ یعنی ایسے ایسے عذابِ شدید جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ گُمان کرتے ہوں گے کہ ان کے پاس نیکیاں ہیں اور جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ
کمائی ہوئی برائیاں کھل گئیں ۱۱۳ اور ان پر آ پڑا وہ جس کی ہنسی بناتے تھے ۱۱۴ پھر جب آدمی
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ
کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں بلاتا ہے پھر جب اُسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی
عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا
بدولت ملی ہے ۱۱۵ بلکہ وہ تو آزمائش ہے ۱۱۶ مگر ان میں بہتوں کو علم نہیں ۱۱۷ ان سے اگلے
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ
بھی ایسے ہی کہہ چکے ۱۱۸ تو اُن کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آیا تو ان پر پڑگئیں
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ
ان کی کمائیوں کی برائیاں ۱۱۹ اور وہ جو ان میں ظالم ہیں عنقریب ان پر پڑیں گی اُن کی
مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
کمائیوں کی برائیاں اور وہ قابو سے نہیں نکل سکتے ۱۲۰ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ اللّٰہ روزی کشادہ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾ ع ۵ ۱۱ ۲
کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے بے شک اِس میں ضرور نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ
تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ۱۲۱ اللّٰہ کی رحمت سے نا اُمید
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٣﴾ وَ
نہ ہو بے شک اللّٰہ سب گناہ بخش دیتا ہے ۱۲۲ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور

۱۱۳ جوانہوں نے دنیا میں کی تھیں، اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور اس کے دوستوں پر ظلم کرنا وغیرہ۔ ۱۱۴ یعنی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کی ہنسی بنایا کرتے تھے وہ نازل ہوگیا اور اس میں گھر گئے۔ ۱۱۵ یعنی میں معاش کا جو علم رکھتا ہوں اس کے ذریعہ سے میں نے یہ دولت کمائی جیسا کہ قارون نے کہا تھا۔ ۱۱۶ یعنی یہ نعمت اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان ہے کہ بندہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری۔ ۱۱۷ کہ یہ نعمت و عطا اِستِدراج (مہلت) و امتحان ہے۔ ۱۱۸ یعنی یہ بات قارون نے بھی کہی تھی کہ یہ دولت مجھے اپنے علم کی بدولت ملی اور اس کی قوم اس کی اس بیہودہ گوئی پر راضی رہی تھی تو وہ بھی قائلوں میں شمار ہوئی۔ ۱۱۹ یعنی جو بدیاں انہوں نے کی تھیں ان کی سزائیں۔ ۱۲۰ چنانچہ وہ سات برس قحط کی مصیبت میں مبتلا رکھے گئے۔ ۱۲۱ گناہوں اور معصیتوں میں مبتلا ہوکر۔ ۱۲۲ اس کے جو کفر سے باز آئے۔ شانِ نزول: مشرکین میں سے چند آدمی سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دین تو بیشک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی معصیتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف

اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ ف۱۲۳ اور اس کے حضور گردن رکھو ف۱۲۴ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری

تُنْصَرُوْنَ ۝٥٤ وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ

مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اُتاری گئی ف۱۲۵ قبل اس کے

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٥٥ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو ف۱۲۶ کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے

يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝٥٦

کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں ف۱۲۷ اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا ف۱۲۸

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝٥٧ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ

یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب

تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨ بَلٰى قَدْ

عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے ف۱۲۹ کہ میں نیکیاں کروں ف۱۳۰ ہاں کیوں نہیں بے شک

جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٥٩ وَ

تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا ف۱۳۱ اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ

قیامت کے دن تم دیکھو گے اُنھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ف۱۳۲ کہ اُن کے منہ کالے ہیں

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٦٠ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کیا مغرور کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ف۱۳۳ اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو

ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۲۳ تائب ہو کر۔ ف۱۲۴ اور اخلاص کے ساتھ طاعت بجالاؤ۔ ف۱۲۵ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ ف۱۲۶ تم غفلت میں پڑے رہو۔ اس لیے چاہئے کہ پہلے سے ہوشیار رہو۔ ف۱۲۷ کہ اس کی اطاعت بجانہ لایا اور اس کے حق کو نہ پہچانا اور اس کی رضا جوئی کی فکر نہ کی۔ ف۱۲۸ اللہ تعالیٰ کے دین کی اور اس کی کتاب کی۔ ف۱۲۹ اور دوبارہ دنیا میں جانے کا موقع دیا جائے۔ ف۱۳۰ ان باطل عذروں کا جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ ہے جو اگلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ ف۱۳۱ یعنی تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں واضح کردی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت دی گئی باوجود اس کے تو نے حق کو چھوڑا اور اس کو قبول کرنے سے تکبر کیا گمراہی اختیار کی جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔ ف۱۳۲ اور شانِ الٰہی میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں اس کے لیے شریک تجویز کئے اولاد بتائی اس کی صفات کا انکار کیا، اس کا نتیجہ یہ ہے ف۱۳۳ جو براہِ تکبر ایمان نہ لائے۔

بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ

اُن کی نجات کی جگہ ف۱۳۴ نہ اُنھیں عذاب چھوئے اور نہ اُنھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے

شَیْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ

والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور

الْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع قُلْ ع ١١ ٢

زمین کی کنجیاں ف۱۳۵ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں تم فرماؤ ف۱۳۶

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ

تو کیا اللہ کے سوا دوسرے کے پوجنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہلو ف۱۳۷ اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور

اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تونے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَا قَدَرُوا

ہار میں رہے گا بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر والوں سے ہو ف۱۳۸ اور اُنھوں نے اللہ کی قدر

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا ف۱۳۹ اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے

مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ

سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے ف۱۴۰ اور اُن کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائے گا

ف۱۳۴ انہیں جنت عطا فرمائے گا۔ ف۱۳۵ یعنی خزائنِ رحمت و رزق و بارش وغیرہ کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہی ان کا مالک ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی تو فرمایا کہ مَقَالِیْد سماوات وارض (آسمان و زمین کی کنجیاں) یہ ہیں "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" مراد یہ ہے کہ ان کلمات میں اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید ہے یہ آسمان و زمین کی بھلائیوں کی کنجیاں ہیں جس مومن نے یہ کلمے پڑھے دارَین کی بہتری پائے گا۔ ف۱۳۶ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کفارِ قریش سے جو آپ کو اپنے دین یعنی بت پرستی کی طرف بلاتے ہیں۔ ف۱۳۷ جاہل اس واسطے فرمایا کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحق عبادت نہیں باوجودیکہ اس پر قطعی دلیلیں قائم ہیں۔ ف۱۳۸ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تجھ کو عطا فرمائیں اس کی طاعت بجالا کر ان کی شکرگزاری کر۔ ف۱۳۹ جبھی تو شرک میں مبتلا ہوئے اگر عظمتِ الٰہی سے واقف ہوتے اور اس کا مرتبہ پہچانتے تو ایسا کیوں کرتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا بیان ہے۔ ف۱۴۰ حدیثِ بخاری و مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دستِ قدرت میں لے گا، پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں جبار، کہاں ہیں متکبر ملک و حکومت کے دعوے دار پھر زمینوں کو لپیٹ کر اپنے دوسرے دستِ مبارک میں لے گا اور یہی فرمائے گا پھر فرمائے گا: میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔

فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ
تو بے ہوش ہوجائیں گے وا۱۴۱ جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے و۱۴۲ پھر

نُفِخَ فِيهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ
وہ دوبارہ پھونکا جائے گا و۱۴۳ جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہوجائیں گے و۱۴۴ اور زمین جگمگا اٹھے گی و۱۴۵

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ
اپنے رب کے نور سے و۱۴۶ اور رکھی جائے گی کتاب و۱۴۷ اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کہ اُن پر گواہ ہوں گے و۱۴۸ اور لوگوں میں

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ
سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور

ع ٧ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ
اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے و۱۴۹ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے و۱۵۰ گروہ گروہ و۱۵۱

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے و۱۵۲ اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کیا تمہارے پاس

و۱۴۱ یہ پہلے نفخہ کا بیان ہے اس نفخہ سے جو بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ ملائکہ اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے جن پر موت نہ آئی ہوگی وہ اس سے مرجائیں گے اور جن پر موت وارِد ہوچکی پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حیات عنایت کی وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے کہ انبیاء وشہداء ان پر اس نفخہ سے بیہوشی کی سی کیفیت طاری ہوگی اور جو لوگ قبروں میں مرے پڑے ہیں انہیں اس نفخہ کا شعور بھی نہ ہوگا۔ (جمل وغیرہ) و۱۴۲ اس اِستثناء میں کون کون داخل ہے اس میں مفسرین کے بہت اقوال ہیں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفخۂ صَعق سے تمام آسمان اور زمین والے مرجائیں گے سوائے جبریل ومیکائیل و اسرافیل وملک الموت کے پھر اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان جو چالیس بَرس کی مدت ہے اس میں ان فرشتوں کو بھی موت دے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ شہداء ہیں جن کے لیے قرآن مجید میں ''بَلْ اَحْيَآءٌ '' آیا ہے۔ حدیث شریف میں بھی ہے کہ وہ شہداء ہیں جو تلواریں حمائل کئے گردِ عرش حاضر ہوں گے۔ تیسرا قول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستثنیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں چونکہ آپ طور پر بیہوش ہوچکے ہیں اس لیے اس نفخہ سے آپ بیہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ مُتیقّظ (بیدار) وہوشیار رہیں گے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش وکرسی کے رہنے والے ہیں۔ ضُحّاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں۔ (تفسیر کبیر وجمل) و۱۴۳ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔ و۱۴۴ اپنی قبروں سے اور دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مَبہُوت کی طرح ہر طرف نگاہیں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا اور مؤمنین کی قبروں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سواریاں حاضر کی جائیں گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے: ''يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا '' و۱۴۵ بہت تیز روشنی سے یہاں تک کہ سرخی کی جھلک نمودار ہوگی یہ زمین دنیا کی زمین نہ ہوگی بلکہ نئی ہی زمین ہوگی جو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی محفل کے لیے پیدا فرمائے گا۔ و۱۴۶ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ چاند سورج کا نور نہ ہوگا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اس سے زمین روشن ہوجائے گی۔ (جمل) و۱۴۷ یعنی اعمال کی کتاب، حساب کے لیے اس سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے جس میں دنیا کے جمیع احوال قیامت تک شرح وبَسط کے ساتھ ثبت ہیں یا ہر شخص کا اعمال نامہ جو اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ و۱۴۸ جو رسولوں کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ و۱۴۹ اس سے کچھ مخفی نہیں نہ اس کو شاہد وکاتب کی حاجت یہ سب حجت تمام کرنے کے لیے ہوں گے۔ (جمل) و۱۵۰ سختی کے ساتھ قیدیوں کی طرح۔ و۱۵۱ ہر ہر جماعت اور امت علیحدہ علیحدہ۔ و۱۵۲ یعنی جہنم کے ساتوں دروازے کھولے جائیں گے جو پہلے سے بند تھے۔

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ

تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے

هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ

تھے کہیں گے کیوں نہیں وف۱۵۳ مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اُترا وف۱۵۴ فرمایا جائے گا

ادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾

داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا متکبروں کا

وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں وف۱۵۵ گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

اس کے دروازے کھلے ہوں گے وف۱۵۶ اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ

خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا

ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا

الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا وف۱۵۷ اور

تَرَى الْمَلٰٓىِٕكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے

وَ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع رکوع ۸ ع ۵

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا وف۱۵۸ اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب وف۱۵۹

ف۱۵۳ بیشک انبیاء تشریف بھی لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام بھی سنائے اور اس دن سے بھی ڈرایا۔ ف۱۵۴ کہ ہم پر ہماری بدنصیبی غالب ہوئی اور ہم نے گمراہی اختیار کی اور حسبِ ارشادِ الٰہی جہنم میں بھرے گئے۔ ف۱۵۵ عزت و احترام اور لطف و کرم کے ساتھ ف۱۵۶ ان کی عزت و احترام کے لیے اور جنت کے دروازے آٹھ ہیں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دروازۂ جنت کے قریب ایک درخت ہے اس کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں مومن وہاں پہنچ کر ایک چشمہ میں غسل کرے گا اس سے اس کا جسم پاک و صاف ہو جائے گا اور دوسرے چشمہ کا پانی پئے گا اس سے اس کا باطن پاکیزہ ہو جائے گا، پھر فرشتے دروازۂ جنت پر استقبال کریں گے۔ ف۱۵۷ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کا۔ ف۱۵۸ کہ مؤمنوں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ ف۱۵۹ اہلِ جنت جنت میں داخل ہو کر ادائے شکر کے لیے حمدِ الٰہی عرض کریں گے۔

اٰیاتھا ٨٥ ｜ ٤٠ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ ٦٠ ｜ رکوعاتھا ٩

سورۂ مؤمن مکیہ ہے، اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ

یہ کتاب اُتارنا ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ

توبہ قبول کرنے والاف۲ سخت عذاب کرنے والاف۳ بڑے انعام والاف۴ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

پھرنا ہےف۵ اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نہیں کرتے مگر کافرف۶ تو اے سننے والے تجھے دھوکا نہ دے

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ

ان کا شہروں میں اَہلے گہلے پھرناف۷ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے گروہوںف۸

بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ

نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیںف۹ اور باطل کے ساتھ جھگڑے

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَ كَذٰلِكَ

کہ اس سے حق کو ٹال دیںف۱۰ تو میں نے انھیں پکڑا پھر کیسا ہوا میرا عذابف۱۱ اور یونہی

ف۱ ''سورۂ مؤمن'' اس کا نام سورۂ غافر بھی ہے، یہ سورت مکیہ ہے، سوائے دو آیتوں کے جو ''اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ'' سے شروع ہوتی ہیں۔ اس سورت میں نو رکوع اور پچاسی آیتیں اور ایک ہزار ایک سو ننانوے کلمے اور چار ہزار نو سو ساٹھ حروف ہیں۔ ف۲ ایمانداروں کی۔ ف۳ کافروں پر۔ ف۴ عارفوں (اہلِ معرفت) پر۔ ف۵ بندوں کو آخرت میں۔ ف۶ یعنی قرآن پاک میں جھگڑا کرنا کافر کے سوا مؤمن کا کام نہیں۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ جھگڑے اور جدال سے مراد آیاتِ الٰہیہ میں طعن کرنا اور تکذیب و انکار کے ساتھ پیش آنا ہے اور حلِ مشکلات و کشفِ مُعضِلات کے لیے علمی و اصولی بحثیں جدال نہیں بلکہ اعظم طاعات میں سے ہیں۔ کفار کا جھگڑا کرنا آیات میں یہ تھا کہ وہ کبھی قرآن پاک کو سحر کہتے کبھی شعر کبھی کہانت کبھی داستان۔ ف۷ یعنی کافروں کا صحت و سلامتی کے ساتھ ملک ملک تجارتیں کرتے پھرنا اور نفع پانا تمہارے لیے باعث تَرَدُّد نہ ہو کہ یہ کفر جیسا عظیم جرم کرنے کے بعد بھی عذاب سے امن میں رہے کیونکہ ان کا اَنجامِ کار خواری اور عذاب ہے پہلی امتوں میں بھی ایسے حالات گزر چکے ہیں۔ ف۸ عاد و ثمود و قومِ لوط وغیرہ۔ ف۹ اور انہیں قتل اور ہلاک کر دیں۔ ف۱۰ جس کو انبیاء لائے ہیں۔ ف۱۱ کیا ان میں کا کوئی اس سے بچ سکا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف لازم

حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۘ ﴿٦﴾

تمہارے رب کی بات کافروں پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں

اَلَّذِيۡنَ يَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهٗ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ

وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں ف۱۲ اور جو اس کے گرد ہیں ف۱۳ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ف۱۴ اور

يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۚ رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَىۡءٍ

اس پر ایمان لاتے ف۱۵ اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں ف۱۶ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں

رَّحۡمَةً وَّعِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا وَاتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ

ہر چیز کی سمائی ہے ف۱۷ تو انھیں بخش دے جنھوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے ف۱۸ اور انھیں دوزخ کے عذاب سے

الۡجَحِيۡمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ِۨالَّتِىۡ وَعَدۡتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ

بچا لے اے ہمارے رب اور اُنھیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں

مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۙ ﴿٨﴾

ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں ف۱۹ بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ

اور اُنھیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اُس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بے شک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٩﴾ ع اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنَادَوۡنَ لَمَقۡتُ اللّٰهِ اَكۡبَرُ ع ٩

بڑی کامیابی ہے بے شک جنھوں نے کفر کیا اُن کو ندا کی جائے گی ف۲۰ کہ ضرور تم سے اللّٰہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے

مِنۡ مَّقۡتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ اِذۡ تُدۡعَوۡنَ اِلَى الۡاِيۡمَانِ فَتَكۡفُرُوۡنَ ﴿١٠﴾ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ

جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم ف۲۱ ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے کہیں گے اے ہمارے رب

ف۱۲ یعنی ملائکہ حاملینِ عرش جو اصحابِ قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں۔ ف۱۳ یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کروبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سِیادَت (عظمت و شرف والے) ہیں۔ ف۱۴ اور "سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ" کہتے۔ ف۱۵ اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے۔ شہر بن حَوشَب نے کہا کہ حاملین عرش آٹھ ہیں ان میں سے چار کی تسبیح یہ ہے: "سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ لَکَ الۡحَمۡدُ عَلٰی حِلۡمِکَ بَعۡدَ عِلۡمِکَ" اور چار کی یہ: "سُبۡحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ لَکَ الۡحَمۡدُ عَلٰی عَفۡوِکَ بَعۡدَ قُدۡرَتِکَ"۔ ف۱۶ اور بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں: ف۱۷ یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے۔ فائدہ: دعا سے پہلے عرضِ ثنا سے معلوم ہوا کہ آدابِ دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللّٰہ تعالٰی کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔ ف۱۸ یعنی دینِ اسلام پر۔ ف۱۹ انہیں بھی داخل کر۔ ف۲۰ روزِ قیامت، جبکہ وہ جہنّم میں داخل ہوں گے اور ان کی بدیاں ان پر پیش کی جائیں گی اور وہ عذاب دیکھیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے: ف۲۱ دنیا میں۔

اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى
تو نے ہمیں دوبار مُردہ کیا اور دو بار زندہ کیا ف۲۲ اب ہم اپنے گناہوں پر مُقِر ہوئے تو آگ سے
خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ
نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ف۲۳ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم کفر کرتے ف۲۴ اور
اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ
اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے ف۲۵ تو حکم اللہ کے لیے ہے جو سب سے بلند بڑا وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں
اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾
دکھاتا ہے ف۲۶ اور تمہارے لیے آسمان سے روزی اُتارتا ہے ف۲۷ اور نصیحت نہیں مانتا ف۲۸ مگر جو رجوع لائے ف۲۹
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ
تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر ف۳۰ پڑے برا مانیں کافر بلند دَرَجے
الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
دینے والا ف۳۱ عرش کا مالک ایمان کی جان (یعنی) وحی ڈالتا ہے اپنے حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے ف۳۲
لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ
کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۳۳ جس دن وہ بالکل ظاہر ہوجائیں گے ف۳۴ اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا
شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى
نہ ہوگا ف۳۵ آج کس کی بادشاہی ہے ف۳۶ ایک اللہ سب پر غالب کی ف۳۷ آج ہر جان

ف۲۲ کیونکہ پہلے نطفۂ بے جان تھے اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا پھر عمر پوری ہونے پر موت دی پھر بعث کے لیے زندہ کیا۔ ف۲۳ اس کا جواب یہ ہوگا کہ تمہارے دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں اور تم جس حال میں ہو جس عذاب میں مبتلا ہو اور اس سے رہائی کی کوئی راہ نہیں پاسکتے۔ ف۲۴ یعنی اس عذاب اور اس کے دَوام وخُلود (ہمیشہ رہنے) کا سبب تمہارا یہ فعل ہے کہ جب توحیدِ الٰہی کا اعلان ہوتا اور ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہا جاتا تو تم اس کا انکار کرتے اور کفر اختیار کرتے۔ ف۲۵ اور اس شرک کی تصدیق کرتے۔ ف۲۶ یعنی اپنی مصنوعات کے عجائب جو اس کے کمالِ قدرت پر دلالت کرتے ہیں مثل ہوا اور بادل اور بجلی وغیرہ کے۔ ف۲۷ مینہ برسا کر۔ ف۲۸ اور ان نشانیوں سے پند پذیر (نصیحت قبول کرنے والا) نہیں ہوتا۔ ف۲۹ تمام امور میں اللہ تعالیٰ کی طرف اور شرک سے تائب ہو۔ ف۳۰ شرک سے کنارہ کش ہوکر۔ ف۳۱ انبیاء واولیاء وعلماء کو جنت میں۔ ف۳۲ یعنی اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے منصبِ نبوت عطا فرماتا ہے اور جس کو نبی بناتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔ ف۳۳ یعنی خَلقِ خدا کو روزِ قیامت کا خوف دلائے جس دن اہلِ آسمان اور اہلِ زمین اور اولین وآخرین ملیں گے اور روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا۔ ف۳۴ قبروں سے نکل کر اور کوئی عمارت یا پہاڑ اور چھپنے کی جگہ اور آڑ نہ پائیں گے۔ ف۳۵ نہ اعمال نہ اقوال نہ دوسرے احوال اور اللہ تعالیٰ سے تو کوئی چیز کبھی نہیں چھپ سکتی لیکن یہ دن ایسا ہوگا کہ ان لوگوں کے لیے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنے حال کو چھپا سکیں اور خَلق کی فنا کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا ف۳۶ اب کوئی نہ ہوگا کہ جواب دے خود ہی جواب میں فرمائے گا کہ اللہ واحد قہار کی اور ایک قول یہ ہے

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

اپنے کیے کا بدلہ پائے گی ف۳۸ آج کسی پر زیادتی نہیں بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے

وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ۬ مَا

اور انھیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے ف۳۹ جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے ف۴۰ غم میں بھرے اور

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّ لَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا

ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ف۴۱ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ ف۴۲ اور جو کچھ

تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَ اللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

سینوں میں چھپا ہے ف۴۳ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کے سوا جن

دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا ع ٢ ١١

کو ف۴۴ پوجتے ہیں وہ کچھ فیصلہ نہیں کرتے ف۴۵ بے شک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے ف۴۶ تو کیا انھوں نے

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا اُن سے اگلوں کا ف۴۷

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

اُن کی قوت اور زمین میں جو نشانیاں چھوڑ گئے ف۴۸ اُن سے زائد تو اللہ نے انھیں

بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ

ان کے گناہوں پر پکڑا اور اللہ سے اُن کا کوئی بچانے والا نہ ہوا ف۴۹ یہ اس لیے کہ ان

کہ روزِ قیامت جب تمام اولین وآخرین حاضر ہوں گے تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، آج کس کی بادشاہی ہے؟ تمام خَلق جواب دے گی: "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" اللہ واحد قہار کی، جیسا کہ آگے ارشاد ہوتا ہے: ف۳۷ مؤمن تو یہ جواب بہت لذت کے ساتھ عرض کریں گے کیونکہ وہ دنیا میں یہی اعتقاد رکھتے تھے یہی کہتے تھے اور اسی کی بدولت انہیں مرتبے ملے اور کفار ذلت وندامت کے ساتھ اس کا اقرار کریں گے اور دنیا میں اپنے منکر رہنے پر شرمندہ ہوں گے۔ ف۳۸ نیک اپنی نیکی کا اور بد اپنی بدی کا۔ ف۳۹ اس سے روزِ قیامت مراد ہے۔ ف۴۰ شدتِ خوف سے نہ باہر ہی نکل سکیں نہ اندر ہی اپنی جگہ واپس جاسکیں۔ ف۴۱ یعنی کافر شفاعت سے محروم ہوں گے۔ ف۴۲ یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔ ف۴۳ یعنی دلوں کے راز۔ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ ف۴۴ یعنی جن بتوں کو یہ مشرکین ف۴۵ کیونکہ نہ وہ علم رکھتے ہیں نہ قدرت تو ان کی عبادت کرنا اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرانا بہت ہی کھلا باطل ہے۔ ف۴۶ اپنی مخلوق کے اقوال و افعال اور جملہ احوال کو۔ ف۴۷ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تھی۔ ف۴۸ قلعے اور محل اور نہریں اور حوض اور بڑی بڑی عمارتیں۔ ف۴۹ کہ عذابِ الٰہی سے بچا سکتا، عاقل کا کام ہے کہ دوسرے کے حال سے عبرت حاصل کرے۔ اس عہد (زمانہ) کے کافر یہ حالات دیکھ کر کیوں عبرت حاصل نہیں کرتے، کیوں نہیں سوچتے کہ پچھلی قومیں اِن سے زیادہ قوی وتوانا اور صاحبِ ثروت واقتدار ہونے کے باوجود اس عبرتناک طریقہ پر تباہ کردی گئیں، یہ کیوں ہوا۔

تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ

کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے ف۵۰ پھر وہ کفر کرتے تو اللہ نے انھیں پکڑا بے شک اللہ زبردست سخت عذاب

الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٣﴾ اِلٰى

والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو وہ بولے جادوگر ہے بڑا جھوٹا ف۵۱ پھر جب وہ اُن پر

بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

ہمارے پاس سے حق لایا ف۵۲ بولے جو اس پر ایمان لائے اُن کے بیٹے قتل کرو اور عورتیں

نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْۤ

زندہ رکھو ف۵۳ اور کافروں کا داؤ نہیں مگر بھٹکتا پھرتا ف۵۴ اور فرعون بولا ف۵۵ مجھے چھوڑو

اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ

میں موسیٰ کو قتل کروں ف۵۶ اور وہ اپنے رب کو پکارے ف۵۷ میں ڈرتا ہوں کہیں وہ تمہارا دین بدل دے ف۵۸ یا

يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ

زمین میں فساد چمکائے ف۵۹ اور موسیٰ نے ف۶۰ کہا میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں

ف۵۰ معجزات دکھاتے۔ ف۵۱ اور انہوں نے ہماری نشانیوں اور برہانوں کو جادو بتایا۔ ف۵۲ یعنی نبی ہو کر پیامِ الٰہی لائے تو فرعون اور فرعونی ف۵۳ تاکہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتباع سے باز آئیں۔ ف۵۴ کچھ بھی کارآمد نہیں بالکل نکما اور بیکار۔ پہلے بھی فرعونیوں نے بحکم فرعون ہزارہا قتل کیے مگر قضائے الٰہی ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پروردگارِ عالم نے فرعون کے گھر بار میں پالا اس سے خدمتیں کرائیں جیسا وہ داؤں فرعونیوں کا بیکار گیا ایسے ہی اب ایمان والوں کو روکنے کے لیے پھر دوبارہ قتل شروع کرنا بیکار ہے۔ حضرت موسیٰ علٰی نبیناو علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے دین کا رواج اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اسے کون روک سکتا ہے۔ ف۵۵ اپنے گروہ سے ف۵۶ فرعون جب کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے کا ارادہ کرتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو اس سے منع کرتے اور کہتے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے جس کا تجھے اندیشہ ہے یہ تو ایک معمولی جادوگر ہے اس پر تو ہم اپنے جادو سے غالب آجائیں گے اور اگر اس کو قتل کر دیا تو عام لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے کہ وہ شخص سچا تھا حق پر تھا تو دلیل سے اس کا مقابلہ کرنے میں عاجز ہوا جواب نہ دے سکا تو تو نے اسے قتل کر دیا لیکن حقیقت میں فرعون کا یہ کہنا کہ مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کروں خالص دھمکی ہی تھی اس کو خود آپ کے نبی برحق ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو معجزات آپ لائے ہیں وہ آیاتِ الٰہیہ ہیں سحر نہیں لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اگر آپ کے قتل کا ارادہ کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کرنے میں جلدی فرمائیں گے اس سے یہ بہتر ہے کہ طولِ بحث میں زیادہ وقت گزار دیا جائے اگر فرعون اپنے دل میں آپ کو نبی برحق نہ سمجھتا اور یہ نہ جانتا کہ ربانی تائیدیں جو آپ کے ساتھ ہیں ان کا مقابلہ ناممکن ہے تو آپ کے قتل میں ہرگز تأمل نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار سفاک ظالم بیدرد تھا ادنیٰ سی بات میں ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔ ف۵۷ جس کا اپنے آپ کو رسول بتاتا ہے تاکہ اس کا رب اس کو ہم سے بچائے۔ فرعون کا یہ مقولہ اس پر شاہد ہے کہ اس کے دل میں آپ کا اور آپ کی دعاؤں کا خوف تھا وہ اپنے دل میں آپ سے ڈرتا تھا ظاہری عزت بنی رکھنے کے لیے یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ قوم کے منع کرنے کے باعث حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کرتا۔ ف۵۸ اور تم سے فرعون پرستی اور بت پرستی چھڑا دے۔ ف۵۹ جدال و قتال کر کے۔ ف۶۰ فرعون کی دھمکیاں سن کر۔

ع ٣ ٨

مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ

ہر متکبر سے کہ حساب کے دن پر یقین نہیں لاتا ف۶۱ اور بولا فرعون والوں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ

میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ

اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے ف۶۲ اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال اُن پر

وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ

اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ف۶۳ بے شک اللہ راہ نہیں دیتا

مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي

اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو ف۶۴ اے میری قوم آج بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ

الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ

رکھتے ہو ف۶۵ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر ہم پر آئے فرعون بولا میں

اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ

تو تمہیں وہی سوجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے ف۶۶ اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ ہے اور وہ

الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ۙ مِثْلَ

ایمان والا بولا اے میری قوم مجھے تم پر ف۶۷ اگلے گروہوں کے دن کا سا خوف ہے ف۶۸ جیسا

ف۶۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی کلمۂ تعلّی کا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا۔ یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا ان مبارک جملوں میں کیسی نفیس ہدایتیں ہیں یہ فرمانا کہ میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں اور اس میں ہدایت ہے رب ایک ہی ہے یہ بھی ہدایت ہے کہ جو اس کی پناہ میں آئے اس پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی مدد فرمائے کوئی اس کو ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ بھی ہدایت ہے کہ اسی پر بھروسہ کرنا شانِ بندگی ہے اور "تمہارے رب" فرمانے میں یہ بھی ہدایت ہے کہ اگر تم اس پر بھروسہ کرو تو تمہیں بھی سعادت نصیب ہو۔ ف۶۲ جن سے ان کا صدق ظاہر ہو گیا یعنی نبوت ثابت ہو گئی۔ ف۶۳ مطلب یہ ہے کہ دو حال سے خالی نہیں یا یہ سچے ہوں گے یا جھوٹے اگر جھوٹے ہوں تو ایسے معاملہ میں جھوٹ بول کر اس کے وبال سے بچ ہی نہیں سکتے ہلاک ہو جائیں گے اور اگر سچے ہیں تو جس عذاب کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں اس میں سے بالفعل کچھ تمہیں پہنچ ہی جائے گا کچھ پہنچنا اس لیے کہا کہ آپ کا وعدۂ عذاب دنیا و آخرت دونوں کو عام تھا۔ اس میں سے بالفعل عذابِ دنیا ہی پیش آنا تھا۔ ف۶۴ کہ خدا پر جھوٹ باندھے۔ ف۶۵ یعنی مصر میں۔ تو ایسا کام نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اگر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا ف۶۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دینا۔ ف۶۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے اور ان کے درپے ہونے سے ف۶۸ جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی۔

دَاۡبِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ؕ وَ مَا اللّٰهُ یُرِیۡدُ
دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا ف٦٩ اور اللہ بندوں پر
ظُلۡمًا لِّلۡعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَ یٰقَوۡمِ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ۙ یَوۡمَ
ظلم نہیں چاہتا ف٧٠ اور اے میری قوم میں تم پر اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف٧١ جس دن
تُوَلُّوۡنَ مُدۡبِرِیۡنَ ۚ مَا لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ
پیٹھ دے کر بھاگو گے ف٧٢ اللہ سے ف٧٣ تمہیں کوئی بچانے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے
فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ یُوۡسُفُ مِنۡ قَبۡلُ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا
اس کا کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور بے شک اس سے پہلے ف٧٤ تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر آئے تو
زِلۡتُمۡ فِیۡ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمۡ بِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا هَلَكَ قُلۡتُمۡ لَنۡ یَّبۡعَثَ اللّٰهُ
تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب انھوں نے انتقال فرمایا تم بولے ہرگز اب اللہ
مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رَسُوۡلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ هُوَ مُسۡرِفٌ مُّرۡتَابُۨ ﴿٣٤﴾ۚۖ
کوئی رسول نہ بھیجے گا ف٧٥ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے اسے جو حد سے بڑھنے والا شک لانے والا ہے ف٧٦
الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰىهُمۡ ؕ كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ
وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں ف٧٧ بے کسی سند کے کہ انھیں ملی ہو کس قدر سخت بیزاری کی بات ہے اللہ کے
اللّٰهِ وَ عِنۡدَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ كَذٰلِكَ یَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٍ
نزدیک اور ایمان والوں کے نزدیک اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبر سرکش کے سارے

ف٦٩ کہ انبیاء علیھم السلام کی تکذیب کرتے رہے اور ہر ایک کو عذابِ الٰہی نے ہلاک کیا۔ ف٧٠ بغیر گناہ کے ان پر عذاب نہیں فرماتا اور بغیر اقامتِ حجت کے ان کو ہلاک نہیں کرتا۔ ف٧١ وہ قیامت کا دن ہوگا قیامت کے دن کو ''یَوۡمُ التَّنَاد'' یعنی پکار کا دن اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی ہر شخص اپنے سرگروہ کے ساتھ اور ہر جماعت اپنے امام کے ساتھ بلائی جائے گی جنتی دوزخیوں کو اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے سعادت وشقاوت کی ندائیں کی جائیں گی کہ فلاں سعید ہوا اب کبھی شقی نہ ہوگا اور فلاں شقی ہوگیا اب کبھی سعید نہ ہوگا اور جس وقت موت ذبح کی جائے گی اس وقت ندا کی جائے گی کہ اے اہلِ جنت! اب دوام (یہاں ہمیشہ رہنا) ہے موت نہیں اور اے اہلِ دوزخ! اب دوام ہے موت نہیں۔ ف٧٢ موقفِ حساب (میدانِ محشر) سے دوزخ کی طرف۔ ف٧٣ یعنی اس کے عذاب سے ف٧٤ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل۔ ف٧٥ یہ بے دلیل بات تم نے یعنی تمہارے پہلوں نے خود گھڑی تا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد آنے والے انبیاء کی تکذیب کرو اور انہیں جھٹلاؤ تو تم کفر پر قائم رہے حضرت یوسف علیہ السلام کی نبوت میں شک کرتے رہے اور بعد والوں کی نبوت کے انکار کے لیے تم نے یہ منصوبہ بنالیا کہ اب اللہ تعالیٰ کوئی رسول ہی نہ بھیجے گا۔ ف٧٦ ان چیزوں میں جن پر روشن دلیلیں شاہد ہیں۔ ف٧٧ انہیں جھٹلا کر۔

جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ يٰهَامٰنُ ابۡنِ لِيۡ صَرۡحًا لَّعَلِّيۡۤ اَبۡلُغُ
دل پر و٧٨ اور فرعون بولا و٧٩ اے ہامان میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں
الۡاَسۡبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوۡسٰى وَاِنِّيۡ لَاَظُنُّهٗ
راستوں تک کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور بے شک میرے گمان میں تو وہ
كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَا
جھوٹا ہے ف٨٠ اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام و٨١ بھلا کر دکھایا گیا و٨٢ اور وہ راستے سے روکا گیا اور
كَيۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا فِيۡ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ الَّذِيۡۤ اٰمَنَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ ع
فرعون کا داؤں و٨٣ ہلاک ہونے ہی کو تھا اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم میرے پیچھے چلو
اَهۡدِكُمۡ سَبِيۡلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا مَتَاعٌ وَّ
میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں اے میری قوم یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے و٨٤ اور
اِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الۡقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا
بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے و٨٥ جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر
مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
اتنا ہی اور جو اچھا کام کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان و٨٦ تو وہ
يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيٰقَوۡمِ مَا لِيۡۤ
جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے و٨٧ اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا
اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِيۡۤ اِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ ؕ تَدۡعُوۡنَنِيۡ لِاَكۡفُرَ النصف
میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف و٨٨ اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف و٨٩ مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ اللہ کا

و٧٨ کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔ و٧٩ براہِ جہل وفریب اپنے وزیر سے۔ ف٨٠ یعنی موسیٰ میرے سوا اور خدا بتانے میں اور یہ بات فرعون نے اپنی قوم کو فریب دینے کے لیے کہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ معبودِ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور فرعون اپنے آپ کو فریب کاری کے لیے معبود ٹھہراتا ہے (اس واقعہ کا بیان سورۂ قصص میں گزر چکا) و٨١ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا۔ و٨٢ یعنی شیطانوں نے وسوسے ڈال کر اس کی برائیاں اس کی نظر میں بھلی کر دکھائیں۔ و٨٣ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آیات کو باطل کرنے کے لیے اس نے اختیار کیا۔ و٨٤ یعنی تھوڑی مدت کے لیے ناپائیدار نفع ہے جس کو بقا نہیں۔ و٨٥ مراد یہ ہے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی و جاودانی اور جاودانی ہی بہتر اس کے بعد نیک اور بداعمال اور ان کے انجام بتائے۔ و٨٦ کیونکہ اعمال کی مقبولیّت ایمان پر موقوف ہے۔ و٨٧ یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔ و٨٨ جنت کی طرف ایمان وطاعت کی تلقین کر کے۔ و٨٩ کفر وشرک کی دعوت دے کر۔

بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ
انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں اور میں تمہیں اس عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف
الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَ
بلاتا ہوں آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف مجھے بلاتے ہو ف۹۰ اسے بلانا کہیں کام کا نہیں دنیا میں
لَا فِي الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
نہ آخرت میں ف۹۱ اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللّٰہ کی طرف ہے ف۹۲ اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ف۹۳ ہی
النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ
دوزخی ہیں تو جلد وہ وقت آتا ہے کہ جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے یاد کرو گے ف۹۴ اور میں اپنے کام اللّٰہ کو سونپتا ہوں بے شک
اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ
اللّٰہ بندوں کو دیکھتا ہے ف۹۵ تو اللّٰہ نے اُسے بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۹۶ اور فرعون
فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ۚ وَ
والوں کو برے عذاب نے آ گھیرا ف۹۷ آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں ف۹۸ اور
يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ
جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو اور ف۹۹ جب
يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا
وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور اُن سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے ہم

ف۹۰ یعنی بت کی طرف ف۹۱ کیونکہ وہ جماد بے جان ہے۔ ف۹۲ وہی ہمیں جزا دے گا۔ ف۹۳ یعنی کافر۔ ف۹۴ یعنی نزولِ عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تو ہمارے دین کی مخالفت کرے گا تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے اس کے جواب میں اُس نے کہا ف۹۵ اور ان کے اعمال واحوال کو جانتا ہے پھر وہ مومن ان سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے اللّٰہ تعالٰی نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیئے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اسے ہلاک کیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو۔ ف۹۶ اور اس نے حضرت موسٰی علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی اگرچہ وہ فرعون کی قوم کا تھا۔ ف۹۷ دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔ ف۹۸ اس میں جلائے جاتے ہیں۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے۔ اور قیامت تک ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے عذابِ قبر کے ثبوت پر اِستدلال کیا جاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنّتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روزِ قیامت اللّٰہ تعالٰی تجھ کو اس کی طرف اٹھائے۔ ف۹۹ ذکر فرمائیے اے سیدِ انبیاء! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی قوم سے جہنّم کے اندر کفار کے آپس میں جھگڑنے کا حال کہ۔

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
تمہارے تابع تھے ف۱۰۰ تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لو گے وہ تکبر
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ
والے بولے ف۱۰۱ ہم سب آگ میں ہیں ف۱۰۲ بے شک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ف۱۰۳ اور جو
الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ
آگ میں ہیں اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا
الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
کردے ف۱۰۴ انھوں نے کہا کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے ف۱۰۵ بولے کیوں نہیں ف۱۰۶
قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ ع ۱۴ ۱۰
بولے تو تمہیں دعا کرو ف۱۰۷ اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو بے شک ضرور ہم
رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ ۙ
اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی ف۱۰۸ دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ف۱۰۹
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾
جس دن ظالموں کو اُن کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے ف۱۱۰ اور اُن کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے برا گھر ف۱۱۱
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ ۙ هُدًى
اور بے شک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی ف۱۱۲ اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ف۱۱۳ عقل مندوں
وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ
کی ہدایت اور نصیحت کو تو اے محبوب تم صبر کرو ف۱۱۴ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۱۵ اور اپنوں کے گناہوں کی

ف۱۰۰ دنیا میں اور تمہاری بدولت ہی کافر بنے ف۱۰۱ یعنی کافروں کے سردار جواب دیں گے ف۱۰۲ ہر ایک اپنی مصیبت میں گرفتار، ہم میں سے کوئی کسی کے کام نہیں آسکتا۔ ف۱۰۳ ایمانداروں کو اس نے جنت میں داخل کردیا اور کافروں کو جہنّم میں جو ہونا تھا ہو چکا۔ ف۱۰۴ یعنی دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ ف۱۰۵ کیا انہوں نے ظاہر معجزات پیش نہ کئے تھے یعنی اب تمہارے لیے جائے عذر باقی نہ رہی۔ ف۱۰۶ یعنی کافر۔ انبیاء کے تشریف لانے اور اپنے کفر کرنے کا اقرار کریں گے۔ ف۱۰۷ ہم کافر کے حق میں دعا نہ کریں گے اور تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہے۔ ف۱۰۸ ان کو غلبہ عطا فرما کر اور حجتِ قَوِیَّہ دے کر اور ان کے دشمنوں سے انتقام لے کر۔ ف۱۰۹ وہ قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ رسولوں کی تبلیغ اور کفار کی تکذیب کی شہادت دیں گے۔ ف۱۱۰ اور کافروں کا کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا۔ ف۱۱۱ یعنی جہنّم۔ ف۱۱۲ یعنی توریت و معجزات۔ ف۱۱۳ یعنی توریت کا یا ان کے انبیاء پر نازل شدہ تمام کتابوں کا۔ ف۱۱۴ اپنی قوم کی ایذا پر۔ ف۱۱۵ وہ آپ کی مدد فرمائے گا آپ کے دین کو غالب کرے گا آپ کے دشمنوں کو ہلاک کرے گا۔ کلبی نے کہا کہ آیتِ صبر آیتِ قِتال سے مَنسُوخ ہوگئی۔

لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

معافی چاہو۱۱۶ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام اس کی پاکی بولو۱۱۷ وہ جو

یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے جو انہیں ملی ہو۱۱۸ ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک

كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بڑائی کی ہوس۱۱۹ جسے نہ پہنچیں گے۱۲۰ تو تم اللہ کی پناہ مانگو۱۲۱ بے شک وہی سنتا دیکھتا ہے

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی۱۲۲ لیکن بہت لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

نہیں جانتے۱۲۳ اور اندھا اور انکھیارا برابر نہیں۱۲۴ اور نہ وہ جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ

کام کئے اور بدکار۱۲۵ کتنا کم دھیان کرتے ہو بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ

اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے۱۲۶ اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ

میں قبول کروں گا۱۲۷ بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم

ف۱۱۶ یعنی اپنی امّت کے (مدارک) ف۱۱۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مداومت رکھو۔ اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اس سے پانچوں نمازیں مراد ہیں۔ ف۱۱۸ ان جھگڑا کرنے والوں سے کفارِ قریش مراد ہیں۔ ف۱۱۹ اور ان کا یہی تکبر ان کے تکذیب و انکار اور کفر کے اختیار کرنے کا باعث ہوا کہ انہوں نے یہ گوارا نہ کیا کہ کوئی ان سے اونچا ہو اس لیے سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عداوت کی، بایں خیالِ فاسد کہ اگر آپ کو نبی مان لیں گے تو اپنی بڑائی جاتی رہے گی اور امتی اور چھوٹا بننا پڑے گا اور ہوس رکھتے ہیں بڑے بننے کی۔ ف۱۲۰ اور بڑائی میسّر نہ آئے گی بلکہ حضور کی مخالفت و انکار ان کے حق میں ذلّت اور رسوائی کا سبب ہوگا۔ ف۱۲۱ حاسدوں کے مکر و کَید سے۔ ف۱۲۲ یہ آیت منکرینِ بعث کے ردّ میں نازل ہوئی ان پر حجت قائم کی گئی کہ جب تم آسمان و زمین کی پیدائش پر باوجود ان کی اس عظمت اور بڑائی کے اللہ تعالیٰ کو قادر مانتے ہو تو پھر انسان کو دوبارہ پیدا کر دینا اس کی قدرت سے کیوں بعید سمجھتے ہو۔ ف۱۲۳ بہت لوگوں سے مراد یہاں کفار ہیں اور ان کے انکارِ بعث کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہونے سے بعث پر اِستدلال نہیں کرتے تو وہ مثل اندھے کے ہیں اور جو مخلوقات کے وجود سے خالق کی قدرت پر استدلال کرتے ہیں وہ مثل بینا کے ہیں۔ ف۱۲۴ یعنی جاہل و عالم یکساں نہیں۔ ف۱۲۵ یعنی مومن صالح اور بدکار یہ دونوں بھی برابر نہیں۔ ف۱۲۶ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر یقین نہیں کرتے۔ ف۱۲۷ اللہ تعالیٰ بندوں کی دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے اور ان کے قبول کے لیے چند شرطیں ہیں: ایک اخلاص دعا میں۔ دوسرے یہ کہ قلب غیر کی طرف مشغول نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ وہ دعا کسی امرِ ممنوع پر مشتمل نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتا ہو۔ پانچویں یہ کہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ جب ان شرطوں سے دعا کی جاتی ہے قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ ع ١٠ ١١

میں جائیں گے ذلیل ہو کر اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اُس میں آرام پاؤ اور دن بنایا

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

آنکھیں کھولتا ف۱۲۸ بے شک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے لیکن بہت آدمی شکر

يَشْكُرُوْنَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى وقف لازم

نہیں کرتے وہ ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

اوندھے جاتے ہو ف۱۲۹ یونہی اوندھے ہوتے ہیں ف۱۳۰ وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ف۱۳۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

اللہ ہے جس نے تمہارے لیے زمین ٹھہراؤ بنائی ف۱۳۲ اور آسمان چھت ف۱۳۳ اور تمہاری تصویر کی

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں ف۱۳۴ اور تمہیں ستھری چیزیں ف۱۳۵ روزی دیں یہ ہے اللہ تمہارا رب

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

تو بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی زندہ ہے ف۱۳۶ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اُسے پوجو

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ

نرے اُسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ

کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۳۷ جب کہ میرے پاس روشن دلیلیں ف۱۳۸ میرے رب کی طرف

ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کردیا جاتا ہے۔ آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دعا سے مراد عبادت ہے اور قرآنِ کریم میں دعا بمعنی عبادت بہت جگہ وارِد ہے۔ حدیث شریف میں ہے " اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "(ابوداود و ترمذی) اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہیں ثواب دوں گا۔ ف۱۲۸ کہ اس میں اپنے کام باطمینان انجام دو۔ ف۱۲۹ کہ اس کو چھوڑ کر بتوں کی عبادت کرتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے باوجودیکہ دلائل قائم ہیں۔ ف۱۳۰ اور حق سے پھرتے ہیں۔ باوجود دلائل قائم ہونے کے۔ ف۱۳۱ اور اُن میں حق جو یا نہ (حق کے متلاشی ہوکر) نظر و تأمل نہیں کرتے۔ ف۱۳۲ کہ وہ تمہاری قرار گاہ ہو زندگی میں بھی اور بعد موت بھی۔ ف۱۳۳ کہ اس کو مثلِ قبہ کے بلند فرمایا۔ ف۱۳۴ کہ تمہیں راست قامت پاکیزہ رو متناسبُ الاعضاء کیا بہائم کی طرح نہ بنایا کہ اوندھے چلتے۔ ف۱۳۵ نفیس مآکل و مشارِب (کھانے پینے کی اشیاء)۔ ف۱۳۶ کہ اس کی فنا مُحال ہے۔ ف۱۳۷ شانِ نزول: کفارِ نابکار نے براہِ جہالت و گمراہی اپنے دینِ باطل کی طرف حضور پرنور

رَّبِّيْ ز وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
سے آئیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رَبُّ العالمین کے حضور گردن رکھوں وہی ہے جس نے تمہیں ف۱۳۹ مٹی
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
سے بنایا پھر ف۱۴۰ پانی کی بوند سے ف۱۴۱ پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا
کو پہنچو ف۱۴۲ پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اُٹھا لیا جاتا ہے ف۱۴۳ اور اس لیے کہ تم ایک مقرر وعدہ
اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا
تک پہنچو ف۱۴۴ اور اس لیے کہ سمجھو ف۱۴۵ وہی ہے کہ جلاتا (زندہ کرتا) ہے اور مارتا ہے پھر جب
ع ٨ / ١٢ قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہوجا جبھی وہ ہوجاتا ہے ف۱۴۶ کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ ۛ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَ
اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ف۱۴۷ کہاں پھیرے جاتے ہیں ف۱۴۸ وہ جنھوں نے جھٹلائی کتاب ف۱۴۹ اور
معانقة ١٢ بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ قف فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ لا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا ف۱۵۰ وہ عنقریب جان جائیں گے ف۱۵۱ جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے
وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ لا فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج ثُمَّ
اور زنجیریں ف۱۵۲ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ف۱۵۳ پھر
قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا
ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جو تم شریک بتاتے تھے ف۱۵۴ اللہ کے مقابل کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے ف۱۵۵

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دعوت دی تھی اور آپ سے بت پرستی کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۱۳۸ عقل و وحی کی، توحید پر دلالت کرنے والی۔ ف۱۳۹ یعنی تمہارے اصل اور تمہارے جدِّ اعلٰی حضرت آدم علیہ السلام کو ف۱۴۰ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے ان کی نسل کو۔ ف۱۴۱ یعنی قطرۂ منی سے ف۱۴۲ اور تمہاری قوت کامل ہو۔ ف۱۴۳ یعنی بڑھاپے یا جوانی کو پہنچنے سے قبل ہی، یہ اس لیے کیا کہ تم زندگانی کرو۔ ف۱۴۴ زندگانی کے وقتِ محدود تک۔ ف۱۴۵ دلائلِ توحید کو اور ایمان لاؤ۔ ف۱۴۶ یعنی اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ اس نے ارادہ فرمایا اور شے موجود ہوئی نہ کوئی کُلفت (تکلیف) ہے نہ کوئی مشقت ہے نہ کسی سامان کی حاجت۔ یہ اس کے کمالِ قدرت کا بیان ہے۔ ف۱۴۷ یعنی قرآن پاک میں۔ ف۱۴۸ ایمان اور دینِ حق سے۔ ف۱۴۹ یعنی کفّار جنہوں نے قرآن شریف کی تکذیب کی۔ ف۱۵۰ اس کی بھی تکذیب کی اور اس کے رسولوں کے ساتھ جو چیز بھیجی اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ عقائدِ حقّہ جو تمام انبیاء نے پہنچائے مثلِ توحیدِ الٰہی اور بعث بعدِ موت کے۔ ف۱۵۱ اپنی تکذیب کا انجام۔ ف۱۵۲ اور ان زنجیروں سے ف۱۵۳ اور وہ آگ باہر سے بھی انہیں گھیرے

بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْــًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾

بلکہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے ۱۵۶ اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ

یہ ۱۵۷ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے ۱۵۸ اور اس کا بدلہ ہے جو تم

تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ ۚ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى

اِتراتے تھے جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانا

الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ

مغروروں کا ۱۵۹ تو تم صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ ۱۶۰ سچا ہے تو اگر ہم تمہیں دکھا دیں ۱۶۱ کچھ وہ چیز جس کا

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا

اُنھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۱۶۲ یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں بہرحال اُنھیں ہماری ہی طرف پھرنا ۱۶۳ اور بے شک ہم نے

مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ

تم سے پہلے کتنے ہی رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا ۱۶۴ اور کسی کا احوال نہ بیان

عَلَيْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ

فرمایا ۱۶۵ اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے پھر جب اللہ

اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِىْ ع ٨ ١٢

کا حکم آئے گا ۱۶۶ سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا ۱۶۷ اور باطل والوں کا وہاں خسارہ اللہ ہے جس نے

ہوگی اوران کے اندر بھی بھری ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ کی پناہ) ۱۵۴ یعنی وہ بت کیا ہوئے جن کی تم عبادت کرتے تھے۔ ۱۵۵ کہیں نظر ہی نہیں آتے۔ ۱۵۶ بتوں کی پرستش کا انکار کر جائیں گے۔ پھر بُت حاضر کئے جائیں گے اور کفار سے فرمایا جائے گا کہ تم اور تمہارے یہ معبود سب جہنم کا ایندھن ہو۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ جہنمیوں کا یہ کہنا کہ ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اس کے یہ معنی ہیں کہ اب ہمیں ظاہر ہوگیا کہ جنہیں ہم پوجتے تھے وہ کچھ نہ تھے کہ کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے۔ ۱۵۷ یعنی یہ عذاب جس میں تم مبتلا ہو۔ ۱۵۸ یعنی شرک و بت پرستی و انکارِ بعث پر۔ ۱۵۹ جنہوں نے تکبر کیا اور حق کو قبول نہ کیا۔ ۱۶۰ کفار پر عذاب فرمانے کا ۱۶۱ تمہاری وفات سے پہلے ۱۶۲ انواع عذاب سے، مثل بدر میں مارے جانے کے جیسا کہ یہ واقع ہوا۔ ۱۶۳ اور عذابِ شدید میں گرفتار ہونا۔ ۱۶۴ اس قرآن میں صراحت کے ساتھ۔ ۱۶۵ قرآن شریف میں تفصیلاً وصراحۃً (مرقاۃ) اوران تمام انبیاء علیھم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نشانی اور معجزات عطا فرمائے اوران کی قوموں نے ان سے مُجادَلہ (جھگڑا) کیا اور انہیں جھٹلایا اس پر ان حضرات نے صبر کیا۔ اس تذکرہ سے مقصود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں اور جیسی ایذائیں پہنچ رہی ہیں پہلے انبیاء کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر فرمائیں۔ ۱۶۶ کفار پر عذاب نازل کرنے کی بابت ۱۶۷ رسولوں کے اوران کی تکذیب کرنے والوں کے درمیان۔

جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لَكُمْ فِیْهَا

تمہارے لیے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمہارے لیے ان میں کتنے ہی

مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

فائدے ہیں ف۱۶۸ اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو ف۱۶۹ اور اُن پر ف۱۷۰ اور کشتیوں پر ف۱۷۱

تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖۗ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا

سوار ہوتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے ف۱۷۲ تو اللّٰہ کی کونسی نشانی کا انکار کروگے ف۱۷۳ تو کیا اُنھوں نے

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا

زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے اُن سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا وہ

اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

ان سے بہت تھے ف۱۷۴ اور ان کی قوت ف۱۷۵ اور زمین میں نشانیاں اُن سے زیادہ ف۱۷۶ تو ان کے کیا کام آیا جو

كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

اُنھوں نے کمایا ف۱۷۷ تو جب ان کے پاس اُن کے رسول روشن دلیلیں لائے تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس

مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا

دنیا کا علم تھا ف۱۷۸ اور اُنھیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ف۱۷۹ پھر جب اُنھوں نے ہمارا عذاب دیکھا

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ

بولے ہم ایک اللّٰہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے ف۱۸۰ تو ان کے

یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ

ایمان نے اُنھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللّٰہ کا دستور جو اس کے بندوں

ف۱۶۸ کہ ان کے دودھ اور اون وغیرہ کام میں لاتے ہو اور ان کی نسل سے نفع اٹھاتے ہو۔ ف۱۶۹ یعنی اپنے سفروں میں اپنے وزنی سامان ان کی پیٹھوں پر لاد کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہو۔ ف۱۷۰ خشکی کے سفروں میں۔ ف۱۷۱ دریائی سفروں میں۔ ف۱۷۲ جو اس کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۱۷۳ یعنی وہ نشانیاں ایسی ظاہر و باہر ہیں کہ ان کے انکار کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ف۱۷۴ تعداد ان کی کثیر تھی۔ ف۱۷۵ اور جسمانی طاقت بھی ان سے زیادہ تھی۔ ف۱۷۶ یعنی ان کے محل اور عمارتیں وغیرہ۔ ف۱۷۷ معنی یہ ہیں کہ اگر یہ لوگ زمین میں سفر کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ منکرین متمردین (سرکشی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا اور وہ کس طرح ہلاک و برباد ہوئے اور اُن کی تعداد اُن کے زور اور اُن کے مال کچھ بھی اُن کے کام نہ آسکے۔ ف۱۷۸ اور انہوں نے علمِ انبیاء کی طرف اِلتفات نہ کیا اس کی تحصیل اور اس سے اِنتفاع کی طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اس کو حقیر جانا اور اس کی ہنسی بنائی اور اپنے دنیوی علم کو جو حقیقت میں جہل ہے پسند کرتے رہے۔ ف۱۷۹ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کا عذاب۔ ف۱۸۰ یعنی جن بتوں کو اس کے سوا پوجتے تھے ان سے بیزار ہوئے۔

عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ ع

میں گزر چکا ۱۸۱ اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ۱۸۲

اٰیاتہا ۵۴ | ۴۱ سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ٦١ | رکوعاتہا ٦

سورۂ حٰمٓ سجدہ مکیہ ہے، اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ ﴿٢﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا

یہ اُتارا ہے بڑے رحم والے مہربان کا ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مُفَصَّل فرمائی گئیں ۲ عربی

عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ﴿٣﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

قرآن عقل والوں کے لیے خوشخبری دیتا ۳ اور ڈر سناتا ۴ تو اُن میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ

لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٤﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا

سنتے ہی نہیں ۵ اور بولے ۶ ہمارے دل غلاف میں ہیں اُس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ۷ اور ہمارے کانوں میں

وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿٥﴾ قُلْ اِنَّمَآ

ٹینٹ (روئی) ہے ۸ اور ہمارے اور تمہارے درمیان روک ہے ۹ تو تم اپنا کام کرو ہم اپنا کام کرتے ہیں ۱۰ تم فرماؤ ۱۱ آدمی

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ۱۲ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو ۱۳

ف۱۸۱ یہی ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت ایمان لانا نافع نہیں ہوتا اس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں کے جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ف۱۸۲ یعنی ان کا گھاٹا اور ٹوٹا اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔ ف۱ اس سورت کا نام "سورۂ فُصِّلَت" بھی ہے اور "سورۂ سجدہ و سورۂ مصابیح" بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے، اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں۔ ف۲ احکام و امثال و مَواعِظ و وَعْد و عید وغیرہ کے بیان میں۔ ف۳ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ثواب کی۔ ف۴ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو عذاب کا۔ ف۵ توجہ سے قبول کا سننا۔ ف۶ مشرکین۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ف۷ ہم اس کو سمجھ ہی نہیں سکتے یعنی توحید و ایمان کو۔ ف۸ ہم بہرے ہیں آپ کی بات ہمارے سننے میں نہیں آتی، اس سے اُن کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان و توحید کے قبول کرنے کی توقع نہ رکھیے ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم بمنزلہ اس شخص کے ہیں جو نہ سمجھتا ہو نہ سنتا ہو۔ ف۹ یعنی دینی مخالفت۔ تو ہم آپ کی بات ماننے والے نہیں۔ ف۱۰ یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر قائم ہیں یا یہ معنی ہیں کہ تم سے ہمارا کام بگاڑنے کی جو کوشش ہو سکے وہ کرو ہم بھی تمہارے خلاف جو ہو سکے گا کریں گے۔ ف۱۱ اے اَکْرَمُ الْخَلْق سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براہِ تواضُع ان لوگوں کے ارشادات و ہدایات کے لیے کہ ف۱۲ ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان میں بظاہر کوئی جنسی مُغایَرت (تبدیلی) بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو، بجائے میرے کوئی غیر جنس

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

اور اس سے معافی مانگو ف۱۴ اور خرابی ہے شرک والوں کو وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ف۱۵ اور

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ آخرت کے منکر ہیں ف۱۶ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے

لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ ع قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ ع ۸ ۱۵

ان کے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۱۷ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن

فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ﴿۹﴾ وَجَعَلَ

میں زمین بنائی ف۱۸ اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو ف۱۹ وہ ہے سارے جہان کا رب ف۲۰ اور اس میں ف۲۱

فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ

اس کے اوپر سے لنگر (بھاری بوجھ) ڈالے ف۲۲ اور اس میں برکت رکھی ف۲۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار

اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ

دن میں ف۲۴ ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا اور وہ دھواں تھا ف۲۵ تو اس

''جن یا فرشتہ'' آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے، لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لیے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے۔ فائدہ: سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بلحاظِ ظاہر ''اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ'' فرمانا حکمتِ ہدایت وارشاد (رشد وہدایت کی حکمت) کے لیے بطریقِ تواضُع ہے اور جو کلمات تواضُع کے لیے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے عُلُوِّ مَنْصَب کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے، تو کسی امتی کو روا (جائز) نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مُماثِل ہونے کا دعویٰ کرے۔ یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بَشَرِیَّت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ ف۱۳ اس پر ایمان لاؤ اس کی اطاعت اختیار کرو اس کی راہ سے نہ پھرو۔ ف۱۴ اپنے فسادِ عقیدہ و عمل کی۔ ف۱۵ یہ منع زکوٰۃ سے خوف دلانے کے لیے فرمایا گیا تا کہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کو منع کرنا ایسا بُرا ہے کہ قرآن کریم میں مشرکین کے اوصاف میں ذکر کیا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو مال بہت پیارا ہوتا ہے تو مال کا راہِ خدا میں خرچ کر ڈالنا اس کے ثَبات و اِستِقلال اور صِدق و اخلاصِ نیت کی قوی دلیل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ زکوٰۃ سے مراد ہے توحید کا مُعتَقِد ہونا اور ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنا اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ جو توحید کا اقرار کر کے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے اور قتادہ نے اس کے معنی یہ لیے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ کو واجب نہیں جانتے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ ف۱۶ کہ مرنے کے بعد اٹھنے اور جزا کے ملنے کے قائل نہیں۔ ف۱۷ جو مُنقَطِع نہ ہوگا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت بیماروں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جو عمل و طاعت کے قابل نہ رہیں انہیں وہی اجر ملے گا جو تندرستی میں عمل کرتے تھے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جب بندہ کوئی عمل کرتا ہے اور کسی مرض یا سفر کے باعث وہ عامل اس عمل سے مجبور ہو جاتا ہے تو تندرستی اور اقامت کی حالت میں جو کرتا تھا ویسا ہی اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ ف۱۸ اس کی ایسی قدرتِ کاملہ ہے اور چاہتا تو ایک لمحہ سے بھی کم میں بنا دیتا۔ ف۱۹ یعنی شریک۔ ف۲۰ اور وہی عبادت کا مستحق ہے اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں سب اس کے مملوک و مخلوق ہیں۔ اس کے بعد پھر اس کی قدرت کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۱ یعنی زمین میں۔ ف۲۲ پہاڑوں کے۔ ف۲۳ دریا اور نہریں اور درخت و پھل اور قسم قسم کے حیوانات وغیرہ پیدا کر کے۔ ف۲۴ یعنی دو دن زمین کی پیدائش اور دو دن میں یہ سب۔ ف۲۵ یعنی بخار بلند ہونے والا۔

لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآىٕعِيْنَ ۝۱۱

سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ

تو اُنھیں پورے سات آسمان کردیا دو دن میں ف۲۶ اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے ف۲۷

وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ

اور ہم نے نیچے کے آسمان کو ف۲۸ چراغوں سے آراستہ کیا ف۲۹ اور نگہبانی کے لیے ف۳۰ یہ اس عزت والے علم والے کا ٹھہرایا

الْعَلِيْمِ ۝۱۲ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

ہوا ہے پھر اگر وہ منہ پھیریں ف۳۱ تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد

وَّثَمُوْدَ ۝۱۳ؕ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

اور ثمود پر آئی تھی ف۳۲ جب رسول اُن کے آگے پیچھے پھرتے تھے ف۳۳

اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ

کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بولے ف۳۴ ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اُتارتا ف۳۵ تو جو کچھ

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۱۴ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۶ تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا ف۳۷

ف۲۶ یہ کل چھ دن ہوئے ان میں سب سے پچھلا جمعہ ہے۔ ف۲۷ وہاں کے رہنے والوں کو طاعات و عبادات و امر و نہی کے۔ ف۲۸ جو زمین سے قریب ہے۔ ف۲۹ یعنی روشن ستاروں سے۔ ف۳۰ شیاطین مُسترِقہ (چوری چھپے آسمانوں کی خبریں سننے والے شیاطین) سے۔ ف۳۱ یعنی اگر یہ مشرکین اس بیان کے بعد بھی ایمان لانے سے اِعراض کریں۔ ف۳۲ یعنی عذابِ مُہلِک سے، جیسا ان پر آیا تھا۔ ف۳۳ یعنی قومِ عاد و ثمود کے رسول ہر طرف سے آتے تھے اور ان کی ہدایت کی ہر تدبیر عمل میں لاتے تھے اور انہیں ہر طرح نصیحت کرتے تھے۔ ف۳۴ ان کی قوم کے کافران کے جواب میں کہ ف۳۵ بجائے تمہارے، تم تو ہماری مثل آدمی ہو۔ ف۳۶ یہ خطاب ان کا حضرت ہود اور حضرت صالح اور تمام انبیاء سے تھا جنہوں نے ایمان کی دعوت دی۔ امام بغوی نے بِاَسنادِ ثعلبی حضرت جابر سے روایت کی کہ جماعتِ قریش نے جن میں ابو جہل وغیرہ سردار بھی تھے یہ تجویز کیا کہ کوئی ایسا شخص جو شعر، سحر، کہانت میں ماہر ہو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کرنے کے لیے بھیجا جائے چنانچہ عُتبہ بن ربیعہ کا انتخاب ہوا عُتبہ نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے آکر کہا کہ آپ بہتر ہیں یا ہاشم، آپ بہتر ہیں یا عبد المطلب، آپ بہتر ہیں یا عبد اللہ، آپ کیوں ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں، کیوں ہمارے باپ دادا کو گمراہ بتاتے ہیں، حکومت کا شوق ہو تو ہم آپ کو بادشاہ مان لیں آپ کے پھَرَیرے اڑائیں (جھنڈے لہرائیں)، عورتوں کا شوق ہو تو قریش کی جن لڑکیوں میں سے آپ پسند کریں ہم دس آپ کے عقد میں دیں، مال کی خواہش ہو تو اتنا جمع کر دیں جو آپ کی نسلوں سے بھی بچ رہے۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یہ تمام گفتگو خاموش سنتے رہے، جب عتبہ اپنی تقریر کر کے خاموش ہوا تو حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام نے یہی سورت "حٰمٓ السجدہ" پڑھی، جب آپ آیت "فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ" (پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک کڑک سے جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی) پر پہنچے تو عتبہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ حضور کے دہن مبارک پر رکھ دیا اور آپ کو رشتہ و قرابت کے واسطہ سے قسم دلائی اور ڈر کر اپنے گھر بھاگ گیا۔ جب قریش اس کے مکان پر پہنچے تو اس نے تمام واقعہ بیان کر کے کہا کہ خدا کی قسم! محمد (صلی اللہ علیہ

وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ

اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا اُنھوں نے نہ جانا کہ اللہ جس نے اُنھیں بنایا ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ⑮ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے تو ہم نے اُن پر ایک آندھی بھیجی سخت

صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَيٰوةِ

گرج کی ف۳۸ اُن کی شامت کے دنوں میں کہ ہم اُنھیں رسوائی کا عذاب چکھائیں دنیا کی

الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ⑯ وَاَمَّا ثَمُوْدُ

زندگی میں اور بے شک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی اور رہے ثمود

فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ

انھیں ہم نے راہ دکھائی ف۳۹ تو انھوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا ف۴۰ تو انھیں ذلت کے عذاب کی کڑک

ع۲ ۱۰ ۱۶ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑰ ج وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ⑱ ع

نے آلیا ف۴۱ سزا اُن کے کئے کی ف۴۲ اور ہم نے ف۴۳ انھیں بچا لیا جو ایمان لائے ف۴۴ اور ڈرتے تھے ف۴۵

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ⑲ حَتّٰۤی اِذَا مَا

اور جس دن اللہ کے دشمن ف۴۶ آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں کو روکیں گے یہاں تک کہ

جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا

پچھلے آملیں ف۴۷ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور اُن کے چمڑے سب اُن پر ان کے کئے کی

يَعْمَلُوْنَ ⑳ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

گواہی دیں گے ف۴۸ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی وہ کہیں گی ہمیں اللہ نے بلوایا

وسلم) جو کہتے ہیں نہ وہ شعر ہے نہ سحر ہے نہ کہانت، میں ان چیزوں کو خوب جانتا ہوں۔ میں نے ان کا کلام سنا جب انہوں نے آیت ''فَاِنْ اَعْرَضُوْا'' پڑھی تو میں نے ان کے دہن مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور انہیں قسم دی کہ بس کریں۔ اور تم جانتے ہی ہو وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہی ہو جاتا ہے، ان کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی، مجھے اندیشہ ہو گیا کہ کہیں تم پر عذاب نازل نہ ہونے لگے۔ ف۳۷ قومِ عاد کے لوگ بڑے قوی اور شہ زور تھے جب حضرت ہود علیہ السلام نے انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت سے عذاب کو ہٹا سکتے ہیں۔ ف۳۸ نہایت ٹھنڈی بغیر بارش کے۔ ف۳۹ اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے۔ ف۴۰ اور ایمان کے مقابلہ میں کفر اختیار کیا۔ ف۴۱ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کئے گئے۔ ف۴۲ یعنی ان کے شرک و تکذیبِ پیغمبر اور معاصی کی۔ ف۴۳ صاعِقہ (کڑک) کے اس ذلّت والے عذاب سے ف۴۴ حضرت صالح علیہ السلام پر۔ ف۴۵ شرک اور اعمالِ خبیثہ سے۔ ف۴۶ یعنی کفار اگلے اور پچھلے۔ ف۴۷ پھر سب کو دوزخ میں ہانک دیا جائے گا۔ ف۴۸ اعضاء بحکمِ الٰہی بول اٹھیں گے اور جو جو عمل کئے تھے بتا دیں گے۔

الَّذِیْۤ اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

جس نے ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُسی کی طرف تمہیں پھرنا ہے

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا

اور تم و۴۹ اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور

جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

تمہاری کھالیں ف۵۰ لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا و۵۱ اور

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾

یہ ہے تمہارا وہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا اور اس نے تمہیں ہلاک کردیا و۵۲ تو اب رہ گئے ہارے ہوؤں میں

فَاِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ

پھر اگر وہ صبر کریں و۵۳ تو آگ ان کا ٹھکانا ہے و۵۴ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کا

الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

منانا نہ مانے و۵۵ اور ہم نے اُن پر کچھ ساتھی تعینات کئے و۵۶ اُنھوں نے اُنھیں بھلا کر دکھایا جو اُن کے آگے ہے و۵۷ اور جو

خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ

ان کے پیچھے و۵۸ اور ان پر بات پوری ہوئی و۵۹ ان گروہوں کے ساتھ جو اُن سے پہلے گزر چکے جنّ

وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا ع ٣ ١٧

اور آدمیوں کے بے شک وہ زیاں کار (نقصان میں) تھے اور کافر بولے ف۶۰ یہ قرآن

لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ

نہ سنو اور اس میں بیہودہ غُل (شور) کرو و۶۱ شاید یونہی تم غالب آؤ و۶۲ تو بے شک ضرور ہم

و۴۹ گناہ کرتے وقت۔ ف۵۰ تمہیں تو اس کا گمان بھی نہ تھا بلکہ تم تو بعث و جزا کے سرے ہی سے قائل نہ تھے۔ و۵۱ جو تم چھپا کر کرتے ہو۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ کفار یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالٰی ظاہر کی باتیں جانتا ہے اور جو ہمارے دلوں میں ہے اس کو نہیں جانتا۔ (مَعاذَاللّٰہ) و۵۲ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔ و۵۳ عذاب پر و۵۴ یہ صبر بھی کارآمد نہیں۔ و۵۵ یعنی حق تعالٰی ان سے راضی نہ ہو چاہے کتنا ہی منت کریں کسی طرح عذاب سے رہائی نہیں۔ و۵۶ شیاطین میں سے۔ و۵۷ یعنی دنیا کی زیب و زینت اور خواہشاتِ نفس کا اتباع۔ و۵۸ یعنی امرِ آخرت۔ یہ وسوسہ ڈال کر کہ نہ مرنے کے بعد اٹھنا ہے نہ حساب نہ عذاب چین ہی چین ہے۔ و۵۹ عذاب کی۔ ف۶۰ یعنی مشرکینِ قریش۔ و۶۱ اور شور مچاؤ۔ کفار ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ جب محمد مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) قرآن شریف پڑھیں تو زور زور سے شور کرو خوب چلاؤ اونچی اونچی آوازیں نکال کر چیخو بے معنی کلمات سے شور کرو تالیاں اور سیٹیاں بجاؤ تا کہ کوئی قرآن نہ سننے پائے اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پریشان ہوں۔ و۶۲ اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی

كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم اُن کے برے سے برے کام کا اُنھیں بدلہ دیں گے و۶۳

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

یہ ہے اللّٰہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں اُنھیں ہمیشہ رہنا ہے سزا اس

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ

کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور کافر بولے و۶۴ اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ

اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ

دونوں جن اور آدمی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا و۶۵ کہ ہم اُنھیں اپنے پاؤں تلے ڈالیں و۶۶ کہ وہ ہر نیچے سے

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ

نیچے رہیں و۶۷ بے شک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللّٰہ ہے پھر اس پر قائم رہے و۶۸ اُن پر

عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

فرشتے اُترتے ہیں و۶۹ کہ نہ ڈرو و۷۰ اور نہ غم کرو و۷۱ اور خوش ہو اس جنت پر جس کا

كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ

تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا و۷۲ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں و۷۳ اور آخرت میں و۷۴

وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ ؕ نُزُلًا مِّنْ

اور تمہارے لیے ہے اس میں و۷۵ جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے اس میں جو مانگو مہمانی بخشنے

علیہ وسلم قراءت موقوف کردیں۔ و۶۳ یعنی کفر کا بدلہ سخت عذاب۔ و۶۴ جہنّم میں۔ و۶۵ یعنی ہمیں وہ دونوں شیطان دکھا جنّی بھی اور اِنسی بھی۔ شیطان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جنوں میں سے ایک انسانوں میں سے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: "شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ" (آدمیوں اور جنّوں میں کے شیطان) جہنم میں کفاران دونوں کے دیکھنے کی خواہش کریں گے۔ و۶۶ آگ میں و۶۷ دَرکِ اَسفل (دوزخ کے سب سے نچلے طبقے) میں ہم سے زیادہ سخت عذاب میں۔ و۶۸ حضرت صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا استقامت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے۔ حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے اور استقامت کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے امر کو بجالائے اور مَعاصی سے بچے۔ و۶۹ موت کے وقت یا وہ جب قبروں سے اٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک وقتِ موت۔ دوسرے قبر میں۔ تیسرے قبروں سے اٹھنے کے وقت۔ و۷۰ موت سے اور آخرت میں پیش آنے والے حالات سے۔ و۷۱ اہل و اولاد کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا۔ و۷۲ اور فرشتے کہیں گے: و۷۳ تمہاری حفاظت کرتے تھے۔ و۷۴ تمہارے ساتھ رہیں گے اور جب تک تم جنت میں داخل ہو تم سے جدا نہ ہوں گے۔ و۷۵ یعنی جنت میں وہ کرامت اور نعمت ولذّت۔

غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا ع ۷/۱۸
والے مہربان کی طرف سے اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللّٰہ کی طرف بلائے ۷۶ اور نیکی کرے ۷۷
وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ط
اور کہے میں مسلمان ہوں ۷۸ اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سُننے والے
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ
برائی کو بھلائی سے ٹال ۷۹ جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ
وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ج وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
گہرا دوست ۸۰ اور یہ دولت ۸۱ نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے
عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ هُوَ
نصیب والا اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا(وار) پہنچے ۸۲ تو اللّٰہ کی پناہ مانگ ۸۳ بے شک وہی
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ط
سنتا جانتا ہے اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند ۸۴
لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ
سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو ۸۵ اور اللّٰہ کو سجدہ کرو جس نے اُنھیں پیدا کیا ۸۶ اگر

۷۶ اس کی توحید وعبادت کی طرف۔ کہا گیا ہے کہ اس دعوت دینے والے سے مراد حضور سید انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ مومن مراد ہے جس نے نبی علیہ السلام کی دعوت کو قبول کیا اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دی۔ ۷۷ شانِ نزول: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا: میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقہ پر بھی اللّٰہ تعالٰی کی طرف دعوت دے وہ اس میں داخل ہے دعوت الی اللّٰہ کے کئی مرتبے ہیں اوّل دعوتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معجزات اور حجج و براہین وسیف کے ساتھ، یہ مرتبہ انبیاء ہی کے ساتھ خاص ہے۔ دوم دعوت علماء فقط حجج و براہین کے ساتھ اور علماء کئی طرح کے ہیں: ایک عالِم بِاللّٰہ۔ دوسرے عالِم بِصِفاتِ اللّٰہ۔ تیسرے عالِم بِاَحکامِ اللّٰہ۔ مرتبۂ سوم دعوتِ مجاہدین ہے، یہ کفار کو سیف کے ساتھ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ دین میں داخل ہوں اور طاعت قبول کرلیں۔ مرتبہ چہارم مؤذنین کی دعوت نماز کے لیے۔ عملِ صالح کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو قلب سے ہو وہ معرفتِ الٰہی ہے۔ دوسرے جو اعضاء سے ہو وہ تمام طاعات ہیں۔ ۷۸ اور یہ فقط قول نہ ہو بلکہ دینِ اسلام کا دِل سے مُعتقِد ہوکر کہے کہ سچا کہنا یہی ہے۔ ۷۹ مثلاً غصہ کو صبر سے اور جہل کو حلم سے اور بدسلوکی کو عفو سے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی برائی کرے تو تو معاف کر۔ ۸۰ یعنی اس خصلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے حق میں نازل ہوئی کہ باوجود ان کی شدتِ عداوت کے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے ساتھ سلوکِ نیک کیا ان کی صاحبزادی کو اپنی زوجیت کا شرف عطا فرمایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحبّت جاں نثار ہوگئے۔ ۸۱ یعنی بدیوں کو نیکیوں سے دفع کرنے کی خصلت۔ ۸۲ یعنی شیطان تجھ کو برائیوں پر ابھارے اور اس خصلت نیک سے اور اس کے علاوہ اور نیکیوں سے مُنْحَرِف کرے۔ ۸۳ اس کے شر سے اور اپنی نیکیوں پر قائم رہ شیطان کی راہ نہ اختیار کر اللّٰہ تعالٰی تیری مدد فرمائے گا۔ ۸۴ جو اس کی قدرت وحکمت اور اس کی ربوبیّت و وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں۔ ۸۵ کیونکہ وہ مخلوق ہیں اور حکمِ خالق سے مسخر ہیں اور جو ایسا ہو مستحقِ عبادت نہیں ہوسکتا۔ ۸۶ وہی سجدہ اور عبادت کا مستحق ہے۔

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ
تم اس کے بندے ہو تو اگر یہ تکبر کریں ف۸۷ تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں ف۸۸ رات دن

لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿٣٨﴾ السجدة وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ السجدۃ ١١
اس کی پاکی بولتے ہیں اور اُکتاتے نہیں اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے

خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا
بے قدر پڑی ف۸۹ پھر ہم نے جب اس پر پانی اُتارا ف۹۰ تروتازہ ہوئی اور بڑھ چلی بےشک جس نے اُسے جلایا ضرور

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ
مُردے جلائے (زندہ کرے) گا بے شک وہ سب کچھ کرسکتا ہے بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے

اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا
چلتے ہیں ف۹۱ ہم سے چھپے نہیں ف۹۲ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا ف۹۳ وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے

يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّ
آئے گا ف۹۴ جو جی میں آئے کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ ﴿٤١﴾ لَّا يَاْتِيْهِ
جو ذکر سے منکر ہوئے ف۹۵ جب وہ ان کے پاس آیا اُن کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ف۹۶ باطل کو اس کی طرف

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿٤٢﴾
راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ف۹۷ اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ
تم سے نہ فرمایا جائے گا ف۹۸ مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا رب بخشش

مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
والا ف۹۹ اور دردناک عذاب والا ہے ف۱۰۰ اور اگر ہم اُسے عجمی زبان کا قرآن کرتے ف۱۰۱ تو ضرور کہتے کہ اس کی

ف۸۷ صرف اللہ کو سجدہ کرنے سے ف۸۸ ملائکہ وہ ف۸۹ سوکھی کہ اس میں سبزہ کا نام ونشان نہیں۔ ف۹۰ بارش نازل کی۔ ف۹۱ اور تاویلِ آیات میں صحت واستقامت سے عدول وانحراف کرتے ہیں۔ ف۹۲ ہم انہیں اس کی سزا دیں گے۔ ف۹۳ یعنی کافر مُلحِد۔ ف۹۴ مومن صادق العقیدہ، بیشک وہی بہتر ہے۔ ف۹۵ یعنی قرآن کریم سے اور انہوں نے اس میں طعن کئے۔ ف۹۶ بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خَلق عاجز ہے۔ ف۹۷ یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے

فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّ
آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں وا۱۰۲ کیا کتاب عجمی اور نبی عربی وا۱۰۳ تم فرماؤ وہ وا۱۰۴ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًی ؕ
شِفا ہے وا۱۰۵ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ (روئی) ہے وا۱۰۶ اور وہ ان پر اندھا پن ہے وا۱۰۷

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية ١٢

اُولٰٓىِٕكَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ
گویا وہ دُور جگہ سے پکارے جاتے ہیں وا۱۰۸ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی وا۱۰۹

ع ٥ ١٢ ١٩

فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ
تو اس میں اختلاف کیا گیا ف۱۱۰ اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی وا۱۱۱ تو جبھی اُن کا فیصلہ ہوجاتا وا۱۱۲ اور بے شک وہ وا۱۱۳

لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَسَآءَ
ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے

فَعَلَیْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۴۶﴾
تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا

بھی باطل اس تک راہ نہیں پاسکتا وہ تغییر و تبدیل و کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تَصَرُّف کی قدرت نہیں رکھتا۔ وا۹۸ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وا۹۹ اپنے انبیاء علیھم السلام کے لیے اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے۔ ف۱۰۰ انبیاء علیھم السلام کے دشمنوں اور تکذیب کرنے والوں کے لیے۔ وا۱۰۱ جیسا کہ یہ کفار بطریقِ اعتراض کہتے ہیں کہ یہ قرآن عجمی زبان میں کیوں نہ اترا۔ وا۱۰۲ اور زبان عربی میں بیان نہ کی گئیں کہ ہم سمجھ سکتے۔ وا۱۰۳ یعنی کتاب نبی کی زبان کے خلاف کیوں اتری۔ حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو یہ کافر اعتراض کرتے عربی میں آیا تو معترض ہوئے بات یہ ہے کہ خُوئے بَد رَا بَہانَہ بِسیَار (بد نیت کیلئے بہانے بہت)۔ ایسے اعتراض طالبِ حق کی شان کے لائق نہیں۔ وا۱۰۴ قرآن شریف وا۱۰۵ کہ حق کی راہ بتاتا ہے گمراہی سے بچاتا ہے جہل و شک وغیرہ قلبی امراض سے شِفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لیے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا دفعِ مرض کے لیے مؤثر ہے۔ وا۱۰۶ کہ وہ قرآن پاک کے سننے کی نعمت سے محروم ہیں۔ وا۱۰۷ کہ شکوک و شُبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔ وا۱۰۸ یعنی وہ اپنے عدمِ قبول سے اس حالت کو پہنچ گئے ہیں جیسا کہ کسی کو دور سے پکارا جائے تو وہ پکارنے والے کی بات نہ سنے نہ سمجھے۔ وا۱۰۹ یعنی توریت مقدس ف۱۱۰ بعضوں نے اس کو مانا اور بعضوں نے نہ مانا۔ بعضوں نے اس کی تصدیق کی اور بعضوں نے تکذیب۔ وا۱۱۱ یعنی حساب و جزا کو روزِ قیامت تک مؤخر نہ فرمادیا ہوتا وا۱۱۲ اور دنیا ہی میں انہیں اس کی سزا دے دی جاتی۔ وا۱۱۳ یعنی کتابِ الٰہی کی تکذیب کرنے والے۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا

قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے ف۱۱۴ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ

تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ

کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ جنے مگر اس کے علم سے ف۱۱۵ اور جس دن انھیں ندا فرمائے گا ف۱۱۶ کہاں ہیں میرے شریک ف۱۱۷

قَالُوْۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ (۴۷) وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ف۱۱۸ اور گم گیا اُن سے جسے پہلے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ (۴۸) لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

پوجتے تھے ف۱۱۹ اور سمجھ لیے کہ اُنھیں کہیں ف۱۲۰ بھاگنے کی جگہ نہیں آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں

الْخَيْرِ ۫ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ (۴۹) وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

اُکتاتا ف۱۲۱ اور کوئی بُرائی پہنچے ف۱۲۲ تو ناامید آس ٹوٹا ف۱۲۳ اور اگر ہم اُسے کچھ اپنی رحمت کا مزہ دیں ف۱۲۴

مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اس تکلیف کے بعد جو اُسے پہنچی تھی تو کہے گا یہ تو میری ہے ف۱۲۵ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی

وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْۤ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر ف۱۲۶ میں رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی خوبی ہی ہے ف۱۲۷ تو ضرور ہم بتادیں گے

ف۱۱۴ تو جس سے وقتِ قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے کہ کہے اللّٰہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ ف۱۱۵ یعنی اللّٰہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے سے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع (پیدائش) کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے اور نر و مادہ ہونے کو سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ اولیائے کرام اصحابِ کشف بسا اوقات ان اُمور کی خبریں دیتے ہیں اور وہ صحیح واقع ہوتی ہیں بلکہ کبھی مُنَجِّم (ستاروں کا علم جاننے والے) اور کاہن بھی خبریں دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نجومیوں اور کاہنوں کی خبریں تو محض اٹکل کی باتیں ہیں جو اکثر و بیشتر غلط ہو جایا کرتی ہیں وہ علم ہی نہیں ہے بے حقیقت باتیں ہیں اور اولیاء کی خبریں بے شک صحیح ہوتی ہیں اور وہ علم سے فرماتے ہیں اور یہ علم ان کا ذاتی نہیں اللّٰہ تعالیٰ کا عطا فرمایا ہوا ہے تو حقیقت میں یہ اسی کا علم ہوا غیر کا نہیں۔ (خازن) ف۱۱۶ یعنی اللّٰہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ ف۱۱۷ جو تم نے دنیا میں گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین ف۱۱۸ جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحّد ہیں۔ یہ مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بَری ہونے کا اظہار کریں گے۔ ف۱۱۹ دنیا میں یعنی بت۔ ف۱۲۰ عذابِ الٰہی سے بچنے اور ف۱۲۱ ہمیشہ اللّٰہ تعالیٰ سے مال اور تونگری و تندرستی مانگتا رہتا ہے۔ ف۱۲۲ یعنی کوئی سختی و بلا و معاش کی تنگی۔ ف۱۲۳ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ یہ اور اس کے بعد جو ذکر فرمایا جاتا ہے وہ کافر کا حال ہے اور مومن اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے "لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ" (اللّٰہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر لوگ) ف۱۲۴ صحت و سلامت و مال و دولت عطا فرما کر۔ ف۱۲۵ خالص میرا حق ہے میں اپنے عمل سے اس کا مستحق ہوں۔ ف۱۲۶ بالفرض جیسا کہ مسلمان کہتے ہیں: ف۱۲۷ یعنی وہاں بھی میرے لیے دنیا کی طرح عیش و راحت و عزت و کرامت ہے۔

كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا ۫ وَ لَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی

کافروں کو جو اُنھوں نے کیا ف۱۲۸ اور ضرور انھیں گاڑھا عذاب چکھائیں گے ف۱۲۹ اور جب ہم آدمی پر احسان

الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾

کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے ف۱۳۰ اور اپنی طرف دُور ہٹ جاتا ہے ف۱۳۱ اور جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے ف۱۳۲ تو چوڑی دعا والا ہے ف۱۳۳

قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ هُوَ

تم فرماؤ ف۱۳۴ بھلا بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے ف۱۳۵ پھر تم اس کے منکر ہوئے تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

فِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰی

دور کی ضد میں ہے ف۱۳۶ ابھی ہم اُنھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں ف۱۳۷ اور خود اُن کے آپے میں ف۱۳۸ یہاں تک کہ

یَتَبَیَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ؕ اَوَ لَمۡ یَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ﴿۵۳﴾

ان پر کھل جائے کہ بے شک وہ حق ہے ف۱۳۹ کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں

اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع ٦ / ١٠

سنو انھیں ضرور اپنے رب سے ملنے میں شک ہے ف۱۴۰ سنو وہ ہر چیز کو محیط ہے ف۱۴۱

ایاتها ۵۳ | ۴۲ سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰی مَكِّیَّةٌ ٦٢ | رکوعاتها ۵

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے، اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱۲۸ یعنی ان کے اعمالِ قبیحہ اور ان کے اعمال کے نتائج اور جس عذاب کے وہ مستحق ہیں اس سے انہیں آگاہ کر دیں گے۔ ف۱۲۹ یعنی نہایت سخت۔ ف۱۳۰ اور اس احسان کا شکر بجا نہیں لاتا اور اس نعمت پر اِتراتا ہے اور نعمت دینے والے پروردگار کو بھول جاتا ہے۔ ف۱۳۱ یادِ الٰہی سے تکبر کرتا ہے۔ ف۱۳۲ کسی قسم کی پریشانی بیماری یا ناداری وغیرہ پیش آتی ہے ف۱۳۳ خوب دعائیں کرتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور لگاتار دعائیں مانگے جاتا ہے۔ ف۱۳۴ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکۂ مکرمہ کے کفار سے ف۱۳۵ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اور براہینِ قطعیّہ ثابت کرتی ہیں۔ ف۱۳۶ حق کی مخالفت کرتا ہے۔ ف۱۳۷ آسمان و زمین کے اَقطار میں، سورج، چاند، ستارے، نباتات، حیوان یہ سب اس کی قدرت و حکمت پر دلالت کرنے والے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ان آیات سے مراد گزری ہوئی امتوں کی اجڑی ہوئی بستیاں ہیں جن سے انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان نشانیوں سے مشرق و مغرب کی وہ فتوحات مراد ہیں جو اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے نیازمندوں کو عنقریب عطا فرمانے والا ہے۔ ف۱۳۸ ان کی ہستیوں میں لاکھوں لطائفِ صَنعت اور بے شمار عجائبِ حکمت ہیں یا یہ معنی ہیں کہ بدر میں کفار کو مغلوب و مقہور کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا، یا یہ معنی ہیں کہ مکۂ مکرمہ فتح فرما کر ان میں اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں گے۔ ف۱۳۹ یعنی اسلام و قرآن کی سچائی اور حقانیت ان پر ظاہر ہو جائے۔ ف۱۴۰ کیونکہ وہ بعث و قیامت کے قائل نہیں ہیں۔ ف۱۴۱ کوئی چیز اس کے احاطۂ علمی سے باہر نہیں اور اس کے معلومات غیر متناہی ہیں۔ ف۱ سورۂ شوریٰ

حٰمٓ ﴿١﴾ عٓسٓقٓ ﴿٢﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف ف۲ اور تم سے اگلوں کی طرف ف۳

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ

اللّٰہ عزت و حکمت والا اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

بلندی و عظمت والا ہے قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہوجائیں ف۴ اور فرشتے

يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں ف۵ سن لو بےشک

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ

اللّٰہ ہی بخشنے والا مہربان ہے اور جنھوں نے اللّٰہ کے سوا اور والی بنا رکھے ہیں ف۶

اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ ۗ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦﴾ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ

وہ اللّٰہ کی نگاہ میں ہیں ف۷ اور تم اُن کے ذمہ دار نہیں ف۸ اور یونہی ہم نے

اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ

تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں ف۹ اور تم ڈراؤ اکٹھے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿٧﴾ وَ لَوْ

ہونے کے دن سے جس میں کچھ شک نہیں ف۱۰ ایک گروہ جنت میں ہے اور ایک گروہ دوزخ میں اور

شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ

اللّٰہ چاہتا تو ان سب کو ایک دین پر کردیتا لیکن اللّٰہ اپنی رحمت میں لیتا ہے جسے چاہے ف۱۱

جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے ایک قول میں اس کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں جن میں کی پہلی "قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا" ہے۔ اس سورت میں پانچ رکوع ترِپَن آیتیں آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار پانچ سو اٹھاسی حرف ہیں۔ ف۲ غیبی خبریں۔ (خازن) ف۳ انبیاء علیہم السلام میں سے وحی فرماچکا۔ ف۴ اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے عُلُوِّ شان سے۔ ف۵ یعنی ایمانداروں کے لیے۔ کیونکہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ ملائکہ ان کے لیے اِستِغفار کریں یہ ہوسکتا ہے کہ کافروں کے لیے یہ دعا کریں کہ انہیں ایمان دے کر ان کی مغفرت فرما۔ ف۶ یعنی بُت جن کو وہ پوجتے اور معبود سمجھتے ہیں۔ ف۷ ان کے اعمال، افعال اس کے سامنے ہیں وہ انہیں بدلہ دے گا۔ ف۸ تم سے ان کے افعال کا مُواخَذہ نہ ہوگا۔ ف۹ یعنی تمام عالم کے لوگ ان سب کو۔ ف۱۰ یعنی روزِ قیامت سے ڈراؤ جس میں اللّٰہ تعالیٰ اولین وآخرین اور اہلِ آسمان وزمین سب کو جمع فرمائے گا اور اس جمع کے بعد پھر سب متفرق ہوں گے۔ ف۱۱ اس کو اسلام کی توفیق دیتا ہے۔

وَ الظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار ۱۲ف کیا اللہ کے سوا اور والی

اَوْلِیَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ الْمَوْتٰی ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۹﴾ ع

ٹھہرا لیے ہیں ۱۳ف تو اللہ ہی والی ہے اور وہ مُردے جِلائے (زندہ کرے) گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ۱۴ف

وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ

تم جس بات میں ۱۵ف اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے ۱۶ف یہ ہے اللہ میرا رب میں نے

تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ

اس پر بھروسہ کیا اور میں اس کی طرف رجوع لاتا ہوں ۱۷ف آسمانوں اور زمین کا بنانے والا تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ یَذْرَؤُكُمْ فِیْهِ ؕ

تمہیں میں سے ۱۸ف جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے اس سے ۱۹ف تمہاری نسل پھیلاتا ہے

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ

اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین

وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ

کی کنجیاں ۲۰ف روزی وسیع کرتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگ فرماتا ہے ۲۱ف بےشک وہ سب کچھ

عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

جانتا ہے تمہارے لیے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے نوح کو دیا ۲۲ف اور جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ وَ مَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰۤی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَ

وحی کی ۲۳ف اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا ۲۴ف کہ دین ٹھیک رکھو ۲۵ف اور

۱۲ف یعنی کافروں کو کوئی عذاب سے بچانے والا نہیں۔ ۱۳ف یعنی کفار نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا والی بنالیا ہے یہ باطل ہے۔ ۱۴ف تو اسی کو والی بنانا سزاوار ہے۔ ۱۵ف دین کی باتوں میں سے کفار کے ساتھ ۱۶ف روزِ قیامت تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا تم ان سے کہو ۱۷ف ہر امر میں۔ ۱۸ف یعنی تمہاری جنس میں سے۔ ۱۹ف یعنی اس تزویج (جوڑے جوڑے بنانے) سے۔ (خازن) ۲۰ف مراد یہ ہے کہ آسمان و زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں خواہ مینہ کے خزانے ہوں یا رزق کے۔ ۲۱ف جس کے لیے چاہے۔ وہ مالک ہے، رزق کی کنجیاں اس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ ۲۲ف نوح علیہ السلام صاحبِ شَرع انبیاء میں سب سے پہلے نبی ہیں۔ ۲۳ف اے سید انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۴ف معنی یہ ہیں کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ تک اے سیّد انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنے انبیاء ہوئے سب کے لیے ہم نے دین کی ایک ہی راہ مقرر کی جس میں وہ سب متفق ہیں وہ راہ یہ ہے ۲۵ف مراد دین سے اسلام ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی اطاعت اور اس پر اور اس کے رسولوں پر اور اس کی کتابوں پر اور روزِ جزا پر اور باقی تمام ضروریاتِ دین پر ایمان لانا لازم کرو کہ یہ امور تمام

لَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ ؕ اَللّٰهُ

اس میں پھوٹ نہ ڈالو ۲۶؎ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے وہ ۲۷؎ جس کی طرف تم اُنھیں بلاتے ہو اور اللہ

يَجۡتَبِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا

اپنے قریب کے لیے چن لیتا ہے جسے چاہے ۲۸؎ اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اُسے جو رجوع لائے ۲۹؎ اور اُنھوں نے پھوٹ نہ ڈالی

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًاۢ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ

مگر بعد اس کے کہ اُنھیں علم آچکا تھا ۳۰؎ آپس کے حسد سے ۳۱؎ اور اگر تمہارے رب کی ایک بات

رَّبِّكَ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ

گزر نہ چکی ہوتی ۳۲؎ ایک مقرر میعاد تک ۳۳؎ تو کب کا ان میں فیصلہ کردیا ہوتا ۳۴؎ اور بے شک وہ جو ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے ۳۵؎

مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ

وہ اس سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۳۶؎ تو اسی لیے بلاؤ ۳۷؎ اور ثابت قدم رہو ۳۸؎ جیسا

اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ

تمہیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور کہو کہ میں ایمان لایا اس پر جو کوئی کتاب اللہ

كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا

نے اُتاری ۳۹؎ اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں ۴۰؎ اللہ ہمارا تمہارا سب کا رب ہے ۴۱؎ ہمارے لیے ہمارا عمل

وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا ۚ وَاِلَيۡهِ

اور تمہارے لیے تمہارا کیا ۴۲؎ کوئی حجت نہیں ہم میں اور تم میں ۴۳؎ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا ۴۴؎ اور اسی کی

انبیاء کی امتوں کے لیے یکساں لازم ہیں۔ ۲۶؎ حضرت علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكريم نے فرمایا کہ جماعت رحمت اور فرقت عذاب ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اصولِ دین میں تمام مسلمان خواہ وہ کسی عہد یا کسی امت کے ہوں یکساں ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں البتہ احکام میں امتیں باعتبار اپنے احوال وخصوصیات کے جداگانہ ہیں چنانچہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا'' (ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا) ۲۷؎ یعنی بتوں کو چھوڑنا اور توحید اختیار کرنا۔ ۲۸؎ اپنے بندوں میں سے اسی کو توفیق دیتا ہے۔ ۲۹؎ اور اس کی اطاعت قبول کرے۔ ۳۰؎ یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی کوئی کافر ہوگیا وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہوجانا گمراہی ہے لیکن باوجود اس کے انہوں نے یہ سب کچھ کیا ۳۱؎ اور ریاست وناحق کی حکومت کے شوق میں۔ ۳۲؎ عذاب کے مؤخر فرمانے کی ۳۳؎ یعنی روزِ قیامت تک۔ ۳۴؎ کافروں پر دنیا میں عذاب نازل فرما کر۔ ۳۵؎ یعنی یہود ونصارٰی ۳۶؎ یعنی اپنی کتاب پر مضبوط ایمان نہیں رکھتے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قرآن کی طرف سے یا سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سے شک میں پڑے ہیں۔ ۳۷؎ یعنی ان کفار کے اس اختلاف وپراگندگی کی وجہ سے انہیں توحید اور ملتِ حَنِیْفِیَّہ پر متفق ہونے کی دعوت دو۔ ۳۸؎ دین پر اور دین کی دعوت دینے پر۔ ۳۹؎ یعنی اللہ تعالٰی کی تمام کتابوں پر، کیونکہ مُتَفَرِّقین بعض پر ایمان لاتے تھے اور بعض سے کفر کرتے تھے۔ ۴۰؎ تمام چیزوں میں اور جمیع احوال میں اور ہر فیصلہ میں۔ ۴۱؎ اور ہم سب اس کے بندے۔ ۴۲؎ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا۔ ۴۳؎ کیونکہ حق ظاہر ہوچکا

الْمَصِيْرُ ؕ ﴿۱۵﴾ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ

طرف پھرنا ہے اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بعد اس کے کہ مسلمان اس کی دعوت قبول کرچکے ف۴۵

حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

اُن کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس اور اُن پر غضب ہے ف۴۶ اور اُن کے لیے سخت عذاب ہے ف۴۷

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ

اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اُتاری ف۴۸ اور انصاف کی ترازو ف۴۹ اور تم کیا جانو شاید

السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ

قیامت قریب ہی ہو ف۵۰ اس کی جلدی مچارہے ہیں وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے ف۵۱ اور جنھیں

اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ

اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بے شک وہ حق ہے سنتے ہو بے شک جو

يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ

قیامت میں شک کرتے ہیں ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے ف۵۲ جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ ۲ ع ۱۰ ۳

روزی دیتا ہے ف۵۳ اور وہی قوت و عزت والا ہے جو آخرت کی کھیتی چاہے ف۵۴

نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ

ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں ف۵۵ اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ف۵۶ ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے ف۵۷ اور آخرت

''وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ'' (اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ف۴۴ روزِ قیامت۔ ف۴۵ مرادان جھگڑنے والوں سے یہود ہیں وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کو پھر کفر کی طرف لوٹائیں اس لیے جھگڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دین پرانا ہماری کتاب پرانی ہمارے نبی پہلے، ہم تم سے بہتر ہیں۔ ف۴۶ بسبب ان کے کفر کے۔ ف۴۷ آخرت میں۔ ف۴۸ یعنی قرآن پاک جو قسم قسم کے دلائل و احکام پر مشتمل ہے۔ ف۴۹ یعنی اس نے اپنی کُتُب مُنَزَّلَه (نازل کردہ کتابوں) میں عدل کا حکم دیا۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد میزان سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے۔ ف۵۰ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قیامت کا ذکر فرمایا تو مشرکین نے بطریقِ تکذیب کہا کہ قیامت کب ہوگی؟ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵۱ اور یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہی نہیں اسی لیے بطریقِ تَمَسْخُر جلدی مچاتے ہیں۔ ف۵۲ بے شمار احسان کرتا ہے نیکوں پر بھی اور بدوں پر بھی حتٰی کہ بندے گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ انہیں بھوک سے ہلاک نہیں کرتا۔ ف۵۳ اور فراخی عیش عطا فرماتا ہے مومن کو بھی اور کافر کو بھی حسبِ اِقْتِضاءِ حکمت۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے میرے بعضے مومن بندے ایسے ہیں کہ تونگری ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں فقیر محتاج کردوں تو ان کے عقیدے فاسد ہوجائیں اور بعضے بندے ایسے ہیں کہ تنگی اور محتاجی ان کے قوتِ ایمان کا باعث ہے اگر میں انہیں غنی مالدار کردوں تو ان کے عقیدے خراب ہوجائیں۔ ف۵۴ یعنی جس کو اپنے اعمال سے نفعِ آخرت مقصود ہو۔ ف۵۵ اس کو نیکیوں کی توفیق دے کر اور اس کے لیے خیرات و طاعات کی راہیں سَہل کر کے اور اس

فِی الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿٢٠﴾ اَمۡ لَهُمۡ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَهُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ

میں اُس کا کچھ حصہ نہیں ف۵۸ یا ان کے لیے کچھ شریک ہیں ف۵۹ جنھوں نے ان کے لیے ف۶۰ وہ دین نکال دیا ہے ف۶۱

مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ لَوۡ لَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ

کہ اللّٰہ نے اس کی اجازت نہ دی ف۶۲ اور اگر ایک فیصلہ کا وعدہ نہ ہوتا ف۶۳ تو یہیں ان میں فیصلہ کردیا جاتا ف۶۴ اور بے شک

الظّٰلِمِیۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿٢١﴾ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ف۶۵ تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے ف۶۶

وَ هُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیۡ رَوۡضٰتِ

اور وہ ان پر پڑکر رہیں گی ف۶۷ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت کی

الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿٢٢﴾

پھلواریوں میں ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس ہیں جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے

ذٰلِكَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

یہ ہے وہ جس کی خوش خبری دیتا ہے اللّٰہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ

تم فرماؤ میں اس ف۶۸ پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا ف۶۹ مگر قرابت کی محبت ف۷۰ اور جو نیک

کی نیکیوں کا ثواب بڑھا کر۔ ف۵۶ یعنی جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ (مدارک) ف۵۷ یعنی دنیا میں جتنا اس کے لیے مقدر کیا ہے۔ ف۵۸ کیونکہ اس نے آخرت کے لیے عمل کیا ہی نہیں۔ ف۵۹ معنی یہ ہیں کہ کیا کفارِ مکہ اس دین کو قبول کرتے ہیں جو اللّٰہ تعالٰی نے ان کے لیے مقرر فرمایا یا ان کے کچھ ایسے شرکاء ہیں شیاطین وغیرہ۔ ف۶۰ کفری دینوں میں سے ف۶۱ جو شرک وانکارِ بعث پر مشتمل ہے۔ ف۶۲ یعنی وہ دینِ الٰہی کے خلاف ہے۔ ف۶۳ اور جزاء کے لیے روزِ قیامت مُعیّن نہ فرمادیا گیا ہوتا ف۶۴ اور دنیا ہی میں تکذیب کرنے والوں کو گرفتارِ عذاب کردیا جاتا۔ ف۶۵ آخرت میں اور ظالموں سے مراد یہاں کافر ہیں۔ ف۶۶ یعنی کفر واعمالِ خبیثہ سے جو انہوں نے دنیا میں کمائے تھے۔ اس اندیشہ سے کہ اب ان کی سزا ملنے والی ہے۔ ف۶۷ ضرور ان سے کسی طرح بچ نہیں سکتے ڈریں یا نہ ڈریں۔ ف۶۸ تبلیغِ رسالت اور ارشاد وہدایت ف۶۹ اور تمام انبیاء کا یہی طریقہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے اور انصار نے دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ مَصارِف بہت ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور حضور کے حقوق واحسانات یاد کرکے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بہت سا مال جمع کیا اور اس کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ہوئی ہم نے گمراہی سے نجات پائی ہم دیکھتے ہیں کہ حضور کے مَصارِف بہت زیادہ ہیں اس لیے ہم یہ مال خُدّ امِ آستانہ کی خدمت میں نذر کے لیے لائے ہیں قبول فرما کر ہماری عزت افزائی کی جائے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور حضور نے وہ اموال واپس فرمادیئے۔ ف۷۰ تم پر لازم ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان مُوَدَّت ومحبت واجب ہے جیسا کہ اللّٰہ تعالٰی نے فرمایا: ''اَلۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ'' اور حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان مثل ایک عمارت کے ہیں جس کا ہر ایک حصہ دوسرے حصہ کو قوت اور مدد پہنچاتا ہے۔ جب مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت واجب ہوئی تو سیّدِ عالمین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت فرض ہوگی۔ معنی یہ ہیں کہ میں

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کام کرے ف۷۱ ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے یا ف۷۲ یہ کہتے ہیں کہ

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَ يَمْحُ اللّٰهُ

انھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ف۷۳ اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مہر فرمادے ف۷۴ اور مٹاتا ہے

الْبَاطِلَ وَ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

باطل کو ف۷۵ اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے ف۷۶ بے شک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہی ہے

الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَ يَعْلَمُ مَا

جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے ف۷۷ اور جانتا ہے جو کچھ

تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ

تم کرتے ہو اور دعا قبول فرماتا ہے اُن کی جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور انھیں اپنے فضل سے

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ

اور انعام دیتا ہے ف۷۸ اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے

الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ

سب بندوں کا رزق وسیع کردیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے ف۷۹ لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے

اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا

بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے ف۸۰ اُنھیں دیکھتا ہے اور وہی ہے کہ مینہ اُتارتا ہے اُن کے نااُمید

ہدایت وارشاد پر کچھ اجرت نہیں چاہتا لیکن قرابت کے حقوق تو تم پر واجب ہیں ان کا لحاظ کرو اور میرے قرابت والے تمہارے بھی قرابتی ہیں انہیں ایذا نہ دو۔ حضرت سعید بن جُبیر سے مروی ہے کہ قرابت والوں سے مراد حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آلِ پاک ہے۔ (بخاری) مسئلہ: اہلِ قرابت سے کون کون مراد ہیں اس میں کئی قول ہیں ایک تو یہ کہ مراد اس سے حضرت علی وحضرت فاطمہ وحسنین کریمین ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ایک قول یہ ہے کہ آلِ علی وآلِ عقیل وآلِ جعفر و آلِ عباس مراد ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ حضور کے وہ اقارب مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ مخلصین بنی ہاشم وبنی مُطّلِب ہیں، حضور کی ازواجِ مطہرات حضور کے اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ مسئلہ: حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کے اقارب کی محبت دین کے فرائض میں سے ہے۔ (جمل وخازن وغیرہ) ف۷۱ یہاں نیک کام سے مراد یا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آلِ پاک کی محبت ہے یا تمام اُمورِ خیر۔ ف۷۲ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کفارِ مکہ ف۷۳ نبوت کا دعویٰ کرکے یا قرآن کریم کو کتابِ الٰہی بتا کر۔ ف۷۴ کہ آپ کو ان کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو۔ ف۷۵ جو کفار کہتے ہیں۔ ف۷۶ جو اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ان کے باطل کو مٹایا اور کلمۂ اسلام کو غالب کیا۔ ف۷۷ مسئلہ: توبہ ہر ایک گناہ سے واجب ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی بدی ومعصیت سے باز آئے اور جو گناہ اس سے صادر ہوا اس پر نادم ہو اور ہمیشہ گناہ سے مُجتنِب رہنے کا پختہ ارادہ کرے اور اگر گناہ میں کسی بندے کی حق تلفی بھی تھی تو اس سے بطریقِ شرعی عہدہ برآ ہو۔ ف۷۸ یعنی جتنا دعا مانگنے والے نے طلب کیا تھا اس سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ ف۷۹ تکبر وغرور میں مبتلا ہو کر۔ ف۸۰ جس کے لیے

قَنَطُوۡا وَ یَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۸﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ

ہونے پر اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے ف۸۱ اور وہی کام بنانے والا ہے سب خوبیوں سراہا اور اُس کی نشانیوں سے

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ اِذَا

ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو چلنے والے ان میں پھیلائے اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر ف۸۲ جب

یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾ ع وَ مَاۤ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ

چاہے قادر ہے اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا ف۸۳ اور

یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿ؕ۳۰﴾ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚۖ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ

بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے اور تم زمین میں قابو سے نہیں نکل سکتے ف۸۴ اور نہ

دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِهِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ

اللہ کے مقابل تمہارا کوئی دوست نہ مددگار ف۸۵ اور اُس کی نشانیوں سے ہیں ف۸۶ دریا میں چلنے والیاں

کَالۡاَعۡلَامِ ﴿ؕ۳۲﴾ اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَهۡرِهٖ ؕ

جیسے پہاڑیاں وہ چاہے تو ہوا تھا دے ف۸۷ کہ اس کی پیٹھ پر ف۸۸ ٹھہری رہ جائیں ف۸۹

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿ۙ۳۳﴾ اَوۡ یُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا کَسَبُوۡا وَ

بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ہر بڑے صابر شاکر کو ف۹۰ یا اُنھیں تباہ کردے ف۹۱ لوگوں کے گناہوں کے سبب ف۹۲ اور

یَعۡفُ عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿ۙ۳۴﴾ وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ

بہت کچھ معاف فرما دے ف۹۳ اور جان جائیں وہ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ اُنھیں ف۹۴ کہیں بھاگنے کی

جتنا مُقتضائے حکمت ہے اس کو اتنا عطا فرماتا ہے۔ ف۸۱ اور مینہ سے نفع دیتا ہے اور قحط کو دفع فرماتا ہے۔ ف۸۲ حشر کے لیے۔ ف۸۳ یہ خطاب مومنین مُکلَّفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو اللہ تعالٰی ان کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رفعِ دَرَجات کے لیے ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو گناہوں سے پاک ہیں اور چھوٹے بچے جو مُکلَّف نہیں ہیں اس آیت کے مُخاطَب نہیں۔ فائدہ: بعضے گمراہ فرقے جو تَناسُخ کے قائل ہیں اس آیت سے اِستدلال کرتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان کے گناہوں کا نتیجہ ہو اور ابھی تک ان سے کوئی گناہ ہوا نہیں تو لازم آیا کہ اس زندگی سے پہلے کوئی اور زندگی ہو جس میں گناہ ہوئے ہوں۔ یہ بات باطل ہے کیونکہ بچے اس کلام کے مُخاطَب ہی نہیں جیسا کہ بِالعُموم تمام خطاب عاقلین بالغین کو ہوتے ہیں پس تناسخ والوں کا اِستدلال باطل ہوا۔ ف۸۴ جو مصیبتیں تمہارے لیے مقدر ہوچکی ہیں ان سے کہیں بھاگ نہیں سکتے بچ نہیں سکتے۔ ف۸۵ کہ اس کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت و تکلیف سے بچا سکے۔ ف۸۶ بڑی بڑی کشتیاں ف۸۷ جو کشتیوں کو چلاتی ہے۔ ف۸۸ یعنی دریا کے اوپر ف۸۹ چلنے نہ پائیں۔ ف۹۰ صابر شاکر سے مومن مخلص مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر کرتا ہے اور راحت و عیش میں شکر۔ ف۹۱ یعنی کشتیوں کو غرق کردے۔ ف۹۲ جو اس میں سوار ہیں۔ ف۹۳ گناہوں میں سے کہ ان پر عذاب نہ کرے۔ ف۹۴ ہمارے عذاب سے۔

مَّحِیْصٍ ۞٣٥ فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ

جگہ نہیں تمہیں جو کچھ ملا ہے ف۹۵ وہ جیتی دنیا میں برتنے کا ہے ف۹۶ اور وہ جو اللہ کے

اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۞٣٦ وَالَّذِیْنَ

پاس ہے ف۹۷ بہتر ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ان کے لیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ف۹۸ اور وہ جو

یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۞٣٧

بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی

اور وہ جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا ف۹۹ اور نماز قائم رکھی ف۱۰۰ اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے

بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۞٣٨ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ

سے ہے ف۱۰۱ اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ کہ جب اُنھیں بغاوت پہنچے

یَنْتَصِرُوْنَ ۞٣٩ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

بدلہ لیتے ہیں ف۱۰۲ اور بُرائی کا بدلہ اُسی کی برابر برائی ہے ف۱۰۳ تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۞٤٠ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ

اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو ف۱۰۴ اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا اُن پر

مَا عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۞٤١ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ

کچھ مُواخَذہ کی راہ نہیں مواخذہ تو اُنھیں پر ہے جو ف۱۰۵ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

ف۹۵ دنیوی مال واسباب۔ ف۹۶ صرف چندروز اس کو بقا نہیں۔ ف۹۷ یعنی ثواب وہ ف۹۸ شانِ نزول: یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے اپنا کل مال صدقہ کر دیا اور اس پر عرب کے لوگوں نے آپ کو ملامت کی۔ ف۹۹ شانِ نزول: یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر کے ایمان و طاعت کو اختیار کیا۔ ف۱۰۰ اس پر مُداوَمت کی۔ ف۱۰۱ وہ جلدی اور خودرائی نہیں کرتے۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو قوم مشورہ کرتی ہے وہ صحیح راہ پر پہنچتی ہے۔ ف۱۰۲ یعنی جب ان پر کوئی ظلم کرے تو انصاف سے بدلہ لیتے ہیں اور بدلے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ ابن زید کا قول ہے کہ مومن دوطرح کے ہیں ایک وہ جو ظلم کو معاف کرتے ہیں پہلی آیت میں ان کا ذکر فرمایا گیا، دوسرے وہ جو ظالم سے بدلہ لیتے ہیں ان کا اس آیت میں ذکر ہے۔ عطا نے کہا کہ یہ وہ مومنین ہیں جنہیں کفار نے مکہ مکرمہ سے نکالا اور ان پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سرزمین میں تسلّط دیا اور انہوں نے ظالموں سے بدلہ لیا۔ ف۱۰۳ معنی یہ ہیں کہ بدلہ قدرِ جنایت ہونا چاہئے اس میں زیادتی نہ ہو اور بدلے کو برائی کہنا مجاز ہے کہ صورۃً مشابہ ہونے کے سبب سے کہا جاتا ہے اور جس کو وہ بدلہ دیا جائے اسے بُرا معلوم ہوتا ہے اور بُرائی کے ساتھ تعبیر کرنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ بدلہ لینا جائز ہے لیکن ''عفو'' اس سے بہتر ہے۔ ف۱۰۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ظالموں سے وہ مراد ہیں جو ظلم کی ابتداء کریں۔ ف۱۰۵ ابتداءً۔

وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۲ وَ
اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ف۱۰۶ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے اور
لَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۴۳ ع وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ع ۴ ۱۴ ۵
بے شک جس نے صبر کیا ف۱۰۷ اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے
فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
اُس کا کوئی رفیق نہیں اللہ کے مقابل ف۱۰۸ اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب دیکھیں گے ف۱۰۹
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۴ ج وَ تَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا
کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے ف۱۱۰ اور تم اُنھیں دیکھو گے کہ آگ پر پیش کیے جاتے ہیں
خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
ذلت سے دبے لچے چھپی نگاہوں دیکھتے ہیں ف۱۱۱ اور ایمان والے کہیں گے
اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ
بے شک ہار میں وہ ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے ہار بیٹھے قیامت کے دن ف۱۱۲ سنتے ہو
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝۴۵ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ
بے شک ظالم ف۱۱۳ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں اور اُن کے کوئی دوست نہ ہوئے کہ اللہ کے مقابل
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝۴۶ ؕ اِسْتَجِيْبُوْا
اُن کی مدد کرتے ف۱۱۴ اور جسے اللہ گمراہ کرے اس کے لیے کہیں راستہ نہیں ف۱۱۵ اپنے رب کا
لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
حکم مانو ف۱۱۶ اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ف۱۱۷ اس دن تمہیں کوئی

ف۱۰۶ تکبر اور مَعاصی کا ارتکاب کر کے۔ ف۱۰۷ ظلم وایذا پر اور بدلہ نہ لیا۔ ف۱۰۸ کہ اُسے عذاب سے بچا سکے۔ ف۱۰۹ روزِ قیامت ف۱۱۰ یعنی دنیا میں، تاکہ وہاں جا کر ایمان لے آئیں۔ ف۱۱۱ یعنی ذلّت وخوف کے باعث آگ کو دُزدِیدہ (ترچھی) نگاہوں سے دیکھیں گے جیسے کوئی گردن زَدنی (جس کے سر کو قلم کرنے کا حکم ہو وہ) اپنے قتل کے وقت تیغ زن (تلوار چلانے والے) کی تلوار کو دُزدِیدہ (ترچھی) نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ف۱۱۲ جانوں کا ہارنا تو یہ ہے کہ وہ کفر اختیار کر کے جہنّم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوئے اور گھر والوں کا ہارنا یہ ہے کہ ایمان لانے کی صورت میں جنت کی جو حوریں ان کے لیے نامزد تھیں ان سے محروم ہو گئے۔ ف۱۱۳ یعنی کافر۔ ف۱۱۴ اور اس کے عذاب سے بچا سکتے۔ ف۱۱۵ خیر کا نہ وہ دنیا میں حق تک پہنچ سکے نہ آخرت میں جنت تک۔ ف۱۱۶ اور سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرماں برداری کر کے توحید وعبادتِ الٰہی اختیار کرو۔ ف۱۱۷ اس سے مراد یا موت کا دن ہے یا قیامت کا۔

يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہیں انکار کرتے بنے ف۱۱۸ تو اگر وہ منہ پھیریں ف۱۱۹ تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر

حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

نہیں بھیجا ف۱۲۰ تم پر تو نہیں مگر پہنچا دینا ف۱۲۱ اور جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۱۲۲

فَرِحَ بِهَا ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ

اس پر خوش ہوجاتا ہے اور اگر اُنھیں کوئی برائی پہنچے ف۱۲۳ بدلہ اس کا جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۲۴ تو انسان بڑا

كَفُوْرٌ ﴿٤٨﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ

ناشکرا ہے ف۱۲۵ اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ف۱۲۶ پیدا کرتا ہے جو چاہے جسے چاہے

لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿٤٩﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ

بیٹیاں عطا فرمائے ف۱۲۷ اور جسے چاہے بیٹے دے ف۱۲۸ یا دونوں ملا دے

ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ يَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾ وَ مَا

بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بانجھ کردے ف۱۲۹ بے شک وہ علم و قدرت والا ہے اور کسی

كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ

آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر ف۱۳۰ یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے اُدھر ہو ف۱۳۱ یا کوئی

ف۱۱۸ اپنے گناہوں کا یعنی اس دن کوئی رہائی کی صورت نہیں نہ عذاب سے بچ سکتے ہو نہ اپنے اعمالِ قبیحہ کا انکار کر سکتے ہو جو تمہارے اعمال ناموں میں درج ہیں۔ ف۱۱۹ ایمان لانے اور اطاعت کرنے سے ف۱۲۰ کہ تم پر ان کے اعمال کی حفاظت لازم ہو۔ ف۱۲۱ اور وہ تم نے ادا کردیا۔ (وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ الْاَمْرِ بِالْجِهَادِ) ف۱۲۲ خواہ وہ دولت و ثروت ہو یا صحت و عافیت یا امن و سلامت یا جاہ و مرتبت ف۱۲۳ یا اور کوئی مصیبت و بلا مثل قحط و بیماری و تنگدستی وغیرہ کے رونما ہو۔ ف۱۲۴ یعنی ان کی نافرمانیوں اور معصیتوں کے سبب سے۔ ف۱۲۵ نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔ ف۱۲۶ جیسا چاہتا ہے تصرُّف فرماتا ہے، کوئی دخل دینے اور اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا۔ ف۱۲۷ بیٹا نہ دے۔ ف۱۲۸ دختر نہ دے۔ ف۱۲۹ کہ اس کی اولاد ہی نہ ہو وہ مالک ہے اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے جسے جو چاہے دے انبیاء علیہم السلام میں بھی یہ سب صورتیں پائی جاتی ہیں حضرت لُوط و حضرت شعیب علیہما السلام کی صرف بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہ تھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صرف فرزند تھے کوئی دختر ہوئی ہی نہیں اور سید انبیاء حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار فرزند عطا فرمائے اور چار صاحبزادیاں اور حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اولاد ہی نہیں۔ ف۱۳۰ یعنی بے واسطہ اس کے دل میں ''اِلقا'' فرما کر اور ''اِلہام'' کرکے بیداری میں یا خواب میں اس میں وحی کا وصول بے واسطہ سمع کے ہے اور آیت میں ''اِلَّا وَحْيًا'' سے یہی مراد ہے اس میں یہ قید نہیں کہ اس حال میں سامع مُتکلِّم کو دیکھتا ہو یا نہ دیکھتا ہو۔ مجاہد سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کے سینۂ مبارک میں زبور کی وحی فرمائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبحِ فرزند کی خواب میں وحی فرمائی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معراج میں اسی طرح کی وحی فرمائی جس کا ''فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى'' میں بیان ہے۔ یہ سب اسی قسم میں داخل ہیں۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خواب حق ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارِد ہے کہ انبیاء کے خواب وحی ہیں۔ (تفسیر ابی السعود وکبیر و مدارک و زرقانی علی المواہب وغیرہ) ف۱۳۱ یعنی رسول پس پردہ اس کا کلام سنے، اس طریق وحی میں بھی کوئی واسطہ نہیں مگر سامع کو اس حال میں مُتکلِّم کا دیدار نہیں ہوتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی طرح کے

رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے ف۱۳۲ بے شک وہ بلندی وحکمت والا ہے اور یونہی ہم نے تمہیں وحی

اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَ

بھیجی ف۱۳۳ ایک جانفزا چیز ف۱۳۴ اپنے حکم سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل

لٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ

ہاں ہم نے اُسے ف۱۳۵ نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں اور بے شک تم ضرور

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

سیدھی راہ بتاتے ہو ف۱۳۶ اللہ کی راہ ف۱۳۷ کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

ع ۵ الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

زمین میں سنتے ہو سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں

آیاتها ۸۹ | ۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳ | رکوعاتها ۷

سورۂ زخرف مکیہ ہے، اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

مع حٰمٓ ﴿۱﴾ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

روشن کتاب کی قسم ف۲ ہم نے اُسے عربی قرآن اُتارا کہ

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ۚ وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ؕ اَفَنَضْرِبُ

تم سمجھو ف۳ اور بے شک وہ اصل کتاب میں ف۴ ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے تو کیا ہم تم

کلام سے مشرف فرمائے گئے۔ شانِ نزول: یہود نے حضور پرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے وقت اس کو کیوں نہیں دیکھتے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام دیکھتے تھے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی ایسا پردہ ہو جیسا جسمانیات کے لیے ہوتا ہے اس پردہ سے مراد سامع کا دنیا میں دیدار سے مَحجوب ہونا ہے۔ ف۱۳۲ اس طریق وحی میں رسول کی طرف فرشتہ کی وَساطت ہے۔ ف۱۳۳ اے سیّد عالم خاتم المرسلین! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۳۴ یعنی قرآنِ پاک جو دلوں میں زندگی پیدا کرتا ہے۔ ف۱۳۵ یعنی قرآن شریف کو ف۱۳۶ یعنی دینِ اسلام۔ ف۱۳۷ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائی۔ ف۱ سورۂ زخرف مکیہ ہے اس سورت میں سات رکوع نواسی آیتیں اور تین ہزار چار سو حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن پاک کی جس میں ہدایت و ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں اور امت کے تمام شرعی ضروریات کو بیان فرما دیا۔ ف۳ اس کے معانی و احکام کو۔ ف۴ اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝٥ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ

سے ذکر کا پہلو پھیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ف۵ اور ہم نے کتنے ہی

نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝٦ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧

غیب بتانے والے (نبی) اگلوں میں بھیجے اور اُن کے پاس جو غیب بتانے والا (نبی) آیا اس کی ہنسی ہی بنایا کیے ف۶

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

تو ہم نے وہ ہلاک کردیئے جو اُن سے بھی پکڑ میں سخت تھے ف۷ اور اگلوں کا حال گزر چکا ہے اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۸

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٩

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو ضرور کہیں گے اُنھیں بنایا اس عزت والے علم والے نے ف۹

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمہارے لیے اس میں راستے کیے کہ

تَهْتَدُوْنَ ۝١٠ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

تم راہ پاؤ ف۱۰ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اُتارا ایک اندازے سے ف۱۱ تو ہم نے اس سے ایک

بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝١١ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ

مردہ شہر زندہ فرمادیا یونہی تم نکالے جاؤ گے ف۱۲ اور جس نے سب جوڑے بنائے ف۱۳ اور

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝١٢ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ

تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں سے سواریاں بنائیں کہ تم ان کی پیٹھوں پر ٹھیک بیٹھو ف۱۴

ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے۔ ف۵ یعنی تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں مُہمل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں امر و نہی کچھ نہ کریں۔ معنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے، حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر یہ قرآنِ پاک اٹھالیا جاتا اس وقت جبکہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اِعراض کیا تھا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ ف۶ جیسا آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں کفار کا قدیم سے یہ معمول چلا آیا ہے۔ ف۷ اور ہر طرح کا زور و قوت رکھتے تھے، آپ کی امت کے لوگ جو پہلے کفار کی چال چلتے ہیں انہیں ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کا بھی وہی انجام نہ ہو جو ان کا ہوا کہ ذلت و رسوائی کی عُقوبتوں سے ہلاک کئے گئے۔ ف۸ یعنی مشرکین سے۔ ف۹ یعنی اقرار کریں گے کہ آسمان و زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا اور یہ بھی اقرار کریں گے کہ وہ عزت و علم والا ہے باوجود اس اقرار کے بعث کا انکار کیسی انتہا درجہ کی جہالت ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اظہارِ قدرت کے لیے اپنی مصنوعات کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے اوصاف و شان کا اظہار کرتا ہے۔ ف۱۰ سفروں میں اپنے منازِل و مقاصد کی طرف۔ ف۱۱ تمہاری حاجتوں کی قدر نہ اتنا کم کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں نہ اتنا زیادہ کہ قومِ نوح کی طرح تمہیں ہلاک کردے۔ ف۱۲ اپنی قبروں سے زندہ کر کے۔ ف۱۳ یعنی تمام اصناف و انواع۔ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ "فرد" (اکیلا) ہے، ضِدّ (شریک ہونے) اور نِدّ (مثل ہونے) اور زوجیّت (جوڑا ہونے) سے منزّہ و پاک ہے اس کے سوا خَلق میں جو ہے زوج (جوڑا) ہے۔ ف۱۴ خشکی اور تری کے سفر میں۔

ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ
پھر اپنے رب کی نعمت یاد کرو جب اس پر ٹھیک بیٹھ لو اور یوں کہو پاکی ہے
الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا
اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کردیا اور یہ ہمارے بوتے (قابو) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب کی طرف
لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ
پلٹنا ہے ف۱۵ اور اس کے لیے اس کے بندوں میں سے ٹکڑا ٹھہرایا ف۱۶ بے شک آدمی ف۱۷ کھلا
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ؕ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَ اِذَا ع ۱۵/۷
ناشکرا ہے ف۱۸ کیا اس نے اپنے لیے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا ف۱۹ اور جب
بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ
اُن میں کسی کو خوشخبری دی جائے اُس چیز کی ف۲۰ جس کا وصف رحمٰن کے لیے بتا چکا ہے ف۲۱ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہے اور
كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَ هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَ
غم کھایا کرے ف۲۲ اور کیا ف۲۳ وہ جو گہنے (زیور) میں پروان چڑھے ف۲۴ اور بحث میں صاف بات نہ کرے ف۲۵ اور
جَعَلُوا الْمَلٰٓىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ
انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمٰن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا ف۲۶ کیا ان کے بناتے وقت یہ حاضر تھے ف۲۷

ف۱۵ آخرِ کار۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی ناقہ پر سوار ہوتے وقت پہلے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھتے پھر ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' اور ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' یہ سب تین تین بار پھر یہ آیت پڑھتے ''سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' اور اس کے بعد اور دعائیں پڑھتے اور جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کشتی میں سوار ہوتے تو فرماتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''۔ ف۱۶ یعنی کفار نے اس اقرار کے باوجود کہ اللہ تعالٰی آسمان و زمین کا خالق ہے یہ ستم کیا کہ ملائکہ کو اللہ تعالٰی کی بیٹیاں بتایا اور اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے ظالموں نے اللہ تبارک و تعالٰی کے لیے جز قرار دیا کیسا عظیم جرم ہے۔ ف۱۷ جو ایسی باتوں کا قائل ہے۔ ف۱۸ اس کا کفر ظاہر ہے۔ ف۱۹ ادنٰی اپنے لیے اور اعلٰی تمہارے لیے کیسے جاہل ہو کیا بکتے ہو۔ ف۲۰ یعنی بیٹی کی کہ تیرے گھر میں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ ف۲۱ کہ مَعاذَ اللہ وہ بیٹی والا ہے۔ ف۲۲ اور بیٹی کا ہونا اس قدر ناگوار سمجھے باوجود اس کے خدائے پاک کے لیے بیٹیاں بتائے (تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ) (اللہ کو برتری ہے اس سے) ف۲۳ کافر حضرت رحمٰن کے لیے اولاد کی قسموں میں سے تجویز کرتے ہیں۔ ف۲۴ یعنی زیوروں کی زیب و زینت میں ناز و نزاکت کے ساتھ پرورش پائے۔ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ زیور سے تَزَیُّن (زیب و زینت کرنا) دلیلِ نقصان ہے تو مردوں کو اس سے اِجتناب چاہیئے، پرہیزگاری سے اپنی زینت کریں۔ اب آگے آیت میں لڑکی کی ایک اور کمزوری کا اظہار فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۵ یعنی اپنے ضُعفِ حال اور قلتِ عقل کی وجہ سے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ عورت جب گفتگو کرتی ہے اور اپنی تائید میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دلیل پیش کر دیتی ہے۔ ف۲۶ حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتانے میں بے دینوں نے تین کفر کئے ایک تو اللہ تعالٰی کی طرف اولاد کی نسبت دوسرے اس ذلیل چیز کا اس کی طرف منسوب کرنا جس کو وہ خود بہت ہی حقیر سمجھتے ہیں اور اپنے لیے گوارا نہیں کرتے تیسرے ملائکہ کی توہین انہیں بیٹیاں بتانا۔ (مدارک) اب اس کا رَدّ فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۷ فرشتوں کا مذکر یا مؤنث ہونا ایسی چیز تو ہے نہیں جس پر کوئی عقلی

سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ط

اب لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی ف۲۸ اور ان سے جواب طلب ہوگا ف۲۹ اور بولے اگر رحمٰن چاہتا ہم اُنھیں نہ پوجتے ف۳۰

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ق اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ ط اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

اُنھیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں ف۳۱ یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ف۳۲ یا اس سے قبل ہم نے اُنھیں

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

کوئی کتاب دی ہے جسے وہ تھامے ہوئے ہیں ف۳۳ بلکہ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

پر پایا اور ہم ان کی لکیر پر چل رہے ہیں ف۳۴ اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں

فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ لا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودوں (مالداروں) نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا

وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ

اور ہم ان کی لکیر کے پیچھے ہیں ف۳۵ نبی نے فرمایا اور کیا جب بھی کہ میں تمہارے پاس وہ ف۳۶ لاؤں جو سیدھی راہ ہو اس سے ف۳۷ جس

عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ط قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

پر تمہارے باپ دادا تھے بولے جو کچھ تم لے کر بھیجے گئے ہم اُسے نہیں مانتے ف۳۸ تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا ف۳۹

دلیل قائم ہو سکے اور ان کے پاس خبر کوئی آئی نہیں تو جو کفار ان کو مؤنث قرار دیتے ہیں ان کا ذریعۂ علم کیا ہے کیا ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے اور انہوں نے مشاہدہ کرلیا ہے جب یہ بھی نہیں تو محض جاہلانہ گمراہی کی بات ہے۔ ف۲۸ یعنی کفار کا فرشتوں کے مؤنث ہونے پر گواہی دینا لکھ لیا جائے گا۔ ف۲۹ آخرت میں اور اس پر سزا دی جائے گی۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کفار سے دریافت فرمایا کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کس طرح کہتے ہو تمہارا ذریعۂ علم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں وہ سچے تھے۔ اس گواہی کو اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ لکھی جائے گی اور اس پر جواب طلب ہوگا۔ ف۳۰ یعنی ملائکہ کو۔ مطلب یہ تھا کہ اگر ملائکہ کی پرستش کرنے سے اللہ تعالٰی راضی نہ ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا اور جب عذاب نہ آیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ یہی چاہتا ہے۔ یہ انہوں نے ایسی باطل بات کہی جس سے لازم آئے کہ تمام جرم جو دنیا میں ہوتے ہیں ان سے خدا راضی ہے۔ اللہ تعالٰی ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ ف۳۱ وہ رضائے الٰہی کے جاننے والے ہی نہیں۔ ف۳۲ جھوٹ بکتے ہیں۔ ف۳۳ اور اس میں غیر خدا کی پرستش کی اجازت ہے ایسا نہیں یہ باطل ہے اور اس کے سوا بھی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔ ف۳۴ آنکھیں میچ کر بے سوچے سمجھے ان کا اتباع کرتے ہیں وہ مخلوق پرستی کیا کرتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی کوئی دلیل بجز اس کے نہیں ہے کہ یہ کام وہ باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں، اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ ان سے پہلے بھی ایسا ہی کہا کرتے تھے۔ ف۳۵ اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا کی اندھے بن کر پیروی کرنا کفار کا قدیمی مرض ہے اور انہیں اتنی تمیز نہیں کہ کسی کی پیروی کرنے کے لیے یہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ وہ سیدھی راہ پر ہو۔ چنانچہ ف۳۶ دینِ حق۔ ف۳۷ یعنی اس دین سے ف۳۸ اگرچہ تمہارا دین حق وصواب (درست) ہو مگر ہم اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے والے نہیں چاہے وہ کیسا ہی ہو اس پر اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے ف۳۹ یعنی رسولوں کے نہ ماننے والوں اور انہیں جھٹلانے والوں سے۔

ع ٢ ‏/ ٨

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ
تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی

قَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ لا اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ
قوم سے فرمایا میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوا اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ بہت جلد

سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾
مجھے راہ دے گا اور اُسے ف۴۰ اپنی نسل میں باقی کلام رکھا ف۴۱ کہ کہیں وہ باز آئیں ف۴۲

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٩﴾ وَ
بلکہ میں نے اُنھیں ف۴۳ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے ف۴۴ یہاں تک کہ اُن کے پاس حق ف۴۵ اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ف۴۶ اور

لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا
جب اُن کے پاس حق آیا بولے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں اور بولے کیوں نہ

نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿٣١﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ
اُتارا گیا یہ قرآن ان دو شہروں ف۴۷ کے کسی بڑے آدمی پر ف۴۸ کیا تمہارے رب کی

رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ
رحمت وہ بانٹتے ہیں ف۴۹ ہم نے اُن میں ان کی زیست (زندگی گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا ف۵۰ اور

ف۴۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اس توحیدی کلمہ کو جو فرمایا تھا کہ میں بیزار ہوں تمہارے معبودوں سے سوائے اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ ف۴۱ تو آپ کی اولاد میں مُوَحِّد (ایک خدا کو ماننے والے) اور توحید کے داعی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۴۲ شرک سے اور یہ دینِ برحق قبول کریں یہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمانے میں تنبیہ ہے کہ اے اہلِ مکہ اگر تمہیں اپنے باپ دادا کا اتباع کرنا ہی ہے تو تمہارے آباء میں جو سب سے بہتر ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کا اتباع کرو اور شرک چھوڑ دو اور یہ بھی دیکھو کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کو راہِ راست پر نہیں پایا تو ان سے بیزاری کا اعلان فرمادیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا راہِ راست پر ہوں دینِ حق رکھتے ہوں ان کا اتباع کیا جائے اور جو باطل پر ہوں گمراہی میں ہوں ان کے طریقہ سے بیزاری کا اعلان کیا جائے۔ ف۴۳ یعنی کفارِ مکہ کو ف۴۴ درازعمریں عطا فرمائیں اور ان کے کفر کے باعث ان پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہ کی۔ ف۴۵ یعنی قرآن شریف ف۴۶ یعنی سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روشن ترین آیات و معجزات کے ساتھ رونق افروز ہوئے اور آپ نے شرعی احکام واضح طور پر بیان فرمائے اور ہمارے اس انعام کا حق یہ تھا کہ اس رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ ف۴۷ مکہ مکرمہ وطائف ف۴۸ جو کثیرالمال جتھے دار ہو جیسے کہ مکہ مکرمہ میں ولید بن مُغیرہ اور طائف میں عُروہ بن مسعود ثقفی اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کا رد فرماتا ہے ف۴۹ یعنی کیا نبوت کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں کہ جس کو چاہیں دے دیں کس قدر جاہلانہ بات کہتے ہیں۔ ف۵۰ تو کسی کو غنی کیا کسی کو فقیر کسی کو قوی کسی کو ضعیف، مخلوق میں کوئی ہمارے حکم کو بدلنے اور ہماری تقدیر سے باہر نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا تو جب دنیا جیسی قلیل چیز میں کسی کو مجالِ اعتراض نہیں تو نبوت جیسے منصبِ عالی میں کیا کسی کو دم مارنے کا موقع ہے؟ ہم جسے چاہتے ہیں غنی کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں مخدوم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں فقیر کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں خادم بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں نبی بناتے ہیں جسے چاہتے ہیں امتی بناتے ہیں، امیر کیا کوئی اپنی قابلیّت سے ہو جاتا ہے؟ ہماری عطا ہے جسے جو چاہیں کریں۔

رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
اُن میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی ف۵۱ کہ ان میں ایک دوسرے کی
سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ
ہنسی بنائے ف۵۲ اور تمہارے رب کی رحمت ف۵۳ ان کی جمع جتھا سے بہتر ف۵۴ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ
سب لوگ ایک دین پر ہوجائیں ف۵۵ تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے چاندی
فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا
کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لیے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت
يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ
جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ف۵۶ اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور
الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ع ۳ ۱۰ ۹
آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ف۵۷ اور جسے رتوند (اندھا بننا) آئے رحمٰن کے ذکر سے ف۵۸
نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
ہم اس پر ایک شیطان تعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے اور بے شک وہ شیاطین ان کو ف۵۹ راہ سے روکتے ہیں

ف۵۱ قوت و دولت وغیرہ دنیوی نعمت میں۔ ف۵۲ یعنی مالدار فقیر کی ہنسی کرے۔ یہ قرطبی کی تفسیر کے مطابق ہے اور دوسرے مفسرین نے ''سُخْرِیًّا'' ہنسی بنانے کے معنی میں نہیں لیا ہے بلکہ اعمال و اِشغال کے مُسخّر بنانے کے معنی میں لیا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے دولت و مال میں لوگوں کو مُتفاوَت کیا تا کہ ایک دوسرے سے مال کے ذریعہ خدمت لے اور دنیا کا نظام مضبوط ہو غریب کو ذریعۂ معاش ہاتھ آئے اور مالدار کو کام کرنے والے بہم پہنچیں تو اس پر کون اعتراض کرسکتا ہے کہ فلاں کو کیوں غنی کیا اور فلاں کو فقیر اور جب دنیوی اُمور میں کوئی شخص دم نہیں مار سکتا تو نبوت جیسے رتبۂ عالی میں کسی کو کیا تابِ سخن وحقِ اعتراض اس کی مرضی جس کو چاہے سرفراز فرمائے۔ ف۵۳ یعنی جنت ف۵۴ یعنی اس مال سے بہتر ہے جس کو دنیا میں کفار جمع کر کے رکھتے ہیں۔ ف۵۵ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخیٔ عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہوجائیں گے۔ ف۵۶ کیونکہ دنیا اور اس کے سامان کی ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سَرِیْعَةُ الزَّوَال (جلد ختم ہونے والا) ہے۔ ف۵۷ جنہیں دنیا کی چاہت نہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) دوسری حدیث میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جاتے تھے راستہ میں ایک مُردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو۔ (اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِی وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ) حدیث: سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (اَلتِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَسَنٌ غَرِیْبٌ) حدیث: دُنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ ف۵۸ یعنی قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے۔ ف۵۹ یعنی اندھا بننے والوں کو۔

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ

اور ف۶۰ سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں یہاں تک کہ جب و۶۱ کافر ہمارے پاس آئے گا اپنے شیطان سے کہے گا ہائے کسی طرح مجھ میں

بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ

تجھ میں پورب پچھم (مشرق ومغرب) کا فاصلہ ہوتا تو کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور ہرگز تمہارا اس و۶۲ سے بھلا نہ ہوگا آج جب

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي

کہ و۶۳ تم نے ظلم کیا کہ تم سب عذاب میں شریک ہو تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے و۶۴ یا اندھوں کو راہ

الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ

دکھاؤ گے و۶۵ اور انھیں جو کھلی گمراہی میں ہیں و۶۶ تو اگر ہم تمہیں لے جائیں و۶۷ تو ان سے ہم

مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

ضرور بدلہ لیں گے و۶۸ یا تمہیں دکھا دیں و۶۹ جس کا انھیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم اُن پر بڑی قدرت والے ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ

تو مضبوط تھامے رہو اُسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ف۷۰ بےشک تم سیدھی راہ پر ہو اور

اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا

بےشک وہ و۷۱ شرف ہے تمہارے لیے و۷۲ اور تمہاری قوم کے لیے و۷۳ اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا و۷۴ اور اُن سے پوچھو جو ہم

مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۴/۱۰

نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اَور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا ہو و۷۵

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ

اور بےشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا بےشک میں اس کا رسول

ف۶۰ وہ اندھا بننے والے باوجود گمراہ ہونے کے و۶۱ روزِ قیامت و۶۲ حسرت وندامت و۶۳ ظاہر وثابت ہوگیا کہ دنیا میں شرک کر کے و۶۴ جو گوش قبول نہیں رکھتے۔ و۶۵ جو چشم حق بیں (حق دیکھنے والی آنکھ) سے محروم ہیں۔ و۶۶ جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔ و۶۷ یعنی اُنہیں عذاب کرنے سے پہلے تمہیں وفات دیں۔ و۶۸ آپ کے بعد۔ و۶۹ تمہارے حیات میں اُن پر اپنا وہ عذاب ف۷۰ ہماری کتاب قرآن مجید۔ و۷۱ قرآن شریف۔ و۷۲ کہ اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں نبوت وحکمت عطا فرمائی۔ و۷۳ یعنی امت کے لیے کہ انہیں اس سے ہدایت فرمائی۔ و۷۴ روزِ قیامت کہ تم نے قرآن کا کیا حق ادا کیا اس کی کیا تعظیم کی اس نعمت کا کیا شکر بجالائے۔ و۷۵ رسولوں سے سوال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے اَدیان ومِلَل کو تلاش کرو! کہیں بھی کسی نبی کی امت میں بت پرستی رَوا رکھی گئی ہے! اور اکثر مفسرین نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ مومنین اہلِ کتاب سے دریافت کرو کہ کیا کبھی کسی نبی نے غیر اللّٰہ کی عبادت کی اجازت دی! تاکہ مشرکین پر ثابت ہوجائے کہ مخلوق پرستی نہ کسی رسول نے بتائی نہ کسی کتاب میں آئی۔ یہ بھی ایک روایت ہے کہ شبِ معراج سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

ہوں جو سارے جہاں کا مالک ہے پھر جب وہ اُن کے پاس ہماری نشانیاں لایا ف۷۶ جبھی وہ ان پر ہنسنے لگے ف۷۷ اور

مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ

ہم انھیں جو نشانی دکھاتے وہ پہلے سے بڑی ہوتی ف۷۸ اور ہم نے اُنھیں مصیبت میں گرفتار کیا

لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

کہ وہ باز آئیں ف۷۹ اور بولے ف۸۰ کہ اے جادوگر ف۸۱ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر اس عہد کے سبب جو اس

عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ

کا تیرے پاس ہے ف۸۲ بے شک ہم ہدایت پر آئیں گے ف۸۳ پھر جب ہم نے اُن سے وہ مصیبت ٹال دی جبھی وہ

یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ

عہد توڑ گئے ف۸۴ اور فرعون اپنی قوم میں ف۸۵ پکارا کہ اے میری قوم کیا میرے لیے مصر کی

مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ؕ اَمْ اَنَا

سلطنت نہیں اور یہ نہریں کہ میرے نیچے بہتی ہیں ف۸۶ تو کیا تم دیکھتے نہیں ف۸۷ یا میں

خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ

بہتر ہوں ف۸۸ اس سے کہ ذلیل ہے ف۸۹ اور بات صاف کرتا معلوم نہیں ہوتا ف۹۰ تو اس پر کیوں نہ ڈالے گئے

انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریلِ امین نے عرض کیا کہ اے سرورِ اکرم! اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت فرمالیجئے کہ کیا اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی؟ حضور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی۔ ف۷۶ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر دلالت کرتی تھیں۔ ف۷۷ اور ان کو جادو بتانے لگے۔ ف۷۸ یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھی چڑھی تھی مراد یہ ہے کہ ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ ف۷۹ کفر سے ایمان کی طرف اور یہ عذاب قحط سالی اور طوفان وٹڈی وغیرہ سے کئے گئے یہ سب حضرت موسیٰ علیٰ نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نشانیاں تھیں جو ان کی نبوت پر دلالت کرتی تھیں اور ان میں ایک سے ایک بلندو بالا تھی۔ ف۸۰ عذاب دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ف۸۱ یہ کلمہ ان کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم وتکریم کا تھا وہ عالم و ماہر وحاذِق کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے اور اس کا سبب یہ تھا کہ ان کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی اور وہ اس کو صفتِ مدح سمجھتے تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بوقتِ اِلتجاء اس کلمہ سے نِدا کی، کہا: ف۸۲ وہ عہد یا تو یہ ہے کہ آپ کی دعا مُستَجاب ہے یا نبوت یا ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالینا۔ ف۸۳ ایمان لائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور ان پر سے عذاب اٹھالیا گیا۔ ف۸۴ ایمان نہ لائے کفر پر مُصِر رہے۔ ف۸۵ بہت افتخار کے ساتھ ف۸۶ یہ دریائے نیل سے نکلی ہوئی بڑی بڑی نہریں تھیں جو فرعون کے قَصر (محل) کے نیچے جاری تھیں۔ ف۸۷ میری عظمت وقوت اور شان وسَطوَت (شوکت)۔ اللّٰہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے! خلیفہ رشید نے جب یہ آیت پڑھی اور حکومتِ مصر پر فرعون کا غرور دیکھا تو کہا کہ میں وہ مصر اپنے ادنیٰ غلام کو دے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے "مصر" خُصَیب کو دے دیا جو ان کا غلام تھا اور وضو کرانے کی خدمت پر مامور تھا۔ ف۸۸ یعنی کیا تمہارے نزدیک ثابت ہوگیا اور تم نے سمجھ لیا کہ میں بہتر ہوں۔ ف۸۹ یہ اس بے ایمان متکبر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں کہا۔ ف۹۰ زبان میں گرہ ہونے کی وجہ سے جو بچپن میں آگ منہ میں رکھنے سے پڑ گئی تھی اور یہ

اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

سونے کے کنگن واف یا اس کے ساتھ فرشتے آتے کہ اس کے پاس رہتے وا۹۲ پھر اس نے اپنی قوم کو

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

کم عقل کرلیا و۹۳ تو وہ اس کے کہنے پر چلے و۹۴ بے شک وہ بے حکم لوگ تھے پھر جب انھوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ ع ۱۱/۵

ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا انھیں ہم نے کردیا اگلی داستان اور کہاوت پچھلوں کے لیے و۹۵

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی جائے جبھی تمہاری قوم اُس سے ہنسنے لگتے ہیں و۹۶ اور کہتے ہیں

ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ و۹۷ انھوں نے تم سے یہ نہ کہی مگر ناحق جھگڑے کو و۹۸ بلکہ وہ ہیں ہی

خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ

جھگڑالو لوگ و۹۹ وہ تو نہیں مگر ایک بندہ جس پر ہم نے احسان فرمایا و۱۰۰ اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے

اس ملعون نے جھوٹ کہا کیونکہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے زبان اقدس کی وہ گرہ زائل کردی تھی لیکن فرعونی پہلے ہی خیال میں تھے آگے پھر اسی فرعون کا کلام ذکر فرمایا جاتا ہے۔ و۹۱ یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو واجب الاطاعت سردار بنایا ہے تو انہیں سونے کا کنگن کیوں نہیں پہنایا۔ یہ بات اس نے اپنے زمانہ کے دستور کے مطابق کہی کہ اس زمانہ میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تھا اس کو سونے کے کنگن اور سونے کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ و۹۲ اور اس کے صدق کی گواہی دیتے۔ و۹۳ ان جاہلوں کی عقل خبط (خراب) کردی انہیں بہلا پھسلالیا۔ و۹۴ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کرنے لگے۔ و۹۵ کہ بعد والے ان کے حال سے نصیحت و عبرت حاصل کریں۔ و۹۶ شانِ نزول: جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریش کے سامنے یہ آیت "وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ اے مشرکین! تم اور جو چیز اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہے۔ یہ سن کر مشرکین کو بہت غصہ آیا اور ابن زِبَعریٰ کہنے لگا: یا محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں ہی کے لیے ہے یا ہر امت و گروہ کے لیے؟ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے معبودوں کے لیے بھی ہے اور سب امتوں کے لیے بھی۔ اس پر اس نے کہا کہ آپ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی ہیں اور آپ ان کی اور ان کی والدہ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ نصاریٰ ان دونوں کو پوجتے ہیں اور حضرت عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہیں یعنی یہود وغیرہ ان کو پوجتے ہیں تو اگر یہ حضرات (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں تو ہم راضی ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود بھی ان کے ساتھ ہوں اور یہ کہہ کر کفار خوب ہنسے اس پر یہ آیت اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی: "اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ" اور یہ آیت نازل ہوئی: "وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْیَمَ......الآیة" جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ابن زِبَعریٰ نے اپنے معبودوں کے لیے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مثال بیان کی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُجادَلہ کیا کہ نصاریٰ انہیں پوجتے ہیں تو قریش اس کی اس بات پر ہنسنے لگے۔ و۹۷ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہتر ہیں تو اگر (مَعاذَ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی ہوا کریں کچھ پرواہ نہیں اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: و۹۸ یہ جانتے ہوئے کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں باطل ہے اور آیہ کریمہ "اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" (بیشک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو) سے صرف بت مراد ہیں حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر

اِسۡرَآءِیۡلَ ﴿٥٩﴾ؕ وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِی الۡاَرۡضِ

عجیب نمونہ بنایا ف۱۰۱ اور اگر ہم چاہتے تو ف۱۰۲ زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

یَخۡلُفُوۡنَ ﴿٦٠﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا

بساتے ف۱۰۳ اور بے شک عیسٰی قیامت کی خبر ہے ف۱۰۴ تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میرے پیرو ہونا ف۱۰۵ یہ

صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿٦٢﴾

سیدھی راہ ہے اور ہرگز شیطان تمہیں نہ روک دے ف۱۰۶ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَیِّنَ لَكُمۡ

اور جب عیسٰی روشن نشانیاں ف۱۰۷ لایا اس نے فرمایا میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ف۱۰۸ اور اس لیے میں تم سے بیان کردوں

بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ

بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو ف۱۰۹ تو اللّٰہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو بے شک اللّٰہ

هُوَ رَبِّیۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخۡتَلَفَ

میرا رب اور تمہارا رب تو اسے پوجو یہ سیدھی راہ ہے ف۱۱۰ پھر وہ

الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿٦٥﴾

گروہ آپس میں مختلف ہوگئے ف۱۱۱ تو ظالموں کی خرابی ہے ف۱۱۲ ایک دردناک دن کے عذاب سے ف۱۱۳

هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِیَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٦﴾

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے اور اُنھیں خبر نہ ہو

اور ملائکہ کوئی مراد نہیں لیے جاسکتے۔ ابن زِبَعرٰی عرب تھا عربی زبان کا جاننے والا تھا یہ اس کو خوب معلوم تھا کہ ''مَاتَعۡبُدُوۡنَ'' میں جو ''مَا'' ہے اس کے معنی چیز کے ہیں، اس سے غیر ذوِی العُقول مراد ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اس کا زبان عرب کے اصول سے جاہل بن کر حضرت عیسٰی اور حضرت عزیر اور ملائکہ کو اس میں داخل کرنا کج حجتی اور جہل پروری ہے۔ ف۹۹ باطل کے درپے ہونے والے اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۱۰۰ نبوت عطا فرماکر۔ ف۱۰۱ اپنی قدرت کا کہ بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ف۱۰۲ اے اہلِ مکہ! ہم تمہیں ہلاک کر دیتے اور ف۱۰۳ جو ہماری عبادت و اطاعت کرتے۔ ف۱۰۴ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے اترنا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ ف۱۰۵ یعنی میری ہدایت و شریعت کا اتباع کرنا۔ ف۱۰۶ شریعت کے اتباع یا قیامت کے یقین یا دینِ الٰہی پر قائم رہنے سے۔ ف۱۰۷ یعنی معجزات ف۱۰۸ یعنی نبوت اور انجیلی احکام۔ ف۱۰۹ توریت کے احکام میں سے۔ ف۱۱۰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا کلام مبارک تمام ہو چکا آگے نصرانیوں کے شرکوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔ ف۱۱۱ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد ان میں سے کسی نے کہا کہ عیسٰی خدا تھے۔ کسی نے کہا: خدا کے بیٹے۔ کسی نے کہا: تین میں کے تیسرے۔ غرض نصرانی فرقے فرقے ہوگئے: یعقوبی، نُسطوری، مَلکانی، شَمعُونی۔ ف۱۱۲ جنھوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں کفر کی باتیں کہیں۔ ف۱۱۳ یعنی روزِ قیامت کے۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ؑ يٰعِبَادِ لَا ع ۱۱ / ۱۲

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار وف۱۱۴ ان سے فرمایا جائے گا

خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ج اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ج اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مسلمان تھے داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں تمہاری خاطریں ہوتیں وف۱۱۵

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ج وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ

ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو

الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ج وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ج وَتِلْكَ الْجَنَّةُ

جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے وف۱۱۶ اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ ہے وہ جنت

الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ

جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے تمہارے لیے اس میں بہت میوے ہیں

مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ج

کہ ان میں سے کھاؤ وف۱۱۷ بے شک مجرم وف۱۱۸ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ج وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

وہ کبھی ان پر سے ہلکا نہ پڑے گا اور وہ اس میں بے آس رہیں گے وف۱۱۹ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا ہاں وہ خود ہی

وف۱۱۴ یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یارب! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اکرام کر جیسا میرا اکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔ وف۱۱۵ یعنی جنت میں تمہارا اکرام ہوگا نعمتیں دی جائیں گی ایسے خوش کئے جاؤ گے کہ تمہارے چہروں پر خوشی کے آثار نمودار ہوں گے۔ وف۱۱۶ انواع واقسام کی نعمتیں۔ وف۱۱۷ جنتی درخت ثمر دار سدا بہار ہیں ان کی زیب وزینت میں فرق نہیں آتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی ان سے ایک پھل لے گا تو درخت میں اس کی جگہ دو پھل نمودار ہو جائیں گے۔ وف۱۱۸ یعنی کافر۔ وف۱۱۹ رحمت کی امید بھی نہ ہوگی۔

الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوۡا یٰمٰلِكُ لِیَقۡضِ عَلَیۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ

ظالم تھے ف۱۲۰ اور وہ پکاریں گے ف۱۲۱ اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کرچکے ف۱۲۲ وہ فرمائے گا ف۱۲۳ تمہیں

مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ﴿۷۸﴾

تو ٹھہرنا ہے ف۱۲۴ بے شک ہم تمہارے پاس حق لائے ف۱۲۵ مگر تم میں اکثر کو حق ناگوار ہے

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ﴿۷۹﴾ۚ اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ

کیا اُنھوں نے ف۱۲۶ اپنے خیال میں کوئی کام پکا کرلیا ہے ف۱۲۷ تو ہم اپنا کام پکا کرنے والے ہیں ف۱۲۸ کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات

سِرَّهُمۡ وَ نَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیۡهِمۡ یَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ كَانَ

اور ان کی مشورت نہیں سنتے ہاں کیوں نہیں ف۱۲۹ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں تم فرماؤ بفرضِ مُحال

لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا ف۱۳۰ پاکی ہے آسمانوں اور زمین

الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا

کے رب کو عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں ف۱۳۱ تو تم انھیں چھوڑو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں ف۱۳۲

حَتّٰى یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ

یہاں تک کہ اپنے اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے ف۱۳۳ اور وہی آسمان والوں کا خدا اور

فِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَكِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَكَ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ

زمین والوں کا خدا ف۱۳۴ اور وہی حکمت و علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے وہ کہ اسی کے لیے ہے سلطنت

ف۱۲۰ کہ سرکشی و نافرمانی کرکے اس حال کو پہنچے۔ ف۱۲۱ جہنّم کے داروغہ کو کہ ف۱۲۲ یعنی موت دے دے۔ مالک سے درخواست کریں گے کہ وہ اللّٰہ تبارک وتعالیٰ سے ان کی موت کی دعا کرے۔ ف۱۲۳ ہزار برس بعد۔ ف۱۲۴ عذاب میں ہمیشہ کبھی اس سے رہائی نہ پاؤ گے نہ موت سے نہ اور کسی طرح اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ اہلِ مکہ سے خطاب فرماتا ہے ف۱۲۵ اپنے رسولوں کی معرفت۔ ف۱۲۶ یعنی کفارِ مکّہ نے۔ ف۱۲۷ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے اور فریب سے ایذا پہنچانے کا اور درحقیقت ایسا ہی تھا کہ قریش دارُ النَّدوَہ میں جمع ہوکر حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لیے حیلے سوچتے تھے۔ ف۱۲۸ ان کے اس مکر و فریب کا بدلہ جس کا انجام ان کی ہلاکت ہے۔ ف۱۲۹ ہم ضرور سنتے ہیں اور پوشیدہ ظاہر ہر بات جانتے ہیں ہم سے کچھ نہیں چُھپ سکتا۔ ف۱۳۰ لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لیے اولاد مُحال ہے یہ نفیِ وَلَد میں مبالغہ ہے۔ شانِ نزول: نَضر بن حارث نے کہا تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو نَضر کہنے لگا: دیکھتے ہو قرآن میں میری تصدیق آگئی۔ ولید نے کہا کہ تیری تصدیق نہیں ہوئی بلکہ یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں ہے اور میں اہلِ مکہ میں سے پہلا مُوَحِّد ہوں اس سے ولد کی نفی کرنے والا۔ اس کے بعد اللّٰہ تبارک وتعالیٰ کی تَنۡزِیۡہ (پاکی) کا بیان ہے۔ ف۱۳۱ اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں۔ ف۱۳۲ یعنی جس لغو باطل میں ہیں اسی میں پڑے رہیں۔ ف۱۳۳ جس میں عذاب کئے جائیں گے اور وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۱۳۴ یعنی وہی معبود ہے آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيۡهِ

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور تمہیں

تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

اسی کی طرف پھرنا اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے ہاں شفاعت کا اختیار انھیں ہے

مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ

جو حق کی گواہی دیں ف۱۳۵ اور علم رکھیں ف۱۳۶ اور اگر تم اُن سے پوچھو ف۱۳۷ کہ انھیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے

وقف لازم

اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

اللہ نے ف۱۳۸ تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳۹ مجھے رسول ف۱۴۰ کے اس کہنے کی قسم ف۱۴۱ کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

ع ۷ / ۲۲ / ۱۳

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

تو اُن سے درگزر کرو ف۱۴۲ اور فرماؤ بس سلام ہے ف۱۴۳ کہ آگے جان جائیں گے ف۱۴۴

ایاتها ۵۹ | ۴۴ سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴ | رکوعاتها ۳

سورۂ دخان مکیہ ہے، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

مع ۱۲

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف۲ بےشک ہم نے اُسے برکت والی رات میں اُتارا ف۳ بےشک ہم

مُنۡذِرِيۡنَ ﴿۳﴾ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ﴿۴﴾ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف۴ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف۵ ہمارے پاس کے حکم سے بےشک

ف۱۳۵ یعنی توحیدِ الٰہی کی۔ ف۱۳۶ اس کا کہ اللہ ان کا رب ہے ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔ ف۱۳۷ یعنی مشرکین سے۔ ف۱۳۸ اور اللہ تعالیٰ کے خالقِ عالَم ہونے کا اقرار کریں گے۔ ف۱۳۹ اور باوجود اس اقرار کے اس کی توحید وعبادت سے پھرتے ہیں۔ ف۱۴۰ سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۱۴۱ اللہ تبارک وتعالیٰ کا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قولِ مبارک کی قسم فرمانا حضور کے اکرام اور حضور کی دعا والتجاء کے احترام کا اظہار ہے۔ ف۱۴۲ اور انہیں چھوڑ دو۔ ف۱۴۳ یہ سلام مُتارکت ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم تمہیں چھوڑتے ہیں اور تم سے امن میں رہنا چاہتے ہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبۡلَ الۡاَمۡرِ بِالۡجِهَادِ) ف۱۴۴ اپنا انجام کار۔ ف۱ سورۂ دُخان مکی ہے اس میں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو اکتیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن پاک کی جو حلال وحرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانے والا ہے۔ ف۳ اس رات سے یا شبِ قدر مراد ہے یا شبِ برَاءَۃ اس شب میں قرآن پاک بتمامہٖ لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل بیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوئے اس شب کو شبِ مبارکہ اس لیے فرمایا گیا

كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾

ہم بھیجنے والے ہیں ف۶ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بے شک وہی سنتا جانتا ہے

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٧﴾ لَا إِلَٰهَ وقف لازم

وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف۷ اس کے سوا

إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ

کسی کی بندگی نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ

فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾

شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ف۸ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا

يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَّبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا ف۹ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھول دے ہم

مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ

ایمان لاتے ہیں ف۱۰ کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف۱۱ حالانکہ ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لا چکا ف۱۲ پھر

تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمْ وقف لازم

اس سے روگرداں ہوئے اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف۱۳ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر

کہ اس میں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ف۴ اپنے عذاب کا۔ ف۵ سال بھر کے اَرزاق و آجال (اموات) واحکام۔ ف۶ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو۔ ف۷ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ ف۸ ان کا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ ان کی بات میں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپ کے ساتھ اِستہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان پر دعا کی کہ یارب! انہیں ایسی ہَفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا۔ یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا۔ ف۹ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہاں تک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہنچ گئے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو ان کو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضُعف سے نگاہوں میں خیرَگی (دُندھلاہٹ) آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہوگئی خاک اڑنے لگی غبار نے ہوا کو مُکَدَّر (میلا) کر دیا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے اور قریبِ قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہے گا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہوں گے۔ ان کے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا۔ ف۱۰ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں۔ ف۱۱ یعنی اس حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے۔ ف۱۲ اور معجزاتِ ظاہرات اور آیاتِ بیّنات پیش فرما چکا۔ ف۱۳ جس کو وحی کی غشی طاری ہونے کے وقت جِنّات یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں۔ (معاذاللہ تعالٰی)۔

عَآئِدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ يَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡكُبۡرٰى ۚ اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدۡ

وہی کرو گے ف۱۴ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ف۱۵ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہیں اور بے شک

فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ كَرِيۡمٌ ۙ﴿۱۷﴾ اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَىَّ

ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور اُن کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ف۱۶ کہ اللہ کے بندوں کو

عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىۡۤ

مجھے سپرد کردو ف۱۷ بے شک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو میں

اٰتِيۡكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۚ﴿۱۹﴾ وَاِنِّىۡ عُذۡتُ بِرَبِّىۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾

تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف۱۸ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو ف۱۹

وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِىۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوۡمٌ

اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف۲۰ تو اُس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ

مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسۡرِ بِعِبَادِىۡ لَيۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۙ﴿۲۳﴾ وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ

مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف۲۱ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ف۲۲ اور دریا کو یونہی جگہ جگہ سے

رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾ كَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۙ﴿۲۵﴾ وَّ

کھلا چھوڑ دے ف۲۳ بے شک وہ لشکر ڈبویا جائے گا ف۲۴ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور

زُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيۡمٍ ۙ﴿۲۶﴾ وَّنَعۡمَةٍ كَانُوۡا فِيۡهَا فٰكِهِيۡنَ ۙ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۛ وَ

کھیت اور عمدہ مکانات ف۲۵ اور نعمتیں جن میں فارغ البال تھے ف۲۶ ہم نے یونہی کیا اور

ف۱۴ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹو گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو ف۱۵ اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے یا روزِ بدر۔ ف۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ ف۱۷ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو۔ ف۱۸ اپنے صدقِ نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپ کو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے تو آپ نے فرمایا ف۱۹ یعنی میرا توکل و اعتماد اس پر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پروا نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے۔ ف۲۰ میری ایذا کے درپے نہ ہو، انہوں نے اس کو بھی نہ مانا۔ ف۲۱ یعنی بنی اسرائیل۔ ف۲۲ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہنچ کر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہوگئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اس کا لشکر آ رہا تھا آپ نے چاہا کہ پھر عصا مار کر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا ف۲۳ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں۔ ف۲۴ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہوگیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہوگئے اور ان کا تمام مال و متاع اور سامان یہیں رہ گیا۔ ف۲۵ آراستہ پیراستہ مزیّن۔ ف۲۶ عیش کرتے اِتراتے۔

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝٢٨ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا
ان کا وارث دوسری قوم کو کردیا ف۲۷ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے ف۲۸ اور انھیں
كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝٢٩ ع وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝٣٠ لا ع ٢٩/١٤
مہلت نہ دی گئی ف۲۹ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ف۳۰
مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝٣١ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى
فرعون سے بے شک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بے شک ہم نے اُنھیں ف۳۱
عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٢ ج وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝٣٣ اِنَّ
دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے اُنھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں صریح انعام تھا ف۳۲ بے شک
هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝٣٤ لا اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝٣٥
یہ ف۳۳ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ف۳۴ اور ہم اٹھائے نہ جائیں گے ف۳۵
فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٦ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ لا وَّالَّذِيْنَ
تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۳۶ کیا وہ بہتر ہیں ف۳۷ یا تُبّع کی قوم ف۳۸ اور جو
مِنْ قَبْلِهِمْ ط اَهْلَكْنٰهُمْ ز اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝٣٧ وَمَا خَلَقْنَا
ان سے پہلے تھے ف۳۹ ہم نے انھیں ہلاک کردیا ف۴۰ بے شک وہ مجرم لوگ تھے ف۴۱ اور ہم نے نہ بنائے

ف۲۷ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ ان کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست۔ ف۲۸ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان و زمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان و زمین روتے ہیں فرمایا: زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع و سجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح و تکبیر آسمان میں پہنچتی تھی۔ حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں۔ ف۲۹ توبہ وغیرہ کے لیے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد۔ ف۳۰ یعنی غلامی اور شاقّہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کیے جانے سے جو انہیں پہنچتا تھا ف۳۱ یعنی بنی اسرائیل کو۔ ف۳۲ کہ ان کے لیے دریا میں خشک رستے بنائے، ابر کو سائبان کیا، مَن و سلویٰ اتارا، اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں۔ ف۳۳ کفارِ مکہ۔ ف۳۴ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لیے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے ان کا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنا تھا جس کو اگلے جملے میں واضح کردیا۔ (کبیر) ف۳۵ بعد موت زندہ کر کے۔ ف۳۶ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قُصَیّ بن کِلاب کو زندہ کر دو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لیے وقت معیّن ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے جمے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اس کو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حُمق (بیوقوفی) یا مکابرہ ہوگا۔ ف۳۷ یعنی کفارِ مکّہ زور و قوت میں۔ ف۳۸ تُبّعِ حِمیَری بادشاہِ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی۔ ف۳۹ کافر امتوں میں سے۔ ف۴۰ اُن کے کُفر کے باعث۔ ف۴۱ کافر منکرِ بعث۔

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ

آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر وا۴۲ ہم نے اُنھیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ وا۴۳

وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِيۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۴۰﴾

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں وا۴۴ بے شک فیصلہ کا دن وا۴۵ ان سب کی میعاد ہے

يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ مَوۡلًى عَنۡ مَّوۡلًى شَيۡــًٔا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا وا۴۶ اور نہ ان کی مدد ہوگی وا۴۷ مگر جس پر اللہ

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۴۲﴾ ع اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ ع۱۵ ۲

رحم کرے وا۴۸ بے شک وہی عزت والا مہربان ہے بے شک تھوہڑ کا پیڑ وا۴۹ گنہگاروں

الۡاَثِيۡمِ ۛ ﴿۴۴﴾ كَالۡمُهۡلِ ۛ يَغۡلِىۡ فِى الۡبُطُوۡنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلۡىِ الۡحَمِيۡمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوۡهُ معانقة ۱۲

کی خوراک ہے وا۵۰ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے وا۵۱ اسے پکڑو وا۵۲

فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۖ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ

ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

الۡحَمِيۡمِ ؕ ﴿۴۸﴾ ذُقۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ

عذاب ڈالو وا۵۳ چکھ وا۵۴ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے وا۵۵ بے شک یہ ہے وہ وا۵۶ جس میں تم

تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ اَمِيۡنٍ ۙ ﴿۵۱﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۚ ﴿۵۲﴾

شبہ کرتے تھے وا۵۷ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں وا۵۸ باغوں اور چشموں میں

وا۴۲ اگر مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب وثواب نہ ہو تو خَلق کی پیدائش محض فنا کے لیے ہوگی اور یہ عَبَث ولعب ہے، تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب وجزا ہو۔ وا۴۳ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیّت پر عذاب کریں۔ وا۴۴ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وا۴۵ یعنی روزِ قیامت جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا۔ وا۴۶ اور قرابت ومحبت نفع نہ دے گی۔ وا۴۷ یعنی کافروں کی۔ وا۴۸ یعنی سوائے مؤمنین کے کہ وہ باذنِ الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے۔ (جمل) وا۴۹ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہلِ جہنّم کی خوراک ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہلِ دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے۔ وا۵۰ ابو جہل کی اور اس کے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں۔ وا۵۱ جہنّم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ وا۵۲ یعنی گنہگار کو۔ وا۵۳ اور اس وقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ وا۵۴ اس عذاب کو۔ وا۵۵ ملائکہ یہ کلمہ اِہانت اور تذلیل کے لیے کہیں گے کیونکہ ابو جہل کہا کرتا تھا کہ ''بطحاء'' میں میں بڑا عزت والا اکرم والا ہوں اُس کو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا کہ وا۵۶ عذاب جو تم دیکھتے ہو۔ وا۵۷ اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ وا۵۸ جہاں کوئی خوف نہیں۔

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ

پہنیں گے کریب اور قناویز ف٥٩ آمنے سامنے ف٦٠ یونہی ہے اور ہم نے انھیں بیاہ دیا

بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ف٦١ امن و امان سے ف٦٢ اس میں پہلی

فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا

موت کے سوا ف٦٣ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انھیں آگ کے عذاب سے بچا لیا ف٦٤ تمہارے

مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ

ربّ کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں ف٦٥ آسان کیا کہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾ ع ١٧ ١٦

وہ سمجھیں ف٦٦ تو تم انتظار کرو ف٦٧ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ف٦٨

ایاتھا ٣٧ | ٤٥ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ٦٥ | رکوعاتھا ٤

سورۂ جاثیہ مکیہ ہے، اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

کتاب کا اُتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے بے شک آسمانوں

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے ف٢ اور تمہاری پیدائش میں ف٣ اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے

ف٥٩ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس۔ ف٦٠ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو۔ ف٦١ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے۔ ف٦٢ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونے کا نہ ختم ہو جانے کا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی۔ ف٦٣ جو دنیا میں ہو چکی۔ ف٦٤ اس سے نجات عطا فرمائی۔ ف٦٥ یعنی عربی میں۔ ف٦٦ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں۔ ف٦٧ ان کے ہلاک و عذاب کا۔ ف٦٨ تمہاری موت کے (قِيْلَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ السَّيْفِ) ف١ یہ سورۂ جاثیہ ہے اس کا نام سورۂ شریعہ بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے سوائے آیت "قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا" کے۔ اس سورت میں چار رکوع سینتیس آیتیں چار سو اٹھاسی کلمے دو ہزار ایک سو اکیانوے حرف ہیں۔ ف٢ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی۔ ف٣ یعنی تمہاری پیدائش میں بھی اس کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں کہ نطفہ کو خون بناتا ہے، خون کو بستہ (جمع ہوا) کرتا ہے، خون بستہ کو گوشت پارہ (گوشت کا ٹکڑا) یہاں تک کہ پورا انسان بنا دیتا ہے۔

اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں وف۴ اور اس میں کہ اللہ

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِیْفِ

نے آسمان سے روزی کا سبب مینہ اُتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور ہواؤں کی

الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ

گردش میں وف۵ نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَیْلٌ لِّكُلِّ

پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے خرابی ہے ہر بڑے

اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ ﴿۷﴾ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

بہتان ہائے گنہگار کے لیے وف۶ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ہٹ پر جمتا ہے وف۷ غرور کرتا وف۸ گویا

یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْـًٔا اتَّخَذَهَا

انھیں سُنا ہی نہیں تو اُسے خوش خبری سناؤ دردناک عذاب کی اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی

هُزُوًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؕ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا یُغْنِیْ

ہنسی بناتا ہے اُن کے لیے خواری کا عذاب اُن کے پیچھے جہنم ہے وف۹ اور اُنھیں کچھ کام

عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْـًٔا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ لَهُمْ

نہ دے گا ان کا کمایا ہوا وف۱۰ اور نہ وہ جو اللہ کے سوا حمایتی ٹھہرا رکھے تھے وف۱۱ اوران کے لیے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؕ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ

بڑا عذاب ہے یہ وف۱۲ راہ دکھانا ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کو نہ مانا اُن کے لیے

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ؏ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ ع ۱۱ ۱۷

دردناک عذاب میں سے سخت تر عذاب ہے اللہ ہے جس نے تمہارے بس میں دریا کردیا کہ اس میں اس کے

وف۴ کہ کبھی گھٹتے ہیں کبھی بڑھتے ہیں اور ایک جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ وف۵ کہ کبھی گرم چلتی ہیں کبھی سرد کبھی جنوبی کبھی شمالی کبھی شرقی کبھی غربی۔ وف۶ یعنی نَضر بن حارِث کے لیے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت نَضر بن حارِث کے حق میں نازل ہوئی جو عجم کے قصے کہانیاں سنا کر لوگوں کو قرآن پاک سننے سے روکتا تھا اور آیت ہر ایسے شخص کے لیے عام ہے جو دین کو ضرر پہنچائے اور ایمان لانے اور قرآن سننے سے تکبّر کرے۔ وف۷ یعنی اپنے کفر پر۔ وف۸ ایمان لانے سے۔ وف۹ یعنی بعد موت ان کا انجامِ کار اور مآل (ٹھکانا) دوزخ ہے۔ وف۱۰ مال جس پر وہ بہت نازاں ہیں۔ وف۱۱ یعنی بُت جن کو پُوجا کرتے تھے۔ وف۱۲ قرآن شریف۔

فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمۡ

حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۳ اور اس لیے کہ حق مانو ف۱۴ اور تمہارے لیے کام میں لگائے

مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

جو کچھ آسمانوں میں ہیں ف۱۵ اور جو کچھ زمین میں ف۱۶ اپنے حکم سے بے شک اس میں نشانیاں ہیں

يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ

سوچنے والوں کے لیے ایمان والوں سے فرماؤ درگزریں اُن سے جو اللّٰہ کے دنوں کی اُمید نہیں

اللّٰهِ لِيَجۡزِىَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ

رکھتے ف۱۷ تاکہ اللّٰہ ایک قوم کو اس کی کمائی کا بدلہ دے ف۱۸ جو بھلا کام کرے تو اپنے لیے

وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ۫ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا بَنِىۡۤ

اور بُرا کرے تو اپنے بُرے کو ف۱۹ پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور بے شک ہم نے بنی

اِسۡرَآءِيۡلَ الۡكِتٰبَ وَالۡحُكۡمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ

اسرائیل کو کتاب ف۲۱ اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی ف۲۲ اور ہم نے اُنھیں ستھری روزیاں دیں ف۲۳ اور

فَضَّلۡنٰهُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا

اُنھیں اُن کے زمانہ والوں پر فضیلت بخشی اور ہم نے اُنھیں اس کام کی ف۲۴ روشن دلیلیں دیں تو اُنھوں نے اختلاف نہ کیا ف۲۵

ف۱۳ بحری سفروں سے اور تجارتوں سے اور غوّاصی (غوطہ خوری) کرنے اور موتی وغیرہ نکالنے سے۔ ف۱۴ اس کے نعمت و کرم اور فضل و احسان کا۔ ف۱۵ سورج چاند ستارے وغیرہ۔ ف۱۶ چوپائے درخت نہریں وغیرہ۔ ف۱۷ جو دن کہ اس نے مومنین کی مدد کے لیے مقرر فرمائے یا ''اللّٰہ تعالیٰ کے دِنوں'' سے وہ وقائع (واقعات) مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے بہرحال اُن امید نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہیں کہ کفار سے جو ایذا پہنچے اور ان کے کلمات جو تکلیف پہنچائیں مسلمان ان سے درگزر کریں مُنازعت (جھگڑا) نہ کریں۔ (وَقِيۡلَ اِنَّ الۡاٰيَةَ مَنۡسُوۡخَةٌ بِاٰيَةِ الۡقِتَالِ)۔ **شانِ نزول:** اس آیت کی شانِ نزول میں کئی قول ہیں: **ایک یہ کہ** غزوۂ بنی مُصطَلَق میں مسلمان بیرِ مُرَیۡسِیع پر اترے، یہ ایک کنواں تھا عبداللّٰہ بن اُبی منافق نے اپنے غلام کو پانی کے لیے بھیجا وہ دیر میں آیا تو اس سے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کنوئیں کے کنارے پر بیٹھے تھے، جب تک نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی مشکیں نہ بھر گئیں اس وقت تک انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا۔ یہ سن کر اس بدبخت نے ان حضرات کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ تلوار لے کر تیار ہوئے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس تقدیر پر آیت مدنی ہوگی۔ مُقاتِل کا قول ہے کہ قبیلہ بنی غِفار کے ایک شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو گالی دی تو آپ نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب آیت ''مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يُقۡرِضُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا'' نازل ہوئی تو فنحاص یہودی نے کہا کہ محمد (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کا رب محتاج ہوگیا (**معاذاللّٰہ تعالٰی**) اس کو سن کر حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے تلوار کھینچی اور اس کی تلاش میں نکلے۔ حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر انہیں واپس بلوالیا۔ ف۱۸ یعنی ان کے اعمال کا۔ ف۱۹ نیکی اور بدی کا ثواب اور عذاب اس کے کرنے والے پر ہے۔ ف۲۰ وہ نیکوں اور بدوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ ف۲۱ یعنی توریت۔ ف۲۲ ان میں بکثرت انبیاء پیدا کرکے۔ ف۲۳ حلال کشائش کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے اموال و دیار کا مالک کرکے اور مَنۡ و سَلۡوٰی نازل فرما کر۔ ف۲۴ یعنی امرِ دین

اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَهُمۡ

مگر بعد اس کے کہ علم اُن کے پاس آچکا ف۲۶ آپس کے حسد سے ف۲۷ بے شک تمہارا رب قیامت کے دن

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا كَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰكَ عَلٰی شَرِیۡعَةٍ

اُن میں فیصلہ کردے گا جس بات میں اختلاف کرتے ہیں پھر ہم نے اس کام کے ف۲۸

مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡهَا وَ لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمۡ

عمدہ راستہ پر تمہیں کیا ف۲۹ تو اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو ف۳۰ بے شک وہ

لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَیۡـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ

اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے

بَعۡضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًی وَّ رَحۡمَةٌ

دوست ہیں ف۳۱ اور ڈر والوں کا دوست اللہ ف۳۲ یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے ف۳۳ اور ایمان والوں کے لیے

لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ

ہدایت و رحمت کیا جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا ف۳۴ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنھیں ان

كَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَ مَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ

جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہوجائے ف۳۵ کیا ہی

مَا یَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی ع ۲ ۱۸

بُرا حکم لگاتے ہیں ف۳۶ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا ف۳۷ اور اس لیے کہ

اور بیانِ حلال وحرام اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی ۔ ف۲۵ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت میں ۔ ف۲۶ اور علم زوالِ اختلاف کا سبب ہوتا ہے اور یہاں ان لوگوں کے لیے اختلاف کا سبب ہوا اس کا باعث یہ ہے کہ علم ان کا مقصود نہ تھا بلکہ مقصود ان کا جاہ وریاست کی طلب تھی اسی لیے انہوں نے اختلاف کیا ۔ ف۲۷ کہ انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے جاہ وریاست کے اندیشہ سے آپ کے ساتھ حسد اور دشمنی کی اور کافر ہوگئے ۔ ف۲۸ یعنی دین کے ف۲۹ اے حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳۰ یعنی رؤسائے قریش کی جو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں ۔ ف۳۱ صرف دنیا میں اور آخرت میں ان کا کوئی دوست نہیں ۔ ف۳۲ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ ڈر والوں سے مراد مومنین ہیں اور آگے قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے ف۳۳ کہ اس سے انہیں امورِ دین میں بینائی حاصل ہوتی ہے ۔ ف۳۴ کفر و معاصی کا ۔ ف۳۵ یعنی ایمانداروں اور کافروں کی موت وحیات برابر ہوجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ ایماندار زندگی میں طاعت پر قائم رہے اور کافر بدیوں میں ڈوبے رہے تو ان دونوں کی زندگی برابر نہ ہوئی ایسے ہی موت بھی یکساں نہیں کہ مومن کی موت بشارت و رحمت و کرامت پر ہوتی ہے اور کافر کی رحمت سے مایوسی اور ندامت پر ۔ شانِ نزول: مشرکین مکہ کی ایک جماعت نے مسلمانوں سے کہا تھا اگر تمہاری بات حق ہو اور مرنے کے بعد اٹھنا ہو تو بھی ہم ہی افضل رہیں گے جیسا کہ دنیا میں ہم تم سے بہتر رہے ۔ ان کے رَدّ میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ف۳۶ مخالف، سرکش مخلص فرمانبردار کے برابر کیسے ہوسکتا ہے مومنین جنّاتِ عالیات میں عزت وکرامت اور عیش وراحت پائیں گے اور کفار اَسفل السافلین

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ

ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے ف۳۸ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ

کو اپنا خدا ٹھہرالیا ف۳۹ اور اللہ نے اُسے باوصف علم کے گمراہ کیا ف۴۰ اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ

آنکھوں پر پردہ ڈالا ف۴۱ تو اللہ کے بعد اُسے کون راہ دکھائے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور

قَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ

بولے ف۴۲ وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی ف۴۳ مرتے ہیں اور جیتے ہیں ف۴۴ اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ ف۴۵

وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اور اُنھیں اس کا علم نہیں ف۴۶ وہ تو نرے گمان دوڑاتے ہیں ف۴۷ اور جب اُن پر ہماری روشن

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

آیتیں پڑھی جائیں ف۴۸ تو بس اُن کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ف۴۹ تم اگر

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ

سچے ہو ف۵۰ تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے ف۵۱ پھر تم کو مارے گا ف۵۲ پھر تم سب کو اکٹھا کرے گا ف۵۳ قیامت

میں ذلت و اہانت کے ساتھ سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ف۳۷ کہ اس کی قدرت و وَحدانیت کی دلیل ہو۔ ف۳۸ نیک نیکی کا اور بد، بدی کا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس عالَم کی پیدائش سے اظہارِ عدل و رحمت مقصود ہے اور یہ پوری طرح قیامت ہی میں ہوسکتا ہے کہ اہلِ حق اور اہلِ باطل میں امتیازِ کامل ہو مومن مخلص درجاتِ جنت میں ہوں اور کافر نافرمان درکاتِ جہنّم (دوزخ کے طبقات) میں۔ ف۳۹ اور اپنی خواہش کا تابع ہوگیا جسے نفس نے چاہا پوجنے لگا مشرکین کا یہی حال تھا کہ وہ پتھر اور سونے اور چاندی وغیرہ کو پوجتے تھے جب کوئی چیز انہیں پہلی چیز سے اچھی معلوم ہوتی تھی تو پہلی کو توڑ دیتے پھینک دیتے دوسری کو پوجنے لگتے۔ ف۴۰ کہ اس گمراہ نے حق کو جان پہچان کر بے راہی اختیار کی۔ مفسرین نے اس کے یہ معنی بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے انجامِ کار اور اس کے شقی ہونے کو جانتے ہوئے اُسے گمراہ کیا یعنی اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا تھا کہ یہ اپنے اختیار سے راہِ حق سے منحرف ہوگا اور گمراہی اختیار کرے گا۔ ف۴۱ تو اس نے ہدایت و مَوعِظت (نصیحت) کو نہ سنا اور نہ سمجھا اور راہِ حق کو نہ دیکھا۔ ف۴۲ منکرینِ بعث۔ ف۴۳ یعنی اس زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں۔ ف۴۴ یعنی بعضے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں۔ ف۴۵ یعنی روز و شب کا دورہ وہ اسی کو مؤثر اعتقاد کرتے تھے اور ملک الموت کا اور بحکمِ الٰہی روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور ہر ایک حادثہ کو دَہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۴۶ یعنی وہ یہ بات بے علمی سے کہتے ہیں۔ ف۴۷ خلافِ واقع۔ مسئلہ: حوادِث کو زمانہ کی طرف نسبت کرنا اور ناگوار حوادث رونما ہونے سے زمانہ کو برا کہنا ممنوع ہے احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ف۴۸ یعنی قرآن پاک کی آیتیں جن میں اللہ تعالیٰ کے بعث بعد الموت پر قادر ہونے کی دلیلیں مذکور ہیں جب کفار ان کے جواب سے عاجز ہوتے ہیں۔ ف۴۹ زندہ کر کے۔ ف۵۰ اس بات میں کہ مُردے زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ف۵۱ دنیا میں بعد اس کے کہ تم بے جان نطفہ تھے۔ ف۵۲ تمہاری عمریں پوری ہونے کے وقت۔ ف۵۳ زندہ کر کے۔ تو جو پروردگار ایسی قدرت والا ہے وہ تمہارے باپ دادا کے زندہ کرنے پر بھی بالیقین قادر ہے وہ سب کو زندہ کرے گا۔

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَلِلّٰهِ مُلْكُ ع ۳ ۵ ۱۹

کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت آدمی نہیں جانتے ف۵۴ اور اللہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جس دن قیامت قائم ہوگی باطل والوں کی اس

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ قف كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ

دن ہار ہے ف۵۵ اور تم ہر گروہ ف۵۶ کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا ف۵۷

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ

آج تمہیں تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے ف۵۸ جو تم نے کیا تو وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اچھے کام کیے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں لے گا ف۵۹ یہی کھلی

الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ قف اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

کامیابی ہے اور جو کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں

فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تو تم تکبر کرتے تھے ف۶۰ اور تم مجرم لوگ تھے اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ ف۶۱ سچا ہے

وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا

اور قیامت میں شک نہیں ف۶۲ تم کہتے ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا

ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ

ہوتا ہے اور ہمیں ف۶۳ یقین نہیں اور اُن پر کھل گئیں ف۶۴ ان کے کاموں کی بُرائیاں ف۶۵ اور اُنہیں گھیر لیا

ف۵۴ اس کو کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان کا نہ جاننا دلائل کی طرف مُلتفت نہ ہونے اور غور نہ کرنے کے باعث ہے۔ ف۵۵ یعنی اُس دن کافروں کا ٹوٹے میں ہونا ظاہر ہوگا۔ ف۵۶ یعنی ہر دین والے۔ ف۵۷ اور فرمایا جائے گا ف۵۸ یعنی ہم نے فرشتوں کو تمہارے عمل لکھنے کا حکم دیا تھا۔ ف۵۹ جنت میں داخل فرمائے گا۔ ف۶۰ اور ان پر ایمان نہ لاتے تھے۔ ف۶۱ مُردوں کو زندہ کرنے کا۔ ف۶۲ وہ ضرور آئے گی تو ف۶۳ قیامت کے آنے کا ف۶۴ یعنی کفار پر آخرت میں۔ ف۶۵ جو انہوں

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ

اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے اور فرمایا جائے گا آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے ف٦٦ جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو

يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ

بھولے ہوئے تھے ف٦٧ اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ف٦٨ یہ اس لیے کہ تم

اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ

نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹا(مذاق) بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا ف٦٩ تو آج نہ وہ آگ سے نکالے

مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ

جائیں اور نہ اُن سے کوئی منانا چاہے ف٧٠ تو اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین

الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ

کا رب اور سارے جہاں کا رب اور اسی کے لیے بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع ٤ ١١ ٢٠

اور وہی عزت و حکمت والا ہے

نے دنیا میں کئے تھے اور ان کی سزائیں۔ ف٦٦ عذاب دوزخ میں۔ ف٦٧ کہ ایمان و طاعت چھوڑ بیٹھے۔ ف٦٨ جو تمہیں اس عذاب سے بچا سکے۔ ف٦٩ کہ تم اس کے مفتوں (فتنے میں مبتلا) ہو گئے اور تم نے بعث و حساب کا انکار کر دیا۔ ف٧٠ یعنی اب اُن سے یہ بھی مطلوب نہیں کہ وہ توبہ کر کے اور ایمان و طاعت اختیار کر کے اپنے رب کو راضی کریں کیونکہ اس روز کوئی عذر اور توبہ قبول نہیں۔

اٰیاتها ٣٥ ۔ ٤٦ سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ٦٦ ۔ رکوعاتها ٤

سورۂ احقاف مکیہ ہے ، اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا
یہ کتاب ف٢ اُتارنا ہے اللّٰہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ہم نے نہ بنائے
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ
آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق کے ساتھ ف٣ اور ایک مقرر معیاد پر ف٤ اور
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا
کافر اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ف٥ منہ پھیرے ہیں ف٦ تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ
تم اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو ف٧ مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کون سا ذرّہ بنایا یا
شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
آسمان میں اُن کا کوئی حصّہ ہے میرے پاس لاؤ اس سے پہلی کوئی کتاب ف٨ یا کچھ بچا کھچا علم ف٩
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ
اگر تم سچے ہو ف١٠ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللّٰہ کے سوا ایسوں کو پوجے ف١١ جو
لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَ
قیامت تک اس کی نہ سُنیں اور انھیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں ف١٢ اور

ف١ سورۂ احقاف مکیہ ہے مگر بعض کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں جیسے کہ آیت "قُلْ اَرَأَيْتُمْ" اور آیت "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ" اور تین ٣ آیتیں "وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ" اس سورت میں چار رکوع اور پینتیس آیتیں اور چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار پانچ سو ننانوے حرف ہیں۔ ف٢ یعنی قرآن شریف ف٣ کہ ہماری قُدرت و وحدانیت پر دلالت کریں ف٤ وہ مقرر میعاد روزِ قیامت ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین فنا ہو جائیں گے۔ ف٥ اس چیز سے مراد یا عذاب ہے یا روزِ قیامت کی وحشت یا قرآن پاک جو بعث و حساب کا خوف دلاتا ہے۔ ف٦ کہ اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ف٧ یعنی بُت جنھیں معبود ٹھہراتے ہو۔ ف٨ جو اللّٰہ تعالٰی نے قرآن سے پہلے اتاری ہو مراد یہ ہے کہ یہ کتاب یعنی قرآن مجید توحید اور ابطالِ شرک پر ناطق ہے اور جو کتاب بھی اس سے پہلے اللّٰہ تعالٰی کی طرف سے آئی اس میں یہی بیان ہے تم کتب الٰہیہ میں سے کوئی ایک کتاب تو ایسی لے آؤ جس میں تمہارے دین (بت پرستی) کی شہادت ہو۔ ف٩ پہلوں کا ف١٠ اپنے اس دعوے میں کہ خدا کا کوئی شریک ہے جس کی عبادت کا اس نے تمھیں حکم دیا ہے۔ ف١١ یعنی بتوں کو ف١٢ کیونکہ وہ جماد بے جان ہیں۔

وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِينَ ﴿٦﴾ وَ

اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن ہوں گے وا۱۳ اور ان سے منکر ہوجائیں گے وا۱۴ اور

إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ

جب اُن پر وا۱۵ پڑھی جائیں ہماری روشن آیتیں تو کافر اپنے پاس آئے ہوئے حق کو وا۱۶ کہتے ہیں

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۚ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا

یہ کھلا جادو ہے وا۱۷ کیا کہتے ہیں انھوں نے اسے جی سے بنایا وا۱۸ تم فرماؤ اگر میں نے اسے جی سے بنالیا ہوگا

تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفٰى بِهٖ

تو تم اللہ کے سامنے میرا کچھ اختیار نہیں رکھتے وا۱۹ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو وا۲۰ اور وہ کافی ہے

شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ

گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور وہی بخشنے والا مہربان ہے وا۲۱ تم فرماؤ میں کوئی

بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا

انوکھا رسول نہیں وا۲۲ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا وا۲۳ میں تو اسی کا تابع ہوں

وا۱۳ یعنی بت اپنے پجاریوں کے۔ وا۱۴ اور کہیں گے کہ ہم نے انہیں اپنی عبادت کی دعوت نہیں دی درحقیقت یہ اپنی خواہشوں کے پرستار تھے۔ وا۱۵ یعنی اہل مکہ پر وا۱۶ یعنی قرآن شریف کو بغیر غور و فکر کئے اور اچھی طرح سنے وا۱۷ کہ اس کے جادو ہونے میں شبہ نہیں اور اس سے بھی بدتر بات کہتے ہیں جس کا آگے ذکر ہے۔ وا۱۸ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ وا۱۹ یعنی اگر بالفرض میں دل سے بناتا اور اس کو اللہ تعالٰی کا کلام بتاتا تو وہ اللہ تعالٰی پر افتراء ہوتا اور اللہ تبارک و تعالٰی ایسے افتراء کرنے والے کو جلد عقوبت میں گرفتار کرتا ہے تمہیں تو یہ قدرت نہیں کہ تم اس کی عقوبت سے بچا سکو یا اس کے عذاب کو دفع کرسکو تو کس طرح ہوسکتا ہے کہ میں تمہاری وجہ سے اللہ تعالٰی پر افتراء کرتا۔ و۲۰ اور جو کچھ قرآن پاک کی نسبت کہتے ہو۔ وا۲۱ یعنی اگر تم کفر سے توبہ کرکے ایمان لاؤ تو اللہ تعالٰی تمہاری مغفرت فرمائے گا اور تم پر رحمت کرے گا۔ وا۲۲ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں تو تم کیوں نبوت کا انکار کرتے ہو۔ وا۲۳ اس کے معنی میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک تو یہ کہ قیامت میں جو میرے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا وہ مجھے معلوم نہیں یہ معنی ہوں تو یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات و عزّٰی کی قسم اللہ تعالٰی کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا یکساں حال ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو ان کا بھیجنے والا اُنہیں ضرور خبر دیتا کہ اُن کے ساتھ کیا کرے گا تو اللہ تعالٰی نے آیت "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا: یانبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائے گا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی: "لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ" اور یہ آیت نازل ہوئی "بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا" تو اللہ تعالٰی نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اور مؤمنین کے ساتھ کیا۔ دوسرا قول آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ آخرت کا حال تو حضور کو اپنا بھی معلوم ہے، مؤمنین کا بھی، مکذبین کا بھی۔ معنی یہ ہیں کہ دنیا میں کیا کیا جائے گا؟ یہ معلوم نہیں۔ اگر یہ معنی لیے جائیں تو بھی آیت منسوخ ہے اللہ تعالٰی نے حضور کو یہ بھی بتادیا "لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ" اور "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ" بہرحال اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضور کے ساتھ اور حضور کی امت کے ساتھ پیش آنے والے امور پر مطلع فرمادیا خواہ وہ دنیا کے ہوں یا آخرت کے اور اگر درایت بمعنی ادراک بالقیاس یعنی عقل سے جاننے کے معنی میں لیا جائے تو مضمون اور بھی زیادہ صاف ہے اور آیت کا اس کے بعد والا جملہ اس کا مؤید ہے۔

مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ

جو مجھے وحی ہوتی ہے ف۲۴ اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر وہ قرآن

عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

اللّٰه کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ف۲۵ اس پر گواہی دے چکا ف۲۶

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ ع وَقَالَ ع

تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا ف۲۷ بےشک اللّٰه راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ

کافروں نے مسلمانوں کو کہا اگر اس میں ف۲۸ کچھ بھلائی ہوتی تو یہ ف۲۹ ہم سے آگے اس تک نہ پہنچ جاتے ف۳۰ اور جب

لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ

انھیں اس کی ہدایت نہ ہوئی تو اب ف۳۱ کہیں گے کہ یہ پرانا بہتان ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی

مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ

کتاب ف۳۲ ہے پیشوا اور مہربانی اور یہ کتاب ہے تصدیق فرماتی ف۳۳ عربی زبان میں کہ ظالموں

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

کو ڈر سنائے اور نیکوں کو بشارت بےشک وہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللّٰه ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ ۚ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

پھر ثابت قدم رہے ف۳۴ نہ ان پر خوف ف۳۵ نہ ان کو غم ف۳۶ وہ جنت

الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

والے ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے ان کے اعمال کا انعام اور ہم نے آدمی کو حکم کیا

علامہ نیشاپوری نے اس آیت کے تحت فرمایا: ''میں'' کہ اس میں نفی اپنی ذات سے جاننے کی ہے ''مِنْ جِهَةِ الْوَحْيِ'' جاننے کی نفی نہیں۔ ف۲۴ یعنی میں جو کچھ جانتا ہوں اللّٰه تعالیٰ کی تعلیم سے جانتا ہوں۔ ف۲۵ وہ حضرت عبد اللّٰه بن سلام ہیں جو نبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی صحتِ نبوّت کی شہادت دی۔ ف۲۶ کہ وہ قرآن اللّٰه تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ف۲۷ اور ایمان سے محروم رہے تو اس کا نتیجہ کیا ہونا ہے۔ ف۲۸ یعنی دین محمد مصطفٰے صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم میں ف۲۹ غریب لوگ ف۳۰ شانِ نزول: یہ آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اگر دینِ محمدی حق ہوتا تو فلاں وفلاں اس کو ہم سے پہلے کیسے قبول کر لیتے۔ ف۳۱ عناد سے قرآن شریف کی نسبت ف۳۲ توریت ف۳۳ پہلی کتابوں کی ف۳۴ اللّٰه تعالیٰ کی توحید اور سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت پر دمِ آخر تک ف۳۵ قیامت میں ف۳۶ موت کے وقت۔

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَ

کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اٹھائے پھرنا اور

فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے ف۳۷ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا ف۳۸ اور چالیس برس کا ہوا ف۳۹

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ

عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ف۴۰

وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ

اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے ف۴۱ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ ف۴۲ میں تیری طرف رجوع لایا ف۴۳

وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا

اور میں مسلمان ہوں ف۴۴ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول

ف۳۷ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل چھ ماہ ہے کیونکہ جب دودھ چھڑانے کی مدّت دو سال ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ" تو حمل کے لیے چھ ماہ باقی رہے یہی قول ہے امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اور حضرت امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس آیت سے رضاع کی مدت ڈھائی سال ثابت ہوتی ہے۔ مسئلہ کی تفاصیل مع دلائل کتب اصول میں مذکور ہیں۔ ف۳۸ اور عقل و قوّت مستحکم ہوئی اور یہ بات تیس سے چالیس سال تک کی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۹ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور کی عمر شریف بیس سال کی تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرضِ تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے سایہ میں تشریف فرما ہوئے قریب ہی ایک راہب رہتا تھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس چلے گئے راہب نے آپ سے کہا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ فرما ہیں؟ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابنِ عبداللہ ہیں عبدالمطلب کے پوتے۔ راہب نے کہا: خدا کی قسم! یہ نبی ہیں، اس بیری کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اثر کر گئی اور نبوّت کا یقین آپ کے دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں آپ سے جدا نہ ہوتے۔ جب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو اپنی نبوت و رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے اس وقت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اڑتیس سال کی تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: ف۴۰ کہ ہم سب کو ہدایت فرمائی اور اسلام سے مشرف کیا۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ابو قحافہ اور والدہ کا نام ام الخیر ہے۔ ف۴۱ آپ کی یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن عمل کی وہ دولت عطا فرمائی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مومن جو ایمان کی وجہ سے سخت ایذاؤں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے ان کو آپ نے آزاد کیا انہیں میں سے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ یہ دعا بھی مستجاب ہوئی اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومن ہے اور ان میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ تمام عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین بھی مسلمان اور آپ کے صاحبزادے محمد اور عبد اللہ اور عبدالرحمٰن اور آپ کی صاحبزادیاں حضرت عائشہ اور حضرت اسماء اور آپ کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن یہ سب مومن اور سب شرفِ صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی پوتے بھی صحابی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف۔ ف۴۳ ہر امر میں جس میں تیری رضا ہو۔ ف۴۴ دِل سے بھی اور زبان سے بھی۔

عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ

فرمائیں گے ف۴۵ اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ

الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِيْۤ

جو انھیں دیا جاتا تھا ف۴۶ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا ف۴۷ اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو

اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَ هُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ

کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں (قومیں) گزر چکیں ف۴۸ اور وہ دونوں ف۴۹ اللہ سے فریاد کرتے ہیں

وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ

تیری خرابی ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۵۰ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

کہانیاں یہ وہ ہیں جن پر بات ثابت ہوچکی ف۵۱ ان گروہوں میں جو ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ

پہلے گزرے جن اور آدمی بے شک وہ زیاں کار (نقصان والے) تھے اور ہر ایک کے لیے ف۵۲

دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں ف۵۳ اور تاکہ اللہ ان کے کام انھیں پورے بھر دے ف۵۴ اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے اُن سے فرمایا جائے گا تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں

الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

فنا کرچکے اور انھیں برت چکے ف۵۵ تو آج تمہیں ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا سزا

ف۴۵ ان پر ثواب دیں گے۔ ف۴۶ دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے۔ ف۴۷ مراد اس سے کوئی خاص شخص نہیں ہے بلکہ ہر کافر جو بعث کا منکر ہو اور والدین کا نافرمان اور اس کے والدین اس کو دینِ حق کی دعوت دیتے ہوں اور وہ انکار کرتا ہو۔ ف۴۸ ان میں سے کوئی مر کر زندہ نہ ہوا۔ ف۴۹ ماں باپ۔ ف۵۰ مُردے زندہ فرمانے کا۔ ف۵۱ عذاب کی ف۵۲ مومن ہو یا کافر ف۵۳ یعنی منازل و مراتب ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزِ قیامت جنت کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور جہنّم کے درجات پست ہوتے چلے جاتے ہیں تو جن کے عمل اچھے ہوں وہ جنت کے اونچے درجے میں ہوں گے اور جو کفر و معصیت میں انتہا کو پہنچ گئے ہوں وہ جہنم کے سب سے نیچے درجے میں ہوں گے۔ ف۵۴ یعنی مومنوں اور کافروں کو فرمانبرداری اور نافرمانی کی پوری جزا دے۔ ف۵۵ یعنی لذّت و عیش جو تمہیں پانا تھا وہ سب دنیا میں تم نے ختم کر دیا اب تمہارے لیے آخرت میں کچھ بھی باقی نہ رہا اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ طیبات سے قوائے جسمانیہ اور جوانی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ تم نے اپنی جوانی اور اپنی قوتوں کو دنیا کے اندر کفر و معصیت میں خرچ کر دیا۔

تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝٢٠ ع وَاذْكُرْ ع ٢/٢

اس کی کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے اور سزا اس کی کہ حکم عدولی کرتے تھے ف٥٦ اور یاد کرو

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ

عاد کے ہم قوم ف٥٧ کو جب اس نے ان کو سرزمین احقاف میں ڈرایا ف٥٨ اور بے شک اس سے پہلے ڈر سنانے والے

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

گزر چکے اور اس کے بعد آئے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو بے شک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٢١ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

اندیشہ ہے بولے کیا تم اس لیے آئے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو تو ہم پر لاؤ ف٥٩ جس کا ہمیں وعدہ دیتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٢ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖؗ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ

اگر تم سچے ہو ف٦٠ اس نے فرمایا ف٦١ اس کی خبر تو اللہ ہی کے پاس ہے ف٦٢ میں تو تمہیں اپنے رب کے

اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝٢٣ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا

پیام پہونچاتا ہوں ہاں ہاں میری دانست میں تم نرے جاہل لوگ ہو ف٦٣ پھر جب انھوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح

مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا

آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اُن کی وادیوں کی طرف آتا ف٦٤ بولے یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا ف٦٥ بلکہ یہ تو وہ ہے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٤ۙ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ

جس کی تم جلدی مچاتے تھے ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہر چیز کو تباہ کر ڈالتی ہے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ

اپنے رب کے حکم سے ف٦٦ تو صبح رہ گئے کہ نظر نہ آتے تھے مگر ان کے سُونے (ویران) مکان ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں

ف٥٦ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی لذات اختیار کرنے پر کفار کو توبیخ فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب نے لذاتِ دنیویہ سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات تک حضور کے اہلِ بیت نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سرائے اقدس میں آگ نہ جلتی تھی چند کھجوروں اور پانی پر گزر کی جاتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے تھے کہ میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لیے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ ف٥٧ حضرت ہود علیہ السلام ف٥٨ شرک سے اور احقاف ایک ریگستانی وادی ہے جہاں قوم عاد کے لوگ رہتے تھے۔ ف٥٩ وہ عذاب ف٦٠ اس بات میں کہ عذاب آنے والا ہے۔ ف٦١ یعنی ہود علیہ السلام نے ف٦٢ کہ عذاب کب آئے گا ف٦٣ جو عذاب میں جلدی کرتے ہو اور عذاب کو جانتے نہیں ہو کہ کیا چیز ہے۔ ف٦٤ اور مدّت دراز سے ان کی سرزمین میں بارش نہ ہوئی تھی اس کالے بادل کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ف٦٥ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: ف٦٦ چنانچہ اس

الْمُجْرِمِيْنَ ۝٢٥ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا
مجرموں کو اور بے شک ہم نے انھیں وہ مقدور دیئے تھے جو تم کو نہ دیئے ف٦٧ اور اُن کے لیے کان
وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ
اور آنکھ اور دل بنائے ف٦٨ تو ان کے کان اور آنکھیں اور دل کچھ
اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا
کام نہ آئے جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے
ع ٣ كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٢٦ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ
جس کی ہنسی بناتے تھے اور بیشک ہم نے ہلاک کردیں ف٦٩ تمہارے آس پاس کی بستیاں ف٧٠ اور
صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝٢٧ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
طرح طرح کی نشانیاں لائے کہ وہ باز آئیں ف٧١ تو کیوں نہ مدد کی ان کی ف٧٢ جن کو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا
انھوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کو خدا ٹھہرا رکھا تھا ف٧٣ بلکہ وہ اُن سے گم گئے ف٧٤ اور یہ اُن کا
كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٢٨ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ
بہتان و افترا ہے ف٧٥ اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے ف٧٦ کان لگا کر
الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ
قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو ف٧٧ پھر جب پڑھنا ہوچکا اپنی قوم کی طرف

آندھی کے عذاب نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں کو ہلاک کردیا ان کے اموال آسمان و زمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اوپر ایمان لانے والوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا تھا ہوا جب اس خط کے اندر آتی تو نہایت نرم پاکیزہ فرحت انگیز سرد اور وہی ہوا قوم پر شدید سخت مہلک اور یہ حضرت ہُود علیہ السلام کا ایک معجزہ عظیمہ تھا۔ ف٦٧ اے اہلِ مکہ! وہ قوّت و مال اور طول عمر میں تم سے زیادہ تھے۔ ف٦٨ تاکہ دین کے کام میں لائیں مگر انہوں نے سوائے دنیا کی طلب کے ان خداداد نعمتوں سے دین کا کام ہی نہیں لیا۔ ف٦٩ اے قریش! ف٧٠ مثل ثمود و عاد و قوم لوط کے ف٧١ کفر و طغیان سے لیکن وہ باز نہ آئے تو ہم نے انہیں ان کے کفر کے سبب ہلاک کردیا۔ ف٧٢ اُن کفار کی اُن بتوں نے ف٧٣ اور جن کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ ان بتوں کے پوجنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ ف٧٤ اور نزولِ عذاب کے وقت کام نہ آئے۔ ف٧٥ کہ وہ بتوں کو معبود کہتے ہیں اور بت پرستی کو قربِ الٰہی کا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔ ف٧٦ یعنی اے سیّدِ عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت کو یاد کیجئے جب ہم نے آپ کی طرف جنّوں کی ایک جماعت کو بھیجا اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ سات جنّ تھے جنہیں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پیام رساں بنایا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نو تھے علماء محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ جنّ سب کے سب مکلّف ہیں اب ان جنّوں کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ جب آپ بطنِ نخلہ میں مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان مکہ مکرمہ کو آتے ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے اس وقت جنّ ف٧٧ تاکہ اچھی طرح

مُّنۡذِرِيۡنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوۡا يٰقَوۡمَنَاۤ اِنَّا سَمِعۡنَا كِتٰبًا اُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى

ڈر سناتے پلٹے ف۷۸ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی ف۷۹ کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی ف۸۰

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡۤ اِلَى الۡحَقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿٣٠﴾

اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی

يٰقَوۡمَنَاۤ اَجِيۡبُوۡا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوۡا بِهٖ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُجِرۡكُمۡ

اے ہماری قوم اللہ کے منادی ف۸۱ کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ کہ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے ف۸۲ اور تمہیں

مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنۡ لَّا يُجِبۡ دَاعِىَ اللّٰهِ فَلَيۡسَ بِمُعۡجِزٍ فِى

دردناک عذاب سے بچالے اور جو اللہ کے منادی کی بات نہ مانے وہ زمین میں قابو سے نکل کر

الۡاَرۡضِ وَلَيۡسَ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءُ‌ ؕ اُولٰٓـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٣٢﴾

جانے والا نہیں ف۸۳ اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ف۸۴ وہ ف۸۵ کھلی گمراہی میں ہیں

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَمۡ يَعۡىَ

کیا انھوں نے ف۸۶ نہ جانا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے

بِخَلۡقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنۡ يُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰى‌ ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿٣٣﴾

بنانے میں نہ تھکا قادر ہے کہ مُردے جِلائے (زندہ کرے) کیوں نہیں بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے

وَيَوۡمَ يُعۡرَضُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيۡسَ هٰذَا بِالۡحَـقِّ‌ ؕ قَالُوۡا

اور جس دن کافر آگ پر پیش کئے جائیں گے ان سے فرمایا جائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے

بَلٰى وَرَبِّنَا‌ ؕ قَالَ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿٣٤﴾ فَاصۡبِرۡ

کیوں نہیں ہمارے رب کی قسم فرمایا جائے گا تو عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا ف۸۷ تو تم صبر کرو

حضرت کی قرأت سن لیں۔ ف۷۸ یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر حضور کے حکم سے اپنی قوم کی طرف ایمان کی دعوت دینے گئے اور انہیں ایمان نہ لانے اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت سے ڈرایا۔ ف۷۹ یعنی قرآن شریف ف۸۰ عطاء نے کہا چونکہ وہ جنّ دین یہودیت پر تھے اس لیے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لیا۔ بعض مفسرین نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا نام نہ لینے کا باعث یہ ہے کہ اس میں صرف مواعظ ہیں احکام بہت ہی کم ہیں۔ ف۸۱ سیّد عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ف۸۲ جو اسلام سے پہلے ہوئے اور جن میں حق العباد نہیں۔ ف۸۳ اللہ تعالیٰ سے کہیں بھاگ نہیں سکتا اور اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ ف۸۴ جو اسے عذاب سے بچا سکے۔ ف۸۵ جو اللہ تعالیٰ کے منادی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات نہ مانیں ف۸۶ یعنی منکرین بعث نے ف۸۷ جس کے تم دنیا میں مرتکب ہوئے تھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرماتا ہے۔

كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ
جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا و۸۸ اور اُن کے لیے جلدی نہ کرو و۸۹ گویا وہ جس دن
يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ
دیکھیں گے و۹۰ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے و۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے و۹۲ تو کون
يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
ہلاک کیے جائیں گے مگر بےحکم لوگ و۹۳

اٰیاتها ۳۸ | ۴۷ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ۹۵ | رکوعاتها ۴

سورۂ محمد مدنیہ ہے، اس میں اڑتیں آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَ
جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا و۲ اللہ نے اُن کے عمل برباد کیے و۳ اور
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ
جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا و۴ اور وہی
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ
اُن کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی بُرائیاں اُتاردیں اور اُن کی حالتیں سنواردیں و۵ یہ اس لیے
الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ
کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف

و۸۸ اپنی قوم کی ایذا پر۔ و۸۹ عذاب طلب کرنے میں کیونکہ عذاب ان پر ضرور نازل ہونے والا ہے۔ و۹۰ عذابِ آخرت کو و۹۱ تو اس کی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ و۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔ و۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں۔ و۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں اور پانچ سو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو پچھتر حرف ہیں۔ و۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انہوں نے اسلام سے روکا و۳ جو کچھ بھی انہوں نے کیے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں۔ ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کردیئے۔ و۴ یعنی قرآن پاک و۵ امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ

سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷ تو جب کافروں سے تمہارا

كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انہیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو مضبوط باندھو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ۛؕ وَ لَوْ مع

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲ بات یہ ہے اور اللہ

يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لیتا ف۱۳ مگر اس لیے ف۱۴ کہ تم میں ایک کو دوسرے سے جانچے ف۱۵ اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا ف۱۶ جلد انہیں راہ دے گا ف۱۷ اور اُن کا کام

بَالَهُمْ ۚ۵ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۶ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

بنا دے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا انہیں اس کی پہچان کرادی ہے ف۱۸ اے ایمان والو اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۷ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تم دینِ خدا کی مدد کروگے اللہ تمہاری مدد کرے گا ف۱۹ اور تمہارے قدم جمادے گا ف۲۰ اور جنہوں نے کفر کیا

فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

تو اُن پر تباہی پڑے اور اللہ ان کے اعمال برباد کرے یہ اس لیے کہ انہیں ناگوار ہوا جو اللہ نے اُتارا ف۲۱

نے فرمایا کہ ان کے ایامِ حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیاں واقع نہ ہو۔ ف۶ یعنی قرآن شریف۔ ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔ ف۸ یعنی جنگ ہو ف۹ یعنی ان کو قتل کرو ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے۔ مسئلہ: مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احساناً چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ برأت کی آیت "اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ" سے منسوخ ہوگیا۔ ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔ ف۱۳ بغیر قتال کے انہیں زمین میں دھنسا کر یا ان پر پتھر برسا کر یا اور کسی طرح۔ ف۱۴ تمہیں قتال کا حکم دیا ف۱۵ قتال میں تاکہ مسلمان مقتول ثواب پائیں اور کافر عذاب۔ ف۱۶ ان کے اعمال کا ثواب پورا پورا دے گا۔ شانِ نزول: یہ آیت روزِ اُحد نازل ہوئی جبکہ مسلمان زیادہ مقتول و مجروح ہوئے۔ ف۱۷ درجات عالیات کی طرف۔ ف۱۸ وہ منازلِ جنت میں نو وارد نا آشنا کی طرح نہ پہنچیں گے جو کسی مقام پر جاتا ہے تو اس کو ہر چیز کے دریافت کرنے کی حاجت درپیش ہوتی ہے بلکہ وہ واقف کارانہ داخل ہوں گے اپنے منازل اور مساکن پہچانتے ہوں گے اپنی زوجہ اور خدام کو جانتے ہوں گے ہر چیز کا موقع ان کے علم میں ہوگا گویا کہ وہ ہمیشہ سے یہیں کے رہنے بسنے والے ہیں۔ ف۱۹ تمہارے دشمن کے مقابل۔ ف۲۰ معرکۂ جنگ میں اور حجت اسلام پر اور پل صراط پر۔ ف۲۱ یعنی قرآن پاک اس لیے کہ اس میں شہوات و لذات کے ترک اور طاعات و عبادات میں مشقتیں اٹھانے کے احکام ہیں جو نفس پر شاق ہوتے ہیں۔

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
تو اللہ نے ان کا کیا دھرا اکارت کیا تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾
اگلوں کا ۲۲ کیسا انجام ہوا اللہ نے اُن پر تباہی ڈالی ۲۳ اوران کافروں کے لیے بھی ویسی کتنی ہی ہیں ۲۴

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾ ع
یہ ۲۵ اس لیے کہ مسلمانوں کا مولیٰ اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
بے شک اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغوں میں جن کے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
نیچے نہریں رواں اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں ۲۶ جیسے چوپائے

الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ
کھائیں ۲۷ اور آگ میں ان کا ٹھکانا ہے اور کتنے ہی شہر کہ اس شہر سے ۲۸ قوت میں زیادہ تھے

قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى
جس نے تمھیں تمہارے شہر سے باہر کیا ہم نے اُنھیں ہلاک فرمایا توان کا کوئی مددگار نہیں ۲۹ تو کیا جو اپنے رب کی طرف سے

بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٤﴾
روشن دلیل پر ہو ۳۰ اس ۳۱ جیسا ہوگا جس کے بُرے عمل اُسے بھلے دکھائے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ۳۲

۲۲ یعنی پچھلی اُمتوں کا ۲۳ کہ انہیں اوران کی اولاد اوران کے اموال کو سب کو ہلاک کردیا۔ ۲۴ یعنی اگر یہ کافر سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہ لائیں تو ان کے لیے پہلے جیسی بہت سی تباہیاں ہیں۔ ۲۵ یعنی مسلمانوں کا منصور (مدد کیا ہوا) ہونا اور کافروں کا مقہور (غضب کیا ہوا) ہونا۔ ۲۶ دنیا میں چندروز غفلت کے ساتھ اپنے انجام و مآل کو فراموش کیے ہوئے۔ ۲۷ اورانہیں تمیز نہ ہو کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کیے جائیں گے یہی حال کفار کا ہے جو غفلت کے ساتھ دنیا طلبی میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے۔ ۲۸ یعنی مکہ مکرمہ والوں سے۔ ۲۹ جو عذاب و ہلاک سے بچا سکے۔ شانِ نزول: جب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور غار کی طرف تشریف لے چلے تو مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو اللہ تعالٰی کو بہت پیارا ہے اور اللہ تعالٰی کے شہروں میں تو مجھے بہت پیارا ہے اگر مشرکین مجھے نہ نکالتے تو میں تجھ سے نہ نکلتا، اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۳۰ اور وہ مومنین ہیں کہ وہ قرآن معجز اور معجزات نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی برہان قوی سے اپنے دین پر یقین کامل اور جزم صادق رکھتے ہیں۔ ۳۱ اس کافر مشرک ۳۲ اور انہوں نے کفر و بت پرستی اختیار کی ہرگز وہ مومن اور یہ کافر ایک سے نہیں ہوسکتے اور ان دونوں میں کچھ بھی نسبت نہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ

احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے ف۳۳ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ

ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا ف۳۴ اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے ف۳۵ اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ

ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ف۳۶ اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی

رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِی النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَ

مغفرت ف۳۷ کیا ایسے چین والے ان کے برابر ہو جائیں گے جنھیں ہمیشہ آگ میں رہنا اور انھیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے

هُمْ ﴿۱۵﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

کردے اور ان ف۳۸ میں سے بعض تمہارے ارشاد سنتے ہیں ف۳۹ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں ف۴۰

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَا ذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ

علم والوں سے کہتے ہیں ف۴۱ ابھی انھوں نے کیا فرمایا ف۴۲ یہ ہیں وہ جن کے دلوں پر اللہ نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

مہر کردی ف۴۳ اور اپنی خواہشوں کے تابع ہوئے ف۴۴ اور جنھوں نے راہ پائی ف۴۵ اللہ نے ان کی ہدایت ف۴۶ اور زیادہ فرمائی

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً ۚ

اور ان کی پرہیزگاری انھیں عطا فرمائی ف۴۷ تو کاہے کے انتظار میں ہیں ف۴۸ مگر قیامت کے کہ ان پر اچانک آجائے

ف۳۳ یعنی ایسا لطیف کہ نہ سڑے نہ اس کی بو بدلے نہ اس کے ذائقہ میں فرق آئے۔ ف۳۴ بخلاف دنیا کے دودھ کے کہ خراب ہو جاتے ہیں۔ ف۳۵ خالص لذّت ہی لذّت نہ دنیا کی شرابوں کی طرح اس کا ذائقہ خراب نہ اس میں میل کچیل نہ خراب چیزوں کی آمیزش نہ وہ سڑ کر بنی نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو نہ سر چکرائے نہ خمار آئے نہ دردِ سر پیدا ہو یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں وہاں کی شراب ان سب عیوب سے پاک نہایت لذیذ مفرح خوشگوار۔ ف۳۶ پیدائش میں یعنی صاف ہی پیدا کیا گیا دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے۔ ف۳۷ کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالئے گئے جو چاہیں کھائیں جتنا چاہیں کھائیں نہ حساب نہ عِقاب۔ ف۳۸ کفار ف۳۹ خطبہ وغیرہ میں نہایت بے التفاتی کے ساتھ ف۴۰ یہ منافق لوگ تو ف۴۱ یعنی علماء صحابہ سے مثل ابنِ مسعود و ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم کے مسخرگی (مذاق) کے طور پر ف۴۲ یعنی سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالٰی ان منافقوں کے حق میں فرماتا ہے: ف۴۳ یعنی جب انہوں نے حق کا اتباع ترک کیا تو اللہ تعالٰی نے ان کے قلوب کو مُردہ کر دیا۔ ف۴۴ اور انہوں نے نفاق اختیار کیا۔ ف۴۵ یعنی وہ اہل ایمان جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کلام غور سے سنا اور اس سے نفع اٹھایا۔ ف۴۶ یعنی بصیرت و علم شرحِ صدر ف۴۷ یعنی پرہیزگاری کی توفیق دی اور اس پر مدد فرمائی یا یہ معنی ہیں کہ انہیں پرہیزگاری کی جزا دی اور اس کا ثواب عطا فرمایا۔ ف۴۸ کفار و منافقین۔

فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ

کہ اس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں ف۴۹ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ اور کہاں ان کا سمجھنا تو جان لو کہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ

اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو ف۵۰ اور اللہ

يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ ع ۸ ۲

جانتا ہے دن کو تمہارا پھرنا ف۵۱ اور رات کو تمہارا آرام لینا ف۵۲ اور مسلمان کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہ

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ

اُتاری گئی ف۵۳ پھر جب کوئی پختہ سورت اتاری گئی ف۵۴ اور اس میں جہاد کا حکم فرمایا گیا تو تم دیکھو گے

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ

انھیں جن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵۵ کہ تمہاری طرف ف۵۶ اس کا دیکھنا دیکھتے ہیں جس پر

الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ ۚ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫

مُردنی چھائی ہو تو اُن کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے ف۵۷ اور اچھی بات کہتے پھر جب حکم ناطق ہو چکا ف۵۸

فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ ۚ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

تو اگر اللہ سے سچے رہتے ف۵۹ تو ان کا بھلا تھا تو کیا تمہارے یہ پچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو

تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

زمین میں فساد پھیلاؤ ف۶۰ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ ف۶۱ لوگ جن پر اللہ نے

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

لعنت کی اور اُنھیں حق سے بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں ف۶۲ تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں ف۶۳ یا بعضے

ف۴۹ جن میں سے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور قمر کا شق ہونا ہے۔ ف۵۰ یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں اور آپ شفیع مقبول الشفاعۃ ہیں اس کے بعد مومنین و غیر مومنین سب سے عام خطاب ہے۔ ف۵۱ اپنے اَشغال (مشغلوں) میں اور معاش (روزی) کے کاموں میں۔ ف۵۲ یعنی وہ تمہارے تمام احوال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ ف۵۳ شانِ نزول: مومنین کو جہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ کا بہت ہی شوق تھا وہ کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہوتا کہ ہم جہاد کریں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۵۴ جس میں صاف غیر محتمل بیان ہو اور اس کا کوئی حکم منسوخ ہونے والا نہ ہو۔ ف۵۵ یعنی منافقین کو ف۵۶ پریشان ہو کر ف۵۷ اللہ تعالیٰ اور رسول کی ف۵۸ اور جہاد فرض کردیا گیا۔ ف۵۹ ایمان و طاعت پر قائم رہ کر ف۶۰ رشوتیں لو ظلم کرو آپس میں لڑو ایک دوسرے کو قتل کرو ف۶۱ مفسد ف۶۲ کہ راہِ حق نہیں دیکھتے۔ ف۶۳ جو حق کو پہچانیں۔

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا
دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں و۶۴ بے شک وہ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے و۶۵ بعد اس کے کہ ہدایت

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰی لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
ان پر کھل چکی تھی و۶۶ شیطان نے انھیں فریب دیا و۶۷ اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی و۶۸ یہ اس لیے کہ

قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚۖ وَ اللّٰهُ
اُنھوں نے و۶۹ کہا ان لوگوں سے و۷۰ جنھیں اللّٰہ کا اتارا ہوا و۷۱ ناگوار ہے ایک کام میں ہم تمہاری مانیں گے و۷۲ اور اللّٰہ

یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ
ان کی چھپی ہوئی جانتا ہے تو کیسا ہوگا جب فرشتے اُن کی روح قبض کریں گے اُن کے منہ

وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ
اور اُن کی پیٹھیں مارتے ہوئے و۷۳ یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللّٰہ کی ناراضی ہے و۷۴ اور اس کی خوشی و۷۵ انھیں گوارا نہ ہوئی

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۲۸﴾ ع اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ ع ۹ ۲
تو اس نے ان کے اعمال اکارت کردیئے کیا جن کے دلوں میں بیماری ہے و۷۶ اس گھمنڈ میں ہیں کہ

یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ؕ
اللّٰہ ان کے چھپے بیر (چھپی دشمنی) ظاہر نہ فرمائے گا و۷۷ اور اگر ہم چاہیں تو تمہیں ان کو دکھادیں کہ تم ان کی صورت سے پہچان لو و۷۸

وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ
اور ضرور تم انھیں بات کے اسلوب میں پہچان لو گے و۷۹ اور اللّٰہ تمہارے عمل جانتا ہے و۸۰ اور ضرور ہم تمہیں جانچیں گے و۸۱

و۶۴ کفر کے، کہ حق کی بات ان میں پہنچنے ہی نہیں پاتی۔ و۶۵ نفاق سے۔ و۶۶ اور طریق ہدایت واضح ہو چکا تھا۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ کفار اہل کتاب کا حال ہے جنھوں نے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو پہچانا اور آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی پھر باوجود جاننے پہچاننے کے کفر اختیار کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اور ضحاک وسدی کا قول ہے کہ اس سے منافق مراد ہیں جو ایمان لاکر کفر کی طرف پھر گئے۔ و۶۷ اور برائیوں کو ان کی نظر میں ایسا مزیّن کیا کہ انہیں اچھا سمجھیں و۶۸ کہ ابھی بہت عمر پڑی ہے خوب دنیا کے مزے اٹھالو اور ان پر شیطان کا فریب چل گیا۔ و۶۹ یعنی اہلِ کتاب یا منافقین نے پوشیدہ طور پر و۷۰ یعنی مشرکین سے و۷۱ قرآن اور احکامِ دین و۷۲ یعنی سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت اور حضور کے خلاف ان کے دشمنوں کی امداد کرنے میں اور لوگوں کو جہاد سے روکنے میں۔ و۷۳ لوہے کے گرزوں سے و۷۴ اور وہ بات رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کو جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ وہ بات توریت کے ان مضامین کا چھپانا ہے جن میں رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعت شریف ہے۔ و۷۵ ایمان وطاعت اور مسلمانوں کی مدد اور رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا۔ و۷۶ نفاق کی و۷۷ یعنی ان کی وہ عداوتیں جو وہ مومنین کے ساتھ رکھتے ہیں۔ و۷۸ حدیث: حضرت انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے کوئی منافق مخفی نہ رہا آپ سب کو ان کی صورتوں سے پہچانتے تھے۔ و۷۹ اور وہ اپنے ضمیر کا حال ان سے چھپا نہ سکیں گے

حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ
یہاں تک کہ دیکھ لیں ف۸۲ تمہارے جہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہاری خبریں آزمالیں ف۸۳ بےشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ
وہ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے ف۸۴ روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْــٴًـا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾
کہ ہدایت اُن پر ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کا کیا دھرا اکارت کردے گا ف۸۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا
اے ایمان والو اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو ف۸۶ اور اپنے عمل باطل

اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا
نہ کرو ف۸۷ بےشک جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ
ہی مرگئے تو اللہ ہرگز اُنھیں نہ بخشے گا ف۸۸ تو تم سُستی نہ کرو ف۸۹ اور آپ صلح کی طرف نہ بلاؤ ف۹۰ اور

چنانچہ اس کے بعد جو منافق لب ہلاتا تھا حضور اس کے نفاق کو اس کی بات سے اور اس کے فحوائے کلام (اندازِ گفتگو) سے پہچان لیتے تھے۔ فائدہ: اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت سے وجوہِ علم عطا فرمائے ان میں سے صورت سے پہچاننا بھی ہے اور بات سے پہچاننا بھی۔ ف۸۰ یعنی اپنے بندوں کے تمام اعمال۔ ہر ایک کو اس کے لائق جزا دے گا۔ ف۸۱ آزمائش میں ڈالیں گے ف۸۲ یعنی ظاہر فرما دیں ف۸۳ تاکہ ظاہر ہو جائے کہ طاعت و اخلاص کے دعوے میں تم میں سے کون اچھا ہے۔ ف۸۴ اس کے بندوں کو ف۸۵ اور وہ صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہ پائیں گے کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ کے لیے نہ ہو اس کا ثواب ہی کیا۔ شانِ نزول: جنگ بدر کے لیے جب قریش نکلے تو وہ سال قحط کا تھا لشکر کا کھانا قریش کے دولتمندوں نے نوبت بنوبت (باری باری) اپنے ذمہ لے لیا تھا مکہ مکرمہ سے نکل کر سب سے پہلا کھانا ابوجہل کی طرف سے تھا جس کے لیے اس نے دس اونٹ ذبح کئے تھے پھر صفوان نے مقام عُسفان میں نو اونٹ پھر سہل نے مقام قدید میں دس یہاں سے وہ لوگ سمندر کی طرف پھر گئے اور رستہ گم ہوگیا ایک دن ٹھہرے وہاں شیبہ کی طرف سے کھانا ہوا نو اونٹ ذبح ہوئے پھر مقام ابواء میں پہنچے، وہاں مُقَیّس جمحی نے نو اونٹ ذبح کئے۔ حضرت عباس (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کی طرف سے بھی دعوت ہوئی اس وقت تک آپ مشرف باسلام نہ ہوئے تھے آپ کی طرف سے دس اونٹ ذبح کئے گئے پھر حارث کی طرف سے نو اور ابوالبختری کی طرف سے بدر کے چشمے پر دس اونٹ۔ ان کھانا دینے والوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۸۶ یعنی ایمان و طاعت پر قائم رہو ف۸۷ ریا یا نفاق سے۔ شانِ نزول: بعض لوگوں کا خیال تھا کہ جیسے شرک کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں اسی طرح ایمان کی برکت سے کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ مومن کے لیے اطاعتِ خدا و رسول ضروری ہے گناہوں سے بچنا لازم ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں عمل کے باطل کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تو آدمی جو عمل شروع کرے خواہ وہ نفل ہی ہو نماز یا روزہ یا اور کوئی لازم ہے کہ اس کو باطل نہ کرے۔ ف۸۸ شانِ نزول: یہ آیت اہلِ قلیب کے حق میں نازل ہوئی قلیب بدر میں ایک کنواں ہے جس میں مقتولِ کفّار ڈالے گئے تھے ابوجہل اور اس کے ساتھی اور حکم آیت کا ہر کافر کے لیے عام ہے جو کفر پر مرا ہو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے گا اس کے بعد اصحاب رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرمایا جاتا ہے اور حکم میں تمام مسلمان شامل ہیں۔ ف۸۹ یعنی دشمن کے مقابل میں کمزوری نہ دکھاؤ ف۹۰ کفار کو۔ قرطبی میں ہے کہ اس آیت کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ آیت "وَاِنْ جَنَحُوْا" کی ناسخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے صلح کی طرف مائل ہونے کو منع فرمایا جبکہ صلح کی حاجت نہ ہو اور بعض علماء نے کہا کہ

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝٣٥ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ

تم ہی غالب آؤ گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ف۹۱ دنیا کی زندگی

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ

تو یہی کھیل کود ہے ف۹۲ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو وہ تم کو تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال

اَمْوَالَكُمْ ۝٣٦ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝٣٧

نہ مانگے گا ف۹۳ اگر انہیں ف۹۴ تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمہارے دلوں کے میل ظاہر کردے گا

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ

ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ف۹۵ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے

وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ

اور جو بخل کرے ف۹۶ وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے ف۹۷ اور تم سب محتاج ف۹۸

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝٣٨ ع

ع ٨

اور اگر تم منہ پھیرو ف۹۹ تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ف۱۰۰

اٰياتها ٢٩ | ٤٨ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ ١١١ | ركوعاتها ٤

سورۂ فتح مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی ف۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے

یہ آیت منسوخ ہے اور آیت ''وَاِنْ جَنَحُوْا'' اس کی ناسخ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور دونوں آیتیں دو مختلف وقتوں اور مختلف حالتوں میں نازل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ آیت ''وَاِنْ جَنَحُوْا'' کا حکم ایک معین قوم کے ساتھ خاص ہے اور یہ آیت عام ہے کہ کفار کے ساتھ معاہدہ جائز نہیں مگر عندالضرورت جبکہ مسلمان ضعیف ہوں اور مقابلہ نہ کرسکیں۔ ف۹۱ تمہیں اعمال کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا۔ ف۹۲ نہایت جلد گزرنے والی اور اس میں مشغول ہونا کچھ نافع نہیں۔ ف۹۳ ہاں راہ خدا میں خرچ کرنے کا حکم دے گا تاکہ تمہیں اس کا ثواب ملے۔ ف۹۴ یعنی اموال کو ف۹۵ جہاں خرچ کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ ف۹۶ صدقہ دینے اور فرض ادا کرنے میں۔ ف۹۷ تمہارے صدقات اور طاعات سے ف۹۸ اس کے فضل و رحمت کے۔ ف۹۹ اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے ف۱۰۰ بلکہ نہایت مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اُنتیس آیتیں پانچ سو اڑسٹھ کلمے دو ہزار پانچ سو انسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: ''اِنَّا فَتَحْنَا'' حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اس کے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں۔ (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿٢﴾ وَّ
اور تمہارے پچھلوں کے ف۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ف۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ف۵ اور
يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
اللّٰہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ف۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
اطمینان اُتارا تاکہ اُنھیں یقین پر یقین بڑھے ف۷ اور اللّٰہ ہی کی مِلک ہیں تمام لشکر آسمانوں
وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اور زمین کے ف۸ اور اللّٰہ علم و حکمت والا ہے ف۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور

کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، کوئی حلق کئے ہوئے (یعنی سر منڈائے) کوئی قصر کئے ہوئے (یعنی بال کم کرائے ہوئے ہے) اور کعبہ معظّمہ میں داخل ہوئے، کعبہ کی کنجی لی، طواف فرمایا، عمرہ کیا۔ اصحاب کو اس خواب کی خبر دی، سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی۔ بعض اصحاب نے ''جحفہ'' سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دستِ مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عُسفان میں پہنچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سروسامان کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اس کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کے لیے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جا کر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کے لیے تشریف لائے ہیں، جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انہیں یقین نہ آیا آخر کار انہوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول (مالدار) شخص تھے تحقیق حال کے لیے بھیجا انہوں آکر دیکھا کہ حضور دستِ مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کے لیے غسالہ (ہاتھوں کا دھوون) شریف حاصل کرنے کے لیے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس کو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لیے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً (کبھی) جدا ہوا تو صحابہ اس کو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا۔ عروہ نے قریش سے جا کر یہ سب حال بیان کیا اور کہا کہ میں بادشاہانِ فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفٰے (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) کی ان کے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان کے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے۔ قریش نے کہا: ایسی بات مت کہو ہم اس سال انہیں واپس کردیں گے وہ اگلے سال آئیں۔ عروہ نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچے یہ کہہ کر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللّٰہ تعالٰی نے انہیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں۔ چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لیے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر ان کے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے۔ (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے۔ (خازن و روح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں۔ (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرکے۔ ف۷ اور باوجود عقیدۂ راسخہ کے اطمینانِ نفس حاصل ہو۔ ف۸ وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان و زمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات۔ ف۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدۂ فتح و نصرت اس لیے فرمایا۔

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ

ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور ان کی بُرائیاں

سَیِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ

اُن سے اُتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں ف۱۰

عَلَیْهِمْ دَآىٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ

انھیں پر ہے بُری گردش ف۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انھیں لعنت کی اور ان کے لیے جہنم تیار فرمایا

وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ﴿۸﴾

عزت و حکمت والا ہے بےشک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر ف۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا ف۱۳

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِیْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

پاکی بولو ف۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں ف۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ف۱۶ ان کے ہاتھوں پر ف۱۷

اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا ف۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

ف۱۰ کہ وہ اپنے رسول سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائے گا۔ ف۱۱ عذاب و ہلاک کی۔ ف۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت ان کی گواہی دو۔ ف۱۳ یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذابِ دوزخ کا ڈر سناتا۔ ف۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں۔ ف۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔ ف۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ ف۱۷ جن سے انہوں نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ف۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ

اللّٰہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللّٰہ اُسے بڑا ثواب دے گا ف۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار (دیہاتی) پیچھے رہ

الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ

گئے تھے ف۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا ف۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں ف۲۲ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں

مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ

جو اُن کے دلوں میں نہیں ف۲۳ تم فرماؤ تو اللّٰہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے اگر وہ تمہارا بُرا

ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ

چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے بلکہ

ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ زُيِّنَ

تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو واپس نہ آئیں گے ف۲۴ اور اسی کو

ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ

اپنے دلوں میں بھلا سمجھے ہوئے تھے اور تم نے بُرا گمان کیا ف۲۵ اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ف۲۶ اور جو

يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ

ایمان نہ لائے اللّٰہ اور اس کے رسول پر ف۲۷ تو بے شک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اور اللّٰہ ہی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے ف۲۸ اور

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى

اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اب کہیں گے پیچھے بیٹھ رہنے والے ف۲۹ جب تم غنیمتیں

ف۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔ ف۲۰ قبیلۂ غفار و مُزَ یْنَہ و جُہَینَّہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے سالِ حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہلِ بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رکے باوجودیکہ سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کر کے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچ کر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہوجائیں گے اب جبکہ مدد الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انہیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے۔ ف۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لیے ہم قاصر رہے۔ ف۲۲ اللّٰہ تعالٰی ان کی تکذیب فرماتا ہے۔ ف۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔ ف۲۴ دشمن ان سب کا وہیں خاتمہ کر دیں گے۔ ف۲۵ کفر و فساد کے غلبہ کا اور وعدۂ الٰہی کے پورا نہ ہونے کا۔ ف۲۶ عذاب الٰہی کے مستحق۔ ف۲۷ اس آیت میں اعلام ہے کہ جو اللّٰہ تعالٰی پر اور اس کے رسول

مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ

لینے چلو ف۳۰ تو ہمیں بھی اپنے پیچھے آنے دو ف۳۱ وہ چاہتے ہیں اللہ کا کلام بدل دیں ف۳۲

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ

تم فرماؤ ہرگز تم ہمارے ساتھ نہ آؤ اللہ نے پہلے سے یونہی فرما دیا ہے ف۳۳ تو اب کہیں گے بلکہ

تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ

تم ہم سے جلتے ہو ف۳۴ بلکہ وہ بات نہ سمجھتے تھے ف۳۵ مگر تھوڑی ف۳۶ اُن پیچھے رہ گئے ہوئے

الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ

گنواروں سے فرماؤ ف۳۷ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے ف۳۸ کہ اُن سے لڑو یا

يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا

وہ مسلمان ہوجائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا ف۳۹ اور اگر پھر جاؤ گے جیسے

تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ

پہلے پھر گئے ف۴۰ تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱

وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے

پر ایمان نہ لائے ان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ کافر ہے۔ ف۲۸ یہ سب اس کی مشیّت وحکمت پر ہے۔ ف۲۹ جو حدیبیہ کی حاضری سے قاصر رہے اے ایمان والو! ف۳۰ خیبر کی۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر واپس ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا اور وہاں کی غنیمتیں حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لیے مخصوص کر دی گئیں جب مسلمانوں کے خیبر کی طرف روانہ ہونے کا وقت آیا تو ان لوگوں کو لالچ آیا اور انہوں نے بطمعِ غنیمت کہا ف۳۱ یعنی ہم بھی خیبر کو تمہارے ساتھ چلیں اور جنگ میں شریک ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۲ یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اہلِ حدیبیہ کے لیے فرمایا تھا کہ خیبر کی غنیمت خاص ان کے لیے ہے۔ ف۳۳ یعنی ہمارے مدینہ آنے سے پہلے۔ ف۳۴ اور یہ گوارا نہیں کرتے کہ ہم تمہارے ساتھ غنیمتیں پائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ف۳۵ دین کی ف۳۶ یعنی محض دنیا کی حتیٰ کہ ان کا زبانی اقرار بھی دنیا ہی کی غرض سے تھا اور امورِ آخرت کو بالکل نہیں سمجھتے تھے۔ (جمل) ف۳۷ جو مختلف قبائل کے لوگ ہیں اور اُن میں بعض ایسے بھی ہیں جن کے تائب ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو نفاق میں بہت پختہ اور سخت ہیں انہیں آزمائش میں ڈالنا منظور ہے تاکہ تائب وغیرِ تائب میں فرق ہو جائے اس لیے حکم ہوا کہ اُن سے فرما دیجئے ف۳۸ اس قوم سے بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں وہ مراد ہیں جن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ فرمائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد اہلِ فارس و روم ہیں جن سے جنگ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ ف۳۹ مسئلہ: یہ آیت شیخین جلیلین حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صحتِ خلافت کی دلیل ہے کہ ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا اور ان کی مخالفت پر جہنم کا وعدہ دیا گیا۔ ف۴۰ حدیبیہ کے موقع پر ف۴۱ جہاد سے رہ جانے میں۔ شانِ نزول: جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج وصاحبِ عذر تھے انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا اُن لوگوں کے لیے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اس کے حملہ سے بچنے

رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ

رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف٤٣

یُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ

ع ٢ ١٠ النصف

اُسے دردناک عذاب فرمائے گا بےشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ

تمہاری بیعت کرتے تھے ف٤٤ تو اللہ نے جانا جو اُن کے دلوں میں ہے ف٤٥ تو ان پر اطمینان اُتارا اور

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا

انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف٤٦ اور بہت سی غنیمتیں ف٤٧ جن کو لیں اور اللہ عزت و

حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ

حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم لو گے ف٤٨ تو تمہیں یہ جلد عطا فرما دی

اور بھاگنے کی، انہیں کے حکم میں داخل ہیں۔ وہ بڑھے ضعیف جنہیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنہیں دمہ اور کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور انہیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں اُن کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضرور یہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جس کی خدمت اس پر لازم ہے اور اس کے سوا کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔ ف٤٣ طاعت سے اعراض کرے گا اور کفر و نفاق پر رہے گا۔ ف٤٤ حدیبیہ میں۔ چونکہ ان بیعت کرنے والوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اس لیے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب باسباب ظاہر یہ پیش آیا کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اشرافِ قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انہیں خبر دیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بیت اللّٰہ کی زیارت کے لیے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرما دیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انہیں اطمینان دلا دیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالٰی اپنے دین کو غالب فرمائے گا۔ قریش اس بات پر متفق رہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبہ معظّمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کریں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبہ معظّمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے۔ حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے بغیر طواف نہ کریں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مکہ مکرمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید کر دیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جس کو عرب میں ''سمرہ'' کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دست مبارک داہنے دست اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا: یارب! عثمان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو ان کی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سن کر خائف ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھیج دیا۔ حدیث شریف میں ہے: سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالٰی نے اس کو ناپدید (ناپید) کر دیا سال آئندہ صحابہ نے ہر چند تلاش کیا کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چلا۔ ف٤٥ صدق و اخلاص و وفا۔ ف٤٦ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہو کر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔ ف٤٧ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے۔ ف٤٨ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہیں گی۔

وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ

اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور اس لیے کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ

سیدھی راہ دکھا دے ف۵۱ اور ایک اور ف۵۲ جو تمہارے بل (بس) کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ

بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴

لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ

تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵۵ پھر نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار اللہ کا دستور ہے کہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ

پہلے سے چلا آتا ہے ف۵۶ اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے اور وہی ہے جس نے

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

اُن کے ہاتھ ف۵۷ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں ف۵۸ بعد اس کے کہ تمہیں ان پر قابو

عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے وہ ف۵۹ وہ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ

تمہیں مسجد حرام سے ف۶۰ روکا اور قربانی کے جانور رُکے پڑے اپنی جگہ پہنچنے سے ف۶۱ اور

ف۴۹ کہ وہ خائف ہو کر تمہارے اہل وعیال کو ضرر نہ پہنچا سکے۔ اس کا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگ خیبر کے لیے روانہ ہوئے تو اہلِ خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کر کے مسلمانوں کے اہل وعیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے ہاتھ روک دیئے۔ ف۵۰ یہ غنیمت دینا اور دشمنوں کے ہاتھ روک دینا۔ ف۵۱ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے اور کام اس پر مُفوَّض (کے سپرد) کرنے کی جس سے بصیرت ویقین زیادہ ہو۔ ف۵۲ فتح ف۵۳ مراد اس سے یا مغانمِ فارس وروم (فارس وروم کی غنیمتیں) ہیں یا خیبر جس کا اللہ تعالیٰ نے پہلے سے وعدہ فرمایا تھا اور مسلمانوں کو امیدِ کامیابی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح دی اور ایک قول یہ ہے کہ وہ فتح مکہ ہے اور ایک قول ہے کہ وہ ہر فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی۔ ف۵۴ یعنی اہل مکہ یا اہلِ خیبر کے حلفاء اسد و غطفان۔ ف۵۵ مغلوب ہوں گے اور انہیں ہزیمت ہوگی۔ ف۵۶ کہ وہ مومنین کی مدد فرماتا ہے اور کافروں کو مقہور (رسوا) کرتا ہے۔ ف۵۷ یعنی کفار کے ف۵۸ روزِ فتحِ مکہ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ "بطنِ مکہ" سے حدیبیہ مراد ہے اور اس کے شانِ نزول میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ میں سے اَسّی ہتھیار بند جوان "جبلِ تنعیم" سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے اُنہیں گرفتار کر کے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضور نے معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔ ف۵۹ کفار مکہ ف۶۰ وہاں پہنچنے سے اور اس کا طواف کرنے سے ف۶۱ یعنی مقام ذبح سے جو حرم میں ہے۔

لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ
اگر یہ نہ ہوتا کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں و۶۲ جن کی تمہیں خبر نہیں و۶۳ کہیں تم اُنھیں روندڈالو و۶۴

فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍۚ لِیُدْخِلَ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ
توتمہیں اُن کی طرف سے انجانی میں کوئی مکروہ (ناپسندیدہ شے) پہنچے تو ہم تمہیں ان کے قتال کی اجازت دیتے ان کا یہ بچاؤ اس لیے ہے کہ اللّٰہ اپنی رحمت میں

یَّشَآءُۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ
داخل کرے جسے چاہے اگر وہ جدا ہوجاتے و۶۵ تو ہم ضرور ان میں کے کافروں کو دردناک عذاب دیتے و۶۶ جب

جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
کہ کافروں نے اپنے دلوں میں اَڑ (ضد) رکھی وہی زمانۂ جاہلیت کی اَڑ و۶۷ تو اللّٰہ نے اپنا

سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ
اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اُتارا و۶۸ اور پرہیزگاری کا کلمہ اُن پر لازم فرمایا و۶۹ اور

ع كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَاؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ
وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے ف۷۰ اور اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے و۷۱ بےشک اللّٰہ

اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
نے سچ کردیا اپنے رسول کا سچا خواب و۷۲ بےشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللّٰہ چاہے

اٰمِنِیْنَۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَۙ لَا تَخَافُوْنَؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
امن و امان سے اپنے سروں کے و۷۳ بال منڈاتے یا و۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

و۶۲ مکہ مکرمہ میں ہیں و۶۳ تم انہیں پہچانتے نہیں و۶۴ کفار سے قتال کرنے میں و۶۵ یعنی مسلمان کافروں سے ممتاز ہوجاتے۔ و۶۶ تمہارے ہاتھ سے قتل کراکے اور تمہاری قید میں لاکر۔ و۶۷ کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے اصحاب کو کعبہ معظّمہ سے روکا و۶۸ کہ انہوں نے سال آئندہ آنے پر صلح کی اگر وہ بھی کفار قریش کی طرح ضد کرتے تو ضرور جنگ ہوجاتی۔ و۶۹ کلمۂ تقویٰ سے مراد "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے۔ ف۷۰ کیونکہ اللّٰہ تعالٰی نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا۔ و۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی، کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ و۷۲ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظّمہ میں بہ امن داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر (طنز) کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا، اس پر اللّٰہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس کے خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا۔ چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان وشکوہ کے ساتھ مکہ مکرّمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔ و۷۳ تمام و۷۴ تھوڑے سے۔

تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُولَهٗ
معلوم نہیں ف۷۵ تو اس سے پہلے ف۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۸ اور اللہ کافی ہے

شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
گواہ ف۷۹ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۸۰ کافروں پر سخت ہیں ف۸۱

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ
اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ وَ معانقة ۱۵
ان کی علامت اُن کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور

مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ
ان کی صفت انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ
پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ اُن سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا

ف۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لیے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔ ف۷۶ یعنی دخولِ حرم سے قبل ف۷۷ فتحِ خیبر کہ فتحِ مَوعُود (وعدہ کی گئی فتح) کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اس کے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: ف۷۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہلِ کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرما دیا۔ ف۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے: ف۸۰ یعنی ان کے اصحاب ف۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ اُن کا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور ان کے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے۔ (مدارک) ف۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنے والے ایسے کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرطِ محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔ ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نمازوں پر مداومت کرتے۔ ف۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روزِ قیامت ان کے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہار دہم (چودھویں رات کے چاند) کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ عطاء کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے ان کے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اس کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے۔ ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اس کی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی۔ قتادہ نے کہا کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اس کی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں ف۸۷ بخشش اور بڑے ثواب کا

٤٩ سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٦ — اٰیاتھا ١٨ — رکوعاتھا ٢

سورۂ حجرات مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ف۲ اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

ڈرو بےشک اللہ سنتا جانتا ہے اے ایمان والو اپنی آوازیں

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے ف۳ اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے

لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ف۴ بےشک وہ جو

ف۸۷ صحابہ سب کے سب صاحبِ ایمان و عمل صالح ہیں اس لیے یہ وعدہ سبھی سے ہے۔ ف۱ سورۂ حجرات مدنیہ ہے اس میں دو رکوع اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے اور ایک ہزار چار سو چھہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہِ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہیں۔ **شانِ نزول:** چند شخصوں نے عید الضحٰی کے دن سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ بعضے لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی سے تقدم نہ کرو۔ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ف۳ یعنی جب حضور (بارگاہِ رسالت) میں کچھ عرض کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربارِ رسالت کا ادب و احترام ہے۔ ف۴ اس آیت میں حضور کا اجلال و اکرام و ادب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہیں اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلماتِ ادب و تعظیم و توصیف و تکریم و القابِ عظمت کے ساتھ عرض کرو جو عرض کرنا ہو کہ ترکِ ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقلِ سماعت تھا (یعنی اُونچی آواز سے سنتے تھے) اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہوجایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کہنے لگے کہ میں اہلِ نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی، پھر آکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہوگیا۔ حضرت سعد نے یہ حال خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہلِ جنت سے ہیں۔

يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللّٰہ کے پاس ف۵ وہ ہیں جن کا دل اللّٰہ نے پرہیزگاری

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ

کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے

مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بےعقل ہیں ف۶ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰۤاَيُّهَا

تم آپ اُن کے پاس تشریف لاتے ف۷ تو یہ اُن کے لیے بہتر تھا اور اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے ف۸ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا

ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو ف۹ کہ کہیں کسی قوم کو بےجانے ایذا

بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ

نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ اور جان لو کہ تم میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ

اللّٰہ کے رسول ہیں ف۱۰ بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں ف۱۱ تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللّٰہ نے تمہیں

ف۵ براہِ ادب و تعظیم۔ شانِ نزول: آیۂ "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ" کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کرلی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۶ شانِ نزول: یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے جبکہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضورِ اقدس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور اجلالِ شانِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہِ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل و بےعقلی ہے اور ان لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ ف۷ اس وقت وہ عرض کرتے جو انہیں عرض کرنا تھا یہ ادب اُن پر لازم تھا اس کو بجالاتے۔ ف۸ ان میں سے ان کے لیے جو توبہ کریں۔ ف۹ کہ صحیح ہے یا غلط۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن عقبہ کے حق میں نازل ہوئی کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کو بنی مصطلق سے صدقات وصول کرنے بھیجا تھا اور زمانۂ جاہلیت میں اِن کے اور اُن کے درمیان عداوت تھی جب ولید ان کے دیار کے قریب پہنچے اور انہیں خبر ہوئی تو اس خیال سے کہ وہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں بہت سے لوگ تعظیماً ان کے استقبال کے واسطے آئے ولید نے گمان کیا کہ یہ پرانی عداوت سے مجھے قتل کرنے آرہے ہیں یہ خیال کر کے ولید واپس ہوگئے اور سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کردیا کہ حضور ان لوگوں نے صدقہ کو منع کردیا اور میرے قتل کے درپے ہوگئے حضور نے خالد بن ولید کو تحقیقِ حال کے لیے بھیجا حضرت خالد نے دیکھا کہ وہ لوگ اذانیں کہتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ان لوگوں نے صدقات پیش کردیئے حضرت خالد یہ صدقات لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے کہا کہ یہ آیت عام ہے اس بیان میں نازل ہوئی ہے کہ فاسق کے قول پر اعتماد نہ کیا جائے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ ایک شخص اگر عادل ہو تو اس کی خبر معتبر ہے۔ ف۱۰ اگر تم جھوٹ بولو گے تو اللّٰہ تعالٰی کے خبردار کرنے سے وہ تمہارا افشاء

اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

ایمان پیارا کردیا ہے اوراُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی

وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ

تمہیں ناگوار کردی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں و۱۲ اللّٰہ کا فضل اور احسان اور اللّٰہ

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن میں صلح

بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى

کراؤ و۱۳ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے و۱۴ تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ

تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ

وہ اللّٰہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کردو اور عدل کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا

بے شک عدل والے اللّٰہ کو پیارے ہیں مسلمان مسلمان بھائی ہیں و۱۵ تو اپنے دو بھائیوں

بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ١٠ / ١٣

میں صلح کرو و۱۶ اور اللّٰہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو و۱۷ اے ایمان والو

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ

نہ مرد مردوں سے ہنسیں و۱۸ عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں و۱۹ اور نہ عورتیں

حال کر کے تمہیں رسوا کردیں گے۔ و۱۱ اورتمہاری رائے کے مطابق حکم دے دیں۔ و۱۲ کہ طریق حق پر قائم رہے۔ و۱۳ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم درازگوش پر سوار تشریف لے جارہے تھے انصار کی مجلس پر گزر ہوا وہاں تھوڑا سا توقف فرمایا اس جگہ درازگوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبی نے ناک بند کرلی حضرت عبداللّٰہ بن رواحہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ حضور کے درازگوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر خوشبو رکھتا ہے حضور تو تشریف لے گئے ان دونوں میں بات بڑھ گئی اوران دونوں کی قومیں آپس میں لڑگئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی تو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم واپس تشریف لائے اوران میں صلح کرادی اس معاملہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ و۱۴ ظلم کرے اور صلح سے منکر ہوجائے۔ مسئلہ: باغی گروہ کا یہی حکم ہے اس سے قتال کیا جائے یہاں تک کہ وہ جنگ سے باز آئے۔ و۱۵ کہ آپس میں دینی رابطہ اور اسلامی محبت کے ساتھ مربوط (جڑے ہوئے) ہیں یہ رشتہ تمام دنیوی رشتوں سے قوی تر ہے۔ و۱۶ جب کبھی ان میں نزاع (رنجش) واقع ہو۔ و۱۷ کیونکہ اللّٰہ تعالٰی سے ڈرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا مومنین کی باہمی محبت ومودت کا سبب ہے اور جو اللّٰہ تعالٰی سے ڈرتا ہے اللّٰہ تعالٰی کی رحمت اس پر ہوتی ہے۔ و۱۸ شانِ نزول: اس آیت کا نزول کئی واقعوں میں ہوا پہلا واقعہ یہ ہے کہ ثابت ابن قیس بن شمّاس کو ثقل سماعت تھا جب وہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابہ انہیں آگے بٹھاتے اوران کے لیے جگہ خالی کردیتے تاکہ وہ حضور کے قریب حاضر رہ کر کلامِ مبارک سن سکیں ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور مجلس شریف خوب بھرگئی اس وقت ثابت آئے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں

نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا

عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ف۲۰ اور آپس میں طعنہ نہ کرو ف۲۱ اور ایک دوسرے کے بُرے

بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ

نام نہ رکھو ف۲۲ کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا ف۲۳ اور جو توبہ نہ کریں

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ

تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت گمانوں سے

الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ

بچو ف۲۴ بے شک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے ف۲۵ اور عیب نہ ڈھونڈھو ف۲۶ اور ایک دوسرے کی

ہوتا کھڑا رہتا۔ ثابت آئے تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قریب بیٹھنے کے لیے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ جگہ دو جگہ دو یہاں تک کہ وہ حضور کے قریب پہنچ گئے اور ان کے اور حضور کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا انہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو اس نے کہا کہ تمہیں جگہ مل گئی بیٹھ جاؤ ثابت غصہ میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب دن خوب روشن ہوا تو ثابت نے اس کا جسم دبا کر کہا کہ کون؟ اس نے کہا کہ میں فلاں شخص ہوں۔ ثابت نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔ اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکا لیا اور اس زمانہ میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لیے کہا جاتا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ دوسرا واقعہ ضحاک نے بیان کیا کہ یہ آیت بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عمار و خباب و بلال و صہیب و سلمان و سالم وغیرہ غریب صحابہ کی غربت دیکھ کر ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ مرد مردوں سے نہ ہنسیں یعنی مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں، نہ عالی نسب غیر ذی نسب کی، نہ تندرست اپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو۔ ف۱۹ صدق و اخلاص میں۔ ف۲۰ شانِ نزول: یہ آیت ام المومنین حضرت صفیہ بنتِ حُیَیّ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔ انہیں معلوم ہوا تھا کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے انہیں یہودی کی لڑکی کہا اس پر انہیں رنج ہوا اور روئیں اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شکایت کی تو حضور نے فرمایا کہ تم نبی زادی اور نبی کی بی بی ہو تم پر وہ کیا فخر کرتی ہیں اور حضرت حفصہ سے فرمایا: اے حفصہ! خدا سے ڈرو۔ (اَلتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ) ف۲۱ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اگر ایک مومن نے دوسرے مومن پر عیب لگایا تو گویا اپنے ہی آپ کو عیب لگایا۔ ف۲۲ جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ مسائل: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو اس کو بعد توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کتا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمان کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم ہوگئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسا کہ اعمش، اعرج۔ ف۲۳ تو اے مسلمانو کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ ف۲۴ کیونکہ ہر گمان صحیح نہیں ہوتا۔ ف۲۵ مسئلہ: مومن صالح کے ساتھ برا گمان ممنوع ہے اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی مراد لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں اور مسلمان کا حال ان کے موافق ہو یہ بھی گمان بد میں داخل ہے۔ سفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: گمان دو طرح کا ہے ایک وہ کہ دل میں آئے اور زبان سے بھی کہہ دیا جائے یہ اگر مسلمان پر بدی کے ساتھ ہے گناہ ہے۔ دوسرا یہ کہ دل میں آئے اور زبان سے نہ کہا جائے یہ اگرچہ گناہ نہیں مگر اس سے بھی دل خالی کرنا ضرور ہے۔ مسئلہ: گمان کی کئی قسمیں ہیں: ایک واجب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔ ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان۔ ایک ممنوع حرام وہ اللہ عزوجل کے ساتھ برا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ برا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسق معلن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے افعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ ف۲۶ یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے چھپے حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالٰی نے اپنی ستاری سے چھپایا۔ حدیث شریف میں ہے: گمان سے بچو گمان بڑی جھوٹی بات ہے اور مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو ان کے ساتھ حرص و حسد بغض بے مروتی نہ کرو اے اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بنے رہو جیسا تمہیں حکم دیا

بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ

غیبت نہ کرو ف۲۷ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا ف۲۸

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اور اللہ سے ڈرو بےشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد ف۲۹

مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

اور ایک عورت ف۳۰ سے پیدا کیا ف۳۱ اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو ف۳۲ بےشک اللہ کے یہاں تم میں

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ

زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف۳۳ بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے گنوار بولے ہم ایمان لائے ف۳۴

گیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم نہ کرے اس کو رسوا نہ کرے اس کی تحقیر نہ کرے (پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے لیے یہ برائی بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر دیکھے ہر مسلمان مسلمان پر حرام ہے اس کا خون بھی اس کی آبرو بھی اس کا مال بھی اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں اور عملوں پر نظر نہیں فرماتا لیکن تمہارے دلوں پر نظر فرماتا ہے۔ (بخاری و مسلم) حدیث: جو بندہ دنیا میں دوسرے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ف۲۷ حدیث شریف میں ہے کہ غیبت یہ ہے کہ مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہی جائے جو اسے ناگوار گزرے اگر وہ بات سچی ہے تو غیبت ہے ورنہ بہتان۔ ف۲۸ تو مسلمان بھائی کی غیبت بھی گوارا نہ ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پیٹھ پیچھے برا کہنا اس کے مرنے کے بعد اس کا گوشت کھانے کے مثل ہے کیونکہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اس کو ایذا ہوتی ہے اسی طرح اس کو بدگوئی سے قلبی تکلیف ہوتی ہے اور درحقیقت آبرو گوشت سے زیادہ پیاری ہے۔ **شانِ نزول:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب جہاد کے لیے روانہ ہوتے اور سفر فرماتے تو ہر دو مالداروں کے ساتھ ایک غریب مسلمان کو کر دیتے کہ وہ غریب ان کی خدمت کرے وہ اسے کھلائیں پلائیں ہر ایک کا کام چلے اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ دو آدمیوں کے ساتھ کئے گئے تھے ایک روز وہ سو گئے اور کھانا تیار نہ کر سکے تو ان دونوں نے انہیں کھانا طلب کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا حضور کے خادمِ مطبخ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے ان کے پاس کچھ رہا نہ تھا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہی آکر کہہ دیا تو ان دونوں رفیقوں نے کہا کہ حضرت اسامہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے بخل کیا جب وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا: میں تمہارے منہ میں گوشت کی رنگت دیکھتا ہوں انہوں نے عرض کیا ہم نے گوشت کھایا ہی نہیں فرمایا تم نے غیبت کی اور جو مسلمان کی غیبت کرے اس نے مسلمان کا گوشت کھایا۔ **مسئلہ:** غیبت بالاتفاق کبائر (کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، غیبت کرنے والے کو توبہ لازم ہے۔ ایک حدیث میں یہ ہے کہ غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ **مسئلہ:** فاسق معلن کے عیب کا بیان غیبت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ فاجر کے عیب بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔ **مسئلہ:** حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تین شخصوں کی حرمت نہیں: ایک صاحبِ ہوا (بدمذہب)۔ دوسرا فاسق معلن۔ تیسرا بادشاہ ظالم یعنی ان کے عیوب بیان کرنا غیبت نہیں۔ ف۲۹ حضرت آدم علیہ السلام ف۳۰ حضرت حوا ف۳۱ نسب کے اس انتہائی درجہ پر جا کر تم سب کے سب مل جاتے ہو تو نسب میں تفاخر اور تفاضل کی کوئی وجہ نہیں سب برابر ہو ایک جدِ اعلیٰ کی اولاد۔ ف۳۲ اور "ایک" "دوسرے" کا نسب جانے اور کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت نہ کرے، نہ یہ کہ نسب پر فخر کرے اور دوسروں کی تحقیر کرے، اس کے بعد اس چیز کا بیان فرمایا جاتا ہے جو انسان کے لیے شرافت و فضیلت کا سبب اور جس سے اس کو بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل ہوتی ہے۔ ف۳۳ اس سے معلوم ہوا کہ مدارِ عزّت و فضیلت کا پرہیزگاری ہے نہ کہ نسب۔ **شانِ نزول:** رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بازارِ مدینہ میں ایک حبشی غلام ملاحظہ فرمایا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جو مجھے خریدے اس سے میری یہ شرط ہے کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اقتداء میں پانچوں نمازیں ادا کرنے سے منع نہ کرے اس غلام کو ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سید عالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پھر اس کی وفات ہو گئی اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے دفن میں تشریف لائے اس پر لوگوں نے کچھ کہا اس پر یہ آیت

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ

تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ف۳۵ ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع ہوئے ف۳۶ اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں

قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ

کہاں داخل ہوا ف۳۷ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو گے ف۳۸ تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دے گا ف۳۹

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

ایمان لائے پھر شک نہ کیا ف۴۰ اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

جہاد کیا وہی سچے ہیں ف۴۱ تم فرماؤ کیا تم اللہ کو اپنا دین بتاتے ہو اور اللہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے ف۴۲ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۴۳

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

اے محبوب وہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ مسلمان ہوگئے تم فرماؤ اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ اللہ

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

تم پر احسان رکھتا ہے کہ اُس نے تمہیں اسلام کی ہدایت کی اگر تم سچے ہو ف۴۴ بے شک اللہ

کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۴ شانِ نزول: یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو خشک سالی کے زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام کا اظہار کیا اور حقیقت میں وہ ایمان نہ رکھتے تھے ان لوگوں نے مدینہ کے رستہ میں گندگیاں کیں اور وہاں کے بھاؤ گراں کردیئے صبح وشام رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنے اسلام لانے کا احسان جتاتے اور کہتے ہمیں کچھ دیجئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۵ صدق دل سے ف۳۶ ظاہر میں ف۳۷ مسئلہ: محض زبانی اقرار جس کے ساتھ قلبی تصدیق نہ ہو معتبر نہیں اس سے آدمی مومن نہیں ہوتا اطاعت وفرمانبرداری اسلام کے لغوی معنی ہیں اور شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں کوئی فرق نہیں۔ ف۳۸ ظاہراً و باطناً صدق واخلاص کے ساتھ نفاق کو چھوڑ کر ف۳۹ تمہاری نیکیوں کا ثواب کم نہ کرے گا۔ ف۴۰ اپنے دین وایمان میں ف۴۱ ایمان کے دعویٰ میں۔ شانِ نزول: جب یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو اعراب سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے قسمیں کھائیں کہ ہم مومن مخلص ہیں اس پر اگلی آیت نازل ہوئی اور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا۔ ف۴۲ اس سے کچھ مخفی نہیں ف۴۳ مومن کا ایمان بھی اور منافق کا نفاق بھی تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔ ف۴۴ اپنے دعوے میں۔

يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے سب غیب اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۴۵

ركوعاتها ٣	٥٠ سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ٣٤	اٰياتها ٤٥

سورۂ ق مکیہ ہے، اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ

عزت والے قرآن کی قسم ف۲ بلکہ انھیں اس کا اچنبا (تعجب) ہوا کہ ان کے پاس انہی میں کا ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا ف۳ تو

الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَیْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ

کافر بولے یہ تو عجیب بات ہے کیا جب ہم مرجائیں اور مٹی ہوجائیں گے پھر جئیں گے یہ پلٹنا

بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ

دُور ہے ف۴ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے گھٹاتی ہے ف۵ اور ہمارے پاس ایک یاد رکھنے والی

حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِیْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾ اَفَلَمْ

کتاب ہے ف۶ بلکہ انھوں نے حق کو جھٹلایا ف۷ جب وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک مضطرب بے ثبات بات میں ہیں ف۸ تو کیا

يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾

انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ف۹ ہم نے اُسے کیسا بنایا ف۱۰ اور سنوارا ف۱۱ اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ف۱۲

ف۴۵ اس سے تمہارا کوئی حال چھپا نہیں نہ ظاہر نہ مخفی۔ ف۱ ''سورۂ قٓ'' مکیہ ہے اس میں تین رکوع پینتالیس آیتیں تین سو ستاون کلمے اور ایک ہزار چار سو چورانوے حرف ہیں۔ ف۲ ہم جانتے ہیں کہ کفار مکہ سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ ف۳ جس کی عدالت و امانت اور صدق و راست بازی کو وہ خوب جانتے ہیں اور یہ بھی ان کے دل نشین ہے کہ ایسے صفات کا شخص سچا ناصح ہوتا ہے باوجود اس کے ان کا سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت اور حضور کے اِنذار (ڈرانے) سے تعجب و انکار کرنا قابل حیرت ہے۔ ف۴ ان کی اس بات کے ردّ و جواب میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ف۵ یعنی اُن کے جسم کے جو حصے گوشت خون ہڈیاں وغیرہ زمین کھا جاتی ہے ان میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں تو ہم ان کو ویسے ہی زندہ کرنے پر قادر ہیں جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ ف۶ جس میں ان کے اسماء اعداد اور جو کچھ ان میں سے زمین نے کھایا سب ثابت و مکتوب و محفوظ ہے۔ ف۷ بغیر سوچے سمجھے اور حق سے مراد یا نبوت ہے جس کے ساتھ معجزات باہرات ہیں یا قرآن مجید۔ ف۸ تو کبھی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شاعر، کبھی ساحر، کبھی کاہن اور اسی طرح قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت کہتے ہیں کسی ایک بات پر قرار نہیں۔ ف۹ چشم بینا و نظر اعتبار سے کہ اس کی آفرینش میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں۔ ف۱۰ بغیر ستون کے بلند کیا ف۱۱ کواکب کے روشن اجرام سے۔ ف۱۲ کوئی عیب و قصور نہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ

اور زمین کو ہم نے پھیلایا ف۱۳ اور اس میں لنگر ڈالے (پہاڑ رکھے) ف۱۴ اور اس میں ہر بارونق

بَهِيْجٍ ۙ﴿۷﴾ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

جوڑا اُگایا سوجھ اور سمجھ ف۱۵ ہر رجوع والے بندے کے لیے ف۱۶ اور ہم نے آسمان سے برکت والا

مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۙ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا

پانی اُتارا ف۱۷ تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے ف۱۸ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا

طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۙ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ

پکا گابھا (پکا ہوا تازہ پھل) بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس ف۱۹ سے مردہ (ویران) شہر جلایا (سرسبز کیا) ف۲۰ یونہی

الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ﴿۱۲﴾ وَ

قبروں سے تمہارا نکلنا ہے ف۲۱ ان سے پہلے جھٹلایا ف۲۲ نوح کی قوم اور رس والوں ف۲۳ اور ثمود اور

عَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ

عاد اور فرعون اور لوط کے ہم قوموں اور بَن والوں اور تُبّع کی قوم نے ف۲۴ ان میں ہر

كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ

ایک نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہوگیا ف۲۵ تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے ف۲۶ بلکہ وہ

فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ؑ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا ع ١٥ ١٥

نئے بننے سے ف۲۷ شبہ میں ہیں اور بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو

ف۱۳ پانی تک۔ ف۱۴ پہاڑوں کے کہ قائم رہے۔ ف۱۵ کہ اس سے بینائی و نصیحت حاصل ہو ف۱۶ جو اللہ تعالیٰ کے بدائع صنعت و عجائب خلقت میں نظر کر کے اس کی طرف رجوع کرے۔ ف۱۷ یعنی بارش جس سے ہر چیز کی زندگی اور بہت خیر و برکت ہے۔ ف۱۸ طرح طرح کا گیہوں، جو، چنا وغیرہ۔ ف۱۹ بارش کے پانی ف۲۰ جس کے نباتات خشک ہو چکے تھے پھر اس کو سبزہ زار کر دیا۔ ف۲۱ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو۔ ف۲۲ رسولوں کو ف۲۳ رسّ ایک کنواں ہے جہاں یہ لوگ مع اپنے مویشیوں کے مقیم تھے اور بتوں کو پوجتے تھے یہ کنواں زمین میں دھنس گیا اور اس کے قریب کی زمین بھی یہ لوگ اور ان کے اموال اس کے ساتھ دھنس گئے۔ ف۲۴ ان سب کے تذکرے سورۂ فرقان و حجر و دخان میں گزر چکے ہیں۔ ف۲۵ اس میں قریش کو تہدید اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی ہے کہ آپ قریش کے کفر سے تنگ دل نہ ہوں ہم ہمیشہ رسولوں کی مدد فرماتے اور ان کے دشمنوں پر عذاب کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد منکرین بعث کے انکار کا جواب ارشاد ہوتا ہے۔ ف۲۶ جو دوبارہ پیدا کرنا ہمیں دشوار ہو اس میں منکرین بعث کے کمال جہل کا اظہار ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ خَلق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو محال اور مستبعد سمجھتے ہیں۔ ف۲۷ یعنی موت کے بعد پیدا کئے جانے سے۔

تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ
وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے ف۲۸ اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں ف۲۹ جب

يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ
اس سے لیتے ہیں دو لینے والے ف۳۰ ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں ف۳۱ کوئی بات وہ زبان سے

قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ
نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو ف۳۲ اور آئی موت کی سختی ف۳۳ حق کے ساتھ ف۳۴

ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾
یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا اور صور پھونکا گیا ف۳۵ یہ ہے وعدۂ عذاب کا دن ف۳۶

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِىْ غَفْلَةٍ
اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ف۳۷ اور ایک گواہ ف۳۸ بے شک تو اس سے غفلت

مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ
میں تھا ف۳۹ تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اُٹھایا ف۴۰ تو آج تیری نگاہ تیز ہے ف۴۱ اور اس کا ہم نشین

ف۲۸ ہم سے اس کے سرائر وضمائر چھپے نہیں۔ ف۲۹ یہ کمال علم کا بیان ہے کہ ہم بندے کے حال کو خود اس سے زیادہ جاننے والے ہیں، ''ورید'' وہ رگ ہے جس میں خون جاری ہو کر بدن کے ہر ہر جز میں پہنچتا ہے یہ رگ گردن میں ہے معنی یہ ہیں کہ انسان کے اجزاء ایک دوسرے سے پردے میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پردے میں نہیں۔ ف۳۰ فرشتے اور وہ انسان کا ہر عمل اور اس کی ہر بات لکھنے پر مامور ہیں۔ ف۳۱ داہنی طرف والا نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں طرف والا بدیاں اس میں اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بھی غنی ہے، وہ اخفی الخفیات (باریک پوشیدگیوں) کا جاننے والا ہے، خطراتِ نفس تک اس سے چھپے نہیں، فرشتوں کی کتابت حسبِ اقتضائے حکمت ہے کہ روزِ قیامت نامہائے اعمال ہر شخص کے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ ف۳۲ خواہ وہ کہیں ہو سوائے وقتِ قضائے حاجت اور وقتِ جماع کے اس وقت یہ فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔ مسئلہ: ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اس کے لکھنے کے لیے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو یہ فرشتے آدمی کی ہر بات لکھتے ہیں بیماری کا کراہنا تک اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر وثواب یا گرفت وعذاب ہو۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ جب آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ دس لکھتا ہے اور جب بدی کرتا ہے تو داہنی طرف والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ ابھی توقف کر شاید یہ شخص استغفار کر لے، منکرین بعث کا رد فرمانے اور اپنے قدرت وعلم سے ان پر حجتیں قائم کرنے کے بعد انہیں بتایا جاتا ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کرتے ہیں وہ عنقریب ان کی موت اور قیامت کے وقت پیش آنے والی ہے اور صیغہ ماضی سے ان کی آمد کی تعبیر فرما کر اس کے قرب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۳۳ جو عقل وحواس کو مختل ومکدر کر دیتی ہے۔ ف۳۴ حق سے مراد یا حقیقت موت ہے یا امرِ آخرت جس کو انسان خود معائنہ کرتا ہے یا انجامِ کار سعادت وشقاوت اور سکرات کی حالت میں مرنے والے سے کہا جاتا ہے کہ موت ف۳۵ بعث کے لیے ف۳۶ جس کا اللہ تعالیٰ نے کفار سے وعدہ فرمایا تھا۔ ف۳۷ فرشتہ جو اسے محشر کی طرف ہانکے۔ ف۳۸ جو اس کے عملوں کی گواہی دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ خود اس کا اپنا نفس۔ ضحاک کا قول ہے کہ ہانکنے والا فرشتہ ہے اور گواہ اپنے اعضائے بدن ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برسرِ منبر فرمایا کہ ہانکنے والا بھی فرشتہ ہے اور گواہ بھی فرشتہ۔ (جمل) پھر کافر سے کہا جائے گا: ف۳۹ دنیا میں ف۴۰ جو تیرے دل اور کانوں اور آنکھوں پر پڑا تھا: ف۴۱ کہ تو ان چیزوں کو دیکھ رہا ہے جن کا دنیا میں انکار کرتا تھا۔

قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ؕ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ ﴿٢٤﴾

فرشتہ وف۴۲ بولا یہ ہے وف۴۳ جو میرے پاس حاضر ہے حکم ہوگا تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۙ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ

جو بھلائی سے بہت روکنے والا حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا وف۴۴ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں

فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ

اسے سخت عذاب میں ڈالو اس کے ساتھی شیطان نے کہا وف۴۵ ہمارے رب میں نے اُسے سرکش نہ کیا وف۴۶ ہاں یہ آپ ہی

ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

دُور کی گمراہی میں تھا وف۴۷ فرمائے گا میرے پاس نہ جھگڑو وف۴۸ میں تمہیں پہلے ہی عذاب کا

بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ ع ٢ ١٤ ١٦

ڈر سنا چکا تھا وف۴۹ میرے یہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کروں

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَ

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی وف۵۰ وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے وف۵۱ اور

اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ

پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دُور نہ ہوگی وف۵۲ یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وف۵۳ ہر رجوع لانے

اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۚ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۙ ﴿٣٣﴾

والے نگہداشت والے کے لیے وف۵۴ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا وف۵۵

وف۴۲ جو اس کے اعمال لکھنے والا اور اس پر گواہی دینے والا ہے۔ (مدارک وخازن) وف۴۳ اس کا نامۂ اعمال (مدارک) وف۴۴ دین میں وف۴۵ جو دنیا میں اس پر مسلط تھا۔ وف۴۶ یہ شیطان کی طرف سے کافر کا جواب ہے جو جہنم میں ڈالے جاتے وقت کہے گا کہ اے ہمارے رب مجھے شیطان نے ورغلایا اس پر شیطان کہے گا کہ میں نے اُسے گمراہ نہ کیا۔ وف۴۷ میں نے اسے گمراہی کی طرف بلایا اس نے قبول کرلیا اس پر ارشادِ الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ وف۴۸ کہ دارالجزاء اور موقف حساب میں جھگڑا کچھ نافع نہیں وف۴۹ اپنی کتابوں میں اور اپنے رسولوں کی زبانوں پر میں نے تمہارے لئے کوئی حجت باقی نہ چھوڑی وف۵۰ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ فرمایا ہے کہ اسے جنّوں اور انسانوں سے بھرے گا اس وعدہ کی تحقیق کے لئے جہنم سے یہ سوال فرمایا جائے گا وف۵۱ اس کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ اب مجھ میں گنجائش باقی نہیں میں بھر چکی اور یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ابھی اور بھی گنجائش ہے وف۵۲ عرش کے دہنی طرف جہاں سے اہلِ موقف اس کو دیکھیں گے اور ان سے کہا جائے گا وف۵۳ رسولوں کی معرفت دنیا میں وف۵۴ رجوع لانے والے سے وہ مراد ہے جو معصیت کو چھوڑ کر طاعت اختیار کرے سعید بن مسیّب نے فرمایا ''اوّاب'' وہ ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے اور نگاہ داشت والا وہ جو اللہ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور ان سے استغفار کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو طاعات کا پابند ہو خدا اور رسول کے حکم بجالائے اور اپنے نفس کی نگہبانی کرے یعنی ایک دم بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو پاس انفاس کرے:

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ
ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ ف٥٥ یہ ہیشگی کا دن ہے ف٥٦ اُن کے لیے ہے اس میں جو چاہیں اور

لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ف٥٨ اور اُن سے پہلے ف٥٩ ہم نے کتنی سنگتیں (قومیں) ہلاک فرما دیں کہ گرفت میں اُن سے سخت تھیں ف٦٠

فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ
تو شہروں میں کاوشیں کیں ف٦١ ہے کہیں بھاگنے کی جگہ ف٦٢ بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو

كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
دل رکھتا ہو ف٦٣ یا کان لگائے ف٦٤ اور متوجہ ہو اور بے شک ہم نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖۗ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿٣٨﴾
اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی ف٦٥

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
تو اُن کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ ۚ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ
ڈوبنے سے پہلے ف٦٦ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو ف٦٧ اور نمازوں کے بعد ف٦٨ اور کان لگا کر سنو

اگر تُو پاسداری پاسِ اَنفاس بسُلطانی رَسانَندَت اَزیں پاس
تُرا یک پَند بَس دَر ہَر دو عالم زِجانَت بَر نَیایَد بے خُدا دَم

(ترجمہ: ”اگر تو اپنے سانسوں کی حفاظت کرے تو لوگ تجھے اس کے سبب بادشاہ بنالیں گے، دنیا و آخرت میں تیرے لیے یہ ایک ہی نصیحت کافی ہے۔ بے حکمِ خدا تو سانس بھی نہیں لے سکتا۔“)

ف٥٥ یعنی اخلاص مند طاعت پذیر صحیح العقیدہ دل ف٥٦ بے خوف وخطر امن واطمینان کے ساتھ نہ تمہیں عذاب ہو نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں۔ ف٥٧ اب نہ فنا ہے نہ موت۔ ف٥٨ جو وہ طلب کریں اور وہ دیدارِ الٰہی وتجلّی ربّانی ہے جس سے ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔ ف٥٩ یعنی آپ کے زمانہ کے کفار سے قبل۔ ف٦٠ یعنی وہ امّتیں ان سے قوی اور زبردست تھیں۔ ف٦١ اور جستجو میں جا بجا پھرا کئے۔ ف٦٢ موت اور حکمِ الٰہی سے مگر کوئی ایسی جگہ نہ پائی۔ ف٦٣ دل دانا۔ شبلی قدس سرّہٗ نے فرمایا کہ قرآنی نصائح سے فیض حاصل کرنے کے لیے قلب حاضر چاہئے جس میں طرفۃ العین (لمحہ بھر) کے لیے بھی غفلت نہ آئے۔ ف٦٤ قرآن اور نصیحت پر۔ ف٦٥ شانِ نزول: مفسرین نے کہا کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین اور ان کے درمیانی کائنات کو چھ روز میں بنایا جن میں سے پہلا یکشنبہ (اتوار) ہے اور پچھلا جمعہ، پھر وہ معاذ اللہ تھک گیا اور سنیچر (ہفتہ) کو اس نے عرش پر لیٹ کر آرام لیا۔ اس آیت میں ان کا ردّ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ تھکے، وہ قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے، ہر چیز کو حسبِ اقتضاءِ حکمت ہستی عطا فرماتا ہے۔ شانِ الٰہی میں یہود کا یہ کلمہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اور شدّتِ غضب سے چہرہ مبارک پر سرخی نمودار ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین فرمائی اور خطاب ہوا۔

يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ لا يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ

جس دن پکارنے والا پکارے گا ف٦٩ ایک پاس جگہ سے ف٧٠ جس دن چنگھاڑ سنیں گے ف٧١

بِالْحَقِّ ط ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا

حق کے ساتھ یہ دن ہے قبروں سے باہر آنے کا بےشک ہم جلائیں اور ہم ماریں اور ہماری

الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ لا يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ط ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا

طرف پھرنا ہے ف٧٢ جس دن زمین اُن سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے ف٧٣ یہ حشر ہے ہم کو

يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ قف

آسان ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں ف٧٤ اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ف٧٥

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع ٣ ١٦/١٧

تو قرآن سے نصیحت کرو اُسے جو میری دھمکی سے ڈرے

اٰياتها ٦٠ — (٥١) سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ (٦٧) — ركوعاتها ٣

سورۂ ذٰریٰت مکیہ ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ لا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ لا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ لا

قسم ان کی جو بکھیر کر اُڑانے والیاں ف٢ پھر بوجھ اٹھانے والیاں ف٣ پھر نرم چلنے والیاں ف٤

ف٦٦ یعنی فجر وظہر وعصر کے وقت ف٦٧ یعنی وقت مغرب وعشاء وتہجد ف٦٨ **حدیث:** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تمام نمازوں کے بعد تسبیح کرنے کا حکم فرمایا۔ (بخاری) **حدیث:** سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس ٣٣ مرتبہ "سبحان اللّٰه" تینتیس ٣٣ مرتبہ "الحمد للّٰه" تینتیس ٣٣ مرتبہ "اللّٰه اکبر" اور ایک مرتبہ "لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" پڑھے، اس کے گناہ بخشے جائیں گے چاہے سمندر کے جھاگوں کی برابر ہوں یعنی بہت ہی کثیر ہوں۔ (مسلم شریف) ف٦٩ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام ف٧٠ یعنی صخرۂ بیت المقدس سے جو آسمان کی طرف زمین کا سب سے قریب مقام ہے حضرت اسرافیل کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللّٰہ تعالٰی تمہیں فیصلہ کے لیے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ف٧١ سب لوگ۔ مراد اس سے نفخۂ ثانیہ (دوسری مرتبہ سور پھونکا جانا) ہے۔ ف٧٢ آخرت میں۔ ف٧٣ مُردے محشر کی طرف۔ ف٧٤ یعنی کفار قریش۔ ف٧٥ کہ انہیں بزور اسلام میں داخل کرو آپ کا کام دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے۔ (وکان هذا قبل الامر بالقتال) ف١ سورۂ ذاریات مکیہ ہے اس میں تین رکوع ساٹھ آیتیں تین سو ساٹھ کلمے ایک ہزار دو سو انتالیس حرف ہیں۔ ف٢ یعنی وہ ہوائیں جو خاک وغیرہ کو اڑاتی ہیں۔ ف٣ یعنی وہ گھٹائیں اور بدلیاں جو بارش کا پانی اٹھاتی ہیں۔ ف٤ وہ کشتیاں جو پانی میں بسہولت چلتی ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّيْنَ
پھر حکم سے بانٹنے والیاں ف۵ بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف٦ ضرور سچ ہے اور بے شک انصاف
لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾
ضرور ہونا ف۷ آرائش والے آسمان کی قسم ف۸ تم مختلف بات میں ہو ف۹
يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ
اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جس کی قسمت ہی میں اوندھایا جانا ہو ف۱۰ مارے جائیں دل سے تراشنے والے جو نشے میں
سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ
بھولے ہوئے ہیں ف۱۱ پوچھتے ہیں ف۱۲ انصاف کا دن کب ہوگا ف۱۳ اس دن ہوگا جس دن وہ آگ پر
يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾
تپائے جائیں گے ف۱۴ اور فرمایا جائے گا چکھو اپنا تپنا یہ ہے وہ جس کی تمہیں جلدی تھی ف۱۵
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں ف۱٦ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ
كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
اس سے پہلے ف۱۷ نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے ف۱۸

ف۵ یعنی فرشتوں کی وہ جماعتیں جو بحکم الٰہی بارش ورزق وغیرہ تقسیم کرتی ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مدبرات الامر کیا ہے اور عالم میں تدبیر وتصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ تمام صفتیں ہواؤں کی ہیں کہ وہ خاک بھی اڑاتی ہیں بادلوں کو بھی اٹھائے پھرتی ہیں پھر انہیں لے کر بسہولت چلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے بلاد (شہروں) میں اس کے حکم سے بارش کو تقسیم کرتی ہیں قسم کا مقصود اصلی اس چیز کی عظمت بیان کرنا ہے جس کے ساتھ قسم فرمائی گئی کیونکہ یہ چیزیں کمال قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی ہیں اربابِ دانش کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ان میں نظر کرکے بعث وجزا پر استدلال کریں کہ جو قادر برحق ایسے امورِ عجیبہ پر قدرت رکھتا ہے وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کو فنا کرنے کے بعد دوبارہ ہستی (زندگی) عطا فرمانے پر بیشک قادر ہے۔ ف٦ یعنی بعث وجزا۔ ف۷ اور حساب کے بعد نیکی بدی کا بدلہ ضرور ملنا۔ ف۸ جس کو ستاروں سے مزین فرمایا ہے کہ اے اہل مکہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اور قرآن پاک کے بارے میں ف۹ کبھی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون (معاذ اللہ تعالیٰ) اسی طرح قرآن کریم کو کبھی سحر بتاتے ہو کبھی شعر کبھی کہانت کبھی اگلوں کی داستانیں۔ ف۱۰ اور جو محروم ازلی ہے اس سعادت سے محروم رہتا ہے اور بہکانے والوں کے بہکائے میں آتا ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے کفار جب کسی کو دیکھتے کہ ایمان لانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ ان کے پاس کیوں جاتا ہے وہ تو شاعر ہیں ساحر ہیں کاذب ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ) اور اسی طرح قرآن پاک کو کہتے ہیں کہ وہ شعر ہے سحر ہے کذب ہے (معاذ اللہ تعالیٰ) ف۱۱ یعنی نشۂ جہالت میں آخرت کو بھولے ہوئے ہیں۔ ف۱۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمسخر اور تکذیب کے طور پر کہ ف۱۳ ان کے جواب میں فرمایا جاتا ہے: ف۱۴ اور انہیں عذاب دیا جائے گا۔ ف۱۵ اور دنیا میں تمسخر سے کہا کرتے تھے کہ وہ عذاب جلدی لاؤ جس کا وعدہ دیتے ہو۔ ف۱٦ یعنی اپنے رب کی نعمت میں ہیں باغوں کے اندر

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ
اور پچھلی رات استغفار کرتے ف۱۹ اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور

الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا
بے نصیب کا ف۲۰ اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کو ف۲۱ اور خود تم میں ف۲۲ تو کیا

تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ
تمہیں سوجھتا نہیں اور آسمان میں تمہارا رزق ہے ف۲۳ اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۲۴ تو آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ع ۲۲ ۱۸
رب کی قسم بےشک یہ قرآن حق ہے ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو اے محبوب کیا تمہارے پاس

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ وقف لازم
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی ف۲۵ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا

سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ ۙ
سلام ناشناسا لوگ ہیں ف۲۶ پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ بچھڑا لے آیا ف۲۷

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا
پھر اُسے ان کے پاس رکھا ف۲۸ کہا کیا تم کھاتے نہیں تو اپنے جی میں اُن سے ڈرنے لگا ف۲۹ وہ بولے

لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ
ڈریئے نہیں ف۳۰ اور اُسے ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی اس پر اس کی بی بی ف۳۱ چلاتی آئی

جن میں لطیف چشمے جاری ہیں۔ ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ اور زیادہ حصہ شب کا نماز میں گزارتے۔ ف۱۹ یعنی رات تہجد اور شب بیداری میں گزارتے ہیں اور بہت تھوڑی دیر سوتے ہیں اور شب کا پچھلا حصہ استغفار میں گزارتے ہیں اور اتنے سو جانے کو بھی تقصیر سمجھتے ہیں ف۲۰ منگتا تو وہ جو اپنی حاجت کے لیے لوگوں سے سوال کرے اور محروم وہ کہ حاجتمند ہو اور حیاءً (شرمندگی کے باعث) سوال بھی نہ کرے۔ ف۲۱ جو اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت وحکمت پر دلالت کرتی ہیں۔ ف۲۲ تمہاری پیدائش میں اور تمہارے تغیرات میں اور تمہارے ظاہر وباطن میں اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے بیشمار عجائب وغرائب ہیں جن سے بندے کو اس کی شانِ خدائی معلوم ہوتی ہے۔ ف۲۳ کہ اسی طرف سے بارش کر کے زمین کو پیداوار سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ ف۲۴ آخرت کے ثواب وعذاب کا وہ سب آسمان میں مکتوب ہے۔ ف۲۵ جو دس یا بارہ فرشتے تھے۔ ف۲۶ یہ بات آپ نے اپنے دل میں فرمائی ف۲۷ نفیس بھنا ہوا ف۲۸ کہ کھائیں اور یہ میزبان کے آداب میں سے ہے کہ مہمان کے سامنے کھانا پیش کرے۔ جب ان فرشتوں نے نہ کھایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ف۲۹ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آپ کے دل میں بات آئی کہ یہ فرشتے ہیں اور عذاب کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ ف۳۰ ہم اللّٰہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ف۳۱ یعنی حضرت سارہ۔

فَصَكَّتۡ وَجۡهَهَا وَقَالَتۡ عَجُوۡزٌ عَقِيۡمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوۡا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ

پھر اپنا ماتھا ٹھونکا اور بولی کیا بڑھیا بانجھ ف٣٢ انھوں نے کہا تمہارے رب نے یونہی فرما دیا ہے

اِنَّهٗ هُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٣٠﴾

اور وہی حکیم دانا ہے

ف٣٢ جس کے کبھی بچہ نہیں ہوا اور نوے یا ننانوے سال کی عمر ہو چکی مطلب یہ تھا کہ ایسی عمر اور ایسی حالت میں بچہ ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ
ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ف۳۳ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف
مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ
بھیجے گئے ہیں ف۳۴ کہ اُن پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر چھوڑیں جو تمہارے رب کے پاس حد سے
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا
بڑھنے والوں کے لیے نشان کئے رکھے ہیں ف۳۵ تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو
وَجَدْنَا فِیْهَا غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ
ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا ف۳۶ اور ہم نے اس میں ف۳۷ نشانی باقی رکھی
یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ
ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ف۳۸ اور موسیٰ میں ف۳۹ جب ہم نے اُسے روشن سند لے کر
بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ
فرعون کے پاس بھیجا ف۴۰ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ف۴۱ اور بولا جادوگر ہے یا دیوانہ تو ہم نے اسے
وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا
اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ف۴۲ اور عاد میں ف۴۳ جب ہم نے
عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ
اُن پر خشک آندھی بھیجی ف۴۴ جس چیز پر گزرتی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح
كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا
کر چھوڑتی ف۴۵ اور ثمود میں ف۴۶ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ف۴۷ تو اُنھوں نے

ف۳۳ یعنی سوائے اس بشارت کے تمہارا اور کیا کام ہے۔ ف۳۴ یعنی قوم لوط کی طرف ف۳۵ ان پتھروں پر نشان تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کے پتھروں میں سے نہیں ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ہر ایک پتھر پر اس کا نام مکتوب تھا جو اس سے ہلاک کیا جانے والا تھا۔ ف۳۶ یعنی ایک ہی گھر کے لوگ اور وہ حضرت لوط علیہ السلام اور آپ کی دونوں صاحبزادیاں ہیں۔ ف۳۷ یعنی قوم لوط کے اس شہر میں کافروں کو ہلاک کرنے کے بعد ف۳۸ تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور ان کے جیسے افعال سے باز رہیں اور وہ نشانی ان کے اجڑے ہوئے دیار تھے یا وہ پتھر جن سے وہ ہلاک کئے گئے یا وہ کالا بدبودار پانی جو اس سرزمین سے نکلا تھا۔ ف۳۹ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی نشانی رکھی۔ ف۴۰ روشن سند سے مراد حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ السلام کے معجزات ہیں جو آپ نے فرعون اور فرعونیوں پر پیش فرمائے ف۴۱ یعنی فرعون نے مع اپنی جماعت کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے اعراض کیا۔ ف۴۲ کہ کیوں وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لایا اور کیوں ان پر طعن کئے۔ ف۴۳ یعنی قوم عاد کے ہلاک کرنے میں بھی قابل عبرت نشانیاں ہیں۔ ف۴۴ جس میں کچھ بھی خیر و برکت نہ تھی یہ ہلاک کرنے والی ہوا تھی ف۴۵ خواہ وہ آدمی

عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی ف۴۸ تو ان کی آنکھوں کے سامنے انھیں کڑک نے آلیا ف۴۹ تو وہ نہ کھڑے

مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ

ہوسکے ف۵۰ اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے اور اُن سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا بے شک

ع ٢ ٢٣ ١ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾

وہ فاسق لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا ف۵۱ اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں ف۵۲

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا

اور زمین کو ہم نے فرش کیا تو ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو

زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ

جوڑ بنائے ف۵۳ کہ تم دھیان کرو ف۵۴ تو اللّٰہ کی طرف بھاگو ف۵۵ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح

مُّبِيْنٌ ۚ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ ﴿٥١﴾

ڈرسنانے والا ہوں اور اللّٰہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صریح ڈرسنانے والا ہوں

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

یونہی ف۵۶ جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی بولے کہ جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ۚ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۚ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ

دیوانہ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ف۵۷ تو اے محبوب تم اُن سے منہ پھیرلو تو

ہوں یا جانور یا اوراموال جس چیز کو چھوگئی اس کو ہلاک کر کے ایسا کر دیا گویا کہ وہ مدتوں کی ہلاک شدہ گلی ہوئی ہے۔ ف۴۶ یعنی قوم ثمود کے ہلاک میں بھی نشانیاں ہیں۔ ف۴۷ یعنی وقت موت تک دنیا میں زندگانی کرلو یہی زمانہ تمہاری مہلت کا ہے۔ ف۴۸ اور حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ناقہ کی کونچیں کاٹیں ف۴۹ اور ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کردیئے گئے۔ ف۵۰ وقت نزولِ عذاب نہ بھاگ سکے۔ ف۵۱ اپنے دستِ قدرت سے۔ ف۵۲ اس کو اتنی کہ زمین مع اپنی فضا کے اس کے اندر اس طرح آجائے جیسے کہ ایک میدان وسیع میں گیند پڑی ہو یا یہ معنی ہیں کہ ہم اپنی خلق پر رزق وسیع کرنے والے ہیں۔ ف۵۳ مثل آسمان اور زمین اور سورج اور چاند اور رات اور دن اور خشکی وتری اور گرمی وسردی اور جن وانس اور روشنی وتاریکی اور ایمان وکفر اور سعادت وشقاوت اور حق و باطل اور نرو مادہ کے ف۵۴ اور سمجھو کہ ان تمام جوڑوں کا پیدا کرنے والا فرد واحد ہے نہ اس کی نظیر ہے نہ شریک نہ ضد نہ نِد وہی مستحقِ عبادت ہے۔ ف۵۵ اس کے ماسوا کو چھوڑ کر اس کی عبادت اختیار کرو۔ ف۵۶ جیسے کہ ان کفار نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو ساحر ومجنون کہا ایسے ہی ف۵۷ یعنی پہلے کفار نے اپنے پچھلوں کو یہ وصیت تو نہیں کی کہ تم انبیاء کی تکذیب کرنا اور ان کی شان میں اس طرح کی باتیں بنانا لیکن چونکہ سرکشی اور طغیان کی علت دونوں میں ہے اس لیے گمراہی میں ایک دوسرے کے موافق رہے۔

أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا

تم پر کچھ الزام نہیں ف۵۸ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اور

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ

میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں ف۵۹ میں اُن سے کچھ رزق نہیں مانگتا ف۶۰

وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾

اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ف۶۱ بےشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے ف۶۲

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾

تو بےشک ان ظالموں کے لیے ف۶۳ عذاب کی ایک باری ہے ف۶۴ جیسے ان کے ساتھ والوں کے لیے ایک باری تھی ف۶۵ تو مجھ سے جلدی نہ کریں ف۶۶

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾ ع ۳/۴ ۲

تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ف۶۷

آیاتها ۴۹ — ۵۲ سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ ۷۶ — رکوعاتها ۲

سورۂ طور مکیہ ہے، اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالطُّورِ ﴿١﴾ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ﴿٢﴾ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ﴿٣﴾ وَالْبَيْتِ

طور کی قسم ف۲ اور اس نوشتہ کی ف۳ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت

ف۵۸ کیونکہ آپ رسالت کی تبلیغ فرما چکے اور دعوت و ارشاد میں جہد بلیغ صرف کر چکے اور آپ نے اپنی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ شانِ نزول: جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غمگین ہوئے اور آپ کے اصحاب کو بہت رنج ہوا کہ جب رسول علیہ السلام کو اعراض کرنے کا حکم ہو گیا تو اب وحی کیوں آئے گی اور جب نبی نے امت کو تبلیغ بطریق اتم فرما دی اور امت سرکشی سے باز نہ آئی اور رسول کو ان سے اعراض کا حکم مل گیا تو وقت آ گیا کہ ان پر عذاب نازل ہو اس پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس آیت کے بعد ہے اور اس میں تسکین دی گئی کہ سلسلۂ وحی منقطع نہیں ہوا ہے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نصیحت سعادتمندوں کے لیے جاری رہے گی، چنانچہ ارشاد ہوا ف۵۹ اور میری معرفت ہو۔ ف۶۰ کہ میرے بندوں کو روزی دیں یا سب کی نہیں تو اپنی ہی روزی خود پیدا کریں کیونکہ رزاق میں ہوں اور سب کی روزی کا میں ہی کفیل ہوں۔ ف۶۱ میری خلق کے لیے۔ ف۶۲ سب کو وہی دیتا وہی پالتا ہے۔ ف۶۳ جنہوں نے رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی تکذیب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ف۶۴ حصہ ہے نصیب ہے۔ ف۶۵ یعنی امم سابقہ (گذشتہ امتوں) کے کفار کے لیے جو انبیاء کی تکذیب میں ان کے ساتھی تھے ان کا عذاب و ہلاک میں حصہ تھا ف۶۶ عذاب نازل کرنے کی۔ ف۶۷ اور وہ روز قیامت ہے۔ ف۱ سورۂ طور مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، انچاس ۴۹ آیتیں، تین سو بارہ ۳۱۲ کلمے، ایک ہزار پانچ سو ۱۵۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس پہاڑ کی قسم جس پر اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو شرفِ کلام سے مشرف فرمایا۔ ف۳ اس نوشتہ سے مراد یا توریت ہے یا قرآن یا لوح محفوظ یا اعمال نویس فرشتوں کے دفتر۔

الْمَعْمُوْرِ ﴿٤﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿٥﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿٦﴾ اِنَّ عَذَابَ

معمور ف٤ اور بلند چھت ف٥ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ف٦ بےشک تیرے رب

رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿٨﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿٩﴾ وَّ

کا عذاب ضرور ہونا ہے ف٧ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں جس دن آسمان ہلنا سا ہلنا ہلیں گے ف٨ اور

تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿١٠﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ

پہاڑ چلنا سا چلنا چلیں گے ف٩ تو اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ف١٠ وہ جو

فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هٰذِهِ وقف لازم

مشغلہ میں ف١١ کھیل رہے ہیں جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ف١٢ یہ

النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٤﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا

ہے وہ آگ جسے تم جھٹلاتے تھے ف١٣ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں

تُبْصِرُوْنَ ﴿١٥﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا

سوجھتا نہیں ف١٤ اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو سب تم پر ایک سا ہے ف١٥

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾

تمہیں اسی کا بدلہ جو تم کرتے تھے ف١٦ بےشک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَ

اپنے رب کی دین پر شاد شاد ف١٧ اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ف١٨ کھاؤ اور

ف٤ بیت المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل مقابل ہے یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف و نماز کے لیے حاضر ہوتے ہیں پھر کبھی انہیں لوٹنے کا موقع نہیں ملتا ہر روز نئے ستر ہزار حاضر ہوتے ہیں۔ حدیثِ معراج میں بصحت ثابت ہوا کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ساتویں آسمان میں بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا۔ ف٥ اس سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لیے بمنزلہ چھت کے ہے یا عرش جو جنت کی چھت ہے۔ (قرطبی عن ابنِ عباس) ف٦ مروی ہے کہ اللہ تعالٰی روزِ قیامت تمام سمندروں کو آگ کر دے گا جس سے جہنم کی آگ میں اور بھی زیادتی ہو جائے گی۔ (خازن) ف٧ جس کا کفار کو وعدہ دیا گیا ہے ف٨ چکی کی طرح گھومیں گے اور اس طرح حرکت میں آئیں گے کہ ان کے اجزاء مختلف و منتشر ہو جائیں۔ ف٩ جیسے کہ غبار ہوا میں اڑتا ہے یہ دن قیامت کا دن ہوگا۔ ف١٠ جو رسولوں کو جھٹلاتے تھے۔ ف١١ کفر و باطل کے۔ ف١٢ اور جہنّم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنّم میں دھکیل دیں گے اور ان سے کہا جائے گا ف١٣ دنیا میں ف١٤ یہ ان سے اس لیے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف سحر کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کر دی ہے۔ ف١٥ نہ کہیں بھاگ سکتے ہو نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب ف١٦ دنیا میں کفر و تکذیب ف١٧ اس کے عطا و نعمت خیر و کرامت پر۔ ف١٨ اور ان سے کہا جائے گا۔

اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

پیو خوشگواری سے صلہ اپنے اعمال کا ف۱۹ تختوں پر تکیہ لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں اور

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ

ہم نے اُنھیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۭ

ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی ف۲۰ اور اُن کے عمل میں انھیں کچھ کمی نہ دی ف۲۱ سب آدمی اپنے

بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

کئے میں گرفتار ہیں ف۲۲ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں ف۲۳

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری ف۲۴ اور ان کے خدمت گار

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لڑکے ان کے گرد پھریں گے ف۲۵ گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے ف۲۶ اور اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ

یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ

کیا پوچھتے ہوئے ف۲۷ بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے ف۲۸ تو اللّٰہ نے ہم پر

عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

احسان کیا ف۲۹ اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا ف۳۰ بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں ف۳۱ اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی

ف۱۹ جو تم نے دنیا میں کئے کہ ایمان لائے اور خدا اور رسول کی طاعت اختیار کی۔ ف۲۰ جنت میں اگرچہ باپ دادا کے درجے بلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لیے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی اور اللّٰہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس اولاد کو بھی وہ درجہ عطا فرمائے گا۔ ف۲۱ انہیں ان کے اعمال کا پورا ثواب دیا اور اولاد کے درجے اپنے فضل و کرم سے بلند کئے۔ ف۲۲ یعنی ہر کافر اپنے کفری عمل میں دوزخ کے اندر گرفتار ہے۔ (خازن) ف۲۳ یعنی اہلِ جنت کو ہم نے اپنے احسان سے دم بدم مزید نعمتیں عطا فرمائیں۔ ف۲۴ جیسا کہ دنیا کی شراب میں قسم قسم کے مفاسد تھے کیونکہ شرابِ جنت کے پینے سے نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ خصلتیں خراب ہوتی ہیں نہ پینے والا بیہودہ بکتا ہے نہ گنہگار رہتا ہے۔ ف۲۵ خدمت کے لیے اور ان کے حسن و صفا و پاکیزگی کا یہ عالم ہے ف۲۶ جنہیں کوئی ہاتھ ہی نہ لگا۔ حضرت عبداللّٰہ بن عمر نے فرمایا کہ کسی جنتی کے پاس خدمت میں دوڑنے والے غلام ہزار سے کم نہ ہوں گے اور ہر غلام جدا جدا خدمت پر مقرر ہوگا۔ ف۲۷ یعنی جنتی جنت میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ دنیا میں کس حال میں تھے اور کیا عمل کرتے تھے اور یہ دریافت کرنا نعمت الٰہی کے اعتراف کے لیے ہوگا۔ ف۲۸ اللّٰہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس اندیشہ سے کہ نفس و شیطان خللِ ایمان کا باعث نہ ہوں اور نیکیوں کے روکے جانے اور بدیوں پر گرفت کئے جانے کا بھی اندیشہ تھا۔ ف۲۹ رحمت اور مغفرت فرما کر۔ ف۳۰ یعنی آتش جہنم کے عذاب سے جو جسموں میں داخل ہونے کی وجہ سے سموم یعنی لو کے نام سے موسوم کی گئی۔ ف۳۱ یعنی دنیا میں اخلاص کے ساتھ صرف۔

الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ط ع ۲۸/۳

احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ ۳۲ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ

یا کہتے ہیں ۳۳ یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادث زمانہ کا انتظار ہے ۳۴ تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ ۳۵

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ ط اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں ۳۶ کیا اُن کی عقلیں انھیں یہی بتاتی ہیں ۳۷ یا وہ سرکش

طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ ج اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ ج فَلْيَاْتُوْا

لوگ ہیں ۳۸ یا کہتے ہیں اُنھوں نے ۳۹ یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ۴۰ تو اس جیسی

بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ط اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ

ایک بات تو لے آئیں ۴۱ اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے ۴۲ یا

هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ط اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ ط

وہی بنانے والے ہیں ۴۳ یا آسمان اور زمین اُنھوں نے پیدا کئے ۴۴ بلکہ انھیں یقین نہیں ۴۵

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ط اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

یا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ۴۶ یا وہ کروڑے (حاکم اعلیٰ) ہیں ۴۷ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے ۴۸

۳۲ کفار مکہ کو اوران کے کاہن اور مجنوں کہنے کی وجہ سے آپ نصیحت سے باز نہ رہیں اس لیے ۳۳ یہ کفار مکہ آپ کی شان میں ۳۴ کہ جیسے ان سے پہلے شاعر مر گئے اوران کے جتھے ٹوٹ گئے یہی حال ان کا ہونا ہے (معاذاللّٰہ) اوروہ کفار یہ بھی کہتے تھے کہ ان کے والد کی موت جوانی میں ہوئی ہے ان کی بھی ایسی ہی ہوگی اللّٰہ تعالٰی اپنے حبیب سے فرماتا ہے ۳۵ میری موت کا ۳۶ کہ تم پر عذاب الٰہی آئے، چنانچہ یہ ہوا اوروہ کفار بدر میں قتل وقید کے عذاب میں گرفتار کئے گئے۔ ۳۷ جو وہ حضور کی شان میں کہتے ہیں شاعر، ساحر، کاہن، مجنون ایسا کہنا بالکل خلافِ عقل ہے اور طُرّہ یہ کہ مجنون بھی کہتے جائیں اور شاعر، ساحر، کاہن بھی اور پھر اپنے عاقل ہونے کا دعویٰ ۳۸ کہ عناد میں اندھے ہورہے ہیں اور کفر وطغیان میں حد سے گزر گئے۔ ۳۹ یعنی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے دل سے ۴۰ اور دشمنی وخبث نفس سے ایسے طعن کرتے ہیں اللّٰہ تعالٰی ان پر حجت قائم فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے ۴۱ جو حسن وخوبی اور فصاحت وبلاغت میں اس کے مثل ہو ۴۲ یعنی کیا وہ ماں باپ سے پیدا نہ ہوئے جماد بے عقل ہیں جن پر حجت قائم نہ کی جائے گی ایسا نہیں یا یہ معنی ہیں کہ کیا وہ نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے اور کیا انہیں خدا نے نہیں بنایا۔ ۴۳ کہ انہوں نے اپنے آپ کو خود ہی بنالیا ہو یہ بھی محال ہے تو لامحالہ انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ انہیں اللّٰہ تعالٰی نے پیدا کیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اس کی عبادت نہیں کرتے اور بتوں کو پوجتے ہیں۔ ۴۴ یہ بھی نہیں اور اللّٰہ تعالٰی کے سوا آسمان وزمین پیدا کرنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا تو کیوں اس کی عبادت نہیں کرتے۔ ۴۵ اللّٰہ تعالٰی کی توحید اوراس کی قدرت وخالقیت کا اگر اس کا یقین ہوتا تو ضرور اس کے نبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لاتے۔ ۴۶ نبوت اور رزق وغیرہ کے کہ انہیں اختیار ہو جہاں چاہیں خرچ کریں اور جسے چاہیں دیں۔ ۴۷ خود مختار جو چاہیں کریں کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔ ۴۸ آسمان کی طرف لگا ہوا۔

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ

جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ف۴۹ تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے کیا اس کو بیٹیاں

وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ

اور تم کو بیٹے ف۵۰ یا تم ان سے ف۵۱ کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں ف۵۲ یا

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِيْنَ

اُن کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ف۵۳ یا کسی داؤں (فریب) کے ارادہ میں ہیں ف۵۴ تو

كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۖ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کافروں ہی پر داؤں (فریب) پڑنا ہے ف۵۵ یا اللّٰہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے ف۵۶ اللّٰہ کو پاکی ان کے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ

شرک سے اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ

مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾

بادل ہے ف۵۷ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ف۵۸

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

جس دن اُن کا داؤں (فریب) کچھ کام نہ دے گا اور نہ اُن کی مدد ہو ف۵۹ اور بے شک

ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ف۶۰ مگر ان میں اکثر کو خبر نہیں ف۶۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے

ف۴۹ اور انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون پہلے ہلاک ہوگا اور کس کی فتح ہوگی اگر انہیں اس کا دعویٰ ہو ف۵۰ یہ اُن کی سفاہت اور بے وقوفی کا بیان ہے کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جن کو برا جانتے ہیں۔ ف۵۱ دین کی تعلیم پر ف۵۲ اور تاوان کی زیر باری کے باعث اسلام نہیں لاتے یہ بھی تو نہیں ہے پھر اسلام لانے میں انہیں کیا عذر ہے۔ ف۵۳ کہ مرنے کے بعد نہ اٹھیں گے اور اٹھے بھی تو عذاب نہ کئے جائیں گے یہ بات بھی نہیں۔ ف۵۴ دار الندوہ میں جمع ہو کر اللّٰہ تعالیٰ کے نبی ہادی برحق صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ضرر و قتل کے مشورے کرتے ہیں ف۵۵ ان کے مکر و کید کا وبال انہیں پر پڑے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے مکر سے محفوظ رکھا اور انہیں بدر میں ہلاک کیا۔ ف۵۶ جو انہیں روزی دے اور عذاب الٰہی سے بچا سکے۔ ف۵۷ یہ جواب ہے کفار کے اس مقولہ کا جو کہتے تھے کہ ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا کر عذاب کیجئے اللّٰہ تعالیٰ اسی کے جواب میں فرماتا ہے کہ ان کا کفر و عناد اس حد پر پہنچ گیا ہے کہ اگر ان پر ایسا ہی کیا جائے کہ آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیا جائے اور آسمان سے اسے گرتے ہوئے دیکھیں تو بھی کفر سے باز نہ آئیں اور براہِ عناد (دشمنی کی وجہ) یہی کہیں کہ یہ تو ابر ہے اس سے ہم سیراب ہوں گے۔ ف۵۸ مراد اس سے نفخۂ اولیٰ کا دن ہے۔ ف۵۹ غرض کسی طرح عذابِ آخرت سے بچ نہ سکیں گے۔ ف۶۰ ان کے کفر کے سبب عذابِ آخرت سے پہلے اور وہ عذاب یا تو بدر میں قتل ہونا ہے یا بھوک و قحط کی ہفت سالہ مصیبت یا عذاب قبر ف۶۱ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ لا وَمِنَ

حکم پر ٹھہرے رہو ۶۲ کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو ۶۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو جب تم کھڑے ہو ۶۴ اور کچھ

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ ع ع ٢ ٢١

رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے ۶۵

اٰیاتھا ٦٢ | ٥٣ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ٢٣ | رکوعاتھا ٣

سورۂ نجم مکیہ ہے، اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ لا مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ ج وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے ۲ تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے ۳ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے

الْهَوٰى ﴿٣﴾ ج اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ لا عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ لا

نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے ۴ انھیں ۵ سکھایا ۶ سخت قوتوں والے طاقتور نے ۷

۶۲ اور جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس پر دل تنگ نہ ہو ۶۳ تمہیں وہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ۶۴ نماز کے لیے اس سے تکبیرِ اولیٰ کے بعد ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ'' پڑھنا مراد ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب سو کر اٹھو تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کیا کرو یا یہ معنی ہیں کہ ہر مجلس سے اٹھتے وقت حمد و تسبیح بجالایا کرو۔ ۶۵ یعنی تاروں کے چھپنے کے بعد مراد یہ ہے کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح سے مراد نماز ہے۔ ۱ سورۃ النجم مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع باسٹھ ۶۲ آیتیں، تین سو ساٹھ ۳۶۰ کلمے، ایک ہزار چار سو پانچ ۱۴۰۵ حرف ہیں یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے روبرو پڑھی۔ ۲ نجم کی تفسیر میں مفسرین کے بہت سے قول ہیں بعض نے ثریا مراد لیا ہے اگرچہ ثریا کئی تارے ہیں لیکن نجم کا اطلاق ان پر عرب کی عادت ہے بعض نے نجم سے جنس نجوم مراد لی ہے بعض نے وہ نباتات جو ساق نہیں رکھتے زمین پر پھیلتے ہیں بعض نے نجم سے قرآن مراد لیا ہے لیکن سب سے لذیذ تفسیر وہ ہے جو حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ نجم سے مراد ہے ذاتِ گرامی ہادی برحق سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی۔ (خازن) ۳ ''صَاحِبُکُمْ'' سے مراد سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہیں معنی یہ ہیں کہ حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام نے کبھی طریق حق و ہدایت سے عدول نہ کیا ہمیشہ اپنے رب کی توحید و عبادت میں رہے آپ کے دامنِ عصمت پر کبھی کسی امرِ مکروہ کی گرد نہ آئی اور بے راہ نہ چلنے سے یہ مراد ہے کہ حضور ہمیشہ رُشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر متمکن رہے اعتقاد فاسد کا شائبہ بھی کبھی آپ کے حاشیۂ بساط تک نہ پہنچ سکا۔ ۴ یہ جملہ اولیٰ کی دلیل ہے کہ حضور کا بہکنا اور بے راہ چلنا ممکن و متصور ہی نہیں کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں جو فرماتے ہیں وحی الٰہی ہوتی ہے اور اس میں حضور کے خلق عظیم اور آپ کی اعلیٰ منزلت کا بیان ہے نفس کا سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے۔ (کبیر) اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ السلام اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات و افعال میں فنا کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ اپنا کچھ باقی نہ رہا تجلی ربّانی کا یہ استیلائے تام ہوا کہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (روح البیان) ۵ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ۶ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمایا اور اس تعلیم سے مراد قلب مبارک تک پہنچا دینا ہے۔ ۷ بعض مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ سخت قوتوں والے طاقتور سے مراد حضرت جبریل ہیں اور سکھانے سے مراد بتعلیمِ الٰہی سکھانا یعنی وحی الٰہی کا پہنچانا ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّۃٍ'' سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اس نے اپنی ذات کو اس وصف کے ساتھ ذکر فرمایا معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے بے واسطہ تعلیم فرمائی۔ (تفسیر روح البیان)۔

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾

پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا ف۸ اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ف۹ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ف۱۰ پھر خوب اتر آیا ف۱۱

فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ؕ﴿۱۰﴾ مَا

تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ف۱۲ اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی ف۱۳

كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا یَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ف۱۴ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ف۱۵ اور انھوں نے تو وہ

ف۸ عام مفسرین نے ''فَاسْتَوٰی'' کا فاعل بھی حضرت جبریل کو قرار دیا ہے اور یہ معنی لیے ہیں کہ حضرت جبریل امین اپنی اصلی صورت پر قائم ہوئے اور اس کا سبب یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے انہیں ان کی اصلی صورت میں ملاحظہ فرمانے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی تو حضرت جبریل جانب مشرق میں حضور کے سامنے نمودار ہوئے اور ان کے وجود سے مشرق سے مغرب تک بھر گیا یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے سوا کسی انسان نے حضرت جبریل کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل کو دیکھنا تو صحیح ہے اور حدیث سے ثابت ہے لیکن یہ حدیث میں نہیں ہے کہ اس آیت میں حضرت جبریل کو دیکھنا مراد ہے بلکہ ظاہر تفسیر میں یہ ہے کہ مراد ''فَاسْتَوٰی'' سے سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا مکان عالی اور منزلت رفیعہ میں استوٰی فرمانا ہے۔ (تفسیر کبیر) تفسیر روح البیان میں ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے افق اعلیٰ یعنی آسمانوں کے اوپر استوٰی فرمایا اور حضرت جبریل سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے آگے نہ بڑھ سکے انہوں نے کہا کہ اگر میں ذرا بھی آگے بڑھوں تو تجلیات جلال مجھے جلا ڈالیں اور حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم آگے بڑھ گئے اور مستوائے عرش سے بھی گزر گئے اور حضرت مترجم قدس سرہٗ کا ترجمہ اس طرف مشیر ہے کہ استوٰی کی اسناد حضرت رب العزت عزّ و اعلیٰ کی طرف ہے اور یہی قول حسن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا ہے۔ ف۹ یہاں بھی عام مفسرین اسی طرف گئے ہیں کہ یہ حال جبریل امین کا ہے لیکن امام رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ حال سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کا ہے کہ آپ افق اعلیٰ یعنی فوق سماوات تھے جس طرح کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے چھت پر چاند دیکھا پہاڑ پر چاند دیکھا اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ چاند چھت پر یا پہاڑ پر تھا بلکہ یہی معنی ہوتے ہیں کہ دیکھنے والا چھت یا پہاڑ پر تھا۔ اسی طرح یہاں معنی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوق سماوات پر پہنچے تو تجلی ربانی آپ کی طرف متوجہ ہوئی۔ ف۱۰ اس کے معنی میں بھی مفسرین کے کئی قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کا سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم سے قریب ہونا مراد ہے کہ وہ اپنی صورتِ اصلی دکھا دینے کے بعد حضور سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قرب میں حاضر ہوئے دوسرے معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم حضرت حق کے قرب سے مشرف ہوئے تیسرے یہ کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اپنے قرب کی نعمت سے نوازا اور یہی صحیح تر ہے۔ ف۱۱ اس میں بھی چند قول ہیں ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور کا عروج و وصول مراد ہے اور اتر آنے سے نزول و رجوع تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالٰی کے قرب میں باریاب ہوئے پھر وصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہو کر خلق کی طرف متوجہ ہوئے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی، تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مقرب درگاہِ ربوبیت ہو کر سجدۂ طاعت ادا کیا۔ (روح البیان) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ قریب ہوا جبار رب العزت......الخ (خازن) ف۱۲ یہ اشارہ ہے تاکید قرب کی طرف کہ قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی متصور ہوسکتی ہے وہ اپنی غایت کو پہنچی۔ ف۱۳ اکثر علماء مفسرین کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کو وحی فرمائی۔ (جمل) حضرت جعفر صادق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے بندے کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللّٰہ تعالٰی اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ بقلی نے کہا کہ اللّٰہ تعالٰی نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی اور مُحب و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (روح البیان) علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللّٰہ تعالٰی اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں کوئی ان کا تحمل نہیں کرسکتا۔ (روح البیان) ف۱۴ آنکھ نے یعنی سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے قلب مبارک نے اس کی تصدیق کی جو چشم مبارک نے دیکھا معنی یہ ہیں کہ آنکھ سے دیکھا دل

نَزْلَةً اُخْرٰى ۙ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ؕ﴿۱۵﴾

جلوہ دوبار دیکھا ف۱۶ سدرۃُ المُنتہٰی کے پاس ف۱۷ اس کے پاس جنت الماوٰی ہے

اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ۙ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى

جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ف۱۸ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ف۱۹ بےشک اپنے رب

مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ۙ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ف۲۰ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزّٰی اور اس تیسری

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾

منات کو ف۲۱ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ف۲۲ جب تو یہ سخت بھونڈی (بری) تقسیم ہے ف۲۳

سے پہچانا اور اس رویت و معرفت میں شک و تردد نے راہ نہ پائی اب یہ بات کہ کیا دیکھا بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل کو دیکھا لیکن مذہب صحیح یہ ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اپنے رب تبارک وتعالٰی کو دیکھا اور یہ دیکھنا کس طرح تھا چشم سر سے یا چشم دل سے اس میں مفسرین کے دونوں قول پائے جاتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دوبارہ دیکھا۔ (رواہ مسلم) ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ آپ نے رب عزوجل کو حقیقۃً چشم مبارک سے دیکھا یہ قول حضرت انس بن مالک اور حسن و عکرمہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالٰی نے حضرت ابراہیم کو خلت اور حضرت موسٰی علیہ السلام کو کلام اور سید عالم محمد مصطفٰے کو اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔ (صلوات اللہ تعالٰی علیہم) کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام سے دوبار کلام فرمایا اور حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اللہ تعالٰی کو دو مرتبہ دیکھا۔ (ترمذی) لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے دیدار کا انکار کیا اور آیت کو حضرت جبریل کے دیدار پر محمول کیا اور فرمایا کہ جو کوئی کہے کہ محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) نے اپنے رب کو دیکھا اس نے جھوٹ کہا اور سند میں "لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ" تلاوت فرمائی۔ یہاں چند باتیں قابلِ لحاظ ہیں ایک یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا قول نفی میں ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا اثبات میں اور مثبت ہی مقدم ہوتا ہے کیونکہ نافی کسی چیز کی نفی اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا نہیں اور مثبت اثبات اس لیے کرتا ہے کہ اس نے سنا اور جانا تو علم مثبت کے پاس ہے علاوہ بریں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے یہ کلام حضور سے نقل نہیں کیا بلکہ آیت سے اپنے استنباط پر اعتماد فرمایا یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی رائے ہے اور آیت میں ادراک یعنی احاطہ کی نفی ہے نہ رویت کی۔ **مسئلہ:** صحیح یہی ہے کہ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے بھی یہی ثابت ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما جو حِبْرُ الْاُمَّة (امت کے عالم) ہیں وہ بھی اسی پر ہیں مسلم کی حدیث ہے: "رَاَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَبِقَلْبِیْ" میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھ اور اپنے دل سے دیکھا۔ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ قسم کھاتے تھے کہ محمد مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے شب معراج اپنے رب کو دیکھا۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ میں حدیثِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قائل ہوں حضور نے اپنے رب کو دیکھا اس کو دیکھا اس کو دیکھا امام صاحب یہ فرماتے ہی رہے یہاں تک کہ سانس ختم ہوگیا۔ **ف۱۵** یہ مشرکین کو خطاب ہے جو شب معراج کے واقعات کا انکار کرتے اور اس میں جھگڑتے تھے۔ **ف۱۶** کیونکہ تخفیف کی درخواستوں کے لیے چند بار عروج و نزول ہوا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے رب عزوجل کو اپنے قلب مبارک سے دو مرتبہ دیکھا اور انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور نے رب عزوجل کو آنکھ سے دیکھا۔ **ف۱۷** سدرۃ المنتہٰی ایک درخت ہے جس کی اصل (جڑ) چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں پھیلی ہیں اور بلندی میں وہ ساتویں آسمان سے بھی گزر گیا ملائکہ اور ارواحِ شہداء و اتقیاء اس سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ **ف۱۸** یعنی ملائکہ اور انوار۔ **ف۱۹** اس میں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے کمال قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے دائیں بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری نہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی طرح بیہوش ہوئے بلکہ اس مقامِ عظیم میں ثابت رہے۔ **ف۲۰** یعنی حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے شب معراج عجائب ملک و ملکوت کا ملاحظہ فرمایا اور آپ کا علم تمام معلوماتِ غیبیہ ملکوتیہ پر محیط ہوگیا

إِنْ هِيَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا
وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں ف۲۴ اللہ نے ان کی کوئی سند
مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ
نہیں اُتاری وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ف۲۵ حالانکہ بےشک
جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾ فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ
ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آئی ف۲۶ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ف۲۷ تو آخرت اور دنیا سب کا
وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا ع ٢٥/٥
مالک اللہ ہی ہے ف۲۸ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر
مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا
جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے ف۲۹ بےشک وہ جو
يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ ٱلْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم
آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ف۳۰ ملائکہ کا نام عورتوں کا سا رکھتے ہیں ف۳۱ اور انہیں
بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ
اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بےشک گمان یقین کی جگہ کچھ کام

جیسا کہ حدیث اختصامِ ملائکہ میں وارد ہوا ہے اور دوسری اور احادیث میں آیا ہے۔ (روح البیان) ف۲۱ لات وعزّٰی اور منات بتوں کے نام ہیں جنہیں مشرکین پوجتے تھے اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم نے ان بتوں کو دیکھا یعنی بنظرِ تحقیق وانصاف اگر اس طرح دیکھا ہو تو تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ محض بے قدرت (بے جان) ہیں اور اللہ تعالیٰ قادر برحق کو چھوڑ کر ان بے قدرت بتوں کو پوجنا اور اس کا شریک ٹھہرانا کس قدر ظلم عظیم اور خلاف عقل و دانش ہے اور مشرکین مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بت اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ف۲۲ جو تمہارے نزدیک ایسی بری چیز ہے کہ جب تم میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور رنگ تاریک ہو جاتا ہے اور لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے حتیٰ کہ تم بیٹیوں کو زندہ در گور کر ڈالتے ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہو ف۲۳ کہ جو چیز بُری سمجھتے ہو وہ خدا کے لیے تجویز کرتے ہو۔ ف۲۴ یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل بے جا اور غلط طور پر رکھ لیا ہے نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود۔ ف۲۵ یعنی ان کا بتوں کو پوجنا عقل وعلم و تعلیم الٰہی کے خلاف اتباعِ نفس و ہوا اور وہم پرستی کی بنا پر ہے۔ ف۲۶ یعنی کتابِ الٰہی اور خدا کے رسول جنہوں نے صراحت کے ساتھ بار بار بتایا کہ بت معبود نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۲۷ یعنی کافر جو بتوں کے ساتھ جھوٹی امیدیں رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے یہ امیدیں باطل ہیں۔ ف۲۸ جسے جو چاہے دے اسی کی عبادت کرنا اور اسی کو راضی رکھنا کام آئے گا۔ ف۲۹ یعنی ملائکہ باوجودیکہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں بعد ازاں صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومن موحد کے لیے تو بتوں سے شفاعت کی امید رکھنا نہایت باطل ہے کہ نہ انہیں بارگاہِ حق میں قرب حاصل نہ کفار شفاعت کے اہل۔ ف۳۰ یعنی کفار منکرین بعث۔ ف۳۱ کہ انہیں خدا کی بیٹیاں بتاتے ہیں۔

شَيْـًٔا ۚ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ
نہیں دیتا ف۳۲ تو تم اس سے منہ پھیرلو جو ہماری یاد سے پھرا ف۳۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی
الدُّنْيَا ؕ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
زندگی ف۳۴ یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے ف۳۵ بےشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ
عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
زمین میں تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت
اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا
اچھا صلہ عطا فرمائے وہ جو بڑے گناہوں اور بےحیائیوں سے بچتے ہیں ف۳۶ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ
اور رک گئے ف۳۷ بےشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ف۳۸ تمہیں مٹی
الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ
سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ف۳۹
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۧ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ ع
وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں ف۴۰ تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا ف۴۱ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور

ف۳۲ امر واقعی اور حقیقت حال علم ویقین سے معلوم ہوتی ہے نہ کہ وہم وگمان سے۔ ف۳۳ یعنی قرآن پر ایمان سے۔ ف۳۴ آخرت پر ایمان نہ لایا کہ اس کا طالب ہوتا۔ ف۳۵ یعنی وہ اس قدر کم عقل وکم علم ہیں کہ انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی ہے یا یہ معنی ہیں کہ ان کے علم کی انتہا وہم وگمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں کہ (معاذاللہ) فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ان کی شفاعت کریں گے اور اس وہم باطل پر بھروسہ کر کے انہوں نے ایمان اور قرآن کی پرواہ نہ کی۔ ف۳۶ گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ گناہ وہ ہے جس کا کرنے والا ثواب سے محروم ہو بعض کا قول ہے ناجائز کام کرنے کو گناہ کہتے ہیں بہرحال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ، کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علماء نے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فواحش وہ جن پر حد ہو۔ ف۳۷ کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے۔ ف۳۸ شانِ نزول: یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں ہمارے روزے ہمارے حج۔ ف۳۹ یعنی تفاخراً اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے وہ ان کی ابتداءِ ہستی سے آخر ایام کے جملہ احوال جانتا ہے۔ مسئلہ: اس آیت میں ریا اور خودنمائی اور خودسرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمت الٰہی کے اعتراف اور اطاعت وعبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لیے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ ف۴۰ اور اسی کا جاننا کافی وہی جزا دینے والا ہے دوسروں پر اظہار اور نام ونمود سے کیا فائدہ ف۴۱ اسلام سے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی

اَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ

روک رکھا و۴۲ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے و۴۳ کیا اُسے اس کی خبر نہ آئی جو

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

صحیفوں میں ہے موسیٰ کے و۴۴ اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجا لایا و۴۵ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں

اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

اٹھاتی و۴۶ اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش و۴۷ اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی

يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

جائے گی و۴۸ پھر اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے و۴۹

کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا دین میں اتباع کیا تھا مشرکوں نے اس کو عار دلائی اور کہا کہ تو نے بزرگوں کا دین چھوڑ دیا اور تو گمراہ ہوگیا اس نے کہا میں نے عذابِ الٰہی کے خوف سے ایسا کیا تو عار دلانے والے کافر نے اس سے کہا کہ اگر تو شرک کی طرف لوٹ آئے اور اس قدر مال مجھ کو دے تو تیرا عذاب میں اپنے ذمے لیتا ہوں اس پر ولید اسلام سے منحرف و مرتد ہو کر پھر شرک میں مبتلا ہوگیا اور جس شخص کو مال دینا ٹھہرا تھا اُس کو تھوڑا سا دیا اور باقی سے منع کر دیا۔ و۴۲ باقی۔ شانِ نزول: یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے حق میں نازل ہوئی وہ اکثر امور میں نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی تائید و موافقت کیا کرتا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی کہ اس نے کہا تھا اللّٰہ تعالٰی کی قسم محمد (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم) ہمیں بہترین اخلاق کا حکم فرماتے ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تھوڑا سا اقرار کیا اور حق لازم میں سے قدرِ قلیل ادا کیا اور باقی سے باز رہا یعنی ایمان نہ لایا۔ و۴۳ کہ دوسرا شخص اس کا بارِ گناہ اٹھا لے گا اور اس کے عذاب کو اپنے ذمہ لے گا۔ و۴۴ یعنی اَسفارِ توریت میں و۴۵ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت ہے کہ انہیں جو کچھ حکم دیا گیا تھا وہ انہوں نے پورے طور پر ادا کیا اس میں بیٹے کا ذبح بھی ہے اور اپنا آگ میں ڈالا جانا بھی اور اس کے علاوہ اور مامورات (احکامات) بھی اس کے بعد اللّٰہ تعالٰی اس مضمون کا ذکر فرماتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور فرمایا گیا تھا۔ و۴۶ اور کوئی دوسرے کے گناہ پر نہیں پکڑا جاتا اس میں اس شخص کے قول کا ابطال ہے جو ولید بن مغیرہ کے عذاب کا ذمہ دار بنا تھا اور اس کے گناہ اپنے ذمہ لینے کو کہتا تھا، حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ زمانۂ حضرت ابراہیم سے پہلے لوگ آدمی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے اگر کسی نے کسی کو قتل کیا ہوتا تو بجائے اس قاتل کے اس کے بیٹے یا بھائی یا بی بی یا غلام کو قتل کر دیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آیا تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور اللّٰہ تعالٰی کا یہ حکم پہنچایا کہ کوئی کسی کے بارِ گناہ میں ماخوذ نہیں۔ و۴۷ یعنی عمل۔ مراد یہ ہے کہ آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے، یہ مضمون بھی صحفِ ابراہیم و موسیٰ کا ہے علیہما السلام اور کہا گیا ہے کہ ان ہی امتوں کے لیے خاص تھا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ حکم ہماری شریعت میں آیت ''اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ'' سے منسوخ ہوگیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے سید عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے عرض کیا کہ میری ماں کی وفات ہوگئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں کیا نافع ہوگا فرمایا ہاں۔ مسائل: اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے کہ میت کو صدقات و طاعات سے جو ثواب پہنچایا جاتا ہے پہنچتا ہے اور اس پر علماءِ امت کا اجماع ہے اور اسی لیے مسلمانوں میں معمول ہے کہ وہ اپنے اموات (مردوں) کو فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ میں طاعات و صدقات سے ثواب پہنچاتے رہتے ہیں یہ عمل احادیث کے بالکل مطابق ہے اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ یہاں انسان سے کافر مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ کافر کو کوئی بھلائی نہ ملے گی بجز اس کے جو اس نے کی ہو کہ دنیا ہی میں وسعتِ رزق یا تندرستی وغیرہ سے اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ آخرت میں اس کا کچھ حصہ باقی نہ رہے اور ایک معنی آیت کے مفسرین نے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ آدمی بمقتضائے عدل وہی پائے گا جو اس نے کیا ہو اور اللّٰہ تعالٰی اپنے فضل سے جو چاہے عطا فرمائے اور ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ مومن کے لیے دوسرا مومن جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی خود اسی مومن کی شمار کی جاتی ہے جس کے لیے کی گئی کیونکہ اس کا کرنے والا مثل نائب و وکیل کے اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔ و۴۸ آخرت میں و۴۹ آخرت میں اسی کی طرف رجوع ہے وہی اعمال کی جزا دے گا۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
اور یہ کہ وہ ہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا ف۵۰ اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا ف۵۱ اور یہ کہ اسی نے
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ
دو جوڑے بنائے نر اور مادہ نطفہ سے جب ڈالا جائے ف۵۲ اور یہ کہ اسی کے
النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ
ذمہ ہے پچھلا اٹھانا ف۵۳ اور یہ کہ اسی نے غنی دی اور قناعت دی اور یہ کہ وہی ستارہ شِعریٰ
الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا اِۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَ
کا رب ہے ف۵۴ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا ف۵۵ اور ثمود کو ف۵۶ تو کوئی باقی نہ چھوڑا اور
قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ
ان سے پہلے نوح کی قوم کو ف۵۷ بےشک وہ ان سے بھی ظالم اور سرکش تھے ف۵۸ اور اُس نے اُلٹنے والی بستی
اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا
کو نیچے گرایا ف۵۹ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ف۶۰ تو اے سننے والے اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کرے گا یہ ف۶۱
نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ
ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ف۶۲ پاس آئی پاس آنے والی ف۶۳ اللہ کے سوا اس کا کوئی
اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا
کھولنے والا نہیں ف۶۴ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ف۶۵ اور ہنستے ہو اور

ف۵۰ جسے چاہا خوش کیا جسے چاہا غمگین کیا۔ ف۵۱ یعنی دنیا میں موت دی اور آخرت میں زندگی عطا فرمائی یا یہ معنی کہ باپ دادا کو موت دی اور ان کی اولاد کو زندگی بخشی یا یہ مراد کہ کافروں کو موتِ کفر سے ہلاک کیا اور ایمانداروں کو ایمانی زندگی بخشی۔ ف۵۲ رحم میں ف۵۳ یعنی موت کے بعد زندہ فرمانا ف۵۴ جو کہ شدت گرما میں "جوزا" کے بعد طالع (طلوع) ہوتا ہے اہلِ جاہلیت اس کی عبادت کرتے تھے، اس آیت میں بتایا گیا کہ سب کا رب اللہ ہی ہے اس ستارے کا رب بھی اللہ ہے لہٰذا اسی کی عبادت کرو۔ ف۵۵ بادِ صَرصَر (تیز ہوا) سے۔ عاد دو ہیں ایک تو قوم ہود ان کو پہلی عاد کہتے ہیں اور ان کے بعد والوں کو دوسری عاد کہ وہ انہیں کے اَعقاب (بعد کی نسل) تھے۔ ف۵۶ جو صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔ ف۵۷ غرق کر کے ہلاک کیا۔ ف۵۸ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان میں ہزار برس کے قریب تشریف فرما رہے مگر انہوں نے دعوت قبول نہ کی اور ان کی سرکشی کم نہ ہوئی۔ ف۵۹ مراد اس سے قوم لوط کی بستیاں ہیں جنہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی اٹھا کر اوندھا ڈال دیا اور زیر و زبر کر دیا۔ ف۶۰ یعنی نشان کئے ہوئے پتھر برسائے۔ ف۶۱ یعنی سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم۔ ف۶۲ جو اپنی قوموں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ ف۶۳ یعنی قیامت ف۶۴ یعنی وہی اس کو ظاہر فرمائے گا یا یہ معنی ہیں کہ اس کے احوال اور شدائد کو اللہ تعالٰی کے سوائے کوئی نہیں دفع کر سکتا اور اللہ تعالٰی دفع نہ فرمائے گا۔ ف۶۵ یعنی قرآن مجید سے منکر ہوتے ہو۔

تَبۡكُوۡنَ ۙ﴿۶۰﴾ وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا ﴿۶۲﴾ السجدة ع ۳

روتے نہیں ف۶۶ اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لیے سجدہ اور اس کی بندگی کرو ف۶۷

ایاتہا ۵۵ ۵۴ سُوۡرَةُ الۡقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷ رکوعاتہا ۳

سورۂ قمر مکیہ ہے، اس میں پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والاف۱

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنۡ يَّرَوۡا اٰيَةً يُّعۡرِضُوۡا وَ

پاس آئی قیامت اور ف۲ شق ہوگیا چاند ف۳ اور اگر دیکھیں ف۴ کوئی نشانی تو منہ پھیرتے ف۵ اور

يَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوۡا وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ وَكُلُّ اَمۡرٍ

کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا اور اُنھوں نے جھٹلایاف۶ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے ف۷ اور ہر کام قرار

مُّسۡتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِيۡهِ مُزۡدَجَرٌ ۙ﴿۴﴾ حِكۡمَةٌ

پاچکا ہے ف۸ اور بےشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں ف۹ جن میں کافی روک تھی ف۱۰ انتہا کو پہنچی ہوئی

بٰلِغَةٌ فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ ۙ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ ۘ يَوۡمَ يَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰى شَىۡءٍ وقف لازم

حکمت پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم اُن سے منہ پھیرلوف۱۱ جس دن بلانے والاف۱۲ ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف

ف۶۶ اس کے وعدہ وعید سن کر۔ ف۶۷ کہ اس کے سوائے کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ ف۱ سورۂ قمر مکیہ ہے سوائے آیت "سَيُهۡزَمُ الۡجَمۡعُ" کے، اس میں تین ۳ رکوع، پچپن ۵۵ آیتیں اور تین سو بیالیس ۳۴۲ کلمے اور ایک ہزار چار سو تیئس ۱۴۲۳ حرف ہیں۔ ف۲ اس کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوئی کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزہ سے ف۳ دو پارہ ہوکر۔ شق القمر جس کا اس آیت میں بیان ہے نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات باہرہ میں سے ہے اہلِ مکہ نے حضور سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ایک معجزہ کی درخواست کی تھی تو حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے چاند شق کر کے دکھایا چاند کے دو حصے ہوگئے اور ایک حصہ دوسرے سے جدا ہوگیا اور فرمایا کہ گواہ رہو قریش نے کہا محمد (مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم) نے جادو سے ہماری نظر بندی کردی ہے اس پر انہیں کی جماعت کے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ نظر بندی ہے تو باہر کہیں بھی کسی کو چاند کے دو حصے نظر نہ آئے ہوں گے اب جو قافلے آنے والے ہیں ان کی جستجو رکھو اور مسافروں سے دریافت کرو اگر دوسرے مقامات سے بھی چاند شق ہونا دیکھا گیا ہے تو بیشک معجزہ ہے چنانچہ سفر سے آنے والوں سے دریافت کیا انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا کہ اس روز چاند کے دو حصے ہوگئے تھے مشرکین کو انکار کی گنجائش نہ رہی اور وہ جاہلانہ طور پر جادو ہی جادو کہتے رہے۔ صحاح کی احادیث کثیرہ میں اس معجزہ عظیمہ کا بیان ہے اور خبر اس درجۂ شہرت کو پہنچ گئی ہے کہ اس کا انکار کرنا عقل و انصاف سے دشمنی اور بے دینی ہے۔ ف۴ اہل مکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی صدق و نبوّت پر دلالت کرنے والی ف۵ اس کی تصدیق اور نبی علیہ الصلوٰة والسلام پر ایمان لانے سے ف۶ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو اور ان معجزات کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھے ف۷ ان اباطیل (باطل خواہشوں) کے جو شیطان نے ان کے دل نشین کی تھیں کہ اگر نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے معجزات کی تصدیق کی تو ان کی سرداری تمام عالم میں مسلّم ہوجائے گی اور قریش کی کچھ بھی عزت و قدر باقی نہ رہے گی۔ ف۸ وہ اپنے وقت پر ہونے ہی والا ہے کوئی اس کو روکنے والا نہیں سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا دین غالب ہوکر رہے گا۔ ف۹ پچھلی امتوں کی جو اپنے رسولوں کی تکذیب کرنے کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۰ کفر و تکذیب سے اور انتہا درجہ کی نصیحت۔ ف۱۱ کیونکہ وہ نصیحت و انذار سے پند پذیر ہونے والے نہیں (وَكَانَ هٰذَا قَبۡلَ الۡاَمۡرِ بِالۡقِتَالِ ثُمَّ نُسِخَ) ف۱۲ یعنی حضرت اسرافیل

نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ

بلائے گا و۱۳ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹیڑی (ٹڈی) ہیں

مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

پھیلی ہوئی و۱۴ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے و۱۵ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾

ان سے و۱۶ پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندے و۱۷ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے اور اُسے جھڑکا و۱۸

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ بِمَاۗءٍ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے

مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ عَلٰٓي اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾

بہتے پانی سے و۱۹ اور زمین چشمے کرکے بہادی و۲۰ تو دونوں پانی و۲۱ مل گئے اس مقدار پر جو مقدر تھی و۲۲

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَاۗءً لِّمَنْ كَانَ

اور ہم نے نوح کو سوار کیا و۲۳ تختوں اور کیلوں والی پر کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی و۲۴ اس کے صلہ میں و۲۵ جس کے ساتھ

كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ

کفر کیا گیا تھا اور ہم نے اسے و۲۶ نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا و۲۷ تو کیسا ہوا میرا عذاب

وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ

اور میری دھمکیاں اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرما دیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا و۲۸ عاد نے

علیہ السلام صخرۂ بیت المقدس (بیت المقدس کی چٹان) پر کھڑے ہوکر و۱۳ جس کی مثل سختی کبھی نہ دیکھی ہوگی اور وہ ہولِ قیامت وحساب ہے۔ و۱۴ ہر طرف خوف سے حیران، نہیں جانتے کہاں جائیں۔ و۱۵ یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز کی طرف۔ و۱۶ یعنی قریش سے و۱۷ نوح علیہ السلام و۱۸ اور دھمکایا کہ اگر تم اپنے پند ونصیحت اور وعظ ودعوت سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں قتل کردیں گے سنگسار کرڈالیں گے۔ و۱۹ جو چالیس روز تک نہ تھما و۲۰ یعنی زمین سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام زمین مثل چشموں کے ہوگئی۔ و۲۱ آسمان سے برسنے والے اور زمین سے ابلنے والے و۲۲ اور لوح محفوظ میں مکتوب تھی کہ طوفان اس حد تک پہنچے گا۔ و۲۳ ایک کشتی و۲۴ ہماری حفاظت میں۔ و۲۵ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے۔ و۲۶ یعنی اس واقعہ کو کہ کفار غرق کرکے ہلاک کردیئے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام کو نجات دی گئی اور بعض مفسرین کے نزدیک ''تَرَكْنٰهَا'' کی ضمیر کشتی کی طرف رجوع کرتی ہے۔ قتادہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو سرزمین جزیرہ میں اور بعض کے نزدیک ''جودی'' پہاڑ پر مدتوں باقی رکھا یہاں تک کہ ہماری امت کے پہلے لوگوں نے اس کو دیکھا۔ و۲۷ جو پند پذیر ہو اور عبرت حاصل کرے۔ و۲۸ اس آیت میں قرآن کریم کی تعلیم وتعلم اور اس کے ساتھ اشتغال رکھنے اور اس کو حفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حفظ سہل وآسان فرمادینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہوجاتی ہو۔

عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

جھٹلایا ف۲۹ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان ف۳۰ بے شک ہم نے اُن پر ایک سخت آندھی بھیجی ف۳۱

فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لیے رہی ف۳۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ

تو کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی

مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا ع ۲۲ ۸

یاد کرنے والا ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳۳ تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی

نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا

تابعداری کریں ف۳۴ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ف۳۵ کیا ہم سب میں سے اس پر ف۳۶ ذکر اُتارا گیا ف۳۷

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾

بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا (شیخی باز) ہے ف۳۸ بہت جلد کل جان جائیں گے ف۳۹ کون تھا بڑا جھوٹا اترونا (شیخی باز)

اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ

ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ف۴۰ تو اے صالح تو راہ دیکھ ف۴۱ اور صبر کر ف۴۲ اور اُنھیں خبر دے دے کہ

الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى

پانی ان میں حصوں سے ہے ف۴۳ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ف۴۴ تو انہوں نے اپنے ساتھی کو ف۴۵ پکارا تو اس نے ف۴۶ لے کر

ف۲۹ اپنے نبی حضرت ہود علیہ السلام کو اس پر وہ مبتلائے عذاب کئے گئے۔ ف۳۰ جو نزولِ عذاب سے پہلے آچکے تھے۔ ف۳۱ بہت تیز چلنے والی، نہایت ٹھنڈی، سخت سناٹے والی ف۳۲ حتیٰ کہ ان میں کوئی نہ بچا سب ہلاک ہو گئے اور وہ دن مہینہ کا پچھلا بدھ تھا۔ ف۳۳ اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت کا انکار کر کے اور ان پر ایمان نہ لا کر ف۳۴ یعنی ہم بہت سے ہو کر ایک آدمی کے تابع ہو جائیں ہم ایسا نہ کریں گے کیونکہ اگر ایسا کریں ف۳۵ یہ انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کا کلام لوٹایا آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میرا اتباع نہ کیا تو تم گمراہ و بے عقل ہو۔ ف۳۶ یعنی حضرت صالح علیہ السلام پر ف۳۷ وحی نازل کی گئی اور کوئی ہم میں اس قابل ہی نہ تھا۔ ف۳۸ کہ نبوت کا دعویٰ کر کے بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۳۹ جب عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ ف۴۰ یہ اس پر فرمایا گیا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ پتھر سے ایک ناقہ (اونٹنی) نکال دیجئے آپ نے ان کے ایمان کی شرط کر کے یہ بات منظور کر لی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناقہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا اور حضرت صالح علیہ السلام سے ارشاد کیا ف۴۱ کہ وہ کیا کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے ف۴۲ ان کی ایذا پر ف۴۳ ایک دن اُن کا ایک دن ناقہ کا ف۴۴ جو دن ناقہ کا ہے اس دن ناقہ حاضر ہو اور جو دن قوم کا ہے اُس دن قوم پانی پر حاضر ہو۔ ف۴۵ یعنی قدار بن سالف کو ناقہ کے قتل کرنے کے لیے ف۴۶ تیز تلوار۔

فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
اس کی کوچیں کاٹ دیں ف٤٧ پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف٤٨ بے شک ہم نے ان پر ایک چنگھاڑ
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ
بھیجی ف٤٩ جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ف٥٠ اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے
مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
کوئی یاد کرنے والا لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا بیشک ہم نے ان پر ف٥١ پتھراؤ
حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ۙ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ كَذٰلِكَ
بھیجا ف٥٢ سوائے لوط کے گھروالوں کے ف٥٣ ہم نے اُنھیں پچھلے پہر ف٥٤ بچالیا اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یونہی
نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾
صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ف٥٥ اور بے شک اس نے ف٥٦ انھیں ہماری گرفت سے ف٥٧ ڈرایا تو انھوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ف٥٨
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾
انھوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ف٥٩ تو ہم نے انکی آنکھیں میٹ دیں (بالکل مٹادیں) ف٦٠ فرمایا چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ف٦١
وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ۚ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَ
اور بیشک صبح تڑکے (صبح سویرے) ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ف٦٢ تو چکھو میرا عذاب اور ڈر کے فرمان اور
لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ؑ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ ع ٢ ١٨ ٩
بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یادکرنے کے لیے تو ہے کوئی یادکرنے والا اور بیشک فرعون والوں کے پاس

ف٤٧ اور اس کو قتل کر ڈالا ف٤٨ جو نزول عذاب سے پہلے میری طرف سے آئے تھے اور اپنے موقع پر واقع ہوئے۔ ف٤٩ یعنی فرشتہ کی ہولناک آواز ف٥٠ یعنی جس طرح چرواہے جنگل میں اپنی بکریوں کی حفاظت کے لیے گھاس کانٹوں کا احاطہ بنا لیتے ہیں اس میں سے کچھ گھاس بچی رہ جاتی ہے اور وہ جانوروں کے پاؤں میں روند کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے یہ حالت ان کی ہوگئی۔ ف٥١ اس تکذیب کی سزا میں ف٥٢ یعنی ان پر چھوٹے چھوٹے سنگریزے برسائے ف٥٣ یعنی حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں اس عذاب سے محفوظ رہیں۔ ف٥٤ یعنی صبح ہونے سے پہلے ف٥٥ اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اور شکر گزار وہ ہے جو اللّٰہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے۔ ف٥٦ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے ف٥٧ ہمارے عذاب سے ف٥٨ اور ان کی تصدیق نہ کی۔ ف٥٩ اور حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان دَخیل (مُخل) نہ ہوں انہیں ہمارے حوالے کر دیں اور یہ انہوں نے نیت فاسد اور خبیث ارادہ سے کہا تھا اور مہمان فرشتے تھے انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ انہیں چھوڑ دیجئے گھر میں آنے دیجئے جبھی (جونہی) وہ گھر میں آئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک دستک دی۔ ف٦٠ فوراً وہ اندھے ہو گئے اور آنکھیں ایسی ناپید ہو گئیں کہ نشان بھی باقی نہ رہا، چہرے سپاٹ (برابر) ہو گئے حیرت زدہ مارے مارے پھرتے تھے دروازہ ہاتھ نہ آتا تھا، حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے باہر کیا۔ ف٦١ جو تمہیں حضرت لوط علیہ السلام نے سنائے تھے۔ ف٦٢ جو عذاب آخرت تک باقی رہے گا۔

النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

رسول آئے ف۶۳ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں ف۶۴ تو ہم نے ان پر ف۶۵ گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی

اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

کیا ف۶۶ تمہارے کافر ان سے بہتر ہیں ف۶۷ یا کتابوں میں تمہاری چُھٹی لکھی ہوئی ہے ف۶۸ یا یہ کہتے ہیں ف۶۹

نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ

کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۷۰ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت ف۷۱ اور پیٹھیں پھیر دیں گے ف۷۲ بلکہ

السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ

ان کا وعدہ قیامت پر ہے ف۷۳ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ف۷۴ بیشک مجرم

ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ۭ ذُوْقُوْا مَسَّ وقف لازم

گمراہ اور دیوانے ہیں ف۷۵ جس دن آگ میں اپنے مونھوں پر گھسیٹے جائیں گے اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ

سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

کی آنچ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ف۷۶ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ

جیسے پلک مارنا ف۷۷ اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ف۷۸ ہلاک کردیے تو ہے کوئی دھیان کرنے والا ف۷۹ اور انھوں

شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ

نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ف۸۰ اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے ف۸۱ بےشک

ف۶۳ حضرت موسٰی و ہارون علیہما السلام تو فرعونی ان پر ایمان نہ لائے۔ ف۶۴ جو حضرت موسٰی علیہ السلام کو دی گئیں تھیں۔ ف۶۵ عذاب کے ساتھ۔ ف۶۶ اے اہلِ مکہ! ف۶۷ یعنی ان قوموں سے زیادہ قوی و توانا ہیں یا کفر و عناد میں کچھ ان سے کم ہیں۔ ف۶۸ کہ تمہارے کفر کی گرفت نہ ہوگی اور تم عذاب الٰہی سے امن میں رہو گے۔ ف۶۹ کفارِ مکہ۔ ف۷۰ سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے۔ ف۷۱ کفارِ مکہ کی۔ ف۷۲ اور اس طرح بھاگیں گے کہ ایک بھی قائم نہ رہے گا۔ شانِ نزول: روزِ بدر جب ابوجہل نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت فرمائی پھر ایسا ہی ہوا کہ رسول کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی فتح ہوئی اور کفار کو ہزیمت (شکست) ہوئی۔ ف۷۳ یعنی اس عذاب کے بعد انہیں روزِ قیامت کے عذاب کا وعدہ ہے ف۷۴ دنیا کے عذاب سے اس کا عذاب بہت زیادہ اشد۔ ف۷۵ نہ سمجھتے ہیں نہ راہ یاب ہوتے ہیں۔ (تفسیر کبیر) ف۷۶ حسب اقتضائے حکمت۔ شانِ نزول: یہ آیت قدریوں کے رد میں نازل ہوئی جو قدرتِ الٰہی کے منکر ہیں اور حوادث کو کواکب وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مسائل: احادیث میں انہیں اس امت کا مجوس فرمایا گیا اور ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کلام شروع کرنے اور وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت کرنے اور مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونے کی ممانعت فرمائی گئی اور انہیں دجال کا ساتھی فرمایا گیا وہ بدترین خلق ہیں۔ ف۷۷ جس چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ ہو وہ حکم کے ساتھ ہی ہوجاتی ہے۔ ف۷۸ کفار پہلی اُمتوں کے ف۷۹ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں۔ ف۸۰ یعنی بندوں کے تمام افعال حافظِ اعمال فرشتوں کے نوشتوں میں ہیں۔ ف۸۱ لوحِ محفوظ میں۔

الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍۙ ﴿۵۴﴾ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ١٥ ٣ ١٠

پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور و۸۲

﴿ایاتها ٧٨﴾ ﴿٥٥ سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ٩٧﴾ ﴿رکوعاتها ٣﴾

سورۂ رحمٰن مدنیہ ہے، اس میں اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

اَلرَّحْمٰنُۙ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا و۲ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنھیں سکھایا و۳

اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍۙ ﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ

سورج اور چاند حساب سے ہیں و۴ اور سبزے اور پیڑ سجدہ کرتے ہیں و۵ اور

السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَۙ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ

آسمان کو اللہ نے بلند کیا و۶ اور ترازو رکھی و۷ کہ تراز (ترازو) میں بے اعتدالی (ناانصافی) نہ کرو و۸ اور

اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی

لِلْاَنَامِۙ ﴿۱۰﴾ فِیْهَا فَاكِهَةٌ ﴿۪ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ

مخلوق کے لیے و۹ اس میں میوے اور غلاف والی کھجوریں و۱۰ اور بُھس

و۸۲ یعنی اس کی بارگاہ کے مقرب ہیں۔ و۱ سورۂ رحمٰن مکیہ ہے اس میں تین ۳ رکوع اور چھہتر ۷۶ یا اٹھتر ۷۸ آیتیں تین سو اکیاون ۳۵۱ کلمے ایک ہزار چھ سو چھتیس ۱۶۳۶ حرف ہیں۔ و۲ شانِ نزول: جب آیت " اُسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ" نازل ہوئی کفار نے کہا رحمٰن کیا ہے ہم نہیں جانتے اس پر اللہ تعالیٰ نے الرحمٰن نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہی ہے جس نے قرآن نازل فرمایا اور ایک قول یہ ہے کہ اہلِ مکہ نے جب کہا کہ محمد (مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) کو کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے قرآن اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سکھایا۔ (خازن) و۳ انسان سے اس آیت میں سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مراد ہیں اور بیان سے "مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ" کا بیان کیونکہ نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اولین وآخرین کی خبریں دیتے تھے۔ (خازن) و۴ کہ تقدیرِ معین کے ساتھ اپنے بروج ومنازل میں سیر کرتے ہیں اور اس میں خلق کے لیے منافع ہیں اوقات کے حساب، سالوں اور مہینوں کا شمار انہیں پر ہے۔ و۵ حکمِ الٰہی کے مطیع ہیں۔ و۶ اور اپنے ملائکہ کا مسکن اور اپنے احکام کا جائے صدور بنایا۔ و۷ جس سے اشیاء کا وزن کیا جائے اور ان کی مقداریں معلوم ہوں تا کہ لین دین میں عدل قائم رکھا جائے۔ و۸ تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ و۹ جو اس میں رہتی بستی ہے تا کہ اس میں آرام کریں اور فائدے اٹھائیں۔ و۱۰ جن میں بہت برکت ہے۔

ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ

کے ساتھ اناج ف۱۱ اور خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۱۲ اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ

آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری ف۱۳ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے

نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ رَبُّ

لوکے سے ف۱۴ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے دونوں پورب کا رب اور دونوں

الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

پچھم کا رب ف۱۵ تو تم دونوں اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے ف۱۶ کہ دیکھنے

يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

میں معلوم ہوں ملے ہوئے ف۱۷ اور ہے ان میں روک ف۱۸ کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا ف۱۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں جیسے پہاڑ ف۲۰ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ النصف ع ۱۵

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ف۲۱ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات

ف۱۱ مثل گیہوں، جَو وغیرہ کے ف۱۲ اس سورۂ شریفہ میں یہ آیت اکتّیس ۳۱ بار آئی ہے بار بار نعمتوں کا ذکر فرما کر یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے یہ ہدایت وارشاد کا بہترین اسلوب ہے تاکہ سامع کے نفس کو تنبیہ ہو اور اسے اپنے جرم اور ناسپاسی (ناشکری) کا حال معلوم ہو جائے کہ اس نے کس قدر نعمتوں کو جھٹلایا ہے اور اسے شرم آئے اور وہ ادائے شکر و طاعت کی طرف مائل ہو اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالٰی کی بے شمار نعمتیں اس پر ہیں۔ حدیث: سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ سورت میں نے جنات کو سنائی وہ تم سے اچھا جواب دیتے تھے جب میں آیت "فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ" پڑھتا وہ کہتے: اے رب ہمارے! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تجھے حمد (اَلتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ غَرِیْبٌ) ف۱۳ یعنی خشک مٹی سے جو بجانے سے بجے اور کوئی چیز کھنکھناتی آواز دے پھر اس مٹی کو تر کیا کہ وہ مثل گارے کے ہوگئی پھر اس کو گلایا کہ وہ مثل سیاہ کیچڑ کے ہوگئی۔ ف۱۴ یعنی خالص بے دھوئیں والے شعلہ سے ف۱۵ دونوں پورب اور دونوں پچھم سے مراد آفتاب کے طلوع ہونے کے دونوں مقام ہیں گرمی کے بھی اور جاڑے کے بھی اسی طرح غروب ہونے کے بھی دونوں مقام ہیں۔ ف۱۶ شیریں اور شور ف۱۷ نہ ان کے درمیان ظاہر میں کوئی فاصل نہ حائل۔ ف۱۸ اللہ تعالٰی کی قدرت سے ف۱۹ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور کسی کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ف۲۰ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالٰی نے پیدا کیں اور ان کو ترکیب دینے اور کشتی بنانے اور صناعی کرنے کی عقل بھی اللہ تعالٰی نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالٰی کی قدرت سے ہے۔ ف۲۱ ہر جاندار وغیرہ ہلاک ہونے والا ہے۔

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْـَٔلُهٗ مَنْ

عظمت اور بزرگی والا ف۲۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۲۳ اُسے ہر دن ایک کام ہے ف۲۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ ف۲۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ

جھٹلاؤ گے اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہوسکے کہ

اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے ف۲۶

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ

تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر ف۲۷ چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور

نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ

بے لپٹ کا کالا دھواں ف۲۸ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے ف۲۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے پھر جب آسمان

ف۲۲ کہ وہ خلق کے فنا کے بعد انہیں زندہ کرے گا اور ابدی حیات عطا فرمائے گا اور ایمانداروں پر لطف و کرم کرے گا۔ ف۲۳ فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں سب اس کے فضل کے محتاج ہیں اور زبانِ حال وقال سے اس کے حضور سائل۔ ف۲۴ یعنی وہ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے کسی کو روزی دیتا ہے کسی کو مارتا ہے کسی کو جِلاتا (پیدا کرتا) ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلّت کسی کو غنی کرتا ہے کسی کو محتاج کسی کے گناہ بخشتا ہے کسی کی تکلیف رفع کرتا ہے۔ شانِ نزول: کہا گیا ہے کہ یہ آیت یہود کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللّٰہ تعالیٰ سنیچر کے روز کوئی کام نہیں کرتا ان کے قول کا بطلان ظاہر فرمایا گیا۔ منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے اس آیت کے معنی دریافت کئے اس نے ایک روز کی مہلت چاہی اور نہایت متفکر و مغموم ہو کر اپنے مکان پر آیا اس کے ایک حبشی غلام نے وزیر کو پریشان دیکھ کر کہا کہ اے میرے آقا آپ کو کیا مصیبت پیش آئی بیان کیجئے وزیر نے بیان کیا تو غلام نے کہا کہ اس کے معنی بادشاہ کو میں سمجھادوں گا وزیر نے اس کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو غلام نے کہا کہ اے بادشاہ اللّٰہ کی شان یہ ہے کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں اور مُردے سے زندہ نکالتا ہے اور زندے سے مردہ اور بیمار کو تندرستی دیتا ہے اور تندرست کو بیمار کرتا ہے مصیبت زدہ کو رہائی دیتا ہے اور بے غموں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے عزت والوں کو ذلیل کرتا ہے ذلیلوں کو عزت دیتا ہے مالداروں کو محتاج کرتا ہے محتاجوں کو مالدار بادشاہ نے غلام کا جواب پسند کیا اور وزیر کو حکم دیا کہ اس غلام کو خلعتِ وزارت پہنائے غلام نے وزیر سے کہا اے آقا یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کی ایک شان ہے۔ ف۲۵ جن وانس کے ف۲۶ تم اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے۔ ف۲۷ روز قیامت جب تم قبروں سے نکلو گے۔ ف۲۸ حضرتِ مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: لپٹ میں دھواں ہو تو اس کے سب اجزاء جلانے والے نہ ہوں گے کہ زمین کے اجزاء شامل ہیں جن سے دھواں بنتا ہے اور دھوئیں میں لپٹ ہو تو وہ پورا سیاہ اور اندھیرا نہ ہوگا کہ لپٹ کی رنگت شامل ہے ان پر بے دھوئیں کی لپٹ بھیجی جائے گی جس کے سب اجزاء جلانے والے اور بے لپٹ کا دھواں جو سخت کالا اندھیرا اور اسی کے وجہ کریم کی پناہ۔ ف۲۹ اس عذاب سے نہ بچ سکو گے اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد

السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾

پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا ف۳۰ جیسے سرخ نری (سرخ رنگا ہوا چمڑا) تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُسْــٴَـلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تو اس دن ف۳۱ گنہگار کے گناہ کی پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ف۳۲ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَ

جھٹلاؤ گے مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ف۳۳ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے

الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ

جائیں گے ف۳۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ف۳۵ یہ ہے وہ جہنم جسے

یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ م یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ ج فَبِاَیِّ وقف لازم

مجرم جھٹلاتے ہیں پھیرے کریں گے اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ف۳۶ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ ع وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ج فَبِاَیِّ ع ۲ ۱۲

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ف۳۷ اس کے لیے دو جنتیں ہیں ف۳۸ تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ لا ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ف۳۹ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے بہتے ہیں ف۴۰ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے

نہ کر سکو گے بلکہ یہ لپٹ اور دھواں تمہیں محشر کی طرف لے جائیں گے پہلے سے اس کی خبر دے دینا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے تاکہ اس کی نافرمانی سے باز رہ کر اپنے آپ کو اس بلا سے بچا سکو۔ ف۳۰ کہ جگہ جگہ سے شق اور رنگت کا سرخ۔ (حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ) ف۳۱ یعنی جبکہ قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا۔ ف۳۲ اس روز ملائکہ مجرمین سے دریافت نہ کریں گے ان کی صورتیں ہی دیکھ کر پہچان لیں گے اور سوال دوسرے وقت ہوگا جبکہ لوگ موقف میں جمع ہوں گے۔ ف۳۳ کہ ان کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی ہوں گی۔ ف۳۴ پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملا دیئے جائیں گے اور گھسیٹ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعضے پیشانیوں سے گھسیٹے جائیں گے بعضے پاؤں سے۔ ف۳۵ اور ان سے کہا جائے گا ف۳۶ کہ جب جہنم کی آگ سے جل بھن کر فریاد کریں گے تو انہیں جلتا کھولتا پانی پلایا جائے گا اور اس کے عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے خدا کی نافرمانی کے اس انجام سے آگاہ فرما دینا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ف۳۷ یعنی جسے اپنے رب کے حضور روز قیامت موقف میں حساب کے لیے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ معاصی ترک کرے اور فرائض بجا لائے ف۳۸ جنت عدن اور جنت نعیم اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک جنت رب سے ڈرنے کا صلہ اور ایک شہوات ترک کرنے کا صلہ۔ ف۳۹ اور ہر ڈالی میں قسم قسم کے میوے۔ ف۴۰ ایک آب شیریں کا اور ایک شراب پاک کا یا ایک تسنیم دوسرا سلسبیل۔

فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾
ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾
ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے جن کا استر قناویز کا ۴۱ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ۴۲
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ
تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ۴۳
اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ
ان سے پہلے انھیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے گویا وہ
الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ
لعل اور مونگا ہیں ۴۴ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نیکی کا بدلہ
الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَ مِنْ
کیا ہے مگر نیکی ۴۵ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے اور
دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾
ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ۴۶ تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ
تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے تو اپنے
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ
رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو اپنے

ف۴۱ یعنی سنگین ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسا ہوگا سُبْحَانَ اللّٰہ۔ ف۴۲ حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ درخت اتنا قریب ہوگا کہ اللّٰہ تعالٰی کے پیارے کھڑے بیٹھے اس کا میوہ چن لیں گے۔ ف۴۳ جنتی بیبیاں اپنے شوہر سے کہیں گی مجھے اپنے رب کے عزت وجلال کی قسم جنت میں مجھے کوئی چیز تجھ سے زیادہ اچھی نہیں معلوم ہوتی تو اس خدا کی حمد جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بی بی بنایا۔ ف۴۴ صفائی اور خوش رنگی میں حدیث شریف میں ہے کہ جنتی حوروں کے صفائے ابدان کا یہ عالم ہے کہ ان کی پنڈلی کا مغز اس طرح نظر آتا ہے جس طرح آبگینہ کی صراحی میں شراب سرخ۔ ف۴۵ یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کی جزا آخرت میں احسانِ الٰہی ہے حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو "لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا قائل ہو اور شریعتِ محمدیہ پر عامل، اس کی جزا جنت ہے۔ ف۴۶ حدیث شریف میں ہے کہ دو جنتیں تو ایسی ہیں جن کے ظروف اور سامان چاندی کے ہیں اور دو جنتیں ایسی کہ جن کے ظروف و اسباب سونے کے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی دو جنتیں سونے اور چاندی کی اور دوسری یاقوت و زبرجد کی۔

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں عورتیں ہیں عادت کی نیک صورت کی اچھی تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین ف۴۷ تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلاؤ گے ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے تو اپنے رب کی کون سی نعمت

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے ف۴۸ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر تو اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾ ع ۳۳ ۱۴

رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا

ایاتها ۹۶ ﴿۵۶ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۴۶﴾ رکوعاتها ۳

سورۂ واقعہ مکیہ ہے، اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ وقف لازم

جب ہولے گی وہ ہونے والی ف۲ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی کسی کو پست کرنے والی ف۳ کسی کو بلندی دینے والی ف۴

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً

جب زمین کانپے گی تھرتھرا کر ف۵ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے چُورا ہوکر تو ہوجائیں گے جیسے روزن (سوراخ) کی دھوپ میں غبار کے

ف۴۷ کہ ان خیموں سے باہر نہیں نکلتیں یہ ان کی شرافت وکرامت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر جنتی عورتوں میں سے زمین کی طرف کسی کی ایک جھلک پڑجائے تو آسمان وزمین کے درمیان کی تمام فضا روشن ہوجائے اور خوشبو سے بھرجائے اور ان کے خیمے موتی اور زبرجد کے ہوں گے۔ ف۴۸ اور ان کے شوہر جنت میں عیش کریں گے۔ ف۱ سورۂ واقعہ مکیہ ہے سوائے آیت "اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ" اور آیت "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ" کے اس سورت میں تین ۳ رکوع اور چھیانوے یا ستانوے یا ننانوے آیتیں اور تین سو اٹھتر ۳۷۸ کلمے اور ایک ہزار سات سو تین ۱۷۰۳ حرف ہیں۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ سید عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر شب پڑھے وہ فاقہ سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (خازن) ف۲ یعنی جب قیامت قائم ہو جو ضرور ہونے والی ہے۔ ف۳ جہنم میں گرا کر ف۴ دخول جنت کے ساتھ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اونچے تھے قیامت انہیں پست کرے گی اور جو دنیا میں پستی میں تھے ان کے مرتبے بلند کرے گی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اہلِ معصیت کو پست کرے گی اور اہل طاعت کو بلند۔ ف۵ حتی کہ اس کی تمام عمارتیں گرجائیں گی۔

مُّنۡۢبَثًّا ۙ ﴿٦﴾ وَّ كُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ ﴿٧﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ
باریک ذرّے پھیلے ہوئے اور تم تین قسم کے ہوجاؤ گے تو دہنی طرف والے و۶ کیسے دہنی

الۡمَيۡمَنَةِ ؕ ﴿٨﴾ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ ؕ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ
طرف والے و۷ اور بائیں طرف والے و۸ کیسے بائیں طرف والے و۹ اور جو سبقت لے گئے و۱۰

السّٰبِقُوۡنَ ۚۙ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ۚ ﴿١١﴾ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
وہ تو سبقت ہی لے گئے و۱۱ وہی مقرب بارگاہ ہیں چین کے باغوں میں اگلوں میں سے

الۡاَوَّلِيۡنَ ۙ ﴿١٣﴾ وَقَلِيۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِيۡنَ ؕ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَةٍ ۙ ﴿١٥﴾
ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے و۱۲ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے و۱۳

مُّتَّكِـِٕيۡنَ عَلَيۡهَا مُتَقٰبِلِيۡنَ ﴿١٦﴾ يَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ ۙ ﴿١٧﴾
ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے و۱۴ ان کے گرد لیے پھریں گے و۱۵ ہمیشہ رہنے والے لڑکے و۱۶

بِاَكۡوَابٍ وَّاَبَارِيۡقَ ۙ۬ وَكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۙ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوۡنَ عَنۡهَا وَلَا
کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو

يُنۡزِفُوۡنَ ۙ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوۡنَ ۙ ﴿٢٠﴾ وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا
نہ ہوش میں فرق آئے و۱۷ اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت

و۶ یعنی جن کے نامہ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ و۷ یہ ان کی تعظیم شان کے لیے فرمایا وہ بڑی شان رکھتے ہیں سعید ہیں جنت میں داخل ہوں گے۔ و۸ جن کے نامہائے اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ و۹ یہ ان کی تحقیر شان کے لیے فرمایا کہ وہ شقی ہیں جہنّم میں داخل ہوں گے۔ و۱۰ نیکیوں میں و۱۱ دخول جنت میں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ وہ ہجرت میں سبقت کرنے والے ہیں کہ آخرت میں جنت کی طرف سبقت کریں گے۔ ایک قول یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ وہ مہاجرین و انصار ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھیں و۱۲ یعنی سابقین اگلوں میں سے بہت ہیں اور پچھلوں میں سے تھوڑے اور اگلوں میں سے مراد یا تو پہلی امتیں ہیں زمانہ حضرت آدم سے ہمارے سرکار سید عالم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کے عہد مبارک تک کی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہے لیکن یہ قول نہایت ضعیف ہے اگرچہ مفسرین نے اس کے وجوہ ضعف کے جواب میں بہت سی توجیہات بھی کی ہیں قول صحیح تفسیر میں یہ ہے کہ اگلوں سے امت محمد یہ ہی کے پہلے لوگ مہاجرین و انصار میں سے جو سابقین اوّلین ہیں وہ مراد ہیں اور پچھلوں سے ان کے بعد والے احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے کہ اولین و آخرین یہاں اسی امت کے پہلے اور پچھلے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دونوں گروہ میری ہی امت کے ہیں۔ (تفسیر کبیر و بحر العلوم وغیرہ) و۱۳ جن میں لعل، یاقوت، موتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے۔ و۱۴ حسن عشرت کے ساتھ باشان وشکوہ ایک دوسرے کو دیکھ کر مسرور دل شاد ہوں گے و۱۵ آدابِ خدمت کے ساتھ۔ و۱۶ جو نہ مریں نہ بوڑھے ہوں نہ ان میں تغیر آئے یہ اللّٰہ تعالٰی نے اہل جنت کی خدمت کے لیے جنت میں پیدا فرمائے۔ و۱۷ بخلاف شرابِ دنیا کے کہ اس کے پینے سے حواس مُختَل ہوجاتے ہیں (بگڑ جاتے ہیں)۔

يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوِٴ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ

جو چاہیں ف۱۸ اور بڑی آنکھ والیاں حوریں ف۱۹ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ف۲۰ صلہ

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا

ان کے اعمال کا ف۲۱ اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ف۲۲ ہاں

قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ

یہ کہنا ہوگا سلام سلام ف۲۳ اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے ف۲۴ بے کانٹے

سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّ مَآءٍ

کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں ف۲۵ اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ

مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّ

جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں ف۲۶ اور نہ روکے جائیں ف۲۷ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾

بلند بچھونوں میں ف۲۸ بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اُٹھایا تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَ ثُلَّةٌ ع ٢٨ ١٤

اُنھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ف۲۹ دہنی طرف والوں کے لیے اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ

میں سے ایک گروہ ف۳۰ اور بائیں طرف والے ف۳۱ کیسے بائیں طرف والے ف۳۲ جلتی

ف۱۸ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ اگر جنّتی کو پرندوں کے گوشت کی خواہش ہوگی تو اس کے حسبِ مرضی پرند اڑتا ہوا سامنے آئے گا اور رکابی میں آکر سامنے پیش ہوگا اس میں سے جتنا چاہے گا جنّتی کھائے گا پھر وہ اڑ جائے گا۔ (خازن) ف۱۹ ان کے لیے ہوں گی ف۲۰ یعنی جیسا موتی صدف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا نہ دھوپ اور ہوا لگی اس کی صفائی اپنی نہایت پر ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تبسم سے جنت میں نور چمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس و تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہار اُن کی گردنوں کے حسن وخوبی سے ہنسیں گے۔ ف۲۱ کہ دنیا میں انہوں نے فرمانبرداری کی۔ ف۲۲ یعنی جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات سننے میں نہ آئے گی۔ ف۲۳ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ملائکہ اہل جنت کو سلام کریں گے اللہ رب العزت کی طرف سے ان کی طرف سلام آئے گا، یہ حال تو سابقین مقربین کا تھا اس کے بعد جنتیوں کے دوسرے گروہ اصحاب یمین کا ذکر فرمایا جاتا ہے۔ ف۲۴ ان کی عجیب شان ہے کہ اللہ کے حضور میں معزز و مکرم ہیں۔ ف۲۵ جن کے درخت جڑ سے چوٹی تک پھلوں سے بھرے ہوں گے۔ ف۲۶ جب کوئی پھل توڑا جائے فوراً اس کی جگہ ویسے ہی دو موجود۔ ف۲۷ اہل جنت پھلوں کے لینے سے۔ ف۲۸ جو مرصع اونچے اونچے تختوں پر ہوں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بچھونوں سے مراد عورتیں ہیں اس تقدیر پر معنی یہ ہوں گے کہ عورتیں فضل و جمال میں بلند درجہ رکھتی ہوں گی۔ ف۲۹ جوان اور ان کے شوہر بھی جوان اور یہ جوانی ہمیشہ قائم رہنے والی۔ ف۳۰ یہ اصحاب یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے کہ وہ اس امت کے پہلوں پچھلوں دونوں

سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾

ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ف۳۳ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ

بےشک وہ اس سے پہلے ف۳۴ نعمتوں میں تھے اور اس بڑے گناہ کی ف۳۵ ہٹ (ضد)

الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا

رکھتے تھے اور کہتے تھے کیا جب ہم مرجائیں اور ہڈیاں اور مٹی ہوجائیں تو کیا ضرور ہم

لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ

اُٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی تم فرماؤ کہ بےشک سب اگلے اور

الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

پچھلے ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ف۳۶ پھر بےشک تم

اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

اے گمراہو ف۳۷ جھٹلانے والو ضرور تھوہڑ کے پیڑ میں سے کھاؤ گے

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ

پھر اس سے پیٹ بھروگے پھر اس پر کھولتا پانی پیوگے پھر ایسا پیوگے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ

جیسے سخت پیاسے اُونٹ پئیں ف۳۸ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف کے دن ہم نے تمہیں پیدا کیا ف۳۹ تو تم کیوں

لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

نہیں سچ مانتے ف۴۰ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو ف۴۱ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم

گروہوں میں سے ہوں گے پہلے گروہ تو اصحابِ رسول اللّٰہ ہیں (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) اور پچھلے ان کے بعد والے اس سے پہلے رکوع میں سابقین مقربین کی دو جماعتوں کا ذکر تھا اور اس آیت میں اصحابِ یمین کے دو گروہوں کا بیان ہے۔ ف۳۱ جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ ف۳۲ ان کا حال شقاوت میں عجیب ہے ان کے عذاب کا بیان فرمایا جاتا ہے کہ وہ اس حال میں ہوں گے۔ ف۳۳ جو نہایت تاریک وسیاہ ہوگا۔ ف۳۴ دنیا کے اندر ف۳۵ یعنی شرک کی ف۳۶ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۳۷ راہ حق سے بہکنے والو اور حق کو ف۳۸ ان پر ایسی بُھوک مسلط کی جائے گی کہ وہ مضطر ہوکر جہنّم کا جلتا تھوہڑ کھائیں گے پھر جب اس سے پیٹ بھرلیں گے تو ان پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مضطر ہوکر ایسا کھولتا پانی پئیں گے جو آنتیں کاٹ ڈالے گا۔ ف۳۹ نیست سے ہست کیا ف۴۰ مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو۔ ف۴۱ عورتوں کے رحم میں۔

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾
بنانے والے ہیں ف۴۲ ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ف۴۳ اور ہم اس سے ہارے نہیں
عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ
کہ تم جیسے اور بدل دیں اور تمہاری صورتیں وہ کردیں جس کی تمہیں خبر نہیں ف۴۴ اور بیشک تم جان چکے ہو
النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾
پہلی اُٹھان ف۴۵ پھر کیوں نہیں سوچتے ف۴۶ تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا
کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ف۴۷ ہم چاہیں تو ف۴۸ اسے روندن (پامال) کردیں ف۴۹
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾
پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ ف۵۰ کہ ہم پر چٹی (تاوان) پڑی ف۵۱ بلکہ ہم بےنصیب رہے
اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ
تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا
نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْ لَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
ہم ہیں اُتارنے والے ف۵۲ ہم چاہیں تو اُسے کھاری کردیں ف۵۳ پھر کیوں نہیں شکر کرتے ف۵۴
اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ
تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ف۵۵ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ف۵۶ یا ہم ہیں
الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ
پیدا کرنے والے ہم نے اسے ف۵۷ جہنم کی یادگار بنایا ف۵۸ اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ ف۵۹ تو اے محبوب تم پاکی بولو

ف۴۲ کہ نطفہ کو صورت انسانی دیتے ہیں زندگی عطا فرماتے ہیں تو مردوں کو زندہ کرنا ہماری قدرت سے کیا بعید۔ ف۴۳ حسبِ اقتضائے حکمت ومشیت اور عمریں مختلف رکھیں کوئی بچپن ہی میں مرجاتا ہے کوئی جوان ہوکر کوئی ادھیڑ عمر میں کوئی بڑھاپے تک پہنچتا ہے جو ہم مقدر کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ف۴۴ یعنی مسخ کر کے بندر سور وغیرہ کی صورت بنادیں یہ سب ہماری قدرت میں ہے۔ ف۴۵ کہ ہم نے تمہیں نیست سے ہست کیا۔ ف۴۶ کہ جو نیست کو ہست کرسکتا ہے وہ بالیقین مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ ف۴۷ اس میں شک نہیں کہ بالیں بنانا اور اس میں دانے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ ف۴۸ جو تم بوتے ہو ف۴۹ خشک گھاس چورا چورا جو کسی کام کی نہ رہے۔ ف۵۰ متحیر اور نادم وغمگین ف۵۱ ہمارا مال بیکار ضائع ہوگیا ف۵۲ اپنی قدرتِ کاملہ سے ف۵۳ کہ کوئی پی نہ سکے۔ ف۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان وکرم کا۔ ف۵۵ دو تر لکڑیوں سے جن کو زَند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ ف۵۶ مَرْخ وعَفار (دو درخت) جن سے زَند و زندہ (تر لکڑیاں) لی جاتی ہے۔ ف۵۷ یعنی آگ کو ف۵۸ کہ دیکھنے والا اس کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ ف۵۹ کہ اپنے

ع ٢ ٣٦ ١٥

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ف٦٠ اور تم سمجھو

لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا

تو یہ بڑی قسم ہے بےشک یہ عزت والا قرآن ہے ف٦١ محفوظ نوشتہ میں ف٦٢ اسے نہ

يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا

چھوئیں مگر باوضو ف٦٣ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا

الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

اس بات میں تم سستی کرتے ہو ف٦٤ اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ف٦٥

فَلَوْ لَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ نَحْنُ

پھر کیوں نہ ہو کہ جب جان گلے تک پہنچے اور تم ف٦٦ اُس وقت دیکھ رہے ہو اور ہم ف٦٧

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْ لَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

اس کے زیادہ پاس ہیں تم سے مگر تمہیں نگاہ نہیں ف٦٨ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں

مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ

بدلہ ملنا نہیں ف٦٩ کہ اُسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ف٧٠ پھر وہ مرنے والا اگر

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ۬ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ

مقربوں سے ہے ف٧١ تو راحت ہے اور پھول ف٧٢ اور چین کے باغ ف٧٣ اور اگر ف٧٤

سفروں میں اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ف٦٠ کہ وہ مقام ہیں ظہور قدرت وجلال الٰہی کے۔ ف٦١ جو سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر نازل فرمایا گیا کیونکہ یہ کلام الٰہی اور وحی ربّانی ہے۔ ف٦٢ جس میں تبدیل وتحریف ممکن نہیں۔ ف٦٣ مسائل: جس کو غسل کی حاجت ہو یا جس کا وضو نہ ہو یا حائضہ عورت یا نفاس والی ان میں سے کسی کو قرآن مجید کا بغیر غلاف وغیرہ کسی کپڑے کے چھونا جائز نہیں، بے وضو کو یاد پر (زبانی) قرآن شریف پڑھنا جائز ہے لیکن بے غسل اور حیض والی کو یہ بھی جائز نہیں۔ ف٦٤ اور نہیں مانتے ف٦٥ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ بندہ بڑے ٹوٹے (خسارے) میں ہے جس کا حصہ کتاب اللہ کی تکذیب ہو۔ ف٦٦ اے اہل میت! ف٦٧ اپنے علم وقدرت کے ساتھ ف٦٨ تم بصیرت نہیں رکھتے تم نہیں جانتے۔ ف٦٩ مرنے کے بعد اٹھ کر۔ ف٧٠ کفار سے فرمایا گیا کہ اگر بخیال تمہارے مرنے کے بعد اٹھنا اور اعمال کا حساب کیا جانا اور جزا دینے والا معبود یہ کچھ بھی نہ ہو تو پھر کیا سبب ہے کہ جب تمہارے پیاروں کی روح حلق میں پہنچتی ہے تو تم اسے لوٹا کیوں نہیں لاتے اور جب یہ تمہارے اختیار میں نہیں تو سمجھو کہ کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اس پر ایمان لاؤ اس کے بعد مخلوق کے طبقات کے احوال وقت موت اور ان کے درجات کا بیان فرمایا۔ ف٧١ سابقین میں سے جن کا ذکر اوپر ہو چکا تو اس کے لیے ف٧٢ ابوالعالیہ نے کہا کہ مقربین سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو لیتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے۔ ف٧٣ آخرت میں ف٧٤ مرنے والا۔

مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِۙ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِؕ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

دہنی طرف والوں سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے دہنی طرف والوں سے ف۷۵ اور اگر ف۷۶

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَۙ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍۙ﴿۹۳﴾ وَّ تَصْلِیَةُ

جھٹلانے والوں گمراہوں میں سے ہو ف۷۷ تو اس کی مہمانی کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ

جَحِیْمٍ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِۚ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ۠﴿۹۶﴾ ع ۳ ۲۲/۱۲

میں دھنسانا ف۷۸ یہ بےشک اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ف۷۹

ایاتها ۲۹ ﴿۵۷﴾ سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ ﴿۹۴﴾ رکوعاتها ۴

سورۂ حدید مدنیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴿۱﴾ لَهٗ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۲ اور وہی عزت و حکمت والا ہے اُسی کے لیے ہے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے ف۳ اور مارتا ف۴ اور وہ سب کچھ

قَدِیْرٌ﴿۲﴾ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ

کرسکتا ہے وہی اوّل ف۵ وہی آخر ف۶ وہی ظاہر ف۷ وہی باطن ف۸ اور وہی سب کچھ

ف۷۵ معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لیے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو۔ ف۷۶ مرنے والا۔ ف۷۷ یعنی اصحاب شمال میں سے۔ ف۷۸ جہنم کی اور مرنے والوں کے احوال اور جو مضامین اس سورت میں بیان کئے گئے۔ ف۷۹ **حدیث:** جب یہ آیت نازل ہوئی "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ" تو سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں داخل کرو۔ (ابوداؤد) **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجود کی تسبیحات قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ ف۱ سورۂ حدید مکیہ ہے یا مدنیہ اس میں چار ۴ رکوع، انتیس ۲۹ آیتیں، پانچ سو چوالیس ۵۴۴ کلمے، دو ہزار چار سو چھہتر ۲۴۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ جاندار ہو یا بے جان۔ ف۳ مخلوق کو پیدا کر کے یا یہ معنی ہیں کہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ف۴ یعنی موت دیتا ہے زندوں کو ف۵ قدیم ہر شے سے قبل اوّل بے ابتداء کہ وہ تھا اور کچھ نہ تھا۔ ف۶ ہر شے کے ہلاک و فنا ہونے کے بعد رہنے والا سب فنا ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا اس کے لیے انتہا نہیں۔ ف۷ دلائل و براہین سے یا یہ معنی کہ غالب ہر شے پر۔ ف۸ حواس اس کے ادراک سے عاجز یا یہ معنی کہ ہر شے کا جاننے والا۔

عَلِيْمٌ ۝۳ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

جانتا ہے وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ف۹ پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ف۱۰ اور جو اس سے باہر نکلتا ہے ف۱۱ اور

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ

جو آسمان سے اترتا ہے ف۱۲ اور جو اس میں چڑھتا ف۱۳ اور وہ تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ تم کہیں ہو اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى

اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ف۱۵ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي

ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے ف۱۶ اور دن کو رات کے حصے

الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

میں لاتا ہے ف۱۷ اور وہ دلوں کی جانتا ہے ف۱۸ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ

اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۱۹ تو جو تم میں ایمان لائے اور

اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ

اس کی راہ میں خرچ کیا اُن کے لیے بڑا ثواب ہے اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ف۲۰ اور بے شک وہ ف۲۱ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے ف۲۲ اگر تمہیں یقین ہو

ف۹ ایام دنیا سے کہ پہلا ان کا یک شنبہ (اتوار) اور پچھلا جمعہ ہے۔ حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وہ اگر چاہتا تو طرفۃ العین (پلک جھپکنے) میں پیدا کر دیتا لیکن اس کی حکمت اسی کو مقتضی ہوئی کہ چھ کو اصل بنائے اور ان پر مدار رکھے۔ ف۱۰ خواہ وہ دانہ ہو یا قطرہ یا خزانہ ہو یا مُردہ ف۱۱ خواہ وہ نبات ہو یا دھات یا اور کوئی چیز ف۱۲ رحمت و عذاب اور فرشتے اور بارش ف۱۳ اعمال اور دعائیں۔ ف۱۴ اپنے علم و قدرت کے ساتھ عموماً اور فضل و رحمت کے ساتھ خصوصاً ف۱۵ تو تمہیں تمہارے حسب اعمال جزا دے گا۔ ف۱۶ اس طرح کہ رات کو گھٹاتا ہے اور دن کی مقدار بڑھاتا ہے ف۱۷ دن گھٹا کر اور رات کی مقدار بڑھا کر ف۱۸ دل کے عقیدے اور قلبی اسرار سب کو جانتا ہے۔ ف۱۹ جو تم سے پہلے تھے اور تمہارا جانشین کرے گا تمہارے بعد والوں کو معنی یہ ہیں کہ جو مال تمہارے قبضہ میں ہیں سب اللہ تعالٰی کے ہیں اس نے تمہیں نفع اٹھانے کے لیے دے دیئے ہیں تم حقیقۃً ان کے مالک نہیں ہو بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو انہیں راہِ خدا میں خرچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالک کے حکم سے خرچ کرنے میں کوئی تأمل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تأمل و تردد نہ ہو۔ ف۲۰ اور براہین اور حجتیں پیش کرتے ہیں اور کتاب الٰہی

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

وہی ہے کہ اپنے بندہ پر وا۲۳ روشن آیتیں اُتارتا ہے کہ تمہیں و۲۴ اندھیریوں سے اُجالے کی طرف

النُّوْرِؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۹ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ

لے جائے و۲۵ اور بےشک اللّٰہ تم پر ضرور مہربان رحم والا اور تمہیں کیا ہے کہ اللّٰہ کی راہ میں

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ

خرچ نہ کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللّٰہ ہی ہے و۲۶ تم میں برابر نہیں

مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ

وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا و۲۷ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں

الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰیؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے و۲۸ اللّٰہ جنت کا وعدہ فرما چکا و۲۹ اور اللّٰہ کو

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۰ؒ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ ع ۱ ۱۰ ۱۷

تمہارے کاموں کی خبر ہے کون ہے جو اللّٰہ کو قرض دے اچھا قرض و۳۰ تو وہ اس کے لیے

لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝۱۱ۚ یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی

دونے کرے اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو و۳۱ دیکھو گے کہ اُن کا نور و۳۲

نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ

ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے و۳۳ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے

سناتے ہیں تو اب تمہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ و۲۱ یعنی اللّٰہ تعالٰی و۲۲ جب اس نے تمہیں پشتِ آدم علیہ السلام سے نکالا تھا کہ اللّٰہ تعالٰی تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ و۲۳ سید عالم محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم پر و۲۴ کفر و شرک کی و۲۵ یعنی نور ایمان کی طرف۔ و۲۶ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور مال اسی کی مِلک میں رہ جائیں گے اور تمہیں خرچ کرنے کا ثواب بھی نہ ملے گا اور اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو تو ثواب بھی پاؤ۔ و۲۷ جبکہ مسلمان کم اور کمزور تھے اس وقت جنھوں نے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ مہاجرین و انصار میں سے سابقین اولین ہیں ان کے حق میں نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی ان کے ایک مُد کے برابر نہ ہو نہ نصف مُد کے۔ مُد ایک پیمانہ ہے جس سے جَو ناپے جاتے ہیں۔ شانِ نزول: کلبی نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جو اسلام لائے اور پہلے وہ شخص ہیں جس نے راہِ خدا میں مال خرچ کیا اور رسول کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم کی حمایت کی۔ و۲۸ یعنی پہلے خرچ کرنے والوں سے بھی اور فتح کے بعد خرچ کرنے والوں سے بھی و۲۹ البتہ درجات میں تفاوت ہے قبل فتح خرچ کرنے والوں کا درجہ اعلٰی ہے۔ و۳۰ یعنی خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کرے اس انفاق کو اس مناسبت سے قرض فرمایا گیا ہے کہ اس پر جنت کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔ و۳۱ پل صراط پر و۳۲ یعنی ان کے ایمان و طاعت کا نور و۳۳ اور جنت کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ ۚ یَوْمَ یَقُوْلُ

نہریں بہیں تم اُن میں ہمیشہ رہو یہی بڑی کامیابی ہے جس دن منافق

الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں

قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو ف۳۴ وہاں نور ڈھونڈو وہ لوٹیں گے جبھی ان کے ف۳۵ درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ف۳۶ جس میں ایک

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ ؕ

دروازہ ہے ف۳۷ اس کے اندر کی طرف رحمت ف۳۸ اور اس کے باہر کی طرف عذاب منافق ف۳۹

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ

مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ف۴۰ وہ کہیں گے کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ف۴۱ اور

تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ

مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ف۴۲ اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا ف۴۳ یہاں تک کہ اللّٰہ کا حکم آگیا ف۴۴ اور تمہیں اللّٰہ کے حکم پر

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ

اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا ف۴۵ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ف۴۶ اور نہ کھلے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ

کافروں سے تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی بُرا انجام کیا ایمان والوں کو

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ

ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللّٰہ کی یاد اور اس حق کے لیے جو اترا ف۴۷

ف۳۴ جہاں سے آئے تھے یعنی موقف کی طرف جہاں ہمیں نور دیا گیا وہاں نور طلب کرو یا یہ معنی ہیں کہ تم ہمارا نور نہیں پاسکتے نور کی طلب کے لیے پیچھے لوٹ جاؤ پھر وہ نور کی تلاش میں واپس ہوں گے اور کچھ نہ پائیں گے تو دوبارہ مومنین کی طرف پھریں گے۔ ف۳۵ یعنی مومنین اور منافقین کے ف۳۶ بعض مفسرین نے کہا کہ وہی اعراف ہے۔ ف۳۷ اس سے جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۳۸ یعنی اس دیوار کے اندرونی جانب جنت ف۳۹ اس دیوار کے پیچھے سے ف۴۰ دنیا میں نمازیں پڑھتے روزہ رکھتے ف۴۱ نفاق وکفر اختیار کرکے ف۴۲ دینِ اسلام میں ف۴۳ اور تم باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر حوادث آئیں گے وہ تباہ ہوجائیں گے ف۴۴ یعنی موت ف۴۵ یعنی شیطان نے دھوکا دیا کہ اللّٰہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے تم پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنا نہ حساب تم اس کے اس فریب میں آگئے۔ ف۴۶ جس کو دے کر تم اپنی جان عذاب سے چھڑا سکو، بعض مفسرین نے فرمایا: معنی یہ ہیں کہ آج نہ تم سے ایمان قبول کیا جائے نہ توبہ۔ ف۴۷ شانِ نزول: حضرت امّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپس

وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ
اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی ف۴۸ پھر ان پر مدت دراز ہوئی ف۴۹
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ
تو ان کے دل سخت ہوگئے ف۵۰ اور ان میں بہت فاسق ہیں ف۵۱ جان لو کہ اللّٰہ زمین کو زندہ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ
کرتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۵۲ بےشک ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں کہ تمہیں سمجھ ہو بےشک
الْمُصَّدِّقِیْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ
صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللّٰہ کو اچھا قرض دیا ف۵۳ ان کے دُونے ہیں
وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ
اور ان کے لیے عزت کا ثواب ہے ف۵۴ اور وہ جو اللّٰہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں
الصِّدِّیْقُوْنَ ﳓ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْؕ وَ
کامل سچے اور اَوروں پر ف۵۵ گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لیے ان کا ثواب ف۵۶ اور اُن کا نور ہے ف۵۷ اور
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۠ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْۤا ع ۲ ۹ ۱۸
جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں جان لو
اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی
کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۵۸ اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد
الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ
میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ف۵۹ اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا ف۶۰

میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم ہنستے ہو ابھی تک تمہارے رب کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازل ہوئی، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے فرمایا اتنا ہی رونا اور اترنے والے حق سے مراد قرآن مجید ہے۔ ف۴۸ یعنی یہود و نصارٰی کے طریقے اختیار نہ کریں۔ ف۴۹ یعنی وہ زمانہ جو ان کے اور ان کے انبیاء کے درمیان تھا ف۵۰ اور یادِ الٰہی کے لیے نرم نہ ہوئے دنیا کی طرف مائل ہوگئے اور مواعظ سے انہوں نے اعراض کیا ف۵۱ دین سے خارج ہونے والے۔ ف۵۲ مینہ برسا کر سبزہ اُگا کر بعد اس کے کہ خشک ہوگئی تھی ایسے ہی دلوں کو سخت ہوجانے کے بعد نرم کرتا ہے اور انہیں علم و حکمت سے زندگی عطا فرماتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ تمثیل ہے ذکر کے دلوں میں اثر کرنے کی جس طرح بارش سے زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے ایسے ہی ذکرِ الٰہی سے دل زندہ ہوتے ہیں۔ ف۵۳ یعنی خوش دلی اور نیت صالحہ کے ساتھ مستحقین کو صدقہ دیا اور راہِ خدا میں خرچ کیا ف۵۴ اور وہ جنت ہے۔ ف۵۵ گزری ہوئی امتوں میں سے ف۵۶ جس کا وعدہ کیا گیا ف۵۷ جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ف۵۸ جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ ف۵۹ اور ان چیزوں

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ

کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہوگیا ف۶۱ اور آخرت میں سخت عذاب ہے ف۶۲ اور

مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝٢٠

اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا ف۶۳ اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ف۶۴

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ

بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ف۶۵ جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور

الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

زمین کا پھیلاؤ ف۶۶ تیار ہوئی ہے ان کے لیے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٢١ مَآ اَصَابَ مِنْ

جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے نہیں پہنچتی کوئی

مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

مصیبت زمین میں ف۶۷ اور نہ تمہاری جانوں میں ف۶۸ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ف۶۹ قبل اس کے کہ

نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٢٢ ۚ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا

ہم اُسے پیدا کریں ف۷۰ بے شک یہ ف۷۱ اللہ کو آسان ہے اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس ف۷۲ پر جو ہاتھ سے جائے اور

تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝٢٣ ۙ الَّذِيْنَ

خوش نہ ہو ف۷۳ اس پر جو تم کو دیا ف۷۴ اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا (متکبر) بڑائی مارنے والا وہ جو

میں مشغول رہنا اور ان سے دل لگانا دنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر مُعین ہوں اور وہ اُمورِ آخرت سے ہیں اب اس زندگانی دنیا کی ایک مثال ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۶۰ اس کی سبزی جاتی رہی پیلا پڑ گیا، کسی آفت سماوی یا ارضی سے۔ ف۶۱ ریزہ ریزہ یہی حال دنیا کی زندگی کا ہے جس پر طالب دنیا بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے وہ نہایت جلد گزر جاتی ہے۔ ف۶۲ اس کے لیے جو دنیا کا طالب ہو اور زندگی لہو ولعب میں گزارے اور وہ آخرت کی پرواہ نہ کرے ایسا حال کافر کا ہوتا ہے۔ ف۶۳ جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ ف۶۴ یہ اس کے لیے ہے جو دنیا ہی کا ہو جائے اور اس پر بھروسہ کر لے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دنیا میں آخرت کا طالب ہو اور اسبابِ دنیوی سے بھی آخرت ہی کے لیے علاقہ رکھے تو اس کے لیے دنیا کی کامیابی آخرت کا ذریعہ ہے حضرت ذوالنون رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مریدین! دنیا طلب نہ کرو اور اگر طلب کرو تو اس سے محبت نہ کرو توشہ یہاں سے لو آرام گاہ اور ہے۔ ف۶۵ رضائے الٰہی کے طالب بنو، اس کی طاعت اختیار کرو اور اس کی فرمانبرداری بجالا کر جنت کی طرف بڑھو ف۶۶ یعنی جنت کا عرض ایسا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے ورق بنا کر باہم ملا دیئے جائیں تو جتنے وہ ہوں اتنا جنت کا عرض پھر طول کی کیا انتہا۔ ف۶۷ قحط کی، امساک باراں (بارش رکنے) کی، عدم پیداوار کی، پھلوں کی کمی کی، کھیتیوں کے تباہ ہونے کی ف۶۸ امراض کی اور اولاد کے غموں کی ف۶۹ لوح محفوظ میں۔ ف۷۰ یعنی زمین کو یا جانوں کو یا مصیبت کو۔ ف۷۱ یعنی ان امور کا باوجود کثرت کے لوح میں ثبت فرمانا۔ ف۷۲ متاعِ دنیا ف۷۳ یعنی نہ اتراؤ ف۷۴ دنیا کا مال ومتاع اور یہ سمجھ لو کہ جو اللہ تعالٰی نے

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ

آپ بخل کریں ف۷۵ اور اوروں سے بخل کو کہیں ف۷۶ اور جو منہ پھیرے ف۷۷ تو بےشک اللہ ہی بے نیاز ہے

الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ

سب خوبیوں سراہا بےشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب ف۷۸ اور

الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ

عدل کی ترازو اُتاری ف۷۹ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ف۸۰ اور ہم نے لوہا اُتارا ف۸۱ اس میں سخت

شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

آنچ ف۸۲ اور لوگوں کے فائدے ف۸۳ اور اس لیے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی ف۸۴ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ع ۳ ۱۹

بےشک اللہ قوت والا غالب ہے ف۸۵ اور بےشک ہم نے ابراہیم اور نوح کو بھیجا اور اُن کی

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اولاد میں نبوّت اور کتاب رکھی ف۸۶ تو ان میں ف۸۷ کوئی راہ پر آیا اور ان میں بہتیرے فاسق ہیں

مقدر فرمایا ہے ضرور ہونا ہے نہ غم کرنے سے کوئی ضائع شدہ چیز واپس مل سکتی ہے نہ فنا ہونے والی چیز اترانے کے لائق ہے تو چاہئے کہ خوشی کی جگہ شکر اور غم کی جگہ صبر اختیار کرو غم سے مراد یہاں انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر اور رضا بقضائے الٰہی اور امید ثواب باقی نہ رہے اور خوشی سے وہ اِترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے اور وہ غم و رنج جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اے فرزند آدم! کسی چیز کے فقدان پر کیوں غم کرتا ہے یہ اس کو تیرے پاس واپس نہ لائے گا اور کسی موجود چیز پر کیوں اِتراتا ہے موت اس کو تیرے ہاتھ میں نہ چھوڑے گی۔ ف۷۵ اور راہِ خدا اور امورِ خیر میں خرچ نہ کریں اور حقوق مالیہ کی ادا سے قاصر رہیں۔ ف۷۶ اس کی تفسیر میں مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ یہود کے حال کا بیان ہے اور بُخل سے مراد ان کا سید عالم صلّی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے ان اوصاف کو چھپانا ہے جو کتب سابقہ میں مذکور تھے۔ ف۷۷ ایمان سے یا مال خرچ کرنے سے یا خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے ف۷۸ احکام و شرائع کی بیان کرنے والی ف۷۹ ترازو سے مراد عدل ہے معنی یہ ہیں کہ ہم نے عدل کا حکم دیا اور ایک قول یہ ہے کہ ترازو سے وزن کا آلہ ہی مراد ہے۔ مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے پاس ترازو لائے اور فرمایا کہ اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ اس سے وزن کریں ف۸۰ اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ ف۸۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لیے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں لوہا، آگ، پانی، نمک۔ ف۸۲ اور نہایت قوّت کہ اس سے اسلحہ اور آلات جنگ بنائے جاتے ہیں ف۸۳ کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے خلاصہ یہ کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا اور ان کے ساتھ ان چیزوں کو نازل فرمایا کہ لوگ حق و عدل کا معاملہ کریں۔ ف۸۴ یعنی اس کے دین کی ف۸۵ اس کو کسی کی مدد درکار نہیں دین کی مدد کرنے کا جو حکم دیا گیا یہ انہی لوگوں کے نفع کے لیے ہے۔ ف۸۶ یعنی توریت و انجیل و زبور اور قرآن ف۸۷ یعنی ان کی ذریت میں جن میں نبی اور کتابیں بھیجیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے ۸۸ؑ اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور اُن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ

انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ۸۹ؑ اور

رَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

راہب بننا ۹۰ؑ تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انھوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ

پھر اُسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا ۹۱ؑ تو ان کے ایمان والوں کو ۹۲ؑ ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۲۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا

ان میں بہتیرے ۹۳ؑ فاسق ہیں اے ایمان والو ۹۴ؑ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول ۹۵ؑ

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ

پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا ۹۶ؑ اور تمہارے لیے نور کردے گا ۹۷ؑ جس میں چلو

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۸ۙ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا

اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے یہ اس لیے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ

۸۸ؑ یعنی حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام کے بعد تا زمانۂ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یکے بعد دیگرے۔ ۸۹ؑ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھتے۔ ۹۰ؑ پہاڑوں اور غاروں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہلِ دنیا سے مُخالَطت (میل جول) ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھالینا، تارک ہوجانا، نکاح نہ کرنا، نہایت موٹے کپڑے پہننا، ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا ۹۱ؑ بلکہ اس کو ضائع کردیا اور تثلیث والحاد میں مبتلا ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کرکے اپنے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دینِ مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے اس پر ثواب ملتا ہے اور اس کو جاری رکھنا چاہئے ایسی بدعت کو بدعت حسنہ کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعت سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے اور بدعت سیئہ حدیث شریف میں وہ بتائی گئی ہے جو خلاف سنت ہو اس کے نکالنے سے کوئی سنت اٹھ جائے۔ اس سے ہزارہا مسائل کا فیصلہ ہوجاتا ہے جن میں آج کل لوگ اختلاف کرتے ہیں اور اپنی ہوائے نفسانی سے ایسے امورِ خیر کو بدعت بتا کر منع کرتے ہیں جن سے دین کی تقویت وتائید ہوتی ہے اور مسلمانوں کو اخروی فوائد پہنچتے ہیں اور وہ طاعات وعبادات میں ذوق وشوق کے ساتھ مشغول رہتے ہیں ایسے امور کو بدعت بتانا قرآن مجید کی اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ ۹۲ؑ جو دین پر قائم رہے تھے۔ ۹۳ؑ جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دینِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منحرف ہوگئے۔ ۹۴ؑ حضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ پر علیہما السلام۔ یہ خطاب اہلِ کتاب کو ہے ان سے فرمایا جاتا ہے ۹۵ؑ سید عالم محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ۹۶ؑ یعنی تمہیں دونا (دوگنا) اجر دے گا کیونکہ تم پہلی کتاب اور پہلے نبی پر بھی ایمان لائے اور سید عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور قرآنِ پاک پر بھی۔ ۹۷ؑ (پلِ) صراط پر۔

يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

اللہ کے فضل پر ان کا کچھ قابو نہیں ۹۸ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ع ۴ ۲۰

۹۸ وہ اس میں سے کچھ نہیں پا سکتے نہ دونا اجر نہ نور نہ مغفرت کیونکہ وہ سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم پر ایمان نہ لائے تو ان کا پہلے انبیاء پر ایمان لانا بھی مفید نہ ہوگا۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیت نازل ہوئی اور اس میں مومنین اہلِ کتاب کو سیدِ عالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے اوپر ایمان لانے پر دونے اجر کا وعدہ دیا گیا تو کفار اہلِ کتاب نے کہا کہ اگر ہم حضور پر ایمان لائیں تو دونا اجر ملے اور اگر نہ لائیں تو ایک اجر جب بھی رہے گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ان کے اس خیال کا ابطال کر دیا گیا۔

ایاتها ٢٢ ﴿٥٨﴾ سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ﴿١٠٥﴾ رکوعاتها ٣

سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَ

بے شک اللّٰہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے ف۲ اور اللّٰہ سے شکایت کرتی ہے اور

اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝١ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

اللّٰہ تم دونوں کی گفتگو سُن رہا ہے بے شک اللّٰہ سنتا دیکھتا ہے وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو

مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ

اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں ف۳ وہ ان کی مائیں نہیں ف۴ ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں ف۵

وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اور وہ بے شک بُری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں ف۶ اور بیشک اللّٰہ ضرور معاف کرنے والا

ف۱ سورۂ مجادلہ مدنیہ ہے اس میں تین ٣ رکوع، بائیس ٢٢ آیتیں، چار سو تہتر ٤٧٣ کلمے، ایک ہزار سات سو بانوے ١٧٩٢ حرف ہیں۔ ف۲ وہ خولہ بنتِ ثعلبہ تھیں اَوس بن ثابت کی بی بی۔ شانِ نزول: کسی بات پر اَوس نے ان سے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یہ کہنے کے بعد اوس کو ندامت ہوئی یہ کلمہ زمانۂ جاہلیت میں طلاق تھا اوس نے کہا میرے خیال میں تو مجھ پر حرام ہوگئی خولہ نے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے اور عرض کیا کہ میرا مال ختم ہو چکا ماں باپ گزر گئے عمر زیادہ ہوگئی بچے چھوٹے چھوٹے ہیں ان کے باپ کے پاس چھوڑوں تو ہلاک ہو جائیں اپنے ساتھ رکھوں تو بھوکے مر جائیں کیا صورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جدائی نہ ہو سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے باب میں میرے پاس کوئی حکم نہیں یعنی ابھی تک ظہار کے متعلق کوئی حکم جدید نازل نہیں ہوا دستور قدیم یہی ہے کہ ظہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے عورت نے عرض کیا: یارسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اَوس نے طلاق کا لفظ نہ کہا وہ میرے بچوں کا باپ ہے اور مجھے بہت ہی پیارا ہے اسی طرح وہ بار بار عرض کرتی رہی اور جواب حسبِ خواہش نہ پایا تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہنے لگی یا اللّٰہ تعالٰی! میں تجھ سے اپنی محتاجی وبیکسی اور پریشان حالی کی شکایت کرتی ہوں اپنے نبی پر میرے حق میں ایسا حکم نازل فرما جس سے میری مصیبت رفع ہو حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا نے فرمایا خاموش ہو دیکھ چہرۂ مبارک رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر آثار وحی ظاہر ہیں جب وحی پوری ہوگئی تو فرمایا اپنے شوہر کو بلا اَوس حاضر ہوئے تو حضور نے یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ ف۳ یعنی ظِہار کرتے ہیں۔ ظِہار اس کو کہتے ہیں کہ اپنی بی بی کو محرمات نسبی یا رَضاعی کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دی جائے جس کو دیکھنا حرام ہے مثلاً بی بی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے یا بی بی کے ایسے عضو کو جس سے وہ تعبیر کی جاتی ہو یا اس کے جز وشائع کو محرمات کے ایسے عضو سے تشبیہ دے جس کا دیکھنا حرام ہے مثلاً یہ کہے کہ تیرا سر یا تیرا نصف بدن میری ماں کی پیٹھ یا اس کے پیٹ یا اس کی ران یا میری بہن یا پھوپھی یا دودھ پلانے والی کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو ایسا کہنا ظِہار کہلاتا ہے۔ ف۴ یہ کہنے سے وہ مائیں نہیں ہوگئیں۔ ف۵ مسئلہ: اور دودھ پلانے والیاں بسبب دودھ پلانے کے ماؤں کے حکم میں ہیں اور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بسبب کمال حرمت مائیں بلکہ ماؤں سے اعلیٰ ہیں۔ ف۶ جو بی بی کو ماں کہتے ہیں اس کو کسی طرح ماں کے ساتھ تشبیہ دینا ٹھیک نہیں۔

غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا
اوربخشنے والا ہے اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں ف۷ پھروہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے ف۸

فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تو ان پر لازم ہے ف۹ ایک بردہ (غلام) آزاد کرنا ف۱۰ قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۱ یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ
کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو ف۱۲ لگاتار دو مہینے کے روزے ف۱۳ قبل

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ
اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ف۱۴ پھر جس سے روزے بھی نہ ہوسکیں ف۱۵ تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا ف۱۶ یہ

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ف۱۷ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں ف۱۸ اور کافروں کے لیے دردناک

اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
عذاب ہے بےشک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی ف۱۹ اور بےشک ہم نے روشن آیتیں اُتاریں ف۲۰ اور کافروں کے لیے خواری کا

ف۷ یعنی اُن سے ظِہار کریں مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ باندی سے ظِہار نہیں ہوتا اگر اس کو محرمات سے تشبیہ دے تو مظاہر (ظِہار کرنے والا) نہ ہوگا۔ ف۸ یعنی اس ظِہار کو توڑ دینا اور حرمت کو اٹھا دینا۔ ف۹ کفارۂ ظِہار کا لہٰذا ان پر ضروری ہے ف۱۰ خواہ وہ مومن ہو یا کافر صغیر ہو یا کبیر مرد ہو یا عورت البتہ مُدَبَّر اور اُمِّ ولد اور ایسا مکاتب جائز نہیں جس نے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو۔ ف۱۱ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ اس کفارہ کے دینے سے پہلے وطی اور اس کے دواعی (اسباب) حرام ہیں۔ ف۱۲ اس کا کفارہ ف۱۳ متصل اس طرح کہ نہ ان دو مہینوں کے درمیان رمضان آئے نہ ان پانچ دنوں میں سے کوئی دن آئے جن کا روزہ ممنوع ہے اور نہ کسی عذر سے یا بغیر عذر کے درمیان سے کوئی روزہ چھوڑا جائے اگر ایسا ہوا تو ازسرِ نو روزے رکھنے پڑیں گے۔ ف۱۴ مسائل: یعنی روزوں سے جو کفارہ دیا جائے اس کا بھی جماع اور دواعی جماع سے مقدم ہونا ضروری ہے اور جب تک وہ روزے پورے ہوں خاوند بیوی میں سے کوئی کسی کو ہاتھ نہ لگائے۔ ف۱۵ یعنی اسے روزے رکھنے کی قوت ہی نہ ہو بڑھاپے یا مرض وغیرہ کے باعث یا روزے تو رکھ سکتا ہو مگر متواتر و متصل نہ رکھ سکتا ہو ف۱۶ یعنی ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اور یہ اس طرح کہ ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جَو دے اور اگر مسکینوں کو اس کی قیمت دی یا صبح و شام دونوں وقت انہیں پیٹ بھر کر کھلا دیا جب بھی جائز ہے۔ مسئلہ: اس کفارہ میں یہ شرط نہیں کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے قبل ہو حتیٰ کہ اگر کھانا کھلانے کے درمیان میں شوہر اور بی بی میں قربت واقع ہوئی تو نیا کفارہ لازم نہ ہوگا۔ ف۱۷ اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور جاہلیت کے طریقے چھوڑو۔ ف۱۸ ان کو توڑنا اور ان سے تجاوز کرنا جائز نہیں۔ ف۱۹ رسولوں کی مخالفت کرنے کے سبب۔ ف۲۰ رسولوں کے صدق پر دلالت کرنے والی۔

مُّهِیْنٌ ﴿٥﴾ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ

عذاب ہے جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا ف۲۱ پھر انھیں اُن کے کوتک (کرتوت) جتادے گا ف۲۲ اللہ نے انھیں گن

اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿٦﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ ع

رکھا ہے اور وہ بھول گئے ف۲۳ اور ہر چیز اللہ کے سامنے ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ جانتا ہے

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ف۲۴ جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو ف۲۵ تو چوتھا

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ

وہ موجود ہے ف۲۶ اور پانچ کی ف۲۷ تو چھٹا وہ ف۲۸ اور نہ اس سے کم ف۲۹ اور نہ اس سے زیادہ کی

اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ

مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے ف۳۰ جہاں کہیں ہوں پھر انھیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انھوں نے کیا بےشک

اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ

اللہ سب کچھ جانتا ہے کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جنھیں بُری مشورت (مشاورت) سے منع فرمایا گیا تھا پھر

یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَیَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ

وہی کرتے ہیں ف۳۱ جس کی ممانعت ہوئی تھی اور آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے ف۳۲ اور رسول کی نافرمانی کے

الرَّسُوْلِ ٘ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَیَقُوْلُوْنَ

مشورے کرتے ہیں ف۳۳ اور جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے تمہیں مجرا (سلام) کرتے ہیں جو لفظ اللہ نے تمہارے اعزاز میں نہ کہے ف۳۴

ف۲۱ کسی ایک کو باقی نہ چھوڑے گا۔ ف۲۲ رسوا اور شرمندہ کرنے کے لیے۔ ف۲۳ اپنے اعمال جو دنیا میں کرتے تھے۔ ف۲۴ اس سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ ف۲۵ اور اپنے راز آپس میں گوش درگوش کہیں اور اپنی مشاورت پر کسی کو مطلع نہ کریں ف۲۶ یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشاہدہ کرتا ہے ان کے رازوں کو جانتا ہے۔ ف۲۷ سرگوشی ہو ف۲۸ یعنی اللہ تعالیٰ ف۲۹ یعنی پانچ اور تین سے ف۳۰ اپنے علم وقدرت سے ف۳۱ شانِ نزول: یہ آیت یہود اور منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو آپس میں سرگوشیاں کرتے اور مسلمانوں کی طرف دیکھتے جاتے اور آنکھوں سے ان کی طرف اشارے کرتے جاتے تاکہ مسلمان سمجھیں کہ ان کے خلاف کوئی پوشیدہ بات ہے اور اس سے انہیں رنج ہو ان کی اس حرکت سے مسلمانوں کو غم ہوتا تھا اور وہ کہتے تھے کہ شاید ان لوگوں کو ہمارے ان بھائیوں کی نسبت قتل یا ہزیمت (شکست) کی کوئی خبر پہنچی جو جہاد میں گئے ہیں اور یہ اسی کے متعلق باتیں بناتے اور اشارے کرتے ہیں جب یہ حرکات منافقین کی بہت زیادہ ہوئیں اور مسلمانوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں اس کی شکایتیں کیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرگوشی کرنے والوں کو منع فرمادیا لیکن وہ باز نہ آئے اور یہ حرکت کرتے ہی رہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳۲ گناہ اور حد سے بڑھنا یہ کہ مکاری کے ساتھ سرگوشیاں کرکے مسلمانوں کو رنج وغم میں ڈالتے ہیں۔ ف۳۳ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی یہ کہ باوجود ممانعت کے باز نہیں آتے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں ایک دوسرے کو رائے دیتے تھے کہ رسول کی نافرمانی کرو۔ ف۳۴ یہود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آتے تو "اَلسَّامُ عَلَیْکَ" کہتے سام موت کو کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے جواب میں "عَلَیْکُمْ" فرمادیتے۔

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ
اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں ہمیں اللہ عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر وف۳۵ انھیں جہنم بس (کافی) ہے اس میں دھنسیں گے

فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا
تو کیا ہی بُرا انجام اے ایمان والو تم جب آپس میں

بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ
مشورت کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کی مشورت نہ کرو وف۳۶ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ
اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے وہ مشورت تو شیطان ہی کی طرف سے ہے وف۳۷

لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ
اس لیے کہ ایمان والوں کو رنج دے اور وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بے حکم خدا اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ
مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے وف۳۸ اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے

تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا
مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو اللہ تمہیں جگہ دے گا وف۳۹ اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو وف۴۰

فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا وف۴۱ درجے

دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اے ایمان والو جب

وف۳۵ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت نبی ہوتے تو ہماری اس گستاخی پر اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب کرتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وف۳۶ اور جو طریقہ یہود اور منافقین کا ہے اس سے پرہیز کرو وف۳۷ جس میں گناہ اور حد سے بڑھنا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی ہو اور شیطان اپنے دوستوں کو اس پر ابھارتا ہے۔ وف۳۸ کہ اللہ پر بھروسہ کرنے والا ٹوٹے (خسارے) میں نہیں رہتا۔ وف۳۹ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر میں حاضر ہونے والے اصحاب کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری اصحاب ایسے وقت پہنچے جبکہ مجلس شریف بھر چکی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا حضور نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر وہ اس انتظار میں کھڑے رہے کہ ان کے لیے مجلس شریف میں جگہ کی جائے مگر کسی نے جگہ نہ دی یہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزرا تو حضور نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لیے جگہ کی اٹھنے والوں کو اٹھنا شاق ہوا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ وف۴۰ نماز کے یا جہاد کے یا اور کسی نیک کام کے لیے اور اسی میں داخل ہے تعظیم ذکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑا ہونا۔ وف۴۱ اللہ اور اس کے رسول

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ

تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو ف۴۲ یہ تمہارے لیے

لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ

بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کیا تم اس سے ڈرے

اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ

کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو ف۴۳ پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

تم پر رجوع فرمائی ف۴۴ تو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار رہو

ع ٢ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ

اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے کیا تم نے اُنھیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ

اللہ کا غضب ہے ف۴۵ وہ نہ تم میں سے نہ اُن میں سے ف۴۶ وہ دانستہ جھوٹی قسم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

کھاتے ہیں ف۴۷ اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بے شک وہ بہت ہی بُرے

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت کے باعث ف۴۲ کہ اس میں باریابی بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم اور فقراء کا نفع ہے۔ **شانِ نزول:** سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقراء کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اس حکم پر حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمل کیا ایک دینار صدقہ کر کے دس مسائل دریافت کئے عرض کیا: یارسول اللہ! وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی شہادت دینا، عرض کیا: فساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر و شرک، عرض کیا: حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے، عرض کیا: حیلہ کیا ہے یعنی تدبیر؟ فرمایا: ترکِ حیلہ، عرض کیا: مجھ پر کیا لازم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی طاعت، عرض کیا: اللہ تعالٰی سے کیسے دعا مانگوں؟ فرمایا: صدق و یقین کے ساتھ، عرض کیا کیا مانگوں؟ فرمایا: عاقبت، عرض کیا: اپنی نجات کے لیے کیا کروں؟ فرمایا: حلال کھا اور سچ بول، عرض کیا: سرور کیا ہے؟ فرمایا: جنت، عرض کیا: راحت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کا دیدار، جب حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ (مدارک و خازن) حضرت مترجم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا: یہ اس کی اصل ہے جو مزارات اولیاء پر تصدق کے لیے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ ف۴۳ بسبب اپنی غریبی و ناداری کے۔ ف۴۴ اور ترک تقدیم صدقہ کا مواخذہ تم پر سے اٹھا لیا اور تم کو اختیار دے دیا ف۴۵ جن لوگوں پر اللہ تعالٰی کا غضب ہے ان سے مراد یہود ہیں اور ان سے دوستی کرنے والے منافقین۔ **شانِ نزول:** یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے یہود سے دوستی کی اور ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان سے کہتے۔ ف۴۶ یعنی نہ مسلمان نہ یہودی بلکہ منافق ہیں مذبذب۔ ف۴۷ **شانِ نزول:** یہ آیت عبد اللہ بن نبتل منافق کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے پاس پہنچاتا ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دولت سرائے اقدس

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

کام کرتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو وف۴۸ ڈھال بنالیا ہے وف۴۹ تو اللّٰہ کی راہ سے روکا وف۵۰ تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

خواری کا عذاب ہے وف۵۱ ان کے مال اور ان کی اولاد اللّٰہ کے سامنے انھیں کچھ کام

شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

نہ دیں گے وف۵۲ وہ دوزخی ہیں اُنھیں اس میں ہمیشہ رہنا جس دن اللّٰہ ان سب کو

جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ

اٹھائے گا تو اُس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں وف۵۳ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے کچھ کیا وف۵۴

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ

سنتے ہو بےشک وہی جھوٹے ہیں وف۵۵ ان پر شیطان غالب آگیا تو اُنھیں اللّٰہ کی یاد

اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں سُنتا ہے بےشک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے وف۵۶

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ

بےشک وہ جو اللّٰہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں اللّٰہ

اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا

لکھ چکا وف۵۷ کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول وف۵۸ بےشک اللّٰہ قوت والا عزت والا ہے تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو

يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ

جو یقین رکھتے ہیں اللّٰہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللّٰہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی وف۵۹ اگرچہ

میں تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور وہ شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد عبد اللّٰہ بن نبتل آیا اس کی آنکھیں نیلی تھیں حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وف۴۸ جو جھوٹی ہیں۔ وف۴۹ کہ اپنا جان و مال محفوظ رہے۔ وف۵۰ یعنی منافقین نے اپنی اس حیلہ سازی سے لوگوں کو جہاد سے روکا اور بعض مفسرین نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے سے روکا وف۵۱ آخرت میں وف۵۲ اور روز قیامت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچاسکیں گے۔ وف۵۳ کہ دنیا میں مؤمن مخلص تھے۔ وف۵۴ یعنی وہ اپنی ان جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں۔ وف۵۵ اپنی قسموں میں اور ایسے جھوٹے کہ دنیا میں بھی جھوٹ بولتے رہے اور آخرت میں بھی رسول کے سامنے بھی اور خدا کے سامنے بھی۔ وف۵۶ کہ جنت کی دائمی نعمتوں سے محروم اور جہنم کے ابدی عذاب میں گرفتار۔ وف۵۷ لوح محفوظ میں وف۵۸ حجت کے ساتھ یا تلوار کے ساتھ۔ وف۵۹ یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور

كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں ف٦٠ یہ ہیں

كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے اُن کی مدد کی ف٦١ اور انھیں باغوں میں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا

لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں اُن میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی ف٦٢ اور وہ اللہ سے

عَنْهُ ؕ اُولٰٓىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠ ٢٢

راضی ف٦٣ یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے

ع ٣/٢

اٰیاتها ٢٤ ٥٩ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِیَّةٌ ١٠١ رکوعاتها ٣

سورۂ حشر مدنیہ ہے، اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ١

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ف٢

ان کی یہ شان ہی نہیں اور ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔ مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بددینوں اور بدمذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت و اختلاط جائز نہیں۔ ف٦٠ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے جنگ احد میں اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روز بدر اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو مبارزت کے لیے طلب کیا لیکن رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں اس جنگ کی اجازت نہ دی اور مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عمیر کو قتل کیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو روز بدر قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ و ابوعبیدہ نے ربیعہ کے بیٹوں عتبہ اور شیبہ کو اور ولید بن عتبہ کو بدر میں قتل کیا جو ان کے رشتہ دار تھے خدا اور رسول پر ایمان لانے والوں کو قرابت اور رشتہ داری کا کیا پاس۔ ف٦١ اس روح سے یا اللہ کی مدد مراد ہے یا ایمان یا قرآن یا جبریل یا رحمت الٰہی یا نور۔ ف٦٢ بسبب ان کے ایمان و اخلاص و طاعت کے۔ ف٦٣ اس کے رحم و کرم سے۔ ف١ سورۂ حشر مدنیہ ہے اس میں تین ٣ رکوع، چوبیس ٢٤ آیتیں، چار سو پینتالیس ٤٤٥ کلمے، ایک ہزار نو سو تیرہ ١٩١٣ حرف ہیں۔ ف٢ شانِ نزول: یہ سورت بنی نضیر کے حق میں نازل ہوئی یہ لوگ یہودی تھے جب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور سے اس شرط پر صلح کی کہ نہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں نہ آپ سے جنگ کریں جب جنگِ بدر میں اسلام کی فتح ہوئی تو بنی نضیر نے کہا یہ وہی نبی ہیں جن کی صفت توریت میں ہے پھر جب احد میں مسلمانوں کو ہزیمت کی صورت پیش آئی تو یہ شک میں پڑے اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے نیازمندوں کے ساتھ عداوت کا اظہار کیا اور جو معاہدہ کیا تھا وہ توڑ دیا اور ان کا ایک سردار کعب بن اشرف یہودی چالیس یہودی سواروں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ پہنچا اور کعبہ معظّمہ کے پردے تھام کر قریش کے سرداروں سے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلاف معاہدہ کیا اللہ تعالٰی کے علم دینے سے حضور اس حال پر مطلع تھے اور بنی نضیر سے ایک خیانت اور بھی واقع ہو چکی تھی کہ انہوں نے قلعہ کے اوپر سے سیّد عالم صلی اللہ

هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ف۳ اُن کے گھروں سے نکالا ف۴

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔط مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

وقف النبی علیہ السلام

اُن کے پہلے حشر کے لیے ف۵ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے ف۶ اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ق وَ قَذَفَ فِیْ

اُنھیں اللہ سے بچالیں گے تو اللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا ف۷ اور اس نے ان

قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ق

کے دلوں میں رعب ڈالا ف۸ کہ اپنے گھر ویران کرتے ہیں اپنے ہاتھوں ف۹ اور مسلمانوں کے ہاتھوں ف۱۰

فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿٢﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ

تو عبرت لو اے نگاہ والو اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے اُن پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا

لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ط وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو دنیا ہی میں ان پر عذاب فرماتا ف۱۱ اور ان کے لیے ف۱۲ آخرت میں آگ کا عذاب ہے یہ اس لیے کہ وہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ج وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾

اللہ سے اوراس کے رسول سے پھٹے رہے ف۱۳ اور جو اللہ اوراس کے رسول سے پھٹا رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے

تعالٰی علیہ وسلم پر بارادۂ فاسد ایک پتھر گرایا تھا اللہ تعالٰی نے حضور کو خبردار کردیا اور بفضلہٖ تعالٰی حضور محفوظ رہے غرض جب یہود بنی نضیر نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور کفار قریش سے حضور کے خلاف عہد کیا تو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو حکم دیا اورانہوں نے کعب بن اشرف کو قتل کردیا پھر حضور مع لشکر کے بنی نضیر کی طرف روانہ ہوئے اوران کا محاصرہ کرلیا یہ محاصرہ اکیس روز رہا اس درمیان میں منافقین نے یہود سے ہمدردی و موافقت کے بہت معاہدے کئے لیکن اللہ تعالٰی نے ان سب کو ناکام کیا یہود کے دلوں میں رعب ڈالا آخر کار انہیں حضور کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام واُرَیْحا وخیبر کی طرف چلے گئے۔ ف۳ یعنی یہود بنی نضیر کو ف۴ جو مدینہ طیبہ میں تھے۔ ف۵ یہ جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے اور دوسرا حشر ان کا یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں اپنے زمانۂ خلافت میں خیبر سے شام کی طرف نکالا یا آخر حشر روزِ قیامت کا حشر ہے کہ آگ سب لوگوں کو سرزمین شام کی طرف لے جائے گی اور وہیں ان پر قیامت قائم ہوگی اس کے بعد اہل اسلام سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۶ مدینہ سے کیونکہ وہ صاحبِ قوّت صاحبِ لشکر تھے مضبوط قلعے رکھتے تھے ان کی تعداد کثیر تھی جاگیردار صاحبِ مال۔ ف۷ یعنی خطرہ بھی نہ تھا کہ مسلمان ان پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ ف۸ ان کے سردار کعب بن اشرف کے قتل سے۔ ف۹ اوران کو ڈھاتے ہیں تاکہ جو لکڑی وغیرہ انہیں اچھی معلوم ہو وہ جلاوطن ہوتے وقت اپنے ساتھ لے جائیں۔ ف۱۰ کہ ان کے مکانوں کے جو حصے باقی رہ جاتے تھے انہیں مسلمان گرادیتے تھے تاکہ جنگ کے لیے میدان صاف ہوجائے۔ ف۱۱ اور انہیں قتل وقید میں مبتلا کرتا جیسا کہ یہود بنی قریظہ کے ساتھ کیا۔ ف۱۲ ہر حال میں خواہ جلاوطن کئے جائیں یا قتل کئے جائیں۔ ف۱۳ یعنی برسرِ مخالفت رہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللّٰہ کی اجازت سے تھا ف۱۴ اور

لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ

اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے ف۱۵ اور جو غنیمت دلائی اللّٰہ نے اپنے رسول کو ان سے ف۱۶ تو تم نے ان پر

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے نہ اونٹ ف۱۷ ہاں اللّٰہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے ف۱۸

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ

اور اللّٰہ سب کچھ کرسکتا ہے جو غنیمت دلائی اللّٰہ نے اپنے رسول کو شہر

الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ

والوں سے ف۱۹ وہ اللّٰہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں ف۲۰ اور یتیموں اور مسکینوں اور

السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ

مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا کا مال نہ ہوجائے ف۲۱ اور جو کچھ تمہیں رسول

ف۱۴ شانِ نزول: جب بنی نضیر اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوئے تو سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم دیا اس پر وہ دشمنانِ خدا بہت گھبرائے اور رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا تمہاری کتاب میں اس کا حکم ہے مسلمان اس باب میں مختلف ہوگئے بعض نے کہا درخت نہ کاٹو یہ غنیمت ہے جو اللّٰہ تعالٰی نے ہمیں عطا فرمائی بعض نے کہا اس سے کفار کو رسوا کرنا اور انہیں غیظ میں ڈالنا منظور ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں میں جو درخت کاٹنے والے ہیں ان کا عمل بھی درست ہے اور جو کاٹنا نہیں چاہتے وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں کیونکہ درختوں کا کاٹنا اور چھوڑ دینا یہ دونوں اللّٰہ تعالٰی کے اذن و اجازت سے ہیں۔ ف۱۵ یعنی یہود کو ذلیل کرے درخت کاٹنے کی اجازت دے کر۔ ف۱۶ یعنی یہود بنی نضیر سے ف۱۷ یعنی اس کے لیے تمہیں کوئی مشقت اور کوفت اٹھانا نہیں پڑی صرف دو میل کا فاصلہ تھا سب لوگ پیادہ پا چلے گئے صرف رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سوار ہوئے۔ ف۱۸ اپنے دشمنوں میں سے، مراد یہ ہے کہ بنی نضیر سے جو غنیمتیں حاصل ہوئیں ان کے لیے مسلمانوں کو جنگ کرنا نہیں پڑی اللّٰہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان پر مسلّط کردیا تو یہ مال حضور کی مرضی پر ہے جہاں چاہیں خرچ کریں رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ مال مہاجرین پر تقسیم کردیا اور انصار میں سے صرف تین صاحبِ حاجت لوگوں کو دیا اور وہ ابو دجانہ سماک بن خرشہ اور سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ ہیں۔ ف۱۹ پہلی آیت میں غنیمت کا جو حکم مذکور ہوا اس آیت میں اسی کی تفصیل ہے اور بعض مفسرین نے اس قول کی مخالفت کی اور فرمایا کہ پہلی آیت اموالِ بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ان کو اللّٰہ تعالٰی نے اپنے رسول کے لیے خاص کیا اور یہ آیت ہر اس شہر کی غنیمتوں کے باب میں ہے جس کو مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں۔ (مدارک) ف۲۰ رشتہ داروں سے مراد نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہلِ قرابت ہیں یعنی بنی ہاشم و بنی مطلب۔ ف۲۱ اور غرباء اور فقراء نقصان میں رہیں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ غنیمت میں سے ایک چہارم تو سردار لے لیتا تھا باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا اس میں سے مالدار لوگ بہت زیادہ لے لیتے تھے اور غریبوں کے لیے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا اسی معمول کے مطابق لوگوں نے سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور غنیمت میں سے چہارم لیں باقی ہم باہم تقسیم کرلیں گے اللّٰہ تعالٰی نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیا اور اس کا طریقہ ارشاد فرمایا۔

الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عطا فرمائیں وہ لو ف۲۲ اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللّٰہ سے ڈرو ف۲۳ بے شک اللّٰہ

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ

وقف لازم

کا عذاب سخت ہے ف۲۴ ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں

دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ

اور مالوں سے نکالے گئے ف۲۵ اللّٰہ کا فضل ف۲۶ اور اس کی رضا چاہتے اور اللّٰہ و رسول

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ ۚ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

کی مدد کرتے ف۲۷ وہی سچے ہیں ف۲۸ اور جنھوں نے پہلے سے ف۲۹ اس شہر ف۳۰

الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ

اور ایمان میں گھر بنالیا ف۳۱ دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کرکے گئے ف۳۲ اور اپنے دلوں میں

صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ

کوئی حاجت نہیں پاتے ف۳۳ اس چیز کی جو دیئے گئے ف۳۴ اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں ف۳۵ اگرچہ انھیں شدید

خَصَاصَةٌ ؕ ۫ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹ ۚ وَ

محتاجی ہو ف۳۶ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا ف۳۷ تو وہی کامیاب ہیں اور

ف۲۲ غنیمت میں سے کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال ہے یا یہ معنی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تمہیں جو حکم دیں اس کا اتباع کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے۔ ف۲۳ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ ف۲۴ ان پر جو رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی کریں اور مالِ غنیمت میں جیسا کہ اوپر ذکر کئے ہوئے لوگوں کا حق ہے ایسا ہی ف۲۵ اور ان کے گھروں اور مالوں پر کفار مکہ نے قبضہ کرلیا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفار استیلاء (قبضہ کرنے) سے اموالِ مسلمین کے مالک ہوجاتے ہیں۔ ف۲۶ یعنی ثوابِ آخرت ف۲۷ اپنے جان و مال سے دین کی حمایت میں ف۲۸ ایمان و اخلاص میں۔ قتادہ نے فرمایا کہ ان مہاجرین نے گھر اور مال اور کنبے اللّٰہ تعالٰی اور رسول کی محبت میں چھوڑے اور اسلام کو قبول کیا اور ان تمام شدتوں اور سختیوں کو گوارا کیا جو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں پیش آئیں ان کی حالتیں یہاں تک پہنچیں کہ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھتے تھے اور جاڑوں میں کپڑا نہ ہونے کے باعث گڑھوں اور غاروں میں گزارا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ ف۲۹ یعنی مہاجرین سے پہلے یا ان کی ہجرت سے پہلے بلکہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ف۳۰ مدینہ پاک ف۳۱ یعنی مدینہ پاک کو وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنایا اور اسلام لائے اور حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دو سال پہلے مسجدیں بنائیں ان کا یہ حال ہے کہ ف۳۲ چنانچہ اپنے گھروں میں انہیں اتارتے ہیں اپنے مالوں میں انہیں نصف کا شریک کرتے ہیں۔ ف۳۳ یعنی ان کے دلوں میں کوئی خواہش و طلب نہیں پیدا ہوتی۔ ف۳۴ مہاجرین، یعنی مہاجرین کو جو اموالِ غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں ان کی کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی رشک تو کیا ہوتا سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی برکت نے قلوب ایسے پاک کردیئے کہ انصار مہاجرین کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مہاجرین کو ف۳۶ شانِ نزول: حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا حضور نے ازواج مطہرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی

الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

وہ جو اُن کے بعد آئے ف۳۸ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ ف۳۹

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ ع

اے رب ہمارے بےشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا ف۴۰ کہ اپنے بھائیوں

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

کافر کتابیوں ف۴۱ سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے ف۴۲ تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکل

مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

جائیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کبھی کسی کی نہ مانیں گے ف۴۳ اور تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ

گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں ف۴۴ اگر وہ نکالے گئے ف۴۵ تو یہ اُن کے ساتھ نہ نکلیں گے اور ان سے

قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا

لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے ف۴۶ اور اگر ان کی مدد کی بھی تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ف۴۷

کوئی چیز ہے معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے تب حضور نے اصحاب سے فرمایا جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے حضرت ابوطلحہ انصاری کھڑے ہوگئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا کچھ ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں صرف بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے حضرت ابوطلحہ نے فرمایا بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بجھا دو تاکہ وہ اچھی طرح کھا لے یہ اس لیے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار کرے گا اور کھانا کم ہے بھوکا رہ جائے گا اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گزاری جب صبح ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا رات فلاں فلاں لوگوں میں عجیب معاملہ پیش آیا اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۷ یعنی جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا ف۳۸ یعنی مہاجرین و انصار کے۔ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمان داخل ہیں ف۳۹ یعنی اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے۔ مسئلہ: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو اور وہ ان کے لیے دعائے رحمت و استغفار نہ کرے وہ مومنین کے اقسام سے خارج ہے کیونکہ یہاں مومنین کی تین قسمیں فرمائی گئیں۔ مہاجرین انصار اور ان کے بعد والے جو ان کے تابع ہوں اور ان کی طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں تو جو صحابہ سے کدورت رکھے رافضی ہو یا خارجی وہ مسلمانوں کی ان تینوں قسموں سے خارج ہے۔ حضرت امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں کو حکم تو یہ دیا گیا کہ صحابہ کے لیے استغفار کریں اور کرتے ہیں یہ کہ گالیاں دیتے ہیں۔ ف۴۰ عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق اور اس کے رفیقوں کو ف۴۱ یعنی یہود بنی قریظہ و بنی نضیر ف۴۲ مدینہ شریف سے ف۴۳ یعنی تمہارے خلاف کسی کا کہنا نہ مانیں گے نہ مسلمانوں کا نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ف۴۴ یعنی یہود سے منافقین کے یہ سب وعدے جھوٹے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ منافقین کے حال کی خبر دیتا ہے۔ ف۴۵ یعنی یہود ف۴۶ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نکالے گئے اور منافقین ان کے ساتھ نہ نکلے اور یہود سے مقاتلہ ہوا اور منافقین نے یہود کی مدد نہ کی۔ ف۴۷ جب یہ مددگار بھاگ

يُنۡصَرُوۡنَ ﴿١٢﴾ لَاَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ ذٰلِكَ

مدد نہ پائیں گے بےشک وسم۴۸ اُن کے دلوں میں اللّٰہ سے زیادہ تمہارا ڈر ہے وسم۴۹ یہ اس لیے

بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ جَمِيۡعًا اِلَّا فِىۡ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ف۵۰ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں

اَوۡ مِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ‌ؕ بَاۡسُهُمۡ بَيۡنَهُمۡ شَدِيۡدٌ‌ ؕ تَحۡسَبُهُمۡ جَمِيۡعًا وَّ

یا دُھسوں (دیواروں) کے پیچھے آپس میں ان کی آنچ سخت ہے وسم۵۱ تم انھیں ایک جتھا (جماعت) سمجھو گے اور

قُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى‌ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَعۡقِلُوۡنَ‌ۚ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِيۡنَ مِنۡ

ان کے دل الگ الگ ہیں یہ اس لیے کہ وہ بےعقل لوگ ہیں وسم۵۲ ان کی سی کہاوت جو ابھی قریب

قَبۡلِهِمۡ قَرِيۡبًا ذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‌ۚ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ

زمانہ میں ان سے پہلے تھے وسم۵۳ اُنھوں نے اپنے کام کا وبال چکھا وسم۵۴ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے وسم۵۵ شیطان

الشَّيۡطٰنِ اِذۡ قَالَ لِلۡاِنۡسَانِ اكۡفُرۡ‌ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكَ اِنِّىۡۤ

کی کہاوت جب اُس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں

اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ

اللّٰہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب وسم۵۶ تو ان دونوں کا وسم۵۷ انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں

ع ٧ ٥ خَالِدَيۡنِ فِيۡهَا‌ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيۡنَ‌ۚ ﴿١٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا

ہمیشہ اس میں رہیں اور ظالموں کی یہی سزا ہے اے ایمان والو

اتَّقُوا اللّٰهَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ‌ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰہ سے ڈرو وسم۵۸ اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا وسم۵۹ اور اللّٰہ سے ڈرو ف۶۰ بےشک اللّٰہ

نکلیں گے تو منافق وسم۴۸ اے مسلمانوں! وسم۴۹ کہ تمہارے سامنے تو اظہارِ کفر سے ڈرتے ہیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اللّٰہ تعالیٰ دلوں کی چھپی باتیں جانتا ہے دل میں کفر رکھتے ہیں۔ ف۵۰ اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت کو نہیں جانتے ورنہ جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے ڈرتے۔ وسم۵۱ یعنی جب وہ آپس میں لڑیں تو بہت شدّت اور قوّت والے ہیں لیکن مسلمانوں کے مقابل بزدل اور نامرد ثابت ہوں گے۔ وسم۵۲ اس کے بعد یہود کی ایک مثَل ارشاد فرمائی۔ وسم۵۳ یعنی ان کا حال مشرکین مکہ کا سا ہے کہ بدر میں وسم۵۴ یعنی رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے اور کفر کرنے کا کہ ذلّت ورسوائی کے ساتھ ہلاک کیے گئے۔ وسم۵۵ اور منافقین کا یہود بنی نضیر کے ساتھ سلوک ایسا ہے جیسے وسم۵۶ ایسے ہی منافقین نے یہود بنی نضیر کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا جنگ پر آمادہ کیا ان سے مدد کے وعدے کیے اور جب ان کے کہے سے وہ اہلِ اسلام سے برسرِ جنگ ہوئے تو منافق بیٹھ رہے ان کا ساتھ نہ دیا۔ وسم۵۷ یعنی اس شیطان وانسان کا۔ وسم۵۸ اور اس کے حکم کی مخالفت نہ کرو۔ وسم۵۹ یعنی روزِ قیامت کے لیے کیا اعمال کیے۔ ف۶۰ اس کی طاعت وفرمانبرداری میں سرگرم رہو۔

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

کو تمہارے کاموں کی خبر ہے اور ان جیسے نہ ہو جو اللہ کو بھول بیٹھے و۶۱ تو اللہ نے اُنھیں بلا میں ڈالا کہ اپنی

اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ

جانیں یاد نہ رہیں و۶۲ وہی فاسق ہیں دوزخ والے و۶۳ اور جنت والے و۶۴

الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ

اُتارتے و۶۵ تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے و۶۶ اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

لوگوں کے لیے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ

ہر نہاں و عیاں (چھپی وظاہر) کا جاننے والا و۶۷ وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے اللہ جس کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

کوئی معبود نہیں بادشاہ و۶۸ نہایت پاک و۶۹ سلامتی دینے والا ف۷۰ امان بخشنے والا ف۷۱ حفاظت فرمانے والا عزت والا

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

عظمت والا تکبر والا و۷۲ اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پیدا کرنے والا و۷۳ ہرایک کو صورت دینے والا و۷۴ اُسی کے ہیں سب اچھے نام و۷۵ اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں

و۶۱ اس کی طاعت ترک کی و۶۲ کہ ان کے لیے فائدہ دینے والے اور کام آنے والے عمل کر لیتے و۶۳ جن کے لیے دائمی عذاب ہے۔ و۶۴ جن کے لیے عیشِ مُخَلَّد وراحتِ سرمد (ہمیشہ کی عیش وعشرت) ہے۔ و۶۵ اور اس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے و۶۶ یعنی قرآن کی عظمت وشان ایسی ہے کہ پہاڑ کو اگر ادراک ہوتا تو وہ باوجود اتنا سخت اور مضبوط ہونے کے پاش پاش ہو جاتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کے دل کتنے سخت ہیں کہ ایسے باعظمت کلام سے اثر پذیر نہیں ہوتے۔ و۶۷ موجود کا بھی اور معدوم کا بھی دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی۔ و۶۸ ملک وحکومت کا حقیقی مالک کہ تمام موجودات اس کے تحتِ ملک وحکومت ہے اور اس کی مالکیت وسلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں۔ و۶۹ ہر عیب سے اور تمام برائیوں سے ف۷۰ اپنی مخلوق کو، ف۷۱ اپنے عذاب سے اپنے فرمانبردار بندوں کو، و۷۲ یعنی عظمت اور بڑائی والا اپنی ذات اور تمام صفات میں اور اپنی بڑائی کا اظہار اسی کے شایاں اور لائق ہے کہ اس کا ہر کمال عظیم ہے اور ہر صفت عالی مخلوق میں کسی کو نہیں پہنچتا کہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے۔ بندے کے لیے عجز وانکسار شایاں ہے۔ و۷۳ نیست سے ہست کرنے والا۔ و۷۴ جیسی چاہے۔ و۷۵ ننانوے ۹۹ جو حدیث میں وارد ہیں۔

وَالۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۴﴾ ع

اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

اٰیاتها ۱۳ (٦٠) سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ (۹۱) رکوعاتها ۲

سورۂ ممتحنہ مدنیہ ہے، اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ اَوۡلِيَآءَ تُلۡقُوۡنَ

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ف۲ تم انہیں خبریں

اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَـقِّ ۚ يُخۡرِجُوۡنَ

پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا ف۳ گھر سے جدا کرتے ہیں ف۴

ف۱ سورۂ مُمۡتَحِنَہ مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیرہ ۱۳ آیتیں، تین سو اڑتالیس ۳۴۸ کلمے، ایک ہزار پانچ سو دس ۱۵۱۰ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی کفار کو۔ شانِ نزول: بنی ہاشم کے خاندان کی ایک باندی سارہ مدینہ طیبہ میں سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی جبکہ حضور فتح مکہ کا سامان فرما رہے تھے، حضور نے اس سے فرمایا: کیا تو مسلمان ہو کر آئی؟ اس نے کہا: نہیں، فرمایا: کیا ہجرت کر کے آئی؟ عرض کیا: نہیں، فرمایا: پھر کیوں آئی؟ اس نے کہا: محتاجی سے تنگ ہو کر۔ بنی عبدالمطلب نے اس کی امداد کی کپڑے بنائے سامان دیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اس سے ملے انہوں نے اس کو دس دینار دیئے ایک چادر دی اور ایک خط اہلِ مکہ کے پاس اس کی معرفت بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تم پر حملہ کا ارادہ رکھتے ہیں تم سے اپنے بچاؤ کی جو تدبیر ہو سکے کرو، سارہ یہ خط لے کر روانہ ہوگئی اللّٰہ تعالٰی نے اپنے حبیب کو اس کی خبر دی حضور نے اپنے چند اصحاب کو جن میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بھی تھے گھوڑوں پر روانہ کیا اور فرمایا مقام روضہ خاخ پر تمہیں ایک مسافر عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو اہلِ مکہ کے نام لکھا گیا ہے وہ خط اس سے لے لو اور اس کو چھوڑ دو اگر انکار کرے تو اس کی گردن مار دو یہ حضرات روانہ ہوئے اور عورت کو ٹھیک اسی مقام پر پایا جہاں حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس سے خط مانگا وہ انکار کر گئی اور قسم کھا گئی صحابہ نے واپسی کا قصد کیا حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بقسم فرمایا کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خبر خلاف ہو ہی نہیں سکتی اور تلوار کھینچ کر عورت سے فرمایا یا خط نکال یا گردن رکھ جب اس نے دیکھا کہ حضرت بالکل آمادۂ قتل ہیں تو اپنے جُوڑے میں سے خط نکالا حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت حاطب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اے حاطب! اس کا کیا باعث؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم میں جب سے اسلام لایا کبھی میں نے کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیازمندی میسر آئی کبھی حضور کی خیانت نہ کی اور جب سے اہلِ مکہ کو چھوڑا کبھی ان کی محبت نہ آئی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ میں قریش میں رہتا تھا اور ان کی قوم سے نہ تھا میرے سوائے اور جو مہاجرین ہیں ان کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھر بار کی نگرانی کرتے ہیں مجھے اپنے گھر والوں کا اندیشہ تھا اس لیے میں نے یہ چاہا کہ میں اہلِ مکہ پر کچھ احسان رکھ دوں تاکہ وہ میرے گھر والوں کو نہ ستائیں اور یہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ اللّٰہ تعالٰی اہلِ مکہ پر عذاب نازل فرمانے والا ہے میرا خط انہیں بچا نہ سکے گا سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کی تصدیق کی۔ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا: اے عمر! (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) اللّٰہ تعالٰی خبردار ہے جب ہی اس نے اہلِ بدر کے حق میں فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے آنسو جاری ہوگئے اور یہ آیات نازل ہوئیں۔ ف۳ یعنی اسلام اور قرآن ف۴ یعنی مکہ مکرمہ سے۔

الرَّسُوْلَ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ط اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا

رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللّٰہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں

فِیْ سَبِیْلِیْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۗ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ اَنَا اَعْلَمُ

جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انھیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں

بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ط وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ

جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے وہ بے شک سیدھی راہ

السَّبِیْلِ ﴿۱﴾ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ

سے بہکا اگر تمہیں پائیں ف۵ تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ ف۶

اَیْدِیَهُمْ وَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۲﴾ ط لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اور اپنی زبانیں ف۷ بُرائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ف۸ ہرگز کام نہ آئیں گے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚۛ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ط وَ اللّٰهُ بِمَا

تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد ف۹ قیامت کے دن تمہیں ان سے الگ کردے گا ف۱۰ اور اللّٰہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ

تمہارے کام دیکھ رہا ہے بےشک تمہارے لیے اچھی پیروی تھی ف۱۱ ابراہیم اور اس کے ساتھ

مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

والوں میں ف۱۲ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا ف۱۳ بےشک ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے جنھیں اللّٰہ کے سوا

اللّٰهِ ٘ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا

پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے ف۱۴ اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لیے

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ

جب تک تم ایک اللّٰہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت

معانقۃ ۱۲ السماء الوقف علی القیمۃ ۱۲

ف۵ یعنی اگر کفار تم پر موقع پا جائیں ف۶ ضرب و قتل کے ساتھ ف۷ سب و شتم اور ف۸ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور ان سے بھلائی کی امید رکھنا اور ان کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہ چاہئے۔ ف۹ جن کی وجہ سے تم کفار سے دوستی و موالات کرتے ہو ف۱۰ کہ فرمانبردار جنت میں ہوں گے اور کافر نافرمان جہنم میں۔ ف۱۱ حضرت حاطب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور دوسرے مومنین کو خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملہ میں اہلِ قرابت کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ ف۱۲ ساتھ والوں سے اہلِ ایمان مراد ہیں۔ ف۱۳ جو مشرک تھی ف۱۴ اور ہم نے تمہارے

لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ

چاہوں گا ف۱۵ اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں ف۱۶ اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف

اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ

رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ف۱۷ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال ف۱۸ اور

اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَاۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ

ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے بے شک تمہارے لیے ف۱۹ اُن میں

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ

اچھی پیروی تھی ف۲۰ اُسے جو اللہ اور پچھلے دن کا اُمیدوار ہو ف۲۱ اور جو منہ پھیرے ف۲۲

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۠ ⑥ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ ع

تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا قریب ہے کہ اللہ تم میں اور اُن میں جو ان

الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةًؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ⑦

میں سے ف۲۳ تمہارے دشمن ہیں دوستی کردے ف۲۴ اور اللہ قادر ہے ف۲۵ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ

اللہ تمہیں ان سے ف۲۶ منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے

مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَیْهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ

گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بے شک انصاف والے

دین کی مخالفت اختیار کی۔ ف۱۵ یہ قابل اتباع نہیں ہے کیونکہ وہ ایک وعدے کی بناء پر تھا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہوگیا کہ وہ کفر پر مستقل ہے تو آپ نے اس سے بیزاری کی لہٰذا یہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بے ایمان رشتہ دار کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ ف۱۶ اگر تو اس کی نافرمانی کرے اور شرک پر قائم رہے۔ (خازن) ف۱۷ یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ان مومنین کی دعا ہے جو آپ کے ساتھ تھے اور ماقبل استثناء کے ساتھ متصل ہے لہٰذا مومنین کو اس دعا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنی چاہئے۔ ف۱۸ انہیں ہم پر غلبہ نہ دے کہ وہ اپنے آپ کو حق پر گمان کرنے لگیں۔ ف۱۹ اے امتِ حبیبِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ف۲۰ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھ والوں میں۔ ف۲۱ اللہ تعالیٰ کی رحمت وثواب اور راحتِ آخرت کا طالب ہو اور عذاب الٰہی سے ڈرے۔ ف۲۲ ایمان سے اور کفار سے دوستی کرے ف۲۳ یعنی کفار مکہ میں سے ف۲۴ اس طرح کہ انہیں ایمان کی توفیق دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا اور بعد فتح مکہ ان میں سے کثیر التعداد لوگ ایمان لے آئے اور مومنین کے دوست اور بھائی بن گئے اور باہمی محبتیں بڑھیں۔ **شانِ نزول:** جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں تو مومنین نے اپنے اہلِ قرابت کی عداوت میں تشدد کیا ان سے بیزار ہوگئے اور اس معاملہ میں بہت سخت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر انہیں امید دلائی کہ ان کفار کا حال بدلنے والا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۲۵ دل بدلنے اور حال تبدیل کرنے پر ف۲۶ یعنی ان کافروں سے۔ **شانِ نزول:** حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت خزاعہ کے حق میں نازل ہوئی جنھوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر صلح کی

الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ

اللہ کو محبوب ہیں اللہ تمہیں انہی سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا

اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ اُن سے دوستی کرو ف۲۷ اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ

ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں اے ایمان والو جب تمہارے پاس

الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ

مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرلو ف۲۸ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر

عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ

وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انھیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ ف۲۹ انھیں حلال ف۳۰

لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

نہ وہ انھیں حلال ف۳۱ اور اُن کے کافر شوہروں کو دے دو جو اُن کا خرچ ہوا ف۳۲ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

تھی کہ نہ آپ سے قتال کریں گے نہ آپ کے مخالف کو مدد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے کی اجازت دی۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا کہ یہ آیت ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے حق میں نازل ہوئی ان (حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنھا) کی والدہ مدینہ طیبہ میں ان کے لیے تحفے لے کر آئی تھیں اور تھیں مشرکہ تو حضرت اسماء نے ان کے ہدایا قبول نہ کئے اور انہیں اپنے گھر میں آنے کی اجازت نہ دی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حکم ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ انہیں گھر میں بلائیں ان کے ہدایا قبول کریں ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ف۲۷ یعنی ایسے کافروں سے دوستی ممنوع ہے۔ ف۲۸ کہ ان کی ہجرت خالص دین کے لیے ہے ایسا تو نہیں ہے کہ انہوں نے شوہروں کی عداوت میں گھر چھوڑا ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے فرمایا کہ ان عورتوں کو قسم دی جائے کہ وہ نہ شوہروں کی عداوت میں نکلی ہیں اور نہ کسی دنیوی وجہ سے انہوں نے صرف اپنے دین و ایمان کے لیے ہجرت کی ہے۔ ف۲۹ مسلمان عورتیں ف۳۰ یعنی کافروں کو ف۳۱ یعنی نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کو حلال۔ مسئلہ: عورت مسلمان ہو کر کافر مرد کی زوجیت سے خالی ہوگئی۔ ف۳۲ یعنی جو مَہر انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کر دو یہ حکم اہلِ ذمہ کے لیے ہے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی لیکن حربی عورتوں کے مہر واپس کرنا نہ واجب نہ سنت (وَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ بِاِيْتَآءِ مَا اَنْفَقُوْا لِلْوُجُوْبِ فَهُوَ مَنْسُوْخٌ وَّ اِنْ كَانَ لِنُدْبٍ كَمَا هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ فَلَا) مسئلہ: اور یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جبکہ عورت کا کافر شوہر اس کو طلب کرے اور اگر نہ طلب کرے تو اس کو کچھ نہ دیا جائے گا۔ مسئلہ: اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ شانِ نزول: یہ آیت صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی صلح میں یہ شرط تھی کہ مکہ والوں میں سے جو شخص ایمان لا کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس کو اہلِ مکہ واپس لے سکتے ہیں اس آیت میں یہ بیان فرمادیا گیا کہ یہ شرط صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کی تصریح عہد نامہ میں نہیں نہ عورتیں اس قرارداد میں داخل ہوسکتی ہیں کیونکہ مسلمان عورت کافر کے لیے حلال نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت حکم اول کی ناسخ ہے یہ اس تقدیر پر ہے کہ عورتیں عہد صلح میں داخل ہوں مگر عورتوں کا اس عہد میں داخل ہونا صحیح نہیں کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عہد نامہ کے یہ الفاظ مروی ہیں (لَا يَاْتِيْكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ) یعنی ہم میں سے جو مرد آپ کے پاس پہنچے خواہ وہ آپ کے دین ہی پر ہو آپ اس کو واپس دیں گے۔

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

ان سے نکاح کرلو ف۳۳ جب ان کے مہر انہیں دو ف۳۴ اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو ف۳۵

وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ

اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا ف۳۶ اور کافر مانگ لیں جو اُنھوں نے خرچ کیا ف۳۷ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں

بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى

فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے ان کی کچھ عورتیں کافروں کی طرف

الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ

نکل جائیں ف۳۸ پھر تم کافروں کو سزا دو ف۳۹ تو جن کی عورتیں جاتی رہیں تھیں ف۴۰ غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو اُن کا خرچ ہوا تھا ف۴۱

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان

الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا

عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ

يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ

بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی ف۴۲ اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں

ف۳۳ یعنی مہاجرہ عورتوں سے اگرچہ دارالحرب میں ان کے شوہر ہوں کیونکہ اسلام لانے سے وہ ان شوہروں پر حرام ہوگئیں اور ان کی زوجیت میں نہ رہیں۔ مسئلہ: وَاحْتَجَّ بِهٖ اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَلٰى اَنْ لَّا عِدَّةَ عَلَى الْمُهَاجِرَةِ فَيَجُوْزُ لَهَا التَّزَوُّجُ مِنْ غَيْرِ عِدَّةٍ خِلَافًا لَّهُمَا۔ ف۳۴ مہر دینے سے مراد اس کو اپنے ذمہ لازم کرلینا ہے اگرچہ بالفعل نہ دیا جائے۔ مسئلہ: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ان عورتوں سے نکاح کرنے پر نیا مہر واجب ہوگا ان کے شوہروں کو جو ادا کردیا گیا وہ اس میں مجرا و محسوب (شمار) نہ ہوگا۔ ف۳۵ یعنی جو عورتیں دارالحرب میں رہ گئیں یا مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں ان سے زوجیت کا علاقہ (تعلق) نہ رکھو، چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اصحابِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دے دی جو مکہ مکرمہ میں تھیں۔ مسئلہ: اگر مسلمان کی عورت (معاذاللہ) مرتد ہوجائے تو اس کے قیدِ نکاح سے باہر نہ ہوگی (عَلَيْهِ الْفَتْوٰى زَجْرًا وَّ تَيَسُّرًا) ف۳۶ یعنی ان عورتوں کو تم نے جو مہر دیئے تھے وہ ان کافروں سے وصول کرلو جنہوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۷ اپنی عورتوں پر جو ہجرت کرکے دارالاسلام میں چلی آئیں ان کے مسلمان شوہروں سے جنہوں نے ان سے نکاح کیا۔ ف۳۸ شانِ نزول: اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمانوں نے تو مہاجرہ عورتوں کے مہر ان کے کافر شوہروں کو ادا کردیئے اور کافروں نے مرتدات کے مہر مسلمانوں کو ادا کرنے سے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۳۹ جہاد میں اور ان سے غنیمت پاؤ۔ ف۴۰ یعنی مرتدہ ہوکر دارالحرب میں چلی گئیں تھیں۔ ف۴۱ ان عورتوں کے مہر دینے میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مومنین مہاجرین کی عورتوں میں سے چھ عورتیں ایسی تھیں جنہوں نے دارالحرب کو اختیار کیا اور مشرکین کے ساتھ لاحق ہوئیں اور مرتد ہوگئیں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے شوہروں کو مالِ غنیمت سے ان کے مہر عطا فرمائے۔ فائدہ: ان آیتوں میں مہاجرات کے امتحان اور کفار نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ بعد ہجرت انہیں دینا اور مسلمانوں نے جو اپنی بیبیوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کے مرتد ہوکر کافروں سے مل جانے کے بعد ان سے مانگنا اور جن کی بیبیاں مرتد ہوکر چلی گئی ہوں انہوں نے جو ان پر خرچ کیا تھا وہ انہیں مالِ غنیمت میں سے دینا

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں ف۴۳ اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی ف۴۴ تو اُن سے بیعت لو اور اللّٰہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

اُن کی مغفرت چاہو ف۴۵ بے شک اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ان لوگوں

تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا

سے دوستی نہ کرو جن پر اللّٰہ کا غضب ہے ف۴۶ وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں ف۴۷ جیسے

يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ف۴۸

ع ۲ الممتحنہ ۸

یہ تمام احکام منسوخ ہوگئے آیت سیف یا آیت غنیمت یا سنت سے کیونکہ یہ احکام جبھی تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔
ف۴۲ جیسا کہ زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لڑکیوں کو بخیالِ عار و باندیشہ ناداری زندہ دفن کردیتے تھے اس سے اور ہر قتل ناحق سے باز رہنا اس عہد میں شامل ہے۔
ف۴۳ یعنی پرایا بچہ لے کر شوہر کو دھوکا دیں اور اس کو اپنے پیٹ سے جنا ہوا بتائیں جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا۔ ف۴۴ نیک بات اللّٰہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہے۔ ف۴۵ مروی ہے کہ جب سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی اور حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نیچے کھڑے ہوئے حضور کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے تھے ہند بنت عتبہ ابوسفیان کی بیوی خوفزدہ برقع پہن کر اس طرح حاضر ہوئی کہ پہچانی نہ جائے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللّٰہ تعالٰی کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو ہند نے سر اٹھا کر کہا کہ آپ ہم سے وہ عہد لیتے ہیں جو ہم نے آپ کو مردوں سے لیتے نہیں دیکھا اور اس روز مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی پھر حضور نے فرمایا: اور چوری نہ کریں گی تو ہند نے عرض کیا کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں اور میں نے ان کا مال ضرور لیا ہے میں نہیں سمجھی مجھے حلال ہوا یا نہیں ابوسفیان حاضر تھے انہوں نے کہا جو تو نے پہلے لیا اور جو آئندہ لے سب حلال اس پر نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا: تو ہند بنت عتبہ ہے، عرض کیا: جی ہاں جو کچھ مجھ سے قصور ہوئے ہیں معاف فرمائیے پھر حضور نے فرمایا: اور نہ بدکاری کریں گی تو ہند نے کہا کیا کوئی آزاد عورت بدکاری کرتی ہے پھر فرمایا: نہ اپنی اولاد کو قتل کریں۔ ہند نے کہا: ہم نے چھوٹے چھوٹے پالے جب بڑے ہوگئے تم نے انہیں قتل کردیا تم جانو اور وہ جانیں اس کا لڑکا حنظلہ بن ابی سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا ہند کی یہ گفتگو سن کر حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بہت ہنسی آئی پھر حضور نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان نہ گھڑیں گی ہند نے کہا بخدا بہتان بہت بری چیز ہے اور حضور ہم کو نیک باتوں اور برتر خصلتوں کا حکم دیتے ہیں پھر حضور نے فرمایا کہ کسی نیک بات میں رسول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی اس پر ہند نے کہا کہ اس مجلس میں ہم اس لیے حاضر ہی نہیں ہوئے کہ اپنے دل میں آپ کی نافرمانی کا خیال آنے دیں عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا اور چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اس بیعت میں سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے مصافحہ نہ فرمایا اور عورتوں کو دست مبارک چھونے نہ دیا بیعت کی کیفیت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک قدح پانی میں سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ڈالا پھر اسی میں عورتوں نے اپنے ہاتھ ڈالے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بیعت کپڑے کے واسطے سے لی گئی اور بعید نہیں ہے کہ دونوں صورتیں عمل میں آئی ہوں۔ مسائل: بیعت کے وقت مِقراض کا استعمال مشائخ کا طریقہ ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی سنت ہے۔ خلافت کے ساتھ ٹوپی دینا مشائخ کا معمول ہے اور کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے منقول ہے۔ عورتوں کی بیعت میں اجنبیہ کا ہاتھ چھونا حرام ہے۔ یا بیعت زبان سے ہو یا کپڑے وغیرہ کے واسطہ سے۔ ف۴۶ ان لوگوں سے مراد یہود ہیں۔ ف۴۷ کیونکہ انہیں کتب سابقہ سے معلوم ہوچکا تھا اور وہ بیقین جانتے تھے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم اللّٰہ تعالٰی کے رسول ہیں اور یہود نے اس کی تکذیب کی ہے اس لیے انہیں اپنی مغفرت کی امید نہیں۔ ف۴۸ پھر دنیا میں واپس آنے کی یا یہ معنی ہیں کہ یہود ثوابِ آخرت سے ایسے ناامید ہوئے جیسا کہ مرے ہوئے کافر اپنی قبروں میں اپنے حال کو جان کر ثوابِ آخرت سے بالکل مایوس ہیں۔

آیاتھا ۱۴ ۶۱ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۹ رکوعاتھا ۲

سورۂ صف مدنیہ ہے، اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ

اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ جو نہیں کرتے ف۲ کتنی سخت ناپسند ہے

اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ

اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو بےشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا (سیسہ) پلائی ف۳ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا

اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو ف۴ حالانکہ تم جانتے ہو ف۵ کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب

زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝۵ وَ اِذْ

وہ ف۷ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے ف۸ اور فاسق لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا ف۹ اور یاد کرو جب

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ

عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما و جمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چودہ ۱۴ آیتیں، دو سو اکیس ۲۲۱ کلمے، اور نو سو ۹۰۰ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو میں کر رہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک کہ حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالٰی کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اس میں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آجاتیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے۔ ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے۔ ف۴ آیات کا انکار کر کے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگا کر ف۵ یقین کے ساتھ ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انہیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دے کر راہِ حق سے منحرف اور ف۸ انہیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کر کے۔ ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں۔

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ

اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف

بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ

لائیں گے اُن کا نام احمد ہے ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا

مُّبِيْنٌ ۝۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى

جادو ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ اسے اسلام کی طرف

الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا

بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور ف۱۴

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ

اپنے مونھوں سے بجھادیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے بُرا مانیں کافر وہی ہے

الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب

ع كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى

کرے ف۱۶ پڑے بُرا مانیں مشرک اے ایمان والو ف۱۷ کیا میں بتادوں وہ سوداگری

اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہو جاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ ف۱۰ اور توریت ودیگر کتبِ الٰہیہ کا اقرار واعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔ ف۱۱ حدیث: رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حکم سے اصحابِ کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری (نعلین شریفین اٹھانے) کی خدمت بجا لاتا۔ (ابوداود) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے۔ ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عرض کیا: یاروح اللہ! کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے؟ فرمایا: ہاں احمد مجتبٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی امت وہ لوگ حکماء، علماء، ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالٰی سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالٰی ان سے تھوڑے عمل پر راضی۔ ف۱۲ اس کی طرف شریک اور ولد کی نسبت کر کے اور اس کی آیات کو جادو بتا کر۔ ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے۔ ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر وسحر و کہانت بتا کر۔ ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایتِ الٰہی اسلام سے مغلوب ہوگیا۔ مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔ ف۱۷ شانِ نزول: مومنین نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ اللہ تعالٰی کو کونسا عمل بہت پسند ہے تو ہم وہی کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت میں اس عمل کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع رضائے الٰہی اور جنت ونجات حاصل ہوتی ہے۔

تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ف۱۸ ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور

تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ف۱۹ اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

تم جانو ف۲۰ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ

کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا ف۲۱ جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح ف۲۲ اور اے محبوب

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

مسلمانوں کو خوشی سنادو ف۲۳ اے ایمان والو دین خدا کے مددگار ہو جیسے ف۲۴

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہوکر میری مدد کریں حواری

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ

بولے ف۲۵ ہم دین خدا کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا ف۲۶ اور

كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۰

ایک گروہ نے کفر کیا ف۲۷ تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد دی تو غالب ہو گئے ف۲۸

ف۱۸ اب وہ تجارت بتائی جاتی ہے۔ ف۱۹ جان اور مال اور ہر ایک چیز سے ف۲۰ اور ایسا کرو تو ف۲۱ اس کے علاوہ جلد ملنے والی ف۲۲ اس فتح سے یا فتح مکہ مراد ہے یا بلاد فارس و روم کی فتح۔ ف۲۳ دنیا میں فتح کی اور آخرت میں جنت کی۔ ف۲۴ حواریوں نے دین الٰہی کی مدد کی تھی جب کہ ف۲۵ حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلصین کو کہتے ہیں یہ بارہ حضرات تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اول ایمان لائے، انہوں نے عرض کیا: ف۲۶ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ف۲۷ ان دونوں میں قتال ہوا ف۲۸ ایمان والے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیے گئے تو ان کی قوم تین فرقوں میں منقسم ہوگئی ایک فرقے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ وہ اللہ تھا آسمان پر چلا گیا دوسرے فرقہ نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کا بیٹا تھا اس نے اپنے پاس بلا لیا تیسرے فرقہ نے کہا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے اس نے اٹھا لیا یہ تیسرے فرقے والے مومن تھے ان کی ان دونوں فرقوں سے جنگ رہی اور کافر گروہ ان پر غالب رہے یہاں تک کہ سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا اس وقت ایماندار گروہ ان کافروں پر غالب ہوا اس تقدیر پر مطلب یہ ہے کہ

اٰیاتہا ١١ ﴿٦٢ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٠﴾ رکوعاتہا ٢

سورۂ جمعہ مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف۲ بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا

الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

حکمت والا وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجاف۳ کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ق وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

ہیں ف۴ اور انھیں پاک کرتے ہیں ف۵ اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں ف۶ اور بے شک وہ اس سے پہلے ف۷

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ لا وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ف۸ اوران میں سے ف۹ اوروں کو ف۱۰ پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے ف۱۱ اور وہی عزت و

الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی ہم نے محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تصدیق کرنے سے مدد فرمائی۔ ف۱ سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، گیارہ ۱۱ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، سات سو بیس ۷۲۰ حرف ہیں۔ ف۲ تسبیح تین طرح کی ہے ایک تسبیح خلقت کہ ہر شے کی ذات اور اس کی پیدائش حضرت خالق قدیر جل جلالہٗ کی قدرت وحکمت اور اسکی وحدانیت اور تنزیہ پر دلالت کرتی ہے دوسری تسبیح معرفت کہ اللہ تعالٰی اپنے لطف وکرم سے مخلوق میں اپنی معرفت پیدا کرے تیسری تسبیح ضروری وہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی ہر ایک جوہر پر اپنی تسبیح جاری فرماتا ہے یہ تسبیح معرفت پر مرتب نہیں۔ ف۳ جس کے نسب وشرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ان کا نام پاک محمد مصطفٰے ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صفت نبی اُمّی ہے اس کی بہت وجوہ ہیں: ایک ان میں سے یہ ہے کہ آپ امت امیہ کی طرف مبعوث ہوئے۔ کتاب شعیاء میں ہے اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے میں اُمیوں میں ایک اُمی بھیجوں گا اور اس پر نبوت ختم کردوں گا اور ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی بعثت امّ القریٰ یعنی مکہ مکرمہ میں ہوئی اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضور انور علیہ الصلوۃ والسلام لکھتے اور کتاب سے کچھ پڑھتے نہ تھے اور یہ آپ کی فضیلت تھی کہ غایتِ حضورِ علم سے اس کی حاجت نہ تھی خط ایک صنعتِ ذہنیہ ہے جو آلۂ جسمانیہ سے صادر ہوتی ہے تو جو ذات ایسی ہو کہ قلم اعلیٰ اس کے زیر فرمان ہو اس کو اس کتابت کی کیا حاجت پھر حضور کا کتابت نہ فرمانا اور کتابت کا ماہر ہونا ایک معجزۂ عظیمہ ہے کاتبوں کو علمِ خط اور رسمِ کتابت کی تعلیم فرماتے اور اہلِ حرفت (اہلِ فن) کو حرفتوں (فنون) کی تعلیم دیتے اور ہر کمال دنیوی واُخروی میں اللہ تعالٰی نے آپ کو تمام خلق سے اَعْلَمْ کیا۔ ف۴ یعنی قرآن پاک سناتے ہیں ف۵ عقائدِ باطلہ واخلاقِ رذیلہ وخبائث جاہلیت وقبائح اعمال سے ف۶ کتاب سے مراد قرآن اور حکمت سے سنت وفقہ ہے یا احکامِ شریعت اور اسرارِ طریقت۔ ف۷ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل ف۸ کہ شرک وعقائدِ باطلہ وخبائث اعمال میں گرفتار تھے انہیں مرشدِ کامل کی شدید حاجت تھی۔ ف۹ یعنی اُمیوں میں سے ف۱۰ اوروں سے مراد یا تو عجم ہیں یا وہ تمام لوگ جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد قیامت تک

الْعَظِيْمِ ۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

فضل والا ہے و۱۲ ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی و۱۳ پھر انھوں نے اس کی حکم برداری نہ کی و۱۴ گدھے کی

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اُٹھائے و۱۵ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتیں

اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا

جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا تم فرماؤ اے یہودیو!

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو اور لوگ نہیں و۱۶ تو مرنے کی آرزو کرو و۱۷ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

تم سچے ہو و۱۸ اور وہ کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان کوتکوں (اعمال) کے سبب جوان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں و۱۹ اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ

ظالموں کو جانتا ہے تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور

مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

تمہیں ملنی ہے و۲۰ پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ

تَعْمَلُوْنَ ۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ ع ۸/۱۱

تم نے کیا تھا اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جمعہ کے دن و۲۱ تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو و۲۲ اور خرید و فروخت چھوڑ دو و۲۳ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم

اسلام میں داخل ہوں ان کو و۱۱ ان کا زمانہ نہ پایا ان کے بعد آئے یا فضل وشرف میں ان کے درجہ کو نہ پہنچے کیونکہ صحابہ کے بعد کے لوگ خواہ غوث وقطب ہو جائیں مگر فضیلت صحابیت نہیں پا سکتے۔ و۱۲ اپنے خَلق پر، اس نے ان کی ہدایت کے لیے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ و۱۳ اور اس کے احکام کا اتباع ان پر لازم کیا گیا تھا وہ لوگ یہود ہیں۔ و۱۴ اور اس پر عمل نہ کیا اور اس میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت وصفت دیکھنے کے باوجود حضور پر ایمان نہ لائے۔ و۱۵ اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مطابق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔ و۱۶ جیسا کہ تم کہتے ہو کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ و۱۷ کہ موت تمہیں اس تک پہنچائے۔ و۱۸ اپنے اس دعوے میں و۱۹ یعنی اس کفر وتکذیب کے باعث جو ان سے صادر ہوئی ہے۔ و۲۰ کسی طرح اس سے بچ نہیں سکتے۔ و۲۱ روزِ جمعہ

تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا

جانو پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا رَاَوْا

فضل تلاش کرو ف۲۴ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انھوں نے

تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵ اور تمہیں خطبہ میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷

ع ٢/١٢ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١ ع

کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

اٰیاتھا ١١ ٦٣ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ١٠٤ رکوعاتھا ٢

سورۂ منافقون مدنیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اس دن کا نام عربی زبان میں عَرُوبَہ تھا جمعہ اس کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ نماز کے لیے جماعتوں کا اجتماع ہوتا ہے وجہ تسمیہ میں اور بھی اقوال ہیں سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لوی ہیں پہلا جمعہ جو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ پڑھا اصحابِ سیر کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بارہویں ربیع الاول روزِ دوشنبہ (پیر) کو چاشت کے وقت مقامِ قباء میں اقامت فرمائی دوشنبہ، سہ شنبہ (منگل)، چہار شنبہ (بدھ)، پنجشنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا بنی سالم ابن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے وہاں جمعہ پڑھایا اور خطبہ فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے جو مومن اس روز مرے حدیث شریف میں ہے کہ اللّٰہ تعالٰی اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اذان سے مراد اذانِ اول ہے نہ اذان ثانی جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے اگرچہ اذان اوّل زمانہ حضرت عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ میں اضافہ کی گئی مگر وجوب سعی اور ترک بیع و شراء اسی سے متعلق ہے۔ (کذا فی الدر المختار) ف۲۲ دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کے لیے تیاری شروع کرو اور ''ذِکْرُ اللّٰہِ'' سے جمہور کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ ف۲۳ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو ذکرِ الٰہی سے غفلت کا سبب ہوں اس میں داخل ہیں اذان ہونے کے بعد سب کو ترک کرنا لازم ہے۔ مسئلہ: اس آیت سے نماز جمعہ کی فرضیت اور بیع وغیرہ مشاغل دنیویہ کی حرمت اور سعی یعنی اہتمام نماز کا وجوب ثابت ہوا اور خطبہ بھی ثابت ہوا۔ مسئلہ: جمعہ مسلمان مرد مکلّف آزاد و تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہوتا ہے نابینا اور لنگڑے پر واجب نہیں ہوتا صحت جمعہ کے لیے سات شرطیں ہیں (۱) شہر، جہاں فیصلہ مقدمات کا اختیار رکھنے والا کوئی حاکم موجود ہو یا فناءِ شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہلِ شہر اس کو اپنے حوائج کے کام میں لاتے ہوں۔ (۲) حاکم (۳) وقت ظہر (۴) خطبہ وقت کے اندر (۵) خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کے لیے ضروری ہے (۶) جماعت اور اس کی اَقَل مقدار تین مرد ہیں سوائے امام کے (۷) اذنِ عام کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے روکا نہ جائے۔ ف۲۴ یعنی اب تمہارے لیے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلب علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔ ف۲۵ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روزِ جمعہ خطبہ فرما رہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسبِ دستور اعلان کے لیے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی (مہنگائی) کا تھا لوگ بایں خیال اس کی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پاسکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ف۲۶ مسئلہ: اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہئے۔ ف۲۷ یعنی نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے کی برکت و سعادت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وقف لازم

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بے شک یقیناً اللّٰہ کے رسول ہیں اور اللّٰہ جانتا ہے

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا

کہ تم اس کے رسول ہو اور اللّٰہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳ انھوں نے اپنی

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللّٰہ کی راہ سے روکا ف۵ بے شک وہ بہت ہی بُرے کام

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

کرتے ہیں ف۶ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی تو اب

يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انھیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں اور اگر بات کریں تو تو اُن کی بات

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ

غور سے سنے ف۸ گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف۹ ہر بلند آواز اپنے ہی اوپر لے جاتے ہیں ف۱۰

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ

وہ دشمن ہیں ف۱۱ تو ان سے بچتے رہو ف۱۲ اللّٰہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۳ اور جب ان سے

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، گیارہ ۱۱ آیتیں، ایک سواسی ۱۸۰ کلمے، اور نو سو چھہتر ۹۷۶ حرف ہیں۔ ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔ ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل وقید سے محفوظ رہیں۔ ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر۔ ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔ ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبد اللّٰہ بن اُبیّ ابن سلول وغیرہ کے ف۸ ابن اُبی جسیم، صبیح، خوب رو وخوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھ والے منافقین قریب قریب ویسے ہی تھے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس شریف میں جب یہ لوگ حاضر ہوتے تو خوب باتیں بناتے جو سننے والے کو اچھی معلوم ہوتیں۔ ف۹ جن میں بے جان تصویر کی طرح نہ ایمان کی روح نہ انجام سوچنے والی عقل۔ ف۱۰ کوئی کسی کو پکارتا ہو یا اپنی گمی چیز ڈھونڈتا ہو یا لشکر میں کسی مقصد کے لیے کوئی بات بلند آواز سے کہیں تو یہ اپنے خبثِ نفس اور سوءِ ظن سے یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں کچھ کہا گیا اور انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ان کے حق میں کوئی ایسا مضمون نازل ہوا جس سے ان کے راز فاش ہو جائیں۔ ف۱۱ دل میں شدید عداوت رکھتے ہیں اور کفار کے پاس یہاں کی خبریں پہنچاتے ہیں ان کے جاسوس ہیں۔ ف۱۲ اور ان کے ظاہر حال سے دھوکا نہ کھاؤ۔ ف۱۳ اور روشن براہین قائم ہونے کے باوجود حق سے منحرف ہوتے ہیں۔

لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ
کہا جائے کہ آؤ ف۱۴ رسول اللّٰہ تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم اُنھیں دیکھو

يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ
کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۵ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
چاہو اللّٰہ اُنھیں ہرگز نہ بخشے گا ف۱۶ بےشک اللّٰہ فاسقوں کو

الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
راہ نہیں دیتا وہی ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللّٰہ کے پاس ہیں

حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
یہاں تک کہ پریشان ہوجائیں اور اللّٰہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے ف۱۷ مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
سمجھ نہیں کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے ف۱۸ تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا

مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
اُسے جو نہایت ذلت والا ہے ف۱۹ اور عزت تو اللّٰہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں

ف۱۴ معافی چاہنے کے لیے **ف۱۵** **شانِ نزول:** غزوۂ مُرَیسِیع سے فارغ ہوکر جب نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے سرِ چاہ (ایک کنویں کے پاس) نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے اجیر جَہجاہ غفاری اور ابنِ اُبَیّ کے حلیف سنان بن وبر جہنی کے درمیان جنگ ہوگئی جَہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن اُبَیّ منافق نے حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ گفتگو سن کر زید بن ارقم کو تاب نہ رہی انہوں نے اس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بُغض ڈالنے والا اور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے سرمبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن نے انہیں عزت وقوت دی ہے ابن اُبَیّ کہنے لگا: چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا، زید بن ارقم نے یہ خبر حضور کی خدمت میں پہنچائی حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ابن اُبَیّ کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں، حضور انور نے ابن اُبَیّ سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مُکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے کہ ابن اُبَیّ بوڑھا بڑا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبَیّ کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللّٰہ تعالٰی سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کو سجدہ کروں، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ **ف۱۶** اس لیے کہ وہ نفاق میں راسخ اور پختہ ہو چکے ہیں۔ **ف۱۷** وہی سب کا رازق ہے **ف۱۸** اس غزوہ سے لوٹ کر **ف۱۹** منافقین نے اپنے کو عزت والا کہا اور مومنین کو ذلّت

لَا يَعْلَمُوْنَ ۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ع ٨/١٣

کو خبر نہیں ف۲۰ اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللّٰہ کے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۹ وَاَنْفِقُوْا

ذکر سے غافل نہ کرے ف۲۱ اور جو ایسا کرے ف۲۲ تو وہی لوگ نقصان میں ہیں ف۲۳ اور ہمارے دیئے میں

مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ

سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو ف۲۴ قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے اے میرے رب

لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۰

تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۱۱ ع ع ٢/١٤

اور ہرگز اللّٰہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے ف۲۵ اور اللّٰہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

اٰیاتها ١٨ | ٦٤ سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٨ | رکوعاتها ٢

سورۂ تغابن مدنیہ ہے، اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫

اللّٰہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اُسی کا مُلک ہے اور اسی کی تعریف ف۲

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں

والا اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۲۰ اس آیت کے نازل ہونے کے چند ہی روز بعد ابن اُبی منافق اپنے نفاق کی حالت پر مر گیا۔ ف۲۱ پنجگانہ نمازوں سے یا قرآن شریف سے ف۲۲ کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کر دے اور مال کی محبت میں اپنے حال کی پروانہ کرے اور اولاد کی خوشی کے لیے راحتِ آخرت سے غافل رہے ف۲۳ کہ انہوں نے دنیائے فانی کے پیچھے دارِ آخرت کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروانہ کی۔ ف۲۴ یعنی جو صدقات واجب ہیں وہ ادا کرو۔ ف۲۵ جو لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے۔ ف۱ سورۂ تغابن اکثر کے نزدیک مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ مکیہ ہے سوائے تین ۳ آیتوں کے جو "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ" سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں دو ۲ رکوع، اٹھارہ ۱۸ آیتیں، دو سو اکتالیس ۲۴۱ کلمے، ایک ہزار ستر ۱۰۷۰ حرف ہیں۔ ف۲ اپنے مُلک میں متصرف ہے جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے نہ کوئی شریک نہ ساجھی سب نعمتیں اسی کی ہیں۔

مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
کوئی مسلمان ف۳ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اس نے آسمان اور زمین حق
بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ يَعْلَمُ مَا فِي
کے ساتھ بنائے اور تمہاری تصویر کی تو تمہاری اچھی صورت بنائی ف۴ اور اسی کی طرف پھرنا ہے ف۵ جانتا ہے جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اور اللہ دلوں
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا
کی جانتا ہے کیا تمہیں ف۶ ان کی خبر نہ آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا ف۷ اور اپنے
وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ
کام کا وبال چکھا ف۸ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ف۹ یہ اس لیے کہ اُن کے پاس
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى
اُن کے رسول روشن دلیلیں لاتے ف۱۰ تو بولے کیا آدمی ہمیں راہ بتائیں گے ف۱۱ تو کافر ہوئے ف۱۲ اور پھر گئے ف۱۳ اور اللہ نے بے نیازی کو
اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ
کام فرمایا اور اللہ بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا کافروں نے بکا کہ وہ ہرگز نہ اٹھائے جائیں گے
قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
تم فرماؤ کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے کوتک (اعمال) تمہیں جتا دیئے جائیں گے اور یہ اللہ کو
يَسِيْرٌ ﴿٧﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
آسان ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ف۱۴ جو ہم نے اُتارا اور اللہ تمہارے کاموں
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ
سے خبردار ہے جس دن تمہیں اکٹھا کرے گا سب جمع ہونے کے دن ف۱۵ وہ دن ہے ہار والوں کی ہار کھلنے کا ف۱۶

ف۳ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کی سعادت وشقاوت فرشتہ بحکم الٰہی اسی وقت لکھ دیتا ہے جب کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ ف۴ تو لازم ہے کہ تم اپنی سیرت بھی اچھی رکھو۔ ف۵ آخرت میں۔ ف۶ اے کفار مکہ! ف۷ یعنی کیا تمہیں گزری ہوئی امتوں کے احوال معلوم نہیں جنہوں نے انبیاء کی تکذیب کی ف۸ دنیا میں اپنے کفر کی سزا پائی ف۹ آخرت میں ف۱۰ معجزے دکھاتے۔ ف۱۱ یعنی انہوں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا اور یہ کمالِ بے عقلی ونافہمی ہے پھر بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا اور پتھر کا خدا ہونا تسلیم کرلیا۔ ف۱۲ رسولوں کا انکار کر کے ف۱۳ ایمان سے۔ ف۱۴ نور سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس کی بدولت گمراہی

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ
اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللّٰہ اس کی برائیاں اُتار دے گا اور اُسے باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ آگ والے ہیں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٠﴾ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ ‏ رکوع ١٥
ہمیشہ اس میں رہیں اور کیا ہی بُرا انجام کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ف١٧ مگر اللّٰہ کے

اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١﴾ وَ
حکم سے اور جو اللّٰہ پر ایمان لائے ف١٨ اللّٰہ اس کے دل کو ہدایت فرمادے گا ف١٩ اور اللّٰہ سب کچھ جانتا ہے اور

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا
اللّٰہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو ف٢٠ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾
صریح پہنچا دینا ہے ف٢١ اللّٰہ ہے جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اللّٰہ ہی پر ایمان والے بھروسہ کریں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں ف٢٢

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
تو ان سے احتیاط رکھو ف٢٣ اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللّٰہ بخشنے والا

کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ ف١٥ یعنی روزِ قیامت جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ ف١٦ یعنی کافروں کی محرومی ظاہر ہونے کا۔ ف١٧ موت کی یا مرض کی یا نقصان مال کی یا اور کوئی ف١٨ اور جانے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللّٰہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے ہوتا ہے اور وقت مصیبت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھے اور اللّٰہ تعالیٰ کی عطا پر شکر اور بلا پر صبر کرے ف١٩ کہ وہ اور زیادہ نیکیوں اور طاعتوں میں مشغول ہو۔ ف٢٠ اللّٰہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے ف٢١ چنانچہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور کامل طور پر دین کی تبلیغ فرمادی۔ ف٢٢ کہ تمہیں نیکی سے روکتے ہیں۔ ف٢٣ اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز نہ رہو۔ **شانِ نزول:** چند مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کا ارادہ کیا تو ان کی بی بی اور بچوں نے انہیں روکا اور کہا ہم تمہاری جدائی پر صبر نہ کرسکیں گے تم چلے جاؤ گے ہم تمہارے پیچھے ہلاک ہو جائیں گے، یہ بات ان پر اثر کر گئی اور وہ ٹھہر گئے کچھ عرصہ کے بعد جب انہوں نے ہجرت کی تو انہوں نے اصحابِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ دین میں بڑے ماہر اور فقیہ ہو گئے ہیں یہ دیکھ کر انہوں نے اپنی بی بی

رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

مہربان ہے تمہارے مال اور تمہارے بچے جانچ ہی ہیں ف۲۴ اور اللہ کے پاس بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا

ثواب ہے ف۲۵ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہوسکے ف۲۶ اور فرمان سنو اور حکم مانو ف۲۷ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾

اپنے بھلے کو اور جو اپنی جان کی لالچ سے بچایا گیا ف۲۸ تو وہی فلاح پانے والے ہیں

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے ف۲۹ وہ تمہارے لیے اس کے دونے کردے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

ع ۲ ۸ ۱۶ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ۙ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع

قدر فرمانے والا حلم والا ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا عزت والا حکمت والا

اٰياتها ١٢ ﴿٦٥ سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ٩٩﴾ رکوعاتها ٢

سورۂ طلاق مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی ف۲ جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر اُنھیں طلاق دو اور عدت

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

کا شمار رکھو ف۳ اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انھیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں ف۴

بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا اور یہ قصد کیا کہ ان کا خرچ بند کردیں کیونکہ وہی لوگ انہیں ہجرت سے مانع ہوئے تھے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ حضور کے ساتھ ہجرت کرنے والے اصحاب علم و فقہ میں ان سے منزلوں آگے نکل گئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں اپنے بی بی بچوں سے درگزر کرنے اور معاف کرنے کی ترغیب فرمائی گئی، چنانچہ آگے ارشاد فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ کہ کبھی آدمی ان کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہوجاتا ہے اور ان میں مشغول ہوکر امورِ آخرت کے سرانجام سے غافل ہوجاتا ہے۔ ف۲۵ تو لحاظ رکھو ایسا نہ ہو کہ اموال و اولاد میں مشغول ہوکر ثوابِ عظیم کھو بیٹھو۔ ف۲۶ یعنی بقدر اپنی وسعت و طاقت کے طاعت و عبادت بجا لاؤ یہ تفسیر ہے "اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ" کی ف۲۷ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ف۲۸ اور اس نے اپنے مال کو اطمینان کے ساتھ حکمِ شریعت کے مطابق خرچ کیا ف۲۹ یعنی خوش دلی سے نیک نیتی کے ساتھ مالِ حلال سے صدقہ دو گے صدقہ دینے کو براہِ لطف و کرم قرض سے تعبیر فرمایا، اس میں صدقہ کی ترغیب ہے کہ صدقہ دینے والا نقصان میں نہیں ہے بالیقین اس کی جزا پائے گا۔ ف۱ سورۂ طلاق مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں اور دو سو انچاس ۲۴۹ کلمے

إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ
مگر یہ کہ کوئی صریح بےحیائی کی بات لائیں ف۵ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں
حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ ۚ لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ
سے آگے بڑھا بےشک اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمہیں نہیں معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی
ذَٰلِكَ أَمْرًا ① فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
نیا حکم بھیجے ف۶ تو جب وہ اپنی میعاد تک پہنچنے کو ہوں ف۷ تو اُنھیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا
فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ
بھلائی کے ساتھ جدا کردو ف۸ اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو اور اللہ کے لیے گواہی
لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ۚ وَمَن
قائم کرو ف۹ اس سے نصیحت فرمائی جاتی ہے اُسے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ف۱۰ اور جو

اور ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ف۲ اپنی امت سے فرمادیجئے۔ ف۳ **شانِ نزول:** یہ آیت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بی بی کو عورتوں کے ایامِ مخصوصہ میں طلاق دی تھی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ رجعت کریں پھر اگر طلاق دینا چاہیں تو طہر یعنی پاکی کے زمانہ میں طلاق دیں، اس آیت میں عورتوں سے مراد مدخول بہا عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے پاس گئی ہوں) صغیرہ، حاملہ اور آئسہ نہ ہوں (آئسہ وہ عورت ہے جس کے ایام بڑھاپے کی وجہ سے بند ہوگئے ہوں ان کا وقت نہ رہا ہو) **مسئلہ:** غیر مدخول بہا پر عدت نہیں ہے باقی تینوں قسم کی عورتیں جو ذکر کی گئی تھیں انہیں ایام نہیں ہوتے تو ان کی عدت حیض سے شمار نہ ہوگی۔ **مسئلہ:** غیر مدخول بہا کو حیض میں طلاق دینا جائز ہے۔ آیت میں جو حکم دیا گیا اس سے مراد ایسی مدخول بہا عورتیں ہیں جن کی عدت حیض سے شمار کی جائے انہیں طلاق دینا ہو تو ایسے طہر میں طلاق دیں جس میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو پھر عدت گزرنے تک ان سے تعرض نہ کریں اس کو طلاق احسن کہتے ہیں طلاق حسن غیر موطوءہ عورت یعنی جس سے شوہر نے قربت نہ کی ہو اس کو ایک طلاق دینا طلاق حسن ہے خواہ یہ طلاق حیض میں ہو اور موطوءہ عورت اگر صاحب حیض ہو تو اسے تین طلاقیں ایسے تین طہروں میں دینا جن میں اس سے قربت نہ کی ہو طلاق حسن ہے اور اگر موطوءہ صاحب حیض نہ ہو تو اس کو تین طلاقیں تین مہینوں میں دینا طلاق حسن ہے طلاق بدعی حالت حیض میں طلاق دینا یا ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں قربت کی گئی ہو طلاق بدعی ہے ایسے ہی ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں یکبارگی یا دو مرتبہ میں دینا طلاق بدعی ہے اگرچہ اس طہر میں وطی نہ کی گئی ہو۔ **مسئلہ:** طلاق بدعی مکروہ ہے مگر واقع ہوجاتی ہے اور ایسی طلاق دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔ ف۴ **مسئلہ:** عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا ف۵ ان سے کوئی فسق ظاہر صادر ہو جس پر حد آتی ہے مثل زنا اور چوری کے اس کے لیے انہیں نکالنا ہی ہوگا۔ **مسئلہ:** اگر عورت فحش بکے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اس کو نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ (نافرمان) کے حکم میں ہے۔ **مسئلہ:** جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہو اس کو گھر سے نکلنا بالکل جائز نہیں اور جو موت کی عدّت میں ہو وہ حاجت پڑے تو دن میں نکل سکتی ہے لیکن شب گزارنا اس کو شوہر کے گھر ہی میں ضروری ہے۔ **مسئلہ:** جو عورت طلاق بائن کی عدت میں ہو اس کے اور شوہر کے درمیان پردہ ضروری ہے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ کوئی اور عورت ان دونوں کے درمیان حائل ہو۔ **مسئلہ:** اگر شوہر فاسق ہو یا مکان بہت تنگ ہو تو شوہر کو اس مکان سے چلا جانا بہتر ہے۔ ف۶ رجعت کا ف۷ یعنی عدت آخر (ختم) ہونے کے قریب ہو ف۸ یعنی تمہیں اختیار ہے اگر تم ان کے ساتھ بحسن معاشرت و موافقت رہنا چاہو تو رجعت کرلو اور دل میں پھر دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھو اور اگر تمہیں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرسکنے کی امید نہ ہو تو مہر وغیرہ ان کے حق ادا کرکے ان سے جدائی کرلو اور انہیں ضرر نہ پہنچاؤ اس طرح کہ آخر عدت میں رجعت کرلو پھر طلاق دے دو اور اس طرح انہیں ان کی عدت دراز کرکے پریشانی میں ڈالو ایسا نہ کرو اور خواہ رجعت کرو یا فرقت اختیار کرو دونوں صورتوں میں دفع تہمت اور رفع نزاع کے لیے دو مسلمانوں کو گواہ کرلینا مستحب ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۹ مقصود اس سے اس کی رضا جوئی ہو اور اقامتِ حق و تعمیل حکم الٰہی کے سوا اپنی کوئی فاسد غرض اس میں نہ ہو۔ ف۱۰ **مسئلہ:** اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ کفار

يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اللّٰہ سے ڈرے ف۱۱ اللّٰہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا ف۱۲ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو

وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ

اور جو اللّٰہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے ف۱۳ بےشک اللّٰہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بےشک اللّٰہ نے

اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ وَ الّٰٓـِٔیْ یَىٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ

ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے اور تمہاری عورتوں میں جنھیں حیض کی امید نہ رہی ف۱۴ اگر

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ

تمہیں کچھ شک ہو ف۱۵ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا ف۱۶ اور حمل والیوں

اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ

کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں ف۱۷ اور جو اللّٰہ سے ڈرے اللّٰہ اس کے کام میں آسانی

یُسْرًا ﴿۴﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ

فرمادے گا یہ ف۱۸ اللّٰہ کا حکم ہے کہ اس نے تمہاری طرف اُتارا اور جو اللّٰہ سے ڈرے ف۱۹ اللّٰہ اس کی بُرائیاں

سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ

اتار دے گا اور اسے بڑا ثواب دے گا عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی

شرائع واحکام کے ساتھ مخاطب نہیں۔ ف۱۱ اور طلاق دے تو طلاق سنّی دے اور معتدہ (عدّت والی) کو ضرر نہ پہنچائے نہ اسے مسکن (گھر) سے نکالے اور حسبِ حکمِ الٰہی مسلمانوں کو گواہ کرلے۔ ف۱۲ جس سے وہ دنیا و آخرت کے غموں سے خلاص پائے اور ہر تنگی اور پریشانی سے محفوظ رہے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے اللّٰہ تعالٰی اس کے لیے شبہاتِ دنیا غمراتِ موت وشدائدِ روزِ قیامت سے خلاص کی راہ نکالے گا اور اس آیت کی نسبت سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت وحاجت کے لیے کافی ہے۔ **شانِ نزول:** عوف بن مالک کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو عوف نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی وناداری کی شکایت کی سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھتے رہو عوف نے گھر آکر اپنی بی بی سے یہ کہا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا دشمن غافل ہوگیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا عوف نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ کیا یہ بکریاں ان کے لیے حلال ہیں حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۳ دونوں جہان میں۔ ف۱۴ بوڑھی ہوجانے کی وجہ سے کہ وہ سن ایاس کو پہنچ گئی ہوں۔ سن ایاس ایک قول میں پچپن اور ایک قول میں ساٹھ سال کی عمر ہے اور اصح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض منقطع ہوجائے وہی سنِ ایاس ہے۔ ف۱۵ اس میں کہ ان کا حکم کیا ہے۔ **شانِ نزول:** صحابہ نے رسول کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حیض والی عورتوں کی عدت تو ہمیں معلوم ہوگئی جو حیض والی نہ ہوں ان کی عدت کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۱۶ یعنی وہ صغیرہ ہیں یا عمر تو بلوغ کی آگئی مگر ابھی حیض نہ شروع ہوا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ ف۱۷ **مسئلہ:** حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ ف۱۸ احکام جو مذکور ہوئے۔ ف۱۹ اور اللّٰہ تعالٰی کے نازل فرمائے ہوئے

وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ

طاقت بھر ف۲۰ اور انھیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو ف۲۱ اور اگر ف۲۲ حمل والیاں

حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ

ہوں تو انھیں نان نفقہ دو یہاں تک کہ اُن کے بچہ پیدا ہو ف۲۳ پھر اگر وہ تمہارے لیے بچہ کو دودھ پلائیں

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ

تو اُنھیں اس کی اجرت دو ف۲۴ اور آپس میں معقول طور پر مشورہ کرو ف۲۵ پھر اگر باہم مضائقہ کرو (دشوار سمجھو) ف۲۶

فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ ۝٦ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ

تو قریب ہے کہ اُسے اَور دودھ پلانے والی مِل جائے گی مقدور والا ف۲۷ اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر

عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ

اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اُسی قابل

اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ ‏ ع ١/١٧

جتنا اُسے دیا ہے قریب ہے کہ اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ف۲۸ اور کتنے ہی شہر تھے جنھوں نے اپنے رب کے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا

حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا ف۲۹ اور انھیں بُری

نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ

ماردی ف۳۰ تو انھوں نے اپنے کئے کا وبال چکھا اور اُن کے کام کا انجام گھاٹا ہوا اللہ نے

احکام پر عمل کرے اور اپنے اوپر جو حقوق واجب ہیں انہیں باحتیاط ادا کرے۔ ف۲۰ مسئلہ: طلاق دی ہوئی عورت کو تا عدت رہنے کے لیے اپنے حسب حیثیت مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور اس زمانہ میں نفقہ دینا بھی واجب ہے۔ ف۲۱ جگہ میں ان کے مکان کو گھیر کر یا کسی ناموافق کو ان کے شریک مسکن کر کے یا اور کوئی ایسی ایذا دے کر کہ وہ نکلنے پر مجبور ہوں۔ ف۲۲ وہ مطلقات ف۲۳ کیونکہ ان کی عدت جب ہی تمام ہوگی۔ مسئلہ: نفقہ جیسا حاملہ کو دینا واجب ہے ایسا ہی غیر حاملہ کو بھی، خواہ اس کو طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ ف۲۴ مسئلہ: بچہ کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں باپ کے ذمہ ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پیے یا باپ فقیر ہو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں ایسی حالت میں اس کو دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں بعد عدت جائز ہے۔ مسئلہ: کسی عورت کو معین اجرت پر دودھ پلانے کے لیے مقرر کرنا جائز ہے۔ مسئلہ: غیر عورت کی بہ نسبت اجرت پر دودھ پلانے کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ مسئلہ: اگر ماں زیادہ اجرت طلب کرے تو پھر غیر زیادہ اولیٰ۔ مسئلہ: دودھ پلائی پر بچے کو نہلانا اس کے کپڑے دھونا اس کے تیل لگانا اس کی خوراک کا انتظام رکھنا لازم ہے لیکن ان سب چیزوں کی قیمت اس کے والد پر ہے۔ مسئلہ: اگر دودھ پلائی نے بچے کو بجائے اپنے بکری کا دودھ پلایا یا کھانے پر رکھا تو وہ اجرت کی مستحق نہیں۔ ف۲۵ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے نہ عورت معاملہ میں سختی۔ ف۲۶ مثلاً ماں غیر عورت کے برابر اجرت پر راضی نہ ہو اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے ف۲۷ مطلقہ عورتوں کو اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ف۲۸ یعنی تنگی معاش کے بعد۔ ف۲۹ اس سے حسابِ آخرت مراد ہے

اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ ١٤ مع
ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو اے عقل والو وہ جو ایمان لائے ہو
قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بےشک اللہ نے تمہارے لیے عزت اُتاری ہے وہ رسول ف۳۱ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں
مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
پڑھتا ہے تاکہ اُنھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۳۲ اندھیریوں سے ف۳۳ اُجالے کی طرف
النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ
جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بےشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی ف۳۴ اللہ ہے
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ
جس نے سات آسمان بنائے ف۳۵ اور انہی کے برابر زمینیں ف۳۶ حکم ان کے درمیان اُترتا
بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
ہے ف۳۷ تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اللہ کا علم
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع ٢ ٥ ١٨
ہر چیز کو محیط ہے

اٰياتها ١٢ | ٦٦ سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٧ | رکوعاتها ٢

سورۂ تحریم مدنیہ ہے، اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

جس کا وقوع یقینی ہے اس لیے صیغہ ماضی سے اس کی تعبیر فرمائی گئی۔ ف۳۰ عذاب جہنم کی یا دنیا میں قحط وقتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرکے ف۳۱ یعنی وہ عزت رسول کریم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ف۳۲ کفر وجہل کی ف۳۳ ایمان وعلم کے ف۳۴ جنت جس کی نعمتیں ہمیشہ باقی رہیں گی کبھی منقطع نہ ہوں گی۔ ف۳۵ ایک کے اوپر ایک ہر ایک کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ اور ہر ایک کا دوسرے سے فاصلہ پانچ سو برس کی راہ۔ ف۳۶ یعنی سات ہی زمینیں۔ ف۳۷ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم ان

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ف۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بےشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اُتار مقرر فرما دیا ف۳ اور اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝٢ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ

تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی ف۴ سے

اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ

ایک راز کی بات فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اس کا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر کردیا تو نبی نے اُسے کچھ جتایا

وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ

اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۸ حضور کو کس نے بتایا فرمایا

سب میں جاری و نافذ ہے یا یہ معنی ہیں کہ جبریل امین آسمان سے وحی لے کر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ ف۱ سورۂ تحریم مدنیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بارہ ۱۲ آیتیں، دوسوسینتالیس ۲۴۷ کلمے، ایک ہزار ساٹھ ۱۰۶۰ حرف ہیں۔ ف۲ **شانِ نزول:** سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفراز خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے ان کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امور امت کے مالک ابوبکر و عمر ہوں گے (رضی اللہ تعالٰی عنہما) وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انہوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالٰی نے آپ کے لیے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انہیں اپنے لیے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کی رضاجوئی کے لیے اور ایک قول اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المؤمنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے ان کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور انہیں رشک ہوا انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہن مبارک سے مغافیر (ایک قسم کے مشروب) کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی، چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا منشا معلوم تھا، فرمایا: مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اس کو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۳ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرنے سے حِنث نہ ہو (یعنی قسم نہ ٹوٹے)۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیم امت کے لیے ہے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لینا یمین یعنی قسم ہے۔ ف۴ یعنی حضرت حفصہ ف۵ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لینے کی اور اس کے ساتھ یہ فرمایا کہ اس کا کسی پر اظہار نہ کرنا۔ ف۶ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ف۷ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کو ذکر نہ فرمایا یہ شانِ کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی۔ ف۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ

مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ف۱۰ ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۱

وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ

اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۲ تو بےشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ

اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ اُنھیں تم سے

اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىٕحٰتٍ

بہتر بیبیاں بدل دے اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں

ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ

بیاہیاں اور کنواریاں ف۱۵ اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو

نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا

اس آگ سے بچاؤ ف۱۶ جس کے ایندھن آدمی ف۱۷ اور پتھر ہیں ف۱۸ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں ف۱۹ جو

یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو اُنھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں ف۲۰ اے کافرو!

كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع ۱ ۷ ۱۹

آج بہانے نہ بناؤ ف۲۱ تمہیں وہی بدلہ ملے گا جو کرتے تھے

ف۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے: ف۱۰ یہ تم پر واجب ہے۔ ف۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ۔ ف۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو ف۱۳ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور اُن کی رضا جو ہوں۔ ف۱۴ یعنی کثیر العبادت ف۱۵ یہ تخویف ہے ازواجِ مطہرات کو کہ اگر انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آزردہ کیا اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دی تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اور بہتر بیبیاں عطا فرمائے گا اس تخویف سے ازواجِ مطہرات متاثر ہوئیں اور انہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرفِ خدمت کو ہر نعمت سے زیادہ سمجھا اور حضور کی دلجوئی اور رضا طلبی مقدم جانی لہٰذا آپ نے انہیں طلاق نہ دی۔ ف۱۶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کر کے عبادتیں بجالا کر گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انہیں علم وادب سکھا کر۔ ف۱۷ یعنی کافر ف۱۸ یعنی بت وغیرہ، مراد یہ ہے کہ جہنم کی آگ بہت ہی شدید الحرارت ہے اور جس طرح دنیا کی آگ لکڑی وغیرہ سے جلتی ہے جہنم کی آگ ان چیزوں سے جلتی ہے جن کا ذکر کیا گیا۔ ف۱۹ جو نہایت قوی اور زور آور ہیں اور ان کی طبیعتوں میں رحم نہیں۔ ف۲۰ کافروں سے وقتِ دخولِ دوزخ کہا جائے گا جبکہ وہ آتشِ دوزخ کی شدت اور اس کا عذاب دیکھیں گے۔ ف۲۱ کیونکہ اب تمہارے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رہی نہ آج کوئی عذر قبول کیا جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ
اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہوجائے ف۲۲ قریب ہے کہ تمہارا رب ف۲۳

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ
تمہاری برائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ
جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ف۲۴ اُن کا نور دوڑتا ہوگا

اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ
اُن کے آگے اور اُن کے دہنے ف۲۵ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے ف۲۶ اور ہمیں بخش دے

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ
بےشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے اے غیب بتانے والے (نبی) ف۲۷ کافروں پر اور منافقوں پر ف۲۸ جہاد کرو

وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۹ ضَرَبَ اللّٰهُ
اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی بُرا انجام اللہ کافروں کی

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ
مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ
دو سزاوارِ قرب (مقرّب) بندوں کے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام

ف۲۲ یعنی توبہء صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہواور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہوجائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبۂ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔ ف۲۳ توبہ قبول فرمانے کے بعد ف۲۴ اس میں کفار پر تعریض ہے کہ وہ دن ان کی رسوائی کا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور کے ساتھ والوں کی عزت کا۔ ف۲۵ صراط پر اور جب مؤمن دیکھیں گے کہ منافقوں کا نور بجھ گیا ف۲۶ یعنی اس کو باقی رکھ کہ دخولِ جنت تک باقی رہے۔ ف۲۷ تلوار سے ف۲۸ قول غلیظ اور وعظ بلیغ اور حجتِ قوی سے ف۲۹ اس بات میں کہ انہیں ان کے کفر اور مومنین کی عداوت پر عذاب کیا جائے گا اور اس کفر وعداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مومنین اور مقربین کے ساتھ ان کی قرابت ورشتہ داری اُنہیں کچھ نفع نہ دے گی۔ ف۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا، حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلا کر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ⑩ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

نہ آئے اور فرمادیا گیا ۳۱ کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ ۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال

وقف لازم

اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ

بیان فرماتا ہے ۳۳ فرعون کی بی بی ۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ۳۵

وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ⑪ وَ

اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ۳۷ اور

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

ع ۲ ۲۰

وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ⑫

اور اس نے اپنے رب کی باتوں ۳۸ اور اس کی کتابوں ۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی

۳۱ ان سے وقت موت یا روزِ قیامت (اور تعبیر صیغہء ماضی سے) بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔ ۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔ ۳۳ کہ انہیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔ ۳۴ جن کا نام آسیہ بنتِ مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انہیں چومیخا کیا (یعنی ان کے ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوک دیں) اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی ان کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے۔ ۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔ ۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔ ۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے، چنانچہ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھا کر جنت میں داخل کی گئیں۔ ۳۸ رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر فرمائے۔ ۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔

ایاتها ۳۰ ۶۷ سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۷۷ رکوعاتها ۲

سورۂ ملک مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا مُلک ف۲ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو ف۳ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے ف۴ اور وہی عزت والا

الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ

دیکھتا ہے ف۵ تو نگاہ اٹھا کر دیکھ ف۶ تجھے کوئی رخنہ (خرابی وعیب) نظر آتا ہے پھر دوبارہ

الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

نگاہ اٹھا ف۷ نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی ف۸ اور بے‌شک ہم نے

السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

نیچے کے آسمان کو ف۹ چراغوں سے آراستہ کیا ف۱۰ اور انھیں شیطانوں کے لیے مار کیا ف۱۱ اوران کے لیے ف۱۲ بھڑکتی آگ

ف۱ سورۂ الملک مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، تیس ۳۰ آیتیں، تین سوتیس ۳۳۰ کلمے، ایک ہزار تین سو تیرہ ۱۳۱۳ حرف ہیں۔ حدیث میں ہے کہ سورۂ مُلک شفاعت کرتی ہے۔ (ترمذی وابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انہیں خیال نہ تھا کہ وہ صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے رہے یہاں تک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے اور تھی وہاں قبر اور صاحبِ قبر سورۂ مُلک پڑھتے تھے یہاں تک کہ ختم کیا، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مَانِعَه مُنْجِيَه ہے عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔ (الترمذی وقال غریب) ف۲ جو چاہے کرے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت۔ ف۳ دنیا کی زندگی میں۔ ف۴ یعنی کون زیادہ مطیع و مخلص ہے۔ ف۵ یعنی آسمانوں کی پیدائش سے قدرتِ الٰہی ظاہر ہے کہ اس نے کیسے مستحکم، استوار، مستقیم، مستوی، متناسب بنائے۔ ف۶ آسمان کی طرف بارِ دگر (دوسری مرتبہ) ف۷ اور بار بار دیکھ ف۸ کہ بار بار کی جستجو سے بھی کوئی خَلَل نہ پا سکے گی۔ ف۹ جو زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔ ف۱۰ یعنی ستاروں سے ف۱۱ کہ جب شیاطین آسمان کی طرف ان کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے پہنچیں تو کواکب سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے۔ ف۱۲ یعنی شیاطین کے لئے۔

عَذَابَ السَّعِيْرِ ۞٥ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

کا عذاب تیار فرمایا ف۱۳ اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ف۱۴ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ۞٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۞٧ تَكَادُ

برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ف۱۵ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر

نَذِيْرٌ ۞٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

سنانے والا نہ آیا تھا ف۱۶ کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے ف۱۷ پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ

مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۞٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

سمجھتے ف۱۸ تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا ف۱۹ تو پھٹکار

لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞١١ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ

ہو دوزخیوں کو بےشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ف۲۰

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞١٢ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اُنکے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ف۲۱ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞١٣ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۞١٤ ع ۱۴ ۱

دلوں کی جانتا ہے ف۲۲ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا ف۲۳ اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار

ف۱۳ آخرت میں ف۱۴ خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنّوں میں سے ف۱۵ مالک اور ان کے اَعوان بطریقِ توبیخ۔ ف۱۶ یعنی اللہ کا نبی جو تمہیں عذابِ الٰہی کا خوف دلاتا ف۱۷ اور انہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے اور خدا کے غضب اور عذابِ آخرت سے ڈرایا۔ ف۱۸ رسولوں کی ہدایت اور اس کو مانتے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ تکلیف کا مدار اَدِلّہ سَمْعِیَہ وعَقْلِیَہ دونوں پر ہے اور دونوں حجتیں مُلْزِمَہ ہیں۔ ف۱۹ کہ رسولوں کی تکذیب کرتے تھے اور اس وقت کا اقرار کچھ نافع نہیں ف۲۰ اور اس پر ایمان لاتے ہیں ف۲۱ ان کی نیکیوں کی جزاء۔ ف۲۲ اس پر کچھ مخفی نہیں۔ شانِ نزول: مشرکین آپس میں کہتے تھے چپکے چپکے بات کرو محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کا خدا سن نہ پائے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی یہ کوشش فضول ہے ف۲۳ اپنی مخلوق کے احوال کو۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ
وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللّٰہ کی روزی میں

رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
سے کھاؤ ۲۴ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ۲۵ کیا تم اس سے نڈر ہوگئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ
دھنسادے ۲۶ جبھی وہ کانپتی رہے ۲۷ یا تم نڈر ہوگئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ

عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ
تم پر پتھراؤ بھیجے ۲۸ تو اب جانو گے ۲۹ کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک اُن سے اگلوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ
جھٹلایا ۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ۳۱ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ۳۲

وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾
اور سمیٹتے ۳۳ انھیں کوئی نہیں روکتا ۳۴ سوا رحمٰن کے ۳۴ بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے

وقف لازم اختلافی
وقف منزل
وقف غفران

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ
یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے ۳۵

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ ۚ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
کافر نہیں مگر دھوکے میں ۳۶ یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ
روک لے ۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے ۳۹

۲۴ جو اس نے تمہارے لیے پیدا فرمائی۔ ۲۵ قبروں سے جزا کے لیے۔ ۲۶ جیسا قارون کو دھنسایا۔ ۲۷ تاکہ تم اس کے اَسفل میں پہنچو (یعنی سب سے نیچے پہنچو)۔ ۲۸ جیسا لوط علیہ السلام کی قوم پر بھیجا تھا ۲۹ یعنی عذاب دیکھ کر ۳۰ یعنی پہلی امتوں نے ۳۱ جب میں نے اُنہیں ہلاک کیا۔ ۳۲ ہوا میں اڑتے وقت ۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل، موٹے، جَسیم ہوتے ہیں اور شیٔ ثقیل طبعاً پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔ ۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔ ۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔ ۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔ ۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے، اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ نے کافر و مومن کے لیے ایک مثل بیان فرمائی ۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

أَهْدٰىٓ أَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱ تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے

أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳ کتنا کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ

اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ یہ علم

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَإِنَّمَآ أَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ

تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹ پاس دیکھیں گے

وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ

کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرمایا جائے گا ف۵۱ یہ ہے جو تم مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

دکھ کے عذاب سے بچالے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ف۵۷ ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔ ف۴۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلات علم ہیں لیکن تم نے اُن قُویٰ (قوتوں) سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا ف۴۴ کہ اللہ تعالٰی کے عطا فرمائے ہوئے قویٰ اور آلاتِ ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لیے وہ عطا ہوئے، یہی سبب ہے کہ شرک و کفر میں مبتلا ہوتے ہو۔ ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے ف۴۶ مسلمانوں سے تَمَسْخُر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں۔ ف۴۹ یعنی عذابِ مَوعُود کو ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے وحشت و غم سے صورتیں خراب ہو جائیں گی ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ف۵۳ اے مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کردے۔ ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا، ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
تو اب جان جاؤ گے وٓ٥٨ کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿٣٠﴾ ٢ ع ١٦ ٢
تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے وٓ٥٩ تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا وٓ٦٠

اٰیاتھا ٥٢ ﴿٦٨ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ ٢﴾ رکوعاتھا ٢

سورۂ قلم مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللّٰہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا وٓ١

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾ وَ اِنَّ
قلم وٓ٢ اور ان کے لکھے کی قسم وٓ٣ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں وٓ٤ اور ضرور

لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ
تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے وٓ٥ اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے وٓ٦ تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ

یُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾ بِاَیِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے وٓ٧ کہ تم میں کون مجنون تھا بےشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ

سَبِیْلِهٖ ۪ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ
سے بہکے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ

وٓ٥٨ یعنی وقتِ عذاب وٓ٥٩ اور اتنی گہرائی میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے وٓ٦٠ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے، یہ صرف اللّٰہ تعالٰی ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادر برحق کا شریک کرتے ہو۔ وٓ١ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، باون ٥٢ آیتیں، تین سو ٣٠٠ کلمے، ایک ہزار دو سو چھپن ١٢٥٦ حرف ہیں۔ وٓ٢ اللّٰہ تعالٰی نے قلم کی قسم ذکر فرمائی، اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دُنیوی مَصالح وفوائد وابستہ ہیں اور یا قلمِ اعلٰی مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین وآسمان کے برابر ہے۔ اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام امور لکھ دیئے۔ وٓ٣ یعنی اعمال۔ بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم وٓ٤ اس کا لُطف وکرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام واحسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامہ، عقلِ کامل، پاکیزہ خصائل، پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کے لیے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علٰی وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذاتِ عالی صفات کو پاک رکھا، اس میں کفار کے اس مقولہ کا رَدّ ہے جو انہوں نے کہا تھا "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ"۔ وٓ٥ تبلیغِ رسالت واِظہارِ نبوت اور خَلق کو اللّٰہ تعالٰی کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا۔ وٓ٦ حضرت امّ المومنین عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے مجھے مَکارمِ اَخلاق ومحاسنِ افعال کی تکمیل وتتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔ وٓ٧ یعنی اہلِ مکہ بھی

تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ

کسی طرح تم نرمی کرو ف۸ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ف۹ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگا تا

بِنَمِیْمٍۙ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍۙ ﴿۱۳﴾

پھرنے والا ف۱۰ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۱۱ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۱۲ دُرُشت خُو ف۱۳ اس سب پر طرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۱۴

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَؕ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ

اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۱۵ کہتا ہے اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ

کہانیاں ہیں ف۱۶ قریب ہے کہ ہم اس کی سؤر کی سی تھوتھنی پر داغ لگا دیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے انہیں جانچا ف۱۸ جیسا اس باغ

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَۙ ﴿۱۷﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

والوں کو جانچا تھا ف۱۹ جب انہوں نے قسم کھائی کہ ضرور صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۲۰ اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ نہ کہا ف۲۱

جب ان پر عذاب نازل ہوگا ف۸ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کر کے ف۹ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے۔ مراد اس سے یا ولید بن مُغیرہ ہے یا اَسْوَد بن یَغُوث یا اَخْنَس بن شُرَیق، آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے ف۱۰ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۱۱ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا۔ ف۱۲ فاجر بدکار ف۱۳ بدمزاج بدزبان ف۱۴ یعنی بدگوہر، تو اس سے افعالِ خبیثہ کا صدور کیا عجب۔ مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا، تُو اس سے ہے۔ فائدہ: ولید نے نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرما دیئے اس سے سیّدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی فضیلت اور شانِ محبوبیت معلوم ہوتی ہے۔ ف۱۵ یعنی قرآن مجید ف۱۶ اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اس کو مال اور اولاد دی۔ ف۱۷ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کر دیں گے تاکہ اس کے لیے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہو کر رہی اور اس کی ناک داغیلی (عیب دار) ہوگئی، کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی۔ (كَذَا قِیْلَ خَازِن وَمَدَارِک وَجَلَالَیْن) "وَاعْتُرِضَ عَلَیْهِ بِاَنَّ وَلِیْدًا كَانَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا قَبْلَ بَدْرٍ" ف۱۸ یعنی اہلِ مکہ کو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی دُعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب! انہیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی، چنانچہ اہلِ مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کئے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے۔ ف۱۹ اس باغ کا نام ضَرَوان تھا یہ باغ صَنعاء یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سرِ راہ تھا اس کا مالک ایک مردِ صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقراء کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقراء کو بلا لیتا تمام گرے پڑے میوے فقراء لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیئے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے تھے، اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہو جائیں گے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چل کر میوے توڑ لیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ف۲۰ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔ ف۲۱ یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سو گئے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ⑲ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ⑳

تو اس پر ف٢٢ تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیرا کر گیا ف٢٣ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف٢٤ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف٢٥

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ㉑ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ㉒

پھر انہوں نے صبح ہوتے آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کہ تڑکے (صبح سویرے) اپنی کھیتی کو چلو اگر تمہیں کاٹنی ہے

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ㉓ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں

مِّسْكِيْنٌ ㉔ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ㉕ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا

آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے ف٢٦ پھر جب اسے دیکھا ف٢٧ بولے بےشک ہم

لَضَآلُّوْنَ ㉖ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ㉗ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

راستہ بہک گئے ف٢٨ بلکہ ہم بےنصیب ہوئے ف٢٩ ان میں جو سب سے غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ㉘ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ㉙ فَاَقْبَلَ

کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف٣٠ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بےشک ہم ظالم تھے اب ایک

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ㉚ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ㉛

دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف٣١ بولے ہائے خرابی ہماری بےشک ہم سرکش تھے ف٣٢

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ㉜ كَذٰلِكَ

اُمید ہے کہ ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت لاتے ہیں ف٣٣ مار

الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ㉝ ع اِنَّ وقف لازم ع ١ ٣٣ ٣

ایسی ہوتی ہے ف٣٤ اور بےشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف٣٥ بےشک

ف٢٢ یعنی باغ پر ف٢٣ یعنی ایک بلا آئی بحکمِ الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی ف٢٤ وہ باغ ف٢٥ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے ف٢٦ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دیں گے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے۔ ف٢٧ یعنی باغ کو کہ اس میں میوہ کا نام ونشان نہیں ف٢٨ یعنی کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے درودیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے ف٢٩ اس کے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کر کے۔ ف٣٠ اور اس ارادۂ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ف٣١ اور آخرکار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے مُتجاوِز ہوگئے۔ ف٣٢ کہ ہم نے اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا ف٣٣ اس کے عفووکرم کی امید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق واخلاص سے توبہ کی تو اللّٰہ تعالیٰ نے انہیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغِ حَیَوان تھا اور اس میں کثرتِ پیداوار اور لطافتِ آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا۔ ف٣٤ اے کفارِ مکہ! ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے ف٣٥ عذابِ آخرت کو اور اس سے

لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ
ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس ف۳۶ چین کے باغ ہیں ف۳۷ کیا ہم مسلمانوں کو
كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ
مجرموں سا کردیں ف۳۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ف۳۹ کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے
تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ج اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
جس میں پڑھتے ہو کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں
بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ ج سَلْهُمْ اَيُّهُمْ
قیامت تک پہنچتی ہوئی ف۴۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعویٰ کرتے ہو ف۴۱ تم ان سے پوچھو ف۴۲ ان میں
بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ ۚ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا مع ۱۵
کون سا اس کا ضامن ہے ف۴۳ یا ان کے پاس کچھ شریک ہیں ف۴۴ تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر
صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا
سچے ہیں ف۴۵ جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) ف۴۶ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے ف۴۷ تو نہ
يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ ۙ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا
کرسکیں گے ف۴۸ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ف۴۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا
يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا
میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے ف۵۰ جب تندرست تھے ف۵۱ تو جو اس بات کو ف۵۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول کی فرمانبرداری کرتے۔ ف۳۶ یعنی آخرت میں ف۳۷ شانِ نزول: مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے۔ ف۳۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان مُعانِد باغیوں پر فضیلت نہ دیں گے، ہماری نسبت ایسا گمان فاسد ف۳۹ جہالت سے ف۴۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی ف۴۱ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر و کرامت کا۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے ف۴۲ یعنی کفار سے ف۴۳ کہ آخرت میں انہیں مسلمانوں سے بہتر یا ان کے برابر ملے گا ف۴۴ جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں ف۴۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ ان کے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق۔ ف۴۶ جمہور کے نزدیک کشفِ ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روزِ قیامت حساب و جزا کے لیے پیش آئے گی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے۔ سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کرتے ہیں۔ ف۴۷ یعنی کفار و منافقین بطریقِ امتحان و توبیخ۔ ف۴۸ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی۔ ف۴۹ کہ ان پر ذلّت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی۔ ف۵۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے ساتھ انہیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی ف۵۱ باوجود اس کے سجدہ نہ

الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ۙ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ

چھوڑ دو وف۵۳ قریب ہے کہ ہم انہیں آہستہ آہستہ لے جائیں گے وف۵۴ جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی اور میں انہیں ڈھیل دوں گا

اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

بے شک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے وف۵۵ یا تم ان سے اجرت مانگتے ہو وف۵۶ کہ وہ چٹی (تاوان) کے بوجھ میں دبے ہیں وف۵۷

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ

یا ان کے پاس غیب ہے وف۵۸ کہ وہ لکھ رہے ہیں وف۵۹ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو وف۶۰ اور اس

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ؕ لَوْلَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ وقف لازم

مچھلی والے کی طرح نہ ہونا وف۶۱ جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا وف۶۲ اگر اس کے رب کی نعمت

نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

اس کی خبر کو نہ پہنچ جاتی وف۶۳ تو ضرور میدان پر پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا وف۶۴ تو اسے اس کے رب نے چن لیا

فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ

اور اپنے قربِ خاص کے سزاواروں (حق داروں) میں کرلیا اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بدنظر لگا کر

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ۘ وَمَا هُوَ وقف لازم

تمہیں گرادیں گے جب قرآن سنتے ہیں وف۶۵ اور کہتے ہیں وف۶۶ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ وف۶۷ تو نہیں

کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے۔ وف۵۲ یعنی قرآن مجید کو وف۵۳ میں اس کو سزا دوں گا۔ وف۵۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود مَعْصِیَتُوں اور نافرمانیوں کے انہیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دم بدم عذاب قریب ہوتا جائے گا وف۵۵ میرا عذاب شدید ہے۔ وف۵۶ رسالت کی تبلیغ پر وف۵۷ اور تاوان کا ان پر ایسا بارگراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے وف۵۸ غیب سے مراد یہاں لوحِ محفوظ ہے وف۵۹ اس سے جو کچھ کہتے ہیں۔ وف۶۰ جو وہ اُن کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو۔ "قِیْلَ اِنَّهٗ مَنْسُوْخٌ بِآیَةِ السَّیْفِ" وف۶۱ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ وف۶۲ مچھلی کے پیٹ میں غم سے۔ وف۶۳ اور اللّٰہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر ان پر انعام نہ فرماتا وف۶۴ لیکن اللّٰہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی وف۶۵ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعویٰ کر کر کے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند (نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت واقعات ان کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد کبھی مثل ان کے اور مکائد (مکر فریب) کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ حسن رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کردی جائے۔ وف۶۶ براہِ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لیے سیّد عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں وف۶۷ یعنی قرآن شریف یا سیّد عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ع ٢ ١٩

اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ؏ ﴿٥٢﴾

مگر نصیحت سارے جہاں کے لیے ف٦٨

ایاتہا ٥٢ ﴿٦٩ سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ ٧٨﴾ رکوعاتہا ٢

سورۂ حاقہ مکیہ ہے، اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

اَلْحَآقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٢﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ

وہ حق ہونے والی ف٢ کیسی وہ حق ہونے والی ف٣ اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی ف٤ ثمود اور عاد نے

ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِیَةِ ﴿٥﴾ وَ اَمَّا عَادٌ

اس سخت صدمہ دینے والی کو جھٹلایا تو ثمود تو ہلاک کیے گئے حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ف٥ اور رہے عاد

فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ

وہ ہلاک کیے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ

اَیَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

دن ف٦ لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں ف٧ دیکھو بچھڑے (مرے) ہوئے ف٨ گویا وہ کھجور کے ڈُنڈ (سوکھے تنے)

خَاوِیَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿٨﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ

ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو ف٩ اور فرعون اور اس سے اگلے ف١٠

وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً

اور اُلٹنے والی بستیاں ف١١ خطا لائے ف١٢ تو انہوں نے اپنے رب کے رسولوں کا حکم نہ مانا ف١٣ تو اس نے انہیں بڑھی چڑھی

ف٦٨ جنّوں کے لیے بھی اور انسانوں کے لیے بھی یا ذکر بمعنی فضل وشرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کورِ باطنی ہے۔ (مدارک) ف١ سورۂ حاقّہ مکیہ ہے اس میں دو ٢ رکوع، باون ٥٢ آیتیں، دوسو چھپن ٢٥٦ کلمے، ایک ہزار چار سو تیئیس ١٤٢٣ حرف ہیں۔ ف٢ یعنی قیامت جو حق وثابت ہے اور اس کا وقوع یقینی وقطعی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ف٣ یعنی وہ نہایت عجیب وعظیم الشان ہے۔ ف٤ جس کے اَہوال واَحوال اور شدائد تک فکرِ انسانی کا طائر پرواز نہیں کرسکتا۔ ف٥ یعنی سخت ہولناک آواز سے ف٦ چہار شنبہ سے چہار شنبہ (بدھ سے بدھ) تک، آخر ماہِ شوال میں نہایت تیز سردی کے موسم میں ف٧ یعنی ان دنوں میں ف٨ کہ موت نے انہیں ایسا ڈھادیا ف٩ کہا گیا ہے کہ آٹھویں روز جب صبح کو وہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو ہواؤں نے انہیں اڑا کر سمندر میں پھینک دیا اور ایک بھی باقی نہ رہا۔ ف١٠ اس سے بھی پہلی اُمتوں کے کفار ف١١ نافرمانیوں کی شامت سے مثل قوم لوط کی بستیوں کے یہ سب ف١٢ افعالِ قبیحہ ومعاصی وشرک کے مرتکب ہوئے ف١٣ جو ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ

گرفت سے پکڑا بےشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا ف۱۴ ہم نے تمہیں ف۱۵ کشتی میں سوار کیا ف۱۶ کہ اسے ف۱۷ تمہارے لیے

تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ

یادگار کریں ف۱۸ اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ سن کر محفوظ رکھتا ہو ف۱۹ پھر جب صور پھونک دیا جائے

وَّاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾

ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعۃً چورا کردیئے جائیں

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ

وہ دن ہے کہ ہو پڑے گی وہ ہونے والی ف۲۰ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا

وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ

حال ہوگا ف۲۱ اور فرشتے اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے ف۲۲ اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا

آٹھ فرشتے اٹھائیں گے ف۲۳ اس دن تم سب پیش ہوگے ف۲۴ کہ تم میں کوئی چھپنے والی جان چھپ نہ سکے گی تو وہ

مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّيْ ظَنَنْتُ

جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۵ کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا

أَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا ف۲۶ تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ

جس کے خوشے جھکے ہوئے ف۲۷ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں

ف۱۴ اور وہ درختوں، عمارتوں، پہاڑوں اور ہر چیز سے بلند ہوگیا تھا، یہ بیانِ طوفانِ نوح کا ہے۔ علیہ السلام ف۱۵ جب کہ تم اپنے آباء کے اصلاب (پیٹھوں) میں تھے حضرت نوح علیہ السلام کی ف۱۶ اور حضرت نوح علیہ السلام کو اور ان کے ساتھ والوں کو جو ان پر ایمان لائے تھے نجات دی اور باقیوں کو غرق کیا ف۱۷ یعنی مومنین کو نجات دینے اور کافروں کے ہلاک فرمانے کو ف۱۸ کہ سبب عبرت و نصیحت ہو ف۱۹ کام کی باتوں کو تا کہ ان سے نفع اٹھائے۔ ف۲۰ یعنی قیامت قائم ہوجائے گی ف۲۱ یعنی وہ نہایت کمزور ہوگا باوجود اس کے کہ پہلے بہت مضبوط و مستحکم تھا۔ ف۲۲ یعنی جن فرشتوں کا مسکن آسمان ہے وہ اس کے پھٹنے پر اس کے کناروں پر کھڑے ہوں گے پھر بحکمِ الٰہی اتر کر زمین کا اِحاطہ کریں گے۔ ف۲۳ حدیث شریف میں ہے کہ حاملینِ عرش آج کل چار ہیں روزِ قیامت ان کی تائید کے لیے چار کا اور اضافہ کیا جائے گا آٹھ ہوجائیں گے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ اس سے ملائکہ کی آٹھ صفیں مراد ہیں جن کی تعداد اللہ تعالٰی ہی جانے۔ ف۲۴ اللہ تعالٰی کے حضور حساب کے لیے ف۲۵ یہ سمجھ لے گا کہ وہ نجات پانے والوں میں ہے اور نہایت فَرح وسُرور کے ساتھ اپنی جماعت اور اپنے اہل و اَقارب سے ف۲۶ یعنی مجھے دنیا

الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۙ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ

آگے بھیجا ف۲۸ اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ف۲۹ کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نوشتہ (نامۂ اعمال)

كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَا

نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ہائے کسی طرح موت ہی قصہ چکا جاتی ف۳۰ میرے

أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ

کچھ کام نہ آیا میرا مال ف۳۱ میرا سب زور جاتا رہا ف۳۲ اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ف۳۳ پھر

الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾

اسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے ف۳۴ اسے پرو دو ف۳۵

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾

بےشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ف۳۶ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا ف۳۷

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾

تو آج یہاں ف۳۸ اس کا کوئی دوست نہیں ف۳۹ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا ع ۳۴/۵

اسے نہ کھائیں گے مگر خطاکار ف۴۰ تو مجھے قسم ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو اور جنہیں تم

تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ

نہیں دیکھتے ف۴۱ بےشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ف۴۲ سے باتیں ہیں ف۴۳ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ف۴۴

میں یقین تھا کہ آخرت میں مجھ سے حساب لیا جائے گا۔ ف۲۷ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں بآسانی لے سکیں اور ان لوگوں سے کہا جائے گا ف۲۸ یعنی جو اعمالِ صالحہ کہ دنیا میں تم نے آخرت کے لیے کئے۔ ف۲۹ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے بداعمال مکتوب پائے گا تو شرمندہ و رسوا ہو کر ف۳۰ اور حساب کے لیے نہ اٹھایا جاتا اور یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی ف۳۱ جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھا وہ ذرا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا ف۳۲ اور میں ذلیل و محتاج رہ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس سے اس کی مراد یہ ہوگی کہ دنیا میں جو حجتیں میں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اب اللہ تعالٰی جہنم کے خازنوں کو حکم دے گا ف۳۳ اس طرح کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے ملا کر طوق میں باندھ دو ف۳۴ فرشتوں کے ہاتھ سے ف۳۵ یعنی وہ زنجیر اس میں اس طرح داخل کر دو جیسے کسی چیز میں ڈورا پرویا جاتا ہے۔ ف۳۶ اس کی عظمت و وحدانیت کا معتقد نہ تھا۔ ف۳۷ نہ اپنے نفس کو نہ اپنے اہل کو نہ دوسروں کو۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ بَعث کا قائل نہ تھا کیونکہ مسکین کا کھانا دینے والا مسکین سے تو کسی بدلہ کی امید رکھتا ہی نہیں محض رضائے الٰہی و ثواب آخرت کی اُمید پر مسکین کو دیتا ہے اور جو بَعث و آخرت پر ایمان ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کو کھلانے کی کیا غرض۔ ف۳۸ یعنی آخرت میں ف۳۹ جو اسے کچھ نفع پہنچائے یا شفاعت کرے ف۴۰ کفار بد اَطوار۔ ف۴۱ یعنی تمام مخلوقات کی قسم جو تمہارے دیکھنے میں آئے اس کی بھی جو نہ آئے اس کی بھی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ "مَا تُبْصِرُوْنَ" سے دنیا اور "مَا لَا تُبْصِرُوْنَ" سے آخرت مراد ہے، اس کی تفسیر میں مفسرین کے اور بھی کئی قول ہیں۔ ف۴۲ محمد مصطفٰے حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۴۳ جو ان کے رب عزوعلا نے فرمائیں۔ ف۴۴ جیسا کہ کفار کہتے ہیں۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

کتنا کم یقین رکھتے ہو ف۴۵ اور نہ کسی کاہن کی بات ف۴۶ کتنا کم دھیان کرتے ہو ف۴۷

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾

اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ف۴۸

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ

ضرور ہم ان سے بقوّت بدلہ لیتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ دیتے ف۴۹ پھر تم میں کوئی

مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا

ان کا بچانے والا نہ ہوتا اور بےشک یہ قرآن ڈر والوں کو نصیحت ہے اور ضرور ہم

لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

جانتے ہیں کہ تم میں کچھ جھٹلانے والے ہیں اور بےشک وہ کافروں پر حسرت ہے ف۵۰ اور

اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۲ ۱۵ ۲

بےشک وہ یقینی حق ہے ف۵۱ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کی پاکی بولو ف۵۲

آیاتها ۴۴ ۷۰ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۷۹ رکوعاتها ۲

سورۂ معارج مکیہ ہے، اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ

ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ف۲ وہ ہوگا اللہ کی

ف۴۵ بالکل بے ایمان ہو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ نہ یہ شعر ہے نہ اس میں شعریت کی کوئی بات پائی جاتی ہے ف۴۶ جیسا کہ تم میں سے بعضے کافر اس کتابِ الٰہی کی نسبت کہتے ہیں۔ ف۴۷ نہ اس کتاب کی ہدایات کو دیکھتے ہو نہ اس کی تعلیموں پر غور کرتے ہو کہ اس میں کیسی روحانی تعلیم ہے نہ اس کی فصاحت و بلاغت اور اعجازِ بے مثالی پر غور کرتے ہو جو یہ سمجھو کہ یہ کلام ف۴۸ جو ہم نے نہ فرمائی ہوتی تو ف۴۹ جس کے کاٹتے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ ف۵۰ کہ وہ روزِ قیامت جب قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے انکار کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔ ف۵۱ کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ف۵۲ اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہاری طرف اپنے اس کلامِ جلیل کی وحی فرمائی۔ ف۱ سورۂ معارج مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چوالیس ۴۴ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسوانتیس ۹۲۹ حرف ہیں۔ ف۲ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا سیّدِ عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

ذِی الْمَعَارِجِ ۚ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے ف۳ ملائکہ اور جبریل ف۴ اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں ف۵ وہ عذاب اس دن ہوگا

خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ

جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ف۶ تو تم اچھی طرح صبر کرو وہ اسے ف۷ دور

بَعِیْدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا ؕ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾ وَ تَكُوْنُ

سمجھ رہے ہیں ف۸ اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں ف۹ جس دن آسمان ہوگا جیسی گلی چاندی اور

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ لَا یَسْــٴَـلُ حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ۚۖ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ یَوَدُّ

پہاڑ ایسے ہلکے ہوجائیں گے جیسے اُون ف۱۰ اور کوئی دوست کسی دوست کی بات نہ پوچھے گا ف۱۱ ہوں گے انہیں دیکھتے ہوئے ف۱۲ مجرم ف۱۳

الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ

آرزو کرے گا کاش اس دن کے عذاب سے چھٹنے کے بدلے میں دے دے اپنے بیٹے اور اپنی جورو اور

اَخِیْهِ ۙ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُــٴْـوِیْهِ ۙ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ ثُمَّ

اپنا بھائی اور اپنا کنبہ جس میں اس کی جگہ ہے اور جتنے زمین میں ہیں سب پھر یہ بدلہ

یُنْجِیْهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚۖ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ

دینا اسے بچالے ہرگز نہیں ف۱۴ وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی بلا رہی ہے ف۱۵ اس کو جس نے پیٹھ دی اور

تَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۙ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ

منہ پھیرا ف۱۶ اور جوڑ کر سینت رکھا (محفوظ کر رکھا) ف۱۷ بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بےصبرا حریص جب اسے برائی

سے پوچھوتو انہوں نے حضور سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے دریافت کیا، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور سے سوال کرنے والا نضر بن حارث تھا اس نے دعا کی تھی کہ یارب! اگر یہ قرآن حق ہو اور تیرا کلام ہو تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج، ان آیتوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں عذاب جو اُن کے لیے مقدر ہے ضرور آنا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا ف۳ یعنی آسمانوں کا۔ ف۴ جو فرشتوں میں مخصوص فضل و شرف رکھتے ہیں ف۵ یعنی اس مقامِ قرب کی طرف جو آسمان میں اس کے اَوَامر کا جائے نزول ہے۔ ف۶ وہ روزِ قیامت ہے جس کے شدائد کافروں کی نسبت تو اتنے دراز ہوں گے اور مومن کے لیے ایک فرض نماز سے بھی سُبک تر (کم تر) ہوگا۔ ف۷ یعنی عذاب کو ف۸ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ واقع ہونے والا ہی نہیں ف۹ کہ ضرور ہونے والا ہے۔ ف۱۰ اور ہوا میں اڑتے پھریں گے۔ ف۱۱ ہر ایک کو اپنی ہی پڑی ہوگی ف۱۲ کہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ ان سے حال پوچھیں گے نہ بات کرسکیں گے۔ ف۱۳ یعنی کافر ف۱۴ یہ کچھ اس کے کام نہ آئے گا اور کسی طرح وہ عذاب سے بچ نہ سکے گا ف۱۵ نام لے لے کر کہ اے کافر میرے پاس آ اے منافق! میرے پاس آ۔ ف۱۶ حق کے قبول کرنے اور ایمان لانے سے۔ ف۱۷ مال کو اور اس کے حقوق واجبہ ادا نہ کئے۔

الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿٢٠﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿٢١﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾

پہنچے ف۱۸ تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے ف۱۹ تو روک رکھنے والا ف۲۰ مگر نمازی

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

جو اپنی نماز کے پابند ہیں ف۲۱ اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم

مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ

حق ہے ف۲۲ اس کے لیے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے ف۲۳ اور وہ جو انصاف کا دن سچ

الدِّيْنِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ اِنَّ عَذَابَ

جانتے ہیں ف۲۴ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈر رہے ہیں بے شک ان کے

رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰٓى

رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ف۲۵ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى

بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال کنیزوں سے کہ ان پر کچھ ملامت نہیں تو جو ان دو ف۲۶

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ف۲۷ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی

رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

حفاظت کرتے ہیں ف۲۸ اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم ہیں ف۲۹ اور وہ جو

ف۱۸ تنگدستی و بیماری وغیرہ کی ف۱۹ دولت مندی و مال ف۲۰ یعنی انسان کی حالت یہ ہے کہ اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو اس پر صبر نہیں کرتا اور جب مال ملتا ہے تو اس کو خرچ نہیں کرتا۔ ف۲۱ کہ فرائضِ پنجگانہ کو ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کرتے ہیں یعنی مومن ہیں ف۲۲ مراد اس سے زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا وہ صدقہ جو آدمی اپنے نفس پر مُعَیَّن کرے تو اسے مُعَیَّن اوقات میں ادا کیا کرے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ صدقاتِ مستحبہ کے لیے اپنی طرف سے وقت مُعَیَّن کرنا شرع میں جائز اور قابلِ مدح ہے۔ ف۲۳ یعنی دونوں قسم کے محتاجوں کو دے اُنہیں بھی جو حاجت کے وقت سوال کرتے ہیں اور انہیں بھی جو شرم سے سوال نہیں کرتے اور ان کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔ ف۲۴ اور مرنے کے بعد اٹھنے اور حشر و نشر و جزا و قیامت سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ ف۲۵ چاہے آدمی کتنا ہی نیک پارسا کثیرُ الطاعۃ والعبادۃ ہو مگر اسے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا نہ چاہئے۔ ف۲۶ یعنی زوجات و مملوکات ف۲۷ کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس آیت سے مُتعَہ، لواطت، جانوروں کے ساتھ قضاءِ شہوت اور ہاتھ سے اِستمناء کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ ف۲۸ شرعی امانتوں کی بھی اور بندوں کی امانتوں کی بھی اور خلق کے ساتھ جو عہد ہیں اُن کی بھی اور حق کے جو عہد ہیں ان کی بھی نذریں اور قسمیں بھی اس میں داخل ہیں۔ ف۲۹ صدق و انصاف کے ساتھ نہ اس میں رشتہ داری کا پاس کرتے ہیں نہ زبردست کو کمزور پر ترجیح دیتے ہیں نہ کسی صاحبِ حق کا تلفِ حق گوارا کرتے ہیں۔

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِيْنَ ع ۱ ۲۵

اپنی نماز کی محافظت کرتے ہیں ف۳۰ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا ف۳۱ تو ان کافروں

كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ف۳۲ دہنے اور بائیں گروہ کے گروہ

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ ف۳۳ چین کے باغ میں داخل کیا جائے ہرگز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

سے بنایا جسے جانتے ہیں ف۳۴ تو مجھے قسم ہے اس کی جو سب پوربوں سب پچھموں کا مالک ہے ف۳۵ کہ ضرور ہم قادر ہیں

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا

کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۳۶ اور ہم سے کوئی نکل کر نہیں جاسکتا ف۳۷ تو انہیں چھوڑ دو ان کی بیہودگیوں میں پڑے

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ

اور کھیلتے ہوئے یہاں تک کہ اپنے اس ف۳۸ دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے جس دن قبروں سے

مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً

نکلیں گے جھپٹتے ہوئے ف۳۹ گویا وہ نشانوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۴۰ آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۹ ۸

نیچی کئے ہوئے ان پر ذلت سوار یہ ہے ان کا وہ دن ف۴۱ جس کا ان سے وعدہ تھا ف۴۲

ف۳۰ نماز کا ذکر مکرر فرمایا گیا اس میں یہ اظہار ہے کہ نماز بہت اہم ہے یا یہ کہ ایک جگہ فرائض مراد ہیں دوسری جگہ نوافل اور حفاظت سے مراد یہ ہے کہ اس کے ارکان اور واجبات اور سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ ف۳۱ بہشت کے۔ ف۳۲ شانِ نزول: یہ آیت کفار کی اس جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے تھے اور آپ کا کلام مبارک سنتے اور اس کو جھٹلاتے اور استہزاء کرتے اور کہتے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جیسا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فرماتے ہیں تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہوں گے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ ان کافروں کا کیا حال ہے کہ آپ کے پاس بیٹھتے بھی ہیں اور گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھتے بھی ہیں پھر بھی جو آپ سے سنتے ہیں اس سے نفع نہیں اٹھاتے۔ ف۳۳ ایمان والوں کی طرح ف۳۴ یعنی نطفہ سے جیسے سب آدمیوں کو پیدا کیا تو اس سبب سے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا جنت میں داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے۔ ف۳۵ یعنی آفتاب کے ہر جائے طلوع اور ہر جائے غروب کا یا ہر ہر ستارہ کے مشرق و مغرب کا، مقصد اپنی ربوبیت کی قسم یاد فرمانا ہے۔ ف۳۶ اس طرح کہ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے ان کے اپنی فرمانبردار مخلوق پیدا کریں ف۳۷ اور ہماری قدرت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوسکتا ف۳۸ عذاب کے ف۳۹ محشر کی طرف ف۴۰ جیسے جھنڈے والے اپنے جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں ف۴۱ یعنی روزِ قیامت ف۴۲ دنیا میں اور وہ اس کو جھٹلاتے تھے۔

ایاتها ۲۸ | ۷۱ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ ۷۱ | رکوعاتها ۲

سورۂ نوح مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٖ۱

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

بےشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ① قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

دردناک عذاب آئے وٖ۲ اس نے فرمایا اے میری قوم میں تمہارے لیے صریح ڈرسنانے والا ہوں کہ اللہ کی بندگی کرو وٖ۳

وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۙ③ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ

اور اس سے ڈرو وٖ۴ اور میرا حکم مانو وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا وٖ۵ اور ایک مقرر میعاد تک وٖ۶ تمہیں

مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ

وقف لازم

مہلت دے گا وٖ۷ بےشک اللہ کا وعدہ جب آتا ہے ہٹایا نہیں جاتا کسی طرح تم جانتے وٖ۸ عرض کی وٖ۹

رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْۤ اِلَّا

اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو رات دن بلایا وٖ۱۰ تو میرے بلانے سے انہیں بھاگنا

فِرَارًا ⑥ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِىْۤ اٰذَانِهِمْ

ہی بڑھا وٖ۱۱ اور میں نے جتنی بار انہیں بلایا وٖ۱۲ کہ تو ان کو بخشے انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں وٖ۱۳

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ⑦ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ

اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے وٖ۱۴ اور ہٹ (ضد) کی وٖ۱۵ اور بڑا غرور کیا وٖ۱۶ پھر میں نے انہیں

وٖ۱ سورۂ نوح مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو چوبیس ۲۲۴ کلمے، نوسو ننانوے ۹۹۹ حرف ہیں۔ وٖ۲ دنیا و آخرت کا وٖ۳ اور اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ وٖ۴ نافرمانیوں سے بچ کر تا کہ وہ غضب نہ فرمائے وٖ۵ جو تم سے وقتِ ایمان تک صادر ہوئے ہوں گے یا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے وٖ۶ یعنی وقت موت تک وٖ۷ کہ اس دوران میں تم پر عذاب نہ فرمائے گا۔ وٖ۸ اس کو اور ایمان لے آتے۔ وٖ۹ حضرت نوح علیہ السلام نے وٖ۱۰ ایمان و طاعت کی طرف وٖ۱۱ اور جتنی انہیں ایمان لانے کی ترغیب دی گئی اتنی ہی اُن کی سرکشی بڑھتی گئی وٖ۱۲ تجھ پر ایمان لانے کی طرف وٖ۱۳ تا کہ میری دعوت کو نہ سنیں وٖ۱۴ اور منہ چھپا لیے تا کہ مجھے نہ دیکھیں کیونکہ انہیں دینِ الٰہی کی طرف نصیحت کرنے والے کو دیکھنا بھی گوارا نہ تھا۔ وٖ۱۵ اپنے کفر پر وٖ۱۶ اور میری دعوت کو قبول کرنا اپنی شان کے خلاف جانا۔

جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلْتُ

علانیہ بلایا ف۱۷ پھر میں نے ان سے باعلان بھی کہا ف۱۸ اور آہستہ خفیہ بھی کہا ف۱۹ تو میں نے کہا

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ

اپنے رب سے معافی مانگو ف۲۰ بےشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ف۲۱ تم پر شرّاٹے کا مینہ

مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

(موسلادھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا ف۲۲ اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ف۲۳ تمہیں کیا ہوا اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے ف۲۴ حالانکہ اس نے تمہیں طرح

اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ

طرح بنایا ف۲۵ کیا تم نہیں دیکھتے اللہ نے کیونکر سات آسمان بنائے ایک پر ایک اور اُن میں

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ

چاند کو روشنی کیا ف۲۶ اور سورج کو چراغ ف۲۷ اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح

الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ

زمین سے اگایا ف۲۸ پھر تمہیں اسی میں لے جائے گا ف۲۹ اور دوبارہ نکالے گا ف۳۰ اور اللہ

ف۱۷ بَبانگِ بلند محفلوں میں ف۱۸ اور دعوت بالاعلان کی تکرار بھی کی ف۱۹ ایک ایک سے اور کوئی دقیقہ دعوت کا اٹھا نہ رکھا۔ قوم زمانۂ دراز تک حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب ہی کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا چالیس سال تک ان کے مال ہلاک ہوگئے جانور مر گئے جب یہ حال ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام نے انہیں اِستغفار کا حکم دیا۔ ف۲۰ کفر و شرک سے اور ایمان لا کر مغفرت طلب کرو تا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھولے کیونکہ طاعات میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتا ہے۔ ف۲۱ توبہ کرنے والوں کو اگر تم ایمان لائے اور تم نے توبہ کی تو وہ ف۲۲ مال و اولاد بکثرت عطا فرمائے گا ف۲۳ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے قلتِ بارش کی شکایت کی آپ نے استغفار کا حکم دیا۔ دوسرا آیا اس نے تنگدستی کی شکایت کی اسے بھی یہی حکم فرمایا۔ پھر تیسرا آیا اس نے قلت نسل کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا۔ پھر چوتھا آیا اس نے اپنی زمین کی قلت پیداوار کی شکایت کی اس سے بھی یہی فرمایا، ربیع بن صبیح جو حاضر تھے انہوں نے عرض کیا: چند لوگ آئے قسم قسم کی حاجتیں انہوں نے پیش کیں آپ نے سب کو ایک ہی جواب دیا کہ استغفار کرو تو آپ نے یہ آیت پڑھی (ان حوائج کے لیے یہ قرآنی عمل ہے)۔ ف۲۴ اس طرح کہ اس پر ایمان لاؤ ف۲۵ کبھی نطفہ، کبھی علقہ، کبھی مضغہ یہاں تک کہ تمہاری خلقت کامل کی اس کی آفرینش میں نظر کرنا اس کی خالقیت و قدرت اور اس کی وحدانیت پر ایمان لانے کو واجب کرتا ہے۔ ف۲۶ حضرت ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آفتاب و ماہتاب کے چہرے تو آسمانوں کی طرف ہیں اور ہر ایک کی پشت زمین کی طرف تو آسمانوں کی لطافت کے باعث ان کی روشنی تمام آسمانوں میں پہنچتی ہے اگرچہ چاند آسمانِ دنیا میں ہے۔ ف۲۷ کہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور اس کی روشنی چاند کے نور سے قوی تر ہے اور آفتاب چوتھے آسمان میں ہے۔ ف۲۸ تمہارے باپ حضرت آدم کو اس سے پیدا کر کے ف۲۹ موت کے بعد ف۳۰ اس سے روزِ قیامت۔

ع ٢٠ ٩

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ قَالَ

نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا کہ اس کے وسیع راستوں میں چلو نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا

عرض کی اے میرے رب انہوں نے میری نافرمانی کی ف۳۱ اور ف۳۲ ایسے کے پیچھے ہولیے جسے اس کے مال اور اولاد نے نقصان ہی

خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا

بڑھایا ف۳۳ اور ف۳۴ بہت بڑا داؤں کھیلے ف۳۵ اور بولے ف۳۶ ہرگز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو ف۳۷ اور ہرگز نہ

تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا

چھوڑنا وَدّ اور نہ سُوَاع اور یَغُوث اور یَعُوق اور نَسر کو ف۳۸ اور بے شک انہوں نے بہتوں

كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

کو بہکایا ف۳۹ اور تو ظالموں کو ف۴۰ زیادہ نہ کرنا مگر گمراہی ف۴۱ اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے ف۴۲

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ

پھر آگ میں داخل کیے گئے ف۴۳ تو انہوں نے اللہ کے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پایا ف۴۴ اور نوح نے

نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ

عرض کی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بے شک اگر

تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ

تو انہیں رہنے دے گا ف۴۵ تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کے اولاد ہوگی تو وہ بھی نہ ہوگی مگر بدکار بڑی ناشکر ف۴۶ اے میرے رب

ف۳۱ اور میں نے جو ایمان و استغفار کا جو حکم دیا تھا اس کو انہوں نے نہ مانا ف۳۲ ان کے عوام، غرباء اور چھوٹے لوگ، سرکش رؤسا اور اصحابِ اموال و اولاد کے تابع ہوئے ف۳۳ اور وہ غرور مال میں مست ہو کر کفر و طغیان میں بڑھتا رہا ف۳۴ وہ رؤساء ف۳۵ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور انہیں اور ان کے متبعین کو ایذائیں پہنچائیں ف۳۶ رؤساء کفار اپنے عوام سے ف۳۷ یعنی ان کی عبادت ترک نہ کرنا ف۳۸ یہ اُن کے بتوں کے نام ہیں جنہیں وہ پوجتے تھے بُت تو ان کے بہت تھے مگر یہ پانچ ان کے نزدیک بڑی عظمت والے تھے وَدّ تو مرد کی صورت پر تھا اور سُوَاع عورت کی صورت پر اور یَغُوث شیر کی شکل اور یَعُوق گھوڑے کی اور نَسر گرگس (گدھ) کی یہ بت قومِ نوح سے منتقل ہو کر عرب میں پہنچے اور مشرکین کے قبائل سے ایک ایک نے ایک ایک کو اپنے لیے خاص کر لیا۔ ف۳۹ یعنی یہ بُت بہت سے لوگوں کے لیے گمراہی کا سبب ہوئے یا یہ معنی ہیں کہ رؤساء قوم نے بتوں کی عبادت کا حکم کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ ف۴۰ جو بتوں کو پوجتے ہیں ف۴۱ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے جب انہیں وحی سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان لا چکے قوم میں ان کے سوا اور لوگ ایمان لانے والے نہیں تب آپ نے یہ دعا کی۔ ف۴۲ طوفان میں ف۴۳ بعد غرق ہونے کے ف۴۴ جو انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکتا۔ ف۴۵ اور ہلاک نہ فرمائے گا ف۴۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کو وحی سے معلوم ہو چکا تھا اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اور اپنے والدین اور مومنین و مومنات کے لیے دعا فرمائی۔

اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ

مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو ف۴۷ اوراسے جوایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی ف۴۸

ربع ۸ النصف

اٰیاتها ۲۸ ﴿۷۲﴾ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّیَّةٌ ﴿۴۰﴾ رکوعاتها ۲

سورۂ جن مکیہ ہے، اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا

تم فرماؤ ف۲ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے ف۳ میرا پڑھنا کان لگا کر سنا ف۴ تو بولے ف۵ ہم نے ایک عجیب

عَجَبًا ﴿۱﴾ لا یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ﴿۲﴾ لا وَّ

قرآن سنا ف۶ کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ف۷ تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے اور

اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ﴿۳﴾ لا وَّ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ

یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ ف۸ اور یہ کہ ہم میں کا

سَفِیْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ لا وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ

بےوقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا ف۹ اور یہ کہ ہمیں خیال تھا کہ ہرگز جن اور آدمی

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ لا وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ

اللہ پر جھوٹ نہ باندھیں گے ف۱۰ اور یہ کہ آدمیوں میں کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ

ف۴۷ کہ وہ دونوں مؤمن تھے ف۴۸ اللہ تعالٰی نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اوران کی قوم کے تمام کفار کوعذاب سے ہلاک کردیا۔ ف۱ سورۂ جن مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، اٹھائیس ۲۸ آیتیں، دوسو پچاس ۲۵۰ کلمے، آٹھ سوستر ۸۷۰ حرف ہیں۔ ف۲ اے مصطفٰے! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ ف۳ نصیبین کے جن کی تعداد مفسرین نے نو ۹ بیان کی۔ ف۴ نمازِ فجر میں بمقامِ نَخْلَہ مکۂ مکرّمہ وطائف کے درمیان ف۵ وہ جن اپنی قوم میں جاکر ف۶ جو اپنی فصاحت و بلاغت وخوبیٔ مضامین وعلومعنی میں ایسا نادر ہے کہ مخلوق کا کوئی کلام اس سے کوئی نسبت نہیں رکھتا اوراس کی یہ شان ہے ف۷ یعنی توحید وایمان کی۔ ف۸ جیسا کہ کفار، جنّ وانس کہتے ہیں۔ ف۹ جھوٹ بولتا تھا بےادبی کرتا تھا کہ اس کے لیے شریک واولاد اور بی بی بتاتا تھا۔ ف۱۰ اوراس پر افتراء نہ کریں گے اس لیے ہم ان کی باتوں کی تصدیق کرتے تھے جو کچھ وہ شانِ الٰہی میں کہتے تھے اور خداوند عالم کی طرف بی بی اور بچے کی نسبت کرتے تھے یہاں تک کہ قرآنِ کریم کی ہدایت سے ہمیں ان کا کذب وبہتان ظاہر ہوگیا۔

الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ

لیتے تھے ف۱۱ تو اس سے اور بھی ان کا تکبر بڑھا اور یہ کہ انہوں نے ف۱۲ گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے ف۱۳ کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا

نہ بھیجے گا اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا ف۱۴ تو اسے پایا کہ ف۱۵ سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے

وَّ شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّ اَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ

بھر دیا گیا ہے ف۱۶ اور یہ کہ ہم ف۱۷ پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ موقعوں پر بیٹھا کرتے تھے پھر اب ف۱۸ جو کوئی سنے

يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي

وہ اپنی تاک میں آگ کا لوکا (لپٹ) پائے ف۱۹ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ف۲۰ زمین والوں سے کوئی برائی کا

الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا

ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے کوئی بھلائی چاہی ہے اور یہ کہ ہم میں ف۲۱ کچھ نیک ہیں ف۲۲ اور کچھ

دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي

دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں ف۲۳ اور یہ کہ ہم کو یقین ہوا کہ ہرگز زمین میں اللہ کے قابو

الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ

سے نہ نکل سکیں گے اور نہ بھاگ کر اس کے قبضہ سے باہر ہوں اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی ف۲۴ اس پر ایمان لائے تو جو

يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا

اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا خوف ف۲۵ نہ زیادتی کا ف۲۶ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ

الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ

ظالم ف۲۷ تو جو اسلام لائے انھوں نے بھلائی سوچی ف۲۸ اور رہے ظالم ف۲۹

ف۱۱ جب سفر میں کسی خوفناک مقام پر اترتے تو کہتے ہم اس جگہ کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں یہاں کے شریروں سے ف۱۲ یعنی کفار قریش نے ف۱۳ اے جنّات! ف۱۴ یعنی اہلِ آسمان کا کلام سننے کے لیے آسمانِ دنیا پر جانا چاہا ف۱۵ فرشتوں کے ف۱۶ تاکہ جنّات کو اہلِ آسمان کی باتیں سننے کے لیے آسمان تک پہنچنے سے روکا جائے ف۱۷ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے ف۱۸ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ف۱۹ جس سے اس کو مارا جائے ف۲۰ ہماری اس بندش اور روک سے ف۲۱ قرآن کریم سننے کے بعد ف۲۲ مومن، مخلص، متقی و ابرار ف۲۳ فرقے فرقے مختلف۔ ف۲۴ یعنی قرآنِ پاک ف۲۵ یعنی نیکیوں یا ثواب کی کمی کا ف۲۶ بدیوں کی ف۲۷ حق سے پھرے ہوئے کافر ف۲۸ اور ہدایت و راہِ حق کو اپنا مقصود ٹھہرایا۔ ف۲۹ کافر راہ حق سے پھرنے والے۔

فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ

وہ جہنم کے ایندھن ہوئے ف۳۰ اور فرماؤ کہ مجھے یہ وحی ہوئی کہ اگر وہ ف۳۱ راہ پر سیدھے رہتے ف۳۲ تو ضرور ہم انھیں

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

وافر پانی دیتے ف۳۳ کہ اس پر انھیں جانچیں ف۳۴ اور جو اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ف۳۵ وہ اسے چڑھتے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّ اَنَّهٗ

عذاب میں ڈالے گا ف۳۶ اور یہ کہ مسجدیں ف۳۷ اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو ف۳۸ اور یہ کہ

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ ع ۱۹

جب اللہ کا بندہ ف۳۹ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا ف۴۰ تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہوجائیں ف۴۱ تم فرماؤ میں تو

اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا

اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا تم فرماؤ میں تمہارے کسی برے بھلے کا

رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

مالک نہیں تم فرماؤ ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا ف۴۲ اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ

مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

پاؤں گا مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں ف۴۳ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے ف۴۴

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

تو بےشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہاں تک کہ جب دیکھیں گے ف۴۵ جو وعدہ دیا جاتا ہے

ف۳۰ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جنّ آتشِ جہنم کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ ف۳۱ یعنی انسان ف۳۲ یعنی دینِ حق وطریقۂ اسلام پر ف۳۳ کثیر، مراد وسعتِ رزق ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ سات برس تک وہ بارش سے محروم کر دیئے گئے تھے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ لوگ ایمان لاتے تو ہم دنیا میں ان پر رزق وسیع کرتے اور انہیں کثیر پانی اور فراخیٔ عیش عنایت فرماتے ف۳۴ کہ وہ کیسی شکر گزاری کرتے ہیں۔ ف۳۵ قرآن سے یا توحید یا عبادت سے ف۳۶ جس کی شدّت دم بدم بڑھے گی۔ ف۳۷ یعنی وہ مکان جو نماز کے لیے بنائے گئے ف۳۸ جیسا کہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔ ف۳۹ یعنی سیّد عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بطنِ نَخْلَہ میں وقتِ فجر ف۴۰ یعنی نماز پڑھنے ف۴۱ کیونکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عبادت وتلاوت اور آپ کے اصحاب کی اقتداء نہایت عجیب اور پسندیدہ معلوم ہوئی اس سے پہلے انہوں نے کبھی ایسا منظر نہ دیکھا تھا اور ایسا بےمثل کلام نہ سنا تھا۔ ف۴۲ جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ''فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ'' (تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں) ف۴۳ یہ میرا فرض ہے جس کو انجام دیتا ہوں ف۴۴ اور ان پر ایمان نہ لائے ف۴۵ وہ عذاب۔

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ
تو اب جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم ف۴۶ تم فرماؤ میں نہیں جانتا

اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا
آیا نزدیک ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے یا میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا ف۴۷ غیب کا جاننے والا تو

یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ
اپنے غیب پر ف۴۸ کسی کو مسلط نہیں کرتا ف۴۹ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے ف۵۰ کہ ان کے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا
آگے پیچھے پہرا مقرر کر دیتا ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے

رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۹ ۱۴
پیام پہنچا دیئے اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

ایاتها ۲۰ ﴿۷۳﴾ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّیَّةٌ ﴿۳﴾ رکوعاتها ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ
اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

ف۴۶ کافر کی یا مومن کی یعنی اس روز کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور ملائکہ سب فرمائیں گے۔ شانِ نزول: نضر بن حارث نے کہا تھا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی ف۴۷ یعنی وقتِ عذاب کا علم غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانے ف۴۸ یعنی اپنے غیب خاص پر جس کے ساتھ وہ منفرد ہے۔ (خازن و بیضاوی وغیرہ) ف۴۹ یعنی اطلاع کامل نہیں دیتا جس سے حقائق کا کشف تام اعلیٰ درجۂ یقین کے ساتھ حاصل ہو ف۵۰ تو انہیں غیوب پر مسلط کرتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علمِ غیب ان کے لیے معجزہ ہوتا ہے اولیاء کو بھی اگرچہ غیوب پر اطلاع دی جاتی ہے مگر انبیاء کا علم باعتبارِ کشف و انجلاء اولیاء کے علم سے بہت بلند و بالا و اَرفع و اَعلیٰ ہے اور اولیاء کے علوم انبیاء ہی کے وَساطت اور انہی کے فیض سے ہوتے ہیں۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ ہے وہ اولیاء کے لیے علم غیب کا قائل نہیں اس کا خیال باطل اور احادیثِ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت سے ان کا تَمَسُّک (دلیل پکڑنا) صحیح نہیں بیان مذکورہ بالا میں اس کا اشارہ کر دیا گیا ہے سید الرُسُل خاتَم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرتضیٰ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ صحاح کی مُعْتَبَر اَحادیث سے ثابت ہے اور یہ آیت حضور کے اور تمام مرتضیٰ رسولوں کے لیے غیب کا علم ثابت کرتی ہے۔ ف۵۱ فرشتوں کو جو اُن کی حفاظت کرتے ہیں ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء محدود و محصور و متناہی ہیں۔ ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، بیس ۲۰ آیتیں، دوسو پچاسی ۲۸۵ کلمے، آٹھ سو اڑتیس ۸۳۸ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے، اس کے شانِ نزول میں کئی قول ہیں: بعض مفسرین نے

قَلِیْلًا ۙ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ

کم کرو یااس پر کچھ بڑھاؤ وف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو وف۶ بے شک عنقریب ہم تم پر ایک

قَوْلًا ثَقِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ

بھاری بات ڈالیں گے وف۷ بیشک رات کا اٹھناوف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے وف۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے وف۱۰ بیشک

لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ﴿۷﴾ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ

دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں وف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو وف۱۲ اور سب سے ٹوٹ کر

تَبْتِیْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ﴿۹﴾

اسی کے ہو رہو وف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھّم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ وف۱۴

وَ اصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِیْ وَ

اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو وف۱۵ اور مجھ پر چھوڑو

الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ۙ﴿۱۲﴾

ان جھٹلانے والے مال داروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو وف۱۶ بے شک ہمارے پاس وف۱۷ بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ

کہا کہ ابتداءِ زمانۂ وحی میں سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے ''یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ'' کہہ کر ندا کی۔ ایک قول یہ ہے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی ''یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ'' بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ رداءِ نبوت و چادرِ رسالت کے حامل ولائق۔ وف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ وف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لیے ہو باقی شب عبادت میں گزار یئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے وف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو۔ (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب وبقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اَصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدرِ واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے ''فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ''۔ وف۶ رعایتِ وُقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تابہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔ وف۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت، مراد اس سے قرآن مجید ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اَوامر نَواہی اور تکالیف شاقّہ ہیں جو مُکَلَّفِین پر بھاری ہوں گی۔ وف۸ سونے کے بعد وف۹ بہ نسبت دِن کی نماز کے وف۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شَغَب سے امن ہوتی ہے، اخلاص تام و کامل ہوتا ہے، ریاء و نمائش کا موقع نہیں ہوتا۔ وف۱۱ شب کا وقت عبادت کے لیے خوب فراغت کا ہے وف۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح، تہلیل، نماز، تلاوتِ قرآن شریف، درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قرأت کی ابتداء میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھو۔ وف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالٰی کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقہ قطع (تعلق ختم) ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے۔ وف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو وف۱۵ ''وَهٰذَا مَنْسُوْخٌ بِاٰیَةِ الْقِتَالِ'' (اور یہ حکم جہاد کی آیت سے منسوخ ہو چکا ہے) وف۱۶ بدر تک یا روزِ قیامت تک وف۱۷ آخرت میں۔

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ

اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب ۱۸ جس دن تھرتھرائیں گے زمین اور پہاڑ ۱۹

وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا

اور پہاڑ ہوجائیں گے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجے ۲۰ کہ تم پر

عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ

حاضر ناظر ہیں ۲۱ جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجے ۲۲ تو فرعون نے اس رسول کا

الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا

حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا پھر کیسے بچو گے ۲۳ اگر ۲۴ کفر کرو اس دن سے ۲۵

يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ۖۗ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

جو بچوں کو بوڑھا کردے گا ۲۶ آسمان اس کے صدمہ سے پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہوکر رہنا

ع ۱ ۱۹ ۱۲ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ

بے شک یہ نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ لے ۲۷ بے شک تمہارا رب

يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىِٕفَةٌ مِّنَ

جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب کبھی آدھی رات کبھی تہائی اور ایک جماعت

الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ

تمہارے ساتھ والی ۲۸ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو تم سے رات کا شمار نہ ہوسکے گا ۲۹

فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ

تو اس نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو ۳۰ اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں

مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش

۱۸ اُن کے لیے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی ۱۹ وہ قیامت کا دن ہوگا۔ ۲۰ سیّدِ عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۲۱ مومن کے ایمان اور کافر کے کفر کو جانتے ہیں ۲۲ حضرت موسٰی علیہ السلام ۲۳ عذابِ الٰہی سے ۲۴ دنیا میں ۲۵ یعنی قیامت کے دن جو نہایت ہولناک ہوگا ۲۶ اپنی شدتِ دہشت سے ۲۷ ایمان وطاعت اختیار کر کے ۲۸ تمہارے اَصحاب کی وہ بھی قیامِ لیل میں آپ کا اتباع کرتے ہیں۔ ۲۹ اور ضبطِ اوقات نہ کرسکو گے ۳۰ یعنی شب

اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ

کرنے وا۳ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے و۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو و۳۳ اور

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا

نماز قائم رکھو و۳۴ اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو و۳۵ اور

تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ

اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع

اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۲ / ۱۴

اٰياتها ٥٦ (٧٤) سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ٤ ركوعاتها ٢

سورۂ مدثر مکیہ ہے، اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۖ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۖ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۖ ﴿٤﴾

اے بالا پوش اوڑھنے والے و۲ کھڑے ہو جاؤ و۳ پھر ڈر سناؤ و۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو و۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو و۶

کا قیام معاف فرمایا۔ مسئلہ: اس آیت سے نماز میں مطلق قرأت کی فرضیت ثابت ہوئی۔ مسئلہ: اقل درجۂ قرأتِ مفروض ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں ہیں۔ و۳۱ یعنی تجارت یا طلبِ علم کے لیے و۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا و۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہوگیا۔ و۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مُراد ہیں۔ و۳۵ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلۂ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خُدا میں خرچ کیا جائے۔

و۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چھپن ۵۶ آیتیں، دو سو پچپن ۲۵۵ کلمے، ایک ہزار دس ۱۰۱۰ حرف ہیں۔ و۲ یہ خطاب حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے۔ شانِ نزول: حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہِ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی "یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ" میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھ کر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالا پوش اڑھاؤ انہوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انہوں نے کہا: "یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ" و۳ اپنی خواب گاہ سے و۴ قوم کو عذابِ الٰہی کا ایمان نہ لانے پر و۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انہیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔ و۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ف۷ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو ف۸ پھر جب صور

فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ

پھونکا جائے گا ف۹ تو وہ دن کڑا (سخت) دن ہے کافروں پر آسان

یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾

نہیں ف۱۰ اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ف۱۱ اور اسے وسیع مال دیا ف۱۲

وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّ مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾

اور بیٹے دیئے سامنے حاضر رہتے ف۱۳ اور میں نے اس کے لیے طرح طرح کی تیاریاں کیں ف۱۴ پھر یہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ف۱۵

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ

ہرگز نہیں ف۱۶ وہ تو میری آیتوں سے عناد رکھتا ہے قریب ہے کہ میں اسے آگ کے پہاڑ صعود پر چڑھاؤں بے شک وہ سوچا اور

قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾

دل میں کچھ بات ٹھہرائی تو اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر اس پر لعنت ہو کیسی ٹھہرائی پھر نظر اٹھا کر دیکھا

ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

پھر تیوری چڑھائی (ماتھے پر بل ڈالے) اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے اگلوں

یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَ مَاۤ

سے سیکھا یہ نہیں مگر آدمی کا کلام ف۱۷ کوئی دم جاتا ہے کہ میں اسے دوزخ میں دھنساتا ہوں اور

ف۷ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے (شادی وغیرہ میں رقم یا دوسرے تحائف) دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جس کو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دے دے گا اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شانِ نبوت بہت اَرْفَع و اَعلٰی ہے اور اس منصبِ عالی کے لائق یہی ہے کہ جس کو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو۔ ف۸ اَوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں۔ ف۹ مراد اس سے بقولِ صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔ ف۱۰ اس میں اشارہ ہے کہ وہ دن بفضلِ الٰہی مؤمنین پر آسان ہوگا۔ ف۱۱ اس کی ماں کے پیٹ میں بغیر مال و اولاد کے۔ شانِ نزول: یہ آیت ولید بن مُغِیْرَہ مَخْزُوْمِی کے حق میں نازل ہوئی وہ اپنی قوم میں وحید کے لقب سے مُلَقَّب تھا۔ ف۱۲ کھیتیاں اور کثیر مویشی اور تجارتیں۔ مجاہد سے منقول ہے کہ وہ ایک لاکھ دینار نقد کی حیثیت رکھتا تھا اور طائف میں اس کا ایسا بڑا باغ تھا جو سال کے کسی وقت پھلوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ف۱۳ جن کی تعداد دس تھی اور چونکہ مالدار تھے انہیں کسبِ معاش کے لیے سفر کی حاجت نہ تھی اس لیے سب باپ کے سامنے رہتے ان میں سے تین مشرف بہ اسلام ہوئے خالد اور ہشام اور ولید ابن ولید۔ ف۱۴ جاہ بھی دیا اور ریاست بھی عطا فرمائی، عیش بھی دیا اور طولِ عمر بھی ف۱۵ باوجود ناشکری کے ف۱۶ یہ نہ ہوگا، چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد ولید کے مال و اولاد و جاہ میں کمی شروع ہوئی یہاں تک کہ ہلاک ہوگیا۔ ف۱۷ شانِ نزول: جب "حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ" نازل ہوئی اور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا

اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَیْهَا

تم نے کیا جانا دوزخ کیا ہے نہ چھوڑے نہ لگی رکھے ف۱۸ آدمی کی کھال اتار لیتی ہے ف۱۹ اس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىِٕكَةً وَّ مَا جَعَلْنَا

اُنیس داروغہ ہیں ف۲۰ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ نہ کئے مگر فرشتے اور ہم نے

عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ

ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کی جانچ کو ف۲۱ اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے ف۲۲ اور

یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا وَّ لَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ایمان والوں کا ایمان بڑھے ف۲۳ اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ لِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْكٰفِرُوْنَ

شک نہ رہے اور دل کے رُوگی ف۲۴ اور کافر کہیں

مَا ذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ

اس اچنبے (تعجب) کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے

کہ خدا کی قسم میں نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دل کشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ قریش کو اس کی ان باتوں سے بہت غم ہوا اور ان میں مشہور ہو گیا کہ ولید آبائی دین سے بَرگشتہ (پھر گیا) ہو گیا، ابوجہل نے ولید کو ہموار کرنے کا ذمہ لیا اور اس کے پاس آکر بہت غمزدہ صورت بنا کر بیٹھ گیا ولید نے کہا: کیا غم ہے؟ ابوجہل نے کہا: غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہو گیا ہے قریش تیرے خرچ کے لیے روپیہ جمع کر دیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے کلام کی تعریف اس لیے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان کا بچا کھانا مل جائے، اس پر اسے بہت طیش آیا اور کہنے لگا کہ کیا قریش کو میرے مال و دولت کا حال معلوم نہیں ہے اور کیا محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی سیر ہو کر کھانا بھی کھایا ہے ان کے دسترخوان پر کیا بچے گا پھر ابوجہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا تمہارا خیال ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی کی کوئی بات دیکھی سب نے کہا: ہرگز نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کاہن سمجھتے ہو کیا تم نے انہیں کبھی کہانت کرتے دیکھا ہے، سب نے کہا: نہیں، کہا: تم انہیں شاعر گمان کرتے ہو کیا تم نے کبھی انہیں شعر کہتے پایا، سب نے کہا: نہیں، کہنے لگا: تم انہیں کذّاب کہتے ہو کیا تمہارے تجربہ میں کبھی انہوں نے جھوٹ بولا، سب نے کہا: نہیں اور قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور تھا کہ قریش آپ کو امین کہا کرتے تھے یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے تو ولید سوچ کر بولا کہ بات یہ ہے کہ وہ جادوگر ہیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ان کی بدولت رشتہ دار رشتہ دار سے باپ بیٹے سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادوگر کا کام ہے اور جو قرآن وہ پڑھتے ہیں وہ دل میں اثر کر جاتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ وہ جادو ہے اس آیت کریمہ میں اس کا ذکر فرمایا گیا۔ ف۱۸ یعنی نہ کسی مستحق عذاب کو چھوڑے نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے بلکہ مستحق عذاب کو گرفتار کرے اور گرفتار کو جلائے اور جب جل جائیں پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں۔ ف۱۹ جلا کر۔ ف۲۰ فرشتے۔ ایک مالک اور اٹھارہ ان کے ساتھی۔ ف۲۱ کہ حکمتِ الٰہی پر اعتماد نہ کر کے اس تعداد میں کلام کریں اور کہیں انیس کیوں ہوئے۔ ف۲۲ یعنی یہود کو یہ تعداد اپنی کتابوں کے موافق دیکھ کر سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدق کا یقین حاصل ہو ف۲۳ یعنی اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان کا اعتقاد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اور زیادہ ہو اور جان لیں کہ حضور جو کچھ فرماتے ہیں وہ وحیِ الٰہی ہے اس لیے کتب سابقہ سے مطابق ہوتی ہے ف۲۴ جن کے دلوں میں نفاق ہے۔

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى

جسے چاہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ ف۲۵ تو نہیں مگر آدمی

لِلْبَشَرِ ؏ ۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۳۲ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۳۳ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۳۴ ع ۳۱/۱۵

کے لیے نصیحت ہاں ہاں چاند کی قسم اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جب اُجالا ڈالے ف۲۶

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۳۵ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۳۶ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

بے شک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں کی ایک ہے آدمیوں کو ڈراؤ اُسے جو تم میں چاہے کہ

يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۳۷ ؕ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ

آگے آئے ف۲۷ یا پیچھے رہے ف۲۸ ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی

الْيَمِيْنِ ۳۹ ؕ فِيْ جَنّٰتٍ ؕ يَتَسَآءَلُوْنَ ۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۴۱ مَا سَلَكَكُمْ مع ۱۶

طرف والے ف۲۹ باغوں میں پوچھتے ہیں مجرموں سے تمہیں کیا بات دوزخ

فِيْ سَقَرَ ۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۴۴

میں لے گئی وہ بولے ہم ف۳۰ نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے ف۳۱

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۴۵ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۴۶

اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو ف۳۲ جھٹلاتے رہے

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۴۷ ؕ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۴۸ ؕ فَمَا لَهُمْ

یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انھیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ف۳۳ تو انھیں کیا ہوا

عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۴۹ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۵۰ فَرَّتْ مِنْ

نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں ف۳۴ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کہ شیر سے

قَسْوَرَةٍ ۵۱ ؕ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۵۲

بھاگے ہوں ف۳۵ بلکہ ان میں کا ہر شخص چاہتا ہے کہ کھلے صحیفے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں ف۳۶

ف۲۵ یعنی جہنّم اور اس کی صفت یا آیاتِ قرآن ف۲۶ خوب روشن ہوجائے ف۲۷ خیر یا جنّت کی طرف ایمان لاکر ف۲۸ کفر اختیار کرکے اور برائی و عذاب میں گرفتار ہو۔ ف۲۹ یعنی مومنین وہ گروی نہیں وہ نجات پانے والے ہیں اور انہوں نے نیکیاں کر کے اپنے آپ کو آزاد کرالیا ہے وہ اپنے رب کی رحمت سے مُنتفع ہیں۔ ف۳۰ دنیا میں ف۳۱ یعنی مساکین پر صدقہ نہ کرتے تھے ف۳۲ جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور جزا دی جائے گی مراد اس سے روزِ قیامت ہے ف۳۳ یعنی انبیاء، ملائکہ، شہداء،

كَلَّا ؕ بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ۝۵۳ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ۝۵۴ فَمَنْ شَآءَ

ہرگز نہیں بلکہ ان کو آخرت کا ڈر نہیں ۳۷ ہاں ہاں بے شک وہ ۳۸ نصیحت ہے تو جو چاہے

ذَكَرَهٗ ؕ۝۵۵ وَ مَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى

اس سے نصیحت لے اور وہ کیا نصیحت مانیں مگر جب اللہ چاہے وہی ہے ڈرنے کے لائق

وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۠۝۵۶ ع ۲

اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا

اٰیاتها ۴۰ | (۷۵) سُوْرَةُ الْقِیٰمَةِ مَكِّیَّةٌ (۳۱) | رکوعاتها ۲

سورۂ قیامہ مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ۝۱ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ۝۲ اَیَحْسَبُ

روزِ قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۲ کیا آدمی ف۳

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ۝۳ بَلٰى قٰدِرِیْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ۝۴

یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنا دیں ف۴

صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شافع کیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے کافروں کی شفاعت نہ کریں گے تو جو ایمان نہیں رکھتے انہیں شفاعت بھی میسر نہ آئے گی۔ ف۳۴ یعنی مواعظِ قرآن سے اعراض کرتے ہیں۔ ف۳۵ یعنی مشرکین نادانی و بے وقوفی میں گدھے کی مثل ہیں جس طرح شیر کو دیکھ کر وہ بھاگتا ہے اسی طرح یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن سن کر بھاگتے ہیں ف۳۶ کفار قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم ہرگز آپ کی اتباع نہ کریں گے جب تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے فلاں بن فلاں کے نام ہم اس میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا حکم دیتے ہیں۔ ف۳۷ کیونکہ اگر انہیں آخرت کا خوف ہوتا تو ادلہ قائم ہونے اور معجزات ظاہر ہونے کے بعد اس قسم کی سرکشانہ حیلہ بازیاں نہ کرتے۔ ف۳۸ قرآن شریف ف۱ سورۂ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، چالیس ۴۰ آیتیں، ایک سو ننانوے ۱۹۹ کلمے، چھ سو بانوے ۶۹۲ حرف ہیں۔ ف۲ باوجود متقی و کثیرُ الطاعۃ ہونے کے کہ تم مرنے کے بعد ضرور اٹھائے جاؤ گے۔ ف۳ یہاں آدمی سے مراد کافر منکرِ بَعث ہے۔ شانِ نزول: یہ آیت عَدِی بن رَبیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کر دے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑ کر دور دراز مقامات میں منتشر ہو جانے سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔ ف۴ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کر دیں اور ان کی ہڈیاں ان کے موقع پر پہنچا دیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دے دی جائیں تو بڑی کا کیا کہنا۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ۝۵ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؕ۝۶ فَاِذَا

بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۵ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن

بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ۝۷ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۙ۝۸ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۙ۝۹ يَقُوْلُ

آنکھ چوندھیائے گی ف۶ اور چاند گہے گا ف۷ اور سورج اور چاند ملادیئے جائیں گے ف۸ اس دن

الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۚ۝۱۰ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ۝۱۱ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىٕذِ

آدمی کہے گا کدھر بھاگ کرجاؤں ف۹ ہرگز نہیں کوئی پناہ نہیں اس دن تیرے رب ہی کی طرف جاکر

الْمُسْتَقَرُّ ؕ۝۱۲ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ؕ۝۱۳ بَلِ الْاِنْسَانُ

ٹھہرنا ہے ف۱۰ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا ف۱۱ بلکہ آدمی

عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ۝۱۴ وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ؕ۝۱۵ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن

لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ۝۱۶ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚۖ۝۱۷ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ

کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۱۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۱۳ اور پڑھنا ف۱۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۱۵ اس وقت اُس

قُرْاٰنَهٗ ۚ۝۱۸ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ۝۱۹ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ۝۲۰ وَ

پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۱۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۱۷ اور

تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ۝۲۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ۝۲۲ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ۝۲۳

آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۱۸ تروتازہ ہوں گے ف۱۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۲۰

ف۵ انسان کا انکارِ بعث اشتباہ اور عدمِ دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحالِ سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریقِ استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا۔ (جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اس کے سامنے ہے سعید بن جُبَیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مُقدّم کرتا ہے اور توبہ کو مُؤخّر یہی کہتا رہتا ہے اب توبہ کروں گا اب عمل کروں گا یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ف۶ اور حیرت دامن گیر ہوگی ف۷ تاریک ہوجائے گا اور روشنی زائل ہوجائے گی۔ ف۸ یہ ملا دینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کریں گے یا بے نور ہونے میں۔ ف۹ جو اس حال و دہشت سے رہائی ملے ف۱۰ تمام خَلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائے گا جزا دی جائے گی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ ف۱۱ جو اس نے کیا ہے ف۱۲ شانِ نزول: سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہنچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبانِ اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالٰی نے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآنِ کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبانِ اَقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمہ کرم پر لیا اور یہ آیتِ کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرمادیا۔ ف۱۳ آپ کے سینہ پاک میں ف۱۴ آپ کا ف۱۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے ف۱۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہوجاتی تب پڑھتے تھے۔ ف۱۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے۔ ف۱۸ یعنی روزِ قیامت۔ ف۱۹ اللہ تعالٰی کے

وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍۭ بَاسِرَةٌۙ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌؕ ﴿٢٥﴾ كَلَّاۤ اِذَا

اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف٢١ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر کو توڑ دے ف٢٢ ہاں ہاں جب

بَلَغَتِ التَّرَاقِیَۙ ﴿٢٦﴾ وَ قِیْلَ مَنْ سکتة رَاقٍۙ ﴿٢٧﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُۙ ﴿٢٨﴾ وَ

جان گلے کو پہنچ جائے گی ف٢٣ اور لوگ کہیں گے ف٢٤ کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرے ف٢٥ اور وہ ف٢٦ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف٢٧ اور

الْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِۙ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ یَوْمَىٕذِ ﹰالْمَسَاقُؕ۠ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ

ع ١٧

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف٢٨ اس دن تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف٢٩ اس نے ف٣٠ نہ تو سچ مانا ف٣١

وَ لَا صَلّٰىۙ ﴿٣١﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىۙ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰىؕ ﴿٣٣﴾

اور نہ نماز پڑھی ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ف٣٢ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف٣٣

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ ﴿٣٥﴾ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ

تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف٣٤ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ

سُدًىؕ ﴿٣٦﴾ اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰىۙ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

دیا جائے گا ف٣٥ کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف٣٦ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف٣٧

نعمت وکرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مؤمنین کا حال ہے۔ ف٢٠ انہیں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدارِ الٰہی میسر آئے گا یہی اہلِ سنت کا عقیدہ قرآن وحدیث واجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا۔ ف٢١ سیاہ، تاریک، غمزدہ، مایوس، یہ کفار کا حال ہے۔ ف٢٢ یعنی وہ شدّتِ عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ ف٢٣ وقتِ موت ف٢٤ جو اس کے قریب ہوں گے ف٢٥ تاکہ اس کو شفا حاصل ہو ف٢٦ یعنی مرنے والا ف٢٧ کہ اہلِ مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے۔ ف٢٨ یعنی موت کی کرب وسختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اس کے ساتھ آخرت کی سختیاں۔ ف٢٩ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی ان میں فیصلہ فرمائے گا۔ ف٣٠ یعنی انسان نے، مراد اس سے ابوجہل ہے۔ ف٣١ رسالت اور قرآن کو ف٣٢ ایمان لانے سے ف٣٣ متکبرانہ شان سے، اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف٣٤ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا "اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی" یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد! (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ، قوی، زورآور، صاحب شوکت وقوّت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگِ بدر میں ابوجہل ذلت وخواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا، نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے، اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت۔ دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں۔ تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا۔ چوتھی خرابی عذابِ جہنم۔ ف٣٥ کہ نہ اس پر امر ونہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اُسے آخرت میں جزا دی جائے ایسا نہیں ف٣٦ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے۔ ف٣٧ انسان بنایا۔

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ

پھر ٹھیک بنایا و۳۸ تو اس سے و۳۹ دو جوڑے بنائے ف۴۰ مرد اور عورت کیا جس نے یہ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۲ ۱۸

کچھ کیا وہ مُردے نہ جلا سکے گا

اٰیاتها ۳۱ ﴿۷۶ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ۹۸﴾ رکوعاتها ۲

سورۂ دہر مدنیہ ہے، اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا

بےشک آدمی پر ف۲ ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا ف۳ بیشک ہم نے

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾

آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے ف۴ کہ اسے جانچیں ف۵ تو اُسے سنتا دیکھتا کر دیا ف۶

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

بےشک ہم نے اسے راہ بتائی ف۷ یا حق ماننا ف۸ یا ناشکری کرتا ف۹ بےشک ہم نے کافروں

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ

کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں ف۱۰ اور طوق ف۱۱ اور بھڑکتی آگ ف۱۲ بےشک نیک پئیں گے اس جام میں سے

كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿۵﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

جس کی مِلَونی (آمیزش) کافور ہے وہ کافور کیا؟ ایک چشمہ ہے ف۱۳ جس میں سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے اپنے محلوں میں اسے جہاں چاہیں

و۳۸ اس کے اعضاء کو کامل کیا اس میں روح ڈالی و۳۹ یعنی منی سے یا انسان سے ف۴۰ دو صفتیں پیدا کیں ف۱ سورۂ دہر اس کا نام سورۂ انسان بھی ہے۔ مجاہد و قتادہ اور جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے، بعض نے اس کو مکیہ کہا ہے۔ اس میں دو ۲ رکوع، اکتیس ۳۱ آیتیں، دو سو چالیس ۲۴۰ کلمے اور ایک ہزار چوّن ۱۰۵۴ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حضرت آدم علیہ السلام پر نفخ روح سے پہلے چالیس سال کا ف۳ کیونکہ وہ ایک مٹی کا خمیر تھا نہ کہیں اس کا ذکر تھا نہ اس کو کوئی جانتا تھا نہ کسی کو اس کی پیدائش کی حکمتیں معلوم تھیں اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے انسان سے جنس مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ۔ ف۴ مرد و عورت کی ف۵ مُکَلَّف کر کے اپنے اَمر و نَہی سے۔ ف۶ تاکہ دلائل کا مشاہدہ اور آیات کا اِستماع کر سکے۔ ف۷ دلائل قائم کر کے رسول بھیج کر کتابیں نازل فرما کر تاکہ ہو ف۸ یعنی مومن سعید ف۹ کافر شقی۔ ف۱۰ جنہیں باندھ کر دوزخ کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ ف۱۱ جو گلوں میں ڈالے جائیں گے ف۱۲ جس میں جلائے جائیں گے۔ ف۱۳ جنت میں۔

تَفْجِيْرًا ۝٦ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧

بہا کر لے جائیں گے وﮪ۱ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں وﮫ۱ اور اُس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی وﮬ۱ پھیلی ہوئی ہے وﮭ۱

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ

اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر وﮮ۱ مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص

لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا

اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن

يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً

کا ڈر ہے جو بہت تُرش نہایت سخت ہے و۱۹ تو انھیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچا لیا اور انھیں تازگی

وَّسُرُوْرًا ۝١١ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا

اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انھیں جنت اور ریشمی کپڑے صِلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر

عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣ وَدَانِيَةً

تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر و۲۰ اوراس کے و۲۱

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ

سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے و۲۲ اور ان پر چاندی کے برتنوں

وﮪ۱ ابرار کے ثواب بیان فرمانے کے بعد ان کے اعمال کا ذکر فرمایا جاتا ہے جو اس ثواب کا سبب ہوئے۔ وﮫ۱ مَنّت یہ ہے کہ جو چیز آدمی پر واجب نہیں ہے وہ کسی شرط سے اپنے اوپر واجب کرے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا مریض اچھا ہو یا میرا مسافر بخیر واپس آئے تو میں راہِ خدا میں اس قدر صدقہ دوں گا یا اتنی رکعتیں نماز پڑھوں گا اس نذر کی وفا واجب ہوتی ہے، معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ طاعت وعبادات اور شرع کے واجبات کے عامل ہیں حتیٰ کہ جو طاعاتِ غیر واجبہ اپنے اوپر نذر سے واجب کر لیتے ہیں اس کو بھی ادا کرتے ہیں۔ وﮬ۱ یعنی شدت اور سختی وﮭ۱ قتادہ نے کہا کہ اس دن کی شدت اس قدر پھیلی ہوئی ہے کہ آسمان پھٹ جائیں گے ستارے گر پڑیں گے چاند سورج بے نور ہو جائیں گے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کوئی عمارت باقی نہ رہے گی اس کے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ ان کے اعمال ریا ونمائش سے خالی ہیں۔ وﮮ۱ یعنی ایسی حالت میں جبکہ خود انہیں کھانے کی حاجت وخواہش ہو اور بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کھلاتے ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ آیت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے حق میں نازل ہوئی، حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہوئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی اللہ تعالیٰ نے صحت دی نذر کی وفا کا وقت آیا سب صاحبوں نے روزے رکھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک یہودی سے تین صاع (صاع ایک پیمانہ ہے) جَو لائے حضرت خاتونِ جنت نے ایک ایک صاع تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین ایک روز یتیم ایک روز اسیر آیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا گیا۔ و۱۹ لہٰذا ہم اپنے عمل کی جزاء یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے یہ عمل اس لیے ہے کہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں و۲۰ یعنی گرمی یا سردی کی کوئی تکلیف وہاں نہ ہوگی و۲۱ یعنی بہشتی درختوں کے و۲۲ کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں خوشے بآسانی لے سکیں۔

مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرَاۡ ۟ۙ﴿١٥﴾ قَوَارِیْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا

اور کوزوں کا دور ہو گا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے و٢٣ ساقیوں نے انھیں پورے

تَقْدِیْرًا ﴿١٦﴾ وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿١٧﴾ عَیْنًا

اندازہ پر رکھا ہوگا و٢٤ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے و٢٥ جس کی ملونی ادرک ہوگی و٢٦ وہ ادرک کیا ہے

فِیْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِیْلًا ﴿١٨﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا

جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سَلْسَبِیل کہتے ہیں و٢٧ اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے و٢٨ جب

رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ

تو انھیں دیکھے تو انھیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے و٢٩ اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے و٣٠ اور

مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿٢٠﴾ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ؗ وَّ حُلُّوْۤا

بڑی سلطنت و٣١ ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے و٣٢ اور قنادیز کے و٣٣ اور انھیں

اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ

چاندی کے کنگن پہنائے گئے و٣٤ اور انھیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی و٣٥ ان سے فرمایا جائے گا

لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۧ﴿٢٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ ع ٢٢ ١٩

یہ تمہارا صلہ ہے و٣٦ اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی و٣٧ بے شک ہم نے تم پر و٣٨

و٢٣ جنتی برتن چاندی کے ہوں گے اور چاندی کے رنگ اور اس کے حسن کے ساتھ مثل آبگینہ کے صاف شفاف ہوں گے کہ ان میں جو چیز پی جائے گی وہ باہر سے نظر آئے گی۔ و٢٤ یعنی پینے والوں کی رغبت کی قدر نہ اس سے کم نہ زیادہ، یہ سلیقہ جنتی خُدّام کے ساتھ خاص ہے دنیا کے ساقیوں کو میسر نہیں۔ و٢٥ شراب طَہور کے و٢٦ اس کی آمیزش سے شراب کی لذت اور زیادہ ہو جائے گی۔ و٢٧ مقربین تو خالص اسی کو پئیں گے اور باقی اہلِ جنت کی شرابوں میں اس کی آمیزش ہوگی یہ چشمہ زیر عرش سے جنت عدن ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔ و٢٨ جو نہ کبھی مریں گے نہ بوڑھے ہوں گے نہ ان میں کوئی تَغیُّر آئے گا نہ خدمت سے اکتائیں گے ان کے حسن کا یہ عالم ہوگا و٢٩ یعنی جس طرح فرش مُصَفّٰی پر گوہر آبدار غلطاں ہو اس حسن وصفا کے ساتھ جنتی غلمان مشغول خدمت ہوں گے۔ و٣٠ جس کا وصف بیان میں نہیں آ سکتا و٣١ جس کی حد ونہایت نہیں نہ اس کو زوال نہ جنتی کو وہاں سے انتقال، وسعت کا یہ عالم کہ ادنیٰ مرتبہ کا جنتی جب اپنے ملک میں نظر کرے گا تو ہزار برس کی راہ تک ایسے ہی دیکھے گا جیسے اپنے قریب کی جگہ دیکھتا ہو شوکت وشکوہ یہ ہوگا کہ ملائکہ بے اجازت نہ آئیں گے۔ و٣٢ یعنی باریک ریشم کے و٣٣ یعنی دبیز ریشم کے و٣٤ حضرت ابن مُسَیَّب رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہر ایک جنتی کے ہاتھ میں تین کنگن ہوں گے ایک چاندی کا ایک سونے کا ایک موتی کا۔ و٣٥ جو نہایت پاک صاف نہ اسے کسی کا ہاتھ لگا نہ کسی نے چھوا نہ وہ پینے کے بعد شراب دنیا کی طرح جسم کے اندر سڑ کر بَول (پیشاب) بنے بلکہ اس کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ جسم کے اندر اتر کر پاکیزہ خوشبو بن کر جسم سے نکلتی ہے اہلِ جنت کو کھانے کے بعد شراب پیش کی جائے گی اس کو پینے سے ان کے پیٹ صاف ہو جائیں گے اور جو انہوں نے کھایا ہے وہ پاکیزہ خوشبو بن کر ان کے جسموں سے نکلے گا اور ان کی خواہشیں اور رغبتیں پھر تازہ ہو جائیں گی۔ و٣٦ یعنی تمہاری اطاعت وفرمانبرداری کا۔ و٣٧ کہ تم سے تمہارا رب راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔ و٣٨ اے سیّد عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

قرءحفص بغیر الالف فی الوصل فیهما وقف على الاول بالالف وعلى الثانی بغیر الالف۔

الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿٢٣﴾ؕ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ

قرآن بتدریج اتارا ف۳۹ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو ف۴۰ اور ان میں کسی گنہگار یا ناشکرے کی

كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾ۚ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿٢٥﴾ۖۚ وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ

بات نہ سنو ف۴۱ اور اپنے رب کا نام صبح و شام یاد کرو ف۴۲ اور کچھ رات میں اسے سجدہ کرو ف۴۳

لَهٗ وَ سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَ یَذَرُوْنَ

اور بڑی رات تک اس کی پاکی بولو ف۴۴ بےشک یہ لوگ ف۴۵ پاؤں تلے کی عزیز رکھتے ہیں ف۴۶

وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿٢٧﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْۚ وَ اِذَا

اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑے بیٹھے ہیں ف۴۷ ہم نے انھیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب

شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿٢٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌۚ فَمَنْ شَآءَ

چاہیں ف۴۸ ان جیسے اور بدل دیں ف۴۹ بےشک یہ نصیحت ہے ف۵۰ تو جو چاہے

اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿٢٩﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُؕ اِنَّ

اپنے رب کی طرف راہ لے ف۵۱ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۵۲ بےشک

اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿٣٠﴾ۗۖ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖؕ وَ

اللہ علم و حکمت والا ہے اپنی رحمت میں لیتا ہے ف۵۳ جسے چاہے ف۵۴ اور

ع ٢ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿٣١﴾ع

ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ف۵۵

ف۳۹ آیت آیت کرکے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمتیں ہیں۔ ف۴۰ رسالت کی تبلیغ فرما کر اور اس میں مشقتیں اٹھا کر اور دشمنانِ دین کی ایذائیں برداشت کر کے ف۴۱ شانِ نزول: عتبہ بن ربیعہ اور ولید ابنِ مغیرہ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ اس کام سے باز آئیے یعنی دین سے، عتبہ نے کہا کہ آپ ایسا کریں تو میں اپنی بیٹی آپ کو بیاہ دوں اور بغیر مہر کے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں ولید نے کہا کہ میں آپ کو اتنا مال دے دوں کہ آپ راضی ہو جائیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۴۲ نماز میں، صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر مراد ہیں۔ ف۴۳ یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھو، اس آیت میں پانچوں نمازوں کا ذکر فرمایا گیا۔ ف۴۴ یعنی فرائض کے بعد نوافل پڑھتے رہو، اس میں نمازِ تہجد آ گئی۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مراد ذکرِ لسانی ہے مقصود یہ ہے کہ روز و شب کے تمام اوقات میں دل اور زبان سے ذکرِ الٰہی میں مشغول رہو۔ ف۴۵ یعنی کفار ف۴۶ یعنی محبتِ دنیا میں گرفتار ہیں ف۴۷ یعنی روزِ قیامت کو جس کے شدائد کفار پر بہت بھاری ہوں گے نہ اس پر ایمان لاتے ہیں نہ اس دن کے لیے عمل کرتے ہیں۔ ف۴۸ انہیں ہلاک کر دیں اور بجائے اُن کے ف۴۹ جو اطاعت شعار ہوں۔ ف۵۰ مخلوق کے لیے ف۵۱ اس کی اطاعت بجا لا کر اور اس کے رسول کی اِتباع کر کے۔ ف۵۲ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ ف۵۳ یعنی جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ف۵۴ ایمان عطا فرما کر۔ ف۵۵ ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

(اٰیاتها ۵۰) (۷۷ سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۳) (ركوعاتها ۲)

سورۂ مرسلٰت مکیہ ہے، اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار ف۲ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ف۳

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا

پھر حق ناحق کو خوب جدا کرنے والیاں پھر ان کی قسم جو ذکر کا اِلقا کرتی ہیں ف۴ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو بے شک

تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾

جس بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ف۵ ضرور ہونی ہے ف۶ پھر جب تارے مَحو کردیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ

اور جب پہاڑ غبار کرکے اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا وقت آئے ف۷ کس دن کے لیے

اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ

ٹھہرائے گئے تھے روزِ فیصلہ کے لیے اور تو کیا جانے وہ روزِ فیصلہ کیسا ہے ف۸ جھٹلانے والوں

ف۱ سورۂ مُرْسَلات مکیہ ہے اس میں دو ۲ رکوع، پچاس ۵۰ آیتیں، ایک سو اسی ۱۸۰ کلمے، آٹھ سو سولہ ۸۱۶ حرف ہیں۔ شانِ نزول: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ وَالْمُرْسَلات شبِ جنّ میں نازل ہوئی ہم سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رکابِ سعادت میں تھے جب مِنٰی کی غار میں پہنچے وَالْمُرْسَلات نازل ہوئی ہم حضور سے اس کو پڑھتے تھے اور حضور اس کی تلاوت فرماتے تھے اچانک ایک سانپ نے جَست کی ہم اس کو مارنے کے لیے لپکے وہ بھاگ گیا حضور نے فرمایا: تم اس کی برائی سے بچائے گئے وہ تمہاری برائی سے۔ یہ غارِ مِنٰی میں غارِ وَالْمُرْسَلات کے نام سے مشہور ہے۔ ف۲ ان آیتوں میں جو قسمیں مذکور ہیں وہ پانچ صفات ہیں جن کے موصوفات ظاہر میں مذکور نہیں اسی لیے مفسرین نے ان کی تفسیر میں بہت وجوہ ذکر کی ہیں بعض نے یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی قرار دی ہیں، بعض نے ملائکہ کی، بعض نے آیاتِ قرآن کی، بعض نے نفوسِ کاملہ کی جو استکمال کے لیے ابدان کی طرف بھیجے جاتے ہیں پھر وہ ریاضتوں کے جھونکوں سے ماسوائے حق کو اڑا دیتے ہیں پھر تمام اعضاء میں اس اثر کو پھیلاتے ہیں پھر حق بالذّات اور باطل فی نفسہٖ میں فرق کرتے ہیں اور ذاتِ الٰہی کے سوا ہر شے کو ہالک دیکھتے ہیں پھر ذکر کا القاء کرتے ہیں اس طرح کہ دلوں میں اور زبانوں پر اللہ تعالٰی کا ذکر ہی ہوتا ہے اور ایک وجہ یہ ذکر کی ہے کہ پہلی تین صفتوں سے ہوائیں مراد ہیں اور باقی دو سے فرشتے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ قسم ان ہواؤں کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں پھر زور سے جھونکے دیتی ہیں، ان سے مراد عذاب کی ہوائیں ہیں (خازن وجمل وغیرہ) ف۳ یعنی وہ رحمت کی ہوائیں جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، اس کے بعد جو صفتیں مذکور ہیں وہ قولِ اخیر پر جماعاتِ ملائکہ کی ہیں۔ ابنِ کثیر نے کہا کہ فَارِقَات و مُلْقِیَات سے جماعاتِ ملائکہ مراد ہونے پر اجماع ہے۔ ف۴ انبیاء و مرسلین کے پاس وحی لاکر ف۵ یعنی بَعْث و عذاب اور قیامت کے آنے کا ف۶ کہ اس کے ہونے میں کچھ بھی شک نہیں۔ ف۷ وہ امتوں پر گواہی دینے کے لیے جمع کئے جائیں۔ ف۸ اور اس کے ہول و شدت کا کیا عالم ہے۔

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٥ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٦ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

کی اُس دن خرابی ف۹ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا ف۱۰ پھر پچھلوں کو ان کے

الْاٰخِرِيْنَ ۝١٧ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝١٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

پیچھے پہنچائیں گے ف۱۱ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١٩ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝٢٠ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ

والوں کی خرابی کیا ہم نے تمہیں ایک بےقدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ف۱۲ پھر اسے ایک محفوظ

مَّكِيْنٍ ۝٢١ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝٢٢ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝٢٣ وَيْلٌ

جگہ میں رکھا ف۱۳ ایک معلوم اندازہ تک ف۱۴ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ف۱۵ اس دن

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝٢٥ اَحْيَآءً وَّ

جھٹلانے والوں کی خرابی کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا تمہارے زندوں اور

اَمْوَاتًا ۝٢٦ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝٢٧

مُردوں کی ف۱۶ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے ف۱۷ اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا ف۱۸

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٢٨ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝٢٩

اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۱۹ چلو اس کی طرف ف۲۰ جسے جھٹلاتے تھے

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝٣٠ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ

چلو اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں ف۲۱ نہ سایہ دے ف۲۲ نہ لپٹ سے

اللَّهَبِ ۝٣١ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝٣٢ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣ وَيْلٌ

بچائے ف۲۳ بےشک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے ف۲۴ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں اس دن

ف۹ جو دنیا میں توحید و نبوت اور روزِ آخرت اور بعث و حساب کے منکر تھے۔ ف۱۰ دنیا میں عذاب نازل کرکے جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف۱۱ یعنی جو پہلی امتوں کے مُکذِّبِین کی راہ اختیار کرکے سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں انہیں بھی پہلوں کی طرح ہلاک فرمائیں گے۔ ف۱۲ یعنی نطفہ سے ف۱۳ یعنی رحم میں ف۱۴ وقتِ ولادت تک جس کو اللّٰہ تعالٰی جانتا ہے۔ ف۱۵ اندازہ فرمانے پر۔ (جمل) ف۱۶ کہ زندے اس کی پشت پر جمع رہتے ہیں اور مردے اس کے بطن میں۔ ف۱۷ بلند پہاڑوں کے۔ ف۱۸ زمین میں چشمے اور مَنبَع پیدا کرکے، یہ تمام باتیں مُردوں کو زندہ کرنے سے زیادہ عجیب ہیں۔ ف۱۹ اور روزِ قیامت کافروں سے کہا جائے گا کہ جس آگ کا تم انکار کرتے تھے اس کی طرف جاؤ۔ ف۲۰ یعنی اس عذاب کی طرف ف۲۱ اس سے جہنّم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جائے گا، ایک کفار کے سروں پر ایک اُن کے دائیں اور ایک اُن کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللّٰہ تعالٰی کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔ اس کے بعد جہنّم کے دھوئیں کی شان بیان فرمائی جاتی ہے کہ وہ ایسا ہے کہ ف۲۲ جس سے اس دن کی

يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

جھٹلانے والوں کی خرابی یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے ف۲۵ اور نہ انہیں اجازت ملے

فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

کہ عذر کریں ف۲۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی یہ ہے فیصلہ کا دن ہم نے

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ

تمہیں جمع کیا ف۲۷ اور سب اگلوں کو ف۲۸ اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو ف۲۹ اس دن جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا ع ۲۱

والوں کی خرابی بےشک ڈر والے ف۳۰ سایوں اور چشموں میں ہیں اور میووں میں سے جو کچھ

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا

ان کا جی چاہے ف۳۱ کھاؤ اور پیو رچتا ہوا ف۳۲ اپنے اعمال کا صلہ ف۳۳ بے شک

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا

نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ف۳۴ کچھ دن کھالو

وَ تَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

اور برت لو ف۳۵ ضرور تم مجرم ہو ف۳۶ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی اور

گرمی سے کچھ امن پاسکیں ف۲۳ آتش جہنم کی ف۲۴ اتنی اتنی بڑی ف۲۵ نہ کوئی ایسی حجت پیش کرسکیں گے جو انہیں کام دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ ف۲۶ اور درحقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کردی گئیں اور آخرت کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہیں رکھی گئی البتہ انہیں یہ خیال فاسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناسپاسی (ناشکری) کی۔ ف۲۷ اے سیّدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والو! ف۲۸ جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جائے گا اور تمہیں انہیں سب کو عذاب کیا جائے گا ف۲۹ اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچالو۔ یہ اِنتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔ ف۳۰ جو عذابِ الٰہی کا خوف رکھتے تھے جنتی درختوں کے ف۳۱ اس سے لذت اٹھاتے ہیں، اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو ان کے حسبِ مرضی نعمتیں ملیں گی بخلاف دنیا کے کہ یہاں آدمی کو جو میسر آتا ہے اسی پر راضی ہونا پڑتا ہے اور اہلِ جنت سے کہا جائے گا ف۳۲ لذیذ خالص جس میں ذرا بھی تَنَغُّص (بدمزگی) کا شائبہ نہیں ف۳۳ ان طاعات کا جو تم دنیا میں بجالائے تھے ف۳۴ اس کے بعد تہدید کے طور پر کفار کو خطاب کیا جاتا ہے کہ اے دنیا میں تکذیب کرنے والو! تم دنیا میں ف۳۵ اپنی موت کے وقت تک ف۳۶ کافر ہو دائمی عذاب کے مستحق ہو۔

وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمُ ارۡكَعُوۡا لَا یَرۡكَعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿۴۹﴾

جب ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو نہیں پڑھتے اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی

ع ۲ ۲۲

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَهٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ع

پھر اس ۳۷ کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ۳۸

۳۷ قرآن شریف ۳۸ یعنی قرآن شریف کتبِ الٰہیہ میں سب سے آخر کتاب ہے اور بہت ظاہر معجزہ ہے اس پر ایمان نہ لائے تو پھر ایمان لانے کی کوئی صورت نہیں۔

آیاتہا ۴۰ | ۷۸ سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰ | رکوعاتہا ۲

سورۂ نبا مکیہ ہے، اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ② الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ

مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ

کئی راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ⑧ وَّجَعَلْنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ ⑩ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ ⑪

نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لئے بنایا ف۱۲

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ ⑬ وَّاَنْزَلْنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں (تعمیر کیں) ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور بھری

ف۱ سورۂ نبأ: اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ'' بھی کہتے ہیں، یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں۔ ف۲ کفارِ قریش ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انہیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں؟ اس آیت میں ان کی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لیے اِستفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں، اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ف۴ ''بڑی خبر'' سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا مسئلہ۔ ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ، اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔ ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائبِ قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعدِ فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔ ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے ف۹ مرد و عورت ف۱۰ تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔ ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔ ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی (پرانا پن) و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی، مُراد اِن چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔ ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی۔

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّ جَنّٰتٍ
بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے
اَلْفَافًا ﴿١٦﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿١٧﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
باغ ف۱۵ بے شک فیصلے کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَّ سُيِّرَتِ
تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہوجائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے جائیں
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
گے کہ ہوجائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بے شک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا
مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾
ٹھکانا اس میں قرنوں (مدتوں) رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو
اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿٢٦﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ
مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف
حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿٢٩﴾
نہ تھا ف۲۲ اور ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲۴
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ ع
اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵ باغ ہیں ف۲۶
وَاَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
اور انگور اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷ جس میں نہ کوئی

ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کردیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب! نیز اِن اَشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عَبث اور بیکار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام اَفعال وعَبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل، اس برہانِ قوی سے ثابت ہوگیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں۔ ف۱۶ ثواب و عذاب کے لیے ف۱۷ مراد اِس سے نفخۂ اَخیرہ ہے۔ ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے مَوقِف کی طرف۔ ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے۔ ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔ ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا۔ ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے۔ ف۲۳ لوحِ محفوظ میں۔ ف۲۴ ان کے تمام نیک و بداعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقتِ عذاب ان سے کہا جائے گا ف۲۵ جنت میں جہاں انہیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔ ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت ف۲۷ شرابِ نفیس کا۔

لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ

بیہودہ بات سنیں اور نہ جھٹلانا وٹ۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے وٹ۲۹ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا

وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ﴿٣٧﴾ یَوْمَ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے وٹ۳۰ جس دن

یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ

جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا وٹ۳۱ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا وٹ۳۲ اور

قَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾

اس نے ٹھیک بات کہی وٹ۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے وٹ۳۴

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۖۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ

ہم تمہیں وٹ۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا وٹ۳۶ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا وٹ۳۷ اور

یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾ ع ٢

کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا وٹ۳۸

اٰیاتها ٤٦ ﴿٧٩ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّیَّةٌ ٨١﴾ رکوعاتها ٢

سورۂ نٰزِعٰت مکیہ ہے، اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٹ۱

وٹ۲۸ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔ وٹ۲۹ تمہارے اعمال کا وٹ۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔ وٹ۳۱ اس کے رُعب وجلال سے وٹ۳۲ کلام یا شفاعت کا وٹ۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' مراد ہے۔ وٹ۳۴ عملِ صالح کر کے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔ وٹ۳۵ اے کافرو! وٹ۳۶ مراد اس سے عذابِ آخرت ہے۔ وٹ۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روزِ قیامت دیکھے گا۔ وٹ۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انہیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلہ دلایا جائے گا، اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے۔ یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر وسرکش نہ ہوتا۔ ایک قول مفسّرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کئے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کئے جانے پر اِفتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدتِ عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔ وٹ۱ ''سورۂ النّٰزِعَاتِ'' مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو ترپن حرف ہیں۔

وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ﴿۱﴾ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ﴿۲﴾ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ ﴿۳﴾

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں (چلیں) ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ﴿۶﴾ وقف لازم

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی ف۸

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ﴿۹﴾ وقف لازم

اُس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھاسکیں گے ف۱۰

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ ﴿۱۱﴾

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر اُلٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا جب گلی ہڈیاں ہوجائیں گے ف۱۳

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ وقف لازم

بولے یوں تو یہ پلٹنا نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶ جبھی وہ کھلے میدان

بِالسَّاهِرَةِ ؕ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ وقف لازم

میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے رب نے پاک جنگل

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ

طوٰی میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اُٹھایا ف۲۰ اس سے کہہ کیا تجھے رغبت

اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ۙ ﴿۱۸﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ

اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳ پھر موسیٰ نے اسے بہت بڑی نشانی

ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں۔ ف۵ جسم کے اندر یا آسمان وزمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر۔ کَمَارُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔ ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں۔ (روح البیان) ف۷ یعنی اُمورِ دُنیویہ کے انتظام جواُن سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں۔ یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اُولیٰ سے اِضطِراب میں آجائے گی اور تمام خَلق مرجائے گی۔ ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باِذنِ الٰہی زندہ کردی جائے گی، ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ ف۱۰ اس دن کی ہَول اور دہشت سے، یہ حال کفار کا ہوگا۔ ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کئے جائیں گے ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے، یہ مَقُولہ ان کا بطریقِ اِستہزاء تھا اس پر انہیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللّٰہ تعالیٰ کے لیے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادرِ برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔ ف۱۵ نفخۂ اَخیرہ۔ ف۱۶ جس سے سب جمع کرلیے جائیں گے اور جب نفخۂ اَخیرہ ہوگا ف۱۷ زندہ ہوکر۔ ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللّٰہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں، مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں، آپ اس سے غمگین نہ ہوں۔

الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾

دکھائی ف۲۴ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۵ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۶ اپنی کوشش میں لگا ف۲۷ تو لوگوں کو جمع کیا ف۲۸ پھر پکارا

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾

پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۹ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ف۳۰

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ع ٢٦ ٣

بے شک اس میں سیکھ (سبق) ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۱ کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا ف۳۲ مشکل یا آسمان کا

بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ

اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات اندھیری کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور

الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَ

اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور چارہ نکالا ف۳۸ اور

الْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ

پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کو پھر جب آئے گی وہ عام مصیبت

الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ

سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کرے گا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر کی

يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ

جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بے شک جہنم ہی اس کا

الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾

ٹھکانا ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے روکا ف۴۶

ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے۔ ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے ف۲۴ یدِ بیضا اور عصا ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ف۲۶ یعنی ایمان سے اِعراض کیا۔ ف۲۷ فساد انگیزی کی ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں۔ ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا۔ ف۳۱ اللہ عزوجل سے۔ اس کے بعد منکرینِ بعث کو عِتاب فرمایا جاتا ہے۔ ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد ف۳۳ بغیر ستون کے ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں ف۳۵ نورِ آفتاب کو ظاہر فرما کر ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی۔ ف۳۷ چشمے جاری فرما کر ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔ ف۳۹ روئے زمین پر تا کہ اس کو سکون ہو ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مُردے اٹھائے جائیں گے۔ ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد ف۴۲ اور تمام خَلق اس کو دیکھے۔ ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔ ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔ ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اسے روزِ قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونا ہے۔ ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ﴿۴۱﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾

تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے وے۴ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے

فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرُ

تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق و۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو

مَنْ یَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے و۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

ع ۲

ایاتها ۴۲ — ۸۰ سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّیَّةٌ ۲۴ — ركوعها ۱

سورۂ عبس مکیہ ہے، اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

عَبَسَ وَتَوَلّٰۤی ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی ﴿۲﴾ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤی ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا و۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا و۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو و۴

اَوْ یَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰی ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰی ﴿۶﴾

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے و۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو و۶

وَمَا عَلَیْكَ اَلَّا یَزَّكّٰی ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ یَسْعٰی ﴿۸﴾ وَهُوَ یَخْشٰی ﴿۹﴾

اور تمہارا کچھ زِیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو و۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا (ناز سے دوڑتا ہوا) آیا و۸ اور وہ ڈر رہا ہے و۹

و۴۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کافر و۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض و۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہَول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ و۱ ''سورۂ عَبس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سوتیں کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں۔ و۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے و۳ یعنی عبداللہ بن اُمِّ مکتوم۔ شانِ نزول: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ، ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمُطَّلِب اور اُبَی بن خلف اور اُمَیَّہ بن خلف اَشرافِ قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن اُمِّ مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالٰی نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمائیے! ابن ام المکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں، اس سے قطع کلام ہوگا۔ یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ''نابینا'' فرمانے میں عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا۔ اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبداللہ بن اُمِّ مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔ و۴ گناہوں سے۔ آپ کا ارشاد سن کر و۵ اللہ تعالٰی سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے و۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے در پے ہوتے ہو۔ و۷ ایمان لا کر اور ہدایت پا کر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیامِ الٰہی پہنچا دینا ہے۔ و۸ یعنی ابنِ ام مکتوم و۹ اللہ عزوجل سے۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۟ۚ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۟ۚ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۟ۘ فِیْ ۝١٠ ۝١١ ۝١٢ وقف لازم

تو اسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے ف۱۲ ان

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۟ۙ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۟ۙ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۟ۙ كِرَامٍۭ ۝١٣ ۝١٤ ۝١٥

صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم والے

بَرَرَةٍ ۟ؕ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ۟ؕ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۟ؕ مِنْ ۝١٦ ۝١٧ ۝١٨

نکوئی والے ف۱۶ آدمی مارا جائیو کیا ناشکر ہے ف۱۷ اُسے کاہے سے بنایا پانی کی

نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۟ۙ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۟ۙ ثُمَّ اَمَاتَهٗ ۝١٩ ۝٢٠

بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا ف۱۸ پھر اسے راستہ آسان کیا ف۱۹ پھر اُسے موت دی

فَاَقْبَرَهٗ ۟ۙ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۟ؕ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ۟ؕ فَلْیَنْظُرِ ۝٢١ ۝٢٢ ۝٢٣

پھر قبر میں رکھوایا ف۲۰ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا ف۲۱ کوئی نہیں اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اُسے حکم ہوا تھا ف۲۲ تو آدمی

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۟ۙ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۟ۙ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ ۝٢٤ ۝٢٥

کو چاہیے اپنے کھانوں کو دیکھے ف۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ف۲۴ پھر زمین کو خوب

شَقًّا ۟ۙ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ۟ۙ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۟ۙ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۟ۙ وَّ ۝٢٦ ۝٢٧ ۝٢٨ ۝٢٩

چیرا تو اس میں اُگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور

حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ۟ۙ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۟ۙ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۟ؕ فَاِذَا ۝٣٠ ۝٣١ ۝٣٢

گھنے باغیچے اور میوے اور دُوب (گھاس) تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب

جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۟ؗ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ۟ۙ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ۟ۙ ۝٣٣ ۝٣٤ ۝٣٥

آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ ف۲۵ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ

ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیاتِ قرآن مخلوق کے لیے نصیحت ہیں۔ ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو۔ ف۱۳ اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انہیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے ف۱۶ اللّٰہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوحِ محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔ ف۱۷ کہ اللّٰہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔ ف۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مُضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔ ف۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔ ف۲۰ کہ بعدِ موت بے عزت نہ ہو۔ ف۲۱ یعنی بعدِ موت حساب و جزا کے لیے، پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔ ف۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لاکر حکمِ الٰہی کو بجا نہ لایا۔ ف۲۳ جنہیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جز و بدن ہوتے ہیں اور کس نظامِ عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے۔ ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے: ف۲۴ بادل سے ف۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کر دے گی۔

وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِؕ ۝٣٦ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِؕ ۝٣٧

اور جورو(بیوی) اور بیٹوں سے ف۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے ف۲۷

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌۙ ۝٣٨ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌۚ ۝٣٩ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ف۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ف۲۹ اور کتنے مونھوں پر اس دن

عَلَیْهَا غَبَرَةٌۙ ۝٤٠ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌؕ ۝٤١ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝٤٢ ع

گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

ع ۱ / ۴۲ / ۵

آیاتها ۲۹ | ۸۱ سُوْرَةُ التَّكْوِیْرِ مَكِّیَّةٌ ۷ | رکوعها ۱

سورۂ تکویر مکیہ ہے، اس میں انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝١ۙ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝٢ۙ وَ اِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ف۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ف۳ اور جب پہاڑ

سُیِّرَتْ ۝٣ۙ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝٤ۙ وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝٥ۙ وَ

چلائے جائیں ف۴ اور جب تھلکی (گابھن) اونٹنیاں ف۵ چھوٹی پھریں ف۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ف۷ اور

اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦ۙ وَ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝٧ۙ وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ

جب سمندر سلگائے جائیں ف۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ف۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

ف۲۶ ان میں سے کسی کی طرف مُلتفِت (متوجہ) نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔ ف۲۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مُکَلَّفِین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم ہیں سعید اور شَقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے: ف۲۸ نورِ ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے ف۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت وکرم اور اس کی رضا پر۔ اس کے بعد اَشقِیاء کا حال بیان فرمایا جاتا ہے: ف۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت۔ ف۱ ''سورۂ کوِّرت'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں۔ حدیث شریف میں ہے: سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روزِ قیامت کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہئے کہ ''سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ'' اور ''سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ'' پڑھے۔ (ترمذی) ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارہ اپنی جگہ باقی نہ رہے ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آ گیا ہو ف۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگران، اس روز کی دہشت کا یہ عالَم ہو، اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پرواہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ ف۷ روزِ قیامت بعدِ بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں، پھر خاک کر دیئے جائیں۔ ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ
پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے
كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ
کھینچ لیا جائے ف۱۲ اور جب جہنم کو بھڑکایا جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴ ہر جان کو معلوم
نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾
ہوجائے گا جو حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷
وَ الَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ
اور رات کی جب پیٹھ دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بے شک یہ ف۲۰ عزت والے رسول ف۲۱ کا
كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾
پڑھنا ہے جو قوت والا ہے مالکِ عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳
وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ
اور تمہارے صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بے شک انھوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی
عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَیْنَ
غیب بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر
تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
جاتے ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے اس کے لیے جو تم میں
یَّسْتَقِیْمَ ﴿۲۸﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۲۹ ۶
سیدھا ہونا چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللّٰہ سارے جہان کا رب

ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کردیتے تھے۔ ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی۔ ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے۔ ف۱۳ دشمنانِ خدا کے لیے ف۱۴ اللّٰہ تعالیٰ کے پیاروں کے ف۱۵ نیکی یا بدی۔ ف۱۶ ستاروں ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خَمسَہْ مُتَحَیِّرَہ کہتے ہیں: (۱) زُحَل، (۲) مُشتری، (۳) مِرّیخ، (۴) زُہرہ، (۵) عُطارِد (کَذَا رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ۔) ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے ف۲۰ قرآن شریف ف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ف۲۳ وحی الٰہی کا ف۲۴ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۲۵ جیسا کہ کفارِ مکہ کہتے ہیں ف۲۶ یعنی جبریل امین کو ان کی اصلی صورت میں ف۲۷ یعنی آفتاب کے جائے طلوع پر ف۲۸ اور کیوں قرآن سے اعراض کرتے ہو ف۲۹ یعنی جس کو حق کا اتباع اور اس پر قیام منظور ہو۔

آیاتها ۱۹ ﴿۸۲﴾ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ﴿۸۲﴾ رکوعها ۱

سورۂ انفطار مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

إِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَ إِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَ إِذَا الْبِحَارُ
جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا
فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَ إِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ
دیئے جائیں ف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ف۳ ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ف۴ اور
أَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤأَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ
جو پیچھے ف۵ اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ف۶ جس نے
خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْۤ أَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ
تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸ پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰ کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ
تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَ إِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾
تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز لکھنے والے ف۱۴
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَ إِنَّ الْفُجَّارَ
کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو ف۱۵ بے شک نکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور بے شک بدکار ف۱۸
لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾
ضرور دوزخ میں ہیں انصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے

ف۱ ''سورۂ اِنفطار'' مکی ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔ ف۲ اور شیریں و شور (میٹھے اور کڑوے) سب مل کر ایک ہو جائیں۔ ف۳ اور ان کے مُردے زندہ کر کے نکالے جائیں۔ ف۴ عمل نیک یا بد ف۵ چھوڑی، نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔ ف۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی ف۷ اور نیست سے ہست کیا۔ ف۸ سالم الاعضاء سنتا دیکھتا ف۹ اعضاء میں مناسبت رکھی ف۱۰ لمبا یا ٹھنگنا، خوب رو، یا کم رو، گورا یا کالا، مرد یا عورت ف۱۱ تمہیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہئے ف۱۲ اور روزِ جزا کے منکر ہو ف۱۳ تمہارے اعمال و اَقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔ ف۱۴ تمہارے عملوں کے ف۱۵ نیکی یا بدی، اُن سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ ف۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔ ف۱۷ جنت میں ف۱۸ کافر۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾

اور تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع

جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی و۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

ایاتہا ٣٦ ﴿٨٣﴾ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ﴿٨٦﴾ رکوعہا ١

سورۂ مطففین مکیہ ہے، اس میں چھتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا و۱

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ (ناپ کر) لیں پورا لیں

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں

مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے و۲ جس دن سب لوگ و۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿٧﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿٨﴾

بے شک کافروں کی لکھت و۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے و۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے و۶

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ (تحریر نامہ) ہے و۷ اس دن و۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے

و۱۹ یعنی کوئی کافر کسی کافر کو نفع نہ پہنچا سکے گا۔ (خازن) و۱ ''سورۂ مُطَفِّفِین'' ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو اٹھتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں۔ شانِ نزول: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جُہَینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور، دینے کا اور۔ ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انہیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔ و۲ یعنی روزِ قیامت، اس روز ذرّہ ذرّہ کا حساب کیا جائے گا۔ و۳ اپنی قبروں سے اٹھ کر و۴ یعنی ان کے اعمال نامے۔ و۵ سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔ و۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔ و۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔ و۸ جبکہ وہ نوشتہ (لکھا ہوا) نکالا جائے گا۔

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

دن کو جھٹلاتے ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش گنہگار ف۱۰ جب اس پر ہماری آیتیں

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ٚ سکتۃ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بے شک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں ف۱۵

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر بے شک انھیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ

جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچے محل عِلّیّین میں ہے ف۱۹ اور تو کیا جانے

مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مُہر کیا نوشتہ (تحریر نامہ) ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں بے شک نکوکار

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

ضرور چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو اُن کے چہروں میں چین کی تازگی

النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكَ

پہچانے ف۲۴ نتھری (خالص و پاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر مشک پر ہے اور اسی پر

ف۹ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔ ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔ ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔ ف۱۳ اُن مَعاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمالِ بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہوگئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطۂ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو دل صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہوجاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا۔ (ترمذی) ف۱۴ یعنی روزِ قیامت ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے۔ مسئلہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت مُیسّر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید وتہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت ہو نہیں سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں یہ محرومی ثابت نہ ہو۔ حضرت امام مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلّی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔ ف۱۶ عذاب ف۱۷ دنیا میں ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے ف۱۹ عِلّیّین ساتویں آسمان میں زیرِ عرش ہے۔ ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔ ف۲۱ علّیین میں۔ اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔ ف۲۲ فرشتے ف۲۳ اللّٰہ تعالٰی کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انہیں عطا فرمائیں اور اپنے دُشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں۔ ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔ ف۲۵ کہ اَبرار ہی اس کی مہر توڑیں گے۔

فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ

چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی (ملاوٹ) تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ جس سے

بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مُقرّبان بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹ ایمان والوں سے ف۳۰

يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى

ہنسا کرتے تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳ اپنے گھر

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بے شک یہ لوگ

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ

بہکے ہوئے ہیں ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸ ایمان

اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ

والے کافروں سے ہنستے ہیں ف۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں

ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱ ۳۶ ۸

کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کئے کا ف۴۱

ف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر۔ ف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔ ف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔ ف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مُغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤساء کفار کے ف۳۰ مثل حضرت عمّار وخبّاب و صُہَیب و بلال وغیرہ فُقراء مومنین کے۔ ف۳۱ مومنین ف۳۲ بطریقِ طعن وعیب کے۔ شانِ نزول: منقول ہے کہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جارہے تھے منافقین نے انہیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کئے اور مَسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ف۳۳ کفار ف۳۴ یعنی مسلمانوں کو بُرا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ہوئے۔ ف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذّتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ف۳۶ کفار ف۳۷ کہ ان کے اَحوال واَعمال پر گرفت کریں بلکہ انہیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ف۳۸ یعنی روزِ قیامت ف۳۹ جیسا کافر دنیا میں مسلمانوں کی غربت ومحنت پر ہنستے تھے، یہاں معاملہ برعکس ہے: مؤمن دائمی عیش وراحت میں ہیں اور کافر ذلت وخواری کے دائمی عذاب میں، جہنّم کا دروازہ کھولا جاتا ہے، کافر اس سے نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں، جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہوجاتا ہے، بار بار ایسا ہی ہوتا ہے۔ کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے ف۴۰ کفار کی ذلت ورسوائی اور شدتِ عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں۔ ف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انہوں نے دنیا میں کئے تھے۔

ایاتها ٢٥ | ٨٤ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ٨٣ | رکوعها ١

سورۂ انشقاق مکیہ ہے، اس میں پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ
جب آسمان شق ہو ف۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ف۳ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے اور جب زمین
مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿٥﴾
دراز کی جائے ف۴ اور جو کچھ اس میں ہے ف۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ف۶ اور اسے سزاوار ہی یہ ہے ف۷
يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ
اے آدمی بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ف۸ یقینی دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّ يَنْقَلِبُ
اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں
اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ
کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾
موت مانگے گا ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائے گا بے شک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷

ف۱ ''سورۂ انشقّت'' جس کو ''سورۂ اِنشِقَاق'' بھی کہتے ہیں مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پچیس آیتیں، ایک سو سات کلمات، چار سو تیں حرف ہیں۔ ف۲ قیامت قائم ہونے کے وقت ف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔ ف۴ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے۔ ف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر ف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے ف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔ ف۸ یعنی اس کے حضور حاضری کے لیے، مراد اس سے موت ہے۔ (مدارک) ف۹ اور اپنے عمل کی جزا پانا ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس پر اس کے اعمال پیش کئے جائیں وہ اپنی طاعات ومَعصِیَت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے، یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ (ہر ہر کام کا حساب)، نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اسے کوئی عذر ہاتھ نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشۂ حساب سے پناہ دے) ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر۔ ف۱۴ اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائے گا اس میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا، اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ف۱۵ اور ''یا ثبوراہ'' کہے گا، ''ثبور'' کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ ف۱۶ دنیا کے اندر ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر ومغرور۔

معانقة ۱۷

إِنَّهُۥ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ﴿۱۴﴾ بَلَىٰٓ ۚ إِنَّ رَبَّهُۥ كَانَ بِهِۦ بَصِيرًا ﴿۱۵﴾ فَلَآ

وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں ف۱۸ ہاں کیوں نہیں ف۱۹ بے شک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے

أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾

قسم ہے شام کے اُجالے کی ف۲۰ اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا قُرِئَ

ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳ تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن

عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾ السجدة ۱۳

پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵ بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۴﴾ إِلَّا الَّذِينَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انھیں دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان

ف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد اٹھایا نہ جائے گا ف۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رُجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا۔ ف۲۰ جو سرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشاء شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علماء ''شفق'' سے سرخی مراد لیتے ہیں۔ ف۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کئے جاتے ہیں مثل تہجد کے۔ ف۲۲ اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ اَیّامِ بیض یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں تاریخوں میں ہوتا ہے۔ ف۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمہیں حال کے بعد حال پیش آئے گا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد واَہوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر مَوقِفِ حساب میں پیش ہونا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدرِیج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شبِ معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بَمرتبہ مَنازلِ قرب میں واصل ہوئے۔ بخاری شریف میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروِی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپ کو مشرکین پر فتح وظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہوں۔ ف۲۴ یعنی اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے۔ ف۲۵ مراد اِس سے سجدۂ تلاوت ہے۔ **شانِ نزول:** جب سورۃ ''اقرا'' میں ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' نازل ہوا تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔ **مسئلہ:** اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ **مسئلہ:** سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثل طہارت اور قبلہ رو ہونے اور سترِ عورت وغیرہ کے۔ **مسئلہ:** سجدہ کے اول وآخر اللہ اکبر کہنا چاہئے۔ **مسئلہ:** امام نے آیتِ سجدہ پڑھی تو اس پر اور مُقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ واجب ہے۔ **مسئلہ:** سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ والتفصیل فی کتب الفقہ۔ (تفسیر احمدی) ف۲۶ قرآن کو اور مرنے کے بعد اٹھنے کو۔ ف۲۷ کفر اور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب ف۲۸ ان کے کفر وعِناد پر۔

ع ۲۵/۹

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

لائے اور اچھے کام کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

آیاتها ۲۲ ﴿۸۵﴾ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ رکوعها ۱

سورۂ بروج مکیہ ہے، اس میں بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں ف۲ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَیْهَا

کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ وہ اس بھڑکتی آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر

ف۱ ''سورۂ بروج'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بائیس آیتیں، ایک سونوّے کلمے، چارسو پینسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائبِ حکمتِ الٰہی نمودار ہیں آفتاب مہتاب اور کواکب کی سیر اِن میں مُعیّن اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا۔ ف۳ وہ روزِ قیامت ہے۔ ف۴ مُراد اِس سے روزِ جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ف۵ آدمی اور فرشتے مراد اِس سے روزِ عرفہ ہے۔ ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھا دوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا۔ راہ میں ایک راہب رہتا تھا اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دل نشین ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا ایک روز راستہ میں ایک مُہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر یہ دعا کی کہ یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اس کے بعد لڑکا مُستجابُ الدّعوۃ ہوا اور اس کی دعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے۔ بادشاہ کا ایک مُصاحِب نابینا ہو گیا تھا وہ آیا لڑکے نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا۔ اس نے کہا: تجھے کس نے اچھا کیا؟ کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے! یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا، لڑکے پر سختیاں کیں، اس نے راہب کا پتہ بتایا، راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر۔ اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروا دیا، پھر مصاحب کو بھی چروا دیا، پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے۔ سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے، اس نے دعا کی، پہاڑ میں زلزلہ آیا، سب گر کر ہلاک ہو گئے، لڑکا صحیح سلامت چلا آیا۔ بادشاہ نے کہا: سپاہی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو خدا نے ہلاک کر دیا۔ پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لیے بھیجا۔ لڑکے نے دعا کی، کشتی ڈوب گئی، تمام شاہی آدمی ڈوب گئے، لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے کہا: وہ آدمی کیا ہوئے؟ کہا: سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں! کہا: وہ کیا؟ لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ (سوکھے تنے) پر سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر ''بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ'' کہہ کر مار، ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا، اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل بحق ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو۔ لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی، اس کی گود میں بچہ تھا، وہ ذرا جھجکی، بچہ نے کہا: اے ماں! صبر کر، نہ جھجک، تو سچے دین پر ہے۔ وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے، مسلم نے اس کی تخریج کی، اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں، آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔

قُعُوْدٌ ۙ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا
بیٹھے تھے ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انھیں مسلمانوں کا

مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بے شک جنھوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ
ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱ اور

لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
ان کے لیے آگ کا عذاب ف۱۲ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ آیۃ حمصیۃ ۱۲
باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بے شک تیرے رب کی

رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۚ﴿١٣﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
گرفت بہت سخت ہے ف۱۳ بے شک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا

الْوَدُوْدُ ۙ﴿١٤﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۙ﴿١٥﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ﴿١٦﴾ هَلْ اَتٰىكَ
اپنے نیک بندوں پر پیارا عرش کا مالک عزت والا ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس

حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
لشکروں کی بات آئی ف۱۵ وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶ بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں

ف۷ کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے ف۸ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لیے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا۔ مروی ہے کہ جو مومن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی رُوحیں قبض فرما کر انہیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا۔ فائدہ: اس واقعہ میں مومنین کو صبر اور اہلِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی۔ ف۹ آگ میں جلا کر ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے ف۱۱ آخرت میں بدلہ ان کے کفر کا۔ ف۱۲ دنیا میں کہ اسی آگ نے انہیں جلا ڈالا، یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا۔ ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے۔ ف۱۴ یعنی پہلے دنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لیے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔ ف۱۵ جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے۔ ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کئے گئے۔ ف۱۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے۔

تَكۡذِيۡبٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ﴿۲۰﴾ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ﴿۲۱﴾

ہیں ف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۹ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے

فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

لوحِ محفوظ میں

آیاتها ١٧ ٨٦ سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ٣٦ رکوعها ١

سورۂ طارق مکیہ ہے اس میں سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہیے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴ بنٓا

مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

کرتے (اُچھلتے ہوئے) پانی سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ف۶ بے شک اللہ اس کے

رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا

واپس کر دینے پر ف۷ قادر ہے جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا نہ

ف۱۸ آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا ف۱۹ اس سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں۔ ف۱ ''سورۃ الطّارق'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، سترہ آیتیں، اکسٹھ کلمے، دوسو انتالیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے۔ شانِ نزول: ایک شب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے؟ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سورت نازل ہوئی۔ ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔ ف۴ تا کہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنے والا اس کو بعدِ موت جزا کے لیے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لیے عمل کرنا چاہئے۔ ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔ ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انہیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضاء سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لیے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔ ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر۔ ف۸ چھپی باتوں سے

نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ

کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱ بےشک قرآن

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ

ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بےشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور

اَكِيْدُ كَيْدًا ۚۖ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

ایاتها ۱۹ | ۸۷ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸ | ركوعها ۱

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ پر رکھ کر

فَهَدٰى ۪ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ﴿۵﴾

راہ دی ف۴ اور جس نے چارہ نکالا پھر اسے خشک سیاہ کر دیا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے ف۵ مگر جو اللہ چاہے ف۶ بےشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور

مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہو گی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہو گا جو اسے بچا سکے۔ ف۱۰ جو ارضی پیداوار نبات و اشجار کے لیے مثل باپ کے ہے۔ ف۱۱ اور نباتات کے لیے مثل ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور ان میں قدرتِ الٰہی کے بےشمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعدَ الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں۔ ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ہے۔ ف۱۳ جو نکمی اور بیکار ہو۔ ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لیے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں۔ ف۱۵ جس کی انہیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیاء! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کہ وہ عنقریب ہلاک کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے پکڑا "وَنُسِخَ الْاِمْهَالُ بِاٰيَةِ السَّيْفِ"۔ ف۱ "سورۃ الاعلیٰ" مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بہتر کلمے، دو سو اکانوے حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے ساتھ کرو۔ حدیث میں ہے: جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہو۔ (ابوداؤد) ف۳ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔ ف۴ یعنی اُمور کو اَزل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریقِ کسب کی راہ بتائی۔ ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن

يَخْفٰى ۟ؕ ﴿٧﴾ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۟ۚ ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ ﴿٩﴾

چھپے کو اور ہم تمہارے لیے آسانی کا سامان کردیں گے ف۷ تو تم نصیحت فرماؤ ف۸ اگر نصیحت کام دے ف۹ عنقریب

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۟ۙ ﴿١٠﴾ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۟ۙ ﴿١١﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ

نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۰ اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں

الْكُبْرٰى ۟ۚ ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ؕ ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۟ۙ ﴿١٤﴾

جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں مرے ف۱۳ اور نہ جیے ف۱۴ بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ف۱۵

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۟ؗۖ ﴿١٦﴾ وَ

اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷ بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ف۱۸ اور

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۟ۙ ﴿١٨﴾

آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بے شک یہ ف۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۰

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ۧ ﴿١٩﴾ ع ١٩/١٢

ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

اٰياتها ٢٦ ﴿٨٨﴾ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿٦٨﴾ رکوعها ١

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے، اس میں چھبیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتابِ عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دَور کے آپ کو حفظ ہوگئی۔ (جمل) ف۶ مُفَسِّرین نے فرمایا کہ یہ اِستثناء واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں۔ (خازن) ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی۔ مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔ ف۸ اس قرآن مجید سے ف۹ اور کچھ لوگ اس سے منتفع ہوں۔ ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے ف۱۱ پند و نصیحت ف۱۲ شانِ نزول: بعض مُفَسِّرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مُغیرہ اور عُتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے۔ ف۱۵ ایمان لا کر یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لیے طہارت کی، اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لیے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے۔ (تفسیر احمدی) ف۱۶ یعنی تکبیرِ افتتاح کہہ کر ف۱۷ پنجگانہ۔ مسئلہ: اس آیت سے تکبیرِ افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ''تَزَكّٰى'' سے صدقہ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (تفسیر مدارک واحمدی) ف۱۸ آخرت پر۔ اسی لیے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں۔ ف۱۹ یعنی ستھروں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے۔ ف۱ ''سورۂ غاشیہ'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چھبیس آیتیں، بانوے کلمے، تین سو اکیاسی حرف ہیں۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ ١ وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ ٢ عَامِلَةٌ

بے شک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائے گی ف۳ کتنے ہی منہ اس دن ذلیل ہوں گے کام کریں

نَّاصِبَةٌ ۙ ٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ ٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ ٥ لَيْسَ

مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں ف۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ ٦ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ ٧

کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶

وُجُوْهٌ يَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ ٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ ٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ١٠ لَّا

کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں کہ

تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ ١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ ١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ ١٣ وَّ وقف لازم

اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور

اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ ١٤ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ ١٥ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ ١٦

چنے ہوئے کوزے ف۹ اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وقفة ١٧ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کو کیسا

رُفِعَتْ وقفة ١٨ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وقفة ١٩ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ

اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کئے گئے اور زمین کو کیسے

ف۲ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳ خَلق پر۔ مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اَہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔ ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے بت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انہوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنّم میں گئے۔ ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غِسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔ ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں: ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے۔ دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے۔ یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔ ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجالائے تھے۔ ف۹ چشمے کے کناروں پر۔ جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔ ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عجائبِ صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابلِ تعجب اور لائقِ انکار ہوسکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۱۱ بغیر ستون کے۔

سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾

بچھائی گئی توتم نصیحت سناؤ وٰ۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا (نگہبان) نہیں وٰ۱۳

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

ہاں جو منہ پھیرے وٰ۱۴ اور کفر کرے وٰ۱۵ تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا وٰ۱۶ بے شک ہماری ہی طرف

اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

ان کا پھرنا ہے وٰ۱۷ پھر بے شک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

آیاتها ٣٠ — ٨٩ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ١٠ — رکوعها ١

سورۂ فجر مکیہ ہے، اس میں تیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٰ۱

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾

اس صبح کی قسم وٰ۲ اور دس راتوں کی وٰ۳ اور جفت اور طاق کی وٰ۴ اور رات کی جب چل دے وٰ۵

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿٥﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی وٰ۶ کیا تم نے نہ دیکھا وٰ۷ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا

وٰ۱۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائلِ قدرت بیان فرما کر۔ وٰ۱۳ کہ جبر کرو۔ "هٰذِهِ الْاٰيَةُ نُسِخَتْ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ" یعنی یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے وٰ۱۴ ایمان لانے سے وٰ۱۵ بعد نصیحت کے وٰ۱۶ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا وٰ۱۷ بعد موت کے۔ وٰ۱ "سورۃ الفجر" مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، انتیس یا تیس آیتیں، ایک سو انتالیس کلمے، پانچ سو ستانوے حرف ہیں۔ وٰ۲ مراد اِس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عیدالاضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلبِ رزق کے لیے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے۔ وٰ۳ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمالِ حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی۔ وٰ۴ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جُفت سے مراد خَلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔ وٰ۵ یعنی گزرے، یہ پانچویں قسم ہے عام رات کی، اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرتِ ثواب کے لیے مخصوص ہے۔ وٰ۶ یعنی یہ اُمور اَربابِ عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکّد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جوابِ قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کیے جائیں گے، اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں۔ وٰ۷ اے سید عالم! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَ ثَمُودَ

وہ اِرَم حد سے زیادہ طول والے ف۸ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۹ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ

جنھوں نے وادی میں ف۱۰ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چومیخا کرتا (سخت سزائیں دیتا) ف۱۲ جنھوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ

عذاب کا کوڑا بقوت مارا بےشک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب

رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا إِذَا مَا

آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے

ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا بَلْ لَا

اور اس کا رزق اس پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم

ف۸ جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عادِ اِرَم اور عادِ اُولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہلِ مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عادِ اولیٰ جن کی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی اور توانا تھے انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بےخوف ہیں۔ ف۹ زور و قوت اور طولِ قامت میں۔ عاد کے بیٹوں میں سے شدّاد بھی ہے جس نے دنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سن کر براہِ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہرِ عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے اور زَبرجَد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں، قسم قسم کے درخت حسنِ تزئین کے ساتھ لگائے گئے، جب یہ شہر مکمل ہوا تو شدّاد بادشاہ اپنے اَعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہَولناک آواز آئی جس سے اللّٰہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امیر مُعاوِیہ کے عہد میں حضرت عبد اللّٰہ بن قِلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے۔ یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی، انہوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا؟ انہوں نے تمام قصہ سنایا۔ تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دنیا میں کوئی ایسا شہر ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے، یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا، وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سرخ رنگ، کبود چشم، قَصِیرُ القامت (نیلی آنکھوں، چھوٹے قد والا) جس کی اَبرو پر ایک تل ہوگا، اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا۔ پھر عبد اللّٰہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا: بخدا وہ شخص یہی ہے۔ ف۱۰ یعنی وادِیُ القُریٰ میں ف۱۱ اور مکان بنائے۔ انہیں اللّٰہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا ف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا۔ اب عاد و ثمود و فرعون اِن سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے: ف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں اِنتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے۔ ف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کر کے ف۱۵ یعنی عزت و ذلّت دولت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت ہے کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کرتا ہے، عزّت و ذلّت طاعت و معصیت پر ہے، کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ

کی عزت نہیں کرتے ف۱۶ اور آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور میراث

التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ

کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف۱۷ اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف۱۸ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا

الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَ جِایْٓءَ

کر پاش پاش کردی جائے ف۱۹ اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن

یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

جہنم لائی جائے ف۲۰ اس دن آدمی سوچے گا ف۲۱ اور اب اسے سوچنے کا وقت کہاں ف۲۲

یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ

کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ف۲۳

اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ﴿۲۷﴾

کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا اے اطمینان والی جان ف۲۴

ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾

اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو

وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ ع ۱۴

اور میری جنت میں آ

ف۱۶ اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انہیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں۔ مقاتل نے کہا کہ اُمَیّہ بن خلف کے پاس قُدامہ بن مَظعُون یتیم تھے وہ انہیں ان کا حق نہیں دیتا تھا۔ ف۱۷ اور حلال و حرام کا اِمتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو، جاہلیت میں یہی دستور تھا۔ ف۱۸ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ف۱۹ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے۔ ف۲۰ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب "نَفْسِی نَفْسِی" کہتے ہوں گے سوائے حضور پرنور حبیبِ خدا سیدِ انبیاء صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ حضور "یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی" فرماتے ہوں گے، جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سیدِ عالم محمد مصطفٰے! صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے۔ (جمل) ف۲۱ اور اپنی تقصیر کو سمجھے گا ف۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں۔ ف۲۳ یعنی اللّٰہ کا سا ف۲۴ جو ایمان و اِیقان پر ثابت رہی اور اللّٰہ تعالٰی کے حکم کے حضور سرِ طاعت خم کرتی رہی۔ یہ مومن سے وقتِ موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

اٰیاتها ٢٠ | ٩٠ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ٣٥ | رکوعها ١

سورۂ بلد مکیہ ہے، اس میں بیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ﴿١﴾ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس

وَلَدَۙ ﴿٣﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍؕ ﴿٤﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ

کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر

عَلَيۡهِ اَحَدٌۘ ﴿٥﴾ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًاؕ ﴿٦﴾ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ وقف لازم

کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کردیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ

اَحَدٌؕ ﴿٧﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِۙ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِۙ ﴿٩﴾ وَهَدَيۡنٰهُ

دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو ابھری چیزوں

النَّجۡدَيۡنِۚ ﴿١٠﴾ فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ۖ ﴿١١﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ ﴿١٢﴾ فَكُّ

کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تأمل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، بیس آیتیں، بیاسی کلمے، تین سو بیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی امت مراد ہے۔ (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے، ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرلے۔ ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسَید بن کِلْدَہ کے حق میں نازل ہوئی، وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالَم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی۔ معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوّت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے۔ کس گمان میں ہے! اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا! اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا: ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کرتا کہ حضور کو آزار پہنچائیں۔ ف۸ یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالٰی نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالٰی اس سے نہیں سوال کرے گا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے ف۱۱ جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا۔ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں، ان کا شکر لازم۔ ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجالا کر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا، اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے۔ (ابوالسعود) ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا، یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ اَوْ

کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا ف۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا

مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہوا اُن سے جو ایمان لائے ف۱۸ اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف۱۹

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ف۲۱ اور جنھوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾ ع

ع ٢٠ ١٥

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دی گئی ف۲۳

آیاتها ١٥ ۔ ٩١ سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ٢٦ ۔ رکوعها ١

سورۂ شمس مکیہ ہے، اس میں پندرہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿٣﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

ف۱۵ غلامی سے۔ خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح کہ مُکاتَب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اِعانت کرے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے۔ (روح البیان) ف۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے۔ ف۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ (ناچار)، نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو۔ حدیث شریف میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مُدام (پابندی کے ساتھ) روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔ ف۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار۔ ف۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجالانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو۔ ف۲۰ کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں۔ ف۲۱ جنہیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔ ف۲۲ کہ انہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ ف۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جاسکے۔ ف۱ ''سورۃ الشّمس'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پندرہ آیتیں، چون کلمے، دو سو سینتالیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی غروبِ آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے۔ ف۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نورِ آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال مؤثر کے قوّت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

وَ الَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىهَا ۞٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۞٥ وَالۡاَرۡضِ وَمَا

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے

طَحٰىهَا ۞٦ وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۞٧ فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰىهَا ۞٨

پھیلانے والے کی قسم اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ۞٩ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ۞١٠ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ

بے شک مراد کو پہنچا جس نے اُسے ف۷ ستھرا کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی

بِطَغۡوٰىهَآ ۞١١ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۞١٢ فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ

سرکشی سے جھٹلایا ف۹ جب کہ اس کا سب سے بدبخت ف۱۰ اٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ کے

اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا ۞١٣ فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ

ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انھوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں (پاؤں کاٹ دیئے) تو ان پر ان کے رب نے ان کے

بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰىهَا ۞١٤ وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا ۞١٥ ع ١٥/١٦

گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈال کر وہ بستی برابر کردی ف۱۵ اور اس کے پیچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ف۱۶

آیاتها ٢١ | ٩٢ سُوۡرَةُ الَّيۡلِ مَكِّيَّةٌ ٩ | رکوعها ١

سورۂ لیل مکیہ ہے، اس میں اکیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَ الَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى ۞١ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۞٢ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس ف۴ کی جس نے نر

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔ ف۵ اور قوائے کثیرہ (کثیر قوتیں) عطا فرمائے۔ (جیسے) نُطق، سَمع، بصر، فکر، خیال، علم، فہم سب کچھ عطا فرمایا۔ ف۶ خیر وشر اور طاعت ومعصیت سے اسے باخبر کردیا اور نیک و بد بتادیا۔ ف۷ یعنی نفس کو ف۸ برائیوں سے۔ ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو ف۱۰ قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لیے ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام ف۱۲ کے درپے ہونے ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تا کہ تم پر عذاب نہ آئے ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کردیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجالِ دم زدن (کچھ کہنے کی طاقت) نہیں۔ بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزولِ عذاب کے بعد انہیں ایذا پہنچا سکے۔ ف۱ ''سورۂ وَالَّیۡل'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، اکیس آیتیں، اکہتر کلمے، تین سو دس حرف ہیں۔ ف۲ جہاں پر اپنی تاریکی سے کہ وہ

وَالْاُنْثٰۤى ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ﴿۵﴾ وَ

و مادہ بنائے ف۵ بے شک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۶ تو وہ جس نے دیا ف۷ اور پرہیزگاری کی ف۸ اور

صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾

سب سے اچھی کو سچ مانا ف۹ تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے ف۱۰ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۱ اور بے پرواہ بنا ف۱۲

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾ وَمَا یُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗۤ

اور سب سے اچھی کو جھٹلایا ف۱۳ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۴ اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا

اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

جب ہلاکت میں پڑے گا ف۱۵ بے شک ہدایت فرمانا ف۱۶ ہمارے ذمہ ہے اور بے شک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا یَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِیْ كَذَّبَ

تو میں تمہیں ڈراتا ہوں اُس آگ سے جو بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اس میں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸

وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَمَا

اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی

وقت ہے خَلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اِضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صِدقِ نیاز سے مشغولِ مناجات ہوتے ہیں۔ ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونے کا اور جانداروں کے حرکت کرنے کا اور طلبِ مَعاش میں مشغول ہونے کا۔ ف۴ قادرِ عظیم القدرت ف۵ ایک ہی پانی سے ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالاکر جنت کے لیے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لیے۔ ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللہ تعالٰی کے حق کو ادا کیا۔ ف۸ ممنوعات ومحرمات سے بچا ف۹ یعنی ملتِ اسلام کو ف۱۰ جنت کے لیے اور اسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لیے سبب آسانی وراحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو۔ ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالٰی کے حق ادا نہ کئے۔ ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے ف۱۳ یعنی ملتِ اسلام کو۔ ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اس کے لیے دشواری وشدت کا سبب ہو اور اسے جہنم میں پہنچائے۔ **شانِ نزول:** یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور اُمَیّہ بن خَلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ "اَتقٰی" ہیں اور دوسرا امیہ "اَشقٰی" امیہ ابنِ خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر اُن کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمۂ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا: اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر اُن کو خرید کر آزاد کردیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا۔ ف۱۵ مرکر گور (قبر) میں جائے گا یا قعرِ جہنم (جہنم کی گہرائیوں) میں پہنچے گا۔ ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کردینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریقِ لُزوم ودَوام ف۱۸ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے۔ ف۲۰ اللہ تعالٰی کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریاء ونمائش سے پاک ہے۔

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے

وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع ۲۱ / ۱۷

اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ۲۲

آیاتها ۱۱ — ۹۳ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۱۱ — رکوعها ۱

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱

وَالضُّحٰى ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم ۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾

بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے ۴ اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ۵ اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے ۶

ف۲۱ شانِ نزول: جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔ ف۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔ ف۱ ''سورۂ وَالضُّحٰی'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے، ایک سو بہتر حرف ہیں۔ شانِ نزول: ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریقِ طعن کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر ''وَالضُّحٰی'' نازل ہوئی۔ ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے۔ مسئلہ: چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبلِ زوال تک ہے، امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے۔ ف۳ اور اس کی تاریکی عام ہو جائے۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نورِ جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپ کے گیسوئے عنبرین سے۔ (روح البیان) ف۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر، کیونکہ وہاں آپ کے لیے مقامِ محمود و حوضِ مَورُود و خیرِ مَوعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے اِنتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنیٰ بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے اَحوال آپ کے لیے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مَراتب ترقیوں میں رہیں گے۔ ف۵ دنیا و آخرت میں ف۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمالِ نفس اور عُلومِ اَوّلین و آخرین اور ظہورِ اَمر اور اِعلائے دین اور وہ فُتوحات جو عہدِ مبارک میں ہوئیں اور عہدِ صحابہ میں ہوئیں اور

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَوَجَدَكَ

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور تمہیں

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا

حاجت مند پایا پھر غنی کردیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ

تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع

جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

ع ۱۱/۱۸

تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترین اُمم ہونا اور آپ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت وتکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو شفاعتِ عامہ وخاصہ اور مقامِ محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا " اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ " اللہ تعالٰی نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے، باوجودیکہ اللہ تعالٰی دانا ہے، جبریل نے حسبِ حکم حاضر ہو کر دریافت کیا؟ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں، باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالٰی نے جبریل کو حکم دیا جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے، حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امّتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیتِ کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالٰی وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیثِ شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگارانِ اُمّت بخش دیئے جائیں، تو آیت واحادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسبِ مرضیِ مبارک گنہگارانِ امّت بخشے جائیں گے، سبحان اللہ کیا رتبۂ عُلیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں، وہ اس حبیبِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالٰی نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپ کے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں۔ ف۷ سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ابھی والدۂ ماجدہ کے بطن میں تھے، حمل دو ماہ کا تھا کہ آپ کے والد صاحب نے مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا، نہ کوئی جگہ چھوڑی، آپ کی خدمت کے مُتکفِّل آپ کے دادا عبدالمطلب ہوئے، جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی، جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپ کے دادا عبدالمطلب نے بھی وفات پائی، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابوطالب کو جو آپ کے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت ونگرانی کی وصیّت کی۔ ابوطالب آپ کی خدمت میں سرگرم رہے، یہاں تک کہ آپ کو اللہ تعالٰی نے نبوّت سے سرفراز فرمایا۔ اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے ایک معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ یتیم بمعنٰی یکتا و بے نظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے: " دُرِّ یتیمہ "۔ اس تقدیر پر آیت کے معنٰی یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو عزّ وشرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقامِ قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپ کے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپ کو نبوّت واصطفا (چُننے) ورسالت کے ساتھ مشرف کیا۔ (خازن وجمل وروح البیان) ف۸ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علومِ ماکان ومایکون عطا کئے، اپنی ذات وصفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا۔ مفسّرین نے ایک معنٰی اس آیت کے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپ کے ذات وصفات اور مراتب ودرجات کی معرفت عطا فرمائی۔ مسئلہ: انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں نبوّت سے قبل بھی، نبوّت سے بعد بھی اور اللہ تعالٰی کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں۔ ف۹ دولت قناعت عطا فرما کر۔ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرتِ مال سے حاصل نہیں ہوتی، حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا۔ ف۱۰ جیسا کہ اہلِ جاہلیّت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے۔ حدیث شریف میں سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: " مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت برا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے۔" ف۱۱ یا کچھ دے دو یا حسنِ اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کردو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالبِ علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ تُرش رُوئی وبدخُلقی نہ کرنا چاہئے۔ ف۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالٰی نے اپنے

اٰیاتہا ٨ ﴿٩٤﴾ سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ مَکِّیَّۃٌ ﴿١٢﴾ رکوعہا ١

سورۂ الم نشرح مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ

کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا وف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ

ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ

توڑی تھی وف۳ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا وف۴ تو بےشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے بےشک دشواری

الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾ ع ٨/١٩

کے ساتھ اور آسانی ہے وف۵ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں وف۶ محنت کرو وف۷ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو وف۸

اٰیاتہا ٨ ﴿٩٥﴾ سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ مَکِّیَّۃٌ ﴿٢٨﴾ رکوعہا ١

سورۂ تین مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا۔ نعمتوں کے ذکر کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گذاری ہے۔

وف۱ ''سورۂ الم نشرح'' مکّیہ ہے، اس میں ایک رُکوع، آٹھ آیتیں اور ستائیس کلمے، ایک سو تین حرف ہیں۔ وف۲ یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور مَوعِظت و نبوّت اور علم و حکمت کے لئے یہاں تک کہ عالَمِ غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہو سکے اور عُلومِ لدنّیہ و حِکَمِ الٰہیہ و معارفِ ربانیّہ و حقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرحِ صدر بھی بار بار ہوا، ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ وف۳ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفّار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امّت کے گناہوں کا غم جس میں قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا، مراد یہ ہے کہ ہم نے آپ کو مقبول الشفاعت کر کے وہ بارِ غم دور کر دیا۔ وف۴ حدیث شریف میں ہے: سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اِس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔ تو اگر کوئی اللہ تعالٰی کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا، ہر خطیب، ہر تشہد پڑھنے والا، اَشۡہَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ اَشۡہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ پکارتا ہے۔ بعض مفسّرین نے فرمایا کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انبیاء سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ وف۵ یعنی جو شدّت و سختی کہ آپ کفّار کے مقابلے میں برداشت فرما رہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے۔ وف۶ یعنی آخرت کی وف۷ کہ دعا بعدِ نماز مقبول ہوتی ہے، اس دعا سے مراد آخرِ نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو، اس میں اختلاف ہے۔ وف۸ اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۙ﴿۳﴾

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طورِ سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِیْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ

کی طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انھیں

مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ؕ﴿۷﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ

بے حد ثواب ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر

ع ۱ ۲۸ ۲۰ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸﴾ ع

حاکم نہیں

اٰیاتها ۱۹ | ۹۶ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّیَّةٌ ۱ | رکوعها ۱

سورۂ علق مکیہ ہے، اس میں انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

ف۱ ''سورۂ والتین'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چونتیس کلمے، ایک سو پانچ حرف ہیں۔ ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں، سریع الھضم، کثیرُ النَّفع، مُلَیِّن، مُحَلِّل، دافعِ ریگ، مُفَتِّحِ سُدَّۂ جِگر، بدن کا فربہ کرنے والا، بلغم کو چھانٹنے والا۔ زیتون ایک مبارک درخت ہے اس کا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے، یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اس کا درخت خشک پہاڑوں میں پیدا ہوتا ہے جن میں دُہنیت (چکناہٹ) کا نام ونشان نہیں، بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے، ہزاروں برس رہتا ہے، ان چیزوں میں قدرتِ الٰہی کے آثار ظاہر ہیں۔ ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور ''سینا'' اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا بمعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں۔ ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف، اَعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پُشت خَم، بال سفید ہو جاتے ہیں، جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں، اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل وصورت کی شکر گزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اَسفل ترین درکات (سب سے نیچے والے طبقوں) کو ہم نے اس کا ٹھکانا کر دیا۔ ف۶ اگرچہ ضعفِ پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لا سکیں اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن کرمِ الٰہی سے انہیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے۔ ف۷ اس بیانِ قاطع وبرہانِ ساطع کے بعد اے کافر! ف۸ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بَعث وحساب وجزا کا انکار کرتا ہے۔ ف۱ ''سورۂ اِقرا''

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ ﴿١﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ﴿٢﴾ اِقْرَاْ

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو ف۴

وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ﴿٣﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف۵ آدمی کو سکھایا جو نہ

یَعْلَمْؕ ﴿٥﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤىۙ ﴿٦﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰىؕ ﴿٧﴾ اِنَّ اِلٰى

جانتا تھا ف۶ ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف۷ بے شک تمہارے

رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ ﴿٨﴾ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰىۙ ﴿٩﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰىؕ ﴿١٠﴾

رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے ف۹

اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤىۙ ﴿١١﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰىؕ ﴿١٢﴾ اَرَءَیْتَ اِنْ

بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو اگر

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰىؕ ﴿١٣﴾ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰىؕ ﴿١٤﴾ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬

جھٹلایا ف۱۰ اور منہ پھیرا ف۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف۱۳ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف۱۴

اس کو "سورۂ عَلَق" بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، انیس آیتیں، بانوے کلمے، دوسو اَسّی حرف ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں "مَالَمْ یَعْلَمْ" تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: "اِقْرَاْ" یعنی پڑھئے! فرمایا: ہم پڑھنے والے نہیں۔ اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا، پھر چھوڑ کر "اِقْرَاْ" کہا، پھر آپ نے وہی جواب دیا، تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے "مَالَمْ یَعْلَمْ" تک پڑھا۔ ف۲ یعنی قراءت کی ابتداء اداً اللہ تعالٰی کے نام سے ہو۔ اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قراءت کی ابتداء "بِسْمِ اللّٰهِ" کے ساتھ مُستحب ہے۔ ف۳ تمام خَلق کو ف۴ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کے لیے پڑھئے۔ ف۵ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی اور درحقیقت کتابت میں بڑے مَنافع ہیں، کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں، گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں۔ کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے۔ ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد "علمِ اَسماء"۔ اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالٰی نے جمیع اَشیاء کے علوم عطا فرمائے۔ (معالم وخازن) ف۷ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے۔ یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں، اس کو کچھ مال ہاتھ آ گیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلّفات شروع کئے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا۔ ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی وطُغیان اور غُرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا۔ ف۹ شانِ نزول: یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (مَعاذَاللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا، پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے، چہرہ کا رنگ اُڑ گیا، اَعضاء کانپنے لگے۔ لوگوں نے کہا: کیا حال ہے؟ کہنے لگا: میرے اور محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پرند بازو پھیلائے ہوئے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عُضو عُضو جدا کر ڈالتے۔ ف۱۰ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو، پس جزا دے گا ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اِیذا اور آپ کی تکذیب سے۔

لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾

توہم ضرور پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ف۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ف۱۶

سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾ السجدة

ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں ف۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ف۱۸ اور ہم سے قریب ہوجاؤ

ع۱۹ ۲۱ السجدة ۱۳

اٰیاتها ۵ ۹۷ سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ رکوعها ۱

سورۂ قدر مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِيۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾

بے شک ہم نے اسے ف۲ شبِ قدر میں اتارا ف۳ اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰۤئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۴ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ف۵

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱۵ اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے۔ ف۱۶ شانِ نزول: جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دوں گا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالا علان گرفتار کرتے۔ ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ف۱ ''سورۃُ القدر'' مدنیہ و بقولے مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تیس کلمے، ایک سو بارہ حرف ہیں۔ ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شبِ قدر شرف و برکت والی رات ہے۔ اس کو شبِ قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف وخدمات پر مامور کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت وقدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمالِ صالحہ مقبول ہوتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں ان کی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ اَحادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں: بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان واخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالٰی اس کے سال بھر کے گناہ بخش دیتا ہے۔ آدمی کو چاہئے کہ اس شب میں کثرت سے اِستِغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے۔ سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور رواياتِ کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اَخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں۔ بعض علماء کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے، یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ اس رات کے فضائلِ عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں: ف۴ جو شبِ قدر سے خالی ہوں، اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُمَمِ گزشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا، اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالٰی نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالٰی کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو۔ ف۵ زمین کی طرف، اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یادِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و اِستِغفار کرتے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ ۝۴ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝۵ ع

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ف۶ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف۷

ع ۵ / ۲۲ معانقۃ ۱۸

رکوعها ۱ — ۹۸ سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۰ — اٰیاتها ۸

سورۂ بینہ مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے

حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝۱ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲

جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ف۶

فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۝۳ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ

جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ۝۴ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ

روشن دلیل ف۸ ان کے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو ف۱۰ یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر

الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ

عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہو کر ف۱۲ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا

الْقَیِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ فِیْ

دین ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی

ف۶ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر فرمایا۔ ف۷ بلاؤں اور آفتوں سے۔ ف۱ ''سورۂ لم یکن'' اس کو ''سورۂ بینہ'' بھی کہتے ہیں، جمہور کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے، اس سورت میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چورانوے کلمے، تین سو ننانوے حرف ہیں۔ ف۲ یہود و نصاریٰ ف۳ بت پرست ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں، کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے پہلے یہ تمام یہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جب تک کہ وہ ''نبی مَوعُود'' تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و اِنجیل میں ہے۔ ف۵ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶ یعنی قرآن مجید ف۷ حق و عدل کی ف۸ یعنی سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب ''نبی مَوعُود'' تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے، لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عِناداً کفر اختیار کیا۔ ف۱۰ توریت و انجیل میں ف۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر ف۱۲ یعنی تمام دینوں کو

نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ

اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۧ﴿۸﴾

رہیں اللہ ان سے راضی ف۱۳ اور وہ اس سے راضی ف۱۴ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ف۱۵

ع ۸/۲۳

آیاتها ۸ | ۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِیَّةٌ ۹۳ | رکوعها ۱

سورۂ زلزال مدنیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے ف۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ف۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ف۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ

آدمی کہے اسے کیا ہوا ف۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ف۶ اس لیے کہ تمہارے رب

اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوْمَىِٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۬ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾

نے اسے حکم بھیجا ف۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۸ کئی راہ ہو کر ف۹ تاکہ اپنا کیا ف۱۰ دکھائے جائیں

چھوڑ کر خالص اسلام کے مُتّبع ہو کر۔ ف۱۳ اور ان کے اطاعت و اخلاص سے ف۱۴ اس کے کرم وعطا سے ف۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ ف۱ ''سورۂ اِذَا زُلزِلَت''، جس کو ''سورۂ زلزلہ'' بھی کہتے ہیں، مکیہ و بقولے مدنیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، پینتیس کلمے اور ایک سو اُنتالیس حرف ہیں۔ ف۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روزِ قیامت ف۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے۔ ف۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آپڑیں۔ ف۵ کہ ایسی مُضطرب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا۔ ف۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ۔ (ترمذی) ف۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کئے گئے ہیں ان کی خبریں دے ف۸ مَوقِفِ حساب سے ف۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف۔ ف۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۷ؕ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے

شَرًّا يَّرَهٗ ۸ع

ع ۸ ۲۴

اسے دیکھے گا ؎ا

اٰیاتها ۱۱ | ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴ | رکوعها ۱

سورۂ عٰدِیٰت مکیہ ہے، اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ؎ا

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱ۙ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲ۙ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳ۙ

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ؎۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ؎۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ؎۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴ۙ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۵ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۶ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۷ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ

بڑا ناشکر ہے ؎۵ اور بے شک وہ اس پر ؎۶ خود گواہ ہے اور بے شک وہ مال کی چاہت میں ضرور

لَشَدِيْدٌ ۸ؕ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۹ۙ وَحُصِّلَ مَا فِي

کرّا ہے ؎۷ تو کیا نہیں جانتا جب اُٹھائے جائیں گے ؎۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ؎۹ جو

؎۱۱ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روزِ قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالٰی بدیاں بخش دے گا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کردی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہوچکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا۔ محمد بن کعب قُرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھ لے گا یہاں تک کہ جب دنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دنیا میں پائے گا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی۔ اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کار آمد ہے اور ترہیب (ڈرانا) ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ بعض مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے۔ ؎ا ''سورۂ وَالْعٰدِیٰت'' بقولِ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ مکیہ ہے اور بقولِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما مدنیہ۔ اس میں ایک رکوع، گیارہ آیتیں، چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہیں۔ ؎۲ مراد اِن سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔ ؎۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں۔ ؎۴ دشمن کو ؎۵ کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ ؎۶ اپنے عمل سے ؎۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لیے کمزور۔ ؎۸ مردے ؎۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی۔

ع ١١ ٢٥ الصُّدُوْرِ ﴿١٠﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿١١﴾

سینوں میں ہے بے شک ان کے رب کو اس دن ان کی سب خبر ہے وا۱

آیاتها ١١ ١٠١ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٣٠ رکوعها ١

سورۂ قارعہ مکیہ ہے،اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی ف۲

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

جس دن آدمی ہوں گے جیسے پھیلے پتنگے ف۳ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی (دھنی ہوئی)

الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

اون ف۴ تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۵ وہ تو من مانتے عیش میں

رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾ وَمَآ

ہیں ف۶ اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں ف۷ وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے ف۸ اور تو

ع ١١ ٢٦ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۹

ف۱۰ یعنی روزِ قیامت جو فیصلہ کا دن ہے۔ ف۱۱ جیسی کہ ہمیشہ ہے تو انہیں اعمال نیک و بد کا بدلہ دے گا۔ ف۱ ''سورۃ القارِعہ'' مکیہ ہے۔اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، چھتیس کلمے، ایک سو باوَن حرف ہیں۔ ف۲ مراد اِس سے قیامت ہے جس کی ہَول و ہَیبت سے دل دہلیں گے اور ''قارِعہ'' قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔ ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت معیّن نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے، یہی حال روزِ قیامت خَلق کے اِنتشار کا ہوگا۔ ف۴ جس کے اجزاء مُتفرِّق ہو کر اُڑتے ہیں، یہی حال قیامت کے ہَول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا۔ ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔ ف۶ یعنی جنت میں۔مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لیے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں، ان کا کچھ وزن نہیں، تو انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا ف۸ یعنی اس کا مَسکن آتشِ دوزخ ہے۔ ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

آیاتها ٨ ﴿١٠٢ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ١٦﴾ رکوعها ١

سورۂ تکاثر مکیہ ہے، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ

تمہیں غافل رکھاف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھاف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵ پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾

ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷ بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے ف۸

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع ٨/٢٧

پھر بے شک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی ف۹

آیاتها ٣ ﴿١٠٣ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ١٣﴾ رکوعها ١

سورۂ عصر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اس زمانۂ محبوب کی قسم ف۲ بے شک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام

ف۱ ''سورۂ تکاثر'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، آٹھ آیتیں، اٹھائیس کلمے، ایک سوبیس حرف ہیں۔ ف۲ اللہ تعالٰی کی طاعات سے ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرتِ مال کی حرص اور اس پر مُفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادتِ اُخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔ ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنِ گیرِ خاطر رہی۔ حدیث شریف میں ہے: سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''مُردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دولوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ ایک مال ایک اس کے اہل واقارب ایک اس کا عمل، عمل ساتھ رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہوجاتے ہیں۔ (بخاری) ف۵ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو ف۶ قبروں میں۔ ف۷ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔ ف۸ مرنے کے بعد ف۹ جو اللہ تعالٰی نے تمہیں عطا فرمائی تھیں، صحت وفَراغ واَمن وعیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے۔ پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، ان کا کیا شکر ادا کیا؟ اور ترکِ شکر پر عذاب کیا جائے گا۔ ف۱ ''سورۂ والعصر'' جمہور کے نزدیک مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، چودہ کلمے، اَڑسٹھ حرف ہیں۔ ف۲ ''عصر'' زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے، اس میں احوال کا تغیُّر وتبدُّل ناظر کے لیے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت وحکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لیے ہوسکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور ''عصر'' اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ رابح کے حق میں ''ضُحٰی'' یعنی ''وقتِ چاشت کی قسم'' ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نمازِ عصر مراد ہوسکتی

ع ۱ / ۲۸

الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۳

کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

ایاتھا ۹ ۱۰۴ سُوْرَۃُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۲ رکوعھا ۱

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے، اس میں نو آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۲ يَحْسَبُ

خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا کیا یہ سمجھتا ہے

اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۴ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائے گا ف۴ اور تو نے کیا جانا کیا

الْحُطَمَةُ ۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۷ اِنَّهَا

روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی ف۶ بے شک وہ

ع ۱ / ۹ / ۲۹

عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۹

ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مُترجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے ''مخصوص زمانہ'' سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے۔ اللہ تعالٰی نے حضور کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ ''لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَد'' میں حضور کے مَسکَن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے اور جیسا کہ ''لَعَمْرُکَ'' میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیت کا اظہار ہے۔ ف۳ کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے۔ ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی۔ ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں۔ ف۱ ''سورۂ ہُمَزَہ'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، نو آیتیں، تیس کلمے، ایک سو تیس حرف ہیں۔ ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبانِ طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اَخْنَس بن شُرَیق و اُمَیَّہ بن خَلَف اور وَلید بن مُغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کے لیے عام ہے۔ ف۳ مرنے نہ دے گا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عملِ صالح کی طرف اِلتفات نہیں کرتا۔ ف۴ یعنی جہنم کے اس دَرَکہ (طبقے) میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔ ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتٰی کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری۔ (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائے گی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائے گی۔ دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتشِ جہنم کا ان پر اِستیلا (غَلَبہ) ہوگا اور موت آئے گی نہیں تو کیا حال ہوگا! ''دلوں کو جلانا'' اس لیے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائدِ باطِلہ و نِیّاتِ فاسدہ کے۔ ف۷ یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دی جائے گی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے۔ بعض مفسرین

اٰیاتها ۵ ۱۰۵ سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ۱۹ رکوعها ۱

سورۂ فیل مکیہ ہے اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وٓ۱

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا وٓ۲ کیا ان کا داؤں تباہی

تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں وٓ۳ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے

مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ ع

مارتے وٓ۴ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) وٓ۵

اٰیاتها ۴ ۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۲۹ رکوعها ۱

سورۂ قریش مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔ وٓ۱ ''سورۃ الفیل'' مکیہ ہے۔ اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، چھیانوے حرف ہیں۔ وٓ۲ ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے۔ اَبرہہ یمن اور حَبْشہ کا بادشاہ تھا، اس نے صنعاء میں ایک کَنِیسہ (یہود و نصاریٰ کا عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کَنِیسہ کا طواف کریں، عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی، قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا، اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا ''پیش رو'' ایک بڑا عظیمُ الجُثّہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ اَبرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کر لیے ان میں دو سو اونٹ عبد المطلب کے بھی تھے، عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ اَبرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے! تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں۔ چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازۂ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ اَبرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا، جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا، جب کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے (پتھر) گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے۔ وٓ۳ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں، دو دونوں پاؤں میں ایک مِنقار (چونچ) میں۔ وٓ۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود (جنگی ٹوپی) کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیز کر ہاتھی میں گزر کر زمین میں پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ وٓ۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ کے پچاس روز بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِہِمۡ رِحۡلَۃَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ ۚ﴿۲﴾ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا (رغبت دلائی) ف۲ تو انھیں چاہیے اس گھر

ہٰذَا الۡبَیۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ﴿۴﴾ ع

کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

ایاتہا ۷ | ۱۰۷ سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡنِ مَکِّیَّۃٌ ۱۷ | رکوعھا ۱

سورۂ ماعون مکیہ ہے، اس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے

ف۱ ''سورۃ القریش'' بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار آیتیں، سترہ کلمے، تہتر حرف ہیں۔ ف۲ یعنی اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی، جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کیلئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کیلئے سرمایہ بہم پہنچاتے، جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش، اللّٰہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ف۳ یعنی کعبہ شریفہ کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے، ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہلِ مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اَطراف و حَوالی (آس پاس کے علاقوں) میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جُذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جُذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے امان عطا فرمائی۔ ف۱ ''سورۃُ الماعون'' مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللّٰہ بن اُبی بن سَلُول منافق کے حق میں۔ اس میں ایک رکوع، سات آیتیں، پچیس کلمے، ایک سو پچیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی حساب و جزاء کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ شانِ نزول: یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مُغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں۔ ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔ ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے۔

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۟ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۟ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۟ ع

بھولے بیٹھے ہیں وف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں وف۶ اور برتنے کی چیز وف۷ مانگے نہیں دیتے وف۸

آیاتہا ۳ | ۱۰۸ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ | رکوعہا ۱

سورۂ کوثر مکیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۟ؕ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۟ؕ اِنَّ شَانِئَكَ

اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں وف۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو وف۳ اور قربانی کرو وف۴ بے شک جو تمہارا دشمن ہے

هُوَ الْاَبْتَرُ ۟ ع

وہی ہر خیر سے محروم ہے وف۵

آیاتہا ۶ | ۱۰۹ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸ | رکوعہا ۱

سورۂ کافرون مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وف۱

وف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لیے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ وف۶ عبادتوں میں۔ آگے ان کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے وف۷ مثل سوئی وہانڈی وپیالے کے وف۸ **مسئلہ:** علماء نے فرمایا کہ مُستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ وف۱ ''سورۃُ الکوثر'' جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، دس کلمے، بیالیس حرف ہیں۔ وف۲ اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسب عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، کثرتِ امت بھی، اعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ وف۳ جس نے تمہیں عزّت وشرافت دی وف۴ اس کے لیے اس کے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ وف۵ نہ آپ۔ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام ونشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ **شانِ نزول:** جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ''اَبْتَر'' یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہوجائے گا، اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔ وف۱ ''سورۃُ الکافرون'' مکیہ ہے، اس میں ایک رکوع، چھ آیتیں، چھبیس کلمے، چورانوے حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے دین کا اِتباع کیجئے ہم آپ کے دین کی اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ

تم فرماؤ اے کافرو ف۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ

پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

ع ۱ ۲۴ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَ لِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾ ع

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

ایاتھا ۳ | ۱۱۰ سُوۡرَۃُ النَّصۡرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۴ | رکوعھا ۱

سورہ نصر مدنیہ ہے، اس میں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ف۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج

ع ۱ ۲۵ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰهِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡهُ ؕؔ اِنَّهٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

داخل ہوتے ہیں ف۳ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ف۴ بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ف۵

سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے، اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ ف۲ مُخاطَب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علمِ الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ ف۳ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اِخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے۔ ''وَهٰذِهِ الۡاٰیَۃُ مَنۡسُوۡخَۃٌ بِاٰیَۃِ الۡقِتَالِ'' (یعنی اور یہ آیت قتال کی آیت سے منسوخ ہے) ف۱ ''سورۂ نصر'' مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، تین آیتیں، سترہ کلمے، ستتر حرف ہیں۔ ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں۔ اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ ف۳ جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ اَرض سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ ف۴ امت کے لیے ف۵ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ''سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡهِ'' کی بہت کثرت فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی، اس کے بعد آیت ''اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ'' نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اَسّی روز سیدعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ ''الکلالۃ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت ''وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا تُرۡجَعُوۡنَ فِیۡهِ اِلَی اللّٰهِ'' نازل ہوئی، اس کے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دِین کامل اور تمام ہوگیا تو اب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے، اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالٰی نے اختیار دیا، چاہے دنیا میں رہے، چاہے اس کی

اٰیاتہا ۵	١١١ سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ٦	رکوعھا ١

سورۂ لہب مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ ②

تباہ ہوجائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیاف٢ اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایاف٣

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ ④ فِيْ

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جوروف٤ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس

جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۟ ⑤ ع ١ ٥ ٣٦

کے گلے میں کھجور کی چھال کا رساف٥

اٰیاتہا ۴	١١٢ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ٢٢	رکوعھا ١

سورۂ اخلاص مکیہ ہے، اس میں چار آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف١

لقاءقبول فرمائے۔اس بندہ نے لقائے الٰہی اختیار کی۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء، ہماری اولادیں سب قربان۔ ف١ ''سورۂ اَبی لہب'' مکیہ ہے اس میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، بیس کلمے، ستتر حرف ہیں۔شانِ نزول: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ''اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مبَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ'' اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا۔اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا: ف٢ ابولہب کا نام عبدالعزیٰ ہے۔ یہ عبدالمطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا، بہت گورا خوبصورت آدمی تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ ف٣ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کردوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ ف٤ اُمّ جمیل بنتِ حَرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عِنا دو عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں اِنتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ ف٥ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لیے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس کے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مرگئی۔ ف١ ''سورۂ اخلاص'' مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع، چار یا پانچ آیتیں، پندرہ کلمے، سینتالیس حرف ہیں۔اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ﴿٤﴾

تم فرماؤ وہ اللّٰہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللّٰہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

ع ١٢

آیاتها ٥ ﴿١١٣﴾ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ٢٠ رکوعها ١

سورۂ فلق مکیہ ہے، اس میں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کے شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب

وارد ہوئی ہیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے، ایک شخص نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (ترمذی) **شانِ نزول:** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللّٰہ ربُّ العزت عزّ وعُلا تبارک وتعالٰی کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللّٰہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے، کیا پیتا ہے، ربوبیّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا۔ ف۲ ربوبیت والوہیت میں صفاتِ عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ ف۳ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔ ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں۔ ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔ ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا وعدیل نہیں۔ اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس واعلٰی مطالب بیان فرما دیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں۔ ف۱ ''سورۂ فلق'' مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔ ''وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ'' (یعنی مدنیہ والا قول زیادہ صحیح ہے) اس سورت میں ایک رکوع، پانچ آیتیں، تئیس کلمے، چوہتر حرف ہیں۔ **شانِ نزول:** یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئیں جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاءِ ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز کے بعد جبریل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنویں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بھیجا، انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی، اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں تھیں اور ایک موم کا پُتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللّٰہ تعالٰی نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں، ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ہی ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور بالکل تندرست ہو گئے۔ **مسئلہ:** تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمہ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں، حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لیے عمل کروں؟ حضور نے اجازت دی۔ (ترمذی) ف۲ تعوذ میں اللّٰہ تعالٰی کا اس

وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ٥ ٢٨

وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

اٰیاتها ٦ ﴿١١٤﴾ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ٢١ رکوعها ١

سورۂ ناس مکیہ ہے، اس میں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴ اس کے شر سے جو دل

الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ ع ٦ ٢٩

جن اور آدمی ف۷

دعائے ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لِیْٓ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ط اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۱۵۷۱، ص ۴۱، دار الکتب العلمیة بیروت وتفسیر روح البیان، سورة الاسراء، تحت الآیة: ۱۰، ج۵، ص۱۳۶، کوئٹه)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

(تفسیر روح البیان، سورة الاحزاب، تحت الآیة: ۵۶، ج۷، ص۲۳۵، کوئٹه)

تــــمــــت بـــالــــخـــیـــر

وصف کے ساتھ ذکر اس لیے ہے اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن وراحت کا منتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اضطرار واضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرم وغم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ "فلق" جہنم میں ایک وادی ہے۔ ف۳ جاندار ہو یا بے جان، مکلّف ہو یا غیر مکلّف۔ بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اعوان ولشکر کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔ ف۴ حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی پناہ لو اس کے شر سے، یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے۔ (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں۔ مسئلہ: گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، آیاتِ

قرآن یا اَسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ وتابعین اسی پر ہیں اور حدیث عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے ۔ ف۶ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زَوالِ نعمت کی تمنا کرے ۔ یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی ۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے ۔ ف۱ ''سورۃُالنَّاسِ'' بقولِ اَصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع ، چھ آیتیں ، بیس کلمے ، اُناسی حرف ہیں ۔ ف۲ سب کا خالق و مالک ۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لیے ہے کہ انہیں اشرفُ المخلوقات کیا ۔ ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ف۴ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے ۔ ف۵ مراد اس سے شیطان ہے ۔ ف۶ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللّٰہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے ۔ ف۷ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطینِ جنّ انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ اِنس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں ۔ آدمی کو چاہئے کہ شیاطینِ جنّ کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطینِ اِنس کے شر سے بھی ۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم شب کو جب بسترِ مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ '' قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ و قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سرِ مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے ، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے ۔

''وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ وَاَسْرَارِ كِتَابِهٖ وَاٰخِرُ دَعْوَانَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَی السَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَسَیِّدِ اَنْبِیَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔''

دعائے ختم القرآن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ ۝ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّ بِالْبَآءِ بَرَكَةً وَّ بِالتَّآءِ تَوْبَةً وَّ بِالثَّآءِ ثَوَابًا وَّبِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَآءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَآءِ خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَآءً وَّبِالرَّآءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّآءِ زَكٰوةً وَّبِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّیْنِ شِفَآءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَآءً وَّبِالطَّآءِ طَرَاوَةً وَّبِالظَّآءِ ظَفْرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی وَّبِالْفَآءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَا وِوُصْلَةً وَّبِالْهَآءِ هِدَایَةً وَّبِالْیَآءِ یَقِیْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ۝ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ۝ وَتَقَبَّلْ مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْعَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْنِسْیَانٍ اَوْتَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ عَنْ مَّوَاضِعِهَآ اَوْتَقْدِیْمٍ اَوْتَاْخِیْرٍ اَوْزِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْتَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَآ اَنْزَلْتَهٗ عَلَیْهِ اَوْرَیْبٍ اَوْشَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْسُوْٓءِ اِلْحَانٍ اَوْتَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْكَسْلٍ اَوْ سُرْعَةٍ اَوْزَیْغِ لِسَانٍ اَوْوَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْاِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْاِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْهَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَاكَتَبَهٗ اَوْقِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سَتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا دَلِیْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةَ وَالْبِشَارَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا ۔

رموزِ اوقافِ قرآنِ مجید

ہر ایک زبان کے اہلِ زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں کہیں زیادہ، اِس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآنِ مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔ اسی لیے اہلِ علم نے اِس کے ٹھہرنے نہ ٹھہرنے کی علامات مقرر کر دی ہیں جن کو ''**رُمُوزِ اوقافِ قرآنِ مجید**'' کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اِن رُمُوز کو ملحوظ رکھیں، اور وہ یہ ہیں:

O جہاں بات پوری ہو جاتی ہے، وہاں چھوٹا سا دائرہ بنا دیتے ہیں۔ یہ حقیقت میں گول ''ت'' ہے۔ جو بصورت ''ۃ'' لکھی جاتی ہے اور یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی اس پر ٹھہرنا چاہئے، اب ''ۃ'' تو نہیں لکھی جاتی البتہ چھوٹا سا دائرہ بنا دیا جاتا ہے، اسی کو آیت کہتے ہیں۔

م یہ علامت وقفِ لازم کی ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے۔ اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ ''اٹھو، مت بیٹھو'' جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو ''اٹھو'' پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر نہ ٹھہرا جائے تو ''اٹھو مت بیٹھو'' ہو جائے گا۔ جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہو جائے گا۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

ج یہ وقفِ جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

ز یہ وقفِ مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

ص یہ وقفِ مرخص کی علامت ہے۔ یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔ معلوم رہے کہ ''ص'' پر ملا کر پڑھنا ''ز'' کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

صلے یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰی '' کا اختصار ہے،یعنی یہاں ملاکر پڑھنا بہتر ہے۔

ق یہ ''قِیْلَ عَلَیْہِ الْوَقْفُ '' کا خلاصہ ہے یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

صل یہ ''قَدْ یُوْصَلُ '' کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھہرا جاتا، لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ ''قِفْ '' ہے جس کے معنی ہیں ''ٹھہر جاؤ ''اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملاکر پڑھنے کا احتمال ہو۔

س یا سکتہ یہ دونوں سکتہ کی علامات ہیں یہاں اس طرح ٹھہرنا چاہیئے کہ آواز ٹوٹ جائے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفۃ یہ بھی سکتہ کی علامت ہے البتہ یہاں ماقبل دونوں علامات ''س یا سکتہ'' کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے اور سانس بھی نہ ٹوٹے۔سکتہ اور وقفہ میں یہی فرق ہے کہ سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرا جاتا ہے۔

لا ''لا'' کے معنی ''نہیں'' ہیں، یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر۔عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیئے البتہ آیت کے اوپر ہو تو اس پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے میں اختلاف ہے لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔

ك یہ ''کَذٰلِکَ '' کی علامت ہے یعنی اس سے پہلے جو علامتِ وقف ہے یہاں بھی وہی سمجھی جائے۔

∴ ∴ اگر کوئی عبارت اِن تین تین نقطوں کے درمیان ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف نہ کرے یا پہلے تین نقطوں پر وقف نہ کر کے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن مجید کی سورتوں کی فہرست

مطالبُ القرآن

از: مجلس المدينة العلمية

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اللّٰہ عزوجل ایک ہے			
وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٢	البقرة	١٦٣
اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	٣	البقرة	٢٥٥
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا	٣	ال عمرٰن	١٨
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	٦	النسآء	١٧١
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	٨	الاعراف	٦٥
وَاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ	١٢	هود	١٤
وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	١٣	الرعد	١٦
اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ	١٤	النحل	٥١
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ	٢٣	صٓ	٦٥
وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ	٢٥	الزخرف	٨٤
اَمْ لَهُمْ اِلٰـهٌ غَيْرُ اللّٰهِ	٢٧	الطور	٤٣
اللّٰہ عزوجل شرک سے پاک ہے			
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ	٥	النسآء	٤٨
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ	٥	النسآء	١١٦
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ	١٨	الفرقان	٢
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ	٢٨	الحشر	٢٣
وہی ہر چیز کا خالق ہے			
بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	١	البقرة	١١٧
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٢	البقرة	١٦٤
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ	٧	الانعام	١
اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ	٧	الانعام	٩٥
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ	٧	الانعام	١٠٢
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ	٨	الاعراف	٥٤
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ	٩	الاعراف	١٨٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ	١١	يونس	٥
اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ	١٣	الرعد	٢
وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ	١٣	الرعد	٣
وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ	١٣	الرعد	٤
وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ	١٤	الحجر	٢٢
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ	١٤	الحجر	٨٦
قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى	١٦	طٰهٰ	٥٠
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ	١٨	النور	٤٥
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	٢٨	الحشر	٢٤
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	٢٨	التغابن	٣
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ	٣٠	العلق	١
ہر چیز کا مالک وہی ہے			
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ	١	الفاتحة	٣
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	١٠٧
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ	١	البقرة	١١٥
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	ال عمرٰن	٢٦
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٠٩
اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	١١	التوبة	١١٦
وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا	١٤	الحجر	٢١
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ	١٦	مريم	٤٠
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ	٢٨	الحشر	٢٣
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	٢٨	التغابن	١
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ	٢٩	الملك	١
قدرت الٰہی			
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ	١	البقرة	١٠٦
اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا	٢	البقرة	١٦٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ	٣	البقرة	٢٥٣
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	٣	ال عمرٰن	٢٦
وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	٤	ال عمرٰن	١٥٦
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ	١٢	هود	٥٦
اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ	١٦	مريم	٣٥
لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ	١٧	الانبيآء	٢٣
مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ	٢١	لقمٰن	٢٨
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى	٢٧	النجم	٤٣
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى	٢٧	النجم	٤٨
رحمت و مغفرت الٰہی			
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	١	الفاتحة	٢
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	١	البقرة	٥٤
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٢	البقرة	١٧٣
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	٣	ال عمرٰن	٣١
كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ	٧	الانعام	١٢
فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	٨	الانعام	١٤٧
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ	٨	الانعام	١٦٠
اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ	١٢	هود	٩٠
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	١٣	الرعد	٦
نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ	١٤	الحجر	٤٩
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	١٨	النور	٢١
اَلرَّحْمٰنُ	٢٧	الرحمٰن	١
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى	٢٩	المدثر	٥٦
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ	٣٠	البروج	١٤
ہدایت کس کو ملتی ہے؟			
وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ	٤	ال عمرٰن	١٠١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یَّهۡدِیۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	٦	المآئدة	١٦
فَمَنۡ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنۡ یَّهۡدِیَهٗ	٨	الانعام	١٢٥
وَیَهۡدِیۡۤ اِلَیۡهِ مَنۡ اَنَابَ	١٣	الرعد	٢٧
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	١٧	الحج	٥٤

اللّٰہ عزوجل کس کو ہدایت نہیں دیتا؟

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ	١	البقرة	٢٦
لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِیۡنَ	٣	البقرة	٢٦٤
لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ	٣	ال عمرٰن	٨٦
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِیۡ مَنۡ یُّضِلُّ	١٤	النحل	٣٧

علم الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَهُوَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ	١	البقرة	٢٩
اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ	١	البقرة	٣٣
اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ	١٠	الانفال	٤٣
وَمَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ	١١	یونس	٦١
وَیَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَمُسۡتَوۡدَعَهَا	١٢	هود	٦
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا	١٢	هود	١٢٣
وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِیۡنَ	١٤	الحجر	٢٤
فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی	١٦	طٰهٰ	٧
یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنۡ تَكُ مِثۡقَالَ	٢١	لقمٰن	١٦
یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ	٢٧	الحدید	٤

اللّٰہ عزوجل دعا قبول فرمانے والا ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا	٢	البقرة	١٨٦
اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا	٢٠	النمل	٦٢
فَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ	٢٤	الزمر	٤٩

دعا مانگنے کی ترغیب

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ	٥	النسآء	٣٢
قَالَ رَبُّكُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ	٢٤	المؤمن	٦٠

اللّٰہ عزوجل ہی رزّاقِ حقیقی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	٧	المآئدة	٨٨
وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ	١٢	هود	٦
وَكَاَیِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ	٢١	العنكبوت	٦٠
یُنَزِّلُ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ رِزۡقًا	٢٤	المؤمن	١٣
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ	٢٧	الذّٰریٰت	٥٨
اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُكُمۡ	٢٩	الملك	٢١
وَاللّٰهُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ	٢	البقرة	٢١٢
اَللّٰهُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ	١٣	الرعد	٢٦
وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ	٢٥	الشورٰی	٢٧

ذکر الٰہی

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاذۡكُرُوۡنِیۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ	٢	البقرة	١٥٢
وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِیۡرًا لَّعَلَّكُمۡ	١٠	الانفال	٤٥
اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ	١٣	الرعد	٢٨

میلادِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	٤	ال عمرٰن	١٦٤
وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ	٦	المآئدة	٧
لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ	١١	التوبة	١٢٨
قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ	١١	یونس	٥٨
وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ	٢٨	الصف	٦
هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ	٢٨	الصف	٩
وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ	٣٠	الضحٰی	١١

تعظیمِ مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لَا تَقُوۡلُوۡا رَاعِنَا وَقُوۡلُوا	١	البقرة	١٠٤
فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰی	٥	النسآء	٦٥
وَاٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ	٦	المآئدة	١٢
وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا	٩	الاعراف	١٥٧
اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ	٩	الانفال	٢٤
لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ	١٨	النور	٦٣
وَمَا كَانَ لِمُؤۡمِنٍ وَّلَا مُؤۡمِنَةٍ	٢٢	الاحزاب	٣٦
وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ	٢٦	الفتح	٩
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا	٢٦	الحجرات	١-٥
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا	٢٨	المجادلة	١٢

آپ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم خاتم النبیّین ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلۡیَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِیۡنَكُمۡ	٦	المآئدة	٣
اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡكُمۡ جَمِیۡعًا	٩	الاعراف	١٥٨
لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ	١٠	التوبة	٣٣
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً	١٧	الانبیآء	١٠٧
لِیَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرًا	١٨	الفرقان	١
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨
رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ	٢٢	الاحزاب	٤٠
لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ	٢٦	الفتح	٢٨
لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ	٢٨	الصف	٩

آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تمام مخلوق سے افضل ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تِلۡكَ الرُّسُلُ فَضَّلۡنَا	٣	البقرة	٢٥٣
ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ	٣	ال عمرٰن	٨١
اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ هَدَی اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
تَبٰرَكَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ	١٨	الفرقان	١
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ	٢٢	الاحزاب	٤٠
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً	٢٢	سبا	٢٨

محبتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ	١٠	التوبة	٢٤

اطاعت واتباعِ رسول صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ	٣	ال عمرٰن	٣٢
وَاَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ	٤	ال عمرٰن	١٣٢
وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ	٤	النسآء	١٣
اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ	٥	النسآء	٥٩
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ	٥	النسآء	٦٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٥	النسآء	٦٩
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ	٥	النسآء	٨٠
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٧	المآئدة	٩٢
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ	٩	الانفال	١
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا	٩	الانفال	٢٠
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	٩	الانفال	٢٤
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٠	الانفال	٤٦
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٠	التوبة	٧١
فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ	١٦	طٰهٰ	٩٠
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	١٨	النور	٥٢
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	١٨	النور	٥٤
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	١٨	النور	٥٦
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ	١٩	الشعرآء	١٠٨
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٢	الاحزاب	٣٣
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ	٢٢	الاحزاب	٧١
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	٢٦	محمد	٣٣
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٦	الفتح	١٧
لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ	٢٦	الحجرات	١
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٨	المجادلة	١٣
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا	٢٨	التغابن	١٢
شفاعتِ رسول صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ	١٥	بنی اسراء یل	٧٩
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ	٢٦	محمد	١٩
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ	٢٨	المنٰفقون	٥
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	٣٠	الضحٰی	٥
آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم **کے معجزات**			
وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا	١	البقرة	٢٣
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	١٤	النحل	٨٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ	١٥	بنی اسراء یل	١
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	٢٧	النجم	١
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى	٢٧	النجم	٨
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى	٢٧	النجم	٩
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى	٢٧	النجم	١٧
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ	٢٧	القمر	١
وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا	٢٧	القمر	٢
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ	٢٩	الدهر	٢٣
آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم **کا خُلقِ عظیم**			
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ	١٠	التوبة	١٢٨
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا	١١	یونس	١٦
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	٢١	الاحزاب	٢١
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	٢٩	القلم	٤
حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم **نور بھی ہیں اور بشر بھی**			
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	٦	المآئدة	١٥
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٣٢
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	١٦	الکهف	١١٠
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا	١٨	النور	٣٥
وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ	٢٢	الاحزاب	٤٦
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى	٢٧	النجم	١
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ	٢٨	الصف	٨
حاضر وناظر آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم			
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ	٢	البقرة	١٤٣
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ	٥	النسآء	٤١
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ	٢١	الاحزاب	٦
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا	٢٩	المزمل	١٥
علمِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم **بعطائے کبریا**			
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	٤	ال عمرٰن	١٧٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	٥	النسآء	١١٣
مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ	٧	الانعام	٣٨
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ	٧	الانعام	٥٩
وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ	١١	یونس	٣٧
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا	١٤	النحل	٨٩
اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	٢٧	الرحمٰن	١،٢
عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى	٢٩	الجن	٢٦
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	٣٠	التکویر	٢٤
عطاءِ کبریاء بوسیلہ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم			
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ	٥	النسآء	٦٤
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	٥	النسآء	٨٣
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ	٩	الانفال	٣٣
وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ	٣٠	الضحٰی	٥
حدیثِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم **کا ثبوت**			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ	٥	النسآء	٨٠
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ	٢١	الاحزاب	٢١
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	٢٢	الاحزاب	٧١
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	٢٧	النجم	٣،٤
وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	٢٨	الحشر	٧
منکرینِ حدیث کا رد			
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	٣	ال عمرٰن	٣١
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	٥	النسآء	٦٤
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ	٥	النسآء	١٠٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا	٩	الانفال	٢٤
وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	١٠	التوبة	٢٩
يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ	٢٦	الاحقاف	٣١
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى	٢٧	النجم	٣،٤
وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ	٢٨	الحشر	٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
انبیائے کرام علیہم السلام **کا تذکرہ**			
حضرت آدم علیہ السلام			
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً	١	البقرۃ	٣٠
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا	١	البقرۃ	٣١
قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ	١	البقرۃ	٣٣
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	١	البقرۃ	٣٤
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا	٣	ال عمرٰن	٣٣
قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	٨	الاعراف	١١
وَلَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ	١٦	طٰہٰ	١١٥
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا	١٦	طٰہٰ	١١٦
حضرت نوح علیہ السلام			
اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ	٦	النسآء	١٦٣
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ	٨	الاعراف	٥٩
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ	١١	یونس	٧١
قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ	١٢	ھود	٤٨
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ	١٦	مریم	٥٨
فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ	١٧	الحج	٤٢
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا	٢٠	العنکبوت	١٤
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	٧٩
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ	٢٩	نوح	١
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ	٢٩	نوح	٢٨
حضرت ابراہیم علیہ السلام			
وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	١	البقرۃ	١٢٤
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٢٥
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ	١	البقرۃ	١٢٦
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرۃ	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٤٠
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ	٣	البقرۃ	٢٥٨
مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا	٣	ال عمرٰن	٦٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا	٤	ال عمرٰن	٩٥
وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا	٥	النسآء	١٢٥
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ	٧	الانعام	٨٣
اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ	٧	الانعام	٨٣
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ	١١	التوبۃ	١١٤
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ	١٢	ھود	٦٩
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ	١٣	ابراھیم	٣٥
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ	١٤	الحجر	٥١
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ	١٦	مریم	٤١
قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ	١٧	الانبیآء	٦٠
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا	١٧	الانبیآء	٦٩
سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٩
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام			
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرۃ	١٢٧
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٤٠
فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ	٥	النسآء	٥٤
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ	٢٠	العنکبوت	٢٧
فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠١
حضرت اسحٰق علیہ السلام			
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٤٠
وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ	٢٠	العنکبوت	٢٧
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٢
وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١١٣
حضرت لوط علیہ السلام			
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ	١٤	الحجر	٦١
وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ	١٧	الانبیآء	٧١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا	١٧	الانبیآء	٧٤
فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ	٢٠	العنکبوت	٢٦
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٣
حضرت یعقوب علیہ السلام			
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ	١	البقرۃ	١٣٣
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرۃ	١٤٠
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ	١٢	ھود	٧١
قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا	١٢	یوسف	١٣
قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ	١٣	یوسف	٨٦
اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ	١٣	یوسف	٩٣
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ	١٧	الانبیآء	٧٢
وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ	٢٣	صۤ	٤٥
حضرت یوسف علیہ السلام			
سورۃ یوسف	١٢	یوسف	مکمل سورۃ
حضرت ادریس علیہ السلام			
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ	١٦	مریم	٥٦
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ	١٧	الانبیآء	٨٥
حضرت شعیب علیہ السلام			
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٨	الاعراف	٨٥
اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا	٩	الاعراف	٩٢
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	١٢	ھود	٨٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٧
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٢٠	العنکبوت	٣٦
حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام			
وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ	١	البقرۃ	٥١
وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا	٦	النسآء	١٥٣
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى	٩	الاعراف	١٠٣
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ	٩	الاعراف	١٤٢
وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ	٩	الاعراف	١٥٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ مِنْ	١١	یونس	٧٦
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا	١٢	هود	٩٦
وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٢
وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى	١٦	مریم	٥١
مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى	١٦	طٰهٰ	١٧
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ	١٧	الانبیآء	٤٨
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	١٩	الفرقان	٣٥
نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى	٢٠	القصص	٣
اُسْلُكْ يَدَكَ فِىْ جَيْبِكَ	٢٠	القصص	٣٢
هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى	٣٠	النّٰزعٰت	١٥
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى	٣٠	الاعلٰی	١٩

حضرت داود علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	٢	البقرة	٢٥١
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	٦	النسآء	١٦٣
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٥٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا	٢٢	سبا	١٠
اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ	٢٣	صٓ	٢٢
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	٢٣	صٓ	٢٤
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠

حضرت سلیمان علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ	١٧	الانبیآء	٧٩
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ	١٩	النمل	١٥
وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا	٢٢	سبا	١٢
وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ	٢٣	صٓ	٣٠

حضرت یونس علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ	٧	الانعام	٨٦
فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ	١١	یونس	٩٨
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا	١٧	الانبیآء	٨٧
وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٩
وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٤٧
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	٢٩	القلم	٤٨
فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ	٢٩	القلم	٥٠

حضرت ایوب علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ	٧	الانعام	٨٤
وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ	١٧	الانبیآء	٨٣
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ	٢٣	صٓ	٤١
وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ	٢٣	صٓ	٤٣

حضرت ہود علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا	٨	الاعراف	٦٥
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا	١٢	هود	٥٣
اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	١٩	الشعرآء	١٢٤
اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ	١٩	الشعرآء	١٣٥
اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٤
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ	٢٦	الاحقاف	٢١

حضرت الیاس علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ	٧	الانعام	٨٥
وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٢٣
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٠
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٣٢

حضرت یسع علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٧	الانعام	٨٦
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ	٧	الانعام	٨٧
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ	٧	الانعام	٩٠
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨

حضرت ذو الکفل علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ	١٧	الانبیآء	٨٥
وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ	٢٣	صٓ	٤٨

حضرت زکریا علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا	٣	ال عمرٰن	٣٧
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ	٣	ال عمرٰن	٣٨
فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ	٣	ال عمرٰن	٣٩
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً	٣	ال عمرٰن	٤١
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا	١٦	مریم	٢
رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ	١٦	مریم	٤
يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ	١٦	مریم	٧
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ	١٦	مریم	١١

حضرت یحیٰی علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى	٧	الانعام	٨٥
بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى	١٦	مریم	٧
يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ	١٦	مریم	١٢
وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً	١٦	مریم	١٣
وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا	١٧	الانبیآء	٩٠

حضرت عیسٰی علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ	٣	ال عمرٰن	٤٦
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	٣	ال عمرٰن	٤٨
اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ	٣	ال عمرٰن	٤٩
وَاَوْحَيْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ	٦	النسآء	١٦٣
وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى	٦	المآئدة	٤٦

حضرت خضر علیه السلام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ	١٥	الکهف	٦٥
قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ	١٥	الکهف	٦٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بعض انبیاء علیہم السلام کی قوموں کا بیان			
قوم عاد (ہود علیہ السلام کی قوم)			
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٨	الاعراف	٦٦
قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ	٨	الاعراف	٦٧
قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ	٨	الاعراف	٧١
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ	١٩	الشعرآء	١٣٠
قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ	١٩	الشعرآء	١٣٦
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا	٢٤	حٰمٓ السجدة	١٥
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ	٣٠	الفجر	٦
قوم نوح علیہ السلام			
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ	٨	الاعراف	٥٩
فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ	٨	الاعراف	٦٤
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ	١١	يونس	٧١
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ	١٢	هود	٢٨
قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا	١٢	هود	٣٢
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا	١٢	هود	٤٠
فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	١٨	المؤمنون	٢٤
قوم ثمود (صالح علیہ السلام کی قوم)			
وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ	٨	الاعراف	٧٤
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٨	الاعراف	٧٨
وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ	١٢	هود	٦١
وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ	١٢	هود	٦٤
لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ	١٤	الحجر	٨٠
وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ	١٤	الحجر	٨٢
وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ	١٩	الشعرآء	١٤٩
الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ	١٩	الشعرآء	١٥٢
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا	١٩	الشعرآء	١٥٥
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	١٩	الشعرآء	١٥٨
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ	١٩	النمل	٤٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	١٩	النمل	٥١
سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ	٢٧	القمر	٢٦
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ	٢٩	الحآقّة	٥
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ	٣٠	الفجر	٩
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا	٣٠	الشمس	١٤
قوم لوط علیہ السلام			
اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	٨	الاعراف	٨١
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	٨	الاعراف	٨٢
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ	١٢	هود	٧٨
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا	١٢	هود	٧٩
فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا	١٢	هود	٨٢
قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ	١٤	الحجر	٥٨
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا	١٤	الحجر	٧٤
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	١٩	الشعرآء	١٦١
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ	١٩	الشعرآء	١٦٥
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ	١٩	الشعرآء	١٦٧
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٧٢
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ	١٩	النمل	٥٥
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ	٢٠	العنكبوت	٢٨
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ	٢٠	العنكبوت	٣٤
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ	٢٧	القمر	٣٣
وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ	٢٧	القمر	٣٧
اصحاب الایکہ واصحاب مدین (حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم)			
وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	٨	الاعراف	٨٥
وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٩	الاعراف	٩٠
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ	٩	الاعراف	٩١
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٤
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ	١٢	هود	٨٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ	١٢	هود	٨٧
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ	١٢	هود	٩١
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى	١٢	هود	٩٣
وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا	١٢	هود	٩٤
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ	١٤	الحجر	٧٩
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ	١٩	الشعرآء	١٧٦
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ	١٩	الشعرآء	١٨٣
اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ	١٩	الشعرآء	١٨٥
وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ	٢٦	ق	١٤
اصحاب القریہ			
مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ	٢٢	يٰسٓ	١٣
اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ	٢٢	يٰسٓ	١٤
وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ	٢٣	يٰسٓ	٢٨
اصحاب خندق			
قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ	٣٠	البروج	٤
اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ	٣٠	البروج	٦
قوم سبا			
لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ	٢٢	سبا	١٥
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ	٢٢	سبا	١٦
قوم فرعون			
كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٢
وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ	١٠	الانفال	٥٤
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا	١٥	بنیۤ اسرآءیل	١٠٣
فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ	١٦	طٰهٰ	٧٨
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ	١٩	الشعرآء	٦٤
فرعون اور اس کے ساتھیوں کا انجام			
يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٢	هود	٩٨
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً	١٢	هود	٩٩
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا	٢٤	المؤمن	٤٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تذکرۂ صالحین ومقربین			
حضرت لقمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَةَ	۲۱	لقمٰن	۱۲
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ	۲۱	لقمٰن	۱۳
حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۸۳
قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ	۱۶	الکھف	۹۴
حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا			
وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ	۱	البقرة	۳۵
فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا	۱	البقرة	۳۶
اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ	۸	الاعراف	۱۹
فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ	۸	الاعراف	۲۲
یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ	۱۶	طٰهٰ	۱۱۷
فَاَکَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	۱۶	طٰهٰ	۱۲۱
حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا			
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ	۳	ال عمرٰن	۳۳
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ	۳	ال عمرٰن	۳۷
یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ	۳	ال عمرٰن	۴۳
وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ	۱۶	مریم	۱۶
وَالَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	۱۷	الانبیآء	۹۱
حضرت طالوت رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا	۲	البقرة	۲۴۷
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ	۲	البقرة	۲۴۹
حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا			
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ	۲۸	التحریم	۱۱
فضائل خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم			
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۳	البقرة	۲۷۴
وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ	۸	الاعراف	۴۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ	۱۰	التوبة	۴۰
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	۲۲	الاحزاب	۴۳
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ	۲۴	الزمر	۳۳
اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ	۲۶	الحجرٰت	۳
لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ	۲۷	الحدید	۱۰
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	۴
وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی	۳۰	الیل	۱۷
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی خلافت کا ثبوت**			
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ	۱۸	النور	۵۵
سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ	۲۶	الفتح	۱۶
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ	۲	البقرة	۱۸۷
وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	۱۰	الانفال	۶۴
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	۳۰	البینة	۸
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	۳	البقرة	۲۶۱
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ	۲۳	الزمر	۹
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ	۲۶	الفتح	۱۰
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینة	۸
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ			
اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ	۲۸	المجادلة	۱۲
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	۲۹	الدھر	۸
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا	۳۰	البینة	۸
فضائل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم			
اٰمِنُوْا کَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	۱	البقرة	۱۳
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ	۱	البقرة	۱۳۷
وَلَقَدْ عَفَا عَنْکُمْ	۴	ال عمرٰن	۱۵۲
وَاِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا	۶	المآئدة	۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ	۱۱	التوبة	۱۰۰
وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ	۱۱	التوبة	۱۱۷
اُولٰٓئِکَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ	۲۲	سبا	۴
وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ	۲۶	الفتح	۲۹
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ	۲۶	الحجرٰت	۳
فضائل ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن			
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ	۲۱	الاحزاب	۶
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا **کے فضائل**			
فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا	۵	النسآء	۴۳
اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ	۱۸	النور	۱۱
یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ	۲۲	الاحزاب	۳۲
فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم			
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	۳	ال عمرٰن	۶۱
وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	۹	الانفال	۳۳
وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	۱۶	طٰهٰ	۸۲
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ	۲۲	الاحزاب	۳۳
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی	۲۵	الشوریٰ	۲۳
فضائل اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم			
فِیْهِ سَکِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ	۲	البقرة	۲۴۸
وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا	۳	ال عمرٰن	۳۷
اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ	۹	الانفال	۳۴
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ	۱۱	یونس	۶۲
وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ	۱۳	ابراھیم	۵
وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا	۱۵	الکھف	۱۸
اولیاء اللہ رحمہم اللہ **کی کرامات کا ثبوت**			
کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا	۳	ال عمرٰن	۳۷
فَانْطَلَقَا حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا	۱۵	الکھف	۷۱

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَانْطَلَقَا وقفة حَتّٰی اِذَا لَقِیَا	۱۵	الکهف	۷۴
هُزِّیْ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ	۱۶	مریم	۲۵
اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	۴۰

بزرگوں کے تبرکات سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	۲	البقرة	۲۴۸
فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا	۱۶	مریم	۲۶
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً	۱۶	طٰهٰ	۹۶

انبیاء علیهم السلام واَولیاء رحمهم الله کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ	۳	ال عمرٰن	۳۸
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا	۵	النسآء	۶۴
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ	۸	الاعراف	۵۶

انبیاء علیهم السلام واَولیاء رحمهم الله دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد بھی کرتے ہیں

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَكَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ	۷	الانعام	۷۵
اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ	۸	الاعراف	۲۷
فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا	۱۶	الکهف	۸۱
لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا	۱۶	مریم	۱۹
اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ	۱۹	النمل	۴۰

غیرُ اللّٰه سے مدد مانگنا جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ	۲	البقرة	۱۵۳
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا	۵	النسآء	۶۴
تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی	۶	المآئدة	۲
یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ	۱۰	الانفال	۶۴
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ	۲۶	محمد	۷
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ	۲۸	التحریم	۴

فضائلِ شہداءِ کرام

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ	۲	البقرة	۱۵۴
قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	۴	ال عمرٰن	۱۵۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	۴	ال عمرٰن	۱۶۹
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ	۵	النسآء	۶۹

فضائلِ علم وعلماء

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ	۳	ال عمرٰن	۷
اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ	۳	ال عمرٰن	۱۸
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ	۶	النسآء	۱۶۲
مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا	۱۱	التوبة	۱۲۲
یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ	۱۱	یونس	۵
وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ	۱۳	یوسف	۶۸
وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ	۱۳	یوسف	۷۶
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱۴	النحل	۲۷
یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۱
مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ	۱۵	الکهف	۲۲
وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۱۷	الحج	۵۴
عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ	۱۹	النمل	۴۰
وَمَا یَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ	۲۰	العنکبوت	۴۳
هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ	۲۳	الزمر	۹

تعلیم وتعلم کی فضیلت

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ	۷	الانعام	۸۳
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ	۲۰	القصص	۸۰
خَلَقَ الْاِنْسَانَ ٥ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ	۲۷	الرحمٰن	۳،۴
یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	۲۸	المجادلة	۱۱

طالبِ حق کے لیے مناظرہ جائز ہے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ	۱۴	النحل	۱۲۵

ابتداء میں دِین کی تعلیم دی جائے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ	۱۶	طٰهٰ	۱۳۲
قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ	۲۱	لقمٰن	۱۳

اللّٰه عزوجل کے محبوب بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرة	۲،۳
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ	۲	البقرة	۱۹۵
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ	۲	البقرة	۲۲۲
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ	۴	ال عمرٰن	۱۴۶
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ	۶	المآئدة	۴۲
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ	۶	المآئدة	۵۴
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ	۱۰	التوبة	۴
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ	۱۱	التوبة	۱۰۸
سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا	۱۶	مریم	۹۶
یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ	۲۸	الصف	۴

اللّٰه عزوجل کے ناپسندیدہ بندے

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ	۲	البقرة	۱۹۰
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ	۲	البقرة	۲۰۵
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ	۳	البقرة	۲۷۶
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ	۳	ال عمرٰن	۳۲
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۳	ال عمرٰن	۵۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ	۵	النسآء	۳۶
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ	۵	النسآء	۱۰۷
لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ	۶	النسآء	۱۴۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ	۸	الاعراف	۳۱
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ	۱۰	الانفال	۵۸
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ	۱۴	النحل	۲۳
اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۲۷
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ	۲۰	القصص	۷۶
اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ	۲۵	الشورٰی	۴۰

فرشتوں کا بیان

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ	۱۴	الحجر	۸
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِیْلًا	۱۹	الفرقان	۲۵
وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ	۲۷	النجم	۲۶
وَالْمَلَكُ عَلٰٓی اَرْجَآئِهَا	۲۹	الحآقة	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالْمَلٰٓئِکَةُ صَفًّا	٣٠	النبا	٣٨
فرشتوں کے مقام مقرر ہیں			
وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٦٤
فرشتے بھی مدد کرتے ہیں			
هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ	٢٨	التحریم	٤
اعمال لکھنے پر مامور فرشتے			
اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ	١١	یونس	٢١
کِرَامًا کَاتِبِیْنَ	٣٠	الانفطار	١١
فرشتے روح قبض کرتے ہیں			
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ	٥	النسآء	٩٧
یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ	٢١	السجدة	١١
فرشتے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کرتے			
وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ	٧	الانعام	٦١
فرشتے تسبیح کرتے ہیں			
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٦٦
یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	٢٤	الزمر	٧٥
وَالْمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ	٢٥	الشورٰی	٥
فرشتوں کا پیشوائی کرنا			
وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ	١٧	الانبیآء	١٠٣
فرشتوں کا درود بھیجنا			
یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ	٢٢	الاحزاب	٤٣
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ	٢٢	الاحزاب	٥٦
فرشتوں کا دعائے مغفرت کرنا			
یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	٢٤	المؤمن	٧
جن کا بیان			
جن آگ سے بنے ہیں			
خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ	٨	الاعراف	١٢
وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ	١٤	الحجر	٢٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ	٢٧	الرحمٰن	١٥
جنات بھی مکلف ہیں			
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ	٢٩	الجن	١٤
جنات کے مختلف مذاہب			
وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ	٢٩	الجن	١١
جن کے عاجز ہونے کا بیان			
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ	٢٩	الجن	١٢
ابلیس جنات میں سے ہے			
کَانَ مِنَ الْجِنِّ	١٥	الکهف	٥٠
شیطان کی پیروی نہ کرو			
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	٢	البقرة	١٦٨
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا	١٨	النور	٢١
شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے			
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ	١٢	یوسف	٥
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ	٢٠	القصص	١٥
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ	٢٢	فاطر	٦
شیطان سے دوستی کا انجام			
وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ	٥	النسآء	١١٩
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ	٦	المآئده	٦٠
اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ	٨	الاعراف	٢٧
مَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	١٨	النور	٢١
شیطان کے دھوکے سے بچو			
یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ	٨	الاعراف	٢٧
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ	١٤	النحل	٣٦
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ	٢٨	المجادلة	١٩
شیطان سے اللّٰہ عزوجل کی پناہ مانگو			
اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ	٩	الاعراف	٢٠٠
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ	١٤	النحل	٩٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ	١٨	المؤمنون	٩٧
اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٦
کافروں کے حمایتی شیطان ہیں			
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـئُهُمُ	٣	البقرة	٢٥٧
اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی	١٦	مریم	٨٣
شیطان کے وعدے دھوکا ہیں			
وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ	٥	النسآء	١٢٠
قَالَ لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ	١٠	الانفال	٤٨
وَوَعَدْتُّکُمْ فَاَخْلَفْتُکُمْ	١٣	ابرٰهیم	٢٢
وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ	١٩	الفرقان	٢٩
قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ	٢٥	الزخرف	٣٨
شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے			
کَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٢٧
اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ	١٦	مریم	٤٤
شیاطین آسمان پر نہیں جاسکتے			
حَفِظْنٰهَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ	١٤	الحجر	١٧
شیطان مردود ہے			
فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ	١٤	الحجر	٣٤
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	١٤	النحل	٩٨
بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ	٣٠	التکویر	٢٥
عالم برزخ			
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	١٨	المؤمنون	١٠٠
موت کا بیان			
کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	١	البقرة	٢٨
رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ	٣	البقرة	٢٥٨
کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	اٰل عمرٰن	١٨٥
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ	٥	النسآء	١٠٠
وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ	١٧	الحج	٥٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ	١٩	الفرقان	٥٨
اَللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ	٢٥	الجاثية	٢٦
اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ	٢٨	الجمعة	٨
ہر جاندار کو مرنا ہے			
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	٤	ال عمرٰن	١٨٥
قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ	٢١	السجدة	١١
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ	١٩	الشعرآء	٨١
موت کے لیے وقت مقرر ہے			
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	٤	ال عمرٰن	١٤٥
موت سے فرار ناممکن ہے			
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ	٥	النسآء	٧٨
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ	٧	الانعام	٦١
قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ	٢١	الاحزاب	١٦
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ	٢٧	الواقعة	٦٠
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ	٢٨	الجمعة	٨
موت کے لیے سختیاں			
وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ	٢٦	قٓ	١٩
مومن و کافر کی موت یکساں نہیں			
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا	٢٥	الجاثية	٢١
مرنے کے بعد زندہ ہونا			
يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى	١	البقرة	٧٣
وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ	١٢	هود	٧
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ	١٤	النحل	٣٨
فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٥١
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	١٨	المؤمنون	١٦
فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ	٢٠	العنكبوت	٢٠
معاد و حشر			
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ	١٤	الحجر	٨٥
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	١٥	الكهف	٢١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ	٢١	الروم	١٢
اَلسَّاعَةَ قَرِيْبٌ	٢٥	الشورٰى	١٧
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ	٢٧	القمر	١
قیامت کا علم اللہ عزوجل کے پاس ہے			
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا	٩	الاعراف	١٨٧
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ	٢١	لقمٰن	٣٤
اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ	٢٥	حٰمٓ السجدة	٤٧
یاجوج و ماجوج			
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ	١٦	الكهف	٩٤
یاجوج و ماجوج کا محبوس ہونا			
فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ	١٦	الكهف	٩٧
یاجوج و ماجوج کا نکلنا			
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ	١٦	الكهف	٩٨
حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ	١٧	الانبيآء	٩٦
دآبّۃ الارض			
اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً	٢٠	النمل	٨٢
میزانِ عمل			
نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ	١٧	الانبيآء	٤٧
پل صراط			
اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا	١٦	مريم	٧١
وَقِفُوْهُمْ	٢٣	الصّٰفّٰت	٢٤
جنت کا بیان			
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ	١١	التوبة	١١١
وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	١٩	الشعرآء	٩٠
جنت میں داخلہ بڑی کامیابی ہے			
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ	٤	ال عمرٰن	١٨٥
وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٤	النسآء	١٣
مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ	٧	الانعام	١٦
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٧	الحديد	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ	٢٨	الصف	١٢
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ	٣٠	البروج	١١
جنت کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ			
وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ	٤	ال عمرٰن	١٣٣
جنت کی وسعت			
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ	٤	ال عمرٰن	١٣٣
جنت کی صفات			
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا	٥	النسآء	٥٧
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ	١٣	الرعد	٣٥
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا	٢١	العنكبوت	٥٨
مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ	٢٦	محمد	١٥
جنت کے وارث			
وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ	٨	الاعراف	٤٣
تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ	١٦	مريم	٦٣
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ	٢٥	الزخرف	٧٢
فرشتوں کی طرف سے جنتیوں کو سلام			
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	١٣	الرعد	٢٤
داروغۂ جنت کی طرف سے جنتیوں کو سلام			
قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ	٢٤	الزمر	٧٣
جہنم کا بیان			
دوزخ بہت برا ٹھکانہ ہے			
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ	٢	البقرة	٢٠٦
وَبِئْسَ الْمِهَادُ	١٣	الرعد	١٨
وَبِئْسَ الْقَرَارُ	١٣	ابراهيم	٢٩
دوزخ بھڑکتی آگ ہے			
وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا	٥	النسآء	٥٥
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى	٣٠	اليل	١٤
کھولتے ہوئے پانی کا عذاب			
فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ	٢٤	المؤمن	٧٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہنمیوں کا لباس			
سَرَابِیۡلُهُمۡ مِّنۡ قَطِرَانٍ	١٣	ابراھیم	٥٠
قُطِّعَتۡ لَهُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ	١٧	الحج	١٩
دوزخ بہت بڑی آفت ہے			
اِنَّهَا لَاِحۡدَی الۡکُبَرِ	٢٩	المدثر	٣٥
اللّٰہ کے نافرمانوں اور کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہے			
وَمَاۡوٰهُ جَهَنَّمُ	٤	ال عمرٰن	١٦٢
ثُمَّ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ	٤	ال عمرٰن	١٩٧
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ	٥	النسآء	١٤٠
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیۡطَةٌ	١٠	التوبة	٤٩
ذٰلِکَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ	١٦	الکهف	١٠٦
اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیۡطَةٌ	٢١	العنکبوت	٥٤
اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاِلَی الۡجَحِیۡمِ	٢٣	الصّٰفّٰت	٦٨
سَاُصۡلِیۡهِ سَقَرَ	٢٩	المدثر	٢٦
مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ	٢٩	المدثر	٤٢
لِّلطّٰغِیۡنَ مَاٰبًا	٣٠	النبا	٢٢
اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِیۡمِ	٣٠	المطففین	١٦
طہارت کا بیان			
وضو			
اِذَا قُمۡتُمۡ اِلَی الصَّلٰوةِ	٦	المآئدة	٦
غسل			
لَا تَقۡرَبُوۡهُنَّ حَتّٰی یَطۡهُرۡنَ	٢	البقرة	٢٢٢
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیۡ سَبِیۡلٍ	٥	النسآء	٤٣
وَاِنۡ کُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا	٦	المآئدة	٦
استنجاء			
جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ	٥	النسآء	٤٣
رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَهَّرُوۡا	١١	التوبة	١٠٨
تیمّم			
فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا	٦	المآئدة	٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز کا بیان			
نماز کی فرضیت			
اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتۡ عَلَی	٥	النسآء	١٠٣
نماز قائم کرنے کا حکم			
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ	١٢	هود	١١٤
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡکِ	١٥	بنیۤ اسرآءیل	٧٨
وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ	١٦	طٰهٰ	١٣٠
فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ	٢١	الروم	١٧
وَاذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ بُکۡرَةً	٢٩	الدهر	٢٥
نماز ترک کرنا باعث ہلاکت ہے			
فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ	٣٠	الماعون	٤
نمازوں کی محافظت کرنا			
حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ	٢	البقرة	٢٣٨
وَهُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ	٧	الانعام	٩٢
عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ	١٨	المؤمنون	٩
هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ	٢٩	المعارج	٢٣
نماز کے لئے ستر عورت			
خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ	٨	الاعراف	٣١
نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا			
فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ	١	البقرة	١١٥
فَوَلِّ وَجۡهَکَ شَطۡرَ	٢	البقرة	١٤٤
فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ شَطۡرَهٗ	٢	البقرة	١٥٠
نماز میں قرأت کا حکم			
لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِکَ	١٥	بنیۤ اسرآءیل	١١٠
فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ	٢٩	المزمل	٢٠
خاموش رہ کر قرآن سننا			
وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا	٩	الاعراف	٢٠٤
امامت کا ذکر			
اِذَا کُنۡتَ فِیۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	٥	النسآء	١٠٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نماز جماعت کیساتھ پڑھنے کا حکم			
وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ	١	البقرة	٤٣
فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ	٥	النسآء	١٠٢
نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے			
اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰی	٢١	العنکبوت	٤٥
نماز مسافر کا بیان			
اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ	٥	النسآء	١٠١
نمازِ جمعہ			
اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ یَّوۡمِ	٢٨	الجمعة	٩
نمازِ خوف			
فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا	٢	البقرة	٢٣٩
اِذَا کُنۡتَ فِیۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ	٥	النسآء	١٠٢
نمازِ عیدین			
وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا	٢	البقرة	١٨٥
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ	٣٠	الکوثر	٢
نماز جنازہ			
لَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ	١٠	التوبة	٨٤
نفل نمازوں کا بیان			
وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً	١٥	بنیۤ اسرآءیل	٧٩
تَتَجَافٰی جُنُوۡبُهُمۡ	٢١	السجدة	١٦
وَاِدۡبَارَ النُّجُوۡمِ	٢٧	الطور	٤٩
روزے کا بیان			
روزے کی فرضیت			
کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ	٢	البقرة	١٨٣
فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ	٢	البقرة	١٨٥
مسافر اور مریض پر روزہ فرض نہیں			
مَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا	٢	البقرة	١٨٥
مسافر و مریض کا روزہ رکھنا افضل ہے			
اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ	٢	البقرة	١٨٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
روزے کا وقت صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے			
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ	۲	البقرۃ	۱۸۷
رمضان کی راتوں میں بیوی سے مجامعت جائز ہے			
اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ	۲	البقرۃ	۱۸۷
روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں کفارہ واجب ہے			
وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ	۲	البقرۃ	۱۸٤
قسم کے کفارے میں روزہ			
فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ	۷	المآئدۃ	۸۹
ظہار کے کفارے میں روزہ			
فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ	۲۸	المجادلۃ	٤
حج کے کفارے میں روزہ			
فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ	۲	البقرۃ	۱۹٦
اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ صِیَامًا	۷	المآئدۃ	۹۵
شبِ قدر			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ	۲۵	الدخان	۳
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ	۳۰	القدر	۱
اعتکاف کا بیان			
وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ	۲	البقرۃ	۱۸۷
لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْقَآئِمِیْنَ	۱۷	الحج	۲٦
قرآن اللّٰہ عزوجل کا اتارا ہوا ہے			
تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	۲۷	الواقعۃ	۸۰
قرآنِ مجید ہدایت ہے			
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ	۱	البقرۃ	۲
ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی	٤	اٰل عمرٰن	۱۳۸
قرآن میں شک وشبہ نہیں			
ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ	۱	البقرۃ	۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن میں اختلاف نہیں			
وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ	۵	النسآء	۸۲
قرآن نور و برہان ہے			
وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا	٦	النسآء	۱۷٤
وَلٰکِنْ جَعَلْنٰہُ نُوْرًا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن مبارک کتاب ہے			
ھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ	۸	الانعام	۱۵۵
ھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ	۱۷	الانبیآء	۵۰
اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ	۲۳	صٓ	۲۹
قرآن ایک مفصل کتاب ہے			
اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا	۸	الانعام	۱۱٤
لَقَدْ جِئْنٰھُمْ بِکِتٰبٍ فَصَّلْنٰہُ	۸	الاعراف	۵۲
وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ	۱۳	یوسف	۱۱۱
قرآن باعث شفاء ہے			
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ	۱۱	یونس	۵۷
مَا ھُوَ شِفَآءٌ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۸۲
قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان ہے			
تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ	۱٤	النحل	۸۹
قرآن تمام جہان کے لئے نصیحت ہے			
وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۲۹	القلم	۵۲
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ	۳۰	التکویر	۲۷
قرآن ایک عزت والا صحیفہ ہے			
فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ	۳۰	عبس	۱۳
قرآن نصیحت ہے			
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المزمل	۱۹
کَلَّآ اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	المدثر	۵٤
اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ	۲۹	الدھر	۲۹
قرآن آسان کتاب ہے			
وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ	۲۷	القمر	۱۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے			
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ	۳	اٰل عمرٰن	۳
اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ	۷	الانعام	۹۲
وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ	۱۱	یونس	۳۷
اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ	۲۲	فاطر	۳۱
وَھٰذَا کِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	۲٦	الاحقاف	۱۲
قرآن برگزیدہ ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ	۲٦	قٓ	۱
بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ	۳۰	البروج	۲۱
قرآن کریم ہے			
اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ	۲۷	الواقعۃ	۷۷
قرآن حکمت والا ہے			
وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ	۲۲	یٰسٓ	۲
قرآن روشن کتاب ہے			
وَکِتَابٍ مُّبِیْنٍ	۱۹	النمل	۱
وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ	۲۵	الدخان	۲
بے وضو قرآن کو نہ چھوئے			
لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ	۲۷	الواقعۃ	۷۹
قرآن جانفزا ہے			
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا	۲۵	الشورٰی	۵۲
قرآن کا مثل ممکن نہیں			
لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ	۱۵	بنیۤ اسرآءیل	۸۸
قرآن میں متشابہات بھی ہیں			
وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ	۳	اٰل عمرٰن	۷
قرآن بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے			
اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ	۲۳	الزمر	۲۳
قرآن عربی زبان میں ہے			
اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا	۱۲	یوسف	۲
وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ	۱٤	النحل	۱۰۳

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ	١٩	الشعرآء	١٩٥
قرآن پاک میں مثالیں بیان کی گئی ہیں			
هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	٢١	الروم	٥٨
قرآن پاک میں کجی نہیں			
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ	٢٣	الزمر	٢٨
قرآن درست طریقے سے پڑھا جائے			
وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا	٢٩	المزمل	٤
قرآن پاک خاموشی سے سنا جائے			
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ	٩	الاعراف	٢٠٤
قرآن لوح محفوظ میں مرقوم ہے			
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ	٣٠	البروج	٢٢
حج کا بیان			
خانہ کعبہ اللہ عزوجل کا پہلا گھر ہے			
اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	٤	ال عمرٰن	٩٦
حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر			
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ	١	البقرة	١٢٧
حج کی فرضیت			
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ	٤	ال عمرٰن	٩٧
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
حج صاحب استطاعت پر فرض ہے			
حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ	٤	ال عمرٰن	٩٧
حج میں فسق و فجور اور جھگڑا نہ ہو			
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ	٢	البقرة	١٩٧
حج تمتع کا بیان			
فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ	٢	البقرة	١٩٦
محصر قربانی کا جانور حرم میں بھیجے گا			
فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ	٢	البقرة	١٩٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حج و عمرہ میں توشہ ساتھ لیکر جائے			
وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ	٢	البقرة	١٩٧
احرام کا بیان			
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ	٢	البقرة	١٩٧
غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ	٦	المآئدة	١
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالت احرام میں شکار منع ہے			
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ	٧	المآئدة	٩٤
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ	٧	المآئدة	٩٥
حالت احرام میں پانی کا شکار منع نہیں			
اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ	٧	المآئدة	٩٦
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا	١٤	النحل	١٤
قِران کا بیان			
اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ	٢	البقرة	١٩٦
طواف کا بیان			
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ	١	البقرة	١٢٥
مقام ابراہیم			
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	١	البقرة	١٢٥
صفا و مروہ اللہ عزوجل کی نشانیوں میں سے ہیں			
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ	٢	البقرة	١٥٨
وقوف عرفات			
فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ	٢	البقرة	١٩٨
وقوف مزدلفہ			
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ	٢	البقرة	١٩٨
منیٰ میں حاضری اور اس کے اعمال			
فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ	٢	البقرة	٢٠٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ	٢	البقرة	٢٠٣
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ	١٧	الحج	٢٨

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
قربانی، سر کے بال منڈانے اور کتروانے کا بیان			
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ	٢	البقرة	١٩٦
ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ	١٧	الحج	٢٩
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ	٢٦	الفتح	٢٧
طواف فرض			
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ	١٧	الحج	٢٩
جرم اور اس کے کفارے			
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا	٢	البقرة	١٩٦
لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ	٧	المآئدة	٩٥
روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی حاضری			
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	٥	النسآء	٦٤
قربانی کا بیان			
وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً	٨	الانعام	١٤٢
قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ	٨	الانعام	١٦٢
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ	٣٠	الكوثر	٢
اونٹ اور گائے کی قربانی شعائر اللہ سے ہے			
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا	١٧	الحج	٣٤
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا	١٧	الحج	٣٧
دُنبہ کی قربانی			
اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ	٦	المآئدة	٢٧
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ	٢٣	الصّٰفّٰت	١٠٧
پرہیزگاروں کی طرف سے قربانی			
قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	٦	المآئدة	٢٧
زکوٰۃ کا بیان			
زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم			
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٤٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	٨٣
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ	١	البقرة	١١٠
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا	١٨	النور	٥٦
زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے			
خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً	١١	التوبة	١٠٣
زکوٰۃ ادا کرنے والے کو اللہ عزوجل دُگنا ثواب دیتا ہے			
مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	٣	البقرة	٢٦١
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ	٢١	الروم	٣٩
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٢	سبا	٣٩
زکوٰۃ اللہ عزوجل کی رضا کے لئے دیں			
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ	٢١	الروم	٣٩
زکوٰۃ میں عمدہ چیز دیں			
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتلائیں			
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	٣	البقرة	٢٦٤
زکوٰۃ پاک مال سے دی جائے			
اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ	٣	البقرة	٢٦٧
زکوٰۃ نہ دینے والے پر عذاب ہے			
لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	٤	ال عمران	١٨٠
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ	١٠	التوبة	٣٤
باغ اور کھیت پر زکوٰۃ			
وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ	٣	البقرة	٢٦٧
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ	٨	الانعام	١٤١
مالِ تجارت پر زکوٰۃ			
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ	٣	البقرة	٢٦٧
مصارفِ زکوٰۃ			
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ	١٠	التوبة	٦٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى	١٨	النور	٢٢
جہاد کا بیان			
مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	١١	التوبة	١١١
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ	١١	التوبة	١٢٠
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ	٢٨	الصف	٤
راہِ جہاد میں ہر عمل پر ثواب ہے			
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ	١١	التوبة	١٢٠
جہاد میں خرچ کرنے پر عظیم اجر ہے			
وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	٢	البقرة	١٩٥
يُوَفَّ اِلَيْكُمْ	١٠	الانفال	٦٠
كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ	١١	التوبة	١٢١
جہاد فرضِ کفایہ ہے			
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	٢	البقرة	٢١٦
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ	٥	النسآء	٩٥
ضرورت کے وقت جہاد فرضِ عین ہے			
اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا	١٠	التوبة	٤١
کن لوگوں پر جہاد فرض نہیں			
لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ	١٠	التوبة	٩١
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى	٢٦	الفتح	١٧
کن سے جہاد کیا جائے			
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	٢	البقرة	١٩٠
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ	٢	البقرة	١٩٣
جہاد کے لیے بھر پور تیاری رکھو			
اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ	١٠	الانفال	٦٠
جنگ فتنہ کو ختم کرنے کیلئے ہے			
قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ	٢	البقرة	١٩٣
وعدہ خلافی کرنا حرام ہے			
فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ	٢٦	الفتح	١٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
جہاد میں بخل مذموم ہے			
فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ	٢٦	محمد	٣٨
جہاد میں موت حقیقی زندگی ہے			
بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ	٢	البقرة	١٥٤
بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	٤	ال عمران	١٦٩
مجاہدین کے لیے ثواب عظیم ہے			
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ	٤	ال عمران	١٧٢
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ	٤	ال عمران	١٩٥
فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا	٥	النسآء	٧٤
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ	٥	النسآء	٩٥
میدان جنگ سے بھاگنا حرام ہے			
فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ	٩	الانفال	١٥
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا	١٠	الانفال	٤٥
مجاہدین کیلئے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ			
فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ	٥	النسآء	٩٤
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ	١٠	الانفال	٦٩
اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ	٢١	الاحزاب	٢٧
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ	٢٦	الفتح	١٥
اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا	٢٦	الفتح	١٨
جہاد کی محبت تجارت سے بہتر ہے			
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا	١٠	التوبة	٢٤
جہاد میں کثرت سے ذکر الٰہی کریں			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ	١٠	الانفال	٤٥
جہاد میں سستی نہ کی جائے			
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	٤	ال عمران	١٣٩
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ	٤	ال عمران	١٤٦
جنگ میں صف بندی کا حکم			
فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	٥	النسآء	٧٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ	٢٨	الصف	٤
باغی کا حکم			
اَنْ يُّقَتَّلُوْۤا اَوْ يُصَلَّبُوْۤا	٦	المآئدۃ	٣٣
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا	٦	المآئدۃ	٣٤
جنگ میں قیدیوں کا حکم			
فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	٢٦	محمد	٤
زنا کا بیان			
اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ	٨	الاعراف	٣٣
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢
زنا کی شرعی سزا			
اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا	١٨	النور	٢
باپ کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے			
وَلَاتَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢
زانیہ لونڈی کی سزا			
فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ	٥	النسآء	٢٥
زنا سے بچنے کا حکم			
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢
زنا کی تہمت لگانے کی سزا			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	١٨	النور	٤
زنا کی تہمت لگانے والے کی گواہی ہمیشہ کے لیے مردود ہے			
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا	١٨	النور	٤
بیوی پر تہمت لگانے کا حکم			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ	١٨	النور	٦
زنا کی تہمت لگانے والوں پر لعنت			
اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ	١٨	النور	٢٣
زنا کی تہمت لگانے والا عذاب کا حق دار ہے			
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	١٨	النور	٢٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لواطت کی حرمت			
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ	٨	الاعراف	٨٠
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ	١٨	المؤمنون	٧
سود کی حرمت			
اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٥
سود سے مال میں برکت نہیں			
يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٦
سود در سود بھی حرام ہے			
لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا	٤	ال عمرٰن	١٣٠
سود میں اخروی فائدہ نہیں			
وَمَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا	٢١	الروم	٣٩
سود کھانے والوں سے اللہ عزوجل کی جنگ ہے			
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ	٣	البقرۃ	٢٧٩
سود کے نقصانات			
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا	٣	البقرۃ	٢٧٥
وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا	٦	النسآء	١٦١
رشوت کی ممانعت			
وَتُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ	٢	البقرۃ	١٨٨
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدۃ	٤٢
رشوت خوری یہودیوں کی عادت ہے			
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ	٦	المآئدۃ	٤٢
گواہی چھپانے کی ممانعت			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ	١	البقرۃ	١٤٠
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	٣	البقرۃ	٢٨٣
بُرے نام سے پکارنے کی ممانعت			
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	٢٦	الحجرات	١١
لہو ولعب کی مذمت			
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ	٢١	لقمٰن	٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
شراب اور جوئے کی مذمت			
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	٧	المآئدۃ	٩٠
شراب اور جوئے کے ذریعے شیطان اللہ عزوجل کے ذکر سے روکتا ہے			
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ	٧	المآئدہ	٩١
نشہ کی حالت میں نماز کی ممانعت			
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ	٥	النسآء	٤٣
ناپ تول میں کمی کی ممانعت			
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ	٨	الانعام	١٥٢
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ	٣٠	المطففین	١
امانت میں خیانت سے ممانعت			
لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ	٩	الانفال	٢٧
جھوٹ کا بیان			
جھوٹ بولنا ظلم عظیم ہے			
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى	٢٨	الصف	٧
جھوٹ سننے کی ممانعت			
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدۃ	٤١
جھوٹ سننا یہودیوں کی عادت ہے			
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ	٦	المآئدۃ	٤١
جھوٹ بولنے والے کامیاب نہیں			
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١١	یونس	٦٩
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ	١٤	النحل	١١٦
چغلی کی ممانعت			
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ	٢٩	القلم	١٠
گالی دینے کی ممانعت			
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	١٠٨
تجسس کی ممانعت			
وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حسد کی ممانعت			
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ	٥	النسآء	٣٢
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ	٣٠	الفلق	٥
اہل کتاب کا مسلمانوں سے حسد کرنا			
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	١	البقرة	١٠٩
تکبر کی ممانعت			
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٧
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا	٢١	لقمٰن	١٨
تکبر کرنے والے اللہ عزوجل کو ناپسند ہیں			
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا	٥	النسآء	٣٦
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ	٢١	لقمٰن	١٨
تکبر کرنے والے جہنمی ہیں			
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ	٨	الاعراف	٣٦
تکبر والوں کیلئے دردناک عذاب			
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ	٦	النسآء	١٧٣
ریاکاری کی ممانعت			
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ	١٠	الانفال	٤٧
دکھاوے کے صدقے کی ممانعت			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	٣	البقرة	٢٦٤
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	٥	النسآء	٣٨
ریا منافقوں کی صفت ہے			
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ	٥	النسآء	١٤٢
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ	٣٠	الماعون	٦
ظلم کا بیان			
شرک سب سے بڑا ظلم ہے			
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ	٢١	لقمٰن	١٣
ظالم کو قیامت کے دن افسوس ہوگا			
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ	١٩	الفرقان	٢٧

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حدود الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے			
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ	٢	البقرة	٢٢٩
ظلم کی شکایت جائز ہے			
لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ	٦	النسآء	١٤٨
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا	٢٣	صٓ	٢٢
ظالمین کا ٹھکانہ			
وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٥١
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ	٢٨	الحشر	١٧
ظالم کامیاب نہیں			
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ	١٢	یوسف	٢٣
کافروں سے دوستی رکھنے والا ظالم ہے			
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	١٠	التوبة	٢٣
بدلہ لینا جائز معاف کرنا افضل ہے			
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا	٢٥	الشورٰی	٤٠
ظالموں کے لیے عذاب			
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا	١٥	الكهف	٢٩
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ	٢٥	الشورٰی	٢١
غصب کی ممانعت			
لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ	٥	النسآء	٢٩
قتل کا بیان			
قتل کی ممانعت			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	٥	النسآء	٩٣
وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ	١٩	الفرقان	٦٨
ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے			
مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ	٦	المآئدة	٣٢
زمین میں فساد پھیلانے کی سزا قتل ہے			
اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا	٦	المآئدة	٣٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
قاتل کو سولی دینا جائز ہے			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ	٦	المآئدة	٣٣
جان کا بدلہ جان ہے			
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	٦	المآئدة	٤٥
قتل خطا کی سزا			
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا	٥	النسآء	٩٢
قتل عمد کی سزا جہنم ہے			
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	٥	النسآء	٩٣
ذمی کے قتل کی سزا			
وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ	٥	النسآء	٩٢
منجیات			
ذکرُ اللّٰہ			
فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ	٢	البقرة	١٥٢
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا	٤	ال عمرٰن	١٩١
فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ	٥	النسآء	١٠٣
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ	٩	الاعراف	٢٠٠
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ	٩	الانفال	٢
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ	١٣	الرعد	٢٨
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الكهف	٢٨
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ	١٥	الكهف	٤٦
يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ	١٨	النور	٣٦
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ	٢١	الروم	١٧
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا	٢٢	الاحزاب	٤١
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا	٢٢	الاحزاب	٣٥
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ	٢٢	فاطر	١٠
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا	٢٨	الجمعة	١٠
استغفار کی فضیلت			
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ	٤	ال عمرٰن	١٣٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ	٥	النسآء	٦٤
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٩	الانفال	٣٣
وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١١	هود	٣
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	١٢	هود	٥٢
بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ	٢٦	الذّٰريٰت	١٨
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ	٢٩	نوح	١٠
توبہ کا بیان			
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ	٢	البقرة	٢٢٢
اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ	٤	النسآء	١٧
فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	٦	المآئدة	٣٩
ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ اٰمَنُوْٓا	٩	الاعراف	١٥٣
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ	١١	هود	٣
اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ	١٦	طٰهٰ	٨٢
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٩	الفرقان	٧٠
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ	٢٥	الشورٰى	٢٥
تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا	٢٨	التحريم	٨
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ	١٦	مريم	٦٠
فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا	٢٤	المؤمن	٧
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ	٢٦	الحجرات	١١
خوفِ خدا			
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	٩	الانفال	٢
هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	١٨	المؤمنون	٥٧
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ	١٤	النحل	٥٠
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ	١٨	النور	٣٧
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا	٢١	السجدة	١٦
وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ	١٨	النور	٥٢
مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ	٢٦	قٓ	٣٣
اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ	٢٧	الطور	٢٦
اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا	٢٩	الدهر	١٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
رجا کا بیان			
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ	٢٤	الزمر	٥٣
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي	٢٥	الشورٰى	٥
محبت، شوق اور رضائے الٰہی کا بیان			
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا	٢	البقرة	١٦٥
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ	٦	المآئدة	٥٤
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	٧	المآئدة	١١٩
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ	١٠	التوبة	٢٤
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ	١٠	التوبة	٧٢
توکل کا بیان			
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ	٤	ال عمرٰن	١٥٩
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ	٥	النسآء	٨١
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	١٠	الانفال	٤٩
اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ	١٢	هود	٥٦
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ	١٩	الفرقان	٥٨
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ	١٩	الشعرآء	٢١٧
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	٢٠	النمل	٧٩
تفکر کا بیان			
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ	٢	البقرة	٢١٩
اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	٤	ال عمرٰن	١٩٠
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ	٤	ال عمرٰن	١٩١
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى	٧	الانعام	٥٠
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	٢١	الروم	٨
مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا	٢٢	سبا	٤٦
مسلمان مرد و عورت کے اوصاف			
اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥
گناہوں سے اجتناب			
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ مَا تُنْهَوْنَ	٥	النسآء	٣١
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ	١٥	بنیٓ اسرآءیل	٣٢

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ	١٨	المؤمنون	٣
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ	١٨	المؤمنون	٥
قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا	١٨	النور	٣٠
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ	٢٢	الاحزاب	٣٥
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى	٣٠	النّٰزعٰت	٤٠
تقویٰ و پرہیزگاری			
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ	٤	ال عمرٰن	١٣٤
لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	٣	ال عمرٰن	١٥
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا	١٩	الفرقان	٧٤
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	٢١	العنكبوت	٦٤
زُہد کا بیان			
زُيِّنَ لِلنَّاسِ	٣	ال عمرٰن	١٤
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	٧	الانعام	٣٢
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	١٠	التوبة	٣٨
وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا	١٤	النحل	٩٦
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ	١٥	الكهف	٧
وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ	١٥	الكهف	٤٥
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	٢٠	القصص	٦٠
الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ	٢٠	القصص	٧٩
تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	٢٠	القصص	٨٣
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ	٢٢	فاطر	٥
فقر کا بیان			
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٢	فاطر	١٥
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ	٢٦	محمد	٣٨
اچھی صحبت			
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ	١٥	الكهف	٢٨
كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ	١١	التوبة	١١٩
بری صحبت			
فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	٥	النسآء	١٤٠

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى	٧	الانعام	٦٨
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢
اللہ عزوجل کے لئے دوستی کرنا			
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى	٦	المآئدة	٥١
اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ	٢٥	الزخرف	٦٧
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ	٢٨	الممتحنة	١
دوستی کا نسخہ			
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤
اللہ عزوجل کے لئے دشمنی کرنا			
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ	١٠	التوبة	٢٣
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	٢٨	المجادلة	٢٢
لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ	٢٨	الممتحنة	١
صلح کا بیان			
لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ	٥	النسآء	١١٤
وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا	٥	النسآء	١٢٨
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	٢٦	الحجرات	٩
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠
نیت کا بیان			
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٢	البقرة	٢١٥
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ	٣	البقرة	٢٦٥
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ	٤	ال عمرٰن	٩٢
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ	٥	النسآء	١٠٠
وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	٧	الانعام	٥٢
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ	٢٦	قٓ	١٨
خشوع وخضوع کا بیان			
هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ	١٨	المؤمنون	٢
عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
نیکیوں کا اجر			
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	٣	ال عمرٰن	١٤

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ	٤	ال عمرٰن	١١٥
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ	١٢	هود	١١٥
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	١٣	الرعد	٢٤
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ	١٤	النحل	٩٦
خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا	١٥	الكهف	٤٦
اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ	٢١	العنكبوت	٦٤
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا	٢٩	المزمل	٢٠
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	٣٠	الزلزال	٧
نیکی وپرہیزگاری پر اعانت			
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى	٦	المآئدة	٢
وسعتِ رزق			
اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ	٢٢	سبا	٣٩
کسبِ حلال			
فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ	٢٨	الجمعة	١٠
اُخوت			
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	٩	الانفال	١
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ	٢٦	الحجرات	١٠
برائی کو بھلائی سے ٹال			
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	٢٤	حٰمٓ السجدة	٣٤
مسلمان کی عیب پوشی			
لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ	١٨	النور	١٢
لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ	٢٦	الحجرات	١٢
گفتگو کے آداب			
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	١	البقرة	٨٣
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ	٣	البقرة	٢٦٣
اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	١٩	الفرقان	٦٣
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ	٢١	لقمٰن	١٨
سچ کا بیان			
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ	٧	المآئدة	١١٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ	٢٢	الاحزاب	٣٥
سلام وجواب کے آداب			
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا	٥	النسآء	٨٦
گھر میں داخلے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	١٨	النور	٢٧
فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا	١٨	النور	٦١
اخلاص کا بیان			
اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ	٥	النسآء	١٤٦
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ	٢٣	الزمر	٣
اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ	٣٠	البينة	٥
صبر کا بیان			
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ	١	البقرة	٤٥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا	٢	البقرة	١٥٣
صبر ہمت والے کاموں میں سے ہے			
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ	٢٥	الشورٰى	٤٣
صبر کا بدلہ جنت ہے			
جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً	٢٩	الدهر	١٢
صبر کرنے پر دگنا اجر ملتا ہے			
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ	٢٠	القصص	٥٤
صبر کرنے والے کامیاب ہیں			
اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ	١٨	المؤمنون	١١١
اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے			
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ	٢	البقرة	١٥٣
اللہ عزوجل صبر کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے			
فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا	٧	الانعام	٣٤
صبر اللہ عزوجل کی رضا کے لیے ہو			
وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ	١٣	الرعد	٢٢
صبر کرنے والوں کے لئے بخشش			
اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا	١٢	هود	١١

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
صبر کا بدلہ سلامتی ہے			
سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ	۱۳	الرعد	۲٤
شکر کا بیان			
وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ	۲	البقرۃ	۱۵۲
وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ	۲	البقرۃ	۱۷۲
لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ	۱۳	ابراھیم	۷
وَّاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۱۱٤
قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ	۲۱	السجدۃ	۹
وَاشْکُرُوْا لَهٗ	۲۲	سبا	۱۵
اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ	۲٦	الاحقاف	۱۵
صلح کا بیان			
اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ	۵	النسآء	۱۱٤
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ	۹	الانفال	۱
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ	۲٦	الحجرات	۱۰
عاجزی کا ثواب			
رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا	۲٦	الفتح	۲۹
غصہ پینے وحلم کرنے کا بیان			
وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ	٤	ال عمرٰن	۱۳٤
صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	۱۳	الرعد	۲۲
اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ	۲۵	الشوریٰ	۳۷
اِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا	۲۸	التغابن	۱٤
اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ	۲٤	حٰمٓ السجدۃ	۳٤
درگزر کا بیان			
مَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ	۳	البقرۃ	۲٦۳
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ	٤	ال عمرٰن	۱۳٤
فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ	۲۵	الشوریٰ	٤۰
سوال کی مذمت			
لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا	۳	البقرۃ	۲۷۳
وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ	۳۰	الانشراح	۸

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
تہمت سے بچنا			
وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ	۱۸	النور	۲۳
مذاق اڑانے کی ممانعت			
لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	۲٦	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ	۲٦	الحجرات	۱۱
ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو			
لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ	۲٦	الحجرات	۱۱
غیبت کی مذمت			
وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا	۲٦	الحجرات	۱۲
کثرت گمان کی ممانعت			
اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ	۲٦	الحجرات	۱۲
نگاہوں کی حفاظت			
یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	۱۸	النور	۳۰
وفائے عہد			
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا	٦	المآئدۃ	۱
اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ	۱۳	الرعد	۲۰
مسکین سے حسن سلوک			
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ	۵	النسآء	۳٦
یتامیٰ کا احترام			
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ	۱	البقرۃ	۸۳
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ	۵	النسآء	۳٦
یتیم کا مال ظلماً کھانے کی ممانعت			
وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَهُمْ	٤	النسآء	۲
اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ	٤	النسآء	۱۰

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
یتیم کو جھڑکنے کی ممانعت			
فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ	۳۰	الضحٰی	۹
حقوق کا بیان			
والدین کے حقوق			
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	۱	البقرۃ	۸۳
مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ	۲	البقرۃ	۲۱۵
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	۵	النسآء	۳٦
وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۲۳
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ	۲۰	العنکبوت	۸
وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ	۲۱	لقمٰن	۱٤
صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا	۲۱	لقمٰن	۱۵
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ	۲٦	الاحقاف	۱۵
اولاد کے حقوق			
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۳۱
قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ	۲۸	التحریم	٦
زوجہ کے حقوق			
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	النسآء	۱۹
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ	۵	النسآء	۳٦
رشتہ داروں کے حقوق			
وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی	۱	البقرۃ	۸۳
فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ	۲	البقرۃ	۲۱۵
تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ	٤	النسآء	۱
اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ	۱۰	الانفال	۷۵
یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ	۱۳	الرعد	۲۱
قطع رحمی کی ممانعت			
وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ	۱	البقرۃ	۲۷
وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ	۲٦	محمد	۲۲
پڑوسیوں کے حقوق			
وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ	۵	النسآء	۳٦

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
حقِ صحبت			
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ	٥	النسآء	٣٦
وراثت کے مسائل			
ماں باپ کا حصہ			
وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ	٤	النسآء	١١
خاوند کا حصہ			
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ	٤	النسآء	١٢
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ	٤	النسآء	١٢
اخیافی بھائی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ	٤	النسآء	١٢
فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ	٤	النسآء	١٢
بیوی کا حصہ			
وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ	٤	النسآء	١٢
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ	٤	النسآء	١٢
بیٹی کا حصہ			
وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا	٤	النسآء	١١
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ	٤	النسآء	١١
حقیقی بہن کا حصہ			
وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	٦	النسآء	١٧٦
نکاح کا بیان			
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ	٤	النسآء	٣
اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	٥	النسآء	٢٤
وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ	١٨	النور	٣٢
محرمات کا بیان			
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ	٢	البقرة	٢٢١
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	٤	النسآء	٢٢
رضاعت کا بیان			
وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ	٤	النسآء	٢٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نکاح سنّتِ انبیاء علیھم السلام **ہے**			
سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	٥	النسآء	٢٦
وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً	١٣	الرعد	٣٨
سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا	٢٢	الاحزاب	٣٨
یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	٢٢	الاحزاب	٣٩
ولی کا بیان			
فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ	٢	البقرة	٢٣٢
وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ	١٨	النور	٣٢
مہر کا بیان			
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً	٢	البقرة	٢٣٧
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ	٤	النسآء	٤
وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا	٤	النسآء	٢٠
اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ	٦	المآئدة	٥
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ	٢٢	الاحزاب	٥٠
اگر انصاف نہ کر سکے تو صرف ایک عورت سے نکاح کرے			
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا	٤	النسآء	٣
عورت پر کسی کا جبر جائز نہیں			
لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ	٤	النسآء	١٩
عورت اگر نافرمانی کرے تو اس کو نصیحت کی جائے			
فَعِظُوْهُنَّ	٥	النسآء	٣٤
اگر باز نہ آئے تو ان کے ساتھ سونا ترک کر دو			
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ	٥	النسآء	٣٤
اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی مار کی اجازت ہے			
وَاضْرِبُوْهُنَّ	٥	النسآء	٣٤
اگر بیوی پسند نہ بھی ہو تو نیکی کے ساتھ رکھو			
وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	النسآء	١٩

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
مرد اور عورت اپنی کمائی میں خود مختار ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا	٥	النسآء	٣٢
طلاق کا بیان			
اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ص فَاِمْسَاكٌ	٢	البقرة	٢٢٩
فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ	٢٨	الطلاق	١
دو طلاق کے بعد اسی شوہر سے نکاح جائز ہے			
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	٢	البقرة	٢٣١
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ	٢	البقرة	٢٣٢
تین طلاق کے بعد رجوع نہیں			
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	٢	البقرة	٢٣٠
طلاق پر گواہی مستحب ہے			
وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ	٢٨	الطلاق	٢
طلاق سپرد کرنے کا بیان			
اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ	٢١	الاحزاب	٢٨
ایلاء کا بیان			
لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ	٢	البقرة	٢٢٦
رجعت کا بیان			
وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ	٢	البقرة	٢٢٨
فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ	٢	البقرة	٢٢٩
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ	٢	البقرة	٢٣٠
فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ	٢	البقرة	٢٣١
رجعت میں گواہ بنانا مستحب ہے			
وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ	٢٨	الطلاق	٢
خلع کا بیان			
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا	٢	البقرة	٢٢٩
ظہار کا بیان			
اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ	٢٨	المجادلة	٢
وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ	٢٨	المجادلة	٣

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
ظہار کا کفارہ			
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ	۲۸	المجادلة	٤
لعان کا بیان			
وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ	۱۸	النور	٤
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ	۱۸	النور	٦
اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	۱۸	النور	۸
عدت کا بیان			
اِذَاطَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ	۲۸	الطلاق	۱
طلاق والی کی عدت			
وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ	۲	البقرة	۲۲۸
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	۲۸	الطلاق	٤
بیوہ عورتوں کی عدت			
وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	۲	البقرة	۲۳٤
خلوت سے پہلے طلاق دینے پر عدت نہیں			
اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ	۲۲	الاحزاب	٤٩
سوگ کا بیان			
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	۲	البقرة	۲۳٥
نفقہ کا بیان			
اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ	۲	البقرة	۲۳۳
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ	۲۸	الطلاق	٦
لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ	۲۸	الطلاق	۷
زینت کا بیان			
زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	۳	ال عمرٰن	١٤
خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ	۸	الاعراف	۳۱
پردہ کا بیان			
يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	۱۸	النور	۳۰
قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ	۲۲	الاحزاب	٥۹

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
بوڑھی عورتوں کا پردے میں رہنا بہتر ہے			
وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ	۱۸	النور	٦۰
عورتوں کو گھروں میں رہنے کا حکم ہے			
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
کن لوگوں سے پردہ کا حکم نہیں			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
گھر میں آنے جانے کے آداب			
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ	۱۸	النور	۲۷
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	۱۸	النور	۲۹
لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ	۱۸	النور	٥۸
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ	۱۸	النور	٥۹
مخلوط تعلیم منع ہے			
وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ	۱۸	النور	۳۱
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ	۲۲	الاحزاب	۳۳
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا	۲۲	الاحزاب	٥۳
قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ	۲۲	الاحزاب	٥۹
امانت کا بیان			
فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ	۳	البقرة	۲۸۳
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا	٥	النسآء	٥۸
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا	۹	الانفال	۲۷
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ	۱۸	المؤمنون	۸
اجارہ کا بیان			
اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ	۲۰	القصص	۲۷
اکراہ کا بیان			
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ	١٤	النحل	۱۰٦
وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ	۱۸	النور	۳۳
حجر (تصرفات سے روکنے) کا بیان			
لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ	٤	النسآء	٥

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
غصب کا بیان			
وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	۲	البقرة	۱۸۸
ذبح کا بیان			
وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ	٦	المآئدة	۳
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ	۸	الانعام	۱۱۸
وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ	۸	الانعام	۱۲۱
وہ جانور جو حرام ہیں			
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ	۲	البقرة	۱۷۳
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	٦	المآئدة	۳
غیر خدا کی طرف نسبت کرنے سے جانور حرام نہیں ہوتے			
مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ	۷	المآئدة	۱۰۳
جان بچانے کی خاطر حرام چیزیں کھا سکتے ہیں			
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	۲	البقرة	۱۷۳
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	۸	الانعام	١٤٥
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ	١٤	النحل	۱۱٥
قسم کا بیان			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرة	۲۲٤
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ	۲	البقرة	۲۲٥
اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ	۳	ال عمرٰن	۷۷
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ	۷	المآئدة	۸۹
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	١٤	النحل	۹۱
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ	١٤	النحل	۹٤
لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً	۲۸	المجادلة	۱٦
جھوٹی قسم کی مذمت			
يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ	۳	ال عمرٰن	۷۷

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
نیکی نہ کرنے پر قسم کھانے کی ممانعت			
وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً	۲	البقرة	۲۲٤
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ	۱۸	النور	۲۲
قسم پوری کرنے کا حکم			
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ	۱٤	النحل	۹۱
قسم کا کفارہ			
فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ	۷	المآئدة	۸۹
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ	۲۸	التحريم	۲
منت کا بیان			
وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ	۳	البقرة	۲۷۰
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ	۲۱	الاحزاب	۲۳
روزی کمانے کا بیان			
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ	۳	البقرة	۲۷۵
وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ	۷	المآئدة	۸۸
لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ	۱۸	النور	۳۷
پاکیزہ کمائی سے زکوٰۃ ادا کرو			
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ	۳	البقرة	۲٦۷
تجارت کیلئے زمینی وسمندری سفر کرنا جائز ہے			
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ	۱٤	النحل	۱٤
يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	٦٦
وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	۲۰	القصص	۷۳
تجارت اللّٰہ عزوجل کا فضل ہے			
لِتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۱۲
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	۲۸	الجمعة	۱۰
مرد وعورت دونوں تجارت کر سکتے ہیں			
لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ	۵	النسآء	۳۲

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
لین دین کے معاملات میں لکھنے کی ترغیب			
اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ	۳	البقرة	۲۸۲
قضا کا بیان			
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ	۵	النسآء	۵۸
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ	٦	المآئدة	٤۵
فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ	۲۳	صٓ	۲٦
گواہی کا بیان			
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ	۳	البقرة	۲۸۲
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ	۳	البقرة	۲۸۳
وکالت کا بیان			
فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ	۱۵	الكهف	۱۹
کفالت کا بیان			
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ	۳	ال عمران	٤٤
يَكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ	۲۰	القصص	۱۲
خودکشی کی ممانعت			
وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۵	النسآء	۲۹
دم کرنے کا بیان			
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ	۳	ال عمران	٤۹
اپنے نفس کا محاسبہ (فکرِ مدینہ)			
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۳٦
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ	۲۸	الحشر	۱۸
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا	۳۰	الشمس	۹
نیکی کی دعوت			
تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	٤	ال عمران	۱۱۰
يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ	۱۰	التوبة	۷۱
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ	۱٤	النحل	۱۲۵

آیت	پارہ	سورہ	الآیہ
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا	۱۷	الحج	٤۱
راہ خدا میں سفر کرنا			
مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ	۵	النسآء	۱۰۰
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	۱۱	التوبة	۱۲۲
نیکی کی ترغیب دلانا (انفرادی کوشش)			
جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	۱٤	النحل	۱۲۵
ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ	۲۷	الذّٰريٰت	۵۵
امیر کی اطاعت			
وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ	۵	النسآء	۵۹
بیعت کی اہمیت			
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ	۱۵	بنیٓ اسرآءیل	۷۱
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ	۲٦	الفتح	۱۰
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ	۲٦	الفتح	۱۸
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ	۲۸	الممتحنة	۱۲
مشورہ کرنا			
وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ	٤	ال عمران	۱۵۹
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ	۲۵	الشورٰى	۳۸
مذاق اڑانے کی ممانعت			
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ	۲٦	الحجرات	۱۱
طعنہ دینے کی ممانعت			
وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ	۲٦	الحجرات	۱۱
بدگمانی سے اجتناب			
اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ	۲٦	الحجرات	۱۲
چوری کی سزا			
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ	٦	المآئدة	۳۸
ڈکیتی کی سزا			
اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ	٦	المآئدة	۳۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

''کنزالایمان'' اور ''دعوتِ اسلامی''

قرآنِ مجید وفرقانِ حمید کے تراجم کا سلسلہ فارسی زَبان سے شروع ہوا جوتادمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، بنگلہ، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زَبانوں تک پھیل چکا ہے۔کئی زَبانیں تو ایسی ہیں کہ ان میں ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، صرف اُردو زَبان میں اب تک متعدِّد تراجم منظرِ عام پرآچکے ہیں، اوران تراجم میں جو فضل وکمال چودھویں صدی ہجری کے مجدِّدِ دین وملّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ترجَمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویا وجودِ ثانی ہوتا ہے، پھر ''کتابُ اللّٰہ'' کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔''ترجمۂ قراٰن'' کو مُعتَبَر قرار دینے کے لئے عُموماً ان اُمور کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے: (۱) مُترجِم کی وَجاہتِ عِلمی (۲) اندازِ بیان کی شُستگی (۳) حقِّ ترجُمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کنزالایمان میں یہ سب خوبیاں بدرجۂ اَتم موجود ہیں۔صاحِبِ کنزالایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اُصولِ حدیث، فقہ، اُصولِ فقہ، تَصَوُّف، سُلُوک، ادب، لُغت، تاریخ، مُناظرہ، تکسیر، تَوقِیت، ہیئت جیسے کم وبیش 55 عُلوم پر عُبُور رکھنے والے ماہر عالم ومفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں عُلُوم وفُنُون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی عِلمی وَجاہت، فقہی مُہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص 30 ضخیم جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مشتمل آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کا مجموعہ ''فتاوٰی رضویہ'' توبحرِ فقہ میں غوطہ لگانے والوں کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کنزالایمان میں قرآن پاک کے مطالب ومعانی کو اُردو زَبان میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ ومُحَاوَرات کا خُصُوصیَّت کے ساتھ اِستعمال کیا جو آپ کے دَور میں رائج تھے۔تَرجَمے کا مقصد مُرادِ مُتَکَلِّم (یعنی کلام کرنے والے کی مُراد) کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زَبان کے جُملے کو دوسری زَبان میں بدل دینا، کنزالایمان اس حُسنِ معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی سخت مُخالفت کے باوجود اِعتِراف کیا ہے کہ اوّل تا آخر کنزالایمان میں ایک بھی لفظ خلافِ شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللّٰہ ربُّ العزت کا ذکر پاک آیا تو ترجَمہ کرتے وقت اُس کی عظمت وکبریائی پیشِ نظر رہی، اور جب انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ ہوا تو مقامِ رسالت کے شایانِ شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجمۂ کنزالایمان کب اور کیسے لکھا گیا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صفحات پر مشتمل رسالے ''تذکرۂ صدرُ الشَّریعہ'' صفحہ 17 پر شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادِری رضوی ضِیائی دامت برکاتھم العالیہ کچھ یوں لکھتے ہیں: صحیح اور اَغلاط سے مُبَرَّا، اَحادیثِ نَبوِیّہ واَقوالِ ائمہ کے مطابق ایک ترجَمۂ قرآن کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزۃ کے مرید وخلیفہ صدرُ الشَّریعہ بدرالطَّریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غالباً ۱۳۳۰ھ میں ترجَمۂ قراٰن پاک کے لئے اعلٰی حضرت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ''یہ تو بَہُت ضروری ہے مگر چَھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اِس کی طَباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غَلَطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس مَین ہمہ وقت باوُضو رہے، بغیر وُضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بَہُت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے عرض کی: ''اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضَروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہوسکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہوسکتا ہے آئندہ کوئی شخص اِس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اِس وقت یہ کام نہ ہوسکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس مَعروض کے بعد ترجَمے کا کام شروع کردیا گیا۔ ترجَمے کا طریقہ یہ تھا کہ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجَمہ بولتے جاتے اور صدرُ الشَّریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجَمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پہلے کُتُبِ تفسیر ولُغَت کو مُلاحَظہ فرماتے بعدہٗ آیت کے معنٰی کو سوچتے پھر ترجَمہ بیان کرتے بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ قراٰنِ مجید کا فِی البَدِیْھہ بَرجَستہ (بغیر سوچے) ترجمہ زَبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قُوّتِ حافِظہ پر بغیر زور ڈالے قراٰن شریف رَوانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرتِ صدرالشَّریعہ اور دیگر علمائے حاضرین رحمہم اللہ تعالٰی اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ترجَمے کا کُتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کا یہ بَرجَستہ فِی البَدِیْھہ ترجمہ تفاسیرِ مُعتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ الغرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِحَمدِ اللہ تعالٰی صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مَساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مدت میں ''ترجَمۂ کنزالایمان'' مکمل ہوگیا، یوں مسلمانوں کی کثیر تعداد

مُجدّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العزۃ کے لکھے ہوئے قراٰنِ پاک کے صحیح ترجمے ''کنزالایمان'' سے مُستفید ہوکر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی آج بھی ممنون ہے۔

آج کی دُنیا

آج ذرائع اِبلاغ اتنے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دنیا گویا ایک گھرانے کی مثل ہوگئی ہے، اِس کے کسی بھی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، پوری دنیا کے لوگ اُسی وقت اُس سے آگاہ ہوجاتے ہیں جیسے کہ ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پَل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اُس سے مقابلہ دُشوار ہوجاتا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جبکہ اِسلام کا لَبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن عناصر مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت کو لوٹنے اور کردار کی عظمت کو داغدار کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہیں، نیز قراٰن فہمی کے نام پر مسلمانوں کو قراٰنی تعلیمات سے دور سے دُور کرتے چلے جارہے ہیں لہٰذا باطل کو مٹانے کے لئے اور حق کا اُجالا پھیلانے کیلئے جدو جہد کرنے کی آج اشد ضرورت ہے۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے اِحقاقِ حق کے لئے کوششیں کرے۔ اُردو بولنے والے مسلمانوں کو قراٰن پاک سمجھ کر پڑھنے کے لئے ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ آج کی دُنیا دلائل کی دُنیا ہے اس لئے کنزالایمان کے امتیازی اَوصاف کا چرچا کیا جائے تاکہ لوگوں کے دل ودماغ میں اِس کی اہمیت راسخ ہوجائے۔ اِس کی اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زَبانوں میں کنزالایمان کا ترجَمہ ہو چکا ہے اُن کی بھی تشہیر ہونی چاہئے۔

کنزالایمان کو عام کرنے کے ذرائع

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرَکت، عظیم المرتَبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ترجَمۂ قراٰن کنزالایمان کو لوگوں تک پہنچانے اور اُن میں مقبولِ عام بنانے کے لئے یہ ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: (1) بیانات (2) تحریرات (3) اِنفرادی کوشش (4) مَساجد ومزارات میں رکھ کر (5) ویب سائٹس (6) تحفے (7) جہیز (8) اسکولز وکالجز اور جامِعات (یونیورسٹیز) میں عام کرنا (9) فتاوٰی (10) جیل خانہ جات میں عام کرنا (11) ٹی وی چینل (12) ماہنامے (13) جرائد (14) کتابوں کی دُکانیں۔

﴿1﴾ بیانات:

مُبلّغین یا واعِظین جب بھی بیان کریں تو دورانِ بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان'' سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کردیں کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کنزالایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا کم از کم ترجمہ بولنے سے پہلے اتنا ضرور کہہ دے: ''ترجمۂ کنزالایمان''۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارُف ہوجائے گا۔ اگر دورانِ بیان مختصر الفاظ میں کنزالایمان ہدیۃً لے کر پڑھنے کی ترغیب دلا دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے حاصل کر ہی لیں گے اور یوں کنزالایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی مد ظلہ العالی کا برسہا برس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ عُمومًا کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکرِ خیر کچھ اِس انداز میں کرتے ہیں کہ سُننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اُتر جائے اور ترجمے اور مُترجِم (یعنی ترجمہ کرنے والے) کی اہمیت وعظمت اس پر روشن ہوجائے، ان کے ترجَمہ بیان کرنے کا انداز بارہا یہ سنا گیا ہے مثلاً اللّٰہ تبارک وتعالٰی پارہ ۲۵، سورۃُ الشُّوریٰ، آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ۳۰﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قرآن ''کنزالایمان'' میں اس کا ترجَمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ''اور تمہیں جو مُصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔'' علاوہ ازیں آپ دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات میں کنزالایمان ہدیۃً حاصل کرنے کی ترغیب کچھ یوں سنی گئی ہے ''آپ ترجمۂ قرآن لیں اور ضرور لیں مگر جب بھی لیں صرف وصرف کنزالایمان لیں کہ یہ ایک عاشقِ رسول اور ولیٔ کامل کا ترجَمہ ہے۔'' الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مبلّغین بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے اسی طرح کنزالایمان کا ڈنکا بجانے میں سرگرمِ عمل ہیں۔

﴿2﴾ تحریرات:

کتاب، رسالہ، مقالہ، کسی کتاب کا ترجَمہ یا کوئی سا مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے لکھنے کا التزام کرلیا جائے تو اِس قلمی کاوِش کو پڑھنے والا ہر شخص کنزالایمان سے مُتعارِف ہوجائے گا لیکن یہ بات پیش نظر

رہے کہ ترجمے کی ابتداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمۂ کنزالایمان لکھ دیا جائے تاکہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان سے لیا گیا ہے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتهم العالیہ کی کنزالایمان سے محبت صد کروڑ مرحبا! تحریر میں بھی آپ کا معمول ہے کہ آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً کنزالایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح سُنّی علماء پر مشتمل دعوتِ اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کاموں پر مامور مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' کی تمام کُتُب میں بھی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔ (1)

﴿3﴾ اِنفرادی کوشش:

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو قرآنِ پاک کا ترجمہ ''کنزالایمان'' پڑھنے کی ترغیب دی جائے اس طرح ''کنزالایمان'' کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

﴿4﴾ مساجد و مزارات میں رکھنا:

ممکنہ صورت میں مساجد و مزارات کے اندر کنزالایمان ہونا چاہئے اس طرح نمازی اور زائر اسلامی بھائی بھی کنزالایمان پڑھنے کی سعادت پاتے رہیں گے۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے (2) میں ''المدینہ لائبریری'' کے قیام کا ہدف ہے، اس لائبریری کی مُجَوَّزہ کُتُب ورسائل میں کنزالایمان سرِ فہرست ہے، کئی علاقوں میں ان کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔

﴿5﴾ ویب سائٹس:

جدید ٹیکنالوجی کے اِس دَور میں انٹرنیٹ نے دنیا کو رابطے کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔ کنزالایمان کی تشہیر کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے، الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فیض سے اِس مُعاملے میں بھی دعوتِ اسلامی نے اچھّی پیش رفت کی ہے، دنیا بھر میں ''فیضِ رضا'' اور ''فیضانِ کنزالایمان'' کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی نے اپنی ویب

---

1 ...... الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت 8 شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے تادمِ تحریر 192 سے زائد کُتُب طباعت کے مراحل سے گزر کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں ''جد الممتار علی رد المحتار'' اور ''بہارِ شریعت'' (تخریج شدہ) سرِ فہرست ہیں اور 19 کتب عنقریب منظرِ عام پر آجائیں گی۔ اِنْ شاءَ اللہ عزَّوَجَلَّ

2 ...... ذیلی حلقہ دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح ہے، عُموماً ہر مسجد ایک حلقہ ہوتا ہے جسے ذیلی حلقہ کہتے ہیں، جہاں مسجد نہ ہو وہاں کوئی مکان یا دکان کرائے پر لے کر یا مالِک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے، صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے، ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ قائم کرکے اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان کا ہدف ہے۔

سائٹ www.dawateislami.net پر کنزالایمان شریف اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت ،صدرالافاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' یونی کوڈ[1] میں پیش کیا ہے،اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ''مجلس آئی ٹی'' نے کنزالایمان مع خزائن العرفان کی ایک سافٹ ویئر CD بھی مکتبۃ المدینہ سے جاری کی ہے۔

﴿6﴾ تحفہ:

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو تحفہ دینے کی ترکیب ہوتو اُس میں دیگر تحائف کے علاوہ کنزالایمان بھی تحفہ میں پیش کیا جائے اِس طرح آپ کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا خزانہ مُندرِج ہونے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کا تعارُف بھی ہوجائے گا۔

﴿7﴾ جہیز:

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں قراٰن پاک بھی دیا جاتا ہے ، اگر ترجمے والا قراٰن کریم کنزالایمان دیا جائے تو اس کی بَرَکتیں سسرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں میں مَدَنی کام کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے ، ہفتہ وار اجتماعات اور مُتَعَدّد جامعۃ المدینہ لِلبنات اور مدرسۃُ المدینہ للبنات قائم ہیں ۔ اِس کام کے لئے'' اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت'' بھی قائم ہے۔ اگست 2009ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 2511 اجتماعات ہوتے ہیں اور شُرکاء کی تعداد تقریباً 162367 ہے جن میں وقتاً فوقتاً ترجمۂ قراٰن کنزالایمان کا مُطالَعہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

﴿8﴾ اسکولز وکالجز اور جامعات میں عام کرنا:

بااثر شخصیات کو چاہئے کہ اسکولز وکالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنزالایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز وکالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے والے اساتذہ وپروفیسر حضرات اگر دورانِ تدریس کنزالایمان کے مَحاسِن بیان کرکے اِسے پڑھنے کی ترغیب دلائیں تو جہاں طلبہ قراٰن پاک کی صحیح ترجمانی پائیں گے وہیں یہ سلسلہ کنزالایمان کی تشہیر میں بھی بَہُت مُعاوِن ہوگا۔ اسکولز وکالجز میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والی مجلس'' شعبۂ تعلیم'' ہے جو کہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ اوراساتذہ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں سے مُتَعارِف کراتی ہے جس میں مدرَسۃُ المدینہ بالِغان کا اِنعِقاد بھی ہے جس کے ذریعے قراٰن پاک صحیح قِراءت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے نیز موقع کی مُناسبت سے کالج ویونیورسٹیز کے پرنسپل ، پروفیسر ،لیکچرار ، دفتری عملہ اور طلبہ کو کنزالایمان کا تعارُف

[1] ...... کمپیوٹر کی اصطلاح میں یونی کوڈ ٹیکسٹ Unicode Text اس لکھائی کو کہتے ہیں جسے عموماً کسی بھی لکھائی والے سوفٹ ویئر میں Copy/Past کیا جاسکے۔

بھی کروایا جاتا اور تحفۃً بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درسِ نظامی کے لئے 112 سے زائد قائم جامِعاتُ المدینہ میں دیگر دَرَجات کے ہزاروں طَلَبہ وطالبات کو بِالعُمُوم اور درجۂ ثانیہ والوں کو بالخصوص ترجمۂ کنزالایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

﴿9﴾ فتاویٰ:

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شَرعی رہنمائی کے لیے دارُالافتاء سے رُجوع کرتی ہے، اگر ہمارے مفتیانِ کرام اِن فتاویٰ میں قرانی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں ترجمۂ کنزالایمان سے مزیّن کردیں تو اس سے بھی کنزالایمان کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام ’’دارالافتاء اہلسنّت‘‘ قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاویٰ میں عموماً قرآنی آیات کے تحت ترجمۂ کنزالایمان لکھا جاتا ہے، اس کے علاوہ تَخَصُّص فِی الْفِقه (مفتی کورس) کرنے والے عُلَما کے نصابی مطالعے میں ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

﴿10﴾ جیل خانوں میں عام کرنا:

معاشرے میں پائے جانے والے مختلف طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہوتی ہے جو عُمُوماً قران وسنّت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں، اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل وغارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زِنا کاری، منشیات فروشی، جُوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مُبتَلا ہوکر بالآخر جیلوں میں بند ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیّت کی طرف توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی ’’مجلس برائے جیل خانہ جات‘‘ کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات ونظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدّت میں اس مجلس نے تادمِ تحریر پاکستان بھر کی 53 جیلوں میں مدنی حلقے قائم کئے ہیں، یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیرکوں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لا رہی ہے۔ ان مساجد اور بیرکوں میں مدرسۃ المدینہ بالِغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جن میں تجوید کے ساتھ قران پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ کنزالایمان کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ تادمِ تحریر 25 جیلوں کے اندر ’’المدینہ لائبریری‘‘ کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جن میں ترجمۂ قران کنزالایمان بھی رکھا گیا ہے۔

﴿11﴾ ٹی وی چینل کے ذریعے:

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی چینل پر دیگر سلسلوں (پروگرامز) کے ساتھ ساتھ ''فیضانِ کنزالایمان'' کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جارہا ہے۔

﴿13,12﴾ ماھنامے وجرائد:

مختلف سنی جامِعات واداروں کی طرف سے ماہنامے وجرائد شائع کئے جاتے ہیں، مُدیر حضرات کو چاہئے کہ حسب موقع کنزالایمان پر مضامین لکھوا کر شائع کیا کریں اِس طرح قارئین کبھی تو کنزالایمان کی تاریخی حیثیت سے واقف ہوں گے تو کبھی خصوصیات سے، کبھی اس کے بہترین اسلوب کی معرفت ملے گی تو کبھی اس کے فکری اثرات سے قلب و دماغ معطر کریں گے۔

﴿14﴾ کتابوں کی دکانیں:

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے صرف پاکستان میں 300 سے زائد مکاتب وبستے ہیں جن کے ذریعے کنزالایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہوچکے ہیں جبکہ بیرونِ ملک میں مکتبۃ المدینہ کی تعداد اور کنزالایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے ملک اور بیرونِ ملک بے شمار ہفتہ وار اور لاتعداد تربیتی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں کنزالایمان ہدِیّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مختلف اجتماعات میں کنزالایمان کے نسخے کافی تعداد میں ہدِیّۃً فروخت ہوتے ہیں، آج کل کُتُب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر مکتبۃ المدینہ کا بستہ لگا کر کنزالایمان اور علماءِ اہلسنّت کی کتب ہدِیّۃً فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مزید کاوشیں

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''کنزالایمان'' کو عام کرنے کے سلسلے میں ''دعوتِ اسلامی'' نے مذکورہ بالا ذرائع کے علاوہ اور بھی کئی اقدامات کیے ہیں۔ اِسی مقدس سلسلے کی ایک سنہری کڑی روزانہ کم از کم تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان پڑھنے والا ''مدنی انعام'' بھی ہے۔ تفصیل اِس اِجمال کی یہ ہے کہ عاشقِ اعلیٰ حضرت قبلہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے لوگوں کو نیکیوں کا خُوگر بنانے اور گناہوں سے ان کا پیچھا چھڑانے کے لیے ''مدنی انعامات'' کے نام سے سوالاً جواباً ایک نظام الحیاۃ ترتیب دیا ہے جو کثیر مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان میں سے بعض سوالات کا تعلق روزانہ کے معمولات سے، بعض کا ہفتے سے، بعض کا ماہانہ سے اور بعض کا سالانہ سے ہے۔ اسلامی بھائیوں کے لئے 72، اسلامی بہنوں

کے لئے63،طلبۂ علم دین کے لئے92، دینی طالبات کے لئے83اور مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے40 جبکہ خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے27 مدنی انعامات ہیں۔ ان میں مطالعہ کے لئے سرکارِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العــزۃ کی تصنیفِ لطیف ''تمہیدالایمان''، علماے حرمین طیبین کے فتاویٰ کا مجموعہ ''حُسام الحرمین''، خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃاللّٰہ القوی کی ''بہارِشریعت'' کے مخصوص ابواب اور امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی کی ''منہاج العابدین'' کے منتخب ابواب شامل ہیں۔ کسی مستند سُنّی عالمِ دین کی اسلامی کتاب کے بارہ (۱۲) منٹ مطالعے کے علاوہ کنزالایمان سے کم ازکم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کا تعلق روزانہ کے مدنی انعامات سے ہے۔

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے ایک قریہ سے دوسرے قریہ، ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرتے رہتے ہیں ان کے جَدوَل میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنزالایمان وتفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

کنزالایمان کے صد سالہ جشن کے موقع پر امیرِ اہلسنّت کا ایک اہم مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عفی عنہ کی جانب سے دعوتِ اسلامی (ہند) کی 12 کابیناؤں کے اراکین نیز تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدینۃُ المرشد بریلی شریف کی فضاؤں میں گھومتا ہوا، مزارِ اعلیٰ حضرت کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، خوشگوار و پُر بہار سلام،

السّلام علیکم ورحمة اللّٰہ و بَرَکاتُہ الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین علٰی کُلِّ حال

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا دَرَخشاں ہے آج بھی

جُملہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو 25 مرتبہ ''یومِ رضا'' مبارک ہو۔

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِمسال صد سالہ جشنِ کنزالایمان کی دھوم دھام ہے۔ یقیناً میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، ولیِّ

نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت مُجدّدِ دین وملّت، حامیٔ سُنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ''ترجمۂ قرآن کنزالایمان'' اُردو کے تمام تراجم پر فائق ہے۔ یہ ترجمہ تحتُ اللّفظ ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مُستند تفاسیر کا مجموعہ بھی ہے، جہاں کنزالایمان کے ہر ہر لفظ سے ربُّ الارباب عَزَّوَجَلَّ کے اِحترام وآداب کے سوتے پھوٹتے ہیں، وہاں شاہِ خیرالانام صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی تعظیم واکرام کے چشمے بھی اُبل رہے ہیں، مَعارفِ قرآنی اورالفتِ ربّانی وشہنشاہِ زَمانی سے اپنے قلوب کو نورانی بنانے کیلئے کنزالایمان شریف کامُطالَعہ بے حد مفید ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے باعمل بنانے کیلئے اسلامی بھائیوں کو 72، اسلامی بہنوں کو 63 نیز طلبہ کو دیئے ہوئے 92 ''مدنی انعامات'' میں سے مَدَنی انعام نمبر 20 کے مطابِق ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کو کنزالایمان شریف سے روزانہ کم از کم تین آیات کا ترجَمہ اورخزائن العرفان یا نورُ العرفان سے اس کی تفسیر پڑھنی ہوتی ہے۔ الحمدللّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کئی ایسے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن ملیں گے جو کہ کنزالایمان شریف مع تفسیر کے مکمّل مُطالَعَے سے مُشَرَّف ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی تک مُکمّل مطالَعہ نہیں کیا اُن سب کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء ہے کہ صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر حُصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعے کی تکمیل کا مُصَمَّم عزم فرمالیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سلمہُ الرحمن کو بھی میں نے درخواست کی ہے کہ مُخَیِّر حضرات سے ترکیب بنا کر ھدِیّۂ مُعَیَّنہ سے آدھی قیمت پر اِس صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے مبارَک موقع پر گھر گھر کنزالایمان شریف کو داخِل کرنے کی مُہم چلائیں۔ الحمدللّٰہ عزوجل وہ اِس اَمر میں ساعی ہو چکے ہیں۔ ہمیں یہ مَدَنی کام ساری دنیا میں عام کرنا ہے، کہ ہمارا مَدَنی مقصد بھی ہے: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' (ان شآءَ اللّٰہ عزوجل)۔ الحمدللّٰہ عزوجل تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دنیا کے کم وبیش 66 مُمالِک میں پہنچ چکا ہے۔ ہر ہر ملک میں ممکنہ حد تک کنزالایمان شریف مسلمانوں کے گھروں میں داخِل کرنا ہے۔ اِسی ضِمن میں ھند کے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں بھی مَدَنی التجاء ہے کہ آپ بھی اٹھئے، ہمّت کیجئے اور صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے اس مدنی موقع پر اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کنزالایمان شریف کو گھر گھر عام کرنے پر کمربستہ ہو جایئے۔ کنزلایمان شریف مُعَیَّنہ ہَدِیّے سے آدھے دام میں فروخت کرکے مالی کمی مُخیّر اسلامی بھائیوں سے اِسی مد میں چندہ لیکر پوری کیجئے۔ میری خواہش ہے کہ عرسِ رضوی کے بابَرَکت موقع پر مدینۃ المرشد

بریلی شریف میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جانب سے بہُت بڑا بستہ لگایا جائے اور اُس پر کنزالایمان شریف آدھے ھدِیّے بلکہ صرف'' ڈبل25'' (یعنی 50) روپے میں فراہم کیا جائے۔ رعایتی ھدیے پر فروخت کئے جانے والے کنزالایمان شریف کے ہر نسخے پر برائے کرم! اس جُملے کی مہر بنوا کر کم از کم تین جگہ لگوا دیجئے، (چٹ چھاپ کر بھی لگائی جاسکتی ہے): ''صد سالہ جشنِ کنزالایمان کے موقع پر دیا جانے والا کنزالایمان شریف کا نسخہ رعایت پر خرید کر زیادہ دام پر فروخت مت کیجئے۔'' یہ ذِہن میں رہے کہ اگرچہ کنزالایمان شریف کا گھر میں تشریف فرما ہونا باعثِ برکت ہے مگر اس کو پڑھنا سعادت بالائے سعادت، ایمان کی طَراوَت، سُنّیت پر اسِتقامت، اعمالِ حَسَنہ پر مُداوَمت، سوالاتِ قبر میں استِقامت اور نَجاتِ آخرت اور دُخولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ لِہٰذا پڑھنے کی بھی برابر ترغیب جاری رکھئے۔ الحمدللّٰہ عزوجل دعوتِ اسلامی کا سنّیوں کا اِکلوتا اور مقبولِ عام مدنی چینل بھی بالخصوص'' ماہِ رضا'' میں فیضانِ رضا کے عنوان سے اعلیٰ حضرت رحمۃاللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاکیزہ حالات، آپ کے سیرت کے روح پرور واقِعات اور ایمان افروز ارشادات کے مَدَنی پھول لئے بیک وقت روزانہ دنیا کے ہزاروں گھروں میں T.V. اور انٹرنیٹ کے ذریعے داخِل ہو کر لاکھوں مسلمانوں کے قلوب واذہان کو مہکا رہا ہے اور یوں دنیا میں ہر طرف مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھوم مچا رہا ہے۔

والسّلام مع الکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت



۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

غیبت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے
ہم تو غیبت کریں نہ سُنیں
ایک چُپ سو سُکھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتھم العالیہ

شیطان اِس رسالے سے بہُت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے
ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **کا فرمانِ مغفرت نشان ہے،** مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے جو روزِ جُمُعہ مجھ پر **اَسّی** بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے **اَسّی سال** کے گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراں عام ہوجائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہوجائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرت سیِّدُ نا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار **ختمِ قراٰن** پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تِلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **خُصوصی مَحَبَّت** تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **قَبْر میں کھڑے ہوکر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحبہ نے بتایا: والِدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''**یا اللّٰہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ انور سے **تِلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۲ ص۳۶۲۔۳۶۶ مُلتَقطاً دار الکتب العلمیۃ) اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دَہَن مَیلا نہیں ہوتا بدن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا توکفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف پر دس نیکیاں

قراٰنِ مجید،فُرقانِ حمید اللّٰہُ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔قراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچِہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج۴ ص۴۱۷ حدیث ۲۹۱۹)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُراٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں قراٰنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج۳ ص۶۱۸ تحتَ الحدیث ۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافِظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم،

رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس شخص نے **قراٰنِ پاک** سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی **شفاعت** کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرلِلطَّبَرانِی ج ۱۰ ص ۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قراں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے **قراٰنِ مجید** کی ایک آیت یا دین کی کوئی **سنّت** سکھائی قِیامت کے دن **اللہ** تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطِیّ ج۷ ص ۲۸۱ حدیث ۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُ نا **عثمان ابنِ عفّان** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے **قراٰنِ مُبین** کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں **حضرتِ** سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین**، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: جس نے **قراٰنِ عظیم** کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔

(جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۸۲ حدیث ۲۲۴۵۵۔۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تاقِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج۵۹ ص۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حِفْظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز **ارشاد** ملاحظہ فرمایئے:

عرض: حضور! ''تقریبِ بِسْمِ اللّٰہِ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرَّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام) کے یہاں **چار برس چار مہینے چار دن** مقرَّر ہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقّ وَالدّین **بختیار کاکی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ''تقریبِ ''بِسْمِ اللّٰہِ' مقرَّر رہوئی، لوگ بلائے گئے۔ **حضرت خواجہ غریب نواز** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! **حمید الدین ناگوری** آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھا۔ قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ **اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنادیئے۔** حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: **میں نے اپنی ماں کے شکم** (پیٹ) **میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن** (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے!** (ملفوظاتِ اعلی حضرت ص ۴۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطَفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

افسوس! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بَہُت بڑی تعداد قرانِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے

اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابلَد ہے۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی نیّت سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے **مَدَنی پھولوں** کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

''قراٰن تمام ہی کُتُب سے افضل ہے'' کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **عمر فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح **قراٰنِ مجید کو چُومتے تھے** اور فرماتے: ''یہ میرے ربعَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔'' (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۶۳۴ دار المعرفۃ بیروت) ﴿۲﴾ تلاوت کے آغاز میں **اعوذ** پڑھنا **مُستَحَب** ہے اور ابتِدائے سورت میں **بسم اللہ** سنّت، ورنہ **مُستَحَب** (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ** (اور) **بِسْمِ اللّٰہِ** (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تلاوت) آ گئی تو تَسْمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تَعَوُّذ (تَعَوْ۔ وُذ) جو آج کل کے حافِظوں نے نکالا ہے، **بے اَصل** ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ **سورۂ توبہ** ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی **بِسْمِ اللّٰہِ** نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے (اَیضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا **مُستَحَب** ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے **افضل** ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام **عِبادت** ہیں۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قراٰنِ مجید کو نہایت **اچّھی آواز** سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچّھی نہ ہو تو اچّھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُرُوف میں **کمی بیشی** ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں **قواعِدِ تجوید** کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **قراٰنِ مجید** بلند آواز سے پڑھنا **افضل** ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔ (غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قراٰنِ پاک کی سورَتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات واشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 352 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا **فرض** ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) **وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ** ۝ (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجَمۂ کنز الایمان: اور جب قراٰن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو)

﴿۹﴾ **جب** بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا **فرض** ہے، جب کہ وہ **مجمع** سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ **ایک** کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۳ مُلَخَّصاً) ﴿۱۰﴾ **مجمع** میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ **حرام** ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ **حرام** ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ **آہستہ** پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲) ﴿۱۱﴾ مسجِد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا **ناجائز** ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنْیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (اَیضاً) ﴿۱۴﴾ **لیٹ** کر قراٰن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (اَیضاً ص ۴۹۶) ﴿۱۵﴾ **غسل** خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قراٰنِ مجید پڑھنا، **ناجائز** ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ **قراٰنِ مجید** سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے **افضل** ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجِب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف (قراٰنِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتا دینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ **گرمیوں** میں صبح کو **قراٰنِ مجید** ختم کرنا **بہتر** ہے اور **سردیوں** میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں **قراٰن ختم** کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں **ختم** کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت **ختم** کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں **ختم** کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنْیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۰﴾ جب قراٰنِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نَماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنْیۃُ المُتَمَلّی ص ۴۹۶) ﴿۲۱﴾ **ختمِ قراٰن کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ سے **وَاُولٰٓئِكَ هُمُ**

الْمُفْلِحُوْنَ۝ تک پڑھے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ **سنّت** ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضرتِ سیِّدُ نا اُبَی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''**نبیِّ کریم**، رء وفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جب ''**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**۝'' پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے ''**وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ**۝'' تک پڑھتے پھر ختمِ قراٰن کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقَان فِی عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، ج ۱، ص ۱۵۸)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا......!

حضرت سیِّدُ نا ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا **ابوالحسن محمد بن اسلم طُوسی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی **نیکیاں چھپانے** کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں **کِراماً کاتبین** (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں **بیس برس** سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو رَکعَت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا**۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: **مَدَنی مُنّا** آخر اس قَدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی) **اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے!** شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطِر) نیکیاں چھپانے کی اِس قَدَر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تا کہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج ۹ ص ۲۵۴) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو**۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سبحٰنَ اللّٰہ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مُخلِص صالح انسان اور آہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کرڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہونہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریا کاری لاگو پڑ جاتی ہے۔ہائے! ہائے!

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰنِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخَارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''بلا شُبہ اتنی **تجوید** جس سے **تَصحِیح** (تَص۔حی۔ح) حُر وف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مخارِج سے ادا کر سکے)، اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، **فرضِ عَین** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۳۴۳)

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو **قراٰنِ پاک** پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔ (سُنَنِ دارمی ج ۲ ص ۵۳۰ حدیث ۳۳۴۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **''دعوتِ اسلامی''** کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدرَسۃُ المَدِینہ** قائم ہیں۔ جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں، نیز لاتعداد مساجِد ومقامات پر **مدرَسۃُ المَدِینہ** (بالِغان) کا بھی اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُموماً نمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 منٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

”خوب قراٰنِ پاک پڑھو“ کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **آیتِ** سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(اَلْھِدَایہ، ج ۱ ص۷۸داراحیاء التراث العربی بیروت) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پرسجدہ واجِب ہوگیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتادیا گیا ہو کہ یہ **آیتِ سجدہ** کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو **آیتِ سجدہ** ہونا بتایا گیا ہو۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾ **پڑھنے** میں یہ **شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود **سُن** سکے۔(بہارِشریعت ج۱حصّہ ۴ص۷۲۸) ﴿۴﴾ **سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بِلا قصد (یعنی بلاارادہ) سُننے سے **بھی** سجدہ **واجِب** ہوجاتا ہے۔(الھدایہ ج ۱ ص۷۸) ﴿۵﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شوروغل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو **سجدہ** واجِب ہوگیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲) ﴿۶﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔(رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ **سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہوجائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا **سنّت** ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام **مُستَحَب**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۸﴾ **سجدۂ تلاوت** کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّاتُ) ہے نہ سلام۔(تَنْوِیرُ الْاَبْصَار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلَقاً **سجدۂ تلاوت** کی نیّت کافی ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بَیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا **واجِب** نہیں ہاں **بہتر** ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر **مکروہِ تنزیہی**۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے **سجدہ نہ** کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامِع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا **مُستَحَب** ہے: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝۲۸۵ (ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا اور مانا، تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔(پ ۳ البقرۃ:۲۸۵) (رَدُّالْمُحتار ج ۲، ص ۷۰۳) ﴿۱۲﴾ ایک مجلس میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار **پڑھا یا سنا** تو ایک ہی سجدہ **واجِب** ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت

پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی **ایک** ہی **سجدہ** واجِب ہوگا۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۷۱۲)﴿ ۱۳ ﴾ پوری سورت پڑھنا اور **آیتِ سجدہ** چھوڑ دینا **مکروہِ تحریمی** ہے اور صرف **آیتِ سجدہ** کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (دُرِّمُختار ج ۲، ص ۷۱۷)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿ ۱۴ ﴾ (اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قراٰن پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں) جس مقصد کے لیے ایک **مجلس** میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا **مقصد** پورا فرما دے گا۔خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کرلے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۴ ص ۷۳۸)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیاتِ سجدہ

(۱)﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ۠ ۝۲۰۶ ﴾ (پ ۹ اَعراف ۲۰۶)

(۲)﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۩ ۝۱۵ ﴾ (پ ۱۳ رَعد ۱۵)

(۳)﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۩ ۝۵۰ ﴾ (پ ۱۴ نَحل ۴۹)

(۴)﴿ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْاؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاۙ ۝۱۰۷ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝۱۰۸ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۩ ۝۱۰۹ ﴾

(پ ۱۵ بَنی اِسرَائیل ۱۰۷۔۱۰۹)

(۵)﴿ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘ وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَاؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا۩ ۝۵۸ ﴾ (پ ۱۶ مَریَم ۵۸)

(۶)﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۩ ۝۱۸ ﴾ (پ ۱۷ حج ۱۸)

(۷) ﴿وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴾ (پ ۱۹ فُرقان ۶۰)

(۸) ﴿اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴾ (پ۱۹ نمل ۲۵۔۲۶)

(۹) ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴾ (پ۲۱ سجدہ ۱۵)

(۱۰) ﴿قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ قَلِیْلٌ مَّا هُمْ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَ خَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ﴾ (پ ۲۳ صٓ ۲۴ ۔ ۲۵)

(۱۱) ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴾ (پ ۲۴ حٰمٓ السَّجدۃ ۳۷۔۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴾ (پ ۲۷ نجم ۶۲)

(۱۳) ﴿وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴾ (پ ۳۰ اِنشِقاق ۲۰۔۲۱)

(۱۴) ﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴾ (پ ۳۰ عَلَق ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’فرمانِ حمید‘‘ کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضو نہ ہوتو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے **وُضو** کرنا فرض ہے۔(نُورُ الْاِیضَاح ص ۱۸) ﴿۲﴾ **بے چھوئے** زَبانی دیکھ کر (بے وُضو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے **یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر** کے لئے **تَیَمُّم** جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔(بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۲ ص ۳۵۲) ﴿۴﴾ جس پر **غُسل** فرض ہو اُس کو **قراٰنِ مجید** چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعات کی انگوٹھی **حرام** ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۳۲۶) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہوتو جُزدان پر **ہاتھ** لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قراٰن

مجید کا تو **جائز** ہے، کُرتے کی آستین ،دوپٹّے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا **حرام** ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قراٰن مجید کے تابع تھی۔(دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۴۸) ﴿۶﴾ **قراٰن کا ترجَمہ** فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قراٰنِ مجید ہی کا سا **حُکم** ہے۔(بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص ۳۲۷) ﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ ٔ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بےغُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بےوُضو اور بےغُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں درد بھری مَدَنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارَکہ یا ان کے ترجَمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چُھونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۂ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پُلندے یا گڈّی کے گرد لپٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لِفافوں پر چھپوانا بے ادبی کو مُستَلزِم (یعنی لازم کرتا) اور **حرام** کی طرف مُنجِر (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹّھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بےغُسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بےغُسلے) رہتے ہیں اور یہ **حرام** ہے۔ قال تعالٰی (اللہ تعالٰی نے فرمایا) لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿۷۹﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوُضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر ردّی میں پھینکے جائیں گے ان بےحُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔

کردم ازعقل سُوالے کہ بگو ایمان چیست عقل دَر گوشِ دِلَم گُفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتا دے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِ ورق (TITLE) پر آیتِ قراٰنی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچھّی اچھّی نیّتیں کر کے کتاب

چھاپنے والے کو مندرجہ بالاتحریر دکھایئے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمایئے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجَمے نہ چھاپئے تاکہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔ **جزاکَ اللّٰہُ خیراً**۔ اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

’’قراٰن‘‘ کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمة الله تعالٰی علیه کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر علمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُراٰن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجَمہ پڑھنا ہے تو کسی عالم ماہر کامل سنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصا)

﴿۲﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیِ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعِثِ خیر وبرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **امام احمد رضا خان** علیه رحمةُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن **’’کنزُ الایمان‘‘** مع تفسیر **’’خزائنُ العرفان‘‘** (از حضرت علامہ مولانا سیّد نعیمُ الدین مرادآبادی علیه رحمة الله الهادی) حاصِل کیجئے ﴿۳﴾ روزانہ قراٰن پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی **تلاوت** کے **مَدَنی انعام** پر عمل کیجئے، ان شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے

﴿۴﴾ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر **تین آیات** کی تلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان وتفسیر خزائن العرفان کے **مَدَنی حلقے** کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں **شرکت** کی سعادت پائیں۔

’’کنزالایمان‘‘ اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''رب'' کے دوحُرُوف کی نسبت سے مقدّس اوراق کودفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر مُصحَف(یعنی قراٰن) شریف پُرانا ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنتَشِر ہوکر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفن کیا جائے اور دَفن کرنے میں اس کیلئے **لَحد بنائی جائے** (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقدّس اَوراق سما جائیں) تا کہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، **مُصحَف شریف** پُرانا ہوجائے تو اُس کو جَلایا نہ جائے۔(بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)﴿۲﴾**مُقَدَّس اَوْرَاق** کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آجاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔**ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈالدیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تَیرتی ہوئی کَنارے پہنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اِتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قراٰن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''کلامُ اللّٰہ'' کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفَرِّق 8 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ قراٰنِ مجید کو **جُز دان وغِلاف** میں رکھنا ادب ہے۔صَحابہ وتابِعین رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔(بہارِشریعت حصہ۱۶ص۱۳۹)﴿۲﴾ قراٰنِ مجید کے **آداب** میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف **پیٹھ** نہ کی جائے، نہ **پاؤں** پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود **اونچی** جگہ پر ہو اور قراٰن مجید نیچے ہو۔(اَیضاً)﴿۳﴾ **لُغَت** ونَحو وصَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر **عِلمِ کلام** کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر **فِقْہ** اور **احادیث و مَوَاعِظ ودعواتِ**

ماثُورہ (یعنی قرآن واحادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قراٰنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۲۳۔۳۲۴) ﴿۴﴾ کسی نے محض **خیرو بَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ **ثواب** ہے۔ (فتاوی قاضی خان ج۲،ص۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں قراٰنِ کریم اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿۶﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافر** ہو گیا ﴿۷﴾ اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت ''سخت قَسَم'' ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف قراٰنِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ ص۵۷۴۔۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بَہُت سارے قراٰنِ پاک جمع ہو گئے اور سب استِعمال میں نہیں آ رہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قراٰنِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ ص۱۶۴ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قراٰن پڑھوں کاش خدایا

اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مدینہ'' کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **سرکارِ نامدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے: **مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی** مانند ہے کہ وہ شدّت سے **اِنتظار** کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے **بہتر** ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **قبر والوں** کو ان کے زندہ **مُتَعَلِّقِین** کی طرف سے ہَدِیّہ کیا ہوا **ثواب** پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مغفرت کرنا ہے''۔ (شُعَب الایمان ج۶ ص۲۰۳ حدیث۷۹۰۵) ﴿۲﴾ **طَبَرانی** میں ہے: ''**جب کوئی شخص میّت کو اِیصالِ ثواب** کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ''**اے قبر**

والے! یہ ہدیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔'' یہ سن کر وہ **خوش** ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِیّ ج۵ ص۳۷ حدیث ۶۵۰۴ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

﴿۳﴾ **تلاوتِ قرآن** کے ساتھ ساتھ **فرض**، واجِب، سنّت، نَفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کرسکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿۴﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کرلینا بھی کافی ہے کہ مَثَلاً **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو قرآنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدہ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پہنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿۵﴾ **آج کل** مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو **فاتحہ کا طریقہ** رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔ اب ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ'' پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ۝۲ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ۝۳ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ۝۴
وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ۝۵ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۠۝۶

تین بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ۝۳ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠۝۴

ایک بار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠﴿۵﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۬ۙ الْخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۠﴿۶﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠﴿۷﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۷ الانبیآء:۱۰۷)

﴿۴﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾ (پ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(پ ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُودشریف پڑھئے:

اس کے بعد پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بُلند آواز سے **''اَلفاتِحہ''** کہے۔سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے:''آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے''۔تمام حاضِرین کہہ دیں:''آپکو دیا۔''اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کردے۔

اِیصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے)اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہوسکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقِص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں نَذْر پہنچا۔سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیہِم الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام کی جناب میں نَذْر پہنچا۔سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے تَوَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان وجِنّات **مسلمان** ہوئے یا قِیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔اس دَوران جن جن بُزُرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرو مرشِد کو بھی **ایصالِ ثواب** کیجئے۔(فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے)اب حسبِ معمول دعا ختم کر دیجئے۔(اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمّت کو
مجھے بھی بخش یارب بخش اُن کی پیاری اُمّت کو

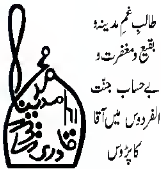
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میری زندگی کا پہلا رِسالہ

از: سگِ مدینہ محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن سے مَحبّت ہوگئی تھی۔ ''تذکرۂ احمد رضا بسلسلۂ یوم رضا'' میری زندگی کا پہلا رِسالہ ہے۔ جو کہ میں نے 25 صفر المظفَّر 1393ھ (بمطابق 1973-3-31) کو ''یومِ رضا'' کے موقع پر جاری کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے بَہُت سارے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں، وقتاً فوقتاً اِس میں ترامیم کی ہیں، روضۂ رسول علٰی صاحِبِھا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی یاد دلانے والے دستخط بھی اُن دنوں نہیں تھے بعد میں ذہن بنا مگر آخری صَفْحے پر بطورِ یادگار تاریخ پُرانی رکھی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری اِس کاوِش کو قبول فرمائے اور اِس مختصر سے رِسالے کو عاشقانِ رسول کیلئے نَفْع بخش بنائے۔ اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ بطفیلِ اعلیٰ حضرت میری اور رِسالے کے ہر سُنّی قاری کی بے حساب مغفِرت کرے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۳ ھ
21-12-2011

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ امام احمد رضا رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی عَلَیْه

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر بہ نیّتِ ثواب یہ رِسالہ پورا پڑھ کر اپنی دنیا وآخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحْمتِ عالَم ،نورِ مُجسَّم ،شاہِ بنی آدم ،شفیعِ اُمَم ،رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ''جومجھ پردُرُودِپاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔'' (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲٦۱ مؤسسة الريان بيروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِلادَتِ باسعادت

میرے آقا اعلٰی حضرت ،اِمامِ اَہلِسُنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیِ سنّت ، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی وِلادَتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوّالُ الْمُکرّم ۱۲۷۲ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابِق 14 جون 1856ءکو ہوئی۔سِنِ پیدائش کے اِعتِبار سے آپ کا نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔ (حیاتِ اعلٰی حضرت ج۱ ص۵۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

اعلٰی حضرت کا سِنِ ولادت

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنا سِنِ وِلادت پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَہ کی آیت نمبر 22 سے نکالا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود ِپاک پڑھا اَللّٰہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ہے۔ اِس آیتِ کریمہ کے عِلْم اَبْجَد کے اِعتِبار کے مطابِق 1272 عَدَد ہیں اور ہجری سال کے حساب سے یہی آپ کا سِنِ وِلادَت ہے۔ چُنانچِہ مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صَفْحَہ 410 پر ہے: وِلادَت کی تاریخوں کا ذِکْر تھا اور اس پر (سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے) ارشاد فرمایا: بِحَمْدِ اللّٰہِ تعالٰی میری وِلادَت کی تاریخ اس آیۂ کریمہ میں ہے:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (پ۲۸، المجادلہ: ۲۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نَقْش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔

آپ کا نامِ مُبارَک **محمد** ہے اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز بچپن

عُموماً ہر زمانے کے بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ سات آٹھ سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں، مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا بچپن بڑی اَھَمِّیَّت کا حامِل تھا۔ کم سِنی، خُرد سالی (یعنی بچپن) اور کم عمری میں ہوش مندی اور قُوّتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے **چار سال** کی ننّھی سی عُمر میں قراٰنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے۔ **چھ سال** کے تھے کہ ربیعُ الْاوّل کے مبارَک مہینے میں مِنْبر پر جلوہ افروز ہو کر میلادُ النّبی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوع پر ایک بَہُت بڑے اجتماع میں نہایت پُر مَغز تقریر فرما کر عُلَمائے کِرام اور مشائخِ عِظام سے تحسین وآفرین کی داد وُصول کی۔ اِسی عُمر میں آپ نے **بغداد شریف** کے بارے میں سَمْت معلوم کر لی پھر تادمِ حیات بَلْدَہ مبارَکہ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم (یعنی غوثِ اعظم کے مُبارَک شہر) کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا تحفُّظ کرتے ہوئے مسجِد میں جا کر ادا فرمایا کرتے، جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جُھکا لیا کرتے، گویا کہ سُنّتِ مصطَفٰے عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناء کا آپ پر غَلَبہ تھا جس کا اِظہار کرتے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

ہوئے حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ عالیہ میں یُوں سلام پیش کرتے ہیں: ؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرُود

اُونچی بِینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے لڑکپن میں تقویٰ کو اِس قَدَر اپنالیا تھا کہ چلتے وَقت قدموں کی آہٹ تک سُنائی نہ دیتی تھی۔ سات سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَك میں روزے رکھنے شروع کردیئے۔

(دیباچہ فتاوٰی رضویہ ج ۳۰ ص ۱۶)

بچپن کی ایک حِکایت

جنابِ سیِّد ایّوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو گھر پر ایک مولوی صاحِب قراٰنِ مجید پڑھانے آیا کرتے تھے۔ ایک روز کا ذِکر ہے کہ مولوی صاحِب کسی آیتِ کریمہ میں بار بار ایک لَفظ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بتاتے تھے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبانِ مُبارَک سے نہیں نکلتا تھا وہ ''زَبَر'' بتاتے تھے آپ ''زیر'' پڑھتے تھے یہ کیفیت جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا جان حضرتِ مولانا رضا علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے دیکھی تو حُضُور (یعنی اعلیٰ حضرت) کو اپنے پاس بُلایا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتِب نے غَلَطی سے زیر کی جگہ زَبر لکھ دیا تھا، یعنی جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زَبان سے نکلتا تھا وہ صحیح تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دادا نے پوچھا کہ بیٹے جس طرح مولوی صاحب پڑھاتے تھے تم اُسی طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے؟ عَرض کی: میں اِرادہ کرتا تھا مگر زَبان پر قابو نہ پاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خود فرماتے تھے کہ میرے استاد جن سے میں ابتِدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سَبَق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سَبَق سنتے تو حَرف بحَرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابنِ سنی)

نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ **اللہ** کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم شامل حال ہے۔(حیاتِ اعلٰی حضرت ج ۱ ص ٦٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پہلا فتوٰی

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صِرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ المُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اِسی دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا **فتوٰی** تحریر فرمایا تھا۔ فتوٰی صحیح پا کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سپرد کردی اور آخر وَقت تک فتاوٰی تحریر فرماتے رہے۔(ایضاً ص ۲۷۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت کی رِیاضی دانی

اللہ تَعَالٰی نے اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بے اندازہ عُلُوم جَلیلہ سے نوازا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کم وبیش پچاس عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو ہرفن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ تَوقِیت (عِلمِ تو۔قی۔ت) میں اِس قَدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاءُ الدِّین جو کہ رِیاضی میں غیرملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

پوچھنے آئے۔ارشاد ہوا: فرمایئے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کچھ تو فرمایئے۔وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی وَقت اس کا تَشَفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتِہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر مُتَأَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلٰوۃ کے پابند ہو گئے۔(ایضاً ص۲۲۳، ۲۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عِلاوہ ازیں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ علمِ تکسیر، علمِ ہیئت، علمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مَہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حیرت انگیز قُوّتِ حافِظہ

حضرتِ ابوحامِد سیِّد محمد محدِّث کچھوچھوی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ جب "دارُالِافتا" میں کام کرنے کے سلسلے میں میرا بریلی شریف میں قِیام تھا تو رات دن ایسے واقِعات سامنے آتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کی حاضر جوابی سے لوگ حیران ہو جاتے۔ان حاضر جوابیوں میں حیرت میں ڈال دینے والے واقِعات اور وہ عِلمی حاضِر جوابی تھی جس کی مثال سُنی بھی نہیں گئی۔مَثَلاً اِستِفتا (سُوال) آیا، دارُالِافتا میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئی قسم کا حادِثہ دریافت کیا گیا (یعنی نئے قسم کا مُعامَلہ پیش آیا ہے) اور جواب جُزئِیَّہ (جُز۔ئی۔یَہ) کی شکل میں نہ مل سکے گا فُقَہائے کرام کے اُصولِ عامّہ سے اِستِنباط کرنا پڑے گا۔(یعنی فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کے بتائے ہوئے اُصولوں سے مسئلہ نکالنا پڑے گا) اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے، عَرض کیا: عجب نئے نئے قسم کے سُوالات آرہے ہیں! اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا: یہ تو بڑا پُرانا سُوال ہے۔ابنِ ہُمام نے **"فَتْحُ القدیر"** کے فُلاں صَفْحے میں،

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔(عبدالرزاق)

ابنِ عابِدین نے **"رَدُّ الْمُحتار"** کی فُلاں جلد اور فُلاں صَفْحَہ پر (لکھا ہے)، **"فتاوٰی ہندیہ"** میں، **"خیریہ"** میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صَفْحَہ، سَطْر اور بتائی گئی عبارت میں ایک نُقطے کا فَرق نہیں۔ اس خداداد فضل وکمال نے عُلَما کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کس طرح اِتنے علم کے دریا بہا دیئے

عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں حِفْظ قرآن

جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضْرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہْل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کر دیا جس کا وَقت غالِباً عِشا کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں روز تیسواں پارہ یاد فرمالیا۔

ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔(ایضاً ص ۲۰۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عشقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سرتا پا نُمُونہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ دیوان ''حدائقِ بخشش شریف'' اِس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائیِ قَلب سے نکلا ہوا ہر مِصرَعہ مصطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بے پایاں عقیدت ومَحَبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اِس لیے کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے حُضورِ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت وغُلامی کو دل وجان سے قَبول کرلیا تھا۔ اوراس میں مرتبۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، اس کا اِظہار آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک شِعْر میں اِس طرح فرمایا: ؎

اِنہیں جانا اِنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

حُکّام کی خُوشامد سے اِجتِناب

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلَع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مَدْح (یعنی تعریف) میں شُعَرا نے قصائد لکھے۔ کچھ لوگوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے بھی گزارِش کی کہ حضرت آپ بھی نواب صاحِب کی مَدْح (تعریف) میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس کے جواب میں ایک نعت شریف لکھی جس کا مَطْلَع[1] یہ ہے: ؎

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گُمانِ نَقص جہاں نہیں
یِہی پھول خار سے دُور ہے یِہی شَمْعْ ہے کہ دُھواں نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: کمال=پورا ہونا۔ نَقص=خامی۔ خار=کانٹا

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا محبوبِ ربِّ ذُوالْجلال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسن و جمال درجۂ کمال تک پہنچتا ہے یعنی ہرطرح

مـــــدینہ

[1] غزل یا قصیدہ کے شروع کا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں وہ **مَطْلَع** کہلاتا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پردُرود پاک کی کثرت کرو بےشک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلٰی)

سے کامل و مکمّل ہے اس میں کوئی خامی ہونا تو دُور کی بات ہے، خامی کا تصوُّر تک نہیں ہوسکتا، ہر پھول کی شاخ میں کانٹے ہوتے ہیں مگر گلشنِ آمِنہ کا ایک یہی مہکتا پھول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایسا ہے جو کانٹوں سے پاک ہے، ہر شمع میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ دُھواں چھوڑتی ہے مگر آپ بزمِ رسالت کی ایسی روشن شمع ہیں کہ دھوئیں یعنی ہر طرح کے عیب سے پاک ہیں۔ اور مَقطَع[1] میں ''نان پارہ'' کی بندِش کتنے لطیف اشارے میں ادا کرتے ہیں: ؎

کروں مَدح اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین ''پارۂ ناں'' نہیں

مشکل الفاظ کے مَعانی: مَدح = تعریف۔ دُوَل = دولت کی جَمْع۔ پارۂ ناں = روٹی کا ٹکڑا

شرحِ کلامِ رضاؔ: میں اَہلِ دولت وثَروَت کی مَدح سَرائی یعنی تعریف وتوصیف کیوں کروں! میں تو اپنے آقائے کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم کے دَر کا فقیر ہوں۔ میرا دین ''پارۂ نان'' نہیں۔ ''نان'' کا معنیٰ روٹی اور ''پارہ'' یعنی ٹکڑا۔ مطلب یہ کہ میرا دین ''روٹی کا ٹکرا'' نہیں ہے کہ جس کے لیے مالداروں کی خوشامدیں کرتا پھروں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیداری میں دیدارِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دوسری بار حج کے لیے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً میں نبیِّ رَحْمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزَل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رَحْمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے بہار جھوم جا! کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ

مدینہ

[1] کلام کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو وہ مَقطَع کہلاتا ہے۔

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے ۔ (طبرانی)

وسلّم سُوئے لالہ زار یعنی جانبِ گلزارتشریف لا رہے ہیں! مَقطع میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجزی اور بے مــایَـگـی (بے مایہ۔گی یعنی مسکینی) کا نقشہ یوں کھینچا ہے:ــ

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ

تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے مِصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھا ہے)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس مَقْطَع میں عاشقِ ماہِ رسالت سرکارِ اعلیٰ حضرت کمالِ انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضاؔ! تو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ گلیوں میں یوں پھر رہے ہیں! یہ غزل عرض کرکے دیدار کے اِنتظار میں مُـؤَدَّب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی کھلی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشَرَّف ہوئے۔ (ایضاً ص ۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جائیے اُن آنکھوں پر کہ جو عالَمِ بیداری میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار سے شَرَفیاب ہوئیں۔ کیوں نہ ہو کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے اندر عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ ''فَنا فِی الرَّسول'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کا نعتیہ کلام اس اَمر کا شاہد ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سیرت کی بعض جھلکیاں

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی میرے دل کے دوٹکڑے کردے تو ایک پر

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اَللّٰہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا ص۹۶ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان ''سامانِ بخشش'' میں فرماتے ہیں:

خُدا ایک پر ہو تو اِک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

مَشائخِ زمانہ کی نظروں میں آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ واقِعی فَنَا فِی الرَّسُول تھے۔ اکثر فراقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ پیشہ وَر گستاخوں کی گُستاخانہ عبارات کو دیکھتے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگ جاتی اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حمایت میں گستاخوں کا سختی سے رَدّ کرتے تاکہ وہ جُھنجھلا کر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو بُرا کہنا اور لکھنا شُروع کر دیں۔ آپ رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اکثر اس پر فخر کیا کرتے کہ باری تعالیٰ نے اِس دَور میں مجھے ناموسِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ڈھال بنایا ہے۔ طریقِ استعمال یہ ہے کہ بدگویوں کا سختی اور تیز کلامی سے رَد کرتا ہوں کہ اِس طرح وہ مجھے بُرا بھلا کہنے میں مصروف ہو جائیں۔ اُس وَقت تک کیلئے آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں گستاخی کرنے سے بچے رہیں گے۔ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں: ؎

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

غُرَبا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز واقارِب کو وصیّت کی کہ غُرَبا کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطر داری سے اچھے اچھے اورلذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مُطلَق نہ جِھڑکنا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وَقْت مسجِد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خُوراک بَہُت کم تھی۔

دورانِ میلاد بیٹھنے کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مَحْفِلِ میلاد شریف میں ذِکرِ ولادت شریف کے وَقْت صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شُروع سے آخر تک اَدَباً دو زانو بیٹھے رہتے۔ یوں ہی وَعظ فرماتے، چار پانچ گھنٹے کامل دو زانو ہی مِنْبر شریف پر رہتے۔ (ایضاً ص۱۱۹، حیاتِ اعلی حضرت ج۱ ص۹۸) کاش! ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوتِ قراٰن کرتے یا سنتے وَقْت نیز اجتماعِ ذِکر ونعت، سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، درس ومَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دو زانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔

سونے کا مُنفَرِد انداز

سوتے وَقْت ہاتھ کے اَنگوٹھے کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تا کہ اُنگلیوں سے لفظ "اللّٰہ" بن جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پَیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ داہنی (یعنی سیدھی) کروٹ لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارَک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔ (حیاتِ اعلی حضرت ج۱ ص۹۹ وغیرہ) یہ ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے چاہنے والوں اور رسولِ پاک اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سچّے عاشِقوں کی ادائیں ؎

نامِ خُدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹرین رُکی رہی!

جنابِ سیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ایک بار پیلی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھے۔(حاکم)

بھیت سے بریلی شریف بذریعۂ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو منَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالبًا پانچ شخصوں نے اقتِدا کی ان میں میں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حُضُورِ اعلٰی حضرت نے باطمینانِ تمام بلا کسی اِضطِراب کے تینوں فَرض رَکْعتیں ادا کیں اور جس وَقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس **کرامت** میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہوگی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہوسکتی تھی کہ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔(ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹،۱۹۰) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی
وہ کہ اُس در سے پھرا **اللہ** اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: جو کوئی سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُطیع وفرمانبردار ہُوا مخلوقِ پَروَرْدگار اُس کی اِطاعت گزار ہوگئی اور جو کوئی دربارِ حُضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دُور ہُوا وہ بارگاہِ ربِّ غَفور عَزَّوَجَلَّ سے بھی دُور ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصانیف

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم وبیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے 1286ھ سے 1340ھ تک لاکھوں فتوے دیئے ہوں گے، لیکن افسوس! کہ سب نَقل نہ کئے جاسکے، جو نَقل کر لیے

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

گئے تھے اُن کا نام ''اَلعَطایَا النَّبَوِیَّہ فِی الفَتاوَی الرَّضَوِیَّہ'' رکھا گیا۔ فتاوٰی رضویہ (مُخرَّجہ) کی 30 جلدیں ہیں جن کے کل صَفَحات:21656، کل سُوالات وجوابات:6847 اور کل رسائل:206 ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳۰ ص ۱۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

قراٰن وحدیث، فِقہ، مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہر فتوے میں دلائل کا سَمُندر موج زَن ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سات رسائل کے نام مُلاحَظہ ہوں:

﴿1﴾ ''سُبْحٰنَ السُّبُّوح عَنْ عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح'' سچّے خدا پر جھوٹ کا بُہتان باندھنے والوں کے ردّ میں یہ رسالہ تحریر فرمایا جس نے مخالِفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے ﴿2﴾ مَقامِعُ الْحَدِید ﴿3﴾ اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی ﴿4﴾ تَجَلِّی الْیقین ﴿5﴾ اَلکوکَبَۃُ الشَّھابِیۃ ﴿6﴾ سِلُّ السُّیُوفِ الھِندیہ ﴿7﴾ حیاتُ الموات۔

عِلْم کا چشمہ ہُوا ہے مَوْجْ زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا (وسائلِ بخشش ص ۵۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تَرجَمۂ قراٰنِ کریم

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے قراٰنِ کریم کا ترجَمہ کیا جو اُردو کے موجودہ تَراجِم میں سب پر فائق (یعنی فوقیت رکھتا) ہے۔ ترجَمہ کا نام ''کنزُ الْاِیمان'' ہے جس پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے خلیفہ حضرتِ صدرُ الْاَ فاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بنام ''خزائنُ العرفان'' اور **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان نے ''نورُ الْعرفان'' کے نام سے حاشیہ لکھا ہے۔

وفاتِ حسرت آیات

اعلٰی حضرت رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنی وفات سے **4** ماہ **22** دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 سُوْرَۃُ الدَّھْر کی آیت 15 سے سالِ انتِقال کا اِستِخْراج فرمادیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے عِلْمِ اَبْجَد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یِہی ہجری سال کے اِعْتِبار سے سِنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ (پ۲۹، الدھر:۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔

(سوانحِ امام احمد رضا ص۳۸٤)

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳٤۰ھ مُطابِق 28 اکتوبر 1921ء کو جُمُعَۃُ الْمُبارَک کے دن ہندوستان کے وَقْت کے مُطابِق 2 بجکر 38 مِنَٹ (اور پاکستانی وَقْت کے مُطابِق 2 بجکر 8 مِنَٹ) پر، عَین اذانِ جُمعہ کے وَقْت اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے داعیٔ اَجل کو لبیّک کہا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا مزارِ پُراَنوار مدینۃُ الْمُرشِد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شِعر وادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔(جامع صغیر)

دربارِ رسالت میں انتِظار

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ کو بیتُ المقدّس میں ایک شامی بُزُرگ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں پایا۔ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان دربار میں حاضِر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتِظار ہے، شامی بُزُرگ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں عَرض کی: حُضُور! (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا اِنتِظار ہے؟ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **ہمیں احمد رضا کا اِنتِظار ہے۔** شامی بُزُرگ نے عَرض کی: حُضُور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا: ہندوستان میں بریلی کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ مولانا اَحمد رَضا رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشِقِ رسول کا اسی روز (یعنی 25 صفر المظفّر 1340ھ) کو وصال ہو چکا ہے۔ جس روز اُنہوں نے خواب میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ''ہمیں احمد رضا کا انتِظار ہے۔'' (سوانحِ امام احمد رضا ص ۳۹۱) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گِراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

سگِ غوث و رضا
محمد الیاس قادِری رضوی عُفِیَ عَنہ
ہفتہ ۲۵ صفر المظفّر ۱۳۹۳ھ
(بمطابق 31-3-1973)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تَذْکِرَۂ صَدْرُ الافاضل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ تذکرہ مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا دل علمائے اہلسنّت کی مَحَبَّت سے لبریز ہوجائے گا

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اورحساب کتاب سے جَلْد نَجات پانے والاشخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت **دُرُود شریف** پڑھے ہوں گے۔(فردوس الاخبارج۲ص۴۷۵حدیث۸۲۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہونہار مَدَنی مُنّا

ایک عِلمی گھرانے سے تعلُّق رکھنے والے چار سالہ مَدَنی مُنّے کی ''تقریبِ بِسمِ اللّٰہ'' بڑی دُھوم دھام سے ادا کی گئی اور اِس کے بعد اُس مَدَنی مُنّے نے حِفْظِ قرآن شروع کر دیا۔ پڑھانے والے حافِظ صاحِب ایک روز سَخت انداز میں تعلیم دے رہے تھے کہ ایک روشن ضَمیر بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا وہاں سے گزر ہوا، اُنہوں نے فرمایا: حافِظ صاحِب! آپ کو دِکھتا نہیں کہ یہ مُنّا بڑا ہونہار (یعنی ذہین وقابل) ہے، اِس پر اتنی سختی نہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ منزِل پر بَہُت جلْد پہنچے گا۔'' اس کے بعد حافِظ صاحِب نے اپنی رَوِش میں تبدیلی فرمائی اورنَرمی وشَفقت سے سبق پڑھانا شروع کر دیا۔ اُن بُزُرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فرمانِ بِشارت نشان کے مطابق ایک وقت آیا کہ یہ مَدَنی مُنّا آسمانِ عِلم وعمل کا ستارہ بن کر چمکا اور ایک عالَم اِس سے رہنمائی حاصل کرنے لگا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں کہ وہ ہونہار مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ خلیفۂ اعلٰی حضرت، صَدْرُ الافاضِل، بَدْرُ الْاَمَاثِل، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اِبتِدائی حالات

صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کی وِلادت مُبارک ۲۱ صَفَرُ المُظَفَّر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیر شریف ''ہند'' کے شہر ''مُراد آباد'' ہوئی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا نام ''محمد نعیم الدین'' رکھا گیا جبکہ عِلمِ اَبجد کے اِعتِبار سے تاریخی نام ''غلام مُصطفٰے'' (۱۳۰۰ھ) تجویز ہوا۔ آپ کے والدِ ماجِد حضرت مولیٰنا سیّد محمد معین الدین نُزہَت اور جدِّ امجد (یعنی دادا جان) حضرت مولیٰنا سید امین الدّین راسخ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہما اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے استاذ مانے گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے والد حضرت مولانا سیّد محمد معینُ الدّین علیہ رحمۃ اللّٰہ المُبین کے کئی فرزند قراٰن کے حافظ ہونے کے بعد وفات پا چکے تھے۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم علیہ رحمۃ اللّٰہ الاکرم نے نَذر مانی کہ مولیٰ تعالٰی نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے اس فَرزَند کو وَقف کر دوں گا۔

تعلیم و تربیت

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اُردُو اور فارسی کی تعلیم والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد محمد معین الدین نُزہَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے حاصل کی پھر حضرت مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ رحمۃ اللّٰہ الاحد سے عَرَبی کی چند کُتُب پڑھیں۔ حضرت مولانا ابوالفَضل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو نَعتِ سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم سے عِشق تھا۔ چنانچہ ہر جُمُعہ کو بعد نمازِ جُمُعہ مسجد چوکی حَسَن خان مُراد آباد میں نَعت شریف کی مَحفِل کرواتے جس میں شہر بھر سے کثیر لوگ شریک ہوا کرتے۔

دَرسِ نِظَامی کی تَکمِیل

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اُستاذِ محترم حضرت مولانا ابوالفضل علیہ رحمۃ اللّٰہ العدل آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ساتھ لے کر شیخُ الحدیث، امامُ العلماء جامِعُ المَعْقُول وَالْمَنْقول حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کی خِدمت میں لے کر حاضِر ہوئے اور عَرْض کی: ''یہ صاحبزادے نہایت ذَکی و فَہیم (یعنی نہایت ذَہین و سمجھدار) ہیں، میری خواہش

ہے کہ بَقِیّۂ دَرْسِ نِظامی کی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے تکمیل کریں۔'' حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اُستاذُالاساتِذہ حضرت علّامہ مولانا سیّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے مَنْطِق، فَلْسَفَه، رِیاضی، اُقْلِیْدَس، تَوْقِیْت وھَیْئَت، عَرَبی بَحُرُوفِ غیر مَنْقُوْطه (بغیر نقطوں کے حرفوں والی عربی)، تفسیر، حدیث اور فِقْہ وغیرہ بہت سے مُرَوَّجہ دَرْسِ نِظامی اور غیر دَرْسِ نِظامی عُلُوم وفُنُون کی اَسناد حاصل فرمائیں اور بَہُت سے سَلاسِلِ احادیث وعُلومِ اسلامیہ کی سَنَدیں بھی تَفْوِیْض ہوئیں (یعنی دی گئیں)۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا سلسلۂ سندِ حدیث قُدْوَۃُ الْفُضَلاء، عُمْدَۃُ الْمُحَقِّقِین حضرتِ مولانا سید محمد مکّی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی خطیب ومُدَرِّسِ مسجدُ الحرام کے ذریعے مُحَشِّیِٔ دُرِّمختار خاتَمُ الْمُحَقِّقِیْن سید احمد طَحْطَاوِی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی سے ملتا ہے جن کی سند عرب وعجم میں مشہور ہے۔ پھر ایک سال تک فتویٰ نَوِیسی کی مَشْق فرمائی۔ ۱۳۲۰ھ بمطابق 1902ء میں 20 سال کی عمر میں عظیم الشان جلسے میں عُلَمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہ السّلام نے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی فرمائی، اِس موقع پر آپ کے والدِ گرامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے تاریخ کہی ؎

ہے میرے پِسَر کو طَلَبہ پر وہ تَفَضُّل سیّاروں میں رکھتا ہے جو مِرِّیخ فضیلت
نُزْہَتؔ! نعیم الدین کو یہ کہہ کے سنادے دستارِ فضیلت کی ہے تاریخ ''فضیلت''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمِ طِبّ کی تَحصیل

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے علمِ طِبّ حکیم حاذِق حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحِب امروہوی سے حاصل کیا۔ جس طرح سے آپ کو عُلُوم مَنْقُولیہ وعُلُوم مَعْقُولیہ میں ہم عَصر عُلَماء میں نُمایاں حیثیت حاصل تھی اسی طرح میدانِ طِبّ میں بھی آپ کمال مَہارت رکھتے تھے کہ عُموماً مریض کا چہرہ دیکھ کر ہی مرض پکڑ لیا کرتے تھے، نَبّاضی (یعنی نبض دیکھ کر مرض شناخت کرنے) میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مُفْرَدات اَدْوِیہ کے خواص اَزْبَر (یعنی زبانی) تھے، مُرَکَّبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ جامِعہ نعیمیہ سے فارِغ ہونے والے بَہُت سے عُلَماء نے آپ سے علمِ طِبّ بھی حاصل کیا۔ آپ کا جو وقت تبلیغ وتدریس سے بچتا تھا اُس میں طبّ وحکمت کے ذریعے خِدْمَتِ خَلْق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ فرمایا کرتے تھے۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے**

صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُرشِد کی تلاش

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل پیر کی جُستجو میں ''پیلی بھیت'' حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہِب کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحِب علیہ رحمۃ اللہ الواہِب بڑی مَحَبَّت وکرم سے پیش آئے اور اس سے پہلے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کچھ کہیں، فرمایا: ''میاں! مُرادآباد میں مولانا سیِّد محمد گُل قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی بڑی اچھّی صورت ہیں، میں مُرادآباد جاتا ہوں تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، آپ جس اِرادے سے آئے ہیں آپ کا حصہ وہیں ہے۔'' چنانچہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل مُرادآباد واپس آئے تو حضرتِ مولانا سیِّد محمد گُل قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ''شاہ جی! میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہِب کے ہاں ہوآئے، اچھا! پَرسُوں جُمُعہ ہے، نَمازِ فَجر کے بعد آیئے تو آپ کا جو حصّہ ہے، عطا کیا جائے گا۔'' تیسرے روز جُمُعہ کو بعد نَمازِ فَجر حضرت مولانا شاہ محمد گُل علیہ رحمۃ اللہ العدل نے قادِری سلسلے میں بَیْعَت فرمایا اور جو حصّہ تھا عطا کیا۔

دو شہزادوں کی ولادت

حضرت شاہ جی محمد شیر میاں صاحب علیہ رحمۃ اللہ الواہِب نے چلتے وقت دعا دی تھی کہ اللہ تعالٰی آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو دشمنانِ دین پر فتح مندرکھے اور بچے عطا فرمائے، مُرادآباد آنے کے بعد ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک ساتھ دو فرزَنْد پیدا ہوئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے پہلی ملاقات

میرے آقا اعلٰیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عَظِیمُ البَرَکت، عَظِیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدْعَت، عَالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، اِمامِ عشق ومحبَّت، باعثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مُحَقِّقانہ تصانیف کے مُطالَعے سے حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے دل میں غائبانہ طور پر آپ علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی گہری محبت و

عقیدت پیدا ہوگئی تھی۔ایک دَفعہ کسی بَدمَذہب نے ایک اَخبار میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے خلاف مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دُشنام طَرازی کا مظاہرہ کیا۔حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے جب اُس مضمون کو دیکھا تو سخت صدمہ پہنچا، ہاتھوں ہاتھ اُس کے جواب میں ایک وضاحتی مضمون تَحریر فرمایا اور کسی تر کیب سے اُسی اَخبار میں شائع کروادیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو پتا چلا تو مُرادآباد میں اپنے ایک عقیدت مند حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللّٰہ الولی کو تحریر فرمایا کہ مولانا سید محمد نعیم الدین علیہ رحمۃ اللّٰہ المبین کو ساتھ لے کر بریلی آئیں۔پہلی ہی ملاقات میں حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل ،اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی شَفْقَت ومحبت سے اِس قدر مُتَأَثِّر ہوئے کہ پھر کوئی مہینہ بریلی شریف کی حاضری سے خالی نہ جاتا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خود فرماتے ہیں:''اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کے آستانہ کے سَفَر کے لئے کبھی میرا بستر کھلا ہی نہیں، میں لازمی ہر پیر اور جمعرات کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کی خدمت میں جاتا تھا۔''مشہور ہے کہ''صَدرُ الافاضِل'' کا لقب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ ہی نے دیا۔اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ نے بھی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خلافت عطا فرمائی۔**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیس سال کی عمر میں پہلی تصنیف

دورانِ طالب علمی صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے صَحافتی طریقے سے تبلیغِ دین کے لیے مختلِف رسائل وجَرائد میں مَضامین لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔یہ مضامین کلکتہ(الھند) کے ''اَلْھِلال'' اور ''اَلْبَلاغ'' میں شائع ہوتے رہے۔اِسی دوران آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے یہ خیال فرمایا کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے ''علمِ غیب'' پر ایک ایسی جامع کتاب ہونی چاہیے،جس سے مُعتَرِضین کے تمام اَوہام وشُکوک اور باطل نظریات کا شافی ووافی مُہَذَّب پیرائے میں جواب ہو۔چُنانچہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک مُستَقِل کتاب لکھنی شروع کی۔اُس وقت چُونکہ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس ایسا جامع کُتُب خانہ نہ تھا کہ جس میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہوتیں،لہٰذا آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مصطَفٰی آباد (رامپور، ہند) کے کُتُب خانے کی طرف رُجوع کیا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سَفَر کر کے''مصطَفٰی آباد'' جاتے،وہاں کے کُتُب خانے سے حوالہ جات

دیکھ کر آتے اور مُراد آباد میں کتاب لکھتے۔ جب بیس۲۰ سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی تو وہ کتاب بھی مکمّل ہوگئی جس کا نام " اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا لِاِعْلَاءِ عِلْمِ الْمُصْطَفٰی " ہے۔

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کا خِراجِ تحسین

جب یہ کتاب شائع ہوئی تو حاجی محمد اشرف شاذلی علیہ رحمۃ اللہ الولی اس کتاب کو لے کر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خدمت میں حاضِر ہوئے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے اس کو مُلاحَظہ کر کے فرمایا: '' مَاشَآءَ اللّٰہ بڑی عمدہ نفیس کتاب ہے، یہ نوعمری اور اتنے اَحْسن دلائل کے ساتھ اتنی بُلند کتاب مُصَنِّف کے ہونہار ہونے پر دال (یعنی دلالت کرتی) ہے۔''

اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کی خاص عنایت

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند حضرتِ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی رضوی قادِری علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: فِرَق باطِلہ (یعنی باطِل فرقوں) اور مُعانِدین (یعنی مخالفین) سے گفتگو ومُناظِرات میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بارہا حضرت صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو اپنا وکیلِ خاص بنایا، چنانچہ اسی خُصُوصِیَّت کی بنا پر اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے'' ذِکرِ اَحباب'' میں ارشاد فرمایا: ؎

میرے نعیمُ الدّین کو نعمت دے
اس سے بلا میں ساتے یہ ہیں

مشوروں کی قدر فرماتے

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے اُن مُمتاز خُلَفا میں سے ہیں جنہیں امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مزاجِ عالی میں بڑا دخل تھا۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے مشوروں کو قبول بھی فرماتے اور اِظہارِ مُسرَّت وشادمانی فرماتے۔'' اَلطَّارِیُّ الدَّارِی '' کی تصنیف پر مُسَوَّدہ (مُ۔سَوْ۔وَدہ) حضرتِ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو دکھایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس میں سے کثیر مضمون کے بارے میں اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ سے درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔ اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ نے بلا تأمُّل اسے کاٹ دیا اور صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ ترمیم پیش کی! صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ

العِزَّۃ سے مَحَبَّت وعَقِیدت کا یہ عالَم تھا کہ اُن کی اِجازت کے بِغیر کوئی سَفَر نہ فرماتے ۔**اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کی تدریسی مَہارت

صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے ۱۳۲۸ھ میں مُرادآباد(ہند) میں مدرسہ انجمنِ اہلِ سنّت وجماعت کی بنیادرکھی جس میں مَعْقولات ومَنْقولات کی تعلیم کا اعلیٰ پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ ۱۳۵۲ھ میں حضرت صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے اسمِ گرامی ''نَعِیمُ الدِّین'' کی نسبت سے اس کا نام جامعہ نَعِیمیہ رکھا گیا۔صَدْرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کو اللّٰہ تعالٰی نے بے شُمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بہترین مقرِّر، باعمل مبلِّغ، مَنجھے ہوئے مفتی اور پُراثر مُصنِّف ہونے کے ساتھ ساتھ قابل ترین مُدَرِّس بھی تھے۔علمِ حدیث میں تو آپ مشہورِ خاص وعام تھے۔بڑے بڑے عُلَماءِ کرام اس بات کا اِعتراف کیا کرتے تھے کہ جس طرح حدیث کی تعلیم آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ دیتے ہیں ان کے کانوں نے کبھی اور کہیں اس کی سماعت نہیں کی۔اس جامِعیَّت سے مختصر الفاظ بیان فرماتے تھے کہ مفہوم ذِہن کی گہرائیوں میں اتر جاتا تھا۔فُنُونِ عقلِیہ کی کتابوں کی پُرمغز مُدَلَّل تقاریر زَبانی کیا کرتے تھے۔دَرْس کے وقت اپنے سامنے فُنُونِ عقلیہ کی کتاب نہ رکھتے تھے۔طلبہ عبارت پڑھ چکتے تو آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جس کتاب پر تقریر فرماتے تو گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید صَدْرُالافاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی اس کتاب کے مصنِّف ہیں جو کتاب کی گہرائیوں اور عبارت کے رُموز واَسرار کی وضاحت فرما رہے ہیں۔عِلْمُ التَّوقِیت جسے علم ہَیْئَت بھی کہتے ہیں اس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو خداداد مَہارت حاصل تھی۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُتَعدّد کُرَّہ ٔفلکی تیّار کرائے جس میں سَبعہ ثَوابت (یعنی سات آسمانوں)اور سیّارگان کو کُرَّہ میں چاندی کے نُقطوں سے واضح فرمایا۔جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ **علمِ ہَیْئَت** کی تعلیم دیتے تھے تو وہ کُرَّہ سامنے رکھ کر طَلَبَہ کو گویا آسمان کی سیر کرادیتے تھے۔تدریس میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بے مثال مَہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ فقیہِ اعظم ہند، شارِحِ بخاری حضرت مولانا مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی فرماتے ہیں کہ ''میں نے مُدَرِّس دو ہی دیکھے ہیں ایک صَدْرُالشریعہ اور دوسرے صَدْرُالافاضِل (رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہما)، فرق صرف اتنا تھا کہ صدرُالشَّریعہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس

شُعبے سے زیادہ وابستہ رہے اورصدرُالا فاضِل رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ذراکم۔'' آپ کے مَشاہیر تلامِذہ میں حضرتِ علامہ سیّد ابوالبرکات احمد قادری (بانی دارالعلوم حزب الاحناف مرکز الاولیاء لاہور)، مفسرقرآن علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد اشرفی (مرکز الاولیاء لاہور)، تاجُ العلماء مفتی محمد عمر نعیمی (باب المدینہ کراچی)، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات)، فقیہ اعظم مفتی محمد نور اللّٰہ نعیمی (بصیر پوراوکاڑہ)، مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی (مرکز الاولیاء لاہور)، مفتی محمد حسین نعیمی سنبھلی (بانی جامعہ نعیمیہ مرکز الاولیاء لاہور)، خلیفہ قطب مدینہ مولانا غلام قادر اشرفی (لالہ موسیٰ)، مفتی محمد حبیب اللّٰہ نعیمی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم شامل ہیں۔ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دَارُ الْاِفْتاء

صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل اپنی گونا گوں مَصروفیات کے باوُ جود **دارُالْاِفْتاء** بھی بڑی خوبی اور با قاعِدَگی کے ساتھ چلاتے، ہِند اور بیرونِ ہِند نیز مُرادآباد کے اَطراف واَکناف سے بے شمار اِسْتِفْتا اور اِسْتِفْسارات آتے اور تمام جوابات آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خود عنایت فرماتے۔ بِفَضلہٖ تعالٰی فِقہی جُزئِیّات (جُز۔ئی۔یات) اس قدر مُسْتَحْضَر (مُس۔تَح۔ضَر۔یعنی ذِہن میں رہتے) تھے کہ جوابات لکھنے کے لیے کُتُبہائے فِقْہ کی طرف مُراجَعَت (رُجوع کرنے) کی ضَرورت بہت ہی کم پیش آتی۔ شہزادۂ صَدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد اِختِصاصُ الدّین علیہ رحمۃ اللہ المبین فرمایا کرتے تھے کہ میراث وفرائض کے فتوے کثرت سے آتے مگر حضرت کو جواب لکھنے کے لیے کتاب دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا آج تو ایک بَطْن دو بَطْن چار بَطْن کے فتوے اگر دارُالافتاء میں آجائیں تو گھنٹوں کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں جا کر فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے مگر حضرتِ صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس اکیس اکیس بُطُون (پیڑھیوں) کے فتوے بھی دارُالْاِفْتاء میں آ گئے مگر حضرت بغیر کتاب دیکھے جواب تحریر فرما دیتے تھے البتہ انگلیوں پر کچھ شمار کرتے ضَرور دیکھا جاتا اور آپ کے فتوے کے اِسْتِرداد (رد کرنے) کی کبھی نوبت نہیں آئی۔

خوش نویسی

صَدرُالا فاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی خَطّاطی ایسی عُمدہ اور قواعد کے مُطابِق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اِس فَنّ میں آپ کے

شاگرد ہیں ۔مزید برآں آپ خَطّاطی کے ساتوں طَرزِ تحریر میں بے مثال کمال رکھتے تھے۔

ترجمہ ''کنزالایمان'' کی پہلی اشاعت

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسنّت،مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن ''**کنزالایمان**'' کی اَوّلین اِشاعت کا سہرا بھی صَدرُ الافاضِل مولانا نعیمُ الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے سر ہے۔کنزُ الایمان کی اَوّلین،عُمدہ اور خوبصورت طَباعت کے لئے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے جامعہ نَعیمیہ مُرادآباد میں ذاتی پریس لگوایا۔جس میں کام کرنے والے سارے اَفراد خوش عقیدہ مسلمان تھے جو باوُضو ہوکر کنزُالایمان کی کتابت سے لے کر جِلد سازی تک کے تمام مَراحِل بڑے اِنْہِماک اور عقیدت سے طے کرتے تھے۔اس سارے عمل کی نگرانی صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل خود کرتے تھے۔آج دنیا میں جو کنزُ الایمان دستیاب ہے یہ وُہی ''کنزالایمان'' ہے جسے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے شائع کرایا تھا۔پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کنزُ الایمان پر تفسیری حاشیہ بنام'' خَزائِنُ الْعِرْفَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن ''لکھا جو اپنی نوعیت کے اِعتبار سے پہلا مکمل حاشیہ ہے اور اِس کی مقبولیت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ آج کنزُالایمان اور خزائنُ العرفان دونوں لازِم ومَلزوم ہیں۔**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ!دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے''مکتبۃُ المدینۃ'' نے بھی **کنزالایمان مع خزائن العرفان** بہت خوبصورت انداز میں شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔علاوہ ازیں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے ایک سافٹ وَیئر سی ڈی (cd) مکتبۃُ المدینہ کے ذَرِیعے پیش کی ہے جس پر تلاوت سننے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان اور تفسیر خزائن العرفان کا مطالعہ بھی کیا جاسکتا ہے نیز سرچ آپشن (Search option) کے ذریعے مطلوبہ آیت،ترجمہ یا تفسیر بھی تلاش کی جاسکتی ہے،یہ سافٹ وئیر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی موجود ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

والِد صاحب کی رِحلت اور اعلٰی حضرت کا تعزیعت نامہ

صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے والدِ بُزُرگوار استاذُالشُّعراء حضرت مولانا مُعینُ الدین صاحِب نُزْہَتؔ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **اعلٰی حضرت** علیہ رحمۃُ ربِّ العِزَّۃ کے مُرید تھے،ایک شِعْر میں اپنی عَقیدَت کا اِظْہار یوں کرتے ہیں:

پھرا ہوں میں اُس گلی سے نُزہَت، ہوں جس میں گمراہ شیخ وقاضی
رِضائے احمد اِسی میں سمجھوں کہ مجھ سے احمد رضا ہوں راضی

آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ 80 سال کی عمر میں چار دن بخار میں مبتلا رہ کر کلمۂ پاک کا وِرد کرتے ہوئے اس دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ حضرت کے انتقالِ پُرمَلال کی خبر جب اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ رحمۃُ ربِّ العِزّۃ کو ''کوہِ بھوالی'' میں پہنچی تو آپ نے جو مکتوبِ گرامی تعزیت میں ارسال فرمایا اُس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم مَوْلٰنَا الْمُبَجَّلُ الْمُکَرَّمُ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ حَامِیُ السُّنَنْ مَاحِیُ الْفِتَنْ جُعِلَ کَاِسْمِہٖ نَعِیْمُ الدِّیْنُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ، اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، غَفَرَلَہُ اللّٰہُ الْمَوْلٰنَا مُعِیْنَ الدِّیْنْ وَرَفَعَ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنْ، وَبَیَّضَ وَجْھَہٗ یَوْمَ الدِّیْنْ، وَاَلْحَقَہٗ بِنَبِیِّہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنْ وَاَجْمَلَ صَبْرَکُمْ وَاَجْزَلَ اَجْرَکُمْ وَجَبَرَ کَسْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ۔ اٰمِین (یعنی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو وہ عطا کرتا ہے اور جو واپس لے لیتا ہے، بے شک اس کے یہاں وقت ہر شے کا مُقرَّر ہے، صبر کرنے والوں کو بے حساب اَجر ملتا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا معینُ الدین کی مغفرت فرمائے، ان کے نامۂ اعمال کو عِلّیین میں رکھے، بروزِ محشر ان کا چہرہ روشن فرمائے اور انہیں سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ سے ملاقات کا شَرَف بخشے، اللہ تعالیٰ آپ کو صَبرِ جمیل اور اَجرِ جزیل بخشے اور آپ کے ادھورے کاموں کو مکمل فرمائے اور آپ کو مزید عزَّت بخشے۔ آمین)

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں:) یہ پُر ملال کارڈ روزِ عید آیا، میں نمازِ عید پڑھنے ''نینی تال'' گیا ہوا تھا، شب کو بے خواب رہا تھا اور دن کو بے خور و خواب (یعنی کھائے اور سوئے بغیر) اور آتے جاتے ڈانڈی[1] میں چودہ میل کا سفر! دوسرے دن بعد نمازِ صُبح سو رہا، سو کر اٹھا تو یہ کارڈ پایا۔ اسی روز سے مولانا مرحوم کا نام تابقائے حیات، اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالٰی روز ایصالِ ثواب کے لیے داخلِ وظیفہ کرلیا۔ وہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالٰی بہت اچھے گئے، مگر دنیا میں ان سے ملنے کی حَسْرت رہ گئی۔ مولیٰ تعالیٰ آخرت میں زیرِ لِوائے سرکارِ غوثیت (یعنی غوثِ پاک رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے جھنڈے تلے) ملائے، اٰمین اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

یک شہادت وفات دررمضان   مرگِ جمعه شہادتِ دگرست

[1]: ایک پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور درمیان میں دری لگی ہوتی ہے۔

مرضِ تپ شہادتِ سو میں بہر ہر سہ شہادتِ خبرست
درمزارست چشمِ وا یعنی پئے دیدارِ یار منتظر ست
مردہ ہرگز نہ معین الدین کہ تراچوں نعیم دیں پسر ست

(یعنی: رمضان میں مرنا شہادت کی ایک قسم ہے، جُمُعہ کے دن مرنا شہادت کی دوسری قسم ہے۔ بُخار میں مرنا شہادت کی تیسری قسم ہے، ان تینوں شہادتوں کا ذکر حدیث میں موجود ہے۔ مزار میں بھی آنکھ کھلی ہے، اس لئے کہ دیدارِ یار کے منتظر ہیں۔ معین الدین (آپ) ہرگز مردہ نہیں، اس لیے کہ آپ کا بیٹا نعیم الدین جیسا ہے۔)

فسادیوں کی توبہ

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا اندازِ بیان ایسا مَسحور کُن تھا کہ اپنے تو داد دیتے ہی تھے مخالفین بھی دم بخود رہ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ''رانا دھول پور'' کے علاقے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان تھا، لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے جُوق در جُوق شرکت کی۔ جب بیان شروع ہوا تو شر پسندوں کا ایک ٹولا آیا اور بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے حضرتِ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کا خطاب سنا تو وہ مَسحور ہو کر رہ گئے، ان کی تُرکی تمام ہوگئی اور انہیں اپنے تہی دامن ہونے کا اِحساس ہو گیا۔ صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے بیان کے بعد عام اِعلان فرمایا: ''اگر کسی کو میری تقریر پر کوئی اِشکال (واعتراض) ہو تو بیان کرے، اس کو مطمئن کیا جائے گا۔'' تو یہ پوری جماعت کھڑی ہوگئی اور کہا: حضور! اِشکال تو کوئی نہیں پر اتنی عَرض ہے کہ ہم فساد کے لیے آئے تھے، لیکن آپ کی تقریر نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں، اب اتنا کرم فرمایئے کہ ہمیں توبہ کرائیں اور آج شام اسی موضوع پر ہمارے مَحَلّے میں بھی بیان فرمائیں۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

داڑھی رکھنے کے لئے خاموش انفرادی کوشش

صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے ایک خِدْمَت گُزار کا بیان ہے: شروع میں میری داڑھی خَشْخَشِی ہوتی تھی اور صَدْرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ایک دن بڑے پیار بھرے انداز میں میرے چہرے کو اپنے دونوں

ہاتھوں میں لے کر بڑے معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے فرمانے لگے: ''مولانا! کیا حال ہے؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس اندازِ نصیحت سے میں اتنا مُتأثِّر ہوا کہ آج 60 برس سے زائد ہونے کو آئے ہیں کبھی داڑھی حَدِّ شرع (یعنی ایک مٹھی) سے کم نہیں ہوئی۔

اِمام بنانے سے پہلے قِراءَ ت دُرُست کروائی

خلیفۂ صَدرُالافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نَعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ جب سے صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو مرضِ ذیابَیطُس (شوگر) نے جماعت کرانے سے روکا ہوا تھا، اس وقت سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے مجھے ہی فرماتے تھے۔ اگرچہ میری قِراءتِ قراٰن کی تصحیح میرے والد صاحب نے شروع ہی میں کرادی تھی، پھر قواعدِ تجوید بھی سیکھے تھے لیکن حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے اس کے باوُجود راتوں کو مشق کرواکر میری قراءت کی تصحیح کرائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی نظر میں میری قِراءت دُرُست ہوئی تو مجھے آگے بڑھادیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعری

اللہ تعالٰی نے حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کو شعر گوئی کا بڑا پاکیزہ ذوق بخشا تھا۔ عَرَبی، فارسی اور اردو میں بڑی رَوانی سے شِعر کہتے تھے، بُلند وبالا تَخَیُّلات کو اِس عمدگی اور خوبی سے ادا کرتے کہ سننے والا جُھوم جُھوم جائے، لیکن اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا سرمایۂ شاعری حَمد و نَعت، مَنقَبت اور نصیحت آموز اشعار تک محدود ہے۔ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی شاعِری کے مجموعے کا نام ''ریاضُ النَّعیم'' ہے۔ فِکرِ آخرت سے مَعْمور چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

فَصاحت سے کہتے ہیں مُوئے سفید کہ ہُشیار ہو، اب سَحَر ہوگئی
خُودی سے گزر، چل خدا کی طرف کہ عمرِ گرامی، بسر ہوگئی
غم و خونِ دل کھاتے پیتے رہے غریبوں کی اچھّی گزر ہوگئی
نعیمؔ خطا کار مغفور ہو جو شاہِ جہاں کی نظر ہوگئی

ایک نعت شریف کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ؎

دیکھئے سیمائے انور، دیکھئے رُخ کی بہار مہرِ تاباں دیکھئے، ماہِ دَرَخشاں دیکھئے
دیکھئے وہ عارِض اور وہ زُلفِ مُشکیں دیکھئے صبحِ روشن دیکھئے ، شامِ غریباں دیکھئے
جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق مُصحَف رُخ دیکھئے تفسیرِ قرآں دیکھئے
یہ نعیمؔ زار کیسا ہجر میں بے تاب ہے دیکھئے اِس کی طرف،اے شاہِ شاہاں دیکھئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تصنیف وتالیف

حضرتِ سیِّدُ ناصَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل نے بے پناہ دینی وملّی مَصروفیات کے باوُجود تصنیف وتالیف کا بڑا ذخیرہ یادگار چھوڑا۔آپ نے ۱۳۴۳ھ بمطابق 1924ء میں مرادآباد سے ماہنامہ ''اَلسَّوَادُ الْاَعْظَم '' جاری فرمایا جس میں مسلمانوں کی خوب تَربِیَّت فرمائی ،آپ کی یادگار کُتُب یہ ہیں: ﴿۱﴾تفسیر خزائن العرفان ﴿۲﴾نعیم البیان فی تفسیر القرآن ﴿۳﴾الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفٰی ﴿۴﴾اطیب البیان دررد تقویۃ الایمان ﴿۵﴾اسواط العذاب علٰی قوامع القباب ﴿۶﴾آداب الاخیار ﴿۷﴾سوانح کربلا ﴿۸﴾سیرت صحابہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم ﴿۹﴾التحقیقات لدفع التلبیسات ﴿۱۰﴾ارشادالانام فی محفل المولود والقیام ﴿۱۱﴾کتاب العقائد ﴿۱۲﴾زادالحرمین ﴿۱۳﴾الموالات ﴿۱۴﴾گلبن غریب نواز ﴿۱۵﴾شرح شرح مائۃ عامل ﴿۱۶﴾پراچین کال ﴿۱۷﴾شرح بخاری (نامکمل غیر مطبوع) ﴿۱۸﴾شرح قطبی (نامکمل غیر مطبوع) ﴿۱۹﴾ریاض نعیم (مجموعہ کلام) ﴿۲۰﴾کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب ﴿۲۱﴾فرائدالنور فی جرائدالقبور۔

خیر خواهی

خلیفۂ صَدرُ الافاضِل حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کے وِصال سے تین روز قبل کا واقعہ ہے کہ میرے کان میں شدید درد تھا اور بے ساختہ سوتے جاگتے کان پر ہاتھ جاتا تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے صُبح کے وقت اِشارے سے قلم دوات طلب فرمائی۔حکم کی تعمیل کر دی گئی،آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیماری کی حالت میں لکھا:''میں رات کو دیکھتا ہوں کہ بے اختیار بار بار تمہارا ہاتھ کان پر جاتا ہے جاؤ! ڈاکٹر مشتاق کو دکھاؤ۔''

ذکر اللّٰہ عزوجل کی عادت

انہی کا بیان ہے:صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کا معمول تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ

اَلْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر پڑھتے تھے۔عَلالت کے زمانے میں یہ شوق مزید بڑھ گیا تھا۔اپنی وفات سے کچھ ایّام قبل کلمۂ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھتے رہتے تھے۔ایک روز مجھ سے فرمایا:''شاہ جی! گواہ رہنا جب مجھے افاقہ ہوتا ہے،تو میں کلمۂ شہادت پڑھتا ہوں۔'' غالباً یہ ''اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْض (یعنی تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو)'' ارشادِنبوی کے ماتحت عمل فرمایا گیا،ورنہ کہاں میں اور کہاں اس بُقعۂ نور کے لیے شہادت (یعنی گواہی)!

وقتِ رُخصَت کے حالات

انہی کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وقت تھا،صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے اپنی سہ دری کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔کمرے میں میرے اور حضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سوا کوئی نہ تھا۔تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی،اس کے بعد آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ خاموش ہوگئے۔تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا،پنکھا کھول دو،میں نے کھول دیا،پھر فرمایا: کم کردو،میں نے اس کی رفتار نمبر2 پر کردی،پھر فرمایا اور کم کردو،میں نے نمبر3 پر رفتار کردی،کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو،اب میں نے پنکھے کا رُخ دیوار کی طرف کردیا،تاکہ دیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔چُنانچہ میں چار پائی کی داہنی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا،دیکھا کہ زَبانِ اَقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اَقدس پر بے حد پسینہ ہے۔میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے نظرِ مبارَک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا،پھر آواز سے کلمۂ پاک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنا شروع کیا۔لیکن دَم بدم آواز پست سے پست ہوتی چلی گئی،ٹھیک بارہ بج کر25 منٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حَرَکت بند ہوتی معلوم ہوئی،خود ہی آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے رُوبقبلہ ہوکر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کرلئے تھے۔یوں ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے جانِ پاک،جانِ آفریں کے سِپُرد ہوئی۔**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا

حضرت مولانا مفتی سَیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کا بیان ہے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نے

مجھ سے فرمایا: میرے جنازے کی نُمائش نہ کرنا، اگر لوگ زیادہ اِصرار کریں توصِرف مَحَلّہ چوکی حسن خان تحصیلی اسکول، نئی سڑک اور کاٹھ دروازے سے ہوتے ہوئے مدرَسے کے صحن میں نَمازِ جنازہ ادا کرنا، وہاں سے سیدھا میری آخری آرام گاہ لے جانا۔

ایمان افروز خواب

حضرتِ سیِّدُنا صَدرُ الافاضِل علیہ رحمۃ اللہ العادِل کی وفات سے پہلے حضرت مولانا مفتی سیِّد غلام معینُ الدِّین نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ایک ایمان افروز خواب دیکھا کہ ایک نہایت عالی شان بُقعۂ نور کمرہ ہے، چاروں طرف قالین پر گاؤ تکیے لگے ہوئے ہیں، ایک طرف حضرت سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ رونق افروز ہیں، ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ ذُوالنُّورَین، ایک طرف حضرت سیِّدُنا مولیٰ مشکلکشا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم تکیہ لگائے رونق افروز ہیں، آخر میں ایک کونے پر ایک نشست خالی ہے، کمرے کے دروازہ پر حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی کے اِنتِظار میں کھڑے ہیں کہ ایک طرف سے سفید عمامہ باندھے سفید ململ کی اچکن پہنے حضرتِ صَدرُ الافاضِل مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی آ رہے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تمہاری نشست اندر خالی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے لیے یہی بڑی سعادت ہے کہ جُوتیوں میں جگہ مل جائے، مگر حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہ کہہ کر اندر داخل ہوگئے: ''اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ (یعنی حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے)۔ اُس خالی نشست میں آپ کو لے جا کر بٹھایا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابھی پورے بیٹھے بھی نہیں تھے کہ میری آنکھ کسی وجہ سے کُھل گئی۔ صُبح میں نے حضرتِ صَدرُ الافاضِل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے اپنا خواب بیان کیا، جسے سن کر حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو نکل آئے، فرمایا: ''میرا انتظار ہے، اب میں جارہا ہوں، یہی اس کی تعبیر ہے۔'' اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی غیر مَنقولہ جائیداد کو اپنے چاروں صاحبزادوں کو مُنتَقِل فرمایا۔ مَنقولہ جائیداد کو تقسیم کیا، صرف آٹھ سو روپیہ اپنے تجہیز و تکفین اور علاج وغیرہ کے لیے باقی رکھا۔

مدینے کا مُسافِر

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حجِّ بَیتُ اللہ پر تشریف لے گئے۔ جب وہ مدینۂ

مُنوّرہ میں سرکارِدوعالم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر ہوئے تو سنہری جالیوں کے قریب دیکھا کہ حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل بھی مَجمَع میں موجود ہیں۔ملاقات کی ہِمّت نہ ہوئی کیونکہ بااَدب لوگ تو وہاں بات چیت نہیں کرتے۔صلوٰۃ وسلام سے فارِغ ہونے کے بعد باہَر تلاش کیا مگر ملاقات نہ ہوئی۔حضرت شیخُ الفَضِیلَت، شیخ العَرَبِ وَالْعَجَم قطبِ مدینہ سیِّدی ومولائی ضیاءالدّین احمد قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللّٰہ القوی کے دربارِفیض آثار پرحاضِر ہوئے کہ عَرَب وعَجَم کے تمام عُلَمائے حق اورمَشائخِ کرام حَرَمَینِ طَیِّبَینْ کی حاضِری کے دوران حضرت شَیخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زِیارت کے لئے ضَرور حاضِر ہوتے تھے۔وہاں بھی حضرتِ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل کے مُتَعلِّق کوئی معلومات حاصِل نہ ہوئیں۔حیران تھے کہ صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل اگر تشریف لائے ہیں تو کہاں گئے؟ دَرِیں اَثنا مُرادآباد (ہند) سے تار حضرت شَیخُ الْفَضِیلَت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے آستانِ عَرش نشان پر آیا کہ فُلاں دن فُلاں وقت حضرتِ صَدرُالافاضِل مولانا نعیمُ الدّین صاحِب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا مُرادآباد میں وِصال ہوگیا ہے۔مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یارخان علیہ رحمۃ الحنّان نے جب وقت مِلایا تو وُہی وقت تھا جس وقت سنہری جالیوں کے قریب صَدرُالافاضِل علیہ رحمۃ اللّٰہ العادِل نظر آئے تھے،فوراً سمجھ گئے کہ جیسے ہی اِنْتِقال فرمایا،بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم میں صلوٰۃ سلام کے لئے حاضِر ہوگئے۔ ؎

مدینے کا مُسافِر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی نَوبَت بھی نہ آئی تھی سفینے میں

مزار شریف

جامعہ نَعیمیہ (مرادآباد،ہند) کی مسجد کے بائیں گوشے میں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آخری آرام گاہ ہے۔اللّٰہ تعالٰی ہمیں آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے فیوضات سے مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔[1] **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1]: اِس رسالے کا بیشتر مواد حضرت مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی کی کتاب ''حیاتِ صدرالافاضل'' سے ماخوذ ہے۔

قرآنِ پاک تجوید کے ساتھ پڑھنے کی اہمیت

قراٰن پاک کو **تجوید** یعنی حروف کو ان کے **مخارج** اور **صفات** کے ساتھ پڑھنا فرض ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت **مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاویٰ رضویہ"** میں ارشاد فرماتے ہیں: "اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو **فرضِ عین** ہے اور بغیر اس کے **نماز قطعاً باطل** ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۳، رضا فاؤنڈیشن) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"بہارِ شریعت"** میں فرماتے ہیں: "ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم "مد" کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے، آج کل کے اکثر حفاظ اسطرح پڑھتے ہیں کہ "مد" کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے **"یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ"** کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام وسخت حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۴۷، مکتبۃ المدینہ) مزید صفحہ ۵۷۰ پر فرماتے ہیں: "جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے (اس کے لیے تھوڑی دیر مشق کر لینا کافی نہیں بلکہ) اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں (درست پڑھنے والے) کی اقتدا کرسکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانۂ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی، آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں باطل ہیں۔"

تجوید کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر حرف کی ادائیگی دوسرے حرف سے **ممتاز** ہو بالخصوص ایسے حروف جن کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا **امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: "ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں **ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی** اور بعض تو "س ش، ز ج، ق ک" میں بھی فرق نہیں کرتے۔" (بہار شریعت، حصہ سوم، ج ۱، ص ۵۷۰، مکتبۃ المدینہ) ایسے (ملتی جلتی آوازوں والے) حروف کی ادائیگی میں امتیاز نہ ہونے کی صورت میں، معنی میں تبدیلی سے متعلق قرآن پاک سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"ط" اور "ت" کی مثال (طِیْنٌ اور تِیْنٌ)

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ (پ ۸، الاعراف: ۱۲) **ترجمۂ کنز الایمان:** تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ (پ ۳۰، التین: ۱) **ترجمۂ کنز الایمان:** انجیر کی قسم اور زیتون

طِیْنٌ کے معنی: مٹی اور تِیْنٌ کے معنی: انجیر۔ اگر پہلی آیت میں طِیْنٌ کی جگہ تِیْنٌ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے انجیر سے بنایا۔ اسی طرح تمام مثالوں میں ایسے الفاظ کے ساتھ ان کے معنی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ ایک حرف کی آواز کے بجائے دوسرے حرف کی آواز نکلے تو کس قدر معنوی فساد لازم آتا ہے۔

"ث" اور "س" کی مثال (ثُبَاتٌ اور سُبَاتٌ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾ (پ ۵، النسآء: ۷۱) **ترجمۂ کنز الایمان:** اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ (پ ۱۹، الفرقان: ۴۷) **ترجمۂ کنز الایمان:** اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام اور دن بنایا اٹھنے کے لیے

ثُبَاتٌ کے معنی: تھوڑے تھوڑے اور سُبَاتٌ کے معنی: آرام۔

"ص" اور "س" کی مثال (صَدِیْدٌ اور سَدِیْدٌ)

مِّنۡ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسۡقٰى مِنۡ مَّآءٍ صَدِیۡدٍ ﴿۱۶﴾ (پ۱۳،ابرٰهیم:۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: جہنم اس کے پیچھے لگی اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا

فَلۡیَتَّقُوا اللّٰهَ وَ لۡیَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۹﴾ (پ۴،النسآء:۹) ترجمۂ کنزالایمان: تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کریں

صَدِیۡدٌ کے معنی: پیپ اور سَدِیۡدٌ کے معنی: سیدھا

"ح" اور "ہ" کی مثال (مَحۡجُوۡرٌ اور مَهۡجُوۡرٌ)

وَ جَعَلَ بَیۡنَهُمَا بَرۡزَخًا وَّ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۵۳﴾ (پ۱۹،الفرقان:۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ

وَ قَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا ﴿۳۰﴾ (پ۱۹،الفرقان:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرالیا

مَحۡجُوۡرٌ کے معنی: رکا ہوا اور مَهۡجُوۡرٌ کے معنی: چھوڑا ہوا

"د" اور "ض" کی مثال (دَلَّ اور ضَلَّ)

فَلَمَّا قَضَیۡنَا عَلَیۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ (پ۲۲،سبا:۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب ہم نے اس پر موت کا حکم بھیجا جنوں کو اس کی موت نہ بتائی مگر زمین کی دیمک نے

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَ مَا غَوٰى ﴿۲﴾ (پ۲۷،النجم:۲) ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے

دَلَّ کے معنی: بتایا اور ضَلَّ کے معنی: بہکا

"ذ" اور "ز" کی مثال (ذَرۡعٌ اور زَرۡعٌ)

ثُمَّ فِیۡ سِلۡسِلَةٍ ذَرۡعُهَا سَبۡعُوۡنَ ذِرَاعًا فَاسۡلُكُوۡهُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۹،الحآقۃ:۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے اسے پرودو

ثُمَّ یُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهٗ (پ۲۳،الزمر:۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگت کی

ذَرۡعٌ کے معنی: ناپ اور زَرۡعٌ کے معنی: کھیتی

"ذ" اور "ظ" کی مثال (ذَلَّلَ اور ظَلَّلَ)

وَ ذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَ مِنۡهَا یَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ (پ۲۳،یٰسٓ:۷۲) ترجمۂ کنز الایمان: اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں

وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡكُمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكُمُ الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰى (پ۱،البقرۃ:۵۷) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے ابر کو تمہارا سائبان کیا اور تم پر مَن اور سلویٰ اُتارا

ذَلَّلَ کے معنی: نرم کیا اور ظَلَّلَ کے معنی: سائبان کیا

"ق" اور "ک" کی مثال (قَلۡبٌ اور كَلۡبٌ)

اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ (پ۱۹،الشعرآء:۸۹) ترجمۂ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الۡكَلۡبِ ۚ اِنۡ تَحۡمِلۡ عَلَیۡهِ یَلۡهَثۡ اَوۡ تَتۡرُكۡهُ یَلۡهَثۡ (پ۹،الاعراف:۱۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے

قَلْبٌ کے معنی: دل اور کَلْبٌ کے معنی: کتا

"ء" اور "ع" کی مثال (اَلِیْمٌ اور عَلِیْمٌ)

وَ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ (پ ٢٥، الشورٰی: ٢١) ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے

وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾ (پ ٦، المآئدۃ: ٧٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ ہی سنتا جانتا ہے

اَلِیْمٌ کے معنی: دردناک اور عَلِیْمٌ کے معنی: جاننے والا

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی مایہ ناز تصنیف **"نماز کے احکام"** میں فرماتے ہیں: واقعی وہ مسلمان بڑا بدنصیب ہے جو دُرست قرآن شریف پڑھنا نہیں سیکھتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے بے شمار مدارس بنام **"مَدرَسَةُ الْمَدِینَه"** قائم ہیں اِن میں مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی مفت تعلیم دیجاتی ہے نیز بالغان کو عُموماً بعد نمازِ عشاء حُروف کی صحیح ادائیگی کیساتھ ساتھ سنّتوں کی تربیت دی جاتی ہے۔ **کاش! تعلیمِ قراٰن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش!** ہر وہ اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا شروع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرست پڑھنا جانتی ہیں وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قراٰن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے والوں کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قُرآں عام ہوجائے
تلاوت شوق سے کرنا ہمارا کام ہوجائے (نماز کے احکام ص ٢١١، مکتبۃ المدینہ)

ضروری ھدایات

قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت جہاں بعض جگہوں پر حروف کی تبدیلی سے معنی میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے یونہی زبر، زیر اور پیش کی تبدیلی بھی معنی بدل جانے کا باعث ہوتی ہے، جس میں بعض اوقات نوبت کفر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ذکر کی جارہی ہیں انہیں پڑھ کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ ذرا سی غلطی سے معنی کس حد تک بدل جاتا ہے۔

نمبرشمار	مقام	صحیح	صحیح ترجمہ	غلط	غلط ترجمہ
1	پارہ 1، سورۃ الفاتحۃ، آیت 6	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	جن پر تو نے احسان کیا	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	جن پر میں نے احسان کیا
2	پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 124	وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ	اور جب ابراہیم کو اسکے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا	وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمُ رَبَّهٗ	اور جب ابراہیم نے اپنے رب کو کچھ باتوں سے آزمایا
3	پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 251	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	قتل کیا داود نے جالوت کو	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ	قتل کیا جالوت نے داود کو
4	پارہ 16، سورۃ طٰہٰ، آیت 121	وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی	وَعَصٰۤى اٰدَمَ رَبُّهٗ	اور آدم کے رب سے آدم کے حکم میں لغزش واقع ہوئی

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے اشاعتی ادارے ''مکتبۃُ المدینہ'' کا آغاز آج سے تقریباً 25 سال قبل ۱۴۰۶ھ بمطابق 1986ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری کرنے سے فرمایا۔ بعد میں ''مکتبۃُ المدینہ'' کے مزید شعبے بھی قائم ہوئے اور سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کی لاکھوں کیسٹیں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز دنیا بھر میں پہنچنے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث، تصوف و حکایات پر مشتمل امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علمائے کرام دامت فیوضھم کی سینکڑوں کتابیں بشمول رسائل زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کے پھول کھلا رہی ہیں۔ اب ''مکتبۃُ المدینہ'' قرآن مجید کی طباعت کے بعد ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کی سعادت بھی حاصل کر رہا ہے یقیناً قرآن پاک چھاپنے کا کام بہت احتیاط طلب اور مشکل ہے مگر امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی خواہش پر مجلسِ ''مکتبۃُ المدینہ'' نے اس اہم ذمہ داری کو قبول کیا۔

قرآن پاک چھاپنے کے مدنی پھول

جب صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے ترجمۂ قرآنِ پاک کے لیے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ پاک چھاپنے کے حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ ﴿۱﴾ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، ﴿۲﴾ باوُضو کاپیوں اور حروفوں کی تصحیح کرنا اور ﴿۳﴾ تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ﴿۴﴾ پریس مین ہمہ وقت باوضو رہے، ﴿۵، ۶﴾ بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، ﴿۷﴾ پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور ﴿۸﴾ چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ (تذکرہ صدرالشریعہ ص ۱۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو اور بہنو......! اگر چہ فی زمانہ چھپائی کیلئے جدید ترین مشینیں آ چکی ہیں، پھر بھی ہم نے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کے عطا کردہ اِن مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔

مَدَنی التجاء:

ہماری ہر ممکنہ کوشش رہی ہے کہ ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' کے اِس نسخے میں کتابت وغیرہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہ جائے پھر بھی بتقاضائے بشریت خطا ہونا خارج از امکان نہیں، لہٰذا اگر کوئی اسلامی بھائی اس میں کسی بھی قسم کی کیسی ہی غلطی پائے تو پہلی فُرصت میں ''مکتبۃُ المدینہ'' پر رابطہ کر کے تحریراً مطلع فرمادے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

سرٹیفیکیٹ

محکمہ اوقاف حکومت سندھ



تاریخ اجراء 26-8-2008
مقام اجراء حیدرآباد / کراچی

ترتیب نمبر 201
رجسٹریشن نمبر R.A.A- 201

رجسٹریشن سرٹیفیکیٹ

تصدیق کی جاتی ہے کہ فرد / کمپنی / پریس مکتبۃ المدینہ - محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی (فیضان مدینہ)

کواشاعت قرآن پاک (طباعتی اغلاط سے مبرا) ایکٹ ایل، آئی، وی ۱۹۷۳ء کے تحت بطور 'ناشر قرآن' رجسٹرڈ کرلیا گیا ہے

Syed Mohd ...
Research & Registration Officer Auqaf
دستخط ناظم اعلیٰ محکمہ اوقاف سندھ

سید محمد عظمت علی نوری
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر

تصدیق

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ

محکمہ اوقاف حکومتِ سندھ نے اس کی تصدیق کی ہے کہ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے۔